HISTORY OF INDIA.

MAHAMMADAN PERIOD.

FOR

THE MAHAMMADAN ANGLO-ORIENTAL COLLEGE.

COMPILED FROM

SEVERAL ARABIC, PERSIAN AND

ENGLISH HISTORIES.

BY

MUNSHI MOHAMMAD ZAKA-UL-LAH,

PROFESSOR OF VERNACULAR SCIENCES AND LITERATURE,

MUIR COLLEGE, ALLAHABAD.

PART II.

تاریخ هندوستان

مسلمانوں کے زمانہ کي

مدرسة العلوم مسلمانان کے ایئے

جسکو

منشي محمد ذکاء الله صاحب

پروفیسر ورنیکولر سائینس اینڈ لٹریچر میور کالج الهٰ‌آباد

نے

متعدد عربي و فارسي اور انگریزي هندوستان کي تاریخوں

سے تالیف کیا

حصه دویم

دهلي

مطبع مرتضوي میں باهتمام حاجي محمد عزیزالدین کے چهاپه هوا

مارچ سنه ۱۸۷۵ ع

(چهاپه اول)

اطلاع

اس کتاب یعني حصه دويم تاريخ هندوستان کو منشي محمد ذکاءالله صاحب نے واسطے مجوزہ مدرسةالعلوم مسلمانان کے تاليف کيا هی اور مجلس خزنةالبضاعة لتاسيس مدرسةالعلوم للمسلمين کے خرچ سے چهاپه هوئي هی مصنف نے اپنا حق تصنيف مجلس مذکور کو دیديا هی اور مجلس مذکورکي جانب سے رجسٹري اس کتاب کے بموجب ايکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ ع عمل ميں آئي هی پس کسي شخص کو اس کے چهاپنے کا حق نهيں هی *

دستخط

سيد احمد خاں بهادر سي ايس آئي
سکرٹري مجلس خزنةالبضاعة

درخواست

اگر کوئي مضمون اس حصه ميں کميٹي مدرسةالعلوم کے ممبروں کے نزديک قابل اصلاح هو تو اسکي اطلاع سکرٹري کو فرماويں تاکه کميٹي کي منظوري سے دوسرے چهاپه ميں اسکي اصلاح هو جاوے *

دستخط

سيد احمد خاں بهادر سي ايس آئي
سکرٹري مجلس خزنةالبضاعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارباب علم کی خدمت مین التماس ہے کہ اس تاریخ ہند کی تین حصے ہین جنکی تفصیل دوسری سطر سے شروع ہوتی ہے ❖

حصہ اول عہد ہنود

ہندؤن نے کبھی حادثات اور واقعات تاریخی لکھنے کے لئے قلم کو ہاتھ نہین لگایا ہمیشہ تصورات اور خیالات کے لکھنے مین مصروف رہے۔ اگر اتفاق سے کسی نے تاریخ لکھنے کا ارادہ بھی کیا تو اوسکو تصورات اور توہمات کا لباس پہنادیا۔ غرض اونہون نے جو سوچا وہ لکھا جو کیا وہ نہین لکھا۔ اسلئے اونکے ہان کتب سیر اور تاریخ کا کہین پتا نہین۔ ایسی حالت مین اونکی تاریخ کا لکھنا عموماً سب کے واسطے مشکل ہے خصوصاً میرے لئے کہ نہ مین ہندو نہ مین پنڈت نہ مین زبان سنسکرت سے آشنا نہ ہندؤن کے رسم و راہ سے آگاہ جہان تاریکی جہالت مجھپر چھائی ہو تو ہندؤن کا علم تاریخ کہ بحر ظلمات کا آب حیات ہے مجھسے کب میسر ہوسکتا تہا صرف چند واقعات جو اہل یورپ نے اپنی محنت اور لیاقت سے پایہ تحقیق کو پہنچائے ہین اور اونسے ہندؤن کی اصل اور طرز تمدن و معاشرت و آئین قانون رسم و دستور اور مذہب و علوم کا حال معلوم ہوتا ہے وہ لکھدئے

حصہ دوم عہد اہل اسلام

اہل اسلام کے ہان کوئی واقعہ نہین واقع ہوا اور کوئی حادثہ ایسا نہین گذرا کہ اونہون نے کسی نہ کسی پیرایہ مین اوسکو تحریر نہین کیا۔ اسلئے اونکے ہان کتب سیر اور تاریخ جنمین ہندوستان کا حال لکھا ہو سیکڑون ہین۔ مگر اونمین مضامین مکرر ایک دوسرے سے نقل مصنفین نے بقدر کئے ہین اگر کوئی

طالب علم ان سب کتابون کو لیکر بیٹھے اور اونہین سی ان مضامین مکرر پر سیاہی پہیر جائے
تو ایک کتاب پانچ چار ہزار صفحی کی بچجائی - اور پہر اس کتاب مین مضامین مفصلۂ ذیل
کہ جنہین تفریح افسانہ ہی نہ فائدہ تاریخ قینچی سے کتر کر پہینکنا چاہی تو آدہی کتاب بچجائے -
مضامین کی تفصیل یہہ ہی - اہلکارون کا تقرر تبدل ترقی تنزل - اہل دربار کا بادشاہون کے
سامنے پیشکشون کا پیش کرنا - بادشاہون کا انکو خلعت انعام القاب خطاب دینا - بادشاہون کے
جشنون کی تیاری - اور انکی سیر شکار کی سواری - شاعرونکی مدح سرائی - بہاٹون کی بہٹائی
اولاد کا ہونا - شادی بیاہون کا رچنا - نجومیون کا ساعتونکا بتانا - پنڈتون کا زائچہ اور پترا
بنانا - جوگیون کی جہوٹ موٹ کی حکایتین - فقیرون کی اٹرنگ بٹرنگ داستانین - چہوٹے چہوٹے
زمیندارونکا متمرد ہو کر گڈہین بیٹہنا - بادشاہی لشکرونکا انپر چڑہنا - خلاف قوانین فطرت
سیکڑون قصّے - متعصبانہ مورخون کی رائین - ان مضامین کا صرف ایک دفعہ بیان کر دینا کافی
ہے جسے معلوم ہو جاے کہ یہہ ہوتا تہا - نہ یہہ کہ تاریخ مین دس صفحے اگر واقعات کے لکہے گئی تو دو چار
صفحے ایسی مضامین سے سیاہ کئی گئے - جب بعض ایک مختصر کتاب بچجائی پہر اوسمین رنگینی عبارت کا بوجہہ
بخشنے کہ مضامین کی گردن ٹوٹی جاتی ہے اوٹہا دیا جاے - اور استعارات تشبیہات کا شکنجہ جسنے کہ
مطالب و مقاصد کی روح قبض ہو رہی ہے کہولدیا جاوی تو ایک کتاب کچہہ میری تاریخ سی بڑی
رہجائیگی - میری اس تاریخ مین ان مضامین کی کمی ہے کہ عمارتون کا حال بالاجمال لکہا ہے
زیادہ تر توجہ اس سبب سے نہین کی کہ عمارت کی بیان کا لطف جب ہی آتا ہے کہ اوسکا نقشہ بہی آنکہون کے
سامنے ہو - اگر نقشون کو لگاتا تو روپیہ بہت صرف ہوتا - دوم مین نے ہر صوبہ کا حال جدا جدا بالتفصیل
نہین لکہا بلکہ اوتنا لکہا ہی کہ جتنا عام تاریخ ہند کی لکہنے کی لئے چاہئے - سوم مین نے خاص
اونہین آدمیون کا ذکر لکہا ہی جنکے کامون کا اثر سلطنت پر ہوا - باقی وزرا ارباب کمال کا ذکر نہین کیا

اگر یہہ مضامین بطور ضمیمہ کے لکھدئی جاتین تو ایک تاریخ کامل بنجاتی مگی مین نے اس تاریخ کو اسطرح تصنیف کیا ہے
کہ پہلے مین نے انگریزی تاریخین ہندوستان کی جو آجکل مشہور و معتبر شمار ہوتی ہین اونکو پڑھا۔ اور اس بات پہ
غور کی کہ ان انگریزی محققین روشن دماغ نے کن کن واقعات کو لکھا ہی کن کن حادثات کو چہوڑ دیا ہے
۔ اور جنکو لکھا کہان سے لکھا۔ تو یہہ معلوم ہوا کہ صرف چند تاریخین مثل فرشتہ و سیر المتاخرین اور
تاریخ خافی خان اور تاریخ فیروز شاہی ہین جو اونکی تاریخون کا ماخذ ہے۔ البتہ جناب ایلیٹ صاحب نے
جو ایک سلسلہ وار تاریخون کے ترجمون کو کئی جلدون مین بالفعل منطبع کیا ہے اوسی انگریزی زبان
مین اہل اسلام کی تاریخ ہند کا سرمایہ ایسا مہیا ہو جائیگا کہ آئندہ اوس سے تاریخین انگریزی زبان
مین بہت اچھی اچھی لکھی جائینگی۔ اس زبان مین ابتک جو تواریخ ہند لکھی گئین اونکے واسطے سرمایہ
تاریخ ایسا مصنفین کو بہم نہین پہونچا کہ کوئی تاریخ ہندوستان کی ایسی لکھی گئی ہو جیسے کہ اس زبان مین
اور ملکون کی تاریخین لکھی ہوئی موجود ہین۔ جن واقعات کو اونہون نے جس ترتیب سے لکھا تھا اوسی
ترتیب سے مین نے اصل کتابون مین سے دیکھکر لکھا۔ اور اونکی تفصیل اور توسیع ایسی کر دی جیسے کہ یہان لوگ
اچھی طرح سمجھین۔ اور بعض واقعات جدید بھی مین نے اصل کتابون سے منتخب کر کے زیادہ کئے۔ اور
جو خیالات تاریخی واقعات کی نسبت انگریزی کتابون مین لکھے تھے اور جنسے حقیقت مین فائدہ
تاریخ دانی کا حاصل ہوتا ہی وہ بھی تحریر کئے۔ غرض مشرقی واقعات اور مغربی خیالات دونو کو
ملا دیا ہے۔ اس ترکیب سے یہہ کتاب باہمہ بے ہمہ بن گئی۔ نہ انگریزی تاریخون سے واقعات
کے بیان کرنے سی زیادہ مفصل ہے اور فارسی عربی ترکی تاریخون سے نتائج واقعات
اظہار کرنے مین افضل ہے۔ نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ کن کن تاریخون سے مضامین
انتخاب کئے گئے ہین۔

مضامین	نام کتاب
اہل عرب کا حملہ ملک سندھ پر	چچ نامہ۔ تاریخ السندھ میر محمد معصوم
خاندان غزنوی محمود غزنوی	تاریخ یمینی۔ تاریخ سبکتگینی بیہقی۔ تاریخ فرشتہ۔ روضۃ الصفا
غوریونکے خاندانکا حال	تاریخ الفی مولانا احمد و تاریخ فرشتہ۔ طبقات ناصری۔
خاندان خلجی	تاریخ فرشتہ و تاریخ فیروز شاہی ضیاء الدین برنی۔ تاریخ فیروز شاہی شمس سراج
خاندان تغلق	تاریخ فیروز شاہی شمس سراج۔ و فتوحات فیروز شاہی۔
سیدونکے خاندان کا حال	تاریخ مبارک شاہی۔
لودیون کا خاندان	تاریخ داؤدی۔
تیمور کا حال	ملفوضات تیموری۔ و تاریخ تیموری و ظفرنامہ و تاریخ فرشتہ
خاندان سور	تاریخ شیر شاہی۔ تاریخ فرشتہ۔
بابر	واقعات بابری۔ ایضاً
ہمایون	ہمایون نامہ میرخوند تذکرۃ الواقعات جوہر۔ اکبرنامہ
اکبر	اکبرنامہ۔ آئین اکبری۔ طبقات اکبری۔ منتخب التواریخ عبدالقادر بداونی۔
جہانگیر	توزک جہانگیری۔ اقبالنامہ جہانگیری۔
شاہجہان	عمل صالح۔ شاہجہان نامہ۔ مرآۃ العالم۔
عالمگیر	عالمگیرنامہ۔ مآثر عالمگیری۔ مرآۃ العالم۔ مکتوبات عالمگیری رقعات عالمگیری۔
خاندان تیمور کے باقی پادشاہونکا حال	سیر المتاخرین۔ تاریخ مظفری۔ عماد السعادت۔
نادر شاہ	تاریخ نادری و درہ نادرہ۔
احمد شاہ ابدالی	تاریخ احمدی۔

تیسرا حصہ انگریزی عہد

اسمین انگریزی عملداری کا حال ابتدا سے ۱۸۷۵ء تک مفصل لکھا گیا ہے +

فہرست مضامین

اہل اسلام کا حملہ ملک سندہ پر

خاندان غزنوی

خاندان غوری

غلام پادشاہوں کی سلطنت

سلطان غیاث الدین بلبن

سلطان معزالدین کیقباد

خاندان خلجی

سلطان علاء الدین خلجی

شاہان خلجی

خاندان تغلق کا بیان

سلطان محمد تغلق کی سلطنت کا بیان

سلطنت فیروز شاہ

امیر تیمور

سیدون اور لودیوں کی سلطنت

خاندان تیمور

بابر کی سلطنت

حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ غازی

خاندان سور کا بیان

سلیم شاہ کی سلطنت

محمد شاہ سور مشہور بہ عدلی

ہمایون کی سلطنت کا حال

اکبر کی تخت نشینی کے وقت ہندوستان کی ریاستون کا بیان

دکن کی سلطنتونکا بیان

ہندوستان خاص کی ریاستین جو اکبر کے وقت مین تہین

راجپوتون کی ریاست کا بیان

نظام سیاست و معاشرت اسلامیہ کا بیان ملک ہندوستان مین

اکبر بادشاہی ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

حضرت نورالدین جہانگیر کی سلطنت کا بیان

حضرت ابوالمظفر محمد شہاب الدین شاہجہان کی سلطنت کا بیان

شاہجہان کا دلی مین جانا- دکن کی ریاستون کا بیان- ناسک و ترنبک و سنگمنیر- لشکر کشی عظم خان کی تاخت خانجہان پر- خانجہان اور دریا خان کا دکن سے بھاگنا- احمد نگر کے نظام الملک سے لڑائیون کا ہونا- دکن اور گجرات مین قحط- احمد نگر کے بادشاہ کا مارا جانا- قلعات قندہار اور تلنم اور سیوندہ- بادشاہی فوج پر نظام کی فوج سے صدمہ پہنچنا- آصف خان یمین الدولہ کا بالاگھاٹ پر روانہ ہونا اور بیجاپور کا محاصرہ- فتح قلعہ کالنہ- فتح قلعہ دولت آباد- محمد شجاع کا دکن کی طرف جانا- قلعہ پرینده کے فتح کے لئے شاہزادہ کا جانا- شاہجہان کا دکن جانا- لشکرون کا کوچ شاہو سے لڑنیکے واسطے اور قلعات کی فتح کرنیکے لئے- سفیران شاہی بیجاپور اور گولکنڈہ- قلعون کا مفتوح ہونا- تسخیر بندر ہگلی اور پرتگیزون کا استیصال- سری نگر کی مہم- ججہار سنگہ بندیلہ اور اوسکے بیٹے بکرماجیت کی سرکشی- زمیندار راجھینہ کا مارا جانا- سرکشی مرزبان کوچ ہاجو- ملک بگلانہ کی فتح- ظفر خان صوبہ دار کشمیر کی تسخیر تبت خورد- امام قلی خان و نذر محمد خان کا حال- شیر خان ترین زمیندار فوشنج کا بادشاہ سے امان چاہنا- سعید خان کا پشاور پر فتح پانا- کور کریداد پسر جلالہ کا مارا جانا- فتح قلعہ قندہار اور واقعات متعلقہ قندہار- سپاہ و شاہ اور داراشکوہ کا کابل اور قندہار مین آنا- سپاہ سیستان کا سرزمین قندہار مین آنا- مہمات بلخ و بدخشان- علی مردانخان کا کابل سے سپاہ کا پہنچانا- علیخان ترمدی و قطعان کا مغلوب ہونا- راجہ جگت سنگہ کی فوج کا حدود اندراب اور سراب مین جانا اور اوزبکون سے لڑنا- شاہزادہ مراد کی لشکر کے کلام- نذر محمد خان کا شکست پانا- بہادر خان اور اصالت خان سے حال صوبہ بلخ کا بعد بغاوت سعد اللہ خان- نذر محمد خان کا حال- شاہزادہ اورنگ زیب کا بلخ و بدخشان کا بادشاہ کی طرف سے عنایت ہونا- ایرانیون کا قندہار پر دوبارہ قبضہ- اورنگ زیب کا قندہار پہنچنا اور ناکامیاب پھرنا- اورنگ زیب کا دوبارہ قندہار پر حملہ کرنا اور ناکامیاب پھرنا- داراشکوہ کا قندہار پر جانا- دکن مین اورنگ زیب کے ساتھ از سر نو لڑائیون کا ہونا- بیجاپور والون سے

ابو المظفر محی الدین عالمگیر بادشاہ غازی

دکن کی فسادون اور مرہٹون کا بیان

بادشاہ کی دکن میں مہمات اور واقعات متفرقہ

معاملات دکن اور باقی حال عالمگیر کی سلطنت کا

بہادرشاہ کی سلطنت کا بیان

سکھون کا حال

معزالدین جہاندار شاہ کی سلطنت

فرخ سیر کی سلطنت کا بیان

تجدید عہود - فرخ سیر کی شادی راجہ جیت سنگ کی بیٹی سے - امیر الامرا حسین علیخان بہادر کا سفر دکن میں اور داؤد خان پر فتح پانی - عبد الصمد خان کا فتح پانا سکھوں کے گرو بندا پر - مرہٹونکی ترقی - بادشاہ کی دربار کی کیفیت اور سید عبد اللہ خان قطب الملک امیر الامرا کا شاہجہان آباد میں آنا - بادشاہ کا قید ہونا - اور اوسکا مارا جانا - مختلف حالات سلطنت شمس الدین رفیع الدرجات و محمد رفیع الدولہ - ۱۰۶ - ۱۰۲۸

محمد شاہ کی سلطنت کا بیان

محمد شاہ کا پادشاہ ہونا - فسادات مضور صوبہ لاہور کی سرکشی - کشمیر کی بغاوت - نظام الملک آصف جاہ و سادات کی منازعات - نظام الملک کا دربار نربدا سے پار ہونا - سیدونکی سپاہ کا شکست پانا - عالم علیخان اور نظام الملک کی لڑائی - بادشاہ کی ہوشیاری - سعادتخان - امیر الامرا کا دکن کا جانا اور قطب الملک کا شاہجہان آباد میں آنا - امیر الامرا سید حسین علیخان کا مارا جانا - عزت خان کا بادشاہ پر چڑھنا - قطب الملک کو بھائی کی مرنیکی خبر پہنچنا - سلطان ابراہیم کا کوچ کرنا اور محمد شاہ سے لڑنا - محمد شاہ کی اقتدار کا آغاز - میر محمد حسین کا ندست جدید - راجہ جیت سنگھ سے منازعت کا ہونا آصف جاہ کی وزارت اور پادشاہ کی حالت بہتر ہونے کے جاٹوں سے لڑائی - آصف جاہ کا آزردہ ہونا اور دکن میں جانا اور آصف جاہ اور مبارز خان صوبہ دار برہان پور کی لڑائی - مرہٹونکی سلطنت کی حالت - بالاجی بشناتھ کا حال اور نظام - باجی راؤ - ساہو کی حقیقت اور پیشوا کی لیاقت آصف جاہ کا اپنے چچا حامد خان کو فساد پر برانگیختہ کرنا اور سربلند خان کا صوبہ دار ہونا - دربار کی کیفیت اور راجہ ابھی سنگہ کا صوبہ داری گجرات پر جانا - آصف جاہ کا فساد ڈلوانا اور اپنی سلطنت کا جمانا - سربلند خان اور مرہٹوں کی شرائط صلح اور اوسکا تنسیخ - آصف جاہ اور باجی راؤ کی مصالحت - مولکا و سیندھیا - راجہ ابھی سنگہ کا حال اور اوسکی صوبہ داری گجرات مالوہ کی صوبہ داری - گجرات پر باجی راؤ کا مقرر ہونا - محمد خان بنگش اور بندیلونکی لڑائی - مرہٹوں کا دخل

باجی راؤ کا دہلی جانا۔ اور آصف جاہ کا دکن سے آنا اور سعادت خان کا مرہٹوں کو شکست دینا۔ ۱۰۲۸-۱۰۷۵

نادر شاہ کا دور

ایران پر افغانوں کا قبضہ۔ نادر شاہ کی ترقی کا بیان۔ نادر شاہ کا حملہ ہندوستان پر۔ ۱۰۷۵-۱۰۹۱

ملک بنگال کا بیان

محمد علی وردی خان اور شجاع الدولہ داماد جعفر خان کا بیان۔ شجاع الدولہ کا مرنا۔ اور محمد علی وردی خان کی لڑائی سرفراز خان سے اور اوس کا انجام۔ مرہٹوں کا ملک بنگال میں غدر مچانا۔ مصطفےٰ خان سے علی وردی خان کا بگاڑ اور اوسکا انجام۔ ہیبت جنگ اور مصطفےٰ خان کی لڑائی اور اوسکا انجام۔ علی وردی خان کی پھر مرہٹوں سے لڑائی۔ علی وردی خان کے برخلاف شمشیر خان۔ خصلت و وفات محمد علی وردی خان۔ ۱۰۹۱-۱۱۰۳

دکن کے معاملات

نادر شاہ کے جانیکے بعد شاہجہان آباد کا حال۔ مرہٹوں کے معاملات۔ آصف جاہ کے ملک پر باجی راؤ کا حملہ کرنا اور شکست کھانا اور اوسکے مصالحہ۔ کوکن کی لڑائیان۔ باجی راؤ کی دشمن بالاجی کی جانشینی کے خلاف سازش۔ متفرقات۔ بالاجی کا مالوہ پر قبضہ ہونا۔ مرہٹوں کا ملکی انتظام۔ آصف جاہ کی موت۔ آصف جاہ اور باجی راؤ پیشوا۔ راجہ ساہو کا مرنا اور جانشینی کی بابت جھگڑا ہونا۔ تارا بائی کا فساد۔ ۱۱۰۳-۱۱۱۳

رہیلون کا بیان

دلی کا بیان۔ رہیلوں کا عروج۔ ۱۱۱۳-۱۱۱۵۔ احمد شاہ کا حملہ ہندوستان پر

احمد شاہ کا حال اور اوسکی سلطنت کا بیان۔ رہیلوں کی لڑائیاں۔ حاکم احمد کا شکست پانا۔ احمد شاہ درانی کا حملہ۔ صفدر جنگ اور غازی الدین خان عماد الملک کا حال۔ وخاص الخلافہ کا فساد۔ غازی الدین خان کی لڑائی جاٹوں سے۔ بادشاہ کا قید ہونا۔ عالمگیر ثانی کی سلطنت کا بیان۔ غازی الدین خان کی مہم لاہور پر۔ احمد شاہ ابدالی کا شاہجہان آباد میں آنا۔

شاہ عالم کی سلطنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل اسلام کا حملہ ملک سندھ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

پہلے مسلمانون کا عہد حکومت ہندوستان مین

فصل اول

پہلے مسلمانون کے حملے

۶۳۶-۱۱۸۶ سنہ ع

طبقات تاریخ وترقی اسلام

پہلے مسلمانونکا جو عہد سلطنت ہندوستان مین گذرا ہی اوسکے تاریخ کے پانچ طبقے ہین

طبقہ اول اسمین ذکر اون حملونکا ہی جو مسلمانون نے اول اول ہندوستان پر کئے - اور اوسمین کوئی بالاستقلال سلطنت اونکی یہان ثبت قایم ہوئی بلکہ فقط یہہ ہوا کہ وہ یہان آئے کچھہ ہندو مسلمان بنائے - کچھہ غنیمت لیگئے - کچھہ ادمیونکو لونڈی غلام بناکر ساتھہ لیا ایسے حملونکا اثر کبھی کچھہ رہا کبھی کچھہ نرہا - یہہ وہ زمانہ ہی جسکا ذکر تیرہوین فصل مین باب دوم کے کیا گیا -

طبقہ دوم اسمین اوس زمانہ کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جسمین سلطان محمد غوری نے اہل اسلام
کی ریاست بالاستقلال یہان قائم کی اور اوسکے غلامون نے یہان فرمان روائی کی۔
ان غلامون کی سلطنت مین سلطان التمش اور بلبن کی بادشاہی بڑی کروفر کے ساتھ
ہوئی ابتدا اس زمانہ کی ۱۱۹۳ء اور انتہا ۱۲۹۰ء

طبقہ سوم اس مین خلجیونکی سلطنت دہلی کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ یہہ زمانہ تھوڑی
مدت تک ۱۲۹۰ء سی ۱۳۲۰ء تک رہا اس عہد کی بڑی بات یہہ ہے کہ مسلمانون
کی تسلط مین دکھن بھی آگیا۔ سلطان علاء الدین اس خاندان کا بڑا بادشاہ گذرا ہے
طبقہ چہارم تغلق کے خاندان کا بیان محمد شاہ کی وفات تک ہوتا ہے۔ یہہ وفات
۱۴۱۲ء مین واقع ہوئی۔ اسوقت مین مسلمانونکی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تباہ
ہو گئی تھی۔ مگر خاندان مغلیہ نے ان ٹکڑونکو جوڑ کر پھر سلطنت کو قائم کیا۔ اس خاندان
کے تاجدارونمین محمد بن تغلق اور فیروز شاہ سرتاج تھے۔ اونکی سلطنت کی مدت بھی دراز
تھی طبقہ پنجم مین اول سادات کی سلطنت کا ذکر ہے۔ اور پھر خاندان لودی کی
حکومت کا بیان ہوتا ہے۔ سیدون نے ۱۴۱۴ء سی ۱۴۵۱ء تک اور بعد اسکے لودیون
نے ۱۵۲۶ء سلطنت کی۔ اس سنہ سی خاندان مغلیہ کا ستارۂ اقبال طلوع ہوا۔

اہل اسلام سنہ ہجری اوس روز سی شمار کرتے ہین کہ رسول خدا مکہ معظمہ سے
ہجرت کر کے مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ یہی روز تاریخ اسلامی کا اول دن ہے
اسلام تھوڑے دنون مین کہین سی کہین پھیل گیا۔ ۹ھ ہجری مین سارے اہل عرب
نے اسلام قبول کیا۔ کچھہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ مصر اور شام اور ایران مین اور دوسرے
قرب اور جوار کے ملکون مین ممالک متوسطہ ایشیا مین ریاست اسلام کی بنیاد پختہ

ہوگئی - مگر اسلام کی شعاعین دور دور پہونچنے لگین - اسوقت ہمکو فقط تاریخ ہند
لکھنی منظور ہے اسلئے ہم بالترتیب وہ حال لکھتے ہین - جس سے معلوم ہو کہ خلفا
کبار کے خلافت مین ہندوستان سے اسلام کا کیا تعلق پیدا ہوا - **اہل عرب کے حملے**
حضرت عمر کی خلافت مین سنہ ۱۵ ہجری ۶۳۶ء یا سنہ ۱۶ھ ۶۳۸ء ہندوستان پر بحر عمان کی راہ
سے لشکر اسلام آیا - اور بمبئی مین تانا تک جا پہونچا - اس مہم کی اجازت عمر رضی نہین
لیگئی تھی - عثمان بن عاصی ثقفی حاکم بحرین او عمان نے اپنی طرف سے جہاز بھیجے
تھے - اسلئے خلیفہ دوم نے اس حاکم کے نام خط لکھا کہ ای برادر ثقفی تو نے لکڑی مین
کیڑا لگا دیا - بخدا اگر اس مہم مین میرے آدمی مارے جاتے تو تیرے قبیلہ سے اوتنے آدمی لیکر
قتل کرتا - ان خلیفہ کو مہمات بحری کا شوق نہ تھا - اونھون نے ابو موسی اشعری
حاکم فارس کو لکھا کہ ہندوستان کا حال حتی الوسع دریافت کر کے اطلاع دے -
اس حاکم نے جواب مین لکھا کہ ہندوستان کا سلطان قوی متکبر اور خبیث الباطن
اور بت پرست ہے - اسپر خلیفہ نے فرمایا کہ ہندوستان پر جہاد نکیا جاے - بہت سے
ہاتھی ہندوستان سے غنیمت مین آئے تھے - اونکی نسبت یہہ حکم ہوا کہ اس ملک مین
یہہ جانور کام نہین آتا - اگر اوس ملک مین لوگ لین تو بیچ لے جائین - اور
روپیہ اونکا فوج مین تقسیم ہو - شہر بصرہ کی بنیاد بھی اونکی خلافت مین اس نظر سے
ڈالی گئی کہ فارس اور ہند کا راستہ قبضہ مین آجاے اور اہل فارس کے بھاگ جانے
کا یہہ دروازہ بھی بند ہو جاے - یہہ حال خلیفہ دوم کی خلافت مین گذرا - اب خلیفہ
سوم حضرت عثمان رضہ کے عہد خلافت مین فوج کشی سے پہلے حاکم عراق کے نام
حکم آیا - کہ وہ ہند کی سرحد کا حال دریافت کر کے لکھے - اس حاکم نے حکیم ابن جبلہ

العبدی کو یہان بہیجا۔ وہ یہانکا حال دریافت کرکے عراق گیا اور وہان سے خلیفہ
کی خدمت مین بہیجا گیا۔ جب وہان پہونچا تو خلیفہ نے پوچہا کہ ہند کا حال کہو۔ اوسنے عرض
کیا کہ ملک ویران ہی۔ سرزمین خراب ہے۔ پیداوار اچہا نہین۔ نہ پانی بہیز کو ملتا ہی۔
نہ اچہی میوہ کہانے کو ہاتہ آتے ہین۔ آدمی وہان کے غدار اور چور ہین۔ تہوڑی
فوج وہان روانہ ہو تو یہہ غذا سے کہا جائے۔ اور اگر زیادہ فوج جائے تو کہانے پینے کے ہاتہ سے
تنگ ہو کر طعمۂ اجل بن جائے۔ اوسپر خلیفہ نے فرمایا کہ کیا یہہ حال سچ ہی یا مبالغہ
ہی۔ اوسنے جواب دیا جو حال مجہے معلوم تہا وہ عرض کیا۔ اس سبب سے اور اس وجہ سے بہی
کہ مسلمانون مین باہم خود نزاع تہا اہل اسلام ہندوستان کی طرف متوجہ نہوے۔ اب
خلیفۂ چہارم جناب علی مرتضی کی خلافت مین حارث حضرت کے حکم سے سندہ کے سرحد
پر آیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ بہت غنیمت لیکر چلا گیا۔ کچہہ ہندونکو مسلمان بہی بنایا۔ کچہہ
قیدی ہاتہہ لگے اونکو لونڈی اور غلام بنایا۔ ایک دن ہزار آدمیون کا سر اڑا دیا۔
مگر اوسکا خود بہی قیقان مین ہمراہیون سمیت سنہ ۴۴ھ ۶۶۲ع مین سر اتار اگیا۔ یہہ حال
خلفاء اولین کے عہد مین گذرا۔ اب زمانہ معاویہ ابن ابی سفیان (۴۱ھ–۶۰ھ / ۶۶۱–۶۷۹ع) کی خلافت کا آیا۔
اسمین مہلب بن ابی صفرہ نے کہ عرب کے امراء کبار مین سے تہا۔ کابل اور زابلستان سے
جدا ہو کر ہندوستان پر حملہ کیا۔ دس بارہ ہزار آدمیونکو اسیر کرکے لیگیا۔ غرض اوسکے
آنے سے یہان یہہ تہی کہ ملتان اور کابل کے درمیانی ملکون کا حال دریافت کرے
مگر یہانکا حال اوسنے ایسا لکہا کہ جسسے مسلمانونکا شوق ہندوستان لینے کا کچہہ نہ بڑہا
اور اہل عرب کا ارادہ کبہی ہندوستان کے شمالی جانب کا نہوا۔ غرض اس زمانہ مین
ایسے ہی حملے ہوتے رہے کہ جب مسلمان لڑے فتحیاب ہوے۔ کچہہ لوگونکو مارا کچہہ آدمیونکو

مسلمان بنایا - کچھہ غنیمت لی - کچھہ اسیر لی گئے - اور واپس چلے گئے -
اب ۹۶ھ ۱۱۰ ع مین خلیفہ ولید کا عہد آیا اس خلیفہ نے حجاج کو اپنی وزارت کے
عہدہ سی معزول کرکے عراق کا حاکم مقرر کیا - یہہ حجاج وہی ہے جسکا ظلم وستم حاتم طائی
کی سخاوت سے کم مشہور نہین - اس خلیفہ کے عہد مین جنگ عظیم اہل ہند کے ساتھہ ہوئی
ہین - لڑائی یون اٹھی کہ راجہ سیلون نے یہہ چاہا کہ مین بہی حجاج کا مورد عنایت ہون
اسلیے بہت سے تحائف آٹھہ جہازون مین بھرے - اور جو مسلمان سوداگر اوسکی عملداری
مین رہتے تھے - اونکے بچے یتیم ہو گئے تھے - وہ بھی ان جہازون مین سوار کر دئے -
حبشے لونڈی غلام بہی تحفہ تحائف مین تھے - کچھہ مسلمان بھی حج کے ارادہ سے اونمین سوار
تھے - غرض جب یہہ جہاز چلتے چلتے دیبل کے بندر یعنی کراچی بندر پر پہونچے - وہان
سمندری قزاقون نے اونھین پکڑ لیا - اور لوٹ لیا - عورتین حجاج حجاج کہہ کر چلائین
مگر وہان حجاج کہان تھا - اسوقت یہہ حصہ ہندوستان کا ایک ہندو راجہ کے
قبضہ مین تھا - الوڑ یا آلور جسکو اب بھکر سکر کہتے ہین اوسکا دار الخلافہ تھا - سندھ اور
ملتان اور شاید اٹک کے پاس کا میدان کالاباغ کے پہاڑون تک اوسکے تحت
حکومت تھا - اور تمام ملک اوسکا رشتہ دارون پر اس طور سی منقسم تھا - جسطور سے
کہ اب تک راجپوتون مین ملک تقسیم ہوتا ہے - کہ کہین بھتیجا راجہ کہین بھانجا اور
علی ہذا القیاس اوسکے عملداری مین بڑے آباد شہر برہمن آباد اور نیرون (جسکو اب
سندہ کا حیدر آباد کہتے ہین) - اور ملتان تھے - اس راجہ کا نام داہیر تھا - اس کے
پاس حجاج نے قاصد بھیجا کہ ہمارے جہاز تم پھیر دو - اوسپر راجہ نے معذرت کی کہ
جہازونکو سمندری چورون نے پکڑا ہے اور عورتونکو بھی وہی لیگئے ہین - اوسپر میرا

بس کچھہ نہین چلتا - مگر یہہ عذر اہل اسلام کے نزدیک مقبول نہ ٹہیرا - فوراً حجاج نے
اپنے بہتیجے اور داماد محمد بن قاسم کے نام حکم صادر فرمایا کہ لشکر جمع کرکے سندھ پر حملہ
کرو - اسوقت محمد بن قاسم فارس مین تھا - چھہ ہزار شامیون کی فوج اوس پاس
جمع ہونے کا حکم ہوگیا - یہہ سب اجتماع لشکر کا شیراز مین ہوا - اس لشکر کے لئے
اسباب آسایش اور آرام کے تیار کرنے کا یہانتک اہتمام کیا کہ سوئی تاگا تک بھی لشکر
کے ساتھہ بہیجا گیا - اور حجاج نے بہنی ہوئی روئی کو سرکہ مین بھگوایا اور خشک کیا
اور لشکر کے ساتھہ بہیجا - کہ اگر کہین سپاہیون کو سندھ مین سرکہ نہ ملے - تو اپنے کہانے
کو سرکہ کی چاشنی سے مزہ دار کرنے کے لئے اول روئی کو پانی مین بھگوئین پھر
اس پانی سے کہانا پکائین - بعض یہہ کہتے ہین کہ جب محمد قاسم نے سندھ سے لکھا
کہ سرکہ یہان نایاب ہے - اوسوقت اوسنے یہہ روئی بہیجی - غرض محمد بن قاسم ایک
سترہ برس کا نوجوان اس لشکر کو ہمراہ لے روانہ ہوا - اور مکران مین ہوتا ہوا اور
ارمابیل کو فتح کرتا ہوا - دیبل کے سامنے آموجود ہوا - اور محاصرہ شروع کردیا - اوسکے ساتھ
خلیفہ کے خاصہ کا ایک منجنیق تھا کہ عروسک اوسکا نام تھا - اوسسے پتھر پہینکتے تھے -
پانسو آدمی اوسے کہینچتے تھے - غرض اس منجنیق کو دیبل کے سنگسار کرنے کے لئے لگا
دیا - محمد بن قاسم نے لشکر کو یہان قرینہ اور ترتیب سے اوتارا - لشکر کے گرد خندق
کہدوائی - نیزہ بردار اوسکے محافظ مقرر کئے - جگہ جگہ علم ایستادہ کئے - وہان جدا جدا
فوج کو جو اس علم سے متعلق تہی اوتاری - دیبل مین بڑا عالیشان مندر تھا اور اوسپر
اونچا جھنڈا اوٹھا تھا - اوسکا پھریرا جب ہوا مین پھرتا تو سارے شہر پر اپنا سایہ ڈالتا
اوسکے نیچے ایک بت تھا - یہان کا حال ذرہ ذرہ تیسرے روز حجاج کو لکھا جاتا تھا

چنانچہ اس جھنڈے کی یہی کیفیت لکھی گئی۔ اور صلاح اور تدابیر ہمیشہ وہان سے
پوچھی جایا کرتین۔ ایک دن وہان سے خط مین لکھا آیا کہ منجنیق کے پایہ کو نیچا کر کے
اس جھنڈے کو نشانہ بنا کر اوڑا دو۔ یہی کیا گیا۔ اس جھنڈے کا ٹوٹنا کیا تھا۔ گویا مخالفون
کا دل ٹوٹنا تھا۔ جسوقت وہ دو ٹکڑے ہوا۔ سب ہندون نے جامہ کفن پہن لیا۔ اور باہر آکر مسلمانون
سے لڑنے لگے۔ مگر شکست ہوئی۔ جو یہان رئیس راجہ داہر کی طرف سے مقرر تھا وہ بھاگ گیا۔
مسلمان زینہ لگا کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر شہر فتح ہو گیا۔ تین روز تک قتل ہوتا رہا۔ پوجاری
سیکڑون مارے گئے۔ مال اسباب بہت سا غنیمت مین ہاتھ آیا۔ پانچوان حصہ خلیفہ کے
واسطے رکھا گیا۔ باقی فوج مین تقسیم ہوا۔ محمد بن قاسم نے چار ہزار مسلمانون کی ایک
جگہ چھاونی ڈالی اور مسجد بنوائی۔

اب یہان سے محمد بن قاسم نیرون کو روانہ ہوا دہان کے لوگون نے دو پروہت صلح کا
پیغام لیکر اوسکے پاس بھیجے۔ اوسنے اونکے پیغام کو منظور کر لیا۔ اونھون نے بہت سا اسباب
اور سامان رسد لشکر کے لئے طیار کر کے محمد بن قاسم کے پاس بھیجدیا۔ وہ شہر مین گیا۔
اور لوگون پر جزیہ مقرر کیا۔ اور آگے بڑہا۔ ساہ بن پر پہونچا۔ اوسکو لے لیا۔ پھر مہران
کے کنارون پر پہونچا اور یہان قیام کیا۔ جب راجہ داہر کو یہان پہونچنے کی خبر پہونچی
تو وہ جنگ کے لئے آمادہ ہوا۔ محمد قاسم نے محمد بن مشعب بن عبدالرحمن ثقفی کو گدھے
اور گھوڑون کے سوارونکے ساتھ ہندوستان کی طرف بھیجا۔ یہان کے لوگون نے
امان چاہی۔ اونپر جزیہ مقرر کیا۔ اور ضامن اونسے لئے۔ اور صلح کر لے گئے۔ اور پھر یہہ
سردار محمد بن قاسم کے پاس واپس آیا۔ اور چار ہزار جاٹون کو اپنے ہمراہ لایا۔ اور
ہندوستان مین ایک حاکم اپنی طرف سے مقرر کرایا۔

محمد قاسم اس منصوبہ مین ہوا کہ مہران سی کہین پار اُتر جائے - اوسنے کشتیونکا پل بنانا شروع
کیا - راسل راجہ لکسا جسکی عملداری ہین اس پل سی عبور ہونا اوسکے بنانے مین خلل انداز ہوا
محمد قاسم نے کشتیونکو وہان سے ہٹا کر اور موافق دریا کے عرض کے اوسکو جوڑ کر اور آگے تیرانداز دیکر
کو بٹھا کر مخالفین کو تیرون سی چھید تا ہلو پار اتر آیا - اوسنے گاڑ کر پل کو مستحکم کر دیا - پہر سب
سوار اور بار برداری آثار کر لیگئے - لڑائی خوب دشمنوں سے ہوئی - اون سب کو بہگا دیا - اور
جہلم تک اونکا تعاقب کیا - راجہ داہر پاس جو شخص اس شکست کی خبر لایا - اوسکو اوسنے
مار ڈالا -

اہل عرب کی فوج کا آگے بڑہنا

اب اہل عرب کے گہوڑے سارے لوہی مین ڈوبے ہوئے تھے - اور وہ دشمنونکا پیچھا کرتے ہوئے
قلعہ بیت تک پہونچے - وہان دم لیا - اسباب سارا اپنا قلعہ مین رکہا - پہر اس قلعہ سی محمد بن قاسم
راور کی طرف گیا اور جیور یعنے جی پور پہونچا - راور اور جی پور کے درمیان ایک تالاب تھا
اوسپر راجہ داہر نے مقابلہ کرنے کے واسطے ایک سپاہ متعین کر رکہی تھی -

صلح راجہ راسل اور محمد بن قاسم کی

اب راجہ راسل نے نہایت ادب و عجز کے ساتھ محمد بن قاسم سے صلح کا پیغام بہیجا اور وعدہ
مستحکم کیا کہ مین کبھی آپ کی اطاعت سی سرتابی نہین کرونگا - ہمیشہ آپ کی مرضی
کے موافق ہر کام کرتا رہونگا - محمد بن قاسم نے اوسکی درخواست منظور فرمائی
مگر راسل کے ہاتہہ سے ملکی کام مکا کے ہاتہہ مین گیا - ان دونو نے محمد قاسم کو آگے
بڑہنے کی صلاح دی - چنانچہ محمد بن قاسم آگے بڑہا - یہہ دونو اوسکو جی پور
مین لے آئے -

جی پور مین محمد قاسم کا پہونچنا

راجہ داہر کو اب خبر پہونچی کہ محمد بن قاسم عرب کا لشکر لیکر جی پور مین آپہونچا۔ وزیر سی ساکر تو اس خبر کو سنکر آہین سرد کہینچ کر کہنے لگا۔ کہ ہائی افسوس ہم غارت اور تباہ ہوئی۔ دشمنون کا مقام جی پور مین ہو تو اونکی فتح ہونے مین کیا شبہہ ہی۔ داہر نے جب وزیر کی یہہ بات سنی تو خفا ہو کر کہنے لگا کہ دشمنونکا مقام جی پور مین ہہین۔ بلکہ ہڈواری مین ہے۔ جہان اونکی ہڈیان پڑی سڑا کرین گی۔ اب داہر یہان سے پریشان خاطر ہو کر ۔ادر کے قلعہ مین پہونچا۔ اس قلعہ مین سب سباب جنگ کو محفوظ کر کے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر اہل عرب کے لشکر سے جا پڑا۔ اب راجہ نجومیون سے پوچھتا ہی کہ آج کا دن لڑائی کے لئی مبارک ہی۔ دساسول کس طرف ہی۔ دونون لشکرون مین کسکی فتح ہی۔ اور انجام کار کسکا اچھا ہے۔

نجومیونکی پیشین گوئی

جوتشیون نے بچار کر کے کہا کہ گنت سی تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اہل عرب کو فتح ہو دساسول اونکے پیچھے ہے۔ اور آپکے سامنے ہے۔ یہہ سنکر راجہ داہر بڑا خفا ہوا۔ اوسپر نجومیون نے کہا کہ آپ غصہ کیون ہوتے ہین ایک دساسول سونے کا بنوا کر زین کے پیچھے چمڑی مین باندہ لین۔ دساسول پیچھے ہو جائیگا۔ آپکی فتح ہو جائیگی۔ اب اس حماقت کو راجہ کے دیکھو کہ کہان لڑائی کہان یہہ ٹوٹکا۔ محمد قاسم آگے بڑہ آیا اور اب آدہ فرسنگ کا فرق رہ گیا۔

داہر کا مارا جانا

اس لڑائی مین راجہ داہر جون ۲ ۷۱۲ء مین مارا گیا۔ بائین طرف سی لشکر کے ایک غل

ہوا - راجہ داہر سمجھا کہ یہہ آواز میرے لشکر سے آئی - اوسنے کہا اودہر آؤ - مین یہان ہون -
پہر عورتون نے چلاکر کہا کہ اے راجہ ہم تیرے گہر کی عورتین ہین - اہل عرب ہمکو پکڑے لئے
جاتے ہین - راجہ داہر نے کہا کہ مین ابتک زندہ ہون کسنے تمکو پکڑا ہی - یہہ کہکر اوسنے اپنے
ہاتھی کو مسلمانونکی طرف پیلا - محمد بن قاسم نے نفط زنونکو کہا کہ کیا خوب شکار
تمہارے بس مین آیا ہی - چنانچہ ایک نفطی آدمی نے ایسا نفط مارا کہ ہودہ مین آگ لگ گئی
راجہ داہر نے حکم دیا کہ ہاتھی کو اوٹھالیچلو - وہ پیاسا ہی - اور ہودہ جلتا ہی - اگرچہ ہاتھی
اسوقت فیلبان کے کہنے مین کب تہا - مگر جون تون کرکے پانی کے اندر ہاتھی کو
لیگئے - مگر اب وہان سی نکالنا دشوار تہا - رو مین وہ آگیا - کچھہ راجہ کے سپاہی پانی
کے اندر تھے کچھہ کنارہ پر کھڑے تھے - جب عرب کے سوار آپہونچے تو یہہ سب بھاگ گئے -
ہاتھی کا ارادہ ہوا کہ قلعہ کی طرف چلے - غرض تیراندازون نے تیرون کا مینہہ راجہ پر
برسادیا - اور ایک تیر اوسکے دلپر لگا - اور وہ ہودہ پر گرا - ہاتھی پانی سے نکلا - راجہ داہر
نے ہاتھی سے اوترکر ایک عرب سے مقابلہ کیا - اوس عرب نے ایک تلوار سر کے عین وسط مین
ایسی لگائی کہ دو ٹکڑے ناک تک ہوگئے - اب مسلمانون اور دشمنون مین خوب لڑائی
ہوئی - اور لڑتے لڑتے راوڑ کے قلعہ تک پہونچے - برہمنون نے داہر کی لاش کو کنارہ
پر دبادیا - اور فیل سفید دشمنون کے لشکر کی طرف بھاگا - اور پہر اوسکا کچھہ پتا نہ لگا

جے سنگہ کا راوڑ مین داخل ہونا اور لڑائی کے لئے تیار ہونا

سب مورخونکا اسمین اتفاق ہی کہ جسوقت راجہ داہر نے اس دنیا سی انتقال کیا -
اوسوقت اوسکا بیٹا جے سنگہ اور اوسکی بہن رانی بائی جو اوسکی بی بی تہی اور بہت سے
رشتہ دار امیر اور سردار اور لشکر کے سب لوگ راوڑ کے قلعہ مین پناہ گیر تھی - جے سنگہ کو اپنی

شجاعت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ الغرض ایک عرب بہی اوسکا ساتھی تھا۔ جب باپ کے مرنے
کی خبر سنی۔ اور اوسکا سفید ہاتھی لنگڑا تا ہوا نظر آیا۔ تو اوسکی رگون مین خون نے
جوش کیا۔ اور اوسکے عوض لینے مین جان تک دیدینے کا ارادہ کیا۔ اسپر سی ساگر وزیر نے
کہا کہ آپکا عزم نیک نہین ہی۔ اہی راجہ مارا گیا ہی۔ لشکر پریشان ہوگیا ہی۔ سپاہیون کا
دل ٹوٹ گیا ہی۔ عرب کی تلوار کے نام سے اونکے بدن مین لرزہ آتا ہی۔ اہل عرب سے
کیونکر آپ لڑسکتے ہین۔ اب تک آپ پاس بہت سا ملک اور مضبوط مضبوط قلعے اور
بڑے بڑے بہادر سپاہی دشمنون کے ہاتھہ سے بچے ہوے موجود ہین۔ بہتر یہہ ہی کہ آپ
برہمن آباد جائین اور وہان راج کرین۔ وہان خزانہ اور سب اسباب موجود ہی۔ وزیر کی
صلاح جے سنگہ کو پسند آئی۔ اور جان بچاکر برہمن آباد کو اپنے خاصہ کا لشکر لیکر روانہ ہوا۔
مگر رانی نے اپنے سپہ سالارون کو ساتھہ لیا۔ اور پندرہ ہزار لشکر کو تیار کیا۔ یہہ سب لڑنے
پر آمادہ تھے۔ جب دوسرے روز صبح کو راجہ داہر کے مرنے کی خبر لوگونکو پہونچی۔ اونمین سے
جو رانی سے تعلق رکہتے تھے۔ سب کے سب قلعہ مین آئے۔ جب یہہ خبر محمد قاسم کو ہوئی
وہ آگے بڑہا۔ اور قلعہ کے زیر دیوار پہونچا۔ دشمنون نے یہہ دیکہکر خوب ڈہول بجائے۔
اور تیر اور بان اور پتہر مسلمانون پر قلعہ کی دیوارون سے چلائے۔

قلعہ کا فتح ہونا اور رانی کا جلکر مرنا

محمد قاسم نے اپنے لشکر کا انتظام کیا۔ اور سرنگ کہودنے والونکو سرنگ کہودنے کا حکم دیا
اور فوج کے دو غول کئے۔ ایک کو منجنیقون سے قلعہ پر پتہر ملتا اور تیر دشمنون پر چلاتا۔ اور
دوسرا نفط کے حقہ حقہ بہر بہر کے مارتا۔ قلعہ کے برج گرا دئے۔ اب رانی نے اپنی سہیلیونکو
بلایا۔ اور کہا کہ جے سنگہ جیپور کو چلا گیا۔ محمد قاسم آپہونچا۔ خدا وہ دن نکرے کہ ہم ان گائو

کہانے والونکے ہاتھ آئین - پھر ہماری عصمت اور عفت کہان - اب جائی قرار نہ روئی فرار بہتر ہی کہ لکڑی روئی تیل اکٹھا کرین - اور جل مرین - یہی اونہون نے کیا - گھر مین آگ لگادی اور خاکستر ہوگئین - قلعہ فتح ہوگیا - محمد قاسم نے دو تین روز قیام کیا - اور چھہ ہزار سپاہیونکو تہ تیغ کیا - اور بعض کو تیرونسے مارا جو نوکر چاکر باقی ماندہ تھے اونکو اسیر کرکے لونڈی غلام بنایا -

تفصیل لونڈی غلامون اور غنیمت کے

جب یہہ قلعہ فتح ہوگیا - تو غلامون اور غنیمت کا حساب کیا گیا - معلوم ہوا کہ تیس ہزار آدمی قیدی ہین - اونمین امرار عظام کی لڑکیان بھی تیس ہین - ایک اونمین سی راجہ داہر کی بہانجی بھی ہی - رانی اوسکا نام ہی - ان قیدیونکا پانچوان حصہ اور راجہ داہر کا سر کعب کے حفاظت مین سپرد کیا گیا - کہ اوسکو حجاج کے پاس پہونچادے - جب یہہ غنیمت اور سر وہان حجاج پاس پہونچا - اوسنے جناب آلہی مین سجدہ شکر ادا کیا - اور کہا کہ اب مجہے ساری دنیا کی سلطنت اور دولت حاصل ہوگئی - اب یہان سی حجاج نے سر داہر کا اور چہتر اور علم جو راج کی نشانیان تھین اور قیدی خلیفہ ولید کے پاس اپنے خط کے ساتھ بھیجدی - خلیفہ نے خط کو پڑہا خدا کا شکر ادا کیا - امیر زادی لڑکیون مین سے بعض کو خلیفہ نے بیچڈالا - بعض کو لوگون کو انعام مین دیدیا - راجہ داہر کی بہانجی کو عبدالرحمن بن عباس نے خلیفہ سی مانگا - خلیفہ نے اوسکے حوالہ کردیا - اور دعا دی کہ خدا تمہاری یہان اوس سے اولاد پیدا کرے - مگر یہہ دعا خلیفہ کی قبول نہوئی - کوئی اولاد اوس سی پیدا نہوئی جب محمد بن قاسم نے حجاج کو یہان کے سارے بندوبست اور فتوحات کا حال لکھکر بہیجا - تو اوسنے محمد بن قاسم کو لکہا - کہ مین تمہارے خط کو پڑہ کر بہت خوش ہوا

سارا انتظام اور بندوبست کا طریقہ تمہارا شرع کے موافق ہی - مگر لوگون کی جانین بہت سا معاف کردیتے ہو - دشمن اور دوست مین خوب تمیز نہین کرتے - خدا کے اس حکم کو ہمیشہ انکھون کے سامنے رکھو کہ مشرکین کو امان نہ دو - اونکا گلا کاٹو - اگر دشمنون کو امان دوگے تو ایک دن اونسے پیچھا چھوٹنا مشکل ہوگا - اب آیندہ جو دشمن ذی وقعت ہون اونکو امن دینے کا مضائقہ نہین - مگر باقی کو نہ چھوڑو -

جے سنگہ کا برہمن آباد سے چارونطرف خطوط بھیجنا

جب راجہ داہر مرا - تو جے سنگہ برہمن آباد مین جاکر لڑائی کی تیاریان کرنے لگا - آلور اور بتیا اور اطراف مین خطوط روانہ کیے - ایک خط راجہ داہر کے بیٹے کو لکھا جو الور وزیر تھا - دوسرا خط اپنے بھتیجے چچ کو لکھا - وہ قلعہ بتیا مین تھا - تیسرا خط اپنے بھانجے دہاول کو لکھا - غرض سب کو راجہ داہر کے فوت کا حال لکھا - اور تسلی اور تشفی دی اور کہا کہ مین برہمن آباد مین مع لشکر پڑا ہون تم سب میری امداد کے واسطے آؤ -

جنگ بہرور اور دہلیل

اب محمد بن قاسم نے عزم برہمن آباد جانے کا را دہ کیا - اثنا راہ مین دو قلعے بہرور اور دہلیل واقع ہوئے تھے - اونمین سولہ ہزار سپاہی موجود تھے - محمد بن قاسم جب بہرور مین پہونچا - اوسکا محاصرہ کیا - اور دو مہینہ کا عرصہ لگ گیا - اب محمد بن قاسم نے سپاہ کے دو غول کئے - ایک دنکو لڑتا - دوسرا رات کو - غرض منجنیق اور نفط ایسی ماری کہ قلعہ کی دیوار گر پڑی اور سب دشمن بھی مارے گئے - دولت اور غنیمت بہت سی ہاتھ لگی - پانچوان حصہ اوسکا بیت المال مین داخل ہوا - جب راور اور بہرور کی فتح کی خبر دہلیل مین پہونچی - توسپاہیونکے دل دہل گئے -

ادہر جان گئے - کہ محمد قاسم بڑا جوانمرد مستقل مزاج ہی - تاجر وہان سی بہاگ کر ہندستان
مین چلے آئے - سپاہیون نے اپنے ملک کے حفاظت کے واسطے کمر باندہی - اب محمد
قاسم دہلیل پر آپہونچا - اور محاصرہ شروع کیا - جب دو مہینے کا عرصہ اس محاصرے پر
گذرا - تو محصورین کا قافیہ تنگ ہوا - کہین سی امید کمک کی نہ تہی - آخر کو لاچار ہوکر
کفن کو گلے مین ڈال لیا - راتون رات ایک ندی کے پار اہل و عیال کو ایک قلعہ
مین پہونچا یا - مسلمانونکو اسکی خبر نہوئی کہ رات کو کیا ہوا -

دہلیل کے سردار کا بہاگنا اور وسکا فتح ہونا

جب دن ہوا - محمد بن قاسم کو اسطرح بہاگنے کی خبر ملی - فوراً اوسنے اپنے سپاہی اونکے
پیچہے دوڑائے - اوہنون نے دریا اترتونکو جا لیا - جو اترگئے وہ بچ گئے - جو اترتے تہے یا
اوترنے کو تہے - انکو ان سپاہیون نے بحر فنا مین ڈبویا - جو دریا سی پار جا چکے وہ دیوراج
کے ریگستانی ملک مین جا بسے دیوراج راجہ داہر کے بہتیجے کا بیٹا تہا - اب محمد بن قاسم
نے دہلیل بہی فتح کرلیا - اور جو غنیمت کا مال ہاتہہ آیا اوسکا پانچوان حصہ حجاج
پاس بہیجا - بہر وراور دہلیل کے فتح کا حال بہی لکہا -

وزیر سی ساکر کا محمد بن قاسم سی امان کا چاہنا اور اوسکا وزیر مقرر ہونا

اب محمد قاسم نے ہند کی بڑی بڑی سردارون کے نام اس مضمون کی نامی روانہ کئے کہ دین
اسلام اختیار کرو - اور اطاعت اسلام قبول کرو - جب ہی ساکر وزیر راجہ داہر نے
یہ حکم سنا - تو اوسنے بعض معتبر آدمی اپنے محمد قاسم کے پاس بہیجے - اور جان کی امان
چاہی - یہہ درخواست منظور ہوئی - اپنے ساتہہ سی ساکر اون عورتونکو لایا جو دیبل کے

مندر مین جہازون کے اندر کپڑی گئی تہین - اور جنہون نے اوس کڑے وقت مین حجاج کو امداد کے واسطے پکارا تھا - یہہ عورتین اوسی وزیر کے پاس تہین - محمد قاسم نے بہی اس وزیر کی تعظیم اور تکریم مین کوئی بات فروگذاشت نکی - استقبال کے واسطے اپنے معتبر سردار بہیجے - اور عہدہ وزارت پر اوسکو مامور کیا - اب یہہ وزیر مسلمانونکا ہوگیا - محمد بن قاسم نے اپنے تمام اسرار سربستہ اوسکے سامنے کہولے - اور ملکون کے فتح کرنے کے باب مین اوسسے صلاح اور شورہ لئے - غرض کوئی ملکی تدبیر ایسی نہوتی جسمین یہہ وزیر مشیر نہوتا تہا - اس وزیر نے محمد قاسم سے کہا کہ آپکے یہہ احکام جو جاری ہوئے ہین - کہ زمین کی مالگذاری قدیم رسم ورواج کے موافق لی جائے - اور کسیطرحکا خلل اوسمین نہ ڈالا جائے - نیا بوجھہ محصولونکا رعایا کی گردن پر نہ رکہا جائے - اسسے رعایا نہایت خوش ہے - یہی آئین اور دستور رعیت نوازیکا ایسا ہے کہ سب دشمن اپکے پامال ہونگے - اور ملک مفتوح ہونگے اور رعایا آباد رہیگی -

دہلیل کی حکومت کا نیوبا ین دہارن بن دہلیل کو دینا

بعض کہتے ہین کہ جب دہلیل فتح ہوگیا تو اس ملک کی حکومت اور سارا اختیار محمد بن قاسم نے نیوبا ئن دہارن کے سپرد کردیا - اور اوسکے آس پاس کا علاقہ مشرق اور مغرب مین اوسکو دیدیا - اب یہان سے برہمن آباد ایک فرسنگ رہ گیا تہا - کہ جے سنگہ کو مسلمانونکی آجانے کی خبر پہونچی - لشکر اسلام کا جلوالی تالاب پر پہونچا

لشکر اسلام کا جلوالی تالاب پر پہونچنا اور ہندون کو دعوت اسلام کرنا

محمد قاسم نے دہلیل سے کوچ کیا - جل والی تالاب کی کنارہ پر اترا - یہہ تالاب مشرق کی طرف برہمن آباد سے تھا - اب محمد بن قاسم نے قاصد یہہ پیغام دیکر برہمن آباد مین دو دو آدمی

کہ وہان کے لوگ اطاعت اور دین اسلام اختیار کرین۔ اگر اسلام اختیار نہین کرتے تو جزیہ دین۔ اور اگر جزیہ نہ دین تو لڑائی کے لئے تیار ہون۔ یہہ پیام وہان پہونچنے نپایا تھا کہ جی سنگھہ جنیپر کو چل دیا۔ یہان کا یہہ بندوبست کر گیا تھا کہ سولہ برگزیدہ سردارونکو چار چار کو شہر کے چار دروازون پر بٹھا گیا۔ اور اونکے ساتھہ عمدہ سپاہ چھوڑ گیا۔

محمد قاسم کا محاصرہ شہر کا

جب محمد قاسم یہان آیا۔ اوسنے مورچہ بندی کی۔ لڑائی پہلی رجب کو شروع ہوئی۔ دشمن ہر روز لڑنے آتے اور خوب ڈھول بجاتے۔ صبح سے شام تک طرفین سے سخت لڑائی ہوتی۔ رات کو مسلمان اپنے دھُسّ میں گھس جاتے۔ ہندو اپنے قلعہ مین چلے جاتے۔ چھہ مہینہ تک اسی طرح شب و روز گذری۔ اب محمد قاسم کو فتح سے مایوسی ہونے لگی۔ اور لڑتے لڑتے تھک گیا۔ جی سنگھہ جو رائل کے ملک کو بھاگ گیا تھا۔ اکتوبر ۱۲ ۷ئہ ع کو واپس آیا۔ اور مسلمانون کے راہین بند کر کے ستانے لگا۔

موکا کے نام پیغام محمد قاسم کا

محمد بن قاسم نے اپنا ایک معتبر نوکر موکا کے پاس بھیجا اور اوسکو خبر دی کہ جی سنگھہ اوسکو بڑا ستاتا ہی۔ اور لشکر کی رسد بند کرتا ہی۔ اسکا کیا علاج ہی۔ موکا نے لکھا کہ اب جی سنگھہ بہت قریب جا پہونچا ہی۔ سوا اسکے علاج نہین کہ اوسکو وہان سے ہٹا دیا جائے۔ چنانچہ اسکام کے واسطے اوسنے ایک بڑا غول معتبر سپاہ کا اوسکے ہٹانے کے واسطے بھیجا۔

جی سنگھہ کا جیپور جانا اور بھاگتے پھرنا

غرض جب یہہ لشکر عظیم الشان سردار اور سب اور سامان رسد وغیرہ لیکر چلا تو اس عرب کے لشکر کے آنے کی خبر جی سنگھہ کو ہوئی تو وہ بھاگ کر جیپور کے ملک مین چلا گیا۔ اور یہہ یہان

ریگستانی ملکون کو طی کرتا کرتا راجہ کشمیر کے پاس گیا۔ وہان اوسکی بڑی خاطر داری ہوئی
اور راجہ نے بہت تحفہ تحائف دئی۔ غرض اسی طرح اپنے اور رشتہ دار بہائی بندون پاس
بامید امداد پڑا پہرا۔

برہمن آباد کا حال

اب یہان لڑائی چہہ مہینہ سی روز ہو رہی ہتی۔ برہمن آباد کے لوگ لڑتے لڑتے عاجز ہو گئی
تھے۔ جیسے سے راجہ جی سنگہ کی خبر بہی پہونچ گئی ہتی۔ ایک دروازہ کی چار سرداروں نے صلاح
اور مشورہ کیا۔ کہ اب نہ دولت ہی نہ طاقت ہی کہ لڑائی لڑی جائی۔ نہ کہین سی امید کمک
و امداد ہی۔ دو چار روز مین ضرور دشمن ہمپر کامیاب ہونگی۔ پہر ہم کس منہہ سی اونسے پناہ
مانگین گے۔ اگر صلح ہو جائیگی تو فقط سپاہی ہی مارے جائینگے۔ تاجر کاشتکار اور اہل پیشہ
تو کشت و خون سی امان پائین گے۔ اب مناسب ہے کہ قلعہ اہل اسلام کی حوالہ کیجئے۔ اور
شرائط صلح ٹہیرالیجئے۔ اس رائی پر سبکا اتفاق ہوا۔ پیغام صلح بہیجا گیا۔ کہ قلعہ حضور کے
حوالہ ہی۔ مگر ہماری اور ہماری اہل و عیال کی جان نہ لیجئے۔ اور قیدخانہ مین نہ ڈلئے
محمد بن قاسم نے اس درخواست کو قبول کر لیا۔ اور کہدیا کہ اگر وہ اپنے وعدہ کو پورا کرین
تو اونکو سب طرح سی امان دیجائیگی۔ مگر سپاہی قتل کئے جائین گے۔ اور اونکی اہل و عیال
لونڈی غلام بنائی جائینگے۔ محمد قاسم نے حجاج کے سب سرداروں کو بلا کر یہہ پیغام سنا دیا
اور پوچھا کہ جواب سب صاحبونکی صلاح ہو اوس سی اطلاع ہو۔ سبنے کہا کہ برہمن آباد
ہندوستان کی بڑی شہروں مین سی ہے۔ اگر وہ قبضہ مین آگیا۔ تو بہت سی مستحکم قلعی ہمارے
قبضے مین آجائین گے۔ اور شوکت اور حشمت اور عظمت اسلامی کی ایک دہوم ہو جائیگی
راجہ داہر کی اولاد مین کچھہ ہمارے مطیع ہو جائین گے۔ کچھہ بہاگ جائین گے غرض سب

خاک بیچ ملجائین گے۔

محمد قاسم کا یہہ حال لکہنا حجاج کو

محمد قاسم نے یہہ سب حال حجاج کو لکہہ بہیجا۔ اور ان سردارونکو اپنا تحریری حکم بہیجدیا اور ایک دن اس کام کے واسطی مقرر کیا۔ اوس دروازہ کے سردارون نے لکہہ بہیجا کہ آپ اوس یوم مقررہ پر اس دروازہ کی طرف آئی۔ اور ہم اول لڑائی کے واسطے تیار ہونگے۔ اور جب آپ قریب آئینگے تو کہلا ہوا دروازہ چہوڑکر ہم شہر کے بیچ مین چلے جائین گے۔ اتنے مین حجاج کا جواب بہی آگیا کہ جو تم نے تجویز شہر کے لینے کی ہی وہ مین مصلحت ہی۔ غرض جب لشکر عرب نے اس دروازہ پر حملہ کیا تو دشمن تھوڑی دیر لڑائی پر اڑے۔ پہر دروازہ کہلا ہوا چہوڑکر قلعہ کے اندر گہس گئی۔ لشکر عرب اس دروازہ سی داخل ہوا۔ اور فصیل پر سب چڑہ گیا۔ اللہ اکبر کا ایک نعرہ جو لشکر نے مارا تو قلعہ کے لوگ بہی تہرا گئی۔ اور پریشان ہوش و حواس باختہ بہاگ نکلے۔ غرض جب یہہ شہر اور قلعہ فتح ہوگیا۔ محمد قاسم نے حکم دیدیا کہ کسی شخص کو جو لڑنے کا ارادہ نکرے مت مارو۔ جتنی آدمی ہتیار بندتھی اون سب کو پکڑکر محمد قاسم کے پاس لائے۔ جنہی اوسکے سامنی سر جہکا دیا۔ اوسکا سر اوٹھایا۔ اور کہا جاؤ اپنے گہر مین آباد ہو۔

راجہ جی سنگہ اور راجہ داہر کی رانی کا مقابلہ

برہمن آباد کے پرانے لوگ کہتی ہین کہ جسوقت قلعہ فتح ہوا تو اس قلعہ مین راجہ داہر کی رانی لادی اور اوسکا بیٹا جی سنگہ بہی تہا۔ اس رانی نے کہا کہ مین کیونکر ایسی مستحکم قلعہ اور اپنا گہربار دشمنون کے حوالہ کرسکتی ہون۔ اگر لشکر اسلام مجہسے لڑکر فتح مند بہی ہوگا تو مین کچہہ تو تدبیر کرون گی۔ جینی جلکر مرجاؤن گی۔ غرض سپاہیونکو اپنی ساری

دولت تقسیم کردی - اور ایک دروازہ پر لڑی - اور شکست کہائی - آخر کار قید ہوئی -

لادی راجہ داہر کی بیوی کا مع دو لڑکیون کے گرفتار ہونا

جب محمد بن قاسم کے سامنے لڑائی کے قیدی پیش کئے گئے - اور ہر ایک کا حال پوچھا گیا کہ کون ہے - تو معلوم ہوا کہ راجہ داہر کی بی بی لادی بہی ا ونمین ہے - اور اوسکی دو لڑکیان بہی اور اور بیبیان بہی ہین - اونکی چہرہ پر نقاب ڈال کر ایک ملازم کو حکم ہوا کہ اونکو علیحدہ لیجائے - ان سب قیدیون کا ایک پانچوان حصہ جو حجاج کو بہیجا گیا - اوسمین تیس ہزار قیدی تہے - اور باقی قیدی سپاہیونکو دیدئے گئے -

پیشہ ورون کی امان

کاریگرون تاجرون اور اہل پیشہ کو امان دی گئی - اور جو لوگ ان مین سے پکڑے گئے تہے - اونکو بہی رہائی دی - لیکن جو اونمین تلوار سے لڑے تہے - اونمین سے چہہ ہزار مار ڈالے - اور بعض کہتے ہین تین ہزار اور باقی کو چہوڑ دیا -

برہمنون کا محمد قاسم پاس آنا

جب تک راجہ داہر کے رشتہ دار اسیر ہوئی محمد بن قاسم اونکی تجسس مین رہا - ایک روز کیا دیکہتا ہے کہ ایک ہزار برہمن بہدرا کئے ہوئے چلے آتے ہین - اوسنے پوچہا کہ تم کون ہو اور یہان کیون آئے ہو - اونہون نے جواب دیا کہ ائے دہرماتما ہمارا راجہ برہمن تہا - اوسکو تونے قتل کیا - اوسکا سارا ملک لے لیا - ہم اوسکے وفادار ساتہی ہین - ہم مین سے اکثر نے راجہ کے ساتہہ جان دی - باقی ماندہ ہم اس ماتم مین زرد لباس پہنے ہوئے بہدرا کئے ہوئے موجود ہین - اب ایشور نے تجہکو راج دیا ہے - تیرا جو حکم ہو اوسکو قبول کرین - محمد بن قاسم نے قسم کہا کر کہا کہ تم بڑے وفادار اور ثابت قدم اور دیانت دار لوگ ہو - مین تمہین امن

دیتا ہون۔ مگر اوسکی ساتہہ یہہ شرط ہی کہ راجہ داہر کے رشتہ دار جو تمکو معلوم ہون او نکو میرے پاس لے آؤ۔ اسپر وہ انی لادی کو محمد قاسم پاس لے آئی۔ محمد بن قاسم نے شرع کے موافق انتظام کرنا شروع کیا۔ جن لوگون نے اسلام قبول کیا وہ جزیہ سے معاف رکہے گئے۔ نہ قید ہوئے۔ نہ لونڈی غلام بنائے گئے۔ اور یہہ حکم عام سنا دیا گیا۔ کہ جو شخص مسلمان ہوگا وہ جزیہ سے معاف ہوگا۔ اور جو شخص پہلے اپنے مذہب پر چلیگا۔ اوسکو ان تین جزیون مین ایک دینا ہوگا۔ اور تین قسم جزیہ کی یہہ تہین۔ اول اڑتالیس درم دوم چوبیس درم سوم بارہ درم جن لوگون نے اسلام نہ قبول کیا۔ اونہون نے یہہ جزیہ دینا اختیار کیا۔ مگر ان لوگون کے مال اور اسباب اور جائداد سے کچہہ تعرض نہین کیا گیا۔

برہمن آباد کو یہین کے سردارونکو سپرد کرنا

محمد بن قاسم نے برہمن آباد کو اسی ملک کے سردارونکی حوالہ کیا۔ اور حسب حیثیت اونسے زر مالگذاری ٹہیرا لیا۔ قلعہ کے چارون دروازون پر فوجین متعین کین۔ اور اونپر یہین کا ایک سردار مقرر کیا۔ اور اونکو اپنی مرحمت اور شفقت دکہانے کے لئے یہین کی رسم و رواج کے موافق سونے کے کڑے ہاتہون مین اور اور زیور اور گہوڑون کے زین عنایت کئے۔ اور اپنے مجلس شورہ کا ہر سردار کو رکن مقرر کیا۔

رعایا کا تین قسم کی جماعتون مین یعنے تاجر اور کاریگر اور کاشتکارون مین تقسیم کرنا

محمد بن قاسم نے جو لوگ تاجر اور پیشہ ور اور کاشتکار تہے۔ اونکو علیحدہ علیحدہ کیا۔ اون سب کی تعداد دس ہزار تہی۔ اوسمین سب چہوٹے بڑے تہے۔ اونمین سے ہر یک شخص کو دس درم اس نظر سے اونسے دئے۔ کہ اونکا مال اسباب لڑائی مین تلف ہو گیا تہا۔ شہر اور گاؤنکے بڑے

برہمن منتخب کرکے اونسے دہات اور شہرون سے خراج وصول کرنے کے واسطے مقرر کیئے - جب برہمنون
نے یہہ حال دیکھا - تو اونہون نے اپنا عرض حال کیا - اور کہا کہ یہہ کام ہمارا ہے - ہمیشہ سے اوسکو
کرتے آئے ہین - اور لوگون نے بہی اسکی شہادت دی - اسپر محمد قاسم نے ہر ایک برہمن
کو ایک عہدہ مقرر کردیا - اوسکو اعتبار تہا کہ وہ کبہی نہ خیانت کرینگے - ان عہدونکا تقرر اونسنے
اسطرح کیا جسطرح کہ راجہ چچ کے عہد مین تہا - سب برہمنونکو بلا کر اونسے یہہ کہدیا کہ تم
راجہ داہر کے عہد مین عمدہ عمدہ عہدون پر ممتاز تہے - اسلیئے تم کو شہر کا اور حوالی شہر کا حال
خوب معلوم ہوگا - اگر کوئی شخص لائق اور عمدہ ہو اوسکو میرے سامنے لاؤ مین اوسکو
انعام اور عہدہ دونگا - چونکہ اوسکو برہمنون پر اعتبار تہا - اور اونکو نیک اور معتمد جانتا
تہا - اسلیئے سارا انتظام اونکے ہاتہہ مین دے دیا - اور عہدے اونکو نسلاً بعد نسلٍ
عنایت کیئے -

برہمنونکا انتظام کے لیئے جانا

اب یہہ برہمن عہدون پر ممتاز ہوکر دہات مین گئے - وہان کے لوگونکو اونہون نے
یہہ سمجہایا کہ اے سردارو تم یقینی جان لو کہ راجہ داہر مارا گیا - ہندوؤن کی سلطنت کا
خاتمہ ہوا - سندہ اور ہند کے تمام اضلاع مین اہل عرب کی سلطنت مستحکم ہوئی - اب سب
چہوٹے بڑے اس ملک کے برابر ہوئے - یہہ بادشاہ کی عنایت ہم غریبون پر ہے کہ
اونسنے ہم کو تمہاری فہمایش کے واسطے بہیجا ہے - اگر اوسکی اطاعت سے سرتابی نہ کرینگے
گے - مورد عنایات اور مراحم شاہی ہونگے - اگر اوسکی فرمان برداری سے قدم نکالینگے
جان اور مال سے ہاتہہ دہوونگے - حاکمون نے ہم کو ہمارے گہرون سے نہین نکالا - یہہ جزیہ
اور محصول تم پر مقرر کیا - اگر اوسکے ادا کرنے کی سکت انمین دیکہو تو اوسے قبول

کرو۔ نہین تمہارے لئے اچہا موقع ہے۔ کہ اپنا مال اسباب واہل وعیال کو لیجاکر کہین اور
ہندوستان مین جا بسو۔ جہان تمکو جان کا خطرہ نہو۔ جان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ کون
اپنے گہر کو چہوڑتا تہا۔ سب نے جزیہ و محصول دینا قبول کیا۔ محمد قاسم نے برہمنون کو جو اس
محصول کی تشخیص اور تحصیل کے لئے مقرر تھے۔ حکم بہیجا کہ رعایا اور بادشاہ کے درمیان
معاملہ انصاف اور امانت داری سے کرو۔ حسب حیثیت ہر شخص پر محصول مقرر کرو۔ اور
اتنا محصول لو کہ رعایا پر ناگوار نہو۔ سب آپسمین اتفاق سے کام کرو۔ مخالفت باہم
نکرو۔ تاکہ ملک آباد اور شاد رہے۔ محمد بن قاسم نے ایک ایک شخص کو سمجہایا کہ وہ کسی امر
کا خطرہ نکرین۔ اوسنے کہا کہ مین تم سے کوئی دستاویز محصول کی بابت نہین لکہتا تا
بلکہ جتنا تمہارا مقدور ہو اوسکے موافق خراج دو۔ تم پر کوئی الزام اوسکا نہین رکہا جاویگا
غرض سب طرح سے رعایا کی دلجوئی و تشفی و تسلی کی۔ اور کہا جس امر کی تمکو ضرورت اور
آرزو ہو اوسکو بے خوف و خطر مجہسے عرض کرو مین اوسکا جواب تمکو دونگا۔

محمد قاسم کا رعایا کی خاطرداری کا حکم دینا

پہلے بت خانون مین سوداگر اور ٹہاکر اور بت پرست جاتے تہے۔ اور بتون پر نذر بسبب
مین روپیہ چڑہاتے تہے۔ اوس سے پجاری برہمن پیٹ پالتے تہے۔ مگر اب یہہ رسم قدیم مسدود
ہتی۔ لشکر کے خوف سے یہہ خیرات بند ہو گئی تہی۔ اب برہمن پجاری روٹی کے مارے
پڑے پہرتے تہے۔ ایک دن محمد بن قاسم کے دروازہ پر آئے۔ اور ہاتھہ جوڑ کر کہنے لگے
کہ خدا تیرا راج ہمیشہ بنا رکہے۔ ہم لوگ مندرون کے پجاری ہین۔ تونے سب پر رحم کیا
سوداگرونکو اونکا مال دلوا دیا۔ تجارت کا باب کہلوا دیا۔ اور بت پرستونکو ذمی بنا کر
اپنے اپنے کامونمین لگایا۔ ایک مصیبت کی ماری ہم رہ گئے ہین۔ ہم پر رحم کر۔ اور ہمارے

بت خانون کے بنانے اور مرمت کرنے کا حکم دیدے - تاکہ ہم اپنے رونگی شرالگ جائیز
اوسپر محمد قاسم نے کہاکہ تمام بت خانے آلور سی متعلق ہین - ہم کو اوسنی کیا مطلب ہی -
اوسپر برہمنون نے کہاکہ یہہ بت خانہ برہمنون سی متعلق ہی - وہی طبیب اور پروہت ہین
شادی غمی کی سب رسمین وہی کرتے ہین - ہمنے جزیہ اسی شرط سی دینا قبول کیا ہی کہ
اپنے دین آبائی کے پابند رہین گے - اب یہہ ہمارا بت خانہ تباہ اور شکستہ پڑا ہی - اوسکے بنانے
کا حکم دیدے - تاکہ برہمنون کو معاش بدستور ہوجاسے -

محمد قاسم کا اس معاملہ کا لکھنا حجاج کو اور اوسکا جواب آنا

محمد قاسم نے لکھاکہ جن شہرونپر سخت حملے ہوئے ہین اور ہندونکے مندر وہان خراب
پڑے ہین - برہمنون کی جاگیرین ضبط ہین - مذہبی رسمونکی ممانعت ہی - تو پہر انکو
اجرا رسوم بت پرستی کی اجازت دینا - مزاحمت نکرنے سے زیادہ بت پرستی کا ممد و معاون
ہوتا ہی - اسمین آپ کا کیا ارشاد ہی - اسکا جواب یہہ آیا کہ جب لوگون نے جزیہ دینا قبول
کیا - تو حقوق رعایا کا استحقاق اونہون نے حاصل کرلیا - اب مندرونکی تعمیر اور رسومات
کے اجرا کی اجازت دینی چاہیئے - اور جو جاگیرین ضبط ہوئین وہ واگذاشت کی
جائین - اور تین روپیہ سیکڑہ ملک کے محاصل پر جو ہندو حکام اونکو دیتے تھے وہ خزانہ
اسلام سے بھی ملا کرین - غرض جب یہہ حکم حجاج کا آیا - تو اوسنے سب امرا اور روسا اور
برہمنونکو بلاکر اوسی سنا دیا - اور اوسکی تعمیل کا حکم دیدیا - برہمنون کو اجازت دی کہ وہ
ایک تانبے کا برتن لیکر گہر گہر بہیک مانگنے جایا کرین - اور جو کچھہ ملجایا کرے اوسنے پیٹ
بہر لیا کرین - محمد بن قاسم نے برہمن آباد والونکو سمجہایا کہ تمہارے مندر بمنزلہ عیسائیون
اور یہودیون کے عبادتخانون اور مجوسیون کے آتش کدونکے ہین - اونسے کچھہ تعرض

ہوگا۔ جسطرح چاہین اپنے معبدونکو بنائین۔ اونہین جسطرح چاہین اپنے معبودونکی پرستش کرین۔ برہمن آباد کے سردار کو لقب راے سنی رانا کا دیا۔

+ محمد قاسم کا خط حجاج کی نام اور اوسکا جواب

اب محمد قاسم نے برہمن آباد اور نوہانہ کا سارا انتظام کرکے اوسکی طلاع حجاج کو کی یہہ خط جل والے کی مقام سے لکہا تہا۔ سارے ملک سندہ کی فتوحات کا حال بالتفصیل لکہا اوسپر خط کا جواب حجاج نے لکہا۔ کہ جو کچہہ انتظام اور بندوبست برہمن آباد کا کیا۔ وہ سب ہم کو پسند آیا۔ مگر ہند اور سندہ کے دو بڑے رکن ملتان اور الور ہین۔ وہ دار الخلافے ملکون کے ہین۔ اونہین خزائن اور دفائن بہت سے ہونگے۔ اونکی طرف متوجہ ہو۔ اور ایسی جگہہ اپنا دار القرار مقرر کرو کہ وہان سے سب جگہہ سطوت اور صولت اسلامی کی آواز لوگون کے کانون مین پہونچے۔ خدا ہمکو وہ دن دکہائے کہ ہند کو چین کی سرحد تک تیری حکومت مین لائے۔ یہہ بہی ایک خط مین لکہا آیا کہ ہر بات مین مجہسے صلاح کا پوچہنا تیرا حزم ہے۔ مگر فاصلہ دور و دراز کا ہے۔ اسلئے بغیر میری اجازت کے بہی تجہکو اختیار ہے کہ جو لوگ اطاعت کرین اونپر رحم اور عنایت کر۔

محمد قاسم کا ساوندی سما کو جانا

یہان سب طرح کا انتظام کرکے محمد بن قاسم ساوندی سما مین پہونچا۔ یہان کے لوگون نے اطاعت قبول کی۔ جزیہ مقرر ہوا۔ اور اونکے سب حقوق بحال ہوئے۔ جاٹون نے بہی اطاعت قبول کی۔ ان جاٹونکے ساتہہ جو قید پوشاک خوراک سواری تعظیم اور تکریم ہندو راجاؤن کے ہان سے مقرر تہین وہی محمد بن قاسم نے بہی برقرار رکہین۔ جب قوم سما کیطرف محمد بن قاسم گیا۔ تو وہ اوسکے استقبال کو ڈہول بجاتے ہوئے اور گاتے ناچتے

ہوے آئے - محمد بن قاسم نے پوچھا کہ یہہ کیا غل ہے - لوگون نے کہا کہ یہہ اس قوم کے ہان
رواج ہے کہ اونکے ہان نیا بادشاہ جب آتا ہے تو وہ اسی طرح کے شادیانے بجاتے ہوے آتے
ہین - محمد قاسم نے اونکو تیس ۳۰ دینار انعام دئے -

محمد قاسم کا لوہانا اور ستہا کی طرف جانا

جب محمد بن قاسم لوہانا اور ستہا کیطرف آیا - وہانکے لوگ ننگے سر ننگے پانو اوسکے استقبال
کو دوڑے آئے - اور اطاعت کا پیغام لائے - محمد قاسم نے جزیہ اونپر مقرر کیا - اور کچھ آدمی
اون مین لئے - تا کہ آلور کا راستہ تبلائین - آلور کیطرف یہہ روانہ ہوگئے - یہہ شہر
ملک سندہ کا دار السلطنت تہا - اور ہند اور سندہ مین بڑا شہر تہا - اکثر باشندے اوسکے سوداگر
اور پیشہ ور اور کاشتکار ہین - حاکم یہانکا فیوفی راجہ داہر کا بیٹا تہا - اوسکے سامنے کسی آدمی کا
مقدور نہ تہا کہ کہتا کہ راجہ داہر مر گیا - اوسکو یقین تہا کہ وہ زندہ ہے اور ہند سے فوج لیکر
چلا آتا ہے - اور اہل عرب سے اب لڑتا ہے - اس قلعہ کے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر
محمد قاسم نے قیام کیا - اور وہان ایک مسجد بنائی - اوسمین خطبہ ہر جمعہ کو پڑہا جاتا

آلور کے لوگونسے لڑائی

اب لڑائی بہی شروع ہوگئی - قلعہ کے اندر سے لوگ پکار پکار کر کہتے تہے کہ اب تمہارے
جان کی خیر نہین - راجہ داہر ایک فوج قاہرہ لئے چلا آتا ہے - تم سب کو دیکہو کیسا
ملتا ہے - بہتر ہے کہ سب اسباب چہوڑ جاؤ - اکیلے جان بچا کر نکل جاؤ - محمد ابن قاسم نے
جب یہہ دیکہا کہ ان لوگون کو راجہ داہر کے مرنے کا یقین کسیطرح نہین آتا تہا - یہہ خبط
اونکے دماغ مین سما گیا ہے کہ فوج لئے چلا آتا ہے - اوسکے رفع کرنے کے واسطے یہہ تدبیر
کی کہ رانی لادی کو جو اب محمد قاسم کی بی بی تہی - سیاہ اونٹ پر سوار کیا - اسی اونٹ

پروہ ہمیشہ سوار ہوا کرتی تہی۔ اور اوسکے ہمراہ او رمعتبر آدمی ساتہہ کئے۔ اور قلعہ کے زیر فصیل
بہیجا۔ وہان جاکر یہہ منادی چلائی کہ ای قلعہ کے رہنیوالو میری ایک بات ضروری پاس
آکر سن جاؤ۔ اس آواز پر بڑے بڑے سردار فصیل پر چڑہ کر آئے۔ لادی نے نقاب چہرہ
سے اوٹہائی۔ اور یون مخاطب ہوئی کہ مین راجہ داہر کی بی بی لادی ہون۔ راجہ ہمارا مارا
گیا۔ سر اوسکا عراق کو بہیجا گیا۔ چہتر اور راج کے نشان سب کے سب خلیفہ کے پاس روانہ
ہوئے۔ تم کیون اوسکے پیچہے اپنے تئین تباہ کرتے ہو۔ خدا قران مین فرماتا ہی کہ اپنے ہاتہون
سے اپنی ہلاکت نہ ڈہونڈو۔ یہہ کہکر چیخین مار مار کر رونے لگی۔ اور ایک نوحہ گانے لگی
اسپر سردارون نے قلعہ پرسے جواب دیا۔ کہ رانی صاحبہ آپ جہوٹی ہین۔ ان چنڈالون اور
گاؤ کہانے والون سے آپ مل گئی ہین۔ اور اونہین مین سے ایک بن گئی ہین۔
ہمارا راجہ جیتا ہی۔ لشکر اور ہاتہیون سمیت ابہی آتا ہی۔ افسوس ہی کہ ان عربون سے
تمنے لگاوٹ کرکے اپنے تئین خراب کیا۔ اور اپنے راجاؤن کو بہول گئین۔ اور
اونپر انکو فایق تبلانے لگین۔ غرض دو چار صلواتین سنائین۔ جب محمد قاسم نے
یہہ حال سنا۔ تو لادی کو الٹا بلا لیا۔ اور کہا کہ اب ان لوگونکا ادبار ہی آگیا ہی۔
ایک جوگنی اس قلعہ مین رہتی تہی وہ عالم الغیب مشہور تہی۔ راجہ کا بیٹا اور سردار
اوس پاس گئے۔ اور پوچہنے لگے کہ اپنے علم کے زور سے تبلاؤ کہ راجہ داہر کہان ہے
اوسنے جواب دیا۔ کہ آج کی مہلت دو کل مین اس سوال کا جواب دونگی۔ دوسرے
روز وہ اون پاس سہ پہر کے بعد ایک ہری بہری ٹہنی کالی مرچ کے درخت کی
جو لنکا مین پیدا ہوتا ہی لیکر گئی۔ اور کہنے لگی کہ مین ساری دنیا مین قاف سے قاف
تک پہر آئی۔ کہین سندہ اور ہند مین راجہ داہر جیسے نملا۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو کہین

اور میرے پہنے کا یہہ ثبوت ہی کہ لنگا کے درخت کی ہری ٹہنی میرے ہاتھہ مین موجود ہی
جو اصل حال تہا مین نے سنا دیا۔ اب تمکو اختیار ہی جاہو سو کرو۔ جب یہہ خبر اُڑی تو سب
چھوٹے بڑے گہبرا ئے۔ محمد قاسم کے عدل اور انصاف اور صادق القول ہونیکی تعریف
وہ سن چکے تہے۔ اور خوب یقین اونکو تہا کہ وعدہ اوسکا پتہر کی لکیر ہی۔ غرض صلح کا پیغام
اوسکے پاس بہیجا۔ اور اطاعت قبول کرنے اور قلعہ حوالہ کرنے کا اقرار کیا۔ جب راجہ کو
یہہ خبر ہوئی۔ وہ اپنی جان بچا جے پور مین بہائی جے سنگہ کے پاس چلا گیا۔ یہان اور
بیٹے بہی راجہ داہر کے مقام صندل فیروز مین مجتمع تہے۔ اس راجہ کے مفرور ہونیکا حال اور
لوگونکا حال ایک کاغذ پر لکہہ کر اور تیر مین لگا کر لشکر عرب مین ایک ہندو نے پہینک
دیا۔ جب محمد بن قاسم کو یہہ حال معلوم ہوا۔ اوسنے حملہ کرنے کا حکم دیدیا۔ شہر والون نے
ہاتہہ جوڑ جوڑ لشکر اسلام کی اطاعت قبول کی۔ اور کہا کہ پہلے ہم اوس راجہ کے تابعدار تہے۔
اب آپکے تابعدار ہین۔ اسپر لڑائی کو تہما دیا۔ شہر کو لیکر قلعہ کی طرف گیا۔ وہان بہی
محصورین کے حلقہ بگوش ہونے کا نقشہ نظر آیا۔ وہ قلعہ کے اندر گیا۔ وہان دیکہا کہ ایک
بت کی پرستش مین بہت سے آدمی جہکے ہوئے ہین۔ محمد قاسم بت کے پاس گیا اور ہنسی سے
ایک مالا گلے مین سے اتار لی اور کہنے لگا کہ تمہارے معبود کو معلوم ہی کہ اوسکی مالا کسنے لی لی
اوسپر بجاریون نے سر نیچا کر لیا۔ اوسنے مالا واپس کردی۔ سپاہیونکے قتل کا حکم دیا۔ مگر انہی
لادی سے شفاعت اونکی چاہی اور کہا کہ یہان لوگ تجارت پیشہ اور کاریگر اور کاشتکار
ہین۔ اونہین کے سبب سے یہہ ملک آباد ہی۔ محمد قاسم نے جان معاف کردی اور
جزیہ مقرر کیا۔

ایک آدمی کا عجب طرح سے جان بچانا

جن آدمیونکی قتل کا حکم دیا تھا۔ اونمین سی ایک شخص نکلکر آگے کہڑا ہوا۔ اور بولا کہ مین ایک عجیب تماشا دکہاتا ہون جو کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ مگر یہہ شرط ہی کہ حاکم تمہارا تحریری حکم میرے اور میرے کنبے کی جان معاف کرنے کا دے۔ چنانچہ محمد قاسم نے یہہ حکم دیدیا۔ اسپر اوسنے اپنی ڈاڑہی کی گل مچہون کو پہیلا کر اور ہاتہونکو گلے مین ڈال کر ناچنے لگا۔ اسپر لوگون نے کہا کہ اسنے ہمکو فریب دیا واجب القتل ہی۔ اوسپر محمد قاسم نے کہا کہ ہرگز نہین جو وعدہ ہو چکا وہ اٹل ہی۔ اچھے آدمیونکا کام جھوٹ بولنا نہین ہے وعدہ خلافی کرنا مکاری اور بدایمانی ہے۔ مردونکو بات کا پاس ضرور ہی۔ غرض اسکا حال حجاج کو لکھا گیا۔ اوسنے جواب لکھا کہ وعدہ پورا کیا جائے۔ چنانچہ اس شخص کے اور اوسکے بائیس رشتہ دارون سے کچھہ مواخذہ نہ کیا گیا۔ اب الور کے آدمی سب طرح مطیع ہوگئے۔ یہان اداہ بن اسد کو حاکم اور موسی بن یعقوب کو مفتی مقرر کیا۔ نہایت سخت تاکید اس امر کی کی۔ کہ نیک کام کئے جائین۔ اور بد کام مٹائے جائین۔ رعایا کے آرام اور آسایش اور رفاہ مین حتی الامکان سعی اور کوشش کیجائے۔ غرض رعایا کی مدارات کی باب مین بہت سی نصیحتین کرکے اور کل اختیار اونکو دیکر آگے کوچ کیا۔ اور قلعہ ببیب مین پہونچا۔ یہہ قلعہ بہت بڑا تھا اور بیاس کے جنوبی کنارہ پر واقع تہا۔ اوسکا سردار ککسا تہا۔

ککسا کا مغلوب ہوکر محمد قاسم پاس آنا

ککسا چہ داہر کا رشتہ مند تہا۔ اوسکے ساتھہ لڑائی مین موجود تہا۔ وہان سی بہاک کر نہایت خستہ و شکستہ حال ہوکر یہان قلعہ مین پناہ گیر ہوا۔ اور یہین سکونت اختیار کی۔ جب اہل اسلام کا لشکر یہان آیا۔ تو امرا اور روسا نذرین لے کر ڈیرے۔ محمد قاسم نے اونکے حال پر نہایت التفات کیا۔ اور خلعت فاخرہ اونکو عطا کئے۔ اب اوسنے اوسی ککسا کو

حال پوچھا کہ وہ خاندان الور سے ہے۔ اوسنے اس خاندان کی تعریف کی اور کہا کہ سب آدمی
اوسکے بڑے شریف اور متدین اور عالم فاضل ہین۔ اگر ککہ ہمارے پاس آجائے تو ہم اوسکو اپنا
وزیر مقرر کرین۔ ککہ ایک مدبر عاقل عالم حکیم تہا۔ وہ محمد قاسم پاس آیا۔ اوسنے سب امرا کے
روبرو اوسکو بٹہایا۔ خزانہ کی کنجیان اور اپنی مہر اوسکے حوالہ کی۔ وہ سب کامون سلطنت
کے مشیر ہوا۔ اسلیئے اوسکا لقب مبارک مشیر رکہا گیا۔

فتح سکہ ملتان

جب ککہ کے ساتہہ یہہ معاملات ہوچکے۔ تو اب قلعہ کو چھوڑ کر محمد بن قاسم بیاس پار اترا
اور حصار اسلکندہ پر پہونچا۔ اس حصار کے باشندے عرب کے لشکر سے لڑنے کو باہر نکلے۔
اسلام کے لشکر کی سپہ سالار امیر لطیفی اور ککہ تہے۔ جنگ شروع ہوئی۔ اور ایسی سخت
جنگ آن پڑی کہ طرفین سے خون کے نالے بہنے لگے۔ مگر اہل عرب نے اللہ اکبر کہہ کر
جو حملہ کیا۔ تو دشمن سب پس پا ہوگئے۔ اور قلعہ کے اندر گہس گئے۔ پہر لشکر عرب نے تیر ونکا مینہہ
برسادیا منجنیقون سے پتہرون کی بوچھاڑ دیوارون پر ماری۔ یہہ ہنگامہ سات روز تک
گرم رہا۔ حاکم ملتان کا بہتیجا یہان کا سردار تہا۔ مسلمانونکا اوسنے بہی قافیہ ایسا تنگ کیا
تہا کہ کہانے پینے کے لیئے سامان اچھی طرح نہین ملتا تہا۔ مگر رات کو یہہ سردار بہاگ کر
قلعہ سکا مین چلا گیا۔ یہہ قلعہ راوی کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ جب راجہ بہاگ گیا
تو پہر باشندون نے پیغام اطاعت بہیجا اور لکہا کہ سردار ہمارا فرار ہوا۔ اب آپ ہمارے
ملاذ و ملجا ہین۔ حسب دستور پیشہ ور اور کاشتکار کشت و خون سے معاف ہوئے۔ باقی سپاہی
چار ہزار تہ تیغ ہوئے۔ اہل و عیال لونڈی غلام بنائے گئے۔ اس قلعہ کا حاکم عتبہ
بن سائیمی مقرر ہوا۔ محمد بن قاسم سکہ ملتان کی طرف چلا۔ یہان بڑی سخت

لڑائی ہوئی دشمن نے قلعہ سے نکلکر داد مردانگی کی دی - محمد بن قاسم کے برگزیدہ اور مستاز افسر قتل ہوئے - اور دو سو پندرہ سپاہی اسلام کے مارے گئے - پہر دشمنوں کا سردار راوی سے عبور کر کے ملتان کو چلا گیا - محمد قاسم کے بہت سے دوستاں لڑائی مین کام آئے تھے - اسلیے اوسنے قسم کہائی کہ اس قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجاؤنگا اور بالکل ڈہاؤنگا - اوسنے حکم دیدیا کہ سارا شہر لوٹ لین - اور یہہ لڑائی ایسی سخت آن پڑی کہ یہہ معلوم ہوتا تہا کہ غالب کون ہوگا اور مغلوب کون - دو مہینہ تک خوب منجنیق بازی رہی - اب لشکر اسلام پر ایسا وقت تنگ آگیا تہا - کہ گدہے کی سری اونکے لشکر مین پانچ سو درہم کو بکتی تہی - مگر استقلال سے پیر نہ ہٹتا تہا - داہر کے بہتیجے اور چیدر کے بیٹے کور بہا نے یہہ استقلال اہل عرب کا دیکہا کہ اونکا دل کسیطرح نہین چہوٹتا - اور اوسکو کہین اور سے امداد اور کمک کی بہی امید نہ تہی اسلیے یہان سے وہ کافور ہوا - اور راجہ کشمیر پاس چلا گیا - اب اہل عرب قلعہ کے قریب پہونچے - وہان سرنگ کا کہین موقع نملا - ایک شخص نے قلعہ سے نکلکر اور اپنی جان کی امان لیکر موقع سرنگ کا بتلادیا - وہان سے سرنگین لگاکر دیوارونکو گرادیا - اور قلعہ کے اندر گہس گئے - چہہ ہزار سپاہی قتل ہوے - باقی پیشہ ور وغیرہ معاف ہوے - محمد قاسم کا ارادہ ہوا کہ خمس غنیمت کا خلیفہ پاس بہیجا جائے - مگر اس قلعہ کے فتح کرنے مین سپاہیون کو بڑی مدت لگی تہی - اور طرح طرح کی آفتین اور مصیبتین اونہون نے سہی تہین اسلیے یہی مناسب معلوم ہوا کہ ساری غنیمت سپاہیون مین تقسیم ہو -

تقسیم غنیمت

ساری غنیمت مین ساٹھہ ہزار درم کی مقدار چاندی تہی - وہ ساری عامہ مین تقسیم ہوئی - سوار کے حصہ مین سو درہم آئی - اب محمد قاسم خلیفہ پاس خمس غنیمت بہیجنے مین متردد تہا کہ

ایک شخص نے اوسکو ایک تہخانہ بتادیا۔ جسمین چالیس تپلیون کے اندر دوسو بیس من سونا نکلا۔
اور ایک بت ہاتھہ آیا جو بالکل سونے کا تہا۔ اور آنکہین اوسکی لعلون کی تہین۔ جس روز یہہ
خزانہ ہاتھہ آیا تہا۔ اوسی دن حجاج کا خط آیا اوسمین لکہا تہا کہ جس روز تم نے اس مہم کا ارادہ
کیا تہا۔ تو مین نے خلیفہ ولید سے اس امر کا اقرار کر لیا تہا۔ کہ سارا خرچ مین اس مہم کا ادا کردونگا
اب اس صرف کا ادا کرنا مجہپر واجب ہے آج تک حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ چہہ لاکہہ درہم
آچکے ہین۔ اسمین نقد اور جنس دونو شامل ہین۔ تم پر واجب ہے کہ جہان کوئی قدیمی
شاندار مقام ہو وہان مسجد بناؤ۔ منبر پر خطبہ پڑہواؤ۔ اس لشکر کے کامون سے معلوم
ہوتا ہے کہ جہان جاؤگے وہان فتح پاؤگے۔

محمد قاسم کی صلح ملتان کے باشندون کے ساتھہ

محمد قاسم نے تمام رؤسا اور شرفا اور عمائد ملتان سے صلح کر لی وہان ایک جامع مسجد بنوائی
امیر داؤد نظر بن ولید عمانی کو یہانکا سردار مقرر کیا۔ اور سردار جابجا مامور کئے۔

ابو حکیم کا دس ہزار فوج کے ساتھہ قنوج کو روانہ ہونا

محمد قاسم نے ابو حکیم شیبانی کو دس ہزار سوارون کے ساتھہ قنوج کو روانہ کیا۔ اوسکو سمجہا دیا
کہ اول حاکم قنوج سے کہنا کہ اسلام قبول کرے۔ اگر وہ نہ قبول کرے تو جزیہ مانگنا۔
اور تابع ہونے کی درخواست کرنا۔ اور خود لشکر لیکر کشمیر کی طرف گیا۔ وہان جو راجہ
داہر نے اپنی سلطنت کے حدود درخت لگا کر اور نشان جما کر مقرر کئے تہے۔ اوسکی محمد بن
قاسم نے تجدید کی۔ اور سب حدود کی تحدید۔
اسوقت مین قنوج مین راجہ جہل رائے کا بیٹا ہری چندر راج کرتا تہا۔ جب لشکر اسلام نے
اودہاپور مین قدم رکہا۔ تو ابو الحکیم نے زید بن عمر الکلبی کو بلایا۔ اور کہا کہ تم راجہ پاس

جاؤ - اور یہہ پیغام سناؤ کہ وہ اسلام قبول کرے - او اہل اسلام کا تابعدار ہو - اور اوسی کہو
کہ سمندر سے لیکر کشمیر تک سب راجاؤن اور سرداران عرب کے سپہ سالار امیر عمادالدین قاتل
کفار کی اطاعت اختیار کی ہے - بعض نے جزیہ دینا قبول کیا بعض نے اسلام اختیار کر لیا ہے

ہرچند راجہ قنوج کا جواب

راجہ ہرچندر نے جواب دیا کہ اس ملک مین ہمارا سولہ سو برس سے راج چلا آتا ہے - اس عرصہ
مین کسی دشمن کا مقدور نہوا کہ وہ اس ملک کے پاس بہی پہٹکے - دست اندازی اور خلل
ڈالنے کا تو کیا ذکر ہے - تمہارے ان بیہودہ خیالات اور ارادون سے ہمکو کیا خوف ہے جز
گستاخی سے تم نے یہان کلام کیا - اور باطل دعوی پیش کیا - اگر پیام آور امین زبان سے
نہوتے تو تم قید خانہ مین ہوتے - ان باتونکو اپنے اور راجاؤن سے کہو وہ سنینگے - مین تو کان
بہی اسپر نہین لگاتا - یہی اوسکے پاؤن اپنے آقا پاس چلے جاؤ - او اوس سے کہدو کہ آؤ ہم
تم دونو لڑین اور دیکہین کون کسکو مغلوب کرتا ہے او سوقت صلح اور جنگ کا فیصلہ ہو جائیگا

جسوقت یہہ پیغام اور خط رای ہرچندر کا محمد بن قاسم پاس پہونچا - اوسنے مجلس شورہ کو مجتمع
کیا - اور سب ارکان مجلس بلائے - اور صلاح او تدبیر پوچھی - اور کہا کہ ابتک خدا کے
فضل سے ہندوستان کے سب راجاؤنکو شکست دی اور اسلام منصور اور مظفر رہا - اگرچہ
راجہ قنوج پر بہی ہم حملہ کرین گے تو انشاء اللہ تعالے فتح حاصل کرین گے - یہہ کافر کیش
اپنی فوج اور ہاتہیون پر پہولا نہین سماتا - اسبات کو سنکر سب کے سب ہرچندر سے لڑنے
کے واسطے آمادہ ہوئے - اور محمد قاسم کو جنگ کے واسطے آمادہ کیا

محمد قاسم کی وفات

یہان یہہ تیاریان اور سرگرمیان ہو ہی رہی تہین - کہ وہان اور ہی گل کہلا -
اور محمد بن قاسم کے موت کا پیغام آپہونچا - مورخونکا اسمین اتفاق نہین کہ وہ کسطرح مارا

گیا۔ صاحب فتوح البلدان لکھتا ہی کہ خلیفہ سلیمان نے محمد بن قاسم کی جان اس سبب سے
لی کہ اپنے دوستون اور احباب کے لئے ترقی کا موقع پائے۔ اوسی نے اوسکو بڑی اذیتین دے
دیکر مارا۔ یہہ قول صحیح معلوم ہوتا ہی۔ کیونکہ حجاج اور ولید دونو مربی محمد قاسم کے مرچکے
تھے۔ سلیمان خلیفہ ہوچکا تھا۔ مگر اور مورخ اوسکی موت کا حال ایسا بیان کرتے ہین کہ
ایک افسانہ معلوم ہوتا ہی۔ میر معصوم اسطرح لکھتے ہین کہ خلیفہ ولید کا نامہ محمد قاسم نام ایا
کہ جب تم نے الور کو فتح کیا۔ تو اوسکے قیدیونکے ساتھہ راجہ داہر کی دو لڑکیونکو بھی بھیجا تھا
حبشی غلام اور محمد ابن علی ہمدانی اونکے ساتھہ تھے۔ ایک رات خلیفہ نے دونو لڑکیونکو اپنے
حرم مین بلوایا۔ اور بلاذمان حرم کے سپرد کیا۔ اور حکم دیا کہ اونکو بہت اچھی طرح سے رکھین
جب سفر کی ماندگی اور تکان دور ہو اوسوقت میرے روبرو لائین دو مہینہ کے بعد یہہ ہندی
کنیزکین طلب ہوئین۔ وہ سامنے آئین۔ ترجمان اونکے ساتھہ تھا۔ جسوقت اونکا چہرہ
نقاب سے نکلا۔ خلیفہ حسن کو دیکھہ کر بیتاب ہو گیا۔ اونکا نام پوچھا۔ ایک نے اپنا نام پرمل
دیبی اور دوسری نے سورج دیبی بتایا۔ خلیفہ نے حکم دیا ایک کو یہان چھوڑ جاؤ۔
اوسوقت اونمین سے بڑی لڑکی اٹھی۔ اور بولی کہ اپنی بدنصیبی سے یہہ لونڈی حضور کے
قابل نرہی۔ محمد بن قاسم نے اول میری بہار لوٹی۔ پہر یہان بھیجا۔ جب اسمضمونکو
ترجمان نے بیان کیا۔ خلیفہ آگ بگولا ہوگیا۔ اور غیظ و غضب مین اگر یہہ فرمان صادر
کیا کہ اس گستاخی کے جرم مین محمد بن قاسم گائے کی کچی کہال مین سیکر اپنے تئین +
دار الخلافہ مین بھیجے۔ اس فرمان کے حاشیہ پر اپنے قلم سے یہہ اور تاکید کے لئے لکھدیا کہ محمد قاسم
جہان ہو اسطرح فوراً اپنے تئین دار الخلافہ مین پہونچائے۔ ہرگز حکم کی تعمیل مین ایک
لحظہ دیر نہو۔ محمد بن قاسم اوسوقت ادہاپور مین تہا۔ جسوقت خلیفہ کا حاجب اس

حکم اوس پاس لایا۔ اوسنے اس حکم کو پڑہا اور حاجب سے کہا کہ حکم کی تعمیل ہو۔ محمد قاسم کچی کہال مین سیا گیا۔ اور دار الخلافہ کو روانہ ہوا۔ تیسرے روز طائر روح قفس تن سے اڑ گیا پہر اوسکو صندوق مین رکہکر دار الخلافہ کیطرف روانہ کیا۔ جب شام مین یہہ صندوق پہونچ گیا۔ تو ایک دربار عام مین رکہا گیا۔ خلیفہ نے پوچہا کہ محمد بن قاسم زندہ ہے۔ حاجب نے عرض کی کہ اوسکا تیسرے دن دم گہٹ کر نکل گیا۔ صندوق کو زنانہ مین بہیجنے کا حکم دیا۔ وہان جاکر کہولا۔ اور ان دونو لڑکیونکو بلایا۔ اور کہا کہ دیکہو اور خوش ہو۔ سمجہو کہ میرا کیسا بڑا حکم ہے دونو لڑکیان خوشی خوشی دیکہنے آئین۔ اور لاش کو دیکہہ کر پہچان لیا کہ وہ محمد قاسم ہے خلیفہ کو ہاتہ اٹہا اٹہا کر دعائین دینے لگین۔ اور تعریف خوب کی۔ اور پہر یون سخن آرا ہوئین کہ۔ پادشاہ عادل اور منصف پر لازم اور واجب ہے کہ وہ خطرناک کامونکو بہت سوچ بچار کرکے کیا کرین۔ دوست دشمن کے قول کو معتبر سمجہہ کر بے تامل بڑے بڑے کامونکو نہ کر بیٹہا کرین۔ جب خلیفہ نے ان فقرونکا مطلب پوچہا تو اونہون نے یہہ کہا۔ کہ محمد قاسم بالکل بے گناہ تہا۔ اوسنے ہمارے تئین انگلی بہی نہین لگائی۔ وہ ہمارے بہائی اور باپ کی جگہہ تہا۔ فقط ہم نے اپنا عوض لیا۔ اور بغض نکالا۔ اوسنے ہمارے باپ کو مار ڈالا۔ ساری دولت اور عزت ہماری خاندان کی اوسنے چہین لی۔ ہم کو بے خان دمان کرکے یہان جلا وطن کیا۔ ہم کو رانی سے لونڈی بنایا۔ خلیفہ نے غصہ مین آکر ہماری کلام کی اصل حقیقت نہ دریافت کی حکم ظلم و ستم کا بہرا ہوا بہیجدیا۔ ہماری مرادین پوری ہوگئین مگر خلیفہ کے انصاف کو بٹا لگا۔ جسوقت خلیفہ کے کان مین یہہ بات پہونچی۔ سناٹے کے عالم مین ہوگیا۔ اپنے فعل سے ایسا نادم اور پشیمان ہوا کہ گہنٹہ بہر تک اوسکے سارے ہوش تہکانے جاتے رہے۔ جب ہوش مین آیا تو یہہ حکم دیا کہ ان دونون لڑکیون کو گہوڑون کی

دُمون سے باندہ کر شہر مین گھسیٹتے ہوئے لیجائین - اور رود دجلہ مین پھینک دین -
یا زندہ دفن کرین - محمد بن قاسم دمشق مین دفن ہوا - یہی اور مورخ بھی بیان کرتے ہیں
مگر بعض محققین کا یہہ اعتراض ہے کہ اہل عرب کے ہان یہہ دستور ہرگز نہ تہا کہ وہ گائے کی کچی کہال
مین زندہ آدمیونکو سلوایا کرین - اسلیئے محمد قاسم کی موت کا بیان درست نہین معلوم ہوتا
مگو یہہ کچہہ اعتراض نہین - اسلیئے کہ ایک مثال اونکے ہان اس قسم کی موجود ہے کہ اونہونے
ایک زندہ آدمی کو گدہے کی کہال مین سلوایا تہا -

سندہ مین اسلام کا پہیلنا

محمد بن قاسم کی موت کے دو برس بعد اہل ہند نے مسلمانون سے بغاوت اختیار کی
اور اپنا سارا ملک مسلمانونکے قبضہ سے نکال لیا - فقط دیبل پورہ سے کو ئمکسار تک مسلمانون کے
عمل دخل رہا - یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ راجہ داہر کے بیٹے جے سنگہ نے اور سندہ کے
راجاؤن نے اسلام اختیار کیا - اس سبب سے ان اقطاع ہند مین بنیاد اسلام کی ہمیشہ
کو پختہ ہو گئی

اہل عرب کی عملداری ملک سندہ پر

جو کچہہ حال کتب معتبرہ سے اہل عرب کی مہم کا ملک سندہ پر معلوم ہوا - اوسکو باختصار بیان
کیا - اب طالب علمونکو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اہل عرب نے یہان کیا کیا کام کیا -
اور اوسکا کیا انجام ہوا - اونکی سلطنت کیون نہ مدت تک قائم رہی - اور انتظام سلطنت
کیسا تہا - ایسی باتون سے غور کرنے سے تاریخ مین عقل اور شعور کی افزایش ہوتی ہے یہی
مآل تاریخ دانی کا ہے - اس قبیل کی ہم بہی چند باتین لکہتے ہین -
اول جب اہل عرب یہان آئے - تو اونکے ساتہہ ایسے آدمی نہ تہے جو انتظام ملکی کے رمز دانی
سے ماہر ہون - اور علم سیاست مدن کے عالم ہون - اسلیئے جو ملک اونکو ہاتہہ لگا اوسکو

ہاتہین رئیسون اور امیرون کے حوالہ کر دیا - معلوم ہنین دماغ اہل عرب کا بلند تھا - یا اونکی ذات
کے ساتھہ سخاوت اور فیاضی ایسی مخصوص تہی - یا علم حساب آتا ہتا - کہ جو کام روپیہ کے
حساب کا تہا وہ اونہون نے ہندیون کے ایسا سپرد کیا - جو چاہین سیاہ و سفید کرین -
ملک کی آمدنی اور خزانہ کے ہندو ایسے مالک تھے - کہ اونکے اختیار مین تہا جو چاہین ہاتہہ
اوٹہا کر پیا دین - یہہ محاسب ہمیشہ اہل عرب کو دہوکہ دیتے رہے - اور خیانتین کر کے
مال اوڑاتے رہے - جب کہین پانچ چار برس کا زر ما وجب ادا نہ ہوا - تو اہل عرب نے محاسبین
کو شکنجہ سے ڈرایا - اور ختنہ کا خوف دکہایا - یونہین اگلی پچہلی جوا نیا روپیہ چاہا لے لیا
دینے والون نے کچھہ منت سماجت کی کچھہ حکمت کام مین لائے - کچھہ سختی کے متحمل ہوئے
تھوڑا سا روپیہ دیکر ہاتہہ سے چہوٹے - غرض اس حساب کے اندہیر کہاتہ سے بعض وقت بڑا
اندہیر مچ جاتا تہا - زبردست نہال ہوجاتے تہے - اور زیر دست پائمال -

دوم اس ملک مین اہل عرب اپنے ملک سے آئی تہی جسمین بالکل کوہستان اور بیابان
تہا - اونکو زرخیز زمینون کی قدر و منزلت کیا معلوم تہی - جب کوئی ملک اونہون نے
مفتوح کیا - اس فتح کی استحقاق مین جتنا روپیہ رعایا دینے پر راضی ہوگئی - اونہون
نے غنیمت جانا - زمین کی قدر قیمت کی جانچ پڑتال کر کے اوسکا محصول نہین مقرر
کیا - کچہہ اونکے ہان ملک کی آمد و خرچ کا حساب ترتیب سے نہ رہتا تہا - ایک مدت کے بعد
ایک شخص نے اس آمد و خرچ کی کتاب بنائی - سوا اسکے اونکو ایسے ملکونکا انتظام کرنا نہ آتا
تہا - ملک کا فتح کرنا اونکو آسان تہا - مگر اوسکا نظم و نسق کرنا دشوار تہا - یہی سبب تہا کہ
اس ملک کا انتظام برہمنون کے سپرد ہوا -

سوم اہل اسلام کے ہان کوئی سکہ نتھا اونکے دار الخلافہ تک مین یونان اور ایران کے

سکون مین تمام کام تجارت اور لین دین کے چلتے تہے۔ خلیفہ عبدالملک نے دینار پر اول سکہ لگایا۔ اور اسوقت سے حساب کتاب خزانونکا اہل عرب کے سکون مین شروع ہوا ہے۔ اسی زمانہ مین اجنبی سکون کے رواج کے سبب سے رعایا کی تکلیف دور ہوئی۔

چہارم جن جوانمردون نے کار ہا ے نمایان ملک سندہ مین کئے۔ اونہون نے معافی مین اقطاع زمین پائے۔ مگر خلیفہ عمر کا حکم سپاہیونکے واسطے تہا کہ وہ کوئی پیشہ اور کاشتکاری نہ کرنے پائین۔ اسلئے گو زمین اونکو ملگئی مگر وہ اصل مالکونکے قبضہ مین رہے۔ اسلام کے لشکر مین جو سپاہی تنخواہ پاتے تہے۔ اونکو غنیمت نہ ملتی تہی۔ نہ زمین معافی کی دیجاتی تہی۔ صرف تنخواہ پاتے تہے۔ مگر جو بے تنخواہ سپاہی لڑا کرتے تہے۔ اونکو چار خمس غنیمت کے اور زمین معافی کی دیجاتی تہی۔ اور ایک خمس غنیمت کا امانت رہتا تہا وہ خیرات اور اور نیک کامون مین صرف ہوتا تہا۔ اگر خلیفہ کچہہ بہی اس خمس مین افزائش کرنی چاہتا تو سپاہی اوسیوقت لڑنے کو تیار ہو جاتے۔

پنجم ملک سندہ کی زمین مقبوضہ مین سے بہت سی زمین مواقف کے لئے وقف کی گئی۔ اور مساجد وغیرہ کے خرچ کے کام مین آئی۔

ششم اہل اسلام نے اول عملداری مین یہہ طریقہ اختیار نہین کیا کہ وہ ہندون کے ساتہہ مل جل کر رہتے۔ بلکہ وہ اپنے شہر جدا بناتے اور اونمین سکونت اختیار کرتے۔ اسلئے ہندوؤن کے ساتہہ اتحاد پیدا نہوا۔ اور اونکا یہان سے خارج ہو جانا کچہہ مشکل نہ ہوا۔ جسوقت یہان سے وہ چلے گئے۔ تو کوئی اونکا افسوس کرنے والا دوست نہ تہا۔ مسلمانون کو شہر بنا لینا اسوقت آسان تہا۔ ہزارون مکان اونکے ڈہائی ہاتہہ بڑے تہے۔ اونکے ملبہ اور مصالح سے مکان جہٹ پٹ بنا لیتے اکثر بتخانون کے مصالح سے مساجد

تعمیر کرتے۔

ہفتم کہین اس امر کا پتا ہنین لگتا کہ اہل عرب کے ساتہہ اس ملک مین عورتین بہی اونکی ساتہ
آئی ہوں۔ لڑائیون مین اہل عرب اکثر عورتونکے ساتہ لیجایا کرتے ہین بعض لڑائیون مین
تو فتح ان عورتون ہی کے فصاحت اور بلاغت سے حاصل ہوئی ہے۔ ایسی لڑائیان
مشہور ہین۔ اس مہم مین عورتون کے نہ لانے کا سبب یہہ ہی تہا کہ اسباب اونکے لانے کا
بہم نہ پہونچا چار سپاہیونکو ایک اونٹ ملا تہا۔ اوسی پر سارا خیمہ ڈیرہ کہانا پینا لدا تہا۔ ایسی
صورت مین عورتین کیونکر آتین۔ مگر جب زمانہ امن کا ہوگیا۔ اور سندہ کہل گیا۔ تو
بہی نہین معلوم ہوتا کہ پیچہے جو اہل عرب آئے وہ اپنے ساتہہ عورتونکو لائے۔ سوا اسکے جو اہل
عرب یہان آئے۔ اونکو جیسا کہ آگے بڑہنا مشکل تہا۔ ویسا ہی وطن مین پیچہے جانا دشوار
تہا۔ تاریخ طبری مین لکہا ہی کہ خلیفہ سلیمان نے جو خلیفہ ولید کا جانشین تہا۔ یہہ حکم
ان لوگون کی نسبت دیدیا کہ۔ جہان چاہو محنت مزدوری کرو اور زمین بوؤ جوتو۔
ملک شام مین تمہارے واسطے جگہہ نہین۔ اس خلیفہ کے عہد خلافت مین دس برس
تک تو یہہ لوگ یہان رہے ہونگے۔ پہر اوسکے مرنے کے بعد بہی سب کے سب تہوڑی چلے
گئے ہونگے۔ غرض یہان اس عرصہ بعد مین اسی ملک کی عورتونکے ساتہ ہم آغوش ہوے
ہونگے۔ اور ساری کمائی غنیمت کی انہین کے نذر کی ہوگی۔ جو اس ملک مین اولاد اہل
عرب کی پیدا ہوئی اونکے بشرہ سے معلوم ہوتا تہا کہ اونمین خون اہل عرب کا ایسا نہین
جہلکتا جیسا کہ اور ممالک مفتوحہ مین اونکی اولاد کے اندر نظر آتا ہی۔

ہشتم اہل عرب کی یہہ نہایت عمدہ تدبیر تہی اور قابل تعریف انتظام تہا کہ اونہون نے
اہل سندہ کو اپنے سپاہ مین بہرتی کیا۔ ضرورت رفع ہونے کے بعد کچہہ سپاہیونکو اونہون نے

موقوف کردیا۔ بعض سپاہ کو وہ دور دور ملکونمین لڑانے کی واسطے لے گئی۔ یہہ طریقہ اہل روم کا تہا۔ کہ جس ملک کو فتح کرتے اوسمین جس قوم کو سپاہی اور مرد دیکہتے اوسکو سپاہ ملازم کرکے اور ملکونکو لیجاتے۔ اسمین کئی فائدے حاصل ہوتے۔ اول یہہ خود ملک ان لوگون سی خالی ہوجاتا جسمین عزم اور حوصلہ لڑنے جھگڑنے کا ہوتا۔ اس سببسے پہر اس ملک مین کوئی خطرہ اور اندیشہ نرہتا۔ دوسرے یہہ اجنبی ملک کے سپاہی اوسوقت کام آتے کہ پادشاہونکی اپنے ملک کے آدمی بغاوت کرتے۔ چنانچہ ایسی بہت دفعہ اتفاق ہوا کہ پادشاہونسے خاص اونکی رعایانے سرکشی کی۔ اور اجنبی ملکون کے سپاہیونسے اونکی سرکوبی کرائی۔

ہم اہل عربنے ان لڑائیونکے ساتہہ تجارت کو بہی ہاتہہ سے نہین دیا۔ اوسکو بہی بڑی رونق دی۔ سندہ مین کاروان دور دور سیستان خراسان بامیان بلستان اور کابل مین ہوکر آتے۔ اور اسباب لاتے۔ یہان سے لیجاتے۔ سمندر کی راہ سی بہی تجارت کا باب کہلا ہوا تہا۔ یہہ کاروان جس دور دور دراز فاصلونسے مقررہ وقتون مین آتے تھے۔ اوس سے بڑا تعجب ہوتا ہی۔ بحری تجارت مین جہاز سندہ ہوکر خراسان اور ترکستان کو جاتے۔ لنکا اور ملیبار اور عمان کے بندرگاہون مین ہوکر گذرتے۔ لکڑی اور چین کا اسباب لیجاتے۔ عرب کے گھوڑے اکثر ملک سندہ مین آتے۔ غرض تجارت کو اہل اسلام نے

دہم اہل اسلام نے یہانکے لوگونکے ساتہہ یہہ برتاؤ برتا کہ جب کسی بستی پر حملہ کیا تو بستی والون سی پہلے یہہ درخواست کی کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ ادا کرو۔ انکار کی صورت مین بستی پر حملہ ہوتا تہا۔ ہتیار بند سپاہی قتل ہوتے تھے۔ اونکے اہل و عیال لونڈی غلام بنائے جاتے اور فروخت ہوتے تھے۔ پیشہ در کاشتکار تاجر کشت و خون سی معاف تھی۔ اونسی کچہہ

تعرض نہ ہوتا تہا۔ چنانچہ جن شہرونکا حال پہلے لکہا جاچکا ہی وہ اسکا شاہد ہی۔ جن
لوگون نے جزیہ دینا قبول کرلیا اونکو حسب دستور قدیم اپنے رسوم مذہب کی اجرا اور اداکا
اختیار دیا گیا۔ جب راجہ بہی جزیہ دینے پر راضی ہوگیا۔ تو اوسکا ملک اوسکے قبضہ مین دیدیا
اور ایک ملچ گدا راجہ بن گیا۔ جو مسلمان ہوگیا۔ وہ سب جہگڑون سے چھوٹ گیا۔
یازدہم زمین پر محصول لینے کا قاعدہ بیڈہنگا تہا۔ اول کوئی پیمانہ تہا کہ زمین پیمایش ہوتی
فقط اٹکل سی زمین کا اندازہ کیا جاتا۔ کوئی محصول متعین نہ تہا۔ بلکہ وہ پیداوار پر موقوف
تہا۔ اگر زمین نہرون اور دریاون سی سیراب ہوتی۔ توجو گیہون کی پیداوار ی پر دو ایک
حصہ لیا جاتا۔ اگر کسی اور حکمت سے سیراب ہوتی تو تین دسوان حصہ اور ایک چوتہائی
پیداوار کا اوس زمین سی لیا جاتا جسمین آب پاشی کسیطرح نہوتی تہی۔ باغ کی پیداوار
کی ایک تہائی۔ انگور اور پہلی وغیرہ کی پیداوار کا ایک خمس۔ یہہ خراج جنس مین اداکیا
جاتا۔ یا نقد روپیہ دیا جاتا۔ اگرچہ یہہ محصول خلیفہ عمر کے انتظام کے موافق مقرر ہوئی تھے
مگر آخر کو بہت زیادہ ہوگئے۔ غرض نہ تشخیص جمع تہی۔ نہ پیمایش تہی۔ سب کام اٹکل اور
تخمینہ سے چلتے تہی۔ کسی زمیندار اور کاشتکار سے اتنا زیادہ لے لیا کہ اوسکو کہانے کو بہی
نہ بچا کسی سی اسقدر کم لیا کہ وہ نہال ہوگیا۔ غرض اس زمانہ کا ساحال نتہا۔ کہ ایک ایک
چپہ زمین کا عمدہ عمدہ آلات سے پیمایش ہوتا ہی۔ اور تمام پیداوار کی تشخیص ہوتی ہی
اور اوسکے موافق جمع سرکاری مقرر ہوتی ہی۔ وہی لیجاتی ہی۔
دوازدہم اہل اسلام کے جہگڑون کو قاضی شرع کے موافق فیصل کرتا تہا۔ ہندو اور مسلمانون
کے درمیان جو جھگڑا ہوتا تہا۔ اوسکو بہی قاضی شرع کے موافق چکاتا تہا۔ ہندؤن
کے درمیان جو جہگڑے لین دین اور معاہدے زناکاری وراثت وغیرہ کے ہوتے وہ

پنچایت مقرر ہوکر فیصل ہوجاتے -
سیزدہم ایسے قانون بہی جاری تہی کہ خاص قومین فلان قسم کا کپڑہ نہ پہنین - گہوڑون پرسوار نہون - اگروہ چوری کرین تواونکے جوروبچے سب کے سب قتل کئی جائین - مسلمان مسافرون کے تین روز کہانا کہلانے کی بہی کرہندونکی ذمہ لگی ہوئی تہی - اگرمسلمانونکا کاروان آرے توبعض قومون مین سے رہبرونکا جانا بہی ضرور تہا -
چہاردہم اگرچہ محمد قاسم کی نوعمری اورشباب کا عالم تہا - مگروہ بڑا مدبر اورشجاع تہا شمشیر اورتدبیر دونوسے کام لیتا تہا - اگرکہین کچہہ شمشیرسے ستم کیا - تواوسکی تدبیرسے مکافات بہی ضرور کی - اگرکہین بتونکو توڑا - تواوسکے ساتہہ بت خانونکے مرمت کرنے کا بہی حکم دیا - اگرکہین لوٹ مارسے لوگونکو خستہ حال دیکہا - تووہان بیت المال سے اوسکا معاوضہ بہی دیا - جوشخص ذی لیاقت اس ملک کا اوسکو ہاتہہ لگا اوسکی قدرشناسی کی -
غرض مردم شناسی اوردلجوئی اوسپرختم تہی - کیسے عمدہ عمدہ فریراورشیرپہان کے تلاش کرکے اوسنے اپنے پاس رکہے -
پانزدہم اسوقت کوئی یہہ سوال کرے کہ اہل اسلام حرارت اسلامی کی حالت مین ملتان تک چڑہی چلے آئی - مگرہندوستان کے مذہب مین وہ الٹ پلٹ نہ کرسکے جو اور ملکون مثل ایران وغیرہ مین انہون نے کی - اگرچہ سندہ پرقابض ہوگئے - مگرمجبور ہوکر تہوڑی دنون مین چہوڑکر چلے گئی - اسکے کئی سبب تہے - اول یہہ کہ ہندوستان مین پوجاریونکا ایک قومی گروہ ایسا تہا کہ وہ حکومت کے کاروبار مین ہرطرح سے شریک اور دخیل تہا - اورتمام لوگ اوسکا پاس لحاظ کرتے تہے - ہرشخص کے دل مین رعب داب اوسکا بیٹہا ہوا تہا - ہندونکا مذہب ایسا تہا کہ جسمین قوانین اوررسم ورواج خلط ملط

تہی - اور لوگونکو دلونمین جو خیال پیدا ہوتے ہو یا ہو سکتے تہی وہ ان سب پر محیط تہی - باوصف
اسکے تبدیلی کا خوف اور تہوڑی بہت لا دری بہی تہی - جو غنیم کے کڑے حملونکو غالبا رک
تہام کرتے تہے - اور دشمنونکے زور شور کو ڈہیلے مین ڈالتی - علاوہ اسکے نااتفاقی بہی ہندؤنکو
مفید تہی - یعنی اگر ایک راجہ کو تباہ کیا تو حملہ کرنے والونکے دشمنون مین سے ایک کم ہو گیا - دوسرا
حریف اوسکے بعد مقابلہ کرنے کو باقی رہا - اور جسقدر کہ وہ حملہ آور آگے بڑہا - اوسیقدر لشکر اوسکا
گہٹا - اور جہان سے رسد وغیرہ کا سامان بہم پہونچتا وہ دور پڑا - اور مخالفونپر کوئی ایسا صدمہ
نہ پہونچا جسکی سبب سے اوسکی مہم پوری ہو جاتی - سوا اسکے دین اسلام کے نہ پہیلنے کا سبب
ہندوستان مین یہہ بہی ہوا - کہ مسلمانونکو جتنا ملک ہاتہہ آتا گیا - اوتنا اونکا مزاج بدلتا
گیا - کیا اگر دیندار واعظ تہی - یا دنیا دار پادشاہ بنگئے - اسلام کے پہیلانے کا نہ وہ ولولہ
رہا نہ جوش رہا - یہہ سب سرد ہوا - دنیا کی جاہ وحشمت بڑہانے کے پیچہے پڑ گئے خدا کش سپاہیون
سے عیاش بادشاہ ہو گئے - پہلے اونکی ساری خوشی ومسرت فتح ونصرت تہی - اب
ناروا حرکات اور عیش وعشرت کرنے مین لذت آتی تہی - یا ایک زمانہ وہ تہا کہ خلیفہ
دوم جب بیت المقدس کو اپنے لشکر کے ساتہہ سوار ہوئے تو ایک ہی اونٹ پر اونکا سب کہانا پینا
اوڑہنا بچہونا تہا - یا ۱۶۰ھ مین ابو محمد ابن منصور المہدی پانچ پانچ سو اونٹون پر
لدوا کر مکہ کے اندر برف منگاتا - یا وہ زمانہ تہا کہ خلیفہ سوم جب دن کے کام کا بقیہ رات
کو پورا کر چکتے تہے تو چراغ کو گل کرتے کہ بیت المال کا مال ضایع نجائے - یا یہہ کفایت
شعاری تہی - یا یہہ فضول خرچی ہونی لگی کہ ۵ھ ہجری مین خلیفہ حجاج ابن یوسف
ثقفی کے دربار عالیشان مین ہزار خوان کہانے کے اہل مجلس کے روبرو چنے جاتے تہے -
یا خلیفہ دوم نے سکندریہ کے کتب خانہ کی کچہہ پرواہ نکی - خواہ وہ آگ مین جلے - یا پانی

مین لگے - یا خلفاء عباسیہ کے عہد مین یونانیون اور غیر زبانونکے کتابونکے ترجمون ہی
کو مسلمان علم سمجھنے لگے - ہارون رشید کے دربار مین تو ماہران علم موسیقی بہی چار نظر
سے اُمنڈ کر آموجود ہوئے - غرض اس دنیا کی جاہ و حشمت کے لالچ نے دین کے کامونکو
ہندوستان مین جھمیلے مین ڈال دیا - افسوس یہہ ہی کہ اگرچہ اہل عرب کا تعلق ملک
سندھ سے تین سو برس تک رہا مگر کوئی اثر اونکے اس تعلق کا ملک پر باقی نرہا - اور کسی
سیاح کو اس ملک مین سفر کرنے سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ کبھی اونہون نے یہان قدم
بہی رکھا تھا - نکوئی عمدہ مسجد اونکی بنائی ہوئی نظر آتی ہے نہ خانقاہ نہ کوئی اور عمارت -
غرض یہہ ملک ہندوستان بہی عجب چیز ہے گو مغلوب ہونا اوسکی عادت مین داخل ہے
مگر غالبونکا اثر اوسپر ایسا نہین ہوتا جیسا کہ اوسکا اثر اون غالبون پر غالب ہوتا ہے -
اہل اسلام کا اثر ہندون پر ایسا نہین ہوا جیسا کہ ہندوؤنکا اثر اہل اسلام پر ہوا فقط

خاندان غزنوی .

اب دو سو برس تک ہندوستان پر حملے مسلمانون کے ایسے ہوتے رہے جیسے کہ پہلے ہو چکے تہے - اب جو حملہ ہوا وہ افغانستان کے کوہستانی اضلاع اور ممالک متوسط ایشیا سے پنجاب کے گوشہ شمال مغرب کی جانب سے ہوا -

جب خلفا کی سلطنت ملک عرب مین برباد ہوئی - تو مختلف خاندان شاہی اپنے اپنے ملکون کے پادشاہ بن بیٹھے - اونمین سے جس خاندان کو زیادہ تر تعلق ہندوستان سے ہے وہ آل سامان کا خاندان ہے - یہہ خاندان سنہ ۸۹۲ع ۲۷۹ ہجری اور سنہ ۱۰۰۴ع ۳۹۵ھ مین ممالک متوسط ایشیا مین صاحب ملک اور اقتدار رہا - اپنے کچہ وقت مین بہی خراسان اور ماوراءالنہر پر قبضہ اور تصرف رکہتا تہا - بخارا اوسکی فرمان روائی کا دارالسلطنت تہا - انہین مین سے ایک خاندان غزنوی پیدا ہوا جسنے مسلمانون کی حکومت کا آغاز ہندوستان مین ہوا -

الپتگین

عبدالملک ابن نوح سامانی خاندان کا پانچوان پادشاہ تہا - اوسکا الپتگین ایک ترک غلام تہا - اول اول پادشاہ کو وہ بہان متی اونٹ کے تماشو دکہا دکہا کر دل خوش کیا کرتا تہا - اوسوقت مین یہہ دستور تہا کہ غلام امانت کے عہدون پر سرافراز ہوتے - اور پادشاہونکے مصاحب بنتے تہے - پادشاہ نے اس اپنے غلام کی ہوشیاری اور جوانمردی اور دیانت اور امانت دیکہہ کر سنہ ۹۶۱ع ۳۵۰ھ مین اسکو خراسان کا حاکم مقرر

کیا۔ جب عبدالملک اس دنیا سے سدھارا تو امراء بخارا نے قاصد الپتگین پاس بھیجا۔ اور پوچھا کہ آپ کی رائے مین تخت نشینی کے لائق کون آل سامان مین ہے۔ اوسنے قاصد کو جواب دیا کہ منصور عبدالملک کا بیٹا ابھی نوعمر اور ناتجربہ کار ہے سلطنت کے سزاوار نہین۔ البتہ پادشاہی اوسکے چچا پر زیب دیتی ہے۔ ابھی یہہ قاصد پیام لیکر بخارا مین پہرا نتہا۔ کہ امراء نے اتفاق کرکے منصور کو تخت شاہی پر بٹھادیا۔ جب یہہ جواب قاصد لایا۔ تو منصور کو نہایت غصہ آیا۔ فورًا الپتگین کو خراسان کی حکومت سے معزول کرکے دربار مین بلایا۔ اب اوسکو یہان آنے مین وہم پیدا ہوا۔ جان کا اندیشہ دامنگیر ہوا۔ اسمین شک نہین اگر وہ یہان آتا تو کیا جان کہوتا۔ یا قیدخانہ مین عمر بھر کاٹتا۔ اوسنے منصور کا حکم نمانا۔ اور سپاہیانہ پیچ کہیلا۔ کہ خراسان کو چھوڑا۔ اور اپنی خاصہ کا لشکر تین ہزار غلامونکا اپنے ہمراہ لیا۔ اور غزنین کی طرف کوچ کیا۔ اور صحیح سالم وہان جاپہونچا۔ بلخ اور ہرات اور سیستان جس ملک مین داخل تہے اونکو فتح کرلیا اور خود بالاستقلال پادشاہ بن گیا۔ منصور نے دو دفعہ لشکر الپتگین سے لڑنے کو بہیجا مگر دونو دفعہ مغلوب ہوا۔ یہہ خطہ اوسکے ہاتہہ ایسا لگ گیا۔ کہ جسکے قوی ہیکل اور بہادر اور جنگجو باشندے یعنی افغان اوسکے خودمختار بنا دینے کو کافی تہے۔ گو وہ اوسکے مطیع اور فرمان بردار رہون۔ مگر ایسے وقت مین ساتہہ دینے کو اور جان لڑانے کو تیار تہے۔ اگرچہ اوسکے ساتہہ تین ہزار غلام اوسکے تن کے ہمراہ تہے۔ اور غالبًا اوسکی طرح ترکی غلام تہے۔ اور کبہی کبہی اوس پاس آزاد ترکی سپاہی آتے ہونگے۔ اور اوسکے ملازم بنتے ہونگے۔ مگر اتنے آدمیون سے کیا ہوتا ہے۔ بڑا جتہا افغانونکا تہا جنمین اب وہ رہتا تہا۔ گو وہ اوسکے تابع نہ تہے۔ مگر وقت پر نوکر ہو جاتے تہے۔ غرض ان

سب کی بدولت اوسنے پندرہ برس تک دولت اور اقبال کے ساتھہ فرمان روائی کی
سنہ ۳۶۵ھ ۹۷۶ع مین اپنی موت سے مرگیا

سبکتگین

سبکتگین حقیقت مین گو ایران کا امیرزادہ تہا۔ مگر الپتگین کا غلام تہا۔ ایک سوداگر
ترکستان سے اوسکو لایا تہا۔ سنہ ۹۵۹ع مین اوسکو الپتگین نے خریدا تہا۔ اوسکی فراست اور کیاست
دیکہہ کر تدریج ایسے بلند مرتبے پر پہونچایا کہ لشکر کا امیر الامرا اور دربار کا رکن اعظم وہی ہوا۔
وہ اپنے آقا کے ساتہ اکثر لڑائیون مین ہمراہ رہتا۔ اور داد جوانمردی دیتا۔ بعض مورخ
کہتے ہین کہ الپتگین نے اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح کردیا تہا۔ اور وارث تاج و تخت مقرر کیا
مگر تاریخ فرشتہ مین یون لکہا ہی کہ سنہ ۳۶۵ھ ۹۷۶ع مین الپتگین مرا۔ اور ایک بیٹا ابو اسحق
چہوڑا۔ سبکتگین اوسکو بخارا لیگیا۔ اور وہان سے غزنین کی سند حکومت دلاکر لایا
مگر ساری ملکی اور مالی کامونکا خود مختار رہا۔ ابو اسحاق تہوڑے دنون جیا۔ اور سنہ ۳۶۷ھ ۹۷۷ع
مین عقبی کا رستہ لیا۔ بعد اوسکے بلکاتگین پادشاہ ہوا۔ وہ بہی تہوڑے دنون اس دنیا
سے وداع ہوا۔ بعد اوسکے امیر پری تخت پر بیٹہا۔ غرض بعض ایک دو آتار چڑہاؤکے امیرون
نے جب ملک کی حالت کو بگڑتے دیکہا۔ سبکتگین کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اور الپتگین کی
بیٹی سے اوسکی شادی کی۔ اب یہی امیر خاندان غزنوی کا پہلا پادشاہ کہلاتا ہی۔ مگر
اوسمین گفتگو بہت ہی۔ اس مختصر مین گنجایش نہین۔ خاندان غزنوی کے سکے
جو آجکل جمع ہوے ہین اونمین بلکاتگین کے سکے بہی ملے ہین۔ بلکاتگین کا ذکر اکثر فارسی
تاریخون مین نہین ہی۔ طبقات ناصری مین اوسکے پادشاہ ہونے کا حال لکہا ہی۔
اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی۔ کہ خاندان غزنین کا اول پادشاہ وہ ہوا۔ اگر پادشاہ نہوتا

تو سکا اوسکا کہان ہوتا - غرض جو امیر سبکتگین نے قدم تخت پر رکہا - کہ ادہر دشمنون سے ملک بچانے کے واسطے لڑنا بہڑنا پڑا -

جی پال اور سبکتگین کی لڑائی

امیر سبکتگین نے بیس برس سلطنت بڑی عزت اور جلال کے ساتہہ کی اور سلطنت جدید کی بنیاد پختہ کی جسمین افغانستان بلوچستان اور ترکستان شامل تہے - بخارا سے لیکر خلیج فارس تک اور کوہ سلیمان سے لیکر ایران کی حد تک اوسکو وسعت ہی - جب غزنین کی سلطنت کا ڈانڈا مینڈا پنجاب سے آملا - تو اوسکے آس پاس رہنے والونکو یہہ امر ناگوار ہوا - کہ ایسے آدمیونکا ہمسایہ ہو کہ جنسے جان اور ایمان کا خطرہ ہو - اسمین شک بہی نہیں کہ مجاہدین اسلام ضرور اونکے ملک پر دست درازیان کرتے ہونگے - اس سبب سے مضطرب رہتے ہونگے - اب کوئی چارہ سوا اسکے نہ تہا - کہ راجہ جیپال والی لاہور نے قصد لڑائی کا کیا - اور لشکر اور ہاتہی جمع کرکے لمغان کے میدان مین مسلمانون سے لڑنے کے واسطے آموجود ہوا - یہہ لمغان کا میدان کابل اور پشاور کے درمیان واقع ہے - اب امیر سبکتگین نے بہی غزنین سے جنبش کرکے خیمہ ڈیرے اسی میدان مین آجمائے -

دونون لشکرون مین ایک سخت لڑائی ہوئی - غالب مغلوب کوئی نہ معلوم ہوتا تہا - محمود غزنوی بہی اپنے باپ کے ساتہہ اسی لڑائی مین شریک تہا - اور وہ کام کرتا تہا کہ بڑے بڑے بہادرونکی عقل اسمین حیران تہی - غرض یہہ ہنگامہ کارزار گرم تہا - کہ ازغیبی گولہ پڑنا شروع ہوا - یعنی مینہہ بادوباران کا طوفان آیا کہ دن کی رات ہوگئی - اور وہ برف پڑی اور سردی چمکی کہ خون سرد ہوگئے - مسلمان اوسکے عادی تہے - مگر بیچارے ہندون نے کب اس سردی کی آفت اوٹہائی تہی - غرض ہزارون سپاہی اور جانور

اکڑ گئے - سیکڑون کے ہاتہہ پاؤن رہ گئے - یہہ وہی میدان ہی جہان سردی کے ہاتہون سے یہی تکالیف لشکر ہند نے انگریزی افسرون کے ماتحت نوسو برس بعد اوٹہائی - ایک کہانی مشہور ہی کہ ان پہاڑون مین ایک چشمہ ہی کہ جب اوسمین کوئی ناپاک چیز ڈالتے ہین تو اتنی برف پڑتی ہی کہ تہہ کے تہہ شہر دب جاتے ہین - گو اسکی اصل کچہہ نہی مگر ہندؤن کے ڈرانے کے واسطے یہہ ڈہکوسلا ہی بڑے کام کا تہا - غرض اب سارے لشکر مین جاڑے کی دہائی پڑگئی - جی پال نے لاچار ہوکر سبکتگین پاس پیغام صلح بہیجا - سبکتگین صلح پر راضی تہا - مگر محمود کہ جوانی کے زورون مین بہرا ہوا تہا اس صلح کا مانع ہوا - اسلئے یہہ کام صلح کا جہمیلے مین پڑ گیا - پہر جی پال نے ایک ایلچی دانا سلطان محمود کے پاس بہیجا - اور یہہ لکہا کہ آپ کو معلوم رہی کہ راجپوتون کا ایک دستور ہی کہ مایوسی اور اضطراب کی حالت مین جب دیکہتی ہین کہ کوئی راہ دشمن سے نہین رہتی - تو جو کچہہ اون پاس نقد و جنس ہوتا ہے ...... اوسکو آگ مین جہونکتی ہین - ہاتہی گہوڑون اور مویشی کو اندہا کرتے ہین - غرض کوئی چیز سلامت نہین رکہتی - اہل و عیال کو آگ مین ڈالتے ہین - پہر ایک دوسرے سے وداع ہوتے ہین - اور دشمن سے یہانتک لڑتے ہین کہ سب کے سب مرکر خاک مین ملجاتے ہین - اسی کو دین دنیا کی سرخروئی جانتے ہین - خوب سمجہہ لو کہ اگر ہماری لشکر کے لوگون کو ہماری طرح صلح کرنے نہین دیتے تو یہہ کر دکہائنگے - پہر تم پچہتاؤ گے - نقد و جنس کی جگہہ راکہہ کا ڈہیر پاؤگے - قیدیون اور غلامون کے عوض مین بکہری ہوئی ہڈیان مردون کی دیکہوگے - ہاتہیون کی جگہہ کیچڑ اور پتہر پاؤگے - غرض لڑائی کی صورت مین خاکستر کے سوا کچہہ خاک ہاتہہ نہ آئیگا - اگر صلح کرلوگے تو ہم پر بہت دیا کروگے - اب محمود نے بہی دیکہا کہ ہندؤن کو مایوس کرنا

اچھا نہین - معلوم نہین آگے کیا ہو۔ غرض باپ بیٹے دونون صلح پر راضی ہوئے -
راجہ نے اپنے معتبر رشتہ دار اور عزیز یہان سبکتگین پاس چھوڑے - اور اوسکے آدمی ساتھہ لئے
کہ اپنے دار السلطنت مین جاکر موجب عہد نامے کے ہاتہی گہوڑے مال دولت حوالہ کرتے
باوجودیکہ جیپال نے یہہ تباہی اوٹھائی تہی - اور خراج دینے کے وعدہ پر رہائی پائی تہی
مگر لاہور مین جب پہونچا - سب قول و قرار بہول گیا - خراج نہ بہیجا - سبکتگین کے آدمیونکو
قید کرلیا - اور کہنے لگا جب تک امیر میرے آدمیونکو نہ چہوڑیگا مین ہرگز اوسکے آدمیونکو
نہ چہوڑونگا - اوسوقت مین دستور تہا - کہ راجہ کے دربار مین ہمین و بسیار پنڈت اور
چہتریون کے سردار کہڑے ہوتے تہے - اور مہمات اور معاملات ملکی مین رای دیتے تہے -
چہتریون کو راجہ کی یہہ حرکت ناپسند آئی - اونہون نے عرض کیا کہ مردونکو بات کا
پاس چاہئے - بچن کا توڑنا ایسا پاپ ہے - کہ بیٹا گہوڑی پر چڑہ کر گردن دباتی ہے - اس
حرکت ناروا سے باز آئیے - اور خراج امیر کا بہجوائیے - مگر پنڈت صاحبون نے نہ برف
و باران کی سردی دیکہی تہی - نہ تلوارون کے آنچ کے نیچے آئے تہے - اونہون نے
یہہ صلاح دی کہ راجہ کا جگت مین مُنہہ کالا ہوجائیگا - اگر خراج بہجوائیگا - شامت اعمال
سے یہی صلاح جیپال کو بہی پسند آئی - جب اس معاملہ کی خبر سبکتگین کو پہونچی اول
اسکو یقین نہ آیا - یہہ سمجہا کہ یہہ خبر ہوائی ہے - اور یون ہی لوگون نے اوڑائی ہے -
مگر جب متواتر یہی خبر کان مین آئی تو اوسکو یہہ امر نہایت شاق معلوم ہوا - اس بد
عہدی کے انتقام لینے کے واسطے لشکرونکو جمع کیا - اور ایک دریا کی طرح اُمڈا ہلو ہندوستان
پر چڑہ آیا - اور سرحدی مقامات پر ایک آفت برپا دی - اور پانی پہیر دیا -

ہندو راجاونکا باہم متفق ہوکر سبکتگین سے لڑنا اور شکست کہانا

جب جے پال کو یہہ خبر پہونچی - تو اوسنے دلی اجمیر کالنجر قنوج کے راجاؤن کو چٹھیان لکھین کہ سبکتگین اسطرح پنجاب پر چڑھا ہی - پنجاب ہی ہمیشہ سی سب ہندؤنکا سپر بنا ہی - اب مناسب ہے کہ ہم سب ملکر اس ٹڈی کو روکین - نہین وہ ساری ملک مین پاؤن پہیر دیگا - غرض ان سب راجاؤن نے اپنا انتخابی لشکر بہت سی مال اور خزانہ کے ساتھہ جے پال پاس بہیجدیا - اور یہہ جان لیا کہ ہماری عزت اور آبرو سلطنت کی بقا جے پال کی جی پر موقوف ہی - اسلئے کوئی دقیقہ اعانت او معاونت کا فرو گذاشت نہ کیا - وہ ایک لاکہہ سوار اور پیادے بیشمار لیکر سندہ کے پار لیگیا - اور لمغان کے میدان مین امیر سبکتگین نے لشکر کے خیمے ڈیرے ڈالدئے - امیر سبکتگین دشمنون کی کیفیت اور کمیت دیکہنے کے واسطے ایک ٹیکری پر کہڑا ہوا - وہان دیکہتا ہی کہ جہان تک نظر کام کرتی ہی لشکر ہی لشکر دکہائی دیتا ہی - مگر اس سی اوسکو کچہہ ہراس نہوا - اور سمجہا یہہ سب بہیڑین ہین - مین قصاب ہون - یہہ کلنگون کی قطارین ہین اور مین شاہین ہون - اب اوسنے سب سردارونکو بلایا - اور جہاد کا وعظ سنایا - اور سب سے زیادہ عمدہ تدبیر لڑائی مین یہہ کام مین لایا - پانچ پانچ سو سوارونکا غول ایک ایک افسر کے نیچے مقرر کیا - اور حکم دیا کہ باری باری سے لڑین - ایک غول لڑائی کے میدان مین جائے - جب تہک جائے تو واپس آئے - اور دوسرا تازہ دم اوسکی جگہہ جائے - یہہ حکمت اوسکی ایسی کارگر ہوئی کہ ہندؤن کے لشکر مین باوجود کثرت کے ضعف معلوم ہوا - اور جب اونکے پیر اکہڑے تو سارے لشکر نے دفعتاً حملہ کیا - اور ہزارونکو مار ڈالا - اور سب کو بہگا دیا - اٹک تک اونکا تعاقب کیا - لشکر اسلام غنیمت سے مالامال ہوگیا - گرنواح کے پرگنون سی جو لاہور کی سلطنت مین داخل تہے - بہت سا محصول وصول ہوا راجہ کے ملک پر

دریا اٹک تک قبضہ اور تصرف کیا۔ اور پشاور مین دس ہزار سپاہیونکو ایک افسر کے ماتحت چہوڑا۔

ان لڑائیون کے بعد ملغان کے افغان اور خلجی بہی امیر سبکتگین کے مطیع ہوئے۔ اور اوسکے سپاہ مین بہرتی ہوئے۔ ان مہمات کے بعد امیر اپنی ریاست کے انتظام مین مصروف ہوا

وفات سبکتگین

تہوڑے دنو بعد ۳۸۷ھ ۹۹۶ء مین امیر سبکتگین چہپن برس کے عمر مین مرگیا۔ غزنین مین دفن ہوا۔ چار روز پہلے اپنی موت سے شیخ ابو الفتح بُستی سے وہ کہتا تہا کہ ہمارا اور تمہاری عوارض امراض اور موت کا حال جبینہ قصاب اور بہیڑون کا سا ہی۔ جب پہلی بار قصاب بہیڑ کو پاؤن کے نیچے دبا کر لٹاتا ہی تو وہ بہت بیچین ہوتی ہی اور تڑپتی ہی۔ جب اوسے کترکر چہوڑ دیتا ہی۔ تو پہر اپنی حالت مین مست ہوجاتی ہی۔ جب یہی نوبت دو تین دفعہ گذرتی ہی۔ تو پہر اوسکو مطلق خوف قصاب کا نہین رہتا۔ اور جب اوسکو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہی۔ تو وہ یہی جانتی ہی کہ تہوڑی دیر بعد مین چہوٹ جاؤن گی۔ مگر وہان گلے پر چہری پہر جاتی ہی۔ اسی طرح انسان بیمار ہوتا ہی۔ پہر صحت پاتا ہے مرض الموت مین بہی امید صحت پر مسرور ہوتا ہی۔ اجل سے غافل رہتا ہی۔ کہ ناگاہ وہ آتی ہی اور جان شیرین کو باد فنا مین اڑا لیجاتی ہی۔

محمود غزنوی کی نو عمری کا بیان

مثل مشہور ہی کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ محمود لڑکپن سے ہونہار معلوم ہوتا تہا۔ نو عمری مین مہمات ہند مین باپ کے ساتہہ جاتا۔ اور وہ آگے بڑہ کر قدم ملتا۔ کہ پرانے تجربہ کار سپہ سالار دیکہتے رہ جاتے۔ ایام طفلی مین اوسنے یہہ سبق خوب سیکہہ لیا۔

کہ زابلستان یعنی کوہستانی ملک جو غزنین کے گرد ہے۔ اوسکی پہاڑی باشندون سی ہندون
کے راجاؤنکے بڑے بڑے لشکر ونکو بہگا دینا کوئی بات نہین۔ لڑکپن مین ایک باغ دلکشا
لگوایا۔ اوسمین مکان روح افزا بنوایا۔ ایکدن وہان بڑا جشن کیا۔ اور پدر بزرگوار اور
امرا نامدار کو بلایا۔ باپنے باغ اور مکان دیکہہ کر پسند فرمایا۔ اور یہہ ارشاد کیا۔ کہ ایسی باغ
اور مکان تو اور بہی امیر بنوا سکتی ہین۔ تمکو وہ عمارت تعمیر کرنی چاہئے کہ جسکی برابری
کوئی دوسرا نکر سکے۔ محمود نے پوچہا ایسی عمارت کون سی ہے۔ اوسنے جواب دیا کہ وہ اہل
علم و فضل کے دلون کی تعمیر ہے۔ جو کوئی نہال احسان اونکے دل مین لگائے۔ اوسکا
ثمر ہمیشہ پائے۔ یہہ نصیحت کی بات محمود کو ہمیشہ یاد رہی۔

محمود کی تخت نشینی

امیر سبکتگین کا جب انتقال ہوا تو محمود کی عمر تیس برس کی تہی۔ اور وہ اوسوقت
نیشاپور مین تہا۔ امیر اسمٰعیل اوسکا چہوٹا بہائی باپکے پاس تہا۔ بعض مورخ یہہ
کہتے ہین کہ اوسنی میدان خالی پاکر تاج شاہی سر پر رکہا۔ مگر بعض کا یہہ قول ہی کہہ باپ
کی وصیت کے موافق وہ قبۃ الاسلام بلخ مین تخت پر بیٹہا۔ الحاصل وہی پادشاہ ہوا
اور خزانہ شاہی کا مالک ہوا۔ سپاہ کی دلجوئی اور امرا کی خاطرداری مین خزانونکے منہ کہول
دئے۔ مقصود اسمین یہہ تہا کہ سب کے دل مین اوسکی جگہہ ہو۔ اور محمود کی طرف سی اونکا
دل برگشتہ ہو۔ مگر اس دغا باز سپاہ اور امرا نا انصاف نے وہ امن طمع دراز کیا۔ کہ جسکا
پر ہونا محال تہا۔ یہہ سب حال جب محمود کو نیشاپور مین معلوم ہوا۔ تو اوسنی بہائی پاس
ایک تعزیت نامہ لکہکر ابو الحسن کے ہاتہہ بہیجا۔ جسکا مضمون یہہ تہا۔ کہ امیر سبکتگین
میرا تمہارا پشت پناہ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ ای برادر عزیز مجہے دنیا مین کوئی چیز

تجھسے زیادہ عزیز نہین ہے - اگر تیری عمر بڑی ہوتی - اور تو زمانہ کا تجربہ کار ہوتا - سلطنت کے امور
کے دقایق سے اور ثبات ملک و دولت کے قواعد سے ماہر ہوتا - تو میری عین آرزو ہوتی -
کہ تو تخت پر بیٹھے - باپ نے جو تجھکو اپنا جانشین کیا وہ مصلحت ملکی تھی - اگر تخت خالی رہتا
معلوم نہین کیا فساد برپا ہوتا - تو پاس تھا - اسلئے تخت پر بٹھادیا - اب انصاف کی
نظر سے تامل کر - اور شریعت غرا کے بموجب دولت اور ملک کو تقسیم کر - دارالسلطنت
میرے حوالہ کر - بلخ خراسان کا ملک تیرے لئے مین صاف کئے دیتا ہون - مگر امیر اسمعیل
نے یہہ منصفانہ کلام بھائی کا نہ سنا - ناچار محمود نے سوا لڑائی کے کوئی چارہ نہ دیکھا
نیشاپور اور غزنین سے دونون بھائی بارادہ جنگ چلے - ہرچند بعض امیرون نے چاہا
کہ اسمعیل بھائی کا کہنا مان جاے - اور لڑائی نہو - مگر یہہ بات بن نہ پڑی - دونو
بھائیون مین ایک سخت لڑائی ہوئی - کھیت محمود کے ہاتھہ رہا - غزنین فتح ہوگیا
اسمعیل گرفتار ہوا - ایکدن محمود نے بھائی سے باتون بات مین پوچھا کہ اگر تو
ظفریاب ہوتا - تو میرا کیا حال کرتا - اوسنے جواب دیا کہ کسی قلعہ مین بند کرتا - مگر
اسباب آرام اور آسایش کا سب کچھہ مہیا کرتا - اسوقت تو اس بات کو محمود نے
ٹال دیا - مگر پھر اسمعیل کو جرجان کے قلعہ مین قید کیا - اور سب چین اور آرام کا
اسباب اوسکے لئے تیار کردیا - ساری زندگی قید مین بسر ہوئی -

سلطان محمود کی خودمختاری

اب سلطان محمود خود مختار ہوگیا - آل سامان سے جو کچھہ تعلق تھا اوسنے بے تعلق
ہوا - خطبون سے اونکا نام نکالا - اور اپنا خطبہ اور سکہ جاری کیا - سب لڑائی جھگڑون
سے فارغ ہوا - گھر کا بندوبست اور سلطنت کا انتظام کیا - پھر وہ ارادہ کیا جو ان

دنون مین سب سے بڑا گنا جاتا تہا - اور فیروزمند پادشاہونکی شایان تہا - یعنی اسلام کا
ہندوستان مین لانا اور پہیلانا - اپنا لقب سلطان اسی پادشاہ نے اختیار کیا پہلے کسی نے
یہہ لقب اختیار نہین کیا تہا -



سلطان محمود غزنوی کی مہمات ہندوستان کا بیان

محمود غزنوی سولہ سترہ دفعہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا - مگر معلوم نہین کہ کس
سبب سے اوسکے بارہ حملے مشہور ہوے - مورخونکا اوسکے حملون کے باب مین بڑا اختلاف ہے
جو بیان زیادہ معتبر ہین اونکی نقل کرتے ہین - سب مہمون کا بیان کرین گے - جو
اونہین حملونکے نام سے مشہور ہین اونکو تبلادین گے -

حملہ اول پہلی اور دوسری مہم

فرشتہ اور نظام الدین احمد لکہتے ہین - کہ محمود غزنوی سنہ ۳۹۰ ہجری کے قریب ہندوستان
کیطرف متوجہ ہوا - اور کئی قلعے فتح کیے - اور غزنین کو واپس آیا - مگر اسکا ذکر تاریخ یمینی
مین نہین ہی - اب دوسری دفعہ جو ہندوستانکا ارادہ کیا وہ اوسکا حملہ اول مشہور ہوا
اوسکا یہہ بیان ہی کہ - سنہ ۱۰۰۱ع مین دس ہزار سوار چیدہ ہمراہ لیکر غزنین سی ہندوستان
کی طرف روانہ ہوا - پشاور کے متصل اوسکے باپ کا قدیمی دشمن جےپال والی لاہور
بارہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادے اور تین سو زنجیر فیل لیکر لڑنے کے لئے کہڑا ہوا - مگر
شکست پائی - اور خود پندرہ عزیزونکے ساتہہ اسیر ہوا - اوسنے بہٹنڈہ کے قلعہ کو فتح کرکے
غارت کیا - اس قلعہ کے نام پر محققین کے بڑے مباحثے ہین - بعض یہہ کہتے ہین کہ
وہ ستلج پار تہا - محمود بے روک ٹوک اس دریا کے پار اترا - اور اس قلعہ کو فتح کیا -
جسکو کرنیل ٹوڈ صاحب لکہتے ہین کہ وہ بڑا آباد اور نامی مقام تہا - اور لاہور کا راجہ

گیا لاہور مین یا یہان رہتا تہا - مگر اب سب کا قول فیصل اسپر ہی کہ - قلعہ بہٹندہ نہیں ہے - بلکہ بار ہند یا دار ہندی - جیسا تاریخ یمینی مین لکہا ہی - اور یہہ ایک مشہور مقام دریا سندہ کے مغربی کنارہ پر ہی - اور اٹک سی پندرہ میل کا فاصلہ اوسی ہے - اور لاہور اور پشاور کے قدیمی شارع اعظم پر واقع ہے - ابو الفدا اور بیرونی بہی سکندر کو اوسکا بانی بتاتے ہین - اب اوسکو ہنڈ کہتے ہین - اس بات کے ماننے سے آگے معلوم ہو گا کہ کبی عقدے حل ہوتے ہین - بعد اس قلعہ کے فتح کے محمود اپنی دار السلطنت غزنیز کو چلا آیا اور راجہ جی پال کو ساتہہ لایا - اوسی خراج و باج کا عہد و پیمان لیا اور رہا کیا بعض اور عزیز بہی اوسکے فدیہ دیکر چہوٹے - جب راجہ رہا ہو کر آیا تو اس قید اور شکست پر شکست کہانے سے اوسے شرم آئی یا کوئی مذہبی مسئلہ تہا کہ جب راجہ دو دفعہ مسلمانو نسے زہر میت اوٹہائی یا اونکے ہاتہہ مین قید ہو - تو پہر راج کے قابل نہین رہتا - اور اس گناہ کا کفارہ سوائی آگ کے اور کسی سے نہین ہوتا - غرض وہ جلتی آگ مین کود پڑا اور جل بہنکر خاکستر بنا - راج اپنے بیٹے انندپال کو دیگیا -

دوسرا حملہ تیسری مہم

محمود نے تین برس تک آرام کیا - اور اس عرصہ مین اوسکی توجہ مغرب کی طرف رہی - پہر ۳۹۵ھ مین ہندوستان کی طرف گیا - انندپال اپنے باپ کے عہد و پیمان پر جما رہا اور نذرانہ معمولی ادا کرتا رہا - مگر اوسکے باج گذارون مین سی راجہ بہاٹیہ یا بہٹنیز نے اپنے ملک کے خراج بہیجنے سے انکار کیا - سلطان محمود اوسکی سرکوبی کو خود آیا اور راجہ کو ایسا بہگایا - کہ سندہ کے کنارہ کے جنگل مین اپنی زیست سے عاجز ہو گیا - اور اپنے تئین آپ مار ڈالا - اب بہٹنیر یا بہاٹیہ کی نسبت بہت گفتگو ہی - جو مقام کوئی محقق

اوسکا تجویز کرتا ہی - اوسی پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہی - مگر یہہ امر صحیح معلوم ہوتا ہی کہ اصل مین وہ بھیرا ہے وہ جہلم کے بائین کنارہ پر نمک سار پہاڑ کے نیچے واقع ہے - اوسمین قدیمی شہر ہونے کی بہت سی نشانیان پائی جاتی ہین - اور دریا کے مقابل بہت سے ایسے کہنڈر پڑے ہین کہ دیکھنے والے اچنبھا کرتے ہین - یہہ مہم دوسرا حملہ مشہور ہی -

تیسرا حملہ چوتھی مہم

(۱۸) ۴۰۰ھ ۱۰۰۹ع مین ابو الفتح لودی حاکم ملتان نے سلطان محمود سے مخالفت اور راجہ انندپال سے موافقت اختیار کی - اوسکو سزا دینے کے واسطے وہ غزنین سے فوج جرار لیکر روانہ ہوا - لاہور سے راجہ انندپال حاکم ملتان کی حمایت مین بادشاہ سے پیشاور کے قریب لڑنے کے لئے گیا - اور اپنے امیرونکو سلطان کی راہ مسدود کرنے کے واسطے بہیجا مگر ان امیرونکا کیا حوصلہ تہا - جو اس شیر کے سامنے آتے - شکست کہا کر بہاگے - جب راجہ کو یہہ خبر ہوئی تو وہ بہاگا - سلطان اوسکے تعاقب مین سودرہ مین دریاء چناب کے کنارہ پر پہونچا - انندپال مایوس ہوکر کاشمیر کو بہاگ گیا - بادشاہ نے اوسکا تعاقب نہ کیا - بلکہ بہٹندہ کی راہ سے اپنے اصل مقصود یعنے ملتان کی طرف کوچ کیا - جب حاکم ملتان نے راجہ کو یون بہاگتے دیکہا - تو وہ قلعہ مین متحصن ہوا - بادشاہ نے ملتان کا محاصرہ کیا - سات روز تک محاصرہ رہا - پہر ابو الفتح نے منت سماجت کرکے نذرانہ دیکر قصور معاف کرالیا - اس ملتان کے حاکم کے ساتہہ جو شرطین برعایت منظور کرلین اوسکا سبب یہہ تہا - کہ اوس پاس خبر آگئی تہی کہ ایلک خان نے لشکر لیکر اوسکے ملک موروثی پر حملہ کیا ہی - اسلئے یہان سے پیچہا چہوڑا کر غزنین کو چلا گیا - اب اس مہم مین ملتان کا حاکم مسلمان بیان کیا گیا ہے - وہ قرامطہ مین سے تہا - اوسکا دادا شیخ حمید لودی

امیر ناصر الدین سبکتگین کے ساتھہ خلاص رکھتا تھا۔ اور خدمت کیا کرتا تھا۔ یہہ پوتا
بھی تھوڑے دنون تو سلطان محمود کا مطیع رہا۔ مگر پھر باغی ہو گیا۔ قرامطہ بھی ملاحدہ
مین شمار ہوتے تھے۔ اب دوبارا بھٹنڈہ کا نام آیا۔ اب سودرہ سے بھٹنڈہ کی راہ سے
ملتان جانا سمجھہ مین نہین آتا۔ وہ ایسا پیچ در پیچ رستہ ہو کہ کسیطرح سے محمود کا گذرنا
قرین قیاس نہین۔ مگر یہان بھٹنڈہ کو بیھرہ پڑہین تو وہ ملتان اور سودرہ کے درمیان
راہ مین پڑتا ہے۔

تاتاریون سے محمود غزنوی کی لڑائی

اگرچہ ایلک خان محمود کے ساتھہ دامادی کا رشتہ رکھتا تھا۔ مگر اوسنے دیکھا کہ محمود
ہندوستان مین مصروف ہے۔ خراسان خالی ہے۔ اسلئے یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ اس
ملک کو تسخیر کر لیجئے۔ سیاوتگین خان کو لشکر کے ساتھہ خراسان مین روانہ کیا۔ اور
جعفر تگین خان کو بلخ پر بھیجا۔ محمود نہایت چستی کے ساتھہ غزنین مین پہونچا اور
لشکر کو جمع کر کے گھٹا کی طرح بلخ پر چڑھ گیا۔ اور ایلک خانکا ایسا قافیہ تنگ کیا کہ
اوسنے والی ختن سے امداد چاہی۔ قدرخان پانچ ہزار آدمی لیکر ایلک خان کی
مدد کو آیا۔ اس اعانت کے سبب سے ایلک خان جیحون سے پار اترا۔ بلخ سے چار فرسخ
پر محمود کے مقابل ہوا۔ غرض ایک ہنگامۂ عظیم کارزار کا برپا ہوا۔ اس لڑائی میں
محمود کے ساتھہ پانچ سو ہاتھی بھی ہندوستان کے تھے۔ اونھون نے دشمنون کے
ہنگامے مین کام کیا۔ ان ہاتھیونکی صورت سے تاتاری ڈر گئے۔ اور بہت
تیزی اور تندی سے وہ حملہ نہ کرسکے۔ اور اونکے حملے کے بعد ہاتھی خود اونپر پلے
اور جو کوئی سامنے آیا چیر چار برابر کیا۔ غرض تاتاریون کی فوج بالکل

تباہ ہوگئی - اور ایلک خان چند ہمراہیوں سمیت جیحون سے پار اترا - محمود نے بہی اوسکے تعاقب کا ارادہ کیا - مگر موسم سرما کی شدت سے باز رہا - یہہ شکست ایلک خانکو ایسی ہوئی کہ پہر اوسنے خراسان کے لینے کا نام نہین لیا -

پانچوین مہم

(۲۰) جب محمود غزنوی ابوالفتح لودی سے صلح کر کے غزنین جانے کو تہا - تو اوسنے دریاء سندہ کے کنارہ کا ملک اور بہٹنڈہ کے مہمات کا انصرام راجہ سکہ پال کے سپرد کر گیا تہا - یہہ راجہ پشیاور مین ابو علی سنجری کے ہاتہہ گرفتار ہوکر مسلمان ہوا تہا - اوسی کا نام فارسی تاریخون مین نواسہ شاہ اور ابسار آتا ہے - اب ان نامونکی توجیہین بہت سی ہین - مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ راجہ جے پال کا نواسہ تہا - اور شاہ تعظیما اوسکے ساتہہ بولا جاتا تہا - غرض محمود بلخ کی لڑائی سے فارغ ہوا ہی تہا - کہ یہہ خبر پہونچی کہ نواسا شاہ مرتد ہوگیا - سنتے ہی کوچ پر کوچ کرتا ہوا - محمود ہندوستان پر آیا - اور دفعتاً اوسکو گرفتار کر لیا - اور ساری عمر اوسکو قیدخانہ مین رکہا اور بہت سے روپیہ اوس سے چہین لئے -

چہٹی مہم چوتہا حملہ

(۲۱) ملتان کی تسخیر مین جو انند پال نے سلطان محمود کے ساتہہ بے ادبی کی تہی - اوسکا حال اوپر پڑہ چکے ہو - اب اوسکی سزا کے واسطے سلطان نے ایک لشکر عظیم تیار کیا - راجہ انند پال بہی غافل نہ تہا - وہ بہی مرد زیرک اور ذی ہوش تہا - اوسنے سارے ہندوستان کے راجاؤن پاس چٹہیان دوڑا دین - اور ایلچی روانہ کئے - اور اس خطرہ عظیم سے مطلع کیا - اور کہلا بہیجا کہ اگر دین کی حمیت اور دنیا کی عزت رکہتے ہو

تو میرے ساتھہ جلدی سے ہو۔ ابتک حشمت اور دولت اور عزت مین کچھہ فرق نہین آیا۔ اگر اسمین کچھہ تاخیر ہوئی۔ تو ساری ہندوستان کو محمود تباہ اور خاک سیاہ کردیگا۔ غرض اس تحریر اور تقریر کا اثر راجاؤنکے دل پر ہوا۔ اور اوہنون نے سمجھہ لیا کہ سلامتی دین دنیا کی اسی مین ہی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ راجہ انندپال کی امداد کرین۔ چنانچہ اجین۔ کالنجر۔ قنوج۔ دلّی۔ اجمیر۔ گوالیار کے راجاؤن نے اتفاق کیا۔ اور اپنا چنا ہوا لشکر راجہ انندپال پاس پنجاب کو روانہ کیا۔ اس لڑائی مین یہان تک ہندؤن نے مسلمانون کے دفع کرنے مین ہمت کی کہ عورتون نے اپنے سونے چاندی کے زیور گلاکر۔ اور جواہرات بیچکر اپنے خاوندون پاس روانہ کئے۔ اور جنہین مقدور نتہا۔ اوہنون نے بہی چرخہ پونی کرکے کچھہ نکچھہ خاوندون پاس بہجوایا۔ غرض یہہ لشکر جس ساز و سامان کے ساتہہ اس دفعہ جمع ہوا پہلے کبہی نہوا تہا۔ پشاور کے قریب یہہ لشکر پڑا ہوا تہا۔ دشمن کے لشکرونکا یہہ جماؤ دیکہکر سلطان محمود بہی قدم پہونک پہونک کر رکہتا تہا۔ پہلی طرح بیخوف و خطر دشمنون مین نہ گہس جاتا تہا۔ دشمن کے حملہ کا منتظر تہا۔ اونکا لشکر روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا۔ گہکر کہ بڑے لڑوئی اور بہادر تہے وہ بہی دشمنون مین آملے۔ اب مسلمانون کو اوہنون نے گہیرا۔ اہل اسلام مورچہ بندی پر مجبور ہوئے۔ ایسے نازک وقت مین محمود بہی متردد تہا۔ مگر خدا کے توکل پر اور اپنی شجاعت اور جوانمردی پر ثابت القدم رہا۔ ایک ہزار تیرانداز اس نظر سے بہیجے کہ ہندؤنکو ٹہر کا کر سامنے لائین۔ مگر گہکرون نے ان تیراندازون کو بہگادیا۔ اور پانچ چار ہزار مسلمانونکو قتل کیا۔ اس روز کے بعد ہندؤن کے لشکر مین بہی ضعف معلوم ہوتا تہا۔ اور محمود کا بہی ارادہ

تہا کہ آج لڑائی کو موتوف کرے کہ ناگاہ راجہ انندپال کی سواری کا ہاتہی نفط اور خدنگ کے شور وغل سے بگڑا۔ اور بے تحاشا پیچہے کو بہاگا۔ اوسکی فوج نے جانا کہ راجہ بہاگا جاتا ہی۔ اس سبب سے لشکر مین ہل چل پڑ گئی۔ اور سپاہ کا منہہ پیچہے کو پہر گیا محمود نے اوسکا تعاقب پنجاب تک دس ہزار آدمیون سے کیا۔ اور بیس ہزار آدمی پہلے اس سے کہ وہ کسی امن مین پہونچے مار ڈالے۔

جب محمود کو یہہ فتح خداداد حاصل ہوئی۔ اور میدان خالی دیکہا۔ تو وہ نگر کوٹ کو جسکو کوٹ کانگڑہ کہتے ہین روانہ ہوا۔ اور وہان جاکر اپنا جہنڈا گاڑا۔ یہانکا قلعہ استواری مین مشہور تہا۔ اور مخزن الاصنام ہنود کا کہلاتا تہا۔ ایسے مقامات پر ہندو بڑے دل کہولکر لڑتے ہین۔ مگر اتفاق کی بات ہی۔ کہ یہان کی فوج بہی اوسی بڑی لڑائی مین مصروف تہی۔ قلعہ خالی پڑا تہا۔ بچارے پجاریون مین کیا جان تہی کہ اس شیر کے سامنے آتی۔ اونہون نے اطاعت قبول کی۔ اور جان بچائی یہان ایک غنیمت عظیم محمود کے ہاتہہ آئی۔ چنانچہ لوگ کہتے ہین کہ اس غنیمت مین ساٹہ لاکہہ دینار نقد اور سات سو من اسباب نقرہ اور طلائی اور دو سو من صرف زر خالص اور دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہر پادشاہ کے ہاتہہ آیا۔

محمود اس غنیمت کو لیکر غزنین مین گیا۔ وہان دوسرے سال اوسکو ایک قرینہ کے ساتہہ لگاکر لوگونکو دکہایا۔ اور بڑا جشن کیا۔ اور تین روز تک خوب محتاجونکو کہانا تقسیم ہوا۔ اور حسن خدمات کے۔ بہاری بہاری انعام اپنے امرا مین تقسیم کئے۔

ساتوین مہم

ساتوین مہم نارائن کی ایسی ہے کہ دلکا ذکر طبقات اکبری اور فرشتہ مین

نہین ہے۔ مگر حبیب السیر اور روضتہ الصفا اور یمینی مین ہے۔ حبیب السیر مین نام کچہہ نہین
لکہا۔ فقط یہہ لکہا ہی کہ ایک یورش ہندوستان پر سنہ ۴۰۰ھ مین نگرکوٹ اور غور کے
مہم کے درمیان ہوئی۔ اب اس نارائین کے مقام کی بہت سی تحقیق ہوئی ہے۔ مگر
کوئی قطعی فیصلہ اوسکا نہین ہوا اسلئے ہم اوسکو فروگذاشت کرتے ہین۔

پانچوان حملہ آٹہوین مہم

سنہ ۴۰۱ھ مین محمود کو غور کی طرف جانا پڑا۔ اور اوسکو فتح کرکے اپنے ملک مین
شامل کیا۔ ابو الفتح لودی نے جب محمود کو غور کی مہم مین مصروف دیکہا تو پہر سر اوٹہایا
اسلئے پہر سلطان محمود کو ملتان مین آنا پڑا۔ ابکی دفعہ ابو الفتح کو قید کرکے لیگیا۔ اور سب
ملاحدہ اور قرامطہ کو خوب درست کیا۔ اس مہم کا حال طبقات اکبری اور تاریخ فرشتہ
مین لکہا ہی۔ روضتہ الصفا و حبیب السیر و یمینی مین نہین لکہا۔ اس سے یہہ قیاس
ہوتا ہی کہ ساتوین آٹہوین مہم ایک ہی ہونگین مگر حالتین اونکی ایسی مختلف ہین کہ اونکا ایک
خیال کرنا بہی دشوار ہی۔ جب محمود کی اوس قسم کا خیال کیا جاتا ہی کہ مین ہر سال
ایک جہاد کیا کرونگا۔ تو واجب ہوجاتا ہی کہ اونکو دو ہی خیال کرین۔

نوین مہم

نوین مہم نندن کی ہی سنہ ۴۰۴ھ مین قلعہ نندن پر کہ کوہ بال ناتہہ پر واقع
ہی حملہ کیا۔ پورجی پال نے یہان سپاہ آزمودہ کار متعین کی اور خود بہاگ کر کاشمیر
کے کسی درہ مین پناہ لی۔ سلطان اس قلعہ پر آیا اور فتح کرلیا۔ سب مال اسباب لوٹ لیا
اور ایک حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا۔ کاشمیر کی طرف جہان پورجی پال اقامت گزین
تہا۔ سلطان خود گیا۔ جب سلطان یہان پہونچا تو وہ یہان سی کہین اور کافور

ہوا - یہان بہت سے کافرون کو مسلمان بنایا - اور مال اسباب بہت سا غنیمت مین ہاتہہ آیا - لونڈی غلام قیدی بہت سے ساتہہ لئے - سلطان غزنین کو چلا آیا - اب پورجی پال کے باب مین گفتگو ہے کہ وہ کون تہا - مگر قول محقق یہہ ہی کہ وہ بہیم پال تہا - مال ناتہہ کا پہاڑ جہلم پر ہے - اکثر لوگ اب اوسکو بل کہتے ہین - اور بعض اب بہی مال ناتہہ پکارتے ہین - ایک جوگیون کا گروہ وہان رہتا ہی - جنکے خدمت مین دور دور سے ہندو وہان آتے ہین -

چہٹا حملہ دسوین مہم

اب محمود غزنوی کا ارادہ ہوا کہ تہانیسر کو فتح کیجئے - تہانیسر ان دنون مین بت پرستونکا ایسا معبد تہا - جیساکہ مکہ خداپرستونکا ہی - سلطان نے انندپال پاس آدمی بہیجے - اور لکہا کہ ہمارا ارادہ تہانیسر کا ہے - اپنے معتبر آدمی ہمارے لشکر کے ساتہہ کردکہ راہ مین فوج کے ہاتہہ سے تمہارے ملک کو تکلیف نہ پہونچے - انندپال اس بات کو غنیمت سمجہا - سامان رسد وغیرہ مین ہمہ تن مصروف ہوا - اور کل تاجرون اور بنئے بقالون کو حکم دیدیا کہ لشکر کے واسطے غلہ جمع کرو - اور سب اپنی ماتحتون پر تاکید کی کہ سلطان محمود کو کسیطرح کی تکلیف نہ ہونے پائے - اور اپنے بہائی کے ساتہہ دو ہزار سوار کئے - اور سلطان کی خدمت مین بہیجا - اور ایک عرضی لکہی کہ تہانیسر ہمارا معبد ہے اگر حضور وہان کی رعایا پر خراج اور محصول مقرر کرین تو بہتر ہے - اور میری درخواست یہہ حضور منظور فرمائین تو مین بہی پچاس ہاتہی سالیانہ نذرانہ مین دیا کرون گا محمود نے اوسپر حکم دیا - کہ ہم تہانیسر کے ارادہ سے باز نہین رہ سکتے - کیونکہ بت پرستی کی بیخ کنی اور اپنی شریعت کا رواج دینا ہمارا کام ہے - جب دلّی کے راجہ کو یہہ خبر

پہونچی۔ تو اوسنی اور راجاؤنکو یہہ لکہا کہ محمود لشکر نامعدود لئے تہانیسر کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ اگر اس سیلاب کا بند محکم نہ باندہینگے تو وہ سب کو خاک مین ملادیگا۔ غرض یہہ جا فوج جمع کرتی ہی رہے۔ کہ محمود تہانیسر مین داخل ہوا۔ اور خوب دل کہولکر اوسکو لوٹا۔ اور سب بتونکو توڑا۔ سب سے بڑے بت کو غزنین بہیجا کہ وہان پیرونکے تلے ہمیشہ روندا جائے۔ غرض یہان غنیمت بے حساب اوسکو ہاتہہ آئی۔ ایک یاقوت اوسمین ایسا تہا کہ جسکا وزن ساڑہے تولہ تہا۔ جہانتک ہندو ہاتہہ لگے اونکو لونڈی غلام بنایا۔ کہتے ہین کہ دولاکہہ لونڈی غلام بناکر لے گیا۔

ساتوان حملہ اور گیارہوین مہم

۴۱۲ہجری ۱۰۲۱ء مین کاشمیر پر حملہ کیا۔ اور لوہ کوٹ تک پہونچا۔ مگر برف اور سرما کی شدت سے مطلب نہ نکلا۔ اور اولٹا پہرا۔ اور رستہ مین وہ مصیبتین اوٹہائین کہ کبہی ہندوستان کے حملون مین اوسے پیش نہ آئین۔ ایک صدمہ عظیم لشکر کو پہونچا۔ لوہ کوٹ کا ٹہیک مقام مقرر کرنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ قیاساً اوسکے مقام مقرر کئے ہین۔ مگر وہ صحیح نہین معلوم ہوتے۔

آٹہوان حملہ بارہوین مہم

پنجاب تو مدتون سے اہل اسلام کے قدمونکا رستا تہا۔ اب سلطان محمود کے ارادون کو دیکہا چاہیئے کہ وہ کیسے بلند اور فراخ ہوگئے تہے۔ اس دفعہ اوسنے یہہ ارادہ کیا کہ وسط ہند کا دروازہ بہی اہل اسلام کے لئے کہولے۔ کس ساز و سامان کے ساتہہ اس حملہ کو کیا ہے ایک لاکہہ سوار اور بیس ہزار پیادے جمع کئے۔ اور اس دانشمندی اور فرزانگی کو دیکہئے کہ اس لشکر مین سپاہی ثمرقند اور بخارا اور اون ملکون سے لئے جو ابہی فتح ہوئے تہے

یہہ تدبیر نہایت معقول ہی - اگر ان سپاہیونکو ہمراہ نہ لیتا تو وہ کب اوسکے پیچہے بیچلے
بیہٹتے - ضرور دنگہ فساد مچاتے - آگے بڑہنا دشوار ہوجاتا - پہر اس سپاہ فراوان کو
ہمراہ لیکر وہ سات دریاؤن سے اترا - اور تین مہینہ کا عرصہ سفر مین لگا - اول پشاور
سے کشمیر کی طرف گیا - یہان کے راجہ نے بہت سی تحفہ تحائف پیش کئے - سلطان
نے اوسپر عنایت کی - اب اس ہوشیاری کو دیکہئے کہ وہ اکثر دریاؤن کو اون مقامات
سے عبور کرتا تہا - کہ جہان سے اونکا مخرج قریب تہا - ایسے مقامات پر دریاؤنکا
پاٹ بہت کم ہوتا ہی - عبور آسان ہوتا ہی - غرض ۸ شعبان ۴۰۹ہجری مین قنوج کے دار السلطنت
عظیم کے روبرو آپہونچا - قنوج کی تعریف ہندو مسلمان دونو کرتے ہین - مگر اوسکی
وجہ کوئی نہین معلوم ہوتی - کہ یہہ شہر کیون دولت سی مالامال اور بڑی شان و
شوکت کا گنا جاتا تہا - نہ وہانکے راجا کا ایسا ملک وسیع تہا - کہ کسی اور راجہ کا نہو
نہ اوسکی کچہہ حکومت اور راجاؤن سے زیادہ حاصل تہی - اس زمانے مین قنوج
کی وفور رونق سے یہہ حالت بیان کرتے ہین کہ اوسکی شہر پناہ پندرہ کوس کے
گردے مین تہی - بعض کہتے ہین کہ اوسمین تیس ۳۰ ہزار تنبولیون کی دکانین تہین
کوئی وہان کے راجہ پاس پانچ لاکہہ پیادہ بتاتا ہے - کوئی اوسمین تیس ۳۰ ہزار سوار
اور اسی ہزار زرہ پوش لکہتا ہے - غرض اصل حال اوسکا دریافت ہونا دشوار ہی
اب تو وہ ایک قصبہ ہے - البتہ اوسکے گرد عمارتون کے نشان اب بہی ایسے ہین کہ
جنکے دیکہنے سے ارباب بصیرت عبرت پکڑتے ہین - جب سلطان محمود اپنے لشکر
سمیت یہان آیا - تو قنوج کا راجہ کنور رائے اس لشکر کی عظمت او شوکت کو دیکہہ
دنگ رہ گیا - اور کچہہ سوا اسکے نہ بن پڑا کہ ہاتہہ سے رومال باندہ کر مع اپنے اہل و

عیال کے پادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا۔ سلطان نے بہی ترحم شاہانہ فرمایا۔
اور اوسکے حال پر کمال مہربانی اور عنایت فرمائی۔ اور کسی طرح کی اذیت نہ پہونچائی
اور خود تین روز تک راجہ کے ہان مہمان رہا۔ اور راجہ کی بڑی تسلی اور تشفی کی۔
اور اوسے وعدہ کیا کہ جب کوئی دشمن تمکو یا تمہاری اولاد کو ستائیگا۔ تو ہم خود آنکر امداد
کرینگے۔ غرض دونو مین ایسا اتحاد ہوگیا۔ کہ جب کئی برس بعد اور راجاون نے
ملک قنوج کے راجہ کو اس خطا کی سزا دینی چاہی۔ کہ وہ کیون محمود کا تابع ہوا۔
وہ سب کا دشمن تہا۔ تو محمود خود اوسکی امداد کو آیا۔
اس مہم مین جس راستہ سے محمود قنوج پہونچا اور وہان سے واپس آیا۔ مورخون
نے مختلف طرح سے بیان کیا ہے۔ تاریخ فرشتہ والے نے جسطرح لکہا ہی۔
اوسی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ علم جغرافیہ سے واقف نہین۔ معلوم نہین کس
سبب سے فرشتہ نے اوسے غلط لکہا ہی۔ ہم یمینی کے موافق محمود کی راہ بیان کرتے
ہین۔ محمود سرحد کشمیر سے گذرتا ہوا ہمالی کے کوہستان کو طے کرتا ہوا جمنا کے پار
اترا۔ اور برن مین پہونچا۔ برن پرانا نام بلند شہر کا ہی۔ یہان کے راجہ ہردت
قلعہ اور شہر کو اپنے عزیزون اور سپاہ کو سپرد کر کے کہین بہاگ گیا۔ یہہ سپاہ محمود
کا سامنا نہ کر سکی۔ اور ڈہائی لاکہہ روپیہ نذرانہ دیکر صلح کر لی۔ پہر مہابن کا
قلعہ فتح کیا۔ یہان کا راجہ کل چند ہاتہی پر سوار ہوکر بہاگنا چاہتا تہا کہ سلطان
کی فوج نے اوسکا تعاقب کیا۔ راجہ نے یہہ دیکہکر اپنے تئین خنجر سے مار ڈالا۔ پہر یہان
سے محمود جمنا پار گیا۔ اور متہرا مین پہونچا۔ اور وہان ذرا رحم نکیا۔ بیس روز
تک شہر کو لٹوایا۔ اور مورتون اور مندرونکو توڑا پہوڑا۔ یہہ لوٹ کہسوٹ تو ہر

اوسپر آگ بہی لگادی - جسپر رہنے والون کی مصیبت بہت بڑہ گئی - بعض مندر محمود نے چہوڑ دیئے - کوئی کہتا ہے کہ استحکام کے سبب سے اونکو نہ توڑ سکا - بعض راوی ہین کہ اونکو خوبصورت جانکر چہوڑ دیا - غنیمت کی شرح مورخون نے یون بیان کی ہے کہ سو اونٹ چاندی کی مورتون سے بہرے ہوئے - اور پانچ بت طلائی ایک مورت اونمین حال کے چار من سے زیادہ تہی - اونمین آنکہونکی جگہہ یاقوت نصب تہی - پہر جمنا کے پار اترا - اور قنوج کو فتح کیا - جسکا اوپر بیان ہوا ہے - اور اوسکے سات قلعے جو متفرق مقامات پر واقع تہے فتح کئے ہین - پہر وہ شہر قنوج کی طرف متوجہ ہوا - تہوڑے سے راجپوت خنجر اور جمدہر لیکر مسلمانون سے خوب کٹ کٹ کر لڑے - اور بہت سی قتل ہوئے - بعض بال بچون سمیت آگ مین جلکر مر گئے - بعض نے اپنے تئین فصیل پر سے گرا کر پاش پاش کیا - غرض کوئی زندہ نرہا - یہہ شہر دہی پرانا شہر منجہاون یا مجہاون کا معلوم ہوتا ہی - کانپور کے جنوب مین دس میل کے فاصلہ پر اس شہر کے کہنڈرات ہی دریاے پنڈو پر موجود ہین - وہ قنوجیہ برہمنونکے ملک کا مرکز ہے - پہر وہ چنڈل پہور کے قلعہ اسونی پر گیا وہ گنگا کے گوشہ شمال مشرق مین فتحپور سے دس میل پر ہے - آخر زمانہ مین جیچند اپنا خزانہ وہین رکہتا تہا - یہہ بہت پرانا شہر ہے - اوسکو اسونی کمار نے جو سورج کا بیٹا تہا بنایا تہا - اوسنے یہان پر بلدان کیا تہا - اور اپنے نام پر اس قلعہ کا نام رکہا - یہانکا راجہ چندپال یا چندرائے تاب مقابلہ کی نہ لا کر بہاگ گیا - اور پہاڑون مین جا چہپا - اور ۲۵ شعبان کو شروا یا سروا فتح کیا - یہہ قلعہ سیوترا ہوگا - جو کین کے کنارہ کالنجر اور باندہ کے درمیان واقع ہے - یا سرسوا گڈہ ہوگا

پہنچ پر بہت دور گنگ سے نہین ہے۔ یہین راجہ چندرای آنکر چھپا تہا۔ یہہ پہاڑ سوار
بندیل کہنڈ کے پہاڑونکے اور پہاڑ نہین ہو سکتے۔ کیونکہ جب محمود آٹہوین شعبان
کو قنوج مین ہو۔ اور مہینہ ہنوز ختم نہو کہ وہ یہان پہاڑون پر آگیا ہو تو سوا انکی
اور پہاڑ نہین ہو سکتے۔ اگرچہ تاریخ یمینی مین جمنا کا دو دفعہ عبور کرنا نہین لکہا۔
مگر مراجعت کرنے مین پنجاب کے پانچ دریاؤنکے عبور کرنے کا بہی ذکر نہین ہے۔ اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ عبور دریا کا ذکر اکثر یمینی مین نہین بیان ہوتا۔ اوپر جو دو مقام
بیان ہوے اونمین سر سواگدہ بندیل کہنڈ مین ضرور فتح کیا ہوگا۔ یہہ مقام بندیل کہنڈ
کے راجاؤن کے تاریخ مین بڑا مشہور مقام ہے۔ اور دو صدی بعد چند بہاٹ نے
پرتہی راج دلی کے راجہ کی لڑائیون مین اس قلعہ کا ذکر کیا ہے۔ کہ اوسکی حفاظت
مین بہت سے راجہ مارے گئے۔ ساری اس مہم کی غنیمت کا حساب تو مشکل ہے
مگر پچاس ہزار لونڈی غلام تہے۔ اونکی کثرت سی لوگ کہتے ہین کہ غزنین ہندستان
کا ایک شہر معلوم ہوتا تہا۔ اور ساڑہے تین سو ہاتہی اور لباس اور نقد و جنس کا کچہہ
ٹہکانا نہ تہا۔

نوان حملہ اور تیرہوین مہم

کنور رائے راجہ قنوج اور سلطان کے باہم عہد ہو چکا تہا۔ اگر کوئی راجہ ستا رگا تو
اوسکی امداد کرونگا۔ اب کالنجر کے راجہ نندرائے اور راجاؤن کو اپنے ساتہہ لیکر قنوج کے
راجہ کو دبانا چاہا۔ اس راجہ کی اس حرکت سے کہ محمود کی اوسنے اطاعت کرلی تہی سب
راجا متنفر ہو گئے تہے۔ اور اوسپر لعنت ملامت کرتے تہے۔ جب یہہ خبر سلطان محمود
کو پہونچی تو وہ راجہ کالنجر سے لڑنے کے لئے چلا۔ وسط ہند کی پہلے وہ سیر کر ہی چکا تہا

تہا۔ مگر اوسکے آنے سے پہلے ہی راجہ کالنجر نے قنوج کے راجہ کا کام تمام کیا۔
غزنین سے جب فوج سلطان لیکر آتا تہا تو راجہ جی پال دوم جسکو پورچی پال فارسی کتابون
مین لکہا ہے۔ لشکر سلطانی کا دریا جمن پر سد راہ ہوا۔ یہہ راجہ انند پال کا بیٹا ہمیشہ سلطان
کی اطاعت کیا کرتا تہا۔ مگر شامت اعمال جو آئی۔ تو راجہ کالنجر کا طرفدار ہو گیا۔ اس دریا
کی طغیانی لشکر سلطانی کی عبور کو مانع ہوئی۔ مگر آٹہہ امیر دریا سے پار اتر گئے۔ اور راجہ
جی پال کے پوتے کو شکست دی۔ اور ملک کو تاخت و تاراج کیا۔ اور ملک کو لوٹا۔
اور بتخانونکو توڑا۔ غرض وہان سے نندرای کے ملک مین سلطان آیا۔ اس راجہ نے
بہی لڑائی کے ارادہ سے بڑا لشکر جمع کیا تہا۔ چہتیس ہزار سوار اور پینتالیس ہزار پیادے اور
چہہ سو چالیس ہاتہی جمع تہے۔ سلطان نے جو کسی بلندی پر چڑہ کر یہہ لاؤ لشکر
دیکہا تو دلمین پشیمان ہوا کہ مین یہان کیون آیا۔ خدا کی درگاہ مین التجا لایا۔ اور
فتح او سلامتی کے لئے گڑگڑایا۔ خدا کی قدرت جب رات ہوئی تو نندرای پر ایسا خوف
عظیم طاری ہوا کہ وہ سب اسباب چہوڑ چہاڑ کر فرار ہوا۔ جب دن ہوا تو سلطان نے
یہہ دیکہا۔ تو خود گہوڑے پر سوار ہو کر کمین گاہونکو دیکہا۔ لوپہر دست غارت دراز کیا۔ اور
پانچ سو اسی ہاتہی یہان سے محمود کو ہاتہہ لگے۔ غرض بعد اس فتح کے غزنین
کو مراجعت کی۔
اس مہم مین کئی باتین ایسی ہین کہ اونکا حل ہونا دشوار ہے۔ اول وہ دریا جہان
محمود اترا کونسا تہا۔ کوئی دریا جمن تجویز کرتا ہی۔ کوئی رام گنگا بتلاتا ہے۔ غرض
کچہہ تحقیق نہین۔ دوسرے کوئی پورچی پال کو نبیرۂ جی پال لکہتا ہی کوئی بیٹا بتلاتا ہی

دسوان حملہ چودہوین مہم

سنہ ۱۰۲۱ع مطابق ۴۱۲ ہجری مین سلطان کو خبر لگی کہ قیرات اور ناردین کے آدمیون نے بغاوت اختیار کی - ان دونو دیار کے باشندے بت پرست تہے - سلطان نے لشکر جمع کیا اور بہت سے آہنگر اور سنگ تراش ساتہہ لئے - اور اُن کی طرف روانہ ہوا - اول قیرات کو فتح کیا - یہہ ملک قیرات کا سردسیر تہا - وہان میوے بہت پیدا ہوتے تہے - اور ہندوستان اور ترکستان کے درمیان واقع تہا - اور وہانکے باشندے شیر پرست تہے - یہان کے حاکم نے اطاعت کی اور اسلام اختیار کیا - اور باشندے بہی اپنے حاکم کی تقلید کر کے مسلمان ہوے - حاجب علی بن ارسلان یا صاحب علی بن ایلار کو ناردین کے فتح کرنے کے لئے بہیجا - اوسنے قلعہ کو سر سواری فتح کر لیا اور اسمقام پر ایک قلعہ بنوایا - اور علی قدر بن سلجوقی کو یہان کا حاکم مقرر کیا اسلام نے اس ملک مین اشاعت پائی - اور سنہ ۴۱۲ ہجری مین سلطان کا شمیر کیطرف بڑہا - اور مستحکم قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا - اور ایک مہینہ اوسمین بسر کیا - مگر قلعہ کو ایسا مستحکم اور بلند پایا - کہ اوسکا فتح کرنا اپنے احاطہ قدرت سے باہر دیکہا - یہان سے لاہور اور باگر کی طرف گیا - اور چارون طرف ملک کو تاخت و تاراج کیا - اب چونکہ جیپال کا پوتا ضعیف ہو گیا تہا - اور اجمیر کے راجہ کے پاس بہاگ گیا تہا - اسلئے تمام صوبے لاہور کے علاقہ کو فتح کر لیا - اور ملک غزنین مین داخل کر لیا - اور ایک مسلمان حاکم صوبہ پنجاب کا مقرر کیا - اور دریاے اٹک کے جانب مشرقی پر فوج اسلام کی رہنے کی یہہ پہلی بار تہی - اور یہی اہل اسلام کے سلطنت کی ہندوستان مین بنیاد تہی - اس مہم کے نسبت بہت سے محققین کو اشتباہ ہے - اول قیرات اور ناردین کے صحیح نام اور مقام کے دریافت کرنے مین بہت

کوشش کی گئی - فارسی تاریخون مین نام ایسی بے پرواہی سے لکہتے ہین کہ وہ
کچہہ سے کچہہ ہو جاتے ہین - اب دونو مقامونکے نام مختلف طرح سے لکہے ہین -
کوئی قُرَیْث کہتا ہے اور کوئی قیرات اور ناردین لکہتا ہے - غرض بعد تحقیق کے یہہ
صحیح معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قیرات اور ناردین کا وہ ملک ہے جسمین سُوات اور باجور
اور ایک حصہ کافرستان کا واقع ہے - طبقات اکبری کا بیان ایسا ہے کہ جس سے
کچہہ شبہہ نہین رہتا کہ حقیقت مین یہی ملک ہے - اور بہت سے بودہ موجود ہین
جو یہان کی شیر پرستی کی شہادت دیتے ہین - بدہ کا نام شاکی سنگہ تہا سنگہ
شیر کو کہتے ہین - اسلئے مسلمانون نے بودہون کو شیر پرست لکہا ہے -

گیارہوان حملہ پندرہوین مہم

سنہ ۱۰۲۴ع ۴۱۳ ہجری مین راجہ کالنجر کے تادیب کے واسطے سلطان محمود نے لاہور سے
قصد پہر کیا - جب سلطان گوالیار پر پہونچا اور وہان کا محاصرہ کیا - چار روز بعد
راجہ نے امان مانگی - اور پینتیس ۳۵ ہاتہی نذرانہ مین بہیجے - سلطان نے امان دی
اور کالنجر کی طرف روانہ ہوا - یہہ قلعہ سارے ہندوستان مین استحکام کے اندر اپنا
نظیر نہ رکہتا تہا - اوسکا بہی محاصرہ کیا - مگر نندراے نے تین سو ہاتہی ہدیتاً بہیجے -
اور امان چاہی - ان ہاتہیون پر فیلبان نہ تہے - پادشاہ نے ترکون سے کہا
کہ ان پر چڑہو - ترک اونکو پکڑ پکڑ سوار ہونے لگے - ہندو اونکو بڑا تعجب ہوا - راجہ
نے ہندی اشعار سلطان محمود کی تعریف مین لکہکر بہیجے - پنڈتون سے اوسکے
معنے پوچہے - اور راجہ سے بہت خوش ہوا - اور اوسکو حاکم پندرہ قلعونکا مقرر کیا
راجہ نے بہی بہت سے جواہرات اور زر نقد اور اسباب اوسکو پیش کش کئے - سلطان

اب غزنین کو واپس آیا۔
اب محمود کا دل لوٹ مار کے حملون سے بہر گیا تہا۔ اور ایسی مہمون مین اوسکو مزہ
نہ آتا تہا۔ قنوج کے فتح کے بعد جو حملے اوسنے کئی وہ اپنی خوشی سے نہین کئے۔
بلکہ بمجبوری تہے۔ اب ساری توجہ اس بات پر تہی کہ اسلام کی اشاعت مین
گو وہ کوئی بڑا آدمی نہ شمار کیا جائے۔ مگر یہہ بات تو حاصل ہو کہ ... بت
پرستی کے حق مین وبا سمجہا جاوے۔ اور بت شکن نام پائے۔ اسلئے اوسنے
ارادہ سومنات کا کیا۔

بارہوان حملہ سولہوین مہم

(۳۰) یہہ حملہ سومنات پر اہل اسلام کا ایک مشہور جہاد ہے۔ آب تو ہندوستان کے
لوگ سومنات کا مقام بہی نہین جانتے۔ لیکن وہ اوسوقت مین بڑے تیرتہون
مین گنا جاتا تہا۔ گرہن کے دن لاکہون آدمی دور دور سے یہان آتے تہے۔
اور ہندؤنکا یہہ اعتقاد تہا کہ روحین بدن سے جدا ہوکر سومنات کے خدمت مین
مسئلہ آوا گون کے موافق آتی ہین۔ اور سمندر کا جوار بہاٹا نہین ہوتا۔ بلکہ
سمندر اوسکی پرستش مین اوٹہتا بیٹہتا ہے۔ مقام اس مندر کا وہان ہے جہان
اب جزیرہ نما گجرات مین بہا بری وار ہے۔ وہ مہادیو کا مندر تہا جس مکان
مین سومنات تہا۔ وہان باہر کی روشنی نہ آتی تہی۔ جواہر اور الماس جو در و دیوار
مین جڑے ہوئے تہے۔ اور جڑاؤ قندیلون مین لگے ہوئے تہے۔ اونکی جوت اور
جگمگاہٹ سے دن رات وہان برابر تہے۔ ایک زنجیر مین چراغ لٹکتا تہا۔ رات
دن جلتا تہا۔ چپن ۵۶ ستون مرصع جواہرات کے لگے ہوئے تہے۔ دو سو من سونے

کی زنجیر لٹکتی تھی - اوسمین گھنٹہ لٹکتا تہا - جسوقت پوجا کا وقت ہوتا تہا - وہ
بجاتا تہا - اوسکے مصارف کے واسطے دو ہزار گانو معاف تھے - دو ہزار پنڈے وہان محافظت
کے واسطے متعین تھے - دروازہ کے سامنے سومنات کھڑا تہا - پورے پانچ گز لنبا تہا
دو گز زمین کے اندر اور تین گز زمین کے باہر - گنگا اگرچہ چھہ سو کوس پر ہے - مگر
روز وہان سے گنگا جل آتا تہا - اور اوسی اشنان سومنات کا ہوتا تہا - پانچ سو
گائنین اور تین سو گوئیے تہے کہ پوجا کے وقت بھجن گاتے تہے - اور ناچتے تہے -
وہ دولت اس مندر مین جمع تھی کہ کسی راجہ کے خزانہ مین نہو گی - غرض جب
اس مہم سومنات کی غزنین مین تجویزین ہونے لگین - تو ہزار دن مسلمان ترکستان
اور اور ملکون سے حرارت مذہبی کے جوش سے ساتھہ ہو لئے - اونکی نہ تنخواہ تھی
نہ دربار ہہ فقط غنیمت کی امید ہمراہ تہی - ماہ ستمبر ۱۰۲۴ع ۴۱۴ ہجری مین یہہ فوج غزنین سے
روانہ ہوئی - اور ماہ اکتوبر مین ملتان مین پہونچی - اب یہان ملتان سے راستہ
بالکل جنگل ہی جنگل تہا - نہ راہ مین آدمی ملتا نہ کہانا پینا - تیس ہزار اونٹون
پر پانی اور غلہ لادا گیا - اور ہر سپاہی پر تاکید تھی کہ وہ اپنے کہانے پینے کا سامان
رکھہ لے -

غرض یہہ سب سامان درست کر کے اس لق و دق میدانون کو لپیٹ کر اجمیر
کے پاس پہونچا - اگرچہ کوئی راجہ ایسا تہا - کہ سلطان کے ارادہ سے واقف تہا -
مگر کوئی یہہ نہ سمجہتا تہا کہ یہہ طوفان ہمیز بجلی کی طرح آن پڑیگا - اور پہاڑ کیطرح
آن اڑیگا - اب راجہ اجمیر نے سوا بہاگنے کے کوئی اپنا چارہ نہ دیکہا - راجہ بہاگا -
دار الخلافہ خالی ہوا - اوسکا ہر ایک گہر بے چراغ ہوا - سامنے تارا گڈہ کا قلعہ نظر آیا -

مگر محمود نے اوسکے محاصرہ کو بے سود جانا - اپنا سیدہا سفر منزل بمنزل طی کرنا شروع کیا - راہ مین جو اور قلعے پڑے اونکو ٹہوکرا تا ہوا چلا گیا - گجرات کے مشہور شہرون مین سے اول وہ انہل واڑہ مین پہونچا - اگرچہ راجہ یہانکا بڑا راجہ تہا - مگر سلطان محمود کے سامنے سے بہاگ گیا - یہہ ایک فتح نمایان اہل اسلام کو حاصل ہوئی - مگر محمود نے کچھہ اسکا خیال نکیا - سیدہا سومنات کے دہن مین چلا گیا - خدا نے اوسکو منزل پر پہونچایا - سمندر کے کنارہ پر ایک قلعہ عالی شان نمودار ہوا - سر اوسکا آسمان سے باتین کر رہا تہا - پانون مین اوسکے سمندر لوٹ رہا تہا - فصیلون پر جگہہ جگہہ پہرہ بندی تہی - جب مندر والون نے دیکہا کہ نشان محمودی لہرا رہا ہے - اور اوسکے ساتہہ یہہ ساز و سامان اور لاؤ لشکر موجود ہی - تو دیوارون پر کہڑے ہو ہو کر یہہ پکار پکار کر کہتے کہ تم اپنے لشکر کے گہمنڈ پر ہم کو لوٹنے آئے ہو اسکی تمکو خبر نہین کہ ہمارے دیوتا سومنات نے تمکو یہان بلایا ہے - سارے ہندوستان مین سوالے مندر بت تم نے توڑے ہین - اب اوسکے عوض مین ہمارا یہہ دیوتا تمہاری گردنین توڑیگا - ایلچی ایسی ایسے پیغام ہی محمود پاس لائے مگر اوسنے کان لگا کر سنا ہی نہین کہ کیا کہتے ہو - تیوڑی بدلکر منہہ پہیر لیا - جب دوسرا دن ہوا تو محمود نے اپنے تیراندازونکو فصیل کے پہرہ والون سے جا بہڑایا - ان تیراندازون نے وہ تیر برسائے کہ ہندؤن کو فصیل چہوڑتے ہی بنی - پہر ہندو اپنے دیوتا کے قدمون پر گر پڑے - اور گڑگڑا کے روئے - یہہ روتے ہی ہے کہ مسلمان جہٹ سیڑہیان لگا - کمندین ڈال فصیلون پر چڑہ گئے - اور تکبیر کے نعرے مارنے شروع کئے - راجپوتونکا حال یہہ ہی کہ جیسے وہ جلد سرد ہو جاتے ہین - ویسی ہی جلد حرارت

مین بہرآتے ہین - غرض غیرت سے خون اونکا جوش مین آیا - اور مسلمانون سے ایسا
لڑے کہ اونکے پیراوکھیڑ دئے - مسلمان بہت نقصان اوٹھا کر لوٹے پہرے مسلمانون نے
تیسرے روز پہر حملہ کیا - اور بہت سا نقصان اوٹہایا - اور جب محمود نے بڑے زور سے حملہ کیا
اور زینے لگا کر فصیل پر لشکر چڑہایا - تو مندر والون نے اپنی بہادری سے اونکو سر کے بل گرایا
استے خوب معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے مندر کی حمایت مین آخر دم تک لڑنے کو موجود ہین -
اب آس پاس کے راجہ مندر چھوڑانے کے لئے جو جمع ہوئے تہے اونہون نے باہر اپنے
لشکرون کی صفین آراستہ کین - مجبوری محاصرہ چھوڑ کر انسے دشمنون سے لڑنا پڑا -
دونو لشکرون مین لڑائی شروع ہوئی لڑائی ترازو کی تول تہی - یہہ نہ معلوم ہوتا تہا کہ
کسطرف کا پلہ بہاری ہے - کہ ہندون کیطرف انہل واڑہ کا راجہ بہت سی فوج لیکر
آموجود ہوا - اب ہندؤن کا پلہ بہاری معلوم ہونے لگا - اور یہہ وہم ہونے لگا
کہ لشکر اسلام ضعیف ہوگیا - سلطان محمود مضطرب ہوا - ایک سناٹے کے عالم مین تہا
کہ یہہ بہی کیا خدا دکہاتا ہے - خدا کی درگاہ مین التجا لایا - اور عجز و نیاز سے دعائین مانگین -
بعد ازان گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے فوج کے دل بڑہانے لگا - سپاہ جو اتنے دنونسے سلطان
محمود کے پار کاب لڑی ہووہ ایسے وقت مین چہوڑ کر کہان جا سکتی تہی - غرض سب
نے یکدل و جان ہوکر اور تکبیر کہکر ایسا قدم بڑہایا - کوئی اوسکو روک نسکا - پانچ ہزار
ہندونکو قتل کر ڈالا - ہندو بہاگ کر مندر مین گہسنے لگے - اور ایسی ہیبت لشکر اسلام اونکے
دلمین بیٹھی کہ مندر کے سپاہیونکو بہی بچنے کی امید نرہی چار ہزار سپاہی دل کڑا کر کے باہر نکلے اور کشتیون مین بیٹھکر
نکلنا چاہا کا ارادہ کیا مگر محمود نے اونکی بہاگنے کے واسطے کشتیان چہوڑین - اونمین سے کچھ
مارے گئے - کچھ جان بچا کر چلے گئے - کچھ ڈوب کر مرگئے -

بعد اس فتح کے محمود مندر کے اندر داخل ہوا۔ اور سومنات کی ناک تبر سے اڑادی۔ اور
توڑنے کا حکم دیا۔ تو پجاری بیچارے دوڑکر پانون مین گر پڑے۔ اور عرض کرنے لگے
اگر جناب عالی اس مورت کو نہ توڑین تو اوسکی عوض مین جسقدر روپیہ فرماین ہم
لوگ اوسکو نذر دین۔ یہہ بات سنکر سلطان نے کچھہ تامل کیا۔ اور پھر فرمایا کہ میرے
نزدیک بت فروش نام پانے سے بت شکن نام پانا بہتر ہے۔ یہہ کہکر اوس پجگیری
مورت پر ایک گرز ایسا مارا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ حسب اتفاق اوسکے پیٹ مین اسقدر
ہیرے موتی اور جواہرات بیش بہا نکلے کہ اوس خزانہ کی اوسکے آگے کچھہ اصل نتھی۔
یہہ دیکھکر محمود باغ باغ ہو گیا۔ دو ٹکڑے اوسکے مدینے بہیجے۔ دو غزنین کو بہجوائے۔
ایک اونمین سے جامع مسجد مین اور ایک دیوان عام کے دروازہ پر ڈال دیا۔ کہتے ہین
کہ اس مہم مین کم از کم دس کروڑ روپیہ کا مال اوسکو ہاتھہ آیا ہوگا۔ ایسی غنیمت عمر بہر ہاتھہ
نہین لگی تھی۔ انہل واڑہ کا راجہ گنڈابہ کے قلعہ مین پناہ گیر ہوا۔ یہہ قلعہ سمندر مین
تہا۔ جب سمندر کا پانی اترتا۔ تو اوس تک رسائی ہوتی۔ محمود نے لشکر بہیجا۔ اوسنے
قلعہ فتح کرلیا۔ مگر راجہ ہاتھہ نہ آیا۔ بعد ان فتوحات کے محمود انہل واڑہ مین آیا۔ اور
ساری برسات یہین کاٹی۔ اسملک مین آب و ہوا کی صفائی۔ اور آدمیون کی
حسانت اور دل آرائی۔ اور زمین کی شادابی اور پانی کی روانگی کو دیکھہ کر یہہ خطہ اوسکو
پسند آیا۔ اور یہہ ارادہ کیا کہ غزنین مسعود کو دیدیجیے۔ اور اپنا یہان جدا دار الخلافہ بنائیے۔
اور سلطنت کو بڑہائے۔ محمود کی اس عالی حوصلگی کو دیکہنا چاہیے کہ وہ سکندر ذوالقرنین
بنا چاہتا تہا۔ یہان رہنے سے یہہ مطلب تہا۔ کہ جہازونکا بیڑا تیار کرے۔ اور لنکا
اور پیگو کو فتح کرے۔ اور وہان کے سونے اور جواہرات کے کانون سے متمتع ہو

غرض ان خیالات سے یہان رہ جانے کا ارادہ کیا تہا۔ مگر اوسکے مشیرون نے ادسے
ڈہیلا کردیا۔ اوہنون نے عرض کی کہ خراسان کو کس محنت اور جانکاہی سے صاف
کیا۔ اوسکو چہوڑنا۔ اور گجرات کو دار السلطنت مقرر کرنا مصلحت ملکی نہین ہی۔ اس بات
کو سلطان نے مان لیا۔ اور مراجعت کا ارادہ کیا۔ اور فرمایا کہ کسی ایسے شخص کو منتخب
کرو کہ جسکو یہان مملکت اور حکومت سپرد کر جائین۔ بہت امیرون نے آپسمین مشورہ
کیا۔ اور عرض کیا کہ اس ملک مین پہر ہمارے آنے کا اتفاق نہ ہوگا۔ یہین کے کسی
شخص کو حاکم مقرر کرنا چاہیے۔ اہالیان سومنات سے اس معاملہ مین کچہہ گفتگو ہوئی۔
اوہنون نے کہا کہ سب سے اچہا حسب و نسب اس ملک مین ذاب شلیمون کا ہی۔ اور
اوہنین سے ایک شخص یہان ریاضت مین مشغول ہے۔ اگر اوسکو یہان کی سلطنت
عنایت کیجئے تو بہتر ہے بعض نے کہا کہ یہہ دابشلیم بڑا تندخو ہے۔ یہہ ریاضت اوسکی عصمت
بی بی از بے چادری ہے جب اوسکو لڑائی جہگڑے سے ملک ہاتہہ نہ آیا۔ تو یہہ سوانگ بہرا۔
ایک اور دابشلیم ہے وہ بہت عاقل اور دانا ہی۔ اور ایک دیار مین حاکم بہی ہی۔ اور سب
اوسکی بات مانتے ہین۔ اگر سلطان اوسکے نام فرمان بہیجے تو وہ سر آنکہون سے حاضر ہو
وہ یہان خوب راج کریگا۔ اور آپکا خراج اور باج ادا کرتا رہے گا۔ سلطان نے ارشاد فرمایا کہ
کسی ملک کے حاکم کو یہان بلا کر راجا بنانا مناسب نہین۔ دابشلیم مرتاض ہی کو یہان
کا پادشاہ بنا دیا۔ اس دابشلیم نے عرض کی کہ ایک دابشلیم میرا دشمن ہے۔ جسوقت حضور
یہان سے تشریف فرما ہوے وہ مجہے دبا کر ملک چہین لیگا۔ اسلئے بہتر ہے کہ اوسکو میرے
حوالہ کیجئے۔ سلطان نے اس دابشلیم کا ملک لے لیا۔ پہلے یہان دستور تہا کہ پادشاہ کو مارا
نکرتے تہے۔ بلکہ اپنے تخت کے نیچے نہایت تنگ اور تاریک گہر بناتے۔ اور اوسکے اندر

ایک سوراخ رکھتے۔ اوسی مین سے دانہ پانی راجاؤن کو قید کرکے دیتے۔ ابتک یہہ
مکان تیار نہ تہا۔ اسلیئے دابشلیم مرتاض نے عرض کی کہ دوسرے دابشلیم کو آپ ہمراہ لیجایئے
اور جب مین مانگون تو اوسے میرے حوالہ کیجیے۔ مگر خدا کی قدرت جب یہہ دابشلیم غزنین سے
گجرات کو آیا تو دابشلیم مرتاض اندہا ہوگیا تہا۔ اسلیئے وہی قیدی گجرات کا راجہ ہوا۔
اور جو گہر اوسکے قید کرنے کے لیئے بنایا تہا اوسمین یہہ دابشلیم مرتاض قید ہوا۔ سچ ہے
چاہ کن را چاہ درپیش۔

اب جیسا اس ملک مین آنا دشوار تہا ایسا ہی اوٹہا جانا مشکل تہا۔ جس راہ سے آیا تہا۔
وہان اجمیر اور انہل واڑہ کے راجاؤن کی فوجین کمین مین بیٹہی تہین۔ سلطان کی
فوج نے کیسے کچہہ مصائب اوٹہائے تہے۔ اور کیا کیا لڑائیان لڑی تہین۔ اوس سببسے
وہ کم ہوگئی تہی سلطان جنگ کرنی مصلحت نہ جانتا تہا اسلیئے وہ اوس راہ سے نہ گیا
جس راہ سے آیا تہا۔ بلکہ بیابان اور ریگستان سندہ کی راہ اختیار کی۔ اور ملتان جانے
کا قصد کیا۔ راہبر ساتہہ لیئے۔ مگر راہبر نے راہ نہ بتائی۔ بلکہ راہ سے بے راہ
اور گمراہ کیا۔ اور ایسی راہ پر ڈال دیا جہان پانی کا پتا نہ تہا۔ جب رات دن سفر ہوا۔
اور پانی نملا۔ تو ایک تلاطم سارے لشکر مین پڑ گئی۔ راہبر سے پوچہا کہ پانی کہان
ملے گا۔ اوسنے جواب دیا کہ مین سومنات کا فدائی ہون۔ تجہے اور تیرے لشکر کو اس
جگہہ لایا ہون کہ بن پانی مارون۔ سلطان نے غضب مین آکر اوسکو وہین مارڈالا
پانی کی تلاش مین ادہر ادہر پہرتا تہا کہ مرغان آبی نظر آئے۔ اسے یقین ہوا کہ جہان
یہہ جانور ہون وہان پانی ضرور ہوگا۔ غرض اوسنے ایک چشمہ کا پتا مشکل سے ملا۔
اس عرصہ مین بہت سے آدمی مرگئے۔ کچہہ دیوانے ہوگئے۔ راہ کی مصیبتون کی بیان

کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیے - خلاصہ یہہ ہی کہ ملتان کی راہ سے سلطان غزنین مین پہونچ گیا - اور اسی سال مین خلیفہ القادر باللہ عباسی نے اوسکو لقب کہف الدولت والاسلام عطا فرمایا - اب اس مہم مین یہہ باتین قابل غور کے ہین - اول گندا بہ جسمین راجہ انہل واڑہ کا جاکر چہپا کیا مقام ہے - فارسی تاریخون مین اوسکے نام مختلف طرح لکھے ہین مگر غالبا وہ کہاندا واڑ کا ٹہیاواڑ مین ہے - دوم سومنات کی تحقیقات جو تاریخ فرشتہ مین لکھی ہے کہ وہ مرکب سوم اور نات سے ہے - اور سوم نام پادشاہ کا ہی جسنے اوسے بنایا تہا اور نات اوس بت کا نام ہے - یہہ دونو علم ملکر نام بت اور بتخانہ اور شہر کا ہو گیا ہے اور نات کے معنی ہندی مین بزرگ کے ہین - اوسنے قیاس جگناتہہ پر کیا ہی - مگر یہہ اوسکی غلطی ہی - اصل یہہ ہے کہ سنسکرت مین سوم چاند کو کہتے ہین - مہادیو کی پرستش اس سوم نات کے نام سے بہی کیجاتی ہے - اسلئے اوسکو سومنات کہتے تہے - چاند کی پہلی اور چودہوین تاریخ کو اوسکا اشنان بڑے دہوم دہام سے ہوتا تہا شاید اسلئے اوسکو سومنات کہتے تہے - پہلے مورخون نے کچہہ اس بت کے اعضا اور خط و خال نہین بیان کئے - وہ لنگ کی شکل تہا - اوسمین آنکہہ ناک کچہہ نتہی اور لنگ ٹہوس ہوتا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مورخوں کا لکہنا کہ تبر سے ناک اڑائی - اور گرز سے پیٹ کو توڑا - اوسمین سے جواہرات نکلے غلط ہے - بلکہ فرخی بیہقی کا لکہنا صحیح معلوم ہوتا ہے - اوسکے سر کے اوپر یعنی لنگم پر سونے کی پوشش اور جواہرات جڑے ہوئے تہے - غرض اس سومنات کی تحقیقات اور سومنات کے دروازہ کے اکہیڑ کر لیجانے کے بابت مین جو تحقیقات ہوئی ہین اونکی گنجایش اس مختصر مین نہین ہے -

سترہوین مہم

(... بعدان تکالیف کے بہی سلطان محمود کو چین نصیب نہوا- اور ایک دفعہ ہندوستان
مین آنا پڑا- سومنات سے جب واپس آتا تہا- تو سپاہ محمود کے تکلیف رسان اور مزاحم جود کے
جاٹ ہوے تہی- وہ بہت سی فوج لیکر ملتان کی طرف گیا- اور ایک بیڑہ چودہ سو
کشتیون کا بنوایا- اور ہر کشتی مین تین شاخ آہنین لگائین دو داہر اودہر اور ایک
پیشانی پر غرض یہہ کشتیان ایسی بنین کہ جو کوئی اونکے سامنے آئے- وہ ٹکڑے ٹکڑے
ہوجاے- ہر کشتی مین تیس تیر انداز تہے اور اون پاس تیر او نفط اور قارورہ موجود تہے
اس بیڑے مین سوار ہوکر جاٹون پر حملہ کیا- جاٹون نے اس بیڑہ کی خبر پاکر اون
جزیرون مین پناہ لی جو دریا اٹک کے چہوٹے چہوٹے دہارون سے نکلگئے تہے- اور وہ
دہارین پایاب نہ تہین- اور اونکے ذریعہ سے جزیرون مین آمدرفت اور دشمن کے
صدمہ سے بچنا آسان تہا- جاٹون نے بہی بعض کہتے ہین کہ چار ہزار اور بعض کہتے
ہین کہ آٹہہ ہزار کشتیان تیار کرائین- اور خوب مسلح ہوکر اونہین مسلمانون سے لڑنے
کے لئے آمادہ ہوئے- اب یہہ دونو بیڑے آپسمین خوب لڑے- جو کشتی جاٹون کی
محمود کی کشتی پاس آتے تہی- وہ ان آہنین شاخون سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی
تہی- بہت سی جاٹ ڈوب کر مر گئے- اور بعض تلوارون کے نیچے آئے- اب فوج سلطانی نے
وہان پہونچی- جہان اونکے اہل و عیال چہپے تہے- اور اون سب کو قید کرلیا- بعد
اس فتح کے سلطان غزنین کو پہر آیا-

اب محققین تاریخ اسمین شبہ نہین کرتے کہ سلطان محمود جاٹون سے لڑنے آیا-
کیونکہ لاہور کی سلطنت بگڑنے پر یہہ جاٹ ضرور متمرد ہوئے ہونگے- اور زور پکڑکر لوٹ
مار شروع کی ہوگی- بلکہ ایک فقرہ کامل التاریخ مین یہہ لکہا ہے کہ مسلمانون کی ریاست

منصورہ پر حملہ کیا۔ اور وہاں کے رئیس کو مجبور اس امر پر کیا کہ اپنے مذہب سے انحراف کرے۔ مگر یہہ تحقیق نہیں کہ وہ پہاڑ زمین ملتان کے پاس کہاں سے کہاں تک پہیلے ہوئی تہے۔ غالباً اونکا ماوا الجاوہی سلسلہ پہاڑ کا ہوگا جو نمکسار کا مشہور ہے۔ شاید وہ اوسوقت شمال او مشرق میں زیادہ پہیل گئے ہونگے۔ جو مقابلہ اونہونے محمود سے کیا۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی صاحب قوت ہوگئے تہے۔ اس بیڑے کے بابمیں بہت گفتگو اور شبہے محققین کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے دریا ایسا وسیع نہا کہ یہہ بیڑہ سما سکتے۔ کوئی کہتا ہے اسقدر کشتیونکا جمع ہونا ممکن نہا ایک بڑا اعتراض یہہ کرتے ہیں کہ محمود نے گجرات سے مراجعت کی ہوئی یہہ سختیاں اور مصیبتیں اوٹہائی تہیں۔ مگر اوسوقت اوسنے دریاے سندہ سے کیوں فائدہ نہ اوٹہایا۔ اور اوسنے اپنی مصیبتونکو کم نکیا اگر وہ ایسا بیڑا اوسوقت بنا تا تو بہت کام آتا۔ اور یہہ بہی نہا کہ محمود اس راہ سے واقف نہا۔ محمد بن قاسم کی مہمات اور افغانونکی خبرت سے وہ ضرور محمود کو معلوم ہوگا۔

سلجوقیوں اور ایران کا فتح کرنا

غرض یہہ آخر مہم سلطان محمود کے ہندوستان پر تہی۔ پہر وہ سلجوق قوم سے لڑتا رہا۔ یہہ ایک قوم ترک کی تہی۔ غرض اس قوم کو اوسنے پہر اطاعت پر مجبور کیا۔ اور اونکی سرکشی کا بالکل سر کاٹا۔ اور پہر ایران کو فتح کیا۔ یہہ فتح عظیم اوسکو ایسی نصیب ہوئی کہ اوسکا نیر اقبال اپنے اوج پر پہنچ گیا۔

سلطان محمود کی وفات

(۳۳) ۲۳ ربیع الاول ۴۲۱ ہجری مطابق ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء کو ۶۳ برس کی عمر میں ۳۳ برس سلطنت کی بعد پیمانہ عمر لبریز ہوا۔ مرض نے ایسا زور پکڑا کہ زندگی کی آس نرہی۔ مرنے سے پہلے حکم دیا کہ سارے جواہر خانے اور دولت کی خزانے باہر لاکر سجاؤ۔ جسوقت ایک میدان میں شامیانے کے نیچے یہہ نفائس سجائے گئی۔ وہ ایک چمن معلوم ہوتا تہا۔ وہ سلطان محمود جو اقبال کے گہوڑے پر ہمیشہ سوار رہتا تہا۔ ایک پالکی میں پڑا ہوا وہاں آیا۔ چہرہ پر مردنی کی زردی چہائی ہوئی تہی۔ چار سوار ارکان سلطنت ایک سکتے کے عالم میں کہڑے تہے محمود چاروں طرف ان چیزونکو دیکہتا تہا اور سوآہیں بہرتا تہا اور روتا تہا بعد ازاں حکم دیا

کہ اصطبل سے اسپان تازی اور فیل خانہ سے فیلان کوہ پیکر اور شترخانہ سے شتران قوی ہیکل منگائین جائین ۔ یہہ ہی صبح چہوٹا مین ایک طلسم کا عالم دکہارہے تہے ۔ اونکو ہی دیکہہ دیکہ کر زار زار رویا ۔ مگر حیف ہے کہ اسوقت ایک پیسا ہاتہہ اوٹہا کر کسی کو نہ دیا ۔

حکایات دلچسپ جو محمود کی خصلت اور عادت اور انتظام مملکت سے متعلق ہین

آخر عمر مین سلطان کو خبر ہوئی کہ ایک شخص نیشاپور مین دولت رکہتا ہے ۔ اوسکی حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا ۔ جب وہ حاضر ہوا ۔ تو سلطان نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تو ملاحدہ اور قرامطہ مین سے ہے ۔ اوسنے جواب دیا کہ مین نہ ملحد ہون نہ قرمطی ہون ۔ یہہ دو تو عیب نہین مگر ایک بڑا بہاری عیب یہہ ہے کہ مین دولتمند ہون جو کچہہ میرے پاس ہے وہ حضور لے لین ۔ مگر مجھے بدنام نکرین ۔ سارا مال اوسکا لیکر فرمان اوسکے ایماندار ہونے کا سلطان نے لکہہ دیا ۔

ایکدفعہ سلطان پاس ایک دادخواہ آیا ۔ اوسپر التفات فرما کر حال پوچہا وہ بولا میرا حال اس جلسہ مین کہنے کے قابل نہین ۔ خلوت مین چلیئے تو عرض کرون ۔ اوسوقت سلطان خلوت مین لے گیا ۔ وہان عرض کی کہ آپکا خواہرزادہ میری بی بی کے پاس آتا ہے ۔ اور شب بہر رہتا ہے ۔ اور مجھے مار کر نکال دیتا ہے ۔ اسکا انصاف آپ کے اعیان دولت سے چاہا ۔ مگر کسی نے کچہہ نہ سنا ۔ اب آپ انصاف کیجیے ۔ نہین خدا انصاف کرنے والا ہے ۔ اس کہنے سے سلطان کو رونا آگیا ۔ اوسنے کہا کہ تو نے مجہہ سے پہلے کیون نہ کہا ۔ اوسنے عرض کیا کہ بہلا میرے تئین یہان کون آنے دیتا ہے ۔ آج بہی معلوم نہین کہ کیا اتفاق ہے کہ مین حضور تک پہونچ گیا ۔ سلطان نے فرمایا کہ جسوقت وہ شخص تیرے گہر میں

آئے ۔ مجھے اطلاع کر ۔ اور اوسکو اطلاع کرنے کا طور بہی بتلادیا ۔ غرض تیسرے روز دادخواہ
پہر آیا ۔ محمود تلوار ہاتہہ مین لے اوسکے ساتہہ ہولے اور مکان پر اوسکے پہونچا ۔ دونو سیاہ کارون
کو سوتے پایا ۔ اور چراغ گل کرایا ۔ اور ایک تلوار کا ہاتہہ اوس مرد پر ایسا لگایا ۔ کہ قصہ پاک
ہوا ۔ پہر اوسکا منہہ دیکہکر خدا کا شکر بجالایا ۔ اور پانی مانگا ۔ اور خوب ڈگڈگا کر پیا ۔ اور
اولٹا چلا ۔ اوس شخص سے کہا کہ تم آرام سے سوؤ ۔ اوس آدمی نے چراغ بجہانے اور پانی
مانگنے کا سبب پوچہا ۔ اوسپر فرمایا کہ چراغ گل کرنے کا سبب یہہ تہا ۔ کہ اوسکا منہہ دیکہنے
سے محبت کا خون جوش نہ کر آئے ۔ اور پانی مانگنے کی وجہ یہہ تہی کہ جسوقت سے یہہ
بات مین نے سنی تہی قسم کہائی تہی کہ جب تک اس ظلم کو دور نکرونگا کہانا پینا مجہے حرام
ہے ۔ تین روز تک اسی انتظار مین بسر ہوے ۔ اب تو آیا ۔ اور شر و فساد دور ہوا ۔ پیاس
کی شدت تہی اوسکو بجہایا ۔

عراق کی فتح پر تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ وہان کے شرقی بیابان مین ایک قافلہ سوداگرون
کا لٹ گیا ۔ ایک عورت روتی دہوتی فریاد لیکر محمود پاس آئی کہ میرا بیٹا مارا گیا ۔ اور
سب اسباب مال غارت ہوا ۔ یہہ فریاد سنکر محمود نے فرمایا کہ ملک دور و دراز ہے ۔ اسکا
انتظام دشوار اور مشکل ہے ۔ عورت نے دل کڑا کرکے یہہ کہا کہ جب تجہسے دور کے ملکون
کا نظم و نسق نہین ہو سکتا تو پہر کیون ملکونکو فتح کرتا ہے ۔ اس بات کو خوب یاد رکہہ
کہ اونکی حفاظت اور حراست کی جوابدہی تیرے ذمہ ہوگی ۔ اس لعنت ملامت سے
محمود نادم ہوا ۔ عورت کو بہت کچہہ دے دلاکر راضی اور رخصت کیا ۔ اور آیندہ ایسا انتظام
کیا کہ قافلہ کا لٹنا موقوف ہوا ۔

محمود کی سپاہ

اوسکی سپاہ مین ترکی تاتاری عربی ایرانی ہندی سب قومون مین سے ملازم تہے۔ اسلئیے بہتر معلوم ہوتا ہی کہ ان قومونکا مختصر حال بیان کیا جاے۔ ترکی غزنین مین فتحمند ہوکر نہین آے۔ بلکہ لونڈی غلام بنکر آے۔ مگر اونہون نے اپنی وفاداری اور ایمانداری اور جوانمردی ایسی دکہائی۔ کہ معتمد کامون مین مقرر ہونے لگے۔ اور ایک اعتماد کا سبب اور بہی تہا۔ کہ وہ کچہہ اس ملک سے تعلق نہ رکہتے تہے۔ بلکہ بیگانہ تہے۔ تاتاری اور اہل عرب خانہ بدوش اور سپاہی ہونے مین برابر تہے۔ مگر تاتاریون کا دماغ اہل عرب کا سا بلند نہتہا۔ وہ سپاہیانہ کامون سے مناسبت رکہتے تہے۔ علم مین فہم و ذکا اونکا کند تہا۔ اہل عرب نے دین اور قانون اور علم اور حکمت کے صورتون کو بدل دیا۔ اور بہت کچہہ اوسمین بڑہایا۔ مگر اہل تاتار نے ان کامون مین سے ایک کام نہیں کیا۔ وہ جوانمرد سیدہے سادے سپاہی تہے۔ اہل ایران غضب کے تہے۔ اونمین چالاکی تاتاریون کی سی تیز فہمی اہل عرب کی سی تہی۔ فن فریب ہندوستانیونکا سا آتا تہا۔ یہہ سب باتین اونکی ذات مین ایسی جمع ہوئی تہین۔ کہ وہ ملکی کامون مین سب سے سبقت لیگئے۔ محمود غزنوی کے جو دو بڑے وزیر ابو العباس اور حسن میمندی تہے۔ یہہ دونو ایرانی تہے۔ یہہ ایرانیونکی استادی تہی کہ مسلمانون مین اونکی زبان نے رواج پایا۔ اور ہندوستان مین دربار کی وہی زبان مقرر ہوئی۔ جو ہندی سپاہ تہی۔ اوسنے بعد انتقال سلطان محمود کے معرکے اچہے مسلمانون کی طرف ہوکر گئے۔

محمود کا علمی شوق اور فردوسی اور شاہنامہ

باوجود اس سپاہی ہونے کے محمود کو علوم اور فنون کا بڑا شوق تہا۔ اس خوبی میز کوئی پادشاہ اوس سے سبقت نہین لیگیا۔ سب کامون مین کفایت شعار تہا۔ مگر ہنر پرور

مین کشادہ دست ایک عظیم الشان اوسنے دار العلوم بنوایا - اور اوسمین بڑا کتب خانہ جمع
کیا - ایک لاکہہ روپیہ اوسکا سالیانہ خرچ تہا - وہ عالمون کے وظیفہ اور پنشن مین صرف
ہوتا تہا - ایک عجائب خانہ بہی بنایا جسمین سارے عالم کے عجائبات جمع کئے تہے - یہہ
اوسکی قدردانی اور جوہر شناسی کا نتیجہ تہا کہ چارون طرف سے یگانہ روزگار اوسکے دربار
مین آموجود ہوئے - اوسکے دربار کے بڑے شاعر یہہ تہے - عصاری رازی - استاد
اسدی طوسی - مینوچہر بلخی - حکیم عنصری - عسجدی - فرخی - دقیقی - دقیقے شاعر
نے سلطان محمود کے عہد مین شاہنامہ کی ابتدا کی - اور دو ہزار شعر کہے تہے - پہر اس کتاب
کو فردوسی نے تمام کیا - فردوسی اوسکے زمانہ کا بڑا شاعر تہا - یہہ شاعر بے مثال طوس مین
جو خراسان کا ایک شہر ہے - سنہ ۹۴۰ع کے قریب پیدا ہوا - اوسکا باپ حاکم طوس کا باغبان
تہا - اسی مناسبت سے اوسنے اپنا تخلص فردوسی رکہا تہا - یزدجرد خاندان ساسانی
کے اخیر بادشاہ فارس نے تمام ایران کے پادشاہونکا حال گیومرث کے زمانہ سے خسرو
کی تخت نشینی تک بڑی تحقیق اور تلاش سے جمع کیا تہا - اور اوسکا خلاصہ ہوکر ایک
کتاب موسوم بہ باستان نامہ تیار ہوئی تہی - جب اہل اسلام فارس کی سلطنت پر قابض
ہوئی - تو یہہ کتاب یزدجرد کے کتاب خانہ مین اونکے ہاتہہ آئی - اور اونکے سلطنت
مین باقی تمام پادشاہون کا حال یزدجرد کے زمانہ تک اوسمین مندرج تہا - دقیقی
نے اس کتاب کو نظم مین لکہنا شروع کیا تہا - اور دو ہزار شعر کہے تہے - کہ غلام نے اوسے
مار ڈالا - جب اسکا چرچا محمود نے سنا تو اوسنے اس کتاب کو نظم مین لکہنے کا حکم دیا -
کچہہ کچہہ شعر سب ہی شعرا دربار کہکر لائے - مگر سب مین فردوسی فایق معلوم ہوا -
اسلئے یہہ کام اونکے سپرد ہوا - تیس برسکی محنت مین اس کام کو تمام کیا - اور

سلطان کے روبرو پیش کیا۔ سلطان کے دل پر اوسکی ساری خوبیان منقش ہتین
اور وہ یہہ خوب جانتا تہا کہ یہی کتاب میرے زمانہ کو ہمیشہ یاد دلایا کرے گی۔ حکم ہوا
کہ ساٹہہ ہزار دینار صلہ مین بہیجے جائین۔ مگر ایاز کو فردوسی سے کچہہ چشمک ہتی۔ اوسنے
ساٹہہ ہزار درم بہجوائے۔ جب یہہ درم پہونچے تو فردوسی حمام مین نہا رہا تہا۔ ان درمونکو
دیکہہ کر ایسا درہم ہوا۔ کہ بیس ہزار حمامی کو اور بیس ہزار فقاعی کو یعنے بوزہ فروش کو
اور بیس ہزار لانے والے غلام کو دیدئے اور کہا کہ سلطان کو معلوم ہو جائیگا کہ مین نے
یہہ تیس برس تک خون جگر ان سفید درمون کے واسطے نہین کہایا۔ جب یہہ خبر
سلطان کو معلوم ہوئی۔ ایاز پر بہت خفا ہوا۔ مگر ایاز نے فردوسی کو گستاخی اور بےادبی
کا مجرم ٹہیرایا۔ اور بادشاہ سے ہاتہی کے پیر کے نیچے کچلوانے کا حکم دلایا۔ مگر فردوسی
نے ایک قصیدہ مدح پڑہ کر جان کو بچایا۔ راتون رات غزنین سے بہاگا۔ اور شاہنامہ
مین ایک ہجو بلیغ بادشاہ کی زیادہ کی۔ پیچہے اصل حال محمود کو معلوم ہوا۔ ساٹہہ ہزار
دینار بہجوائے۔ مگر فرشتہ فردوسی کی روح کو پہلے ہی قبض کر چکا تہا۔ ایک ذراسی
بات مین کیا سے کیا ہوا۔ شاہنامہ کیا محمود کی سلطنت کا یادگار رہتا۔ یا اب اوسمین
وہ برائیان محمود کی ظاہر ہوتی ہین۔ جو کسی طرح آشکار نہوتین۔ اور تاریخون مین
نہ لکہی جاتین۔ ابوریحان اوسکے دربار مین دوسرا ابو علی سینا سمجہا جاتا تہا۔
بڑا عالم فاضل تہا۔ علم نجوم مین ید طولے رکہتا تہا۔ بعض حکایتین اوسکے
مشہور ہین۔ افسوس ہے کہ اس نجوم کے خبط سے محمود کا دربار عالی بہی خالی نتہا

محمود کی صورت

...... محمود متوسط اندام تہا۔ اعضا اوسکے مناسب تہے۔ ....

- ورزش بہت کرتا تہا - مگر چیچک نے اوسکے چہرہ کو ایسا کہایا تہا کہ ایک دن وہ آئینہ مین اپنے چہرہ کو دیکہہ کر پژمردہ اور افسردہ ہوا - اور وزیر سے کہنے لگا - کہ کہتے ہین بادشاہون کے دیکھنے سے نور بصر زیادہ ہوتا ہے - مگر میری صورت ایسی ہے کہ جس سے دیکھنے والون کو ضرر پہونچے گا - وزیر نے عرض کی کہ آپ کی صورت تو ہزارون مین ایک بھی ہنوز دیکھنے کا - مگر سیرت پسندیدہ کو سب دیکھینگے - ایسی حسن سیرت پیدا کیجیے کہ جسپر ہمارے خلق مفتون اور شیدا ہو - اس کلام نے وہ تاثیر محمود پر کی کہ اوسنے صورت کی زشتی کو سیرت کی خوبی سے ڈہاک دیا -

محمود کی افعال اور اعمال کے نتایج اور اوسکی عادات او خصائل کا سمجہنا

ہندوستان سے جو حال محمود کا تعلق رکہتا اوسکو بالتفصیل اور باقی کو بالاجمال ہم بیان کردیا ہے - اب طالب علم غور کرکے اوسکی برائیان بہلائیان اوسکے اعمال اور افعال سے خود سمجہین - جو ہمارے سمجہہ مین آتا ہے وہ بیان کرتے ہین -

اول سلطان محمود اپنے وقت کا بڑا شان و شوکت اور جاہ و جلال کا پادشاہ تہا - اہل اسلام مین وہ ہمیشہ سلطان عظیم سمجہا جائیگا - کیسا جوانمرد اور شجاع کہ جب دشمن پر فوج لیکر چڑہتا - دریا کی طرح نشیب و فراز نہ دیکہتا - دشمن پر برابر پانی پہیرتا چلا جاتا - کیسا منتظم اور اولوالعزم تہا کہ کیسے کیسے لشکرون کو اون صحراؤن سے نکال کر لیگیا جہان پانی کا پتا اور گہاس کا پتا نہ تہا - کہان سے کہان کہان گیا - کیا کیا ارادے کیے سلطنت اوسکی ایسی وسیع کہ جسکی شرقی اور غربی سرحدین دجلہ اور گنگا اور شمالی اور جنوبی حدین تاتار اور بحر ہند - کیسا مدبر کہ کتنی ہی دور دار السلطنت سے چلا جاتا مگر

انتظام ملکی مین بال برابر خلل نہ آتا۔ گو بعض محقق یہہ کہین کہ اوسوقت ملکون کا خود حال ایسا ہو رہا تہا کہ سلطنت کا اتنا بڑہا لینا کمال نہتا۔ مگر محمود کے صاحب کمال ہونے مین کسیکو گفتگو نہین ہے۔ دولتمند ایسا کہ شاید دوسرے بادشاہ پاس اسقدر دولت ہو گی۔ جسوقت اوسنے سنا کہ امیر نوح سامانی پاس سات رطل جواہر تہے۔ تو اوسوقت یہہ کہا کہ خدا کی عنایت سے میرے پاس سات سو رطل جواہرات کے ہین۔

دوم اگرچہ اوسکو مندرون اور بتونکے توڑنے پہوڑنے کا بڑا شوق تہا۔ مگر اصلی کام جو اسلام کا ہے کہ ہندؤن کو مسلمان بنانا وہ اوسمین نہتا۔ کہین تاریخ سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسنے اشاعت اسلام اور دعوت اسلام مین ہمت صرف کیہو گجرات مین اتنے دنون تک پڑا رہا۔ مگر ایک ہندو کو مسلمان نہ بنایا۔ اوسکا طریقہ محمد بن قاسم کا سا نہتا۔ کہ ہندؤن سے مسلمان ہونے کو کہتا۔ پہر جہاد کرتا۔ غرض محمود اون مسلمانون مین نہین شمار ہو سکتا۔ کہ جنہون نے علم اسلام بلند کیا ہو۔ اہل یورپ اوسپر الزام تعصب مذہبی کا ناحق لگاتے ہین۔ محمود دیندار مسلمان تہا لڑائی او جہاد فقط غنیمت کے لئے کرتا۔ جہان اوسکو دولت ملگئی۔ پہر اوسکو کچہہ پرواہ کسی بات کی نہتی۔ اگر وہ بالاستقلال کسی صوبہ پر ہندوستان کے قبضہ کرتا۔ تو اوسکے ہاتہہ تو ایسی غنیمت تو نہ آتی مگر اسلام کے حق مین زیادہ فائدہ مند ہوتی۔

سوم اوسنے اسلام کو ایسی ہیبت ناک شکل مین دکہایا۔ کہ ہندؤن کو اوسکی طرف رغبت نہ پیدا ہوئی بلکہ نفرت زیادہ ہوگئی۔ اور پہر اونکا اسلام مین لانا زیادہ دشوار ہوگیا۔

چہارم اہل یورپ جیسا اوسکے ذمہ تعصب مذہبی کا الزام بیجا لگاتے ہین۔ ایسے ہی

ایشیا والے اوسکی بعض حرکات سے حریص ہونے کی تہمت دہرتے ہین - اور یہہ اشعار اوسکی شان مین پڑہتے ہین -

ہنود ستش ز فضل سخاوت شرف نگہداشتے دُرِ بسان صدف

خزائن ببے داشت پراز گہر ولے زان نشد مفلسے بہرور

مرتے وقت سب نقد وجنس کو دیکہا - مگرایک پیسا ہاتہہ سے نہ نکلا - مگر یہہ الزام بہی پہلے الزام کی طرح بیجا معلوم ہوتا ہے - اوسکے دربار مین اسقدر فضلا، علما، شعرا، حکما جمع ہوئے تہے - اور اوسکے خوان مکرمت سے بہرہ مند ہوتے تہے - کسی اور بادشاہ کو یہہ بات کم نصیب ہوئی ہوگی - غرض جیسا کہ وہ دولت کے پیدا کرنے مین ہوشیار تہا - اوسکے خرچ کرنے مین کفایت شعار تہا - نہ فضول خرچ تہا - نہ ممسک تہا - مگر یہہ عیب اوسمین ضرور تہا کہ وہ اپنے عمدہ کامون مین دولت کی حرص کو ایسا شامل کردیتا تہا - کہ وہ کام اچہا بہی برا معلوم ہوتا تہا - اوسکے سارے جہاد اور لڑائیان یہی معلوم ہوتے ہین کہ فقط دولت جمع کرنے کے لیے ہتین -

پنجم کہین مصیبت اوسپر نہین پڑی اور کوئی لڑائی ایسی نہین لڑا جسمین اوسنے خدا کی درگاہ مین سجدہ کرکے دعا نہ مانگی ہو - اور اپنے فوج پر سلامتی اور خدا کے رحمت بچاہے ہو - وہ فقرا اور گوشہ نشینون کا بڑا معتقد تہا - خلیفہ وقت کی ہمیشہ تابعداری کرتا تہا - باوجود اس حشمت اور شوکت کے خلیفہ قادر باللہ نے جو خطاب اوسے دیا تہا - اوسکو اپنا فخر سمجہتا تہا - غرض اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پکا مسلمان تہا - مگر بعض مورخ یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکو دو شبہہ عاید ہوئے اول یہہ کہ مین امیر سبکتگین کا بیٹا ہون یا نہین - خیر اسکی اصل تو کچہہ ہو سکتی ہے

کیونکہ وہ ماکی طرف سے داغدار تہا۔ ماں اوسکی زابلستان کے کسی امیر کی بیٹی تہی۔ اوسکے منکوحہ وغیر منکوحہ ہونے مین اشتباہ ہے۔ مگر دوسرا یہہ شبہہ کہ قیامت ہوگی یا نہین اس شبہہ کے سبب سے لوگ اوسسے متنفر ہونے لگے۔ تو اوسنے یہہ کہا کہ پیغمبر خدا نے خواب مین آکر میرے دونو شبہے رفع کردئے ہین۔

ششم سارے محمود کے حال مین کہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ کوئی نیا قانون اور آئین اور دستور جدید ایجاد کیا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا دماغ اس کام سے مناسبت نرکہتا تہا۔ یا وہ شرع کو کافی سمجہتا تہا۔ مگر اوسکو انتظام کرنا خوب آتا تہا عراق کی عورت کی حکایت دیکہ لو۔

ہفتم اپنی سپاہ مین بدکاری کو راہ ندیتا تہا۔ اور سخت منتظم اس کام مین تہا۔ اور قواعد اور قوانین سپاہ کی بڑی رعایت کرتا تہا۔ بہانجے کی قتل کرنے کی حکایت سے یہہ بات ثابت ہے۔

ہشتم اوسکو علم کا بڑا شوق تہا۔ یہی سبب اصل اوسکی ناموری کا تہا۔ اس عمدہ صفت کے سبب سے وہ فخر اسلام شمار ہوتا ہے۔ اور اور قومین بہی اوسکو مانتی ہین۔ غرض یہی اوسکے اصل فخر اور عزت کا سبب تہا۔ عمارات کا بہی شوق رکہتا تہا۔ یہہ شوق متہرا اور قنوج کی عمارتون کو دیکہ کر پیدا ہوا تہا۔ ایک مسجد اوسنے غزنین مین بنوائی۔ ساری سنگ باسی اور سنگ مرمر کی بنی ہوئی تہی۔ اور ایسی خوب صورت تہی کہ لوگ اوسے دیکہہ دیکہہ کر متحیر ہوتے تہے اور بے اختیار اوسکو عروس فلک کہتے تہے۔ یہہ پادشاہ کا شوق ایسا تہا کہ اوامرا نے بہی اوسکی تقلید کرکے غزنین مین وہ عمارتین بنوائین کہ وہ سارے ایشیا کے شہرون پر

سبقت لے گیا۔

تہم محمود خوش اخلاق بڑا تہا۔ اور اپنے رفقا اور ملازمین سے بہت اچھی طرح پیش آتا تہا۔ حسین غلامونکا شوقین تہا۔ محمود کا غلام ایاز مشہور ہے۔ جسکی حکایتین بہت سی زبان زد خلایق ہین۔ کوئی بات اوسمین ایسی نتہی کہ جس سے اوسکو ظالم کہہ سکین جو کوئی شخص اوسکے ہاتہہ سے لڑائی مین مارا جاتا مارا جاتا۔ مگر پیچہے وہ کسی کی جان نہ لیتا۔ اور نہ اوسکے دربار مین وہ ظلم ہوتے جو اور ایشیا کے بڑے بڑے بادشاہونکے ہان ہوا کرتے ہین۔ باغی عفو تقصیر کے بعد بہی جو بغاوت کرتے اونکو سوا قید کے اور کوئی سزا نہ ملتی۔ اب ہم اس پادشاہ کا حال ختم کرتے ہین۔

سلطان محمد کا بیان

جب محمود اس دنیا کے تخت سے اٹہہ گیا۔ تو اوسکے تخت سلطنت کے دو دعویدار محمد اور مسعود کہڑے ہوئی۔ یہہ دونو بہائی ایک ہی دن سلطان کے ہان پیدا ہوئے تہے۔ اسوقت امیر محمد گورکان مین۔ اور امیر مسعود صفاہان مین تہا۔ سلطان محمود کی وصیت کے موافق امیر محمد غزنین مین بلاکر تخت پر بٹہایا گیا۔ سلطان محمد نیک مزاج تہا مگر مسعود جوانمرد اور بہادر عاقل اور منتظم تہا اور تخت اور تاج کے لایق وہی تہا۔ باپسے ہمیشہ کرٹی کرٹی باتین کیا کرتا تہا۔ اسلئے باپ ناراض تہا۔ اور امیر محمد کے تہذیب کے سبب خوش تہا۔ اسلئے وصیت باپنے تخت نشینی کے لئے امیر محمد کے واسطے کی اگرچہ سلطان محمد نے امرا کی حق مین فیاضی کی۔ مگر پہر بہی امیر اور سپاہ امیر مسعود سے زیادہ راضی تہے۔ وہ اوس پاس بہاگ جانے شروع ہوئے۔ اونکے تعاقب مین یہہ پچاسواں دن محمود کی وفات کا تہا۔ کہ ساوندرائے سادر ہندؤن کو سلطان

محمد نے بہیجا۔ اور کچہہ تہوڑے دور جاکر لڑائی شروع ہوئی جسمین ساوندرائے اور بہت سے
ہندو مارے گئے۔ مگر مخالفین کو بہی اونہون نے گزند عظیم پہونچایا۔ امیر مسعود کو ہمدان میں
خبر پہونچی۔ تو وہ خراسان مین آیا۔ اور بہائی کو اس مضمون کا خط لکہا کہ جو ملک باپ نے
تجہکو دیدیا۔ اوسکی طمع مجہکو نہین ہے۔ جو ملک بلاد جبال اور طبرستان اور عراق
کا مین نے اپنی زور شمشیر سے لیا ہے وہی میرے لئے کافی ہے۔ پس میرا نام اول خطبہ
مین پڑہنا چاہئے۔ امیر محمد نے سخت جواب اسکا لکہا۔ غرض دونو بہائی لڑائی پر
آمادہ ہوئے۔ امیر دن نے اگرچہ چاہا کہ بیچ بچاؤ ہو جائے۔ مگر نہوا۔ بڑے بڑے امیر
سپاہ مین لیکر سلطان محمد کو چہوڑ کر امیر مسعود پاس چلے گئے۔ اور سلطان محمد کو پکڑ کر امیر
مسعود کے حوالہ کیا۔ اوسنے بہائی کو اندہا کر کے قید کر دیا۔ پانچ مہینہ کل اس پادشاہ
نے سلطنت کی۔ اور نو برس قید مین رہا۔ اسوقت کے مناسب ہی مسعود جیسا
جوانمرد پادشاہی کے شایان تہا۔

سلطان مسعود

سلطان مسعود کہ شجاعت مین رستم ثانی تہا۔ تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ اور اوسکو
اپنی ساری عقل و دانش جسمین وہ مشہور تہا۔ کام مین لانی پڑے۔ اسلئے کہ اوسکے
عہد مین ترکمان سلجوقیون کا بڑا زور شور ہو گیا تہا۔ اور آخر کو اونہون نے ساری
مسعود کی سلطنت کو ہلا جلا دیا۔ اب تہوڑا سا حال سلجوقیون کا بہی بیان کرتے ہین

آل سلجوق

آل سلجوق جنکو ترکمان سلجوقی کہتے ہین اونکا بیان کتب تواریخ مین صاف صاف
نہین لکہا۔ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ قبائل ترک مین سے ایک قبیلہ نہایت معزز

تہا۔ اونکا سردار قاق تہا۔ اوسکا بیٹا سلجوق تہا۔ وہ کسی بات پر اپنے پادشاہ سے
بگڑ کر قبیلہ سمیت سمرقند مین آ بسا۔ اور یہان آنکر خود مسلمان ہوا۔ اور اپنے ساتہیون
کو مسلمان بنایا۔ اوسکو سلطان محمود نے مطیع کیا۔ اور ماوراء النہر مین اسکو بسایا۔
محمود تک تو وہ کچہہ اوسکے مطیع رہے۔ مگر اور ملکون پر دست یازی کرتے رہے۔
اور محمود کے بعد جو اوسکے ملک مین غدر مچادیا۔ اس زمانہ مین اونکی روک تہام کی گئی
اور مسعود کی سلطنت تک وہ فوج سمیت خراسان مین نہ آسکے۔
اگرچہ پہلے بہی ترکی غلام جیسے الپتگین وغیرہ اپنے آقاؤن کے ملکون کو دباکر پادشاہ
بن بیٹہے تہے۔ مگر کوئی جتہا اونکا نہا۔ سلجوقی ایک قوم کی قوم تہے جنہنے اپنی
فتوحات عظیمہ کا اثر چنگیز خان اور امیر تیمور سے بہی زیادہ دکہادیا۔ یعنی آج روم کی
سلطنت عظیم مین جو پادشاہ ترک ہی۔ وہ اسی قوم کی ذریات مین سے ہی۔
سنہ ۴۲۲ہجری (۱۰۳۱ع) مین سلطان مسعود بلخ سے غزنین مین آیا۔ اور صوبہ کچ اور مکران کو
مطیع کیا۔ اور وہان اپنا خطبہ پڑہوایا۔ اور سکہ چلایا۔ اور آیندہ تین سال مین
مازندران اور گرگان کے صوبونکو مطیع کیا۔ وہ ابتک آتش پرستون پاس تہے۔
غرض زوال سلطنت سی پہلے ایران کی تمام سلطنت کو سوا صوبہ فارس کے اپنا مطیع اور
فرمان بردار بنالیا۔ سلطان جب ہرات مین پہونچا۔ تو رعایا نے ترکمان سلجوقیون کے
ظلم اور ستم کی شکایت کی۔ غرض سنہ ۱۰۳۲ع (۴۲۳ہجری) مین التونتاش کو ایک بڑے لشکر کے ساتہہ
روانہ کیا۔ تاکہ علی تگین کو سمرقند اور بخارا سے جنکو اوسنے لے لیا ہے نکال دے۔
ان دونو لشکرون مین لڑائی ہوئی۔ التونتاش کے زخم شدید آیا۔ اسلئے جلد صلح
اس بات پر ہوگئی۔ کہ بخارا تک قبضہ سلطان مسعود کا اور سمرقند تک سلجوقیون کا

دخل رہے۔ التونتاش دوسرے روز مرگیا۔ جب سلطان کو اسکی خبر ہوئی تو خوارزم
مین پسر التونتاش کو حاکم مقرر کیا۔ خواجہ ابن حسن میمندی جو سلطان محمود کا بھی وزیر
اعظم تہا۔ مگر کالنجر کے قلعہ مین قید تہا۔ اوسکو سلطان مسعود نے قید سے رہا کر کے اپنا
وزیر بنایا تہا۔ اوسکا انتقال سنہ ۴۲۴ مین ہوگیا۔ اسی سال مین سلطان نے ہندوستان
کا قصد کیا۔ اور درہ کشمیر مین قلعہ سرستی پر حملہ کر کے اوسکو فتح کیا۔ پہلے صلح پر سلطان
راضی ہوگیا تہا۔ مگر جب اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اس قلعہ مین مسلمان تاجر قید ہین۔
اور اونکو ہندوون نے بڑا ستایا ہے۔ تو اوسنے صلح نہ کی اور تمام مال مسلمانون کا
ہندوون سے دلوایا۔ اور قلعہ مین سوا عورت اور بچون کے سب کو قتل کیا۔ اسی سال
مین ایک قحط عظیم پڑا۔ بڑی وبا پہیلی۔ جس سے ہزارون آدمی مرگئے۔ اسی سنہ
مین امیر احمد نیال تگین نے جو ہندوستان مین سلطان کی طرف سے سپہ سالار تہا۔
بنارس کو فتح کیا جسمین پہلے مسلمان کبھی نہین گئے تہے۔ مگر آئین اکبری مین لکہا ہے
کہ سلطان محمود دو دفعہ بنارس مین آیا۔ اور بہت کچہہ مال اسباب وہان سے ہاتہہ
لگا۔ جب امیر غزنین سے نیشاپور مین گیا۔ یہان کے لوگون نے پہر ترکمان سلجوقیون
کی تعدی اور ظلم کی شکایت کی۔ سلطان نے بکتغدی اور حسین بن علی میکائیل
کو سپاہ کے ساتہہ روانہ کیا۔ انجام اسکا یہہ ہوا۔ کہ لشکر سلطان کو شکست فاحش ہوئی
اس خبر کے سننے سے سلطان غمگین ہوا۔ اور سنہ ۴۲۶ مین غزنین مین آیا۔ کہ خبر آئی
کہ امیر احمد نیال تگین نے ہندوستان مین بغاوت اختیار کی۔ اوسکی سرکوبی کے واسطے
ناتہہ کو کہ ہندو سردار تہا روانہ کیا۔ مگر اوسنے شکست کہائی۔ اور پہر تلک بن جی کو
کہ ہندو سپہ سالار تہا۔ بہیجا۔ اوسنے احمد نیال تگین کو شکست دی۔ اور اوسکا

سر کاٹ کر سلطان پاس بھجوا دیا۔ ۴۲۷ھ ۱۰۳۵ء مین سلطان نے ایک محل تیار کیا تہا۔ اوسمین بڑا جشن ہوا۔ اور امیر احمد نیال تگین کے مارے جانے کی بڑی خوشی ہوئی۔ اور امیر مودود اپنے بیٹے کو سلطان نے بلخ کی حکومت عطا کی۔ اور آپ ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا۔ قلعہ ہانسی اور قلعہ سونی پت کو فتح کیا۔ اور غزنین کو مراجعت کی۔ لاہور مین اپنے بیٹے ابو المجد کو وہان کا حاکم مقرر کیا۔

سلجوقیونکا سلطان مسعود سے لڑنا اور اوسکا مرنا

۴۲۸ھ ۱۰۳۶ء مین سلجوقیون کے فساد مٹانے کے واسطے غزنین سے بلخ گیا۔ اب سارا زمانہ سلطان مسعود کا سلجوقیون کے ساتھہ لڑائی بہڑائی مین صرف ہوا۔ اگرچہ سلجوقیونکو کے ہاتھہ سے سلطان مسعود کے سردارون نے شکست فاحش کہائین۔ مگر وہ زبان سے اقرار اپنی غلامی کا کرتے رہے۔ اور کہتے رہے کہ ہمارا چراخوار مقرر ہوجائے۔ ہم تابعدار ہین اس قوم نے ساری سلطنت کو ہلا دیا۔ چقر بیگ سلجوقی بلخ پر چڑھ گیا۔ طغرل بیگ غزنین پر آیا۔ اور تمام بادشاہ کے گہوڑے اور اونٹ لیگیا۔ غرض سارے ملک مین فساد مچا دیا۔ سلطان مسعود لڑتے لڑتے حیران ہوگیا۔ غرض ایک جنگ عظیم دندانقان کے پاس طغرل بیگ سے ہوئی۔ اور سلطان کو ایسی شکست ہوئی کہ پہر دوبارہ لڑائی سنبہال نہ سکا۔ اور ۴۳۲ھ ۱۰۳۹ء مین مرو کو بہاگا۔ یہان کچہہ آدمی اوسکے ساتھہ ہوئے وہان سے غور کی راہ سے غزنین مین آیا۔ اب ایسا حال پتلا ہوگیا۔ کہ سلجوقیون کے مقابلہ مین وہ لشکر بہی نہ لا سکتا تہا۔ یہہ رنگ ڈہنگ دیکہہ کر ہندوستان مین آنے کا قصد کیا۔ اور سارے خزانہ محمودی کو اونٹون پر لاد کر لاہور لے چلا۔ مگر اب اوسکا رعب سیاست اور حکومت کچہہ نہ رہا تہا۔ ہوا بگڑ گئی تہی۔ سپاہ گستاخ اور بے قواعد

ہو گئی تھی - جب کہ وہ اٹک سے پار اترا - تو خاص اوس فوج نے جو خزانہ کی محافظ تھی - خزانہ کے لوٹنے کا ارادہ کیا - ساری اس پریشانی کا نتیجہ یہہ تہا کہ تمام فوج باغی ہو گئی - اور سلطان مسعود کو تخت سی معزول کر دیا - اور اوسکے اندہے بہائی محمد کو پہر تخت پر بٹہایا - آنکہونکے معذور ہونے کے سبب سے وہ کاروبار سلطنت نہین کر سکتا تہا - اسلئے اوسکے بیٹے احمد کو سنہ ۴۳۲ ہجری مین تخت پر بٹہایا - یہہ احمد خبطی مشہور تہا - تخت پر بیٹہتے ہی پہلا کام یہہ کیا کہ اپنے چچا مسعود کو مار ڈالا - سلطان مسعود نے سلطنت نو برس نو مہینہ کی - باوجودیکہ اوسکی سلطنت مین بڑے شور اور فساد برپا رہے - مگر پہر بہی وہ علم اور فضل کی طرف متوجہ رہا - اور عالمون اور فاضلون کے صحبت مین اکثر بیٹہتا - اور اونکے ساتہہ نہایت دریا دلی کے ساتہہ مسلوک ہوتا - اور بہت سی کتابین عمدہ عمدہ اوسکی زمانہ کی موجود ہین - ابوریحان خوارزمی کا قانون مسعودی علم ریاضی مین - اور قاضی ابو محمد ناصحی کی کتاب مسعودی فقہ مین موجود ہے - وہ صدقہ بہت دیا کرتا تہا - روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ رمضان کے مہینہ مین ایکدن مین اوسنے ایک لاکہہ درم تقسیم کر دیے -

امیر مودود بن امیر مسعود

(۴۳۲) بعد سلطان مسعود کے مرنے کے خاندان غزنوی مین وہی فساد اور عناد اور لڑائی جہگڑے شروع ہوئے جیسے کہ اکثر ایشیائی خاندان تباہ اور غارت ہوتے ہین - اگر ایشیا کے کل خاندانونکی تاریخ پڑہین تو اون سب کا آغاز اور انجام ایک ہی طرح ہوا ہے - بسم اللہ حکومت اور سطوت اور شان و شوکت سی ہوئی - بعد اوسکے آپسمین لڑائی جہگڑے کہڑے ہوے - جس سے تنزل شروع ہوا - بعد ازین وہ خاندان نیست و نابود ہو گیا

سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے - اور صوبے بگڑنے شروع ہوئے - آج یہہ صوبہ چھن گیا - کل وہ نکل گیا جس شکست سے یہہ سلطنت مسعود کی تباہ ہوئی - اوسکی بدولت ہندوستان کو بڑے فائدے حاصل ہوئے - کیونکہ اس شکست سے پہلے اہل اسلام ہندوستان کے صوبون کو ذلیل اور خوار سمجھتے تہے - اور اونکی نظر مین کچھہ وقعت نرکھتے تہے - اب اونکو انکی قدر معلوم ہوئی - اس زمانہ کے جو واقعات خاندان غزنوی کے ہین - وہ ایسے انقلابات سے بہرے ہوئے ہین - کہ اونکے پڑہنے سے دل افسردہ ہوتا ہے - اور کوئی پند و نصیحت اور عقل کی بات نہین نکلتی اور نہ وہ ہندوستان سے کچھہ تعلق رکہتے ہین - اسلئے ہم اونکو نہین لکہتے -

جب امیر مسعود قتل ہوا - تو امیر محمد بہت رویا - اور جنہون نے مارا تہا - اونکو بہت لعنت ملامت کی - اور مودود ابن مسعود کو خط تعزیت کا لکہا - کہ فلان فلان شخص نے مسعود کو قتل کیا - اوسمین کسیکا اختیار نہ تہا - مودود نے جواب لکہا - کہ خدا آپ کی عمر زیادہ کرے - اور آپ کے دیوانہ فرزند احمد کو خدا عقل عطا کرے کہ وہ اس سے معاشر چلا سکے - غرض جب باپ کے مرنے کی خبر مودود کو بلخ مین پہونچی - تو وہ مشرق کیطرف روانہ ہوا - اور اپنے مخالفونکو شکست فاحش دیکر قتل کیا - اب اوسکو اپنے بہائی مجدود کا بڑا اندیشہ تہا - وہ ہندوستان مین اب دریاء سندہ سے لیکر ہانسی اور تہانیسر تک حکمرانی کرتا تہا - اور ایاز جیسا مدبر اوس پاس تہا - مودود نے لشکر لاہور کی طرف بہیجا - مجدود اوسوقت ہانسی مین دلی کی تسخیر کی فکر مین پڑا ہوا تہا - جب یہہ خبر پہونچی تو وہ لاہور مین آیا - مگر عید قربان کے دن خیمہ کے اندر مرا ہوا لوگون نے دیکہا سبب اوسکا کچھہ نہ معلوم ہوا - اسطرح ہندوستان مین جسقدر اوسکی حکومت تہی -

وہ لڑائی جہگڑے بغیر امیر محمد کے ہاتہہ آئی - مودود کی سلطنت مین اگرچہ سلجوقیون کے
واسطے کوئی روک ٹوک نہتی - مگر اونہون نے مشرق کی جانب توجہ نکی - اور اپنے
ممالک مفتوحہ کو چار چہوٹے چہوٹے سلطنتون مین تقسیم کیا - اور طغرل بیگ کو چارونکا
افسر بنایا - ابو علی کو ہرات اور سیستان اور غور کی حکومت ہاتہہ آئی - اور غزنین والونسے
اوسکی بڑی مٹ بہیڑ رہی - طغرل بیگ سلجوقیون کی بڑی فوج لیکر ایران کی مغربی
حصہ اور بغداد اور روم کی سلطنت پر چڑہائی کرنیکو روانہ ہوا - غرض اسطرح مودود اپنی
سلطنت پر قائم رہا - اور ماوراء النہر کے حاکمون نے اوسکی اطاعت قبول کی - اور دسنے
جعفر بیگ سلجوقی کی بیٹی سے شادی بہی کرلی - یہہ طغرل بیگ کی پوتی تہی - پہربہی
اوسکو اندیشہ سلجوقیونکی طرف سی لگا ہوا تہا - غرض جب ۱۰۴۳ سنہ عیسوی مین مودود اپنی مغربی
فتوحات مین مصروف تہا - تو دلی کے راجانے اور راجاؤن کو اپنے ساتہہ لیا - اور
تہانیسر اور ہانسی وغیرہ مین جو خاندان غزنویہ کیطرف سے حاکم مقرر تہے - انسے
یہہ قلعے چہین لئے - اور نگر کوٹ کیطرف متوجہ ہوا - اوسکو بہی چار مہینہ مین فتح
کرلیا - اور وہان پہر اپنے بتونکو قائم کرکے دستور قدیم کے موافق پرستش شروع کی
اور ایک ڈہکوسلا یہہ گہڑا - کہ ہندوؤن سے کہا - رات کو نگر کوٹ کا بت خواب مین آیا
اور اوسنے یہہ کہا کہ مین اب تک غزنین مین تہا - اوسکی ساری سلطنت اور دولت
برباد کرکے پہر اپنے مقام پر آیا ہون - تاکہ تمکو فتحمند کرون - اس بات سی ہندو بڑے
خوش ہوئے - اور اونکے حوصلے بڑہے - راتون رات بت تراشون سے ویسا ہی
بت بنوا کر جیسا کہ پہلے تہا - اوسی جگہہ نصب کیا - صبح ہندوؤن نے جو یہہ دیکہا -
تو خواب کو سچا جانا - اور آپسمین ایک دوسرے کو مبارکباد دی - غرض یہہ فقرہ خوب

چلا - اور اوسنے ہندؤن کو اوٹہیان پڑہاکر اور اونکے دل بڑہاکر لاہور کو جا گہیرا - مگر مسلمانون کا یہہ آخری قلعہ اوسکی محصورین کی دلاوری سے بچا رہا - اونہون نے ہندؤن کی اطاعت اس سبب سے کہ کبہی دفعہ اونکو ہزیمت دہی چکے نہ اختیار کی - اور وہ مسلمان جو آپسمین لڑ رہے تہے متفق ہوئے - اور لشکر آراستہ کر کے ہندؤن سے لڑنے آئے - اور اونکو بہگا دیا - مودود کو سلجوقیون کی لڑائی سے دم لینے کی فرصت نہوئی کہ وہ ہندوستان مین آتا - بیمار ہوکر سنہ ۱۰۴۹ع ۴۴۱ ہجری مین اوسنے وفات پائی اور نو برس سلطنت کی

ابو جعفر مسعود

جب سلطان مودود نے اس دنیا سے انتقال کیا مسعود بن مودود کو کہ چار برس کا لڑکا تہا تخت سلطنت پر بعضے امیرون نے بٹہایا - تاشتگین حاجب اس پر راضی نہین ہوا - غرض یہہ طفل چار سال پانچ چہہ روز تخت پر بیٹہکر قتل ہوا اور اوسکا چچا سلطان ابو الحسن تخت پر بیٹہا -

ابو الحسن علی

سنہ ۱۰۴۹ع ۴۴۱ ہجری مین ابو الحسن تخت پر بیٹہا - اور مودود کی بی بی سے جو جعفر بیگ سلجوقی کی بیٹی سے شادی کی - دو سال سلطنت کی تہی کہ اوسکا چچا عبد الرشید غزنین مین آیا اور اوسکو تخت سے اتار دیا - اور آپ بادشاہ بن بیٹہا -

سلطان عبد الرشید

سلطان عبد الرشید سلطان محمود کا بیٹا تہا - سلطان [illegible] نے اوسکو قید کیا تہا - سلطان مودود نے خود اوسکے واسطے وصیت کی تہی - غرض امرا نے اوسکو قید خانہ سے نکالکر تخت پر بٹہایا - اور سلطان ابو الحسن مفرور ہوگیا - اور سلطان

عبدالرشید تخت پر بیٹھا۔ پہر سلطان ابوالحسن کو گرفتار کر کے قید کیا۔ اور علی بن ربیع
کو کہ ہندوستان مین متسلط تہا۔ سلطان نے حکمت سے اپنے پاس بلالیا۔ اور نوشتگین
حاجب کو امیر الامرا ہندوستان کا کیا۔ اور لاہور بہیجا۔ اوسنے قلعہ نگرکوٹ کو کہ ہندوٗن
نے دوبارہ لیا تہا۔ پانچ چہہ روز کے اندر فتح کر لیا۔ طغرل حاجب کہ سلطان مودود کے
زمانہ مین بڑے عروج پر تہا۔ اور اوسکی بہن کی شادی سلطان سے ہوئی تہی۔ اور
سیستان مین بہیجا تہا۔ اوسنے طغرل سیستانی کو تسخیر کر لیا۔ اور ایک جمعیت جمع کر کے
اس فکر مین ہوا کہ خود پادشاہ بنے۔ عبدالرشید اس بات کو سمجہہ گیا۔ اور غزنین مین
متحصن ہوا۔ طغرل نے شہر کو لے لیا۔ اور عبدالرشید اور سلطان محمود کی اولاد مین
سے نو اور آدمیونکو قتل کیا۔ اور مسعود کی بیٹی سے شادی کی۔ اس سبب سے طغرل
کافر نعمت اوسکا لقب تہا۔ نوشتگین کو خط بڑی محبت او تپاک سے لکہا۔ اور غزنین
مین بلالیا۔ مگر نوشتگین نے اوسکا سخت جواب دیا۔ اور سلطان مسعود کی بیٹی اور
امراء کو خط لکہے۔ کہ اس طغرل نمک حرام کا کام تمام کرین۔ غرض اونکو بہی غیرت
آئی۔ اونہون نے اس نمک حرام کو اوسوقت کہ تخت پر جشن کر رہا تہا۔ قتل کیا۔
چالیس روز سلطنت کی۔ نوشتگین چند روز بعد غزنین مین آیا۔ اب امیر ناصر الدین
سبکتگین کے اولاد کے جو آدمی تلاش کیے۔ وہ تین آدمی قید خانون سے لائے
فرخ زاد۔ ابراہیم۔ اور شجاع ۔ غرض قرعہ سلطنت کا فرخ زاد کے نام نکلا
اوسکو تخت پر بٹہایا۔ طغرل نمک حرام سے جسوقت پوچہا کہ تو نے سلطنت کا کیونکر خیال
کیا تہا۔ تو اوسنے کہا کہ جسوقت سلطان عبدالرشید نے مجہے سیستان بہیجا تہا۔ اور میرے
ہاتہہ پر ہاتہہ رکہا۔ اوسکا ہاتہہ کانپتا تہا۔ اس سے مجہے یقین ہو گیا تہا۔ کہ یہہ شخص

پادشاہی کے لایق ہنین ہے۔ اسلیئے طمع ملک اور دولت کی دامنگیر ہوئی۔ اور وہ حاصل بہی ہوئی۔ مصرعہ سلطنت گر ہمہ یکلحظہ مغتنم است۔ عبدالرشید کی سلطنت ایک سال سنہ ۴۴۳ھ ۱۰۵۱ء سے سنہ ۴۴۴ھ ۱۰۵۲ء تک رہی۔

سلطان فرخ زاد

جب فرخ زاد نے تاج شاہی سر پر رکہا۔ تو تمام سلطنت کا اہتمام نوشتگین گرجی کے سپرد ہوا۔ داود سلجوقی نے جب یہہ انقلاب خاندان غزنوی کا دیکہا تو وہ فوج لیکر غزنین پر چڑہ آیا۔ بہت سا کشت و خون ہوا۔ مگر غزنویونکو فتح حاصل ہوئی۔ پہر دوبارہ سلجوقی چڑہ آئے اور ایک سخت لڑائی ہوئی۔ اور ہزارون آدمی قتل ہوئے اس دفعہ بہی اہل غزنین کو فتح حاصل ہوئی۔ اور سلجوقیونکے بڑے بڑے سردار قید ہوئے مگر تیسری دفعہ الپ ارسلان جو لشکر لیکر آیا۔ تو غزنویونکو شکست ہوئی۔ جب یہہ حال ہوا تو فرخ زاد نے یہہ بڑی دانائی کی کہ سلجوقیونکے قیدیونکو خلعت دیکر رہا کر دیا۔ جب سلجوقیون نے یہہ مروت اور انسانیت غزنویون کی دیکہی تو اونہون نے غزنویونکے قیدی چہوڑ دئے۔ چہہ برس سنہ ۴۴۴ھ ۱۰۵۲ء سے سنہ ۴۵۰ھ ۱۰۵۸ء تک اوسنے سلطنت کی اور پہر قولنج کے مرض مین مبتلا ہو کر انتقال کیا۔

سلطان ابراہیم

جب سلطان فرخ زاد مر گیا تو اوسکا بہائی سلطان ابراہیم تخت پر بیٹہا۔ یہہ پادشاہ بڑا عابد متقی زاہد تہا۔ باوجود ایام شباب کے سب ممنوعات شرعی سے دست کش تہا۔ نسخ خط مین بڑا خوشنویس تہا۔ ہر سال ایک قرآن شریف لکہتا۔ اور ایک سال مکہ مین بہیجتا۔ اور دوسرے سال مدینہ مین۔ اوسنے سلجوقیون سے صلح کرکی

اور بہت سے ناتے رشتے کرکے اون سب لڑائی جہگڑون کو ختم کیا۔ جو ہمیشہ رہا کرتے ہتے۔ سنہ ۴۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۰۷۹ عیسوی مین یہہ بادشاہ ہندوستان مین آیا۔ اور قلعہ اجودہن جو اب پٹن کے نام سے مشہور ہے۔ فتح کیا۔ اور جنگلون کو صاف کرکے بہت سے قلعہ اور درہ فتح کئے۔ ایک لاکہہ لونڈی غلام یہان سے لیگیا۔ اوسکے چہتیس ۳۶ بیٹے اور چالیس لڑکیان تہین۔ اپنی لڑکیون کی شادیان اکثر عالمون اور فاضلون اور سیدون سے کین۔ اوسکو انشا پردازی کا بڑا شوق تہا۔ سنہ ۴۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۰۵۸ عیسوی سے سنہ ۴۸۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۸۹ عیسوی تک یعنے اکتیس ۳۱ برس تک سلطنت کی۔

سلطان مسعود ثانی

سلطان مسعود ثانی بعد سلطان ابراہیم کے تخت پر بیٹہا۔ یہہ بادشاہ بڑا طنطنہ کا تہا۔ اور وہ بڑا با اخلاق اور سخی اور نیک تہا۔ اور سلطان سنجر سلجوقی کی بہن مہد عراق سے نکاح کیا۔ ہندوستان مین سپہ سالار طغاتگین مقرر ہوا۔ اس سپہ سالار نے دریاے گنگ سے عبور کیا۔ اور وہان پہونچا۔ جہان سوا لشکر محمود کے کوئی اور لشکر اسلام سے نہین پہونچا تہا۔ بہت سی غنیمت اور مال لیکر لاہور مین آیا۔ اوسنے ایک مجموعہ قوانین خود سوچ سمجہہ کر بنایا۔ اور سنہ ۴۹۲ ہجری مطابق سنہ ۱۰۹۸ عیسوی سے سنہ ۵۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۱۱۴ عیسوی تک ۱۶ برس سلطنت کی اور سنہ ۵۰۸ ہجری مین اس دنیا سے انتقال کیا۔

سلطان ارسلان

جب کہ سلطان مسعود ثانی کا انتقال ہوا۔ تو اوسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹہا۔ اور اپنے سب بہائیون کو قید کیا۔ مگر ابراہیم شاہ اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا۔ اور سلطان سنجر پاس چلا گیا۔ اب وہ زمانہ نہ تہا کہ سلجوقیون اور غزنویون مین آپسمین رشتہ داریان

ہوتی تہین - اور سلجوقیون کے بادشاہ سنجر کی ہمشیرہ مہد عراق خاندان غزنوی کے تمام شاہزادونکی ماتہی - ارسلان نے ابراہیم کے باب مین اپنے ماموں سلطان سنجر کو خط لکہے مگر اوسنے کچہہ اوپر التفات نہ کیا - اور ابراہیم کی امداد پر مستعد ہوا - بعد ازین ارسلان نے بہت سے تحفہ تحائف دیکر اپنی ماکو سلطان سنجر پاس بہیجا - مگر ماں اپنے بچونکو قید خانہ مین کب دیکہہ سکتی تہی - وہ پہلی ہی جلی بہنی بیٹہی تہی اوسنے وہان جاکر اپنے بہائی سے ایسی باتین لگائین کہ سلطان سنجر غزنین جانے کو مستعد ہوا - اور بہرام شاہ کو تلوار کے زور سے تخت دلوایا - ارسلان کی سلطنت ۵۰۸ ہجری مطابق ۱۱۱۴ع سے ۵۱۲ ہجری مطابق ۱۱۱۸ع تک رہی فقط

بہرام شاہ

اب بہرام شاہ بادشاہ ہوا - وہ علم وفضل کو دوست رکہتا - عالمون فاضلون کی صحبت مین بیٹہتا - اونکے کمال و ہنر کی قدر کرتا - اس جوہر شناسی کا یہہ نتیجہ تہا کہ عالمون نے بہت سی کتابین اوسکے نام پر تصنیف کین - حضرت شیخ نظامی گنجوی اوسیکے عہد کے شاعر ہین - مثنوی مخزن الاسرار اسی بادشاہ کے نام پر اونہون نے تصنیف کی ہے - کلیلہ دمنہ کا ترجمہ عربی سے فارسی مین اسی بادشاہ کے نام پر ہوا ہے - اگرچہ یہہ بادشاہ کئی دفعہ ہندوستان مین آیا - اور وہان قدم رکہا جہان پہلے کوئی مسلمان بادشاہ نہین آیا تہا - مگر سوا اس امر کے کوئی کام تاریخ مین لکہنے کے قابل نہین ہے کہ محمد باہلیم نے جسکو ارسلان شاہ نے لاہور مین سپہ سالار مقرر کیا تہا - بغاوت اختیار کی - بادشاہ نے یہان آکر اوسکو شکست دی اور قید کیا - مگر پہر حالت اصلی پر بحال کردیا - دوبارہ

اوس نے پہر بغاوت اختیار کی پہر ملتان مین آنکر بادشاہ نے اوسکا کام تمام کیا۔
اس بادشاہ کی سلطنت ایک عرصہ دراز تک سرسبز رہی مگر آخری وقت مین وہ برا کام کیا
جسنے خاندان غزنوی کا چراغ گل ہوگیا۔ اور تمام سلطنت غزنین خاک مین مل گئی
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مودود بادشاہ کے عہد سے غور غزنین کی سلطنت
کا ایک صوبہ چلا آتا تہا۔ بہرام شاہ کے عہد مین قطب الدین محمد غوری سورے
غور مین سلطنت کرتا تہا۔ اور خود اوسکا داماد بہی تہا۔ ان دونو بادشاہون مین
کچہہ جہگڑا ہوا۔ بہرام نے قطب الدین کو غزنین مین بلایا۔ اور زہر دلوایا۔ یا قتل کرایا
۔ غرض اپنے داماد کا کام تمام کیا۔ جب اس قتل کی خبر سیف الدین اوسکے بہائی کو
پہنچی۔ وہ فوراً انتقام لینے کے لئے غزنین پر چڑہا۔ بہرام مین طاقت اوسکے مقابلہ
کی نہ تہی۔ اسلئے غزنین سے بہاگ کر مشرق کے پہاڑون مین کرمان مین امان لی۔
سیف الدین غزنین مین حاکم ہوگیا۔ اور غزنین کے رہنے والون پر اوسنے اعتبار کیا
اور اپنے بہائی علاء الدین کو مع اور امرا اور سپاہ کے غور کو راونہ کردیا۔
باوجودیکہ سیف الدین نہایت نیک سلوک غزنین والون کے ساتہہ کرتا۔ اور غوریونکو
اتنی قدرت نہ تہا کہ وہ کسی طرح کی اذیت اونکو پہنچا سکین۔ مگر غزنوی اوسسے
منافقانہ طور برتتے تہے۔ در پردہ سازش بہرام سے رکہتے تہے۔ اور سیف الدین
سے ظاہر مین ملے ہوئے تہے۔ جب موسم زمستان آیا۔ اور غور کی راہ برف سے
مسدود ہوئی۔ بہرام شاہ افغانون اور خلجیون اور بہت سی اقوام صحرانشینون کا
لشکر لیکر غزنین پر چڑہ آیا۔ دو فرسنگ اوسکا لشکر رہا ہوگا کہ سیف الدین نے
غزنین والون سے مشورہ پوچہا کہ مین بہرام شاہ سے لڑون۔ یا غور کو چلا جاؤن

- ان منافقین نے لڑائی کی صلاح دی - ابہی سامان حرب تیار نہ ہوا تہا کہ ہنستے
ہنستے غزنویون نے سیف الدین کو بہرام شاہ کے حوالہ کیا - اب بہرام شاہ نے حکم دیا
کہ منہ اوسکا کالا کرین اور ایک مریل بیل پر کہ چار قدم بہی نمین چلتا تہا بیٹہائین - اور
سارے شہر مین تشہیر کرین - اب سارے شہر کے لڑکے کیا اور بوڑہے اوسکے پیچہے تہے
- اور گالیان دیتے تہے اور طرح طرح کی ہنسی کرتے تہے - غرض اسی گت سے
اوسکو مارا - اور سر کاٹ کر سلطان سنجر پاس بہیجدیا - اور اوسکے وزیر سید مجد الدین کو
دار پر چڑہایا - یہہ کام بہرام کا اوسکے عادت کے خلاف تہا - اور انسانیت سے بہی بعید تہا
جب یہہ خبر وحشت اثر علاء الدین کے کان مین پہنچی - اوسکے کلیجہ سے ایک دہوان اوٹہا -
اور جہٹ پٹ ایک لشکر جرار لیکر اپنے بہائی کا انتقام لینے کیواسطے غزنین پر چڑہ آیا -
بہرام نے اوسکو کہلا بہیجا کہ کیون تیری کم بختی آئی ہے چلا جا نہین سارا خاندان غور کا
معدوم ہوجائے گا - اوسکے جواب مین علاء الدین نے کہلا بہیجا کہ یہہ دستور تو بادشاہون
کا ہے کہ ایک دوسرے کے ملک پر لشکر کشی کرتے ہین - اور نفوس نفیسہ انسانی کو قتل کرتے
ہین - مگر نہ اس رسوائی کے ساتہہ جو تو نے کیا - اسکا انتقام منتقم حقیقی ضرور لے گا -
اور مجہے تجہپر فتح اور ظفر دیگا - اس پیغام کو سنکر بہرام بظاہر تو کچہہ متغیر نہ ہوا - مگر
باطن مین ضرور متاثر ہوا - دونو لشکرون مین لڑائی شروع ہوئی - تلوارون کی
چپاچپ اور تیرون کی فشافش کی دہوم مچی - دولت شاہ بیٹا بہرام شاہ کا سپہ سالار
اس لشکر کا تہا جو وقت اس معرکہ جانستان مین اوسکی جان گئی - بہرام شاہ کا دل ٹوٹ گیا
اور ہندوستان کی طرف بہاگا - علاء الدین نے غزنین کو فتح کر لیا غوریونکی ہاتہونسے
غزنین کا بادشاہ ہوا - اگرچہ بہرام اور غزنین والونکے ہاتہہ سے غوریون نے بہت سی مصائب اور

تکالیف اوٹھائی تھین - اور اوسکے عوض مین جو کچھہ علاء الدین کرتا تھوڑا تھا - مگر جو
اوسنے غضب ڈھایا اور ظلم اور ستم برپا کیا اوسکے نام کو وہ دھبا لگاتا ہے - کہ قیامت
تک نہ مٹیگا - اوسکے ظلمون کے واسطے ایک طومار چاہیئے مگر مختصر یہہ ہے کہ شہر غزنین
عروس البلاد ملک ایشیا کا جسکی برابر کوئی شہر اسوقت نتھا - اوسکو اس ظالم نے بعض کہتے ہین
کہ تین دن تک اور بعض کہتے ہین کہ سات دن تک جلایا - اور باشندونکو قتل کیا - اور سارے
شہر کو لٹوایا - جب کچھہ غیض و غضب کم ہوا تو پھر عوام کا قتل چھوڑ خواص پر ہاتھہ صاف کیا
- سید مجد الدین وزیر سیف الدین کے انتقام قتل مین سادات غزنویہ کی ایک جماعت کے گلے
مین توبرہ خاک کے بھرے ہوئے ڈالدئے - اور اونکو فیروز کوہ مین لایا - وہان اونکے
خون سے توبرون کی خاک کا گارہ بنایا - اور اپنے ہان کی عمارت مین لگایا - علاء الدین نے
جب یہہ سنا کہ عورتون نے بھی غزنین کی سیف الدین کے قتل پر شادیانے بجائے تھے
اسلئے اونکو بھی قتل کیا - جو چیزین خاندان غزنین کی یاد دلاتین اونکو بھی برباد کیا -
قبرین بھی اوکھڑوا کر پھینکدین - مردون کی ہڈیون مین آگ لگادی - سلطان محمود
اور مسعود کی قبرونکو اونکی شجاعت کے سبب سے اور سلطان ابراہیم کی قبر کو اوسکے زہد اور
تقوے کی سبب سے چھوڑ دیا - غرض شہر غزنین کو جلا کر خاک سیاہ کیا - اور خود جہان سوز کا
لقب حاصل کیا - افسوس ہے کہ کم بخت بہرام ان سب مصیبتونکے دیکھنے کے لئے زندہ رہا
- ہندوستان مین بھاگ کے آیا - سفر کی ماندگی اور آلام اور مصائب اور شکستہ دلی کے
مارے عین راہ مین مرگیا - سلطنت اوسکی سنہ ۱۱۱۸ع ۵۱۲ھ سے سنہ ۱۱۵۲ع ۵۴۷ھ یعنی کل
۳۵ برس رہی -

ہندوستان مین غزنین کی سلطنت کا منتقل ہونا

خسرو شاہ

جب سلطان بہرام مرگیا۔ تو اوسکا بیٹا خسرو شاہ معہ اہل و عیال کے لاہور کی طرف چلا گیا۔ یہان لوگون نے اوسکی نہایت تعظیم اور تکریم کی اور بڑی خوشی منائی۔ وہان سب کو اس بات سے خوشی تہی کہ ہمیشہ کے لئے اونکے شہر مین ایک سلطنت قائم ہوگئی۔ کئی دفعہ اس بادشاہ نے غزنین کے لینے کا ارادہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر سنہ ۵۵۵ھ ۱۱۶۰ع مین اس دنیا سے رخصت ہوا۔ سات سال تک حکمرانی کر گیا۔

خسرو ملک

جب خسرو شاہ کا انتقال ہوا۔ تو خسرو ملک اوسکا بیٹا لاہور کے تخت پر بیٹھا۔ سلطان ابراہیم اور سلطان بہرام شاہ کے زمانہ مین جسقدر حصہ ہندوستان کا مسلمانون کے قبضہ مین تہا۔ اوسپر اس بادشاہ نے اچھی طرح حکومت کی۔ مگر سلطان محمد غوری نے جو سلطان علاء الدین جہان سوز کا بھتیجا تہا۔ غزنین ہی پر بس نکی بلکہ ہندوستان کا عزم کیا۔ اوسکا مقابلہ خسرو ملک سے نہو سکا۔ غرض جو رہا سہا ملک تہا وہ بہی ستائیس سال قمری کے بعد اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا۔ اور اوسی بادشاہ پر امیر سبکتگین کے خاندان کا خاتمہ ہوا۔ گویا یہہ ختم الملوک اس خاندان کا تہا۔ غزنین کی ساری سلطنت غوریون کے گہرانے مین آگئی فقط

فصل

خاندان غوری کا بیان

غوریون کے حال مین اہل غور نے بہت غور کرکے یہہ امر تجویز کیا ہے کہ خاندان غور اور اونکی رعایا دونو افغان تہے۔ تاریخ فرشتہ مین اونکا حال یہہ لکہا ہے کہ جب فریدون

ضحاک پر غالب ہوا۔ تو ضحاک کے دو نبیرہ سور اور سام فریدون کے خوف کی مارے نہاوند
مین چلے آئے۔ اور اس مقام کو مستحکم کیا۔ اور سور حاکم اپنے قبیلہ کا اور سام سپہ سالار بنا۔
سور کی دختر سام کے پسر شجاع سے بیاہی گئی۔ جب سام مرگیا۔ تو اوسکا بیٹا شجاع سپہ سالار ہوا
۔ اور چچا کی خدمت مین رہا۔ مگر لوگون نے چچا سے لگا بجہا کر دلون مین فرق ڈلوا دیا۔ اسپر
شجاع خفا ہو کر ایک رات کو مال اسباب و اہل و عیال کو لیکر کوہ غور مین چلا آیا۔ اور
یہان پہنچکر کہا کہ زمیندلش۔ اسلیئے اس مقام کا نام زمیندلش بہی ہے۔ یہان قلعہ
مستحکم بنایا۔ اور مدت تک سلطنت اس خاندان مین چلی گئی۔ اور نوبت شنسب پر پہنچی۔
وہ حضرت امیر مرتضی علی کے ہاتہہ پر مسلمان ہوا۔ اسلیئے طبقات ناصری مین اس خاندان کا نام شنسبانی
لکہا ہے۔ مگر ضحاک حقیقت مین کوئی ایران کا بادشاہ نتہا۔ فقط خیالی بادشاہ تہا۔ اسلیئے
سور اور سام اور اوسکی اولاد کو غور اور افغانون سے کیا علاقہ ہو سکتا ہے۔ اوپر کی
بات پایہ اعتبار سے ساقط معلوم ہوتی ہے۔ اب آگے ایک اور قصہ سنیئے کہ اس خاندان مین
محمد بن سوری معاصر سلطان محمود غزنوی کا تہا۔ وہ بغاوت کی سبب سے سلطان کی ہاتہہ مین
زندہ اسیر ہوا۔ اور حکومت غور کی اوسکے بیٹے ابو علی کو تفویض ہوئی۔ اسنے بہی اپنے
باپ کا طریقہ سرکشی کا اختیار کیا۔ تو عباس بن علی کے بہتیجے کو غور کی سلطنت سپرد ہوئی
سات برس تک وسنے ظلم اور ستم کیا۔ بڑا قحط پڑا۔ آخر کار وہ بہی سلطان ابراہیم کے عہد
مین قید ہوا۔ محمد بن عباس وسکا جانشین ہوا۔ اور سلطان غزنین کی اطاعت کرتا رہا۔
غرض ان سلاطین غوریہ کا خاتمہ قطب الدین حسن بن محمد بن عباس پر ہو گیا۔ اوسکی آنکہہ مین
تیر لڑائی مین لگا۔ اور اس صدمہ سے مرگیا۔ اوسکا بیٹا سام سلاطین غزنویہ کی تسلط کی سبب سے
ہند مین بہاگ آیا۔ اور یہان تجارت کرنے لگا۔ آخر کو وطن کی محبت نے جوش کیا۔ مع اہل و عیال

غور کی جانب دریا کی راہ سے روانہ ہوا - باد مخالف سے کشتی غرق ہوئی - اور سب اہل کشتی
غریق لجہ فنا ہوئے - مگر اعزالدین حسین بن سام بچ گیا - ایک کشتی کا تختہ اوسکو ہاتھہ لگ گیا
- ایک شیر بہی اس تختہ پر اوسکے ساتہہ بیٹہہ لیا مصرع خویش ہستادار کی و رکہ ہمراہی جنین باشد
تین رات دن تک مصیبتین اوٹہاکر کنارہ پہنچا - شیر نے اپنا رستہ لیا - اعزالدین ایک
عذاب سے تو چہوٹا - ایک شہر مین پہنچا - رات کو ایک دوکان پر سو گیا - کوتوال شہر نے اوسکو
چور جانکر پکڑ لیا - قیدخانہ مین بہیجدیا - وہان اتفاقاً بادشاہ بیمار ہوا - اوسکے صدقہ مین
جو قیدی چہوٹے اونمین سے یہہ بہی ایک تہا - اب راہ مین قزاقون سے ملا - اونہون نے
اسکو خوبصورت اور جوان دیکہکر زبردستی اپنا سردار بنایا - بدنصیبونکی کم بختی سے سلطان
ابراہیم غزنوی کے آدمیون نے اس گروہ کو گرفتار کیا - سلطان نے سب کے گردن مارنے کا حکم دیا
جسوقت جلاد نے پٹی حسین کی آنکہون پر باندہی - اوسنے فریاد اور واویلا کی - اور کہا کہ
اے خدا بے خطا قتل ہوتا ہون - تیرے ہان ظلم نہین - پہر مین کیون بیگناہ مارا جاتا ہون
- جلاد نے کہا کہ ساری عمر رہزنی کرتا رہا - اب تک اپنے تئین بیگناہ کہتا ہے - حسین نے
اپنی ساری سرگزشت سنائی - اسپر جلاد کو رحم آیا - ایک سردار کی معرفت یہہ ماجرا سلطان
کے کان تک پہنچوایا - بادشاہ کو بہی رحم آیا - اوسکو بلوایا - بشرہ اور چہرہ اور مہرہ دیکہا - اور
اوسپر عاطفت شاہانہ فرماکر مقربین مین داخل کیا - پہر امیر حاجب کا عہدہ عطا کیا - اور اپنی
لڑکی کی شادی اوسکے ساتہہ کردی - اسطرح روز بروز جاہ و اعزاز اوسکا بڑہتا گیا - اور
جب سلطان مسعود بن سلطان ابراہیم تخت سلطنت پر بیٹہا - تو حسین غور کا حاکم مقرر ہوا -
اب یہان سے ایک سلسلہ سلاطین غوریہ کا شروع ہوا - اور آخر کو نوبت قطب الدین محمد
پر پہونچی جسکا حال پہلے پڑہ آئے ہو - خلاصہ اس تمام داستان کا یہہ ہے کہ غور کی حکو نت

کسیقدر امزد آدمی نے سلاطین غزنویہ کی بدولت حاصل کی۔ اور یہہ آدمی یا تو اصل حقیقت مین غوری تہا یا کسی غوری سردار کی امداد کیلئے رشتہ سے غوریون مین داخل ہے۔ اور پہر اپنے حسب نسب کے عیب چہپانے کو واسطے ایک داستان گہڑلی۔ غرض خاندان غور اور پٹہانون کی تحقیقات کیواسطے ایک جدا کتاب چاہیئے۔ اسلیئے اب اوسکو ختم کرتے ہین۔ طالب علمون کو یہہ بات یاد رکہنی چاہیئے کہ غور کو غورستان بہی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑی ملک ہرات اور غزنین کے درمیان واقع ہے۔ جب مسلمانون نے اس ملک پر چڑہائی کی تو سنہ ۹۹ھ مین کچہہ غوری مسلمان ہوئے۔ اور یہانکے باشندونکی زبان خراسانی تہی۔

سلطان محمود کے قبضہ مین ملک غور تہا جسکا ذکر ہو چکا ہے۔ کہ سلطان محمد بن سور اونکا بادشاہ تہا۔ اس بادشاہ کے عہد سے تاریخ کا سلسلہ برابر چلا آتا ہے۔ خاندان غزنوی اور غوری مین جو آپسمین عناد اور فساد تہا۔ اور سلطان علاء الدین نے اوسکا انتقام لیا۔ اوسکا حال اوپر بیان ہوا۔ اب سلطان علاء الدین جہان سوز غزنین کو فتح کرکے فیروزکوہ مین آیا اور عیش و نشاط مین مشغول ہوا۔ اوسکی طبیعت کا تقاضا یہی تہا

غزنین کو سلجوقیون کا فتح کرنا اور سلجوقیونکی بربادی

مگر یہہ عیش سلطان علاء الدین کو نصیب نہ ہوا۔ سلطان سنجر کو جو خراج ہمیشہ جایا کرتا تہا۔ وہ نہ پہنچا۔ اسپر سلطان سنجر سے ایک معرکہ ہوا۔ اوسمین قید ہوا۔ اور سلطان سنجر نے غور اور غزنین دونون کو فتح کرلیا۔ مگر تہوڑے دنون بعد سلطان علاء الدین کو غور کی سلطنت دیدی۔ تہوڑی مدت گذری تہی کہ سنہ ۵۴۸ھ مین یوز قوم ترک نے سلطان سنجر کو شکست دی۔ اور گرفتار کیا۔ اسے سلجوقیون کا بہی زوال آگیا۔ ان لڑائی جہگڑونکا بیان بہت طول طویل ہے اوسکو چہوڑ دیتے ہین۔ اور نہ اوسکو کچہہ تعلق

ملک ہند کی تاریخ سے ہے +

سلطان علاءالدین جہان سوز

جب غزنین کو تباہ کر کے سلطان علاءالدین غور مین آیا - تو اوسنے اپنے بہتیجون غیاث الدین محمد اور معزالدین محمد کو سنجر مین حاکم مقرر کیا - ان دونون بہائیون کے مزاج مین سخاوت شجاعت بہت تہی - اسلئے اونکے بڑی نیک نامی ہوئی - اور ایک خلائق نے اونکی طرف رجوع کی - اس بات کو ایک اور پیرایہ مین علاءالدین سے لوگون نے بیان کیا - اسلئے سلطان کو بہتیجون کی طرف سے وہم پیدا ہوا - اور قلعہ جرجان مین اونکو قید کر دیا - اور غالب سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکو ان بہتیجون کی لیاقت سے یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اوسکا بیٹا سیف الدین غوری ثانی تخت پر نہ بیٹہہ سکیگا - غرض سلطان علاءالدین تو چار برس کچہہ دنون سلطنت کر کے ۵۵۱ھ ۱۱۵۶ع مین اس دنیا سے رخصت ہوئے +

سیف الدین غوری ثانی

جب سلطان علاءالدین جہان سوز اس جہان سے رخصت ہوا تو اوسکا بیٹا سیف الدین محمد تخت پر بیٹہا - اوسنے اپنے چچیرے بہائیون غیاث الدین محمد اور معزالدین محمد کو جرجان کے قلعہ سے رہائی دی - اور اونکی حکومتون کو بحال کیا - یہہ اس بادشاہ کا نہایت عمدہ اور عدالت کا کام تہا - اس بادشاہ کو مذہب کا بڑا خیال تہا - غور مین ملاحدہ اور قرامطہ کا خوب قلع قمع کیا - ایک دن چاندماری پر تیر مار رہا تہا - اور امراء غور بہی اوسکی خدمت مین حاضر تہے - سپہ سالار درویش بن شیش کہ ابوالعباس کا بہائی تہا موجود تہا - امراء غور مین رسم تہی کہ جسکو خلعت دیتے تہے تو اوسمین دستوانہ زرین جواہرات سے مرصع دیا کرتے - اس سپہ سالار کے ہاتہہ پر دو دستوانہ مرصع تہے - کہ ملک ناصرالدین محمد نے

خلعت مین دئے تہے - اور یہہ دونو دستانہ سلطان سیف الدین کی بی بی کے
ہاتہہ کے تہے - اس بات پر اوسکو غیرت آئی - اوسی سردار سے کہاکہ تیر چاپندار سے
نکال لا - جب وہ سردار تیر نکالنے گیا - تو اوسکی پیٹہہ پر ایک تیر کمان کو تان کر لگایا
تیر چہاتی سے پار نکل گیا - اور وہ مرگیا - ابو العباس اوسکا بہائی اپنے غصے کو دبائے
ہوئے بیٹہا رہا - جب کہ سلطان سیف الدین غز کی لڑائیون مین مصروف تہا اوسنے
ایک نیزہ سلطان کے پہلو مین مارا - غرض سلطان اس صدمہ سے جان بر نہ ہوا - اور لشکر
غور کو بہی شکست ہوئی صرف سیف الدین ایک برس بادشاہ رہا - پہر اوسکا چچا زاد
بہائی غیاث الدین تخت پر بیٹہا +

غیاث الدین غوری

۵۵۸ھ مین غیاث الدین تخت سلطنت پر بیٹہا - اوسنے اپنے حقیقی بہائی معز الدین محمد کو
کہ سلطان شہاب الدین کے نام سے مشہور ہے شریک کر لیا - اور سپہ سالار اپنا مقرر
کیا - اوسنے تمام امور سلطنت کا انتظام اس بہائی کو ایسا دیدیا کہ حقیقت مین یہی بادشاہ
معلوم ہوتا تہا - غرض ان دونون بہائیون مین عجب اتفاق تہا - ساری عمر اونہون نے
اپنی ایک دوسرے کی محبت مین صرف کی - ان دونون بہائیون کے مزاج مین اہلیت
بدرجہ کمال تہی - جب اونکے چچا فخر الدین حاکم بامیان نے سلطنت غور کا دعویٰ کیا
- اور چارون طرف سے لشکر لیکر ان سے لڑنے کو آیا - اور لڑائی مین شکست فاحش کہائی
- تو یہہ دونو بہائی گہوڑون سے اوترے - اور چچا کی رکاب پکڑنے کو دوڑے -
اور ایسے ادب سے پیش آئے کہ اوسکو شبہ ہوا کہ یہہ میری ہنسی کرتے ہین - مگر
اونہون نے ایسی باتین کین کہ جسے یہہ شبہ اوسکا رفع ہوگیا +

جب ان دونون بہائیون کی سلطنت مستحکم ہوگئی - تو اب انکو فکر ہوا کہ اور بیگانہ ملکون کو فتح کیجیے - سلجوقیون کو تباہ اور شکستہ دیکہکر خراسان کے مشرقی حصہ کو فتح کیا - اور سنہ ۵۶۹ھ ۱۱۷۳ع مین غزنین کو کہ ترکون کے ہاتہہ مین بارہ برس سے تہا فتح کر لیا - اور اپنے چہوٹے بہائی ملک شہاب الدین کو یہان کا حاکم مقرر کیا - خود غیاث الدین کبہی ہرات مین کبہی غزنین مین کبہی فیروز کوہ مین رہتا - خاص ہرات مین اوسنے ایسی مسجد بنوائی کہ اوسکی شان اور شوکت کی تعریف اوس زمانہ مین بہی ہوئی اور زمانہ مابعد مین بہی بدستور چلی گئی -

سلطان شہاب الدین غوری معروف سلطان محمد غوری

یہہ سلطان شہاب الدین مدت سے ہندوستان پر فریفتہ تہا - یہی بادشاہ وہ ہے جسنے اہل اسلام کی سلطنت بنیاد اوس استحکام کے ساتہہ قائم کی کہ انگریزون کی عملداری تک اوسمین کچہہ خلل نہ پڑا - دو برس تک سلطان محمد غوری غزنین کے بندوبست مین مصروف رہا - پہر سنہ ۵۷۱ھ ۱۱۷۵ع مین ملتان کو فتح کیا - قرامطہ نے اس ملک مین بڑا فساد کر رکہا تہا - اوس سب کو مٹایا - پہر سنہ ۵۷۲ھ ۱۱۷۶ع مین اوسنے اچ کو فتح کیا - یہہ مقام وہان ہے جہان پنجاب کے دریا اٹک مین جاکر ملتے ہین - اچ کا راجہ ایک قلعہ مین متحصن تہا - جب یہہ قلعہ یون مفتوح نہ ہوا تو سلطان نے راجہ کی رانی سے سازش کرکے اوسکو فتح کر لیا - رانی نے راجہ کو مار ڈالا - اور بیٹی سمیت راجہ کی پاس چلی آئی - اور اس لڑکی کا نکاح سلطان سے ہوا - مگر یہہ دونو ماں بیٹیان جلد بیسے مر گئین - اب سلطان نے ملتان کو علی کرماج کے سپرد کیا - اور آپ غزنین کو روانہ ہوا +

خاندان غزنین کا پنجاب سے خارج ہونا

دو برس بعد ۵۷۴ھ مین اچ اور ملتان مین سلطان آیا۔ اور ملتان کی راہ سے
گجرات پر حملہ کیا۔ مگر یہان کے راجہ بہیم دیو نے مقابلہ کیا اور مسلمانون کو شکست دی
۔ اور ہزارون کو قتل کیا۔ غزنین کی مراجعت مین وہی تکالیف محمود غوری کو پیش
آئین جو محمود غزنوی کو آئین۔ پہر سلطان ۵۷۵ھ مین پیشاور مین گیا۔ اس شہر
کا نام کتب قدیمہ مین پکرام اور فرسور اور پرشور لکہا ہے۔ اس ملک کو تسخیر کیا۔
دوسرے سال ۵۷۶ھ مین لاہور مین آیا۔ یہان خسرو ملک کے سلطنت مین دلی کی راجہ
اور افغانون کی مخالفت سے استقلال نہ تہا۔ وہ سلطان سے میدان مین مقابلہ نکرسکا
۔ ایک قلعہ مین متحصن ہوا۔ سلطان نے نواح لاہور کو تاراج کیا۔ اور راوی اور چناب
کے درمیان ایک قلعہ بنوایا۔ حسین خرمیل کو قلعہ دار مقرر کیا۔ ملک خسرو نے فرصت
پاکر گکہرون کی قوم سے اتفاق کیا۔ اور اس قلعہ کا محاصرہ شروع کیا۔ مگر فتح نہوا
۔ اس بات پر محمد غوری آشفتہ ہوا۔ ایک لشکر جرار کے ساتہہ لاہور پر دوبارہ چڑہا
۔ اور خسرو ملک پہر قلعہ مین متحصن ہوا سلطان شہاب الدین اوسکو زور قوت سے
نہ فتح کرسکا۔ تو یہہ داؤن کہیلا کہ خبر اوڑا دی کہ ایک ضرورت کے سبب سے مغرب
کی طرف سلطانی فوج جاتی ہے۔ اور ظاہر مین خراسان جانے کی تیاریان کین
۔ اور ملک خسرو سے آشتی چاہی۔ اور اوسکے بیٹے کو جو اول مین تہا چہوڑ دیا۔
جب سلطان خسرو نے یہہ باتین دیکہین۔ تو وہ چہوٹی سواری اپنے بیٹے سے
ملنے کو روانہ ہوا۔ یہان سلطان محمد غوری نے یہہ کام کیا کہ عمدہ عمدہ سوار اپنی
فوج کے لیکر ایسی راہ چلا کہ وہان آمد و رفت آدمیون کی نہ تہی۔ اور آناً فاناً غزنی
دار الخلافہ اور سلطان خسرو کی راہ کے درمیان آپڑا۔ اور خسرو ملک کو گرفتار کرلیا

۱۱۸۶ ۵۸۲ سنہ مین لاہور پر قابض ہوا - اور علی کرماج حاکم ملتان کو یہان کا حاکم
مقرر کیا - اور خود غزنین خسرو ملک کو لیکر چلا گیا - دوسرے برس خسرو اور اوسکے
سب خاندان کو سلطان غیاث الدین پاس بہجوا دیا - اس سلطان نے اون کو قلعہ
جرجستان مین محبوس کیا - اور حادثہ خوارزم شاہ مین اون سب کو قتل کیا -
اسطرح خاندان امیر سبکتگین کا ختم ہوا - دستور کے موافق اس خاندان کا ستارہ اقبال
بہی دو سو سال مین اپنا دورہ پورا کرکے ایسا غروب ہوا کہ پہر طلوع نہ ہوا -

سلطان شہاب الدین کی لڑائیان ہندوؤنکے ساتھہ

جب کہ خاندان غزنین کا چراغ گل ہو گیا تو پہر شہاب الدین کا مخالف کوئی اہل
اسلام مین باقی نہ رہا - اور جب شہاب الدین سلجوقیون اور تاتاری قومون اور اور
جنگجو قومون سے لڑنے بہڑنے کا مشتاق ہو تو اسکے سامنے ان ہندوؤن کی ظاہرا
کچہہ اصل نہ تہی - یہہ بیچارے طبیعت کے نرم اور لڑائی جہگڑون سے کوسون بہاگنے
والے - چہوٹی چہوٹی ریاستون مین بکہرے پڑے ہوئے اوسکی ٹکر کو کیا سنبہالتے
- مگر باوصف اسکے کوئی ریاست ہندوؤن کے بغیر سخت لڑائی کی فتح نہ ہوئی -
اور بعض ریاستین مسلمانون کی آخری عملداری تک کبہی اونکی پوری طرح
نہ ہوئین - صرف اسکا باعث یہہ تہا کہ ہندوؤن مین ایک قدیمی قوم راجپوتون کی
ایسی تہی کہ سپاہی ماکے پیٹ سے ہوتی تہی - اور ہر گروہ اونکا ایک موروثی سردار
رکہتا تہا - ان سردارون کو جو راجہ سے تعلق تہا وہ سپاہی رجپوتون کو ان سردارون
سے علاقہ ہوتا تہا - غرض یہہ باہمی تعلقات ایسے ہوتے تہے کہ باہم وفاداری اور
اتفاق اونکو لازم تہا - جاگیر کا انتظام نہایت عمدہ تہا - غرض ان سب باتون سے

راجپوتون کے دلون مین عالی نسبی اور بلند ہمتی اور دلاوری اور مردانگی کے خیالات
بڑے زور شور سے پیدا ہو گئے تہے - اور بہاٹ اونکی ترنگون کو اپنے کرتکون سے
اور رنگ دیدیتے تہے - غرض اگر یہہ سپاہ پیشیہ فریق ہندوستان مین نہ ہوتا تو
شہاب الدین بغیر ہاتہہ ہیر ہلائے ہندوستان کو لے لیتا - افسوس ہے کہ اس قوم مین
سستی اور کاہلی روز بروز بڑہتی گئی - یہانتک کہ اگر آج کل کے رجپوتون اور
شہاب الدین کے زمانہ کے رجپوتون کا مقابلہ کرین تو اونمین وہ مشابہت پائی جا سکیگی
- جو شہاب الدین کے زمانہ کے رجپوتون کو مہابہارت کے زمانہ کے رجپوتون کے ساتہہ
مشابہت ہے - غرض اونمین پست حوصلگی اور سست ہمتی بڑہتی چلی گئی +
راجپوتون کے مختلف فریقون مین تقسیم ہونیکا ایک اثر یہہ بہی تہا کہ جب غنیم کے
زور اور دباؤ سے اپنے مقام اور مکان کو چہوڑتے تو جہان بستے وہان غول کے
غول بستے اور نئی اراضیات کو اوسی نسبت سے تقسیم کرتے جسطرح اونمین پہلے زمین
تقسیم تہی - غرض اس تغیر مکانی سے اونکے باہمی تعلقات مین کچہہ تغیر و تبدل ہوتا
- اب اسوقت شہاب الدین کے عہد دولت مین راجپوتون کے چار بڑے سلطنتین تہین
- ایک اجمیر جسمین چوہاتون کی سلطنت تہی اور اونکا راجہ پرتہی راج تہا - اسی کا
نام رائے پتہورا مشہور ہے - یہہ راجہ بڑا جوانمرد اور شجاع ہندو راجاؤن مین
گذرا ہے - چند بہاٹ نے جو اس راجہ کا حال لکہا ہے وہ زبان زد خلائق ہے
دوم دلی مین تومر راجپوتون کی عملداری تہی - یہان کا راجہ اننگ پال تہا - پرتہی راج
اوسکا نواسا تہا - جب اننگ پال لاولد رہا - تو اوسنے اپنے نواسے پرتہی راج
کو متبنیٰ کر لیا - اسطرح دلی اور اجمیر کا ایک راج ہو گیا - اور پرتہی راج اوسمین راج کرنے لگا

سوم قنوج مین راٹھور رجپوتون کا راج تھا - وہان کا راجہ جے چند تھا - یہہ بھی نواسہ راجہ اننگ پال کا تھا - جب اوسنے اپنے خالہ زاد بھائی پرتھی راج کو دیکھا کہ راجہ اننگ پال نے اوسکو متبنی کرلیا - اور دلی اور اجمیر کے راج ملکر ایک بڑا راج اوسکے قبضہ مین ہوگیا - تو اوسکو یہہ نہایت ناگوار گذرا - اور اسواسطے راجسو جگ اور اپنے لڑکی کے سوئمبر مین پرتھی راج کو جے چند نے نہ بلایا - بلکہ اوسکے سونے کی مورت بناکر دربان کی جگہہ کھڑی کردی - پرتھی راج کو جب اسکی خبر ہوئی تو وہ آگ بگولا ہوا - اور آندھی اور بھونچال کی طرح یکبارگی اپنی چیدہ چیدہ فوج اور سردار لیکر قنوج پر آپہنچا - اور راجہ جے چند کی لڑکی کو زبردستی چھین کرلے گیا - غرض ان دونو خالازاد بھائیون کی لڑائیون مین پرتھی راج کے بڑے بڑے عمدہ سپاہی اور سردار کام آئے - ایک سو آٹھہ سردارون مین سے چونسٹھہ سردار مارے گئے - غرض یہہ ہندؤن کا آپس کا فساد وعناد مسلمانون کے حق مین اچھا ہوا -

شہاب الدین کا شکست پانا ہندؤن سے

۱۱۹۱ع ۵۸۷ھ مین ہندوستان کیطرف سلطان شہاب الدین نے عزیمت کی - قلعہ بٹھنڈہ کو کہ اوس زمانہ مین راجگان عظیم الشان کا دار القرار تھا - راجہ اجمیر کی آدمیون سے چھین لیا - اور وہان ملک ضیاء الدین تولکی کو حاکم مقرر کرکے ارادہ مراجعت کا تھا کہ اتنے مین خبر پہنچی کہ راجہ پتھورا اور اوسکا بھائی کھانڈے راے ایک لشکر کا لشکر ہندی کے جھنڈا نیکے لئے لیکر طوفان کی طرح چلا آتا ہے - اور اوسکے ساتھہ بہت سے راجہ مین - غرض یہان بھی لشکر تیار ہوکر دلی کی طرف روانہ ہوا -

دونون لشکرون کا آمنا سامنا تلاوڑی کے میدان مین ہوا - یہہ میدان تہانیسر اور کرنال کے درمیان واقع ہے - اور اوسمین بڑے بڑے ہرے بھرے ہوئے ہین - مسلمانون نے اسطرح لڑائی شروع کی کہ اونہون نے اپنے سوارون کے غول بنائے - اور دہاوے پر دہاوا کرتے - اور سوار تیرون کا مینہہ برساتے ہوئے آگے بڑہتے یا پیچھے ہٹتے - غرض جیسا موقع ہوتا ویسا کرتے - مسلمان جب ہندون کے قلب لشکر مین مصروف تھے اوسوقت ہندون نے مسلمانون کا میمنہ میسرہ توڑ دیا - شہاب الدین اوسوقت خود صف قلب مین تہا - جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ دائین بائین فوج کے پیر اوکہڑ گئے - تو وہ بیچ مین جا رہا - پہر ہندون نے چارون طرف سے اوسے گہیر کر نرغہ مین کر لیا - ایسے وقت مین بہی وہ بہادری سے لڑتا رہا - اور قدم بڑہا بڑہا کر تلوار کے ہاتہہ چلاتا رہا - کہانڈے راے سپہ سالار ہنود اور پرتہی راج کی آنکہہ شہاب الدین پر جا پڑی - وہ ہاتہی پیل کر اوسکی طرف لایا - شہاب الدین نے ایک نیزہ کا ہاتہہ اوسکے مارا اور زخمی کیا - مگر اوسنے بہی ایک تلوار کا زخم ایسا دیا کہ سلطان قریب تہا کہ گہوڑے سے نیچے گرے - مگر ایک خلجی غلام لپک کر پیچہے گہوڑے پر سلطان کے جا بیٹہا - اور گرنے سے سنبہال لیا - اور جنگ کے میدان سے امن کی جگہہ لے آیا - غرض مسلمانون کو شکست ہوئی - اور اونکے گہوڑون کی باگین مڑ گئین - چالیس میل تک مسلمانون کا تعاقب ہندون نے کیا - مسلمانون نے لاہور مین آکر آرام لیا - راجہ پتہورا نے بہٹنڈہ کا محاصرہ کیا - اور سوا برس کے بعد صلح کر کے اوسے لے لیا - اب مسلمانون کے بہاگے ہوے سپاہی اور ٹوٹا پہوٹا لشکر لاہور مین جمع ہوا - شہاب الدین یہان کا بندوبست کر کے غور مین اپنے بہائی سے ملا

شہاب الدین نے افغانون سے کچھہ نہ کہا - مگر امراء غور اور خلج اور خراسان پر نہایت عتاب کیا - اور توبرون مین جو بہر کراونپر چڑہوادئے - اور بازارون مین چھوڑ دیا - اور حکم دیدیا کہ جو یہہ جو نہ کہائے - اوسکا سر اوڑایا جائے - جنکو اپنی زندگی عزیز تہی - اونہون نے یہہ جو کہائے - اب سلطان شہاب الدین بہائی سے رخصت ہوکر غزنین مین آیا - اور ظاہر مین تو عیش اوڑاتا تہا کہ جسنے لوگون کو معلوم ہو کہ اوسکو شکست کی مصیبت اور دقت یاد نرہی - مگر حقیقت مین دن کا کہانا اور رات کی نیند اوسپر حرام تہی - شب و روز لشکر کی جمع کرنے کی دہن مین لگا رہتا - آخر کو ایک لشکر زرق برق جمع کیا - اونمین ترک اور تاجیک و افغان سب داخل تہے - سر پر خود جواہرات سے مرصع رکہے ہوئے اور جوشن چاندی سونے کے بدن پر پہنے ہوئے تہے - یہہ سب سامان اندر ہی اندر کرکے کوچ کرنیکا حکم دیدیا - اور آٹھوین دن خود سوار ہوا - اس لشکرکشی مین عمائد سلطنت سے کچھہ مشورہ نہ لیا تہا - اسلئے کسیکو معلوم نتہا کہ ارادہ کدہر کا ہے - جب لشکر پیشاور مین پہنچا تو ایک پیر مرد غور نے بے تکلف ہوکر عرض کی کہ اس مہم کا سامان تو ایک جنگ عظیم کا معلوم ہوتا ہے - مگر یہہ نہین کہلتا کہ عزم کدہر کا ہے - اوسوقت سلطان نے ایک آہ سرد کہیچی اور کہا کہ اے پیر مرد تو یقین جان لے کہ جسوقت سے مین نے ہندو راجاؤن سے شکست کہائی ہے - حرم سرا مین بستر پر نہین سویا - قبا کے بند کہول کے دکہائے کہ اوس دن سے آج تک کپڑے نہین بدلے خلج اور غور اور خراسان کے امیرونکا منہ آج تک نہین دیکہا - کہ وہ نمک حرام مجہے اکیلا لڑائی مین چہوڑ کر چلے آئے - اوس پیر مرد نے دعا خیر دی اور کہا کہ انشاء اللہ تعالی

اب کی دفعہ فتح ہوگی - اب مصلحت وقت یہی ہے کہ ان امیرون کا قصور معاف فرمائین - اونکو روبرو بلائین اور عزت اور برابر وبخشین - تاکہ وہ جان لڑا کر لڑین - اور اپنی پہلی بدنامی کے دہبے کو مٹائین - ایہہ تقریر سلطان کو پسند آئی ملتان مین آکر دربار کیا - اور سب میرون اور سرداروں کو بلایا - اور کہا کہ اے مسلمانو سال گذشتہ مین جو داغ دامن اسلام پر لگا - وہ سب پر روشن ہے - اوسکا تدارک ہر مسلمان پر واجب اور فرض ہے - سبنے تلوارون پر ہاتہہ رکہہ کر سر جہکا دئے - غرض وہان سے لاہور مین آیا - اور قوام الملک رکن الدین حمزہ کو کہ تدبیر اور تقریر مین بے مثل تہا - ایلچی بنا کر اور نامہ دیکر اجمیر مین راے پتہورا کے پاس روانہ کیا مضمون نامہ کا یہہ تہا کہ اسلام کی اطاعت قبول کرو - راجہ یہہ بات سنکر نہایت غیض و غضب مین آیا - اور اوسکا ایک سخت جواب لکہا - اور راجگان ہندوستان کو جمع کیا - بہت سے راجہ اوسکی پہلی فتح یابی کو دیکہکر شریک حال ہوئے -

ہندون سی دوبارہ شہاب الدین کا لڑنا اور کامل فتح پانا

غرض یہہ دو نون لشکر دریاے سرسوتی کے ادہر اودہر آن کر پڑے - پرتہی راج نے اول خط اس مضمون کا بڑے غرور اور تکبر سے شہاب الدین کو لکہا - کہ سپاہ دار اسلام کو ہمارے لشکر کی عدت اور حدت پر اطلاع ہوگی - سوا اسکے اور راجاؤن کے لشکر برابر چلے آتے ہین - اگر تجہکو اپنے اوپر رحم نہین آتا - تو اس بیچاری سپاہ کے حال پر رحم کر جو تیرے ہمراہ آگئی ہے - اپنے آنیسے پشیمان ہو - اور اولٹے پاون چلا جا - ہم کو دیبی دیوتاؤن کی قسم ہے جو تیرا تعاقب کرین یا کچہہ اذیت پہنچائین - اور نہین کل کا دن ہے اور یہہ فیلان صف شکن اور لشکر بے شمار ہے - اور تیرا لشکر

اوسمین کسے کو جیتا نہ جانے دین گے - شہاب الدین نے اس خط کو پڑہا - بہت تحمل اور
بردباری سے جواب لکھا - کہ راجہ کا یہہ نیک صلاح دینا ہم پر شفقت ہے - مگر سب پر یہہ
بات روشن ہے کہ اپنے بڑے بہائی کا تابعدار ہون اوسکے حکم سے اس مہم کا بوجہہ
سر پر رکہا ہے - جب تک وہان سے کچہہ حکم نہ آئے مجہے اس معاملہ مین اختیار نہین -
اتنی مہلت ہو کہ جواب وہان سے آجائے - اوسوقت صلح اس بات پر ہو جائے گی
کہ پنجاب اور سرہند اور ملتان ہمارے پاس رہے - باقی کل ہندوستان تمہارے پاس
رہے - جب راجہ پاس یہہ ضعیف جواب گیا - تو سارے لشکر مین خوشی فتح کی سی
ہوئی - اور سب خواب غفلت مین آرام کرنے لگے - اور اپنی جمعیت کے بہروسہ پر لشکر
سلطانی کے قریب آپڑے - اندہیری رات مین سلطان دریا کے پار اوتر گیا - یہان
راجہ کی سپاہ مین ابہی لوگ پڑے سوتے ہی تہے - کچہہ لشکر سلطانی کی خبر نہ تہی کہ انکے
سر پر چڑہ آیا - اور بے طرح اوپر ٹوٹ پڑا - اور سارے لشکر مین ہل چل ڈالدی -
بارے راجہ کو اتنی فرصت ملی کہ ہوش حواس درست کرکے ایک فوج کو تیار کرکے سامنے
لایا - اتنے مین باقی ساری فوج انبوہ کثیر کو سمیٹ سماٹ میدان مین لا جما یا شہاب الدین
نے اپنے لشکر کے چار حصے کئے - اور چار سپہ سالارون کے سپرد کر دی - اور حکم دیدیا
کہ باری باری سے جائین - اور اس لشکر کثیر کے مقابل مین جان لڑائین - راجپوت
بہادر بہی اس میدان مین دائین بائین سے درست ہو کر اس خوبصورتی اور بندوبست
سے لڑے کہ مسلمانون کے جی چہوٹ گئے - اب الحرب خدیعۃ پر عمل کرکے شہاب الدین
شکست کی صورت بنا کر پیچہے ہٹا - حریف نے پیچہا کیا - جب جمعیت انکی بے انتظام ہو گئے
تو دوسرا غول تازہ دم لڑائی کے لئے سامنے ہوا - مگر اسسے بہی کام نہ نکلا ----

جب تہیا - دوپہر ہوئی - تو راے پرتہی راج ایک سو پچاس راجہ اور مہاراجہ کو لیکر ایک درخت کے سایہ مین آیا - ان سبنے تلواروں کے قبضون پر ہاتہہ رکہہ قسمین شدید کہائین اور ایک ایک پیالہ شربت کا پیا - پان کے بیڑے چبائے - تلسی کی پتی زبان پر دہری - کیسر کے ٹیکے ماتہے پر دئے - اوہر شہاب الدین نے سہ پہر کو اپنے بارہ ہزار سوار خاص جنکے سرون پر فولادی خود جواہرات سے مرصع رکہے - اور شمشیرہا برہان برہنہ ہاتہون مین لئے ہوئے - اور گہوڑون کے کانون پر سنان جان ستان دہرے ہوئے ساتہہ لئے - اور خدا پر بالکل توکل کر کے ہندؤن پر دہاوا کیا - اور سارے لشکر کو ہلا مارا - اور ہل چل ڈالدی - یہہ سپاہ اسطرح ٹوٹ پہوٹ گئی - جیسے کوئی بہاری عمارت اپنے بوجہہ سے آپ ہی گر پڑہی - غرض یہہ سپاہ اپنے زور مین آپ ہی غارت ہوئی - کہانڈے راے نائب السلطنت وہین اور بڑے بڑے سردار مارے گئے - راجہ پرتہی راج بہی گرفتار ہوا - پرہی گت سے مارا گیا +

دلی اور اجمیر کی فتح کا بیان

اب یہان سے شہاب الدین اجمیر کو گیا - اور اوسکو فتح کر لیا - اور کئی ہزار باشندے جو اوسسے مقابل ہوئے تہے تہ تیغ کئے اور اون کے بچون کچہون کو لونڈی غلام بنایا - اجمیر کی سلطنت پرتہی راج کے بیٹے یا کسی اور رشتہ دار کو دیدی - اور اوس سے یہہ اقرار ٹہرا لیا کہ محصول سالیانہ ادا کیا کرے - پہر دلی مین آیا - یہان کا راجہ اوس سے بعجز و نیاز پیش آیا - دلی سے سلطان نے کوچ کیا - اور قطب الدین ایبک کو کہ اوسکا برگزیدہ غلامون مین سے تہا - قصبہ کہرام مین کہ دلی سے ستر کوس ہے نائب اپنا ہندوستان مین مقرر کیا - اور خود غزنین کو روانہ ہوا - قطب الدین ایبک ایسا لائق اور قابل تہا کہ

اوسنے دلی کے اون اضلاع کو جو گنگا جمنا کے درمیان واقع تہے- پرتہی راج کے سب رشتہ داروں سے چہین لیا- میرٹہہ اور کوئل ور دلی ان سب کو فتح کر کے دلی کو اپنا دارالسلطنت بنایا- اور اسلام کی حکومت کے تمام آئین اور دستور جاری کیئے+

قنوج کی فتح کا بیان

دوسرے برس شہاب الدین پہر ہندوستان مین آیا- اور ۱۱۹۴ء ۵۹۱ھ مین جنگ عظیم راجہ قنوج سے لڑا- قنوج کا راجہ جے چند تہا جسکی لڑائی پرتہی راج سے ہو رہی تہی- اوس کا بیان پہلے ہو چکا ہے- آپس کی پہوٹ کا پہل یہی ہوتا ہے- کہ دونون غارت ہون- جب پرتہی راج نہ بچا تو راجہ جے چند کیونکر بچتا- اس راجہ کو اٹاوہ کی جانب شمال مین چندوارہ کے اندر شہاب الدین نے بڑی شکست فاحش دی- راجہ کی آنکہہ مین تیر قطب الدین ایبک کے ہاتہہ سے لگا- وہ ہاتہی سے نیچے گرا- اور پہر اوسکا حال کسیکو نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا- مگر لاش اوسکی اس نشان سے پہچانی گئی کہ اوسکے دانت سونے کے تارون سے بندہے ہوئے تہے- اوسکے خاندان کے راٹہورون نے انتربید کی سکونت کو چہوڑ دیا- اور مارواڑ مین جا بسے- اس فتح سے مسلمانون کا قبضہ قنوج اور بنارس پر ہو گیا- اور بنگالے کا دروازہ مسلمانون کے لئے کہل گیا- اب سلطان شہاب الدین بنارس مین آیا- اور یہان ایک ہزار بتخانے توڑے- اور بہت کچہہ غنیمت ہاتہہ آئی غرض یہہ فتح بڑی شان و شوکت کی تہی- اوسمین دولت اور بہت بڑے بڑے شہر اہل اسلام کے ہاتہہ آئے- اب شہاب الدین غزنین کو واپس گیا- اور قطب الدین کو بدستور یہان اپنا نائب مقرر کیا- اجمیر کا راجہ جو شہاب الدین نے مقرر کیا تہا اوسکے ہاتہہ سے اجمیر کو ہیمراج نے کہ پرتہی راج کے عزیزون مین سے تہا چہین لیا- قطب الدین ایبک نے

جب ٹہیک دوپہر ہوئی۔ تو راے پرتہی راج ایک سو پچاس راجہ اور مہاراجہ کو لیکر ایک درخت کے سایہ مین آیا۔ ان سب نے تلوارون کے قبضون پر ہاتہہ رکہہ قسمین شدید کہائین اور ایک ایک پیالہ شربت کا پیا۔ پان کے بیڑے چبائے۔ تلسی کی پتی زبانپر دہری۔ کیسر کے ٹیکے ماتہے پر دیئے۔ اوہر شہاب الدین نے سپہر کو اپنے بارہ ہزار سوار خاص جنکے سرون پر فولادی خود جواہرات سے مرصع رکہے۔ اور شمشیرہاے براں برہنہ ہاتہون مین لئے ہوئے۔ اور گہوڑون کے کانون پر سنان جان ستان دہرے ہوئے ساتہہ لئے۔ اور خدا پر بالکل توکل کرکے ہندؤن پر دہاوا کیا۔ اور سارے لشکر کو ہلا مارا۔ اور ہل چل ڈالدی۔ یہہ سپاہ اسطرح ٹوٹ پہوٹ گئی۔ جیسے کوئی بہاری عمارت اپنے بوجہہ سے آپ ہی گر پڑی۔ غرض یہہ سپاہ اپنے زور مین آپ ہی غارت ہوئی۔ کہانڈے راے نائب السلطنت وہین اور بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ راجہ پرتہی راج بہی گرفتار ہوا۔ پرپہی گت سے مارا گیا+

دلی اور اجمیر کی فتح کا بیان

اب یہان سے شہاب الدین اجمیر کو گیا۔ اور اوسکو فتح کرلیا۔ اور کئی ہزار باشندے جو اوسے مقابل ہوئے تہے تہ تیغ کئے اور اون کے بچون کچون کو لونڈی غلام بنایا۔ اجمیر کی سلطنت پرتہی راج کے بیٹے یا کسی اور رشتہ دار کو دیدی۔ اور اوس سے یہہ اقرار ٹہرا لیا کہ محصول سالیانہ ادا کیا کرے۔ پہر دلی مین آیا۔ یہان کا راجا اوسے بعجز و نیاز پیش آیا۔ دلی سے سلطان نے کوچ کیا۔ اور قطب الدین ایبک کو کہ اوسکا برگزیدہ غلامون مین سے تہا۔ قصبہ کہرام مین کہ دلی سے ستر کوس ہے نائب اپنا ہندوستان مین مقرر کیا۔ اور خود غزنین کو روانہ ہوا۔ قطب الدین ایک ایسا لائق اور قابل تہا کہ

اوسنے دلی کے اون اضلاع کو جو گنگا جمنا کے درمیان واقع تھے۔ پرتھی راج کے سب رشتہ
دارون سے چھین لیا۔ میرٹھہ اور کول ورولی ان سب کو فتح کرکے دلی کو اپنا دارالسلطنت
بنایا۔ اور اسلام کی حکومت کے تمام آئین ودستور جاری کیئے +

قنوج کی فتح کا بیان

دوسرے برس شہاب الدین پھر ہندوستان مین آیا۔ اور ۱۱۹۴ع ۵۹۱ھ مین جنگ عظیم راجہ قنوج
سے لڑا۔ قنوج کا راجہ جے چند تھا جسکی لڑائی پرتھی راج سے ہورہی تھی۔ اوس کا
بیان پہلے ہوچکا ہے۔ آپس کی پھوٹ کا پھل یہی ہوتا ہے۔ کہ دونون غارت ہون
جب پرتھی راج نہ بچا تو راجہ جے چند کیونکر بچتا۔ اس راجہ کو اٹاوہ کی جانب شمال
مین چندوار کے اندر شہاب الدین نے بڑی شکست فاحش دی۔ راجہ کی آنکھہ مین
تیر قطب الدین ایبک کے ہاتھہ سے لگا۔ وہ ہاتھی سے نیچے گرا۔ اور پھر اوسکا حال کسیکو
نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا۔ مگر لاش اوسکی اس نشان سے پہچانی گئی کہ اوسکے دانت سونے کے
تارون سے بندھے ہوئے تھے۔ اوسکے خاندان کے راٹھوڑون نے انتربید کی سکونت
کو چھوڑ دیا۔ اور مارواڑ مین جا بسے۔ اس فتح سے مسلمانون کا قبضہ قنوج اور بنارس
پر ہوگیا۔ اور بنگالے کا دروازہ مسلمانون کے لئے کھل گیا۔ اب سلطان شہاب الدین
بنارس مین آیا۔ اور یہان ایک ہزار بتخانے توڑے۔ اور بہت کچھہ غنیمت ہاتھہ آئی
غرض یہہ فتح بڑی شان وشوکت کی تھی۔ اوسمین دولت اور بہت بڑے بڑے شہر
اہل اسلام کے ہاتھہ آئے۔ اب شہاب الدین غزنین کو واپس گیا۔ اور قطب الدین کو بدستور
یہان اپنا نائب مقرر کیا۔ اجمیر کا راجہ جو شہاب الدین نے مقرر کیا تھا اوسکے ہاتھہ سے
اجمیر کو ہیمراج نے کہ پرتھی راج کے عزیزون مین سے تھا چھین لیا۔ قطب الدین ایبک نے

مغلوب راجا کی اعانت کے لیے ۱۱۹۵ء؁ ۵۹۱ھ؁ مین اس راجہ ہیمراج کو شکست دی۔ اور اجمیر کو چھین لیا۔ اور پھر قطب الدین گجرات پر فوج چڑھا کر لے گیا۔ اور اوسکو خوب لوٹا کھسوٹا

گوالیار اور ملک بیانہ کا فتح ہونا اور قطب الدین کی فتوحات

دو برس بعد ۱۱۹۶ء؁ ۵۹۲ھ؁ مین شہاب الدین پھر ہندوستان مین آیا۔ اور ملک بیانہ مین اپنا دخل کیا۔ اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا۔ ہنوز یہہ قلعہ فتح نہ ہوا تھا کہ کوئی ضرورت ایسی پیش آئی کہ غزنین کی طرف مراجعت فرمائی۔ اور ملک بیانہ کا انتظام اور قلعہ گوالیار کا اہتمام بہاء الدین طغرل کے سپرد ہوا۔ یہہ قلعہ بہت دنون کے بعد فتح ہوا۔ اور اس فتح ہونے مین قریب تہا کہ بہاء الدین طغرل اور قطب الدین ایبک مین آپسمین لڑائی ہوجائے۔ مگر طغرل مر گیا۔ اسلیئے یہہ فساد مٹ گیا۔ قطب الدین ایبک کو پھر راجہ اجمیر کی اعانت کی لیئے جانا پڑا۔ مخالفون نے پھر اوسکو ستایا اور قطب الدین ایبک کی اعانت اور امداد کا محتاج کیا۔ اس دفعہ اوسکو گجرات کے ناگور راجاؤن اور میوات کی پہاڑی قوم سے سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ یہہ قومین اجمیر کے چارونطرف بستی تہین۔ اس لڑائی مین قطب الدین کو شکست ہوئی۔ اور زخمی ہوا۔ اور خدا خدا کر کے اجمیر تک پہنچا۔ وہان چارونطرف سے دروازہ بند رکہے۔ جب غزنین سے امداد آئی تو اس مصیبت سے رہائی پائی۔ اور پھر اوسنے دشمنون سے خوب انتقام لیا۔ اور پالی اور باڈول ور سرولی کی راہ سے گجرات پر چڑہائی کی۔ اور کوہ آبو پر راجہ گجرات کی دو جاگیردارون کو دیکہا کہ بڑی جمعیت سے رہتے ہین۔ اون کو اپنے پیچھے چھوڑنا مناسب نہ جانا۔ غرض پہاڑون مین گہس گیا۔ اور اون کے سب ٹہکانون پر پہنچا۔ اور اونکو شکست دی۔ اور وہان سے گجرات کی سلطنت

اہل واڑہ پر پہنچا - اور اوسکو فتح کیا - اور گجرات کو تہ و بالا کیا - اور دلی مین
صحیح وسلامت آیا - دوسرے سال مین بندیل کہنڈ مین کالنجر اور کالپی اور رہیل کہنڈ
مین بدایون کو فتح کرلیا +

اودہ اور بنگالہ کے صوبونکا فتح ہونا

محمد بختیار خلجی غور کے امراؤن مین سے تہا - اور وہ ہندوستان مین مدت سے آیا ہوا تہا
- اور اوسکو بعض پرگنہ دوآبہ اور گنگا پار کے جاگیر مین ملے تہے - وہ نہایت شجاع
اور جوانمرد اور جواد تہا - قطب الدین ایبک اوس سے نہایت خوش تہا - اوسکا سب
سامان درست کیا - اور خلعت عنایت کیا - اوسنے صوبہ بہار کو بالکل فتح کرلیا
- اور بہت سا مال اور غنائم لیکر دلی مین قطب الدین ایبک کی خدمت مین حاضر ہوا -
بادشاہ نے اوسپر نہایت مہربانی اور عاطفت فرمائی - اسپر حاسدون کو حسد پیدا ہوا
- بختیار خلجی کو ہاتہی سے لڑوایا - اور اوسنے ہاتہی کے ایسا گرز مارا کہ وہ چلا کر اوس کے
سامنے سے بہاگ گیا - اس جوانمردی پر قطب الدین ایبک نے اوسکو بہت کچھہ انعام دیا
- اور بہت سامان دیکر بہار اور بنگالہ کا صوبہ دار اوسکو مقرر کیا - اوس نے یہان
پہنچکر شمالی حصہ صوبہ بہار کو بہی فتح کرلیا - اور سارے بنگالہ کو تسخیر کیا - اور اوسکی
دارالسلطنت لکہنوتی کو بہی قبضہ مین لے لیا - اور سطرح تمام صوبہ بنگالہ پر قابض ہوگیا
جسوقت ہندوستان مین یہہ فتوحات ہورہی تہین سلطان شہاب الدین خوارزم کے
بادشاہ کے ساتہہ لڑائی جہگڑونمین مصروف تہا - اس خوارزم کے بادشاہ نے
سلجوقیون کی سلطنت کو خاک مین ملا کر وسط ایشیا مین اپنی ایک سلطنت قائم کی تہی
- سلطان طوس اور سرخس مین تہا کہ سلطان غیاث الدین محمد کے مرنے کی خبر اوسکو پہنچی

وہان سے غزنین مین آیا۔ اور ۱۲۰۲ سنہ ۵۹۹ مین موافق اپنی بہائی کی وصیت کے سر پر تاج شاہی رکہا۔

شہاب الدین کا بادشاہ ہونا اور خوارزم پر چڑہائی اور اوسکی تباہی

غرض سلطان شہاب الدین نے تمام سلطنت انتظام کرکے ۱۲۰۴ سنہ مین خوارزم پر چڑہائی کا ارادہ کیا۔ خوارزم شاہ مقابلہ نہ کر سکا اسلئے قلعہ خوارزم مین گہس گیا۔ جب سلطان خوارزم مین پہنچا تو اب جیحون کے کنارہ پر لڑائی ہوئی اور سپہ داران غور کچہہ کام آئے کہ بادشاہ خطا کا سپہ سالار قرا بیگ اور سلطان عثمان بادشاہ ثمرقند خوارزم شاہ کی امداد کو آئے۔ اس بات کے سننے سے سلطان شہاب الدین پر وہ خوف طاری ہوا کہ جو اسباب ساتہہ نہ چل سکا۔ اوسکو آگ لگا دی۔ اور خراسان کی طرف بہاگا۔ خوارزم شاہ نے تعاقب کیا۔ سلطان اوس سے لڑا۔ مگر شکست کہائی۔ اور سب اسباب چہوڑنا پڑا۔ رستہ مین بہاگا جاتا تہا کہ قرا بیگ کی اور سلطان عثمان کے لشکر نے راہ مین اوسکو گہیرا۔ مگر سو سوار اوسکے پاس تہے کچہہ مقابلہ نہو سکا۔ آخر کو قلعہ اندخود مین پناہ گیر ہوا۔ یہہ قلعہ ہرات اور بلخ کے درمیان واقع ہے۔ پہر سلطان عثمان کی وساطت سے صلح ہو گئی۔ قلعہ اوسکے حوالہ کیا۔ اب پریشان حال ہو کر مراجعت کا قصد کیا+

ہندوستان کے فساد و نکا بیان

جسوقت سلطان شہاب الدین میدان جنگ سے بہاگا تہا۔ اوسوقت اوسکا ایک غلام ایبک نام تہا۔ اوسنے جانا کہ سلطان مارا گیا۔ سندہ کی سلطنت کا خیال اوسکو خود ہوا۔ اسلئے اوسکے مرنے کی افواہ چارونطرف اوڑا دی۔ اور خود بہت جلد ملتان مین آیا اور وہان کے حاکم امیر حسن سے عجب دانو کہیلا۔ اوسنے کہا کہ مجہے کچہہ آپ سے بادشاہ کا حکم

کہنا ہے اور جو اج کل حوادثات واقع ہوئے ہین - اونکا بیان کرنا منظور ہے خلوت
مین چلئے - امیر حسن بے تامل وسکے ساتہہ محل مین چلا آیا - وہان ایک ترکی غلام
لگا رکہا تہا - اوسنے اوسکی گردن اوڑا دی - اب یہہ مشہور کیا کہ مین نے یہہ کام
سلطان کے حکم سے کیا ہے - اور ایک فرمان جعلی دکہا کر ملتان کا حاکم بے تکلف بن بیٹہا
- اور گہکڑ کی قوم بہی سلطان کے مرنے کی خبر سنکے پہاڑون سے نکل پڑی - اور لاہور کی
تسخیر کرنے کا ارادہ کیا - اور جہلم اور سودرہ مین ایک شور فساد مچا دیا - سلطان جو
قلعہ اندخود سے غزنین مین آیا - ایلدوز نے کہ سلطان کے معزز غلامون مین سے تہا
قلعہ مین نہ داخل ہونے دیا - اور لڑائی کے لئے مستعد ہوا - اور چونکہ سلطان مقابلہ
نہ کرسکتا تہا - ناچار ملتان مین آیا - یہان ایبک نے بہی اطاعت نہ اختیار کی -
سلطان نے اوسکو لڑکر گرفتار کرلیا - اور ہندوستان کی سرحد سے سپاہ جمع کرکے
غزنین کی طرف متوجہ ہوا - اور ایلدوز کا گناہ غزنین کے امراء کبار کی سفارش سے
معاف کیا - اور غزنین پر قابض و متصرف سلطان ہوگیا - اتنے مین ایلچی خوارزم
سے آیا - اور صلح ہوگئی - غرض سب سلطان سے پہر گئے مگر قطب الدین ایبک وفادار رہا
- اب سلطان نے گہکرون سے لڑنے کا ارادہ کیا - قطب الدین ایبک بہی دہلی سے
سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا اور دونون نے ملکر گہکرون کی خوب گوشمالی کی -
اور سلطان لاہور مین آیا - یہان سے قطب الدین ایبک کو رخصت کیا - جتنے دنون
سلطان لاہور مین رہا - گہکر طرح طرح کی تکلیفین مسلمانون کو پہنچاتے رہتے - پنجاب
مین آنے جانے کا رستہ مسلمانون کا اونکے ہاتہون سے بند ہوگیا - گہکرون کا کچہہ
مذہب نہ تہا - جس کسیکی لڑکی ہوتی - وہ دروازہ پر لیکر کہڑا ہوتا - اور پکارتا کہ کوئی

اوسکو زوجیت مین قبول کرتا ہے - اگر کوئی قبول کرتا - تو اوسکے حوالہ کرتا نہین اوسکو
قتل کرتا - ایک ایک عورت کئی کئی خاوند کرتی تہی - غرض ونکا مذہب کچہہ تہا یا نتہا
- مگر وہ مسلمانون کی تکلیف رسانی کو بڑا صواب سمجہتے تہے - اب سلطان کے آخر ایام
سلطنت مین ایک مسلمان اونکے ہان قید ہوا - اوسنے مذہب اسلام کی خوبیان
بیان کین - گہکرون کے سردار کو وہ خوبیان پسند آئین - اور اوسنے کہا کہ اگر مین سلطان
کے روبرو جاکر اسلام قبول کرون تو وہ میرے ساتہہ کیا سلوک کرے - اس مسلمان نے
جواب دیا کہ مین اس امر کا ذمہ دار ہون کہ وہ تیرے ساتہہ شاہانہ سلوک کرے - اور
اس کوہستان ملک کی حکومت تجہے دیدے - یہہ سارا مضمون اپنی عرضی مین لکہا
اور گہکرون کے سردار کی عرضی لی - ان دونون کو سلطان کے پاس بہیجدیا سلطان
نے فوراً خلعت فاخرہ اور کمربند مرصع گہکرون کے رئیس کے واسطے ارسال کئے - اسیر
رئیس گہکرون سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا - اور اسلام اختیار کیا - اور اس
کوہستان کی حکومت کا فرمان لیکر اپنے وطن کو چلا گیا - اور اور اپنے قوم کے
آدمیون کو بہی مسلمان بنایا - انہین دنون مین غزنین کے مشرقی پہاڑون کے باشندہ
بہی مسلمان ہوئے +

سلطان شہاب الدین کی وفات

جب سب طرح ہندوستان مین امن وامان ہوگیا - تو ۶۰۲ھ لاہور سے غزنین
جانے کا قصد کیا - اور بہاء الدین سلم والے بامیان کے نام حکم صادر ہوا کہ ہمارا
ارادہ ہے کہ ترکستان کی کفار سے لڑائی لڑین - اسلئے ایک لشکر آب جیحون کے
کنارہ پر جمع کیا جائے - اور پل تیار رہے - غرض اسی سال کی دوسری شعبان کو

خیمہ اوسکا دریاء سندہ پر ایک مقام پر فضا پر قائم تہا بلکہ چند بدمعاش گہکرون کے
کہ جنکے عزیز اور اقارب فوج سلطانی کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے۔ دریا مین پیر کر
آدہی رات کی وقت خیمے مین گہس گئے۔ اور سلطان کو خنجرون سے قتل کر ڈالا۔ بادشاہ
کا جنازہ بڑی شان و شوکت اور جاہ و جلال سے غزنین کو روانہ ہوا۔ بڑے بڑے
رئیس اور امیر جنازہ کے ساتہہ تہے۔ اور کندہا دیتے تہے۔ اور آہ و بکا کرتے تہے۔
جب غزنین کے قریب جنازہ پہنچا۔ تو تاج الدین ایلدوز حاکم غزنین استقبال کے لئے
آیا۔ اور زرہ بکتر پہینکدیا۔ بالون کو بکہیر دیا۔ خاک سر مین ڈالی غرض اس بادشاہ
کے غم اور الم مین اوسکے سب سردارون کا عجب عالم تہا +
جب سے غزنین مین فرمان روا ہوا تہا + اوس دن سے اپنی آخیر عمر تک ۳۲ سال حکمرانی
کی۔ خزانہ سلطانی پاس اسقدر تہا کہ تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ سوا اور جواہرات
کے پانچ من ہیرا تہا +

سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری

اب سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری دونون کا حال طالب علمون نے
پڑہ لیا۔ اب ونکو چاہئے کہ وہ ان دونون مین فرق سمجہین کہ کیا تہا۔ اب غور کرو کہ
سلطان محمد غوری کی فتوحات ہندوستان مین کہانسے کہانتک پہنچین۔ شمال
ہندوستان مین مالوہ اور اوسکے آس پاس کے ملک اور ہندوستان خاص سارا
۔ سندہ اور بنگال اور گجرات غرض یہ سب ملک اوسکے قبضہ و اقتدار مین تہے۔ ہندوستان
خاص کے اکثر اضلاع مین اوسکے سردار فرمانروائی کرتے تہے۔ مگر کہین کہین باجگذار
راجہ بہی حکمرانی کرتے تہے۔ جنگلون اور پہاڑون پر قبضہ کرنا ایک سہل انگاری کی

بات نہی - غرض یہہ سارا ملک محمود غزنوی کی فتوحات سے کہین زیادہ تہا - اور اگر ہندوستان سی قطع نظر کرین تو سلطان محمد غوری کی فتوحات سلطان محمود کی فتوحات سے کہین کم نہ تہین - اگرچہ سلطان شہاب الدین بہی بڑا جوانمرد اور عالی حوصلہ اور شجاع سپاہی تہا - مگر سلطان محمود کی لیاقت اور عظمت کو نہین پہنچتا تہا - محمود مین دو خوبیان تہین جیسا کہ وہ بہادر اور فتح نصیب تہا - ایسا ہی صاحب فراست اور کیاست تہا - جسقدر اوسکی طبیعت کو لگاو سپاہ گری کے فن سے تہا - ایسا ہی اوسکا دل علم و فضل اور ہنر کی ترقی کی طرف مائل تہا - یہی سبب ہے کہ محمود ایشیا کے مشہور بادشاہون مین شمار ہوتا ہے - اور سب جگہہ اوسکا نام مشہور ہے - مگر سلطان شہاب الدین کا نام وہان ہی لیا جاتا ہے - جہان وہ بادشاہ ہے - باقی کہین کوئی اوسکے نام سے واقف نہین - سلطان شہاب الدین کی یہہ حرکت کہ اوسنے اجمیر مین اون آدمیون کے سوا گردن ماری جو لڑائی مین مارے گئے - اس امر پر شہادت دیتے ہے کہ اوسکے مزاج مین سختی سلطان محمود سے زیادہ تہی - سلطان محمود نے کسی آدمی کو سوا اونکے جو لڑائی مین مارے گئی تہ تیغ نہ مارا - الحاصل سلطان شہاب الدین محمد غوری خوش نصیب اور صاحب اقبال کوہستانی سپاہی تہا - جو جفاکشی اور محنت سے کبہی منہ نہ پہیرتا تہا - مصیبت اور آفت کے وقت مین پہاڑ کی طرح مستقل تہا - کبہی اوسکو تزلزل نہ تہا - یہہ چال تو اوسکی سپہ گری کا تہا - اگر اوسکو بادشاہ ہونے کی نظر سے دیکہین تو وہ جس عناد اور فساد کے زمانہ مین بادشاہ ہوا اوسکے لائق تہا - متانت اور استقلال سے سب فسادون کو اوسنے مٹایا - غرض جیسا سپاہی کا کام اوسنے انجام دیا - ویسا ہی بادشاہی کا انتظام کیا - مگر علم و ہنر کا ذوق شوق نہ تہا +

خاندان غور کا خاتمہ

سلطان شہاب الدین کی اولاد پسری نہ تہی - صرف ایک لڑکی و سنے چہوڑی - وہ
وہ اپنے ترکی غلامون ہی کو اولاد سمجہتا تہا - اور اپنی اولاد کی طرح اونکو پالتا -
اور اونکی تربیت اور تعلیم وہ اعلے درجہ کی کی کہ وہ بڑے بڑے پایہ کے پادشاہ
ہوئے - تین غلام اوسکی وفات کی وقت بڑے بڑے صوبون پر حکومت کررہے تہے
- قطب الدین ایبک ہندوستا مین - تاج الدین ایلدوز غزنین مین - ناصر الدین قباچہ
سندہ اور ملتان مین اگرچہ اوسکی وفات کی بعد اوسکا بہتیجا سلطان محمود کے نام سے
تخت پر بیٹہا مگر ساری سلطنت تو ان غلامون کے ہاتہہ مین تہی وہی اوسپر حکمرانی کرتے تہے
- اور بامیان کی سلطنت پر اوسکے عزیز اور اقارب حکومت کرتے تہے فقط اوس پاس
غور اور ہرات اور سیستان اور شرقی خراسان باقی تہا - فیروزکوہ اوسکی دار السلطنت تہا
جب سلطان محمود بادشاہ ہوا تو اوسنے قطب الدین ایبک کو بادشاہ ہونے کا خطاب
اور تمغا بہیجدیا - اگرچہ غزنین کی سلطنت کے دعویدار بامیان کی بادشاہ کی اولاد مین سے
پیدا ہوئے - مگر اوسنے تاج الدین ایلدوز کی حکومت مین خنہ اندازی نہ کی سلطان
محمود نے پانچ چہہ برس کے بعد وفات پائی - تو اٹک کی مغربی ملکون مین لڑائیان
اور فساد برپا ہوئے - اور شاہ خوارزم نے غوریون کے خاندان کا خاتمہ کیا -
ان لڑائیون کا ذکر تاریخ ہند مین مناسب معلوم نہین ہوتا - غرض اب
غزنین اور غور سے کچہہ تعلق ہندوستان کو نہ رہا - ہندوستان
بجائے خود ایک مسلمانون کی سلطنت ہوگئی - سب سی پہلا بادشاہ
قطب الدین ایبک ہندوستان کا ہوا +

فصل سوم

غلام بادشاہون کی سلطنت

اب خدا کی قدرت کی دیکھو کہ ہندوستان مین ترکی غلامون کی سلطنت کس جاہ و
جلال سے ہوئی۔ اور کس عرصہ دراز تک قائم رہی۔ قطب الدین ایبک کی حقیقت
یہہ ہے کہ ترکستان سے اوسکو چہوٹی عمر مین ایک سوداگر نیشاپور مین لے گیا۔ وہان
قاضی فخر الدین ابن عبد العزیز کوفی نے خریدا۔ اور اوسکو اپنی اولاد کے ساتہہ تعلیم کیا
قرآن کا حافظ ہو گیا۔ اور عربی فارسی پڑہ گیا۔ پہر ایک سوداگر نے اس کو
بہت روپیہ دیکر قاضی سے خریدا۔ اور سلطان شہاب الدین کی خدمت مین بطور تحفہ
کے نذر کیا۔ اور اوسکے عوض مین بہت کچہہ روپیہ پایا۔ اوسکی صورت اچہی نہ تہی۔
چہنگلیا ٹوٹی ہوئی تہی اسلئے اوسکو ایبک کہتے تہے۔ اب اوسنے اس خوبی و شعور اور
اخلاص سے سلطان کی خدمت کی کہ عنایات خسروانی اوسپر ہونے لگین۔ ایکدن کا
ذکر ہے کہ مجلس عیش و طرب مین سلطان شہاب الدین نے اوسکو بہت کچہہ انعام اکرام دیا
۔ اوسنے اوس سب کو فراشون اور ملازمون اور اپنے بہائی ترکی ملازمون مین
تقسیم کر دیا۔ اور اپنے پاس پیسا نہ رکہا۔ اس بات کو سنکر بادشاہ بڑا خوش ہوا۔
اور حضوری کا حکم دیا۔ پہر میر آخوری کا عہدہ عنایت کیا۔ غور اور غزنین اور
بامیان کے سلاطین جب سلطان شاہ سے خراسان کی طرف لڑنے گئے۔ تو وہان وہ
کارہای نمایان کئے کہ اوسکی شجاعت کی ایک دہوم مچ گئی۔ ایکدن دانہ گہاس
کی تلاش مین پڑا پہرتا تہا کہ سلطان شاہ کے آدمیون نے آگہیرا۔ اگرچہ اوسوقت
تہوڑے سے آدمی ساتہہ تہے۔ مگر پہر بہی مقابلہ جوانمردی سے کیا اور قید ہو گیا۔

جب سلطان شاہ کو شکست ہوئی۔ تو قطب الدین کو سلطان شہاب الدین کے روبرو اوسی صورت سے قید خانہ سے نکال کر لائے۔ جس صورت سے کہ وہ قید خانہ مین زنجیرون کے اندر اکڑا اور جکڑا رہتا تہا۔ اس نمک حلالی پر اوسکا اور اعتبار بڑہا۔ جب اجمیر مین فتح ہوئی۔ تو وہی سلطان کا نائب ہندوستان مین اور سپہ سالار معتمد ہوا۔ پہر جو فتوحات اوسنے اس سپہ سالاری اور نائب سلطانی مین حاصل کین اونکا بیان پہلے ہو چکا ہے +

سلطان قطب الدین مجمع اوصاف تہا۔ ترکی نژاد ہونے کی سبب سے شجاعت اور جوانمردی تو ماں کے پیٹ سے لیکر نکلا تہا۔ سخاوت اور فراخ دستی اوسکی عادت تہی۔ اس فیاضی کے سبب سے لک بخش اوسکا لقب تہا۔ شجاعت نے دشمنون کو زیر کر رکہا تہا۔ اور سخاوت نے دوستونکو محکوم بنا رکہا تہا۔ وہ ایسا ہر دل عزیز اور معزز تہا کہ کوئی اوسپر رشک اور حسد نکرتا۔ عمائد سلطنت سے محبت پیدا کرنے کیواسطے اوسنے یہہ ناتی رشتہ کئے اسنے اوسکو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ تاج الدین یلدوز کی لڑکی سے شادی کی۔ ناصر الدین قباچہ سے اپنی ایک بیٹی کی شادی کی اور جب وہ مر گئی تو دوسری بیٹی سے نکاح کیا۔ شمس الدین التمش سے کہ وہ بہی معزز غلامون مین سے تہا اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔ ناصر الدین قباچہ قطب الدین کو ہمیشہ سے بزرگ جانتا تہا اور اوسکی طرف سے سندہ پر حاکم تہا۔ مگر تاج الدین یلدوز اس رشتہ مندی کی کچہہ پرواہ نکرتا تہا۔ اور ابتک ہندوستان کو غزنین کا صوبہ سمجہتا تہا۔ یہہ سمجہہ کر لاہور پر چڑہ گیا۔ اور اوس پر قبضہ کر لیا مگر نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ ۶۰۲ھ مین قطب الدین نے اوسکو غزنین سے نکال باہر کیا۔ اور چالیس دن تک غزنین مین ڈنکہ اپنا بجایا۔ اور تاج شاہی سر پر رکہہ تخت پر جلوس کیا۔

مگر تاج الدین یلدوز نے پھر قطب الدین سے غزنین کو لے لیا - اور قطب الدین وہان سے لاہور چلا آیا - اور عیش و آرام اور آسائش سے زندگی بسر کرنے لگا - عدالت اور انصاف اور خوش خوئی اور نیک معاملگی مین یہہ بادشاہ بڑا مشہور ہوا - اوسکی ان سب باتون کو لوگ مدت تک یاد کرتے رہے ہین ۶۰۷ھ مین یہہ بادشاہ چوگان کہیلتے کہیلتے گہوڑے سے گر پڑا - اور مر گیا - چار برس تک وہ تخت نشین رہا - مگر انتظام اور بندوبست اوسکا ہندوستان مین اوس وقت سے کہ سلطان شہاب الدین نے اپنا نائب مقرر کیا تہا بیس برس تک رہا - جو فتوحات اوس نے اور اوسکے عہد مین مختار خلجی نے حاصل کی تہین اونکا بیان اوسکے نیابت سلطانی کے عہد مین پہلے ہم لکہہ دیا ہے

آرام شاہ

جب سلطان قطب الدین نے وفات پائی آرام شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا - مگر اوسمین قابلیت سلطنت کی نہتی - اسلئے یہہ انجام ہوا کہ برس روز نہ گذرا تہا کہ سلطنت کے اسطرح ٹکڑے ہوگئے کہ ناصر الدین قباچہ نے سندہ کی طرف جاکر ملتان اور اوچہ اور بہکر اور سہوان پر قبضہ کر لیا - بنگال مین خلجیون نے جدا سلطنت قائم کی - یہان ارکان سلطنت کا ارادہ ہوا کہ شمس الدین التمش کو تخت پر بٹہائے +

شمس الدین التمش

شمس الدین التمش کی حقیقت طبقات ناصری مین یہہ لکہی ہے کہ وہ قراختائی کے بزرگ زادون مین سے تہا - باپ اوسکا ایلم خان تہا - اور اپنے زمانہ کا مشہور امیر تہا - اس التمش کا حال بہی حضرت یوسف کا سا ہے کہ اوسکے بہائیون کو اوسکی کیاست اور فراست پر رشک و حسد ہوا - باپ سے کہکر

شکار کے بہانے سے اوسکو گہر سے باہر لیگئے - اور زبردستی ایک سوداگر کے ہاتہہ بیچ ڈالا - اس سوداگر نے بخارا مین جاکر اوسکو فروخت کیا - یہان اوسکی تربیت اور تعلیم ہوئی - اور حاجی بخاری سوداگر نے اوسے خریدا - اور حاجی جمال الدین جست قبا کے ہاتہہ فروخت کیا - یہہ حاجی اوسکو غزنین مین لایا - اس صورت اور شکل کا کوئی ترکی غلام غزنین مین ابتک نہ آیا تہا - اب اوسکی قیمت ایسی مانگنی شروع کی کہ کوئی شخص اوسکو خرید نہ سکتا تہا - غرض اسکو پہر وہ سوداگر بخارا مین لے گیا - اور پہر غزنین مین لایا - اتفاق سے قطب الدین ایبک بہی ان دنون مین غزنین مین آیا ہوا تہا - اوسنے مالک سے کہا کہ دہلی اسے لیچلو یہان اسے اور ایک اور ایبک غلام کو ایک لاکہہ جیتل کو خریدا - اور التمش کا نام پہلے کچہہ اور تہا - قطب الدین نے اوسکا نام التمش رکہہ کر فرزند بنا لیا - اور مقربین مین داخل کیا - اور میرشکار کا عہدہ دیا جب گوالیار کا قلعہ فتح ہوا تو اوسکو وہان کا حاکم مقرر کیا - اور پہر جب ورلک فتح ہوئے تو بداؤن کا منتظم اوسکو مقرر کیا - جب سلطان شہاب الدین گہکہرون سے لڑنے آیا ہے تو سلطان قطب الدین کے ساتہہ التمش بہی موجود تہا - اس لڑائی مین اوسنے ایسی دلاوری اور مردانگی دکہائی کہ پانی مین مسلح کود پڑا - اور دشمنونسے لڑا سلطان شہاب الدین نے اسے خلعت عنایت کیا - اور خط آزادی لکہدیا - اور قطب الدین کو اوسکی تربیت اور تعلیم کے واسطے تاکید کی - اور سلطان قطب الدین ایبک نے اپنی بیٹی کی شادی اوسکے ساتہہ کردی - اور امیرالامرا مقرر کیا - جب سلطان قطب الدین کا انتقال ہوا تو وہ بداؤن مین گیا - اراکین سلطنت نے اوسکو بلایا - اور ۶۰۷ھ مین تخت نشین ہوا - اور اپنا لقب سلطان شمس الدین التمش کہا - اگرچہ بعض امرا نے

التمش کو بلایا تہا - مگر ترکی غلام اوسکے مخالف تہے اسلئے اوسکو تخت نشینی بغیر لڑائی
کے نصیب نہ ہوئی - تاج الدین یلدوز کو اتنک یہہ خبط چلا جاتا تہا کہ غزنین کا صوبہ
ہندوستان ہے + اسلئے التمش کو چتر اور رایت اور خطاب سلطان کا بہیجا شمس الدین
نے اوسے قبول کیا - مگر جب تاج الدین یلدوز کو خوارزم شاہ کی لشکر نے غزنین سے
نکال دیا - تو ہندوستان کی طمع دامنگیر ہوئی - پنجاب و قصبہ تہانیسر پر متصرف ہو
- اور التمش کے دربار مین ایک فریق اپنا ہی پیدا کیا - لیکن ۱۲۱۵ع ۶۱۲ھ مین اوسکو شکست
ہوئی - اور گرفتار ہوا - اور بدایون مین اپنی موت سے یا زہر کہلا دینے سے مر گیا -
ناصر الدین قباچہ کہ وہ بہی داماد سلطان قطب الدین کا تہا سندہ مین خود مختار بادشاہ
بن گیا - دریاے چناب پر سلطان شمس الدین التمش کے لڑائی ۱۲۱۷ع ۶۱۴ھ مین اوسسے ہوئی
- اور اوسکو فتح نصیب ہوئی ۱۲۱۸ع ۶۱۵ھ مین ملوک خلج کہ نواح غزنین مین رہتے تہے
سندہ پر حملہ آور ہوے اونکو ناصر الدین قباچہ نے شکست دی - ان مغلوب خلجیون نے
سلطان شمس الدین التمش کا دامن پکڑا - اوسنے ان خلجیون کو ہمراہ لیکر ناصر الدین پر
حملہ کر دیا - اور اوسکو شکست دی - وہ کہین دور بہاگ گیا - سلطان دہلی مین واپس
چلا آیا - جب کہ سلطان خوارزم شاہ نے تاج الدین یلدوز کو غزنین سے خارج کر دیا تہا
- تو یہہ گمان غالب تہا کہ وہ ہندوستان پر بہی چڑہائی کرے گا - چنانچہ جو فوجین
اوسکے اٹک کی آس پاس آتین اونکا مقابلہ ناصر الدین قباچہ کیا کرتا تہا - مگر اس چڑہائی کے
نہ ہونے کا سبب ایک اور ہی ہوا - کہ ایشیا مین وہ طوفان برپا ہوا کہ اوسنے سارا
رنگ روپ اوسکا بدل دیا - تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ چنگیز خان جو پہلے مغلون
مین کوئی سردار نامی گرامی تہا - خدا کی قدرت سے ایسا قوی اور زبردست حاکم ہو گیا

کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہ کر سکتا تہا - ایک فوج جرار اور سپاہ قہار اوس پاس تہی -
تاتاری اور مغل وسمین موجود تہے - جہان یہہ فوج جاتی ملک کے ملک بے چراغ کرتی
- آندہی بہو نچال کیطرح مسلمانون کی سلطنتون پر چڑہ آئی - اور ایک شور قیامت
اوٹہا دیا - طوفان نوح کے بعد جو کوئی بڑی بلا انسان پر نازل ہوئی ہے وہ
یہہ طوفان چنگیز خانی تہا - کوئی اونکو بدہ کا پوجنے والا بتلاتا ہے - کوئی بت پرست
کہتا ہے - مگر فی الحقیقت اونکا دین اور آئین یہہ تہا کہ جہان چاہئے وہان انسان کی
نسل کو مٹائی - سب سے پہلے یہہ بلا والی خوارزم پر واقع ہوئی - اوسکا سارا ملک
تباہ اور خاک سیاہ کر دیا - اب خوارزم کا بادشاہ جلال الدین اپنی جان بچانے کے
لئے دریا، سندہ کی اسطرف بہاگ آیا - مغلون کی فوج بہی اوسکے پیچہے ملتان اور سندہ
مین داخل ہوئی - مگر سلطان شمس الدین نے اسوقت سمجہہ بوجہہ کا کام کیا کہ جب جلال الدین
نے اس ملک مین قیام کرنے کا ارادہ کیا - تو اوسنے جلال الدین سے کہلا بہجوایا کہ یہان کی
آب وہوا آپکے مزاج کے موافق نہ آئیگی - جلال الدین اس بات کو سمجہہ گیا - اور سندہ
سے ایران کو چلا گیا - اوسکے ساتہہ ہی مغلون کی فوج بہی اولٹی چلی گئی مصرع
رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت * مگر جتنے دنون یہہ فوج رہی وہ اپنا رنگ ڈہنگ
دکہا گئی - دس ہزار ہندؤن کو لونڈی غلام بنایا - جب سد ہیم نہ پہنچی تو ان بیچارون کا
سر اوڑایا - جب کہ ناصر الدین قباچہ کو جلال الدین کی لوٹ کہسوٹ اور مغلون
کی مار دہاڑ سے نجات ہوئی کہ تو سلطان شمس الدین التمش سے لڑائی شروع ہوئی
- اور سلطان کو فتح نصیب ہوئی - اور ناصر الدین سندہ مین خاندان سمیت ڈوب کر
مر گیا - اور سارا ملک اوسکا سلطان کی قبضہ مین ۶۲۵ھ مین آگیا - اسی سال مین

سلطان غیاث الدین خلجی بر کہ بہار اور بنگال کا بادشاہ تہا سلطان نے لشکر کشی کی - اور فتح نمایان حاصل کی - اور سارا ملک اپنے قبضہ اختیار مین لے آیا - اور ان صوبونکا انتظام اپنے بڑے بیٹے کی سپرد کیا - اور سلطان ناصر الدین کا خطاب وسکو دیا - بعد ازین چہہ برس تک سلطان شمس الدین ہندوستان کے اون اقطاع کے مطیع کرنے مین مصروف رہا - جو ابتک مطیع اور فرمانبردار نہوئے تہی - نہتنہور کا قلعہ فتح کیا - گوالیار کو دوبارہ لیا اور بہلیسہ پر قبضہ کیا - مالوہ کی دار الخلافہ اجین پر تسلط کیا - یہان کا مہاکال مشہور مندر خاک مین ملایا - یہہ مندر سو گز بلند تہا - اب سارے مالوہ مین بہی اوسکا ڈنکا بج گیا - الحاصل اب دلی کی سلطنت ایسی وسیع ہوگئی تہی کہ ہندوستان خاص مین سوا چند مقامات کی سب کے سب سلطان دہلی کی پانو تلے تہے - اور سب کے سب طاعت کا دم بہرتے تہے - مگر اس طاعت اور فرمان برداری مین تغیر اور تبدل ہمیشہ ہوتا رہتا تہا - جب کوئی دلی مین زبردست بادشاہ ہوا - تو فرمانبردار سرکشون سے زیادہ ہوجاتے - اور جب دو تین متواتر کمزور بادشاہ ہوئے تو ایک غدر مچ جاتا - ملک مین طوائف الملوکی ہوجاتی - نئے نئے بادشاہ اور نواب اور راجہ بن جاتے - پہر جب کوئی زبردست بادشاہ ہوا - اوسنے سرکشون کا سر کاٹ کر سب کو مغلوب کر لیا - غرض یہی ایک ڈہنگ اہل اسلام کی سلطنت کا ہندوستان مین عہد مغلیہ تک رہا +

سلطان شمس الدین التمش کی وفات

ان فتوحات کے بعد بہی سلطان آرام سے نہ بیٹہہ سکا - ملتان جانے کا تہیہ کیا - کہ ایک عارضہ مین مبتلا ہوا - اور ۲۰ شعبان ۶۳۳ سنہ ہجری مطابق ۱۹ اپریل ۱۲۳۶ سنہ عیسوی

اس دنیا سے رحلت کر گیا۔ اس بادشاہ نے چہبیس برس سلطنت کی*

اس بادشاہ کے واسطے خلیفہ بغداد نے بہی خلعت بہیجا تہا۔ اسکو سلطان اپنا فخر سمجہتا تہا۔ ابتک خلیفہ بغداد کو مسلمان بزرگ سمجہتے تہے+

یادگار عہد سلطان التمش

اس بادشاہ کے عہد مین بڑے بڑے فاضل اور عالم اور اہل کمال موجود تہے نور الدین محمد غوثی اوسیکے عہد مین تہا جسنے جامع الحکایات لکہی ہے۔ وزیر اوسکا نظام الملک محمد بن ابی سعید تہا۔ یہہ وزیر خلیفہ بغداد کی طرف سے بہی بڑے عہدہ پر ممتاز تہا۔ اوسکے روزگار کی سب سے زیادہ عمدہ یادگار قطب کی لاٹہہ ہی۔ یہہ لاٹہہ بہی عجائب روزگار سے ہی۔ ابتک اوسکے پانچ کہنڈ موجود مین۔ اور اسی گز اونچے ہین۔ پہلے سات کہنڈ تہے۔ اور سو گز بلند تہی۔ جڑ مین اوسکا محیط پچاس گز ہے۔ اور سرے پر دس گز۔ اندر سے وہ خالی ہے۔ اور چکردار زینہ اوسکے اندر بنا ہوا ہے۔ تین سو اکہتر اوسکی سیڑہیان ہین۔ باوجود اسقدر بلندی اور عظمت کے ایسی خوبصورت اور خوش قطع بنی ہوئی ہے کہ بے اختیار دیکہنے کوجی چاہتا ہے۔ سب جگہہ اوسمین منبت کاری اور گلکاری بہت خوبصورتی سے بنی ہوئی ہے+

سلطان رکن الدین فیروز شاہ

سلطان شمس الدین التمش نے اپنی زندگی مین سلطان رکن الدین کو چتر اور دورباش دیکر بدایونکا حاکم مقرر کیا تہا۔ پہر لاہور کا صوبہ دار بنایا۔ جسوقت سلطان التمش کا انتقال ہوا۔ اوسوقت وہ دہلی مین موجود تہا۔ سب نے اوسکو تخت پر بٹہایا۔ مگر تخت پر بیٹہتے ہی سلطنت کا کام چہوڑ دیا۔ رات دن ناچ رنگ و عیش و طرب مین مشغول تہا

رنڈی بہڑوون مسخروں اور قوالون مین ساری دولت خزانون کی لٹانی شروع کی۔
اور سلطنت کا سارا کام ماکے بہروسہ پر چہوڑدیا۔ مان بیٹے سی بہی زیادہ ظالم تہی۔
اوسنے سلطان شمس الدین کی اصل بی بی کو بڑی بیرحمی اور فضیحتی سے قتل کرایا۔
اور جو اور شرکی کنیزکین صاحب ثروت تہین انکو ذلیل کرایا اور التمش کی سب سے چہوٹے
بیٹے قطب الدین کو قتل کرایا۔ ان حرکات سی سب چہوٹے بڑے لوگ متنفر ہوئے اور
جا بجا صوبہ دار خود مختار ہوگئے۔ اس سب کا نتیجہ یہہ تہا کہ سات مہینہ کے بعد سلطان
رکن الدین فیروز شاہ تخت سی اوتار اگیا۔ اور قید خانہ مین ڈالا گیا۔ جہان ۱۲۳۶ ۶۳۴ ہجرہ
مین مرگیا۔ اور سلطان رضیہ بیگم کہ سلطان شمس الدین التمش کی بیٹی تہی تخت نشین ہوئی

سلطان رضیہ بیگم

سلطان رضیہ کو خدا نے وہ سب خوبیان عطا کی تہین۔ جو شاہان عادل اور کامل مین
ہوتے ہین۔ جو صاحب نظر اور کار آگاہ ہین اوسمین کوئی عیب سوا عورت ہونے کے نہین
نکال سکتے۔ قرآن شریف خوب پڑہتی تہی۔ علم سے بہی اوسکو کچھہ بہرہ تہا۔ اپنے باپ کے
عہد مین ملکی کامون مین دخل دیتی تہی۔ سلطان بہی اوسکے عقل اور سمجہہ دیکھہ کر اس دخل
کا کچھہ مانع نہوتا تہا۔ بلکہ جب گوالیار سے پہر کر آیا۔ تو بہت سے امیرون کی سامنے اوسکو اپنا
ولی عہد بنایا۔ جب امرا نے عرض کی کہ پسران رشید اور لائق کو چہوڑ اس لڑکی کو آپ ولیعہد
بنانے مین اسمین کیا مصلحت ہی۔ سلطان نے جواب دیا کہ مین اپنے لڑکون کو دیکھتا
ہون کہ وہ آوارہ بہت ہین۔ مے نوشی اور بدکاری اور حرام کاری مین شب و روز
مصروف ہین۔ اونمین اتنی سکت کہان کہ وہ سلطنت کا بوجہہ اوٹہا سکین۔ رضیہ
اگرچہ ظاہر مین عورت ہی مگر حقیقت مین مرد ہے۔ اور اپنے بہائیون سے اچھی ہے۔ غرض

سلطان رضیہ پردہ سے باہر آئی - لباس مردانہ پہنا - قبا دربر اور تاج برسر دربار عام مین بیٹھتی اور اجلاس کرتی - اور عدالت اور انصاف سی لوگون کی نالش اور فریاد سنتی - اور جو قواعد اور ضوابط رکن الدین کی عہد سلطنت مین سست ہو گئے تہے - اونکو ازسرنو درست کیا - اور جو برائیان اوسکے بہائی کے وقت مین پیدا ہوئی تہین اون سب کو دور کیا - غرض سلطنت کا انتظام عقل اور تدبیر کے ساتہہ کیا - ایک گروہ امرا کا اوسکی تخت نشینی سے ناراض تہا - نظام الملک جنیدی اوسکا سرگروہ تہا - اس گروہ نے لشکر لیکر دلی کا ارادہ کیا - اور جو سپاہ دلی کی محافظ تہی اوسکو شکست فاحش دیدی - اور تباہ پریشان کردیا مگر سلطان رضیہ نے اپنی لائق تدبیرون اور حکمتون سے اس گروہ کو توڑ دیا - بعض کو قتل کر دیا - بعض کو تشفی اور تسلی دیکر پرچایا - غرض تہوڑے دنون مین فساد مٹ گیا - امن چین ہو گیا - اگرچہ رضیہ مین سب صفتین بادشاہان عادل اور کامل اور عاقل کی موجود تہین - مگر ایک کام سے اوسکی تمام خوبیون کو داغ لگ گیا - جمال الدین یاقوت حبشی کو کہ امیر آخور تہا - سلطان رضیہ نے اپنا نہایت مقرب بنایا - امیر الامرا کا خطاب اوسکو عطا کیا - وہ ہمیشہ بغل مین ہاتہہ دیکر گہوڑے پر اوسی سوار کرتا تہا - اس سبب سے تمام ارکین سلطنت رنجیدہ ہو گئے اول ملک عزالدین حاکم لاہور نے اطاعت سے قدم باہر رکہا - سلطان رضیہ لشکر چڑہا کر وہان گئی - ملک عزالدین اوسکے ساتہہ باخلاص پیش آیا - اسلئے ملتان کا ملک سلطان رضیہ نے اوسکو اور عطا کیا - اسی سال ملک التونیہ حاکم بہٹنڈہ نے علم بغاوت بلند کیا - وہ بہی جمال الدین یاقوت کی امیر الامرائی سے تنگ آگیا تہا - سلطان رضیہ بیگم لشکر لیکر اوس پر چڑہی - اثناء راہ مین لوگون نے یاقوت حبشی کو قتل کرڈالا - اور رضیہ بیگم کو قید کرکی قلعہ بہٹنڈہ مین بہیجدیا - اور دہلی مین معزالدین بہرام کو کہ سلطان شمس الدین التمش کا بیٹا تہا -

تخت پر بٹھایا۔ رضیہ بیگم نے حاکم بھٹنڈہ کو قید ہی کی حالت مین ایسا اپنی فطرت سی پرچایا
کہ اوسنے نکاح اوسسے کرلیا۔ اب یہہ دونو میان بی بی جاٹون اور گھکرون کو جمع کرکے
اور اور اطراف سی سپاہیون کو سمیٹ کر دو دفعہ دلی پر حملہ آور ہوئی۔ مگر دونو دفعہ
شکست ہوئی۔ دوسری شکست کیتھل مین ہوئی تھی۔ ان دونو میان بی بی کو زمیندارون
نے گرفتار کرکے سلطان معزالدین بہرام کی حوالہ کیا۔ اوسنے ان دونو کو قتل کرڈالا۔
سلطان رضیہ نی ساڑھی تین برس تک سلطنت کی۔ یہی کام اوسکا عقل کے خلاف تھا کہ
ایک کمینہ کو منہ لگایا اوسکا یہہ ثمرہ پایا۔ کہ سلطنت کھوئی۔ پھر جان گئی۔ اگرچہ یہہ
نہ معلوم ہوا کہ وہ اس حبشی پر بری نیت سے مہربانیان کیا کرتی تھی +

معزالدین بہرام شاہ

سلطان رضیہ قلعہ بھٹنڈہ مین مقید تھی کہ ۶۳۷ھ مین بہرام شاہ بادشاہ ہوا۔ اوسنے
تخت پر قدم رکھا ہی تھا کہ ارکین دربار نے سازشین کرنی شروع کین۔ ادہر مغلون نے
اوسکے ملک پر حملہ کیا۔ اور لاہور تک چلے آئے۔ ملک قراقش کہ لاہور مین حاکم تھا راتو
رات بھاگ کر دلی مین آیا۔ ایک سپاہ کثیر مغلون کی رفع دفع کرنے کی واسطے جمع کی گئی
۔ مگر اس اجتماع سے نئی نئی فسادات امرا مین کھڑے ہوگئے + ان فسادون کے مٹانے کی واسطے
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی نے تکلیف گوارا کی۔ مگر اونکی بھی کسی نے نہ سنے۔
ان فسادون کا یہہ انجام ہوا کہ دو برس دو مہینہ کی سلطنت کے بعد بہرام شاہ بھی گرفتار
ہوا۔ اور قید خانہ مین پڑا پڑا مر گیا۔

سلطان علاءالدین مسعود شاہ

جب سلطان بہرام کا پیمانہ عمر لبریز ہوا تو ملک اعزالدین بلبن بزرگ تخت دہلی پر جلوہ گر ہوا

مگر امرا اوسکی تخت نشینی سے بہی راضی نہ ہوئے - اور ناصرالدین اور جلال الدین کہ
سلطان شمس الدین کے بیٹے تہے - اور سلطان علاءالدین مسعود شاہ کہ رکن الدین
فیروز شاہ کا بیٹا تہا - اور سب کے سب قصبے سفید مین مقید تہے - اونکو قید خانہ سے باہر لائے
اور اونمین سے سلطان علاءالدین مسعود شاہ کے سر پر ۶۳۹ہجری مین تاج شاہی رکہا
- مگر اسکی سلطنت مین بہی وہی خرابیان برپا ہوئین جو پہلے سے چلی آتی تہین - بلکہ
اوسپر اسکی دائم الخمری اور عیاشی اور ظلم نے اور طرہ لگا دیا - اس بادشاہ کے وقت کی
بڑی مشہور بات یہہ ہے کہ محمد بختیار خلجی جس راہ سے تبت اور خطا مین گیا تہا - اوسی
راہ سے مغلون کی فوج نے ۶۴۲ہجری مین بنگالہ پر یورش کی - اس راہ سے فقط یہی
یورش ہوئی ہے - اور کسی یورش کا اس راہ سے صحیح تاریخ مین پتا نہین ملتا - مغلون کو
شکست ہوئی - پہر اونہون نے قندہار کی طرف سے ملک سندہ پر حملہ کیا - اور اوچہ کا محاصرہ
کیا - سلطان نے بہی امرا کو جمع کیا - اور لشکر فراہم کرکے بیاس کے کنارہ پر فوراً جا پہنچا
- مغلون کے لشکر نے اوچہ کا محاصرہ چہوڑ دیا - سلطان مظفر و منصور دلی مین چلا آیا -
جب امرا نے دیکہا کہ سلطان مسعود کے ظلم اور شراب خواری سے کام سلطنت کا بگڑتا ہی -
تو اونہون نے پیغام اوسکے چچا نصیرالدین پاس بہرائچ مین بہیجا - اور اوس کو
بادشاہ بنایا - اور مسعود کو قید خانہ مین ڈالا - کل چار سال ایک ماہ اوسنے سلطنت کی +

سلطان ناصرالدین محمود

یہہ ناصرالدین اپنے بڑے بہائی سلطان ناصرالدین کی وفات کی بعد پیدا ہوا تہا -
سلطان التمش نے اپنے مرحوم بیٹے کا نام اور لقب اس اپنے چہوٹے بیٹے کو عطا کیا اور
قصبہ لونی مین اوسکی ماکو بہیجدیا - یہین ساری تعلیم اور تربیت ناصرالدین نے پائی -

باپ کی مرنے پر کچھہ دنون مین قید مین گذری - پہر رہائی پائی - اوسکی عادت تہی کہ ہمیشہ سوچ بچار مین رہتا - اور سب سے الگ تہلگ رہتا - سلطان مسعود کے عہد مین اوسکو بہرایچ کی حکومت ملے - یہان اوسکی عدالت اور نصفت سے تہوڑے دنون مین بہت رونق ہوگئی - جب امرا دہلی سلطان علاء الدین مسعود شاہ کی باتون سے تنگ آئے - تو اونہون نے ایک خفیہ عرض داشت سلطان ناصرالدین کی خدمت مین بہیجی - کہ آپ دہلی مین تشریف لائین - ملکہ جہان جو ناصرالدین کی والدہ تہی - اس سفر مین ہمراہ ہوئی - اور اس بہانہ سے کہ سلطان بیمار ہے - دلی مین علاج کرنیکو جاتا ہے - بیٹے کو دلی تک لے آئی - اور کسی کو خبر نہ ہوئی کہ وہ یہان آپہنچا - بلکہ ایسا ہم اوسکو تہا کہ جب رات ہوتی تو ناصرالدین کے منہ پر نقاب ڈالدیتی کہ کوئی پہچانتے نہین -

غرض ۲۲ محرم ۶۴۴ ہجری مطابق ۱۰ جون ۱۲۴۶ء کو سبز قصر مین یہہ سلطان دہلی کے تخت پر بیٹہا - جلوس کے دن بڑا جشن ہوا - ملک غیاث الدین - کو لقب وزارت عطا ہوا - اور سارا کاروبار سلطنت کا اوسکے اعتماد پر چہوڑا گیا - سلطان نے وزیر بنانے کی وقت کہدیا کہ کوئی کام ایسا نکرنا کہ خدا کے روبرو مین اوسکے جواب سے شرمندہ ہون - اس وزیر نے اپنے کام کا حق ادا کیا - اور ایسی تدبیرین کین کہ کسی کو قدرت نہ تہی کہ اوسکے کام مین دم مار سکے - غرض ساری سلطنت کا کام اوسکی مٹہی مین تہا - یہہ بلبن شمس الدین التمش کا غلام اور داماد تہا - اب ناصرالدین نے اوسکو خان عظیم الغخان کا خطاب مرحمت کیا - اور اوسکا چچیرا بہائی شیر خان تہا - اوسکو خان معظم کا لقب عطا ہوا - اور ملتان اور پنجاب کا حاکم مقرر ہوا -

اس بادشاہ کو اون مغلون کا کہٹکا لگا ہوا تہا - جو غزنین کابل اور قندہار اور بلخ

اور ہرات مین شورش بپا کر رہے تہے - غیاث الدین بلبن نے ان سرحدی صوبون
کو ملا جلا کر ایک صوبہ قائم کیا اور شیر خان کو وہان کا حاکم مقرر کیا - اور بادشاہ کو
پنجاب مین لے گیا - اور گہکرون کو کہ مغلون کی ساتہہ نمک حرامی مین شریک ہو گئی تہے
- نہایت سخت سزا دی - سیکڑون کو قتل کیا - اونکے بچونکو لونڈی اور غلام بنا کر دلی مین
لے آیا - سوا اسکے ایک جماعت کی جماعت پرانے امیرون کی تہی کہ وہ سلطان شمس الدین
التمش کے وقت سے جاگیرین - لاہور اور ملتان مین پاتی تہین - مگر حق خدمت نہ ادا
کرتی تہین - اور مغلون کی سپاہ سے ساز باز رکہتے تہین - اون سب بوڑہون کو سلطان
غیاث الدین بلبن سے مشورہ لیکر منصب سے معزول کیا - اور اونکے جوان اولاد اور
عزیزاور اقارب کو اونکے منصبون پر مامور کیا - اس انتظام سے ملکی اور مالی بندوبست
دونون طرح کا ملتان اور پنجاب مین ہو گیا - اور گہکرون سے دل مطمئن ہوا - یہہ عمل
سلطان کا ایسا تہا جیسا کہ سکندر کا سننے مین آیا ہے کہ اوسنے اپنے اوستاد ارسطو پاس
ایلچی بہیجا اور پوچہا کہ مین کیا کرون امرا اور اراکین دولت بندگی اور فرمانبرداری
میری نہین کرتے - ارسطو ایلچی کو باغ مین لے گیا - اور باغبان کو حکم دیا کہ سب اونے
پیڑ اوکہاڑ ڈال - اور نئے پودے اوسکی جگہہ لگا دے - اور کچہہ جواب ایلچی کو ندیا
- اور رخصت کیا - ایلچی نے یہہ سارا حال سکندر سے بیان کیا - سکندر مطلب سمجہہ گیا -
چنانچہ اوسنے امراء کہن سال کو معزول کرکے - اونکی اولاد کو اونکے عہدون پر مقرر کیا
- پہر سب انتظام ہو گیا - بعد ازین ۶۶۴ھ سنہ سے ۶۷۹ سنہ تک غیاث الدین بلبن اون
ہندو راجاؤن سے لڑتا رہا - جو شاہان سابق کے ضعف اور بے اعتدالی کی سبب سے
متمرد اور سرکش ہو گئے تہے - چنانچہ اول حملہ مین اوسنے جمنا کے وار پار ملک مین دوآبہ سے

کالنجر تک حکومت سلطانی کو قائم اور بحال کیا - پہر آئندہ مین سال کے چڑہائیون مین میوات
کے پہاڑی ملک کو کہ دلی سے چنبل تک پہیلتا ہے صاف کیا - پہر رنتہمبور و کوہ پایہ کے قلعہ کو
جو میوات کے پاس ہے فتح کیا - اور سلطان ناصر الدین کا بہائی جلال الدین دلی مین آیا
اور پہر یہان سے چتوڑ کو بہاگا - سلطان نے اوسکا تعاقب کیا - اور چتوڑ مین پہنچا - مگر
وہ فتح نہوا - لاچار سلطان دہلی مین واپس لوٹا چلا آیا - ملک عز الدین بلبن بزرگ حاکم اوچہ
اور ناگور نے بغاوت اختیار کی - سلطان نے اوسپر لشکرکشی کی - وہ سلطان کے سامنے
نہ ٹہر سکا - اور حاضر ہوکر امان کا جویان ہوا - سلطان نے اوسکی عفو تقصیر کرکے اوسکی
حکومت بحال رکہی - اور خود دہلی مین چلا آیا - پہر نرور کا قلعہ بندیل کہنڈ مین جاکر فتح کیا
- اور بعد ازان چندیری اور مالوہ مین گیا - اور وہان اپنی طرف سے حاکم مقرر کئے -
اور پہر دلی چلا آیا - اور اوسکے چچیری بہائی شیر خان نے بہی مغلون کو شکست دیکر
غزنین لے لیا - اور اسمین خطبہ سلطان کے نام کا پڑہوایا - اور اوسکا سکہ چلایا - اور
پہر سلطان کے حکم کے بموجب اوچہ پر لشکرکشی کی - ملک عز الدین بلبن بزرگ ناگور سے
اوچہ مین آیا - اور شیر خان کو اوچہ سپرد کرکے سلطان پاس دلی مین آیا - سلطان نے
اوسکو بدایون مین حاکم مقرر کیا - جن مہمات کا اوپر ذکر ہوا - اونمین اکثر سلطان ناصر الدین
شریک تہا - اور ان فتوحات کا سبب اپنے تئین بتاتا - مگر دل مین خوب سمجہتا تہا
کہ یہہ سب فتوحات بلبن کی پامردی سے حاصل ہوتی ہین - اول قدم ان معرکون مین
اوسیکا ہے - بعد اوسکے میرا قدم ہے - شاید یہہ بات دل مین ناگوار ہوگی - عماد الدین
زنجانی نے کہ بلبن کا ہی دست پروردہ تہا - بلبن کی جان اور عزت کا خواہان
ہوگیا - اور بادشاہ سے لگا بجہا کر بلبن کو قطاع ہانسی مین بہجوا دیا - اور خود وزیر بن گیا

اور اور رفقاء بلبن کو بہی الزام دے دیکر کچھہ سے کچھہ کر دیا - جب ان تغیرات سے بے انتظامی شروع ہوئی - تو بدگمانی اور ناراضمندی نے بہی پیر دور دور پہیلائے - غرض کرۂ مانک پور اودہ بدایون سرہند سیام وکہرام لاہور سوالک ناگور ان سب دس صوبون کے حاکمون نے متفق ہوکر بلبن پاس پیغام بہیجا کہ عماد الدین زنجانی کے ظلم اور ستم سے انتظام سلطنت مین خلل پیدا ہورہا ہے - اب صلاح ہم سب کی یہہ ہے کہ آپ دلی جائین - اور بطور سابق کے کام کا انصرام فرمائین - بلبن نے اس درخواست کو منظور کیا - اور سب کو کہرام مین جمع کیا - عماد الدین زنجانی ان سب کے رفع دفع کرنے کی واسطے سلطان کو لے گیا - ان سب امرا اور ملک غیاث الدین بلبن نے عرضی نہایت ادب و تعظیم سے لکہی کہ ہم سب آپ کی غلام ہین - اگر عماد الدین زنجانی آپکی وزارت کی منصب پر نہ ہو - تو ہم سب کے سب آپکی پابوسی مین مشرف ہون - سلطان نے عماد الدین کو معطل کرکے بدایون کے صوبہ کو روانہ کیا - سب امرا سلطان کی خدمت مین حاضر ہوئے اور شاہانہ خلعت انکو مرحمت ہوئے - اور پہر سب امرا اپنے اپنے جگہہ مقرر ہوئے - اور غیاث الدین بلبن کے آنے سے سب چہوٹے بڑے خوش وخرم ہوئے - ۶۵۲ھ سے ۶۵۵ھ تک بغاوتین ہوا کین - ملکہ جہان والدہ ناصر الدین نے قتلغخان سے نکاح کرلیا - سلطان کا دل اپنی مان کی طرف سے برگشتہ ہوگیا قتلغخان کو اودہ کی جاگیر دیکر رخصت کیا - پہر یہان اودہ سے بہرایچ مین بدل دیا - اسپر اوس نے بغاوت اختیار کی - اور عماد الدین زنجانی اور حاکم سندہ اور بعض اور امراؤ نے سلطان کی مخالفت پر موافقت کی - سلطان نے قتلغخان کی سرکوبی کے واسطے غیاث الدین بلبن کو اور عماد الدین کے واسطے تاج الدین بزرگ کو متعین فرمایا ——

عماد الدین لڑائی کے بعد اسیر ہوا۔ اور قتل کیا گیا۔ اور قتلغخان بلبن کے سامنے نہ ٹہر سکا
اور بہاگ کر جیت پور چلا گیا۔ بلبن اس نواح کو تاخت و تاراج کر کے دہلی چلا آیا۔
قتلغخان کی امداد راجہ جیت پور نے کی۔ اور بہت سے آدمی اوس پاس جمع ہو گئے۔ اور
کشلیخان حاکم سندہ کی پاس چلا گیا۔ اور دونو نے متفق ہو کر سمانہ اور کہرام کے نواح مین
خلل اندازی شروع کی۔ سلطان نے غیاث الدین بلبن کو پہر اس مہم کا اہتمام سپرد کیا
۔ جب دونو فریق آمنے سامنے ہوئے۔ یہان دہلی سے بعض حضرات نے قتلغخان اور کشلیخان
کو خط لکھ بہیجا کہ دلی چلے آؤ اور شہر لے لو۔ یہان دلی والون کو اونکی اطاعت کی
تلقین کرتے تہے۔ بلبن کو تمام مکر و فریب کی خبر ہو گئی۔ اور ساری کیفیت لکھکر سلطان
کے پاس بہیجدی۔ سلطان نے فوراً اوس جماعت کے امرا کو حکم دیا کہ اپنی جاگیرون پر جائین
بعض کہتے ہین کہ قید خانہ مین ڈالدیا۔ اب قتلغخان اور کشلیخان کو خبر اس امر سے نہ ہوئی
وہ سو کوس کی منزل کو دو روز مین طے کر کے دلی مین آگئے۔ تو یہان اونہون نے
کچہہ نہ دیکہا۔ اس سبب سے وہ خود منتشر ہو گئے۔ کشلیخان کو تو حکومت سندہ کی پہر بلبن کی
سفارش سے مل گئی۔ مگر قتلغخان کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کہان چلا گیا +
یہان یہہ بغاوتین ہو رہی تہین کہ مغلون نے اوجہ اور ملتان پر حملہ کیا۔ سلطان اونکی
سرکوبی کے واسطے لشکر جمع کر کے روانہ ہوا تہا کہ مغلون کا لشکر بغیر لڑائی کے پہر گیا۔
اسلئے سلطان نے بہی دلی مین پہر چلا آیا۔ پنجاب کی حکومت پہر شیر خان کے سپرد ہوئی
اور ملک جلال الدین خانی حاکم پنجاب کو لکہنوتی کی حکومت سپرد ہوئی۔ کڑہ مانک پور
مین بغاوت ہوئی۔ ارسلان خان اور قلیچ خان نے یہان ہنگامہ مچا رکہا تہا۔ مگر سلطان
کے یہان آنے سے بغاوت دب گئی۔ مگر اس بغاوت کا دبا ہوا تیون کے سرکشی کے سامنے

کچھہ کام تہا - یہہ سرکشی بڑی بہاری سرکشی تہی - بلبن ہی کی جانفشانی نی اوسکو
مٹایا - وہ اونسے ایک بڑی لڑائی لڑا - اور مغلوب کیا - ۲ ۶۵۹ ھ مین اون کا ملک
فتح کیا - یہہ میواتی ایسی جگہہ جا جاکر چہپے اہل اسلام کے سوار دنکا وہان جانا مشکل تہا -
اسلئے بلبن نے اشتہار دیدیا کہ جو شخص میواتی کو زندہ پکڑ کر لائے دو ٹنکہ نقرہ انعام پائے
- اور جو شخص میواتی کا سر کاٹ کر لائے - وہ ایک ٹنکہ نقرہ صلہ پائے - غرض اس
اشتہار سے بعض سپاہی ایسے میواتیون کے گلا کاٹنے پر آمادہ ہوئے کہ تین چار سو
میواتیون کو روز زندہ پکڑ کر لاتے - اور خزانہ شاہی سے انعام لے جاتے -
غرض راجاؤن نے یہہ حال دیکھکر لشکر آراستہ کیا - بلبن نے بہی سپاہ کو سامنے کیا -
اگرچہ بعض بڑے بڑے امیر اس لڑائی مین بلبن کے مارے گئی - آخر کو بہت بلبن کے ہاتھہ رہا
اور ڈہائی سو سردار مخالفون کے گرفتار ہوئے - دلی مین لاکر اونکو بلبن نے سلطان کے
روبرو مارا - دس ہزار میواتی اس لڑائی مین مارے گئی - مگر یہہ قوم ہمیشہ لوٹ مار کرتی رہی
- اور دلی کے باشندون کو کبہی اون کی لوٹ مار سے انگریزی عملداری تک چین نہ ملا
- اب سب سے آخر واقعہ عظیم اوسکی سلطنت کا یہہ ہے کہ ہلاکو خان نبیرہ چنگیز خان کا ایلچی
دلی کے نزدیک آیا - غیاث الدین بلبن پچاس ہزار سوار اور دو لاکہہ پیادہ اور دو ہزار
ہاتہی اور تین ہزار عرادہ آتشبازی لیکر شہر سے باہر ایلچی کے استقبال کو نکلا - طبل
اور دہل ور کرنا اور نفیر کا غل ور ہاتہیون کا چنگہاڑنا - اور گہوڑون کا ہنہنانا -
ہتیارونکا چمکنا - آتشبازی کا چہوٹنا - ان سب نے آثار قیامت کا نمونہ دکہادیا تہا -
بس بلبن ایک تیر کے فاصلہ سے اسکے استقبال کو گیا - اور فوج کی صفون اور ہاتہیون
کی قطارون کا تماشا دکہایا - اور قصر سفید مین سلطان ناصر الدین پاس لا یا -

وہان قصر سلطانی ایک مرقع کا عالم دکہا رہا تہا - ایک طرف سادات اور مشایخ کہڑے ہوئے تہے - دوسری طرف عراق اور خراسان اور ماوراء النہر کے شاہزادے اور ہندوستان کے راجہ راو مہاراج - غرض یہہ جشن بہی عجیب وغریب تہا - ایلچی اس سامان کو دیکہہ کر دنگ رہ گیا - شاید اس شان اور شوکت کی سامان نے ہی ہندوستان کو ہلاکو خان کے ہاتہہ سی بچایا یا اب اس بادشاہ کی آخری عمر تک کوئی واقعہ عظیم وقوع مین نہین آیا - اب غور کرو کہ اس بادشاہ کی سلطنت مین جہگڑے اور فساد کیا کیا برپا ہوئے - مگر کسی فساد سے سلطنت کو صدمہ نہین پہنچا - یہہ بادشاہ شجاع اور عابد اور سخی تہا - اگرچہ اوسکا دربار تکلفات سی پر تکلف تہا - مگر گہر اوسکا سادگی کا گہر تہا - ایک ہی زوجہ منکوحہ تہی - وہی اپنے ہاتہہ سے روٹی پکاتی تہی - ایکدن اس نیک بخت بی بی نے کہا کہ روٹی پکانے سے ہاتہہ جلتے ہین - کوئی لونڈی خرید لو - کہ وہ کہانا پکادیا کرے - اسپر بادشاہ نے جواب دیا کہ بیت المال بندونکا حق ہے - میرا مال اوسمین کچہہ نہین ہے کہ روپیہ لیکر لونڈی خریدون - صبر کرو خدا اوسکا اجر دیگا - غرض ساری عمر فقیرانہ بسر کی - زہد تقوی عبادت چار دن پہر اوسکا کام تہا - قرآن شریف کی کتابت سے اوسکی گذر اوقات تہی - کبہی خزانہ شاہی سے پیسا نہین لیا - اتفاقاً ایک امیر نے اوسکے ہاتہہ کا لکہا ہوا قرآن شریف زیادہ قیمت کو لے لیا - جب اوس کو یہہ معلوم ہوا تو بہت ناگوار گذرا - پہر وہ اپنے قرآن شریفون کا ہدیہ معمولی قیمت پر خفیہ کیا کرتا - ایکدنکا ذکر ہے کہ وہ قرآن شریف پڑہ رہا تہا - کہ ایک محتاج اوس پاس آیا - اوسنے قرآن شریف مین دو دفیہ برابہم لکہے ہوئے دیکہکر

یہہ کہا کہ ایک فیہ اسمین غلط لکہا ہے - سلطان نے قلم دوات منگا کر اوس فیہ پر حلقہ کہیچ دیا - اوس محتاج کی احتیاج رفع کر رخصت کیا - پہر چاقو لیکر اس حلقہ کو حک کیا - ایک غلام نے پوچہا کہ پہلے حلقہ بنایا کیون - اب اوسکو مٹایا کیون - سنے او یہہ جواب دیا کہ - محتاج آیا تہا - اگر اوسوقت مین یہہ کہتا کہ تو غلط کہتا ہے تو اوسکا دل مکدر اور رنجیدہ ہوتا - پہر اس رنج کا مٹانا اس حلقہ کے مٹانیسے زیادہ مشکل ہے ایک صلاح کا نیک اندیش کا دل مینے خوش کر دیا - ور یہہ محنت کرنی مجہے کچہہ ناگوار نہین ہوئی - طبقات ناصری جو ایک مشہور تاریخ ہے وہ اسی بادشاہ کے عہد مین تصنیف ہوئی ہے - غرض یہہ نیک سیر بادشاہ گیارہوین جمادی الاول ۶۶۴ سنہ مطابق فروری ۱۲۶۶ سنہ کو بہشت نصیب ہوا - بیس برس کئی مہینے تک اوس نے سلطنت کی +

سلطان غیاث الدین بلبن

ناصر الدین محمود کے تخت و تاج کا کوئی وارث نہا - سلطان غیاث الدین بلبن اوسکی زندگی مین ساری سلطنت کا مختار رہا - اب اوسکو خود بادشاہ ہونے مین کچہہ دقت نہ ہوئی - ۶۶۴ سنہ ۱۲۶۶ مین تخت شاہی پر بے تکلف بیٹہہ گیا - اب اصل حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکا باپ بڑا امیر تہا - اور ترکان قراخطا مین سے تہا - جب مغلون نے اس دیار کو فتح کیا - تو وہ ان مغلون کی ہاتہہ مین اسیر ہوا - اور ایک سوداگر نے اوسے خریدا - اور بغداد مین لاکر جمال الدین بصری کے ہاتہہ بیچا - جمال الدین بصری نے سلطان التمش کے نذر کیا - سلطان نے اوسکے چہرے کی آثار دیکہکر باز دار خاصہ کا مقرر کیا اور بعد ازان بتدریج اور معزز عہدون پر سرفراز کیا - اب یہہ کیفیت تو سلطان التمش کے

زمانہ مین رہی - اب اوسکے جانشینونکے زمانہ مین سلطان رکن الدین کے عہد مین
وہ ہندوستان کے ترکون کے ساتہہ سازش کرکے پنجاب مین باغی ہو گیا - سلطان رضیہ
کے عہد مین گرفتار ہوکر محبوس ہوا - اور پہر رہا ہوا - اور میرشکار کا عہدہ ملا - یہہ
میرشکار ہونا ایک اشارہ غیبی تہا - کہ ایک دن صید عالم اوسکا شکار ہوگا - سلطان
معزالدین بہرام کے عہد مین امیر اخور مقرر ہوا - یہہ میراخور ہونا ایما ربانی تہا کہ
ایک دن اقبال کا گہوڑا اوسکی رانون تلے دوڑیگا - میواتی اکثر دہلی مین آنکر لوٹ
مار کرتے - اور تکلیف دیتے - اونکے انتظام کے واسطے پرگنات ہانسی اور ریواڑی غیاث الدین
بلبن کو قطاع مین دیے گئے - اوسنے میواتیون کو ایسا دبایا کہ سر نہ اوٹہانے دیا -
اس کارنمایان سے اوسکی شجاعت اور مردانگی کا ایک شہرہ ہو گیا - اور سلطان
علاء الدین نے اوسکو ایسی بات پر امیر حاجب کا عہدہ دیا - اس کام مین بہی وہ پورا نکلا
سلطان ناصرالدین کی زندگی مین تو وہ سلطنت کا مالک ہو گیا - سلطان برائے نام
بادشاہ تہا - درحقیقت بلبن بادشاہی کرتا تہا - اور بعد اوسکی وفات کی خود سلطان ہوا
سلطان التمش کے چالیس ترکی غلام تہے - اور وہ ترکی غلام سلطان التمش کے بڑا جاہ و
منصب رکہتے تہے - اونکو چہلگانی کہتے تہے - اور خواجہ تاش اونکا لقب تہا - بعد
سلطان التمش کے یہہ سب ایک مجلس مین جمع ہوئے - اور آپسمین اس بات پر قول
اور قسم اور عہد و پیمان ہوا کہ ملک ہند کو آپسمین تقسیم کرلین - لیکن تہوڑے دنونمین
پہوٹ اونمین پڑگئی - اسلئے کام نہ بن پڑا - ہر خواجہ تاش یکجا سے خود خود سر ہو گیا - اور اپنے
ساتہیون کو بے حقیقت گننے لگا - اور دوسرے کو یہہ کہنے لگا کہ تو کیا ہے جو مین نہین
ہون - اور تو کیا ہو سکتا ہے جو مین نہین ہو سکتا - غرض ان غلامون کا دورہ دورہ وہان تہا

باقی سب بچارے خاندانی امیر امر خراب خستہ تھے۔ اب اوسنے سی غیاث الدین بادشاہ ہوا
اوسنے سب قول قرار ونکو اوڑانا اور عہد وپیمانون کو توڑنا چاہا۔ جن خواجہ تاشون سے
اسکو ذراہی سلطنت مین خطرہ معلوم ہوا۔ اونکو حیلہ حوالہ کرکے جاہ ومنصب سے محروم کردیا۔
یہہ دستورالعمل مقرر ہوگیا کہ کسی شخص کو ارازل مین سے ملکی کام نہ ملے۔ جب کوئی شخص
نوکر ہوتا۔ اوسکے حسب نسب اور زہد وتقوی کی بڑی تحقیقات ہوتی۔ اور بعد نوکر
ہوجانے کے بہی کچہہ اوسمین فرق معلوم ہوتا۔ تو عہدہ سی برطرف ہوتا۔ ہندؤن کو معزز
عہدون کا ملنا موقوف ہوگیا۔ اس بادشاہ کو ارازل سے یہانتک نفرت تہی۔ اور اپنی
بادشاہی پر ایسی نخوت تہی کہ کبہی پوراج سے ہم کلام نہوا۔ جب تک زندہ رہا کسی امیر کا
مقدور نہ ہوا کہ کسی کمینی کی سفارش اوسسے کرتا۔

اور ملکون کے امیرون کا جمع ہونا

یہہ اس بادشاہ کی اقبال مندی اور خوش نصیبی تہی کہ اور ملکون مین بڑے بڑی
زبردست مسلمانون بادشاہون کی سلطنتین برباد ہوگئین۔ مگر ہندوستان مین
اہل اسلام کی سلطنت قائم رہی۔ مغلون کے ہاتہہ سی تنگ ہوکر اور ڈر ڈر کر چہ چلین بادشاہ
اور بادشاہزادے اور امرا اپنا اپنا ملک چہوڑ کر یہان آچکے تہے۔ اور پندرہ خاص
اوسکے عہد مین بہاگ کر آئے۔ بادشاہ اونکی بڑی خاطر داری اور عزت کرتا۔
اور فخریہ کہا کرتا کہ آج میری ہان پندرہ بادشاہ مہمان ہین۔ یہہ سب امیر اوسکا احسان
مانتے تہے اور اوسکے تخت کی گرد دست بستہ کہڑے رہتے تہی۔ دو چار کو بیٹہنے کی بہی
اجازت تہی۔ ان امیرون اور بادشاہون اور شاہزادون کے نامون پر محلہ آباد
ہوگئے تہی۔ عباسی اور سنجری اور خوارزمی اور دیلمی اور علوی اور اتابکی اور

غوری اور چنگیزی اور رومی اور سنقری اور یمنی اور موصلی اور ثمرقندی اور
کاشغری اور خطائی دلی مین محلون اور بازارون کے نام ہوگئے تہے۔ اور ان نامون
کے باعث سے روم اور غزرا اور خوارزم اور بغداد وغیرہ کی سلطنتون کی یادگار
ایک مدت تک اوسکی دارالسلطنت مین قائم رہے ✤

علم و ہنر کا حال

سلطان محمود اور سنجر کے دربار مین تو کیا اجتماع ارباب فضل اور علم اور ہنر کا ہوا ہوگا
جو غیاث الدین بلبن کے دربار مین تہا۔ اوسکے دو بیٹے تہے۔ بڑا بیٹا سلطان محمد
تہا۔ یہہ شاہزادہ بڑا صاحب کمال تہا۔ اوسکو علم کا بڑا شوق تہا۔ اوسکے ہان
علما اور فضلا جو اوس زمانہ مین اپنا نظیر نہ رکہتے تہے جمع تہے۔ تمام مشہور مورخ
اوسکے عہد کے بادشاہ کے ملازمون مین داخل تہے۔ حضرت امیر خسرو اسی بادشاہزادہ
کے ملازم تہے۔ اور خواجہ حسن پنجابی بہی اوسکے نوکر تہے۔ وہ ان کی تعظیم اور
تکریم سب سے زیادہ کرتا تہا۔ حضرت امیر خسرو نے اس شاہزادہ کی یہہ کیفیت لکہی ہے کہ
جدت طبع اور سخن شناسی اور متقدمین اور متاخرین کے اشعار کے یاد رکہنے مین
اوسکی برابر بہت ہی کم آدمی دیکہے ہین۔ ایک بیاض اوسنے بیس ہزار اشعار
منتخب کی ایسی لیاقت سی لکہی تہی۔ کہ اور شعرا زمانہ بہی اوسکی نقل کرنے کی
تمنا رکہتے تہے۔ حضرت شیخ سعدی کو بہی راہ خرچ بہیجکر بلایا تہا۔ مگر اونہون نے
اپنی پیرانہ سالی کا عذر کیا۔ اور ایک کتاب اپنی اشعار کی بہیجی۔ اور حضرت امیر خسرو
کی سفارش کی۔ اور اونکے ہم صحبت ہونے کی مبارکباد دی۔ غرض اس شاہزادہ
کے سبب سے تو ارباب علم اور فضل کا اجتماع تہا۔ دوسرا بیٹا قرا خان تہا۔

وہ رنگین طبع اور عیش دوست تہا۔ گویئے نچوئیے نقال بہانڈ ظریف خوش طبع ہزل گو سب اوسکی مجلس مین جمع رہتے۔ دستور ہے کہ جو رنگ ڈہنگ بادشاہ اور بادشاہزادون کا ہوتا ہے۔ اوسکی تقلید ور امیر امرا کرتے ہین۔ ان دونو بہائیون کی پیروی مین اور امرا کا حال بہی یہہ تہا کہ کسی کے ہان عالم فاضل ندیم تہے۔ کسی کے ہان نقال اور رقاص اینٹہ تہے ✣

دربار

غیاث الدین کو آرائش لباس ور زیبائش دربار کا بڑا شوق تہا۔ دربار عام اوسکا اس شان شوکت سے ہوتا کہ اچہے اچہے مردون کے بدن مین لرزہ آتا۔ سواری بڑے تجمل ور احتشام سے نکلتی۔ جشن بڑی دہوم دہام سے ہوتا۔ ان تکلفات ظاہری سے اصل حقیقت پر پردہ پڑگیا تہا ✣

عادات

جیسے ان بادشاہ کو دربار کی شان و شوکت کی طرف نظر تہی۔ ایسی عدل اور انصاف کی طرف بہی رغبت تہی۔ وہ عدالت کے وقت ادنے اور اعلے کو برابر جانتا تہا۔ اور کسی کی رو رعایت نکرتا تہا۔ اپنے بیٹون سے کہا کرتا تہا کہ تم میرے جگر گوشے اور نور چشم ہو۔ مگر کہین ظلم اور ستم کروگے۔ تو مجہسے برا پہر تمہارے لئے کوئی نہین۔ ملک نعیق بداؤن کا صوبہ دار تہا۔ اور چار ہزار سوار کی جاگیر رکہتا تہا۔ اوسنے حالت مستی مین ایک فراش کو مار ڈالا۔ تہوڑے دنون بعد سلطان غیاث الدین وہان گیا۔ اور فراش کی بی بی فریادی آئی۔ تو اوسنے ملک نعیق کو بقدر درّہ پٹوائے کہ وہ مر گیا اور جس بیدنے اوسکی اطلاع نہین دی تہی۔ اوسکو دار پہ کہیچ دیا۔ اوسنے تمام

امرا بریدمقرر کر رکہے تہے کہ وہ اونکے نیک و بد حال سے اطلاع دین - امرا ان
بریدون کے ہاتہہ سے بڑے تنگ آ گئے تہے - ہیبت خان صوبہ دار اودہ نے شراب کے
نشہ مین ایک غریب کا خون کیا - اوسکی بی بی نے بادشاہ پاس نالش کی - بادشاہ
نے ہیبت خان کو پانچ سو دُرّہ مارکر عورت کی حوالہ کیا - اور فرمایا کہ یہہ مجرم آجتک ہمارا
غلام تہا - اب تیرا غلام ہے - یہہ بیچارہ بڑی سعی اور سفارش سے اوس عورت کی
غلامی سے آزاد ہوا - اور پہر شرم کے مارے ساری عمر گہر سے باہر نہین نکلا - جب کبہی
اوسکا گذر پل سوریا یا کسی اور دشوار گزار مقام پر ہوا - تو اوسکا یہہ دستور تہا کہ وہان
خود توقف کرتا - اور اپنے اہل کارون کو اہتمام اسکا سپرد کرتا کہ وہ پہلے مریض اور
عورتون اور بچون اور لاغر ناتوان جانورون کو آرام اور آسائش سے اوتار دین -
سارے ہاتہی اور چارپائے اپنے اس کام مین لگا دیتا - ایام خانے مین خوب مستانہ
نوشیان کرتا - ہر ہفتہ مین دو تین دفعہ رندانہ شربون کا جلسہ کرتا - اور بڑے
جشن اوڑاتا - اور روپیہ لٹاتا - جوا کہیلتا - مگر جب بادشاہ ہوا - ان سب بڑے
کامون سے توبہ کی - اور پہر کبہی اونکے پاس نہ گیا - اور نہایت متقی اور پرہیزگار
ہوگیا - صوم و صلوٰۃ کا پابند - اشراق اور چاشت تہجد کی نماز کبہی قضا نہ کرتا -
کبہی بے وضو نہ رہتا - علما اور فضلا سے ہمیشہ مسائل مذہبی کی تحقیق کرتا رہتا - کہانا
نہ کہاتا جب تک علما اوسکے دسترخوان پر نہ بیٹہہ لیتے - اپنے امیرون کے گہر ملاقات کو جاتا
جمعہ کی نماز مین جامع مسجد آتا - اور جب ہاتہی پہرتا - جہان مجلس وعظ کی سنتا - وہان
اوترتا اور وعظ سنتا - اور بہت روتا - بغیر موزہ اور ٹوپی کے اوسکو کسی خدمتگار
نے بہی نہین دیکہا - کبہی مجلس مین قہقہہ مار کے نہین ہنسا - اور کسی کا کیا معذور تہا

جو اوس کے سامنے ہنستا۔ باوجود ان افعال و اعمال حسنہ کی اوسکی سیاست بہی غضب کی
تہی کہ کافر ہو یا مسلمان ہو جسنے اوسسے ذرا بہی سرتابی کی۔ اوسکو نہایت سخت سزا دی
۔ اولاد شمس مین جسکو اپنی سلطنت کا دشمن جانا فرداً فرداً قتل علانیہ کر ڈالا۔ اس سزا دینے
مین اوسکو مشروع اور غیر مشروع ہونے کا ذرا خیال نہ ہوتا مصرع باربا این دار دو ای نیز ہم
اس سخت سیاست کا سبب تہا کہ ضوابط سلطنت اور قوانین مملکت جو سلطان
التمش کی نالائق اولاد کی سلطنت کے سبب سے ضعیف اور سست ہو گئی تہی۔ پہر درست
اور چست ہو گئی۔ شکار کا شوق بہی اوسکو از حد تہا۔ دلی کے گرد بیس بیس کوس تک حکم
تہا کہ کوئی اور شخص شکار نہ کہیلنے پائے۔ جب شکار کو جاتا۔ ہزار سوار ساتہہ لے جاتا
۔ یہہ فوج شکار مین کچہہ کام نہ آتی۔ مگر اسمین یہہ حکمت تہی کہ سپاہ کو دوا دوش اور
دوڑ دہوپ کی عادت پڑتی تہی۔ اگرچہ یہہ بادشاہ سزا دینے مین بڑا سنگدل تہا مگر
اپنے زمانہ مین بڑا ادب شناس و فیاض گنا جاتا تہا۔ ایک دن امرا نے عرض کی کہ
ممالک گجرات اور مالوہ اور بعض اور ملک جو سلطان قطب الدین اور شمس الدین کے
عہد مین تصرف مین آئے تہے اونمین اب حضرت کی قوت اور قدرت کو کوئی نہین مانتا
۔ بہتر ہو گا اون کی تسخیر کیجائے۔ اسپر اوسنے جواب دیا کہ جو تم کہتے ہو اوسکا خیال
مجہے تم سے زیادہ ہے۔ مگر تم نے کیا نہین سنا کہ مغلون کا آجکل زور شور ہو رہا ہے۔
اور کتنی بڑی سلطنتون کو اونہون نے تہ و بالا کیا ہے۔ لاہور پر کئی دفعہ ہاتہہ چلا چکے
ہین۔ ہندوستان کی تاک مین بیٹہے ہین۔ ابہی وہ سنین کہ مین دلی سے دور گیا
تو دوآبہ کو تاخت و تاراج سے نہین چہوڑتے۔ یہہ مغلون کا دغدغہ پہلے بادشاہون کو
پیچہے نہ لگا ہوا تہا۔ اسلئے وہ ہندو راجاؤن سے لڑتے بہڑتے تہے۔ غرض بلبن کی

کسی دور جگہہ جانا مصلحت نہین ہے - بلکہ دور اندیشی کا اقتضا یہہ ہے کہ اپنے ملک کو مضبوط اور مستحکم کرین نہ یہہ کہ غیرون کے ملک پر حملہ کرین - اپنی ولایت قدیم کو ناقص چہوڑنا - اور دور دراز کے ملکون مین جانا عقل کا کام نہین - مغلون سے لڑنا بہڑنا نہایت مشکل ہے - ہندوون کا زیر و زبر کرنا کیا بات ہے

مفسدونکا سزا دینا اور انتظام

سلطان شمس الدین کی اولاد کی سلطنت مین میواتیون نے بڑا سر اوٹہایا تہا - ۱۲۶۶ء ۶۶۵ھ مین گنگا جمنا کے کنارون اور جو دو آب اور میوات کی پہاڑون پر بڑے شور اور فساد ان لٹیرون نے مچایا - اور اس سبب سے سلطنت مین بہی تہوڑا بہت خلل پڑا - مگر یہان بلبن کی سفاکی اور خونریزی کا قاعدہ بہی ان مفسدون کے مٹانے مین بڑا کام کر گیا - اور بہت ہی کارگر ہوا - ایک لاکہہ میواتی اوسنے میوات مین قتل کیے - جنگل کے جنگل دہلی کے نواح مین اون کی پناہ کے لئے کہڑے ہوئے تہے اون سب کو کٹوا کر صاف میدان کر دیا - اور کہیتی کرنے کا حکم دیدیا - اور جا بجا تہانے بٹہا دیے - اور عمدہ عمدہ تہانے دار کار گزار مقرر کیے - یہہ اوسکا نہایت عمدہ انتظام تہا - کہ جہان وہ مفسدون اور لٹیرون کا جماؤ دیکہتا - وہین فوج کی چہاونی ڈالدیتا - اور ان مفسدون کو نیست و نابود کرتا - اس بندوبست سے تمام راہین جاری ہوجاتین اور راہون مین خوف لٹنے کا نہ رہتا - بداؤن اور امروہہ کے حاکمون کی زبانی ملک کٹہیر کے سرکشی کا حال جسوقت معلوم ہوا - اوسیوقت سلطان پانچہزار سوار لیکر وہان پہنچا - اور سب سرکشون سے ملک کو پاک صاف کیا - پہر اس ملک مین عہد جلالی تک کسی مفسد کا نام نہ تہا - اب سلطان دلی مین آیا - اور لاہور گیا -

وہان گردنون مین جو مغلون کے ہاتہہ سی بربادی پہلے بادشاہون کے عہد مین
ہوئی تہی اوسکی اصلاح کی ۔

بنگالہ کی سرکشی

اب پندرہ سولہ برس تک سلطنت مین امن رہا ۔ کسی مفسد نے سر نہین اوٹہایا ۔ مگر بعد
ازین ایک بڑی ہی بغاوت ظہور مین آئی ۔ سلطان کے بہتر کی غلامون مین سے
طغرل خان ایک غلام تہا ۔ اور لکہنوتی مین حاکم تہا ۔ یہہ حاکم شجاعت اور سخاوت
مین مشہور تہا ۔ اس حاکم بنگالہ نے جیگنا یا رجاج نگر پر چڑہائی کی ۔ اب جیگنا کو تپرا
کہتے ہین اور جاج نگر کو جاج پور یہہ ضلع کٹک مین واقع ہے ۔ اور یہان کے رانا سے
ہاتہی بہت سے چہین لئے ۔ اور بڑی غنیمت ہاتہہ لگی ۔ مگر اس غنیمت مین سے دہلی ایک بہی
کوڑی نہ بہیجی ۔ وہ سمجہا کہ بادشاہ بوڑہا ہو گیا ہے ۔ لڑکے اوسکے مغلون کے ساتہہ
لڑائی بہڑائی مین مصروف ہین ۔ سوا اسکے بادشاہ دہلی مین ایک مہینہ تک بیمار
رہا تہا ۔ اوسکے مرنے کی خبر مشہور ہو گئی تہی ۔ جب طغرل خان کو یہہ خبر لگی ۔ تو اوسنے
اپنے جامہ سی باہر پیر نکالے ۔ ایک جمعیت کثیر کو جمع کر کے خود بادشاہ بن بیٹہا اور
اور سلطان مغیث الدین اپنا لقب کیا ۔ جب فرامین شاہی صحت و شفا پانے کی
پہنچی اوسنے کچہہ خیال کیا ۔ جس غلطی مین پڑ گیا تہا اوسی پر چلا گیا ۔ سلطان غیاث الدین
۶۷۸ھ ۱۲۷۹ء مین الپتگین موے دراز کو لشکر کے ساتہہ اوسکی سرکوبی کے لئے بہیجا ۔
مگر اس سپاہ نے شکست فاحش اوٹہائی ۔ بادشاہ سپاہ پر نہایت خفا ہوا ۔ اور
سپہ سالار کو دار پہ کہینچا ۔ دوبارہ فوج پہر روانہ کی ۔ مگر اوسنے بہی شکست کہائی ۔
تو بادشاہ اور برہم ہوا ۔ اور خود سپاہ کو لیکر روانہ ہوا ۔ وہ ایسی کامون مین

خود بد طولی رکھتا تہا۔ کسی کی اعانت اور امداد کا محتاج نہ تہا۔ سیدہا باگ دٹہاتے ہوئے
سرجو اور گنگا کے پار اوتر گیا۔ اور برسات کی ختم ہونے کا بہی کچہہ خیال نہ کیا۔
طغرل نے جب یہہ دیکہا تو اوسکے دل پر پادشاہ کا یہہ رعب داب چہایا کہ سامنے نہ ٹہر
ہو سکا۔ گہربار سب چہوڑ چہاڑ تہوڑی فوج سمیت جنگلون مین بہاگ گیا۔ اب بادشاہ کے
آدمیون کو کچہہ پتا نہ معلوم ہوا۔ کہ طغرل کہان غائب ہو گیا۔ ملک محمد شیرانداز
حاکم کول اوسکی تجسس مین پہرتا تہا۔ کہ راہ مین بنئے اوسے ملے۔ اونکو دہمکا کر طغرل
کے لشکر کا پتا لگایا۔ اور چالیس سپاہی ہمراہ لیکر طغرل کے لشکر مین جا گہسا۔ یہہ کسی کو
وہان خبر نہ ہوئی کہ یہہ سلطان غیاث الدین بلبن کے ملازم ہین۔ جب وہ قریب
طغرل خان کے خیمہ کے پہنچا۔ تو جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا۔ طغرل یہہ سمجہا کہ
غیاث الدین کا لشکر اوسپر ٹوٹ پڑا۔ وہ سراسیمہ ہو کر بہاگا۔ لشکر تتر بتر ہو گیا
جاج نگر کے جانیکی ارادہ سے گہوڑے پر سوار ایک دریا کے پار جاتا تہا کہ اوسکے ایک تیر لگا
۔ وہ گہوڑے سے گرا۔ پہر اوسکا سر کاٹ کر جدا کیا۔ اور جسم کو پانی مین پہینک دیا۔
ملک محمد نے فتحنامہ اور سر طغرل کا بادشاہ کی خدمت مین بہیجدیا۔ بادشاہ اول
اس بے باکانہ حملہ سے ملک محمد پر خفا ہو۔ مگر پہر اوسکو اس حسن خدمت کا عوض بہت کچہہ دیا۔ پہر لکہنوتی مین آیا
اور سربازار دو رویہ دار قائم کین۔ اور طغرل خان کے سردار اور امیر جو قید اور
دستگیر ہوئے تہے اونپر کہینچے گئے۔ اور اونکے بچون کو بہی قتل کیا۔ یہہ برا کام
ابتک کسی بادشاہ دہلی نے نہین کیا تہا کہ عورتون اور بچون کو قتل کرے۔ اور
بہت سے آدمی طغرل کے لشکر کے دہلی بہیجے۔ یہان بہی وہ قتل ہوتے مگر مولویون
اور مفتیون کے فتوے نے اونکو بچا لیا۔ یہان لکہنوتی مین اوسنے اپنے بڑے بیٹے

بغرا خان کو حاکم مقرر کیا - اور سلطان دہلی مین تین مہینہ بعد آیا -

مغلون کے حملے اور شاہزادہ محمد خان شہید

شیر خان کا حال پہلے لکہہ چکے ہین اوسنے ۸ سنہ جلوس مین وفات پائی بعض کہتے ہین کہ بادشاہ ہی نے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا - غرض یہہ حاکم سرحد پر ایسا تہا - کہ اوسکے سامنے کچہہ مغل چین نہ کر سکتے تہے - اوسکے جوانمردی اور شجاعت کے سامنے مغلون کا جی چہوٹ گیا تہا - وہ ہندوستان کی طرف رخ نہ کرتے تہے - جب وہ مر گیا - تو مغلون نے پہر سر اوٹہایا - اور ہندوستان پر حملے کرنے شروع کئے - اب لاچار ہو کر سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنی بڑے بیٹے محمد سلطان کو کہ قاآن الملک جسکا خطاب تہا اور خان شہید جسکا عرف   - ولی عہد مقرر کیا - اور ملتان اور سندہ اور دیبال پور اور لاہور اور اون کے سب توابع اور مضافات اوسپرد کئے - اس شہزادہ مین جتنی خوبیان شہزادون مین ہونی چاہئین سب خدا نے عطا کی تہین - وہ ہر سال باپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا - آخر سال مین جو آیا تو باپ نے کہا کہ مین بوڑہا ہو گیا ہون - تجہے تخت و تاج کا وارث کرتا ہون - قلم دوات منگا کر وصیت نامہ لکہا - اسی سال مین بغرا خان کو سمانا اور سیام کا ناظم مقرر کیا - جب سلطان غیاث الدین کو بنگالہ کی بغاوت سے فرصت نصیب ہوئی تو تہوڑے دنون کے بعد اوسے زمانہ پہر گیا - اور بدنصیبی کا وقت آگیا - شاہ ایران ارغون خان کی فوج پنجاب پر حملہ آور ہوئے - جب یہہ خبر شاہزادہ محمد کو ہوئی - وہی اس صوبہ کا حاکم تہا - اور اوسوقت اپنے باپ کی ملازمت کی واسطے دہلی مین آیا ہوا تہا - فوراً وہ اپنے صوبہ مین دخل ہوا - اور مغلون کو شکست دیکر ہٹا دیا

اور جسقدر ملک ئ وہ قابض ہوگئے تہے اوسپر دوبارہ قبضہ اپنا کرلیا - بعد ازان
ایک اور نئی فوج ایک مشہور سردار تمر خان نامی کے ساتھہ آئی - اون سے سخت
لڑائی ہوئی - قریب تہا کہ شہزادہ فتح پاتا - کئی دفعہ اوسنے حملہ کر کے مغلون کو
مغلوب کیا تہا - کہ ناگاہ قضا کا تیر اوسکے آنکر لگا - وہی اوسکی موت کا پیغام تہا -
مغلون نے ہندوستان کی فوج سے خوف کہا کر اپنی راہ لی - اس لڑائی مین حضرت
امیر خسرو بہی جو شاہزادہ کے ہمرکاب تہے گرفتار ہوئے - اور مشکل سے رہا ہوئے -
شاہزادہ کے شہید ہونے پر سب چہوٹے بڑے آٹھہ آٹھہ آنسو روتے تہے - بادشاہ کے
دل پر بہی بڑا صدمہ تہا - اگرچہ بظاہر وہ استقلال طبع اپنا دکہاتا - لیکن اتون کو
زار زار روتا تہا - خان شہید کے بیٹے کیخسرو کو بادشاہ نے باپ کا قائم مقام کیا

سلطان بلبن کی وفات

اس بیٹے کی غم مین سلطان بتاسے کی طرح گہلتا چلا جاتا تہا - عمر بہی اسّی برس
کی ہوئی تہی - غرض ان دونون سببون سے وہ نہایت کم زور اور ضعیف اور
بیمار ہو گیا تہا - اس حالت مین آدمی بہیجکر اپنے بیٹے بغرا خان کو لکہنوتی سے
بلوایا - وہ دہلی مین آیا - بہائی کی مراسم تعزیت کو ادا کیا - اور باپ کی تشفی اور
تسلی کی - باپ نے کہا کہ اب ایسے وقت مین مجھے تنہا نہ چہوڑ - سوا تیرے اب
میرا کوئی وارث نہین - تیرا بیٹا کیقباد اور تیرا بہتیجا کیخسرو ابہی کم عمر اور ناتجربہ کار
ہین - اگر ملک ونکے ہاتھہ آیا - تو معلوم نہین کہ غلبہ جوانی اور ہوا پرستی مین ملک
کا کیا حال کرین - پہر ملک رہے یا نہ رہے - اگر کوئی او تخت دہلی پر بیٹھے تو اوسکی
اطاعت کیجیو - اور جو تو تخت دہلی پر بیٹھے تو حاکم لکہنوتی کو اپنا مطیع رکہیو -

اب میرے پاس سے تو کہین نہ جا۔ بغرا خان نے باپ کی کہنے کو تسلیم کیا۔ مگر جب
باپ کی کچہہ صحت کی صورت ہوئی اور مرنے کی امید جاتی رہی۔ تو وہ شکار کا
بہانہ کر کے لکہنوتی کو روانہ ہوا۔ اور باپ سی کچہہ کہا نہ سنا۔ اسکا رنج باپ کو خان
شہید کے مرنے سے بہی زیادہ ہوا۔ اور اس صدمے سے اور زیادہ رنجور اور بیمار ہوا۔
اور اپنے وزیر کو بلا کر کہا کہ بغرا خان چلا گیا۔ اگر تخت خالی رہے گا تو جہگڑا اور
فساد برپا ہو گا۔ مناسب ہے کہ کیخسرو کو میرے بعد بادشاہ بناؤ۔ اور اوسکو بلاؤ۔
یہہ کہکر وزیر کو رخصت کیا۔ اور تین دن کے بعد اسی برس کی عمر مین انتقال کیا۔
وزیر کو کچہہ خانگی امور کے سبب سے رنجش تہی یہہ سمجہا کہ
کیخسرو تند مزاج ہے۔ معلوم نہین کیا کرے۔ اسلیے سب وزیرون کی صلاح کر کے
کیقباد بغرا خان کے بیٹے کو بادشاہ بنایا۔ اور کیخسرو کو اپنے باپ کی جگہہ ملتان
مین قائم رکہا۔ مگر اسکی اونکو خبر نہ تہی کہ کیقباد کے ہاتہہ سے کیا کیا جور و ستم
اوٹہانے پڑین گے +

سلطان معز الدین کیقباد

معز الدین کیقباد ۱۲۸۶ء ۶۸۵ھ مین تخت نشین ہوا۔ اوسنے غیاث الدین بلبن جیسے
نیک سیرت دادا کے گہر مین پرورش پائی تہی۔ اوسکی تعلیم کے واسطے معلم اور مؤدب
نیک سیرت رکہے گئے۔ اونہون نے بدکارون کا پرچہاوا بہی اوسپر پڑنے نہ دیا۔ اس
تعلیم کا نتیجہ یہہ تہا کہ یہہ نوجوان سنجیدہ مزاج اور خوش خلاق تہا۔ اور نظم سے
طبیعت مناسب رکہتا تہا۔ مگر سترہ اٹہارہ برس کا سن تہا۔ ابہی مکتب سی اوٹہا تہا
کہ تخت سلطنت پر بیٹہا۔ دفعتاً عیش و عشرت مین ڈوب گیا۔ نشہ جوانی مین مست ہو گیا

سلطنت کا کیا اختیار ملا کہ خود بے اختیار ہو گیا۔ جس دربار مین دادا نے برسون کی تلاش مین عالم فاضل مدبر ملازم جمع کئے تہے۔ اوسمین اب پوتے نے مسخرے ڈوم ڈہاری گوئے بہرتی کئے۔ اب اس بادشاہ کی دیکہا دیکہی اور امیرون کا بہی یہی رنگ ہوا۔ ہر کوچہ گلی پریون کا اکہاڑہ تہا۔ جہان سنو ٹپون کی تانون کا شور تہا۔ اور مے اور ساغر کا دور تہا۔ اور مسجدین نمازیون سے خالی تہین۔ مگر شراب خانے اونسے بامور تہے۔ خانقاہین بند ہو گئین۔ شراب کی قیمت دس گنی ہو گئی۔ غرض کہین خوف و فکر کا نام نہ تہا۔ ہر کوچہ گلی مین دولت پڑی لٹتی تہی جمنا کے کنارہ کیلوگہری مین یہہ سب عیش اوڑتے تہے۔ وہین ان سب نئے مسخرون کے محل بنتے تہے — خیر ان سب باتون پر یہہ ایک اور طرہ تہا کہ ملک نظام الدین اوسکا وزیر تہا۔ باہر اوسکو سلطنت کا اختیار تہا۔ اندر محل مین اوسکی جورو بادشاہ کی منہ بولی ماہنی ہوئی تہی۔ اور بالکل مختار تہی۔ غرض یہہ وزیر بہی شیطان سے کچہہ کم نہ تہا۔ جب اوسنے یہہ دیکہا کہ سب بدمست ہو رہے ہین۔ تو اوسکو یہہ خبط ہوا کہ مین ایک دن بادشاہ ہونگا۔ وہ سوچا کہ ناصر الدین بغرا خان لکہنوتی مین ہے۔ کیقباد غافل اور بالکل بے خبر ہے۔ البتہ اگر ہے تو کیخسرو ہے اوسکا علاج کرنا چاہئے۔ اور اس کانٹے کو نکالنا چاہیئے۔ پہر سلطنت کا ہاتہہ آنا اور کیقباد کا کام تمام کرنا کیا بڑی بات ہی۔ اس منصوبہ کے پورا کرنے کے واسطے اوسنے کیقباد کو سمجہایا کہ کیخسرو برابر کا دعویدار سلطنت ہی۔ سلطان بلبن کے عہد کے ملوک اوسسے بہت سے سازش رکہتے ہین۔ اور یہہ جانتے ہین کہ سلطان کا ولی عہد وہ تہا۔ کسی روز اگر اونکو قابو مل گیا۔ تو حضور کو پہر یہہ تخت نصیب نہ ہوگا۔ اسلئے مصلحت یہہ ہے

کہ اوسکو ملتان سے بلوائے - اور راہ ہی مین اوسکا کام تمام کیجئے - سلطان کیقباد سے شراب کی نشہ مین کیخسرو کے بلانے کا پیغام بھجوایا - اور قاتلون کو بھی تجویز کرکے اونکے نام حکم بھجوا دیا - ان عزرائیلون نے کیخسرو کی جان رہتک ہی مین نکال لی - اب دربار مین جن جن امیرون اور سردارون سے وزیر کو کھٹکا تھا - اونپر سازش کی تہمت لگاکر کسیکو دریاء جمن مین غرق کرا دیا - کسیکو قید کرکے دور بھجوایا - مغل جو اس وقت تین بادشاہی ملازم تھے - اور بادشاہ کے ندیم اور انیس تھے اونپر بھی لڑنے والے مغلون کے ساتھہ سازش کا الزام دیکر ایک مجلس مین زہر دلواکر کام تمام کرایا - جب یہہ حال اس وزیر کا دیکھا تو اور امیر بھی تھرّا گئے - یہہ سب حرکات وزیر کی اوسکے خسر ملک قوام الدین کوتوال کو پسند نہ تھین وہ ہمیشہ اوسکو سمجھاتا رہتا - مگر وہ سنتا کب تھا +

بغراخان اور کیقباد کی ملاقات

جب امیر یہان سے بھاگ بھاگ کر بغراخان پاس پہنچے - اور سب حال بیان کیا - تو باپ نے بیٹے کو خطوط نصیحت آمیز لکھے - اور اشارے کنایون مین سمجھایا کہ ہوش مین آؤ - مگر جب وہ نہ سمجھا تو ناچار حفظ خاندان اور سلطنت کی لئے فوج لیکر آیا - نظام الدین مکار نے لڑائی کے سامان کئے - اور بادشاہ کو آگے رکھکر مقابلہ کو روانہ ہوا کہا گرد کے ایک طرف باپ کا لشکر اور دوسری طرف بیٹے کا لشکر پڑا - پرانے نمک حلال ادہر اودہر دوڑے پھرتے تھے - وزیر نے بادشاہ کو خوب پٹیان پڑھا رکھی تھین کہ سلطنت کی مقابلہ مین پدری اور فرزندی کا کیا ذکر ہے - تلوار جسے چاہی دلادے - مگر باپ کی محبت کا آگے اس وزیر کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی - باپ کا دل نہ رہ سکا -

اور خون نے جوش کہایا - چوتہی روز یہہ خط لکہا کہ بیٹا مین فقط تمہارے دیدار کا
مشتاق ہون - کچہہ سلطنت اور تاجداری کا دعویدار نہین ہون - اب دل کو
فراق کی تاب نہین - خدا کیواسطے مجہپر رحم کر و صورت دکہادو - یوسف کیطرح یعقوب کی
آنکہون کو روشن کرو - مین تمہارے دربار سلطنت اور بزم عیش و طرب مین خلل انداز
نہ ہونگا - یہہ خط باپ کا پڑہ کر کیقباد بہی چشم پر آب ہوا - اور کہڑا ہوگیا - اور
ارادہ کیا کہ باپ سی جاکر جریدہ مل آؤن - مگر یہہ ارادہ سمین نظام الدین نے یہہ غنہ ڈالا
اور بولا - کہ آپ بادشاہ ہین - داب بادشاہی مانع ہے کہ آپ باپ سے ملنے جائین -
بلکہ مناسب یہہ ہے کہ بیٹا تخت سلطنت پر جلوس کرے - اور باپ آکر باادب مجرا کرے
- اسمین پیچ یہہ تہا کہ باپ بیٹون کی ملاقات صاف دل کے ساتہہ نہ ہو - اب آداب
دربار ایسی مقرر کی کہ اونکے بجالانے مین بغرا خان کو ایک طرح کی ذلت اوٹہانی
پڑے - اوس نے ان سب باتون کو قبول کیا - اور دربار مین آیا - چوبدار نے آواز دی
بغرا خان نگاہ و برو جہان پناہ سلامت - دوسرا چوبدار پکارا کہ لکہنوتی کے
گنہگار کو امان امان - مگر یہہ ناخلف بادشاہ اپنے باپ کو تین دفعہ قدمبوس
اور مجرا کرتے ہوئے دیکہا کیا - اور تخت پر بت کی طرح بیٹہا رہا - اس حرکت
ناشائستہ کو دیکہکر باپ پہوٹ پہوٹ کر رونے لگا - رونا اپنا اثر کر گیا - یہہ دیکہتے
ہی بیٹا تخت سی اوترا اور دوڑکر باپ کے پانون مین گر پڑا - اوسنے سر اوٹہاکر گلے
لگایا - دونو گلے ملکر دیر تک رویا کئے - اس حال کو دیکہہ کر اور اہل دربار جنکے
دل پتہرون سے بہرے ہوئے تہے زار زار رونے لگے - بعد اسکے باپ کا ہاتہہ پکڑ کر
کیقباد نے تخت پر بٹہایا - آپ دست بستہ سر جہکا کر کہڑا ہوا - پہر باپ نے اوسکو

تخت پر بٹھالیا۔ اور آپ باادب سامنے بیٹھا۔ غرض ان دونوں مین ایسی ملاقاتین ہوئین کہ لڑائی بھڑائی کا ذکر نہ رہا۔ باپ نے بیٹے کو بہت سی نصیحتین کین۔ اور کہا کہ مین نے اس بڑہاپے مین اتنا سفرِ دور دراز کا اسلئے اختیار کیا ہے کہ تجھکو خوابِ غفلت سی بیدار کرون۔ تجھکو اپنی ذرا خبر نہین۔ اپنے چہرہ کو دیکھہ کہ کیا سرخ سفید تہا۔ اب کیا ہلدی کا رنگ ہو رہا ہے۔ جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ خاندان بلبن مین صرف چار آدمی تہے۔ بڑا بہائی میرا بادشاہ کے روبرو شہید ہوا۔ کیخسرو کہ وہ ہم سب مین زیادہ لائق اور تیرا قوت بازو تہا۔ اوسکو تونے یون مروا ڈالا۔ مین خود چراغ سحری ہون۔ تیرا یہہ حال ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ہمارے خاندان کا چراغ گل ہوگیا۔ اور دلی کی سلطنت ہاتہہ سے گئی۔ اپنے حال پر تجھے رحم نہ آیا۔ تو اپنے خاندان پر تو رحم آیا ہوتا۔ مجھے بڑا تعجب ہے کہ ابتک تو زندہ کیونکر ہے اور کیونکر تیری سلطنت قائم ہے۔ جن آدمیون کو برسون کی محنت اور جانکاہی سے سلطان بلبن نے بنایا۔ اون سبکو تونے بگاڑ دیا۔ کان مین یہہ بہی کہدیا کہ نظام الدین کا کام تمام کر۔ آستین مین سانپ پال۔ وہ جب قابو پائیگا۔ ایسا ڈنک ماریگا کہ پہر تو پانی نہ مانگے گا+

کیقباد کی وفات

غرض بعد اسکے وہ بیٹے اور سلطنت دہلی کو تقدیر کے حوالہ کر کے بنگالہ روانہ ہوا۔ اس ناخلف فرزند نے کچھہ دنون تو باپ کی نصیحت پر عمل کیا۔ مگر پہر یارون نے پریون کو بنا بنا کر دکہایا۔ اور پہر اوس عاشق مزاج کو دامِ عیش و عشرت مین پہنسایا۔ پہر وہی گلشن تہے وہی جشن تہے۔ اب اس عشقبازی و رمی خواری نے

یہہ نوبت پہنچائی کہ لقوہ فالج مین مبتلا ہوا - ہاتہہ پانون رہ گئے - زندہ مردہ سے بدتر ہوگیا - جب آنکہین خواب غفلت سے کہلین تو اپنے تئین کسی قابل نہ پایا - اپنے وزیر سے پیچھا چہٹانے کے لئے وہی چال چلا جو وزیر نے سکہائی تہی - یعنے دغا سے اوسکو زہر دیکر مارا - ملک جلال الدین فیروز خلجی بیلنے کا نائب ناظم وزیر مقرر ہوا - مگر نظام الدین کے مارے جانے سے جو نظام اور رعب داب عزب ملک مین بیٹھہ رہا تہا - وہ بہی اب جاتا رہا - بادشاہ مین اب دم کچھہ باقی نہ تہا - دشمنون کو اچھا موقع ملا - وہ خوب کہل کہیلے +

سلطان غیاث الدین نے غلامون کی شان وشوکت کو پہیکا کر دیا تہا - اسلئے سلطنت کے لئے خاندان شاہی مین سے تو کوئی جھگڑنے والا باقی نہ تہا - ہندوستان کے مسلمانون مین تو ایسی قدرت نہ تہی کہ کوئی اونکا گروہ زبردست ہوتا - اور دعوی سلطنت کا کرتا - اسلئے سلطنت کے دعویدار تاتاری اور غور اور غزنین کی پرانی سلطنتونکے افسر تہے - غور غزنین کے سردارون مین خلجی اپنے سردار کی عقل اور ہوش کی سبب سے فضیلت رکہتے تہے - ہر سردار کے سر مین سروری کا سودا تہا - جب کیقباد قریب المرگ ہوا - تو ترکی سردارون نے اس نظر سے کہ سلطنت کسی اور خاندان مین نہ چلی جائے - کیقباد کے تین برس کے لڑکے کو تخت پر بٹہایا - اور سلطان شمس الدین کا خطاب دیا - ترکی سردار اوسکے طرفدار - اور خلجی اوسکے مخالف - مگر چند روز مین خلجیون کو غلبہ ہوا - اور ملک جلال الدین تاج وتخت کا مالک ہوا - جن امیرون کو مگینا کیقباد نے قید کیا - جب وہ قیدخانے سے چہوٹے تو چہوٹتے ہی محل مین گہسے - وہان کیقباد کو مردہ سے بدتر لحاف توشک مین لپٹا ہوا دیکہا - وہان اور مردہ پر سوودہ

ان امیرون نے لگائے - لات گھونسون اور لاٹھیون سے اوسکو چور چور کر کے ایک کمبل مین لپیٹ جمنا مین پھینک دیا - قبر تک میسر نہ ہوئی - اب غوری بادشاہون کے غلامون کی سلطنت کا کیقباد پر خاتمہ ہوا - اور جلال الدین فیروز خلجی سے زمانہ خلجیون کا شروع ہوا +

فصل سوم

خاندان خلجی

سنہ ۱۲۹۰-۱۳۲۰

سلطان جلال الدین خلجی

خلجی ایک ترکون کی قوم ہے لیکن مدت سے وہ سیستان اور ہندوستان کے درمیان افغانون سے ایسی مل جل کر رہے کر وہ بھی افغانون مین شمار ہونے لگے - اگرچہ وہ افغانون کی نسبت زیادہ تربیت یافتہ تھے - اور ترکون سے بھی اختلاط رکھتے تھے + - چند روز کیقباد کا شیر خوار بچہ سلطان شمس الدین تخت پر بیٹھا اور جلال الدین نے نیابت سلطنت کا کام کیا - مگر پھر یہہ خود بوڑھا ستر برس کا تخت پر بیٹھا - اور اوس بچے کو قید خانہ مین رکھا - اور یہہ بھی بعض کہتے ہین کہ اس معصوم بچے کا خون گردن پر لیا - تاج شاہی سر پر رکھتے ہی اپنے قہر و غضب کو حلم و مروت سے بدل دیا - اور وہ رحم دلی اختیار کی کہ پانون تلے کی چیونٹی کے آزار کا روادار نہ تھا - دلی مین بڑے بڑے خاندانی قدیمی امیر موجود تھے - سو برس تک ترکون کی سلطنت دیکھ چکے تھے - اونکی نظر مین خلجی بے قدر تھے

اس بوڑھے خلجی کو تخت پر بیٹھا نہ دیکھہ سکتے تھے - دل ہی دل مین جلتے تھے - اور
اوسکی اطاعت کو ننگ و عار جانتے تھے - اس سبب سے پادشاہ کو اونکی طرف سے
اطمینان نہ تھا - دلی مین رہنا خطرہ سے خالی نہ جانتا تھا - کیلوگرہی مین اون
عمارتون کو - کہ کیقباد کے زمانہ مین ادہوری پڑی ہین پورا نبوایا - اور مستحکم
قلعہ اور اوسکے ساتھہ اور عمدہ عمدہ مکانات تیار کرائے - اور آس پاس ورامراء
خلجی آباد کرائے - غرض اوسکی توجہ سے یہہ نئی دلی ایسی آباد اور بارونق ہوگئی
کہ پرانی دلی اوسکے آگے گرد تھی - اب اس بادشاہ کی خوش اخلاقی کے سبب سے
پرانے امیر بھی کہ اوسپر تبرّا بھیجتے تھے - حاضر ہونے لگے - غرض سب طرح اطمینان ہوا
تو ایک دن بڑے تزک اور احتشام سے پرانی دلی مین آیا - جب دولتخانہ پر پہنچا -
دوگانہ شکر کا ادا کیا - تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوا - اور بآواز بلند یہہ ارشاد فرمایا
کہ مین اپنے خدا کا شکر کس زبان سے ادا کرون کہ اوسنے مجھے آج اوس تخت پر بٹھایا -
کہ جسکے سامنے مین نے برسون سر جھکایا - جو دوست میرے ہمراہ کے یا مجھسے بہتر تھے آج
وہ سب کمر بستہ بہرے روبرو کھڑے ہین - پھر یہان سے کوشک لعل مین کہ دیوان
خاص سلطان بلبن کا تھا گیا - وہان اپنے قدیمی دستور کے موافق گھوڑے سے اوترا -
احمد حبیب نے عرض کی کہ یہہ ایوان شاہی حضور کا ہے - گھوڑے سے اوترنا کیا ضرور ہے -
اوسپر بادشاہ نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ یہہ ہمارے ولی نعمت سلطان بلبن نے اپنے عہد خانی
مین ایسے بنوایا تھا - یہہ اوسکی اولاد کا حق ہے - ہمین میرا کیا ہے - احمد حبیب نے عرض کی
کہ ایسی باتین خلاف مصلحت ہین - اوسپر بادشاہ نے فرمایا کہ مین چند روز کی مصلحت کے
لیئے دائرہ اسلام سے خارج ہونا نہین چاہتا - غرض پاپیادہ محل کے اندر گیا -

جہان امیر وزیر بیٹہا کرتے تھے وہین بیٹہہ گیا - پہر اپنے مقربین کی طرف مخاطب ہوکر بولا
کہ اے تیمر گجن اور تیمر سرخہ کا خدا خانہ خراب کرے جنہون نے مجھے ناحق مارنا چاہا تہا - مجھے
جان کی خوف سے پادشاہ بنا پڑا - ورنہ مین کہان اور یہہ بادشاہی کہان - ساری عمر خانی
اور ملکی مین گذری - اب چار روز کی زندگی کی لئے یہہ سلطنت کا جنجال اور جہگڑا جو مین نے
اپنی گردن پر لیا ہے دیکہئے کیا میرا انجام کراتا ہے - سلطان بلبن جسکے وہ شان وشوکت تھی
اوسکے صحاب ورلاد کا یہہ حال ہوا - تو میری اولاد اور یارون کا کیا حال ہونا ہے - اگر
یہہ مان لیا جائے کہ جلال الدین نے کیقباد کے بیگناہ بچے کے خون سے ہاتہون کو لال کیا - تو یہہ ساری
تقریرین مکر اور فریب سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین - مگر ایسے رحم دل بادشاہ کی نسبت اس
سنگ دلی کا الزام خلاف عقل معلوم ہوتا ہے - غرض اس تقریر کو سنکر عاقل تجربہ کار روتے تھی
- اور نوجوان بے باک کھڑے ہنستے تھی - اور کہتے تھی کہ اس بڈہے کی عقل جاتی رہی ہے -
ضرور اوسکے ہاتہہ سے یہہ سلطنت نکل جائے گے - سیاست اور جہانداری کے لوازمات
سے مین مطلق اوسمین نہین - اوسی روز بادشاہ نی دلی مین چلا گیا - اور بڑا جشن کیا - اور اپنے
دونو بیٹون کی شادیان اپنی دونو بہتیجون علاء الدین اور الغ خان سے کردین - یہہ دونو بہتیجے اوسکے
بڑے لائق ورفائق تھے +

اس بادشاہ کی عمدہ صفت رحم دلی وراست بازی تہی - وہ بڑا سیدہا سادہ تہا - جس کسی
شخص کو اوسنے جاگیر دی کبہی اوسمین تغیر نکیا - جس کسی مقرب اور معزز نے جرم کیا - اوسکی
تذلیل نکی - اپنے قدیمی ملنے والون سے اس سلطنت پر بھی اوسیطرح ملتا تہا جسطرح پہلے ملتا تہا
اوسکی صحبت مین بڑے بڑے عالم اور صاحب ہنر حاضر رہتے تھی - اوسکی مجلس مین ہنسی اور
مذاق کی باتین اسطرح کی ہوا کرتی تہین کہ وہ مسلمانون کے دین اور مذہب کے خلاف ہوتی تہین

مگر انسانیت اور آدمیت کی حد سی متجاوز نہ ہوتی تھین +

جب بادشاہ کی رحم دلی نے حد سے تجاوز کیا تو امرا خلجی کہنے لگے کہ اگرچہ جلال الدین بڑا جوانمرد اور شجاع تہا۔ مگر اب بوڑہا ہو گیا۔ سوا شعر گوئی اور بذلہ سنجی اور چوسر گنجفہ کہیلنے کی کوئی کام اوس سے نہین ہوتا۔ مناسب یہ ہی کہ اوسکو معزول کیجئے۔ اور ملک تاج الدین کو اوسکی جگہہ تخت شاہی پر بٹہائیے۔ اس صلاح اور مشورہ کی واسطے ملک تاج الدین کی ہان یہہ امیر سب جمع ہوئے۔ اور شرابین خوب پین۔ اور نشہ مین خوب مست ہوئے۔ تو بادشاہ کو بہت گالیان دین۔ اور کہنے لگے کہ یہہ بڑہا سلطنت کی قابل نہین۔ اسکو چلکر قتل کیجئے۔ اور ایک اور بادشاہ بنائیے۔ ان سب تو نکا حال ایک شخص نے بادشاہ سی آنکر کہا۔ اوس پر بادشاہ لال پیلا ہوا۔ اور اوسیوقت سبکو پکڑ بلوایا۔ جب یہہ امیرزادے سامنی آئے۔ تو میان سے تلوار نکالکر اونکے سامنے ڈالدی۔ اور کہا کہ آؤ دیکہون کونسا جوانمرد ہے جو مجہے قتل کرتا ہے۔ بادشاہ کا چہرہ غصہ مین لال تہا۔ یہہ امیر سب کے سب سر جہکائے کہڑے تہے۔ منہ سی بات نہ نکلتی تھی۔ ملک نصرت جو اوس جلسہ مین سب سے زیادہ بدمست ہوا۔ وہ جرأت کرکے بولا۔ کہ ہم مست اپنی مستی مین جہک مارا کرتے ہین۔ اگر حضور کو ہم مار ڈالین۔ تو ایسا بادشاہ کہان سی لائینگے۔ جو ہماری پرورش اسطرح کری جیسا کہ باپ بیٹونکی کرتا ہے۔ اس بوڑہے رحمدل بادشاہ کو اس کہنے پر رحم آگیا۔ اور ایک پیالہ شراب کا ملک نصرت کو دیا اور کہا کہ تم اچہون سے سوا شرابنوشی اور لہو ولعب کے کیا ہوتا ہے۔ تم کہان اور تلوار کہان۔ اپنے اپنے علاقون پر جاؤ۔ قصور تمہارا معاف ہوا۔ راست بازی کی اوسکی حکایت مشہور ہی کہ اوسکو ایکدن بیٹہے بیٹہے یہہ خیال آیا کہ میرا نام خطبہ مین المجاہد فی سبیل اللہ پڑہا جاتا ہے۔ اس بات کو اپنی بی بی بادشاہ بیگم ملکہ جہان سے کہا کہ تم فضلا اور علما سے یہہ کہدو کہ وہ میرا نام خطبہ مین اسطرح پڑہا کریں

اتفاق سے اوسی دن اس بیگم پاس کسی تہنیت کی تقریب سے قاضی اور مولوی آئی تہے
اونسے اوسنے یہہ بات کہی - سبنے خوش ہوکر منظور کی - اور دربار مین بادشاہ سے
آنکر درخواست کی کہ ہمارا یہہ ارادہ ہی کہ خطبہ مین آپکا نام المجاہد فی سبیل اللہ پڑہا کرین
- مگر اوسپر بادشاہ نی سوچ کر یہہ فرمایا کہ مین کفار مین معلون سے لڑا ہون - اس
لڑائی سے اصل غرض یہہ تہی کہ مین اپنے آقا غیاث الدین بلبن کو خوش کرون -
کچہہ رضاء الہی منظور نہ تہی - اسلیئے المجاہد فی سبیل اللہ ہونے کے لائق نہین ہون
مولویون نے اپنی عادت کی موافق - تاویلین گہڑنی شروع کین اور اصرار کیا - مگر بادشاہ
نی ایک نہ سنی

ملک جہہو کی بغاوت

اب ایک اور موقع بادشاہ کو اپنی صفت ذاتی کی دکہانے کا پیش آیا - غیاث الدین بلبن کا
بہتیجا ملک جہجہو تہا - اوسکو بادشاہ نی کڑہ مانک پور جاگیر مین دیا تہا - وہ باغی ہوگیا - خاندان
بلبن کے رفیق اوسکے ساتہہ ہوگئے - ہندوؤن کی بڑی بہیر بہاڑ اوسکے ہمراہ ہوئی - بادشاہ
اس فساد کی مٹانے کی واسطے بداون تک خود گیا - اور آگے بادشاہ کا بڑا بیٹا ارکلی خان کہ
بڑا شجاع اور جوانمرد تہا گیا - اور اوسنے ملک جہجہو کو بڑی شکست دیدی - اور اوسکو
مع سرداروں کے گرفتار کرلیا - اور اونکی گردنون مین دوشاخے ڈالدئے - اور ہاتہہ پس پشت
باندہ دئے اور سب کو بادشاہ کی روبرو لائے - جسوقت یہہ قیدی ایسی مصیبت کی صورت مین
بادشاہ کی روبرو آئے - رومال بادشاہ نی آنکہون پر رکہہ لیا اور کہا خدا کی واسطے جلد ان قیدیون
کی مشکل آسان کرو - غرض اونکے دوشاخے اوتارے - اور ہاتہہ کہولے - اور غسلخانہ مین بہیجا
- اور کپڑے بدلوائے اور عطر لگوائی - اور دعوتین اونکی کین - اور اپنے برابر بٹہاکر کہانا
کہلایا - اور فرمایا کہ تم ملک جہجہو کی طرف ہوکر مجہسے لڑے - یہہ کام تمنے بڑی نمک حلالی کا کیا

مین اوس کام سے نہایت خوش ہوا - غرض جون جون خاطرداریان بادشاہ کرتا تہا - وون
وون وہ شرم کے مارے پسینے پسینے ہوئی جاتی تہے - سچ ہے شعر بدی را بدی سہل باشد جزا -
اگر مردی احسن الی من اسا - ملک چہجہو کو ملتان محافہ مین بٹہا کر روانہ کر دیا - اور وہان
اوسکی ایسی جاگیر مقرر کر دی کہ جسمین اوسکی ساری عمر آرام سے کٹی - بادشاہ کی ایسی حرکتون
سے خلجی بڑے تنگ ہوتے تہے - بادشاہ کے بہانجے نے کہا کہ اگر ان لوگون کو ہم پر فتح نصیب ہوتی
تو ہمارا نام تک یہان سے مٹا دیا ہوتا - اوسپر بادشاہ نے ارشاد کیا کہ اگر وہ ہم کو مٹاتے تو ہمارا خون
اپنی گردن پر لیتے - اونکا خون ہماری گردن پر نہ ہوتا - مین نے عمر بہر کسی مسلمان کو ناحق
نہین مارا - اب بہتر برس کی عمر ہوئی کو آئی کیون کسی کے خون مین اپنی ہاتہہ سان کر گردن پر
عذاب لون - دیکہو اپنے قاتلین کے سلطنت مین نے لے لی - اگر اوسکے رشتہ دارون اور ہوا خواہون
کو بہی قتل کرون - تو قیامت کے دن کیا خدا کو منہ دکہاؤن - غرض ایسی صوفیانہ باتین بناتین کہ
سب کی زبان بند ہو گئی - پاشاہ اب بداون سی دلی مین آیا - اور کڑہ مانک پور کی حکومت
اپنے بہتیجے علاء الدین کو سپرد کی -

بغاوتین

بادشاہی دو رکن ہین ایک مہر دوسرا قہر جب انمین سے ایک مین خلل پڑتا ہے تو سلطنت مین
زوال آتا ہے - غرض اس بادشاہ کی رحم دلی نے سلطنت کو ڈہیلا کر دیا - اور سلطنت کا ڈہیر بگڑنے لگا
جب بادشاہ کے کم آزاری کی چارونطرف خبرین پہنچین مال گزارون نے محصول بہیجنے سی انکار کیا
- اور خود مختاری کا دم بہرنے لگے - چورون اور ڈاکوون نے جدا سر اوٹہایا - چارونطرف
بغاوت برپا ہوئی - سنہ ۱۲۹۲ع ۶۹۱ھ مین مالوہ مین بڑی بغاوت ہوئی - بادشاہ اوسکے دبانے
کے واسطے خود گیا - اور فتحیاب ہوا - تہنبور کا قلعہ اس نظر سے نہین فتح کیا -

کہ اوسکے اندر ہزارون مسلمانون کا خون ہوتا - اور سیکڑون بچے یتیم اور عورتین بیوہ ہوتین - اوسکو یونہین چھوڑ دیا - سپہ احمد حبیب نے عرض کی کہ بادشاہون کو ان باتون سے خیال سے کیا کام ہے - اوسنے فرمایا کہ کیا مین یہہ نہین جانتا - لیکن اب مین قبر مین پیر لٹکائے بیٹھا ہون - فرعونی کام کرنیکو دل نہین چاہتا - چند روز کی خوشی کے لئے خدا کا گنہگار نہین بنتا - ۶۹۲ ھ مین مالوہ مین پھر بغاوت برپا ہوئی - اور مالوہ پر چڑہائی ہوئی مگر کامیابی نہ ہوئی +

مغلون کا حملہ

اب ایک بڑے زور شور سے مغلون نے پنجاب پر حملہ کیا - مگر جلال الدین نے اونکو بڑی مردانگی اور جوانمردی سے شکست دی - اور خود اونکا مقابلہ کیا - اور منہ اونکا پھیر دیا - اور صلح کرلی اور اونکی ٹوٹی ہوئی فوج کو بے مزاحمت جانے دیا - الغو خان چنگیز خان کا نواسہ چار ہزار مغلون کے ساتھ جنمین زن و مرد دونو تھے بادشاہ سے آملا - اور خود مسلمان ہوا - اور خود اپنے ہمراہیون کو مسلمان کیا - بادشاہ نے اپنی بیٹی کا بیاہ اوس سے کر دیا - اور یہہ غول مغلون کا دہلی کے ایک محلہ مین آباد ہوا - اور اوسکا نام مغلپورہ مشہور ہوا - اب ارکلی خان بادشاہ کا بیٹا ملتان اور لاہور کا حاکم ہوا +

علاء الدین

بادشاہ مین جو عیب ضعیفی اور پیری کا پیدا ہو گیا تھا - اوسکی مکافات علاء الدین کی لیاقت نے کر دی - بادشاہ نے اوسکو اپنے بچون کی طرح پالا تھا - وہ بڑا ہونہار اور لائق تھا - اوسمین وہ خیالات جلال الدین فیروز خلجی کے سے نہ تھے کہ جسسے سلطنت کے کام ناتمام پڑے رہین وہ یہہ سوچا کہ چچا بوڑھا ہے - اپنے اختیار مین نہین - ملکہ جہان اوسکی مختار ہے

جو وہ چاہتی ہے سو کرتی ہے - اسلئے یہہ بہتر ہے کہ کہین ایسے دور دراز چلے جائیے کہ وہان اس ملکہ جہان کا ہاتہہ نہ پہنچ سکے - یہہ سوچ سمجہہ چچا جان سے بندیل کہنڈ مین چندیری اور شرقی مالوہ کی بغاوت دبانے کے لئیے اجازت حاصل کی - اور وہان کے سب فساد کو مٹایا - علاوہ اسکے جو راجاؤن کے متوسلین پاس قلعے تہے اونکو بہی اپنے قبضہ تصرف مین لایا - اور غنیمت بہی بہت کچہہ ہاتہہ لگی - بادشاہ اس کارگزاری سے بہت خوش ہوا - اور ملک اودہ کی بہی حکومت اوسکے حوالہ کی - اگرچہ اسمین ملکہ جہان رخنہ انداز ہوئی - اور علاء الدین کی بلند ہمتی اور والا فطرتی سے وسوسے دلمین ڈالنے کے لئیے کوشش کی - مگر بادشاہ کا دل وسوسے پاک رہا +

علاء الدین کی مہم دکن پر

اب علاء الدین نے بہت سی فوج جمع کی - اور امرا بلبن جو آوارہ پہرتے تہے - اونکو بہی اکہٹا کیا - اس فوج کثیر کے جمع کرنے کی کچہہ ممانعت بادشاہ نے نہ کی - اب اس فوج جرار سے پہلا کام یہہ لیا کہ اومین آٹہہ سات ہزار چیدہ سوار لئیے - کڑہ مانک پور اور برار کے درمیان جو جنگل ہین اونکو طے کیا - جو راجہ سر راہ اسکے آ دو چار ہوئے - اونسے کچہہ نہ بولا - سیدہا چلا گیا اور اپنے ارادہ سے کسی کو آگاہ نکیا - مشہور یہہ کر رکہا تہا کہ چچا سے خفا ہو کر ملک تلنگانہ کے راجہ مندری کی ملازمت کے لئیے جاتا ہون دو مہینہ بعد ایلچ پور مین پہنچا - وہان سے مغرب کی جانب متوجہ ہوا - بطور ایلغار کے یعنے دو دو تین تین دن کے سفر کو ایک دن مین طے کرتا ہوا دیوگڈہ مین پہنچا - یہہ دیوگڈہ اب دولت گڈہ کے نام سے مشہور ہے - رام دیو اوسکا راجہ تہا - اوسی کو مسلمان سارے دکن کا راجہ سمجہتے تہے - مگر حقیقت مین وہ مرہٹون کے ملک کا راجہ تہا +

اکثر ہندو راجا ویسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اسلئے مسلمان جب دفعتاً جا پڑتے تو اون کو لڑائی کے لئے تیار نہ پاتے۔ اونکے ہان یہہ دستور تہا کہ لڑائی کا سامان بہت دیر مین تیار ہوتا۔ غرض سوقت راجہ رام دیو دفعتاً علاء الدین سے لڑنے کا سامان تیار نہ کر سکا۔ اس حملہ کا اوسکو تصور بہی نتہا۔ فوج بہی اوسکے پاس نتہی۔ رانی اور بیٹے اوسکے تیرتہہ جاترا کو گئی ہوئے تہے۔ جب علاء الدین شہر کے قریب پہنچا۔ تو راجہ نے دو تین ہزار آدمی جمع کر کے اوسنے مقابلہ کیا مگر شکست کہائی۔ راجہ شہر کے قریب ایک پہاڑ پر قلعہ کی اندر بہاگ گیا۔ شہر بے مقابلہ فتح ہو گیا وہان خوب مسلمانون نے دل کہول کر لوٹ کہسوٹ کی۔ تاجرون کو بہی سخت تکلیف مال بتانے کے واسطے دی گئی۔ یہہ وحشیانہ حرکت مسلمانون نے اول ہی دفعہ یہان کی۔ ورنہ یہہ دستور تہا کہ تاجرون سے کسی طرح کا مواخذہ نہ کیا جاتا تہا۔ منجملہ اسباب غنیمت کے چالیس ہاتہی اور کئی ہزار گہوڑے خاصے کی راجہ کی سواری کے ہاتہہ لگے۔ پہر قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اور یہہ خبر اوڑا دی کہ پیچہے فوج شاہی آتی ہے۔ یہہ سپاہ اوسکا ایک حصہ ہے۔ دشمن کو اوس سپاہ جرار کے سامنے کہڑا رہنا مشکل ہوگا۔ راجہ نے اس خبر کو صحیح جانا۔ اور سمجہا کہ مسلمانون نے یہہ حملہ سوچ سمجہہ ہی کے کیا ہوگا ضرور پیچہے فوج اور ہوگی۔ اسلئے بہتر ہی کہ اوس فوج کے آنے تک علاء الدین سے صلح کر لیجے۔ رام دیو نے چند ایلچی علاء الدین کے پاس بہیجے۔ اور یہہ پیغام کہلا بہیجا کہ تمہارا یہان آنا مصلحت سے خالی تہا۔ شہر جو تم نے فتح کر لیا۔ اوسکا سبب یہہ تہا کہ اتفاق سے لشکر شہر مین نہ تہا۔ اپر تمکو غرور نہ کرنا چاہیئے۔ بڑے بڑے راجہ یہان موجود ہین۔ جنسے تمکو لڑنا دشوار ہوگا۔ بہتر یہہ ہے کہ راجاؤن اور سپاہ کے جمع ہونیسے پہلے چلے جاؤ۔ اور جن سوداگرون کو گرفتار کیا ہے چہوڑ دو علاء الدین نے صلح قبول کر لی۔ اور پچاس من سونا اور کئی من موتی اور بعض اور نفیس چیزین لیکر اقرار کیا کہ مین پندرہوین روز قیدیون کو چہوڑ دونگا۔ اور یہان سے چلا جاؤن گا۔

جب اس لڑائی کی خبر رام دیو کے بڑے بیٹے کو پہنچی - تو وہ لشکر لیکر علاء الدین سے لڑنے کو آموجود ہوا - رام دیو نے اپنے بیٹے کو کہلا بھیجا کہ جو کچھہ ہونا تہا وہ ہو چکا - اوسے کچھہ آسیب ہمکو نہین پہنچا - رعایا کا جو نقصان ہوا ہے اوسکا عوض کیا جائگا - لڑنا مصلحت نہین - یہہ ترک عجب لوگ ہین - مگر بیٹے نے باپ کی نصیحت نہ مانی - اور اپنے لشکر بہت او مسلمانون کی سپاہ کو تہوڑا دیکہکر لڑائی پر آمادہ ہوا - علاء الدین کو ایلچی کے ہاتہہ یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو - تو جو کچھہ مال اسباب لیا ہے اوسکو واپس کرو - اور اپنے گہر کی راہ لو - اسپر علاء الدین بڑا غصے ہوا - اور ایلچیونکا منہ کالا کرکے تمام شہر مین پہرایا - اور ملک نصرت کو ایک ہزار سوار دیکر قلعہ کا محاصرہ سپرد کیا - اور آپ لشکر لیکر رام دیو کے بیٹے سے لڑنا شروع کیا قریب تہا کہ مسلمانون کے پیراو کہڑ جاتے - مگر ملک نصرت نے محاصرہ کو بغیر حکم کے چہوڑ دیا - اور علاء الدین کے لشکر سے آملا - دکہنیون نے یہہ جانا کہ یہہ فوج شاہی ہے جس کے آنیکی دہوم ہو رہی تہی - غرض اس حملہ مین دل چہوٹ گئی - اور میدان معرکہ سے بہاگ گئے - علاء الدین کو فتح نصیب ہوئی - پہر قلعہ کا محاصرہ کیا - اور راجہ سے بڑا مطالبہ کیا - پہلے قلعہ کے نیچے کچھہ بنجارے آنکر پڑے تہے - اونکی سب بورے چہین کر قلعہ کے اندر رکہہ لئے تہے - اور یہہ سمجھے تہے کہ وہ اناج کے بورے ہین - مگر جب اوسکو کہولکر دیکہا تو وہ نمک کے بورے نکلے - اب قلعہ مین غلہ نرہا - ناچار راجہ کو اطاعت قبول کرنی پڑی - اگر تقدیر سے یہہ بات بورون کی نہ کہلتی تو بہت دنون تک لڑائی جاری رہتی - اسلئے کہ آس پاس کے راجاؤن سے کمک کی بڑی امید تہی - اب راجہ نے بڑی منت اور سماجت کرکے ان شرائط پر علاء الدین سے صلح کر لی کہ ایلچپور مع اوسکے پرگنات حوالہ کیا - اور بہت سا مال و زر خزانہ نقد دیا - علاء الدین خاندیس مین سے ہوتا ہوا مالوہ چلا گیا +

دنیا مین لطائف غیبی ہزارون ہین۔ منجملہ اونکے علاء الدین کا یہہ کام تہا ۔ کڑہ مانک پور سے دیوگڈہ تک سات سو میل کا سفر اور پہر اس سفر کا بڑا حصہ بندہیاچل کے پہاڑون اور جنگلون مین جسسے کہ ہندوستان خاص اور دکہن علیحدہ ہوتا ہے ۔ پہر رستونکی تنگی۔ ذخیرون کی کم یابی۔ پہاڑیون کی تیر افشانی ۔ پہر اسقدر کم سپاہ ۔ دکہن جیسے ملک وسیع پر حملہ۔ پہر وہان یہہ خدا کا سامان کہ شہر لشکر سے خالی ملے۔ غلہ کے بورے جنہیں دشمن سمجہے تہے وہ نمک کی بورے نکلے۔ بڑے بڑے راجہ لڑنے کے لئے تیار نہون ۔ پہر وہان سے یہہ ملک اور دولت ہاتہہ لگے جو کسی پہلے بادشاہ دہلی کو نہ ملے تہے ۔ پہر اس غنیمت سمیت صحیح سالم اپنے ملک کو پہر آنا۔ ان سب کامون مین جو تائید غیبی علاء الدین کو ہوئی وہ کم تر کسی بادشاہ کو ہوا کرتی ہے ۔ اس مہم نے علاء الدین کا نام جوانمردی اور مردانگی مین روشن کر دیا۔ فقط ساری اس مہم مین یہہ کام اپنی شان کے خلاف کیا کہ راہ مین اوسنے یہہ مشہور کیا کہ مین چچا سے خفا ہو کر راجہ مندری کی نوکری کرو اسطے جاتا ہون ۔ اسسے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اہل اپنے مذہب مین ایسے سست ہو گئے تہے کہ لڑائیون کے لئے ایسے جہوٹے بہانے کیا کرتے تہے +

جلال الدین کی وفات

علاء الدین نے اس مہم کی اجازت جلال الدین سے نہین حاصل کی تہی ۔ وہ اس لڑائی مین مصروف تہا چچا متردد تہا کہ بہتیجا معلوم نہین کہان چلا گیا۔ کبہی کبہی کڑہ مین جو نائب علاء الدین اپنا کر گیا تہا وہ عرائض بہیجا کرتا تہا کہ علاء الدین چندیری مین لڑ رہا ہے ۔ اسسے بادشاہ کی تسکین ہو جاتی تہی ۔ جلال الدین گوالیار مین شکار کہیل رہا تہا۔ کہ یہہ مشہور ہوا کہ علاء الدین نے دیوگڈہ فتح کر لیا ۔ اور اسقدر مال اور دولت اور اسباب سلطنت حاصل ہوا ہے کہ کسی بادشاہ دہلی کو نصیب ہوا تہا ۔ اولاب وہ کڑہ مین آتا ہے ۔ اس خبر کو سنکر بادشاہ پہولا نہ سماتا تہا ۔ اوسکی فتح اور نصرت کو اپنی رفعت اور دولت سمجہتا تہا

مگر جو صلاح اندیش اور خیر خواہ بادشاہ کی تہے وہ خوب جانتے تہے کہ علاء الدین کا دل بادشاہ سے پہر ہوا ہے
اوسنے یہہ کارنمایان بغیر بادشاہ کی اجازت کی کیا ہے - اور وہ ملکہ جہان سے دلی رنجش رکہتا ہی
مگر بادشاہ کی لحاظ سے کوئی دم نہ مارتا تہا - ایک روز بادشاہ نے سب ہی صلاح اندیش ایک خلوت
مین جمع کئے - اور فرمایا کہ علاء الدین اسقدر غنیمت کے ساتہہ دیوگڈہ سے آیا ہے - اب مین کیا کرون
- یہین ٹہرون یا اوسکے استقبال کے لئے چلون - ملک احمد حبیب جو نہایت سلیم الطبع تہا بولا کہ مال
اور جمعیت کی کثرت سرکشی اور بغاوت کا سبب ہوتی ہی - کڑہ کے تمام مفسد اور متفنی جنہون نے
ملک چہجو کو تباہ کیا تہا - اوسکے ساتہہ ہین - حضور کے حکم بغیر اوسکو دیوگڈہ مین لیگئے - معلوم نہین
کہ علاء الدین کے دل مین کیا ہے مصلحت یہہ ہے کہ چندیری مین جو اوسکی اثناء راہ مین واقع ہوتی ہے
خیمے ڈیرے ڈالدیجے - علاء الدین کی فوج کوہ و دشت کی مصیبتین و آفتین اوٹہائے چلی آتی ہے
غنیمت کے مال سے لدی ہوئی ہی - اپنے گہر جانیکی مشتاق ہوگی - ہاتہی اور بہت سے باربرداری
ساتہہ ہی - اوسکے سبب پہاڑ و مین زیادہ نہ ٹہر سکیگی - ایسی حالت مین جب حضور کا لشکر قریب
ہوگا تو وہ ہرگز ارادہ جنگ کا نہ کریگی - جو کچہہ مال اسباب غنیمت مین علاء الدین کے ہاتہہ آیا ہے - وہ
سب حضور کے سامنے لاکر علاء الدین رکہہ دیگا - پہر حضور کو اختیار ہے کہ باقی اور نقد کہ اسباب سلطنت
ہین خزانہ شاہی مین داخل کیجئے گا - اور باقی سارا اسباب اوسکے حوالہ کیجئے گا - اور جو کڑہ کے
فتنہ انگیز اوسکے ساتہہ ہین انکو علاقون پر بہیجدیجے گا - اور علاء الدین کا دل بہت سا ملک دیکر
خوش کردیجئے گا - اور اوسکو کڑہ مین بہیجدیجئے گا یا دلی ساتہہ لیکے چلئے گا - حضور سے آجتک کسی نے
مارے خوف کی یہہ بات نہ کہی کہ ملکہ جہان اور علاء الدین مین دلی رنجش ہے - وہ یہہ چاہتا ہی کہ کسی
دور دراز فاصلہ پر ملک کو لے لیجئے اور دہلی مین پہر منہہ نہ دکہائے - حضور کو معلوم ہے کہ خاطر آزردہ
ملازم دشمن کی برابر ہوتا ہے - اگر آپ میری عرض قبول نہ کرینگے - اور دہلی چلین گے -

اور علاء الدین کڑہ مین آپہنچے گا - تو آپ کا اور آپکے خاندان کا زوال آجائیگا - یہہ سنکر بادشاہ نے
ملک فخر الدین کوچی کی طرف دیکہا - اگرچہ وہ جانتا تہا کہ ملک احمد حبیب کی راے صواب پر ہے -
مگر بادشاہ کی مرضی علاء الدین کی طرف دیکہہ کر ویسی باتین کرنے لگا - غرض بعد اس گفتگو کے
بادشاہ نے کہا کہ ملک حبیب تم ہمیشہ علاء الدین کے باب مین بدگمانی کی باتین کیا کرتے ہو - مین نے
اوسکو گود مین پالا ہے - مجہے تو یقین ہے کہ میرے بیٹے مجہسے پہر جائین - مگر علاء الدین نہ پہریگا
- ملک حبیب یہہ سنکر مجلس سے اوٹہہ گیا - مگر تاسف سے ہاتہہ مل مل کر یہہ کہتا تہا کہ یہہ بڈہا بیہودہ
اپنی دولت اور سلطنت پر آپ لات مارتا ہے - معلوم نہین اسکا انجام کیا ہوگا - غرض بادشاہ
دہلی مین چلا آیا - کہ اتنے مین عرضی علاء الدین کی کڑہ سے پہنچی کہ جو کچہہ مال اسباب لکہن سے لایا ہون
حضور کی نذر ہے - مگر اس سبب سے کہ مدت سے حضور کی حضوری سے غائب ہون - کوئی عریضہ بہی
نہین بہیجا - اسلئے خائف ہون - اور جو میرے شریک اس کام مین ہین - وہ بہی حضور سے ڈرتے ہین
- اب ایک فرمان میرا اور میرے نمک خوارونکی عفو تقصیر کا بہیجدیجے - تاکہ مین حضور کی خدمت مین مع
مال و اسباب کے حاضر ہون - غرض اس عریضہ نے بادشاہ کو بڑا دہوکہ دیا - اور اوسکو علاء الدین کے
اخلاص و محبت پر یقین واثق ہوگیا - یہان عرضی بہیجی وہان یہہ حکمت کی کہ تمام مال اسباب
کشتیون مین لادا - اور دریاے گہاگرہ مین کشتیونکو ڈالدیا - اور اس مین منصوبہ یہہ تہا کہ اگر بادشاہ
کڑہ مین آئے تو وہ لکہنوتی مین چلا جائے - اور وہان سے لڑائی شروع کرے - مگر اس سادہ لوح
بڈہے نے اوس عریضہ کے جواب مین کمال دلجوئی اور عنایت او شفقت کی باتین لکہین - اور
دو آدمیون کے ساتہہ علاء الدین کے پاس کڑہ مین یہہ جواب بہیجدیا - جب یہہ پیغام بر کڑہ مین آئے
- تو بادشاہ سے سب کو پہرا ہوا دیکہا - مگر علاء الدین نے ان دونو آدمیون کو ایسا نظر بند رکہا
کہ یہان کی کوئی بری بہلی حقیقت بادشاہ کو نہ لکہہ سکے - اس اثنا مین الماس بیگ کہ

بڑا بہائی علاء الدین کا اور پادشاہ کا داماد تہا۔ زور زار نالے پادشاہ کے روبرو کرتا۔ اور جب
فرصت پاتا تو پادشاہ سی عرض کرتا کہ حضور کی نامہربانی میری بہائی کے حال پر بہت مشہور
ہوگئی ہے۔ مجہے خوف ہی کہ حیا اور شرم کے ماری میرا بہائی اپنے تئین مار نہ ڈالے۔ مین نے سنا ہے
کہ اوسکے رومال مین زہر ہمیشہ بندہا رہتا ہے۔ اوسکو بڑا خیال اس بات کا ہے کہ دیوگڈہ کو
بے اجازت چلا گیا۔ وہان سے کوئی خط بہی نہین بہیجا۔ اسکو اپنی بڑی خطا سمجہتا ہے۔ اسی
عرصہ مین علاء الدین کا خط الماس بیگ کے پاس آیا۔ مضمون اوسکا یہہ تہا کہ پادشاہ میرا
باپ میرا چچا میرا مالک و میرا مربی ہے اوسکی رنجش نے میری زندگانی تلخ کردی ہے۔ اگر
تجہکو یقین ہے کہ واقعی پادشاہ نی میری خون کا ارادہ کیا ہے تو مجہے مطلع کر۔ کہ مین زہر کہاکر
مرجاؤن۔ یا کسی طرف کو نکل جاؤن یا ڈوب مرون۔ اور خفیہ ایک پرچہ بہائی کو لکہہ بہیجا
کہ یہہ خط پادشاہ کو کسی ڈہب سے دکہانا۔ اور ایسی تدبیر کرنا کہ وہ مال و دولت کے لالچ سے بے
لشکر جریدہ کڑہ مین چلا آئے۔ اگر یہہ ہوگیا تو سب کام بن گیا۔ الماس بیگ بہی اپنے بہائی
سے کم فطرتی نہ تہا۔ اس دغا کے کام پر ہزار طرح کے رنگ چڑہائے۔ پادشاہ کے سامنی زار
زار روتا ہوا آیا۔ اور خط کو سامنے رکہہ دیا۔ اور عرض کی کہ اگر حضور خود جریدہ چلکر قبل اسے
کہ میرا بہائی اپنے تئین ہلاک کرے۔ یا کہین چلا جائے دیکہہ لین۔ تو پہلے احسانون پر ایک احسان
اور حقوق سابق پر ایک درحق ثابت ہوگا۔ اس تمام مکاری کے کام کو جلال الدین نے اپنی
سادہ لوحی سے سچ جانا۔ اور کسی سے پوچہا نہ گچہا۔ الماس بیگ سے کہدیا کہ تو چلا جا اور
بہائی کو سمجہا۔ کہین وہ جان نہ کہو بیٹہے۔ مین بہی جریدہ آتا ہون۔ الماس بیگ کشتی مین سوار
ہو ساتوین روز کڑہ مین آپہنچا۔ اور سب حال سنایا۔ علاء الدین نے پادشاہی عنایت کا نقارہ
بجوایا۔ لکہنوتی جانیکا ارادہ ملتوی کیا۔ اب جلال الدین بڑہاپے مین حرص مجسم بن گیا تہا

کسی ناصح کی نصیحت نہ سنتا۔ اوسکو یہہ یقین تہا کہ اگر ملک علاءالدین لکہنوتی کو چلا گیا۔ پہر دکہن کی غنیمت کا ہاتہہ لگنا مشکل ہوگا۔ غرض اس طمع مین ایک ہزار سوار نکے ساتہہ کشتی مین بیٹہہ کرکڑہ کو روانہ ہوا۔ اور ملک احمد حبیب کو یہ حکم ہوا کہ خشکی کی راہ سے لشکر لے چلے۔ اسطرح بادشاہ کڑہ مانک پور مین پہنچا۔ اور دریاے گنگ سی تن تنہا اوترا۔ علاءالدین اوسکے قدمو نپر گرا۔ بادشاہ نے اوسکے گالو نپر ملکے سی دو طمانچہ مارے۔ اور ڈاڑہی پکڑ کر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ کیون یہہ بے وفائی۔ ای احمق تو ڈرتا ہے کہ مین تجہی مار ڈالونگا۔ بہلا اس محنت سی مینے تجہے پالا۔ اپنی بچو نسے زیادہ چاہا۔ تیری بچپن کی بو آجتک میرے کپڑو نسے نہین گئی۔ کیونکر مین تیرے حق مین برا چاہونگا یہہ کہکر ملک علاءالدین کا ہاتہہ پکڑ کر کشتی طرف چلا۔ علاءالدین نے قاتلو نکی طرف ارشارہ کیا محمود ولد سالم کہ سمانہ کے اجلافون مین سی تہا۔ اوسنے ایک تلوار کا ہاتہہ بادشاہ پر مارا۔ اوسوقت بادشاہ چلایا کہ ای کم بخت علاءالدین تو نے کیا کام کیا۔ پہر اختیار الدین نے اوسکا سر کاٹا۔ اور علاءالدین کے روبرو لایا۔ یہہ حادثہ سترہوین رمضان ۶۹۵؁ ہجری مین مطابق ۱۹ جولائی ۱۲۹۵؁ع مین واقع ہوا۔ اب یہہ سر نیزہ کی انی پر چڑہایا گیا۔ اور شہر اور لشکر مین دکہایا گیا۔ پہر اودہ مین بہجوایا گیا۔ اب ان نمک حرامون کے نمک حرامی کا سرانجام تاریخ فرشتہ اور تاریخ فیروز شاہی بڑ بڑے مزے لے لیکر لکہا ہے کہ محمود بن سالم کو دوسرے ہی دن جذام ہوگیا۔ اور ایسا جسم بگڑا کہ سارا بدن بوٹی بوٹی ہوکر گر پڑا۔ اختیار الدین پاگل ہوگیا۔ چند روز کوچہ و بازار مین خاک اوڑاتا پہرا۔ اور پہر مرگیا۔ تادم واپسین یہی چلایا کیا کہ سلطان جلال الدین تلوار کہیچے ہوئے مجہپر چلا آتا ہے۔ غرض لوگ اس کام مین شریک تہی تین برس کے اندر صفاً صفاً ہوگئے۔ علاءالدین کے عہد ہی مین کسی کا نام باقی نہ رہا۔ مگر تعجب یہہ ہی کہ علاءالدین جو اصل بانی مبانی محسن کشی کا تہا اوسکا بال بیکا نہ ہوا۔ وہ ہمیشہ فیروزمند اور اقبال آور رہا۔ غرض اوپر کے دونو مورخو نکا

یہہ خیال درست نہین ہی کہ جو نمک حرامی کرے وہ اوسکا پاداش بہی ضرور پائے - جلال الدین نے
سات برس اور کئی مہینہ سلطنت کی اور ستر برس کی عمر مین انتقال کیا +

سید مولہ

ایک عجیب و غریب واقعہ اس بادشاہ کی عہد مین سید مولہ کا قتل ہے - وہ جلال الدین فیروز کے رحم دلی
کے بہی خلاف ہی - اوسی الشیا والونکا بہولاپن ہی ایسے زمانہ مین کہ مسلمان توہمات باطلہ مین
مبتلا نہ ہوئے تہی معلوم ہوتا ہے - سید مولہ ایک فقیر جہاندیدہ اور گرم سرد روزگار چشیدہ ارگنج کا
رہنے والا تہا - وہ یہان ہندوستان مین آیا - اور اجودہن یعنی پٹن مین حضرت فرید شکر گنج کی
صحبت سے فیض یاب ہوا - اور پہر دہلی کی سیر کا ارادہ کیا - اوسپر حضرت فرید شکر گنج نے فرمایا کہ
اب تم دہلی جاتے ہو - اور وہان اپنا دستر خوان بچہانا چاہتے ہو - ایک میری نصیحت ہمیشہ
یاد رکہو کہ وہان امرا اور اہل دربار سے ہرگز نہ ملنا - ان لوگونکی ملاقات مین فقرا کے لئے جان کا
خطرہ ہے - غرض وہ دہلی مین وارد ہوا - ایک عظیم الشان خانقاہ بنوائی - اوسمین مسافر اور
فقرا اور درویش رہتے - اور نہایت پر تکلف کہانا دونو وقت سید مولہ کے دستر خوان پر کہاتے
- یہہ کہانیکا تکلف اورونکے واسطے تہا - مگر وہ خود فقط چانول کہاتے - ایک چادر اوڑہتے
کوئی لونڈی غلام نہ رکہتے - اگرچہ جماعت کی نماز نہ پڑہتے - مگر گہر مین تنہا نماز کبہی قضا
بہی نکرتے - اور عبادت مین ریاضت بہت کرتے - اونکے خدا پرست ہونیمین کسی کو کچہہ شبہہ نتہا
غرض ظاہر مین کچہہ سامان نہ تہا - مگر خرچ اسقدر تہا کہ بڑے بڑے دولتمند دیکہہ کر اوس سے
حیران ہوتے - کوئی کہتا کہ کیمیا بنانی آتی ہے - کوئی خیال کرتا تہا کہ سنگ پارس اونکے پاس
ہے - سوا اس غربا پروری اور مسافر نوازی کے بڑے بڑے امرا کی دعوتین بہی ہوتین
- اور وہ کہانی دستر خوان پر چنے جاتے جو بادشاہونکو بہی میسر ہوتے تہے - سوا اسکے خاندانی امرا

کے ساتھہ سلوک کرتا۔ دو دو ہزار اشرفیان دیدیتا۔ عہد بلبنی مین تو اون کی یون گذری۔ اب
عہد جلالی آیا۔ ملک فخر الدین کوتوال مر گیا۔ اوسکے وابستہ پریشان حال تھے۔ وہ سید مولہ کے
خدائی دستر خوان پر نوالہ خور ہوئے۔ قاضی جلال الدین جو بڑا فتنہ انگیز تہا۔ اوسنے اس سیدسے
سادہے سید کو یہہ دم دیا کہ پادشاہ پادشاہی کے قابل نہین۔ خداوند عالم نے آپکی ذات بابرکات
مین سب خوبیان اسیلئے دی ہین کہ اس ظالم کے پہندسے خلق خدا کو چھٹائیے۔ اور حکم اللہ اور شریعت
رسول اللہ کے موافق انصاف کیجیئے۔ اور اس ملک خزان رسیدہ کو اپنے عدل کی آبیاری سے سرسبز
کیجئے۔ اس سادہ مزاج سید کی سمجھہ مین یہہ بات آگئی۔ مریدان خاص کے واسطے عہدے مقرر ہوئے
اور دس ہزار مرید مخفی اس کام کے لئے مقرر کئے گئے کہ اگر پادشاہ کے مارے جانے پر کچھہ دنگہ فساد
ہو تو اوسکا بہی علاج ہو جائے۔ جب یہہ سب معاملہ درست ہو گیا۔ تو اس سارے معاملہ
کی خبر حرف بحرف پادشاہ کے کانو نمین پہنچی۔ پادشاہ کے کان کہڑے ہوئے۔ اور جب سید صاحب
کے ایک مرید خاص نے اوسکی تصدیق کی۔ تو پادشاہ نے سید مولہ اور اوسکے ہمراہیون کو پکڑوا بلوایا۔
جب ایک گواہ کی شہادت پر سید کو مجرم نہ ٹہرا سکا۔ تو اوسنے حکم دیا کہ جہروکون کے نیچے کوئلے
دہکائے جائین۔ اور شاہ صاحب معہ رفقا کے اوسمین کودین۔ اگر سچے ہونگے تو آگ سے نہ جلینگے
اور جہوٹے ہونگے تو جل بہنکر خاک ہونگے۔ جسوقت ان لوگون نے کلمہ شہادت پڑھکر آگ مین کودنے
کا ارادہ کیا تو پادشاہ کو رحم آیا۔ علماء حاضرین سے استفسار کیا۔ اونہون نے عرض کیا کہ آگ مین جہوٹے
سچے سب برابر ہین۔ سوکہی گیلی دونو جلتی ہین۔ اسطرح آگ سے انصاف کرنا خلاف شرع ہے
اسپر پادشاہ نے قاضی جلال الدین کو تو قاضی بناکر بدایون بہجوادیا۔ اور جن دو آدمیون نے
پادشاہ کے قتل کا وعدہ کیا تہا۔ اونکو قتل کرایا۔ امراء بلبنی اور امیرون کو دار الملک سے نکال دیا
سید مولہ سے پادشاہ سوال کرتا تہا۔ وہ جواب دیتا تہا۔ جب وہ سید جرم نہ ثابت ہوا۔ اور پادشاہ

اوسکو اپنے پادشاہی کا مخل سمجہا - تو اوسنے درویشان حیدری سے کہ وہ اوسکے ہمراہ آئے تہے
کہا دیکہو سید مولہ نے میرے ساتہہ کیا سلوک کیا - تم اوسکا عوض لو - ایک سنجر قلندر کو دیڑا - اور
اوستر ایکبر سید مولا کو زخمی کرنا شروع کیا - اور ایسی اذیت پہنچائی کہ وہ سید بیچارہ
چلا اوٹہا - اور کہنے لگا کہ اس تکلیف دینی سے تو مجہے ایک دفعہ مارہی ڈالو - مجہے کچہہ اپنی مرنیکا
غم نہین - مگر یاد رکہو کہ مین بہی فقرا دین سے ہون - میرا خون ناحق اد ہراو دہر نہ جائیگا تمہارے
لئے نہایت شوم اور نامبارک ہوگا - اور منتقم حقیقی اوسکا انتقام لے گا - پادشاہ صاف قتل کے
حکم دینے مین متردد تہا - کہ پادشاہ کے بیٹے ارکلی خان نے فیلبان کو اشارہ کیا - وہ مست ہاتہی
ردل دیکر سید پر لے گیا - اور اوسکا کام تمام کیا - ارکلی خان کو سید مولہ سے یہہ عداوت تہی کہ
اوسکا بڑا بہائی سید کا منہ بولا بیٹا تہا - اور وہ اپنے بہائی سے عداوت رکہتا تہا - یہہ سید کا خون
کیا گرا - جلال الدین ہی اپنے اوج اقبال سے گرا - اسی سال مین بڑا کال پڑا - آدمی
آدمی کو کہاتا تہا - ہزارون سوکے کی سوئے رہ گئے - سیکڑون دریائے جمن مین ڈوب مرے
اسی سال مین پادشاہ کا بیٹا اختیار الدولہ خانخانان بیمار ہوکر مر گیا - مگر ان سب باتونکو
سید مولہ کے قتل کا نتیجہ سمجہنا حماقت ہے - کچہہ ضرور نہین کہ ناحق کسی کا خون ہو تو اوسکا
یہہ نتیجہ لازمی ہو فقط

سلطان علاءالدین خلجی

جب سلطان جلال الدین کے مرنے کی خبر ملک احمد حبیب کو کہ خشکی کی راہ سے لشکر لیے جاتا تہا
پہنچی - تو وہ اولٹا دہلی مین چلا آیا - ملکہ جہان نے اس خبر کو سنکر یہہ نادانی کی کہ اپنے کم عمر لڑکے
رکن الدین ابراہیم کو تخت سلطنت پر بٹہا دیا - اور نہ کسی سے پوچہا نہ گچہا - ارکلی خان کو
جب یہہ خبر ملتان مین پہنچی تو وہ وہان سے دلی نہ آیا - البتہ یہہ بیٹا جلال الدین کا سلطنت کے

لیاقت رکھتا تھا۔ جب اس امر کی خبر علاءالدین کو ہوئی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور فوراً شدت کی برسات مین دلی کی طرف چلا۔ اور امراء جلالی کو روپیہ کا ایسا لالچ دیا کہ سب بادشاہ کی بیگم اور اولاد کو چھوڑ چھوڑ اوس کے طرفدار ہو گئے۔ جب علاءالدین دلی کے قریب آیا تو ملکہ جہان اپنے بیٹے سمیت ملتان کو روانہ ہوئی۔ بہت تھوڑے خیر خواہ رکن الدین کے ساتھ گئے اس بچے کی سلطنت برائے نام سلطنتوں مین شمار ہوتی ہے۔ روانگی سے پیشتر ارکلی خان کو دلی مین آنیکے لئے ملکہ نے خط لکھا۔ اور اپنی اس حماقت کا عذر کیا کہ رکن الدین کو تخت پر بٹھایا۔ مگر ارکلی خان نہ آیا۔ اور لکھ بھیجا کہ فوج اور امیر سب کے سب دشمن سے جا ملے۔ اب میرے آنے سے کیا ہوگا۔ اور جلال الدین کے قتل کے پانچ مہینہ بعد ۱۲۹۶ء مین علاءالدین نے دلی کے تخت پر قدم رکھا۔ اور امیرون مین ایسی دولت لٹائی کہ سب جلال الدین کے قتل کو بھول گئے۔ اپنے بھائی الماس بیگ کو الغ خان کا اور ملک نصرت کو نصرت خان کا اور ملک ہژبرالدین کو ظفر خان اور سنجر اپنے سالے کو الپ خان کا خطاب دیا۔ اور اپنے عزیز دوستونکو وہ دولت دی کہ امیر ہو گئے۔ اور جو امیر تھے اونہین ملوک بنا دیا۔ غرض یہہ بخشش وجود خواص و عوام مین اس نظر سے تھی کہ چچا کے قتل کا دھبہ مٹے۔ اگرچہ اس فیاضی سے لوگونکو رجھاتا تھا۔ مگر غیض و غضب و سفاکی اور بیباکی سے باز نہ آتا تھا۔ اسلئے وہ ہر دل عزیز نہوا۔ لوگ وسے اور وہ لوگون سے کھٹکتا رہتا۔ گو سلطنت اوسکی نہایت زور شور کے ساتھ قائم رہی۔ مگر مفسدونکی فساد اور بغاوتوں سے پاک صاف نہوئی +

جلال الدین کی اولاد اور اونکے ہوا خواہ

علاءالدین جب تخت پر بیٹھا تو پہلا کام وہ اپنا یہہ سمجھتا تھا کہ کسی طرح جلال الدین کی بیٹونکا جھگڑا تمام کرے۔ الغ خان اور ظفر خان کو تیس چالیس ہزار سپاہ کے ساتھ ملتان بھیجا انھون نے ملتان کا محاصرہ کیا۔ اور دو تین مہینہ اوسکو قائم رکھا۔ بعد ازین جلال الدین کے

لڑکے اور اور امرا پریشان حال الغ خان کے پاس آئے - اور اونکو امن دیا گیا - اور الغ خان اونکو لیکر دلی چلا - راہ ہی مین اونسے سارا مال چہین لیا - اور اونکی بی بیون سے علیحدہ کردیا - اور آنکہین اونکی نکال لین - غرض جب یہہ مصیبت زدہ دلی مین آئے - تو جلال الدین کے بیٹے ہانسی کے قلعہ مین قید کئے گئی - اور ارکلی خان کے بیٹون کو مار ڈالا - اور امرا جلالی کا بہت کچہہ مال اور اسباب ضبط ہوکر خزانہ شاہی مین داخل ہوا +

مغلون کا حملہ

اب مغلون نے سندہ سی اوتر کر ہندوستان پر حملہ کیا - الغ خان اور ظفر خان اونکے مقابلہ کی لئے بہیجے گئے - اہل اسلام کو اونہیر جالندہر کے قریب فتح نصیب ہوئی - مغل بہت قتل اور قید ہوئے - اور اونکے سر کاٹ کاٹ کر دہلی بہیجے گئے - غرض ملتان کی فتح سے اور جلال الدین کی اولاد کے قبضہ مین آجانے سے علاء الدین کی سلطنت مستحکم ہوگئی تہی - مگر ان مغلون کے شکست دینے سے اور زیادہ استحکام ہوگیا - اس فتح کی بڑی دلی مین خوشی ہوئی - اور خوب جشن ہوئے +

گجرات کی فتح اور سپاہ کی بغاوت

تیسرے سنہ جلوس کے آغاز مین الغ خان اور نصرت خان اور اور سردار لشکر لیکر گجرات پر چڑہے - اونہون نے سارے گجرات کو فتح کیا - اور نہروالہ پر قبضہ کیا - گجرات کا راجہ کرن سا بہاگ کر دیوگڈہ کے راجہ رام دیو پاس چلا گیا - اوسکی رانیان اور لڑکیان اور خزانہ اور ہاتہی اور سب اسباب مسلمانون کے ہاتہہ آیا - اور سومنات کا مندر جسکو محمود نے برباد کیا تہا - اوسمین سومنات کی جگہ ایک بت ہندوؤن نے رکہہ لیا تہا - اوسکو اوکہیڑ کر دلی مین بہیجدیا - پہر نصرت خان کہنبات مین گیا - وہان کے مال دار تاجرون سے بہت کچہہ جواہرات اور نفائس مول لئے - اور ایک غلام کافور نامی ہزار دینار دیکر مول لیا - غرض یہان سے یہہ سب کچہہ لیکر الغ خان اور نصرت خان

دلی مین آئی - بادشاہ کافور کے حسن کو دیکھکر فریفتہ ہو گیا -
جب یہہ فوج دلی کو واپس چلی - تو غنیمت کے خمس لینے مین بڑے سختی کے گئی - اور ہر سپاہی کا اسباب دیکھا گیا - اور کسی کے کہنے کا اعتبار نکیا گیا - اس یادہ طلبی سے فوج نے سرکشی کی - اکثر ان سرکشون مین مغل نو مسلم تہے - اس جہگڑے مین وزیر کا بہائی اور بادشاہ کا بہانجا مارا گیا -
مگر آخر کو یہہ بغاوت جلد ایسے فرو ہو گئی - بہت سے سرکش مارے گئے - باقی بہاگ کر راجاؤن پاس چلے گئے - جب بادشاہ کو ان مغلونکی سرکشی کی خبر ہوئی تو اوس کم بخت سفاک نے اون کے زن و بچہ کو کہ دلی مین تہے قید کیا - اسپر اور طرہ یہہ ہوا کہ جن آدمیون نے نصرت خان وزیر کے بہائی کو مارا تہا - اونکی عورتین نہایت رسوا کی گئین - اور بہنگیون کے حوالہ ہوئین - اور اونکے بچے ماؤن کی چہاتیون پر ذبح کیے گئے - یہہ ظلم و ستم کسی مذہب و ملت مین روا نہین - اوسکو دیکہہ دیکہہ ساری دلی کانپتی تہی -
اسی سال مین ظفر خان نے سوستان کو فتح کر لیا - اور اس فتح مین وہ کار نمایان دکہائے کہ علاء الدین کو بہی اوسپر رشک پیدا ہوا - اور اوسکی فکر مین لگا +

مغلون کا دوسرا حملہ

اس سال کے آخر مین مغلون کے سردار قتلغ خان نے سپاہ جمع کر کے ہندوستان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا - وہ ماوراء النہر سے چلا - اور سندہ سے عبور کیا - اور دلی کے قریب پہنچا - چونکہ اس حملہ سے غرض مغلون کی دلی کا فتح کرنا تہا - اسلئے راہ مین اونہون نے ملکون کو تاخت و تاراج نکیا - نہ قلعون کو مسمار - اونکے حملہ کے خوف سی قرب و جوار کے سب لوگ دلی مین بہاگ کر چلے آئے - اور ساری دلی اون سے ایسی بہر گئی کہ کہین تل رکہنے کو جگہہ نہ تہی - اور آدمی سماتے نہ تہے -
اس نازک وقت مین علاء الدین نے سپاہ کو تیار کیا اور شہر سے باہر لڑنے کو نکلا -

لوگ کہتے ہین کہ اتنی فوج کبھی پہلے دہلی کی میدان مین نہین جمع ہوئی تہی - اس جنگ عظیم مین ظفر خان کی جانفشانی اور شجاعت اور دلیری سے علاء الدین کو فتح نصیب ہوئی - اوسکے دلیرانہ کامو نپر الغ خان اور علاء الدین دونو کو رشک تہا - مغل اس جوانمرد کی مردانگی کے ایسے قائل تہے کہ جب کوئی چارپایا پانی نہ پیتا تہا تو وہ کہتے تہے کہ تجہکو ظفر خان کہائی دیا - اس رشک کے مارے الغ خان نے اوسوقت اوسکے امداد نکی جسوقت وہ تہوڑے آدمیونکے ساتہہ مغلونکے پیچہے جاتا تہا - جب مغلون نے اوسکو بے کمک دیکہا تو چارون طرف سے نرغہ کرلیا مگر یہہ رستم وقت بے خوف وخطر لڑتا رہا - جب یہہ بہادری مغلون نے دیکہی تو قتلغ خان نے کہلا بہیجا کہ میرے پاس چلا آ - میرا باپ تجکو وہ شان اور عزت دیگا کہ علاء الدین نے تجہکو وہ رتبہ کبہی ندیا ہوگا - مگر اوسنے اس بات پر کچہہ خیال نہ کیا - جب مغلون نے دیکہا کہ اوسکا زندہ گرفتار ہونا دشوار ہے - تو وہ اوسپر یکبار گے ٹوٹ پڑے - اور سب ہمراہیون سمیت مار ڈالا - غرض علاء الدین کو فتح بہی حاصل ہوئی - اور اس رستم دوران کے کہٹکے سے بہی نجات ہوئی +

علاء الدین کی بیہودہ خیالات

اب باقی سارا تیسرا جلوسی سال عیش وعشرت مین علاء الدین نے گذارا - دن عید اور رات شبرات تہی - ہر سال دو تین بیٹے پیدا ہوجاتے تہے - چارون طرف سے فتح وظفر کے مژدے سننے مین آتے تہے خزانہ روز بروز بڑہتا جاتا تہا - جواہر اور موتیون سے صندوق صندوق پر ہوتے جاتے تہے ہاتہی گہوڑونکا کچہہ شمار نہ تہا - اس دولت اور کامیابی نے اوسکے دماغ مین خلل پیدا کیا - وہ ہوسین اور آرزوئین کرنے لگا کہ جو پہلے کسی بادشاہ نے نہ کی تہین فرعون بن گیا - کسی ملک اور صاحب ملک کو وہ خاطر مین نہ لاتا تہا - جاہل اور بے تمیز اور بیباک ایسا تہا کہ بہری مجلس مین جو منہ مین آتا بکتا - کبہی کہتا کہ آنحضرت کے چار یار تہے - اونہین کی بدولت

ساری قوت اور صولت اسلام کو حاصل ہوئی تہی - میرے بہی چار یار الغ خان ظفرخان نصرت خان الپ خان ہین - اونکی اعانت سی مین اگر چاہون تو ایک مذہب جدید شائع کردون - اور اس کام سی میرا اور میرے چار اصحابون کا نام مثل پیغمبر اور اونکے چار صحابہ کے دنیا مین روشن ہوجاے - مذہب جدید کے واسطے صلاح اور مشورہ کرتا - کہ ایسا کونسا مذہب ایجاد کرون کہ جسسے قیامت تک میرا نام باقی رہے - کبہی یہہ کہتا کہ دہلی کسی امیر کو سپرد کرکے سکندر کی طرح ملک گیری کے لئی چلا جاؤن - ایک دو مہم جو حسب مراد سرانجام ہوگئین تہین - اسلئے خطبہ مین نام اپنا سکندر ثانی پڑہوایا اور لکہوایا - اگرچہ اوسکے مصاحب اور مشیر سب جانتے تہی کہ یہہ خیالات خلل دماغ سے پیدا ہوئے ہین - مگر اوسکی درشت مزاجی اور زشت خوئی کے سبب سے ہان مین ہان ملاتے - عقلا کو اوسکے دونو ارادون سے خوف تہا - آخر کار علاء الدولہ نے کہ کوتوال شہر تہا - ایکدن اوسکو سمجہایا کہ آپ کے یہہ دونو ارادے بیہودہ ہین - مذہب کا جاری کرنا پیغمبر کا کام ہے - پادشاہون کا کام نہین - اب ہر بات کو مجلس مین بیٹہہ کر ارشاد فرماتے ہین - اوسکا ایکدن یہہ نتیجہ ہوگا کہ سب مسلمان آپ سے بگڑ جائینگے - اور اپنا منہہ آپکو نہ دکہائینگے - آپ سلطنت کے لئے روتے رہ جائینگے - دوسرے ارادہ کا حال یہہ ہے کہ سکندر جیسا آپ پاس وزیر نہین - ساری دنیا کو تو آپ پیچہے لیجئیگا پہلے ہندوستان کو تو بالکل فتح اور تابع کیجئے - غرض اس فہمائش کی تاثیر پادشاہ پر ہوئی - اور سوا اسکے بادشاہ کو اوس نے یہہ بہی سمجہایا کہ آپ شراب پینی چہوڑ دیجے - اور رندان قدح خوار جو آپکی یار بنے ہوئی ہین - اونکو بہی علحدہ کیجئے - اگر ایسی شراب پینی آپکو ضرور ہے تو تنہا پیا کیجئے - اس نصیحت پر بہی عمل کیا - اب یہہ ارادہ کیا کہ ہندوستان مین کوئی قطعہ بغیر فتح کے نہ چہوڑئے +

قلعہ رنتھنبور کا محاصرہ

قلعہ رنتھنبور دلی کے قریب تہا اوسکے فتح کرنیکا ارادہ کیا۔ ہمیر دیو راجہ پتھورا کا نواسہ وہان راجہ تہا۔ اس کام کے واسطے الغ خان اور وزیر نصرت خان کو بہیجا۔ اول دونونے جہاین پر قبضہ کیا۔ اور رنتھنبور کا محاصرہ کیا۔ پاشیب ور گرگچ بنائے۔ قلعہ کے اندر سے منجنیقون سے تیرونکا مینہ برستا تہا۔ اتفاقاً ایک تیر نصرت خان کے آکر لگا۔ اور اوسے ایسا زخم کاری پہنچا کہ جان بر نہ ہوا۔ بعد اسکے محصورین نے محاصرین پر حملہ بڑی دلاوری سے کیا الغ خان کو محاصرہ چہوڑ کر جہاین مین آنا پڑا۔ جب یہہ خبر سلطان علاء الدین کو پہنچی۔ تو وہ لشکر لیکر رنتھنبور کو روانہ ہوا۔ جب تلپت مین پہنچا قیام کیا

علاء الدین کی بہتیجے کا تخت حاصل کرنیکی لئے چچا کو قتل کرنیکا ارادہ اور اوسکا انجام

یہان وہ ہر روز جنگل مین شکار کو جاتا۔ اتفاق سے ایک دن رات ہو گئی۔ لشکر گاہ مین نہ آسکا۔ وہین شب باش ہوا۔ آفتاب کے طلوع ہونیسے پیشتر حکم شکار کا دیا۔ اور آپ چند ہمراہیون سمیت ایک ٹیلہ پر شکار کی سیر کے لئے جا بیٹہا۔ بادشاہ کا بہتیجا مسلمان تہا۔ اوسکا خطاب اکت خان تہا۔ اور وکیلدر تہا۔ اوسکے دلمین یہہ آیا کہ جسطرح علاء الدین بوڑہے چچا کو مار کر خود بادشاہ بن گیا۔ اسی طرح مین بہی آج چچا کا کام کرکے تاجدار بنجاؤ۔ یہہ سوچ سمجہہ کر نو مسلم مغل سوار ہمراہ لئے۔ اور بادشاہ پاس گیا۔ شیر شیر کہہ کر سلطان علاء الدین پر تیر برسانے شروع کئے۔ جاڑے کا موسم تہا بادشاہ دگلہ اور قبا پہنے ہوئے موڈہے پر بیٹہا تہا۔ جسوقت یہہ تیر اوسپر برسنے شروع ہوئے اوسنے موڈہے کو سپر بنایا اور تیرون کو اوسپر روکا۔ مگر کچہہ تیر بادشاہ کے بازو پر لگے۔ ایک غلام وفادار

مالک نام موجود تہا۔ وہ بہی بادشاہکے چلنے کہڑا ہوگیا۔ اور سارے تیرون کو اپنے بدن پر روکا
پیادے جو بادشاہ کے گرد کہڑے تہے اونہون نے اپنی سپرون سے بادشاہ کو ڈہک لیا۔ اکت خان
کا ارادہ ہوا کہ گہوڑے سے اوتر کر بادشاہ کا سر قلم کرے۔ کہ اتنے مین پیادون نے واویلا مچائی
کہ ہاے بادشاہ مارا گیا۔ اکت خان احمق نے ان پیادونکی بات کو سچ جانا۔ اور خوشی خوشی
لشکر مین آیا۔ اور بادشاہ کے مارے جانیکا قصہ مشہور کیا۔ اور آپ خود اوسکا جانشین بن بیٹھا
اور تخت پر جلوس کیا۔ سارے لشکر مین اوسکی سلطنت کی مبارک سلامت ہوگئی۔ اب اس
بیوقوف نے حرم سرا مین جانا چاہا۔ وہان ملک دینار مسلح بمقابلہ پیش آیا۔ اوسنے کہا کہ جب تک
بادشاہ کا سر نہ دکہاؤگی حرم سرا مین جانے نہ پاوگی۔ اب یہان جب علاء الدین کو ہوش آیا۔
اوسنے اپنے زخم باندہے۔ اور وہ یہہ سوچا کہ اکت خان کی یہہ حرکت بغیر امرا کے صلاح اور مشورہ
کے نہ ہوگی۔ اسلئے لشکر مین ان تہوڑے آدمیونکے ساتہہ جانا مناسب نہین۔ بہتر ہے کہ
بہائی پاس جہاین چلئے۔ ملک حمید الدین نے یہہ سمجہایا کہ آپ جہاین نہ جائیے۔ اور ابہی
لشکر کی طرف چلئے۔ اور دشمن کو فرصت نہ دیجے۔ کہین ایسا نہو کہ وہ اس فرصت مین کام
اپنا درست کرلے۔ جسوقت بادشاہ کا چتر لشکر دیکہیگا۔ ننگے پانون دوڑا آئیگا۔ اس بات کو
بادشاہ نے مان لیا۔ اور بہت آہستہ آہستہ لشکر کے طرف چلا۔ جسوقت بادشاہ کے چتر سفید
پر لشکر کی نظر پڑی۔ اوسیوقت ہی بادشاہ کی مجلس درہم برہم ہوئی۔ اور بادشاہ کے
قدمون مین سب دوڑ آئی۔ اب اکت خان کو سوا بہاگنے کی کچہہ چارہ نتہا۔ افغان پور کو
بہاگا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ بہتیجے کی تلاش مین آدمی بہیجے اونہون نے اوسکو
قتل کیا۔ اور سر کو سارے لشکر مین پہرایا +

بہانجون کی بغاوت اور اور بغاوتین اور رنتہنبور کا دوبارہ فتح کرنا

غرض جب یہہ قصہ طی ہوچکا - تو بادشاہ بہائی پاس پہنچا - رنتہنبور کے قلعہ کا محاصرہ دوبارہ شروع کیا - اس محاصرہ نے طول کہینچا - ہر روز قلعہ والون کی آگ اور تیر برسانی سے بادشاہی لشکر کو نقصان پہنچا - غرض یہان یہہ ہو رہا تہا کہ بادشاہ کے بہانجے امیر عمر اور منگو خان کہ بداون اور اودہ مین حاکم تہے بادشاہ سی بگڑ بیٹھے - بادشاہ نے اونکی بغاوت کو کچہہ بڑا نہ جانا - دہلی کے اردگرد کے امیرون کو لکہا کہ اوسکا تدارک کرین - چنانچہ یہہ دونو بہانجے گرفتار ہوکر آئے - اول اونکی آنکہین نکالی گئین - اور پہر بڑے عقوبت سی مارے گئے - یہہ فساد ابہی بالکل مٹا نہ تہا کہ ایک اور جہگڑا اکہڑا ہوا - حاجی مولا غلام زادہ ملک فخرالدین کوتوال قدیم کا تہا - اوسنے یہہ دیکہا کہ بادشاہ قلعہ گیری مین مصروف ہے - اور کوتوال شہر سے لوگ ازحد ناراض ہین - آدہی رات کو ایک جماعت کو ساتہہ لیا - اور کوتوال کے گہر پہنچا - اور اوسے کہا کہ ایک حکم بادشاہ آیا ہے - کوتوال اوسیوقت باہر آیا - حاجی مولانے اپنے ہمراہیون کو اشارہ کیا - اونہون نے اوسکو مارکر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا - اور لوگون مین یہہ مشہور کردیا کہ بادشاہ کے حکم سے مارا ہے - اور شہر پر قبضہ کرلیا - قیدیون کو چہوڑ دیا - اور خزانہ اور سلح خانہ تمام یاردوستونمین تقسیم کردیا - اور علوی کو کہ سلطان شمس الدین التمش کی اولاد مین سے تہا تخت پر بٹہادیا - جب بادشاہ کو یہہ پرچہ لگا - تو اوسنے اوسکو ظاہر نہ کیا - اور پہلے سی زیادہ قلعہ کی فتح کرنے مین مصروف ہوا - ایک ہفتہ نہ گذرا تہا کہ ملک حمیدالدین بداؤن اور امروہہ سے لشکر لیکر دلی مین آیا - اور لڑکر حاجی مولا سے شہر لے لیا - اور اوسکو قتل کیا - اور علوی کو بہی مار کر سر کاٹا - اور تمام شہر مین پہرایا - اور یہہ سب حال بادشاہ کو لکھ بہیجا - سلطان نے اپنے بہائی الغ خان کو یہان باغیونکی سیاست کے لئے بہیجدیا - ملک فخرالدین کے بیٹے باوجودیکہ اس لڑائی بہڑائی سے کچہہ سروکار نہ رکہتے تہے بیچارے کردن سے مارے گئے -

اور یہہ ایک قدیمی خاندان نیست و نابود ہوگیا۔ اور اوسکے ساری گہرونکی اینٹ سی اینٹ بج گئی۔ پادشاہ نے قلعہ رنتہنبور کو سنہ ۷۰۱ ہ میں ایک برس کے محاصرہ کے بعد فتح کیا۔ اور سب محصورین کو قتل کیا۔ اور راجہ کو مع زن و بچہ فنا کیا۔ کہتے ہین کہ میر محمد باغی کہ جانور سے بہاگ کر یہان آگیا تہا۔ زخمی پڑا تہا۔ پادشاہ کی نظر اوس پر پڑی۔ رحم آیا پوچہا کہ اگر تیرا معالجہ کیا جائے اور تو صحت پائے تو ہمارے ساتہہ کیا سلوک کرے۔ میر محمد نے جواب دیا کہ آپ کو اپنے ہاتہہ سے قتل کرون اور راجہ ہمیر کے بیٹے کو پادشاہ بناؤن۔ اسپر پادشاہ بڑا خفا ہوا۔ اور ہاتہی کے پیر کے نیچے کچلوا دیا۔ مگر جب اوسکی اس وفاداری اور ایمانداری کا خیال آیا۔ تو اوس کی تجہیز و تکفین ایک شان کے ساتہہ کی۔ اس قلعہ کو اپنے بہائی الغ خان کے حوالہ کیا۔ اور آپ دلی مین چلا آیا۔ الغ خان یہان پانچ چہہ مہینہ حکمران رہا۔ پہر بیمار ہوکر دلی چلا آیا۔ اور یہان اوسکا انتقال ہوا۔ فقط

اسباب بغاوت اور اونکی انسداد کی تدبیرین

اب پادشاہ نے دلی مین مشیران سلطنت کو بلا کر کہا کہ چار بغاوتین پے درپے ہوچکی ہین۔ ایسی تدبیرین بتاؤ کہ پہر کوئی بغاوت اور سازش نہ ہو۔ مشیران سلطنت نے چار اسباب بغاوت کے بتلائے۔ اول پادشاہ رعایا کے نیک و بد سے خبر نہین ہوتا۔ دوم شراب خواری علانیہ ہوتی ہے۔ اوسکی مستی مین اپنے ما فی الضمیر کو ہر طرح ظاہر کرتے ہین۔ سوم امیر اور اعیان سلطنت باہم ناتہ رشتہ رکہتے ہین سازشونمین سب شریک ہوجاتے ہین۔ چہارم دولت کی کثرت قاعدہ ہے کہ جسوقت اراذل اور کمینون کو دولت ملتی ہے۔ خیالات فاسد اونکے دلمین پیدا ہوتے ہین اور اونسے فساد کہڑے ہوتے ہین۔ پادشاہ نے ان باتون کو پسند کیا۔ اول خلق کے نیک و بد حال دریافت کرنیکے واسطے جاسوس مقرر کیئے۔ اب اس جاسوسی کو وہ فروغ ہوا کہ جو امرا

اپنے گہر بی بی بچون سے باتین کرتے اونکی خبر بادشاہ کی کانون تک پہنچتی - یہانتک لوگ ان
جاسوسون کے ہاتہہ سے تنگ ہوئے کہ گہر مین پکار کر آدہی رات کو بات نکرتے - اس تجسس سے
تمام ملک مین انتظام ہوگیا - اور راستون مین امن امان - مسافر تنہا جہان چاہتے وہان جاتے
سوداگر سونا اچہالتے چلے جاتے کوئی نہ پوچہتا کہ اونکے منہ مین کے دانت ہین - اور دوسرے مفسدہ کے
دور کرنیکے لیئے اوسنے شراب علانیہ پینی چہوڑ دی - اور جلسون کا آراستہ کرنا موقوف کیا - تمام
شراب لنڈہا دی - چاندی سونے کی برتن شراب پینے کے توڑ پہوڑ برابر کیئے - اور ان پر سکہ
لگوایا - اور سب جگہہ منادی کر دی - کہ بادشاہ نے شراب پینی چہوڑ دی - جو شخص پیئے گا یا
بیچے گا - وہ گردن سے مارا جائیگا - اور تمام ممالک محروسہ مین شراب کی ممانعت کے اشتہار بہجوائے
اس حکم پر اسقدر لوگون نے گہرون سے شراب نکال نکال کر پہینکی کہ شراب کی کیچڑ بازارون مین ہوگئی
- رندان مے خوار جو شراب کو جان سے زیادہ عزیز رکہتے تہے وہ کسی نہ کسی طرح اوسکو بہم پہنچاتے
- جب بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی تو اوسنے ایک کنوان کہدوایا - اور اوسکو شراب پینے والون کا
زندان بنایا - اکثر اس زندان مین قیدی قید حیات سے چہوٹ جاتے - جب یہہ قانون خوب
منضبط ہوگیا - تو بادشاہ نے امیرونکو تنہا شراب پینے کی اجازت دیدی - اب تیسرے مفسد کے
انسداد کے واسطے اوسنے حکم دیدیا کہ امیر اور دوست آپسمین بغیر حکم شاہی آپسمین ملاقات نہ کرین
اور ایک دوسرے کے ہان دعوت مین نجائے - اور نہ آپسمین ناطہ رشتہ بغیر اجازت تحریری نہ کرین
غرض سے آشنا ناآشنا بن گئے - اگر کوئی کسیکے ہان مہمان آتا - تو وزیر سید خان کی خوشامد
کیجاتی کہ وہ اوسکو گہر مین اوتریکی اجازت بادشاہ سے حاصل کردے - مفسد چہارم کے انسداد
کے واسطے یہہ تدبیر کی کہ جو گانون وقف یا انعام یا ملک کسی کا سنتا اون سب کو خالصہ ٹہراتا
خواہ وہ کسی مسلمان پاس ہو یا ہندو پاس - غرض ضبطی اور سخت گیری سے ایسے لوگ کہانے پینے کو

تنگ ہوئی کہ کبھی فتنہ و فساد کا نام نہ لیا+

چیتوڑ گڈہ کی فتح

سنہ ۱۳۰۳ء میں علاء الدین چیتوڑ گڈہ پر چڑہ گیا۔ یہہ قلعہ میواڑ مین بڑا مشہور ہے اور ابتک اہل اسلام کے قبضہ مین ہی نہ آیا تہا۔ چہہ مہینہ کی محاصرہ مین اوسکو بڑے زور لگا کر فتح کیا۔ اور اپنے بڑے بیٹے خضر خانکو دیکر خضر آباد اوسکا نام رکہا۔ اور یہین اوسکو ولی عہد اپنا بنایا۔ راجہ کو قید ہوئی۔ اور اوسکے اہل و عیال کو کوہستان کی آوارہ گردی نصیب ہوئی راجہ کی قیدخانہ مین مدت بسر ہوئی کہ کسی خوشامدخورہ نے بادشاہ سے یہہ عرض کی کہ راجہ کی رانی پدمنی نام حسن جمال مین بےمثال ہے۔ اوسکے حسن کی تعریف زبان سے نہین ہوسکتی۔ یہہ سنکر بادشاہ اوسکا مشتاق ہوا۔ بیچارہ راجہ پر تشدد شروع ہوا کہ رانی پدمنی کو بلادے تو قید سے رہائی پاوے۔ ناچار راجہ نے اس باتکو منظور کیا۔ اپنے لوگون کو کوہستان سے اہل و عیال بلانے کیواسطے بہیجا۔ جب راجپوتون نے یہہ سنا تو وہ بہت روے اور کہنے لگے کہ معلوم نہین راجہ کو کیا ہوا۔ کہ اوسنے راجپوتون کے نام کو ڈبویا۔ اون سب نے یہہ تجویز کی کہ یہان سے راجہ کو کہانے مین زہر ملاکر بہیجئے۔ کہ کام اوسکا تمام ہو۔ اور راجپوتون کا نام بدنام نہ ہو۔ اس تدبیر کو راجہ کے ایک بیٹے نے پسند نکیا۔ یہہ بیٹی عقل و شعور مین اپنے سارے کنبے مین مشہور تہی۔ اوسنے اپنے سب بزرگون کو بلاکر وہ تدبیر بتلائی کہ جسمین راجہ کی جان بچے۔ اور ننگ و ناموس پر بہی کوئی آفت نہ آئے۔ اوسنے یہہ کہا کہ ٹوٹے ہوئے نمک حلال سپاہی زنانے کپڑے پہن لین۔ اور سلاح جنگ سنبہال کر پالکیون مین بیٹہہ جائین۔ اور مشہور کرین کہ راجہ کی رانیان دلی جاتی ہین۔ جب شہر کے قریب پہنچے۔ تو رات کو شہر مین

گہسین اور سید ہے قید خانہ پر تلوارین سونت سونت کر چڑہ جائین - جو کوئی مانع مزاحم
ہو اوسکو ٹہیک بنائین - اور ایک گہوڑا کہ ہوا سے باتین کرتا ہو کسا کسایا تیار رکہین
راجہ کو قید خانہ سے نکال کر اوسپر بٹہائین - سب نے یہہ راے پسند کی - غرض سات سو
سپاہی ڈولیون مین سوار ہو دلی چلے - اور بادشاہ کو خبر پہنچی کہ راجہ کی رانیان
آتی ہین - اسپر بادشاہ نے راجہ کی قید بہی ہلکی کر دی - اور کل سامان اور بار برداری کا
حکم دیدیا - غرض یہہ ڈولیان منزل بمنزل چلی آتی تہین - اور خیمے اور قناتین اونکے
گرد کہچی تہے - بادشاہی ملازم اونکے ہر جگہہ آو بہگت کرتے تہے - مگر قناتون پاس
پرندہ پر نہ مار سکتا تہا - غرض یہہ پردہ نشین قافلہ شہر مین پہر رات گئے داخل ہوا -
ساری دلی مین غل مچا کہ رانی پدمنی کی سواری آگئی - جب قلعہ کے قریب جہان
راجہ قید تہے یہہ ڈولیان پہنچین - تو رجپوت اونمین سے نکل کر ننگی تلوارین نکال کر
دوڑے - جو سامنے آیا اوسکو مار گرایا - راجہ کو پنجرے سے نکال کر گہوڑے پر سوار کیا
یہان بادشاہ پدمنی کے اشتیاق مین خوش بیٹہا تہا - جو یکایک یہہ غل مچا کہ کل جو
رانی کے آنیکی خبر اوڑی وہ سب بہانا تہا - غرض راجہ کا لیجانا تہا - یہہ سنتے ہی
بادشاہ نے سوارونکو حکم دیا کہ فوراً جاؤ - اور جسطرح ہو اوسے پکڑ کر لاؤ - سوار پر لگا کر
راجہ کے پیچہے دوڑے - اور کئی جگہہ تلوار بہی نوبت پہنچی - اور بہت سے راجپوت
مارے - مگر راجہ کی گرد کو کوئی نہ پہنچا - وہ صحیح وسالم اپنے اہل وعیال مین جا پہنچا -
اور اپنے باپ دادا کے ملک پر قابض ہوا - بادشاہ کو تو پدمنی کی کو لگی ہوئی تہی -
دلکو اوسکے بغیر کب چین تہا - اور اوسپر یہہ اور چوٹ لگی کہ راجہ ڈنکے کی چوٹ قلعہ سے
باہر نکل گیا - بادشاہ نے پہر راجہ کا قلعہ لے لیا - مگر رانی پدمنی نے اپنی عصمت بچانیکے واسطے

ساٹ چتائین صندل کی چنوائین - اوسمین سارا خاندان کا خاندان ایک دن مین جلکر بھسم ہوا - بادشاہ قلعہ مین گہستے ہی پدمنی کے محل پر پہنچا - تو چند عورتین ایک اگہہ کے ڈہیر پر رو رہی تہین - اونہون نے ایک مٹھی خاکستر کی اوڑا کر دکہائی - بادشاہ رنج اور افسوس کرتا باہر آیا - اور دار الخلافہ کو چلا آیا -

مغلون کی مہمات اور اونکے انسداد کی تدبیرین

جب مغلونکو خبر پہنچی کہ علاء الدین کسی بڑی دور دراز مہم پر گیا ہوا ہے - طرغی نے تیس چالیس ہزار سوارون سے دلی پر حملہ کیا - علاء الدین کو اپنے مہمات چہوڑ کر واپس آنا پڑا - غرض فوج کو سمیٹ سماٹ درست کر برسات کی شدت مین دلی مین آیا - اوسکو سامان اسقدر بہم پہنچ سکا کہ میدان مین لڑتا - ناچار مورچہ بندی کی - جلیسا کہ تہلکہ اس دفعہ مغلون کا دلی مین پڑا ایسا کبہی نہ ہوا تہا - کئی دفعہ دلی مین گہس گہس کر مغل غلہ لیگئے - دو تین لڑائیان ہوئین - مگر کسی جانب کو کچہہ اوسکا فائدہ نہ حاصل ہوا - مغلون پاس بہی وہ ساز و سامان نہ تہا کہ علاء الدین کی فوج کو زیر و زبر کرتے - ایسے وقت مین دلی کا مغلون کے ہاتہہ سے بچ جانا مغتنمات سے ہے - مغلون کو یہہ وقت خوب ہاتہہ آیا تہا - تمام رستے اونہین کے اختیار مین تہے - سلطان علاء الدین کی فوج کو کمک پہنچنے کی امید نہ تہی - مگر خدا معلوم کیا ہوا کہ مغل دلی کو چہوڑ کر خود بخود چلے گئے - اپنے خیالات کے موافق لوگ اس بلا کے ٹل جانے کو حضرت شیخ نظام الدین اولیا کی کرامت سے منسوب کرتے ہین - اب علاء الدین کے دماغ سے وہ خیال خام کہ سکندر کی طرح دنیا کو فتح کرون گا نکل گیا - اور سمجہہ گیا کہ جہان مین بڑے بڑے زبردست حریف موجود ہین - اسلئے اوسنے اس شہر کو دار السلطنت

اور قصر ہزار ستون بنوایا۔ اور بہت سے مکانات تیار کیئے اور دلی کی فصیل کو از سر نو بنوایا۔ جو راہ مغلون کے آنے کی تہی وہان بہی قلعہ کے حصار بنوائے۔ اور بڑے بڑے تجربہ کار سپہ سالارون کے سپرد کیئے +

اب اوسنے ارباب رائے کو ایک مجلس مین جمع کیا اور یہہ صلاح پوچہی کہ کیا تدبیرین ہین کہ آئندہ مغلون کے مہمات کا انسداد ہو۔ اوسپر ارباب مشورہ نے صلاح دی کہ فوج بڑہائے کہ مغلون کا خوب مقابلہ ہو۔ مگر خزانہ مین اتنا روپیہ نہین ہے کہ فوج کے خرچ کو پانچ چہہ سال سے زیادہ کافی ہو۔ اسلیئے سپاہ کی تنخواہ کم کرنی چاہیئے۔ اور جب سپاہ کی تنخواہ کم ہوگی تو اوسکی گذر اوقات کے واسطے اشیاء کا نرخ ارزان کرنا چاہیئے ایس رائے کو پسند کیا اور اوسنے غلہ اور مویشی اور گہوڑے اور کپڑے کے واسطے نرخ مقرر کیا۔ کوئی شئے باقی نہ تہی کہ جسکا بہاؤ بادشاہ کی طرف سے نہ مقرر ہوا تہا۔ یہانتک کہ کوئی اور ناچنے والون اور نقالون اور بہانڈون کا بہاؤ بہی مقرر ہوا۔ اور سب چیزون کی ارزانی کیواسطے ضوابط مقرر کیئے گئے۔ منڈیان اناج کی مقرر ہوئین۔ اور غلہ کے لیئے تاجر آباد کیئے گئے اونکو روپیہ پیشگی دیا گیا کہ جا بجا سے غلہ خرید کر لائین۔ اور اوروں کو غلہ کی جمع کرنے کی ممانعت کی گئی۔ جب دکاندار بادشاہی بہاؤ کے خلاف کسی جنس کو نہین بیچ سکتے تہے تو اونہون نے کم تولنا شروع کیا۔ اور غریبون اور بچون اور احمقون کو یون دہوکہ دینا شروع کیا۔ اس کم تولنے پر یہہ سزا مقرر ہوئی۔ کہ جتنا کوئی کم تولے اوتنا ہی گوشت اوسکے کولے مین سے کاٹا جائے۔ اور اوسکی آنکہون کے سامنے پہینکا جائے۔ سو غرض کم تولنے کا بہی انسداد ہو گیا۔ قحط سالی مین کچہہ خلل ان ضوابط مین پڑا۔ ورنہ علاءالدین کے آخر عہد سلطنت تک ان ضوابط پر خوب عمل ہوا۔ تاریخ فیروزشاہی مین جو لکہا ہے

اوسے معلوم ہوتا ہے کہ دلی مین اس بہاو سی اناج بکتا تہا کہ روپیہ کی دو من گیہون چوار ہونے
چار من اور شکر ساڑہے سات سیر اور گہی تینتیس سیر اور کپڑا روپیہ کا چالیس گز اور لونڈی
غلام پانچ روپیہ سے لیکر دو سو روپیہ تک - بعد اس ارزانی کے سپاہ کی تنخواہ مین تخفیف کی گئی
جب یہہ سب انتظام سپاہ کا اور ارزانی اسباب کا درست ہوگیا - تو جب مغلون نے ارادہ شہر دہلی
کا کیا بڑی ذلت اوٹہائی - ہزارون اونمین سے مارے جاتے - اور سیکڑون قید ہوتے - اور ہاتہی
کے پیرون مین روندے جاتے - اور اونکے سرونکے برج بنائے جاتی - غرض لشکر اسلام کو مغلون پر
وہ غلبہ حاصل ہوگیا تہا کہ ایک دو سوار دس دس مغلونکی گردنمین رسّی ڈال کر پکڑ لاتے اور
تہوڑسی سپاہ اسلام مغلون کے ایک لشکر کثیر کو شکست دیدیتی - چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چنگیز خان
کی اولاد مین سے علی بیگ نے پہاڑ کے نیچے نیچے چلکر امروہہ پر حملہ کیا - علاء الدین نے ملک تغلق کو اونکے
رفع کرنیکے واسطے مقرر کیا - اوسنے نواح امروہہ مین مغلونکو شکست دی - اور علی بیگ اور ترتاک
کو زندہ پکڑ لایا - اور اونکے ساتہہ ہزارون مغل قید ہوئے - ان سب کو علاء الدین نے ایک دربار
عام مین دلی کے اندر ہاتہیونکے پیرون تلے روندوایا - پہر مغلون نے دوبارہ حملہ کیا - اور شکست
کہائی - اور اونمین سے سیکڑونکے سرون سے ایک برج بنوایا گیا - جسکو مدت تک لوگ دیکہتے رہے -
غرض کئی دفعہ اونہون نے حملے کیے - مگر ایسی شکست پر شکست کہائی کہ دل اونکا چہوٹ گیا
اور مدت تک اونہون نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا ارادہ نکیا فقط

دکہن کی مہمات

جب علاء الدین تخت پر بیٹہا - تو شب و روز اور مہمات مین مصروف رہا - مگر ملک دکہن کو وہی
بہولا نہ تہا - یہہ وہی ملک تہا جسمین اوسنے اپنے عہد شباب مین کارہا نمایان کیے تہے - اور اوسی
سبب سے آج اس رتبہ پر پہنچا - ملک کافور کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ بادشاہ اس خواجہ سرا پر اونچا

فدا تہا - اوسیکو سب پر ممتاز اور سرافراز کرنا چاہتا تہا - جب رام دیو والی دیوگڈہ نے
تین سال سے نذرانہ نہ بہیجا تو بادشاہ نے ایک سپاہ جرار اوسکے زیر حکم کرکے دکن کو روانہ کی
اور بہت سے امراء اوسکے ہمراہ کئے - الغ خان حاکم گجرات اور عین الملک ملتانی حاکم مالوہ کو
بادشاہ کا تاکیدی حکم صادر ہوا کہ وہ ملک کافور کی امداد اور کمک اس مہم مین کرین - سارے
برتاؤ جو افسران سپاہ کے ساتہہ سپہ سالار کو برتنے چاہئین وہ سب ملک کافور کو بادشاہ نے خفیہ بتلادئے
- سنہ ۷۰۶ھ مین کافور مالوہ مین ہوتا ہوا گذرا - اور خاندیس کی راہ سے سلطان پور مین ہوتا ہوا
دیوگڈہ مین آیا - اور محاصرہ سے پیشتر مرہٹون کی ملکون کو تاخت وتاراج کیا - رام دیو نے دیکہا
کہ لڑنے مین کچہہ فائدہ نہین - اسلئے اپنے بڑے بیٹے سنکلدیو کو قلعہ مین چہوڑ کر اور بہت سے
تحفہ تحائف لیکر ملک کافور کی خدمت مین حاضر ہوا - ملک کافور نے فتحنامہ دلی مین لکہا
- اور رام دیو خود بہت سا نذرانہ لی بادشاہ کی خدمت مین ملک کافور کے ساتہہ حاضر ہوا - سلطان
علاء الدین نے اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کی - اور رائے رایان کا خطاب دیا - اور اپنے
راج پر اوسکو رخصت کیا - اس مہم کے زمانہ مین ایک سانحہ قابل لکہنے کی ہے - کہ گجرات کے راجہ
کرن کی مہارانی کملا دیوی گجرات کی مہم مین گرفتار ہوئی - اور بادشاہ کے ہان آئی
اور اوسکی شادی بڑی شاہانہ دہوم دہام سے ہوئی - بادشاہ اوسکے حسن وصورت اور سیرت پر
دل وجان سے قربان تہا - جب اوسنے سنا کہ الغ خان حاکم گجرات کو بہی دیوگڈہ جانیکا حکم
ملک کافور کی امداد کے واسطے ہوا ہے - تو اوسنے ایک رات بادشاہ کو خوش دیکہہ کر عرض کی
کہ جب مین راجہ کرن کے گہر مین رانی تہی - تو خدا نے دو بیٹیان عنایت کی تہین - بڑی بیٹی تو
مرگئی - مگر دوسری لڑکی دیول دیبی زندہ اور سلامت ہے - یہی میری شاخ جوانی کی دو کلیان
ہین - مجہے اقبال کی ہوا وہان سے یہان لائی - مگر وہ دونون گل بے گلشن ہی مین رہے

ایک گل تو مرده ہو گیا دوسرا باقی ہے - میرا دل بغیر اوسکے مچھلی کی طرح تڑپتا ہے - اگر وہ کسیطرح
سلامت آجائے تو آنکھون سکھہ کلیجہ ٹھنڈک ہو - بادشاه نے فرمایا کہ یہہ کتنی بڑی بات ہے
- اوسیوقت الغ خان اور ملک کافور کے نام فرمان سلطانی صادر ہوا کہ راجہ کرن دکن کی نواح
مین آواره پھر رہا ہے - اوسسے دیول دیی کیلئے پیغام بھیجو - خواه صلح سے خواه لڑائی سے جسطرح
ہو اوسے یہان روانہ کرو - دو مہینے تک راجہ کرن سے اس بات پر لڑائیان ہوتی رہین - اور
اور الغ خان نے شرائط صلح ایسی پیش کین کہ وہ راجہ کے حق مین نافع تہین - اور راجہ کو دیول دیی
کے حوالہ کرنیکے لئے سمجھایا - مگر اوسنے ایک نسنی - یہہ اتفاق کی بات ہے کہ سنگلدیو راجہ رام دیو کا
بڑا بیٹا بہی اوسپر عاشق تہا - مگر وہ قوم کا مرہٹا تہا - راجہ کرن رجپوت تہا - رجپوت مرہٹون کو
ذات کا ہیٹا جانکر بیٹی دینا بے عزتی جانتے تہے - جب بادشاہی فوج کے ساتھہ یہہ معاملہ پیش
ہو رہا تہا - اوسنے یہہ سب خبرین سنین - اور کچھہ باپ سے نہ پوچھا - اپنے چھوٹے بہائی بھیم دیو کو بہت
سے تحفہ تحائف دیکر شادی کا پیغام راجہ کرن پاس بھیجا - راجہ مصلحت وقت اس نازک زمانہ
مین یہی سمجھا کہ دیول دیی کو کچھہ سپاہ کے ساتھہ دیو گڈھ روانہ کیا - ادہر یہان بادشاہی فوج مین
بہی خبر آئی کہ پری کو دیو اڑا لیجاتا ہے اسلئے الغ خان نے ایک کڑا حملہ راجہ کرن پر کیا - اور شکست
دیکر فوج کو پریشان کر دیا - راجہ دیوگڈہ کی طرف بہاگا غنیمت مین سب کچھہ ہاتھہ لگا - مگر گوہر مراد
ہاتھہ نہ آیا - اسلئے کچھہ فتح کی مسرت نہوئی - بلکہ بادشاہ کی عتاب اور کمل دیی کے ملال کا
اندیشہ پیدا ہوا - اسی تجسس مین گھبراتا ہوا چلا جاتا تہا - کہ دیوگڈہ ایک ورز کا رستہ رہ گیا
کچھہ سپاہی الورہ کی غارونکی سیر تماشے کیلئے گئی - ان غارون کی بہی دستکاریان عجب نمونہ
انسان کی صنعت کا ہین - غرض یہہ صنعت انسانی کا تماشا دیکھتے پہرتے تہے - کہ وہان قدرت کا
تماشا اور نظر آیا - کہ کچھہ سوار سامنے دوچار ہوئے - اونہون نے جانا کہ رام دیو کی فوج

اونکی تعاقب مین آئی - مگر وہ درحقیقت فوج بھیم دیو کی تہی کہ دیول دیبی کو لئے جاتی تہی
- ناچار جان بچانیکی ضرورت سے اوسسے مقابلہ ہوا - ایک ہی حملہ مین اونکو تتر بتر کردیا -
دیول دیبی کے گہوڑیکے ایک تیر ایسا لگا کہ وہین کا وہین رہ گیا - ایک قدم آگے نہ چل سکا - سپاہی
اوس پاس پہنچے اور بولے نکال جو کچھہ پاس ہے اتنے مین ایک لونڈی پکار کر بولی
کہ یہہ دیول دیبی ہے - جسوقت سپاہیون نے دیول دیبی کا نام سنا - اوسکو سکہپال مین بٹہا
الغ خان پاس لائے - یہہ دیکہتے ہی وہ باغ باغ ہو گیا - اور جامہ مین پہولا نہ سمایا - بادشاہ کو
ایک عرضی لکہی - اور گجرات مین اگر یہان سے پالکی مین دیول دیبی کو سوار کراکے دہلی بہیجا - جب
دہلی مین پہنچی - تو ما بے اختیار دوڑی گئی - اور بیٹی کو اوتروایا گلے لگایا - اتفاقاً
جسوقت بادشاہ سے دیول دیبی کا حال کمل دیبی نے کہا تہا خضر خان بہی موجود تہا - وہ
اوسی وقت سے اوسپر فریفتہ او شیفتہ بیٹہا تہا - پہر ان دونون کی شادی بڑی دہوم
دہام سے ہو گئی - ان دونو کے عشق کے درمیان حضرت امیر خسرو نے نظم مین لکہی ہے
یہہ عشق بہی ایسا عالم آشوب ہوا کہ ہندی فارسی شاعرون کو ایک مضمون شاعرانہ
ہاتہہ لگا - بہت سے قصے اوسکے ہندی اور فارسی مین موجود ہین - اور گیت اوسکے
گائے جاتے ہین - افسوس ہے کہ اس دیول دیبی کی دو اور شادیان ہوئین - ایک اوسکے
خاوند خضر خان کے قاتل سے دوسرے غاصب سلطنت خسرو سے - اس داستان سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو مسلمانون مین ناتے رشتے ہوتے تہے - اور ایلورہ کے
غار اوسوقت مین بہی عجائبات روزگار سے شمار ہوتے تہے فقط

کافور یہہ فتوحات دکہن مین حاصل کر رہا تہا - اوسوقت خود بادشاہ نے جہالور اور سیوانہ کو
فتح کر لیا تہا - یہہ دونو شہر مارواڑ مین گجرات کی شمال مین آباد شہر ہین +

مہم تلنگانہ

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہی کہ ۹۱۰ہ مین ملک کافور کو دوبارہ دیوگڈہ کی راہ سے ورنکل پر سلطان علاؤالدین نی روانہ کیا اور بہت سی سپاہ ساتھہ کی۔ پہلے بھی فوج یہان روانہ کی تہی۔ وہ بنگالہ کی راہ سی گئی تہی۔ اڑیسہ کا راجہ اپنے ہمسایہ کے زور اور قوت کو دیکھہ دیکھہ دل ہی دل مین جلتا تہا۔ اوسنے بادشاہ کی منت سماجت کرکی فوج بنگالہ کی راہ سے بہجوائی۔ مگر وہ ناکامیاب رہی۔ مگر کوئی وجہ ناکامیابی کی نہین لکھی۔ اور نہ یہہ بیان ہے کہ وہ کتنے دنون تک رہی اور کتنا جان و مال کا نقصان ہوا۔ شاید یہہ فوج بری راہ سی گئی تھی اسلئے یہہ مصیبت اوسپر پڑی اسلئے ملک کافور کو دوبارہ سلطان نے بہیجا اور اوسکو سمجہا دیا کہ اگر ورنکل کا راجہ روپیہ اور ہاتھی دے اور سالانہ خراج دینی کا وعدہ کرے تو صلح کرلینا اور قلعہ ورنکل اور ملک تلنگانہ کی فتح کی فکر نکرنا۔ اور خواجہ حاجی سے صلاح و مشورہ کرنا۔ اور لشکر اور سپاہ کی نہایت خاطرداری کرنا۔ غرض ملک کافور اور خواجہ حاجی دونو دیوگڈہ مین آئی۔ رام دیو نے استقبال کیا۔ اور لشکر مین اپنا اردو بازار بہجوایا۔ اور تاکید کردی کہ اجناس نرخ شاہی کے موافق فروخت ہون۔ غرض تمام رسد کا سامان کردیا۔ ملک کافور نے دیوگڈہ سی شمالی تلنگانہ مین اندور کے اندر قدم رکہا۔ اور اوسکو تاخت و تاراج کیا۔ اور اسقدر آدمیون کو قید اور قتل کیا کہ ایک تہلکہ عظیم پڑ گیا۔ ورنکل کا راجہ اور گردنواح کے راجہ مارے خوف کے قلعہ ورنکل مین داخل ہوئے۔ یہہ قلعہ باہر سے مٹی کا بنا ہوا تہا۔ اور اوسکے اندر ایک قلعہ سنگین تہا۔ راجہ ورنکل قلعہ سنگین مین اور اور راجہ قلعہ گلی مین محصور ہوئے۔ یہہ قلعہ گلی بیرونی بڑی مشکل و محنت سی کئی مہینے کے محاصرہ مین فتح ہوا۔ اور سب راجہ مع زن و بچہ قید ہوئے اور بہت خون ہوا راجہ بہت سا روپیہ اور خراج دینے پر مجبور ہوا۔ اب ملک کافور نی مراجعت کی۔ اور بادشاہ کو فتحنامہ لکہا۔ اوسکی بڑی خوشی دلی مین ہوئی۔ علاؤالدین کا دستور تہا کہ جہان

لڑائی کیواسطے لشکر بہیجا وہان چوکیان ڈاک کی بیٹہاتا۔ اور قاصد مقرر کرتا۔ لشکر کی روز اوس پاس خبر آتی۔ جب ملک کافور ورنگل کے محاصرہ مین مصروف تہا۔ تو تلنگانہ کی فوج کی کثرت سی کئی ڈاک کی چوکیان اوٹہہ گئین۔ اسلیے خبر لشکر اور محاصرہ کی نہ آئی۔ تو نہایت تردد پیدا ہوا۔ گہبر اکر حضرت شیخ نظام الدین کی خدمت مین دو امیر بہیجے۔ اور دعا کی استدعا کی۔ اوسپر حضرت نے فرمایا کہ یہہ فتح بہی ہوا اور فتوحات بہی ہون۔ اوسی روز ورنگل کا فتحنامہ آیا۔ ایسے بادشاہ کا اعتقاد اور حضرت کی درگاہ مین راسخ ہوگیا۔ تعجب یہہ ہے کہ کبہی شیخ اور سلطان مین ملاقات نہوئی۔ عمائد کی معرفت پیغام سلام رہے +

کرناٹک اور ملیبار سے راس کماری تک فتح ہونا

کابل اور سندہ سی لیکر بنگالہ اور گجرات کا سارا ملک فتح ہوگیا تہا اور دکن مین بہی فتوحات کاملہ حاصل ہوئین۔ اب علاء الدین کا ارادہ ہوا کہ ساحل سمندر کے ملکونکو فتح کرے۔ دوسرے برس یعنی ۱۳۱۰ء مین ملک کافور اور خواجہ حاجی کو کرناٹک کی فتح کرنیکے لئے بہیجا۔ وہ دیوگڈہ کی راہ سے پٹن مین دریاے گوداوری کے کنارہ پر پہنچے۔ اور کرناٹک کے راجہ بلال دیو سے سخت لڑائی ہوئی اور راستے دہاڑتے راجہ کی دارالسلطنت دوارسمندر پہنچے اور اوسکو بہی فتح کرلیا۔ اور راجہ کو قید کیا۔ اور اوسکے خاندان کو تہس نہس کیا۔ اور تمام بت خانون کو توڑا۔ اور چاندی سونے کے بتون کو لے لیا۔ اور سیت بندہ رامیشور مین ایک مسجد بنائی۔ اوسمین اذان ہوئی اور علاء الدین کا خطبہ پڑہاگیا۔ تاریخ فرشتہ کا مصنف لکہتا ہے کہ یہہ مسجد میرے زمانہ تک موجود تہی اور مسجد علائی مشہور تہی۔ یہان سے بہت خزانے اور دفینے ملک کافور کو ہاتہہ لگے۔ اور وہ ان سب کو لیکر دلی واپس آیا۔

نو مسلم مغلون کا قتل

اب علاءالدین کی درشت مزاجی اور تند خوئی اور سخت گیری سے لوگ تنگ آ گئے تھے
نو مسلم مغلوں کو یکقلم موقوف کر دیا تھا - اب مدت تک بیکار رہنے سے اپنی جان سے عاجز
ہو گئے تھے - مغلوں کی اصل طبیعت فتنہ خیز اور فساد انگیز ہوتی ہے - اونمین سے چند مغلون
نے یہہ ارادہ کیا کہ بادشاہ روز سیرگاہ مین جاتا ہے - اور اکثر البائن وسکا ہوتا ہے
وہ شکرہ اوڑاتا ہے - سب کی نظرین اوپر کو ہوتی ہین - کسی پاس ہتیار نہین ہوتا -
ہم دو تین سو سوار اکٹھے ہو کر اس سیرگاہ مین اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کو شکار
کرین تو کچھ مشکل بات نہین - خلق خدا وسکے مارے جانیسے یقینی خوش ہوگی - کیونکہ
اوسنے تمام دولت اوسکی زبردستی سے چھین لی ہے - محصول اور خراج بڑہا دیا ہے -
شراب اور مسکرات بند کر دی ہین - غرض طرح طرح کی تکالیف دے رکھی ہین - اس
تدبیر اور ارادہ کی خبر جب سلطان علاءالدین کو ہوئی - تو بادشاہ نے حکم دیدیا کہ سارے ملک مین
سے نومسلم مغل ایک دن مین قتل ہون - اور کہین اونکا نام بہی باقی نہ رہے - اس فرعونی حکم
سے بیس تیس ہزار نومسلم جنمین سے اکثر کو خبر نہ تہی کہ کیون مارے جاتے ہین قتل ہوئے -
اور اونکے زن و بچہ برباد ہوئے - اور لونڈی غلام بنائے گئے +

دیوگڈہ اور مہاراشٹر کی فتح کا بیان

کافور جب دوبارہ دیوگڈہ مین گیا تہا تو رام دیو وہان کا راجہ مر گیا تہا - اوسکا بیٹا جانشین
ہوا تہا - وہ باپ کی طرح بادشاہ کا مطیع نہ رہا - بلکہ اوسپر بغاوت کا شبہ ہوا - اور حقیقت
مین بہی وہ باغی ہو گیا - اور نذرانہ معمولی بہیجنا موقوف کیا - اور کچھ ایسے فساد کرناٹک
مین بہی برپا ہوئے - ان سب جہگڑون کے رفع دفع کرنیکے واسطے ۱۲ ۱۳۱۲ء مین ملک کافور
روانہ ہوا - اور دیوگڈہ کے راجہ کو قتل کیا - اور تمام مہاراشٹر اور کرناٹک پر چڑہائی کی

اور بعد اسکے جن راجاؤن نے خراج دینا قبول کیا۔ ملک ونکا اونکو حوالہ کیا۔ اور سب طرح سے
ان کامون سے فارغ ہوکر دلی مین واپس آیا۔ اور سارے دکہن مین وہ رعب داب بیٹھا آیا کہ
کسی کو سرکشی کا یارا مدت تک نہوا۔ سب اجاباج گزار اور تابعدار ہوگئے *

ملک کافور کی حکمتین

عیاشی اور تماش بینی کے مارا مار سے علاءالدین نہایت ضعیف اور ناتوان ہوگیا۔ اور سخت
امراض مین مبتلا ہوا۔ بی بی اوسکی ملکہ جہان کچہہ اپنے میان کی بیمار داری نہ کرتی۔
خضر خان اوسکا بیٹا خبر نہ ہوتا کہ باپ پر کیا گذر رہا ہے۔ شب روز اپنی محلس آرائی مین
مصروف رہتا۔ اور شراب پیتا۔ ناچ گانے اور چوگان بازی اور ہاتہیون کی لڑانے
مین مصروف رہتا۔ اس بیماری کی حالت مین بادشاہ نے دکن سے ملک کافور کو اور گجرات سے
الغ خان کو بلایا۔ یہہ دونو بہت جلد آن موجود ہوئے۔ ملک کافور جیسا لائق تہا ویسا ہی مکار
اور دغاباز تہا۔ بادشاہ کا مزاج بیماری مین چڑچڑا ہوہی رہا تہا۔ بات بات پر غصہ اور
غضب موجود تہا۔ اوسنے ملک کافور کو خلوت مین بلایا۔ اور بی بی بیٹے کی بے پروائی
کی شکایت کی۔ ملک کافور کو خود بادشاہ ہونیکا خیال تہا اوسکو یہہ موقع خوب ہاتہہ لگا
کہ جنکو وہ اپنا رقیب اور حریف سمجہتا تہا اونکو برباد اور خراب کرے۔ اوسنے عرض
کیا کہ حضور کی جان کے خواہان یہہ اور الغ خان بیشک ہین۔ اس اثنا مین والدہ خضر خان
نے بادشاہ سے کہا کہ آپ اجازت دیجئے کہ شادی خان کی شادی الغ خان کی بیٹی سے
کی جائے۔ اسپر ملک کافور کو اور موقع ملا کہ بادشاہ کا دل بی بی بیٹون سے برا کرے
بادشاہ نے احتیاطاً خضر خان کو امروہہ کو سیر و شکار کے واسطے رخصت کیا۔ اور کہا
کہ جب مین اچہا ہون گا بلا لون گا۔ اس شاہزادہ نے یہہ منت مانی کہ اگر باپ اچہا ہوجائے تو

حضرت نظام الدین کی خدمت مین دہلی ننگے پانون جائے - جب اوس نے باپ کی کچھہ صحت کی خبر سنی - تو وہ بغیر بلائے امروہہ سے پیادہ پا روانہ ہوا - جب وہ یہان پہنچا - ملک کافور کو ایک بہانہ ہاتہہ آیا - بادشاہ کو یہہ سمجھایا کہ دیکھئے خضر خان بغیر حضور کی اجازت کے یہان چلا آیا - اسکے ارادہ کچھہ اوسکا اور معلوم ہوتا ہے - علاءالدین گو سنگدل اور درشت مزاج تہا - مگر اپنے اہل وعیال کو دل سے چاہتا تہا - ملک کافور کی اس بات پر کچھہ خیال نہ کیا بیٹے کو بلا یا گلے لگایا - گہر مین جانیکو اور بہنون سے ملنے کو کہا - یہانتک تو خیر گذری - مگر آگے چلکر بہت بگڑی اور ملک کافور کی بن پڑی - خضر خان گہر مین جاتے ہی عیش وآرام مین ہمہ تن مصروف ہوا - اپنے یار دوستون کا جدا ہی ایک دربار جمایا - اسپر ملک کافور نے بادشاہ کی کان خوب بہرے اور دلپر اوسکے اس امر کو منقش کر دیا - کہ خضر خان اس فکر مین ہے کہ شادی خان برادر اور امراؤ کے ساتہہ سازش کرکے حضرت کا کام تمام کرے - غرض اس اپنی شیطنت او حکمت سے خضر خان اور شادی خان کے لئے حبس دوام کا حکم دلوا دیا اور قلعہ گوالیار مین بہجوا دیا - خضر خان کی ماکو بہی محل سے نکلوا دیا - اور پرانی دلی کے اندر قید مین ڈلوا دیا - الغ خان بیچارے کو بیگناہ قتل کرایا - اور بہت سے امراؤ کو ذلیل اور خوار کرکے بری گت سے اس دنیا سے رخصت کرایا +

گجرات کی بغاوت اور چتور گڈہ کی نکل جانیکا حال

جب یہان یہہ حالات گذر رہے تہے - وہان سب ملک مین غدر مچ رہے تہے - گجرات مین جو صوبہ بن کے جاتا - الغ خان کے آدمی اوسکی گردن پکڑکر بری طرح گلا گہونٹتے - رانا ہمیر نے چتور گڈہ پر قبضہ کیا - رام دیو کے داماد ہرپال دیو نے دکن مین فساد کہڑا کیا غرض اسطرح مسلمانون کی سلطنت بہت جگہہ اکہڑ پکہڑ گئی +

سلطان علاءالدین کی وفات

جب ان بدنظمیون کی توحش خبرین بادشاہ کے کان مین پہنچتین - تو وہ اونگلیون کو دانتون کے تلے دباتا - اس غم اور رنج مین بتا سے کیطرح گہلتا جاتا - اطبا کا علاج کچہہ اثر نکرتا - آخر ان صدمات نے موت کے پاس اوسکو پہنچایا - ۶ شوال ۷۱۶ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۳۱۶ء کو پیمانہ عمر لبریز ہوا بعض کہتے ہین کہ ملک کافور نے زہر اوسکو دیا بیس برس تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہا +

سلطان علاءالدین کی عادتین اور اوسکے عہد سلطنت کی عجیب و غریب باتین اور انتظام ملکی کے ضوابط اور آئین

سلطان علاءالدین کی عجیب عادتین اور اوسکے عہد سلطنت کی نرالی باتین یہ تہین - بدخوی اوسکی خصلت - سخت گوئی اوسکی عادت - بیمہری اور بیباکی ورباخدا ترسی اور خود پرستی اوسکے خمیر - جسوقت سیاست پر آتا نہ اپنے کو پہچانتا نہ پرائے کو جانتا - ملکی معاملات مین جس جرم کا شبہ وہم ظن یقین ہوا - اون سب کے لئے ایک حکم عام صادر ہوا - پہر اوسمین مجرم اور غیر مجرم کردہ اور ناکردہ سب برابر تہے - سیکڑون بیگناہ ایسے قتل ہوجاتے کہ اوسکو خبر بہی نہوتی کہ ہم کس خطا پر مارے جاتے ہین - اوسکی سطوت اور قہر کے روبرو کسی شخص کا مقدور بہی نہتہا کہ وہ اپنے بیگناہ بہائی کیواسطے بہی زبان سے کچہہ کہہ سکتا جس شخص سے وہ ایک دفعہ ناراض ہوا - عمر بہر ناراض ہی رہا جس شخص کو جلا وطن کیا اوسکو وطن مین کبہی آنے نہ دیا جسکو قیدخانہ مین قید کیا اوسکو کہین جانے نہ دیا - مگر یہہ تشدد اور ظلم اوسکا ظلم کاہ تہا - کسی ورظالم اور جفاکار کا مقدور نہتہا کہ کسی مظلوم پر ہاتہہ اوٹہا سکے قزاق اور راہزن راہزنی کے عوض مین رہبری اور حفاظت کرنے لگے تہے - مفسدون کا کیا مقدور تہا کہ فساد کا نام بہی لے - چارون طرف رستے کہلے پڑے تہے +

مسافر بے خوف وخطر سفر کرتے تہے - کاروان کے کاروان اوہراودہر آتے جاتے تہے تجارت کا
بازار گرم تہا - بادشاہ خود سوداگرونکو ہزارون روپیہ نقد اسباب و جنس کے لئے دیتا تہا -
پہلے تو سلطان علاءالدین الف کے نام سے نہین جانتا تہا - مگر تخت سلطنت پر بیٹہکر حرف آشنا
ہوگیا تہا - مگر اس کم علمی پر وہ گہمنڈ تہا کہ کسی عالم کو اپنے روبرو نچہنہ گنتا تہا کسی فاضل کا مقدور
تہا کہ اوسکے آگے زبان ہلاسکے - بس جاہل کے سامنے عالمون کو جاہل اس خوف سے بننا پڑتا تہا
کہ کہین اونکی تحصیل علم بادشاہ کی تحصیل علم سے زیادہ نہ ظاہر ہوجائے - جب سلطنت کی ابتدا تہی
- تو وہ امور ملکی مین صلاح اور مشورہ لیتا - مگر جب سب کام بن گئے تو پہر اوسنے کسی سے
کچہہ نہ پوچہا - جو دل مین آیا وہ کیا - اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ بادشاہ دانا کی رائے ایک
مجمع مختلف الرائے کی رائے پر فوقیت رکہتی ہے اسلئے صلاح اور مشورہ کی کچہہ ضرورت نہین ہے
- یہہ علم کی کیفیت تہی اب مذہب کی یہہ صورت تہی کہ نماز کے لئے کبہی سر نہ جہکاتا -
رمضان کے روزون کے چٹ کرنیسے نہ شرماتا - اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مذہب کو سلطنت کے کامو
سے کچہہ واسطہ اور تعلق نہین ہے - مذہب فقط گہر کی باتین اور دل بہلانے کے ڈکوسلے
اور چوچلے ہین - غرض کسی کام مین شرع اوسکی رہنما نہ تہی کچہہ وہ اپنے احکامات
مین مشروع اور غیر مشروع کا پابند تہا - آغاز سلطنت مین پیغمبری کی سوجہی تہی
جب یہہ بات بن نہ پڑی تو سکندری کی لو لگی +
کیا قدرت الہی ہے کہ جس بادشاہ کے علم اور مذہب کا یہہ حال ہوا اوسکے عہد مین اسلام
کی وہ رونق ہوئی کہ کسی اور بادشاہ دیندار اور عالم کے عہد مین نہوئی ہو جس
بادشاہ کو ذرا رغبت علم کی طرف نہوا اوسکے زمانہ مین وہ عالم اور فاضل جمع ہون
کہ جنکا جواب کہین نہو - جو بادشاہ خود ایسا لامذہب ہوا اوسکی بادشاہی مین مسلمانونکو

وہ پابندی احکام شرعی کی اور اتقا اور پرہیزگاری ہو کہ پہلے کبھی ایسی نہوئی ہو۔ اگر اوسکے عہد کے عالمون اور شیوخ الاسلام اور ہر فن کے ماہر اور ہر علم کے اوستاد اور اور صاحب کمالون کا بیان کیا جائے تو اوسکی اس مختصر کتاب مین گنجائش نہین۔ حضرت نظام الدین اور حضرت امیر خسرو کے حال لکہنے کیواسطے ایک کتاب چاہئے +

گو یہہ بادشاہ شرع کا پابند نہ تہا مگر اوسکے بعض ضوابط اور آئین ایسے تہے کہ جنہونے فسق و فجور کا باب بند کر دیا تہا۔ اونمین سے ایک ضابطہ مسکرات کے باب مین تہا۔ شراب کی بیع و شرا کی سخت ممانعت تہی۔ می خوارون کے واسطے طوق زنجیر اور چاہ زندان موجود تہا۔ شراب کی بدمستی بہی ایسی ہی کہ ہزارون گناہ اوس سے سرزد ہوتے ہین +

دوم وہ ضوابط جنکے سبب سے امیر غریب زمیندار کاشتکار سب برابر ہو گئے تہے زمیندار کے لئے زمین اور مویشی اور ہالی اور کمیرون کی تعداد معین تہی۔ کوئی اوس سے زیادہ رکہنے نہ پاتا تہا۔ ایسے ہی چرواہون کے واسطے بہی چرائی اور ریوڑ کی تعداد مقرر تہی۔ عہدون کی تنخواہین تخفیف مین آئی تہین۔ اراضیات کا محصول زیادہ کیا گیا تہا۔ اونکے تحصیل کا طریقہ جبر و قہر کے ساتہہ تجویز ہوا تہا۔ آخر کار یہانتک نوبت پہنچی کہ ہندو مسلمانون کی جاگیرین ضبط ہوئین۔ اسطرح اوسنے تمام رعایا کا مال چہین لیا۔ یہہ مال و زر ہی سب سے زیادہ دین اور ملک مین فتنہ پردازی کرتا ہے۔ ہواپرست اوسکے سبب سے معصیت مین دست درازی کرتے ہین۔ حریص اور بخیل اور نامرد دولت کی بدولت رباخوار اور دغاباز بنتے ہین۔ مفتری اور متفنی اور مفسد اوسکے بل پر بغاوت اور سرکشی اختیار کرتے ہین۔ مفتی اور مولوی اور متقی ذاکر عابد کے سب اوسکے پہندے مین پہنس کر اپنی عبادت اور پرہیزگاری کو کہوتے ہین۔ غرض سب برے کامون کی اصل دولت ہے۔ جب بادشاہ نے وہ طرح طرح سے رعایا کے پیچہے

چھوڑالی تو اخلاس ور مصیبت کی حالت مین لوگونکو مستیان کہان سے اوٹھتین - بیچارے
خدا خدا نکرتے تو کیا کرتے - بی بال و پر کیونکر اوڑتے +
سوم بطیبان بازاری اور دوکانداروں کے واسطے دغا اور فریب اور جھوٹ کیواسطے وہ سزائین مقرر کین
کہ اونکو سوا راست بازی اور درست کرداری کے کوئی چارہ نتہا - جھوٹ بولنا کم تولنا گویا
جانکا کہونا تہا - چہارم اگر کوئی شخص بی بی کو چھوڑکر دوسری عورت پاس جاتا تو وہ بہی
ایسی مصیبت مین پڑتا کہ ساری زندگی کا مزہ بہول جاتا - غرض یہہ سب اسباب ایسی جمع ہوگئے
تہے کہ جنسے مسلمانون کو اپنے مذہب کی طرف زیادہ توجہ ہوگئی تہی - سوا انکے اولیا رکبار
اور صوفیان با اقتدار کے انفاس قدسیہ کا بہی فیض ایسا تہا کہ ہر وقت اسلام نظر آتا -
سلطان نظام الدین کی ذات بابرکات سے ہزارون مسلمان فیض یاب ہوتے تہے +
خلاصہ یہہ ہے کہ اس پادشاہ کے عہد مین یہہ دس باتین عجیب و غریب تہین کہ کسی اور پادشاہ کے
عہد مین سننے کی مانند نہین آئین - اول غلے اور کپڑے اور اشیاء ضروری کی ارزانی -
دوم ہمیشہ لڑائیون مین فتحیاب ہونا - سوم مغلون کا استیصال - چہارم تہوڑے خرچ مین
بہت سے لشکر کا نہہنا - پنجم متمردون اور سرکشون کو سخت سزا دینا اور اونکا مطیع اور فرمانبردار
رہنا - ششم چارو طرف راہون کا امن و امان - ہفتم بازاری آدمیون کا سچ بولنا -
ہشتم بہت سی عمارتون کا بنا - مسجدین اور مینارے اور قلعے اور حوض ہزارون بن گئے
ستر ہزار معمار اور کاریگر ہر وقت موجود رہتے تہے کہ دو تین روز مین ایک محل کہڑا کر دیتے تہے
نہم عہد علائی کے آخر دس سال مین مسلمان احکام شرعی کے پابند بہت تہے - عبادات اور معاملات
مین نہایت صداقت برتتے تہے - دہم باوجودیکہ پادشاہ کو علم کا خیال نہا نہ دین کا
پاس تہا مگر پہر بہی اولیا رکبار اور بہت سے زبردست عالم اور ہر فن کے باکمال اوسکے عہد مین موجود تہے

ذکر سلطنت شہاب الدین عمر

جب سلطان علاء الدین نے انتقال کیا تو دوسرے ہی روز ملک کافور نے ایک سلطان کا نوشتہ
اس مضمون کا دکھایا - کہ بادشاہ نے شہاب الدین عمر کو ولیعہد سلطنت مقرر کیا اور خضرخان کو
ولیعہدی سے معزول کیا - اس چھہ سات برس کے لڑکے کو گدّا بنا کے تخت پر بٹھایا - اور
تمام کاروبار سلطنت کا اختیار اپنے ہاتھہ مین لیا - اور ملک سنبل کو قلعہ گوالیار روانہ کیا
کہ وہان جا کر خضرخان اور شادی خان بادشاہ کے نور چشمون کو اندھا کر دے - یہہ کافر نعمت
وہان گیا اور اپنا کام کیا - ملکہ جہان کہ خضرخان کی ماتھی اوسکو قید کیا - اور تمام زیور
اور اسباب چھین لیا - سلطان شہاب الدین کی ماسے باوجود خوجے ہونے کے نکاح کیا +
دو چار گھڑی کے لئے اس بادشاہ خورد سال کو بھی تخت پر بٹھاتا - اور تمام ارکان سلطنت کا
سر اوسکے سامنے جھکواتا - اور پھر حرم سرا مین لیجاتا - محل مین اپنے ہمرازون اور جلیسون سے
اس باب مین صلاح اور مشورہ کرتا کہ کیونکر خاندان علائی کا خاتمہ کیجئے - ایک دن مبارک خان
کی مجلس مین چند پائکون کو اس نظر سے بھیجا کہ اوسکو بھی ٹھکانے سے لگائین - مگر مبارکخان
کی نظر جونہین ان پائکون پر پڑی وہ مین اپنے گلے کا ہار مرصع جواہرات کا اونکی نذر کیا -
اور اپنے باپ کے حقون کو جتلانا شروع کیا - اسپر یہہ پائک اپنے آنے پر بڑے منفعل ہوئے
- اور وہان سے ہار لیکے چلے آئے - اور اپنے سردار بشر اور بشیر کے پاس گئے -
اور سارا قصہ سنایا - ملک کافور کو توکوئی اور موقع مبارک خان کے جان لینے کا نہ آیا
مگر جن پائکون کو مبارک خان کے جان لینے کے لئے بھیجا تھا وہی اوسکے لئے پیک اجل بنے
بادشاہ کے مرنے پر پینتیس دن گذرے تھے کہ نہ وہ ملک کافور رہا - اور نہ اوسکا کوئی
مصاحب قتل ہونے سے بچا - سب کارخانہ ملک کافور کا کافور ہوا - شاہزادہ مبارک کو

قید خانہ سے نکالا۔ اور سلطان شہاب الدین عمر کا نائب بنایا۔ مبارک دو مہینہ تک تو
چپ چاپ نیابت کا کام اس نظر سے کرتا رہا کہ سب ارباب سلطنت کو یار بنالے۔ پہر تخت
سلطنت پر خود بیٹہا۔ اور نہایت سنگدلی کا کام یہہ کیا کہ اس ننہے سے بادشاہ کی آنکہونمین
سلائی پہروا کر قلعہ گوالیار مین بہیجدیا۔ اور خضر خان کو قتل کیا۔ تین مہینے کئی روز تک
اس لڑکے نے بہی مزہ بادشاہی کا چکہہ لیا۔ اب اس مبارک خان کا خطاب سلطان
قطب الدین مبارک شاہ خلجی ہوا۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ خلجی

۷ محرم ۷۱۷ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۳۱۷ کو اس بادشاہ نے تخت شاہی پر قدم رکہا
مبشر اور بشیر جنہونے ملک کافور کو گور مین پہنچایا تہا۔ اب اونکا وہ دماغ چلا کہ اپنے
تئین یہہ سمجہنے تہے کہ بادشاہ بنانا ہمارا ہی کام ہے۔ ارباب سلطنت سے مرتبہ ہمارا برتر ہے
غرض ان گستاخانہ حرکات پر اون بادشاہ نے اونہین کو قتل کیا۔ اور باقی اون پالکون کو
ادہر ادہر تتر بتر کردیا۔ اونکا پہرہ بادشاہی توڑ دیا۔ غرض جن لوگونکی بدولت
سلطنت ہاتہہ آئی تہی اول اونہین کو درست کیا۔ اور پہر امیرون کو بقدر مراتب
سرفراز کیا۔ اور اپنے غلامون کو بڑے بڑے عہدے اور منصب عطا کئے۔ ایک تو عمر بروا ہی
حسن نامی تہا۔ اور ہندو سے مسلمان ہوا تہا۔ اور اوسکو بادشاہ کے نائب حاجب ملک
شادی نے پرورش کیا تہا۔ اوسپر بادشاہ کا دل آیا۔ اور اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال
مین اوسکو خسرو خان کا خطاب دیا۔ اور تمام لشکر ملک کافور کا اوسکے سپرد کیا۔ اور آخر
کو وزارت کا منصب اوسکو عنایت ہوا۔ سلطان علاء الدین تو گویا ملک کافور کا دم
بہرتا تہا جو یہہ بادشاہ خسرو خان پر جان دیتا تہا۔ ایک پہر ایک ساعت ایک لمحہ

اوسے جدا ہونا قیامت تہا+

قطب الدین کی بُری بہلی کام

قطب الدین ابہی قید خانہ کی کوٹہر یسے نکلا ہی تہا۔موت کے منہ سے نکل کر ابہی بچا تہا۔آنکہین نکلتے نکلتے ابہی بچی تہین غرض ان سب آفتون کو بہگتا بیٹہا تہا۔اسلئے اول اول خوش خلق اور رحم دل تہا۔تخت شاہی پر بیٹہتے ہی سارے ملک مین فرمان جاری ہوئے کہ قید خانہ سے قیدیونکو رہائی ہو۔اور جلا وطنون کو وطن آنے کی اجازت ہو۔اگرچہ یہہ کام ناعاقبت اندیشی کا تہا۔مگر سلطان علاء الدین کی سلطنت کے بعد تو یہہ کام پرلے ہی درجہ کا اچہا گنا گیا۔سپاہ کو چہہ مہینہ کی تنخواہ کا انعام مرحمت ہوا۔اور امرا اور ملوک کی جاگیرین اور منصب بڑہائے۔مال کے کامون مین کڑے کڑے محصولون کو موقوف کیا۔اور تحصیل محصول کے جو یہہ طریقہ تہے کہ باج گذارون پر جوتیان پڑ رہی ہین لاتین لگ رہی ہین۔کہین قید مین بہیجے جاتے ہین۔کہین زنجیرون مین جکڑے جاتے ہین کہین تختون مین شکنجہ ہوتے ہین۔ان سبکو بکلم موقوف کر دیا۔جو اور قواعد سخت اور تکلیف رسان عہد علائی کے تہے اون سبکو کالعدم کر دیا۔اور ان سب سختیون کو اوٹہا دیا کہ یہہ کرو اور وہ نہ کرو۔یہہ کہو وہ نہ کہو۔یہہ کہاؤ وہ نہ کہاؤ۔یہہ پہنو وہ نہ پہنو۔یہان بیٹہو وہان نہ بیٹہو۔غرض ان قیدون سے خلق کا ناک مین دم آرہا تہا۔اب خدا نے اونکے حال پر رحم کیا کہ اونکو آزادی حاصل ہوئی۔بازاری جو اجناس کے بیچنے مین مجبور تہے اونکے بہی نصیب کہل گئے۔کہ اپنے مال کو خاطر خواہ بیچنے لگے۔نوکر جو اپنی کمی تنخواہ پر رو رہے تہے اونکا بہی اضافہ گنا چوگنا ہو گیا+ محصولون کے کم ہو جانے سے ہندوؤن کے ہان بہی گہی کے چراغ جلنے لگے۔اناج کی

گرانی سے دوکانداروں کے ہاں شادیانے بجنے لگے۔ جن لوگون کے بدن پر پہلے ایک چیتھڑا تہا۔ اب باریک لباس مکلف زیب تن تہا۔ جن آدمیون کے پیر مین ٹوٹی جوتیان نہ تہین۔ اب اون کی رانون تلے گہوڑا ناچتا تہا۔ غرض سب کا نصیب علاءالدین کے مرنے سے کہل گیا۔ زمانہ مصیبت اور نکبت کا ختم ہوا۔ عیش عشرت کا وقت آپہنچا۔ ہر شخص عیش اور نشاط مین اپنی بساط کے موافق مصروف ہوا۔ اس بادشاہ نے ان پہلے کامون کو بوالہوسی اور شہوت رانی اور بیحیائی نے خاک مین ملا دیا۔ جو جو کام اس بے حیا بادشاہ نے بے حیائی کے کیے ہین اونکا بیان کرنا بہی کسی بے حیا کا کام ہے۔ ہمیشہ نشہ مین چور اور بدشرابی سے مخمور رہتا اپنی ساری سلطنت مین جو مردانہ کام لیاقت کا کیا وہ یہہ نیچے لکہا جاتا ہے +

گجرات اور دکن کی مہم

گجرات مین ایک حادثہ عظیم برپا ہوا۔ اور یہہ ملک بادشاہ کے قبضہ سے بالکل نکل گیا۔ وہان عین الملک ملتانی کو سپہ سالار بناکر بہیجا۔ اس جوانمرد منتظم سپہ سالار نے دشمنون کو شکست دی اور نہروالہ اور تمام ملک گجرات کو تسخیر کیا۔ اور سب زمینداروں کو تابعدار بنالیا۔ پہر بادشاہ نے ظفرخان کی بیٹی سے شادی کی۔ اور اوسکو صوبہ دار گجرات کا مقرر کیا اوسنے تین چار مہینہ مین تمام فساد اور جہگڑون سے گجرات کو پاک صاف کردیا اور بہت سا روپیہ وہان تحصیل کرکے بادشاہی خزانہ مین روانہ کیا +

ہرپال کے داماد رام دیو نے اور دکن کے راجاؤن کے ساتہہ اتفاق کرکے تمام مرہٹون کے ملکون پر اپنا تصرف اور قبضہ کر لیا تہا۔ اور بادشاہی آدمیون کو سارے دکن سے مار کر نکال دیا تہا۔ قلعہ دیوگڈہ کا محاصرہ کر رکہا تہا۔ سنہ ۷۱۹ھ (۱۳۱۹ء) جاوسی مین قطب الدین بذات خود بہت سا لشکر لیکر دکن پر چڑہا۔ اور دلی مین ایک ناتجربہ کار کم عمر غلام بچہ

شاہین نامی کو وفا الملک کا خطاب دیکر نائب پنا مقرر کیا۔ ہرپال دیو اور راجاجو
دکن مین جمع ہو رہے تہے وہ بادشاہ سے نہ لڑسکے۔ اور ادہر اودہر بہاگ گئے۔ بادشاہ نے
اپنے آدمی اونکے تعاقب مین روانہ کئے۔ اور وہ ہرپال دیو کو زندہ پکڑ کر لائے۔ بادشاہ
نے نہایت بیرحمی سے جیتے جی کہال وسکی کہچوائی۔ اور دیوگڈہ کے دروازہ پر لٹکوائی
اور یہان کی فرمانروائی ملک یک لکہی کو سپرد کی۔ اب تک تو سلطان کچہہ اپنے ہوش مین تہا
اور سلطان علاء الدین کے زمانہ کے پرانے تجربہ کار سلطنت کے کامون مین کارپرداز اور مشیر کار
تہے۔ مگر اب سوا خسرو خان کے دوسرا کوئی نہ تہا۔ بادشاہ کو اسی بات پر ناز فخر تہا کہ مین
اپنے بڑے کام سب کو دکہاؤن۔ ظاہر ہے کہ جب بادشاہ کا یہہ حال ہو تو کیون نہ سازشونکا
بازار گرم ہو۔ اور فساد نکہڑے ہون۔ سیکڑون کا خون ناحق کیون نہو۔ اور بیگناہ
کیون نہ گردن مارے جائین۔ اسوقت یہی غنیمت تہا کہ کوئی بڑا دشمن مثل مغلون کے
حملہ آور نہوا۔ نہین سلطنت کا کام تمام تہا۔ اب سازش پر سازش ہونے لگی اور آخر کو
نتیجہ یہہ ہوا کہ بڑے بڑے امیر اور مدبر منتظم خاک مین مل گئے +

ملیبار کا فتح ہونا

جب قطب الدین کو برسات کے سبب سے دکن مین توقف کا اتفاق ہوا۔ تو اوس نے
خسرو خان کو ملیبار کے فتح کرنیکے لئے بہیجا۔ اور خود دہلی منزل بمنزل روانہ ہوا۔
خسرو خان نے ایک سال کے اندر سارے ملک کو فتح کرلیا۔ اور دولت وہانکے لوگون سے
زبردستی سے چہین لی۔ اور بہت سی غنیمت دلی بہیجی۔ اوسکا ارادہ تہا کہ اسی
ملک مین بادشاہ سے بغاوت کرکے بادشاہ بن بیٹہے مگر بعض سرداران شاہی نے
اوسکو ڈرایا اور بادشاہ دہلی سے اوسکی نمک حرامی کی عرضیان بہیجدین۔ مگر بادشاہ

اوسپر دل وجان سے فدا تہا۔ کب کسیکی سنتا تہا۔ پادشاہ نے حکم دیا کہ خسرو خان جہان ہو اوسکو پالکی مین بٹہا کر جسطرح جلد ممکن ہو یہان لاؤ۔ سات روز کے عرصہ مین دیوگڈہ سے دلی مین خسرو خان آیا۔ اور پادشاہ کے روبرو گیا تو رو کر عرض کرنے لگا کہ امرا میری اطاعت کو اپنا ننگ سمجہتے ہین اور حضور کی عنایات کے سبب سے میری جان کے دشمن ہو گئے ہین۔ اور میری نمک حرامی کی شکایت کرتے ہین۔ غرض اس لگانے بجہانے پر وہ امیر جو اس مہم مین انعام اور اکرام کی توقع مین بیٹہے تہے گردن مارے گئے۔ یا قید خانہ مین ڈالے گئے

خسرو خان کی اختیارات اور سندہ کا پادشاہ کے دربار مین بہرتی ہونا

اب خسرو خان دلی مین آکر بالکل سلطنت کے کامون کا مالک ہو گیا۔ ہر آدمی کی جان اور دولت اوسکے قبضہ مین تہی جسے چاہے نہال کرے جسے چاہے پامال کرے۔ بہت سے امراء عظام کی گردن اوڑوائی۔ بہت سے رئیسون کو ایسا ذلیل و خوار کیا کہ زندونکو مردون سے بدتر کر دیا۔ باقیون پر ایسا رعب داب بٹہایا کہ اون بیچارون نے دربار سے علیحدہ ہونیکو غنیمت جانا۔ اب اوسکو رات دن یہہ دہن لگی رہتی کہ کسطرح پادشاہ اور خاندان علائی کا کام تمام کرے۔ مگر یہہ سب منصوبے دیکہہ دیکہہ کر خیرخواہ پادشاہ کے دل ہی دل مین جلتے۔ مگر کسی کا مقدور نہ تہا کہ پادشاہ سے خسرو خان کے معاملہ مین بولتا۔ جب پادشاہ یہہ کہتا ہو کہ اوسکے سر کا ایک بال مجہے سلطنت اور پادشاہی سے زیادہ عزیز ہے تو کس کی کم بختی آئی تہی کہ وہ اوسکے ایمان کی نسبت پادشاہ سے کچہہ کہتا۔ غرض خسرو خان کو اب میدان خالی ملا۔ سارے مقربین درگاہ اوسکے اپنے بہائی بند مقرر کرا دئیے۔ محل شاہی سارا سندہ کے پاہیون سے محصور تہا

ساری سلطنت مین اوسیکے آوردی اور رشتہ دار معزز عہدونپر مقرر ہوگئے - جب یہہ سارا کام
پختہ ہوگیا تو اوسنے بادشاہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا +

۱۳۲۱ ؁ سلطان مبارک کا قتل ہونا اور علاءالدین کے خاندانکا بالکل مٹ جانا ۱۳۲۱

پانچوین ربیع الاول ۷۲۱ ؁ مطابق ۲۴ مارچ ۱۳۲۱ ؁ کی رات کو ایک نمکحرام نے سلطان مبارک کو
قتل کیا - کچھہ رات رہی تہی - کہ قاضی ضیاءالدین چوکیدارون کی تحقیقات کے واسطے آئی تہے
خسروخان کے چچا مندل نے قاضی سے ملاقات کی اور کچھہ ادہر اودہر کی باتین کرنے لگا - پان اپنے
ہاتہہ سے قاضی صاحب کو دیا کہ اتنے مین جاہریا پرواری نے ایک تلوار پیچھے سے آنکر منہہ پر اونکی لگائی
اور کام تمام کیا - دو تین آدمی جو اونکے ساتہہ تہے اونہون نے غل مچایا کہ قاضی صاحب
مارے گئے - آدمی تلوارین لیکر قصر ہزار ستون مین بادشاہ کے قتل کے لئے چڑہ آئے خسرو خان
بادشاہ کے ساتہہ سوتا تہا - بادشاہ نے یہہ غل سنکر خسرو سے کہا کہ دیکہہ یہہ کیا ہو رہا ہے
اس کہنے پر وہ اوٹہا اور برآمدہ بام آیا - اور جاکر بادشاہ سے کہدیا کہ گہوڑے چہوٹ گئے
تہے اونکے پکڑنے کے لئے غل مچ رہا ہے - اب جاہریا اور قاتل بادشاہ کے روبرو ہی آگئے
تو اوسوقت وہ سمجہا کہ وقت آپہنچا - محل سرا کی طرف بہاگا - مگر خسرو نے اوسکے بال پکڑے
اگرچہ بادشاہ اوسے نیچے لے آیا - مگر بالون کو نہ چہڑا سکا - جاہریا نے ایک ہاتہہ مین بادشاہ کا
کام تمام کیا - اور اوسکے جسم بے جان کو خسرو خان کی چہاتی سے اوتارا - اور سر کاٹکر
نیچے پہینک دیا - پہر وہ محل سرا مین گہس گئے - وہان جو چاہا سو کیا - اور خاندان علاءالدین
کے پس ماندون کو قتل کرکے اس خاندان کو ملیا میٹ کردیا - گویا مبارک نامبارک
خاندان خلجی کا مقطع تہا - اوسنے چار برس چار مہینہ سلطنت کی - ابن بتوتہ مبارک کے
قتل ہونے کی یون حکایت کرتا ہے کہ خسرو خان نے بادشاہ سے کہا کہ امیر بعض رشتہ دار

اور عزیز مسلمان ہونا چاہتے ہین۔ اوسوقت یہہ دستور تہا جو ہندو اسلام مین آتا وہ پادشاہ کے روبرو جاتا۔ اور حسب حیثیت خلعت پاتا۔ جب پادشاہ نے اجازت اوسکے آنیکی دی تو یہہ عرض کی کہ وہ دنکو آتے ہوئے شرماتے ہین اور اپنے رشتہ مندون سے ڈرتے ہین۔ اسپر رات کو آنیکا حکم پادشاہ نے دیا۔ خسرو خان نے ہندو سپاہیونکو اس فریب سے بادشاہ کی خوابگاہ تک پہنچانا چاہا۔ جب قاضی خان فرحم ہوا تو اوسکا کام تمام کیا۔ اور اسپر غل مچا تو پادشاہ سے خسرو خان نے کہدیا کہ قاضی خان نے اون ہندوؤن کو روکا جو حضور کے پاس آتے تہے اسلئے غل مچا ہے۔ آگے قتل کرنے کی وہ کیفیت لکہی جو پہلے لکہی گئی +

خسروخان کی سلطنت

جب یہہ نمک حرام رات کو اپنے عاشق زار کو قتل کرچکا۔ اور اور خاندان خلجی کے متعلقین کو مارچکا۔ تو صبح کو تخت پر بیٹہا۔ اور ناصر الدین خسرو خان اپنا لقب کہا۔ اور خطبہ مین یہہ نام پڑہوایا۔ اور سکہ مین یہی نام جاری کیا۔ یہہ ایک بڑا داغ اہل اسلام کی پیشانی پر لگا کہ یہہ ہندو بچہ پادشاہ ہوگیا۔ اوسنے دیولدیبی سے نکاح کیا۔ اور بڑے بڑے با عصمت امیرون کی بی بیون کو ہندوؤن کے حوالہ کیا۔ اگرچہ ظاہر لقب اور نام اوسکا مسلمانون کا تہا۔ مگر باطن مین کٹا ہندو تہا۔ مسجد کی محرابون مین بت رکہواتا اور ہندوون سے پجواتا۔ قرآنون کو اوپر تلے رکہہ کر مونڈہے کرسی بناتا اور اون پر ہندوون کو بٹہاتا۔ اگر یہہ خسرو خان کوئی عالی خاندان ہندو ہوتا۔ تو صرورالبسا زبردست راجہ ہوجاتا کہ مسلمانون کو پہر سلطنت کا ہاتہہ آنا مشکل ہوتا۔ مگر ذات اوسکی پرواری اور پروار ایسی قوم ناپاک ہندوؤن کی ہے کہ اونکو گہر تک شہر مین ہندو نہین بنانے دیتے تہے اسلئے ہندو تو اوسکے ساتہہ دینے کو بے عزتی گنتے تہے۔ مگر کیا تعجب کی بات ہے کہ

ایسے بیوفا اور بدوضع اور کمینہ کے ساتھی اور دوست ہزاروں مسلمان تھے۔ خسروخان نے
اپنے کام کے مستحکم کرنے کیواسطے یہی کام کیا تھا کہ اپنے بھائی ہندون کو بڑی بڑی
عہدون پر سرافراز کیا ہو۔ بلکہ اوسنے پرانے امیرون کو عمدہ عمدہ عہدے عطا کئے۔
تاکہ اوس سے راضی رہین۔ سب کو اوسنے راضی کرلیا مگر جونا خان کا اوسکو بڑا کھٹکا تھا
اوسکو امیر آخور مقرر کیا۔ ہش جوناخان کا باپ غازی خان حاکم پنجاب تھا۔ فقط یہی ایک
مسلمان امیر باقی تھا جسکو عزت اور حمیت اسلام باقی تھی۔ جسوقت وہ یہہ باتین سنتا
اوسکی چھاتی پر سانپ لوٹتا اوسکے پاس تین سو سپاہی تھے جسوقت اوسنے لڑنیکا
ارادہ کیا وہ دیبالپور مین تین منزل کے راستہ پر ملتان سے تھا۔ اوسنے حاکم ملتان کشلو خان
کو لکھا کہ میری امداد سپاہ لیکر کرو۔ کشلو خان کا بیٹا خسروخان کے دربار مین تھا۔ اسلیئے
اوسنے غازی خان کو لکھا کہ میرا بیٹا وہان ہے وہ ضرور بادشاہ کی تائید کریگا۔ جب یہہ
جواب آیا۔ تو غازی خان نے جوناخان کو اپنے ارادہ سے مطلع کیا اور لکھا کہ جسطرح ہوسکے
میرے پاس چلے آؤ اور کشلو خان کے بیٹے کو ساتھہ لاؤ۔ یہہ نوجوان بادشاہ سے عجب چالون
کھیلا کہ اوسنے عرض کیا گھوڑے بہت موٹے ہو گئے ہین اگر نہ پھرائے جائینگے تو بیکار ہو جائینگے
اسپر بادشاہ نے حکم اونکے باہر پھرانیکا دیدیا۔ ایک دو روز گھوڑے پھرائے اور پھر شہر
مین آئے۔ تیسرے روز گھوڑے پھرانے ایسے گئے کہ پھر نہ آئے۔ سیدھے باپ پاس لاہور
پہنچے۔ بادشاہ نے ہرچند سوار پیچھے دوڑائے مگر اوسکے گرد کو نہ پہنچے۔ جب یہہ دونو
اپنے اپنے باپ پاس پہنچ گئے تو غازی خان نے اس ارادہ پر کمر چست کی کہ اپنے آقا کا
انتقام اس نمک حرام سے لے۔ جو بہادر فوج اوسکی پنجاب کی سرحد پر پڑی تھی وہ اوسکو
اپنے ساتھہ لیکر دلی کی طرف روانہ ہوا۔ خسروخان کی ٹوٹی پھوٹی فوج اور اوسکے سردار

ناآزمودہ کار ایسے جوانمرد کا کیا مقابلہ کرتے جنہنے بہت دفعہ مغلون کا منہ پہیر دیا ہو-
خسرو خان نے جب دیکہا کہ دولت اور ملک ہاتہہ سے چلا تو اوسنے سارا خزانہ لشکر اور
امیرون مین لٹا دیا- اور تمام اسباب شاہی کو خاک مین ملا دیا- مگر اس سے کیا ہوتا تہا
- غازی خان کو فتح نصیب ہوئی- اور ۲۲ اگست ۱۳۲۰؁ مطابق ۲۳- رجب ۷۲۰؁ ہہ
غاصب بے ایمان جان سے مارا گیا- ابن بتوتہ ایک سیاح ملک افریقہ کا رہنے والا بیان کرتا ہے
کہ جب شکست ہوئی تو خسرو خان فقیرانہ بہیس مین ایک باغ مین جا کر چہپا- وہان تین دن
بے آب و دانہ مقیم رہا- مگر جس وقت بہوک غالب ہوئی تو باہر آیا اور باغبان سے کہا انکو مانگا
- جب اوس پاس کچہہ نہ نکلا- تو اپنے ہاتہہ کی انگوٹہی اوسکو دی کہ بازار مین جا کر کچہہ کہانے کو
لاوے- مگر انگوٹہی پہچانی گئی- باغبان پکڑا گیا- اور پہر اوسکے سبب سے خسرو خان گرفتار
ہوکر پادشاہ غازی خان کے روبرو آیا- خسرو خان نے پادشاہ سے کہا کہ مین بہوکا پیاسا ہون
اوسپر پادشاہ نے اوسے کہانا کہلایا اور شربت پلایا- اور پہر اوسکے گردن وہان اڑا دی
جہان سلطان قطب الدین کو اوسنے مارا تہا- پہر اوسکی تجہیز و تکفین کرائی اور اوسی قبر
مین دفن کیا جسکو اوسنے اپنے لئے بنوایا تہا- یہہ سلطان کا کام نہایت انسانیت
اور آدمیت کا تہا+

غرہ شعبان ۷۲۰؁ کو سب امیر اور شریف مبارکباد فتح کی دینے کو آئے- اور قلعہ دارنے
کنجیان دروازون کی پیشکش کین- غازی ملک سوار ہوا اور شہر مین آیا- جب قصر
ہزار ستون کے پاس پہنچا- تو بے اختیار رونے لگا- اور قطب الدین اور اوسکی اولاد کی
تعزیت کی- بعد ازان باواز بلند یہہ ارشاد کیا کہ اے امیرو اور شریفو مین بہی ایک تم مین سے
ہون- خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مین نے اپنے ولی نعمت کا انتقام ایک بے ایمان سے لیا-

اگر کوئی شخص ہمارے آقا کے خاندان کا باقی ہو - اوسکو لے آؤ اور تخت پر بٹھاؤ - اور سب متفق ہو کر اوسکی خدمت بجالاؤ - اور اگر کوئی باقی نہ رہا ہو تو جسکو لائق جانو اوسکو پادشاہ بناؤ - مین بہی اوسکی فرمانبرداری کیلئے حاضر ہون - میرا مطلب یہان آنے سے فقط انتقام لینا تہا - کچھہ تخت او سلطنت حاصل کرنا مقصود نہ تہا - اس بات کو سنکر سب امیرون نے عرض کیا کہ اب کوئی شخص خاندان خلجی کا باقی نہین رہا - ہم سب کا تو ہی سرتاج ہے تو ہی ہم سب اہل ہند کی سپر بنا رہا ہے - مغلون کو تو نے یہان نہین آنے دیا ہے یہہ تخت او سلطنت تیرے ہی لیاقت کا حق ہے - ہم سب تیرے غلام ہین - یہہ کہکر سب نے غازی خان کا ہاتہہ پکڑا اور تخت سلطنت پر بٹہا دیا - اور غیاث الدین تغلق کا خطاب دیدیا فقط

فصل ششم

خاندان تغلق کا بیان

غیاث الدین تغلق

اگرچہ تغلق کا حسب نسب خوب تحقیق کے ساتہہ نہین معلوم ہوا - مگر تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ملک تغلق غیاث الدین بلبن کا ترکی غلام تہا - اوسنے ہندوستان مین کسی عورت سے شادی کر لی تہی - اوس سے غیاث الدین تغلق پیدا ہوا - بعض کہتے ہین کہ تغلق اصل مین قتلغ ہے - یہہ ہندیون کا تصرف ہے کہ اوسکو تغلق بنا لیا ہے - یہہ پادشاہ سنہ ۱۳۲۰ء مین تخت پر بیٹھا - وہ بڑا حلیم اور سلیم اور عاقل اور کریم تہا - پانچون وقت کی نماز جماعت کیساتہہ پڑہتا - صبح سے شام تک عدالت مین بیٹہا رہتا - مالی اور ملکی

کامون مین مشغول رہتا۔ جو خاندان علائی کی پس ماندہ تہے اونکی نہایت خاطر کرتا جن
لوگون نے سلطان قطب الدین کی بی بی کا نکاح تیسرے روز بعد اوسکے مرنیکے قبل از
عدت کردیا تہا اونکو سزا دی۔ اور اپنے بڑے بیٹے جونا خان کو ولیعہد مقرر کیا۔ اور الغ خان
کا خطاب دیا۔ اور عہد علائی کے امرا کو عہدہا جلیلہ عطا کئے۔ وہ علم و ہنر کا قدرشناس تہا
۔حضرت امیر خسرو کو جو انفراغ اس بادشاہ کے عہد مین حاصل ہوا وہ کسی بادشاہ کے
عہد مین نصیب نہوا تہا۔ جو شخص کوئی بہی کام لیاقت کا کرتا ضرور صلہ اوسکا پاتا۔ جو کوئی
پریشان حال ہوتا بادشاہ ضرور اوسکا پرسان ہوتا۔ اب خسرو خان اور اوس کے
بہائی بندونکے سبب سے جو انتظام ملکی مین خلل پڑ گئے تہے۔ اور کارخانے کے کارخانے
درہم و برہم ہوگئے تہے اون سب کا انتظام کیا۔ خزانہ جسکو خسرو خان نے خالی کردیا تہا
اوسکو بہت خوبی کے ساتہہ معمور کیا۔ رعایا پر جو مطالبے باقیات کے تہے اونکو نہایت
نرمی کے ساتہہ وصول کیا۔ عمال پر تاکید تہی کہ کسیطرح کا تشدد وصول محصول مین نہ
کیا جاوے۔ مغلون کے آنیکے راستے سرحد پر ایسے بند کئے کہ کبہی مغلون نے اوسکے عہد سلطنت
مین اسطرف رخ نکیا۔ عمارتون کے تعمیر کرنے کا اوسکو شوق تہا۔ تغلق آباد اور قلعہ تغلق
اسی کا بنایا ہوا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ ساری سلطنت اس بادشاہ کی ساری برائیون
سے ایسی مبرا تہی جیسے کہ اوسکی تخت نشینی الزام اور تہمت سے معرا تہی +

مہم تلنگانہ

۲ سنہ جلوسی مین حاکم ورنکل نے خراج نہ بہیجا۔ اور بغاوت اختیار کی۔ اور دیوگڈہ
کی طرف مین بہی انتظام ملکی مین طرح طرح کی بدنظمیان وقوع مین آئین۔ اونکی صلاح
اور درستی کے واسطے جونا خان کو   نہ روانہ کیا۔ یہہ ملکون کو غارت اور فتح کرتا ہوا

ورنگل پر پہنچا - یہان راجہ اوس سے بڑی شجاعت اور مردانگی کے ساتھہ ایسا معرکہ آرا ہوا - کہ پہلی نامردی کا دہبہ بہی اوسکا مٹ گیا - آخرکار لڑتے لڑتے تہک گیا - اور ناچار قلعہ ورنگل مین چلا گیا - اب بہی لڑائیان جاری رہین - روز کشت و خون ہوتا رہا - راجہ نے پیغام صلح بہیجا - اور بہت سے ہاتہی اور نقد و جنس دینے کا وعدہ کیا - اور سالانہ نذرانہ بہیجنے کا اقرار کیا - مگر جونا خان نے کسی بات کو قبول نکیا - اور لڑائی کو برابر جاری رکہا - مگر قلعہ فتح نہو سکا - اور برسات کا موسم سر پر آگیا - اور عفونت اور آب و ہوا کی ناسازی سے لشکر مین بیماری کا بازار گرم ہوا - آدمی اور مویشی گہوڑے ہاتہی سب ہی نے اس دنیا سے چلنا شروع کیا - جب سپاہ اس آفت سے تباہ ہونے لگی - متوحش خبرین اوڑنے لگین - ڈاک دلی کی ہر ہفتہ مین دو بار آتی تہی اوسکو بہی برسات نے بند کر دیا - اس سبب سے شیخ زادہ دمشقی اور عبید شاعر نے کہ جونا خان کے مصاحبین مین سے تہے یہہ مضمون تراش کر مشتہر کیا کہ دلی مین ایک حادثہ عظیم برپا ہوا تہا - اوسمین سلطان غیاث الدین تغلق مارا گیا - اور کوئی اور تخت سلطنت پر بیٹہہ گیا - لشکر ایک تو پہلے ہی سے گہبرا رہا تہا - دوسرے یہہ ایک اور طرہ چڑہا - اور ان دونون مفسدون نے یہہ خبر جا کر امراء علائی ملک کل فغان اور ملک کافور اور ملک تگین اور ملک تیمور سے بہی جا کر کہہ دی - اور اوسپر یہہ حاشیہ اور چڑہایا کہ جونا خان تم کو برابر کا شریک سلطنت جانتا ہے - اسلئے ارادہ ہے کہ تم کو قتل کر ڈالے - غرض اس جوڑ توڑ سے یہہ امیر جونا خان سے علیحدہ ہو گئے - اور اپنی اپنی سپاہ کی ٹولیان ہمراہ لیکر اودہر چلدئے - اور جب یہہ حال ہوا تو سپاہ مین بہگی پڑ گئی - جونا خان بہی مضطرب ہوا - اور دیوگڈہ کی طرف چلا - دشمنون نے قلعہ سے نکل تعاقب کیا

غرض بہزار خرابی وہ دیوگڈہ مین پہنچ گیا - اور اس اثنا مین دلی سے ڈاک لگی - اور
پادشاہ کی خیر و عافیت معلوم ہوگئی جو سردار اپنے اپنے سپاہ لیکر بہاگے تہے اوسکا
حال بہی بڑا خستہ اور پریشان ہوا - اونکا اسباب سارا ہندوون نے چہین لیا - مرہٹون نے
ملک تگین کی تو کہال کہچوا کر جونا خان پاس بہیجدی - اور ملک کل افغان اور عبید شاعر
اور ملک کافور اور مفتریون اور متفنیون کو پکڑکر جونا خان پاس بہیجدیا - اوسنے ان سب کے
پابزنجیر دلی مین پادشاہ پاس بہیجا - پادشاہ نے اونکو زندہ گور مین دفن کرایا - اور اون کے
زن وبچہ کو ہاتیون کے پیر تلے کچلوایا - بعد ان سب خرابیون کے جونا خان دلی مین آیا - تو
اوس لشکر عظیم مین سے کل دو تین ہزار آدمیون کو بچا کر لایا - اس لشکر کی بربادی کو ہم
جونا خان کی ناتجربہ کاری پر محمول کر سکتے ہین - مگر اوس جوذر لے پر کہ عہد سلطنت مین
جسکا ظہور رہوا - اس ناکامیابی کو منسوب کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے -

دوبارہ مہم تلنگانہ

چار مہینہ کا عرصہ اس شکست پر گذرا تہا کہ دوبارہ جونا خان لشکر عظیم لیکر دیوگڈہ کے
راستے سے ورنگل پر چڑہا ۱۲۲۳ء ۷۲۳ھ مین اوسنے راستہ مین بیدر کو فتح کیا یہہ شہر بہی بڑی
شان و شوکت کا لیا - اور قلعہ جو راجہ ورنگل سے متعلق تہے اونکو بہی فتح اور مسخر کیا
اور پہر قلعہ ورنگل کو توڑ کر فتح کیا - اور راجہ کو مع زن و فرزند اسیر کرکے دہلی بہجوایا -
اس راجہ کو تہوڑے دنون بعد رہائی ہوئی - اور دوبارہ اپنے راج پر بحال ہوا - اور
جونا خان نے ورنگل مین اپنے معتبر سردار مقرر کئے - اور اوسکا نام سلطان پور رکہا -
اور جاج نگر مین گیا - اور وہان کے راجہ سے چالیس ہاتہی لیکر پادشاہ پاس بہیجے - پہر
وہان سے ورنگل مین چلا آیا -

مہم بنگالہ

سنارگانو اور لکھنوتی سے وہانکے حاکمون کی شکایت مین عرائض آئین - اور لکھنوتی سے
بعض امیر آئے - اور حاکمون کے جور و ظلم کی شکایت کی - ساری پریشانی اور ابتری کا
بیان بادشاہ سے کیا - اسپر بادشاہ کا ارادہ لکھنوتی پر چڑہنے کا مصمم ہوا - وزیر محل سے
جونا خان کو بلایا - اور تمام کاروبار سلطنت اوسکو دلی مین سپرد کرکے آپ لکھنوتی کو
روانہ ہوا - یہان بنگالہ مین سلطان غیاث الدین بلبن کا بیٹا ناصر الدین بغرا خان فرمانروا
تہا - چالیس برس سے برابر وہی حکومت کرتا تہا - خلجیون کے عہد مین کچہہ اوسکی سلطنت مین
تغیر و تبدل نہین ہوا - وہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کی قوت نرکہتا تہا - اسلیئے بادشاہ
کی خدمت مین ترہت مین حاضر ہوا - اور بہت سے تحفے تحائف نذر کیئے - سلطان تغلق نے
اوسکو کلغی اور چتر عنایت کیا - کیا شان کبریائی ہے کہ خاص اولاد اپنے باپ کے خانہ زاد
غلامون کی اولاد سے کلغی اور طرہ کی اجازت حاصل کرے - بعد اسکے سنارگانو (یعنے ڈہاکہ)
کے فسادون کا تصفیہ کیا - اور اوسکی حفاظت و حراست ملک ناصر الدین کے حوالہ کی -
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈہاکہ پہلے صوبہ بنگالہ مین داخل تہا - پہر بادشاہ نے واپس
ہوتے وقت ترہت کو فتح کیا - اور وہان کے راجہ کو گرفتار کرکے اپنے ساتہہ دلی لایا -
یہہ سب کام اوسنے سنہ ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ء (۷۲۴ و ۷۲۵ھ) کے درمیان کیئے +

بادشاہ کی وفات

اب ترہت سے چند منزل طے کرکے بادشاہ نے لشکر کو چہوڑ دیا - اور جریدہ خود دلی کیطرف چلا
جب جونا خان نے سنا کہ قریب آپہنچا ہے - تو اوسنے افغان پور مین کہ تغلق آباد
سے تین چار کوس تہا - ایک چوبی محل اس نظر سے تیار کرایا - کہ بادشاہ رات کو وہان آرام کرے

اور صبح شاہانہ جلوس کے ساتہہ تغلق آباد مین آئے۔ اور شہر کو آراستہ پیراستہ دیکہہ
۔ غرض بڑی خوشی پادشاہ کے آنیکی یہان ہورہی تہی کہ پادشاہ آپہنچا۔ اور اوسی
چوبی محل مین شب باش ہوا۔ دوسرے روز جونا خان اور اور امراء پادشاہ کی ملازمت سے
سرافراز ہوئے۔ اور پادشاہ کے ساتہہ کہانا کہانے بیٹہے۔ جب کہانا تناول کرچکے
توسب امیر اس جلدی مین کہ پادشاہ سوار ہونیکو ہے بغیر ہاتہہ دہوئے باہر نکل آئے
۔ جونا خان اپنی نذر اور پیش کش کی درستی مین باہر جاکر مصروف ہوا۔ کہ اتنے مین چہت
چوبی محل کی گری۔ اور پادشاہ اور اوسکے پانچ رفیق دب کر مرگئے۔ یہہ واقعہ ربیع الاول
۷۲۵ھ مطابق ماہ فروری ۱۳۲۵ء مین واقع ہوا۔ اب اس واقعہ پر مورخ مختلف رائے
لگاتے ہین۔ بعض مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ مکان نیا تہا۔ ہاتہی گہوڑے جو دوڑے
اوسکے صدمہ سے گر پڑا۔ حاجی محمد قندہاری یہہ لکہتا ہے کہ بجلی مکان پر گری۔ اوسکے
صدمہ سے یہہ حال ہوا۔ بعض مورخ یہہ رائے دیتے ہین کہ اس نئے مکان کا بے ضرورت بنانا
اور پہر اوسکا اوسوقت گرنا کہ جونا خان باہر ہو۔ اور اوسکا چہوٹا بہائی کہ پادشاہ کا
بہت لاڈلا تہا اندر ہو۔ اسسے ضرور گمان ہوتا ہے کہ جونا خان نے یہہ مکان باپ کے
کام تمام کرنیکے لئے بنایا تہا۔ ابن بطوطہ سیاح افریقہ بہی اسی امر کی تصدیق اور
تائید کرتا ہے۔ مگر یہہ امر عقل سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ جونا خان دستر خوان پر
موجود تہا۔ یہہ کرامت اوسمین کہان سے آئی تہی کہ جسوقت وہ وہان اوٹہکر باہر آئے
اوسیوقت مکان گرجائے۔ سب سے زیادہ لطیفہ صدر جہان گجراتی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے
کہ جونا خان نے ایک طلسم بنایا تہا۔ جسوقت اوسکو توڑا۔ اوسیوقت مکان گر پڑا۔ غرض کچہہ ہی
ہوا ہو پادشاہ نے اب چار گز زمین کے اندر آرام کیا۔ اور چار سال کچہہ مہینے پادشاہی کی +

قلعہ تغلق آباد

اس بادشاہ کی یہہ یادگار دلی کی قریب موجود ہے۔ اوسکی متانت اور استحکام کا
شہرہ خاص و عام مین ہے۔ یہین اوسکی قبر ہے۔ ایک ضمیمہ مین اہل اسلام کی عمارتونکا
ذکر کرینگے وہان اس قلعہ کا حال مفصل لکھینگے +

سلطان محمد تغلق کی سلطنت کا بیان

جب کہ غیاث الدین تغلق اس جہان سے وداع ہوا۔ تو سوم کے بعد تغلق آباد مین جونا خان
بڑا بیٹا اور ولیعہد اوسکا مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوا۔ اور سلطان محمد شاہ اپنا خطاب رکھا
چہلم کے بعد تغلق آباد سے دلی مین آیا۔ اور پرانے بادشاہون کی تخت گاہ پر جلوس فرمایا
اور یہہ اجلاس اس جاہ و جلال اور شان و شوکت کی ساتھہ تہا کہ وہ کسی اور تخت نشین کو
نصیب نہوا۔ سونے چاندیکا مینہہ برسادیا۔ غریب مفلسون کو مالامال کردیا۔ عمر بہرکی ڈہونڈون
سے اونکو انفراغ ہوا۔ رفقاء اور امراء کو بڑے بڑے جاہ و منصب دیئے علماء اور فضلاء
کے بڑے بڑے وظیفے مقرر کئے +

سلطان محمد شاہ تغلق کی عادات

یہہ بادشاہ عجائبات روزگار سے تہا۔ اوسکی ذات جامع اضداد تہی۔ بہلائیان برائیون
پر پردہ ڈالتی تہین۔ اور برائیان بہلائیون کو خاک مین ملاتی تہین۔ فیاض ایسا
کہ روپیہ کو ٹہیکری سمجہتا تہا۔ عالمون اور فاضلون کو لاکہون روپئے دیدیتا۔ یہی سبب تہا
کہ جیسے اوسکی سیاست اور محامد مین دفتر کے دفتر سیاہ ہوئے ہین ایسے کسی اور بادشاہ کے
نہین۔ اس سخاوت کا حال سنکر سب اطراف کے صاحب کمال اوسکے دربار مین آتے۔ اور اپنے
آرزو سے زیادہ دولت پاتے۔ ایک ایک دن کا خرچ اوسکا اور بادشاہون کے برسونکی خرچ سے زیادہ تہا

محتاجون کے واسطے محتاج خانے ۔ بیمارونکے واسطے شفاخانے ۔ مسافرونکے واسطے مسافرخانے بنوائے ۔ اسلام اوسکو وراثت مین ہاتھہ لگا تہا ۔ پانچون وقت کی نماز پڑہتا تہا ۔ کبہی رمضان کے روزے ناغہ نکرتا ۔ نشہ کو کبہی نہ چہوتا ۔ حرام کاری سے کوسون بہاگتا ۔ قماربازیکے پاس کبہی نہ جاتا ۔ مگر باوجود اس طاعت شریعت کے پاک اور مقدس بہائیونکا خون کرنا اوسکا پیشہ تہا ۔ کوئی ہفتہ جاتا ہوگا کہ جسمین کوئی مولوی مفتی قاضی صوفی قلندر قتل نہوتا ہو ۔ مسلمان کے مارنے کا اوسکو اتنا بہی افسوس نہوتا کہ جتنا پانون تلے چینوٹی کے پس جانیکا ہوتا ہے ۔ فرعونی اور نمرودی ارادون سے بہی اوسکا دماغ خالی نتہا ۔ حضرت سلیمان کیطرح چاہتا تہا کہ پیغمبری اور سلطانی دونو اوسکی ذات مین جمع ہوجائین ۔ شیرین گفتار ایسا کہ منہ سے پہول جہڑتے تہے اوسکی باتون سے کبہی دل نہ بہرتا ۔ خوش نویس ایسا کہ جسکو اوستادان خط اوستاد کہتے تہے ۔ زبان عربی فارسی مین ایسا منشی تہا کہ اور دبیر اوسپر رشک کرتے تہے غرض اپنے وقت مین تحریر و تقریر مین بےنظیر تہا ۔ بعد مرنیکے بہی اوسکا کلام یادگار روزگار رہا ۔ فارسی شعر خود خوب کہتا ۔ اور متقدمین کے اشعار کو خوب سمجہتا ۔ قوت حافظ اوسکی ایسی قوی کہ جوبات کہ ایکدفعہ سن لے عمر بہر یاد رہے ۔ اشعار ہزارہا یاد تہے ۔ کتابین کی کتابین برزبان تہین ۔ معقولات مین منطق اور الہیات اور طبعیات اور ریاضیات سے طبیعت کو خوب لگاؤ تہا ۔ خصوصاً فن طب مین کمال تہا ۔ مریضونکا علاج کرتا ۔ اور تشخیص امراض مین اطبا سے طالب علمانہ بحث کرتا ۔ اور اونکو قائل کرتا ۔ اکثر صرف اوقات علم فلاسفہ مین کرتا ۔ معقول مولویون کی صحبت مین رہتا ۔ فقہا اور ارباب منقول کو اوسکی مجلس مین بارکم تہا ۔ وہ اونہین منقولات کو معقول جانتا جو عقل کے موافق و فطرت کے مطابق ہوتین ۔ باقی سب منقول کو نامعقول گنتا ۔ اوسکے دل مین معقولی خیالات ایسے بس گئے تہے

کہ کوئی جگہہ منقولات کے لئے خالی نہ رہی - لطیفہ سنجی اور ہزلہ گوئی سے بہی اوسکی صحبت خالی نتہی - ایک شاعر عبید نعیبہ بہی ہزلہ گوئی کے واسطے موجود تہا - باوجود ان علمی لیاقتون کے میدان رزم مین جوانمرد اور شجاع اور فن سپاہ گری سے خوب آگاہ تہا + گو یہہ سب خوبیان اوسکی ذات مین کمال درجہ کی تہین - مگر بہت سی حرکات اور اوسکی عادات ایسی تہین کہ جنسے اوسپر جنون کا شبہ کرنا بیجا نہین ہے - اپنی خود رائی سے عقل مصلحت اندیش کے خلاف مہمون اور کامون اور ارادون کے منصوبے باندہتا - اور اونکے پورا کرنے کے لئے کسی کی صلاح اور مشورہ نہ لیتا - اور رعایا کی تکلیف کا ذرا خیال نہ کرتا اس سبب سے جو جو مصیبتین اور آفتین اور بلائین رعایا کے سر پر اس پادشاہ کی عہد مین پڑین وہ کسی ظالم پادشاہ کی سلطنت مین بہی نہین واقع ہوئین - ان منصوبون اور مہمونکا بیان دو چار صفحون کے بعد آئیگا فقط

مغلون کی حملی روکنی کی عجب تدبیر

تیمور شین خان یا ترمش زین خان ایک بڑا مشہور اور نامور سردار مغلون کا تہا - اوسنے ۷۲۷ھ ۱۳۲۷ء مین ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ کیا - اور بہت سی فوج مغلون کی لیکر پنجاب مین گہس آیا - لمغان سے ملتان تک لوٹ مار کرتا ہوا دلی کے دروازہ پر آپہنچا پادشاہ نے لڑنا مصلحت نجانا - اور اس بلا کو یون ٹالا - کہ بیچ مین لوگون کو واسطہ بنایا اور اونکی معرفت بہت سے جواہرات اور چاندی سونا تیمور شین خان پاس بہجوایا - اور اس بات پر راضی کیا کہ وہ ہندوستان سے جلد چلا جائے - یہہ سردار دلی سے روانہ ہوا - اور گجرات کو لوٹ مار کرتا ہوا اور سندہ اور ملتان مین ہوتا ہوا اپنے وطن مین پہنچ گیا - یہہ ہندوستان مین پہلی ہی دفعہ تہی کہ یہہ تدبیر کام مین آئی - اور ایسی راس آئی کہ پہر مغلون نے

ہندوستان پر حملہ نکیا - حالانکہ مغلون کی لالچی اور طامع اور حریص ہونے سے یہہ امید قوی ہہی کہ یہہ دولت بہر اونسے ہندوستان پر حملہ کرائیگی +

بادشاہ کی عمدہ تدبیرین

اب سلطان محمد تغلق کو ترتیب لشکر کا خیال ہوا - اور اوسکو خوش اسلوبی کے ساتہہ مرتب کیا اور ممالک ہندوستان گجرات مالوہ مرہٹونکا ملک تلنگ کنپلہ دوار سمدر ملیبار لکہنوتی چٹگانو سنارگانو ترہت کو اپنے قبضہ مین لایا - اور خوب وہانکا انتظام و بندوبست کیا - سب راجہ رائے زمیندار باج گزار فرمانبردار تہے - کوڑی کوڑی پیسا پیسا خراج کا ادا کر دیتے تہے - اور ایک دہی باقی نرہتی تہی - بقدر روپیہ خزانون مین آتا کہ باوجود بادشاہ کی شاہ خرچی کے اوسمین کمی نہ ہوتی - کسی متمرد اور سرکش کو طاقت سر اوٹہانے کی نہ تہی - اسوقت دور دراز کے صوبون مین بہی ایسا ہی اچہا انتظام تہا جیسا کہ دارالسلطنت کے قرب وجوار مین - اس بادشاہ نے تہوڑی دنون مین وہ انتظام کرلیا کہ پہلے بادشاہونکے زمانہ مین برسون نہ ہوا تہا - اب یہہ حال تو اوائل سلطنت مین تہا مگر اب بادشاہ نے وہ تدبیرین کین کہ جسسے یہہ انتظام جاتا رہا +

بادشاہ کی نامعقول منصوبون اور تدبیرون کا بیان

بادشاہ نے دل مین تین چار منصوبے ایسے سوچے کہ جسسے ساری دنیا فتح ہوجائے - اور ان منصوبون کے پورا کرنے کے لئے کسی سے کچہہ صلاح اور مشورہ نہ لیا - جو منصوبہ دل مین آیا اوسکو صواب جانا - اوسکا عیب کسی سے نہ پوچہا نتیجہ اسکا یہہ تہا کہ رعایا بربادہوئے - خزانہ خالی ہوا - جگہہ جگہہ بغاوتین اور سازشین ہونے لگین - ابتری پر بدتری اور درہمی پر برہمی بڑہتی چلی گئی - طرفہ یہہ ہے کہ جسقدر انتظام بگڑتا گیا - بادشاہ کا مزاج بہی بگڑتا گیا -

جس کام کو بادشاہ نے چاہا جب وہ نہوا - تو بادشاہ کو غصہ آیا - اور رعایا کو کہیرے ککڑی کی طرح کاٹنا شروع کیا - ساری رعایا اوس سے برگشتہ ہوگئی - اور سوا گجرات کے اور سارا ملک اوس کے ہاتھ سے پہر گیا اور قبضہ سے نکل گیا - اب ان منصوبون کی تفصیل یہہ ہے +

اول نامعقول تدبیر

بادشاہ کا ارادہ ہوا کہ خراسان اور ماوراءالنہر کو فتح کیجئے - اسلئے تین لاکہہ ستر ہزار سوار کا لشکر مرتب کیا - اور بڑے بڑے سردار خراسانی اور ایرانی اس کام کے پورا کرنیکے واسطے نوکر رکہے - ایک ہی سال مین یہہ سپاہ اور سپہ سالار خزانہ کا روپیہ کہا گئے - دوسرے سال مین اونکی تنخواہ بادشاہ نہ دے سکا - اس سبب سے نہ کوئی ملک فتح ہوا نہ کہین سے غنیمت ہاتہہ لگی - گہر کے خزانہ مین بہی پہوٹی کوڑی باقی نہ رہی روپیہ ہی لشکر کو تہامتا ہے جب وہ نہ رہا تو یہہ لشکر بہی متفرق و منتشر ہوا اور بادشاہ کا دوالا نکال گیا +

دوم نامعقول تدبیر

دوبارہ بادشاہ کو یہہ خیال ہوا کہ ملک چین کو فتح کیجے - وہان کی دولت اور غنیمت سے خزانون کو معمور کیجے - اسلئے امرا نامدار اور آزمودہ کار سردار اور ایک لاکہہ سوار اپنے بہانجے خسرو ملک کے ماتحت ۷۳۸ھ مین روانہ کئے - اور حکم دیا کہ اول کوہ ہمالہ پر قبضہ اور تصرف کرین - اور جہان ضرورت ہو وہان قلعہ تعمیر کرین - اور اونمین چہاونی سپاہیون کی ڈالین - جب اسطرح کوہ ہمالہ پر قبضہ ہوجائے تو مجہے مطلع کرین - مین لشکر کمک کو جب بہیجون تو چین پر حملہ کرین - اگرچہ بادشاہ کو عقلمندون نے سمجہایا کہ یہہ منصوبہ نا صواب ہے اور ایک چپہ بہر زمین چین کی ہاتہہ نہ آئے گی - مگر بادشاہ نے ایک نہ سنی - اور لشکر بادشاہ کے حکم کے موافق روانہ ہوا - مگر جب وہ پہاڑون سے گذر کر ہزار دشواری سرحد

چین تک پہنچا۔ تو وہان چین کی فوج بڑی قوی پائی۔ اور اپنی قلت اور زحمت
اور دشمنون کی قوت اور کثرت کے سبب سے مقابلہ نکر سکے۔ چین کی سپاہ نے جب یہہ
اونکی بے سروسامانی دیکھی تو کچھہ اندیشہ نکیا۔ اب لشکر شاہی نے مراجعت کا ارادہ کیا۔
مگر برسات آگئی۔ اور تمام راہین پانی کے تلے ڈہک گئین۔ اِدہر یہہ نیچے راہون کی خرابی دہر
اوپر سے پہاڑیون کی ایذا رسانی سنگ اندازی اور دشمنون کا تعاقب ان سب نے سپاہ کا
کام تمام کرنا شروع کیا۔ جو باقی بچے اونکو فاقون نے مارا۔ اور چینے سے تنگ کیا۔ مگر نصیبو نے
ایک وسیع جنگل آگیا۔ وہان ایک موسلدہار مینہہ برسا اس سبب سے چینی اولٹے چلے گئے
اور یہہ ہندوستانی بچے کھچے اونچی پہاڑون سے اچھے موسم مین نکل آئے۔ مگر سارا دیس
پانی پانی ہورہا تہا۔ اور چہوٹی پہاڑیون پر بن ایسے کہڑے تہے کہ اونسے گذرنا دشوار تہا
غرض اس مراجعت مین ایسی سخت مصیبت پیش آئی کہ پندرہ دن بعد ایک آدمی بہی باقی نرہا
کہ اپنی بپت کہانی سناتا۔ اور اپنا رونا کسی کے سامنے روتا۔ جو فوج جاتی دفعہ جابجا راہون
کی حفاظت کیواسطے چہوڑی تہی اونمین سے بہت سے پہاڑیون کے شکار ہوئے۔ اور جو جان
سلامت لیکر بادشاہ سلامت کے روبرو آئے۔ وہ اس جرم مین کہ شکست کے سبب وہی تہے گردن مارے گئے

سوم تدبیر نامعقول

جب یہہ تدبیرین بن نہ پڑین۔ اور خزانہ مین کچھہ باقی نرہا۔ تو اونسے اور راہ دولت بڑہانے
کے نکالی۔ مگر بقول شخصی کہ اونٹ کی کوئی کل سیدہی نہین وہ جو چال چلا بہت ہی
بری چلا۔ جب اونسے یہہ سنا کہ چین کے اندر زر جاد چلتا ہے (جاد ایک کاغذ کا ٹکڑا ہوتا ہے
اوسپر نام اور لقب بادشاہان چین کا منقش ہوتا ہے) تو اونسے یہہ ارادہ کیا کہ مین بہی
بجا اس کاغذ زر کے تانبے کا سکہ چلاؤن۔ چنانچہ دارالضرب مین تانبے پر سکہ لگا۔

مگر ایسے سکون کا چلنا سلطنت کے اعتبار اور استقلال پر موقوف ہوتا ہے - بہلا اس دوالیہ پادشاہ کا یہہ سکہ کیونکر چلتا جسکی سلطنت کا اعتبار ایک دن کا بہی نتہا - اسلئے کوبگیا نہ ملکون کے لوگون نے تو ہاتہہ بہی نہ لگایا - اپنے ملک والون نے بہی اوسکے استعمال مین پہلوتہی کی اس سبب سے تجارت اور داد وستد مین خلل پڑا - روز بروز اور افلاس رعایا کا بڑہا - اگرچہ پادشاہ کا قرض ادا ہوگیا - مگر اسیقدر آمدنی مین گہاٹا پڑا - محاصل شاہی سب غیر منتظم ہوگئی - غرض یہہ تدبیر بہی زوال دولت مین معاون ہوئی -

چہارم نامعقول تدبیر

اب روپیہ کے لئے جبر و تعدی پادشاہ کی طرف سے تحصیل محصول مین وقوع ہونے لگے - نئے ابواب کا بار ایسا رعایا کے سر پر رکہا کہ جسکے سبب سے اوسکی گردن سیدہی نہوسکتی تہی - اور کمر ٹوٹی جاتی تہی - غریب کاشتکار کہیت چہوڑ چہاڑ بہاگ گئے - آسودہ حال رعایا نے سرکشی پر کمر چست کی - غرض ایسا ملک برباد ہوا کہ کبہی کسی ظالم پادشاہ کے عہد مین بہی نہین ہوا - دوآبہ کے ملک پر دس یا پانچ فیصدی محصول کا اضافہ کیا - اور اس محصول کو ایسے کڑے طور سے وصول کیا کہ سارا ملک غیر آباد ہوگیا - اور اس زیادہ ستانیکے سبب سے کاشتکارون نے کاشت سے ہاتہہ اوٹہایا - اور اللہ میان نے مینہ نہ برسایا - اس سبب سے ایسا ایک قحط عظیم پڑا کہ آدمی آدمی کو کہانے لگا - گہر کے گہر خاندان کے خاندان ملیامیٹ ہوگئے - سب کاروبار پادشاہی معطل ہوگئے - +

پنجم نامعقول تدبیر

جب سے پادشاہ کی اس تدبیر سے کہ دلی سے دارالسلطنت دیوگڈہ مین منتقل ہو رعایا کو تکلیف پہنچی ایسی کسی اور تدبیر سے اونپر مصیبت نہین پڑی - یہہ ارادہ فی نفسہٖ برا نہ تہا اگر اوسکو وہ

معقول طور پر کام مین لاتا۔ لیکن جسوقت اوسکے دل مین یہہ ارادہ ہوا۔ ایک لادہند حکم دیدیا کہ سب اہل دہلی دیوگڈہ کو روانہ ہون اور وہان جاکر بسین۔ بیچارے پہلے ہی مصیبت کے مارے گہبیر رہے تہے۔ اب یہہ اور آفت پر آفت آئی۔ گو اسوقت بادشاہ نے اونکے مکانات کی قیمت خزانہ شاہی سے ادا کی مگر وطن سے جلاوطن ہونا کسکو گوارا ہوتا۔ اسطرح دلی برباد ہوئی۔ مگر دولت آباد آباد نہوا۔ ان مصیبت زدون نے وہان جاکی گورستان کو آباد کیا۔ بادشاہ نے سب طرح کے صاحب کمال آباد کئے۔ اور دیوگڈہ کا نام دولت آباد رکہا۔ اور یہہ قلعہ جو اب وہان موجود ہے۔ اسی بادشاہ نے اوسے تعمیر کرایا تہا۔ اس شاندار عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا اولوالعزم تہا۔ اس قلعہ مین سوا ایک راستہ کے دوسرا راستہ نہین کہا گیا اور یہہ راہ اس راہ سے بنائی ہے کہ ایک پہاڑ کا ٹکڑا ۱۸۰ فٹ کا پہاڑ مین عمود وار اور ہموار کاٹا ہے۔ اور اوسکے عین وسط مین ایک چکردار راہ بنائی ہے۔ قلعہ کے گرد ایک خندق عمیق بنائی ہے۔ اور یہہ بہی پہاڑ مین سے کاٹی ہے۔ غرض بادشاہ کبہی دہلی سے دیوگڈہ جانی کا حکم دیتا اور کبہی دیوگڈہ سے دہلی آنے کا اس حرکت سے رعایا کا رہا سہا دم بہی نکل گیا+

بغاوتین اور ظلم وستم کی باتین

جب رعایا کا بادشاہ کے ہاتہہ سے ناک مین دم آیا۔ تو اونسے جابجا بغاوتین برپا کین اور جہگڑے فساد کہڑے کئے۔ تفصیل اونکی نیچے لکہی جاتی ہے+

مالوہ کی بغاوت

سب سے پہلے بغاوت مالوہ مین بہاء الدین نے اختیار کی۔ یہہ باغی بادشاہ کا بہتیجا تہا اور کرشاسپ اوسکا لقب تہا۔ جب اوسنے چچا کے سب کاروبار کو بگڑتے ہوئے دیکہا۔

تو اوسکا ارادہ ہوا کہ خود پادشاہ بنجاؤن - اسلئے امرا دکن کو اپنے سے متفق کرنا چاہا - جو اوسکے ساتھہ شریک ہوئے وہ بچ گئے - اور جو مخالف ہوئے وہ ٹہکانے لگائے گئے - پادشاہ نے ۱۳۳۹ سنہ ۷۳۹ مین اس بغاوت فرو کرنیکے لئے تیاری کی - اور باغی کا پیچہا دکن تک چہوڑا اور اوسکو گرفتار کیا اور جیتے جی کہال اوسکی کہچوائی +

ملتان کی بغاوت

ملک بہرام ایبہ جو پادشاہ کا نہایت رفیق تہا - اور اوسکی تخت نشینی مین بڑا ممد و معاون تہا - ملتان مین بغاوت شروع کی - پادشاہ اوسوقت دیوگدہ مین تہا - فوراً لشکر لیکر ۱۳۳۹ سنہ ۷۴۰ مین ملتان کو روانہ ہوا - بہرام نے پادشاہ سے مقابلہ کیا - مگر شکست کہائی اور مفت جان گنوائی +

بادشاہ کا دلی مین رہنا اور رعایا کا سزا دینا

اس مہم سے فارغ ہوکر پادشاہ دلی مین آیا - اور دو برس رہا - چونکہ ان دنون دوابہ مین تحصیل خراج مین جبر اور قہر بسبب سے ہوتا تہا - اسلئے وہان کے ہندو کاشتکارون نے زمین کا تردد چہوڑکر تمرد اختیار کیا - گہرون کو آگ لگادی کہلیانو نکو پہونکدیا - اور بستی کو اوجار جنگلون مین چلے گئے - اسپر حکم شاہی نازل ہوا کہ فوجدار اور سردار جہان ان کاشتکارونکو پائین قتل کرڈالین - چنانچہ اونہون نے کسی مقدم کو گردن سے مارا - کسیکو اندہا کیا - کسیکو زندہ زمین مین دفن کیا - غرض ان بیچارون کو جنگل مین بہی بسنے نہ دیا پہر پادشاہ برن مین شکار کہیلنے کے لئے آیا - اور سارے صوبہ برن کو بیچراغ کیا - ہزارون ہندوؤن کے سر کٹوائے اور قلعہ برن کے کنگرون پر لٹکوائے +

بنگالہ کی بغاوت

انہین دنون مین ایک اور ہنگامہ بنگالہ مین برپا ہوا - بہرام حاکم سنارگانو نے انتقال کیا
سنہ ۷۴۱ہجری مین فخرو اوسکے لشکر نے بغاوت اختیار کی - اور لکھنوتی کے حاکم قدرخان کو
قتل کیا - اوسکے زن و بچہ کے ٹکڑے اوڑائے - خزانہ لکھنوتی پر قبضہ کیا - غرض سنارگانو
اور چٹگانو اور لکھنوتی پر فخرو کا ایسا قبضہ ہوگیا کہ بادشاہ یہہ ملک وسے پہر لٹانہ لیسکا

قنوج کا برباد کرنا

اسوقت بادشاہ نے قنوج سے لیکر دلمو تک ملک کو تاراج کیا - اور رعایا کا شکار کیا -
رعایا نے خوف اور دہشت سے جنگلون کی راہ لی تو حضرت بادشاہ سلامت کو یہہ سوجھی
کہ شکار کے واسطے جیسے جنگل کو گہیرتے ہین اسطرح جنگل گہیر لئے - اور چارونطرف سے
سپاہی جو آدمی ملے اوسکا شکار کرتے ہوئے بیچ مین گہیر کے آن ملین +

ساحل کارومنڈل پر بغاوت

بادشاہ جب یہہ کام قنوج مین کر رہا تہا کہ ایک سرکشی ملک تلنگانہ مین برپا ہوئی - اسکو
فارسی کتابون مین معبر کی سرکشی لکہا ہے - یہان سید حسن جو ابراہیم فوطہ دار کا باپ تہا
باغی ہوا - اوسنے بادشاہی عمال اور امیرون کو مار ڈالا - اور ساری حکومت اپنے
اختیار مین کرلی - بادشاہ یہہ خبر سنکر دلی گیا - اور وہان سے لشکر مرتب کرکے دیوگڈہ کو
روانہ ہوا - تاکہ وہان سے اس بغاوت کا تدارک کرے - دو چار ہی منزل چلا تہا کہ غلہ
کی گرانی شروع ہوئی - اور قحط کی صورت نظر آئی - راہین سب نہرون کی رہزنی نے
مسدود کردین - خیر جب بادشاہ دیوگڈہ مین آیا - تو ملک مرہٹہ پر ابواب و محصول سخت
جاری کی - اور اونکا مطالبہ سختی سے شروع کیا - احمد ایاز کو اپنا نائب مقرر کرکے دلی
بہیجا - اور خود ملک تلنگ کو روانہ ہوا - جب یہہ نائب دلی مین آیا تو وہان لاہور مین ایک فساد برپا تہا

اوسنے اس فساد کو رفع دفع کر دیا۔ اور سلطان خود ورنگل پر پہونچا۔ تو وبا شروع ہوئی اور بڑے بڑے آدمی اس وبا سے مر گئے۔ بادشاہ خود بہی اس مرض وبائی مین مبتلا ہوا۔ ناچار ملک قبول کو نائب وزیر مقرر کرکے ملک تلنگ کا کام اوسکے سپرد کیا۔ اور خود حالت مرض ہی مین دیوگڈہ مین آیا۔ رستہ مین یہہ اتفاق ہوا کہ ایک دانت اپنا نکلوایا۔ اور بڑی دہوم دہام سے اوسکو دفن کرایا۔ اور ایک مقبرہ بہت تکلف اوسپر بنوایا۔ بادشاہ نے ہرچند علاج کیا مگر تندرست نہ ہوا۔ اسلئے شہاب سلطان کو لقب نصرت خان کا دیا۔ اور ملک بیدر اوسکے سپرد ہوا۔ ادہر دیوگڈہ سے بادشاہ مریض ہی دلی کو روانہ ہوا۔ اور جو دلی کے آدمی دیوگڈہ مین آباد ہو گئے تہے اونکو پہر اپنے وطن مین آباد ہونیکی اجازت دی۔ مگر جنکو دیوگڈہ پسند آگیا تہا وہ وہین رہے۔ باقی اپنے گہر آئے۔ دیوگڈہ سے چلکر بادشاہ دہار مین آیا۔ مرض کے سبب سے کچہہ دنون یہان اقامت کی۔ پہر مالوہ مین ہوتا ہوا دلی کی طرف چلا۔ سارے قصبے اور قرئے اور دہات راہون پر سنسان ویران پڑی تہی۔ غرض بادشاہ دلی مین پہنچا۔ اور اوسکو دیکہا کہ کیا شہر تہا یا اب جنگل ہے۔ قحط نے اور آفت اوٹہا رکہی ہے۔ زمین کہین سبز نظر نہین آتی۔ ہرچند بادشاہ نے زراعت کے آباد کرنے کی طرف کوشش کی اور خزانہ شاہی سے تقاوی دی۔ مگر رعیت کی ہمت ایسی پست اور ضعیف ہو گئی تہی کہ کچہہ کام نہ چلا۔ اور بارش کی کمی نے کمر توڑ دی۔ اناج کی گرانی نے آدمیون اور گہوڑون اور مویشی کا کام تمام کر دیا۔ یہہ خرابیان ہو رہی تہین مگر بادشاہ بہت جلد تندرست ہو گیا

شاہو افغان کی بغاوت

بادشاہ زراعت کی اصلاح کر رہا تہا کہ خبر آئی کہ شاہو افغان باغی ہو گیا۔ اوس نے ایک گروہ افغانون کا جمع کیا۔ اور ملتان کو آنکر لے لیا۔ اور بہزاد نائب کو مار ڈالا

ملک نوا صوبہ ملتان بہاگ کر پادشاہ پاس آیا۔ اسپر پادشاہ اپنا لشکر آراستہ پیراستہ کرکے خود ملتان کی طرف روانہ ہوا۔ اور دو چار منزل ہی چلا تہا کہ ماکی سنا اونی آئی۔ اسّے اوسکو بہت رنج و ملال ہوا۔ اس پاک دامن عورت کا نام مخدومہ جہان تہا۔ اور اوسکی سببسے ہی سیکڑون گہر آباد تہے۔ اور ہزارون آدمیون کی آرام اور راحتسے اوقات بسر ہوتی تہی۔ پادشاہ اپنی ماکا نہایت تابعدار تہا۔ جب ملتان تہوڑی منزل باقی رہا تو شاہو افغان کی عرضداشت آئی۔ اوسمین لکہا تہا کہ مینے بغاوتسے ہاتہہ اوٹہایا۔ اور غاشیہ اطاعت سیر پر رکہا۔ اور جو کچہہ کیا اوسسے پشیمان اور نادم ہوا۔ اب آئندہ توبہ کرتا ہون کہ پہر ایسی حرکت نہ کرونگا۔ اور اپنے افغانون کو لیکر افغانستان کی طرف چلا گیا۔ اور پادشاہ دلی مین چلا آیا۔ اور زراعت کی تدابیر مین مصروف ہوا +

پادشاہ کا سنام اور سامانہ کی متمردونکا سزا دینا

سنام اور سامانہ کی متمردون کی سزا کے واسطے پادشاہ کو وہان جانا پڑا۔ یہان منیا دچوہان وغیرہ سرکشون نے مندل یعنے لڈہیان بنالی تہین۔ اور کوڑی خراج کی پادشاہ پاس نہین بہیجی تہی۔ اور راستے لوٹتے تہے۔ غرض سارے ملک مین ایک ندمچا رکہی تہی پادشاہ خود وہان گیا اور سب گڈہیان توڑ تاڑ کر برابر کین۔ اور اونکی جمعیت کو پریشان اور متفرق کر دیا۔ اور سرغنون کو گرفتار کرکے دلی لے آیا۔ اونمین سے بعض کو مسلمان بنایا بعض کا سر اوڑایا۔ بعض کو امیرون اور دارونکے حوالہ کیا۔ وہ اپنے بال بچون سمیت دلی مین رہنے لگے۔ اور اپنی قدیمی زمینون اور مسکنونسے جدا ہوگئے۔ غرض یہہ شرو فساد رفع ہوا۔ اور امن و امان ہوگیا۔ جسوقت پادشاہ دلی مین آیا تو وہ قحط پڑرہا تہا کہ آدمی آدمی کو کہاتا تہا۔ ہرچند پادشاہنے روپیہ اپنا کنوئن اور تالاب کہودنے کے واسطے اہل زراعت کو دیا

مگر کچھہ نتیجہ نہوا - لعض وبیہ کہا گئے - لعض نے کنوؤن اور نالابون کے کہودنے مین لگایا

خلیفہ مصر کا خلعت

اب دلی مین بادشاہ کے دل مین بیٹھے بیٹھے یہہ ترنگ آئی کہ بغیر اجازت خلیفہ عباسی کے
سلطنت کرنی کسیکو جائز نہین ہے - اب اس اجازت کے فکر مین ہوا - اور مسافرون سے
اوسکو دریافت ہوا کہ حکام مصر نے کسی مصلحت کے سبب سے خاندان عباسیہ مین کسیکو خلیفہ
بنا رکہا ہے - غرض بادشاہ نے غائبانہ اس خلیفہ سے بیعت کی - اور اپنے نام کے ساتھہ اس
خلیفہ کا نام ہی خطبا ور سکہ مین جاری کرایا - ۷۴۴ھ (۱۳۴۳) مین حاجی سعید حرمزی بادشاہ کے
ایلچی کے ساتھہ خلعت اور رایت لایا - اوسکی تعظیم اور تکریم مین وہ مبالغہ ہوا کہ بادشاہ کی
یہہ حرکت ہی مجنونانہ معلوم ہوئی - قصائد بدر چاچ مین بہت سے قصیدے اور شعر اس
خلعت اور اوسکی تعظیم و تکریم کے باب مین لکہے ہین - اس شاعر کا نام اصل بدر الدین ہے
وہ چاچ کا رہنے والا تہا - اور چاچ تاشقند مین ہے - یہہ اس بادشاہ کی عہد مین ستان کے
اندر آیا تہا - جب بادشاہ کو خلعت خلیفہ کی طرف سے آیا تہا - یہہ ایک قصیدہ اوسکی تہنیت
مین لکہا تہا - ان قصائد سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ خلعت کے آنے پر کیا کیا ہوتا تہا چند شعر لکہے ہین

جبرئیل ز طاق گردون البشر گوہان رسید + کز خلیفہ سوی سلطان خلعت فرمان رسید
ہمچنان کز بارگاہ کبریاے لایزال ++ از پئے عز محمد آیت قرآن رسید

کرناٹک کی بغاوت

انہین دنون مین کشنا نائک پسر لدّر دیو کہ ورنگل کے نواحی مین پڑا تہا - جریدہ بلال دیو
راجہ کرناٹک کے پاس آیا - اور کہا کہ تلنگ اور کرناٹک دونون مین مسلمان گہس آئے ہین -
وہ اونکا ارادہ ہے کہ ہم کو اور تم کو دونون کو نیست و نابود کردین - اس باب مین

مشورہ اور فکر کرنا چاہئے - بلال دیو نے سب اعیان سلطنت کو بلا کر مشورہ پوچھا سو یہہ قرار پایا
کہ بلال دیو اپنے ملک کو چھوڑ کر سیاہ اسلام سکے راہ مین اپنا پایہ تخت مقرر کرے - اور معبر
اور دوارسمدر اور کنپلہ کو مسلمانون کے تصرف سے نکال لے - اور کرناٹک و دکن کو مسلمانون کے
قبضہ سے نکال لے - یہہ وقت بڑی فرصت کا ہے ایسا پھر نہین ملیگا - چنانچہ بلال دیو نے ایک
شہر اپنے بیٹے بیجن راے کے نام سے آباد کیا اور اوسکا نام بیجن نگر رکہا - مگر پھر وہ بیجاپور
مشہور ہوگیا - اور یہہ شہر پہاڑون کے اندر گویا سیاہ اسلام کی راہ روکنے کے واسطے بنا -
اور کرناٹک نے بہت سی سپاہ بلال دیو سے لیکر دکن کو مسلمانون سے چہین لیا - اور ملک مقبول
نائب وزیر بادشاہ پاس دلی بہاگ گیا - غرض تلنگانہ اور کرناٹک کے راجاؤن نے باہم
اتفاق کرکے ۱۳۴۴ء سنہ میں دوبارہ آزادی حاصل کرلی - اور کرناٹک کے راجہ بلال دیو نے
ایک ایسے شہر کی بنیاد ڈالی جسکے راجہ بعد بلال بنس کے ختم ہونیکے بہی سولہوین صدی تک مسلمانو سے
لڑتے رہے - خلاصہ یہہ ہی کہ اسوقت سوا گجرات اور دیوگڈہ کے کہین اور امن نہ تہا -
رعایا کا دل بادشاہ سے بالکل منحرف ہوگیا تہا - اور بادشاہ اپنی سیاست کے کامون سے
باز نہ آتا تہا - جسقدر یہہ سیاست بڑہتی گئی اوسیقدر بادشاہ سے رعایا بگڑتی گئی +

بادشاہ کا سرگدواری مین رہنا

دلی مین بادشاہ نے دیکہا کہ جب تک خدا کی رحمت خلق پر نہ نازل ہوگی روز بروز زحمت زیادہ
ہوتی جائیگی اور میری تدبیر کوئی کام نکریگی - اسلئے اوسنے حکم دیدیا کہ شہر کے دروازہ
کہولدے جاوین - جب رعایا اس بنجرسے رہا ہوئی تو افتان خیزان بنگالہ کی طرف
روان ہوئی اور خود بہی بٹیالے اور کنپلہ (ضلع فرخ آباد مین یہہ قصبے ہین) سے ہوتا ہوا
قصبہ کہور کے پاس برلب دریا گنگ خیمہ زن ہوا - اور تہوڑے دنون یہان ٹہیرا -

اور آدمیون کو حکم دیدیا کہ جو پڑے ہے چھپر مزرعہ زمین کے قریب ڈال لین - اس مقام کا نام سرگ دداری (یعنے جنت کا دروازہ) کہا - اب یہان کڑہ اور اودہ سے غلہ آنے لگا اور دلی کی نسبت ارزان بکنے لگا - اسوقت ملک اودہ اور ظفرآباد مین عین الملک صوبہ دار تہا اوسنے اور اوسکے بہائیون نے یہان سطرح سے امن امان کر رکہا تہا - بادشاہ کی خدمت نقد جنس و غلہ و کپڑے لیسے خوب اسوقت کر رہا تہا - اس سبب سے بادشاہ کی دل مین اوسکی جگہہ ہوگئی تہی - اور اعتبار بڑہ گیا تہا - اور اوسکی لیاقت کا یقین ہوگیا تہا +

بغاوتین

اس عرصہ مین چار بغاوتین پے در پے واقع ہوئین اول کڑہ مین نظام بائین نے فتنہ کہڑا کیا - یہہ ایک شخص بہنگڑا اور بیاوہ گو اور ہرزہ کار تہا - اپنے عہدہ کا انصرام نہ کرسکا ۱۳۴۵ع ۷۴۵ھ مین بغاوت اختیار کی اور سر پر تاج لگایا - اوسلطان علاء الدین اپنا لقب کہا - پہلے اسسے کہ بادشاہ کا حکم اس معاملہ مین پہنچے عین الملک اور اوسکے بہائی لشکر لیکر چڑہ گئے - اور اوسکو قید کرلیا - اور سر اوسکا بادشاہ پاس بہیجدیا - اور جو اور شریک اس بغاوت مین تہے اونکو سزا دی - دوسری بغاوت اسی سال مین دکن کے اندر یہہ ہوئی کہ شہاب سلطان جسکو نصرت خان کا خطاب دیکر بیدر مین صوبہ بناکر بادشاہ نے بہیجا تہا - اپنے عہدہ کا انصرام نکرسکا - اور ہزارون روپیہ غبن کرگیا - علانیہ بادشاہ سے برگشتہ ہوگیا - قتلغ خان کے نام حکم شاہی نازل ہوا کہ دیوگڈہ سے جاکر اس بغاوت کا علاج کرے - اور دہلی سے اور امیر بہی اوسکو کمک کو بہیجے گئے - قتلغ خان نے جاکر حصار بیدر کو محاصرہ کیا - اور قول قرار کرکے نصرت خانکو حصار سے باہر لایا - اور بادشاہ پاس بہیجدیا - تیسری بغاوت اسی مہینہ مین یہہ ہوئی کہ علی شاہ نے کہ امیران صدہ سے تہا

اور ظفر خان کار شتہ دار تہا۔ دولت آباد سے گلبرگہ مین محصول سلطانی کے تحصیل کو سطے گیا جب اوسنے دیکہا کہ یہہ ملک عمال و فوج سے خالی ہے تو سب اپنے بہائیون کو کہ منجملہ اونکے حسن کانگوئی بہی تہا جمع کیا۔ اور ۱۳۴۶ھ مین گلبرگہ کے صوبہ دار کو مار ڈالا اور غدر مچا دیا۔ اور لوٹتا مارتا بیدر مین آپہنچا۔ وہان بہی نائب کو مار ڈالا۔ اور سارے ملک کو دبا بیٹہا۔ اسپر بادشاہ نے مالوہ کے لشکر کو بہی قتلغ خان کی امداد کے واسطے متعین کیا۔ جب قتلغخان حوالی بیدر مین پہنچا تو علی شاہ نے پہلے آپ ہی لڑائی شروع کی۔ مگر شکست کہائی اور حصار بیدر مین پناہ لی۔ مگر قتلغ خان نے اوسے اور اوسکے بہائیون کو قول قرار کرکے اس حصار سے نکالا۔ اور سرگ دواری مین پادشاہ پاس لایا۔ پادشاہ نے علی شاہ اور اوسکے بہائیون کو ہندوستان سے نکال کر غزنین بہیجدیا۔ گر یہہ کم بخت اجل گرفتہ بے حکم پادشاہ کے غزنین سے چلے آئے۔ اور پادشاہ کی سیاست مین گرفتار ہوئے۔ اب چوتہی بغاوت یہہ تہی کہ عین الملک کی خدمات پادشاہ کو پسند نہین اور اوسپر بہت کچہہ عنایت تہی۔ قتلغخان کے اہلکارونکی برابر شکایتین پادشاہ سنتا رہا اور جانتا تہا کہ اونکی شہوت ستانی و خود غرضی سے دولت آباد کی آمدنی کم ہوگئی ہے اسلئے اوسکا ارادہ ہوا کہ عین الملک کو مع اوسکے متعلقین کے دولت آباد بہیجدے۔ اور قتلغخان کو یہان بلالے۔ اسپر عین الملک کو طرح طرح کے وہم پیدا ہوئے۔ اور اوسکو یہہ اندیشہ دامنگیر ہوا کہ پادشاہ اپنے اوستاد قتلغخان کو جسنے تمام دکن کا انتظام کر رکہا ہے یہان کیون بلاتا ہے اور مجہے وہان کیون بہیجتا ہے۔ ممکن ضرور یہہ بات ہے کہ مجہے پادشاہ یہان سے یون اوکہیر کر ضائع کرانگا۔ اور یہہ اتفاق کی بات ہے کہ اونہین دنون بعض محرر کہ خیانت کے جرم مین ماخوذ ہوئے تہے اور اونپر قتل کا حکم صادر ہوا تہا وہ

دلی سے بہاگ یہان عین الملک کے سایہ حمایت مین پرورش پانے لگے - یہہ بات بادشاہ کو
شاق گذری اور وہ کچہہ دنون ضبط کئے ہوئے بیٹہا رہا لیکن ایکدن حکم عین الملک کے پاس
بہیجا کہ جو دلی کے آدمی خوف سے بہاگ کر تمہارے پاس چلے آئے ہین اونکو باندہ کر میرے
پاس سرگدواری مین بہیجدو - غرض اس حکم سے اور خطرہ عین الملک کو پیدا ہوا - اور اب
اوسکو کوئی چارہ سوا اسکے نسوجہا کہ بادشاہ سے بغاوت اختیار کیجے - یہہ ارادہ ٹہانکر
بادشاہ سے بظاہر حکم حاصل کیا کہ اوسکے بہائی لشکر سمیت سرگدواری مین آئین - ابہی
یہہ لشکر آنے نہ پایا تہا کہ عین الملک آدہی رات کو چپ چہپاکر بہاگا - اور اپنے بہائیون کے
لشکر مین جا ملا - اور اوسکے بہائی تین چار ہزار سوارون کے ہمراہ قریب سرگدواری کے
اوترے - اور بادشاہ کی تمام ہاتہی گہوڑے جو جنگل مین چر رہے تہے اونکو پکڑکر اپنے
لشکر مین لیگئے - اس بغاوت اور فتنہ کو دیکہہ کر بادشاہ سراسیمہ ہوا - اور سمانہ اور
امروہہ اور برن اور کوئل سے لشکر کو بلایا - اور احمدآباد سے بہی لشکر آپہنچا - غرض
چند روز تو بادشاہ نے توقف کیا - پہر قنوج کی طرف روانہ ہوا - اور وہان اوسکے نواح مین
خیمہ جائے - جس بادشاہ نے بیسون دفعہ مغلون کا منہہ پہیر دیا ہو - اوس کے سامنے
عین الملک جیسے ناتجربہ کارون کی کیا اصل تہی - باغیون نے دریاے گنگ سے بانگرمئو
کے قریب دریا سے عبور کیا - اور اس توقع مین تہے کہ بادشاہ سے لشکر ناراض ہے وہ
ضرور ہم سے آملیگا - غرض جسوقت اس بادشاہ نے غضب مین آکر ایک حملہ کیا سب کے
ہاتہہ پیر چہوٹ گئے تہوڑی دیر مین بہاگ گئے - سیکڑون قتل ہوئے ہزارون
دریا مین ڈوب گئے - جو دریا سے پار ہوئے اونکے ہتیار اور گہوڑے اورون نے چہین لئے
- عین الملک زندہ گرفتار ہوا - مگر بادشاہ نے یہہ کہا کہ اوسکی ذات مین کوئی شرارت نہی

یہہ فقط لوگون کے بہکانے سکہا ہمین آگیا تہا - اوسکو خلعت دیکر مناصب جلیلہ پر سرفراز کیا جب یہہ بغاوت بالکل مٹ گئی تو بادشاہ بہرانچ مین گیا - یہان سلطان محمود کے سپہ سالار مسعود شہید کی قبر تہی - اوران دنون مین وہ ایک زیارت گاہ سمجہی جاتی تہی - یہہ سپہ سالار ۵۵۷؁ھ مین شہید ہوا تہا - بادشاہ نے اوسکی زیارت کی اومجاورون کو بہت کچہہ روپیہ دیا اور خواجہ جہان کو آگے بہیجا کہ جو کچہہ سپاہ عین الملک مین بچی کہچی ہو اوسکو بہی پچہوڑ دے - اور جو لوگ قحط یا بادشاہ کے خوف سے اودہ اور ظفرآباد مین آبسے ہین اونکو بہی وطن کو روانہ کرے - اور خود دلی مین آیا - اور خواجہ جہان بہی ان سب باتون کا انتظام کر کے دلی مین چلا آیا - ان دنون حاجی رجب و شیخ الشیوخ مصری بادشاہ پاس آئے اور خلعت منشور خلیفہ کا ساتہہ لائے - جسکی تعظیم و تکریم نہایت مبالغہ کے ساتہہ کی گئی - اور مخدوم زادہ بغدادی بہی ان دنون مین یہان آئے - وہ بظاہر خاندان عباسیہ سے معلوم ہوتے تہے - بالم تک بادشاہ اونکے استقبال کو گیا - اور تعظیم و تکریم مین اونکی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - اور بہت روپیہ اور انعام دیا - اسی خلعت کی تاریخ بدر چاچ نے یہہ لکہی ہے کہ -

شعر

ہم بہ تاریخے کہ ماہ از مقصد شد افزون ✦ زین سفر ماہ محرم سالق شعبان رسید

سات سو پر ماہ کے عدد یعنے ۴۶ بڑہاے تو ۷۴۶؁ھ ہوئی اور سالق شعبان رجب کا مہینہ ہے سو حاجی رجب اس خلعت کو لائے تہے ✦

دہلی مین بادشاہ کا رہنا اور اوسکی اشغال

اب بادشاہ تین چار برس تک دہلی مین ان اشغال مین مصروف رہا - اول شغل زراعت کی ترقی کرنے کا اور عمارتون کے تعمیر کرنے کا - زراعت کیواسطے اوسنے بہت کچہہ

سوچ بچار کیا۔ اور جو اسلوب اوسنے اختراع کئے اگروہ رعایا کے نزدیک محالات سے نہ ہوتے تو ضرور کچھ نتیجہ ہوتا۔ اوسنے چاہا کہ بیس بیس کوس کے مربعون مین زمین نقش ہو اور اوسکا تردد خزانہ شاہی سے ہو۔ زمین غیر مزروعہ مزروعہ ہو اور مزروعہ زمین کی زراعت کی ادر ترقی ہو۔ مگر یہہ روپیہ جن اہل کارون کے سپرد ہوا۔ وہ کم بخت ایسے طامع اور حریص تھے۔ اور فاقونکے مارے بہوکے بیٹھے تھے۔ کہ اونہون نے اس روپیہ کو خود اوڑا دیا اور تردد زمین کے واسطے خاک ندیا۔ جو کچھہ روپیہ صرف ہوا اوسکا سوان حصہ کیا ہزاروان حصہ بہی وصول نہوا۔ اگر بادشاہ ٹہٹہ کی مہم سے زندہ پہرتا۔ تو ان اہلکارون سے خوب حساب سمجہتا۔ اور ایک کو زندہ نچہوڑتا۔ دوسرا شغل یہہ تہا کہ مغلون پر عنایت بیغایت کرتا۔ اور عطیہا عظمی عطا کرتا۔ جاڑے کے موسم مین تین تین ہزار مغلون کے بادشاہ کے خدمت مین آتے۔ اور خلعت اور گہوڑے اور لاکہون روپے انعام پاتے۔ تیسرا شغل یہہ تہا کہ لشکر کو آراستہ کرے۔ اور محصول ور آمدنی ملک کو بڑہائے۔ چوتہا شغل یہہ تہا کہ سیاست کو ایسا بڑہایا کہ سارا ملک ستیاناس ملایا۔ اور تمام خلق کا دل اوس سے پہر گیا۔ ملک کے ملک اوسکے قبضہ سے نکل گئے۔ پانچوان شغل ان سالون کے آخر مین یہہ تہا کہ مرہٹون کے ملکون اور دیوگڈہ کا خوب بندوبست کرے۔ اوسنے مرہٹونکے ملکون کو چار شقون یعنے چار ضلعونپر تقسیم کیا۔ اور ہر ضلع مین جدا جدا حاکم مقرر کئے۔ اور اونکو حکم دیا کہ بادشاہ سے جو مخالف لڑائے ہو وہ زندہ نہ رہنے۔ آخر سال مین قتلغخان کو مع اہل وعیال دلی مین بلالیا۔ اور عزیز حمار خبیث احمق کو دہار مین بہیجا۔ اور تمام مالوہ اوسکے سپرد کیا۔ قتلغخان کے بلالینے سے دیوگڈہ والون کی بڑی دلشکنی ہوئی۔ وہ اوسکو بادشاہی ستیا کے لئے سپر جانتے تہے۔ اور اوس سے نہایت مانوس تہے

اور بڑے چین اور ارام سے رہتے تہے۔ اوسکے چلے آنے سے اونکا دل ٹوٹ گیا اور ہاتہہ پیر چہوٹ گئے اور اجل کے فرشتے دکہائی دینے لگے۔ غرض اسکا نتیجہ یہہ تہا کہ ہندو مسلمان دونو بادشاہ سے دونون بگڑگئے۔ اور بعض نے علی الاعلان بغاوت اختیار کی۔ قتلغخان کی جگہہ اوسکا بہائی مولوی نظام الدین بہروچ سے دیوگڈہ مین بہیجا گیا۔ مگر یہہ مولانا سیدہے سادہے آدمی تہے۔ ملک کے انتظام کا تجربہ نہ رکہتے تہے۔ جو روپیہ کہ دیوگڈہ مین جمع تہا اوسکو بہی راستون کا بندوبست کرکے دلی نہ بہیج سکے +

ملک عزیز حمار کا دہار اور مالوہ جانا اور بغاوتونکا ہونا

جب ملک عزیز جیسا کمینہ اور رذیل دہار مین بہیجا گیا۔ اور ملک مالوہ اوسکو تفویض ہوا تو اس کم بخت کو بادشاہ نے یہہ صلاح دی کہ جسقدر دہار مین بغاوتین اور شورشین اور فتنے فساد کہڑے ہوتے ہین۔ اوسکی اصل بانی مبانی امیر صدگان ہوتے ہین۔ (امیر صدکا مغلون مین اوس امیر کو کہتے ہین جسکے زیر حکم سو سوار ہون) پس جنکو تو شریر اور فتنہ انگیز دیکہے اونکے دفعہ کرنے مین کوشش کیجیو۔ عزیز جب دہار مین آیا۔ تو اوسنے مشیر کار بہی اپنے تمام رذیل اور ذلیل بہرے۔ اس کم اصل نے کیا کام کیا کہ ستر اسی امیر صدگان کو دعوت مین بلاکر لعنت ملامت علی الاعلان کرنی شروع کی کہ تم ہی سارے فتنہ پردازیون کے سبب اور موجب ہو اور یہہ کہہ سنکر اونکی گردن اوسنے دروازہ کے آگے اوڑادی۔ جب یہہ خبر اور امیر صدگان کے کانون تک پہنچی۔ آگ بگولا ہوگئے۔ اور یہہ سمجہے گئے کہ ہمارا امیر صدگان ہونا ہی باغی ہونا ہے تو سبنے بالاتفاق علم بغاوت بلند کیا۔ بادشاہ کو جب اس عزیز کی اس حرکت کی خبر ہوئی تو اوسکو خلعت مرحمت کیا۔ اور بہت خوش ہوا۔ ضیاء الدین برنی مصنف تاریخ فیروزشاہی جو ستر برس تین مہینے سے بادشاہ کی ملازمت مین رہتے تہے ملک مبارک [illegible]

نہایت تعجب کرتی ہین کہ جنہین بادشاہ کو ہمیشہ رزیل و ذلیل و بدنسل و کم اصل کمینون سے نفرت کرتے ہوا دیکہا تہا۔ اور ہمیشہ ونکی برائی منہ سے اوسکے سنتے تہی۔ مگر اب معلوم نہین کہ کیا ہوگیا تہا کہ اوسنے تمام کنجڑے جولاہے اور ایسے ہی کمینے معزز عہدون پر ممتاز کر رکہے تہے۔ یہہ حرکت بہی منجملہ اوسکی عجیب حرکتون کے ہے +

گجرات اور دکہن کی بغاوتین

انہین دنون مین کہ جو واقعہ وقوع مین آیا مقبل نائب وزیر گجرات خزانہ اور بادشاہ کے خاصے کے لئے گہوڑے گجرات سے لیکر بڑودہ کی راہ سے بادشاہ پاس جاتا تہا۔ کہ اثناء راہ مین بڑودہ کے امیران صدہ نے یہہ سب خزانے اور گہوڑے چہین لئے اور جو تاجر اوسکے ہمراہ تہے اونکا اسباب بہی لوٹ لیا۔ غرض یہہ سب لٹ لٹا کر ملک مقبل نہروالہ مین آیا۔ راستے مین ساری جمعیت اوسکی پریشان ہوگئی۔ امیران صدہ کو جو یہہ دولت خرچ کرنے کے لئے اور گہوڑے سواری کے واسطے حاصل ہوئے۔ تو اونکو بڑی تقویت ہوئی۔ اور بغاوت کی آگ بہڑکانی کا اسباب ہاتہہ آیا۔ اب وہ سپاہ کو جمع کر کے کہمبات پر چڑہ گئے۔ اور بغاوت کا ایک شور غل ساری گجرات مین مچا دیا۔ اور سب رخنے تہ و بالا کر دئے۔ اس خبر کے سننے سے بادشاہ بہت غضب مین آیا۔ اور گجرات پر خود چڑہنے کا ارادہ کیا۔ ہرچند عقلمندون نے معرفت ضیاء الدین برنی کی یہہ پیغام بہیجا کہ گجرات کی شورش دبانے کیواسطے میرا بہیجنا کافی ہوگا مگر اوسنے کچہہ نہ سنا۔ اور خود گجرات پر چڑہنے کا سامان کیا۔ اور دلی کو ملک فیروز اپنے بہتیجے کو سپرد کیا۔ اور خود ۱۳۴۷ء ۷۴۸ھ مین یہان سے روانہ ہوا سیندرہ کوس چلکر سلطان پور مین مقیم تہا کہ لشکر سب جمع ہوجائے۔ کہ اس اثناء مین عزیز حمار کا عریضہ آیا کہ مین امیران صدہ کے دفع کرنے کے لئے لشکر کو مرتب کر کے

روانہ ہوا ہون۔ اسپر بادشاہ کو یہہ خطرہ ہوا کہ یہہ ناتجربہ کار حمار ضرور اس لڑائی مین مارا جائیگا۔ چنانچہ یہہ خطرہ آنکھون کے سامنے آیا۔ کہ جسوقت عزیز باغیون کے سامنے آیا۔ ہاتہہ پیر اوسکے چہوٹ گئے۔ اور گہوڑے سے نیچے گرا۔ اور امیران صدہ کے ہاتہہ سے بہت بری گت سے مارا گیا۔ اب بادشاہ سلطان پور سے ہی روانہ ہوا۔ راہ مین بلاکر ضیاء الدین برنی سے کہنے لگا کہ لوگ یہہ سمجہتے ہین کہ میرے اس سیاست سے یہہ سارے فتنے برپا ہوتے ہین۔ تو بتا کہ متقدمین نے سیاست کی کتنی قسمین لکہی ہین۔ جب اونہون نے بالتفصیل اقسام سیاست کو بیان کیا۔ تو اوسپر بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے زمانہ کے لوگ بہولے بہالے سیدہے سادہے سیچے ہوتے تہے۔ اونکے واسطے یہہ سیاسین کافی نہین۔ مگر اب کے زمانہ مین ایسے شریر اور معند و مفتری لوگ ہین کہ اونکے واسطے ان میری سیاستونکا ہونا واجب ہے اب خدا سے یہہ دعا ہے کہ کیا مجہے اس دنیا سے اوٹہالے۔ یا رعایا کی دلون کو فتنہ و شر سے خالی کردے۔ میرے پاس کوئی وزیر ایسا مدبر نہین ہے کہ اس ملک کو سنبہالے۔ اب بادشاہ گجرات کے متصل کوہ آبو پر پہنچا۔ اور وہان سے شیخ معزالدین کو باغیونکی سرکوبی کے واسطے بہیجا۔ دیوی کے نواح مین لڑائی ہوئی۔ اور باغیونکو ہزیمت ہوئی اور سب پراگندہ اور منتشر ہوگئے۔ ملک قبول اور عمادالملک وزیر ممالک کو بہروج کے امیران صدہ کے ہمراہ باغیون کے تعاقب مین روانہ کیا۔ عمادالملک نے دریاء نربدا تک باغیون کو بہگایا۔ اور جو امیر صدہ ہاتہہ لگا اوسکو قتل کیا۔ اور اونکے بال بچونکو پکڑ لیا غرض جو زندہ امیر صدہ بچے وہ مانڈیو ضابطہ بکلانہ پاس بہاگ گئے۔ اس نے بادشاہ کے لحاظ سے انکو جواب خستہ کردیا۔ نربدا کے کنارہ پر عمادالملک چند مقیم رہا۔ اور بادشاہ کے حکم سے امیران صدہ کو قتل کرتا رہا۔ اور جو باغیون مین سے تلوار سے بچ گئے تہے اطراف

نہایت تعجب کرتے ہین کہ جس مین نے بادشاہ کو ہمیشہ رذیل و رذلیل و بدنسل و بدگہر اصل کمینون سے نفرت کرتے ہوا دیکہا تہا۔ اور ہمیشہ اونکی برائی منہ سے اوسکے سنتے تہے۔ مگر اب معلوم نہین کہ کیا ہوگیا تہا کہ اوسنے تمام کنجڑے جولاہے اور ایسے ہی کمینے معزز عہدون پر ممتاز کر رکہے تہے۔ یہہ حرکت بہی منجملہ اوسکی عجیب حرکتون کے ہے +

گجرات اور دکہن کی بغاوتین

انہین دنون مین یہہ واقعہ وقوع مین آیا مقبل نائب وزیر گجرات خزانہ اور بادشاہ کے خاصے کے لئے گہوڑے گجرات سے لیکر بڑودہ کی راہ سے بادشاہ پاس جاتا تہا۔ کہ اثناء راہ مین بڑودہ کے امیران صدہ نے یہہ سب خزانے اور گہوڑے چہین لئے اور جو تاجر اوسکے ہمراہ تہے اونکا اسباب بہی لوٹ لیا۔ غرض یہہ سب لٹ لٹا کر ملک مقبل نہروالہ مین آیا۔ راستے مین ساری جمعیت اوسکی پریشان ہوگئی۔ امیران صدہ کو جو یہہ دولت خرچ کرنے کے لئے اور گہوڑے سواری کے واسطے حاصل ہوئے۔ تو اونکو بڑی تقویت ہوئی۔ اور بغاوت کی آگ بہڑکانے کا اسباب ہاتہہ آیا۔ اب وہ سپاہ کو جمع کرکے کہمبات پر چڑہ گئے۔ اور بغاوت کا ایک شور و غل ساری گجرات مین مچا دیا۔ اور سب رخنے تہ و بالا کردئے۔ اس خبر کے سننے سے بادشاہ بہت غضب مین آیا۔ اور گجرات پر خود چڑہنے کا ارادہ کیا۔ ہر چند قتلغخان نے معرفت ضیاء الدین برنی کی یہہ پیغام بہجوایا کہ گجرات کی شورش دبانے کیواسطے میرا بہیجنا کافی ہوگا مگر اوسنے کچہہ نہ سنا۔ اور خود گجرات پر چڑہنے کا سامان کیا۔ اور دلی کو ملک فیروز اپنے بہتیجے کو سپرد کیا۔ اور خود ۷۴۸ھ ۱۳۴۷ء مین یہان سے روانہ ہوا پندرہ کوس چلکر سلطان پور مین مقیم تہا کہ لشکر سب جمع ہوجائے۔ کہ اس اثناء مین عزیز حمار کا عریضہ آیا کہ مین امیران صدہ کے دفع کرنے کے لئے لشکر کو مرتب کرکے

روانہ ہوا ہون۔ امیر پادشاہ کو یہہ خطرہ ہوا کہ یہہ ناتجربہ کار حمار ضرور اس لڑائی مین مارا جائیگا۔ چنانچہ یہہ خطرہ آنکہون کے سامنے آیا۔ کہ جسوقت عزیز باغیونکے سامنے آیا۔ ہاتہہ پیر اوسکے چہوٹ گئے۔ اور گہوڑے سے نیچے گرا۔ اور امیران صدہ کے ہاتہہ سے بہت بری گت سے مارا گیا۔ اب پادشاہ سلطان پور سے بہی روانہ ہوا۔ راہ مین بلاکر ضیاء الدین برنی سے کہنے لگا کہ لوگ یہہ سمجہتے ہین کہ میرے اس سیاست سے یہہ سارے فتنے برپا ہوتے ہین۔ تو بتا کہ متقدمین نے سیاست کی کتنی قسمین لکہی ہین جب اونہون نے بالتفصیل اقسام سیاست کو بیان کیا۔ تو اوسپر بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے زمانہ کے لوگ بہولے بہالے سیدہے سادہے سچے ہوتے تہے۔ اونکے واسطے یہہ سیاسین کافی تہین۔ مگر اب کے زمانہ مین ایسے شریر اور مفسد و مفتری لوگ ہین کہ اونکے واسطے ان میری سیاستونکا ہونا واجب ہے اب خدا سے یہہ دعا ہے کہ کیا مجہے اس دنیا سے اوٹہالے۔ یا رعایا کی دلون کو فتنہ و شر سے خالی کردے۔ میرے پاس کوئی وزیر ایسا مدبر نہین کہ اس ملک کو سنبہالے۔ اب پادشاہ گجرات کے متصل کوہ آبو پر پہنچا۔ اور وہان سے شیخ معز الدین کو باغیونکی سرکوبی کے واسطے بہیجا۔ دیوہی کے نواح مین لڑائی ہوئی۔ اور باغیونکو ہزیمت ہوئی اور سب پراگندہ اور منتشر ہو گئے۔ ملک قبول اور عماد الملک وزیر ممالک کو بہروچ کے امیران صدہ کے ہمراہ باغیون کے تعاقب مین روانہ کیا۔ عماد الملک نے دریاء نربدا تک باغیون کو بہگایا۔ اور جو امیر صدہ ہاتہہ لگا اوسکو قتل کیا۔ اور اونکے بال بچونکو پکڑ لیا غرض جو زندہ امیر صدہ بچے وہ ماندیو ضابطہ لکلانہ پاس بہاگ کر گئے۔ اسنے پادشاہ کے لحاظ سے انکو خراب خستہ کر دیا۔ نربدا کے کنارہ پر عماد الملک نے چند مقیم رہا۔ اور پادشاہ کے حکم سے امیران صدہ کو قتل کرتا رہا۔ اور جو باغیون مین سے تلوار سے بچ گئے تہے اطراف

آوارہ اور پریشان ہوگئے - اب بادشاہ بھڑوچ مین چند روز مقیم رہا - اور تمام ملک گجرات
اور کنبات - اور بھروچ سے اپنی باقی کا روپیہ بجبر وصول کیا - اور فتنہ پردازون کو اپنے
کیفر کردار کو پہنچاتا رہا - سطرح فتنہ خوابیدہ کو بیدار کرتا رہا - زین الدین رند کو کہ مجد الدین
جسکا خطاب تہا - اور پسر رکن الدین تہانیسری کو کہ چہٹا ہوا شریر تہا - دولت آباد مین اس
غرض سے بہیجا کہ امیران صدہ مین سے اہل وفساد کو گرفتار کرکے سزا دین - مگر پہر اس اپنے
حکم سے خود ہی بادشاہ پشیمان ہوا - اور اوسنے یہہ چاہا کہ امیران صدہ کو خود بلاکر اپنے
سامنے سزا دے - چنانچہ ملک علی جاندار اور ملک احمد لاچین کے ہاتہہ فرمان عالم الملک برادر
قتلغخان کے پاس اس مضمون کا بہیجا کہ جو امیران صدہ معروف اور مشہور ہون اونکو
حضور کے پاس بہیجدو - اور اونکے ہمراہ پندرہ سو سوار ہی کردو - عالم الملک نے حسب الحکم شاہی
بیجاپور اور گلبرگہ وغیرہ مقامات سے امیران صدہ کو جمع کرکے ان دونون امیرون کے ہمراہ کیا
اور پندرہ سو سوار ساتہہ گئے - ان امیرونکو سیاست سلطانی کا نہایت خوف تہا - آپس مین
مشورہ کیا کہ بادشاہ کا بلانا سوا اس غرض کے نہین ہے کہ وہ ہم کو مارے - اسلئے کیا ضرور ہے
کہ ہم گوسفندون کی طرح اس خونخوار قصاب بیرحم کے ہاتہہ مین جائین اور ہاتہہ پیر بند ہوکر
گلے پر چہری پہروائین - بہتر ہے کہ اولٹے پہر چلین اور بغاوت اور مخالفت اختیار کرین
- اور جان ہاتہہ سے رہا کردین - غرض یہہ صلاح و مشورہ کرکے کوچ کے وقت ملک احمد لاچین
کو تو مار ڈالا - بیچارا ملک علی جاندار جان بچاکر اولٹے پاؤن بہاگا - اور دولت آباد مین
ان امیران صدہ نے اپنا جہنڈا اگاڑا - اور عالم الملک کا محاصرہ کیا - او قلعہ کی سپاہ کو اونچ
نیچ سمجہا سمجہا کر اپنا ساتہی کرلیا - عالم الملک کو جان سے نہ مارا مگر قید خانہ مین ڈالدیا -
باقی کسی عامل کو نہ چہوڑا اور پسر رکن الدین تہانیسری کو بہی قتل کرلیا - اور سارے ملک ہٹہ کو

اقطاع مین تقسیم کیا - اور ہر ایک قطاع کے ساتہ ایک امیر صدہ مامور ہوا - اور سب اطراف کے
امیران صدہ جمع ہو گئے - اور جو جو بادشاہ سے برگشتہ خاطر تہے اونکا سب کا دولت آباد گویا
مرجع بن گیا - رعایا بہی اُنہین کی ساتہی ہو گئی - اسمعیل مُخ برادر ملک افغان وہ بہی امیران
صدہ مین سے تہا - اور نہایت مروت مزاج مین رکہتا تہا - اور بڑا دانشمند بلند ہمت تہا -
اوسکو اپنا بادشاہ بنایا - اور نصیر الدین اوسکا خطاب دیا - جب اس فتنہ عظیم کی خبر بادشاہ کو
بہروج مین پہنچی - تو وہان سے کوچ بر کوچ کرتا ہوا دولت آباد مین آیا - امیران صدہ نے
بہی لڑائی کے واسطے صفین باندہ کر استقبال کیا - اور بڑی مردانگی و جوانمردی سے لڑے
مگر آخر کو شکست کہائی - پہر آپسمین یہہ صلاح ٹہرائی - کہ اسمعیل مُخ تو اسقدر آدمیون کو ہمراہ
لیکر قلعہ دیوگڈہ مین چلا جائے - کہ اوسکی حفاظت کیواسطے کافی ہون - اور باقی اور امیر اپنے اپنے
اقطاع متعینہ پر چلے جائین اور اسی صلاح کے موافق عمل ہی کیا - اسمعیل مُخ تو دیوارگڈہ کے قلعہ
مین چلا گیا وہان سب یحتاج بافراط موجود تہی - اور اور امیر جنمین سے ایک حسن کانگوئی بہی تہا
اپنے اپنے اقطاع کو روانہ ہوئے - بادشاہ نے خود تو اس قلعہ کا محاصرہ کیا - اور عماد الملک کو
گلبرگہ ان باغیونکے پکڑنے کے لئے بہیجا - غرض بادشاہ تین مہینہ سے قلعہ کے تسخیر کے واسطے لڑ رہا تہا
اور یہہ کام ختم نہوا تہا کہ گجرات مین فساد عظیم برپا ہو گیا - ملک طغی نے اون امیران صدہ کو
کہ کوہستان مین تہے شریک کر لیا - اور نہروالہ مین آکر ملک مظفر کو کہ شیخ معز الدین حاکم گجرات
کا نائب تہا مارڈالا - اور سب عمال شاہی کو قید کر لیا - اور کہنبات کو غارت کیا - اور قلعہ بہروچ کو
گہیر لیا - اس خبر کو سنتے ہی بادشاہ خود گجرات کیطرف دوڑا - اور قلعہ دیو گڈہ کے محاصرہ
کا کام اور امیرون کے تفویض کیا - جب بادشاہ گجرات کو چلا تو دکہنیون نے تعاقب کیا - اور خزانہ
اور ہاتہی بادشاہ کے لشکر سے چہین لئے - اور بہت سے آدمیونکا کشت و خون کیا آخر سلطان

بھروچ مین پہنچا - اور دریاء نربدا کے کنارہ پر مقیم ہوا - تو طغی بھروچ سے کنہبات مین چلا گیا - بادشاہ نے ملک یوسف کو اوسکے تعاقب مین بھیجا - کنہبات کے حوالی مین لڑائی ہوئی جسمین لشکر شاہی کو شکست فاش ہوئی - ملک یوسف کی جان گئی - بھاگی ہوئی فوج بادشاہ پاس دوڑی آئی - اسپر بادشاہ جھلا کر کنہبات پر چڑہا - تو طغی وہان سے بھاگا اساول مین جسکو اب احمد آباد کہتے ہین چلا آیا - بادشاہ بہی اسکے پیچھے دوڑا گیا - طغی نہروالہ مین بھاگ آیا - بادشاہ کو بارش کی کثرت کے سبب سے ایک مہینہ احمد آباد مین ٹہنا پڑا - اس عرصہ مین خبر آئی کہ طغی اپنی جمعیت درست کر کے بادشاہ سے لڑنے کیواسطے احمد آباد آتا ہے - بادشاہ بہی اوسکی طرف روانہ ہوا - دونو مین لڑائی ہوئی - اور طغی باغی شکست کہا کر بہاگا - اور فرصت پاکر ملک سندہ مین ٹہٹہ مین چلا گیا - اب بادشاہ گجرات مین آیا - اور نہروالہ مین رہا - اور خوب انتظام کیا - اب یہہ فساد فرو ہوا - مگرا ور گل کہلا - امیران صدہ کا پہر اجتماع ہو اور حسن کانگوئی سرگروہ بنا - اور عماد الملک بادشاہ کے داماد کو قتل کر ڈالا اور تمام اوسکی سپاہ پریشان کر دی - اور سارے دکن پر قبضہ و تصرف کر لیا - حاکم مالوہ کو اپنا شریک بنا لیا دیوگڈہ کا محاصرہ جو امیر کر رہے تہے - اونکو بہی نکال باہر کیا - اور اسمعیل مخ دولت آباد سے باہر آ شریک مجمع ہوا - مگر سلطنت سے مستعفی ہوا - سب امیران صدہ نے بالاتفاق حسن کانگوی کو اپنا بادشاہ بنایا - اور سلطان علاء الدین خطاب دیا - یہہ سب خبرین سن سن کر بادشاہ متردد ہوا - اور سمجہہ گیا کہ اب سلطنت ہاتہہ سے گئی - اور حسن کانگوی سے لڑنے کے واسطے دہلی سے لشکر بلایا - جب یہہ لشکر بادشاہ پاس پہنچا تو حسن کانگوی پاس جمعیت فراوان جمع ہو گئی تہی - اسلئے اس لشکر کو وہان لڑائی پر نہ بہیجا - اور یہہ ارادہ ہوا کہ گجرات کی مہم سے انفراغ کلی حاصل کیجے - اور کرنال جسکو اب جونہ گڈہ کہتے مین

مسخر کیجے - پہر خاطر جمع سے حسن گنگوہی سے لڑئیے - ان نزدوات مین ایکدن بادشاہ
نے ضیاء الدین برنی کو بلایا - اور فرمایا کہ میرا ملک ایسا مریض ہوگیا ہی کہ ایک مرض جاتا ہے
دوسرا آتا ہے اگر درد سر گیا بخار چڑہا - اور بخار اوترا تو پیٹ مین سدہ پڑا - کسی عنوان صحت
نہین پاتا - تونے بہت کچہہ تاریخین دیکہی ہین بتا کہ متقدمین نے کیا اس مرض کا علاج
لکہا ہے - ضیاء الدین برنی نے عرض کیا کہ حضور اس مرض کے نسخے بہت لکہے ہوے ہین
دوا ونمین عرض کرتا ہون - اول یہہ کہ جب بادشاہون نے دیکہا کہ مرض متعدی بغاوت
اور انحراف کا رعایا مین پیدا ہو - تو اونہون نے سلطنت سے ہاتہہ اوٹہا لیا - اور اپنی اولاد
مین جسکو لائق فائق جانا تخت پر بٹہا دیا - اور اپنی زندگی گوشۂ عزلت مین چند جلیسونکے
ساتہہ بسر کی - دوسرا نسخہ یہہ ہے کہ عیش و عشرت مین ایسے بدمست ہو گئے کہ اونکو خبر نہ ہوئی کہ
رعایا کس مرض مین مبتلا ہے - امیرون وزیرون نے جو چاہا سو کیا - عرض ان نسخون
مین سے اکثر ایک ایک نسخہ رعایا کے مزاج کے موافق پڑا ہے - امراض ملکی مین بادشاہ
کے واسطے بڑا مرض مہلک یہہ ہے کہ خاص و عام اوس سے برگشتہ ہو جائین جب ضیاء الدین
برنی یہہ کہہ چکا تو بادشاہ نے جواب دیا - اگر ملک کا علاج میری آرزو کے موافق ہوگیا -
تو مین دلی کی سلطنت سلطان فیروز شاہ اور ملک کبیر اور احمد ایاز کو حوالہ کرونگا
اور خود مکہ معظمہ چلا جاؤنگا - مگر ان دلون مین خلق مجہسے اور مین خلق سے آزردہ ہون
مین اوسکے مزاج سے اور وہ میرے مزاج سے آگاہ ہے - اوسکا علاج میرے نزدیک تلوار ہے
جس سرکش کو مخالف اپنے مزاج کے دیکہونگا اوسکا سر اوڑا ونگا - اسکے سوا مجہے کوئی
دوا یاد نہین - خلقت اپنی بغاوت سے جب تک باز نہ رہے گی - مین سیاست سے
ہاتہہ نہ اوٹہاؤنگا +

اب بادشاہ کو دو برس گجرات مین رہنا پڑا۔ اول سال مین لشکر کی آراستگی اور ترتیب مین
مصروف رہا۔ دوسرے سال مین کرنال کے تسخیر کا کام رہا۔ یہان سب مقدمون اور رعایا نے اطاعت
اختیار کی۔ اور راجہ کچہہ بہی بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اسمین اختلاف ہے کہ حصار
کرنال بہی فتح ہوا یا نہین۔ اب بادشاہ کونڈل مین کہ کرنال سے پندرہ کوس ہے مریض ہو
اور کونڈل مین بادشاہ پہنچا نہ تہا کہ ملک کبیر نے دہلی مین انتقال کیا۔ اور خواجہ جہان اور
عماد الملک نائب وزیر ملک کو دہلی بہیجا۔ اور مخدوم زادہ اور خداوند زادہ کو دہلی سے
کونڈل مین بلایا۔ جب بادشاہ کونڈل مین آیا۔ تو یہہ لشکر مع اہل و عیال وہان آ پہنچا۔ اور
بادشاہ کو آرام بہی ہو گیا۔ دیبالپور اور ملتان اور اچہہ اور سیوستان سے کشتیان
ٹہٹہ کی جانب طلب کین۔ اور کونڈل سے روانہ ہوا۔ اور دریا سندہ سے عبور کیا۔ اور
اسوقت التون بہادر بہی پانچ ہزار سوار مغل ہمراہ لیکر امداد کے لئے آ پہنچا۔ بادشاہ
اس لشکر کو لیکر ٹہٹہ کی جانب اس ارادہ سے چلا کہ قوم سومرہ کو جنہون نے طغی باغی کو پناہ دی
تہی استیصال کرے۔ کہ ایک دن مچہلی کہائی۔ اوس سے بخار نے پہر معاودت کی۔ خدا خدا
کرکے ٹہٹہ مین پہنچا۔ کہ ۲۱ محرم ۷۵۲ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۳۵۱ء کو اجل کا حکمنامہ پہنچا۔
حالت نزع مین یہہ اشعار زبان پر تہے۔ **اشعار**

بسیار درین جہان چمیدیم	بسیار نعیم و ناز دیدیم
اسپان بلند برنشستیم	ترکان گران بہا خریدیم
کردیم بسے نشاط آخر	چون قامت ماہ نو خمیدیم

یہہ بادشاہ ستائیس برس سلطنت کر گیا۔ اور اپنی یہہ یادگار چہوڑ گیا کہ بنی آدم
مین ایسے آدمی بہی ہوتے ہین کہ بڑے درجہ کے فضائل و رذائل جنکی انتہا نہین ایک

وہی ایک آدمی ہو کہ اپنے زر دولت پر ہر روز غریبون اور محتاجون کو دولتمند کرے
- اور وہی آدمی ہو کہ ہر روز بیگناہون کے کشتون کے پشتے اپنے دروازہ پر لگایا کرے

محمد تغلق کے عہد مین مسلمانونکی وسعت سلطنت

طالب علمون کو ہمیشہ اس بات مین غور کرنی چاہئے کہ جسوقت کوئی نیا بادشاہ ہو تو دل مین سوچین اور نقشہ مین دیکھین کہ اسوقت کسقدر ملک اوسکے تصرف مین تہا - اور جب مرا تو کسقدر ملک چہوڑ مرا - اسسے معلوم ہوگا کہ اوسکی سلطنت کا نتیجہ کیا ہوا - اس بادشاہ کی ابتدائے سلطنت مین دریا سندہ کے مشرقی جانب مین جیسی مسلمانون کی سلطنت وسیع اور فراخ ہوئی - ایسی کبہی کسی اور بادشاہ کے زمانہ مین نہین ہوئی - مگر آخر عہد مین اوسکی عملداری سے جو صوبے نکل گئے وہ اورنگزیب کی سلطنت تک پہر قبضہ مین نہ آئی - جن صوبون مین بغاوت نہین ہوئی تہی - وہان بہی بادشاہی حکومت کو ایسے صدمے پہنچے - کہ مغلون کی سلطنت تک پہر نہ پنپی - اسکے کئی سبب معلوم ہوتے ہین اول ترکون کے عہد مین جو ایک قومی اتحاد بادشاہ کے نمک حلالی اور دولتخواہی کے صوبہ دارون اور بادشاہون کے درمیان تہا خلجیون اور ترکونکی عناد و فساد سے جاتا رہا - دوم سلطنت وسیع ہوگئی تہی مگر فوج بادشاہ کے قابو مین نہ تہی - یہہ سچ ہے کہ بادشاہ جہان جاتا وہان فتح پاتا - مگر جہان سے دور فاصلہ پر ہوتا - وہین جہگڑا کہڑا ہوتا - سوم رستون اور راہون کا انتظام کچہہ نہ تہا - سارا ملک بے امن و امان تہا - جان و مال کی حفاظت نہ تہی - غرض اس وسعت سلطنت سے مسلمانون کی حکومت کا حال ایسا ہوگیا کہ جیسا کوئی آدمی بہت موٹا ہو کر ایسا تہر تہرا ہوجائے کہ کوئی عضو اوسکے قابو مین نہ رہے - ایک اور بات اس بادشاہ کی سلطنت سے سمجہنی چاہیے کہ مشرقی ملکون مین اس بات کا بہت کم خیال ہوتا ہے کہ وہ بدکردار

اور ستمگار ظالم شعار بادشاہون کے پنجے سے رہائی حاصل کرین - نہایت صبر و تحمل سے اسکے ظلمونکو
وہ سہا کرتے ہین - اور کان نہین ہلاتے - اگر یہہ عادت یہان نہوتی تو کیون ایک آدمی کے بدنظم اور ظالم
ہونے سے ایسی مصیبتین اور نقصان لوگ اوٹھاتے +

ابن بتوتہ نے جو حال اس بادشاہ کی سلطنت کا لکھا ہے

شیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد لواتی عرف ابن بتوتہ طانجی کا رہنے والا اس بادشاہ
کے عہد مین آیا تھا - یہہ ممالک ایشیا کا بڑا سیاح ہے اوسنے اپنا سفرنامہ افریقہ مین جاکر لکھا ہے
وہ نہایت دلچسپ ہے جو کچھہ حال اوسنے لکھا ہے وہ بہت درست اور صحیح معلوم ہوتا ہے
اسلئے اوسکو کچھہ غرض اور مطلب جھوٹ ملانے سے نہتی - جن لوگون سے وہ ملا اور جو کچھہ حال اوسنے
معلوم ہوا وہ بے کم و کاست تحریر کیا - اصل سفرنامہ عربی زبان مین ہے - وہ فرانسیسی ترجمہ کے ساتھہ
فرانس مین منطبع ہوا ہے - سب حال لکھنے کی گنجائش ہمارے اس مختصر کتاب مین کہان ہے - کچھہ تھوڑا سا
انتخاب لکھتے ہین - اور کہین کہین پہلے بھی اوسکا حوالہ دیا ہے - اور اس سیاح نے غرہ محرم ۷۳۴ھ
مطابق ۱۲ ستمبر ۱۳۳۳ء کو دریاء سندہ پر قدم رکھا - اسکے درا سے سلطان محمد تغلق کی سلطنت
کا آغاز بتلاتا ہے - وہ لکھتا ہے کہ یہان ڈاک دو قسم کی چلتی ہے ایک گھوڑے کی ڈاک ہے
اوسکا نام الاک ہے - چار چار کوس پر گھوڑونکی چوکیان ہین - دوسری پیدل کی ڈاک ہے
ایک ایک کوس کے اندر تین جگہہ قاصدونکی چوکیان ہین - اور ان چوکیون کے پاس گانون
بھی آباد ہین - جب یہہ قاصد چلتے ہین تو ایک ہاتھہ مین خط لیتے ہین اور دوسرے ہاتھہ مین ایک
چابک گھونگرودار - جسکی آواز سنتے ہی دوسری چوکی کا قاصد تیار ہوتا ہے - اور وہ بڑے
زور سے راستے مین بھاگتے ہین - یہہ پیدل کی ڈاک گھوڑے کی ڈاک سے زیادہ تیز رو ہے
خراسان کے میوے دلی مین اس ڈاک پر پہنچتے - اور بادشاہ ان قیدی ہی کھٹولے مین بٹھا کر ان

ان قاصدونکے سر پر بادشاہ پاس بہیجے جاتے ہین +

جب کوئی مسافر کسی غیر ملک سے یہان آتا ہے۔ تو بادشاہ کو خبر اسطرح ڈاک پر بہیجائی جاتی۔ اور ملتان سے آگے بغیر حکمنامہ شاہی کے وہ آگے نہین بڑہنے پاتا۔ اور یہین سے اوسکی مہمانی حسب حیثیت بادشاہ کی طرف سے شروع ہوتی ہے جب یہ غریب الوطن بادشاہ کے روبرو جاتا ہے تو نذر دیتا ہے۔ اور نذر سے زیادہ قیمت کا خلعت پاتا ہے۔ مینے بہی گہوڑے اونٹ غلام اور تحائف بادشاہ کی نذر کے لئے پیش کئے۔ جب مین دلی مین آیا تو بادشاہ وہان موجود نہ تہا۔ مین اور میرے ہمراہی کہ بڑے فاضل اور عالم تہے مخدومہ جہان والدہ بادشاہ کے دربار مین گئے ۔بیگم نہایت اخلاق اور عنایت سے پیش آئی۔ خلعت ہم سبکو عطا کئے۔ مکان فروکش ہونیکے لئے عطا کیا سوا اسکے دو ہزار دینار حمام کے خرچ کے لئے مرحمت فرمائے۔ اس عرصہ مین میری بیٹی کا انتقال ہوا۔ تو اوسکی خبر خفیہ خفیہ خانگی طور پر ڈاک مین بادشاہ پاس پہنچی۔ اور جب جنازہ باہر نکلا تو اس بات سے نہایت مجہکو تعجب ہوا کہ وزیر سلطنت اوسکے ہمراہ تہا۔ غرض جنازہ انہین کے ہاتہہ سے اوٹہا۔ خود بادشاہ کی والدہ نے میری بی بی کو تشفی و تسکین کے لئے بلایا۔ اور چلتے وقت زیور اور خلعت مرحمت فرمایا +

اب بادشاہ بہی آگیا۔ جب اوسکی ملازمت کیواسطے مین گیا۔ تو نہایت تعظیم اور تکریم سے پیش آیا ۔اور ہاتہہ پکڑا۔ اور سطرح کی امداد اور اعانت کا وعدہ کیا۔ اور پہر عہدہ قضا مجہکو عنایت کیا۔ اور اس عہدہ کے تمام فرائض کا بیان زبان عربی مین کیا۔ مین نے ہندی زبان سے جب ناآشنائی کا عذر پیش کیا تو بادشاہ چین بجبین ہوا۔ اور سمجہا کہ واقعی یہہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ مگر میرے اعتراضون کو خوش مزاجی کے ساتہہ رفع دفع کیا۔ اور عہدہ قضا دیدیا۔ ایک عربی قصیدہ مینے لکہا جسکا حسن طلب یہ تہا کہ قرضہ ادا ہو۔ بادشاہ نے اسپر

سلطان محمد تغلق کے [illegible] دینار سونے کا تہا اور اوسکا وزن ایک تولہ سے زیادہ تہا ۱۲

پچیس ہزار دینار روکیر سارا میرا قرض و تار دیا۔ مگر باوجود ان سب عنایتون کے مین بادشاہ کے
مزاج سے اندیشناک رہتا۔ اور اپنے تئین موت کی منہ مین سمجہتا۔ آخر کو میرا یہہ اندیشہ پیش آیا
۔ ایک درویش شہر سے باہر رہتا تہا۔ بادشاہ کو اوسپر کچہہ شبہہ پیدا ہوا۔ اوسکو پکڑ وا یا۔ اور جو
لوگ اوسے ملنے جلنے والے تہے اونکو بہی گرفتار کیا۔ ان ملنے والون مین مین بہی تہا۔ مجہپر
بہی دارالقضا مین چار غلامون کا پہرہ متعین ہوا۔ اور حکم ہوا کہ کہین مجہکو نظر سے غائب
نہ ہونے دین۔ جب یہہ اس آفت مین مبتلا ہوا تو پہلا ہی دن جمعہ تہا۔ سارے دن مین
حسبی اللہ نعم الوکیل تینتیس ہزار دفعہ پڑہا۔ پانچ دن تک روزہ پر روزہ رکہا۔ اور ہر روز
قرآن کا ختم کیا۔ ہر روز روزہ کہولنے پر تہوڑا سا پانی پیتا۔ مگر پانچوین دن کچہہ کہانا کہایا
اور پہر چار روزہ پے درپے رکہے۔ جون تون کرکے رہائی ہوئی۔ ایک موقع پاکر مین نے عہدۂ قضا سے
استعفا دیدیا۔ اور عزلت نشین ہوگیا + بادشاہ اوسے خفا ہوا اور چین کو ایلچی بناکر بہیجدیا

دہلی کا حال جو اوسنے لکہا ہی

وہ لکہتا ہے کہ یہہ ایک بڑا شہر ہے اور خوب آباد ہے۔ اوسکے متصل چار شہر پہلو بہ پہلو موجود ہین
۔ اول دہلی یہہ بڑا شہر ہندوونکا ہے ۵۸۴ھ مین مسلمانون نے اوسکو فتح کیا ہے۔ دوم شہر ہے اسکو
دارالخلافہ کہتے ہین۔ اوسمین سلطان علاء الدین اور اوسکا بیٹا قطب الدین مبارک رہتا تہا
۔ سوم تغلق آباد ہے اوسکا بنانے والا سلطان غیاث الدین تغلق ہے جسکے بیٹے کے دربار
مین وہ موجود تہا۔ چہارم جہان پناہ جسکو اسی سلطان محمد تغلق نے آباد کیا ہے۔ اس بادشاہ
کا ارادہ ہوا تہا کہ ان چارون شہرونکو ملاکر ایک شہر بنا دے۔ اسلئے ایک فصیل کی تعمیر شروع
کی مگر صرف کثیر کے سبب سے پوری نہوئی۔ یہہ فصیل پناہ جو اوسنے بنا مین نہین رکہتی۔ پہر اس شہر
کی بربادی اور تباہی کا یون بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ سب گہربار چہوڑ کر

دولت آباد مین آباد ہون۔ اسپر یہان کے باشندون نے ایک خط بادشاہ کو لکہا۔ اور خوب دل کی بہڑاس
نکالی اور لفافہ پر خط کے قسم لکہدی کہ سوا بادشاہ کے کوئی اور نپڑہے۔ جب بادشاہ نے
اس خط کو پڑہا اور دیکہا کہ رعایا نہایت لعنت ملامت اوسکی اس حرکت پر کرتی ہے۔ تو
اوسنے تمام گہر اور سرائین رعایا سے خریدلین۔ اور خزانہ سے روپیہ دیدیا۔ اور کہا کہ اب جاکر
دولت آباد مین آباد ہو۔ اسپر رعایا نے اپنے عذر پیش نہ کئے تہے کہ ڈونڈی پٹ گئی کہ تین
دن کے اندر کوئی شخص شہر مین رہنے نہ پاوے۔ بہت سے باشندے روتے پیٹتے اپنے وطن سے
رخصت ہوکر چلے۔ مگر بعض نے وطن کی مفارقت نہ اختیار کی اور وہین کہین کونے کہدرے
مین چہپ رہے۔ بادشاہ کو جب یہہ خبر ہوئی تو اوسنے شہر کی تلاشی کیواسطے غلام بہیجے۔
ان غلامون کے ہاتہہ ایک اندہا اور دوسرا مفلوج ہاتہہ لگا۔ مفلوج کو تو منجنیق نے افلاج
کی مصیبت سے چہٹایا۔ اندہے کے لئے حکم ہوا کہ گہسیٹ کر دولت آباد لیجاؤ۔ وہان اس اندہے
کی بہی ایک ٹانگ پہنچ گئی۔ اس نقل مکانی مین بہت کچہہ اسباب لوگونکا دلی مین رہ گیا
یہہ شہر بالکل بے چراغ ہوکر بن بن گیا۔ تب بادشاہ کو صبر آیا۔ پہر تہوڑے دنون بعد
دلی کے آباد ہونے کا حکم دیا۔ اور جابجا سے آدمی بلاکر بسائے مگر وہ ایسا وسیع
شہر تہا کہ آباد نہ ہوسکا ✣

سلطنت فیروز شاہ
تخت نشینی

ملک فیروز باربک سلطان غیاث الدین تغلق شاہ غازی کے بہائی سپہ سالار رجب کا بیٹا تہا
اور ماں اوسکی رانا مل بہٹی کی بیٹی تہی ۱۳۰۹ء سنہ ۷۰۹ھ مین پیدا ہوا۔ سات برس کا نہوا تہا کہ باپ کا
سایہ سر سے اوٹھ گیا۔ مگر چچا نے باپ سے بہی زیادہ تربیت اور تعلیم مین کوشش کی۔ اور

اپنے ساتہہ رکہہ کر تمام اسرار سلطنت اور رموز حکومت سے اوسکو ماہر کیا۔ اٹھارہ برس کی عمر ہوئی تو اس چچا کا بہی انتقال ہو گیا۔ اب سلطان محمد تغلق چچیرے بہائی اوسکی پرداخت مین مصروف ہوا۔ چچا کے دامن تلے تربیت اور تعلیم پا چکا تہا۔ اب اس بہائی کی بدولت زمانہ کا نشیب و فراز اور تجربہ حاصل ہوا۔ غرض پوری لیاقت سلطنت کے کامون مین حاصل ہو گئی۔ جس وقت ٹہٹہ مین اس بادشاہ کا بیماری سے برا حال ہوا۔ تو اوسکے علاج اور خدمت اور تیمارداری مین فیروز ایسا مصروف ہوا کہ بادشاہ کی عنایت اور مرحمت اوسکے حال پر دہ چند ہوئی۔ اور وقت رحلت جب قریب آیا۔ تو یہہ وصیت کی کہ میرے بعد فیروز شاہ بادشاہ ہو اور یہہ شعر پڑہا + ؎

تو سر سبز باشی بہ شاہنشہی + کہ من کردہ ام سر ز بالین تہی

جب محمد تغلق نے اس دنیا سے کوچ کیا تو فوج مین ایک شور و شغب مچا۔ اور فساد برپا ہوا۔ ملک فیروز اور امرا اوسکے دبانے اور مٹانے مین مصروف ہوئے۔ بانی فساد مغل تہے التون بہادر اور امیر جو امیر فرغن نے بادشاہ کی اعانت کیواسطے بہیجے تہے۔ اونکو انعام اور خلعت دیکر ملک فیروز نے سمجہایا کہ مصلحت وقت یہی ہے کہ آپ وطن کو تشریف لیجائین۔ مبادا ہمارے تمہارے لشکرون مین مٹہبیر ہو جائے۔ التون بہادر آدمی دانشمند تہا وہ بات سمجہہ گیا اور چلدیا۔ مگر امیر نوروز گرگین امراے سلطنت مین سے تہا اوسنے التون بہادر کو جا کر فہمائش کی کہ توکس وقت گہر چلا ہے۔ دیکہہ بادشاہ ہند مر گیا۔ کوئی اوسکی جگہہ تخت پر نہین بیٹہا۔ لشکر بے سر و سامان اور شتر بے مہار ہے۔ سپاہیانہ کام یہی ہے کہ کل لوٹ لیا چاہے۔ اور سب خزانہ اور اسباب نقد جنس چہین۔ پہر چین سے اپنے ملک کو جا۔ التون بہی اس بہکانے مین آ گیا۔ دوسرے روز اولٹا پہرا۔ اور جلتی لشکر پر کہ غیر مرتب و بکاروان کیطرح جاتا تہا حملہ کیا۔ اور ایک ہلچل ڈالدی۔ اور خزانہ کے اونٹ چہین لئے۔ اور جو ہاتہہ لگا وہ لوٹ لیا

غرض خوب دل کہولکر ہاتہہ صاف کئے - اور ہزارون بچے اسیر کئے - دو روز تک لشکر
مین کہانا پینا سونا حرام کردیا - دوسرے روز عالم اور مشایخ اور امیر سب متفق ہوکر ملک فیروز
کے گہر گئے - اور اوس سے کہنے لگے کہ بادشاہ نے آپکو ولیعہد مقرر کیا - سوا آپ کے کوئی اور
سلطنت کے لائق بہی نہین ہے - پس بہتر ہے کہ سلطنت کے کامون کو معطل نہ کیجئے - اور تخت
پر رونق افروز ہوجئے - اسپر ملک فیروز نے فرمایا کہ میرا ارادہ حج کا ہے - مجہے معاف کیجئے
اور اس بار سلطنت کو میرے سر پر نہ رکہئے - مگر لوگون نے یہہ عذر اوسکا نہ مانا - تو وہ ناچار
اوٹہا اور وضو کیا - اور خدا کی جناب مین گڑگڑا کر اور رو کر یہہ دعا مانگی کہ اے خدا
تیری بغیر اعانت کے کوئی کام انسان کا پورا نہین ہوسکتا - سلطنت کا مدار تیری حمایت پر ہے
موقوف ہے - مین اس بار سلطنت کو تیری ہی بہروسے پر سر پر اوٹہاتا ہون - غرض
۲۲ - محرم ۷۵۲ھ مطابق ۲۳ - مارچ ۱۳۵۱ء کو تاتار خان نے تاج شاہی سر پر رکہا - مگر
لباس شاہی اوسی اپنے ماتمی لباس پر پہنا - جب امیرون نے کہا کہ اس ماتمی کپڑے کو
دور کیجئے - تو اوسنے یہہ کہا کہ یہہ مجہسے نہ ہوسکے گا - یہہ اوس شخص کے ماتم کا لباس ہے
جو میرا باپ میرا اوستاد میرا مربی میرا آقا میرا مالک تہا - اول ہی روز جلوس کا تہا کہ اوسنے
ٹہٹہ کے مفسدون اور مغلون سے تین ہزار قیدی مول لیکر آزاد کئے - پہر لشکر مرتب اور
باساز و سامان کرکے سفر شروع کیا - پہر مغلون نے جدہر سے حملہ کیا ایسی شکست کہائی کہ
پہر منہ نہ رہا کہ اوس طرف منہ کرتے - جب یہہ حال التون بہادر اور امیر نوروز گرگین
نے دیکہا کہ اب دال نہین گلتی - اولٹے اپنے گہرونکو چلدئے - اور طغی باغی کے
اغوا سے جو فتنہ فساد ٹہٹہ کے مفسد برپا کررہے تہے وہ بہی فرو ہوگیا - غرض اس ڈہنگ سے
بہی کوئی اور مگر سلطنت پر ابتک بادشاہ دلی مین نہین بیٹہا جب بادشاہ بدلتا ہے تو ارکان

سلطنت مین بہی بڑا تغیر ہوتا ہے - پرانی جڑین اپنی جگہہ سے اوکہڑ جاتی ہین اور وہان
نئی شاخین لگائی جاتی ہین - مگر اس پادشاہ کی تخت نشینی پہ یہہ انقلاب بہی نہین ہوا -
اور سب سے زیادہ تعجب کی بات یہہ ہے کہ یہہ پہلی دفعہ تہی کہ ہندوستانی امیرون نے متفق ہوکر
اپنا اسکو پادشاہ بنایا -

پادشاہ کا سفر ٹہٹہ سے دہلی تک

غرض پادشاہ نے طغی باغی کی سرکوبی کے واسطے تہوڑی فوج سندہ مین چہوڑی - اور
آپ اٹک کے کنارہ کنارہ مقام اچہہ مین آیا - یہان اوسکو خبر ملی کہ خواجہ جہان عماد الملک
وزیر کو اسّی برس کی عمر مین یہہ خبط اوچہلا کہ ایک چہہ برس کے لڑکے کو تخت پر بٹہایا - اور
غیاث الدین محمد اوسکا لقب کہا - اور سلطان محمد تغلق کا بیٹا اوسکو مشہور کیا - اور سب کو
اوسکی اطاعت کے واسطے تنگ کیا - پادشاہ نے سنکر جانا کہ وزیر کی یہہ حرکت حماقت اور
سفاہت کے پیرانہ سالی کے سبب سے سرزد ہوئی ہے - سیف الدین شحنہ کو اوس پاس بہیجا
اور کلمات نصیحت اور عفو قصور کے کہلا بہیجے - جب پادشاہ ہانسی آہستہ آہستہ چلکر پہنچا
تو خواجہ جہان وزیر نے بہی پادشاہ پاس پیغام بہیجا کہ محمد تغلق کا بیٹا ابہی موجود ہے
آپ کیواسطے بہتر ہوگا کہ اوسکی اطاعت قبول کیجے - اور نیابت کا کام لیجے - اس پیغام
پہنچنے پر سلطان فیروز نے سب ارباب مشورہ کو جمع کیا اور کہا کہ تم سب صاحب پادشاہ کے
مصاحب ہمیشہ رہے ہو - اگر تمکو معلوم ہو کہ پادشاہ کے بیٹا تہا - تو ہم سب چل کر
اوسکو تخت پر بٹہائین - اور اوسکی اطاعت مین سر جہکائین - اسپر مولانا کمال الدین
صاحب نے فرمایا کہ جسنے اول سلطنت کا کام شروع کیا وہی اولے ہے - اس گول مول
فقرہ سے یہہ تحقیق نہوا کہ واقعی پادشاہ کا بیٹا وہ لڑکا تہا یا نہتہا - اس عرصہ مین جتنا

سلطان فیروز شاہ دلی کے قریب آتا گیا اونتنے امیر دلی سے بہاگ بہاگ بادشاہ پاس
چلے گئے - ملک مقبول بہی بادشاہ پاس چہپ چہپا کر چلا گیا - جب خواجہ جہان نے بات بگڑتی
ہوئی دیکہی خود بادشاہ کے سامنے سر برہنہ دستار گلی مین اور تلوار پس پشت ڈالی ہوئے
حاضر ہوا - بادشاہ نے اوسکی تقصیر معاف کی اور وزیر بنانیکا ارادہ کیا مگر اور امیر اوسکے
مانع آئے اسلئے اوسکو سمانہ مین جاگیر دیکر رخصت کیا - اب ملک طغی کی کشتہ ہونیکی خبر بادشاہ پاس
آگئی - ان تمام جہگڑون کے بعد ۷۵۲ھ ۱۳۵۱ء مین دلی مین پہنچا - تخت پادشاہی پر قدم رکہا دلی
مین آج کے دن خوشی کے مارے گہر گہر عید تہی - اسوقت سلاطین غور کی اولاد خداوندزادہ
اور خاندان عباسیہ کی اولاد مخدوم زادے کہلاتے تہے - پادشاہ ان دونون خاندانون کی
نہایت تعظیم و تکریم کرتا تہا - اونمین سے اکثر لوگون کو بڑے بڑے عہدے عنایت کئے
اور ملک مقبول کو کہ خواجہ جہان وزیر کا نائب تہا - خان جہان کا خطاب دیکر وزیر مقرر کیا
ملک مقبول اصل مین شریف قوم کا ہندو تہا - اور اوسکا نام کٹو تہا - تلنگانہ مین رہتا تہا - راجہ
تلنگانہ کے ساتہہ دلی کو آتا تہا - راجہ جب راہ مین مرگیا تو اوسنے اپنی تئین سلطان محمد تغلق کی
نذر کیا - اور اسلام قبول کیا اسلئے سلطان نے اوسکا نام مقبول کہا - پہر درجہ بدرجہ منصبون پر
چڑہتا گیا - اور قوام الملک اوسکا خطاب ہوا - جب سلطان مرا تو نائب وزیر ہوا - اور
اس بادشاہ نے اوسے وزیر مقرر کیا - اور بیس برس وزارت کا کام کیا - جب وہ مرا تو اوسکے
بیٹے جونا شہ کو خان جہان کا خطاب دیکر وزیر مقرر کیا - ٹہٹہ مین تاج شاہی کو سر پر رکہہ کر
قیدیون کو مول لیکر رہا کیا تہا - اب دلی کے تخت پر قدم رکہہ کر یہہ پہلا کام کیا کہ سلطان
محمد تغلق کے عہد مین جو روپیہ رعایا کو زراعت کے واسطے تقاوی مین بہت کچہہ دیا گیا تہا -
اور خواجہ جہان وزیر نے بہی رعایا کو جواہرات اور روپیہ اس نظر سے دیدیا تہا کہ وہ اوسکے

بادشاہ خورد سال کے طرفدار ہون - اور اس تمام لین دین کا حساب کتاب دفتر شاہی مین لکہا ہوا تہا - اور رعایا کو اوسکے مطالبہ کا خوف لگا ہوا تہا - اس نیک کردار بادشاہ نے اس تمام روپیہ کو معاف کردیا - اور رعایا کی اطمینان کے لئے اس دفتر کو اونکے آنکہونکے سامنے بازار مین جلوادیا - کہ آئندہ بہی کوئی اوسکا مطالبہ نکرسکے - غرض اور بادشاہ تو سیاست اور کشت وخون سے رعایا کو ڈراکر محکوم اور قابو مین کرتے تہے - مگر یہہ بادشاہ تالیف قلوب سے رعیت کو اپنا عاشق بناتا تہا +

بنگال کی پہلی مہم

جب تخت نشینی پر تین برس گذر چکے تو ۱۳۵۳ء ۷۵۴ھ مین خان جہان کو سب اختیار دلی مین دیکر خود بنگال کو روانہ ہوا - یہان حاجی الیاس نے فساد مچار کہا تہا - اپنا نام شمس الدین شاہ رکہا - اور بنارس تک ملک پر قبضہ کرلیا - اوسکی جاءمت کا مقام پنڈوہ ہوا (پنڈوا جو مالدہ پاس ہے) تہا - جب بادشاہ یہان آیا تو وہ اکدالہ مین چلا گیا - بادشاہ نے یہان کسی کو کچہہ تکلیف ندی اور خود اکدالہ کیطرف روانہ ہوا - اور بڑی بڑی لڑائیان ہونی شروع ہوئین یہہ لڑائی ہنوز ختم نہ ہونے پائی تہی کہ برسات کا موسم سر پر آیا - ارباب مشورہ بادشاہ پاس جمع ہوئے - اور بعد بہت سی بحث وتکرار کے یہہ قرار پایا کہ شمس الدین نے اکدالہ مین پناہ لی ہے اور وہ جانتا ہی کہ مجہے لڑنے کی ضرورت نہین یہہ جگہہ ایسی قلب تہی کہ برسات کا پانی اور مچہر پسو اور حشرات الارض بادشاہ کو اولٹا بہگا دینگے - پس مناسب ہے کہ کچہہ مراجعت کرکے دیکہین کہ وہ کیا کرتا ہے - اس مشورہ کے موافق سات کوس بادشاہ دلی کی طرف واپس چلا - اور مصنوعی قلندرونکی معرفت شمس الدین کے کانون تک یہہ بات پہنچائی گئی کہ بادشاہ دلی کو اولٹا بہاگتا ہے - یہہ سنتی ہی وہ اکدالہ سے نکل کہڑا ہوا - اور بادشاہ سے خوب لڑا

مگر آخر شکست ہوئی - اور بڑی مشکل سے بہاگ کر قلعہ اکدالہ مین گہسا - اور اسکا دروازہ
بند کرنا نصیب نہوا - تمام فوج منتشر ہوگیئی - ہاتہی اور بہت سی غنیمت بادشاہ کو ہاتہہ لگی
اور شہر اکدالا پر قبضہ ہوگیا - جب اس شہر مین بادشاہ داخل ہوا - تو کوٹھون پر معزز گہرانے
کی عورتون کا ہجوم تہا - اونکا سر ننگا تہا اور آہ و نالہ زبان پر تہا - اس حال کو دیکھہ کر
بادشاہ کو رحم آیا - اور اپنے امیرون سے کہنے لگا کہ مین نے بہت مسلمانون کا خون کیا - اب اگر
قلعہ لیتا ہون تو اور مسلمانونکا خون کرتا ہون اور عورتون کی عزت کہوتا ہون - ان
حرکتون سے خدا کے روبرو کیا منہ دکہاؤنگا - مجہہ مین اور مغلون مین کیا فرق ہوگا - اسلئے
بہتر ہے کہ اب لکہنوتی کو چہوڑ کر دلی چلون - ملک ہاتہہ لگ گیا ہے خطبہ میرے نام کا جاری ہوگیا ہے
اسپر ہر چند امیرون نے اصرار کیا کہ اس ملک کو ضبط کیجئے - مگر بادشاہ نے کچھہ نہ سنا - اس اثنا مین
صلح کی بہی کچھہ صورت ہوگئی تہی - اوسنے لکہنوتی کے قیدیون کو چہوڑ دیا - اور دلی کو چلا آیا -
سنہ ۷۵۵ھ مین شمس الدین شاہ کے ایلچی بہت سے تحفہ تحائف بادشاہ پاس لائے - اور صلح کی
درخواست کی - بادشاہ صلح پر راضی ہوگیا - اور ایلچیون کو نہایت عزت کے ساتہہ رخصت کیا
اسی سنہ مین خلیفہ عباسی نے بادشاہان بہمنیہ دکن کی سفارش مین خط لکہا - غرض اس تاریخ
سے بنگالہ اور دکن سلاطین دہلی کے تصرف سے نکل کر خود مختار ہوگیا - مگر دلی کا بادشاہ
برائے نام اپنی بزرگی جتلانے کیواسطے وہان کے حاکمون سے سالیانہ نذرانہ اور پیشکش لیتا تہا

بنگالہ کی دوسری مہم

سنارگانون مین ملک فخر الدین حاکم تہا - ظفر خان اوسکا داماد تہا - جب بادشاہ نے بنگالہ
سے دلی کی طرف مراجعت کی شمس الدین شاہ کشتیون مین بیٹہہ سنارگانون پر چڑہ گیا
اور ملک فخر الدین کو مار ڈالا - اور خود اس ملک کا مالک بن بیٹہا - ظفر خان بادشاہ پاس دوڑا آیا

اور اپنی فریاد دلایا۔ بادشاہ نے اوسکی خاطر سے سامان جنگ مہیا ہونیکا حکم دیا۔ جب اس
تیاری کی خبر حاکم بنگالہ کو پہنچی تو وہ اکدالا مین سے سنار گانون مین چلا آیا۔ وہ بیچ میں
بنگالہ کے تہا۔ یہان کی رعایا نے بہی اوسکے ہاتہہ سے تنگ ہوکر بادشاہ پاس فریاد کی
عرضیان بہیجنی شروع کین۔ بادشاہ نے خان جہان کو دلی مین نائب مقرر کیا۔
اور خود لکہنوتی ۱۳۵۹ سنہ مین روانہ ہوا۔ جب بادشاہ بنگالہ مین آیا۔ تو شمس الدین مرچکا تہا
اور سکندر خان اوسکا بیٹا جانشین ہوچکا تہا۔ اب وہ بادشاہ سے ڈرکر سنار گانون سے
اکدالا مین چلا گیا۔ بادشاہ نے وہان جاکر لڑائی شروع کی۔ سکندر خان لڑتے لڑتے
بہت تہک گیا۔ تو اوسنے ایک معقول ایلچی کے ہاتہہ پیغام صلح بہیجا۔ بادشاہ نے اوسے
منظور کرلیا۔ لڑائی کا جو اصل سبب تہا کہ ظفر خان کو سنار گانو ملجائے۔ یہہ شرط بہی
سکندر خان نے منظور کرلی۔ غرض دونون مین صلح ہوگئی۔ اور سکندر خان جب تک
جیتا رہا۔ بادشاہ پاس چالیس ہاتہی نذر مین بہیجتا رہا۔ ظفر خان نے سنار گانون کی حکومت
سے بادشاہ کی صحبت و ہمنشینی پسند کی۔ غرض حرم دلی نے دونو دفعہ اس مہم سے بادشاہ کو
فائدہ کثیر نہ اوٹہانے دیا۔ اب بادشاہ دلی کی طرف روانہ ہوا۔ جاج نگر اور بنارس مین کچہہ
دنون ٹہہرا۔ اور سب راجاؤن اور راناؤن اور مقدمون کو مطیع کرتا رہا۔ جب دلی
مین پہنچا تو شہر مین بادشاہ کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی +

نگرکوٹ اور ٹہٹہ کی مہم

جب لکہنوتی سے بادشاہ پہر کر دلی مین آیا۔ تو فوج لیکر نگرکوٹ کو روانہ ہوا۔ دامن کوہ مین
جب پہنچا۔ تو برف اوسکے واسطے وہان آئی۔ اسپر سلطان تغلق کی یہہ بات اوسکو
یاد آئی۔ کہ اسی مقام پر اوسکے واسطے برف کا شربت آیا تہا۔ مگر مین اوس وقت نہ تہا۔

اسلئے اوسکو بادشاہ نے نہ پیا۔ یہہ بات یاد کرکے شربت کی سبیل سلطان محمد تغلق کے نام پر
لگوا دی۔ اب نگرکوٹ کے راجہ سے لڑائی ہوئی۔ اور آخر کو راجہ مطیع ہوا۔ اور مورد عنایت
شاہی ہوا۔ اور نگرکوٹ کا نام محمد آباد سلطان محمد تغلق کے نام پر رکہا گیا۔ جب بادشاہ
نگرکوٹ سے فارغ ہوا تو اوس نے ملک سندہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اوسکو مدت سے اس ملک کے
مطیع کرنیکا خیال تہا۔ وہ حالت نزع سلطان محمد تغلق کی اور وہ آرزو صحت کی خاص اس
مطلب کے لئے اوسے یاد تہی۔ غرض یہہ کانٹا اوسکے پہلو مین کہٹکتا تہا۔ اوسکے نکالنے کی
تدبیر کرنے لگا۔ اور نگرکوٹ سے آگے چلکر ٹہٹہ پر پہنچا۔ یہان اسوقت حاکم جام بانی تہا۔
اوسنے لڑنیکی تیاری کی۔ اور قلعہ کو مستحکم کیا۔ اور خوب بادشاہ سے لڑا۔ برسات اور
گرانی غلہ نے بادشاہ کی فوج کا ناک مین دم کیا۔ اور اس سبب سے بادشاہ گجرات کو چلا۔ دشمنون
نے تعاقب کیا۔ مگر شکست کہائی۔ راہون کے مصیبت اور غلہ کی گرانی نے بادشاہی
سپاہ کو بدرجہ غایت تکلیف پہنچائی۔ اور بڑی مشکل سے خدا خدا کرکے بادشاہ گجرات مین
پہونچا۔ چہہ مہینہ سے نہ بادشاہ کی نہ سپاہ کی کچہہ خبر دلی مین پہونچی تہی۔ اسلئے اندیشہ تہا
کہ وہان کچہہ فساد نہ کہڑا ہو جائے۔ مگر خان جہان کا انتظام ایسا تہا کہ کوئی کان نہ ہلا تا تہا
۔ جب اس قحط اور راہون کی تکالیف کی خبر دلی مین پہونچی۔ تو گہر گہر ماتم تہا۔ دلی سے
بہت سامان خان جہان نے بہیجا۔ اب برسات ختم ہوئی۔ بادشاہ نے ظفر خان کو
گجرات مین حاکم مقرر کیا۔ اور خود ٹہٹہ کی طرف روانہ ہوا۔ مگر فوج پہلے مصیبت دیکہہ
چکی تہی۔ اسلئے اوسنے بہاگنا شروع کیا۔ اور گہر کا راستہ لیا۔ جب بادشاہ کو یہہ خبر ہوئی
تو اوسنے ایک وعظ اونکو سنایا۔ اور خدا اور رسول کا حکم بتلایا۔ اور جو سپاہی بہاگے
اونکا تدارک خسروی یعنے قتل اور جلا وطنی اور قید نکیا۔ بلکہ تدارک معنوی کیا یعنے

نصیحت اور پند سے سمجھایا۔ جب کوئی بہاگتا تو دو تین روز تک بر سر بازار ملامت کیا جاتا۔
مگر اوسکی تنخواہ اور جاگیر کو ہاتہہ نہ لگایا جاتا۔ پادشاہ نے تالیف قلوب سے سپاہ کو تازہ دم
کر لیا۔ ٹہٹہ مین پہونچ گیا۔ یہان رعیت اپنی زراعت مین مصروف تہی۔ پادشاہ کی
مراجعت کا خیال ہی نہ تہا۔ وہ یہہ گیت گا گا کر مست ہو رہی تہی۔ کہ سلطان محمد تغلق
ہمارے پیچہے پڑا خدا نے اوسکو غارت کیا۔ سلطان فیروز شاہ ہمارے سامنے آیا اوسکو
اسد نے پیچہے بہگایا۔ پس جب معلوم ہوا کہ سلطان فیروز آپہونچا۔ تو اونہون نے
اپنی ساری زراعت کو غارت کیا۔ اور دریا کے اوس پار جا کر مٹی کے قلعون مین پناہ لی
جب پادشاہ نے دیکہا کہ فصل ربیع بالکل تباہ کر دی۔ تو اوسنے اور دہات سے غلہ
خرید کر کے سامان رسد درست کر لیا۔ اور اس اثنا مین چار ہزار کے قریب سندہی
پادشاہ کی قید مین آئے۔ یہہ اسی پادشاہ کا کام تہا کہ انہین سندہیون کو جنہون نے
پادشاہ کی فوج کو بہوکا مارنے کے لئے زراعت کو تباہ کیا قید مین خوب پیٹ بہر کے
قحط سالی مین روٹی دی۔ یہہ رحم دلی قابل یاد رکہنے کے ہے۔ دریاے سندہ کے کنارے
وار پار لشکر دونو پڑے تہے۔ اور کبہی کبہی چہیڑ چہاڑ ہو جاتی تہی۔ اب پادشاہ نے پل
بنا کر دریا کو عبور کیا۔ اور عماد الملک اور ظفر خان سے دشمنون کا سخت مقابلہ ہوا جب
پادشاہ نے دیکہا کہ دونو طرف سے ہزارون مسلمان ضائع ہوتے ہین۔ تو اوسنے ایک آدمی
بہیجکر اپنی سپاہ کو ہٹا لیا۔ اور عماد الملک کو دہلی امداد کے واسطے بہیجا۔ جب یہہ کمک
دہلی سے آئی تو سندہیون کے دل چہوٹ گئے۔ اور سوا اسکے اونکے ہان قحط سخت پڑا
اور اس سبب سے اونکی قوت ضعیف ہوگئی۔ جو قحط کے ہاتہہ سے آفتین اور مصیبتین پادشاہ
کی سپاہ نے اوٹہائی تہین اب سندہیون کو اوٹہانی پڑین۔ خود اون کی زراعت کا

غارت کرنا اونہین کے حق مین زہر ہوا۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ غرض جب یون عاجز ہوئے

۔ تو صلح کے پیغام بھیجے۔ پادشاہ نے صلح کو منظور کرلیا۔ اور جام بانی پادشاہ کے

روبرو اس صورت سے آیا کہ گلے مین آگے دستار اور پیچھے ننگی تلوار اور سر ننگا۔ اور

فیروزشاہ سے عرض کی کہ مین تیرا غلام اور تو میرا پادشاہ ہے۔ پادشاہ اس راجہ اور

اوسکے ہمراہیون کو ہمراہ لیکر دلی آیا۔ اور پھر اونکو ٹھٹہ ہی مین اپنے کامون پر

بحال کردیا۔ اس تمام لڑائی کا خلاصہ یہہ ہے کہ گو پادشاہ کو اس کام مین کامل کامیابی

نصیب نہوئی۔ مگر جام بانی کی اس اطاعت سے ناکامی کا رنج والم اور تاسف کم ہوگیا

غرض جو کچھہ اس مہم مین ہوا وہ ابتک کسی دربار پادشاہ کے عہد مین بھی نہین ہوا تھا اسلئے

سب سے بڑا کام فیروزشاہ کا لڑائی کے باب مین بھی گنا جاتا ہے +

حاکم گجرات کی بغاوت اور چھوٹے چھوٹے جھگڑے

سنہ ۱۳۷۱ع ۷۷۳ھ مین ظفرخان حاکم گجرات نے وفات پائی۔ اوسکا بیٹا دریاخان اوسکا جانشین ہوا

۔ اور پادشاہ کے ہان سے ظفرخان کا اوسکو بھی خطاب ملا۔ سنہ ۱۳۷۷ع ۷۷۸ھ مین خواجہ شمس الدین

دمغانی نے عرض کی کہ عمال گجرات قرار واقعی اوس ملک کا محاصل خزانہ شاہی مین

نہین داخل کرتے۔ مین جمع گجرات پر اضافہ کرکے درخواست دیتا ہون۔ شمس الدین

ابو رجا نائب ظفرخان کو لکھا گیا کہ اس اضافہ جمع کو قبول کرتا ہے یا نہین۔ اوسنے

قبول نکیا۔ خواجہ شمس الدین دمغانی گجرات کو روانہ ہوا۔ مگر اس جمع کو ادا نہ کرسکا

تو باغی ہوگیا۔ مگر اوسکا سر کاٹ کر دلی مین عمال نے پادشاہ پاس بھیجدیا۔ یہی ایک

حاکم۔ پادشاہ سے باغی ہوا ورنہ ——— کوئی اور حکام مین سے

پادشاہ سے برگشتہ نہوا +

پرگنہ اٹاوہ مین زمینداروں نے بغاوت اختیار کی پادشاہ نے خود جاکر اوسکو مٹا دیا۔
کٹھیر کے مقدم کہڑکو نے بدایون کے حاکم سید محمد کو بہائیون سمیت مار ڈالا۔ پادشاہ کو
اسپر بہت غصہ آیا۔ اور ۷۸۲ھ ۱۳۸۰ مین وہان گیا۔ اور سرکشون کو قتل کیا۔ کہڑکو بہاگ کر
کوہ کمایون مین چلا گیا۔ سنبہل مین ملک داود افغان کو حاکم مقرر کیا۔ اور حکم دیا کہ
کٹھیر کے سرکشونکا ہمیشہ سر کچلتا رہے۔ اور ۷۸۷ھ ۱۳۸۵ مین بسولی مین ایک قلعہ بنایا۔
اور اوسکا نام فیروزپور رکہا۔ مگر لوگون نے اوسکا نام آخرین پور رکہا۔ یہہ اتفاق کی
بات ہی کہ لوگون کا کہنا پورا ہوا کہ اوسکو کوئی قلعہ بنانا پہر نصیب نہ ہوا +

پادشاہ کی ضعیفی کے باتین

بڑا بیٹا پادشاہ کا فتح خان تہا۔ جب پادشاہ لکہنوتی کو گیا تہا۔ تو اس نے اس
شاہزادہ کے نام کا خطبہ پڑہوایا۔ اور سکہ مین اپنی نام کے ساتہہ اوسکا نام بہی
جاری کرایا۔ اور ایک جدا اوسکا دربار مقرر کیا۔ یہہ شاہزادہ بڑا عقلمند اور ہوشیار تہا
۔ اوسکے لڑکپن کی یہہ حکایت مشہور ہے۔ کہ مکتب سے چہٹی لیکر اپنے محل کو جا رہا تہا کہ راہ
مین ایک بڑہیا نے گہوڑے کی لگام پکڑ لی اور یہہ فریاد کی کہ میرا خاوند اور بیٹا کچہہ اسباب
خرید کر کے تیرے لشکر مین بیچنے کیواسطے لاتے تہے۔ راہ مین چورون نے اون کو
لوٹ لیا۔ اور جب وہ لشکر مین آئے تو جاسوس سمجہہ کر تیرے لشکر کے آدمیون نے پکڑ لیا ہے
اور قید مین ڈالدیا ہے۔ شاہزادہ کو رحم آیا۔ اور دہوپ مین کہڑے رہکر اور گواہ سنکر
اور تحقیقات مقدمہ کی کر کے بڑہیا کو باپ پاس لے گیا۔ اور انصاف کرایا۔ اور صبح کا
کہانا شام کو کہایا۔ مگر افسوس ہے کہ اوسکی عمر نے وفا نہ کی۔ ۷۷۶ھ ۱۳۷۵ مین بستر
مرگ پر آرام کیا۔ دوسرا بیٹا محمد خان تہا وہ ایسا تہا کہ جیسا بڑا بیٹا تہا۔ یہہ صدمہ

بادشاہ کو پیرانہ سالی مین ایسا پہنچا کہ کمر ٹوٹ گئی۔ اور سلطنت کے کامون مین التفات کم ہوا۔
غرض ۱۲۸۵ھ تک تو بادشاہ چھوٹے موٹے کامون مین دل سے مصروف رہا۔ اب سن اسی
برس کا پہنچا۔ ضعیفی اور پیری کا زور ہوا۔ کاروبار سلطنت سے دل سرد ہوا۔ سب کام کاج
وزیر خان جہان کے سپرد ہوا۔ جو کچھہ وزیر کہتا بادشاہ وہی کرتا۔ جب بادشاہ کی یہہ نوبت
پہنچی۔ تو وزیر کو اپنے اختیار کا مزا پڑا۔ حکم اور حکومت کی چاٹ لگی۔ اب نیت کچھہ اور سے
اور ہوئی ۱۲۸۹ھ مین بادشاہ سے اس وزیر نے عرض کیا کہ شہزادہ محمد خان کا کچھہ ارادہ ہے
وہ ظفر خان اور سرداروں کے ساتھہ سازش کر رہا ہے۔ اور خود بادشاہ بننے کا ارادہ ہے
بادشاہ کی عقل مین خلل آ ہی گیا تہا۔ کچھہ اس بات کے یقین کرنے مین تامل نہوا۔ اوسی وقت
شہزادہ محمد خان اور ظفر خان کے قید کرنے کا حکم صادر کیا۔ ظفر خان کو تو خان جہان نے
بلا کر اپنے گہر مین مقید کیا۔ شاہزادہ کی گرفتاری کا فکر ہوا جب یہہ خبر شاہزادہ کو لگی
اوسنے گہر کا دروازہ بند کیا۔ اور خوب حفاظت کرکے ہو بیٹہا۔ ہرچند خان جہان اوسکو
دربار مین بلاتا۔ وہ آلے بالے بتا تو نہین ٹالتا۔ اور دربار مین نہ آتا۔ ایک دن ہتیار
لگا کر اونچی بن محافہ مین بیٹھہ سب طرف سے پردہ لگا اور یہہ بہانہ بنا کہ شاہزادہ کی حرم بادشاہ کے
پاس جاتی ہے۔ زنانہ محل مین وہ جا پہنچا۔ محل کی عورتون نے یہہ تماشا دیکہہ غل مچایا
کہ وہ بادشاہ کو مارنے کو آیا۔ مگر یہہ شاہزادہ سیدہا باپ پاس گیا۔ اور سر قدمون پر رکھہ دیا
اور کہنے لگا کہ خان جہان نے حضور سے عرض کیا ہے کہ میرا ارادہ حضور کے قتل کا ہے۔
بہلا کوئی بیٹا باپ کے مارنے کا قصد کرتا ہے۔ اور جو کم بخت کرتا ہے وہ جوانا مرگ مرتا ہے
خان جہان کا ارادہ ہے کہ میرا کام تمام کرے۔ اور خود بادشاہ بنے۔ اگر میری نیت
مین کچھہ فتور اور خلل ہوتا تو اس وقت سے زیادہ کوئی اور وقت مجہکو مل سکتا۔ بادشاہ کو

یہہ بات اوسکی معقول معلوم ہوئی - اوسکو گلے لگا لیا - اور حکم دیدیا کہ خان جہان کو جا کر مار ڈال
اور ظفر خان کو چہڑا لے - محمد خان نے باپ کا یہہ حکم حاصل کیا - اور دس بارہ ہزار غلامون کو ساتہہ
لیا - اور خان جہان پر چڑہ گیا - خان جہان نے یہہ حال دیکہہ ظفر خان کو تو پہلے ہی اس دنیا سے
رہائی دی اور خود تہوڑے آدمیون کو ہمراہ لے لڑنیکو نکلا - مگر زخمی ہوکر اپنے گہر مین پہر آیا
اور دوسرے دروازہ سے نکل کر میوات کی راہ لی - اور کوکا چوہان کے گہر مین پناہ لی - یہہ
سب کام کرکے شاہزادہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا - اب بادشاہ مین بڑہاپے سے
کچہہ دم باقی نہ تہا - سب اسباب شاہی اور شاہی بیٹے کی حوالے جیتے جی کی - اور
ناصر الدین محمد شاہ کا خطاب دیا - اور خود گوشہ عزلت اختیار کیا - اور یاد الہی مین مصروف ہوا
سنہ ۷۸۹ ہجری مطابق ۱۳۸۷ء مین یہہ شاہزادہ تخت شاہی پر بیٹہا - اور حکم دیا کہ جمعہ کو خطبہ دونو بادشاہون کے
نام کا پڑہنا چاہیئے - باپ کے سب ملازمون کو بدستور برقرار رکہا - ملک یعقوب آخر بیگ کہ
امرا معتبر مین سے تہا سکندر خان کا خطاب دیا - اور گجرات اوسکے سپرد کیا - جب وہ گجرات
کو گیا تو اثنا راہ مین میوات مین کوکا چوہان نے خان جہان کو اوسکے حوالہ کیا - اوسنے
سر کاٹ کر بادشاہ پاس بہیجدیا - اب ناصر الدین کوہ پایہ مین شکار کہیلنے چلا گیا - وہان
اوسکو خبر پہنچی کہ امیران صدہ اور فرحۃ الملک نے اتفاق کرکے سکندر خان کو مار ڈالا -
یہہ خبر سنکر دہلی مین چلا آیا - اور کچہہ اس مفسدہ کا علاج نکیا - عشق و عشرت مین ڈوب گیا -
اس شاہزادہ مین امور سلطنت کے انصرام اور انجام دینے کی لیاقت ہی نہ تہی - اب
لکہہ بہیجی جو آئی تو باپ کی زندگی مین اوسکے تجربہ کار امرا کو گہٹانا - اور اپنے نالائق دوستون کو
بڑہانا شروع کیا - اسسے امرا وہی بگڑ بیٹہے - اور ملک بہار الدین اور کمال الدین اس
بادشاہ کے چچا کے بیٹے بہی پہر گئے - اور غلامان شاہی کہ قریب ایک لاکہہ کے تہے فقط وفادار

اپنی طرف کر لئے - اور ناصر الدین سے ایک جنگ عظیم شروع کی - دونون مین سخت لڑائی ہوئی - مگر ناصر الدین سے اونہون نے شکست پائی - تو فیروز شاہ پاس دوڑے گئے اور اوسکو اپنے اختیار مین لا کر پہر ناصر الدین سے لڑائی شروع کی - غرض یہہ فتنہ عظیم دار الملک مین برپا ہوا - دو روز تک ایسی لڑائی رہی کہ غالب و مغلوب معلوم ہوتے تھے - غلامون کے کہنے سے بادشاہ کو پالکی مین بٹہا کر رزم گاہ مین لے آئے - جب لوگون نے بادشاہ کا ہاتھی اور نشان اور سامان دیکہا تو وہ ناصر الدین کو چہوڑ چہاڑ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے - جب ناصر الدین نے یہہ حال دیکہا تو کوہ سرمور پر بہاگ گیا - اب بادشاہ مین خود کچہہ عقل باقی نہ رہی تہی - ایک کٹ پتلی تہی جسطرح لوگ چاہتے تہے نچاتے تہے - غلامون کے کہنے سے اپنے پوتے تغلق شاہ پسر فتح خان کو تخت پر بٹہایا - اور اپنے داماد سید حسن کو قتل کرایا - اب تغلق شاہ کا پہلا حکم یہہ تہا کہ ناصر الدین محمد شاہ کے جہان ہوا خواہ ملین قتل کئے جاوین +

وفات بادشاہ کی

۱۳۸۸

بعد اس ہنگامے کے تہوڑے دن گذرے تہے کہ ۳ - رمضان سنہ ۷۹۰ مطابق ۲۳ اکتوبر مین فیروز شاہ نے اس جہان کی کشمکش سے رہائی پائی - نوے برس کی عمر تہی اور چالیس برس کے قریب سلطنت کی - یہہ بادشاہ بہی دلی کے تخت پر ایسا گذرا ہے کہ اوسکی ہر یک بات قابل توجہہ ہے - گو فتوحات ملکی کے اعتبار سے اوسکی سلطنت بڑی نہ شمار کیجائے - مگر اور رفاہ عام کے کامون کے اعتبار سے بڑے تریہ اور شان کی بادشاہت تہی - مختلف حالات اوسکے سلطنت کے اب ہم لکہتے ہین +

بادشاہ کا شوق غلامون کا

اس بادشاہ کو غلامون کا بڑا شوق تہا۔ وہ چارون طرف سے اونکو جمع کرتا۔ اور امیر
اور جاگیردار خوب صورت خوب صورت غلام آراستہ پیراستہ کرکے اوسکی نذر مین بہیجے
دربار مین اوسکے غلامون کا ازدحام لگا رہتا۔ اونکو سب طرح کے کام بادشاہ سکہواتا۔
کسی کو قرآن شریف حفظ کراتا کسی کو فقیہہ اور محدث بنواتا۔ کسی کو خوشنویس
بناتا۔ کسی کو سپاہگری سکہاتا۔ غرض دنیا کا کوئی کام باقی نہ تہا جو اوسکے غلام نہ سیکہتے
ہون۔ بارہ ہزار غلام اہل حرفہ تہے۔ چالیس ہزار غلام سپاہی اردلی مین رہتے تہے
۔ ایک لاکہہ اسی ہزار غلامون کی پرورش وہ کرتا۔ اور امیرون اور جاگیردارون مین
بہی غلام تعلیم کے واسطے تقسیم کردیتا۔ اور تاکید کردیتا کہ جب وہ دربار مین حاضر ہون
تو اونکی لیاقت کی کیفیت عرض کرین۔ مگر زمانہ کا انقلاب ایسا ہے کہ جن غلامون کے
یہہ قدر تہی بادشاہ کی وفات پر اونہین کی گردن اور تلوار تہی

بادشاہ کا شوق شکار

بادشاہ شکار پر عاشق تہا۔ اوسکے اس شوق ذوق کا حال بالتفصیل لکہین تو ایک شکارنامہ
تصنیف کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے بالاجمال اوسکی یہہ کیفیت ہے۔ کہ موسم گرما مین دیبالپور
اور سرستی کے درمیان گورخر کا شکار کہیلتا۔ اور موسم سرما مین بداؤن اور آنولہ مین
ہرنون اور نیل گائون کے شکار کو جاتا۔ یہان یہہ جانور کثرت سے ہوتے تہے۔ اور
زمین یہان کی نہایت زرخیز تہی۔ مگر فقط بادشاہ کے شکارون کو موٹا تازہ کرنیکے لئے
جنگل بن رہے تہے ❊

امیرون اور رعایا کی خوشحالی و ارزانی

اس بادشاہ کے عہد مین امیر فقیر آزاد غلام سب کے سب آرام سے زندگی بسر کرتے تہے۔

اور کسی طرحکا فکر نتہا۔ غریبون کی آسودہ حالی کا حال یہہ تہا کہ وہ اپنی لڑکیون کی شادیان چہوٹی عمر مین کر دیتے تھے۔ اناج اس افراط سے پیدا ہوتا تہا کہ آدمیون سے کہایا نہ جاتا۔ اور یونہین پڑا سڑا کرتا۔ زراعت کی ترقی وہ تہی کہ کوئی گانون غیر آباد نتہا۔ ایک ایک کوس مین دلی کے گرد چار چار گانون آباد تہے۔ باغ کا شوق بادشاہ کو بہت تہا ۱۲سوہ باغ دلی کے اندر تہے۔ ملک کی آمدنی بہی بہت تہی۔ اور وہ سب امیر و غریب مین تقسیم ہوتی۔ جب امیر مرتے تو لاکہون روپیہ کی دولت چہوڑتے۔ یہہ سلطنت مدت تک لوگون کی یاد سے نہ گئی۔ جب تک اس سلطنت کے لوگ زندہ رہے یہہ حسرت اوسکو یاد کرتی رہے

بادشاہ کا معافیات اور جاگیرون کا دینا

یہہ اسی بادشاہ کا ایجاد تہا کہ افسرون کو نقد تنخواہ کے عوض مین زمین اور دہات معافی اور جاگیر مین عطا کین۔ سلطان علاء الدین کی راے بالکل اسکے برخلاف تہی۔ اوس کی راے یہہ تہی کہ جہان تک ہوسکے افسرون کو زمین اور دہات نہ دی جائین۔ اوس سے بغاوتین بہت پیدا ہوتی ہین۔ مگر سلطان فیروز شاہ نے اسکے خلاف کام کیا۔ اور کوئی بڑی بغاوت بہی اوسکے عہد مین نہ ہوئی۔ نوکرون کے واسطے یہہ قاعدہ بہی مقرر کیا کہ اگر کوئی نوکر مرجائے تو اوسکا بیٹا مقرر ہو۔ اور بیٹا نہ ہو تو داماد اور داماد نہ ہو تو غلام اور غلام نہ ہو تو کوئی قریب کا رشتہ دار اور قریب کا رشتہ دار نہ ہو تو اوسکی بی بی کا کوئی قریب کا رشتہ مند مقرر کیا جاے

سپاہ کی حالات

اس بادشاہ کے عہد مین کبہی اسی ہزار اور کبہی نوے ہزار سوار رہتے تہے۔ اور غلام اسکے سوا تھے۔ یہہ سوار سال بہر خدمات پر رہتے۔ اور آخر سال مین سب دفتر مین

آنکہ چہرہ گھوڑون کا لکھاتے - اکثر سوار کم قیمت ٹٹو سے لے آتے - اور محررون کو رشوت
دیسے دلا سند لیجاتی کہ گھوڑے خدمت کے قابل ہین - اکثر بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی مگر اوسنے
کچھہ خبر نہ لی - بلکہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سوار نے بادشاہ پاس حاضر ہو کر عرض کیا
کہ میرے پاس گھوڑا نہین ہے - بادشاہ نے کہا کہ دفتر مین جاؤ محررون سے کہہ سنکر اپنا
معاملہ کر لو - اوسنے عرض کیا کہ غضب یہی ہے کہ محررون سے معاملہ کرنے کے واسطے
پہوٹی کوڑی گرہ مین نہین - بادشاہ نے فرمایا کہ معاملہ کرنیکے واسطے کیا درکار ہے
اوسنے کہا کہ ایک سونے کا ٹنکہ - بادشاہ نے جیب خاص سے وہ عنایت کیا - اونہون نے
محرر کی جا کر نذر کیا - وہان سے سند گہوڑے کی مل گئی - بادشاہ کو آنکر دکہادی - ایسے
کامون کی تعریف ہمارے اہل ملک بادشاہون کی بہت کرتے ہین - مگر یہہ عقل سلیم کے
کام نہین ہین انجام اوسکے برے ہوتے ہین - عماد الملک کے بیٹے ملک اسحاق نے عرض کیا
کہ بادشاہ کی سپاہ مین آدمی بوڑہے ضعیف اور نکمے بہت ہین وہ برطرف کئے جائین
اسپر بادشاہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو اپنے باپ کو موقوف کرو وہ سب سے زیادہ بوڑہا ہے
پہر یہہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو کوئی ملازم سپاہ بوڑہا ضعیف یا کسی اور سبب سے قابل خدمت کے نرہے
تو اوس کا نائب اوسکا بیٹا مقرر کیا جاوے اور بیٹا نہو تو داماد اور داماد نہو تو غلام - پہر
ملک اسحاق کی طرف مخاطب ہو کر یہہ خطاب کیا کہ مجہسے ایسی باتون کی اطلاع نہ دیا کر -
تو نہین دیکہتا کہ کیا خدا اپنے بوڑہے بندون کو رزق نہین دیتا ہے جو مین اوسکا بندہ
اپنے پرانے بوڑہے نوکرون کو روٹی نہ دون +

فیروز شاہ کی لاٹھہ

یہہ ابتک دلی مین موجود ہے اور اوسکا نام یہی ہے - اور اوسکا حال یہہ ہے کہ

جب بادشاہ بنگال کی مہم سے فارغ ہوکر دلی مین آیا۔ تو وہ آس پاس کے شہرون مین سیر کرتا تہا کہ اتفاق سے موضع توبرہ ضلع سالورہ مین (سالورہ شاید سدہورہ ہو جو خضر آباد کے پاس اب موجود ہے) نکل آیا۔ وہان ایک مینار قائم دیکہا۔ اور ارادہ کیا کہ اسکو یہان سے اکہیر دلی لے چلئے۔ غرض بڑی بڑی حکمتون اور عملون سے اوس کو زمین سے اسطرح اوکہیر کہ ٹوٹے نہین اور اوسکے نیچے ایک بڑا جو کور پتہر نکلا اوسکو بہی نکالا۔ ایک بڑا چہکڑا چالیس پچاس پہیون کا بنایا۔ اوسپر اوسکو لادکر خضر آباد مین لائے۔ اور وہان سے کشتی مین دریا دریا فیروزآباد مین لائے۔ اور اوسکے نیچے وہی بڑا پتہر رکہکر وہان قائم کیا جسکو اب فیروزشاہ کا کوٹلہ کہتے ہین۔ اوسکے اوپر پتہر سنگ مرمر اور عباسی کا کام کیا۔ اور سونے کا کلس لگایا۔ اسیلئے اوسکا نام منار زرین مشہور ہوا۔ اب اوسکو فیروزشاہ کی لاٹہہ کہتے ہین۔ تاریخ فیروزشاہی مین شمس سراج عفیف نے اوسکا طول ۳۲ گز لکہا ہے جسمین سے آٹہہ گز زمین کے اندر۔ مگر بالفعل جس طور سے وہ کہڑا ہے اوسکا کل ارتفاع ۴۲ فیٹ ۔ انچ ہے اور اوسمین سے ۴ فٹ ۱ انچ دبا ہوا ہے +

ایک اور منار ایسا ہی کہنڈ کا میرٹہہ کے قریب تہا وہ بہی اوکہیر کر کوشک شکار مین لگایا۔ باروت کی اوڑنے سے فرخ سیر کے عہد مین پانچ ٹکڑے اوسکے ہو گئے تہے۔ مگر اب انگریزون نے پہر جوڑکر اوسکو دلی مین ہندوراؤ کے باڑہ کے پاس قائم کیا ہے سلطان فیروزشاہ نے بہت سے پنڈت اون عبارتوں کے پڑہنے کے واسطے جمع کئے جو اوسپر کندہ تہی۔ مگر جب کسی سے نہ پڑہی گئی تو بادشاہ سے یہہ ڈہکوسلا بنا کر کہدیا کہ اوسمین یہہ مضمون کندہ ہے کہ کوئی شخص اس منار کو اپنی جگہہ سے نہین اوکہیڑ سکیگا مگر ایک مسلمان بادشاہ فیروزشاہ نامی پیدا ہوگا وہ اوسکو اپنی جگہ سے ہلاسے گا فقط

عمارات فیروز شاہی

جسقدر عمارتین اس بادشاہ نے بہ نظر رفاہ عام اور فلاح انام بنوائین۔ اور اون کے خرچ اخراجات کیواسطے جائدادین مقرر کین تفصیل اونکی یہہ ہے۔ پچاس بندنالون اور رہاون کی آب پاشی کیواسطے اور چالیس مسجدین ایک سو بیس خانقاہین اور سو کوشک اور باغات بیشمار اور کئی شہر اور نہرین۔ گو انگریز اس تعداد کی دہایونکو غلط جانتے ہین اور اکایون پر بے شک سے یقین کرتے ہین۔ مگر اونکو اب یہہ تحقیق ہوگیا ہے ۲۰ عمارتین اور دس مینارین اور پانچ مقبرے اوسنے بہ نظر رفاہ عام بنائے غرض اس بادشاہ کی بنائی ہوئی آج تک عمارتین ایسی موجود ہین کہ جس سے اوسکی اولوالعزمی اور عالی حوصلگی ٹپکی پڑتی ہے۔ اب ان عمارتونکا بیان بالاجمال لکھتے ہین

فیروزہ حصار

جب بادشاہ بنگال کی مہم سے فارغ ہوکر دلی مین آیا تو وہ وہان گیا جہان اب حصار ہے۔ یہان پہلے دو گانون تھے اور کچھہ تہا خراسان اور ایران سے جو سوداگر یہان آتے اونکو ٹہرنے کی بڑی تکلیف ہوتی اور پانی نہین ملتا۔ اس نظر سے یہان ایک شہر آباد کیا۔ اور حصار فیروزہ اوس کا نام رکہا۔ اوسمین ایک قلعہ بہت بڑا بنوایا۔ اور اوس کا اہتمام بڑے بڑے امیرون کے سپرد کیا۔ اور اس کے گرد خندق کہدوائی۔ اور اوس کی مٹی سے گرد دمدمہ باندھا۔ ایک ٹانگ گہرا تالاب قلعہ کے اندر بنوایا۔ اور اوس کا پانی خندق کے اندر چہڑوایا۔ اور ایک محل بہت عمدہ اور خوبصورت اوس کے اندر بنوایا +

نہر

سب سے زیادہ کام رفاہ عام کا اوسکی نہر ہے - جب حصار فیروزہ مین پانی کی تکلیف دیکھی اور اس ملک کو بالکل اوجاڑ پایا - تو اوس نے ایک نہر جمنا کی اوس جگہہ سے نکالی - جہان جمنا پہاڑ ون سے نکل کر الگ ہوتی ہے - وہ کرنال ہو کر ہانسی حصار پہنچتی ہے - اور پہر دریاء گہاگر (گاگر) مین گرتی ہے - اسکا نام راج واہی تہا - اور پہلے وہ آگے بڑہ کر دریاء ستلج سے جا کر ملتی تہی - اوسکا نام الغخانی تہا - غرض اس نہر سے شہر مین پانی کی تکلیف دور ہوئی - اور یہہ ملک ریگستان بہارستان بن گیا - پہلے ایک خریف کی فصل ہوتی تہی - اب دونو خریف اور ربیع فصلین ہونے لگین اور ہزارون بیگہون مین آبپاشی ہونے لگی - اور فیروز شاہ نے صدر مقام تحصیل مالگزاری کا ہانسی سے اوٹہا کر فیروزہ حصار مین منتقل کیا - اور تمام نواح کا ملک اوس کے متعلق کیا +

فیروز آباد

سب سے زیادہ شاندار کام اس بادشاہ کا اس شہر کا آباد کرنا ہے - اور اوسمین کوشک فیروز آباد اور کوشک شکار بنانا اسی بادشاہ کا کام ہے - اس نئے شہر کی بنیاد مہم بنگالہ مین دوبارہ جانے سے پہلے ۷۵۵ھ - ۱۳۵۴ء مین رکہی تہی - اوسمین تمام قصبہ اندرپت شامل تہا - اور کوشک شکار اور اندرپت مین پانچ کوس کا فاصلہ تہا - اس شہر مین شاہجہان آباد کا بڑا حصہ شامل تہا - کالی مسجد جسکا اصل نام کلان مسجد ہے اسی شہر کے ساتہہ بنی تہی اور اسی شہر کی مسجد تہی - ابتک یہہ مسجد ترکمان دروازہ کے پاس شاہجہان آباد مین موجود ہے - عرض و طول جو محققین نے قیاساً تجویز کیا ہے اور اوسکی آبادی کا جو اندازہ ٹہرایا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شہر بہی

ایک دفعہ دو مخبرون نے پادشاہ کو خبر دی کہ حضور کے سکے مین ایک چانول کے برابر کہوٹ ہے
پادشاہ نے یہہ سنکر خان جہان وزیر سے اس بات کو کہا۔ وزیر نے عرض کیا کہ سکہ کا
حال بالکل عورت کا سا ہے اگر اوسکی عصمت اور عفت مین ذرا سا بہی دہبہ لگ جاتا ہے تو کوئی
اوسکو ساری عمر نہین پوچہتا۔ اسیطرح اگر اس کہوٹ کی تحقیقات علی الاعلان کیجائیگی
اور داروغہ ٹکسال پر جرم ثابت ہوگا تو حضور کے سکہ کا اعتبار بالکل اوٹہہ جائیگا۔ اور
پہر کوئی ہاتہہ مین نہین لیگا۔ اسلئے بہتر ہے کہ خفیہ تحقیقات کیجائے۔ غرض اس اخفا مین
داروغہ ٹکسال کی عزت رہ گئی۔ اور سنارون نے دہوکا دیکر سکہ کو کہرا پادشاہ کے
نزدیک ثابت کر دیا۔ اور اس کام کے جلدو مین داروغہ صاحب کو خلعت عنایت ہوا
اور بازارون مین ہاتہی پر سوار ہو کر گشت کرایا گیا۔ اور منادی ہوئی کہ سکہ بالکل کہرا ہے ✤

دعوتین اور جلسے

عید اور شب برات اور نوروز کو پادشاہ بڑی دہوم دہام سے جشن کرتا۔ اور خوب دعوتین
اور ضیافتین ہوتین۔ معمول تہا کہ بعد نماز جمعہ داستان گو اور گوئیے اور ناچنے والے
اور کشتی گیر اور پہلوان اور اور کرتب دکہانے والے چارون شہرون سے
پادشاہ کے پاس جاتے ✤

زیارتین اور فالین

پادشاہ کو قبرون کی زیارتون کا بڑا شوق تہا۔ اڑے وقت مین قبرون پر اولیاء اللہ کی
جاتا۔ اور اونسے استمداد چاہتا۔ کبہی کسی مہم پر نہین گیا کہ پہلے قبور پر زیارت کو نہ گیا ہو
مسعود غازی کی قبر کی زیارت کو گیا اور وہان بہت کچہہ دولت خرچ کی۔ قرآن شریف
مین فالین بہی بہت دیکہتا۔ اور خواب کی تعبیرین بہی لوگون سے بہت پوچہتا۔

اور شگونون کو مانتا تہا۔ غرض یہہ اوسکی عقل کی باتین نہین۔ خلیفہ عباسی نے
جو دو دفعہ خلعت اور منشور سلطنت عنایت کیا۔ اوسکو وہ اپنا بڑا فخر سمجہتا تہا +

بادشاہ کی زمانہ کی تصنیفات

اس بادشاہ نے نگرکوٹ سے پنڈتون کو بلاکر سنسکرت سی بعض کتابون کا ترجمہ کرایا
ان کتابون مین سے اعزالدین خالدخانی کی ایک کتاب مشہور ہے۔ وہ نظم مین ہے
۔ اور اوسمین حکمت طبعی اور شگون اور تفاؤل کا بیان ہے۔ تاریخ فیروزشاہی ضیاء الدین
برنی نے اسی بادشاہ کے نام پر لکہی ہے۔ اور اوسیکے عہد مین ختم کی ہے۔ اور
دس برس کا حال بہی اس بادشاہ کی سلطنت کا لکہا ہے۔ دوسری تاریخ اسی نام
کی شمس سراج الفی نے لکہی ہے۔ اوسمین سارا حال فقط اسی بادشاہ کا مندرج ہے
انہین دو کتابون سے اخذ کرکے ہم نے حال اس بادشاہ کا لکہا ہے تفسیر تاتارخانی
اور فتاوی تاتارخانی تاتارخان نے لکہی ہے۔ یہہ تاتارخان حبرو زنا کی پیٹ
مین سے پیدا ہوا تہا اوسی دن ایک لڑائی کے افراتفری مین سلطان محمد تغلق شاہ
کو ہاتہہ آگیا تہا۔ اوس نے بچون کی طرح پرورش کیا۔ اور بڑے ہونے پر
اوسکو رتبہ کا امیر بنا دیا۔ عین الملک نے جسکو عین ماہرو بہی کہتے ہین بہت سی
کتابین تصنیف کی ہین مگر اونمین عین الملکی مشہور ہے۔ اور خاص وعام کو پسند ہے
سب سے زیادہ عمدہ تصنیف خود اس بادشاہ کی فتوحات فیروزشاہی ہے۔
جو پتہر پر کندہ ہے۔ اوس سے اس بادشاہ کے سب کام معلوم ہوتے ہین کہ
کیا کیا کئے۔ خلاصہ اوس کا یہہ ہے +

خلاصہ فتوحات فیروزشاہی

اول - پہلے بادشاہون کے عہد مین مسلمانون کی خون ریزی ادنے ادنے جرمون
پر ہوتی ہتی ---- اور انواع انواع کی تعذیب و تعزیر اونکے لئے مقرر تہین - ہاتہہ پاون
ناک کان کاٹنا - آنکہون کا نکلوانا - بدن کی ہڈیون کا کوٹنا - آگ مین جلانا - کہال
کہچوانا - دست و پا مین میخ زنی - بدن کے دو ٹکڑے کرنے - اور اسی قسم کی ورسیاستین
سب بخلاف شرع مین نے موقوف کردین - **دوم** خطبہ مین سے اون بادشاہونکا
نام جنہون نے ہندوستان کو دارالاسلام بنایا تہا خارج ہوگیا تہا - اب مینے اوسکو پہر داخل کیا
سوم خزانہ شاہی مین روپیہ ناجائز اور خلاف شرع داخل ہوتا تہا - اوسکو مینے بند کردیا
مثلاً چراہی گلفروشی نیلگری ماہی فروشی ندافی ریسمان فروشی بہربہونجی کی بہنوائی
اور دوکانون کا کرایہ اور نہ بازاری اور دادبیگی اور کوتوالی اور احتساب وغیرہ سب
کرین موقوف کردین اور حکم دیدیا کہ کوئی محصول خلاف شرع نہ لیا جائے **چہارم**
پہلے بادشاہون کے زمانہ مین دستور تہا کہ غنیمت کا پانچوان حصہ سپاہیون کو ملتا تہا
- اور چار خمس دیوان شاہی مین آتا تہا - مین نے اسکے بالکل عکس کردیا **پنجم** اہل شیعہ
اپنے مذہب کے مرید بڑہاتے تہے - اور اپنی کتابون اور رسالون کی اشاعت شروع
کی تہی اوسکو مسدود کردیا **ششم** جتنے ملحد اور لامذہب اور بدمشرب بدعتی تہے
اون سب کو نکلوا دیا تاکہ اور لوگون کو گمراہ نہ کرین **ہفتم** ایک جماعت ایسی آدمیون
کی پیدا ہوئی تہی کہ وہ ریشمی کپڑے اور زیور پہنتی تہی - اور چاندی سونیکے برتنون
مین کہاتی پیتی تہی مین نے اوسکی ممانعت کردی **ہشتم** ایک شخص رکن الدین نامی
امام مہدی اور عالم الغیب ہونیکا دعوی کرتا تہا - اور اوسکے بہت مرید ہوگئے تہے -
مین نے اون سب کو جہنم واصل کیا **نہم** عین ماہرو کلمہ انی الحق کہتا تہا - اوسکو بہی

مارڈالا۔ **دہم** خلاف شرع اسلام عورتون نے یہہ طریقہ اختیار کیا تہا کہ قبرون کی زیارت کو جاتین اور میلون مین پہرتین۔ اور وہان جا جا کر معلوم نہین کیا کیا کام کرتین۔ ان سب باتون کو یک لخت بند کر دیا۔ **یازدہم** ہندؤن کو نیا مندر بنانے نہین دیا اور جو کوئی نیا بنا لیتا اوسکو مین ڈہوا دیتا **دوازدہم** مجہے معلوم ہوا کہ صالح آباد مین ایک مندر بنا ہے اوسکو مسمار کرا دیا **سیزدہم** ایک ور گانون مین ایسا ہی مندر بنا تہا اوسکا نشان باقی نہ رکہا **چہاردہم** پہلے بادشاہون نے چاندی سونے کے برتنون کا برتاؤ اختیار کیا تہا۔ اور پٹکون اور تلوارون کے قبضون پر جواہرات مرصع ہوتے تہے مین نے ان سب کو موقوف کر دیا۔ **پانزدہم** مکانون مین جانورون اور آدمیون کی تصاویر بناتے تہے اونکو مٹوا دیا اور حکم دیا کہ مکانات کے اندر نقش و نگار مین باغ اور پہول بنوائین۔ لباس گوٹہ زری کا جو لوگ پہنتے تہے اوسے بہی موقوف کرا دیا **شانزدہم** سب سے آخر بالتفصیل یہہ لکہا ہے کہ مین نے پرانی عمارتین جو بادشاہون کی خراب اور برباد پڑی تہین اونکی مرمت کرائی اور آباد کیا اور اونکے واسطے آئندہ ایسی جائدادین مقرر کین کہ وہ ہمیشہ آباد رہینگی۔ ان سب باتون کے مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض حرکات بادشاہ کی تعصب کی تہین۔ مگر اوسکے یہہ ضوابط نہایت عمدہ تہے کہ اوسنے سیاست سے ہاتہہ اوٹہایا اور تالیف قلوب سے کام چلایا۔ وہ محصول جو رعایا کو ناگوار اور لوگون پر نہایت گران تہے اور اون کا وصول ہونا دشوار تہا۔ اور ہمیشہ اون مین تغیر و تبدل ہوتا رہتا تہا سب کو موقوف کیا۔ اور خود موٹے ہوٹے کپڑے پہن کر لباس کا تکلف اور اسراف دور کر دیا فقط

غیاث الدین تغلق ثانی کی سلطنت کا بیان

پہلے لکھہ چکے ہین کہ تغلق شاہ بن فتح خان کسطرح تخت پر بیٹھا - اب اس بادشاہ نے تاج شاہی سر پر رکھہ کر اپنا لقب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ اختیار کیا - اور سکہ اور خطبہ اسی نام کا جاری کیا - ملک فیروز علی کو خان جہان کا خطاب دیکر وزیر مقرر کیا اس وزیر کو بہت سا لشکر سپرد کیا - سلطان محمد ناصر الدین کے کام تمام کرنے کا حکم دیا - ناصر الدین نے بھی لڑائی کا سامان تیار کیا - اور اس وزیر سے خوب لڑا - مگر آخر کو شکست کہا گیا - اور آگے وہ پیچھے فوج وزیر کی پڑی پہری جب تک کہ ناصر الدین نگر کوٹ کے قلعہ مین جا پہنچا - اس قلعہ کی ستواری کو دیکھہ کر فوج نے اوسکا پیچھا چھوڑا اب بادشاہ جوانی کی ترنگ مین آگیا - اور عیش و عشرت مین ڈوب گیا - بڑا کام اوسنے اپنا یہی سمجھا کہ عزیز و اقارب کی گردن پر چھری پہیرئے - سگے بہائی کو قید خانہ مین بہیجدیا - چچیرا بہائی ابو بکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ ڈر کے مارے ایک کونے مین جا چھپا - اور قابو اور موقع جب ملا - رکن الدین نائب وزیر اور اور امیرون کو اپنے ساتھہ متفق کر لیا - اور غلامون کو کہ ان دنون مین بڑے صاحب اختیار تھے اپنی طرف کر لیا - اور بادشاہ کے دیوان خانہ پر چہاپہ جا مارا - ملک مبارک کبیر امیر الامرا کو قتل کیا - جب بادشاہ کو یہہ خبر ہوئی تو وہ خان جہان وزیر کو ساتھہ لیکر ایک دروازہ سے جمنا کی طرف نکل بھاگا - مگر رکن الدین نائب وزیر کو اس بھاگنے کی خبر ہو گئی - اوسنے غلامون کو ساتھہ لیا - اور بادشاہ اور وزیر دونو کو جاکر پکڑ لیا اور سیدھا رستہ عدم کا بتلایا - یہہ واقعہ ۲۱ صفر ۷۹۱ھ مطابق فروری ۱۳۸۹ء کے وقوع مین آیا - اور یہہ تغلق ثانی بھی پانچ مہینہ کئی روز بادشاہی کا مزہ چکھہ گیا فقط

سلطنت ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن فیروز شاہ

اب یہہ پوتا فیروز شاہ کا دادا کے تخت پر بیٹھا - ملک رکن الدین وزیر ہوا - مگر وزیر ہوتے ہی
باد نخوت ایسی دماغ مین سمائی کہ وزارت سے پادشاہی پر قدم بڑہانے کی آرزو ہوئی
ابوبکر کے مارنے کی فکر ہوئی - مگر پادشاہ کو جب یہہ بدنیتی معلوم ہوئی تو اوس نے
اوسکو ہمراہیون سمیت اس دنیا سے رخصت کیا - اس فساد کے رفع کرنے سے اوسکی
سلطنت کو کچھہ تقویت ہوئی تہی کہ سامانہ کے امیران صدہ نے مخالفت اختیار کی سلطان
شاہ خوشدل کو کہ پادشاہ کا بڑا خیرخواہ اور ہواخواہ تہا مار ڈالا - سر اوسکا کاٹکر
ناصرالدین محمد شاہ پاس نگرکوٹ بہیجدیا - اور اوسکو اپنے پاس بلایا - ناصرالدین جالندہر
کے راستے سے سامانہ مین آیا - اور تخت پر بیٹھہ کر دلی پر چڑہا - امیران صدہ اوسکے ہمراہ
اور فرمانبردار رہے - اور دلی کے اور امراء بہی ابوبکر شاہ کو چہوڑکر اوس پاس چلے آئے
غرض سامانہ مین بیس ہزار سوار اوس پاس تہے - اور دلی پہنچتے پہنچتے پچاس ہزار سوار
ہوگئے - ڈہیر کر کوشک جہان نما مین ربیع الاول ۷۹۱ھ مین پہنچ گیا - ابوبکر فیروزآباد
مین مقیم تہا - جمادی الاول مین شہر کے کوچہ اور بازارہی مین دونو لشکرون مین ہنگامہ
کارزار گرم ہوا - ابوبکر کو فتح نصیب ہوئی - اور ناصرالدین کو شکست ہوئی - وہ جلیسر
مین چلا آیا - غلامان شاہی ناصرالدین کے بڑے دشمن تہے ہمیشہ اوسکو تکلیف پہنچاتے رہے
اسلئے اوسنے حکم دیدیا کہ جہان یہہ غلام ہاتھہ آئین بے تکلف غارت کئے جائین ایسی
ایسی لڑائیان بہت دفعہ ہوئین - کبہی دلی ابوبکر کے قبضہ مین آئی کبہی ناصرالدین
کے ہاتہہ لگی - آخر ناصرالدین غالب ہوا - اور ابوبکر قید ہوا - اور قلعہ میرٹھہ مین بہیجا گیا
اور ۲۰ ذی الحجہ ۷۹۲ھ مطابق نوامبر ۱۳۹۰ء مین اس قید بلا سے رہا ہوکر زندان عدم مین

ان لڑائیون مین جو بات بڑی قابل خیال کے ہے وہ یہہ ہے کہ ان دونو مسلمان بادشاہون کے ہندو بڑے طرفدار تہے - اور بڑی گرمجوشی کے ساتہہ اون کی طرف سے لڑتے تہے راے سرور اور بہت سے ہندو سردار ناصرالدین کا دم بہرتے تہے - ناصر بہادر ہندو میواتیونکو ساتہہ لیکر ابوبکر کی طرف سے جان لڑاتا تہا اور انہین سے دونو بادشاہون کو بڑی تقویت تہی - سلطان ناصرالدین ۱۹ - رمضان ۷۹۲ھ ۱۳۸۹ع کو تخت پر بیٹہہ گیا - اور اسلام خان کو وزیر مقرر کیا +

سلطنت ناصرالدین محمد شاہ

جب یہہ بادشاہ ہوا - تو اوس نے فیروز شاہ کے غلامون کا کام تمام کیا - اسوقت وہ ایسے صاحب اختیار ہو گئے تہے کہ جسکو چاہتے مار ڈالتے - اور جسکو چاہتے بادشاہ بناتے مشہور ہے کہ اوسنے حکم دیدیا کہ یہہ سب غلام شہر سے تین دن کے اندر بدر کئے جائین - اور جو نجائین وہ تلوار سے سیدہے بنائے جائین - اور مال اون کا سب ضبط کیا جائے - اپنی جان کے خوف سے بہت غلام شہر سے باہر چلے گئے - مگر جو رہ گئے وہ زندہ رہے جان بچانے کے لئے بعض نے یہہ کہا کہ ہم غلام نہین بلکہ اصیل ہین - اون پادشاہ نے لفظ کہرا کہری کا کہوایا - جسکا تلفظ بادشاہ کی مرضی کے موافق ہوا - وہ قضا سے بچ گیا - اور جسکے منہ سے یہہ بول بنگالہ اور پورب کے لہجہ سے نکلا - وہ اجل کے منہ مین پڑا - اس لفظ نے سیکڑون بیگناہ پردیسیون کو ٹہکانے لگایا +

جب سے سلطنت ہند کا تعلق غور سے منقطع ہوا - اوسی زمانہ سے ہندؤن اور ہندوستان زاد مسلمانون کی قدر و منزلت بڑہتی چلی گئی - اس بادشاہ کے عہد مین اور زیادہ ترعروج ہوا - بڑے بڑے سردار اوسکے اسی قسم کے مسلمان اور ہندو تہے - اوسکے عہد مین

بڑی بڑی خرابیان اور پریشانیان وقوع مین آئین - اونمین سے یہہ کئی باتین قابل توجہ کے ہین - ناصرالدین کو دہلی مین خبر پہنچی کہ فرحۃ الملک نے گجرات مین بغاوت اختیار کی ظفرخان اوسکے علاج کے واسطے بہیجا گیا - سنہ ۱۳۹۴ع ۷۹۶ھ راٹہوروں نے جمنا پار سرکشی اختیار کی سرغنہ بغاوت راے نرسنگہ تہا اسلام خان اون کی سرکوبی کے واسطے روانہ ہوا - اور وہ اپنے کام مین کامیاب ہوا - اور راے نرسنگہ کو راجہ پاس لے آیا - پہر مقدمان اٹاوہ نے سر اوٹہایا - بادشاہ خود اونکے لئے روانہ ہوا - اور قلعہ اٹاوہ کو برباد کیا - اور قنوج مین آیا - اور پہر جالیسر مین گیا - بادشاہ کو یہہ مقام نہایت پسند تہا - وہان ایک قلعہ بنوایا - اور محمدآباد اوسکا نام رکہا - اسی اثنا مین خان جہان کی عرضی آئی کہ اسلام خان کا ارادہ ہے کہ لاہور مین جاکر فتنہ برپا کرے - اسلئے ناصرالدین جہٹ پٹ دلی مین آیا - اور اسلام خان کو بلایا - اور اصل حال بیان کیا اور پوچہا - اسلام نے کانون پر ہاتہہ رکہے - مگر اوسکا بہتیجا ہندو تہا اور چچا سے جلتا تہا - اوسنے چچا کے خلاف شہادت دی اسلئے اسلام خان کی طرف سے بادشاہ کو شک پڑگیا - اور اس ہندو کی جہوٹی شہادت سے اسلام خان نے شہادت پائی - خواجہ جہان وزیر ہوا - پہر راٹہوروں نے جمنا پر دنگہ شروع کیا - میوات مین میواتیون نے سرکشی کی - شیخا کہکر نے لاہور مین فساد مچایا - غرض ہر جگہہ سلطنت مین ضعف تہا - اور ڈہچر سلطنت کا ہجر مجر کرنے لگا - اب بادشاہ بیمار ہوا - سنہ ۱۳۹۴ع ۷۹۶ھ مین اپنے باپ کی بغل مین قبر کے گود مین سویا - چہہ سال ساتہہ مہینہ تک سلطنت کرگیا +

سکندر شاہ بن ناصرالدین محمد شاہ

جب ناصرالدین نے آخرت کا سفر کیا - تو اوسکا بیٹا ہمایون خان تخت پر بیٹہا - اور اپنا لقب

سکندر شاہ رکہا۔ ایک مہینہ گذرا تہا کہ سخت مرض مین مبتلا ہوا۔ اور پندرہ روز اوسمین مبتلا رہ کر اس دنیا کی بلا سے چہوٹ گیا۔ حوض خاص پاس قبر کی خوابگاہ مین آرام کیا۔ بیالیس دن وہ بہی تخت پر بیٹہہ گیا +

ناصرالدین محمود شاہ بن ناصرالدین محمد شاہ

جب سکندر شاہ مرگیا۔ تو پندرہ روز تک سب امیرون مین صلاح او مشورہ رہا کہ کسکو پادشاہ بنائے۔ آخرکار خواجہ جہان کی حسن سعی سے ناصرالدین محمد شاہ کا چہوٹا بیٹا محمود ۷۹۶ ہجری ۱۳۹۴ عیسوی مین تخت پر بیٹہا۔ اور ناصرالدین محمود شاہ اوسکا لقب ہوا۔ اس کمسن پادشاہ کی قدرت سے باہر تہا۔ کہ وہ اس بگڑی ہوئی سلطنت کو سنبہال لیتا۔ اور جو رعب داب سلطنت کا اوٹہہ گیا تہا۔ اوسکو بحال کرتا۔ وزیر پہلا ہی خواجہ جہان اپنے عہدہ پر قائم ہوا۔ مقرب الملک مقرب خان وکیل سلطنت اور امیرالامرا مقرر ہوا۔ سارنگ خان دیبالپور مین حاکم ہوا۔ اب دلی کی سلطنت مین کچہہ دم باقی تہا۔ پورب مین ہندوؤن نے شورش برپا کر رکہی تہی۔ خواجہ جہان کو پادشاہ نے قنوج اور بہار مین بہیجا۔ اوسنے انتظام کیا۔ اور جونپور مین پہنچکر بنگالہ کے حاکمون سے بہی کئی سال کا نذرانہ وصول کیا۔ سارنگ خان حاکم دیبالپور نے بہی ملتان مین لشکر جمع کرکے شیخ کہکر کی خبر لی۔ لاہور مین ان دونون مین خوب لڑائیان ہوئین۔ مگر آخر شیخ جی خان سے بہاگے۔ سارنگ خان نے لاہور کو اپنے بہائی ملو خان کو دیدیا۔ اور خود دیبالپور چلا گیا۔ مقرب الملک مقرب خان کو دلی حوالہ کرکے پادشاہ خود بیانہ اور گوالیار کی طرف روانہ ہوا۔ سعادت خان باربک کو ہمراہ لیا۔ سید مبارکخان اور ملو خان برادر سارنگ خان اور ملک علاءالدین نے ارادہ کیا کہ سعادت خان کو مار ڈالئے۔ اس برے ارادہ کی خبر جب

سعادت خان کو ہوئی تو اونسے مبارک خان اور علاؤالدین کو تو خاک مین ملایا۔ مگر ملوخان بہاگ کر دہلی مین مقرب الملک پاس چلا آیا۔ سلطان ناصرالدین اب اپنے سفر سے تین مہینہ بعد دہلی مین آیا۔ اور مقرب الملک پادشاہ کے استقبال کو گیا۔ مگر ملوخان ملقب باقبال خان کو پناہ دینے سے پادشاہ سے خائف تہا۔ اسلئے شہر مین چلا آیا۔ اور پادشاہ سے لڑنا شروع کیا۔ تین مہینہ تک یہہ لڑائی شہر کے اندر اور باہر کے آدمیون مین رہی۔ اس لڑائی کا سبب فقط سعادت خان کی خاطر تہی۔ ۷۹۴ھ ۱۳۹۱ء مین پادشاہ کو مقربین نے ایسی پٹی پڑہائی کہ وہ مقرب الملک سے پاس چلا گیا۔ دوسرے روز مقرب الملک شہر سے باہر سعادت خان سے لڑنے کو نکلا۔ مگر اوس سے شکست پائی۔ یہہ خیر تہی کہ موسم برسات کا تہا اور حصار دہلی مضبوط تہا۔ اب سعادت خان نے دلی سے ڈیرے خیمے اوکہیر کر فیروزآباد مین جمائے۔ اور نصرت خان بن فتح خان بن فیروزشاہ کو جو میوات مین تہا۔ بلا کر پادشاہ بنایا۔ اور نصرت شاہ لقب وسکا رکہا۔ اب یہہ تماشا تہا کہ ایک جوتی مین دو پانٔو اور ایک آستین مین دو ہاتہہ تہے۔ ایک پادشاہ دلی مین تہا۔ اوسکی دارالسلطنت دلی تہی دوسرا پادشاہ پانچ کوس پر فیروزآباد مین تہا۔ اور فیروزآباد اوس کا دارالخلافہ تہا۔ امیرون کی دو ٹولیان تہین۔ ایک اسطرف دوسری اوسطرف۔ یہہ لڑائیان تین برس تک ان پادشاہون مین قائم رہین۔ اور کوئی غالب مغلوب نہوا۔ کبہی انہون نے اونکو کبہی انہون نے انہین مار بہگایا۔ اسطرح دلی کی گلیان ہندو مسلمانون کے خون سے رنگین ہوتی رہین +

ملتان اور پیر محمد خان کا حملہ ہندوستان پر

۷۹۵ھ ۱۳۹۸ء مین سارنگ خان حاکم دیبالپور نے خضر خان حاکم ملتان کے ساتہہ پرخاش شروع کی

اور ملتان لے لیا۔ ۷۹۹ھ ۱۳۹۶ مین سمانہ مین آیا۔ اور وہان کے حاکم کو بہی نکال باہر کیا۔
نصرت شاہ کو جب یہہ خبر پہونچی تو تاتار خان حاکم پانی پت کو سارنگ خان سے لڑنیکے لئے
بہیجا۔ ۸۰۰ھ ۱۳۹۷ مین سارنگ خان نے تاتار خان سے شکست پائی۔ اور ملتان کو بہاگ گیا۔
وہان سنا کہ پیر محمد خان حاکم کابل امیر تیمور کا پوتا سندہ سے پار اوترا ہے۔ اور اچہہ کا
محاصرہ کر رہا ہے۔ حاکم اچہہ کی اعانت اور کمک مین لشکر سارنگ خان نے بہیجا۔ مگر
پیر محمد خان نے اوسکو بیاس کے کنارہ ہی پر برباد اور تتیں ناس کر دیا۔ کچھہ تہوڑے سے
آدمی خستہ اور پریشان حال سارنگ خان پاس آئے۔ کہ اتنے مین پیر محمد خان ملتان پر
آچڑہا۔ اور چہہ مہینہ تک اوسکا محاصرہ کیا۔ اور سارنگ خان اوس سے لڑتا رہا۔ مگر قحط سے ایسا
قافیہ تنگ ہوا کہ قلعہ سے باہر نکلا۔ اور پیر محمد خان نے اوسکو قید کر لیا۔ اور ملتان پر
قابض ہو گیا۔ مگر سارنگ کچھہ ایسا پیچ کہیلا کہ وہ قید سے نکل گیا۔ اور ملتانیون کو
اپنا مطیع بنا لیا +

ملو اقبال خان کا اقبال

اسی سال مین ملو اقبال خان اور ناصر الدین محمود سے برگشتہ خاطر ہو کر نصرت شاہ پاس آگیا
حضرت قطب الدین بختیار کاکی کی درگاہ مین قرآن شریف درمیان مین رکہا گیا۔ اور
قول قسم ہوئی۔ مگر تیسرے روز ملو نے اس قسم کو توڑ ڈالا۔ اور نصرت شاہ کو ایسا
مجبور کیا کہ وہ اپنے وزیر تاتار خان پاس پانی پت چلا گیا۔ اقبال خان نے فیروز آباد پر
قبضہ کر لیا۔ اور مقرب الملک مقرب خان کی فکر مین ہوا۔ ان دونون مین دو مہینہ تک
لڑائی رہی۔ پہر امیرون مین درمیان مین پڑ کر صلح کرائی۔ اسمین بہی ملو اقبال خان
نے اپنے عہد کا کچھہ پاس نکیا۔ اور مقرب الملک پر چڑہ گیا۔ اور اوس کو مار ڈالا۔

اور سلطان محمود کو فقط نام کا پادشاہ بنا رکہا - اور سارے کام سلطنت کے خود کرنے لگا - پہر
دہلی اپنے احباب کو سپرد کرکے پادشاہ کو ساتہہ لیا - اور پانی پت تاتار خان سے لڑنے گیا
وہ ایک دوسری راہ سے دلی مین چلا آیا - حصار پانی پت کا تیسرے روز ملو اقبال خان نے
فتح کر لیا - اور دہلی کی طرف پہر آیا - تاتار خان اس وقت اپنی بے سر و سامانی دیکہہ کر اپنے باپ
ظفر خان حاکم گجرات پاس چلا گیا - اقبال خان کا ایسا اقبال چمکا کہ وہی بالکل سلطنت کا مالک تہا

دار السلطنت اور صوبونکی کیفیت

یہان یہہ آپسمین فساد برپا ہو رہے تہے - اور امیرون مین تلوار چل رہی تہی اور خون کے
ندی نالے بہہ رہے تہے - صوبون کی یہہ کیفیت تہی کہ گجرات کا حاکم ظفر خان خود مختار تہا -
پادشاہ کو کچہہ نہ سمجہتا تہا - مالوہ دہلی سے کچہہ تعلق نہ رکہتا تہا - وہان دلاور خان دلاوری
کے ساتہہ پادشاہی کر رہا تہا - خاندیس کا چہوٹا صوبہ بہی قبضہ سے علیحدہ ہو گیا تہا - اور
جونپور مین وزیر خواجہ جہان کی فرمانروائی ہو رہی تہی - غرض ہر صوبہ ایک جدی سلطنت رکہتا تہا
اور دار السلطنت کا یہہ حال ہو رہا تہا جو اوپر بیان ہوا - ان بلاؤن پر ایک بہاری بلا آسمان سے
یہہ آئی کہ امیر تیمور صاحب قران اونکے سر پر آ پہنچا - سب کو اوس نے ٹہیک بنا دیا -
اور تمام کو خاک مین ملا دیا +

امیر تیمور کی ہندوستان پر چڑہائی

امیر تیمور جسکو تیمور لنگ اور امیر تیمور گورگان اور امیر تیمور صاحب قران بہی کہتے ہین
سنہ ۷۳۶ھ ۱۳۳۶ع مین شہر کش مین سمرقند کے پاس پیدا ہوا - یہان ترکی فارسی زبان دونون
بولی جاتی تہین - یہان اوسکے خاندان کی ریاست دو سو برس سے برابر چلی آتی تہی -
وہ چنگیز خان کی اولاد مین ہونے کا دعوی کرتا ہے - مگر حقیقت یہہ ہے کہ چنگیز خان کی طرف سے

اوسکا جد برلاس کی قوم کا ایک افسر تہا - اس بادشاہ کا سارا حال بہت کچھہ ہے - اوسکو لکھکر اپنی تاریخ کو تیمور نامہ نہین بنائینگے - فقط وہ حال جو ہندوستان سے متعلق ہے مختصر طور پر ملفوظات تیموری اور ظفرنامہ سے منتخب کرکے لکھتے ہین +

تیمور کا مشورہ ہندوستان پر حملہ کرنیکے لئے

تیمور کا ارادہ ہوا کہ ہندوستان کو فتح کیجئے - اسلئے اوسنے امیر امرا وزیر وزرا جمع کئے - اور صلاح پوچہی کہ چین کو فتح کرون یا ہندوستان کو لے لون - اسپر ہر ایک امیر نے اپنی راے کے موافق ہندوستان کی ایک داستان بیان کی - ایک نے کہا کہ ہندوستان پر حملہ کرنے کے ایسے چار موانع ہین کہ اونسے حملہ کرنے والون کے دانت کہٹے ہوتے ہین - اول پنجاب کے پانچون دریا ہین - اونکے گرداب طوق گردن اور موجین زنجیر پا عبور کرنے والون کے ہوتے ہین - دوم گہنے گہنے جنگل وہ آپسمین ایسے ہم پشت ہین کہ کسی کو اپنے مین دخل نہین ہونے دیتے - سوم ان جنگلون کے رہنے والے وہ فی الحقیقت ان بنون کے شیر بن رہے ہین - مشکل ہے کہ کوئی اونکے پنجے سے بچ کر نکل جائے - چہارم جنگی ہاتہی - جنکو جنگ کے سب کامون کا سکہانا ہندوستان ہی کا کام ہے - گہوڑے اونکے آگے کہڑے نہین رہ سکتے - سونڈ سے آدمیون کو سطرح اوڑاتے ہین جسطرح دہنیا روئی کو - دانتون سے انسانون کو ایسا چیرتے پہاڑتے ہین جیسے کہ شیر بکری کو -

دوسرا امیر بولا کہ امیر سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی اتنی فوج لیکر چڑہے تہے - اور وہان سے بہت غنیمت لائے تہے - مرزا شاہرخ نے ارشاد کیا کہ ہندوستان وسیع ملک ہے - سونے اور جواہرات کی کانون سے بہرا پڑا ہے - اگر خدا ہمکو اوسپر فتح دے تو ہم یہہ جانین کہ ساتون اقلیم پر ہمارا تسلط ہوگیا ہے -

پھر کچھہ ذکر ہندوستان کی آمدنی کا درمیان مین آیا۔ اور بعد یہہ ذکر ہوا کہ انشاء اللہ تعالی
ہندوستان پر مظفر و منصور ہونگے۔ مگر وہان کبھی سکونت اور بود و باش اختیار نکرینگے۔
اسلئے کہ وہان رہنا گویا اپنی اولاد کا خاک مین ملا دینا ہے۔ دو تین پشتون مین نہ اونمین
شجاعت رہیگی نہ جلاوت۔ ہندوون کیطرح بھائی بند ضعف و ناتوانی مین ہو جائینگے۔ یہ بانکو
سنکر امیرون کے کان کھڑے ہوئے۔ ہرچند امیر تیمور نے اونکی تشفی و تسلی کی مگر وہ
اس اندیشہ سے ہندوستان کو فتح کرنے پر دل سے راضی نہ ہوئے۔ مگر امیر تیمور نے
اسکے کچھہ پرواہ نکی۔ یہان یہہ صلاح مشورہ ہو ہی رہے تھے کہ پیر محمد خان کا خط آیا۔
اوسمین وہ سارا حال لکھا تھا جسکو تم ملتان کے حملہ مین اوپر پڑھ آئے ہو۔ اس پیر محمد خان
جہانگیر کو حکومت قندز کی حدود سے لیکر بکلان تک اور کابل اور غزنین اور قندہار سپرد تھی۔
اوسنے یہہ بھی لکھا کہ دلی کی پادشاہی ضعیف ہے اور ملو اقبال خان کو وہان سب
اختیار حاصل ہے+

امیر تیمور کی روانگی ہندوستان کے ارادہ سے

امیر تیمور بھی موسم بہار مین سنہ ۱۳۹۸ء مین کوہ ہندوکش سے گذر کر معمولی منزلین
طے کرتا ہوا کابل مین آیا۔ اور ماہ اگست سنہ الیہ مین وہان سے آگے بڑھا۔ اور سندہ
پر سے گنڈونکا پل بنا کر پار اوترا۔ اور جہلم پر وہان پہنچا جہان وہ چناب سے ملتا ہے۔
یہان دریاون کی چندے سیر دیکھی۔ اور پل باندہ کر دریا پار ہوا۔ اور شہر تلنبا مین جو
ملتان سے ستر کوس تھا جا پہونچا۔ راہ مین سب بلیس اوسکے بہ اطاعت پیش آئے۔
امیر نے بھی اون پر عنایت کی+

تلنبا کی بربادی

اس نے شہر تلنبا پر دولاکہہ روپیہ جرمانہ و نہ بیرون سنے تجویز کیا۔ اور سادات کو اس جرمانہ سے معاف کردیا۔ مگر جب یہہ روپیہ نہ وصول ہوا۔ اور سپاہ اور زیادہ کمک اور امداد کے واسطے آگئی۔ اور کہانے پینے کے اسباب کی تنگی ہونے لگی۔ تو امیر نے حکم دیا کہ روپیہ کے عوض شہر والے اناج دیدین۔ اوسکا سرانجام بہی رئیسان شہر سے نہو سکا۔ تو بہہ بہوکی فوج شہر پر ایسے جا پڑی جیسے کہ سبز کہیت پر ٹڈی دل گرتا ہے شہر کا سارا اناج لوٹ لیا۔ جب اس غل غپاڑے کی خبر امیر تیمور کو ہوئی۔ تو اوسنے سپاہ کو شہر سے باہر نکالا۔ جو کچھہ اناج اور اسباب لوٹا تہا۔ اوسکو جرمانہ مجوزہ کی عوض مین مجرا دیا۔ مگر شہر والون نے جاکر بغاوت اختیار کی۔ امیر تیمور نے قتل عام کا حکم دیدیا۔ سپاہ نے شہر والون کو مار تباہ کردیا۔ اور شہر کو خاک سیاہ بنادیا۔ اب یہان سے روانہ ہوا اور بیاس کے کنارہ پر فروکش ہوا۔ اسی عرصہ مین پیر محمد خان کا خط آیا۔ اوسمین لکہا تہا کہ ملتان فتح ہوگیا اور سارنگ قید ہوگیا۔ مگر برسات کی سبب سے گہوڑے اتنے مرگئے ہین کہ شہر سے آگے حرکت نہین ہوسکتی۔

اجودہن اور بہٹنیر کی فتح

امیر تیمور بیاس سے اوترکر جانجے مین مقیم ہوا۔ یہہ مقام ملتان سے آٹہہ میل تہا۔ وہان پیر محمد خان نے امیر تیمور کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی۔ اور تمام غنیمت جو اوسکے ہاتہہ لگی تہی وہ سب اوسکے سامنے رکہی۔ امیر تیمور نے تمام اس غنیمت کے مال کو اپنے امیرون مین تقسیم کردیا۔ اور بیس ہزار گہوڑے پیر محمد خان کو دئے۔ جب بادشاہ چاہ وال مین پہونچا۔ تو اوسکو معلوم ہوا کہ دیپال پور کے رئیس ودامیر یہہ چاہتے ہین کہ کوئی شہر اونکا امیر تیمور کی طرف سے معزز ہوجائے۔ اس درخواست کے موافق اوسنے مسافر قبول

ایک ہزار سوار دیکر اونکا حاکم مقرر کیا۔ دیبال پور کے آدمیون نے جب دیکہا کہ گہوڑے برسات کی سبب سے کچہہ کام نہین کر سکتے۔ تو اونہون نے مسافر قبول کو اور سب اونکو فیروز شاہ کے نوکرون کے ساتہہ سازش کر کے مار ڈالا۔ مگر پہر وہ سب خوف کے مارے وطن کو چہوڑ کر بہٹنیر کے قلعہ مین چلے گئے (اسوقت یہہ قلعہ استحکام اور استواری مین مشہور تہا۔ اور وہان کا راجہ سب اجاؤن مین بڑا گنا جاتا تہا) اسبات کو سنکر پادشاہ آگ بگولا ہوگیا۔ اور امیر شاہ ملک اور دولت تیمور کو حکم دیا کہ دیبال پور کے راستہ سے سپاہ دہلی کیطرف لیجائے۔ اور سمانہ مین اوسکا انتظار کرے۔ اور خود دس ہزار سوارون کو لیکر اجودہن مین داخل ہوا۔ یہان کسی نے مقابلہ نکیا۔ اور سب نے اطاعت اختیار کی۔ حضرت فرید شکر گنج کا یہان مزار تہا۔ اوسکی زیارت کی اس مزار کی خاطر سے اجودہن مین جو کچہہ تہوڑے سے آدمی بہاگے نا گئے تہے اونکی جان چہوڑ دی۔ اب یہان سے آگے بڑہ کر بہٹنیر کے قلعہ پاس پہنچا۔ جہان اجودہن اور دیبال پور کے آدمی بہاگ بہاگ کر بہت سے جمع ہوگئے تہے۔ یہان کا راجہ دولی چند تہا۔ اور راجپوت جو بڑے سپاہی اس ملک کے مین اوس پاس جمع تہے۔ امیر تیمور نے قلعہ پر حملہ کیا۔ راجہ نے مقابلہ کیا۔ مگر جب قلعہ کو نہ سنبہال سکا۔ تو اوس نے سیدون کو امیر تیمور پاس بہیجا۔ اور امن کی درخواست کی۔ ان سیدون پاس خاطر اوسکو ایسا تہا کہ اونسے سپاہ کو قلعہ سے علیحدہ کرلیا۔ مگر دولی چند نے وعدہ صبح کے حاضر ہونیکا پورا نکیا۔ اسلئے امیر نے دوبارہ حملہ کا حکم دیا۔ جب راجہ کا پہر قافیہ تنگ ہوا۔ تو فصیل پر مع سپاہ کہڑا ہوا۔ اور گڑگڑا کر اور ہاتہہ جوڑ کر کہنے لگا کہ ہم پر رحم کر۔ امیر نے اس نظر سے کہ فتح سے رحم کرنا اچہا ہوتا ہے۔ اوسکی درخواست قبول کرلی۔ شام کو دولی چند نے بیٹے کو امیرون کے ساتہہ امیر تیمور پاس بہیجا۔ اور

عرب کے گہوڑے پیشکش کے لئے بہیجے۔اس لڑکے کی امیر نے بڑی خاطر داری کی۔اور اوسکو حکم دیا کہ باپ پاس جاؤ۔اور اوس سے کہو کہ بہلی طرح دہوکہ نہ دے۔اور خود حاضر ہو۔اسمین اگر توقف ہوگا تو پہر وہ دیکہے گا کہ کیا سے کیا ہوتا ہے۔بیٹا باپ پاس گیا اور یہہ حکم سنایا۔اب راجہ جار ناچار اطاعت کے لئے امیر تیمور کے پاس آیا۔اور تحفہ تحائف پیشکش کے واسطے لایا۔امیر نے اوسکو خلعت عنایت کیا۔دیپال پور کے لوگون کو جنہون نے مسافر قبول کے خون سے ہاتہہ رنگے تہے۔اونکو سزا دینی شروع کی۔کسی کی گردن اڑتی کسیکے پیرون مین زنجیر پڑتی۔بال بچے اونکے لونڈی غلام بنائے جاتے۔ان سزاؤنکو دیکہکر دولی چند کا بیٹا اور اوسکے مصاحب ایسے گہبرائے کہ قلعہ مین بہاگ گئے اور دروازہ بند کر لئے۔اور راجہ کو خیمے مین امیر تیمور کے چہوڑ گئے۔اس حرکت پر امیر تیمور کو غصہ آیا۔اوس نے راجہ کو قید کیا۔اور سپاہ کو حکم دیا کہ قلعہ کے اینٹ سے اینٹ بجا دین۔غرض اسطرح کئی دفعہ صلح اور لڑائی ہوئی۔غالب و مغلوب کے درمیان ایسی غلط فہمیان وقوع مین آئین کہ تمام باشندے مارے گئے۔اور ساری آبادی مین آگ لگائی گئی۔اور سب کچہہ خاک مین مل گیا ؞

دہلی کی طرف کوچ

اب امیر تیمور سمانہ کی طرف روانہ ہوا۔یہان پہلے ہم لکہہ چکے ہین کہ وہ اپنی فوج کا بڑا حصہ روانہ کر چکا تہا۔راہ مین جو شہر پڑا۔اوسکو فتح کیا۔اور باشندون کو قتل کیا سرستی اور فتح آباد پر بہی مصیبت پڑی۔رستہ مین جنگلون کے اندر جاٹون سے خوب لڑائیان ہوئین۔اور راہزنون کی گردنین اڑین۔اوسکے خوف کے مارے جہان وہ جاتا تہا لوگ گہربار چہوڑ چہاڑ بہاگ جاتے۔اسلئے قتل عام کی ضرورت نہ پڑتی۔مگر باوجود

اسکے بہی بہت سی مصیبتین آدمیون پر پڑین غرض اسیطرح غارت اور برباد کرتا ہوا کیتہل
مین آیا۔ یہان لشکر کو جمع کرکے حکم دیا کہ اب آگے قواعد سپاہ کے موافق لشکر کا کوچ ہو۔ اور
دسمبر سنہ الیہ مین دہلی کے قریب لونی مین پہنچا۔ اور یہان کے قلعہ کو فتح کیا۔ اور سب
ہندؤن کو قتل کیا۔ اور اون کے گہرون مین آگ لگادی۔ اور جہان نما کے سامنے
دریا کے دوسری طرف خیمے ڈیرے جائے +

دہلی کی فتح کی تیاری

اب بادشاہ دلی کے فتح کرنے کے منصوبے سوچنے لگا۔ امیر جہان اور امیر سلیمان کو جنوبی
حصّہ دہلی کے روانہ کیا۔ اور خود سات سو سوار لیکر جمنا پار اوترا۔ اور تمام جہان نما کی
عمارتون کی سیر کی۔ اور ایک میدان جنگ تجویز کیا۔ اسی اثنا مین جاسوس خبر لائے
کہ سلطان ناصرالدین محمود اور ملو اقبال خان چار ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل اور ستائیس
جنگی ہاتہی لیکر باغیون سے لڑنے کے لئے نکلے ہین۔ امیر تیمور خود لشکر مین چلا آیا
۔ اور تین سو سوارون کو لڑنے کے لئے چہوڑ آیا۔ اور پہر یہان سے اور امداد بہیجی۔ بہلا دلی
کی فوج جو گنتی مین تہوڑی اور نامردی مین بہت تہی۔ اس تیمور کے کارآمودہ سپاہ کے
روبرو کیا کہڑی رہتی۔ ملو اقبال خان کا اقبال امیر تیمور کے سامنے پیش نہ گیا۔ ادبار
نے اوس کو پیچہے ہٹایا +

قیدیون کا قتل ہونا

جب یہہ لڑائی ہورہی تہی تو امیر تیمور سے کے بعض تجربہ کار سپہ سالارون نے کہا
کہ جب سے ہم دریاء سندہ سے چلے ہین۔ آج تک ایک لاکہہ ہندو قیدی ہمارے لشکر کے
ساتہہ ہوگئے ہین۔ جس روز دلی کے بادشاہ سے لڑائی ہورہی تہی۔ اوس دن اونکے

چہرہ نہایت بشاش معلوم ہوتے تہے۔ ایسا نہ ہو کہ سب متفق ہو کر قید سے نکل جائین
اور بادشاہ دہلی سے جا ملین۔ اور سب بہیر بنگا کو لوٹ لین۔ قواعد جنگ کا یہہ قضا
ہی نہین کہ اونکو چہوڑ دیجے۔ اسپر امیر تیمور نے حکم دیا کہ پندرہ برس کی عمر سے جو زیادہ
ہو وہ تلوار کے حوالہ کیا جائے۔ اور جو شخص اونکی گردن اوڑانے مین دریغ کرے
وہ بہی اونکے ساتہہ قتل کیا جائے۔ اور مال اسباب اوسکا اوس مخبر کو ملے جو قصوروار کی
اس تقصیر کی خبر دے۔ غرض اس حکم نے اون لوگون کے ہاتہہ سے جنہون نے
مرغی کے گلے پر کبہی چہری نہ پہیری تہی آدمیون کے گردن کٹوائی۔ اب قیدیون کی
تعداد مین اختلاف ہے ملفوظات تیموری مین ایک لاکہہ قیدی لکہے ہین۔ ظفرنامہ مین
پچاس ہزار۔ غرض تعداد علی العموم فارسی تاریخون مین پایہ اعتبار سے ساقط ہوتی ہے +

سلطان محمود کی شکست

اب سلطان محمود پہر دس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادے اور ایک سو پچیس ہاتہی لیکر
دلی سے باہر امیر تیمور سے لڑنے کیواسطے نکلا۔ ان ہاتہیون پر جوشنے رکہے ہوئے تہے اور
اونمین رعد انداز اور آتش بار بیٹہے ہوئے تہے۔ امیر تیمور ہی ایک ٹیلہ پر اس لڑائی
کی سیر کو جا بیٹہا۔ اور خدا کی درگاہ مین اپنے لشکر کی فتح کے لئے دعائین مانگنے لگا۔ یہہ
سب ہاتہی تاتاریون کے تیرون کی بوچہاڑ کے سامنے نہ ٹہر سکے۔ اور ساری فوج دلی کی
بہاگ گئی۔ سلطان محمود نے گجرات کا رستہ لیا۔ اقبال خان برن کی جنگلون مین بہاگا
دو بیٹے اوسکے قید ہو گئے۔ اب امیر تیمور عیدگاہ مین آنکر اوترا۔ وہان مشائخ اور علما
روسا دلی کے حاضر ہوئے۔ اور امن امان کے طالب ہوئے۔ امیر تیمور نے اس درخواست کو
قبول کر لیا۔ آٹہوین ربیع الاول ۸۰۱ھ مطابق سترہوین دسمبر ۱۳۹۸ء کو دلی جامع مسجد مین

امیر تیمور کا نام خطبہ مین پڑہا گیا۔ اور ہندوستان کا بادشاہ پکارا گیا +

دہلی کی تباہی

دہلی کی تباہی کی مختلف داستانین مورخون نے اپنی کتابون مین لکہی ہین۔ مگر اون مین سے زیادہ ترجوبات قابل اعتبار کے ہے اوسکو ہم لکہتے ہین۔ ۱۶۔ جمادی الاول ۸۰۱ھ کو کئی اسباب مفصلۂ ذیل ایسے جمع ہوگئے کہ امیر تیمور کی بہت سی سپاہ شہر کے اندر گہس گئی اول سبب یہہ تہا کہ جو سپاہ امیر کے دروازون پر حفاظت کیواسطے متعین تہی۔ وہ شہر کے آدمیون کو اپنی دست درازی سے ٹرانگ کر رہی تہی۔ امیر تیمور نے اس دراز دستی کے انسداد کے واسطے امیرون کو بہیجا۔ جنکے ساتہہ سپاہیون کا ہونا لوازمات امارت سے تہا دوم امیر تیمور کی اجازت سے اوسکی بیگمین قصر ہزار ستون کی سیر کو آئی تہین۔ اونکے جلو مین بہی سپاہ آئی تہی۔ سوم جلال الاسلام اور داروغہ دیوان مال مالی کے جمع کرنیکے واسطے سپاہ کو ہمراہ شہر مین لائے تہے۔ چہارم کئی ہزار سپاہی اناج تیل شکر آٹا خریدنے کے واسطے شہر مین موجود تہے۔ پنجم چارون طرف سے ہندو دولتین لے لیکر اس شہر مین خوف کے مارے آگئے تہے۔ اونکی تلاشی اور گرفتاری کے واسطے سپاہ امیر تیمور نے بہیجی تہی۔ غرض آج کے دن امیر تیمور کی سپاہ کا اژدحام دہلی مین ہو رہا تہا۔ جب سپاہیون نے بہگوڑے ہندؤن کو گرفتار کیا۔ تو وہ تلوار ہاتہہ مین لے سامنے کہڑے ہوئے۔ اور خوب جان لڑا کر لڑے اسطرح ایک ہنگامہ کارزار گرم ہوگیا۔ جہان پناہ اور سیری سے لیکر پرانی دلی تک ہر جگہ ایک آگ لگ رہی تہی۔ ترکون کے مقابلہ کرنے مین ہندؤن نے بہی کوتاہی نہ کی۔ عورتون بچون کو مار اور مال اسباب مین آگ لگا خوب دل کہول کر لڑے۔ مگر ترک سب مارے گئے ۔ ہرچند امیر سپاہ کو شہر مین نہ جانے دیتے تہے۔ مگر ایسے ہنگامون مین کون کسیکی سنتا ہے

بدہ جمعرات کو پندرہ ہزار ترک شہر مین قتل کرتے رہے - اور جمعہ کے دن تو ساری فوج
امیر کی شہر پر پل پڑی - سوا قتل و غارت کرنے اور اسیر کرنے کے کچہہ اور کام نتہا
ہفتہ کے دن بہی یہی حال رہا - اور دولت اور مال اسباب کا کچہہ حساب نتہا - اتوار کے
دن ایک جماعت ہندؤن کی جامع مسجد مین پرانی دلی بہاگ کر چلی گئی - وہانسے بہی
امیر تیمور نے سپاہ کو بہیجکر انکو نکلوایا - اور آج پرانی دلی پر بہی ہاتہہ پڑگیا - غرض پانچ
دن تک یہی کیفیت رہی - امیر تیمور اسوقت عیدگاہ مین جشن اوڑا رہا تہا - اب ترکون
پاس قیدیون کا یہہ حال تہا کہ بعض پاس سو سو قیدی - اور شاید کوئی ایسا بچا ہوگا کہ
جس پاس بیس قیدی ہون اور مال اسباب کا کچہہ حساب نہ تہا - امیر تیمور نے حکم دیا کہ ان
قیدیون مین سے کاریگر منتخب ہون - اور امرا پاس مختلف مقامات مین بہیجے جائین
ان کاریگرون مین سے سنگ تراشش اور معمارونکو سمرقند بہیجا - وہان اوسکو ایسی
مسجد بنوانی تہی جیسی کہ اوسنے فیروزشاہ کے مسجد جمنا کے کنارہ پر سنگ مرمر کی بنی ہوئی
دیکہی تہی - غرض جب امیر تیمور کو یہہ خیال آیا کہ دلی مین امن ہو تو گہوڑے پر سوار ہوا
سیر ہی شہر کے گرد پہر کر پرانی دلی مین آیا - اور پہر جہان نما مین پہرا - اور جامع مسجد مین آیا
- وہان فضلا اور علما اور سادات سے بہ تواضع اور تعظیم پیش آیا - اور اون سے کہنے لگا
کہ میری مرضی نہتی کہ دلی یون تباہ ہو مگر یہہ خدا کی مرضی تہی مین مجبور تہا +

اب یہہ امر غور طلب ہے کہ جو مصیبت اور آفت دلی پر آئی اوسکو امیر تیمور کی سفاکی اور
بیرحمی سے منسوب کرین یا اوسکی سپاہ خونخوار اور خودسر کے ذمہ لگائین - اگر سب حال پر
غور کرین تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ امیر تیمور کی مرضی کے خلاف یہہ کام سپاہ کی خودسری
کا تہا - اور اوسکا روکنا خود امیر تیمور کے اختیار سے باہر تہا - امن جب ہی ہوا کہ

فوج لوٹتے لوٹتے اور مارتے مارتے تہک گئی - اور کچھہ مال اسباب لوٹنے کے واسطے باقی رہا
امیر تیمور دلی مین پندرہ روز رہا - اور پانچ روز تک جشن مین مصروف رہا +

امیر تیمور کی مراجعت ہندوستان سے

امیر تیمور نے اور حملہ آورون کی طرح زرخیز ملک بنگالہ اور اودہ بہار کی طرف رخ نہ کیا - بلکہ وہ اوسی راستہ سے اپنے ملک کی طرف چلا - یہان دلی مین کچھہ آدمی عالمون اور فاضلون کی حفاظت کے واسطے چہوڑ گیا - امیر تیمور باغ پت مین پہنچا - وہان میرٹھہ کے قلعہ کی استواری اور استحکام کا حال سنا - اور معلوم ہوا کہ افغان الیاس نے وہان بہت کچھہ سامان اور اسباب جنگ جمع کر رکہا ہے - امیر شاہ کو اول امیر تیمور نے میرٹھہ سروانہ کیا - پہر وہ خود اوسکو فتح کرنے گیا - اور فتح کرکے خاک کی برابر کردیا - اور گنگا سے پار اوتر کر کنارہ کنارہ ہردوار تک پہنچا - اور وہان گیا جہان گنگا پہاڑون سے علحدہ ہوتی ہے - ان پہاڑون کے نیچے وہ اکیلا تہوڑی سپاہ کے ساتہہ ہندؤن سے بہت لڑائیان لڑا - اور ایک دفعہ تو نوبت ایسی آگئی کہ وہ مرتے مرتے بچ گیا - ان لڑائیون مین تریسٹھہ برس کی عمر مین اوسنے اپنے اوپر جفاکشی اور تکالیف اور مصائب وہ گوارا کئے کہ جو ایک ادنے سپاہی گوارا کرتا ہے ان سب لڑائیون مین اوسکو فتح نصیب ہوئی - ایک دن تین لڑائیان لڑا - اور سب مین کہیت اوسکے ہاتہہ رہا - یہہ سب کام اوسکے اس پیرانہ سالی مین بڑا التعجب لائی ہین - اسطرح لڑتا بہڑتا پہاڑون کے تلے تلے کوہ سوالک تک پہنچا - وہان نگرکوٹ کو فتح کیا - یہان کا راجہ اوسسے لڑا - زخمی ہو کر قید ہوا - اور پہر مسلمان ہوا - جب امیر تیمور دلی کو جاتا تہا تو اوسکے خدمت مین شیخ گہکر برخلاف سارنگ خان کے حاضر ہوا تہا - اور اسلئے امیر تیمور نے اوسپر التفات کیا تہا - مگر شیخ جی کو جب موقع ملا تو حصار لاہور پر قبضہ کر بیٹہے - اور اسوقت

امیر تیمور کو بہی دور سے سلام بہیجا - اسلئے امیر نے لاہور کی سمت کوچ کیا - اور اوس کو تسخیر کر لیا - اور شیخ جی کا بہی سر اوڑا دیا - اور دیبالپور اور لاہور کی حکومت خضر خان کے سپرد کی (یہہ خضر خان وہی ہے جو سارنگ خان سے بہاگ کر میوات مین چلا گیا تہا اور امیر تیمور پاس فیروز آباد مین حاضر ہوا تہا) اور پہر کابل مین ہوتا ہوا اپنے دار السلطنت سمر قند مین پہونچ گیا - اور ۲ مارچ ۱۳۹۹ء مطابق ۸۰۱ھ مین ہندوستان کی حدود سے باہر ہو گیا ہندوستان مین وہ آندہی کی طرح آیا - اور بگولے کی طرح چلا گیا +

امیر تیمور کی خصائل و عادات

امیر تیمور کا وہ حال جو ہندوستان سے متعلق تہا وہ طالب علمون نے اب پڑہ لیا - اب اون کو سوچنا چاہئے کہ اوسکے اقوال و افعال سے کیا خصائل و عادات اوسکی ظاہر ہوتی ہین - بادشاہون کے اوصاف اونکی حرکات اور اعمال سے اخذ کرنی چاہئے - شعرا کے قصائد سے یا دشمنون کی متعصبانہ رایون سے یا خود غرضون کی تحریرات سے نہ خیال کرنا چاہئے - غرض کسی کے لکہنے پر کچہہ توجہ نکرنی چاہئے - بلکہ خود مادہ اخذ کا اپنے مین پیدا کرنا چاہئے - امیر تیمور کے کامون سے اس بات مین کوئی شخص شبہہ نہین کر سکتا - کہ وہ بڑا دلیر جوانمرد شجاع تہا ہوشیاری اوسمین کوٹ کوٹ کر بہری تہی - فطرت انسانی سے خوب واقف تہا - آدمیونکی چال ڈہال کو خوب جانتا اور سمجہتا تہا - مکر دغا اور فریب کو ایسی تدبیرون کے ساتہہ کام مین لاتا کہ ہمیشہ اوسکو کامیابی حاصل ہوتی - خدا کی عبادت بہت کرتا تہا - قتل و سیاست مین ہمیشہ مذہبی حرارت کا اظہار کرتا تہا - مگر اوسکے ساتہہ ہی توہمات باطلہ مین مبتلا تہا - اوسکے اقوال سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچہی طرح نسٹ کے معنی خوب جانتا تہا - ان سب باتون کو اوسنے اپنی قلم سے ترکی زبان مین بہت صاف صاف لکہا ہے - جنکو یہہ شبہہ پڑا ہے کہ

یہہ کتاب کسی اورنے لکہی ہے۔ یا اوسنے اپنے حکم سے لکہوائی غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جو حال
تیمور کے اوسمین لکہے ہین اونکا کسی اور کے قلم سے نکلنا مشکل ہے۔ وہ سادہ لوحی اور دغا
اور فریب کی تدبیرون کے سر سبز ہونے کا بیان فخر کے ساتہہ جسطرح لکہا ہے۔ کسی اور کا مقدور
نہ تہا کہ وہ اوسکو لکہہ سکتا۔ غرض تیمور ہی عجب ایک تصویر بشری ہے جسمین رنگ برنگ کے
عجیب عجیب رنگ نظر آتے ہین۔ اصل خصلت اوسکی یہہ ہے کہ وہ ایک متفنی صاحب فطرت تہا
غالب ہے کہ تاتاری جو فتحیاب اور منصور ہوئے اور اون دلیر قومون پر سبقت لیگئے۔
جو جوانمردی اور دلاوری مین اونکے ہمسر تہے اوسکا سبب یہی تہا کہ اون کو مکر و فریب
کرنی کی زیادہ عقل تہی + افسوس کہ امیر تیمور جیسے شریر اور پر تذویر انسان تہوڑے پیدا ہوئے ہین

امیر تیمور اور چنگیز خان کی باہم مناسبت

امیر تیمور اور چنگیز خان کے کامون مین ایک طرح کی مناسبت پائی جاتی ہے۔ جس طرح
چنگیز خان نے تاتاریون کو جگہہ جگہہ سے جمع کر کے ملکونکو غارت اور تباہ کیا تہا۔ اسیطرح
امیر تیمور نے ادہر ادہر سے تاتاریون کو اکہٹا کر کے آس پاس کے ملکون برباد اور بیچراغ
کیا۔ مگر تاتاریون کا لشکر امیر تیمور پاس اسقدر نہ جمع ہوا جسقدر چنگیز خان کے پاس اکہٹا ہوا تہا
اگرچہ امیر تیمور ذات مین ترک تہا اور اسلام سے مشرف تہا۔ اور کسیقدر مہذب ملک مین
بہی پیدا ہوا تہا۔ مگر جنگ کے رنگ ڈہنگ ایسے ہی وحشیانہ تہے جیسے کہ چنگیز خان مغل
کے تہے۔ دونو انتظام ملکی مین کوتاہ اندیش ایک سے تہے۔ دور اندیشی کبہی دونو کے
پاس نہین آئی۔ دونو انسان کی جان کے دشمن تہے۔ مگر چنگیز غضبناک اور سخت بیباک
سفاک تہا۔ اور تیمور پرلے درجہ کا متفنی اور حیلہ جو تہا۔ جن ملکون کو امیر تیمور نے فتح کیا
اونپر قبضہ رکہنے کا اور سلطنت کرنے کا بہت تہوڑا خیال کیا۔ کچہہ ملک جو اوسکی اولاد کے

ہاتہہ مین رہ گئے۔اور سر سبز اور شاداب ہوئے۔اوسکا سبب یہہ تہا کہ اس اولاد کی خصلت اور طبیعت امیر تیمور کے خلاف تہی+

امیر تیمور کی فتوحات

امیر تیمور نے ایران اور ماوراالنہر کو فتح کیا۔تاتار اور جارجیا اور عراق اور عجم اور روس اور سیبریا کے بعض حصون کو تباہ اور غارت کیا۔بے سبب اور بغیر کسی بہانہ کے ہندوستان کی ٹوٹی ہوئی سلطنت کو لنگڑا لولا بنایا+

دہلی کا حال بعد تیمور کی چلی جانی کی

دلی مین امیر تیمور کے ہاتہہ سے کہان آدمی بچے تہے۔مگر جو کچہہ رہ گئے تہے اونکو قحط نے سمیٹنا شروع کیا۔اب اس بیچراغ شہر مین بادشاہ بہی کوئی نہ تہا۔نصرت شاہ خان ملو اقبال خان سے ڈرتا ڈرتا دوآبہ سے میرٹہہ مین آیا۔یہان عادل خان اوسے ملا۔مگر نصرت خان کو اوسکا اعتبار نہ تہا۔اسلئے اوسے مقید کرکے اسباب چہین لیا۔اور دو ہزار سوارون کو لیکر فیروز آباد مین آیا۔اور اس ویران شہر دہلی پر قبضہ کیا۔شہادت خان کو ملو اقبال خان کی سرکوبی کے واسطے برن کی طرف روانہ کیا۔مگر رستہ ہی مین زمیندارون نے شب خون اوسپر مارا۔اور اوسکا کام تمام کیا۔اور ملو اقبال خان نے سارا اسباب اوسکا منگوایا۔اور پہر دلی پر چڑہ گیا۔نصرت شاہ اوس سے نہ لڑسکا۔اور میوات مین بہاگ کر چلا گیا۔ملو اقبال خان کا پہر اقبال دہلی مین چمکا۔اوسنے آدمی جو دلی سے ادہر اودہر چلے گئے تہے۔اونہون کو جمع کیا۔اور پہر ان بیوطنون کو وطن مین آباد کیا۔اور شہر پہر سرسبز ہوگیا۔دوآبہ پر اوسنے قبضہ کیا۔اب یہہ وقت طوائف الملوکی کا تہا جو ملک جسکے قبضہ مین تہا وہ اوسکا اپنے تئین مطلق العنان بادشاہ سمجہتا تہا۔گجرات مین اعظم خان

ظفر خان کا ڈنکہ بجتا تہا - مالوہ مین دلاور خان دلاوری سے فرمان روا تہے - قنوج
اور اودہ اور کڑہ اور جونپور مین سلطان الشرق خواجہ جہان جہانداری کر رہے تہے
- لاہور دیبال پور ملتان مین نائب امیر تیمور کی شاہی خضر خان کر رہے تہے - سمانہ مین
غالب خان اور بیانہ مین شمس خان اپنا سکہ جما رہے تہے - کالپی مہوبہ مین محمد خان
بن ملک زادہ فیروز کا قبضہ تہا - آپسمین ایک دوسرے پر اعتبار اور اعتماد نہ تہا - ایک کو
دوسرا کہائے جاتا تہا - ملو خان ہی ان امیرون کو اپنی اطاعت مین لانیکی تدبیرین کر رہا تہا
- اور میدان مین لڑتا تہا - کسی کو شکست دیتا تہا - کسی سے شکست کہاتا تہا - اوسنے
ناصر الدین محمود شاہ کو جو مالوہ مین تہا بلا لیا - اور دوبارہ دلی کے تخت پر سنہ ۱۴۰۱ ۸۰۴ مین بٹہا دیا
- اب محمود شاہ نے ساری سلطنت کے کامون کو ملو خان کے سپرد کر دیا - خود چپکا ہو بیٹہا تہا -
اب ان ملکون کے صوبہ دارون مین لڑائیان ہوتی رہین - بادشاہ اس کشمکش مین
رہا کہ کبہی اسطرف اور کبہی اوسطرف - یہہ بادشاہ قنوج مین تہا کہ ملو اقبال خان کا جو دبا
آیا تو ملتان پر خضر خان سے لڑنے چلا گیا - یہان شکست ہوئی زخم لگا پکڑا گیا سلام خان
نے اوسکا سر تن سے جدا کر کے خضر خان کے پاس بہیجدیا - پہر ناصر الدین محمود شاہ کو قنوج سے
بلا کر امیرون نے سنہ ۱۴۱۲ ۸۱۴ تخت پر بٹہایا - دولت خان دوآبہ کا فوجدار مقرر ہوا - بادشاہ
کیا تہا ایک کٹہ پتلی تہی کبہی اسکے ہاتہہ مین کبہی اوسکے ہاتہہ مین - لڑائیون مین ادہر اودہر
مارا پہرتا تہا - وجود ان سب انقلابون کے بیس برس کئی مہینہ نام کا بادشاہ رہا - اور پہر
مریض ہوا اور موت نے اس دنیا کی کشمکش سے رہائی دی - اب دولت خان
لودہی اوس کا جانشین ہوا +

دولت خان لودہی

جب محمود تغلق کا انتقال ہوا تو امرا نے اپنا حاکم دولت خان لودی کو بنایا - اوسنے کوئی خطاب بادشاہی اختیار نہ کیا - اور نہ لوازم شاہی کو اپنے واسطے لازم جانا - ملوخان کی طرز پر حکومت کرتا رہا - مگر کوئی شخص برائے نام بادشاہ تخت پر نہ بٹہایا - سکّہ مین نام فیروزشاہ کا یا اوسکی اولاد مین سے کسی کا ہوتا تہا - سیدون کی عملداری مین بہی سکہ کا یہی رنگ رہا - اسسے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ خاندان تغلق کے ساتہہ لوگون کو عجیب موانست ہوگئی تہی - یہی طریقہ اول اول انگریزدن نے بہی اختیار کیا تہا - کہ اپنے سکّہ مین شاہ عالم کا نام اور سنہ جلوس درج کیا تہا - اب پندرہ مہینہ دولت خان کی حکومت گذرے تہے کہ خضرخان دلی پر چڑہ آیا - اور دولت خان کی دولت حکومت چہین لی - اور دلی سے نکال باہر کیا +

فصل ہفتم
سیدون اور لودیون کی سلطنت
خضرخان

صاحب طبقات محمودی اور صاحب تاریخ مبارک شاہی نے خضرخان کے نسب کو حضرت رسالت پناہی صلعم سے منسوب کیا ہے - وہ ملک سلیمان کا بیٹا تہا - اور ملک سلیمان کو ملک مردان حاکم ملتان نے متبنی کیا تہا - جب وہ مرگیا تو ملک شیخ باپ کا جانشین ہوا - مگر موت نے بہت جلد اوسکو اس دنیا سے رخصت کیا باپ پاس پہنچا دیا - تو اس متبنی ملک سلیمان کے ہاتہہ حکومت ملتان کی آئی - اور پہر وہ خضرخان کی وراثت مین پہنچے - پہر سارنگ خان نے ملتان چہین کر خضرخان کو میوات مین بہگا دیا - امیر تیمور نے جب دلی کو فتح کیا - اور یہہ خضرخان اوس پاس آیا - تو اوسنے پنجاب اور ملتان مین

پہر حاکم اوسکو مقرر کیا - پہر اوسنے دلی کو فتح کر لیا - اور یہہ سید بادشاہ اول ہی ول
۸۱۷ھ ۱۴۱۴ء مین تخت نشین دلی ہوا - خضر خان کو یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اورامیر جنکا
استحقاق سلطنت کا اوسسے زیادہ تہا اوسپر رشک اور حسد نہ لیجائین - اسلئے اوس نے
باوجود استعداد شاہی اور اسباب ملکداری کے اپنے تئین امیر تیمور کا نائب مشہور کیا
اور کبہی اپنے نام کے ساتہہ بادشاہ کا اطلاق نہ کیا - اور سکہ مین امیر تیمور کا اول اور
پہر مرزا شاہرخ بن امیر تیمور کا نام درج کیا - خطبہ مین نام اول امیر تیمور اور مرزا شاہرخ
کا پڑہا جاتا - پہر آخر کو نام خضر خان کا ہوتا - اب اوسنے ملک الشرف ملک تحفہ کو تاج الملک
کا خطاب دیکر وزیر مقرر کیا - یہہ وزیر توسیع ملک مین ساعی رہا - اول کٹہیر کے سرکشونکو
ٹہیک بنایا - وہان سے سرگدواری مین آیا - یہان سے اٹاوہ کے مفسدونکو مٹایا
چلکیسر جنیواڑہ کی راجہ کے قبضہ سے چہڑایا - پہر گوالیار اور بیانہ روانہ ہوا - اور وہان کے راجہ
سے باج لیا - سرہند مین جو فساد کہڑا ہوا تہا - اوسکو مٹایا - غرض وزیر بادشاہ دونون کا یہہ
حال رہا - کبہی کٹہیر کبہی گوالیار - کبہی بدایون کبہی سنبہل - یہان محصول وصول کیا وہان
کسی سرکش کا سر کاٹا - دلی کے سوا کوئی ضلع اور صوبہ بادشاہ کے قبضہ و تصرف
مین نہ تہا - وزیر مارا مارا ادہر اودہر پہرا - اگر ایک طرف کچہہ ملک ہاتہہ لگا تو دوسری طرف
سے نکل گیا - خضر خان خود بہی صوبہ دارون سے روپیہ وصول کرتا رہا - اور اطاعت کے واسطے
مجبور بناتا رہا - مگر نہ وزیر سے کچہہ ہوا نہ بادشاہ سے - بلکہ خود صوبہ ملتان اور پنجاب مین
جو میراث مین پہنچا تہا خلل انداز پیدا ہو گئے - غرض اوسکے عہد سلطنت مین نہ سلطنت کی
نمائش اور نہ ملک کی افزائش ہوئی - صوبہ جالندہر مین باجواڑہ مین ایک شخص نے
اپنے تئین سارنگ خان بنایا - اور فساد برپا کیا - اور بہ لیغے ہوٹر کے آدمی اوسکی ساتہہ

شریک ہوئے۔ ... سلطان ترکہ بچہ نے فریب سے اوسکو مارڈالا۔ پہر خضر خان نے میواتیونکو
شکست دی۔ اب وزیر مر گیا۔ بادشاہ گوالیار گیا۔ اور آخر کار بادشاہ بیمار ہوا۔ اور
١٥ جمادی الاول ٨٢٤ھ مطابق ١٥ مئی ١٤٢١ء کو آب فنا پیکر ملک بقا کو تشریف فرما
ہوا۔ اور سات برس سلطنت کر گیا۔ جو ملک اس بادشاہ کے قبضہ مین آیا وہ
اوسکی سلطنت سے سرسبز و شاداب ہوا۔ مگر کوئی اور صوبہ اوسکو نیا ہاتہہ نہ آیا+

سید مبارک شاہ کی سلطنت

خضر خان نے روز وفات سے تین روز پہلے مبارک خان کو ولیعہد مقرر کیا تہا۔ باپ کے
مرنے کے بعد اوسی روز یا تیسرے روز سب امیرون نے متفق ہوکر اوسکو تخت سلطنت پر
بٹہایا۔ اور معزالدین ابوالفتح سلطان مبارک شاہ کا خطاب مقرر کیا۔

کہکرون سے لڑائی

شیخا کہکر کا پہلے کام تمام ہوچکا تہا۔ اب اوسکی جگہہ جسرت کہکر قائم مقام ہوا۔ اوسنے
سلطان علی بادشاہ کشمیر کو پکڑ لیا اور بہت سے آس پاس کے سردارون کو اپنے ہمراہ
کر لیا۔ اور لاہور اور پنجاب کو دبا بیٹہا۔ اور دہلی کے لینے کا تہیہ کیا۔ اور دریاے
ستلج سے پار اوترا۔ اور دغا سے جالندہر لے لیا۔ اور پہر لدہیانہ مین آپہونچا۔ اور
بادشاہ سے لڑنا شروع کیا۔ کبہی بہاگ جاتا کبہی پہر سامنے آجاتا۔ غرض یہہ فساد
بادشاہ کی آخر سلطنت تک بالکل نہ مٹا۔ اوسنے بادشاہ کو بہت تکلیف پہونچائی۔ پنجاب
اور لاہور مین ایک زلزلہ ڈال دیا۔ امن چین نہ ہونے دیا+

کٹہیر و گوالیار کی مہم

اب بادشاہ نے ملک تحفہ سے وزارت لیکر سرور الملک کو وزیر کیا۔ اور خود کٹہیر مین گیا+

اور وہان کے متمردون کو ٹہیک بنایا۔ اور روپیہ وصول کیا۔ اور اُٹاوہ کو تسخیر کیا اور
پہر بادشاہ دلی مین آیا۔ اور سلطان ہوشنگ والی مالوہ نے گوالیار کی تسخیر کا ارادہ کیا۔
بادشاہ اس جنگ کے انصرام کے واسطے گوالیار روانہ ہوا۔ مگر سلطان ہوشنگ نے ایک ہی
شکست پاکر بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ اور بادشاہ چنبل کے کنارہ پر مقیم رہا۔ پہر
۸۲۷ھ مین دلی کے اندر آیا۔ اور پہر کٹہیر مین راجہ ناہر کی سرکوبی کے واسطے گیا۔ ۱۴۲۴
اس راجہ نے بہی اطاعت اختیار کی +

میواتیونکی سرکشی و سلطان الشرق کے لڑائی و سرہند کا فساد

اب میواتیون نے سر اوٹہایا۔ بادشاہ اونکے لڑنے کے واسطے گیا۔ محمد خان حاکم بیانہ نے
سر اوٹہایا۔ اوسکے تعاقب مین فوج روانہ ہوئی۔ اب یہہ خبر آئی کہ ابراہیم شاہ
سلطان الشرق کالپی کے لے لینے کے ارادہ سے آتا ہے۔ قادر شاہ امیر کالپی نے
قاصد دہلی دوڑائی۔ بادشاہ نے بیانہ کی مہم موقوف رکہکے سلطان ابراہیم کے مقابلہ
مین آیا۔ سلطان ابراہیم نے مہوبہ لے لیا تہا۔ بدایون کا قصد تہا۔ اور اُٹاوہ
کے واسطے بہی اوسکی فوج روانہ ہو چکی تہی۔ غرض ان دونو بادشاہون مین چند وارہ
مین لڑائی ہوئی۔ اور دوپہر سے شام تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ مگر رات ایسی بیچ مین
آگئی کہ صبح کو سلطان ابراہیم جونپور کو روانہ ہوا۔ مبارک شاہ گوالیار گیا۔ اور
وہان کے راجہ سے پیشکش لیکر پہر بیانہ کی طرف متوجہ ہوا۔ محمد خان نے ہر چند
ہاتہہ پاؤن پیٹے مگر بادشاہ کے سامنے کچہہ نہ چلی۔ اور سلطان شرقی کی بہی امید
نہ رہی اسلئے اطاعت اختیار کی۔ پہر سرہند مین فولاد غلام نے سرکشی اختیار کی
اوسکے دبانے کا اہتمام ہوا۔ اور اوسکو ایک قلعہ مین گہیر لیا کہ اتنے مین ایک ورگل کہلا

امیر کابل سی لڑائی

سلطان مبارک شاہ نے اپنے باپ کا طریقہ مدارات کا امیر شاہرخ سے نہ رکھا تہا۔ اوسکے حکم سے امیر شیخ علی کابل سے آیا۔ گہکہا اوسکے رستہ مین مل گئے۔ اونسے بیاس سے عبور کیا اور تمام قلعون اور شہرون پر قابض ہو کر تاخت و تاراج کیا۔ وہ سرہند مین آیا۔ پادشاہ کے امیرون نے اوس سے مقابلہ کرنا شروع کیا۔ فولاد غلام امیر شیخ علی سے جا ملا۔ اور اوس پاس بہت سا روپیہ بہیجا۔ اور اپنے اہل و عیال کو سپرد کیا۔ اور قلعہ کے استحکام مین زیادہ ساعی ہوا۔ امیر شیخ علی اب ستلج سے پار اوترا۔ اور لاہور مین آیا۔ اور یہان سے دیبالپور مین گیا۔ راستہ مین جہان آبادی دیکہتا اوسے برباد کرتا۔ ہزارون ہندؤنکو اونسے قتل کر ڈالا۔ اور راوی سے اوتر کر جہلم کی آبادی کو غارت کیا۔ ملتان کے قریب پہنچا۔ یہان عماد الملک اسلام خان اوس سے خوب لڑا۔ مگر شکست پاکر خیر آباد مین آیا۔ اب یہان دونون مین لڑائیان خوب ہوتی رہین۔ پہر دہلی سے عماد الملک اسلام خان کی کمک آگئی۔ اونسے امیر شیخ علی کو شکست دیدی۔ اور جو کچہہ اونسے ہندوستان سے لیا تہا۔ وہ سب کچہہ اولٹا چہین لیا۔ اور وہ تہوڑے آدمیون کے ساتہہ کابل کو روانہ ہوا اسلام خان نے اوسکا تعاقب دور تک کیا۔ مگر پہر ملتان کو اولٹا چلا آیا۔ اب پادشاہ کو عماد الملک کی اس فتح نمایان سے وہم پیدا ہوا۔ اوسکو دہلی مین طلب کیا۔ جسرت گہکر نے ملک تحفہ کو اسیر کرکے پہر لاہور لے لیا۔ اور پنجاب مین فتنہ عظیم برپا کر دیا۔ اور امیر شیخ علی کو پہر پیغام سلام بہیجکر انتقام پر آمادہ کیا۔ اور پہر وہ کابل سے ملتان کے آس پاس آگیا اور فولاد غلام بہی اوس سے سرہند مین آکر مل گیا۔ غرض اس فساد عظیم کے فرو کرنیکے واسطے سلطان مبارک شاہ کے خود ڈیرے خیمے باہر شہر سے قائم ہوئے۔ ملک سردار الملک

وزیر کو لاہور کی حکومت سپرد ہوئی۔ وہ لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ غرض ب سارا
عہد سلطنت سلطان مبارک کا اسی جھگڑے مین بسر ہوا۔ اور امیر شیخ علی پہر لوٹ مار
کرکے کابل کو چلا گیا۔ بادشاہ نے کچھہ امیرون اور سرداروں مین ایسی تغیر و تبدل کی
جسکے سبب سے وہ اوسکی جان کے دشمن ہوگئے۔ اور موقع کی تلاش مین رہے۔ اس
پہلے مانند بادشاہ نے کوئی برائی ان امیرون کے ساتھہ مین نہین کی تہی۔ فقط اونکی
جاگیرون کا تغیر و تبدل کردیا تہا +

بادشاہ کی وفات

اس بادشاہ نے جمنا کے کنارہ پر خراب آباد کی جگہہ مبارک آباد ایک شہر آباد کیا۔ اور اوسکے
آباد کرنے مین نہایت اہتمام کیا تہا۔ جمعہ کے دن ۱۹۔ رجب ۸۳۷ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۴۳۴ء
کو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ اس شہر مین آیا۔ اور نماز جمعہ کا تہیہ کر رہا تہا۔ کہ سرور الملک
نمک حرام کی سازش سے ایک جماعت ہنود نے اوسکو گہیر لیا۔ اور فرق مبارک پر ایک
تلوار ایسی لگائی کہ کام تمام ہوگیا۔ بادشاہ نے تیرہ سال تین مہینہ سولہ روز سلطنت کی
اس بادشاہ نے افزائش سلطنت مین نہایت لیاقت اور ہوشیاری ظاہر کی۔ اور
اخلاق اوسکا ایسا تہا کہ ساری عمر مین ایک کلمہ فحش اوسکے منہ سے نہ نکلا۔ ہمیشہ
نظر اوسکی انصاف پر رہتی تہی۔ اور انتظام ملکی مین حتے الوسع کوشش کی۔ مگر وقت
ایسا سخت تہا کہ نتیجہ اوسکا ظہور مین نہ آیا۔

محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان

امیرون نے جس روز سلطان مبارک شاہ کو شربت شہادت چکہایا۔ اوسی روز محمد خان کو
تخت سلطنت پر بٹہایا۔ محمد خان خضر خان کا پوتا فرید خان کا بیٹا مبارک شاہ کا بہتیجا تہا۔

سرور الملک وزیر کا فرزند محمد بالکل مختار ہوا۔ اس وزیر نے یہہ بادشاہ اسلئے بنایا تہا۔ کہ
اصل مین مین بادشاہ ہون۔ اور ظاہر مین برائے نام محمد شاہ بادشاہ ہو۔ اور جب موقع ملے
اوسکو بہی باپ پاس بہجواؤن۔ اور خود بالاستقلال بادشاہ بنجاؤن۔ مگر امیرون کو اس
کام سے اوسکے نفرت ہوئی۔ اور سبنے اتفاق کرکے اس وزیر کا پہلے ہی کام تمام کیا۔ بادشاہ
نے اول اول کچہہ سلطنت کی کامون مین اپنی لیاقت دکہائی۔ مگر آخر کو اوسنے تمام کام
سلطنت کا امیرون وزیرون کے حوالہ کیا۔ خود عیش و عشرت مین مصروف ہوا۔
پہر اوسنے خبر نہ لی کہ کہان ملک ہے اور کدہر دولت ہے۔ یہہ وقت ایسا نہ تہا کہ ایک کمزور
بادشاہ عنان سلطنت کو سنبہال سکتا۔ ملک بہلول اپنے چچا اسلام خان کے مرنے کے بعد
سرہند کا حاکم ہوا۔ اور بادشاہ کے حکم بغیر دیبال پور پر اور لاہور پر قبضہ اور تصرف کیا
اور پنجاب مین شرق کی جانب مین پانی پت تک ملک لے لیا۔ گویا دلی کے دروازہ پر
اوسکا پانوں جم گیا۔ بادشاہ نے اوسکے رفع کرنے کے واسطے لشکر بہیجا۔ ملک بہلول
اوسکے سامنے نہ ٹہہر سکا۔ اور بہاگ گیا۔ جب لشکر شاہی دلی مین پہر گیا۔ وہ پہر اس ملک
پر قابض ہو گیا۔ بادشاہ نے حسام خان کو لڑنیکے لئے بہیجا۔ مگر اوسنے بہلول سے
شکست فاحش کہائی۔ اور اولٹا دلی مین بادشاہ پاس آیا۔ ملک بہلول نے بادشاہ پاس
پیغام بہیجا۔ کہ اگر حسام خان کو آپ مار ڈالئے اور حمید خان کو وزیر بنائے تو مین اطاعت
کے لئے حاضر ہون۔ اس احمق بادشاہ نی حسام خان کو مار ڈالا اور حمید خان کو وزیر بنا کر
حسام خان کا خطاب دیا۔ جب بادشاہ کا یہہ حال یون معلوم ہوا۔ ہر طرف ممالک پر
امراء قابض ہونے لگے۔ ابراہیم شاہ شرقی نے بہت سا ملک دبالیا۔ سلطان محمود
خلجی سلطان مالوہ نے قصد دلی کے تسخیر کا کیا۔ اور سنہ ۸۴۴ھ دلی سے دو کوس پر آگیا

اسوقت محمد شاہ نہایت مضطرب ہوا- اور کوئی چارہ کار سوا اسکے نظر نہ آیا کہ ملک بہلول
کو منت سماجت کر کے بلایا- وہ بیس ہزار سوار لیکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا- مگر
سلطان محمود خلجی سے بادشاہ خود لڑنے کے لئے باہر نہ نکلا- اور امیرون کو حکم لڑنے کا دیا
اور کہدیا کہ میری سواری کی کچھہ ضرورت نہین ہے- وہان سلطان علاء الدین خلجی نے
بہی جب دیکہا کہ بادشاہ خود لڑنے کو نہین آیا- تو غیاث الدین اور قدر خان اپنے بیٹون
کو لڑائی کے لئے بہیجدیا- دونو لشکرون مین خوب لڑائیان ہوئین- مگر ان لڑائیون سے
کچھہ فیصلہ نہوا- بلکہ دونو بادشاہون نے اپنا اپنا نقصان دیکہکر صلح کا ارادہ کیا- اور
بغیر صلاح اور مشورہ کے سلطان محمد شاہ نے پیغام صلح کا شاہ مالوہ پاس بہیجا- وہ اس تمنا
مین بیٹہا تہا- اوسنے قبول کیا- مگر ملک بہلول نے بادشاہ کی اس حرکت پر بہت پیچ و تاب
کہائے- اور مالوہ کی فوج کا تعاقب کیا- اور بہت سے سپاہیون کو مار ڈالا- اور بہت سا
مال لوٹ لیا- بادشاہ اس کام سے بہلول کے ایسا خوش ہوا کہ اوسکو اپنا بیٹا بنایا- اور
خان خانان کا خطاب دیا- بادشاہ نے جو صلح کا خود پیغام بہیجا اسسے وہ امراء کی نظرون
سے گر گیا- اور ۸۴۴ھ مین بادشاہ سمانہ مین آیا- لاہور اور دیپالپور کی حکومت
ملک بہلول کو اس نظر سے دی کہ وہ گہکرون کے جسرت کو ٹہیک بنائے- ملک بہلول پاس
لاہور مین بہت سے افغان جمع ہو گئے- اور ملک جسرت نے بہی اسسے صلح کر لی- اور اوسکو
دلی کی بادشاہت لینے کی سوجہائی- اسپر بہلول کے دل مین بہی بادشاہی کے واسطے
ولولے اوٹہے- اور بغیر کسی ظاہری سبب کے اوسنے سلطان محمد شاہ سے مخالفت اختیار
کی- اور اس کے تہیعال کے واسطے لشکر کشی کی- اور دہلی کا محاصرہ کیا- مگر بے
نیل مرام پہرنا پڑا- اب سلطان محمد شاہ نے اور بہی سستی اور کاہلی اختیار کی-

لوگون کا دل اوسسے پھر گیا۔ اور امیران بیانہ نے بہی سلطان محمود خلجی کی دوستی اختیار کی

اب بادشاہ ۸۴۹ھ میں بیمار ہوا۔ اور اوسنے سفر آخرت اختیار کیا۔

بادشاہی سلطان علاء الدین

جب محمد شاہ کا انتقال ہوا۔ علاء الدین اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ سب امیرون نے سوا ملک بہلول کے اطاعت اختیار کی۔ یہہ بادشاہ بیانہ کی طرف روانہ ہوا۔ کہ اثناء راہ مین یہہ غلط خبر سنی کہ بادشاہ جونپور دہلی کے قصد سے آتا ہے۔ بادشاہ اولٹا دہلی چلا آیا۔ اسپر حسام خان وزیر نے کہا کہ ایسی جہوٹی خبر پر مراجعت بادشاہون کو سزاوار نہین۔ اس بات سے بادشاہ اوسسے رنجیدہ ہوگیا۔ مگر اس حماقت کی حرکت سے لوگون پر ظاہر ہوگیا کہ وہ باپ سے زیادہ سست اور احمق ہے۔ ۸۵۱ھ مین بادشاہ علاء الدین بداون مین گیا۔ اور مدت وہان توقف کیا۔ پہر دہلی مین آیا۔ اور کہنے لگا کہ مجہے بداؤن کی آب وہوا خوش آتی ہے مین وہان رہون گا۔ حسام خان نائب وزیر نے ہرچند نصیحت کی مگر اوسنے ایک نہ سنی۔ اسوقت ملک مین طوائف الملوکی ہوگئی۔ دکن گجرات مالوہ جونپور بنگالہ مین حاکم خود بادشاہ صاحب سکہ اور خطبہ ہو گئے پنجاب دیبالپور سرہند پانی پت تک ملک بہلول کے قبضہ مین تہا۔ مہرولی سے سرائے لاڈو تک کہ شہر دہلی کے پاس ہے احمد خان میواتی متصرف تہا۔ غرض سلطنت دہلی کی اب یہہ حدود رہ گئی تہی۔ کہ شہر پناہ کے ایک جانب کل ایک میل اور باقی کسی طرف بارہ میل سے زیادہ نہ تہی۔ یہہ مثل اسی وقت کی مشہور ہے کہ بادشاہی شاہ عالم تا دہلی پالم۔ مگر بداؤن اوسکے قبضہ مین تہا جسپر بادشاہ جان دیتا تہا۔ بادشاہ جب بداؤن مین گیا تو خود مختار حاکمون نے بادشاہ سے کہا کہ حمید خان کو مار ڈالو تو ہم بہت سا ملک بادشاہ کے حوالہ کرین۔

بادشاہ اسپر راضی ہوا۔ اور اوسکے قتل کا ارادہ کیا۔ یہہ سنکر حمید خان حرم بادشاہی مین گھس گیا
۔ اور بادشاہ کی عورتون اور لڑکیون اور لڑکون کو باہر نکال دیا۔ اور نہایت بیعزتی
کی۔ اور سب خزانہ پر مالک ہوگیا۔ اسپر ہی بادشاہ کو غیرت نہ آئی اور برسات کا بہانہ کیا
۔ اور دہلی نہ گیا۔ حمید خان کو فرصت ملی۔ اور اوسکو یہہ فکر ہوئی کہ کسی اور کو بادشاہ
بناؤن۔ سلطان شرقی حاکم جونپور کو تو اس سبب سے نہ لکھا کہ وہ علاء الدین سے رشتہ
رکھتا تہا۔ اور سلطان محمود خلجی مالوہ مین دور رہتا تہا۔ لودہیون کو قریب دیکہہ کر ملک بہلول کو لکھہ بہیجا
کہ تم یہان چلے آؤ۔ اندہی کو کیا چاہئین دو آنکہین۔ ملک بہلول اس کا مدت سے منتظر تہا۔ اور
بادشاہ کو لکھہ بہیجا کہ مین حمید خان کے دفع کرنے کے واسطے دہلی جاتا ہون۔ اور بہت جلد
کوچ پر کوچ کرکے دہلی مین آیا۔ اور تمام اپنا قبضہ و تصرف کیا۔ اب اوسکے بادشاہ ہونیکا
حال ہم آگے لکہینگے۔ سلطان علاء الدین اب بداؤن مین پڑا رہا۔ جب ملک بہلول نے
اوسکو لکھہ بہیجا کہ مین نے حمید خان کا قصہ تمام کیا۔ اسپر علاء الدین نے لکھا کہ تم کو میرے
باپ نے بیٹا بنایا تہا۔ اس رشتہ سے تم میرے بڑے بہائی ہو سلطنت تم کو مبارک ہے
مین یہان بداؤن مین قناعت کیئے بیٹہا ہون۔ غرض وہ مدت تک بداؤن مین وظیفہ
خوارون کی طرح جیتا رہا۔ ۸۸۳ھ مین انتقال کیا۔ سات سال تک دہلی مین بادشاہ رہا
اور بداؤن مین اٹہائیس برس زندہ رہا۔

سیدون کی سلطنت

اب طالب علمون کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ان سیدون کی سلطنت فقط نام کی تہی خضر خان
نے تو اپنا نام ہی بادشاہ نہ رکہا۔ مبارک شاہ بیچارہ فسادون کے مٹانے مین خود مٹ گیا
۔ محمد شاہ اور علاء الدین نام کے بادشاہ رہے فقط اس خاندان کے تین بادشاہون نے

چھتیس برس تک سلطنت کی جسمین دہلی کی سلطنت کی کیفیت اوپر پڑہ چلے کہ کیا ہوگی
- اور آخر اس خاندان کا کیا انجام ہوا +

ذکر سلطنت سلطان بہلول لودی
تخت نشینی

لودہی ایک افغانوں کی جماعت تہی جو ہندوستان مین تجارت کے لئے آیا جایا کرتے -
ایمین سے سلطان فیروز شاہ کے عہد مین ملک بہرام کہ دادا سلطان بہلول کا تہا - اپنے
بڑے بہائی سے خفا ہو کر ملتان مین چلا آیا - اور حاکم ملتان کا نوکر ہوگیا - اوسکے پانچ
بیٹے تہے ملک سلطان شہ اور ملک کالا اور ملک فیروز و ملک محمد اور ملک خواجہ - یہہ
پانچون باپ کے مرنے پر ملتان مین آرہے - خضر خان جب حاکم ملتان فیروز شاہ کے
عہد مین ہوا تو ملک شہ اوسکا ملازم ہوا - اور ایک جماعت افغان کا سردار بنا -
خضر خان اور ملو اقبال کی جو لڑائی ہوئی اوسمین ملک شہ نے ملو کو قتل کیا - اسپر
خضر خان نے اوسکو اسلام خان کا خطاب دیا - اور حکومت سرہند کی سپرد کی - اوسکے
بہائی یہان اوسکے ساتہ تہے - اونمین سے ملک کالا نے اپنے چچا کی بیٹی سے شادی
کی تہی - جب وضع حمل کے دن قریب ہوئے - تو ایک مکان کی چہت اوسپر گر پڑی - اور وہ
اس صدمہ سے مر گئی - اوسیوقت اوسکا پیٹ چاک کر کے اس بہلول کو نکالا - اوسمین جان
باقی تہی - پرورش شروع ہوئی - باپ بہی مر گیا - اسلام خان چچا نے سرہند مین اوسکو
پالا پرورش کیا - اب اسلام خان ایسا ذی اختیار اور صاحب مقدور ہوگیا کہ بارہ ہزار
افغانون کو اپنے گہر سے تنخواہ دیتا تہا - اور یہہ سب افغان اوسکے برادری کے آدمی تہے - ایک
لڑائی مین ملک بہلول نے ایسی شجاعت دکہائی کہ اسلام خان نے اوسکو اپنی بیٹی بیاہ دی

اور جب اسلام خان کی رحلت کا وقت آیا۔ تو اوسنے اپنے بیٹے کو محروم کر کے اس فرزند کو
اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اب اوسکے مرنے پر وارثون مین تلوار چلی۔ اور تین فریق ہو گئے
مگر سب مین آخر کو ملک بہلول غالب رہا۔ عزیز اقارب اوسکے سید محمد شاہ پادشاہ پاس غمازی
کے لئے چلے گئے۔ پادشاہ اسکا دشمن ہو گیا۔ اور اوسکے رفع دفع کرنے کے واسطے فوج
روانہ کی۔ غرض یہہ بیچارے لودی پہاڑون مین سرگردان رہے۔ بہت سے اونمین
گرفتار ہو کر قتل ہوئے۔ مگر ملک بہلول اونکے ہاتہہ نہ لگا۔ وہ پہاڑون مین جا چھپا۔
اور دوست آشناؤن سے روپیہ قرض لے لیکر افغانون مین تقسیم کرتا۔ اور ایک جماعت
بہم پہونچا کر ادہر اودہر ملک کو تاخت و تاراج کرتا۔ جو کچہہ ہاتہہ آتا کانٹے کی تول سب کو
برابر تقسیم کر دیتا۔ تہوڑے سے دنون مین بہت سے پٹہان اور تہوڑے مغل اوس پاس
جمع ہو گئے۔ اور جو رشتہ دار ملک فیروز اور قطب خان اوسکے پہلے پادشاہ پاس غمازی کے
واسطے چلے گئے تہے۔ اپنے کئے سے پشیمان ہو کر پہر ملک بہلول سے جا ملے۔ اور ملک
بہلول نے پہر سرہند کو لے لیا۔ حسام خان وزیر کو پادشاہ نے اوسسے لڑنیکے لئے بہیجا
۔ اوسنے حسام خان کو شکست دی۔ اور اس سبب سے وہ بڑا صاحب قدرت ہو گیا۔ ایکروز
کی نقل مشہور ہے کہ ملک بہلول اپنے چچا اسلام خان کی خدمت مین آتا تہا۔ سمانہ
کے اندر اپنے دو یارون کو ہمراہ لیکر ایک درویش ابن مجذوب کی خدمت مین حاضر ہوا
اور دو زانو ہو بیٹہا۔ ان مجذوب صاحب نے بڑ لگائی کہ کون شخص دہلی کی پادشاہی کو
دو ہزار ٹنکہ کو خریدتا ہے۔ ملک بہلول نے سولہ سو ٹنکہ اونکے سامنے رکہہ دئے۔ اور
عرض کیا کہ اسسے زیادہ میرے پاس نہین ہین۔ مجذوب صاحب سے سودا سلطنت کا
اسیقدر روپیہ پر ہو گیا۔ اور اونہون نے کہدیا کہ پادشاہی تجہکو مبارک ہو

یارون نے ملک بہلول کی اس سادہ لوحی پر ٹھٹھہ لگایا۔ اسپر ملک بہلول نے کہا کہ سنو
دو حال سے خالی نہین کہ مین بادشاہ ہونگا یا نہین۔ اگر ہوگیا تو کیا مفت سودا ہاتھہ لگا
اگر نہ ہوا تو فقرا کی خدمت کرنی خالی ثواب سے نہین ہوتی۔ غرض اس فقیر کے کہنے سے
بہلول کو دہلی کی سلطنت ہاتھہ لگنے کی دہن لگی تہی۔ اور یقین تہا کہ مجہے ایک دن
یہہ تخت نصیب ہوگا۔ اب اوسنے تمام اقربا اور عزیزون کو جمع کرکے پانی پت تک قبضہ کرلیا
اور سلطان محمد شاہ کو جو عریضہ لکہا اور اسلام خان کو قتل کرایا اور حمید خان کو وزیر بنوایا
اور بادشاہ کا بیٹا بنا اسکا حال وسوقت تک کہ وہ بادشاہ ہوا۔ سید محمد شاہ کی تاریخ
مین پڑہ آئے ہو۔ جسوقت بادشاہ ہوا۔ اوسکے نو بیٹے تہے۔ اور چونتیس وس کے
اور قریب کے عزیز و اقارب موجود تہے۔ اب دہلی مین دو حریف تہے ایک ملک بہلول
دوسرا حمید خان وزیر۔ تہوڑے دنون ان دونون مین ظاہری تواضع اور تعظیم بہت
رہی۔ حمید خان نے ملک بہلول سے کہا کہ میری خوشی ہے کہ تاج شاہی تو سر پر رکہہ
ملک بہلول نے عرض کیا کہ مین سپاہی ہون مجہے سلطنت کے کامون سے کیا تعلق۔ آپ ہی
تخت پر بیٹہئے مجہے فوجدار اور سپہ سالار بنائے۔ غرض یہہ منافقانہ برتاؤ ہین رہا
۔ ملک بہلول اکثر اوسکے گہر جاتا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حمید خان کے ہان دعوت کہانے
گیا۔ اور اپنے افغانون کو سکہایا کہ وہان جاکر ایسی حرکتین کرنا کہ جنسے حمید خان کو
یقین ہوجائے کہ افغان پرلے درجہ احمق اور بیوقوف ہین۔ اور کچہہ خوف کے
لائق نہین ہین۔ چنانچہ یہہ افغان دعوت مین گئے تو کسی نے جوتیان کمر سے باندہ لین
۔ کسی نے کفشین حمید خان کے سر پر طاق کے اندر رکہہ دین۔ حمید خان نے کہا کہ یہہ
کیا حرکت ہے تو اونہون نے کہا کہ چورون کا خوف ہے اسلئے جوتیون کو احتیاط سے رکہا ہے

پھر فرش کو دیکھہ کر کہنے لگے کہ اسین کچھہ کتر کر ٹکڑے ہم کو عنایت ہون تو ٹوپیان بنائینگے
اور بچون پاس تحفتاً بھیجینگے۔ اسپر حمید خان نے مسکرا کر کہا کہ مین تم کو ٹوپیون کے واسطے
کمخواب اور زربفت دونگا۔ جب عطر و پان کے خوان آئے۔ تو عطر اور چونہ کو ملا کر ملنے لگے
۔ کوئی پان سے چونہ لگا کر چٹ کر گیا۔ منہ پھٹا تو ادہر اودہر دوڑنے لگا۔ غرض یہہ سب
حرکات ایسی بے تمیزی کی کین کہ حمید خان نے ہنسکر کہا کہ یہہ عجیب لوگ ہین۔ اوسپر
بہلول نے کہا کہ یہہ جانور ہین سوا کہانے اور سونیکے کچھہ اور نہین جانتے۔ پھر ایک روز
حمید خان کے ہان مہمان وہ ہوا۔ ان افغانون کو سکھا پڑہا کر ساتھہ لے لیا۔ جب وہ دروازہ
پر پہنچے تو سب کے سب اندر گہر مین گہسنے لگے۔ جب دربان نے حسب دستور روکا۔ تو پکار پکار کر
کہنے لگے کہ کیا بہلول ہی حمید خان کا غلام ہے ہم نہین ہین۔ وہی سلام کرے ہم اپنے
آقا کو سلام نکرین۔ اسپر حمید خان نے دربان کو آواز دی کہ روکو نہین آنے دو۔ غرض یہہ
افغان سب کے سب گہس گئے۔ پھر قطب خان لودی نے زنجیر اپنی چہاتی سے نکالی حمید خان کے
سامنے رکھہ دی۔ اور کہا کہ اسسے بہتر آپکے واسطے کوئی چیز نہین ہے۔ اب گوشۂ عزلت
مین بیٹھئے۔ اور خدا کی عبادت مین مصروف ہوجئے۔ فقط پاس نمک ہی اسلئے آپکی
جان کا قصد نہین کیا۔ غرض حمید خان کو مقید کیا۔ اور سپاہیون کے حوالہ کیا۔ بہلول
۱۷۔ ربیع الاول ۸۵۵ھ مطابق ۱۹۔ اپریل ۱۴۵۱ء مین بے خوف و خطر تخت پر بیٹھا
۔ اور اپنے نام کا سکہ چلایا۔ اور خطبہ پڑہوایا۔ اور سلطان بہلول اپنا لقب رکھا۔

بہلول کی لڑائیان محمود شاہ شرقی سے

اول سال جلوسی مین سلطان بہلول دہلی کو اپنے بڑے بیٹے خواجہ بایزید اور امرا
معتمد کو سپرد کرکے ملتان اور دیپالپور کے انتظام کے واسطے روانہ ہوا۔ مگر بعض امرا

سلطان علاء الدین کے ان لودیون کی پادشاہی سے راضی نہ تہے۔ اونہون نے سلطان محمود شرقی کو بلایا۔ وہ ایک لشکر عظیم لیکر دہلی پر چڑہ آیا۔ بایزید نے دہلی کی حفاظت کا اچہا انتظام کیا۔ جب سلطان بہلول کو یہہ خبر ہوئی تو وہ اولٹے پیرون لوٹ آیا۔ غرض ۱۴۵۲ع ۸۵۶ہ سے شاہ جونپور سے لڑائی شروع ہوئی۔ اور چہبیس ۲۶ برس تک قائم رہی اور اس درمیان مین کبہی کبہی تہوڑے دنون کے لئے صلح ہی جو قابل اعتبار نہ تہی۔ ہوتی رہی۔ اور کبہی کوئی سردار ادہر کا اودہر چلا آتا۔ اور کبہی اودہر کا ادہر۔ غرض سارا عہد سلطنت اوسکا اس جہگڑے مین صرف ہوا۔ اس طول طویل لڑائی کا انجام یہہ ہوا کہ ۱۴۷۸ع ۸۸۳ہ مین جونپور فتح ہوگیا۔ اور ہمیشہ کے لئے دلی کی سلطنت مین شامل ہوگیا۔

اودے پور کی راناسی اور احمد خان بہٹی سی لڑائی

سلطان بہلول اودے پور کے رانا سے لڑنیکے لئے روانہ ہوا۔ اور اجمیر مین خیمے ڈیرے جا لئے۔ چترسال رانا کا بہانجا اودے پور مین دس ہزار سوار لئے پڑا تہا۔ قطب خان اسکی طرف گیا۔ اور لڑائی لڑا۔ مگر شکست کہائی اور بہت سے افغان مارے گئے۔ مگر آخر کو قطب خان خانان قرملی نے ایسی جان لڑائی کہ اس لڑائی مین افغانون کی عزت رہ گئی۔ اور چترسال مارا گیا۔ اور رانا نے صلح کرلی۔ اور اودے پور مین بہی اذان ہوئی۔ اور سکّا اور خطبہ پادشاہ کے نام کا جاری ہوا۔

پادشاہ پہر سرہند مین ہوتا ہوا لاہور مین آیا۔ اور یہان عیش و عشرت مین مصروف ہوا۔ اس زمانہ مین سندہ کی اندر احمد خان بہٹی با اختیار ہوگیا تہا۔ اور بیس ہزار سوار اوس پاس تہے۔ اوسنے ملتان کے حاکم سے سرتابی کی۔ اگر اس وقت ہس حاکم کی

امداد کے واسطے خود بادشاہ نہ آگیا ہوتا۔ تو ملتان بالکل احمد خان کے ہاتھہ لگ گیا ہوتا۔
بادشاہ کو جب یہہ خبر پہونچی۔ تو اوسنے عمر خان اور شہزادہ بایزید کو بیس ہزار سپاہ کے
ساتھہ روانہ کیا۔ احمد خان بہی ان سے خوب لڑا۔ اور کئی لڑائیان ہوئین جنمین
کبہی اوسکے ہاتھہ اور کبہی بادشاہی فوج کے ہاتھہ کہیت رہا۔ مگر آخر کو شاہزادہ بایزید
کے ہاتھہ پر فتح ہوئی۔ احمد خان قید ہوا۔ اور پہر قید ہستی سے رہا کیا گیا۔ اور تمام
اوسکا ملک سلطان بہلول کے قبضہ مین آیا۔

بادشاہ کی وفات اور ملک کی کیفیت

بادشاہ بعد جونپور کی فتح کے دس برس زندہ رہا۔ اور چہوٹی چہوٹی لڑائیون مین
فتحیاب ہوتا رہا۔ اور اٹاوہ کالپی دہولپور لکہنو بہرائچ پر قبضہ و تصرف کیا۔ اب
بادشاہ بہت بوڑہا ہو گیا تہا۔ ۸۹۴ھ مین اس دنیا سے سیر ہوکر عقبی کی راہ کی۔ تنتیس
برس آٹہہ مہینہ سات روز سلطنت کی۔ اوسکی وفات کے وقت اسقدر ملک دلی کی
سلطنت مین تہا۔ جمنا سے کوہ ہمالہ تک اور جمنا کے مشرق مین بنارس تک اور اوسکے
مغرب مین بندیل کہنڈ تک پہیلا ہوا تہا۔ اس ملک کو اوسنے اسطرح تقسیم کیا کہ جونپور
اپنے بیٹے باربک شاہ کو کڑہ مانکپور شہزادہ عالم خان کو بہرائچ شیخ محمد فرملی کو
یہہ بادشاہ کا بہانجا تہا۔ اوسکو کالا پہاڑ بہی کہتے تہے۔ لکہنو کالپی اعظم ہمایون
بایزید کے بیٹے یعنے اپنے پوتے کو بداون خانجہان دادا کو دہلی اور دوآبہ شہزادہ
نظام کو دیا۔ اور اوسکو اپنا ولیعہد مقرر کیا۔ جو اوسکے بعد بادشاہ سکندر لودی
کے لقب سے موسوم ہوا +

خصائل سلطان بہلول

نفس اسلام سے محبت تہی۔ جب وہ اپنے بہائی باربک سے لڑ رہا تہا۔ تو ایک فقیر نے اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر کہا کہ آج تیری فتح ہے۔ اسپر چین بجبین ہوا اور ہاتہہ جہٹک کر چہڑا لیا۔ جب
فقیر نے کہا کہ مین تجہے دعا دیتا ہون اور تو مجہسے یون ہاتہہ چہڑاتا ہے۔ تو اوسنے یہہ کہا کہ
جب لڑائی مین دونو طرف اہل اسلام ہون تو اوسوقت ایک طرف فتح ہونیکی دعا کرنی نہ
چاہئے بلکہ یہہ دعا کرنی چاہئے کہ جو اسلام مین خیر ہو اوسکو فتح نصیب ہو۔ وہ
متعصب بہی تہا۔ اوسنے متہرا مین ہندوؤن کا نہان اور مونڈن بند کردیا۔ تہانیسر
مین جو کرو چہتر کا نہان ہوتا ہے۔ اوسکی نسبت اوسنے ایک عالم سے پوچہا کہ اوسکے
ویران کرنیکے لئے شرع کیا حکم دیتی ہے۔ اسپر اس عالم نے کہا کہ وہ معبد قدیم ہندوؤنکا
ہے۔ اوسکا ویران کرنا شرعًا جائز نہین۔ اور اب وہان کے نہانی کو بند نہین کرسکتے
اسپر اوسکو بہت غصہ آیا۔ اور اوس عالم سے کہنے لگا کہ تو ہندوؤن کی حمایت کرتا ہے
اور خنجر سے سر اوسکے کاٹنے کا ارادہ کیا۔ مگر یہہ عالم بہی ایسے جگر گردہ کا تہا کہ ذرا ہی
نہ ڈرا۔ اور بادشاہ سے کہنے لگا کہ مین بت پرستی کا حامی نہین۔ مین شرع کا حکم بتلاتا ہون
غرض اسپر غصہ بادشاہ کا کم ہوگیا۔ اوسنے ہندوؤنکے بہت بت خانہ ڈہا ڈالے۔ اور بتونکے
پتہر قصائیون کو بٹ بنانے کے واسطے دیدئے۔ اور بہت سے مندر ڈہاکر اوسکی جگہہ مسجدین
اور مدرسے بنادئے۔ جو مسلمان ہوتا اوسکو زمین معافی کی دیتا۔ عید اور بارہ وفات
کے دن قیدیونکی فہرست اوسکے سامنے پیش ہوتی۔ جتنے قیدی مال گزاری کی جہت سے
ہوتے سب رہا ہوتے۔ اپنے علم کا بڑا قدر شناس تہا۔ ستر فاضل ہمیشہ اوسکے دسترخوان
پر کہانا کہاتے۔ ہر کام کے واسطے ایک وقت معین تہا۔ اوسمین کبہی فرق نہ پڑتا تہا۔
جو خوراک اور وظیفہ تواضع کے لوازمات کسی شخص کے واسطے ایک دفعہ مقرر ہوئی پہر اوسمین

کبہی تفاوت نہوتا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ موسم گرما مین شیخ عبدالغنی جونپوری بادشاہ کی
ملاقات کے واسطے آئے۔ جب ونکے واسطے کہانا آیا۔ تو اوسکے ساتہہ چہہ شیشے شربت کے
تہے۔ دوبارہ ان شیخ صاحب کے آنیکا اتفاق جاڑے مین ہوا تو بہی کہانیکے ساتہہ چہہ شیشے
شربت کے آئے۔ اسپر اونہون نے کہاکہ یہہ جاڑا اور یہہ شربت تو نوکرون نے جواب دیدیا کہ جو
بادشاہ نے ایکدفعہ حکم دیدیا اوسمین تغیر نہین ہوتا خواہ جاڑا ہو خواہ گرمی۔ غرض وہ
پابند تمام باتون مین شرع کا تہا۔ مگر یہہ عیب اوسمین تہا کہ ڈاڑہی منڈاتا تہا۔ اور سبب اوسکا
یہہ تہا کہ وہ بہت خوبصورت تہا مگر داڑہی چگی تہی۔ اور چہرہ پر کہلتی نہ تہی۔ جب ایک عالم نے
اوسکو نصیحت کی کہ یہہ آپ برخلاف شرع کام کرتے ہین۔ تو اوسنے کہاکہ اگر مین ڈاڑہی کہون
گا تو لوگ اوسکو برا کہینگے۔ اب ڈاڑہی منڈانیسے مین گنہگار ہوتا ہون رکہنے سے اور گنہگار
ہونگے اسلئے ڈاڑہی منڈانا ہی اچہا ہے۔ اوسکو رعایا کے سب برے بہلے حال سے ایسی
اطلاع رہتی کہ عوام الناس کو یہہ یقین تہا کہ بادشاہ پاس کوئی جن ہے جو سب خبرین سنا دیتا ہے
اوسکے عہد سلطنت مین اناج کی بڑی ارزانی رہی اور اجناس کا بہاؤ روز روز لکہا ہوا اوس
پاس آتا۔ غرض سب جزو کل کی خبر رکہتا۔ گہوڑیکی ڈاک خوب اوسکے عہد مین چلتی تہی

سلطنت ابراہیم لودی

جب بادشاہ سکندر لودی فوت ہوا تو بیٹا بزرگ اوسکا سلطان ابراہیم تخت پر بیٹہا۔ اب
اوسنے بادشاہ ہوتے ہی اپنے باپ دادا کا طریقہ جو مروت اور سلوک کا عزیز و اقارب کے ساتہہ
تہا چہوڑ دیا۔ اور کہنے لگا کہ بادشاہون کی نہ کوئی قوم ہوتی ہے۔ نہ کوئی اونکا خویش
و اقربا ہوتا ہے سب اوسکے خدمتگار ہوتے ہین۔ اونکو نوکرون کیطرح خدمت کرنا چاہیئے
اب وہ افغان امیر کہ بادشاہ کی بہائی بندیکا دم بہرتے تہے۔ سلطان بہلول اور

سکندر کی مجلس مین برابر بیٹہے تہے - اس بادشاہ کے آگے ظاہر مین دست بستہ کہڑے ہوئے تہے - مگر دل مین کچہہ اور سوچتی تہی - اور گالیان دیتے تہے - غرض اس خاندان مین نفاق نے اتفاق کی جگہہ چہین لی - اب ان امیرون نے یہہ ٹہرائی کہ سلطان ابراہیم تو سرحد جونپور تک فرمان روائی کرے - اور دوسرا بہائی اوسکا جلال خان جونپور کو دار الخلافت بنا کر دوسری طرف سلطنت کرے - غرض اس بات پر دونون بہائیون مین ایک فساد عظیم برپا ہوا اور بارہ مہینہ تک قائم رہا امراء کا حال یہہ تہا کہ کبہی اسطرف کبہی اوسطرف - انجام اسکا یہہ ہوا کہ جلال خان پکڑا گیا - اور ابراہیم نے اوسکو مار ڈالا - اور اپنے بہائیون کو قیدخانہ مین محبوس کیا پہر کڑہ مین سلام خان نے بغاوت اختیار کی - مگر عین لڑائی مین مارا گیا - غرض سب طرف ملک مین غدر مچ گیا - امراء سکندری سے جسقدر بادشاہ کا مزاج منحرف ہوتا گیا - اوسیقدر امیرون کی مخالفت ظاہری اور باطنی بڑہتی گئی - بہت سے امیر قیدخانہ ہی مین مر گئے - اس سببسے اور امیرون کو بہت خوف وہراس ہوا - دریا خان لوحانی حاکم بہار نے سرکشی اختیار کی - اور جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے بہادر خان نے سر پر تاج رکہا - اور اپنا لقب سلطان محمد رکہا - اور اپنا خطبہ اور سکہ جاری کیا - اور جسقدر امیر بادشاہ سے ناراض تہے اون سب کو اپنے پاس جمع کیا - اوس پاس ایک لاکہہ سوار جمع ہو گئے - اور سنبہل تک وہی مالک تہا - کئی دفعہ بادشاہ سے لڑا اور غالب آیا - اوسی وقت مین غازی خان بیٹا دولت خان لودی کا لاہور سے بادشاہ کی خدمت مین آیا - اور اوسے ایسا وہم پیدا ہوا کہ باپ پاس بہاگ کر لاہور چلا گیا - جب دولتخان نے دیکہا کہ غضب سلطانی سے کسیطرح نجات ممکن نہین - ناچار علم مخالفت بلند کیا - اور ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ سے کہ کابل مین تہا امداد کی التجا کی - اور ہندوستان کے تسخیر کرنے کے واسطے

بہت کچھہ تحریص کی ترغیب دی - غرض اس پادشاہ کی سلطنت برباد ہونیکا اور اوسکے
مارے جانیکا حال بابر پادشاہ کی سلطنت مین بیان کرینگے +

آٹھوین فصل

خاندان امیر تیمور کا بیان

بابر کی سلطنت

جب امیر تیمور کا انتقال ہوا تو اوسکی ساری سلطنت وارثون مین تقسیم ہوئی - اور
اونمین وہ لڑائی جھگڑے فساد جو ہمیشہ ایشیا مین ورثا سلطنت کے درمیان ہوا کرتی مین
کہڑے ہوئے - اسلئے ایشیا مین سلطنت کا کچھہ اعتبار نہین ہوتا - جہان دو چار پشتین
سلطنت چلی پہر وارثون مین تلوار چلی اور ایسی لڑائیان اور خرابیان پیدا ہوئین کہ
اونکا علاج کچھہ نہین ہوسکتا - بادشاہ سلطنت عظیم اور دولت کثیر کو پاکر ایسے بدمست
ہوجاتے ہین کہ اونکو پہر خبر نہین رہتی کہ کہان تاج گیا اور کدہر تخت رہا - یہی حال اس
سلطنت کا ہوا جسکو امیر تیمور نے اپنی تلوار کے زور سے قائم کیا تہا - ابوسعید مرزا
بن سلطان محمود مرزا بن میران شاہ بن امیر تیمور ترکستان اور ماوراالنہر اور
بدخشان اور کابل اور غزنین اور قندہار اور حدود ہندوستان پر قابض ہوا -
اور عراق کو بہی آخر سلطنت مین فتح کرلیا - اور یہین شہید ہوا - اوسکے گیارہ بیٹے تہے
اونمین سے چار بادشاہ ہوئے - الغ بیگ مرزا کابل مین اور سلطان احمد مرزا سمرقند
مین اور سلطان محمود مرزا حصار اور قندز اور بدخشان مین - عمر شیخ مرزا اندجان
اور فرغانہ مین فرغانہ کا ملک سمرقند اور کاشغر کے درمیان پہاڑون کے اندر واقع ہے

اگرچہ چھوٹا ملک ہے مگر زرخیز اور عمدہ ہے - یہہ عمر شیخ مرزا پہلے کابل مین فرمان روا ہوا تہا مگر پہر باپ نے اوسکو یہان بلادیا - الغ بیگ کے سوا باقی تینون بہائیون سے یونس خان حاکم مغولستان کی بیٹیان بیاہی تہین - منجملہ اونکے تعلق نگار خانم عمر شیخ مرزا سے بیاہی تہی - ۸۸۸ھ مین انکے ہان بیٹا پیدا ہوا - اوسکا نام ظہیر الدین محمد رکہا گیا - مگر الفاظ اس نام کے ایسے ٹیڑہے تہے کہ ترکون کے زبان سے ادا نہو سکتے تہے اسلئے اوسکا نام بابر مرزا رکہا گیا - اور ایک شاعر نے یہہ تاریخ ولادت کہی کہ

چون در شش محرم زاد آن شہ مکرم — تاریخ مولدش ہم آمد شش محرم

پس بابر کا نسب باپ کی طرف سے اسطرح چہٹی پشت مین جا کر امیر تیمور تک اور ما کی طرف سے چنگیز خان تک پہنچتا ہے غرض اوسکی ددہیال ترک اور ننہیال مغل تہی - مگر باوجود اس رشتہ مندی کے مغلون کے ساتہہ اسکی طبیعت کو کچہہ لگاؤ نہ تہا - اور انکا ذکر ہمیشہ اپنی سرگزشتون مین حقارت کے ساتہہ کرتا ہے - مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ مغلون سے اوسکو یہہ تنفر تہا - اور پہر اوسکا خاندان مغلیہ مشہور ہو - سبب اسکا یہہ ہے کہ ہندوستان مین تمام شمال کے مسلمانون کو مغل کہتے ہین - چنانچہ اب اہل ایران کو بہی یہان مغل ہی کہتے ہین ✤

بابر کی نوعمری کا بیان

جب بابر بارہ برس کا ہوا تو باپ نے اندجان کی حکومت اوسکے سپرد کی - اور وہ اسوقت خود اپنے بہائی سلطان احمد مرزا اور سالے محمود خان سے لڑ رہا تہا - کہ اتفاقاً ۸۹۹ھ ۱۴۹۴ء مین کبوتر خانہ کی چہت سے گر کر مر گیا - اسوقت بابر اندجان کے باغ مین عیش و طرب اوڑا رہا تہا - دوسرے روز جب اس واقعہ ناگزیر کی خبر پہنچی - تو وہ قلعہ اندجان

کی طرف چلا۔ مگر جب دروازہ کی قریب پہنچا۔ تو امیر شیرم طغائی خان اوسکی
باگ موڑ کر کوہ اورکند کی طرف اس خیال سے لے گیا۔ کہ سلطان احمد مرزا بڑی شان
اور شوکت سے اندجان پر پلا چلا آتا ہے۔ کہین ایسا نہو کہ امرا غدر مچائین۔ اور ملک
اوسکے حوالہ کرین۔ ملک بلا سے جائے مگر بابر کی جان تو بچ جائے۔ لیکن امرا
اس ارادہ کے مانع آئے۔ اور اوسکو موڑ کر اندجان مین لے آئے۔ سب نے ملکر اوسکو
بادشاہ بنایا۔ اور سب یکدل ہوکر قلعہ کی حصانت اور حفاظت مین مصروف ہوئے
سلطان احمد مرزا اور سلطان محمود خان بن یونس خان نے عمر شیخ مرزا کے ہاتھہ
سے بہت دفعہ ہزیمت اوٹھائی تھی۔ اب اونکے مرنے سے اونکی آرزوئین پوری ہوئین
سلطان احمد مرزا فرغانہ کو فتح کرتا ہوا اندجان کے قریب آپہنچا۔ امرا اندجان نے پیغام
صلح بھیجا اور کہا کہ اب اگر اس اندجان کو فتح کیجئے گا تو یہان نہین رہئے گا سمرقند
مین رونق افروز ہوجئے گا۔ اب بابر کو اپنا بیٹا سمجھئے اور اوسکو ملک اپنی طرف سے
عطا کیجئے۔ مگر اس چچا سنگدل نے بھتیجے کے ساتھہ ذرا مروت کو کار نفرمایا۔ اور صلح
کو نامنظور رکھا۔ مگر اسکے لشکر مین قدرت سے ایک وبا گھوڑون مین ایسی پہیلی کہ طویلے
کے طویلے خالی ہوگئے۔ اسلئے سلطان احمد مرزا نے مصلحت سمجھہ کر صلح کر لی اور سمرقند
کو روانہ ہوا۔ مگر راہ ہی مین تہا کہ موت نے آلیا۔ اب چچا سے بابر کا پیچھا چھوٹا تہا کہ ماموسے
سامنا پڑا۔ یہہ ماموں محمد خان بن یونس خان دوسری طرف سے اندجان پر حملہ آور ہوا
جسی سے بابر کے بہائی کو بہگا دیا۔ وہ بہاگ کر اپنے چھوٹے بہائی پاس کاسان مین گیا
محمود خان نے اوسکا تعاقب کیا۔ اور کاسان لے لیا۔ پہر یہان سے اخسی مین آیا
مگر بیمار ہوگیا۔ اور اپنی ولایت کو چلا گیا۔

غرض جیساکہ بارہ برس کی عمر مین باپ کے مرنے سے بابر پر تخت وتاج کا بار سر پر پڑا تہا۔
ایسا ہی چچا ماموں کی تلوار کے ہاتہہ سے بچنا دشوار ہوگیا۔ اسی سال مین ابراہیم سارو
اور حاکم قلعہ اشیرہ باغی ہوئے اور خطبہ سلطان بایسنغر خان بادشاہ سمرقند کے نام کا پڑہا۔ بابر اس
فساد کے مٹانے کے واسطے خود گیا۔ چالیس روز بعد باغی تلوار اور کفن گلے مین ڈال
بابر پاس حاضر ہوئے۔ اونکا قصور معاف کرکے بابر خجند مین آیا۔ اور یہان کے حاکم
نے بہی قلعہ سپرد کر دیا۔ پہر بابر سلطان محمود خان اپنے ماموں سے اخسے مین جا کر ملا۔
ماموں نے اوسپر نہایت شفقت کی اور گلے لگایا۔ اور سب طرح سے تشفی اور تسلی دی
وہان سے بابر اندجان مین آیا*

سمرقند مین بابر کا بادشاہ ہونا اور وہان سے نکلنا

محمود مرزا کے مرنے سے اور بایسنغر خان کے جانشین ہونے سے سمرقند مین بڑے شور اور
فساد برپا تہے بابر سلطان علی مرزا بایسنقر خان کے بہائی کے ساتہہ اتفاق کرکے
سمرقند کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہان کی لڑائیان لڑا۔ اور بایسنقر خان نے شیبانی خان
حاکم مغولستان سے امداد طلب کی۔ اور وہ لشکر لیکر سمرقند گیا بہی مگر اوسکی
بدسلوکی سے ناراض ہوکر پہر اولٹا چلا گیا۔ جب بایسنقر خان کو شیبانی خان کے
امداد کی امید منقطع ہوئی۔ تو وہ دو تین سو آدمیوں کو ہمراہ لیکر خسرو شاہ حاکم قندز کے پاس
بہاگ گیا۔ بابر نے اس فرار ہونے کو غنیمت جانا۔ اور سمرقند مین آیا۔ اور یہان
تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ اب سمرقند صلح سے ہاتہہ آیا تہا۔ اسلئے لشکر غنیمت سے
بے بہرہ رہا۔ اور اوسکو کچہہ ہاتہہ نہ آیا۔ یہان کا حال برابر لڑائی جہگڑوں سے ایسا
خراب ہوگیا تہا۔ کہ نہ وہان خزانہ تہا۔ نہ اور آمدنی کی صورت تہی جسسے بابر لشکر کو

تنخواہ دیتا - غرض جب لشکر کو تنخواہ مین لوٹ نہ ہاتھہ آئی تو بہت سے لوگ خصوصًا
مغل وسکی نوکری چھوڑ چھوڑ کر چلے گئے - اور فرغانہ مین جا کر باقی فوج کو بہکانے لگے
- جب بابر سمرقند کے تخت پر بیٹھا تہا تو احمد تنبیل کو نہایت سرفراز کیا تہا - اور اندجان
کی حکومت اوسکے سپرد کی تہی - اوسنے بعض امیرون کے ساتھہ ملکر بغاوت اختیار کی -
اور بابر پاس پیغام بہیجا کہ اب آپ کو سمرقند ہاتھہ لگ گیا - وہان آپ فرمانروائی کیجئے
یہان فرغانہ مین جہانگیر مرزا آپکا چہوٹا بہائی حکمرانی کریگا - اس گستاخی پر بادشاہ
نہایت غصہ ہوا - اور جواب تلخ دیا - اور التون خواجہ مغل کو نصیحت کے واسطے بہیجا
مگر اوسکو مخالفون نے قتل کر ڈالا - اتفاق سے اسوقت بابر ایسے مرض مین مبتلا ہو گیا
کہ بات منہ سے نہ نکلتی تہی - اور ہونٹون سے منہ مین پانی چوایا جاتا تہا - لیکن آخر کو تندرست
ہو گیا - اور تین مہینہ دس دن کی حکومت کے بعد سمرقند سے دست کش ہونا پڑا - اور فرغانہ
مین جانا پڑا - یہہ گہر مین آگ بیٹہہ لگی - اوسکے بجہانے مین بڑے بڑے مصائب
اوٹہانے پڑے - بابر پہنچا نہ تہا کہ اندجان کا قلعہ مخالفون کے ہاتھہ آگیا - اور وہان
جو محافظ بابر کی طرفسے مقرر تہے وہ قتل ہوئے - اور جہانگیر مرزا کا خطبہ پڑہا گیا - اور جب
بابر فرغانہ کو روانہ ہوا تہا اوسوقت سمرقند والے بہی بابر سے یکقلم پہر گئے - غرض اسوقت
بابر کی مصیبت نہ پوچہو کہ کیا تہی - ادہر سمرقند ہاتہہ سے گیا - ادہر اندجان گہر کی
سلطنت قبضہ سے نکل گئی - ان پریشان حالی مین اوسنے اپنے ماموں سلطان
محمود خان بن یونس خان سے امداد کی التجا کی - محمود خان بہت جلد روانہ ہوا کہ اوسکا
پاس جہانگیر مرزا کے ایلچی آن پہنچے - اور اوسکے مصاحبون کے ساتھہ کچھہ سازش ایسی
پیدا کی کہ محمود خان اولٹا تاشکند چلا گیا - اور ان بہائیون کے جہگڑون مین نہ بولا -

اسوقت بابر پاس دو تین سو آدمیون سے زیادہ باقی نرہے - ناچار بابر محجند چلا گیا - اور وہان سے
جاکر ایک گانو مین جاڑا کاٹا - اور جمعیت کو بہم پہنچا کر بعض قلعون کو شمشیر سے اور بعض کو
تدبیر سے تسخیر کیا - لیکن اوسسے کام نکلا - اور وہ نہایت متفکر اور حیران تہا - اسوقت
بڑی خوشخبری اوس پاس یہہ آئی کہ علی دوست طغائی نے بابر کو خط لکہا کہ اب میرے
قصور معاف فرمائیے - قلعہ فرغنستان میرے تصرف مین ہے اوسمین آپ تشریف لائیے
اور مجہے اپنا غلام سمجہئے - بابر اس امر کو اپنی بڑی فتوح سمجہا فوراً وہان گیا - اور قلعہ کو
علی دوست نے اوسکو حوالہ کیا - یہان آنکر بادشاہ نے اپنے رفیق چارون طرف بہیجے کہ
رعایا کو اطاعت مین لائین - اور اسوقت ماموں سلطان محمود خان بن یونس خان نے
بہی بہانجے کو امداد دی - غرض اکثر اوقات اپنی سعی اور کوشش اور ہمت سے اور
کبہی کبہی اس ماموں کی اعانت اور امداد سے وہ سمرقند اور فرغانہ پر مختلف مختلف حملے
کرتا رہا - اور کامیاب بہی ہوا - غرض کبہی اوسکا یہہ حال ہوتا تہا کہ ع نہ رائے سفر
کردن نے روی اقامت - اکبہی یہہ حال کہ ظفر ہم عنان نصرت از پئے روان - غرض
سنہ ۱۴۹۹ع مین وہ اپنی موروثی سلطنت اندجان پر قابض ہوگیا - اور باغیون کے
سزا دینے مین مصروف تہا - اور گہر کی سلطنت کے جہگڑے تمام نہوئے تہے کہ سمرقند
سے تقاضا آیا کہ ادہر آؤ ؛

سمرقند کا دوسری دفعہ فتح ہونا

وہ سمرقند کی طرف روانہ ہوا - مگر وہ ابہی وہان پہونچا نہ تہا کہ اوسکو یہہ پرچہ
لگا کہ سلطان علی مرزا نے اپنی ماکے کہنے سے سمرقند شیبانی خان ازبک کے
حوالہ کر دیا ہے - یہہ خبر سنکر بابر کش مین آیا - اور اوسسے اور ہمراہی سب چلے گئے

اور بابر پہاڑون مین پناہ گیر ہوا - اور اوس پاس فقط دوسو چالیس آدمیون کی جمعیت
رہ گئی تہی - اوسنے یہہ صلاح اور مشورہ کیا کہ سمرقند ازبکون کے ہاتہہ ابہی آیا ہے -
شہر والے اونسے مانوس نہوونگے - اسلئے چپکے چپکے سمرقند مین چلین - وہ ہمارا
موروثی ملک ہے جسوقت وہان کے لوگ ہمین دیکہینگے ضرور ساتہہ دینگے - غرض یہہ
ہمت کرکے ہمت والا پادشاہ سمرقند پر چڑہ گیا - اسی آدمیون نے سیڑہیان
لگائین اور فصیل پر چڑہ شہر کے اندر داخل ہوئے - اور جاتے ہی پہرہ والون کو
مار دروازہ کہولدیا - اور اس دروازہ سے رات کو دوسو چالیس آدمیون کو ہمراہ
لیکر بابر داخل ہوا جسنے نیند سے آنکہہ کہول کر اوسکو دیکہا اوسکے قدمون پر گرا
اور دعائین دینے لگا - چند روز مین تمام شہر کی خلقت اوسکا دم بہرنے لگی - اور
ازبکون کو ڈہونڈ ڈہونڈ کر مارنے لگی - اسوقت شیبانی خان خود کسی مہم پر گیا ہوا تہا
اوسکی طرف سے خان وفا مرزا یہان حکومت کر رہا تہا - وہ یہہ حال دیکہکر بہاگا
اور اپنے پادشاہ پاس پہنچا - اور سب حال کہا - شیبانی خان ڈیڑہ سو آدمیون کو
ہمراہ لیکر دروازہ کے قریب آپہنچا - مگر یہان کا ڈہول بگڑا ہوا دیکہا - اسلئے اولٹا
بخارا کو چلا گیا - اب بابر نے سلاطین اطراف کے پاس ایلچی بہیجے اور لکہا کہ ہم سب کو
ازبکون کے ہاتہہ سے بہت تکلیفین پہونچی ہین - اور آئندہ پہونچینگی - ہم سب
متفق اور یکدل ہوکر اونکو ماوراء النہر سے نکال دین - اور پہر چین اور آرام سے
بیٹہین - مگر اس بات پر بڑے بڑے پادشاہون نے کان بہی نہ لگایا - اور جن
چہٹ بہیون نے اوسکا خیال کیا اونسے کام نہ چلا - اب شیبانی خان نے سمرقند کی
فتح کا ارادہ کیا - اور بابر اپنی فوج لیکر اوس سے لڑنیکو سمرقند سے روانہ ہوا - اور دونون

لشکرون مین ایک جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اور بابر کو اس سبب سے فتح نہوئی کہ جنہنے اوسکی امداد کی
اور جو امداد کو آئے وہ نالائق اولٹا اوسیکی فوج کا اسباب لوٹنے لگے۔ غرض سارا
بوجہہ لڑائی کا بابر کے سر پر آپڑا۔ اسلئے اوسکو شکست ہوئی۔ اور بڑے بڑے سردار
اوسکے مارے گئے۔ اور شیبانی خان سمرقند کی چاردیواری کے پاس آگیا اور محاصرہ کرلیا
مگر پہر بہی یہ ہمت والا تلوار سے چار مہینہ تک جواب دیتا رہا۔ مگر اب قحط نے سپاہ کا بڑا
پتلا حال کر دیا۔ سپاہی کتے بلی کہاتے تہے۔ گہوڑے سوکہی لکڑیان چباتے تہے۔ بابر
خود سپاہیون کے ساتہہ پہرہ کام رتا تہا۔ اور سپاہیون کو فصیل سے باہر کودنے سے نہ
روک سکتا تہا۔ بار بار بابر کمک کیلئے خراسان اور قندز مغولستان ایلچی بہیجے۔ مگر سوقت
کوئی کلم بخت اوسکی نہ سنتا۔ آخر کار لاچار شہر سے آدہی رات کے وقت اپنے سو رفیقون
کے ساتہہ باہر آیا۔ اور ماموں پاس چلاگیا۔ غرض دو برس تک بڑے مصیبتون مین دن کاٹے
کبہی پہاڑون مین سر ٹکراتا پہرتا۔ کبہی ماموں پاس آکر رونا روتا۔ کوڑی پاس نہ تہی۔
اس افلاس کے سبب سے نوکر پاس نہ آتے تہے اور کوسون بہاگتے تہے۔ اب بابر کی
مصیبتون کی کوئی حد باقی نہ رہی تہی۔ مگر ماموں نے بہر ہاتہہ پکڑا۔ اور قدیمی دارالسلطنت
پر قبضہ دلا دیا۔ اور مرزا جہانگیر جو اب تک دشتے پہرا ہوا تہا۔ پاس آگیا۔ مگر سلطان
احمد تنبل نے اندجان پہر لے لیا۔ اور بابر بہاگ کر اخسے مین آیا یہان ازبکون نے آن دبایا
۔ بابر مین کیا دم تہا جو ان کا مقابلہ کرتا۔ مغلوب ہو کر بہاگا۔ ازبکون نے اوسکا تعاقب
کیا۔ اور اوسکے تمام رفیق بچہڑ گئے۔ اسوقت بابر کی مصیبت کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ کیا
گذری۔ جسوقت وہ میدان جنگ سے گہوڑے پر سوار بہاگا۔ تو اوسکے پیچہے دو سوار
احمد تنبل کے پڑے۔ مگر یہ شہسوار گہوڑے کو پہاڑون کی طرف بڑہائے جاتا تہا۔ اور

ان سواروں کی باتون کا جواب دیتا جاتا تہا - یہہ سوار اوسسے صلاح دینے لگے کہ اولٹے چلو اور احمد تنبل کی اطاعت کرلو - مگر یہہ بات بابر نے نہ مانی - آخران دو مکار سواروں نے ایسی باتین بنائین اور قسمین کہائین کہ بابر کو یقین ہوگیا کہ وہ اوسکے درد کے شریک ہو گئے - مگر اونہون نے اوسکو راہ بہکا کر ایسی جگہہ پہنسا دیا کہ دشمنون کے ہاتہہ سے بچنا دشوار تہا - مگر خدا نے وہان سے چہٹکارا دیا - اوسکو ماموں محمود خان کا بڑا سہارا تہا - اب اوسکی فوج مغلیہ نے بہی ازبکون کے ہاتہہ سے شکست کہائی اور وہ خود بہائی سمیت گرفتار ہوا - ازبکون نے حقوق سابقہ کا خیال کرکے اوسکو رہا کر دیا - مگر محمود خان اس گرفتاری کی غیرت سے امراض مختلفہ مین گرفتار ہوا اور اس قید ہستی سے رہا - اب بابر کو یہہ آس بہی نہ رہی - اسلئے وہ ترمذ مین پہنچا وہان کا حاکم بہ تواضع پیش آیا - اوسکے سامنے بابر یہہ دکہڑا رویا کہ آج کل میرا حال گیند کا سا ہے کہ مصیبتون کا چوگان کبہی ادہر پہینکتا ہے کبہی اودہر - اور زمانہ کے ہاتہہ سے شطرنج کا بادشاہ بن رہا ہون کبہی اس خانہ مین کبہی اوس خانہ مین ہوا کی طرح سو سو بگا پو کرتا پہرتا ہون اور بجز سرگردانی اور حیرانی کے حاصل نہین ہے اب جو دوستانہ صلاح ہو وہ کہو مین وہی کرون - اسپر اس میر صاحب تدبیر نے عرض کیا کہ شیبانی خان ماوراء النہر پر قابض ہے اور بلخ کا مالک ہے اور آپ کی سپاہ سب پریشان ہے بہتر یہہ ہے کہ کابل کی طرف جائین - اور ازبکون کی حکومت سے دور ہو جائین

مداری اگر باعدو زور جنگ		طریق مدارا گزین بے درنگ
زملکش بجائے نما انتقال		کہ یکچند فارغ شوی از قتال

اب بابر کی سمجہہ مین یہہ بات آگئی - کہ وطن رہنا عزت اور غیرت کا مقتضا نہین ہے

اسلئے باپ دادا کے ملک کو سلام کیا۔ اور خدا حافظ کہہ چند رفیقون کو ساتھہ لے سنہ ۹۱۰ھ مین بلخ اور کابل کو روانہ ہوا۔

بابر کا کابل پر قبضہ و تصرف پاتا

اب بلخ کی یہہ کیفیت تھی کہ وہان خسرو شاہ بادشاہ بن گیا تھا۔ وہ بھی بابر کے چچا کا بڑا رفیق تھا۔ اور اوسکے چچیرے بھائی بایسنقر مرزا کا وزیر تھا۔ پہلے تم پڑہ آئے ہو کہ بابر نے بایسنقر مرزا کو سمرقند سے خارج کیا تھا۔ اس نمک حرام وزیر نے اپنے آقا کو مار ڈالا تھا۔ اور اوسکے بھائی سلطان مسعود مرزا کو اندہا کیا تھا۔ اور خود بادشاہ بن بیٹھا تھا۔ ان بداعمالیون کے سبب سے وہ اپنے تئین محفوظ نہ سمجھتا تھا۔ بابر کی بہت خوشامد کرتا تھا کہ اوسکا رفیق بنجائے جب بابر بلخ مین پہونچا۔ تو اوسکے آنیکی ایک ہوم مچی۔ اور مغل سپاہیون نے خود بخود بابر کی کسی مخفی ترغیب اور حکمت سے خسرو شاہ کی نوکری کو سلام کیا۔ اور جب خسرو شاہ کا سگا بھائی باقی خان بابر سے جا ملا۔ تو یہہ سب مغل سپاہی آٹھہ ہزار کے قریب اوسکے پاس چلے آئے کیا خدا کی قدرت ہے کہ کیا یہہ بے سامانی کا سامان تھا کہ دو سو کے قریب سپاہی تھے اور وہ بھی ایسے کہ کسی پاس تلوار کی جگہہ لاٹھی اور کسی پاس نیزہ کی جگہ پونگا۔ کل دو خیمے جنمین سے ایک بڑے خیمہ مین بابر کی والدہ اوترتی تہین۔ یا اب سامان کا وہ سامان ہوا کہ لشکر جرار آٹھہ ہزار مغلون کا قواعد دان اور مرتب موجود ہو گیا۔ ایک آناً فاناً مین خسرو شاہ کا دربار ٹوٹ گیا۔ اور اب اوسکو جان کے لالے پڑے۔ بابر کی خدمت مین پیشکش لیکر حاضر ہوا۔ اور وہ اپنی مروت اور جوانمردی کے سبب سے انتقام کے درپے نہوا۔ اور اوسکو حکم دیدیا کہ جسقدر مال اسباب چاہو ساتھہ لیکر خراسان چلے جاؤ۔ اوس نے پانچ چھہ خچر اور شتر سونے چاندی کے اسباب سے بھرے اور خراسان کا رستہ لیا

اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ خسرو شاہ نے اپنی جان کو سب سے زیادہ عزیز جانکر اور مال اسباب کو
کسی جگہہ۔ کہہ کر دو تین آدمیونکے ساتہہ بدیع الزمان مرزا کے پاس رستہ لیا۔ اور جو اوسکے
خانہ زاد مغل سپاہی تین چار ہزار تہے وہ ہی بابر پاس چلے آئے۔ غرض جب سب اسباب جمع ہو گئے
تو بابر نے بلخ کا انتظام کیا۔ اور دہان سے منزل بمنزل کابل کو روانہ ہوا۔ اب یہان کابل کا
یہہ حال تہا کہ ابو سعید مرزا نے کابل کی حکومت اپنے بیٹے الغ مرزا کو سپرد کی تہی جب
۹۰۷ ہجری ۱۵۰۱ مین وہ مرگیا۔ تو اوسکا بیٹا عبد الرزاق مرزا باپ کا جانشین ہوا۔ اوسکی تخت نشینی
پر کابل مین بڑی پریشانی اور بدنظمی ہوگئی۔ محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذوالنون حاکم گرمسیر نے
کابل پر لشکرکشی کی۔ اور عبد الرزاق مرزا اوس سے نہ لڑسکا۔ اور طغان کو بہاگ گیا۔ محمد
مقیم کابل کا مالک ہوگیا۔ اور مرزا الغ بیگ کی بیٹی سے شادی کرلی۔ جب محمد بابر شاہ
اوس لشکر غیبی یعنے خسرو شاہ کے لشکر کے ساتہہ پہنچے۔ تو محمد مقیم نے اوسکا بڑا مقابلہ
کیا۔ اور بابر کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور قلعہ حوالہ کیا۔ بابر نے یہہ سلوک کیا کہ اوسکو
اجازت دیدی کہ مال اسباب سمیت اپنے بہائی شاہ بیگ پاس چلا جائے۔ غرض کابل پر بابر کا
قبضہ ہوگیا۔ اسی سال مین قتلق نگار خانم والدہ بابر نے بہی انتقال کیا۔ ایک مہینہ اس
سال کا گذرا تہا کہ ایک بڑا زلزلہ کابل مین آیا۔ اور مکان رعایا کے بہت سے گر گئے
اونکو بابر نے اپنے پاس سے روپیہ دیکر بنوا دیا۔ پہر لشکر لیجا کر قلعہ قلات کو کہ قندہار
کے توابع مین تہا۔ بڑے قہر اور جبر سے فتح کیا۔ اب آگے یہان جو تکالیف بابر کو
رونما ہوئین اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو اس تاتاری خانہ خراب کو افغانستان مین
گہر مل گیا۔ مگر چین یہان بہی اوسکو نصیب نہ ہوا۔ گہر برا اور دشمن۔ تکلیف دینے والے تہے
- یہان اور اعدا جا انستان پیدا ہوئے ✣

فقط اس سارے انقلاب مین نقل مکان ہوا - ورنہ جیسے وہان قوی دشمن ترک و مغل تہے
یہان افغان ویسے ہی دشمن تہے - وہ ان دشمنون کے ساتہہ مقابلہ کرنے مین
ابتک کامیاب نہ ہوا تہا - خاص ملک ایسی قوی پنجہ اور خود مختار قومون کے ہاتہہ تلے
دبا ہوا تہا اب اوسکے نکلنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تہی - اوسکے ساتہہ کوئی جمعیت
بہی ایسی نہ تہی کہ جسپر بہروسا ہو سکے - جو فوج تہی وہ ایسی تہی کہ پہلے اپنے آقاؤن
کے ساتہہ دغا کر چکے تہے - اونکو اچہی طرح وہ خود جانتا ہی نہ تہا - کوئی وزیر باتدبیر
اوس پاس نہ تہا - بہائی جو قوت بازو کہلاتا ہے وہ وہ تہا کہ برسون غنیم کے ساتہہ رہ کر
منہ پر تلوار چلا چکا تہا -

بابر کا خراسان جانا

سلطان حسین مائقرخان مرزا چچا بابر کا خراسان کا پادشاہ تہا - وہ شیبانی خان
ازبک کی قوی ہونے سے ہراسان ہوا - اور اوسوقت کو یاد کرتا تہا کہ بابر نے اوسکو
لکہا تہا کہ آؤ ہم تم سب ملکر ان ازبکون کا کام تمام کرین - اوسنے جابجا اپنے عزیز اقارب
کو مراسلے بہیجے اور بابر کو خط بہیجا - اور لکہا کہ تم آؤ - اور ازبکون کے ہاتہہ سے مجہے
بچاؤ - بابر اسکا منتظر بیٹہا ہی تہا - ازبکون کے ساتہہ لڑنے پر عاشق تہا - جہانگیر مرزا
اپنے بہائی کو ساتہہ لے خراسان روانہ ہوا - جب نیمروز مین پہنچے تو یہہ خبر سنی کہ
چچا مر گیا - اور اوسکے بارہ بیٹے وہان جمع مین - مگر باوجود اس خبر سننے کے وہ
اپنے خاندان کے ننگ و ناموس رکہنے کیواسطے خراسان روانہ ہوا - اگرچہ اسمین کئی مطلب اور
بہی اوسکے مدنظر تہے - اسی اثنا مین ان چچیرے بہائیون کے ایلچی پر ایلچی آنے شروع ہوئے
اور آنے کے واسطے تقاضے پر تقاضا ہونے لگا - وہ مرغاب مین جہان لشکر جمع ہو رہے تہے پہنچا

اوسنے چچا کا پرسہ دیا۔ بہائی بہی بڑی محبت سے پیش آئے۔ ایک ایک نے جدا جدا ضیافت کی۔ یہہ سب بہائی ازبکون کی لڑائی سے غافل ہوئے۔ اور اپنے عیش و عشرت مین مصروف ہوئے۔ ہرات کے جانیکا شوق بابر کو بہت تہا۔ اول وسنے یہہ سنا تہا کہ چچا نے اوسکو خوب آراستہ کیا ہے دوم یہہ بہی مدنظر تہا کہ وہان جاکر سب اپنے خاندان کے شاہزادون سے صلاح اور مشورہ کریے کہ ازبکون سے کیونکر لڑئے غرض وہ ہرات کو روانہ ہوا۔ جب وہان پہنچا۔

۔ جاڑیکا موسم آگیا تہا۔ زمین آسمان برف بن رہا تہا۔ مگر بابر کو جو گہر کا خیال آیا کابل کو روانہ ہوا۔ پس برف اور جاڑیکے ہاتہہ سے وہ مصیبتین اوٹہائین کہ کبہی میدان جنگ مین دشمنونکی آگ سے وہ آفتین نہ اوٹہائی ہونگی۔ بہزار خرابی ہزارہ مین پہنچا۔ وہان یہہ خبر آئی کہ ایک رشتہ کا بہائی کابل مین بادشاہ ہوگیا۔ اور مشہور کردیا کہ اوسکو ہرات مین بہائیون نے قید کرلیا ہے۔ اگرچہ شہر کابل پر بہائی کا قبضہ ہوگیا تہا۔ مگر قلعہ بالاحصار مین کچہہ بابر کی دوست اڑے پڑے ہوئے تہے۔ بابر نے اون پاس جاسوس کے ہاتہہ اپنی خیر و عافیت کے ساتہہ پہونچنے کی خبر بہیجی۔ دوستونکو اس خبر سے تقویت ہوئی۔ اور قلعہ سے باہر آکر بابر سے ملے۔ اور شہر پر لڑکر فتحیاب ہوئے۔ دونون بہائی مرزا جان اور محمد حسین گورکان قید ہوئے۔ مگر بابر نے مروت سے اونکو چہوڑ دیا۔ مرزا جان اولاد امیر ذوالنون پاس اور محمد حسین گورکان فرہ اور سیستان کی طرف چلے گئے۔ ناصر مرزا چہوٹا بہائی بابر کا بلخ مین حاکم تہا وہ امراء شیبانی سے شکست پاکر کابل مین آیا۔ جہانگیر مرزا ایک بہائی ابہی مرچکا تہا اوسکی جگہہ ناصر مرزا کو مقرر کیا۔

قندہار کی فتح

ازبکون کی غلبے سے امرا ارغون نے بابر کی اطاعت کا اظہار کیا اور لکہا کہ
اگر اسطرف آئے تو قندہار آپکے حوالہ کرین۔ اس پیغام پر بابر اوسطرف روانہ ہوا
۔جب قلات سے آگے بڑہا تو جان مرزا اوسے آملا اور ساتھہ ہولیا۔جب شاہ بیگ اور
اور محمد مقیم ارغون کو بابر نے پیغام بہیجا کہ تمہاری درخواست کے مطابق مین یہان تک
آیا ہون اب تم یہان میرے پاس آؤ۔ اس خبر کو سنکر دونو بہائی اوسکے بلانے سے
پشیمان ہوئے۔ اور قلعہ سے باہر نکل کر خنگ پر لڑائی لڑے مگر شکست کہائی
اور قلعہ مین بہی اولٹے جانیکی فرصت نہ پائی۔شاہرخ بیگ پیاول کو اور محمد مقیم
داور کو بہاگ گیا۔قلعہ قندہار بابر کے قبضہ مین آیا۔اور وہان بہت کچہہ مال اسباب بہی
ہاتہہ آیا۔اس سب مال اسباب کو امیرون اور رفیقون مین برابر تقسیم کر دیا۔اور قندہار
اور داور کو ناصر مرزا کے سپرد کیا۔اور خود کابل مین چلا آیا۔اب ازبکون نے محمد مقیم کے
بہکانے سے قندہار پر حملہ کیا۔ناصر مرزا قلعہ مین پناہ گیر ہوا۔اور بابر کو سارا
حال لکہا۔اوسکا جواب یہہ آیا حتے الامکان لڑائی لڑو۔اور اگر کام چلتا نہ دیکہو تو
صلح کرلو۔ہمارے پاس چلے آؤ۔ہم تم دونو ملکر ہندوستان کے ملک کو فتح کرینگے۔اب
اوسکو کوئی امید باقی نہین رہی تہی کہ مین شیبانی خان سے لڑکر کامیاب ہونگا
اپنے دوستون سے مشورہ کیا کہ کہین اور چلکر امن تلاش کیجے۔بلخ مین جا کر رہیے
یا ہندوستان کو لیلیجے۔اسپر کسی نے کہا کہ بلخ پر قبضہ کیجئے۔کسی نے کہا کہ ہندوستان کو
تسخیر کیجے۔آخر کو یہہ صلاح ٹہری کہ ہندوستان ہی پر حملہ کیجئے۔غرض اس ارادہ سے
کابل سے کوچ ہوا۔مگر تومان سنگہاک آگر بہ سبب بے سامانی کے مراجعت کی

اور ہندوستان کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ (فسخ) اور پہر کابل مین آیا۔ اسی اثناء مین ناصر مرزا
بہی قندہار سے آگیا۔ شہر قندہار کو شیبانی خان نے لے لیا۔ اور قلعہ کی فتح کو اونکے سپرد
کر کے خراسان مین بعض ضرورت کے سبب سے چلا آیا۔

بابر کے ہاتھہ سے کابل کا نکلنا اور پہر ہاتھہ آنا

سنہ ۹۱۴ھ مین سلطان بابر ہمیند کے افغانون کی سرکوبی کے واسطے گیا تہا کہ فیروز شاہ
کے مغلون نے فرصت پاکر عبدالرزاق مرزا ابن مرزا الغ بیگ کو بادشاہ بنا لیا۔ تین
چار ہزار آدمی اوس پاس جمع ہوگئے۔ اور ایک فتنہ عظیم برپا ہوگیا۔ اور بابر پاس
پانچ سو آدمیون سے زیادہ آدمی ہمراہ نہ تہے۔ اور باقی سب کابل کو بہاگ گئے۔ مگر
اس ہمت والے بادشاہ نے باوجود ان قلیل آدمیون کے کابل پر حملہ کیا۔ اور پانچ
بڑے بڑے سردارون کو لڑائی مین اپنے ہاتھہ سے مارا۔ اور کابل کو فتح کر لیا۔
اور مرزا عبدالرزاق گرفتار ہوا۔ اول دفعہ قصور معاف کر کے رہا کر دیا۔ مگر دوسری
دفعہ جو اوسنے فتنہ برپا کیا تو اوسکا قبضہ کیا

بابر کا تیسری دفعہ سمرقند اور بخارا پر قبضہ ہونا

خسرو شاہ کا ملک جب اوزبکون نے لے لیا تو ایرانیون کی سلطنت کے ساتہہ اونکی
حکومت کا ڈانڈا مینڈا مل گیا۔ اور اب اوزبک قزلباشون کے ساتہہ بہی متعرض
ہونے لگے۔ شاہ اسمعیل صفوی نے ایلچی شیبانی خان پاس بہیجا اور یہہ لکہا کہ عراق
سے کچہہ تعرض نکرو اور یہہ بیت بہی اوسمین لکہے کہ

بیت

نہال دوستی بنشان کہ کام دل ببار آرد ✦ درخت دشمنی برکن کہ رنج بیشمار آرد

شیبانی خان نے جواب لکہا کہ بادشاہی اوسی شخص کو سزاوار ہے کہ جسکے

باپ دادا نے پادشاہی کی ہو۔ اور تو اوسوقت پادشاہی کرسکتا ہے کہ مجہہ جیسا پادشاہ
نہ ہو **مصرع** گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ۔ اور ایک عصا اور کچکول بہیجا کہ
یہی تیرے باپ کی میراث ہے ۔ **بیت** نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را + اگر اپنی حد قدم باہر رکہے گا تو سر کو دوش پر نہ دیکہے گا
بیت عروس ملک کسی در کنار گیرد چست + کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند + شاہ اسمعیل نے
جواب لکھا کہ اگر سلطنت کسی کی میراث ہوتی تو تیرے ہاتہہ کیون لگتی ۔ اور یہہ جو تو نے لکہا ہے
کہ عروس ملک الخ ۔ اسکا جواب مین یہہ لکھتا ہون کہ ع جانان سخن از زبان من میگوئی
اب اور باتین ہماری تمہاری میدان جنگ مین ہونگی ۔ نہین یہہ چرخہ اور تکلا بہیجا
ہون اوسسے شغل کرو اور لڑائی کا نام نہ لو ۔ **فرد**
بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات + با آل نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد
یہہ نامہ بہیجکر اسمعیل صفوی روانہ ہوا ۔ اور خراسان سے لیکر مرو تک بالکل ازبکون کو
نکال دیا ۔ شیبانی خان نے لڑائی مین مصلحت نہ دیکہی اور قلعہ مرو مین متحصن ہوا
مگر جب لوگون نے لعنت ملامت کی تو لڑائی کے میدان مین آیا ۔ اور شکست کہا کر بہاگا
۔ اوسکے ساتہہ پانچ سو امیر اور سردار ہمراہ تہے اون سب کو قزلباشون نے قتل کیا ۔
یہہ سب خبر خان مرزا نے بابر کو لکہی اور خود قندہار مین چلا گیا ۔ اور بابر کو تاکید کی کہ
اسوقت ہاتہہ پیر ہلاؤ خوب موقع مملکت موروثی کے لے لینے کا ہے ۔ بابر ۹۱۷ھ مین
حصار کی طرف گیا اور مرزا خان کے ہمراہ دریا آمویہ سے اوترا ۔ مگر یہان ازبک جو
تہے اونکے آگے کچہہ پیش نگئی ۔ اسلئے بابر قندہار مین چلا آیا ۔ اوسکی بہن خانزادہ بیگم
اس لڑائی مین شاہ ایران کے ہاتہہ آئی تہی ۔ نہایت تعظیم و تکریم کے ساتہہ وہ بابر پاس بہیجدی گئی

بابر کو اتنے بات شاہ ایران کے ساتہہ ارادہ پیدا کرنے کے لئے کافی تہی۔ اسکے عوض بہت سے تحفہ اور نفائس مرزاجان کے ساتہہ بہیجکر شاہ ایران اسمعیل صفوی سے امداد چاہی۔ یہہ درخواست منظور ہوئی۔ اور ایران سے بہت سے سردار سپاہ لیکر اوسکے ہمراہ ہوئے اور ساتہہ ہزار لشکر کے بہتر ہزار بابر پاس جمع ہوگئی۔ اور اسی سال مین پہر سمرقند کو فتح کرلیا۔ اور ناصر مرزا کو کابل کی حکومت پر مقرر کیا۔ اور لشکر ایرانی کو نہایت اعزاز کے ساتہہ واپس کیا۔ اور خود اپنے آبائی تخت پر اجلاس کیا۔ اور آٹہہ مہینہ تک یہان سلطنت کی مگر ازبکون نے پہر جمع ہوکر بابر کو سمرقند سے نکال دیا۔ اور اس دفعہ ایرانیون کی مدد سے بہی کام نچلا۔ اور شکست ہوئی۔ اور ننگے پاؤن ننگے سر وہان سے بہاگا۔ کابل مین آیا۔ ناصر مرزا کو یہان کی حکومت سے غزنین کی حکومت پر منتقل کیا۔ خود بجور مین آیا۔ یہہ ملک قوم یوسف زئی نے دبالیا تہا۔ ان افغانون نے اوسکی اطاعت نہ کی۔ اور تلوار سے پیش آئی۔ بابر نے ہزار افغانون کا کاسر اوڑایا۔ اور اونکے بال بچون کو اسیر کیا۔ خواجہ کلان کو یہان حکومت سپرد کی اور خود ہندوستان کی عزیمت کی +

بابر کی پہلی مہم ہندوستان پر

بابر نے خود اپنی توزک بابری مین لکہا ہے کہ بجور کی فتح مین چار مہینہ فوج کام کرتی رہی اور غنیمت کی کوڑی اوسکے ہاتہہ نہ آئی۔ اسلئے ارادہ ہوا کہ بہرہ کو کہ ہندوستان کی سرحد پر واقع ہے فتح کیجے۔ اور اوسکے مال اسباب سے سپاہ کو مالامال کیجے۔ ہندوستان کے تسخیر کا مدت سی میرا ارادہ تہا۔ مگر بعض موانعات کے سبب سے اوسکا آغاز نہوا تہا۔ غرض مین یہان سے ۲۴ صفر سنہ ۹۲۵ مطابق ۱۵۔ فروری ۱۵۱۹ سنہ کو ہندوستان کی طرف روانہ ہوا بعض ہواخواہون نے سمجہایا بہی کہ آپکا ارادہ ہندوستان کا ہے تو تہاٹہہ جاکر جلنے سے طرح

بے سرو سامان نہ جائے ۔ مگر مین نے اونکے کہنے کو نہ سنا ۔ اور روانہ ہوا راستہ مین گینڈون کا
شکار کہیلتا دریاے سندہ سے پایاب ہوا ۔ نیلاب کے باشندون نے نذرین دین ۔ اور آگے کرٹے
کرٹے سفر شروع کئے ۔ بہرہ اور خوشاب اور چناب اور چنیوٹ کے ملک تیمور کے زمانہ
سے خاندان تیمور کے قبضہ مین تہے ۔ اسلئے مین اس ملک کو ترکون کا ترکہ اور اپنے باپ دادا
کی میراث سمجہتا تہا ۔ اور یہان رعایا بہی ترکون سے اجنبی نہ تہی وہ اونکو جانتی تہی ۔ اب
ارادہ مصمم ہوگیا کہ اس آبائی ملک کو نہ چہوڑئے ۔ خواہ وہ شمشیر سے ہاتہہ آئے یا تدبیر سے ۔ اسلئے
سپاہ کو حکم سنا دیا کہ خبردار کسی کو اونگلی نہ لگانا ۔ اور ایک گہر سے جہاڑو کا تنکا تک نہ لینا ۔
اب آگے منزلین سخت کرتا کرتا بہرہ کے پاس پہنچا ۔ یہان علی خان پسر دولت خان یوسف خیل
کے ملازم سردار سندو قوم کی حکمرانی کرتی تہی وہ پیشکش لیکر میرے پاس حاضر ہوئے ۔ اور
مین مشرق کی جانب مین بہرہ کے دریاے بہت کے کنارہ خیمہ زن ہوا ۔ ایکدن گہوڑے پر
سوار ہوکر بہرہ کے گرد پہرا ۔ اور سب وہان کے چودہری اور رئیس جمع کئے ۔ اور اس بات پر فیصلہ
ہوگیا کہ اہل شہر کے باشندے اپنی جان اور مال کے محفوظ رہنے کے عوضانہ مین چالیس ہزار
شاہرخی یعنے بیس ہزار روپیہ قریب ادا کرین ۔ اور تحصیلدار اس روپیہ کے وصول کرنے
کے لئے مقرر کردئے ۔ جب مجہے اس بات کی خبر پہونچی کہ میری سپاہ کے بعض سپاہی بہرہ
کی رعایا کو تنگ کرتے ہین اور ظلم اور ستم اونپر روا رکہتے ہین ۔ تو مین نے بعض اپنے سپاہیون
کی اس تقصیر مین گردن اوڑادی ۔ اور بعض کی ٹانگین کاٹ ڈالین ۔ مین اس ملک کو اپنا ملک سمجہتا تہا
سپاہ کا ہاتہہ اوسپر کیونکر پڑنے دیتا ۔ اب میرے آدمی پکار پکار کر یہہ کہہ رہے تہے کہ جن
ملکون کو ترک پہلے فتح کرچکے ہین اونکی بابت پیغام صلح دوستانہ بہیجے جائین تو اسمین کچہہ
خرابی نہین ۔ اسلئے مین نے مولانا مرشد کو سلطان ابراہیم شاہ دہلی پاس روانہ کیا ۔ اور

اور خطوط اوسکے حوالہ کیئے اور لکہا کہ جو ملک پہلی بزرگون نے فتح کیا تہا اور جسپر وہ مدتون تک قابض رہے اب آپ عنایت کرکے اونکو واپس دیجے - اور دولت خان کے نام بہی خط لکہا اور زبانی بہی یہہ نے اس اپنے ایلچی کو بہت سکہا پڑہا دیا - ہندوستان کے آدمی علے العموم احمق ہوتے ہین مگر پٹہان حماقت اور سفاہت مین سب پر سبقت لیگئے ہین - اونکے قول فعل کا کچہہ اعتبار نہین - نہ وہ رزم مین مردانہ وار ثابت القدم رہتے ہین نہ بزم مین دوستی اور محبت مین قائم رہتے ہین - اس قاصد کو لاہور مین دولت خان نے روک لیا - اور ابراہیم شاہ دہلی پاس آگے نہ بڑہنے دیا - پانچ مہینہ بعد یہہ قاصد بے نیل مرام کابل مین واپس آیا +

خوشاب کی رعایا نے بہی اطاعت اختیار کرلی - قلعہ بہرہ مین جسکو جہان نما کہتے ہین ایک دن مین ٹہرا - اور آگے بڑہا - نیلاب اور بہرہ کے درمیان ملک کوہستانی ہے اوسمین جود اور جنجوعہ قومین آباد ہین - اسلئے اس پہاڑ کا نام کوہ جود ہے - اور جو حصہ اوسکا کاشمیر کے پاس ہے اوسمین جاٹ اور گوجر اور اسی قسم کی اور قومین آباد ہین - اونکے گانون کے گانون پہاڑون کی چٹانون پر اور دروں مین بستے ہین - اونکا حاکم گکر قوم کا تہا - اونکی گورمنٹ جود اور جنجوعہ کی قومون کی سی تہی - اسوقت یہہ سب قومین جو دامن کوہ مین پہیلی ہوئی تہین تاتار گکر اور ہاتی گکر کے زیر فرمان تہین ان دونون حاکمون کا خاندان ایک تہا اور رشتہ کے بہائی بہائی تہے - پہاڑون کے غارون مین اور ڈہلاؤ پر جابجا اونکے قلعے بنے ہوئے تہے - تاتار گکر کے قلعہ کا نام پرنالہ تہا - وہ ایسی بلندی پر نہ تہا جہان برف پڑتی ہو - باقی ملک پہاڑون کے قریب تہا - تاتار خان حاکم کالنجر کو بہی ہاتی نے یار بنا رکہا تہا - تاتار گکر دولت خان کا

ملازم اور تابعدار تہا۔ مگر ہاتی نے کبھی دولت خان کی بات نہ پوچھی۔ اور ہمیشہ ایک
مفسد ملک مین حاکم و فرمانروا بنا رہا۔ تاتار نے ہندوستان کے امیرون کے اغوا سے
ہاتی نے ملک پر کئی میل تک قبضہ کر لیا تہا۔ اور وہ ایک قلعہ مین متحصن تہا۔ مگر جب مین
بہرہ مین پہونچا۔ تو ہاتی نے تاتار پر حملہ کر کے کسی فریب اور حکمت سے اوسکو مار ڈالا۔
اور اوسکا ملک چہین لیا۔ اور مال و دولت پر قبضہ کیا۔ اور عورتون کو لے گیا۔
اس ملک بہرہ کا مین نے ایسا انتظام کر دیا۔ کہ پہر کوئی فتنہ اور فساد اوسمین نہ کہڑا ہو اور
مین خود کابل کی طرف روانہ ہوا۔ مگر جو لوگ اس ملک کے حال سے خوب واقف تہے
اونہون نے مجہسے کہا کہ ہاتی گکر نے بہت ظلم اور ستم برپا کر رکہا ہے۔ اور راستے
لوٹتا ہے مسافرون کو رستہ نہین چلنے دیتا اب اوسکا علاج کرنا چاہیئے۔ اسلئے مجہے
ضرور ہوا کہ اوسکو یہان سے رفع دفع کرتا جاؤن اور ایسی سزا دون کہ اورون کو
عبرت ہو۔ ہاتی اسوقت پرنالہ مین تاتار کو مار کر آگیا تہا۔ مین راتون رات سفر کر کے
پرنالہ کے پاس ایک کوس پر پہونچا۔ تو ہاتی قلعہ سے باہر نکلا اور اور میرے سردار
دوست بیگ سے خوب لڑا۔ اور شکست کہا کر کوہستان کی طرف بہاگا اور قلعہ مین بہی
اوسکا نہ جانے پایا۔ قلعہ میرے ہاتہہ آیا۔ پہر ہاتی نے بہی اپنا ایلچی پربت پیشکش لیکر بہیجا
مین نے پربت کو اعزاز کے ساتہہ رخصت کیا۔ اور ہاتی کی ہر طرح تسلی اور تشفی کر دی
اور بہرہ اور سندہ کے درمیان کا ملک محمد علی جنگ جنگ کو سپرد کر کے کابل روانہ ہوا۔
اور وہان ۳۔ مارچ ۱۵۱۹ء مین پہونچ گیا +

بابر کی دوسری مہم ہندوستان پر

۹۲۵ سنہ ہجری کو لاہور کی تسخیر کے ارادہ سے چلا۔ اور پشاور مین پہنچا۔ اور دریاے سندہ سے

عبور کرنیکو تہا کہ سلطان احمد سعید کی خبر آئی کہ وہ کاشغر سے بدخشان فتح کرنیکے ارادہ سے
آتا ہے۔ اسلئے بابر نے لاہور کی تسخیر کا ارادہ نہ کیا اور کابل ولٹا گیا۔ اور مرزا محمد سلطان
کو چار ہزار سوار دیکر لاہور کی طرف روانہ کیا +

بابر کی تیسری مہم ہندوستان پر

سنہ ۹۲۶ مین ہندوستان کی طرف کابل سے روانہ ہوا۔ اور ہر منزل مین افغانون کو
ڈہونڈ ڈہونڈکر سزا دیتا ہوا سیال کوٹ مین پہونچا۔ اور یہان کی رعایا نے اطاعت اختیار
کی + اسلئے بابر نے یہان کسی کے ننگ و ناموس کو نہ بگاڑا۔ مگر جب پرگنہ سیدپور مین وہ
پہونچا۔ تو یہان کے باشندون نے مخالفت اختیار کی اور افغانون کو ساتہہ لیا۔ اور لڑائی کا
ہنگامہ گرم کیا۔ پہر تیغ بابری نے ہی کام کیا۔ ہزارون سر اوڑ اسے اور بیس ہزار لونڈی
غلام بنائے۔ ابادی کے ویرانے بنانے مین کچہہ کسر باقی نہ رکہی۔ غرض ان مخالفون کا
قرار واقعی علاج کرکے وہ کابل کو پہر چلا گیا۔ وہان قندہار کے فتح کرنیکی ضرورت تہی +

چوتہی مہم

ابراہیم شاہ دہلی نے جو اور سردارون کو قتل و قمع کیا تو دولت خان لودہی کو خوف
پیدا ہوا۔ اور اس خوف نے اوسکو بادشاہ سے باغی بنا دیا۔ اور اپنی امداد اور اعانت
کے واسطے کابل آدمی بہیجکر بابر کو بلایا۔ سنہ ۹۳۰ مین بابر کوچ بر کوچ کرکے گکہرون کے
ملک مین ہوتا ہوا لاہور کے قریب پہنچا۔ مگر یہان بہار خان اور مبارک خان اور بیکن خان
لوحانی نے ایک لشکر عظیم جمع کرکے بابر کی فوج سے مقابلہ کیا۔ اور بعد بہت سی کوشش
اور کشمکش کے ان پٹہانون کو شکست ہوئی۔ اور بابر شہر لاہور مین داخل ہوا۔ اور حسب موافق
رسم چنگیز خان کے لاہور کے بازارون مین بطور نیک فالی کے آگ لگادی۔ اور بعد چار دن

روز کے دیبال پور کے قلعہ کو فتح کر لیا۔ اور وہان قتل عام کا حکم دیا۔ اور دولت خان
لودی کہ بادشاہ ابراہیم سے باغی ہوکر بلوچون مین چلا گیا تہا۔ وہ بابر کی خدمت مین
حاضر ہوا۔ اور علی خان اور غازی خان اور دلاور خان اپنے بیٹون کو بہی ساتہہ لایا۔
جالندر اور سلطان پور اور اوسکے مضافات بابر نے اوسکو تفویض کئے۔ اور اوسکو ایک
بڑا امیر اپنا بنایا۔ دولت خان نے بابر سے کہا کہ نہارہ مین جلوانی پٹہان باغی جمع
ہوے ہین اگر وہان فوج شاہی روانہ ہوکر اونکا استیصال کرے تو مناسب اور
عین مصلحت ہے۔ بابر نے تجویز کو قبول کر لیا۔ مگر دلاور خان نے آنکر عرض کیا کہ دولت
خان فقط اس بہانہ سے آپکے لشکر کو آپ سے جدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کہنے پر اصل بات کو
بابر نے تحقیق کیا۔ اور جب اوسکو دولت خان کا یہہ فریب معلوم ہو گیا تو اوسکو اور
غازی خان کو مقید کر لیا۔ مگر ستلج سے پار اوتر کر نوشہرہ مین ان دونو تقصیر وارونکا
قصور معاف کر دیا۔ اور قصبہ سلطان پور کہ دولت خان ہی نے اوسکو آباد کیا تہا۔
اور وہین اوسکا وطن تہا۔ اوسکو جاگیر مین دیدیا۔ اور دلاور خان کو خان خانان کا
خطاب دیا۔ اور اون دونون باپ بیٹون کی جاگیرین فقط اس کیلئے کو دیدین۔ اور یہہ
بابر لاہور مین آیا۔ اور لاہور مین میر عبد العزیز کو داروغہ مقرر کیا۔ سیالکوٹ خسرو
گوکلتاش کو سپرد ہوا۔ دیبالپور بابا قشقہ مغل و سلطان علاءالدین کے تفویض ہوا
۔ یہہ علاءالدین لودی سلطان ابراہیم بادشاہ دہلی کا چچا تہا۔ اور بابر پاس بہاگ کر گیا تہا
کلانور مین محمد علی جنگ جنگ مہتمم مقرر ہوا۔ اور آپ کابل چلا آیا۔ اب اوسکے غیبت مین
دولت خان نے کیا کام کیا کہ دلاور خان جسکو خان خانان کا خطاب ملا تہا مقید کر لیا۔ اور
دیبال پور لشکر چڑہا کر لے گیا۔ فیروز پور مین سلطان علاءالدین اور بابا قشقہ سے لڑائی

شروع ہوئی اور انکو شکست دیکر دیبال پور پر قابض ہوگیا۔ بیچارا سلطان علاءالدین کابل بھاگ کر گیا۔ اور بابا قشقہ مغل لاہور مین چلا آیا۔ دولت خان پانچ ہزار سپاہ سیالکوٹ پر لے گیا۔ جب امراء لاہور اور میر عبدالعزیز میر آخور کو اسکی خبر ہوئی تو وہ سیالکوٹ کو خسرو گوکلتاش کی امداد کو آئے۔ اور افغانون کے لشکر کو شکست فاحش دی اور پہر لاہور چلے آئے۔ اسی اثنا مین سلطان ابراہیم کی طرف سے ایک لشکر سرہند مین دولت خان اور غازی خان سے لڑنیکے واسطے آیا تہا۔ اسلئے دولت خان کو ان مغلون سے لڑنے کے فرصت نہ ملی۔ اور اپنے بادشاہ سے لڑنیکے واسطے روانہ ہوا۔ اور وہان جاکر کسی حکمت سے بادشاہی سپہ سالار کو اپنے ساتہہ موافق کر لیا۔ اس موافقت کی خبر اور امیرون کو جب ہوئی تو اپنا اپنا لشکر اولٹا لیکر ابراہیم پاس چلے گئے۔ اسی عرصہ مین سلطان علاءالدین کہ کابل چلا گیا تہا بابر سے اجازت لیکر عین موسم گرما مین ایک منزل کی دو منزلین کرتا ہوا لاہور مین آپہنچا۔ بابر خود اسوقت بلخ کی لڑائی جہگڑون مین مصروف تہا ہندوستان مین آنے کی فرصت نہ رکہتا تہا۔ اب سلطان علاءالدین نے سب مغل سردارون کی جان کہانی شروع کی کہ بابر کا یہہ حکم ہے کہ تم سب میری اعانت پر کمر چست باندہو اور میرے ساتہہ چلو۔ اور یہہ کہا کہ غازی خان بہی میرے ہمراہ ہے۔ اوسپر مغل سردارون نے کہا کہ غازی خان وہی ہے جسنے آپکی کل لڑائی ہو رہی تہی اور دیبالپور سے آپ شکست پاکر کابل بہاگے تہے۔ اوسپر اعتبار کرنا آپ کی عقل کا کام ہے۔ ہم تو اوسکا ذرا اعتبار جب تک نکرینگے کہ وہ اپنے چہوٹے بہائی حاجی اور اپنے بیٹے کو بطور راول لاہور مین ہمارے حوالہ نکر دے۔ ہمارے نزدیک ہرگز قرین مصلحت نہین کہ غازی خان کے ساتہہ تم جاؤ۔ مگر اس فہمائش نے کچہہ اثر نکیا۔ اور جب وسنے دیکہا کہ یہہ مغل یونہین حیلہ حوالہ کرتے مین۔

تو اوسنے اپنے بیٹے شیر خان کو دولت خان اور غازی خان پاس بہیجا۔ کہ اونسے جاکر
موافقت پیدا کرے۔ غرض یہہ سب نامور پٹہان ایک جگہہ جمع ہوئے۔ اور صلاح اور مشورہ
ہوکر وہ دہلی اور آگرہ کے فتح کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ راہ مین جنکے دل ابراہیم شاہ
دہلی سے بگڑے ہوئے تہے وہ بہی سلطان علاءالدین کی سپاہ مین آملے۔ غرض اسطرح
تیس چالیس ہزار سپاہ ہوگئی۔ اس سپاہ نے جاکر دہلی کا محاصرہ کیا۔ مگر سلطان ابراہیم نے
اس لشکر کو ایسی شکست دی کہ تمام وہ تتر بتر ہوگیا۔ اور سلطان علاءالدین پریشان حال
ہوکر پنجاب مین آیا۔ غازی خان نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ اور کلانور پر حملہ کیا۔ اور محمد علی جنگ جنگ
نے شکست کہائی اور لاہور مین بہاگ کر آملا۔ اور غازی خان کلانور کو دبا بیٹہا۔ اور
پہر سلطان ابراہیم پاس چلا گیا۔ اس عرصہ مین بابر کو بہی بلخ کے جہگڑون سے فرصت
نصیب ہوئی ✣

آخر مہم اور فتحیابی بابر ہندوستان پر

اس مہم کا حال بابر نے اپنی واقعات بابری مین لکہا ہے کہ جمعہ کے دن پہلی صفر ۹۳۲ سنہ
مطابق ۱۷۔ نوامبر ۱۵۲۵ سنہ کو کابل سے روانہ ہوا۔ اور دریاء سندہ کے کنارہ پر پہنچا۔
اور دریاء کچکوٹ کے کنارہ پر مقیم ہوا۔ اور یہان اپنے لشکر کو گنوایا تو معلوم ہوا کہ سب
چہوٹے بڑے اچہے برے ملازم غیر ملازم کل بارہ ہزار آدمی ہین۔ اناج اور سامان کے
بہم پہنچانے کے واسطے سیال کوٹ کے قریب دامن کوہ مین آیا۔ یہان پانچ چہہ
منزل طے کرکے کوہ جود پر بالی ناتہہ جوگی کے نیچے پہنچا۔ اور یہان ایک دریا کے
کنارہ پر قیام کیا۔ اور پہر جہلم سے پایاب ہوا۔ اور یہان سے دوسوار تیز رفتار
لاہور کو روانہ کئے کہ وہ جاکر لاہور کی سپاہ کو ہدایت کرین کہ وہ لڑائی نہ لڑین بلکہ

سیالکوٹ مین میری سپاہ کے ساتھ شریک ہو جائین - یہہ خبر اوڑ رہی تھی کہ غازی خان
نے بتیس چالیس ہزار آدمی جمع کر رکہے ہین - اور دولت خان نے بہی دو دہاری تلوار
باندہ رکہی ہی مجھے یہہ ضرب المثل یاد تہی کہ نو دوستون سے دس دوست اچھے ہوتے ہین اسلیئے
لڑنے سے پہلے یہہ ارادہ کیا - کہ کسی طرح لاہور کی سپاہ سے جاملون - اس ارادہ کی اطلاع
کے لیئے ایلچی امیرون پاس بہیجے - اور چناب کے کنارہ سے عبور کیا - سیالکوٹ مین پہنچا
جاٹ گوجر جنکا پیشہ ہمیشہ سے لوٹ مار رہے - میری تہکی تہکائی ہوکی پیاسی فوج عل
محاتی ہوئی آن پڑی اور اسباب لوٹ لیگئی - مین نے اونکو پکڑ کر سزا دی - اب یہان
ایک سوداگر کی زبانی علاء الدین اور سلطان ابراہیم شاہ لودی کی تمام لڑائی کا پورا
حال معلوم ہوا - بعد ازین یہان سلطان علاء الدین اور محمد علی جنگ جنگ اور خواجہ
حسین شرف دیوان اور دلاور خان میری خدمت مین حاضر ہوئے - دولتخان
اور غازی خان سلطان ابراہیم شاہ کی ملازمت کا اظہار کرتے تہے - اونہون نے
چالیس ہزار سوار دریاء راوی کے کنارہ پر لاہور کے متصل جمع کئے - مگر جب میرے
پاس قریب آنیکی خبر سنی - ہات پیر چہوٹ گئے - اور متفرق اور منتشر ہوگئے -
دولت خان اپنے بڑے بیٹے علی خان کو لیکر قلعہ ملوٹ مین آیا - اور غازی خان
کوہ پایہ مین بہاگ گیا - اب مین قلعہ ملوٹ پر آیا - اور اوسکا محاصرہ کیا - دولتخان کو
اب کوئی چارہ بجز میری اطاعت اور پناہ مین آنیکے نہ رہا - وہ میرے پاس حاضر ہوا -
اور قلعہ سپرد کر دیا - مین نے اوسکے تمام قصور معاف کردیئے - اس قلعہ پر جب میری
طرف کے لوگون نے ہاتہہ ڈالا - اور امراء کے منع کرنے سے وہ باز نہ آئے - تو مین نے
اونپر تیر چلائے - اس سبب سے سب لوٹ مار بند ہوگئی - اور افغانون کے اہل و عیال سلامت

نکل آئے - یہان مجھے بہت سے غنیمت ہاتھہ لگی - مگر غازی خان کے کتب خانہ کو دیکھکر
بہت خوش ہوا - مگر جیسا کتابون کو اونکی صورت سے مین سمجھا تھا ویسی وہ نہ نکلین
مین نے بعض کتابین اپنے مطالعہ کے واسطے رکھین اور بعض مرزا ہمایون کو دین اور
کچھہ مرزا کامران کو کابل بھجوائین - اب غازی خان یہان ہاتھہ نہ لگا - اس لئے
اوسکے پیچھے فوج کو روانہ کیا - وہ ادہر ادہر مارا پھرا - اور آخر کو ابراہیم لودی پاس پہنچا
- اور اس اثنا مین دولت خان لودی مرگیا - مین پہاڑون پہاڑون روپڑ مین داخل ہوا
اور روپڑ سے سیدھا دلی کی طرف روانہ ہوا - پانی پت پر پہنچا - تو وہان ابراہیم شاہ بہی
ایک لاکھہ سپاہ اور ہزار ہاتھی لیکر لڑنے کے لئے موجود تھا - اب میرے پاس تمام سپاہ
اور بہیر بنگاہ مین بارہ ہزار آدمی تھے - اوسکے ساتھہ توپخانہ بہی موجود تہا - شاہ علی قلی
توپچی نے اپنی رومی قواعد کے موافق توپون کا زنجیرہ چمڑے کے رسون سے باندہ کر بنایا
- اور لوہرون کے مورچے باندہے - سلامت کوچہ اور خندقین کہود دین اور اوسکی مٹی سے
چھاتی چھاتی برابر دمدمے باندہے - جنکے پیچھے بندوقچی کہڑے رہ کر بندوقین چلائین
- ابراہیم نے بہی قریب پہنچکر اپنی لشکرگاہ کو مستحکم کیا - ابراہیم سامنے کی فوج سے
لڑرہا تہا - کہ مین نے اپنی میمنہ و میسرہ کی فوج کو حکم دیا کہ ابراہیم کی فوج کے پس پشت
اور بغل پر حملہ کرے - چنانچہ اس حکم کے موافق سپاہ نے پیش قدمی کرکے دشمنون
کی فوج پر تیرون کا مینہ برسایا - ابراہیم کی فوج نے کئی دفعہ خفیف حملے میری فوج
کے ہٹانے مین کئے مگر اس حرکت سے وہ خود ہی تتر بتر ہوگئے - مین گولون کی مار سے
دشمنون کو ماررہا تہا - اب قلب کی فوج کو حکم حملہ کا دیا - اس حملہ سے دشمنون کے سر
بالکل وکھڑ گئے اور شکست ہوگئی - اور خود ابراہیم اس لڑائی مین مارا گیا - اور اوسکی

فوج کو بڑا صدمہ پہنچا - مین نے لڑائیکا کہیت دیکہکر تخمینہ ان مردون کا پندرہ ہزار کیا مگر جب مین آگرہ پہنچا تو معتبر ہندوستانیون کی زبانی معلوم ہوا کہ وہان چالیس پچاس ہزار آدمیون سے کم نہین مارے گئے - غرض بعد شکست دینے کے ہندوستانی سپاہی ادہر اودہر پڑے پہرتے تہے - ترک اونکو مارتے اور قید کرتے پہرتے تہے - یہہ امیر بہت سے ہاتہیون کو فیلبانون سمیت میرے پیشکش کرتے تہے - مجکو یہہ خیال تہا کہ ابراہیم بچکر کہین بہاگ گیا - اوسکی تلاش مین کشمئی ہزارکو آگرہ روانہ کیا - مین ابراہیم کی لشکرگاہ کی سیر کررہا تہا کہ سلطان ابراہیم کا سر کٹا ہوا میرے سامنے آیا - مین نے امیرون کو دہلی مال و اسباب پر قبض و تصرف کرنے کے لئے روانہ کیا - اور آگرہ کے خزانون پر قبضہ کرنیکے لئے شاہزادہ ہمایون کو بہیجا - اور خود دہلی مین آیا - قدیمی عمارتون کو مین نے دیکہا - درگاہون کو سلام کیا - باغون کی سیر کی - التمش کا مینار دیکہا - دہلی مین خطبہ میرا پڑہا گیا - پہر دریا کی راہ سے آگرہ روانہ ہوا - یہان تہوڑے دنون سے بادشاہ دہلی رہنے لگے تہے - ہمایون پہلے سے یہان آپہنچا تہا - مگر قلعہ والون نے اوسکے اندر نہ آنے دیا تہا - ہمایون نے بہی اپنی عقل سے اونکو خزانہ لوٹنے اور قلعہ سے باہر نکلنے نہ دیا تہا بکرماجیت گوالیار کا راجہ تہا - اوسکے خاندان مین یہان کا راج سو برس سے چلا آتا تہا - سکندر لودی اور ابراہیم لودی سے جو اوسکے معاملات ہوئے تہے وہ پہلے پڑہ چکے ہو غرض اس وفادار راجہ نے سلطان ابراہیم کے ساتہہ دلی کی لڑائی مین سر دیدیا - اوسکے سب اہل و عیال آگرہ مین تہے - جب شاہزادہ ہمایون پہنچا تو اونہون نے بہاگنے کا ارادہ کیا - مگر ہمایون نے اونکو گرفتار کر لیا - مگر لوٹا مارا نہین - ان قیدیون نے اپنی خوشی سے بہت سے جواہرات ہمایون کو پیشکش کئے - اونمین ایک سو دو رتی کا

جوسلطان علاء الدین سے اونکو ہاتہہ آیا تہا۔ بابر اس فتح کا حال بڑی خوشی سے لکہتا ہے کہ جب مین نے کابل کو ۹۱۰ھ مین فتح کیا آج تک میرا رات دن خیال ہندوستان کے فتح کرنے مین لگا ہوا تہا۔ بعض کئی امیرون کی بدسلوکی سے اور کئی بہائیون کی لڑائی جہگڑون کے سبب سے میرا یہہ ارادہ پورا نہ ہوا۔ آخر یہہ سب موانع دور ہوئے۔ اور کوئی چہوٹا بڑا ایسا باقی نہ رہا کہ میرے اس منصوبہ کا مخالف ہوتا۔ ۹۲۵ھ مین مین نے لشکر جمع کیا۔ اور قلعہ بجور کو دو تین گہڑی مین فتح کر لیا۔ اور تمام محصورین کو قتل کیا۔ پہر بہرہ کو فتح کیا۔ اور وہان سے چالیس ہزار شاہرخی بطور جرمانہ کے وصول کین۔ اور جو کچہہ ہاتہہ لگا اوسکو سپاہ مین تقسیم کیا۔ پہر کابل کو چلا گیا۔ اوسوقت سے ۹۳۲ھ تک سات آٹہہ برس کے عرصہ مین پانچ دفعہ ہندوستان مین سپاہ کے ساتہہ داخل ہوا۔ اب پانچوین دفعہ مین خدا کے فضل و کرم سے یہہ دن نصیب ہوا کہ مین ہندوستان کا پادشاہ ہوا۔ حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے تین مسلمان پادشاہون نے ہندوستان پر استیلا پایا ہے۔ ایک سلطان محمود غزنوی جسکی اولاد نے مدتون پادشاہی ہندوستان مین کی۔ دوسرے سلطان شہاب الدین غوری اور اوسکے تابعین نے مدتون سلطنت اس ملک مین کی۔ اور تیسرا مین ہون۔ مگر میرے کامون کو اونکے کامون سے کچہہ مشابہت نہین ہے۔ اسلئے کہ سلطان محمود غزنوی ہندوستان کی تسخیر کے وقت پادشاہ ماوراءالنہر اور خوارزم و خراسان کا تہا اور اوسکا لشکر ایک لاکہہ سے زیادہ تہا۔ اور تمام ہندوستان مین ایک پادشاہ نہ تہا۔ راے راجہ اس ملک مین راج کرتے تہے۔ سلطان شہاب الدین غوری اگرچہ پادشاہ خراسان کا نہ تہا مگر اوسکا بہائی غیاث الدین خراسان مین سلطان تہا۔ اور وہ ہندوستان کی تسخیر کیوسطے

ایک لاکھہ بیس ہزار لشکر لیکر آیا۔ اور او سوقت آیا کہ ہندوستان مین طوائف الملوکی ہو رہی تہی۔ مین دوسری دفعہ ہندوستان مین تو ہزدہ سو آدمیون سے آیا۔ اور آخر مرتبہ مین بارہ ہزار سپاہ لایا۔ اور مین فقط کابل و بدخشان اور قندہار کا حاکم تہا۔ اور یہہ ملک بہی بے کہٹکے نہ تہا۔ ہمسایہ مین زبردست قومین لگی ہوئی تہین۔ قوم ازبک میرے پیچہے پڑی ہوئی تہی۔ اور ملک ہندوستان بہٹ سے بہار تک افغانون کے قبضہ مین تہا۔ اس ملک کے فتح کرنے کے لئے پانچ لاکھہ سپاہ ایسے وقت مین ضرور تہی۔ لشکر سلطان ابراہیم کا میدان جنگ مین ایک لاکھہ سوارون اور ہزار ہاتہیون کا تہا۔ خدا پر توکل کر کے مین نے اس ملک کو فتح کیا۔ یہہ کام میرے سعی اور ہمت سے نہین ہوا فقط خدا کی عین عنایت اور کرم سے سرانجام ہوا ہے۔ اگرچہ ان چند ابتر صوبون کو فتح کرنا جو سلطان ابراہیم کے قبضہ مین تہے محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات کی برابر سمجہنا درست اور صحیح نہین ہے مگر اگر سب خصوصیات اس فتح کی بہ نظر غور دیکہی جائین تو یہہ بہی ایک بڑا کام معلوم ہوتا ہے۔ اور اوسکے نتائج محمود غزنوی اور محمود غوری کی فتوحات سے زیادہ عظمت اور وقعت رکہتی ہین۔ اگرچہ اس لڑائی مین توپون کے زنجیرہ بندی اور اونکے چلانے کا حال لکہا ہے مگر جو لوگ فن سپاہ گری کے ماہر ہین وہ بابر کی اس لڑائی مین کہتے ہین کہ کوئی بات فن اور ہنر کے نہین ظاہر ہوئی۔ بلکہ اس زنجیرہ بندی کو ایسا بر ابتلاتے ہین کہ وہ خود بابر کی سپاہ کے حق مین غیر مفید تہے۔ ان زنجیرون سے گویا خود سپاہیون کے پیرون مین زنجیر پڑ گئی تہی اگر دشمن ہوشیار چابک دست ہوتا تو ان بندہی ہوئی شیر دلون کو آسانی سے مارتا۔

آگرہ مین بابر کے کام

سنہ ۹۳۲ھ ۱۵۲۶ء مین آگرہ مین جب سطرح قبضہ و تصرف ہوگیا۔ تو بابر نے خزائن و دفائن کی
سیر مین مصروف ہوا۔ ابراہیم کو روپیہ جوڑنے کا بڑا شوق تہا۔ اسلئے خزانے معمور تہے
یہہ سب روپیہ اور جو کچہہ اور غنیمت مین ہاتہہ لگا تہا۔ بابر نے اپنے رفیقون مین بانٹ دیا
ہمایون کو جو ہیرا ہاتہہ آیا تہا۔ اوسنے باپ کی نذر مین دیا۔ باپ نے اوسے بہر دیدیا سلطان
ابراہیم کے ماں ابہی نہین موجود تہے۔ اوسکی نہایت تعظیم و تکریم بابر نے کی۔ آگرہ سے ایک کوس پر
نہایت عزت کے ساتہہ اوسکو ایک محل مین بہوا دیا۔ اور سات لاکہہ ٹنکہ کی جاگیر دی
اور جو اور وابستگان ابراہیم کے تہے اونکو بہی علی قدر مراتب اقطاع عنایت کئے۔ اور
ابراہیم کے وابستگان کو جو جاگیرین دین اونکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ خراسان اور سمرقند
اور عراق مین اپنے دوستونکے واسطے تحفے اور سوغاتین بہیجین۔ کابل کے سب چہوٹے
بڑون کو ایک ایک شاہرخی بہیجے۔ غرض جو کچہہ بادشاہون نے برسون مین جمع کیا تہا
وہ اوسنے ایک دن کی مجلس مین بانٹ چونٹ برابر کیا۔ اور سب کو معلوم ہوگیا کہ بابر کا
لقب قلندر اسی سبب سے ہے کہ وہ کچہہ دولت خزانہ کی پرواہ نہین کرتا۔ جو تیغ سے لیتا ہے بیدریغ دیتا

ہندوستان کی سلطنتون کی کیفیت اور ملازمون کی حالت اور رئیسون کی بغاوت اور اطاعت

وہ لکھتا ہے کہ ہندوستان کی دارالسلطنت دہلی ہے سلطان شہاب الدین کے عہد سے
فیروز شاہ کے زمانہ تک ہندوستان کا حصہ عظیم اس بادشاہ دہلی کے قبضہ مین رہا مگر جب مینے
اس ملک کو فتح کیا تو ہندوستان مین پانچ مسلمان بادشاہ اور دو ہندو راجا بڑے زبردست
اور قوی مختلف اقطاع ہند پر فرمانروائی کرتے تہے۔ اگرچہ اور راے اور راجہ چہوٹے چہوٹے

بہت سے پہاڑون اور جنگلون مین راج کرتے تہے - مگر بہر حال آزردہ اونمین وہی سات تہے
اول ان سلطنتون مین سے افغانون کی بادشاہت تہی - اونکی حکومت بہرہ سے بہار تک
تہی - اور اوسمین دار السلطنت دہلی بہی شامل تہا - جونپور کی پہلے ایک جدا سلطنت تہی -
مگر سلطان بہلول لودی اور سکندر کے عہد مین یہہ سلطنت دہلی کی بادشاہت مین داخل ہوگئی
تہی - دوم گجرات مین سلطان محمد مظفر حکومت کرتا تہا - وہ سلطان ابراہیم کی شکست سے
پہلے کچہہ دنون اس دنیا سے رخصت ہوگیا - اوسکو علم کا بڑا شوق تہا - اور حدیث خوب جانتا تہا
- فیروز شاہ کی موت کے بعد یہہ سلطنت جدا قائم ہوئی تہی - سوم دکہن مین بہمنون کا
خاندان فرمانروائی کرتا تہا - مگر اسوقت ان بادشاہون کی سلطنت مین ضعف آگیا تہا
مختلف اضلاع کو امراء دبا بیٹہے اور خود مطلق العنان مالک بن گئے - اور بادشاہ ان
امیرون کا محتاج ہوگیا - چہارم مالوہ مین جسکو مانڈو بہی کہتے ہین سلطان محمود بادشاہ تہا
- اس خاندان کا نام خلجی تہا - یہہ سلطنت بہی سلطان فیروز شاہ کی وفات کے بعد قائم
ہوئی ہے - اسوقت اسمین بہی ضعف آگیا تہا - رانا سنگا نے اوسکا ملک بہت دبا لیا تہا
پنجم بنگالہ مین نصرت شاہ بادشاہ تہا - اوسکو وراثت مین یہہ سلطنت ہاتہہ لگی تہی -
نام اوسکا سید علاء الدین تہا - یہہ پانچون مسلمان بادشاہ بڑے بڑے تہے - اور اون
پاس لشکر اور سپاہ کی بہی کثرت تہی - ہندؤن مین بیجانگر کا راجہ بڑا زبردست تہا -
اور دوسرا راجہ رانا سنگا تہا - اوسنے اپنی تلوار کے زور سے بہت سا ملک فتح کرلیا تہا
چتور گڈہ اوسکی دار السلطنت تہا - اور راجپوتون کی بڑی بڑی ریاستین اوسکی
دست نگر تہین - مالوہ کی سلطنت مین سے اوسنے بہت صوبے مانڈو کے بادشاہ سے چہین لئے
تہے - غرض یہہ بڑا خطرناک دشمن تہا - بہرہ سے بہار تک جو ملک سلطان دہلی کے

قبضہ تصرف مین تہا اوسکی آمدنی باون کروڑ تنکہ کی تہی ۔ اور اوسمین آٹھہ نو کروڑ تنکہ کی
جاگیرین راجاؤن اور راناؤن کو پہلے پادشاہون نے مدت سے اونکی اطاعت اور
فرمان برداری کے سبب سے دے رکہی تہین ۔ وہ لکہتا ہے کہ جب مین آگرہ مین آیا تو
ہندوستانیون کو میرے آدمیون کے ساتہہ کچہہ موانست نہتی ۔ کاشتکار اور سپاہی
میرے آدمیون سے وحشیونکی طرح بہاگتے تہے ۔ فقط آگرہ اور دہلی میرے قبضہ مین تہا
باقی سب جگہ باشندون نے قلعے اپنے مستحکم کر لئے ۔ اور میری اطاعت سے سرتابی کی ۔
اور مخالفت پر کمر باندہی ۔ قاسم خان نے حصار سنبہل سنبہالا ۔ نظام خان نے بیانہ
مین لسکہہ جمایا ۔ راجہ حسن خان نے میوات مین علم مخاصمت بلند کیا ۔ سب فسادون کا
بانی یہی بدذات میواتی تہا ۔ دہولپور مین محمد زیتون نے منازعت اختیار کی ۔
تتار خان سارنگ خانی نے گوالیار کو مستحکم کر لیا ۔ رابری حسین خان لوحانی نے
اور کالپی عالم خان نے لے لی ۔ اور اٹاوہ مین قطب خان نے سر جمایا ۔ قنوج اور تمام ملک
دریاے گنگ کے اوسطرف افغانون کے ہاتہہ مین تہا ۔ اوسکا سردار نصیر خان لوحانی معروف
فرملی تہا ۔ اوسکا جہگڑا سلطان ابراہیم سے بہی دو برس سے ہو رہا تہا ۔ جب مین نے
دلی کے پادشاہ کو شکست دی تو اونہون نے اور ملک بہی دبا لیا ۔ اور قنوج سے دو تین
کوچ آگے بڑہ آئے ۔ بہار خان پسر دریا خان کو اپنا پادشاہ بنایا ۔ اور سلطان محمد کا
خطاب دیا ۔ بیانے مین سلطان ابراہیم کا غلام مرغوب حکومت کرتا تہا ۔ اگرچہ وہ آگرہ سے
بہت قریب تہا ۔ مگر میرے پاس کبہی نہ آیا ۔ گرمی کے موسم مین آگرہ کے اندر مین آیا تہا ۔
سب باشندے خوف کے مارے بہاگ گئے ۔ اب یہان نہ اجناس سپاہیون کو کہانے پینے
کے لئے ملتی اور نہ گہوڑون کو دانہ گہاس ملتا ۔ دہاتیون کو ہم سے ایسی نفرت اور دشمنی تہی

کہ اونہون نے بغاوت اختیار کی اور ہمارا مال اسباب چُرانا شروع کیا۔ اہین اس لوٹ مار سے بند ہو گئین۔ خزانہ تقسیم کرنے کے بعد مجھے فرصت نہ ملی کہ مین پرگنات اور مقامات مین مناسب آدمی انتظام کے لئے بھیجتا۔ یہہ مصیبتین تو تہین اہر اور یہہ طرہ ہوا کہ گرمی بڑی شدت کی پڑی اور بہت سے آدمی لوؤن سے مر گئے۔ اب ان آفتونکو دیکہہ کر بہت سے سردارون اور امیرون نے ارادہ کیا کہ ہندوستان کو چہوڑ چہاڑ کابل چلدیجے۔ اور بعض آتشین مزاج بے اجازت چل ہی دئے۔ جب مین نے یہہ غل سنا تو مجلس مشورہ کو منعقد کیا اور نصائح خرد پسند شروع کین۔ اور کہا کہ خدا کی عنایت سے مین نے ایسے خطرناک دشمن پر فتح پائی۔ برسون محنت کی مدتون مصیبت اوٹہائی۔ اپنی جان خطرون مین ڈالی۔ فتقونکا خون بہایا۔ جب نامور دشمنون کو زیر کیا۔ اور وہ ملک لیا کہ روئے زمین کے سلاطین اوسکی آرزو کرتے ہین۔ اب کونسی ایسی مصیبت و آفت ہم پر آئی جسکے سبب سے ہم پاؤں اور مجبور ہوکر اون فتوحات سے دستکش ہون اور کابل چلے جائین۔ شادی اور غم اور فراخی و تنگی باہم ہوتی ہین۔ جب ایسی محنت اور صعوبت کو ہم نے اوٹہایا ہے تو یقین ہے کہ اب راحت اور عشرت ہمکو حاصل ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ جو شخص میرا دوست ہو گا اب وہ ایسے کلمے وحشت انگیز اور واہمہ افزا زبان سے نہ نکالے گا۔ اور اگر کوئی تم مین سے اب ہی جانا چاہے تو اپنی نامردی اور نالائقی ظاہر کر کے چلا جائے میری طرف سے اجازت ہے بعد اس نصیحت کے بہت سے لوگ اپنے ارادون سے باز رہے مگر جنکو یہان رہنا پسند نتہا وہ چلتے بنے۔ خواجہ کلان کو یہان رہنا پسند نتہا۔ وہ بہی روانہ ہوا چونکہ اوسکے ساتہہ بہت سے آدمی ساتہہ تہے اسلئے تحفہ تحائف مین نے اوسکے سپرد کئے اور وہ روانہ ہوا اور ایک دیوار پر یہہ شعر لکہہ گیا۔

شعر

اگر بخیر و سلامت گذر ز سند کنم + سیاه رو شوم گر ہوائے ہند کنم

بابر کے اس مستقل ارادہ کا اثر جیسا کہ اوسکے دوستون پر ہوا۔ ایسا ہی اوسکی دشمنون پر
بھی ہوا۔ یعنے وہ دشمن جو اس امید پر مخالف ہو رہے تھے۔ کہ بابر اپنے دادا تیمور کی طرح
ممالک مقبوضہ کو چھوڑ چھاڑ چلا جائیگا۔ اونہون نے اوسکا جماؤ دیکھا۔ تو وہ بابر پاس
آنے شروع ہوئے۔ شیخ گہورن دو تین ہزار آدمیون کے ساتھہ دوآبہ سے آیا۔ اور
ملازم ہوا۔ علی خان میوات سے آیا۔ فیروز خان اور شیخ بایزید اور محمود خان لوحانی
اور قاضی ضیا کہ بڑے نامور سردار تھے بابر کی خدمت مین شرف یاب ہوئے اور سب کو
بڑی بڑی جاگیرین عنایت ہوئین۔ غرض تہوڑے دنون مین بہت سے پرگنات اور قصبات
تحت و تصرف مین اوسکے آگئے اور اونکا انتظام ہو گیا۔ اسی اثنا مین بِبّن خان افغان
نے قلعہ سنبہل کا محاصرہ کیا۔ قاسم خان نے بابر کو لکھا کہ مین اسطرح قلعہ مین گہر رہا ہون آپ
میری دستگیری کیجے۔ بادشاہ نے مرزا گوکلتاش کو وہان روانہ کیا۔ گنگا پار اوتر کر بِبّن
خان سے لڑائی ہوئی اور وہ شکست کہا کر بہاگ گیا۔ قاسم سنبہلی نے قلعہ مرزا محمدی
گوکلتاش کو عنایت کیا۔ اور آپ بابر کے دولت خواہون مین شامل ہوا۔ بادشاہ نے
سنبہل محمد ہمایون مرزا کو دیا اور افغانان شرقی کا بندوبست سپرد کیا۔ اور جب یہ شاہزادہ
قنوج کے پاس پہنچا۔ چالیس ہزار سوار افغان شرقی کے بغیر لڑائی لڑے۔ جونپور
کی طرف بہاگ گئے۔ اونمین فتح خان شروانی شہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسکو
خواجہ مہدی کے ہمراہ یار بادشاہ پاس بہیجدیا۔ بادشاہ نے اوسپر نہایت مہر نوازش
کی۔ اور اپنے جلسہ مین شریک کیا۔ غرض اوسپر ایسی عنایت کی کہ اور افغان بھی
بادشاہ کے خیرخواہ بن گئے۔ ناظم خان حاکم بیانہ بہی رانا سنگا کے خوف سے بادشاہ کی

خدمت مین التجا لایا۔ پادشاہ نے اوسے کہا کہ قلعہ حوالہ کردے۔ جب وسنے انکار کیا تو
باباقلی بیگخان کو محاصرہ کے واسطے بہیجا۔ اور یہہ قطعہ خاص اپنے ہاتہہ سے لکہا کہ قطعہ
باترک ستیزہ مکن اے میر بیانہ + چالاکی و مردانگی ترک عیان نست
گر زود نیائی و نصیحت نکنی گوش + آنجا کہ عیان است چہ حاجت بیانست
نظام خان نے اطاعت نکی اور قلعہ سے نکل کر باباقلی بیگ سے لڑا۔ اور شکست
کہا کر قلعہ مین بہاگا۔ راناسدگا نے جب یہہ حال سنا تو اوسنے آنکر اوسکا گلا دبایا غرض
آخر لاچار اور ناچار نظام خان نے اپنی تئین ملازمان بابری کے حوالہ کیا۔ بابر نے
اوسکی تقصیر معاف کردی۔ اور جاگیر دیدی۔ گوالیار کے قدیم راجاون کے خاندان مین
راجہ منگت رائے تہا۔ اوسنے گوالیار کے قلعہ مین نثار خان حاکم گوالیار کو جا گہیر
نثار خان نے بہی پادشاہ کو لکہا کہ اب اپنے آدمی اعانت کے واسطے بہجدیجے۔ مین قلعہ
اونکے حوالہ کردونگا۔ مگر جب رحیم داد اور شیخ گہورن پادشاہ نے بہیجے۔ اور اونہون نے
منگٹ رائے کو ہٹا دیا۔ تو نثار خان نے اپنے عہد کو پورا نکیا۔ اور قلعہ مین پادشاہ کے
آدمیون کو نہ گہسنے دیا۔ غرض امیر رحیم داد ایک ایسی چال چلا کہ قلعہ مین گہس گیا۔ اور
نثار خان کو کچہہ اور نہ بن پڑا۔ سوا اسکے کہ قلعہ رحیم داد کے حوالہ کیا۔ اور خود پادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور مورد عنایت شاہی ہوا۔ دہولپور سے زیتون خان
بہی خدمت مین پادشاہ کے حاضر ہوا۔ حمید خان اور سارنگ خان نے حصار فیروزہ مین
گردن کشی کر رکہی تہی۔ اونکی گردنکشی کے واسطے حسین تیمور سلطان اور ابوالفتح ترکمان
کو اوسطرف دوڑایا۔ اور اونہون نے خوب اون کا علاج کیا۔ اور محمد ہمایون ممالک مشرقی
مین جونپور کو بہی اپنے قبضہ مین لے آیا۔ عالم خان حاکم کالپی نے بہی اوسکی اطاعت

اختیار کی غرض جولائی ۲۶ سنہ ۱۵ سے اکتوبر سنہ الیتہک جوملک ابراہیم شاہ کے مقبوضہ
تہے وہ تمام اور علاوہ اسکے۔ تمام صوبے جو ابراہیم کی حکومت سے نکل گئے تہے وہ اور جونپور
کی پہلی سلطنت سمیت کُل کے کُل بابر کی قبضہ تصرف مین آگئے +

بابر کو زہر دینا

سنہ ۹۳۳ مین شاہ طہماسپ صفوی کا ایلچی آیا۔ اور تحائف مین دو لونڈیان نہایت
خوبصورت و حسین بہی ساتہہ لایا۔ بادشاہ اونکی صورت دیکہتے ہی دل و جان سے فدا ہوگیا
اسی اثنا مین ابراہیم بادشاہ کی مانے احمد چاشنی گیر اور باورچیون کے ساتہہ سازش
کرکے بادشاہ کے کہانے مین زہر ملوا دیا۔ مگر کہانا کہاتے کہاتے بادشاہ کا دل ایسا گہبرایا
کہ قے آگئی۔ اور اس بلا سے نجات پائی ع رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت +
اور بعد تحقیقات کے اصل حال بادشاہ کو معلوم ہوگیا۔ اسپر چاشنی گیر کے زندہ کہال کہچوائی اور
باورچیون کی گردن اوڑائی۔ اور ابراہیم کی ماکا گہر لٹوایا۔ اور ابراہیم کے بیٹے کو
کابل مین مرزا کامران پاس بہجوایا +

بابر کی فتح پانا میواڑ کے راجہ پر

اب سب ملکون نے تو بابر کی حکومت کو تسلیم کرلیا۔ مگر ہندون سے لڑنا باقی تہا +
یہہ تعجب کی بات ہے کہ اس بادشاہ سے ہندون نے اپنے دستور اور رسم قدیم کے برخلاف
خود چہیڑ چہاڑ شروع کی۔ اسوقت میواڑ کی بڑی سلطنت تہی۔ وہان کے راجہ کا
نام سنگہ رام تہا جو سنگا مشہور ہے اور فارسی کتابون مین سنکا لکہا ہے۔ اسے
ہزار سوار سات راجہ اعلے درجہ کے نو راؤ اور ایک سو چار راول اور راوت اور پانچ سو
ہاتہی لڑائی کے میدان مین اوسکے ساتہہ جاتے ہے۔ مارواڑ اور امبر یعنی جودہپور اور جیپور کے راجا

ادب ورتعظیم کرتے - گوالیار اجمیر رسائن اور سیکری اور کالپی - چندیری اور بوندی اور گگراون اور رام پور اور الور کے راجہ اوسکے باج گزار تہے - اس راج کے شمالی حد بیلا کہل نزدیک بیانہ کے اور مشرقی حد دریاء سندہ اور جنوبی حد مالوہ اور مغربی میواڑ کی پہاڑ - یہہ راجہ ضرور چکرورتی راجہ ہندوستان ہوتا - اور تمام مسلمانون سے سلطنت چہین لیتا اگر اوسکی جان کا دشمن تاتارمین بابر نہ پیدا ہوتا - اس راجہ نے بہی بابر کی طرح ایام طفلی مین فتح او شکست کا سبق خوب سیکہا تہا - غرض ان دونون دشمنون مین آپسمین مناسبت بہت تہی - ایک دریاء سیحون کا پانی پینے والا ترک قوم مین تہا - دوسرا دریاء گنگا کا پانی پینے والا چہوت قوم کا تہا - کیا خدا کی قدرت ہے کہ دریاء سیحون کے کنارہ پر ایک ترک پیدا ہوا اور وہ دریاء گنگ کے کنارون کی سلطنت کو خاک مین ملائے - میواڑ کا راج اسوقت اپنی معراج پر پہنچا ہوا تہا - بابر اپنی واقعات مین لکہتا ہے کہ جب مین کابل مین تہا تو رانا سنگا نے رفیقانہ خط وکتابت شروع کی - اور قاصد بہیجے - اور یہہ لکہا کہ جسوقت آپ دہلی کی طرف کوچ کرینگے تو بندہ آگرہ کی طرف چلے گا - مگر جب مینے ابراہیم کو شکست دی اور دہلی اور آگرہ کو لے لیا تو اس سارے ہنگامہ مین اوسنے میری ایک بات بہی نہ پوچہی - اور تہوڑے دنون کے بعد کندہار کا محاصرہ کیا - یہہ قلعہ حسن بن مکن پاس تہا - ان حسن مکن نے میرے پاس بہت دفعہ قاصد بہیجے - اگرچہ خود مکن میری ملازمت مین نہین حاضر ہوا - سوقت قلعہ اٹاوہ اور دہول پور اور گوالیار اور بیانہ میرے قبضہ مین نہ تہے - افغانون نے پورب مین شور مچا رکہا تہا - قنوج سے دو تین منزل ورے آگئے تہے - اور اپنے مقامات کو مستحکم کرتے تہے - اسلئے ممکن نتہا کہ مین حسن مکن کی اعانت اور کمک مین فوج کو روانہ کرسکتا - آخر کار لاچار ہو کر اونہون نے

قلعہ کاندہار رانا سنگا کے حوالہ کیا۔ یہہ قلعہ رنتھنبور سے چند میل پر مشرق کی جانب مین
واقع ہے اور نہایت مستحکم ہے۔ یہہ خط و کتابت جو رانا نے بابر کے ساتھہ کی اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو دلی کے بادشاہون کے ساتھہ خاطِنمہ دشمنی تھی۔ جب ابراہیم
دلی کا بادشاہ تہا وہ اوسکا دشمن تہا۔ اب بابر دلی کا بادشاہ ہوا اوسکی جان کا عدو ہو گیا
۔ پہلا اوسنے ہندو راجاؤن کو بابر کے خلاف آمادہ کیا۔ اور اوسکے ساتھہ مسلمان امرا
سلطان ابراہیم جب تہے ساتھہ ہو گئے۔ وہ ابہی بابر کے مطیع نہ ہوئے تہے۔
اپنی واقعات مین بابر لکہتا ہے کہ خواجہ مہدی کے خط میرے پاس آگرہ مین آئے۔ کہ رانا
سنگا آگے بڑھا چلا آتا ہے۔ اور حسن خان میواتی بہی اوسکے ساتھہ مل گیا ہے۔
مین نے کچہہ فوج دشمن کے سپاہ روکنے کے واسطے بیانہ روانہ کی (آگرہ سے بیانہ پچاس
میل تہا) اب یہہ خبر میرے پاس آئی کہ رانا سنگا مع اپنی تمام سپاہ کے بیانہ پر
پہنچ گیا جو سپاہ مینے روانہ کی تہی وہ قلعہ بیانہ تک نہ پہنچ سکی۔ اور نہ اہل قلعہ کے
ساتہہ آمد و رفت کر سکے۔ بیانہ کی محصورین قلعہ سے باہر نکلے اور دور جاکر لڑے۔
اونکو رانا نے بالکل شکست دیدی۔ اب مجھے یہہ خیال ہوا کہ کل مقامات سے جو سیکری کے
متصل ہین سیکری سب سے اچہا مقام لڑائی کے واسطے ہے۔ وہان ایک بڑا تالاب ہے
اوس سے لشکر کو پانی کا بڑا آرام ملے گا۔ مگر یہہ بہی اندیشہ تہا کہ دشمن اس بات کو سمجہہ کر مجھسے پہلے
سیکری پر اور تالاب پر قبضہ نہ کرلے۔ اسلئے مین نے جلد اپنے لشکر کو کہ مرتب تہا روانہ کیا
۔ مین نے حکم دیا تہا کہ ہراول کا اہتمام باری باری سے مختلف سردار کرین۔ عبدالعزیز کی
باری کا دن تہا کہ وہ بے احتیاطی سے خانوہ مین کہ سیکری سے پانچ کوس ہے آگے
بڑھ گیا۔ جب رانا سنگا کو خبر پہنچی کہ سطرح لشکر آگے بے سروسامان بڑھ آیا ہے اوسنے فوراً

پانچ چار ہزار سپاہ کا غول بہیجا - اونہون نے آتے ہی عبدالعزیز کے لشکر کو کہ ہزار پندرہ سو آدمی تہے گہیر لیا - عبدالعزیز نے کچہہ دشمنون کی تعداد کا خیال نکیا - اور لڑنا شروع کیا - اول ہی حملہ مین رانا کا لشکر بہت سے قیدی پکڑکر لے گیا - جسدم میرے پاس یہہ خبر پہنچی تو مین نے کمک پر کمک بہیجی - مگر شکست فاحش پائی یہہ واقعہ ۱۹ - فروری ۱۵۲۷ء کا ہے - اس شکست کو دیکہہ کر بابر کی فوج مین ہل چل پڑی اور دل ڈانواڈول ہوگئے - اس لڑائی کے آغاز ہی مین بابر کی فوج کو بڑا تردد تہا - چنانچہ جب بابر نے رفیقون کو بلاکر گفتگو شروع کی - تو پہلے یہہ تجویز ٹہری کہ جو جو یہان کے لوگ فوج مین شامل ہین اونہین اضلاع مین بہیجدینا چاہیئے - اونکا کچہہ اعتبار نہین ہے - ایسا نہو کہ عین وقت پر دغا کرین - بعد اسکے سردارون نے کہا کہ اپنی کمی اور غنیم کی زیادتی ظاہر ہے اسلئے مناسب ہے کہ آپ لاہور جا بیٹہین اور عنایت الہی کے منتظر رہین - ہم جان نثار میدان گرم کرین - اگر فتح ہوئی تو حضور تشریف لائین - اگر ہم نے شہادت پائی تو پنجاب سے کابل تک ملک حضور کو مبارک رہے - بابر نے تامل کیا اور فرمایا کہ اگر مین یہ کام کرون تو بادشاہان اسلام مجھکو کیا کہینگے کہ جان بچانے کے واسطے اتنا بڑا ملک چہوڑ دیا - جوانمردی اور مردانگی یہہ اقتضا ہے کہ دل جان کو اس کام مین لگا دین اور یہہ اشعار پڑہے +

چو جان آخر از تن ضرورت رود ٭ ہمان بہ کہ باری بہ عزت رود

سرانجام گیتی ہمین است و بس ٭ کہ نامی بس از مرگ ماند نہ کس

اب یہہ آنکھون کے سامنے معاملہ پیش آیا ہے اور بہی لشکر بابری کا دم نکل گیا اور ایک اور ہی عالم نظر آنے لگا - وہ خود واقعات مین لکہتا ہے کہ سب چہوٹے بڑے لشکر کے گہبراکر ایک عالم تحیر مین ڈوب گئے - ایک آدمی سارے لشکر مین نہ تہا جو

ہمت اور جوانمردی کی بات منہ سے نکالتا ہو - اور مردانہ رائے دیتا ہو - امیر اور
وزیر جنہوں نے اس ملک کی دولت اور حکومت کے مزے اوڑائے تہے - اور اونپر
صلاح اور مشورہ دینا مجہے فرض تہا - اونکو بہی دیکہتا تہا کہ ایسے بودے ہوگئے تہے
کہ استقلال اور ثابت قدمی مطلق باقی نرہی تہی - مگر اسوقت نظام علی خلیفہ اپنے
کام مین نہایت پائمردی اور ثابت القدمی کے ساتہہ ہمہ تن مصروف تہا محنت سے
تہکتا نتہا - اور تکلیفون اور مصیبتون سے گہبراتا نتہا - غرض جب مینے دیکہا کہ فوج کا یون
دل بجہا ہوا ہے - اور امیرون اور وزیرون کی بیدلی کا یہہ حال ہے - او وقت تو
سب امیرون اور سردارون کو بلایا - اور یون اونکو خطاب کیا - کہ اے غریب الوطن
بادشاہ کے سردارو اور سپاہیو سنو جو شخص دنیا مین پیدا ہوا ہے وہ آخر ایک دن
مریگا - قبر مین عزت کے ساتہہ جانا بے عزت جینے سے ہزار درجہ بہتر ہے - لو اب یہہ
قرآن شریف تمہارے سامنے ہے تم جانو اور یہہ جانے - تم سب کو قسم ہے جو
اس لڑائی مین جب تک شہادت سے سرخ رو نہ ہو پیٹہہ پہیرو - اور میدان جنگ سے
تلوار کے زخمون سے منہ موڑو - اس بات کو سنکر چہوٹے بڑے سردار ادنے اور
اعلے سب کے چہرے سرخ ہوگئے - اور خوشی مین آکر قران شریف پر ہاتہہ رکہہ رکہہ کر
کہا کہ جب تک دم مین دم ہے جو بادشاہ سے پہر جاے خدا سے پہرے - اس میری تدبیر سے
سب کے دل قوی ہوگئے اور میری اس تقریر کی تاثیر کا اثر دوست دشمن سب پر
ہوا - جب لوگون نے زمانہ کا رنگ یہہ دیکہا تو سب جگہہ شورش برپا کی - بابر
لکہتا ہے کہ سب جگہہ ایک آفت برپا کردی - حسین خان لوحانی سے آگے بڑہہ کر
رابری کو لے لیا (یہہ ایک قلعہ دوآبہ مین چندوار سے نیچے ہے) قطب خان کے آدمیون نے

چندوار کو دبا لیا (آگرہ کے نیچے جمنا پر یہہ قلعہ واقع ہے) رستم خان نے دوآبہ کے تیراندازوں کو
جمع کرکے کوئل پر قبضہ کر لیا۔ کچک علی کو قید کر لیا۔ زاہد خان بمجبوری سنبھل کو چھوڑ کر
میرے پاس چلا آیا۔ سلطان محمد دلدی قنوج سے لشکر مین چلا آیا۔ گوالیار کے
قلعہ کو ہندوون نے اپنے قبضہ و تصرف مین کر لیا۔ عالم خان جو اس قلعہ کے بچانیکے
واسطے بہیجا گیا وہ اپنے ملک کو چلا گیا۔ غرض ہر روز ایک بری خبر میرے پاس آتی
تہی۔ ہندوستانی سپاہی لشکر سے بہاگنے لگے۔ ہیبت خان گرگ انداز سنبہل کو
بہاگ گیا۔ حسن خان دشمنون سے جا ملا۔ اب مین نے ہندوستانی سپاہ سے بالکل
قطع نظر کرکے فقط اپنی سپاہ کا بہروسہ کیا۔ یہہ سب آفتین تو برپا ہو رہی تہین کہ
محمد شریف منجم بہی کابل سے آیا تہا۔ اوسنے یہہ کہہ کر لشکر مین اور بہی چلچل ڈال دی کہ
مریخ مغرب مین ہے۔ جو اس طرف سے لڑنے جائیگا شکست پائیگا۔ بادشاہ کا لشکر اسطرف
سے جاتا ہے وہ ضرور مغلوب ہوگا۔ غرض یہہ شوشہ شیطان نے ایسا چہوڑا کہ سپاہی
بہت گہبرائے۔ اگرچہ بابر نے ظاہر مین اس نجومی کی بات کی کچہہ پرواہ نہ کی۔ مگر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ دل مین ضرور اوسکے کہنے کا اثر تہا۔ کہ اوسے بابر نے جسنے چند روز
بیشتر شراب انگوری خالص خاص کابل سے منگائی تہی۔ اور اپنے بیٹے ہمایون کو
بڑی منتون سے پلائی تہی۔ اب اوسنے خود منت مانکر توبہ کی اور تمام سونے چاندی
کے برتن توڑ ڈالے درویشون کے حوالہ کئے۔ اور اس شعر پر عمل کیا کہ **بیت**

چند باشی ز معاصی مزہ کش + توبہ ہم بے مزہ نیست بچش +

غرض شراب پینے ڈاڑہی منڈانے سے اور تمام مناہی سے توبہ کی۔ اور مسلمانونکے
کل محصول معاف کرنے کے فرمان جاری کردئے۔ بعد ان سب باتون کے اوسنے

لڑنیکا قصد کیا۔ اور لڑائی مین توقف کرنا ہرگز مصلحت نہ جانا۔ چنانچہ اوسنے
مورچون کے سامنے فوج کو مرتب کیا۔ اور ارابہا آتش بازی برابر برابر لگائی
غرض جب سب ترتیب پوری ہوئی تو بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوکر چارون طرف کا چکر
لگا گیا۔ اور اپنے سپاہیون اور سردارون کے ساتھہ باتین کرکے دل بڑھا گیا۔ اور ہدایت
کر گیا کہ کسطرح لڑنا۔ بیس ہزار سپاہ کل بابر کے پاس تھی۔ اور دشمنون پاس دو لاکھہ
ایک ہزار سوار تھے۔ سوا ہندون کے اوسکے ساتھہ حسن خان میواتی حاکم میوات بارہ ہزار
سوارون کے ساتھہ اور محمود خان ولد سلطان سکندر دس ہزار سوارون کے ساتھہ تھا۔
غرض اس لڑائی کا حال بہت طول طویل ہے۔ بابر خود واقعات مین لکھتا ہے کہ مین نے
اس جنگ کا حال خود نہین لکھا بلکہ جو شیخ زین نے تحریر کیا ہے وہی بے کم و کاست
اپنی واقعات مین درج کرتا ہون ٭

شیخ زین نے اس لڑائی کا حال نہایت فصاحت اور متانت سے لکھا ہے اور بڑی
اوسکی شان و شوکت دکھائی ہے۔ اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ۱۳ جمادی الثانی ۹۳۳ھ
مطابق ۱۶ مارچ ۱۵۲۷ء کو بابر کو فتح کامل حاصل ہوئی حسن میواتی اور بہت سے ہندوون کے
سردار قتل و زخمی اور خستہ ہوئے اور راجہ سنگا بڑی دشواری سے جان بچاکر
چلا گیا۔ دشمنون کو شکست دیکر بھاگتون کا دور تک پیچھا کیا۔ اور جو ہاتھہ لگا اوسکو
قتل کیا۔ مگر بابر لکھتا ہے کہ مجھسے یہہ غلطی ہوئی کہ مین خود تعاقب مین نہ گیا بلکہ افسرونکو
اس کام کے واسطے روانہ کیا۔ اور یہہ لڑائی ایک پہاڑی کے پاس ہوئی تھی وہان
ایک مینار دشمنون کی کہوپریون کا یادگار بنوایا۔ جب بابر کو یہہ فتح عظیم حاصل ہوئی
تو سب آن آکر مبارکباد دیتے تھے۔ محمد شریف منجم بھی شرم کے مارے ہوئے مبارکباد دینے آیا

بابر نے اونکو خوب گالیان دین - اور دل کی بھڑاس نکالی - مگر قدیمی ملازم ہونے کے سبب
ایک لاکھہ ٹنکہ انعام دیکر حکم دیدیا کہ میری قلمرو سے نکل جا - رانا سنگا تہوڑے دنون زندہ
رہا - اور پہر زہر دیکر اوسکے وزیرون نے مار ڈالا - اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور بابر سے
پہر دو چار ہاتہہ کرتا - بعد اس فتح کے بابر نے اپنے نام پر غازی کا خطاب اور بڑہایا - اور
سیکری کا نام فتح پور رکہا

ملک کا انتظام اور میوات کی فتح

بابر لکہتا ہے کہ جب یہہ فتح ہوئی تو مین نے محمد علی جنگ جنگ اور افسرون کے ساتہہ
بڑا لشکر الیاس خان کے مفسدے مٹانے کیواسطے دوآبہ کو روانہ کیا - اس الیاس خان
نے دوآبہ مین بڑا شور مچا رکہا تہا - کوئل پر قبضہ کر لیا تہا - جب میر لشکر پہنچا تو غنیم نے
یہہ سمجہہ کر کہ اس لشکر سے سامنا نہ ہو سکیگا چارونطرف کی راہ لی - کوئی ادہر گیا
کوئی ادہر - تہوڑے دنون بعد جب مین آگرہ مین آیا تو الیاس خان پکڑا ہوا آیا -
مین نے اوسکی زندہ کہال کہچوائی - میوات کا ملک دہلی کے قریب ہے اور اوسکی آمدنی
تین چار کروڑ ٹنکہ کی تہی - حسن خان میواتی کو ریاست یہان کی وراثت مین ہاتہہ
لگی تہی - اسی خاندان مین حکومت دو سو برس سے چلی آتی تہی - وہ شاہ دہلی کے
مطیع برائے نام تہے - سلاطین ہند کو کبہی پوری حکومت ملک میوات میسر نہ ہوئی
اسکا سبب یہہ ہوا ہوگا کہ میوات کا ملک فراخ تہا - پہاڑ اوسمین بہت تہے - ان پہاڑونمین
میواتیون کو پناہ لینے کا خوب موقع ملتا تہا - جب مین نے ملک ہند کو فتح کیا تو سلاطین
سابق کے موافق حسن خان پر مینے بہی نہایت عنایت کی - مگر اس کافر نعمت ناحق شناس
نے میری اس مروت و عنایت کا کچہہ خیال نکیا - اوسکا دل ہندون کی طرف راغب تہا
جتنے فساد برپا ہوئے سب کا بانی مبانی وہی تہا - اسلئے مینے ہندون کو ملک چہوڑ دیا

اور اس ملک کی نظم ونسق کا ارادہ کیا - مین چار پانچ کوچ کرکے قلعہ الور کے پاس پہنچا
یہہ میواتیون کا دار القرار تہا - حسن خان کے باپ دادا کا دار السلطنت تجارا تہا - ایک شخص
کرم چند جو حسن خان کے سردارون مین تہا - اور وہ اوسوقت ہی آگرہ مین آیا تہا کہ
حسن خان کا بیٹا ناہر خان قید تہا - اب اسنے اس ناہر خان کی طرف سے مراحم شاہانہ
کی التجا کی - مین نے اوسکے ساتہہ عبد الرحیم کو بہیجا - اور خطوط لکہدئے جس سے ناہر خان
کے دل کو تسلی اور تسکین ہو - اور خوف جاتا رہے - اسپر وہ میرے پاس چلا آیا - اور
مینے اوسپر عنایت کی - اور اوسکو ایک پرگنہ لاکہہ ٹنکہ کا جاگیر مین دیا - اور شہر تجارا
چین تیمور سلطان کو دیدیا - پہر مین قلعہ الور مین گیا اور وہان ایک شب رہا - غرض میوات
کا انتظام پہلے سے اچہا ہوگیا - اور الور کے پاس سے ممالک کابل کے انتظام کے
واسطے شہزادہ ہمایون کو روانہ کیا - وہان خان مرزا کا انتقال ہوگیا تہا - اوسکے
ساتہہ وہ فرق ہی تہا جنہون نے کابل جانے کی رخصت اس لڑائی سے پہلے چاہی تہی
اور بہت سا خزانہ اور لشکر ساتہہ کردیا - محمد علی جنگ جنگ اور سردارون کو اس کام پر
متعین کیا کہ حسن خان دریا خان افغان نے جو چندوار اور رابری مین اور قطب خان
نے جو اٹاوہ مین بغاوت اختیار کی ہے - اوسکا انسداد کرین - حسن خان تو لڑائی کے
میدان سے بہاگا - دریا پار جاتا تہا کہ راہ ہی مین دریا رفنا مین ڈوب گیا - دریا خان
کہین آوارہ ہوکر چلا گیا - قطبن کا فساد دور کرنیکے واسطے محمد سلطان مرزا قنوج کو روانہ
ہوا - وہ خیر آباد کی طرف بہاگ گیا - ۲۹ - ذیحجہ ۹۳۴ھ ۱۵۲۸ء کو بادشاہ کول اور سنبہل
مین شکار کہیلنے گیا - پہر یہہ سیر و تماشا دیکہہ کر آگرہ مین آیا - غرض جن صوبون کا انتظام
لڑائی کے سبب بگڑ گیا تہا - چہہ مہینہ مین سب درست ہوگیا - برسون کے اندر اندر

گنگا پار کے ملکون مین صوبہ اودہ کے سوا سلطنت بابر کی قائم ہوگئی - فقط صوبہ اودہ
مین ایک گروہ افغانون کا باقی تہا - اوسکی سرکوبی کے واسطے فوج روانہ کی گئی ۔

چندیری کی فتح

۹۳۴ھ ۱۵۲۸ء مین بابر نے چندیری پر چڑہائی کی - وہ اپنی واقعات مین لکہتا ہے کہ
ربیع الاول کی چودہوین تاریخ دوشنبہ کے دن چندیری فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا
- اور جلیسر اور کچہوہ مین ہوتا ہوا چندیری سے تین کوس پر خیمہ ڈالا حصار چندیری پہاڑ
واقع ہے - اور سارا شہر اور یہہ قلعہ پہاڑ کے ڈہلاؤ پر بنا ہوا ہے - پہر آگے بڑہ کر
تمام لڑائی اور مورچون کی تیاری کی - اور قلعہ فتح کرنیکا سب سامان جمع کیا - چندیری
پہلے مانڈو (مالوہ) سے علاقہ رکہتی تہی - سلطان نصیرالدین کی وفات کے
بعد اوسکا ایک بیٹا سلطان محمود مانڈو کا مالک ہوا - اور اوسکا دوسرا بیٹا محمد شاہ
چندیری پر قابض ہوا - اور سلطان سکندر لودی سے حمایت کا طالب ہوا سلطان
سکندر نے اپنے لشکر کو بہیجکر اوسکی حمایت کی - پہر سلطان ابراہیم کے وقت مین
محمد شاہ مرگیا - اور ایک کم عمر بیٹا احمد شاہ چہوڑ گیا - سلطان ابراہیم نے اس احمد شاہ
کا کام تمام کرکے ایک اپنا آدمی وہان حاکم بنایا - جب رانا سنگا ابراہیم سے لڑنے
کے واسطے دہول پور تک آیا - تو اوس شاہزادہ کے امرا اوسکے خلاف ہوگئے غرض
رانا سنگا کے ہاتہہ چندیری آگئی - اوسنے میدنی رائے کو یہان کا راج دیدیا - اب
اسوقت وہ یہان راجہ تہا اور پانچ چار ہزار سپاہ پاس رکہتا تہا - مینے اوس پاس
پیغام بہیجا کہ چندیری میرے حوالہ کردے - اور اوسکے عوض مین شمس آباد لے لے
مگر اوسکے دو تین صلاح کارون نے اس صلح کو نہونے دیا - غرض مینے چندیری کا محاصرہ کیا

دوسرے دن محصورین مایوس ہوگئے۔ اور وہی کام جو مایوسی کی حالت مین رجپوت
کیا کرتے ہین کیا کہ اپنے جورو بچون کو قتل کر اور برہنہ ہو جان لڑانے کے واسطے دوڑے
جو مسلمان فصیل پر چڑہے ہوئے تہے اونکو اور جو اونکے سامنے آئے اونکو مار کر بہگا دیا
اور فصیل سے کود کر خوب دل کہول کر لڑے۔ اور آخر کو مغلوب ہوکر سب پائمال ہوگئے
دو تین سو راجپوت میدنی رائو کے گہر مین گہس گئے۔ اور آپسمین اسطرح قتل ہوگئے کہ ایک
آدمی تلوار ہاتہہ مین لیکر کہڑا ہوا اور اوسکے گرد سب راجپوت جمع ہوئے۔ اور خوشی
خوشی اپنی گردن اوسکی تلوار کے آگے جہکاتے گئے اور سر اوڑواتے گئے۔ میدنی راے
بہی اسیطرح قتل ہوگیا۔ دو تین گہڑی مین یہہ مشہور قلعہ خدا کی عنایت سے ہاتہہ لگ گیا
یہان بہی ایک مینار ہندؤن کی کہوپریون کا پہاڑ پر قائم کیا۔ دوسرے دن قلعہ کی
باہر نے سیر کی۔ اور ملوخان کو یہہ قلعہ سپرد کیا۔ اور یہہ ارادہ ہوا کہ بہیلسہ اور چتوڑ کو
فتح کیجیے مگر یہہ ارادہ اس سبب سے فسخ ہوا کہ

افغانون کے مفسدہ کا بیان

جب چندیری کا محاصرہ ہو رہا تہا تو خلیفہ نے ایک خط دئے۔ اوسکا مضمون یہہ تہا کہ
پورب کو جو سپاہ روانہ ہوئی تہی۔ وہ بے ترتیب کوچ کر رہی تہی اوسپر افغانون نے حملہ کیا
اور شکست دیکر پریشان اور منتشر کر دیا۔ وہ لکہنؤ کو چہوڑ کر قنوج مین چلی آئی ہے۔
جب چندیری فتح ہوچکی تو بادشاہ نے اس باب مین صلاح اور مشورہ کیا۔ سب کی مرضی
ہوئی کہ پہلے سرکشون کا سر کاٹنا چاہیے۔ اسلئے وہ سب منصوبے ممالک ہنود کے فتح کے
چہوڑ دئے۔ اور چندیری احمد شاہ جو سلطان ناصر الدین کا پوتا تہا سپرد کی اور اوسنے
اقرار ٹہرالیا کہ پچاس لاکہہ ٹنکہ خزانہ شاہی مین سالانہ داخل کیا کرے۔ اور

اور جمادی الاول کی گیارہوین تاریخ اتوار کے دن اس مہم پر بابر شاہ روانہ ہوا۔ اور
وہان پہنچا جہان جمنا اور چنبل ملتے ہین۔ یہان اوس پاس خبر آئی کہ جو فوج قنوج مین
اوسکی تہی وہ رابری مین ہے۔ اور شمس آباد کا قلعہ جسمین ابو محمد نیزہ باز کی فوج تہی دشمنون
نے حملہ کر کے لے لیا ہے۔ اس خبر کو سنکر بابر شاہ جہٹ پٹ دریا کو عبور کر کے قنوج کی طرف
روانہ ہوا۔ اور آگے فوج کو دشمنون کی خبر لانیکے لئے بہیجا۔ جب وہ دو تین منزل پر تہا
تو اوس پاس یہہ خبر آئی کہ بین اور شیخ بایزید اور معروف افغانون کے سردار اوسکی
آنے کی خبر سنکر قنوج سے گنگا پار اوتر گئے ہین۔ اور مشرقی کنارہ پر گنگا کے اونہون
نے پڑاؤ ڈالا ہے۔ غرض بابر بہی قنوج مین ہوپنچا۔ یہان تیس چالیس کشتیان
جا بجا سے جمع کر کے گنگا کا پل باندہنا شروع کیا۔ اور استاد علی قلی نے بہی اپنی
توپخانہ کو چلانا شروع کیا۔ اور ایک توپ بہی جسکا نام دیگ غازی تہا وہ بہی چلائی گئی
۔ غرض اس توپخانہ کی توپین پہلے دن آٹہہ دفعہ اور دوسرے دن سولہ دفعہ چلین اور
اسی طرح پانچ چہہ روز تک وہ چلتی رہین۔ اور پل بنتا رہا۔ جب پل تیار ہو گیا تو سپاہ نے
عبور کیا۔ یہان بابر نوروز اور ایام مسعود اور منحوس ہونے کے حساب مین رہا۔ نہین وہ
دشمنون کا جلد کام تمام کرتا۔ افغان بہی اپنی صفین باندہ کے اور ہاتہیون کو سامنے
کر کے لڑائی کے میدان مین آئے۔ اور لڑائی ہوئی۔ اور افغان میدان سے بہاگے
۔ اور چین تیمور سلطان اونکے تعاقب مین گیا۔ مگر جو سپاہ اس تعاقب مین گئی اوس نے
کچہہ کام نکیا۔ بابر خود بہی لکہنو مین ہوپنچا۔ اور گومتی کے پار اوترا۔ اور اجودہیا سے
دو تین کوس پر پہنچا۔ شیخ بایزید بہی کہین یہین تہا۔ بابر کی فوج اوسکے پیچہے روانہ
ہوئی تو وہ جنگل مین بہاگ گیا۔ بابر یہان چند روز مقیم رہا اور اودہ کا خاطر خواہ بندوبست کیا

غرض دشمنون کو گہاگرہ پار اوتار دیا- اس سال کا باقی حال واقعات بابری مین نہین پایا جاتا- اب بابر بادشاہ کا ارادہ گوالیار کی سیر کا ہوا- جمنا پار ہو کر قلعہ آگرہ مین آیا- اور یہان سے گوالیار گیا- اور وہان کی عمارات اور باغات کی سیر کی- پہر آگرہ مین آیا- یہان اوسکو بخار آنا شروع ہوا- اور اس حالت مرض مین اوسنے خواجہ عبداللہ احرار کے رسالہ والدیہ کو نظم کیا- پہر غسل صحت ہوا- اور اوسکا ایک جشن عالیشان ہوا- اوسکی عادت تہی کہ مصیبت کے دنون کو ایسی ایسی دل لگیون اور شغلون مین کاٹتا +

قلعہ رنتہنبور کا ہاتہہ آنا

بابر لکہتا ہے رانا سنگا کا ایک بیٹا رانی پدماوتی سے بکرماجیت تہا- وہ رنتہنبور مین رہتا تہا- ایک بڑا معتبر دلیر اوسکا اسوک نامی میرے پاس پیغام لایا کہ راجہ حضور کی فرمانبرداری کے واسطے اور ستر لاکہہ ٹنگہ نذرانہ دینے کیواسطے موجود ہے یہنی اوسنے کہا کہ مجکو یہہ امر منظور ہے وہ قلعہ رنتہنبور میرے حوالہ کردے مین اوسکو اوسیقدر جاگیر دیدونگا جسقدر وہ مانگتا ہے- یہہ پیغام لیکر ایلچی واپس گئے- اور جب گوالیار مین آیا- تو ایکدن ملاقات کا بکرماجیت کے آدمیون کے ساتہہ مقرر کیا- مگر اوس روز معین پر کوئی آدمی حاضر نہ ہوا- بعد چند روز کے پہر اسوک آیا- اوسنے بکرماجیت اور اوسکی ماکو خود جاکر جو کچہہ حال گذرا تہا سنایا- یہہ ماں بیٹے دونو بابر کی اطاعت پر راضی ہو گئے- جب رانا سنگا نے سلطان محمود کو شکست دی تہی اور قید کیا تہا- تو اوس پاس ایک تاج اور کمربند بڑا گران بہا لیا- رانا نے اس قیدی کو رہا کیا- تو یہہ دونو چیزین اوس سے لے لین- اب وہ بکرماجیت پاس تہین

یہہ دو نو بیش بہا تحفے میری پیشکش مین آدمی کے ہاتہہ بہیجے - اور رنتہنبور کے عوض
مین بیانہ مانگا - مگر ستمس آباد مین نے اوسکو دیا -

بہار اور بنگال کی لڑائیون کا بیان

مین شکار کہیل رہا تہا کہ آگرہ سے خلیفہ نے خط بہیجے اور مین یہہ لکہا تہا کہ شاہ سکندر لودی
کے بیٹے محمود نے بہار کو فتح کر لیا - (یہہ محمود وہی ہے جو رانا سنگا کے ساتہہ بابر سے لڑا تہا)
اس خط کو پڑہتے ہی مین ایک دن مین آگرہ کے اندر آگیا - اور مشورہ سے یہہ امر قرار پایا
کہ ممالک شرقیہ کی فتح کیواسطے مین خود جاؤن - غرض سپاہ کا سامان تیار کر کے
سنہ ۹۳۵ ۱۵۲۸ و ۲۹ عیسوی مین روانہ ہوا - دکدکی مین پہنچا - یہہ ایک مقام پرگنہ کڑہ مین ہے
یہان یہہ متواتر خبر آئی کہ سلطان محمود پاس ایک لاکہہ لشکر جمع ہو گیا ہے - اور اوسنے
شیخ بایزید اور بین کو بہت سا لشکر دیکر سروار کی طرف روانہ کیا ہے - اور وہ خود
اور فتح خان گنگا کے کنارہ پر پڑا ہے - اور چنار گڈہ پر حملہ کرنیکا ارادہ ہے - اور
شیر خان کو جسپر مینے بہت سے احسان کئے تہے اور بہت سے پرگنے جاگیر مین دئے تہے - اور
اس اطراف مین اوسکو حاکم بنایا تہا وہ بہی افغانون کے ساتہہ شریک ہو گیا -
غرض یہہ سب جم گہٹ کا جم گہٹ بنارس کی طرف آیا - سلطان جلال الدین کے آدمی
بنارس کو ان دشمنون سے نہ بچا سکے - بنارس کو چہوڑ کر چلدئے - اور یہہ بہانہ بنایا
کہ وہان قلعہ مین ہم آدمی اپنے چہوڑ آئے ہین کہ وہ اوسکی حفاظت کیواسطے
کافی ہین - اور ہم آگے گنگا کے کنارہ پر لڑنے کے لئے چلے آئے ہین - تہوڑے
دنون بعد محمد بخشی کشتی مین سوار ہو کر دوسری طرف سے گنگا کے آیا - اور یہہ خبر لایا کہ
محمود خان پسر سلطان سکندر لودی جسکو افغانون نے محمود شاہ بنایا تہا - اوسکا حال

یہہ ہوا کہ جب لشکر نے چنار گڈہ کا محاصرہ کیا - اور اونکو میرے پاس جانیکی خبر پہنچی -
تو اونکے ہوش اوڑ گئے اور گہبرا کے ادہر اودہر تتر بتر ہو گئے - اور چنار کا محاصرہ
اوٹہا لیا - اور بنارس پر جو افغان بڑہ آئے تہے وہ بہی اولٹے ایسے بدلے سر دیا بہاگے
کہ دریا مین دو کشتیان اونکی ڈوب گئین - اور بہت سے آدمی اونکے دریا مین خاک کے
اندر مل گئے - پہر مین نے جمنا کے کنارہ سے کوچ کیا - اور چنار کے قلعہ کی سیر کی - یہان
باقی خان خبر لایا کہ محمود خان دریاء سون کے کنارہ پر پڑا ہوا ہے - اسپر مینے امیرون سے
صلاح مشورہ کیا تو یہہ امر قرار پایا کہ کوچ پر کوچ کر کے جلد غنیم کی خبر لینی چاہیئے - اسمین
توقف نکرنا چاہیئے - غرض مین غازی پور مین پہنچا - اور (چوسر) مین مقام کیا - اور
اور لشکر نے کرمناسا پر خیمے ڈالے - پورب مین اسوقت لوحانی اور لودی افغانیون
مین آپسمین لڑائی جہگڑے ہو رہے تہے - بہت سے طرفدار جلال خان لوحانی پسر محمد شاہ
لوحانی کی ہو رہی تہی - اس جلال خان نے بابر پاس پیغام بہیجا کہ مین حاضر
ہوتا ہون - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانون کے ہاتہہ سے اوسنے صدمہ اوٹہایا تہا
اور وہان سے بہاگ کر بابر پاس آیا تہا - ان فسادون ہی نے افغانون کی قوم
کو ملیا میٹ کر دیا - اب بہار گنگا کے جنوب مین بابر کے تصرف مین تہا - اور شمال مین
شاہ بنگال کے قبضہ مین - اس بادشاہ پاس بہت سی فوج اب بہی تہی - اس ... کا
ارادہ تہا کہ سلطنت دہلی مین سے جسقدر ملک بہار کا حصہ اوسکے قبضہ مین تہا اوسی پر
اکتفا کرے - اور باقی ملک پر جو لوگ قابض ہین اون سے لڑائی جہگڑا نہ کرے -
اس نیت سے اوسکا سفیر اسمعیل متا بابر کے پاس رہتا تہا - بابر نے اس سفیر کو
اور ایک اپنے آدمی کو شاہ بنگال پاس بہیجا اور یہہ لکہا کہ وہ اپنی تمام فوج کو

اوس ملک سی جسمین وہ کوچ کر رہا ہے اپنے پاس بلا لے۔ اور یہہ بھی وعدہ کیا کہ
اس سپاہ کو خیر و عافیت سے ترک اوس پاس پہنچا دینگے۔ اور کچھہ اونکو راہ مین تکلیف
نہوگی۔ اگر اس امر سے شاہ بنگال انکار کریگا۔ تو خود اپنے پانوٗن مین کلہاڑی مار یگا
۔ اور جو آفت اوس پر پڑیگی وہ اپنے ہاتہہ سے اوس پر آئیگی۔ غرض اس بات کا جواب
نہ آیا۔ اور بابر سے صبر نہ ہوسکا وہ گنگا سے اوتر کر بنگالیون سے لڑنے لگا۔ اگرچہ
بابر گنگا پار اوتر گیا تہا۔ مگر گہاگرا اوترنا باقی رہا۔ غنیم وہان پڑا تہا جہان گہاگرا
اور گنگا یہہ دونو دریا ملتے ہین۔ مگر بابر پاس کشتیون کا سامان ایسا اچھا تہا۔
کہ اوسنے بنگالیون کی کشتیون کو مار پیٹ کر بہگا دیا۔ اگر یہہ صورت پیش نہ آتی تو
وہی کشتیان بابر کے حق مین سنگ راہ ہوتین۔ بنگالیون نے بابر کو اوترنے سے
روکا۔ بنگالی توپ چلانے مین بڑے اوستاد مشہور تہے۔ اسطرف بہی اوستاد علی قلی
موجود تہے۔ غرض دونون طرف سے توپون کی مار شروع ہوئی۔ دریاؤن کے پار
جاکر لڑائیان شروع ہوئین۔ بابر کی فوج نے بنگالیون کی فوج کو مار کر بہگا دیا۔ اور
بہت سے سپاہیون کو قید کرلیا۔ پہر شاہ بنگال سے صلح ہوگئی۔ اور جب بابر کا
ارادہ آگرہ کا ہوا تو اوسکو یہہ خبر ملی کہ ببن اور بایزید بنگال سے فوج لیکر گہاگرہ پار
اوتر گئے ہین۔ اور لکہنو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہان کے قلعہ مین گہاس ایک جگہ بہت سی
جمع تہی اوسمین آگ لگ گئی۔ اس آگ کی گرمی سے قلعہ تنور ہوگیا۔ اور اوسکی
فصیل پر کہڑے رہ کر لڑنا دشوار ہوگیا۔ اسلئے یہہ قلعہ دشمنون کے ہاتہہ آیا۔ مگر جب
بابر آیا تو غنیم یہان سے بہاگ گیا۔ اور اوسکے پیچھے جو لشکر روانہ ہوا اوسنے اوس کو
بندیل کہنڈ مین گنگا جمنا وار پار پراگندہ کر دیا۔ اب برسات آگئی۔ پادشاہ آگرہ مین آگیا

اور باغ ہشت بہشت مین مزہ اڑانے لگا - اور بنگالہ سلطان جلیدلابر کے سپرد کر دیا - اب آگے اسکے واقعات بابری مین کچھہ نہین لکھا - اسی بیان پر اوسکا خاتمہ ہو گیا -

بابر کی بیماری اور موت کا بیان اور اوسکی جانشینی کیواسطے سازشین

اب اس گل کی بھی فصل خزان آگئی - مرنے سے پندرہ مہینے پیشتر بیشتر مزاج کچھہ نہ کچھہ مرض مین مبتلا رہتا تھا - اپنی واقعات مین بھی اس زمانہ کا حال کچھہ نہین لکھا ہے جسے معلوم ہوتا ہے کہ قلم کا زور بھی ہاتھہ سے جاتا رہا تھا - اور سستی اور کاہلی نے چستی و چالاکی کی جگہہ لے لی شان حکومت مین بھی بٹا لگ چلا تھا - ہمایون بغیر اوسکی اجازت کابل سے چلا آیا - اور یہہ بہانہ بنایا کہ باپ کی ملاقات کا اشتیاق کشان کشان مجھے یہان لے آیا جب خواجہ نظام الدین خلیفہ وزیر کو ہمایون کی جگہ جانے کے واسطے کہا تو اونسے یہی عرض کیا کہ جب مین حضور کی ملازمت سے محروم ہوا - اسقدر مجھے آزار اور گزند پہنچا - کہ مین نے حضور کے قدمون سے جدا ہونے کی قسم کہائی ہے - آگے حضور مالک ہین بندہ فرمانبردار ہے - خیر یہہ سب کچھہ ہو ہی رہا تھا کہ سنبھل مین ہمایون عشق و عشرت مین مصروف تھا کہ یکایک بخار چڑہا - اور رفتہ رفتہ اوسکی وہ شدت ہوئی کہ بادشاہ یہہ خبر سنکر بیقرار اور بیتاب ہوا - اور حکم دیا کہ ہمایون کو سنبھل سے دہلی لیجائین - اور وہان سے کشتی مین بٹھاکر یہان آگرہ مین لائین - تاکہ آنکھون کے سامنے علاج اچھی طرح ہو - ہر چند اطبا نے سر مارا اور تدبیرات صحیح کین مگر صحت اور افاقہ کی صورت نظر نہ آئی - غرض جب ساری طبابت خرچ ہو چکی تو میر ابو البقا کہ بڑا فاضل تھا اونسے عرض کیا کہ بزرگون سے سنتے آئی ہین کہ جب علاج سے طبیب عاجز ہون تو خدا سے دعا مانگتے ہین اور اوس چیز کا صدقہ دیتے ہین

جو سب سے زیادہ بہتر و عزیز ہو۔ اوسوقت بابر نے فرمایا کہ ہمایون کے نزدیک سب سے بہتر شے مین ہون اور کوئی چیز مجھسے زیادہ اوسکو عزیز نہین ۔ مین اپنے تخت جگر پر تو جان نثار کرتا ہون۔ سپر جان نثارون نے عرض کیا کہ حضور یہہ کیا فرماتے ہین۔ ابراہیم لودی والے ہیرے کو صدقہ کیجیے۔ اوسپر ارشاد کیا کہ پتہر کیا مال ہے۔ اور وہ ہمایون کا عوض کیا ہو سکتا ہے۔ مین اپنی ہی جان کو اوسپر فدا کرون گا۔ اوسکی مصیبت اور تکلیف مجھسے نہین دیکھی جاتی۔ یہہ کہکر اوٹھا۔ اور تین بار ہمایون کے گرد پہرا اور کہا کہ الہی اسکی بلا مین نے اپنی جان پر لے لی۔ اور اوسکی مصیبت اوٹہا لے۔ یہہ تین دفعہ کہا تہا کہ اوہر بابر کو بخار چڑہنا۔ اور اودہر ہمایون کا بخار اوترنا شروع ہوا۔ غرض ایک کا مرض گہٹنے اور دوسرے کا بڑہنے لگا۔ جب بابر کا وقت قریب پہنچا تو اوس نے وزیرون اور رئیسون کو بلا کر نصایح اور وصایا شروع کین۔ آپسمین اتفاق اور محبت کی سخت تاکید کی۔ اور ہمایون سے کہا کہ تخت تجہکو مبارک ہو۔ میری ایک بات ہمیشہ یاد رکہو کہ بہائیون کو تکلیف دینے کا کبہی قصد نکیجو۔ مگر اسوقت خلیفہ نظام الدین کو دل مین ہمایون کی طرف سے کچہہ وہم اور خوف پیدا ہوا۔ اوسنے اپنی کوتاہ اندیشی سے یہہ چاہا کہ مہدی خواجہ پادشاہ کا داماد پادشاہ ہو۔ یہہ بات لوگون کو معلوم ہوگئی تہی۔ اور دربار اوسکا لگنے لگا تہا۔ اور خواجہ مہدی کو بہی یقین اپنے پادشاہ ہونے کا ہوگیا تہا۔ یہہ شاہزادہ نوجوان مزاج کا لاؤبالی تہا۔ اسلئے میر خلیفہ جانتا تہا کہ وہ میرا ہمیشہ محکوم رہیگا۔ اور مین سلطنت کے مزے اوڑاؤن گا۔ مگر خواجہ مہدی سے ایک کام ایسا سرزد ہوا کہ وزیر اپنی امید سے ناامید ہوا۔ اور اسکا حال طبقات اکبری مین یون لکہا ہے کہ ایک روز خواجہ مہدی کے مکان پر خلیفہ

ملنے گیا اور محمد مقیم مصنف طبقات اکبری کا باپ وسکے ہمراہ تہا - کہ اتنے مین وسکے لئے آدمی دوڑے آئے کہ جلوہ پادشاہ کا دم ہونٹون پر ہے - خلیفہ جب اوٹہا تو مہدی خواجہ تعظیماً دروازہ تک پہونچانے گیا - اور محمد مقیم پیچھے رہ گیا - تعظیم کے سبب آگے تقدیم نہ کر سکا - خلیفہ جب دور نکل گیا تو مہدی خواجہ اپنے آپ بڑبڑانے لگا کہ خدا چاہے تو عنقریب اس پیر نابالغ کی کہال کہچواتا ہون - مگر جب وسنے منہ موڑا محمد مقیم کو دیکہا کہ وہ دروازہ سے نکل رہا تہا - تو اوسکے اوسان خطا ہوئے - مگر اوسنے محمد مقیم کے کان پکڑ کر خوب اینٹہے اور بیساختہ یہہ مصرع پڑہا کہ **مصرع**

زبان سرخ سر سبز مید ہد برباد ✤ محمد مقیم نے یہہ داستان خلیفہ کو سنائی - اور سمجہایا کہ اے خلیفہ یہہ کیا تیری ناعاقبت اندیشی ہے کہ تو ہمایون جیسے دانشمند تجربہ کار اور اوسکے لائق بہائیون کو چہوڑ کر اس سفلہ مزاج کا حامی ہوتا ہے - اور سلطنت کو بابر کی نسل سے دوسرے خاندان مین منتقل کرتا ہے - اس فہمائش پر وہ اپنے خیال باطل سے باز آیا - اور راہ راست پر آیا - اور ہمایون کا دوست بنا - اور خواجہ کے واسطے بادشاہ کے نام سے حکم دیدیا کہ وہ دربار مین آنے نہ پائے اور نہ کوئی اوس پاس جائے غرض ۲۶ دسمبر ۱۵۳۰ء مطابق ۵ جمادی الاول ۹۳۷ھ اوسی باغ مین جسکو جمنا کے کنارہ پر لگایا تہا بابر کی بہار عمر آخر ہوئی - اور وصیت کے موافق لاش کابل بہیجی گئی - اسپر ایک عالیشان مقبرہ جہانگیر نے بنوایا ہے کہ اب بہی سیلح دنیا کی بے نظیر عمارتون مین شمار کرتے ہین - بہشت روزی باد تاریخ وفات ✤ ہمایون بود وارث ملک وے ✤ ہمایون کے جلوس کی تاریخ ہے - عمر بابر کی پچاس برس کی تہی اور اڑتیس برس وسنے سلطنت کی - خدا کی قدرت سے

یہہ امر بعید نہین ہے کہ بابر کی دعا اور التجا جناب الہی مین مقبول ہوئی ہو۔ جو لوگ تاثیر
دعا کے قائل ہین وہ بابر ہی کیطرح یہہ عقیدہ رکہتے ہین کہ اوسنے دعا کے لئے کیا ہاتہہ اوٹہایا تہا
جان ہی سے ہاتہہ اوٹہایا تہا۔ مگر جو فقط عقل کے پابند ہین وہ اس راے کر دینے مین سنگدلی
کرتے ہین کہ مے نوشی کی کثرت نے بابر کو جلد ضعیف کر دیا۔ آخر عمر مین اکثر مریض رہنے لگا۔
جب اس حالت ضعیف مین اپنے لخت جگر کا یہہ حال متغیر دیکہا تو دل پر ایسا صدمہ پہونچا
کہ زندہ نہ رہ سکا۔

خلیفہ نظام الدین

یہہ خلیفہ بابر کے قدیمی رفیقون مین تہا۔ کیا تعجب کی بات ہے کہ بابر جیسے دانشمند بادشاہ
کے روبرو اور ہمایون جیسے تجربہ کار وارث کی سلمنے اوسکو یہہ قدرت اور جرأت
پیدا ہوئی ہو کہ خواجہ مہدی کے بادشاہ بنانیکا ارادہ کیا۔ اب اس تعجب پر اور تعجب
یہہ ہے کہ آگے جاکر کہین تاریخ مین خلیفہ کا نام ہی نہین آتا۔ نہ اکبرنامہ کچہہ اوسکے بابت
بولتا ہے نہ فرشتہ کچہہ کہتا ہے معلوم نہین بیچ مین کون فرشتہ اوسکو کہا گیا

وسعت سلطنت بابر

بابر نے سلطنت کو اتنا بڑہا کر دنیا سے آگے قدم بڑہایا کہ ہندوکش سے پرے
بدخشان اور قندز تک اور دریاے جیحون کے تمام جنوبی اضلاع بلخ کی سرحد تک۔
اور ہندوکش کے جنوب کی طرف کابل غزنین قندہار۔ ہندوستان مین پنجاب اور
کوہ ہمالہ اور راجپوتانہ کے درمیان کا حصہ اور بہار کا بڑا حصہ۔ سوا اسکے افغانستان
کے بہت سے کوہستانی اضلاع ایسے تہے کہ جن کے اندر اوس کی سلطنت
براے نام تہی ✦

واقعات بابری

بابر کا جو کچھہ حال ہمنے لکھا ہے اوسسے عادتین اور خصلتین اوسکی سمجھہ دار سمجھہ جائینگے۔
مگر جب تک واقعات بابری کا بیان زبان پر نہ آوے۔ بابر کے کمالات اور فضائل پردہ
کے اندر ہی رہتے ہین۔ اس کتاب مین اوسنے سوانح عمری اپنی ۱۵۲۹ء تک سیدھی سچی
ٹھیٹھہ ترکی زبان مین لکھی ہین۔ کہین کہین غوطہ بھی لگ گیا ہے ۱۵۰۸ء سے ۱۵۱۹ء
تک کچھہ حال نہین لکھا۔ اور اب سوا اسکے کہین اور بھی کسی کسی زمانہ کا حال چھوڑ گیا ہے
۔ اکبر کے ۳۴ سنہ جلوس مطابق ۱۵۹۰ء ۹۹۸ھ مین مرزا خانخانان نے فارسی زبان مین اس
کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اوسمین نہ توزک تیموری کی سی بناوٹ نہ توزک جہانگیری کی سی
طمطراق پائی جاتی ہے سواقعات کا ایک بے تکلف بیان سادہ اور سچا کرتا چلا جاتا ہے
۔ تیمور کیطرح ایسی باتین بنا بنا کر نہین لکھتا کہ چیونٹی کے پاؤن تلے آنے سے کلیجہ دکھنہ گیا
بھلا جس ترک خونخوار نے شہر کے شہر ملک کے ملک بے چراغ کئے ہون۔ وہ اگر بدھ کا بھی
اوتار ہوکر دنیا مین آئے تو کبھی یہہ سمجھہ مین نہ آئے کہ اوسکا کلیجہ پانون تلے چیونٹی
آنے سے ہل گیا ہو۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ یہہ عجیب غریب کتاب بے نظیر ہے زبان
کی فصاحت بیانکی بلاغت اوسکی اہل زبان کے نزدیک مسلم ہے۔ زبان اوسکی
ٹھیٹھہ ترکی ہے۔ عربی فارسی الفاظ کا خرچ اوسمین زیادہ نہین۔ طرز ادا اور انداز
بیان وہ غضب ہے کہ اگر اوسکو کھول کر پڑھیئے تو کہین افسانہ کا مزہ آتا ہے۔ کہین
تاریخ کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کہین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آج کل کے کسی بڑے
محقق جغرافیہ دان کا جغرافیہ پڑھ رہے ہین جو کبھی کسی ایشیا والے کو لکھنا نصیب
نہین ہوا۔ جن ملکون مین وہ رہا سہا لڑا بھڑا اونکا حال تو ایسا لکھا ہے کہ تصویر اوسکی

آئینہ کے اندر نظر آتی ہے۔ پہاڑونکا بیان۔ اونپر برف گرنیکا تذکرہ۔ اون پر
سیر ونکو رکہہ رکہہ کر کہلنا۔ سبزہ زارونکا لہلہانا۔ نہرون کا لہرانا۔ دریاؤنکا
بہنا۔ جنگلون کا گہنا گہنا ہونا غرض کسی بات کو چہوڑا نہین۔ نباتات اور حیوانات
کا حال جو لکہا ہے اور اوسمین ایک ملک کے میوون کی پود دوسرے ملک مین لگانیکی
جو حکمتین اور ایسی ہی اجنبی ملکون مین جو جانورونکی پرورش کی ترکیبین لکہی ہین
۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو ایک عجیب قدرت خداداد قدرتی اشیاء کے
بیان کرنے کی حاصل تہی۔ خدانے اوسکو طبیعت ایسی رنگین اور شگفتہ بنائی تہی
کہ باوجود زمانہ نے اوسکو ہسقدر نشیب و فراز دکہائے۔ کبہی تخت پر بٹہایا اور کبہی
بوریا بیٹہنے کو نہ دیا۔ مگر اوسکا مزاج اس شاہی اور گدائی مین ایک ہی طرحکا رہا۔
جس حال مین رہا خوش رہا جسوقت کہ سمرقند کی سلطنت سے محروم ہوا اور چپہ بہر
زمین اوس پاس نہ رہی تو وہ لکہتا ہے کہ آج مین نے پیٹ بہر کے کہانا کہایا اور
اور نیند بہر کے سویا۔ اگر رزم کا بیان ہے تو عجیب ہے اور اگر بزم کا ذکر ہے تو
دلکش ہے۔ وہ اپنے شراب کے جلسونکا ذکر جابجا کرتا ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ
پہلے پہل شراب ہرات مین چچازاد بہائیون نے بڑی منت سے پلائی۔ پہر اوسکا چسکا
ایسا لگا کہ کوئی جگہہ ایسی نہ تہی جہان اوسکا لطف نہ اوٹہاتا۔ یارونکے جلسے جماتا۔
اور خوب شرابین اوڑاتا۔ ایک سنگ مرمر کا حوض بنوایا۔ اور اوسکو شراب سے
لبالب بہروایا۔ اور اوسکے کنارہ پر یہہ شعر کندہ کروایا۔
نوروز و نوبہار و مے و دلبرے خوش است * بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست
دوستونکو ساتہہ لیکر کبہی باغون کی سیر کرتا۔ کبہی سبزہ پہاڑون پر چڑہتا۔ کبہی

کبہی کشتیون مین بیٹہتا۔ اور عالم آب کی سیر کرتا کشتیونکو دوڑاتا۔ آپ گاتا اور اور رون کو گواتا۔ رباب پر تر کی تانون کو اوڑاتا۔ شراب خود پیتا اور اور الفنون کو منتین کر کے پلاتا۔ کبہی کوئی نشہ مین لڑکہڑاتا تو اور یارون کے ہاتہ اوسے گہر بہجوتا۔ یارونکے ساتہہ ڈہول ڈہمیالڑتا۔ جو اونکو کچہہ کہتا اور آپ کچہہ سنتا۔ غرض کس کس بات کا بیان کیجے۔ وہ جن عیبون کو کرتا ایسے ہنر کے ساتہہ کرتا کہ وہ عیب عیب نہ معلوم ہوتے۔ بڑے کامون مین شہد کی مکہی نہ بنتا کہ جب نکلنے کا قصد کرے پر ٹوٹ کر وہین رہ جائے۔ بلکہ وہ مصری کی مکہی بنتا کہ مزہ اوڑاتا اور جب چاہتا اوڑجاتا۔ ایک جگہہ وہ لکہتا ہے کہ نیت ہی چالیس برس کی عمر کے بعد شراب سے توبہ کرون اور پہر اوس سے منہ نہ لگاؤن اسیلئے اونتالیسوین برس مین بہت سی شراب پیتا ہون۔ مگر یہہ عہد اوسکا پورا نہ ہوا ۹۳۵ھ مین اوسنے شراب سے توبہ کی ہے اگر اس عہد کے موافق شراب چہوڑ دیتا تو ایسا جلد ضعیف و ناتوان نہ ہوتا۔ وہ اس پادشاہی پر عمر گذشتہ کا تاسف کیا کرتا تہا۔ اپنے لڑکپن کے دوستونکی یاد مین پہرون رویا کرتا تہا۔ ماہنون اور عزیز واقارب کا تذکرہ اسطرح کرتا کہ گویا آپ اونکی بغل مین بیٹہا ہوا تہا۔ دوست آشنا دن کے سب بہلے کامون کو بے تکلف بیان کرتا خواجہ کلان اوسکا بڑا دوست تہا۔ کابل مین اوسکی نیابت کا کام کرتا تہا۔ اوسکے ایک خط مین اول کچہہ کاروبار سلطنت کا ذکر لکہا ہے۔ پہر یہہ لکہا ہے کہ اب مین نے شراب سے توبہ کی ہے۔ تم بہی توبہ کر لو۔ شراب پینے کا جب ہی تک لطف تہا کہ ہم سب پرانے یار ایک جگہہ بیٹہہ کر پیتے تہے۔ تنہا شراب پینے مین کیا خاک مزہ ہے صرف دو قدیمی یار حیدر قلی اور شیر احمد تمہارے پاس باقی رہ گئے ہین۔ ہمارے

مجھے کیا رشک اسپر آتا ہے کہ تم کابل کے مزے اوڑاتے ہو۔ اتفاق سے ایک تربوز
میرے پاس آیا۔ اوسے جب تراشا تو مجھے اپنی تنہائی پر کیسا افسوس آیا۔ قتلے تربوز
کے منہ مین رکہتا جاتا۔ اور آٹھہ آٹھہ آنسو روتا جاتا تہا۔ یہہ سب یا رانکے کی باتین
لکھکر اوسنے معذرت مین یہہ فقرہ لکھا کہ میری اس تحریر سے تم مجھے احمق نہ سمجھنا۔
جس عمر مین لڑکے لڑکی گہوڑون پر سوار ہوتے ہین اوس عمر مین وہ شہسوار بن
کر میدان جنگ مین وہ جید سپاہیونکے کام کرتا کہ عقل حیران ہوتی تہی۔ گو لڑکپن
ہی سے وہ بڑا سپاہی تہا۔ مگر عمدہ سپہ سالار جب ہی بنا کہ بہت سی شکستین کہائین
اور دین۔ ہندوستان کے میدانون مین جو لڑائیان لڑا اوسسے معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکو سپہ سالاری کے کام مین بہی پرلے درجہ کا کمال حاصل ہوگیا تہا۔ وہ آزاد
منش اور رحم دل تہا۔ بعض مثالین اوسکی رحم دلی کی واقعات مین قابل یادرکہنیکے
ہین۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ اوسکا ایک دوست شراب کی مجلس مین گر کر مرگیا۔ اوسکی
غم مین دس روز تک آنکہہ سے آنسو نہ تہا۔ جانون کی بڑی حفاظت کرتا۔ جن دشمنون نے
اوسکے ساتہہ دغا اور فریب بہی کیا۔ اونکا قصور اوس حالت مین معاف کردیا کہ انتقام لینا
اوسکے ہاتہہ مین تہا۔ ابراہیم کی ماکا بیان پڑہ آئے ہو کہ اوس زہر دینے والی عورت
کو اوسنے چہوڑ دیا۔ مگر کبھی کبھی تیموری اور چنگیز خانی رگ بہی چڑہ آتی تہی۔ افغانستان
اور ہندوستان کی لڑائیون مین اوسنے قیدیون کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا۔
اور کہوپڑیون کے مینار کس خوشی اور مسرت سے اپنی آنکہونکے سامنے چنوائے۔ ایکدفعہ
اسقدر قیدی قتل کرائے کہ اونکا خون اتنا بہا کہ تین دفعہ خیمہ پادشاہی اس ندی سے
اکہیڑا گیا کہ خون آلودہ نہو۔ اوسکا یہہ دستور تہا کہ وہ ایک جگہہ پڑا نہ رہتا۔ مرنے سے

تهوڑے دنون پہلے لکہتا ہے کہ گیارہ برس کی عمر سے دو رمضان ایک جگہہ نہین ہوئے کیون ہوتے جب لڑائی بہڑائی سے فرصت نصیب ہوتی تو سیر وشکار سے رخصت نہ ملتی - باوجود علالت مزاج فقط تفریح طبع کیواسطے دو دن مین کالپی سے آگرہ (۱۶۰ میل) کہوڑے پر اوڑ گیا - دو دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ کشتیان موجود تہین مگر وہ گنگا جیسے دریا کو کپڑے اوتار او ننگی تلوار ہاتہہ مین لے پیر کر پار اوتر گیا - وہ لکہتا ہے کہ جو دریا راہ مین آتا - اوسے تیر کر پار اوترتا +

اسحاصل جیسی خدا نے اوسکو جہانبانی اور کشورستانی کی لئی عقل مناسب اور ہمت بلند عطا کی تہی - ایسی ہی اور چند کامون کے واسطے فہم اور سمجہہ عنایت کی تہی - عمدہ عمدہ باغ لگوائے - نہرین تالاب بڑے فائدہ مند کہدائے - بیگانہ ملکون کے پہول پہلواری میوہ دار درخت لگوائے - یہہ اوسی کا کام تہا - کہ یہ کام اوسوقت کرتا کہ زمانہ اوسکو نیچے گراتا اور مصیبتون اور آفتون کو اوسکے سر پر چڑہاتا - وہ ان گل بوٹون اور شعر غزل سے دل بہلاتا - سوا اس واقعات بابری کے اوسکی اور تصنیفات بہی ہین - ایک ترکی زبان مین دیوان ہے - متانت اور بلاغت اوسکی مشہور ہے - مثنوی ہبین اوسکی ایسی مثنوی ہے جسکو سب اوستاد مستند گنتے ہین - ترجمہ رسالہ والدیہ خواجہ احرار کا مطبوع خاص وعام ہے - اس تمام تصنیفات سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عربی فارسی ترکی ہندی زبانون سے ماہر تہا - اور شاعر شیرین کلام تہا - علم عروض و قوافی سے بہرہ کافی رکہتا تہا - اس پادشاہ کا حال مینے بہت لکہا ہے - اگر طالبعلم سب یاد نہ کرین تو اس خلاصہ کو دیکہہ لین +

خلاصہ حال بابر کی سلطنت کا

بابر ہی تہا کہ جسنے ہندوستان مین خاندان مغلیہ کی سلطنت کی بنیاد جمائی - تیمور
اوسکا دادا اور چنگیز خان نانا تہا - ۸۹۲ھ مین پیدا ہوا ۹۳۷ھ مین مرگیا - گیارہ برس
کی عمر مین فرغانہ مین بادشاہ ہوا - اڑتیس برس بادشاہ رہا - اس چہوٹی سی ریاست کو
وراثت مین پاکر ایسا سلطنت کو وسیع کیا کہ ہندوستان کا مالک ہوا - دس برس
بہائی بندونسے اور دشمنونسے لڑتا بہڑتا رہا - اور اتنی تہوڑی مدت مین وہ آفتین اوٹہا
اور مصیبتین جہیلین کہ شاید کسی بادشاہ کی کئی پشتونمین اوٹہائی ہونگی - کبہی سر پر
تاج شاہی ہوتا کبہی قدم رکہنے کو جگہہ نہ ملتی - جیسا دل کا سخت اور طبیعت کا مصیبت
پسند تہا - ایسا ہی مزاج کا رنگین تہا - رنج اور مصیبت مین عیش و عشرت کرنا اوسی کا
کام تہا - کوئی مصیبت اوسکے دل کو نہ ہرا سکی - ایک ملکہ خداداد اوسکو قدرتی اور
فطرتی تماشون کے سمجہنے کا تہا - عربی فارسی ترکی ہندی زبانون سی خوب ماہر تہا
شعر خوب کہتا تہا - دشمنونکے ساتہہ سلوک کرنے مین فیاض اور رحم دل تہا - اگرچہ
کبہی کبہی ایسی حرکتین کرتا تہا کہ جسسے وہ تیمور کا پوتا معلوم ہوتا تہا - مگر ایسے کام ہونا
کرنا اس زمانہ مین بادشاہون کو سزاوار تہا - وطن مین مصیبتونکے ہاتہہ سے تنگ ہوکر
بے وطن ہوا - اور کابل کا بادشاہ بنا - اسوقت ہندوستانمین افغانون کی سلطنت
آپس کی نااتفاقی سے خراب خستہ ہورہی تہی - اوسکو آنکر لے لیا - وہ تیمور کیطرح
حکمرانی ظلم اور ستم سے قائم کرنے نہین آیا تہا - بلکہ اہل ہند کے ساتہہ مونست الفت اور
محبت پیدا کرکے سلطنت قائم کرنے کے لئے آیا تہا - جب اوسنے بادشاہ اور حاکم ہوکر
محکومون کے ساتہہ محبت پیدا کی تو پہر اوسکا اوکہیڑنا اور ہندوستان سے نکالنا
دشمنون کی حد اختیار سے باہر ہوگیا - ایک بڑے زبردست راجہ سے بہی لڑا اور

فیحتاب ہوا۔ پھر اپنے عقیدہ کے موافق اپنے بیٹے ہمایون کی جان کے عوض جان ہی

الحاصل الفنسٹن صاحب کی یہہ تعریف وقفی ہے کہ جو سب سے زیادہ تعریف کی لایق ایشیا

مین بادشاہ گذرا ہے وہ بابر ہے۔ واقعات بابری خود اوسنے ایسی لکھی ہے کہ بادشاہون

کا دستور العمل اور اندیشہای درست اور فکرہای صحیح کی تعلیم کا قانون ہے یہی بادشاہ ہے

جسکی نسل مین پانچ متواتر بادشاہ ہمایون اکبر جہانگیر شاہجہان اورنگزیب ایسے

ہوئے کبھی ایسے اچھے بادشاہ ایشیا کی کسی ملک مین متواتر نہین ہوئے۔ اکثر جگہ مین نے

اختصار کی نظر سے اس بادشاہ کا نام فقط بابر لکھا ہے۔ جنکا دل چاہی وہ بابر کی

جگہ حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی پڑہا کرین +

جنت آشیانی حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ غازی

تخت نشینی اور بھائیونکو ملک تقسیم کرنا

جو جھگڑا بابر کی جگہ بادشاہ ہونیکا اوٹھا تھا اوسکا ذکر ہم پہلے کر چکے۔ اب خلیفہ

نظام الدین کی معاونت سے ہمایون چوبیس برس کی عمر مین نہم جمادی الاول ۹۳۷ھ

مطابق ۲۹ جنوری ۱۵۳۰ء کو شہر آگرہ مین تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا۔ اور

اس جلوس کی تاریخ خیر الملوک ہوئی۔ اس بادشاہ کے تین بھائی اور تھے۔ اونکا

نام مرزا کامران مرزا ہندال مرزا عسکری تھا۔ مرزا کامران کابل اور قندہار

مین کامران تھا۔ اور باقی دو بھائی ہندوستان مین بیکار تھے۔ ہمایون نے چھوٹے بھائیون

کیواسطے کوئی حصہ سلطنت کا باپ نے نہین تجویز کیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے

اوسکا مقصود یہہ تھا کہ بعد مرگ اوسکی سلطنت کی ٹکڑے ٹکڑے نہون۔ جب مرزا کامران کو

باپ کی مرنے کی اور بھائی کے پادشاہ ہونیکی خبر پہونچی تو پیٹ مین چوہے دوڑے - تعزیت اور تہنیت کا بہانہ بنا کابل سے روانہ ہوا - اور دغا کرکے لاہور پر قبضہ کر لیا - اور بھائی کو لکھا کہ یہہ ملک مجھکو عنایت کیجے - ہمایون نے بھائی سمجہہ کر یہہ ملک دیدیا اور پنجاب ور پشاور اور لمغان کا حکم ران اوسکو کردیا - اور دوسرے بھائی مرزا عسکری کو میوات کا ملک حوالہ کیا - اس ملک کا دار الخلافہ الور تجارا تہا - تیسرے بھائی مرزا ہندال کو سرکار سنبھل عطا کیا - اور اکبر نامہ مین لکھا ہے کہ بدخشان مرزا سلیمان کو دیدیا - سطرح سارا ملک بانٹ بونٹ اپنے واسطے فقط وہ تہوڑا سا ملک جو ابہی فتح ہوا تہا رہنے دیا - اور ملکون کے دیدینے سے تو بڑا حرج نہین ہوا - مگر پنجاب اور کابل کا ملک کیا ہاتہہ سے گیا بہادر اور جوانمرد سپاہیونکا کہیت قبضہ سے جاتا رہا - یہین کے سپاہی تہی جنسے سارا ملک فتح ہوا تہا - اور اونہین کی امداد پر آئندہ فتوحات کا سارا مدار تہا - مگر اس سبب سے کہ ابہی بابر کی فوج جنگ جو اور تجربہ کار زندہ موجود تہی اسلیئے اول اول مین کچہہ برے آثار نہ ظاہر ہوئے - مگر جب اونمین پرانے سپاہی مرنے لگے اور نئے اونکی جگہہ میسر نہ ہوئے تو اوسوقت حقیقت کہلی کہ اس تقسیم ملک سے کیا کیا خرابیان پیدا ہوئین +

کالنجر اور چنار گڈہ جونپور کی فتح

ہمایون نے باپ کی اس وصیت پر کہ بہائیون سے کبہی نہ لڑنا خوب عمل کیا - اور جو بہائیون کے ساتہہ فیاضانہ سلوک تقسیم ملک مین کیا اوسکا ذکر اب ہوچکا - سوا بہائیون کے اور روسا اور امرا کو بہی کشتیان بہر بہر کے روپیہ انعام مین دیا - اس تقسیم انعام کی تاریخ اسیلئے کشتی زر ہوئی - بعد اس انعام اور انتظام کے

پانچ چھہ مہینہ بعد ۹۳۸ھ ۱۵۳۱ء وہ قلعہ کالنجر کے محاصرہ مین مصروف ہوا - ایک مہینہ کے محاصرہ مین اہل قلعہ تنگ ہو گئے - راجہ نے بارہ من سونا اور بہت سا اسباب دیکر صلح کر لی - اور بادشاہ کا خیر خواہ رفیق بن گیا - اس قلعہ کا محاصرہ ہی ہو رہا تہا کہ سلطان محمود پسر سلطان لودی نے ببّن اور بایزید افغانون سے اتفاق کر کے جونپور پر قبضہ کر لیا - اور ایک فساد عظیم برپا کیا - ناچار ہمایون نے جہٹ پٹ راجہ کالنجر سے پیشکش لی او صلح کر جونپور کیطرف متوجہ ہوا - اس لڑائی مین شیر خان جسکا ذکر آگے مفصل آئیگا سلطان محمود کے ساتھہ شریک تہا - وہ اپنی عقل دور اندیش سے خوب سمجہتا تہا کہ افغانونمین آپسمین اتفاق نہین ہے اسلئے اونکو شکست یقینی ہوگی - یہہ سوچ سمجھہ ہندو بیگ کی ساتھہ سازش کر ہمایون پاس پیغام بہجوایا - کہ نمک خوار قدیم چاہتا ہے کہ حق نمک ادا کرے - کہ افغانونکو شکست دلاوے - چنانچہ جسوقت لکہنو کے پاس افغانون سے ایک جنگ عظیم ہوئی - تو شیر خان اس خوبصورتی سے کنارہ کر گیا کہ سلطان محمود کو شکست ہوئی - اور وہ بہاگ کر پٹنہ چلا گیا - اور پہر سلطنت حاصل کرنیکا ارادہ نہ کیا اور ۹۴۹ھ مین ملک اڑلیسہ مین مر گیا - شیخ بایزید ہی مے نوشی کے سبب ہاتہ آگیا - غرض اب جونپور ہمایون کے قبضہ مین آیا - اور جنید برلاس کے سپرد کیا - اور خود آگرہ چلا آیا - اور بڑا جشن کیا اور ہزارہا آدمیونکو خلعت و انعام عطا کیا - بعد اس جشن کے ہمایون نے شیر خان پاس آدمی بہیجے کہ قلعہ چنارگڈہ حوالہ کرے - مگر شیر خان نے انکار کیا اسپر بادشاہ لشکر لیکر قلعہ پر چڑہ گیا - مگر اس شرط پر صلح ہو گئی - کہ چنارگڈہ شیر خان پاس رہے اور اوس کا بیٹا قطب خان بادشاہ کی خدمت مین رہے - یہہ واقعہ

۹۳۹ھ ۱۵۳۵ء مین واقع ہوا*

گجرات کی فتح کا بیان

سلطان حسین مرزا کا پوتا محمد زمان مرزا تہا اس زمانہ مین اوسکے دل مین یہہ آیا
کہ امراء چغتائی کے ساتھہ اتفاق کرکے ہمایون کو عدم سے بری پہونچائے - اور
خود بادشاہ بنجائے - اسلیئے بادشاہ خود گنگا کی کنارہ پر بہوجپور کی نواح مین آیا -
اور یادگار ناصر مرزا کے ہمراہ بڑا لشکر بہجوایا - اوسنے دریا پار عبور کیا - باغیون کو
شکست دیکر بہگا دیا - اور محمد زمان مرزا کو قید کرلیا - اور اوسکے دو رفیقون محمد
سلطان اور ولی خوب مرزا کو پکڑ لیا - محمد زمان مرزا کی نسبت حکم ہوا کہ قلعہ بیانہ
مین یادگار طغائی کی حراست مین نظر بند رہے - اوسکے اور اوسکے دونو رفیقون
کی آنکہون مین سلائی پہیری جاے - اونہون نے کچہہ آدمیون سے ایسی سازش کی کہ
ولی خوب مرزا کے سوا باقی دونو کی آنکہون کی پتلی بچ گئی - یادگار طغائی کے
نوکرونکی سازش سی محمد مرزا قید سے بہاگ گیا اور گجرات پہنچا - اور محمد سلطان مرزا
اپنے دونون بیٹون الغ مرزا اور شاہ مرزا کو ساتھہ لیکر قنوج کو روانہ ہوا - اور
وہان جاکر افغانون اور مغلون اور رجپوتونکا ایک جم گہٹ جمع کیا - اور ایک غدر
اس نواح مین مچا دیا - سلطان بہادر شاہ شاہ گجرات پاس ہمایون نے ایلچی بہیجا
اور عہد و پیمان کے موافق محمد مرزا کو مانگا - اسکا جواب بہادر شاہ نے یہہ دیا کہ
اگر کوئی بزرگزادہ میری حمایت مین آئے تو اوسکے ساتہہ سلوک کرنا کسی عہد و
پیمان کے خلاف نہین - غرض اسی بات پر ایسی رد و کد بڑہی کہ دونون بادشاہون
مین لڑائی کی ٹہری *

گجرات کی سلطنت کا حال پہلے پڑہ آئے ہو کہ وہ دہلی سے علیحدہ ہو کر ایک بڑی زبردست
سلطنت بن گئی تہی - اب اوسمین بہادر شاہ پادشاہ بڑا الوالعزم اور صاحب حوصلہ ہو
اوسنے اپنی زور بازو سے اصل سلطنت کو وسعت دی - خاندیس اور احمد نگر اور برار کے
پادشاہون نے اوس سے یہہ اقرار کر لیا تہا کہ اگر وہ اوسکے ملک کے خواہان نہوا تو سب اوسکے
ہوا خواہ رہینگے - سواء اسکے مالوہ کی سلطنت کو بہی اوسنے اپنی قبضہ مین کر لیا تہا -
غرض ہمایون اور وہ دونو برابر کی ٹکرین تہین - جو ادہر اودہر امیر بگڑ بگڑ کے تہے وہ
بہادر شاہ پاس جمع ہونے شروع ہوئے - ابراہیم شاہ دہلی کا چچا اور سکندر لودہی کا بہائی
علاء الدین جسکو بابر نے بدخشان دیا تہا - وہانسے افغانستان اور بدخشان مین ہو کر
گجرات مین آموجود ہوا - اوسکا بیٹا تاتار خان غضب تہا - وہ بہادر شاہ کو بہت پٹیان
پڑہاتا تہا - بہادر شاہ کو اس بات کا بڑا خیال تہا کہ ہمایون سے جو عہد و پیمان ہو چکے
اونکے توڑنیکا الزام میرے سر پر نہ آئے - اسلئے وہ کام کو منصوبہ اور تدبیر سے کرتا تہا
اوسنے فتنہ انگیزون کی امداد روپیہ اور سپاہ سے مخفی بہت سی کی اور اکثر روپیہ نئی سپاہ
بہرتی کرنیکے لئے دیا - اور اپنی سپاہ کو ادہر اودہر بہیجدیا - سلطان علاء الدین پاس بہت سا
لشکر جمع کر دیا - اور اوسکو کالنجر کیطرف شورش برپا کرنیکے لئے بہیجا - برہان الملک کو
حکم دیا کہ پنجاب پر جاکر حملہ کرے سلطان ابراہیم شاہ دہلی اوسکی معاونت کر چکا تہا - اوسکے
عوض مین وہ لودیون کی اعانت فرض سمجہتا تہا اور اونکے دعوی سلطنت کو حق
جانتا تہا - غرض وہ خود چیتور کے محاصرہ مین مصروف ہوا اور رانا سنگا سے لڑتا رہا - اور
فتنہ انگیزون کو ادہر اودہر فتنہ برپا کرنیکے لئے روانہ کیا - تاتار خان نے چالیس ہزار سپاہ
کی جمعیت بہم پہنچا کے بیانہ لے لیا - اور آگرہ کا قصد کیا - ہمایون جو ممالک شرقیہ کی مہمات مین

مصروف تہا۔ جسوقت یہہ خبر پہنچی۔ مرزا ہندال کو لشکر کے ساتہہ اس بلاکے دفعہ کرنیکی لئے روانہ کیا۔ جونہین اس مرزا کی خبر تاتار خان کے لشکر مین پہونچی۔ توجیسا جہٹ پٹ وہ اکہٹا ہوا تہا ایسا ہی جلد پراگندہ ہوگیا۔ اب فقط تین سو آدمی تاتار خان پاس رہ گئے اونہین آدمیون سے جہانتک ہوسکا ہاتہہ پیر ہلائے۔ مگر آخر کار ہاتہہ پیری نہ رہے۔ اور جان نے بہی بدن سے مفارقت اختیار کی۔ جب اس لشکر کی یہہ پراگندگی ہوئی۔ تو اور لشکر جو فتنہ انگیزی کے لیے آمادہ تہے خود بخود تتر بتر ہوگئے۔ اور سارا بیانہ اور اوسکے مضافات پر ہمایوں کا قبضہ ہوگیا۔ یہہ واقعہ ۹۴۱ سنہ ۱۵۳۴ مین واقع ہوا+

اس شکست نے بہادر شاہ کے دل کو بڑا صدمہ پہنچایا۔ اور ہمایوں کے حوصلہ کو بڑہایا۔ اب ہمایون کا ارادہ مصمم ہوگیا کہ بہادر شاہ کو نقض عہد کی خوب سزا دے۔ اس ارادہ سے آگرہ سے گجرات کیطرف روانہ ہوا۔ اسوقت سلطان بہادر شاہ نے چتوڑ کا دوبارہ محاصرہ کررکہا تہا۔ اسے کام مین بالکل دل و جان سے وہ مصروف تہا۔ جب ہمایون ملک سارنگپور کے اندر پہونچا تو اوسنے یہہ قطعہ لکہکر بہادر شاہ کے پاس بہیجا+ **قطعہ**

اے کہ ہستی غنیم شہر چتور	کافران را چہ طور میگیرے
پادشاہی رسید بر سر تو	تو نشستہ چتور میگیرے

اس قطعہ کے جواب مین یہہ قطعہ اوس نے لکہا کہ **قطعہ**

منکہ ہستم غنیم شہر چتور	کافران را بجور میگیرم
ہر کہ بکند حمایت چتور	تو بہ بین کش چہ طور میگیرم

اب بہادر شاہ نے اس جواب کے بعد مجلس مشورہ منعقد کی۔ اوسمین اکثر کی یہہ رائے ہوئی کہ محاصرہ کو اوٹہا لینا چاہئے اور ہمایون سے لڑنا چاہئے۔ مگر صدر خان صدر المہام نے

کہا کہ محاصرہ ایک مدت سے ہو رہا ہے - تھوڑے دنونمین یہہ کام ختم ہو جائیگا - اس کام کو
ختم کر کے کسی اور کام مین مصروف ہونا مصلحت ہے - سوا اسکے ہمایون مسلمان دیندار
بادشاہ ہے - جب تک ہم کفار سے لڑتے ہین وہ ہم سے لڑنے نہین آئیگا - اگر آئیگا تو اوسکا
منہ کالا ہوگا - اور لعنت کا طوق اوسکی گردن مین قیامت تک رہیگا - ہم کو ترک جہاد
کا عذر معقول حاصل ہوگا - یہہ رائے بہادرشاہ کو بہت پسند آئی اور اوسی پر عمل کیا -
جب یہہ خبر ہمایون کے کان تک پہنچی - تو اوسنے لعنت ملامت کے خوف سے اپنی تساہل
کی عادت سے سارنگپور مین جب تک قیام کیا کہ ۱۵۳۰ سنہ ۹۴۱ مین قلعہ چتور بہادرشاہ نے
فتح کر لیا - یہانسے اوسکو بہت سی دولت ہاتھ آئی - وہ اوسنے اپنے سپاہیون مین
تقسیم کی - اور پھر ہمایون کے لشکر کیطرف متوجہ ہوا - غرض دونو بادشاہون کے لشکر
چلکر مندسور مین پہونچے - ہراولون مین ایک لڑائی بھی ہوئی - بہادرشاہ کی
سپاہ کو شکست ہوئی - اس سے بہادرشاہ کا دل بڑا شکستہ ہوا - فوج کچھہ پہلے سے بیدل
تھی - تاج خان صدر خان نے تو یہہ مشورہ دیا کہ سپاہ نے ابھی قلعہ چتور فتح کیا ہے
اور وہ مغلون کی دوا دوش اور حرب و ضرب کا خوب تجربہ کر چکی ہے - دل اوس کا
بڑھا ہوا ہے بہتر ہے کہ فی الفور حملہ دشمن پر کیا جائے - مگر رومی خان قسطنطنیہ کے
گولہ انداز نے یہہ کہا کہ ایک بہاری توپخانہ ساتھہ ہے - پرتگیز قیدی گولہ انداز
ہین - جب توپ کا سامان ایسا ہمارے پاس ہو تو پھر تلوار سے لڑنیکی کیا ضرورت ہے
بہتر یون ہی کہ توپونکا قلعہ بنے اور اوسکے گرد خندق کھدی - جسوقت دشمن ہم سے
لڑنے آئیگا ان توپونکی مار سے مارا جائیگا - غرض اس صلاح پر بہادرشاہ نے عمل کیا
مگر یہہ تھہمندی اوسکی کچھہ کام نہ آئی - ہمایون کو اوسکی خبر ہوگئی - اوسنے اپنی

سپاہ کو حکم سنا دیا کہ خبردار توپخانہ کی ہوا کے پاس بہی نہ جانا - اور پانچ چار ہزار
تیرانداز مقرر کئے کہ چارون طرف دشمنون کی رسد کو لوٹا کرین - جب اسطرح لشکر و نکو
پڑے ہوئے دو مہینہ کا عرصہ گذر گیا تو کبہی کبہی جوانمردون مین چہیر چہاڑ ہوجاتی
مغل کبہی توپخانہ کی مار مین نہ آئے - اور چارون طرفسے رسد دشمنون کی بند
کردی - تو توپخانہ کا قلعہ بندی خانہ بن گیا - توپ و تفنگ انہین کی وبال جان
ہوگئی - نہ سپاہ پاس کہانے کو نہ جانورون کو گہاس چرنے کو - تیراندازون نے
سب طرف ایسا انتظام کر رکہا تہا کہ جو رسد کی تلاش مین باہر نکلتا طعمہ اجل بنتا
غرض جب یہہ بے سامانی کا سامان اور ہزارون جانونکا زیان ہوا - تو بہادر شاہ
سوچا کہ اگر مین یہان ٹہرا تو ضرور دشمنونکے ہاتہہ مین پہنسا - اسلئے وہ مانڈو کیطرف بہاگا
یہان لشکر مین کچہہ اپنے رفقا کو اہتمام کے لئے چہوڑ گیا - مگر بادشاہ کے بہاگتے ہی
سپاہ تتر بتر ہوگئی اور ایک بہگی پڑ گئی - یہہ واقعہ ۱۵۳۵ء ۹۴۱ھ مین وقوع مین آیا
ظل بہادر اوسکی تاریخ ہے -

ہمایون اس خبر کو سنکر تین ہزار سوار لے بہادر شاہ کے پیچہے ہوا - رستہ مین صدر خان
سے لڑائی ہوئی گجراتیونکو شکست ہوئی - غرض قلعہ مانڈو مین بہادر شاہ کو جا
جا گہیرا کچہہ دنون محاصرہ رہا - پہر ہمایون فقط تین سو سپاہیونکو ساتہہ لے قلعہ پر
چڑہ گیا - اسوقت دشمن ایسی ستی بہولے ہوئے تہے کہ اونہون نے کچہہ یہہ خیال کیا
کہ ایک مٹہی بہر آدمی اندر آئے ہین - وہ بے تحاشا بہاگنے شروع ہوئے
جب بہادر شاہ کو کہ ہنوز بستر خواب پر آرام کر رہے تہے ہنگامہ کی خبر پہونچی
تو وہ بہی پانچ چہہ ہزار سوار لے گجرات کی طرف فرار ہوا - صدر خان اور عالم خان لودی

اوسکے بڑے سپہ سالار اور مدار المہام زخمی ہوئے - اور بکڑے ہوئے ہمایون پاس
آئے - اب کوئی کہتا ہے کہ صدر خان کی بہادری کی اور شجاعت کی سبب سے
بادشاہ نے بڑی عزت کی کوئی کہتا ہی قیدخانہ مین بہجوا دیا - عالم خان کا ایک پیر کٹوا دیا
اب تین دن بعد یہان سے بہی ہمایون نے گجرات کی طرف کوچ کیا - بہادر شاہ نے
چنپا نیر مین بہت کچھہ خزانہ جمع کیا تہا - ہمایون جب یہان آیا تو بہادر شاہ سب خزانہ
یہان سے نکال کر احمد آباد مین لے گیا - اور چنپا نیر مین آگ لگا دی - اس آگ کو
ہمایون نے بجھا یا - اور پہر احمد آباد کی طرف چلا - غرض آگے آگے بہادر شاہ پیچھے
پیچھے ہمایون شاہ چلا جاتا تہا - آخر بہادر شاہ بندر گاہ دیو مین ٹہرا - اور ہمایون نے
کہنبات مین خیمہ ڈالا - اور ایک جماعت سپاہ کو بہادر شاہ کے تعاقب مین روانہ کیا
- بہادر شاہ کا ایک سردار ملک احمد لاد تہا - کولی واڑہ مین وہ رہتا تہا - اوسنے
جب دیکہا کہ ہمایون کے ساتہہ تہوڑے سے آدمی ہین تو کولیونکو جمع کرکے ہمایون کے
لشکر پر چہاپہ مارنے کا ارادہ کیا مشہور ہی کہ ایک بڑہیا نے جسکا بیٹا ہمایون کے
لشکر مین قید تہا اس شب خون کی خبر بادشاہ کو پہونچائی - رات بہر بادشاہ ہوشیار رہا
صبح کو پانچ چھہ ہزار کولیون نے بادشاہی خیمہ پر چہاپہ مارا - اور سارا اسباب
لوٹ کر لیگئے - اوس اسباب مین ایک بے نظیر نسخہ تیمور نامہ کا بہی تہا - وہ ایسا عمدہ
اور خوشخط باتصویر لکہا ہوا تہا کہ اوسکے جلن مین ہمایون نے تمام شہر جلانے کا حکم
دیدیا - اور ایک شہر آناً فاناً مین خاک سیاہ کردیا - غرض بہیلون اور کولیون اور جنگلیون
سے ہمایون کو بہت نقصان پہنچا - اب ہمایون نے دیکہا کہ بہادر شاہ تو ہاتہہ آتا
نہین - اسلئے اس کام سے ہاتہہ اوٹہا یا - اور چنپا نیر کی طرف قدم بڑہایا -

یہان کے قلعہ کا محافظ اختیار خان تہا۔ خوب قلعہ کی محافظت مین اوسنے کوشش کی
مگر ہمایون کو وہ طرف معلوم ہوگئی جہان جنگل تہا۔ اور وہان ہیرم کشون اور سودا
بیچنے والون نے بٹیا بنا رکہے تہے۔ اور وہان سے محصورین کے ہاتہہ وہ اپنا سودا
بیچتے تہے۔ ان سودے والون کو پکڑکر زبردستی اس رستہ کا سراغ لگایا۔ اور وہان
جاکر دیکہا تو قلعہ کی دیوار بہت بلند تہی اوسمین لوہے کی سلاخین اور سیخین ایک ایک
گز کے فاصلہ پر دائین بائین طرف گاڑدین۔ اور راتون رات اونتالیس آدمی ان
سیخون پر چڑہ گئے اور پہر بیرم خان بعدازان خود ہمایون قلعہ کے اندر داخل ہوئے
اہل قلعہ کو جب یہہ خبر ہوئی کہ خود بادشاہ قلعہ کے اندر آگیا ہے تو اونہون نے بہاگنا اور
عورتون بچون نے فصیلون سے گرنا شروع کیا۔ بہت سے آدمی مارے گئے۔ قلعہ فتح ہوگیا
اختیار خان دوسرے روز بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ وہ برناوہ کا قاضی زادہ تہا
اور علم و فضل کے سبب سے گجراتیون مین بڑا رتبہ رکہتا تہا۔ بادشاہ نے اوسکی قدر و منزلت
کی اور اپنا مصاحب بنایا۔ یہہ واقعہ صفر سنہ ۹۴۲ہ مطابق اگست سنہ ۱۵۳۵ع مین واقع ہوا
اول ہفتہ صفر اوسکی تاریخ ہے +

جب یہہ قلعہ فتح ہوچکا تو معلوم ہوا کہ بہادر شاہ کے دفینون اور خزانون کا حال ایک
امیر کو معلوم ہے۔ ہمایونکے مصاحبونکی یہہ رای ہوئی کہ اوسے پکڑکر خوب مار پیٹئے
وہ خزانہ خود بتلادیگا۔ مگر ہمایون نے حکم دیا کہ کوئی امیر اوسکو دعوت بڑی دہوم دہام
سے کہلائے۔ اور اوسمین شراب خوب پلائے۔ پہر اس راز سربستہ کو کہلوائے۔ غرض
یہی ہوا۔ اور شرابکے نشہ نے اوسنے بتلادیا کہ فلان حوض کا پانی نکلوایا جائے۔ اوسکے
اندر سے ایک غار نکلے گا اوسی مین خزانہ ہے۔ غرض اس خزانہ کے ہاتہہ آنے سے وہ

دولت حاصل ہوئی کہ سپاہیونکو روپیہ سیر دامن بہر بہر کے تقسیم ہوا۔ اور السیا تمول ہوگیا کہ پہر گجراتکے مال گزاری کی تحصیل کیطرف کسی کو توجہ نہ ہوئی۔ بعض آدمیون نے بہادرشاہ پاس عرضداشت اس درخواست سے بہیجے کہ اکثر اضلاع آپکی سلطنت کی مغلون کے عمل دخل سے بچے ہوئے ہین۔ اگر کسی عامل کو بہیجئے تو سب روپیہ اس ملک سے وصول کر کے حضور کی خدمت مین بہیجدین۔ بہادرشاہ نے اپنے غلام عمادالملک کو یہہ کام سپرد کیا۔ جسوقت وہ چلا دو سو آدمی ہمراہ تہے۔ مگر احمدآباد تک پہونچتے پہونچتے پچاس ہزار سوار اور پیدل اوسکے ہمرکاب ہوگئے۔ کوئی کہتا ہے کہ بارہ ہزار۔ غرض وسنے احمدآباد کے سامنے خیمے ڈالے۔ اور خراج اور محصول خوب وصول کیا۔ سوقت ہمایون شاہ دولت لٹا رہا تہا۔ جشن شاہانہ مین مصروف تہا۔ سوا شراب پینے کی کسی اور بات کا ہوش نہ تہا۔ جو مصاحب اور مقرب اوس پاس جمع تہے وہ بہی ناعاقبت اندیش تہے بادشاہ کو باولا بنا رکہا تہا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ نماز مین امام نے سورۂ الم ترکیف پڑہی بادشاہ نے اوسکو بدشگونی سمجہکر امام کو ہاتہی کے پیرون کے تلے کچلوانے کا حکم دیا۔ غرض بعد ان بدمستیون کے بادشاہ ہوش مین آیا۔ اور قلعہ چنپانیر تردی بیگ کی حوالہ ہوا۔ اور خود احمدآباد کی طرف چلا۔ راہ مین ہراول کے سپہ سالار مرزا عسکری کو عمادالملک نے شکست دی۔ مگر بہادر امداد اور کمک آن پہونچی۔ جسّے گجراتیونکے پیر اُکہڑ گئے اور دو ہزار کے قریب قتل ہوئے۔ احمدآباد مع مضافات مرزا عسکری کو جاگیر مین مرحمت ہوا۔ اور نہروالہ اور پٹن مرزا یادگار ناصر کو بروچ مرزا ہندو بیگ کو اور چنپانیر مرزا تاردی بیگ کو اور بڑودہ قاسم حسین کو سپرد ہوا۔ اور مرزا ہندو بیگ کو ایک بڑا لشکر اس غرض سے سپرد ہوا کہ جس کسی حاکم کو سپاہ کی ضرورت ہو

تو وہ اوس پاس بہیجدے اور اوسکی امداد کرے۔ ادہر بادشاہ خود برہان پور ہوتا ہوا مانڈو کیطرف روانہ ہوا۔ ادہر گجراتیون نے چارو نطرف حملے شروع کر دئیے اور بادشاہ کے حاکمونکو بہگا دیا۔

گجرات اور مالوہ کا حکومت سے نکل جانا

یہہ امیر بہاگ بہاگ کر مرزا عسکری پاس جمع ہونے شروع ہوے۔ اب اس مرزا کی نیت مین بہی فساد آیا۔ ایک دن شراب پی پی یارون مین بیٹہا تہا۔ کہنے لگا کہ مین بہی ظل سبحانی ہون۔ اوسپر غضنفر اوسکے کوکا نے کہا کہ ہستی ا ماخویش نیستی۔ سب یارون نے قہقہہ لگایا۔ مرزا کو غصہ آیا۔ غضنفر کو پکڑ قیدخانہ مین بہجوایا۔ وہ اس بند سے نکل کر بندر دیو مین بہادر شاہ پاس پہونچا۔ اور احمد آباد پر حملہ کرنیکے لئے آمادہ کیا۔ مغلون کے سب منصوبون اور ارادون اور تدبیرون سے اوسکو مطلع کیا۔ اور کہا کہ وہ سب بہاگنے کے لئے پابرکاب بیٹہے ہین مگر کسی بہانہ کی منتظر ہین۔ اس امر پر سقدر اصرار کیا کہ آپ مجہے قید رہنے دیجئے اگر میری بات مین رائی برابر بہی جہوٹ ہو تو سزا دیجے۔ بہادر شاہ نے اس کہنے پر سپاہ آراستہ کرکے احمد آباد پر حملہ کیا۔ یہان مرزا ہندو بیگ نے مرزا عسکری کو یہہ سمجہایا کہ آپ اپنی نام کا خطبہ پڑہوائے اور سکہ چلائیے تاکہ سپاہ آپکو بادشاہ سمجہے۔ اور خوب جان لڑا کر لڑائی لڑئے۔ اگرچہ مرزا عسکری کو یہہ امر دل مین منظور تہا مگر اس مجلس مین اوسنے مرزا ہندو بیگ کو اس کہنے پر لعنت ملامت کی۔ اب امیرون کی صلاح سے مرزا عسکری احمد آباد سے نکلا اور اساول کے پیچہے شیر گنج مین خیمہ لگایا بہادر شاہ بہی وہان پہونچا۔ اتفاق سے ایک گولہ اوسکے خیمہ پہ مرزا عسکری کے لشکر سے آنکر لگا۔ اور خیمہ گر پڑا۔ یہہ دیکہہ وہ بہت گہبرایا۔ اور غضنفر کو بلایا۔

اور سزا کا حکم دیا۔ مگر اوسنے کہا کہ جب تک لشکرون کی میدانون مین صف آرائی نہ ہو
خدا کیواسطے میری سزا سے باز رہیئے یقینی آج راتکو مرزا عسکری بہاگ جائیگا جب
رات ہوئی تو مرزا عسکری کا یہہ ارادہ ہوا کہ قلعہ چنپانیر مین چلئے وہان بادشاہ بنئے اور
خطبہ و سکہ جاری کیجئے۔ صبح کو سارا لشکر سطرح سوار ہوا کہ یہہ معلوم ہوتا تہا کہ
لڑائی ہو۔ مگر وہ سب بہاگنے کا سامان تہا۔ سیدہا وہ چنپانیر کو چلا۔ بہادر شاہ دو چار
روز اوسکی تعاقب مین رہا۔ مگر پہر اولٹا چلا آیا۔ اور ہمایونکو لکہہ بہیجا۔ کہ مرزا عسکری کا یہہ فاسد ارادہ
ہے کہ آگرہ کو جاکر لے لیوں اور بادشاہ بن بیٹہون۔ یہی خبر اور جاسوسونسے بہی بادشاہ پاس روانہ
کی۔ مرزا عسکری چنپانیر مین پہنچا تو وہان تاردی بیگنے اندر نہ آنے دیا۔ اور دور ہی دور رکہا
مرزا یہانسے مایوس ہوکر آگرہ کیطرف چلا۔ تاردی بیگنے چنپانیر بہادر شاہ کے حوالہ کیا۔ اور مانڈو مین
بادشاہ سے آملا۔ اب ہمایونکو ایک اندیشہ یہہ تہا کہ کہین مرزا عسکری آگرہ نہ دبا
بیٹہے دوم محمد سلطان مرزا اور اوسکا بیٹا دونون بادشاہ سے باغی ہوگئے تہے
اور پرگنہ بلگرام کو تاخت و تاراج کرکے قنوج کا ستیاناس ملا رہے تہے۔ اس سبب سے
وہ کوچ پر کوچ کرتا ہوا مانڈو سے آگرہ کی طرف چلا۔ چتوڑ کے نواح مین مرزا عسکری
بادشاہ سے ملا۔ اور اپنے چلے آنیکا یہہ عذر پیش کیا کہ مجہسے گجرات کا کچہہ انتظام نہ ہو سکتا
تہا اسلئے مجبور ہوکر چلا آیا ہون۔ بادشاہ نے بہی اس عذر کو قبول کر لیا اور اغماض
کیا۔ مرزا ہندال کو محمد سلطان مرزا سے لڑنیکو بہیجا وہ اوسکو شکست دیکر آگرہ
مین ہمایون پاس چلا آیا۔ خلاصہ اس تمام بیان کا یہہ ہے کہ بہادر شاہ کو سنہ ۹۴۲ھ ۱۵۳۶ء
مین اپنا سارا ملک اور مالوہ دونو ہاتہہ لگ گئے۔ یہہ دونو ملک کس محنت اور مشقت سے ہمایونکو
ہاتہہ آئے اور کیا مفت ہاتہہ سے نکل گئے۔

ہمایونکا بنگالہ پر چڑہنا

ہمایون برس روز کے قریب آگرہ مین رہا۔ یہہ برس عجب طرح سے اوسنے کاٹا۔
محل مین مست پڑا رہتا تہا۔ دربار مین کبھی نہ آتا۔ افیونون کی پینکون سے کام تہا
اور کسی کام سے کچھہ سروکار نہ تہا۔ اتفاق سے ہی ۹۴۲ھ (۱۵۳۶ء) مین سلطان جنید برلاس
حاکم جونپور مرگیا۔ یہہ امیر افغانان شرقیہ کی سرکوبی اپنی حکمت اور تدبیر اور زور
شمشیر سے کرتا رہتا۔ پادشاہ تو گجرات اور مالوہ کی مہمات مین مصروف رہا۔ اس عرصہ مین
شیرخان افغان نے بہار اور جونپور اور قلعہ چنار پر تصرف کرلیا (شیرخان کا
مفصل حال اوسکی تاریخ مین آگے بیان ہوگا) اور بہت کچھہ سامان جنگ اور لشکر
مہیا کرلیا۔ اب اس شیر سے لڑنے کے واسطے ہمایون آگرہ سے ۹۴۴ھ (۱۵۳۷ء) مین چلا۔
اور قلعہ چنار کے سامنے بے مزاحمت پہنچ گیا۔ شیرخان بڑا عاقبت اندیش تہا۔ وہ اون
سب خطرون سے جو اوسکو پیش آنے سے پہلے ہی واقف ہوجاتا۔ اور اونکی روک تہام کے واسطے
ایسی معقول تدبیرین سوچتا اور عمدہ تجویزین کرتا کہ اوسکی نظیر کوئی ہندوستان مین
نہین ہے۔ جب اوسکو ہمایونکے آنیکی خبر پہونچی۔ تو اوسنے چنار گڈہ کے قلعہ کو مستحکم
کیا اور اوسمین سپاہ لڑنیکے واسطے متعین کی اور اپنے بیٹے قطب خان کو اوسکا سپہ سالار
بنایا۔ اور خود بنگالہ روانہ ہوا۔ اور اس ملک کو بالکل فتح کرلیا۔ اور بہت کچھہ غنیمت
اور دولت اوس سے حاصل کی۔ اب ہمایون دریا دریا گیا تہا۔ اسلئے ضرور تہا کہ چنار گڈہ
کو تسخیر کرے۔ اسلئے اوسکی محاصرہ کا اہتمام سالار رومی خان کے سپرد ہوا۔ یہہ رومی خان
وہی ہے جو مندسور کی لڑائی کے بعد بہادر شاہ سے جدا ہوکر بادشاہ ہمایون کی خدمت
مین ملازم ہوا تہا۔ غرض چھہ مہینہ تک محاصرہ رہا۔ اور رومی خان نے اوسکو دریا کیطرف سے

بڑی حکمت اور عقل سے فتح کیا۔ اور قطب خان بہاگ گیا۔ او دو ہزار آدمیون کو رومی خان کی سفارش سے بادشاہ نے امان دی۔ مگر مویدبیگ نے بغیر حکم شاہی کے ادنکے ہاتہہ کاٹ ڈالے۔ بعض مورخ لکہتے ہین کہ فقط تین سو گولہ اندازون ہی کے ہاتہہ کاٹے کچہہ عجب نہین کہ یہی صحیح ہو۔ اسلئے کہ اسوقت توپخانہ کی کام خطرناک سمجہے جاتے تہے گولہ اندازون کے ہاتہہ اسلئے قلم ہوئی کہ آیندہ پہر وہ ایسا کام نکرین اور جن ہاتہون سے اونہون نے بادشاہ کی لشکر کو گزند پہونچایا تہا اوسکی پاداش مین وہ ہاتہہ ہی اپنے نہ دیکہین۔ رومی خان کو یہہ قلعہ بادشاہ نے عنایت کیا۔ مگر تہوڑے دنون مین حاسدون نے اوسے زہر دیکر اس دنیا سے چہٹی دی +

جب یہہ مرحلہ طی ہوچکا تو بنگالہ پر چڑہائی کا ارادہ ہوا۔ اور گنگا کے کنارہ کنارہ آگے چلا۔ پٹنہ تک نہ پہونچا تہا کہ بنگالہ کا بادشاہ محمود شاہ جسکو ابوالفضل نے غلطی سے اکبرنامہ مین نصیب شاہ لکہا ہی بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ وہ شیر خان کے مارے ادہر ادہر مارا مارا پہرتا تہا۔ آخر لڑائی مین ایک زخم شدید اوسنے کہایا تہا اور ابتک وہ اچہا نہوا تہا جب بادشاہ پٹنہ مین پہونچا تو ہمایون کو دولت خواہون نے سمجہایا کہ برسات کا موسم ملک بنگال مین نہایت خراب ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ اس موسم کے ختم ہونے تک آپ یہان تشریف رکہین۔ مگر بادشاہ بنگالہ کی خودغرضی نے ہمایون کو راضی نہونے دیا۔ اور اوسنے سمجہایا کہ شیر خان نے ابہی بنگالہ لیا ہے۔ قدم اوسکے ابہی نہین جمے فرصت دینی مصلحت نہین ہے۔ ہمایون نے بہی اس مشورہ کو پسند کیا۔ اور کوچ کرکے بہاگل پور پہونچا۔ وہان لشکر کو دو حصون مین تقسیم کیا۔ شیر خان نے یہہ حکمت کی کہ اپنے بیٹے جلال خان کو

سیکرا گلی یا گڈہی کی حفاظت کیواسطے روانہ کیا۔ یہہ گڈہی بہار اور بنگالہ کے وسط مین
بنگالہ کا دروازہ گنا جاتا تہا۔ جلال خان نے پندرہ ہزار سپاہ سے اُس گڈہی کا
خوب بندوبست کیا۔ پادشاہ جب منگیر مین پہونچا تو اوسنے مرزا ہندال کو
آگرہ روانہ کیا۔ اسلئے کہ محمد سلطان مرزا اور الغ مرزا پادشاہ پاس سے بہاگ گئے
تہے۔ اور ملک مین انہون نے فتنہ و فساد برپا کر رکہا تہا۔ پادشاہ نے جہانگیر بیگ
کو اس گڈہی کے فتح کرنیکے واسطے بہیجا۔ اوسنے جلال خان سے شکست کہائی
۔ اور بہت نقصان اوٹہایا خود زخمی ہوا۔ اور پادشاہ پاس چلا آیا۔ پہر خود پادشاہ
گڈہی کے سامنے آیا۔ جلال خان بغیر لڑے بہڑے چلا گیا۔ پادشاہ کو بڑا تعجب
ہوا کہ یہہ سنگ راہ خود بخود کیون اوٹہہ گیا جسسے بنگالہ کا راستہ صاف ہو گیا
کوئی روک ٹوک باقی نہ رہی۔ اب ۹۴۵ھ مین پادشاہ گور مین پہنچا۔ شیر خان کا
پہلے ہی سے یہہ منصوبہ تہا کہ پادشاہ کی اس فوج عظیم کے سامنے اس سال مین
نہ آئے۔ اور برسات مین اوسکو گہرا ئے۔ اسلئے وہ مع اہل و عیال و زر دولت
مال لیکر کوہستانی خطہ مین جنوب مغربی سمت مین رہتاس پاس چلا گیا۔ چنار گڈہ
کے امتداد محاصرہ سے شیر خان کو گور کے لے لینے کی فرصت اور محمود شاہ پادشاہ
بنگال کو شکست عظیم دیدینے کی مہلت مل گئی۔ مگر اسقدر اور وقت کی اوسکو
ضرورت تہی کہ بنگال کی غنیمت کو رہتاس مین پہنچائے۔ اور اپنے منصوبون کے
موافق کہلے ہوئے ملکون کا بندوبست کرے۔ اسلئے اوسنے اپنے بیٹے جلال خان
کو یہہ ہدایت کی کہ ہمایون کو گڈہی سے گذرنے نہ دے اور وہین روکے پڑا رہے
اور کوئی لڑائی نہ لڑے۔ اور وقت پاکر میرے پاس بہاگہ و نمین چلا آئے +

گور بغیر مقابلہ اور مقاتلہ کے ہمایون کے ہاتہہ آیا۔ اور اوسکا نام
بدل کر جنت آباد رکہا۔ یہان تین مہینہ تک توقف کیا۔ برسات کا موسم تہا۔
پادشاہ کو عیش اور عشرت کے سوا کچہہ نہ سوجہا لڑائی کے کامون سے خبر نہوا
اس موسم کے سبب سے چارون طرف پانی پانی نظر آتا تہا۔ ندی نالون کا وہ زور
شور تہا کہ اونپر گذرنا دشوار تہا۔ غرض اس برسات نے تمام لڑائی کے کامون کو
ٹہنڈا کر رکہا تہا۔ سپاہیون کا دل گرمی کی شدت سے افسردہ اور پژمردہ ہوگیا تہا
۔ برسات کی بعد جو برا موسم آتا ہے اوسمین بہت سی سپاہی اور گہوڑے اونٹ مرگئے
جب راستے کہلے تو سپاہی بہاگنے شروع ہوئے۔ غرض ہمایون کا لشکر ٹوٹ گیا
اور تہوڑا سا رہ گیا۔ شیر خان کا جو منصوبہ اس سال مین نہ لڑنے کا اور ہمایون
کی سپاہ کو برسات کا مزہ چکہانے کا تہا راس آیا +

مرزا ہندال آگرہ مین پہونچا۔ یہان جس کام کے لئے یعنے سلطان مرزا کی سرزنش کے لئے
جو ہمایون نے بہیجا تہا اوسکا خیال چہوڑ کر اب اوسکو یہہ دہن لگی کہ پادشاہ سے
مخالفت اختیار کیجئے۔ اور خود شہریار ہو جئے۔ یہہ خوب موقع ہاتہہ لگا ہے۔
اس بات کے لئے اول اوسنے یہہ چہیڑ نکالی کہ شیخ بہلول پادشاہ کے پیرو مرشد کو
افغانون سے ملی ہونے کی تہمت لگا کر مار ڈالا۔ یہہ کام صلاح کارون نے مرزا
سے اسلئے کرایا تہا کہ پادشاہ اور مرزا کے دلون کا بگاڑ آشکارا ہو جائے۔ ابو الفضل
نے اس پیر کا نام شیخ پہول لکہا ہے اور اوسکا بیان اسطرح کیا ہے کہ جب ہمایون کو
مرزا ہندال کے فسادارادون کی خبر پہونچی۔ تو اوسنے اس شیخ کو نصیحت و پند
کے لئے بہیجا تہا۔ مگر یہان جب نمکحرامون نے دیکہا کہ اس شیخ کے سبب سے تمام گہر بنا بنایا

بگڑا جاتا ہے تو اول اوسیکا کام مرزا کے ہاتہہ سی کرایا - اب اوسنی ہندیہ کر خطبہ اپنی نام کا پڑہوایا - ہرچند اوسکی ماں نے اس حرکت سی منع کیا اور لباس ماتمی پہنا مگر اوسنے کچہہ نہ سُنا - اور دہلی چلا آیا - اور اوسکا محاصرہ کیا - کالپی سی یادگار ناصر مرزا دہلی مین آگیا +

ہمایون کا تنزل اور شیر خانکی ترقی

اب ہمایون کو اپنے بہائیون کی طرف سی بہت اندیشہ ہوا - مرزا کامران نے جسوقت یہہ سُنا کہ مرزا ہندال ہمایون سے پہر گیا - اور دہلی کا محاصرہ کیا - اور شیر خان شیر بن گیا اور بادشاہ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف مین مبتلا ہوا - تو اوسنے اپنی بادشاہ ہونے کا ارادہ کیا - اس فکر مین لاہور سے کوچ بر کوچ کرتا ہوا دہلی کی طرف روانہ ہوا - اور بہانہ یہہ بنایا کہ مین بہائی کی امداد کو اعانت کو جاتا ہون - جب دہلی مین پہونچا تو مرزا ہندال کو دیکہا کہ محاصرہ مین مصروف ہے - وہ بہی اوسکے ساتہہ شریک ہوگیا - فخر الدین علی کوتوال نے قلعہ سی نکل کر مرزا کامران سے کہا کہ یادگار ناصر سے نمک حرامی نہین ہوگی - بہتر یہہ ہے کہ آپ آگرہ تشریف لیجائین اور اوسکو تصرف مین لائین - پہر دہلی خود ہاتہہ باندہی حضور کے سامنے کہڑی ہوجائیگی - ان دونون بہائیون کو یہہ بات بہائی - اور آگرہ کیطرف چلنے کی ٹہرائی - مگر جب وہ آگرہ کی پاس پہونچے تو اسمین کچہہ شکر رنجی ہوگئی - مرزا ہندال پانچ چار ہزار سوار ساتہہ لی الور چلا گیا - اور کامران نے آگرہ مین بادشاہی کا ڈنکہ بجایا جب یہہ متوحش خبرین ہمایون پاس پہنچین تو اوسنے سوا اسکے کوئی علاج نہ سوچا کہ ممالک بنگالہ کے کام کو جہانگیر بیگ کو سپرد کیا اور خود آگرہ چلا - اور جون تون رستہ چیر بہاڑ جوسا مین پہونچا - اور یہان سی بہائیون کے خط پر خط بڑی منت اور سماجت سی لکہے کہ اے برادران عزیز اسوقت شیر خان بڑا زبردست مخالف ہی - ہم سب پر واجب ہے

کہ متفق ہو کر اس شیر کے پنجے سے ملک چھڑائین - دیکھو باپ نے کیا جان کہپا کر یہہ ملک لیا ہے
اب ہماری نا اتفاقیون سے مفت ہاتہہ سے جاتا ہے - خاندان کا نام و نشان مٹا جاتا ہے
جب اس بلا سے ہم سب کو نجات ہوگی - اوسوقت جسطرح تمہاری مرضی ہوگی ملک آپسمین
بانٹ لین گے - مگر ان کم بخت بد اندیش بہائیون نے ایک نہ سنی اور اولٹے یہہ سمجہے کہ
ہمایون کے سامنے ہمارا چراغ نہین روشن ہوگا - اگر اسکا چراغ گل ہوگیا تو پہر شیر خان
سے سمجہنا کیا بڑی بات ہے - ہماری فرمانروائی اور شاہی کا سدراہ یہہ ہمایون ہی
ہو رہا ہے - یہہ حال تو ہمایون پر گذرا تہا - ادہر شیر خان شیر کی طرح میدان مین آیا
اور بہار اور بنارس چنار گڈہ کو دوبارہ لے لیا - جونپور کا محاصرہ کیا - گنگا سے آگے
قنوج تک جا بجا ناکہ بندی ہمایون کے روکنے کے واسطے کردی - جب ہمایون کا لشکر مونگیر مین
پہونچا - تو شیر خان کی طرف سے خواص خان نے تہوڑی فوج سے بادشاہ کے لشکر پر
چہاپا مارا - اور شکست دیکر لشکر کو پریشان کردیا - غرض اس فتح سے شیر خان کا دل
اور شیر ہوا - اسلئے اوسکی سوچ سمجہہ کے کامون مین دلیری اور بیباکی اور زیادہ ہوگئی
اور اعتبار اور اعزاز بڑہانے کیواسطے اپنا لقب بہی بادشاہ رکہا - جب ہمایون بکسر مین
پہونچا تو اوسکو یہہ خبر لگی کہ شیر خان نے جونپور کا محاصرہ چہوڑ دیا - اور دو منزلہ سہ منزلہ
کرتا ہوا بنارس سے چلا آتا ہے - اور آخر منزل ۳۵ میل کی ایک دن مین کرکے بکسر مین
آپہونچا - ہمایون کو لوگون نے سمجہایا کہ آج یہہ شیر تہکا تہکایا آیا اوسکے ماریکا خوب
موقع ہے - مگر ہمایون نے ایسا استاہل کیا کہ یہہ کام بن نہ پڑا - راتون رات شیر شاہ نے
تمام لشکر کے گرد خندقین کہودائین - اور مورچے تیار کرکے قلعہ بنالیا - پہر جیسا چہوٹکا
اوسپر حملہ کرنے سے دل چہوٹتا تہا - ہمایون نے اپنی لشکر کے گرد بہی خندق کہدوائی

اور کشتیان اکہتی کین - اور لڑائی کو ٹالتا رہا - اور گنگا کا پل اس نظر سے بنا تا رہا
کہ موقع پاکر اوسکے دوسیرطرف کنارہ کنارہ چلا جاے - شیرخان توقف کو اپنے حق مین
کیمیا جانتا تہا - اسلئے اس پل کا کچہہ متعرض نہوا - اور اس مین دو مہینہ کا عرصہ
گذر گیا - جب پل بننے کی قریب پہونچا تو شیرخان یہہ چال چلا کہ اپنے خیمون کو وہی
صورت بنائی رکہی جو تہی اور چپکے سے ایک فوج جرار ہمراہ لے راتون رات چہپے چہپے
ہمایون کی فوج کے پیچہے آگیا - اور دشمنونمین سے کسیکو خبر نہ ہونے دی - اکثر موسرخ
یہہ لکہتے ہین کہ شیرخان نے یہہ روباہ بازی کی کہ اپنے پیر و مرشد شیخ خلیل کے
ہاتہہ یہہ پیغام بادشاہ کو بہیجا کہ مجہے یہہ ملک بنگالہ عنایت ہو - اسسے زیادہ مین
کچہہ اور نہین چاہتا - اوسمین بہی حضور کا خطبہ اور سکہ جاری رکہونگا - بادشاہ
اسوقت یہہ بات غنیمت سمجہا - اور اسی عہد پیمان پر قران شریف پر قسمیں ہوہی
- مگر دوسرے دن شیرخان نے قران کو بالائے طاق رکہا - اور سپاہ کے تین حصے
کر کے تلوارین سونت بجلی کیطرح ہمایون کے لشکر پر آن پڑا - اتنی فرصت بہی
ندی کہ لشکر تیار ہوکر سامنے کہڑا ہوتا - اس پر بہی ہمایون نے لڑنیکا ارادہ کیا
اور نقارہ جنگ بجایا - کوی تین سو سوار اوسکے گرد آنکر کہڑے ہوے - کہ شیرخان کے
ساتہیون نے آن گہیرا - بادشاہ نے ایک ہاتہی کے مستک مین تیر ایسا مارا کہ وہ وہین
گڑ کر رہ گیا - مگر اوس ہاتہی پر سے ایک تیر انداز نے بہی وہ تیر مارا کہ بادشاہ کا
بازو زخمی ہوا - آگے اور بادشاہ کا ارادہ لڑنے مرنیکا ہوا - مگر امراء اوسکے گہوڑے
کے باگ موڑ کر دریا کی طرف کشان کشان لیگئے - پل ابتک بنا نہ تہا - توقف
مین جان کا اندیشہ تہا - اسلئے گہوڑا دریا مین ڈالدیا - مگر دوراہ مین غوطے کہا کہا کر گیا

بادشاہ بہی ڈبکیان کہانے لگا ایک بہشتی مشک پر تیرتا چلا جاتا تہا جب اوسنے
بادشاہ کا یہہ حال دیکہا تو اوسکو مشک پر بٹہاکر دریا پار اوتار دیا۔ کنارہ پر اوتر کر
بادشاہ نے اس سقہ کا نام پوچہا اوسنے اپنا نام نظام بتلایا۔ بادشاہ نے اوسے
کہا کہ تیرا نام حضرت نظام الدین اولیا سے زیادہ مشہور معروف کردونگا۔ اور جب
تخت پر بیٹہونگا تو دوپہر کی بادشاہی دونگا۔ جب بادشاہ پر یہہ نوبت گذری
تو سپاہ کا کیا ذکر ہے۔ جسکی جدہر سینگ سمایا اودہر چلا گیا۔ بہت سے یونہین
مارے گئے۔ کچہہ کیچڑ مین پہنس پہنس کر اس دنیا کی دلدل سے چہوٹے۔ کچہہ دریا
مین طعمہ نہنگ اجل ہوئے۔ آٹہہ ہزار آدمی اور بڑے بڑے رئیس خاک مین مل گئے
اس ہلڑ مین ہمایون کی بی بی حاجی بیگم دشمنونکے نرغہ مین آگئی۔ بادشاہ نے بڑے
بڑے رفیق اوسکی خلاصی کے واسطے بہیجے۔ لیکن جو گیا جان سے گیا۔ شیرخان
نے بڑی انسانیت اور مردی کا کام کیا کہ جسوقت اوسکو اس ملکہ کا حال معلوم ہوا
تو اوسنے ساری لشکر مین ڈہونڈہی پٹوائی کہ کوئی مغلانی خیمہ مین رہنے نہ پائے۔
ایک مورخ لکہتا ہی کہ چار ہزار مغلانیان جمع ہوئین غرض ملکہ اور ان سب عورتون
کو بعزت وحرمت ہمایون پاس بہجوا دیا۔ یہہ حادثہ عظیم ۹ صفر ۹۴۶ھ مطابق ۲۶ جون
۱۵۳۹ع وقوع مین آیا۔ اب ہمایون تہوڑے سے سوارون کے ساتہہ آگرہ مین آیا۔
وہان مرزا کامران موجود تہا۔ بہائی کے آنیکی خبر سنکر اوسکے پاس گیا اور دونو مل
ہوا۔ مرزا ہندال بہی شرمندہ سر فگندہ مرزا کامران اور ملکے سمجہانے سے حاضر ہو
اور بڑے بڑے امیر ادہر اودہر سے بہی چلے آئے۔ اسی اثنا مین میان نظام سقے
بہی بادشاہ کی جان ومال کو دعا دیتے ہوے تخت کے پایہ سے آلگے۔ بادشاہ نے

اوسے دور سے پہچان لیا اور دوپہر کے لئے اپنے وعدہ کے موافق تخت اوسکے حوالے کیا
مشہور ہے کہ اس سقہ نے اپنی دوپہر کی سلطنت مین مشکین کتر واکر چام کے دام چلائے
اور اپنے بہائی بندونکو نہال کر دیا غرض جب بہائیون اور امرا کا اجتماع ہوا۔
تو ہمایون ہر روز مجلس مشورہ منعقد کرتا۔ بہائیونکو بلاتا۔ اور نشیب و فراز
سمجہاتا۔ اور کہتا کہ اگر خدا نخواستہ شیرخان قوی پنجہ ہوگیا تو ہم سب کا کہین پتا نہ
لگے گا۔ مگر کامران کا دل صاف نہ تہا۔ اسلئے ان صلاحون اور مشورون کا کوئی نتیجہ
نہ ہوتا۔ چہہ مہینہ کا عرصہ اس گفتگو مین گذر گیا اور کوئی بات پیدا نہین ہوئی۔ مرزا
کامران اس عرصہ مین علیل ہوگیا۔ اوسکو اس بیماری مین یہہ یقین ہوا کہ ہمایون نے
زہر اوسے دیا ہے۔ خواجہ کلان لشکر چغتائی کا عمدہ سپہ سالار عہد بابری کا مرزا
کامران کے ساتہہ آیا تہا اوسکو روانہ کیا۔ اور پہر آپ چلا گیا۔ اور ہمایون کی ساری
سپاہ کا دل بجہا گیا۔ اور اوسکے ساتہہ بہت سے سپاہی بادشاہ کے چلے گئے غرض
ان بہائیون کی پہوٹ سی ایک دن بہانڈا پہوٹ ہی گیا۔ اب یہہ واقعات تو ہمایون پر
گذرے۔ اب شیرخان کی سنئے کہ اوسنے دل جہانگیر قلی کو جسکو ہمایون پانچ ہزار
سوارون کے ساتہہ بنگالہ مین چہوڑ آیا تہا قتل کیا۔ اور اپنے منشیونکو حکم دیا کہ احباب کو
خطوط اس فتح کے مبارکبادی مین لکہے جائین۔ اوسپر امیرون نے عرض کیا کہ
اب حضور خط کیا لکہین فرمان جاری فرمائیے۔ اور اپنے نام کا خطبہ پڑہوائیے
اور سکہ لگائیے۔ شیرخان نے اس بات کو قبول کیا۔ اور شیرشاہ خطاب کہا
اور پورا بادشاہ بن گیا۔ اور قنوج اور کالپی کے ملک کا وہ مالک ہوگیا عیسی خان
کو گجرات اور مالوہ کی طرف روانہ کیا۔ اور وہان کے حاکمون اور سردارون کو لکہا کہ

اپنا بیٹا بہیجتا ہون - اب سب صاحب وسکی امداد و رکمک کیجئے گا - اور جب ہمایون
قنوج کی طرف شورش برپا کرے تو آپ میرے بیٹے کی ساتہہ ہوکر آگرہ اور دہلی کے
ملکون کو تاخت و تاراج کیجئے گا - اس بات کو سب نے سنکر بسر و چشم قبول کیا - یہان کے
سرداروں کا سردار ملو خان تہا - وہ مانڈو اور سارنگپور اور اجین کا مالک بن بیٹہا تہا
قادر شاہ اپنا خطاب کہاتہا - اوسکا نام طرفدارون کی فہرست مین سب سے اول تہا
شیر خان نے اس نام کو کتر کر اپنی پگڑی مین رکہہ لیا تہا -
جب یہہ خبر آئی کہ ہمایون نے قنوج کیطرف رخ کیا - تو شیر شاہ نے اپنی بیٹے قطب خان کو
مانڈو کی طرف روانہ کیا - اور وہان کے امیرون کو اونکا وعدہ یاد دلایا - جب ہمایون
نے اس بات کو سنا تو اوسنے اپنی دونون بہائی مرزا ہندال اور عسکری کو چندیری
روانہ کیا - یہان قطب خان آگیا تہا - پہر وہ یہان سے چاندہ مین چلا گیا - جب
امراء مالوہ نے دیکہا کہ پادشاہ کے دو بہائی چلے آتے ہین تو وہ یہہ سمجہے کہ افغانون
کی مدد کر کے کیون مغلون سے جہگڑا مول لین - اسلئے افغانون کی امداد سے
پہلو تہی کی اور جب قطب خان کو مغلون سے شکست ہوئی تو اوسکا سر کاٹ کر
ہمایون پاس بہیجدیا - شیر شاہ کو اس بیٹے کے مرنے کا کمال رنج ہوا مگر زبان
سے اُف نہ کی - اور امراء مالوہ سے ایک مدت کے بعد اپنے دل کا غبار نکالا +

ہمایون کی دوبارہ لشکر کشی اور شکست اور فرار

غرض کالپی یا چاندہ کی اس فتح سے اور مغلون کی کچہہ نئی سپاہ کے آجانے سے
ہمایون کا پہر حوصلہ بڑہا اور لشکر کشی کا ارادہ ہوا - اور وہ خود قنوج کیطرف روانہ ہوا
کہتے ہین ایک لاکہہ سوار اوس پاس تہے - وہ دریا کے کنارہ کنارہ چلکر قنوج کے پاس

دریا پار اوترا - وہان شیرشاہ بہی پچاس ہزار آدمیون کا لشکر لے شیر کیطرح گہات مین بیٹہا ہوا تہا - پہر دونو لشکر مہینہ بہر تک ایک دوسر یکے آمنے سامنے پڑی رہے - اب تہہ لشکر ہمایون مین پہوٹ پڑی - محمد سلطان مرزا اور اوسکے بیٹے کہ بیوفائی کے پتلے تہے ہمایون کو چہوڑ چہاڑ چلدئے - اور ایک بڑی راہ نکال گئے اور لشکر کے دل کو بجہا گئے - مرزا کامران نے جو کچہہ سپاہ برائے نام کمک کیواسطے چہوڑی تہی وہ بہی چلدی - غرض کچہہ ایسی بد دلی ہمایون کے لشکر پر چہاگئی کہ ادہر اودہر سپاہی چپکے چپکے کہسکنے شروع ہوئی - اب اوپر سے برسات سر پر آئی لشکر نشیب کی زمین پڑا تہا - وہ پانی سے بہر گیا - ارادہ ہوا ہی تہا کہ یہان سے لشکر اوٹہا کر کہین اونچی زمین پر لیجائین کہ اتنے مین شیرخان بجلی کیطرح لشکر پر آپڑا - یہہ دیکہکر ہمایون کا لشکر سٹ پٹا گیا - ہاتہہ پیر پہول گئے - اوسان بہول گئے - تہوڑے سے ہی سچے جانباز سپاہی تہے جنکو مرنیکی سوجہی باقی کو بہاگنے کی پڑی - اسوقت ہمایون کو ایسی غیرت آئی کہ وہ اس میدان مین مرنے کو بہاگنے سی بہتر سمجہتا تہا اور چاہتا تہا کہ آج ہی جان دیدے - مگر خدا کو ابہی اوسے اور اوسکی اولاد سے بڑے بڑے کام لینے تہی - جسوقت اتفاق سے اوسکا گہوڑا زخمی ہوا - اور اوسنے یہہ چاہا کہ گہوڑیکو سنبہال کر افغانون پر حملہ کرے کہ اوسکے بعض دولت خواہ اور ہوا خواہ گہوڑیکی باگ موڑ کر دریا کے کنارہ پر لے آئی - اب یہان متردد تہا کہ کیا کرون - اتنے مین ایک بوڑہے مریل ہاتہی پر نظر جا پڑی - فیلبان کو حکم دیا کہ ہاتہی لا - وہ لایا اور بادشاہ اوسپر بیٹہا - اوسمین ایک خواجہ سرا کافور نامی بہی بیٹہا تہا - اب بادشاہ نے فیلبان سے کہا کہ ہاتہی کو دریا مین ڈال - اوسنے کہا کہ ہاتہی ڈوب جائیگا - اسپر خواجہ سرا نے

پادشاہ کے کان مین کہا کہ کہین یہہ نمک حرام حضور کو دشمنون مین لیجا کر نہ پہنسا دے
بہتر ہے کہ اس موذی کا سر اوڑا دیجے - مین ہاتہی ہانک لونگا مجہے ہکانا آتا ہے
پادشاہ نے تلوار سے فیلبان کا سر اوڑا کر نیچے پہینک دیا - خواجہ سرا فیلبان بن بیٹہا
اور پادشاہ کو دریا کے کنارہ کے پاس لے آیا - اتفاق سے یہان کا کرٹاڑہ بلند تہا -
وہان دو ایک بہاگے ہوئی سپاہی بیٹہے ہوئے یہہ تماشا دیکہہ رہے تہے اونہون نے
اپنی پگڑیون کے سرونکو ملا کر اور بٹ کر پادشاہ کے ہاتہہ مین ایک سرا دیکر
کہینچ لیا - پادشاہ نے ان آدمیون کے ساتہہ بڑا سلوک کیا - اگر یہہ ہاتہی ہاتہہ آیا
تو جان جا چکی تہی - جب شیر خان کو خبر ہوئی کہ ہمایون جان بچا نکل گیا تو اوسکو
بڑا افسوس ہوا - اور چلا کر کہنے لگا کہ مین نے جانا تہا کہ وہ مارا گیا - شیر شاہ کے
سپہ سالار خواص خان نے اس ہنگامی مین بڑے کار نمایان کئے - اور یہہ لڑائی
۱۰ - محرم ۹۴۷ھ مطابق ۱۷ - مئی ۱۵۴۰ء کو واقع ہوئی +

اب ہمایون آگرہ کیطرف بہاگا - راہ مین مرزا عسکری اور مرزا ہندال بہی مل گئے
اور رہی سہی فوج بہی اکہٹی ہو گئی - جب موضع بہاگلپور پر پہونچے - تو اس قصبہ کے
آدمیون نے رسد بالکل بند ہی کر دی - اونسے مار پیٹ کر بڑی مشکلون سے رسد
حاصل کی - غرض راہ مین بہی مصیبت لشکر پر آئی - غرض جون تون کر کے آگرہ مین
ہمایون پہنچا - شیر شاہ وہان بہی آموجود ہوا - اب ہمایون نہایت مضطرب ہوا -
کچہہ امید اس شیر سے مقابل ہونیکی نہ رہی تہی - اسقدر فرصت بہی مشکل سے
ملی کہ دلی اور آگرہ کے خزانون سے بہاری بہاری قیمت کی ہلکی ہلکی چیزین خاندان
تیموریہ نے اپنے ساتہہ لین اور غرہ ربیع الاول ۹۴۷ھ مطابق ۵ - جولائی ۱۵۴۰ء کو

لاہور مین سب خاندان چغتائیہ کے مرزا اور خوانین جمع ہوئے۔
اب بہائیون مین اتفاق کا ہونا دلون کا صاف ہونا ایک خواب و خیال تہا۔ ہر روز اونکی مجلسین جمتین اور صلاحین ہوتین۔ اور اتفاق اور صفائی پر قسما قسمی ہوتی اور عہد و پیمان جدید ہوتے۔ مگر ہمیشہ باطنی نفاق کو اس ظاہری اتفاق پر غلبہ رہتا ایک دوسرے کے ساتہہ گو ظاہر مین کیسی ہی باتین بناتا مگر دوسرا اوسکو دشمن جانتا ہمایون ہر چند سمجہاتا کہ دیکہو بہائیو کس محنت اور جان کاہی سے یہہ ملک باپ نے لیا ہے مگر ہماری پہوٹ اوسے مفت گنوائے دیتی ہے۔ مرزا کامران کو کبہی یہہ اندیشہ ہوتا کہ کہین ہمایون کابل کو نہ لے لے۔ کبہی یہہ خوف ہوتا کہ شیر شاہ کی بلا میری سر پر تو ہمایون کے بدلہ نہ آن پڑے۔ آپسمین ایسی ایسی باتین کرتے کہ مرزا کامران کہتا کہ سب مرزا جریدہ جریدہ پہاڑون مین چلے جائین۔ مین سب کے اہل و عیال کو لیکر کابل چلا جاؤن۔ مرزا ہندال اور ناصر مرزا یہہ کہتے کہ بالفعل فغانون سے تو ہم لڑ نہین سکتے بہتر ہے کہ بکر کے ملک مین چلے جائین اور وہان سے گجرات پر ہاتہہ دوڑائین مرزا حیدر یہہ کہتا کہ کوہ سرہند سے کوہ سارنگ پور تک جو ملک ہے اوسکو مستحکم کرین اور اس دامن کوہ مین اوقات بسر کرین اور دو مہینہ مین مین کشمیر فتح کر لون گا وہان سب اہل و عیال کو رکہنا۔ ان پہاڑون مین شیر شاہ کا توپخانہ کچہہ کام نہ دیگا۔ مگر دل مین کچہہ اور تہا زبان پر کچہہ اور اسلئے اس ظاہری اتفاق کا کوئی نتیجہ نہ ظہور مین آیا۔
مرزا کامران کی دلی آرزو یہہ تہی کہ ان سب جہگڑون سے بچ کر کابل مین آرام سے مزے اوڑاؤن اسلئے اونسے بہائیون کے محبت کو بالاء طاق رکہہ کر عبد اللہ قندزکو شیر شاہ پاس بہیجا۔ اور اس مضمون کا خط لکہا کہ اگر پنجاب میرے پاس رہنے دو تو مین

تمہارے بڑے بڑے کام کردون - اب شیرشاہ دہلی تک آ پہونچا تہا - اور آگے بڑہ آیا تہا
اس نامہ و پیغام اور ایلچی کو فتوح عظیم سمجہا - اور لاہور مین جو امرا چغتائیہ کا یہہ اجتماع
آ موجود تہا اور راؤ بڑا خوف یہہ لگ رہا تہا کہ کہین آگے بڑہ کر پیچھے نہ ہٹنا پڑے - مگر جب
اس نا اتفاقی کا حال معلوم ہوا تو اوسکا دل بڑا شاد ہوا - مرزا کامران کو جواب
اوسکے مدعا کے موافق دیا - شیرشاہ دریاء بیاس کو عبور کرکے سلطانپور مین آ پہونچا -
اس بات کو سنکر ہمایون دریاء ستلج سے پار اوترا - مرزا کامران نے بہائیون کی ساتہہ
جو عہد و پیمان ہوا تہا اوسکا کچھہ خیال نہ کیا - اور شیرشاہ کو پنجاب حوالہ کرکابل چلا گیا
مرزا حیدر بیگ کشمیر کو روانہ ہوا - یہان اتفاق سے آپسمین نا اتفاقی ہورہی تہی -
ایک سردار اونمین سے مرزا حیدر بیگ کی ساتہہ آملا - اس سبب سے ۲۲ - رجب ۹۴۷ھ
۱۵۴۷ کو
کشمیر اوسکے ہاتہہ آگیا اور کسی کی نکسیر بہی نہ پہوٹی - بہرہ مین سے مرزا کامران
مرزا عسکری سے جدا ہوکر خواجہ کلان کے ساتہہ کابل مین آگیا -

ملک سندہ مین ہمایون کی سرگردانی

جو جماعت لاہور مین جمع ہوئی تہی وہ سب پریشان ہوگئی - اب ہمایون حیران رہ گیا
ناچار سندہ کا رستہ لیا - مرزا ہندال اور مرزا یادگار ناصر بہی دو چار منزل ساتہہ
چلکر اوس سے علحدہ ہوگئے - مگر بیس روز بعد پہر میر ابو البقا کی فہمایش سے بہائی سے
آن ملے - جب دریاء سندہ کے کنارہ پر لشکر پہنچا تو وہان قحط کی صورت نمودار ہوئی -
مگر اتفاقًا کہین اناج کی کشتیان ہاتہہ لگ گئین - اوس سے یہہ مشکل آسان
ہوئی - اور لشکر کا عبور دریا سے ہوا - اور بکہر کی طرف روانہ ہوا - قصبہ بہری
(روڑہی) مین قیام کیا - مرزا عسکری نے سندہ پار قصبہ پٹپارکی طرف راہ لی -

یہہ قصبہ روڑی سے پچاس کوس پر ہے - مرزا طاہر حیدر اور سمندر بیگ کو ہمایون نے شاہ حسین ارغون حاکم ٹہٹہ پاس بہیجا اور یہہ لکھا کہ مین مجبور ہوکر ٹہٹہ مین آیا ہون اور ارادہ یہہ ہے کہ گجرات کو فتح کرون - اسلئے تم کو یہان آنے کی تکلیف دیتا ہون کہ اس مہم مین جو کام کرون وہ تمہاری صلاح اور مشورہ سے کرون - یہہ شاہ حسین ارغون وہی ہے جسکے خاندان کو بابر نے قندہار سے نکالا تہا - تو اوسنے اس ملک پر قبضہ کرلیا تہا - اب اوسنے یونہین بادشاہ کو حیلے حوالہ بتلائی کبہی لکہہ بہیجا کہ جاکیان کا ملک جو ٹہٹہ اور ان کے درمیان ہے اوسے فتح کرلیجے - وہان سے گجرات کا فتح کرنا آسان ہوگا - کبہی کچہہ اور لکہہ بہیجا - غرض یون ہی دہوکہ بازی اور مکاری کرتا رہا - جب بکہر مین اناج کا قحط ہوا تو بادشاہ پٹار مین گیا - جہان مرزا ہندال ٹہرا ہوا تہا - اوسکا ارادہ قندہار جانیکا تہا - ہمایون نے اوسکو وہان جانے سے منع کیا - مگر قراچہ خان حاکم قندہار نے اوسکو خط لکہکر بلالیا - جب ناصر مرزا کا بہی ارادہ قندہار جانے کا ہوا تو بادشاہ نے میر ابوالبقا کو اوس پاس بہیجا کہ وہ اوسکو قندہار کے ارادہ سے باز رکہے اور سمجہائے کہ اگر ہندوستان فتح ہوجائیگا تو اوسکا ایک ثلث اوسکو دیدیا جائیگا - اور غزنین وغیرہ جو اوسکی ماکی وراثت مین تہا سپرد ہوجائیگا - مگر میر ابوالبقا کشتی مین راہ کے اندر ہی تہے کہ مفسدون نے یہہ سمجہہ کر کہ میر صاحب سارے منصوبون کو برباد کرنے آتے ہین کام اون کا تمام کیا - ہمایون کو اس فاضل یگانہ روزگار کے مرنے کا ایسا افسوس ہوا کہ ساری سلطنت کے جانیکا ایسا رنج نہوا تہا - مرزا یادگار ناصر نے دریا سے عبور کیا اور ہمایون کے خیمہ مین آیا اور یہہ صلاح اور مشورہ ٹہرا کہ وہ بہکر مین رہے اور ہمایون ٹہٹہ فتح کرنے جائے

مگر اسپر مرزانے کچھہ التفات نکیا - ہمایون غرہ جمادی الاول ۹۴۸ کو ٹھٹھ کی طرف روانہ ہوا
یہان فوج نے دغا کی بہت سے بہکر ہی مین رہ گئے - مرزا یادگار نے بہت سی سپاہ
بہرتی کرلی - فصل خدا کے فضل سے اچھی ہوئی تہی اسلئے سپاہ کے بڑہانے سے
کچھہ اندیشہ نہ تہا - بادشاہ نے چلکر سہوان کا محاصرہ شروع کیا - کچھہ آدمی کشتیون
اوتر کر اہل قلعہ سے برسر مقابلہ آئے اور اونکو لسیت پا کیا - اور اس فتح کے گہمنڈ
مین بادشاہ سے آنکر کہدیا کہ قلعہ کا فتح کرنا ایک بات ہے - ہنوز ہمایون زیر قلعہ
نہ پہنچا تہا کہ حسین غون کے آدمیون نے قلعہ کو وہ مستحکم کرلیا کہ ہمایون کی سپاہ
سات مہینہ تک اوسپر جہولا کی اور ایک اینٹ بہی نہ ہلا سکے - اب قحط نے اور لشکر کا
دم نکالنا شروع کیا - فقط جانورون کے گوشت پر زلیست کا مدار تہا - اسوقت پہر
یادگار مرزا کو بلایا گیا اور امداد طلب کی گئی - وہ خود اور افسر تو بہکر ہی مین رہے
اور کچھہ ہمایون اور اوسکے لشکر کی مصیبتونکا خیال نکیا مگر تہوڑا لشکر معاونت کے
لئے بہیجدیا - اوسسے بہی کچھہ خاک نہوا - اب شاہ حسین ارغون نے کیا کام کیا کہ یادگار
ناصر پاس ایلچی کے ہاتہہ یہہ پیغام بہیجا کہ مین اپنی لڑکی کی شادی آپ سے کردونگا
اور میرے گہر کا کوئی چراغ نہین ہے آپ ہی میرے گہر کے اور میری آنکہون کے
نور ہونگے - گجرات کی فتح مین مین آپکا ممد و معاون ہونگا - میرے بعد آپہی کا
ڈنکہ بجے گا - اور زندگی مین آپ ہی کا خطبہ پڑہا جائیگا اور سکہ چلے گا - ان عہدپیمان
سے مرزا ہمایون کی جان کا دشمن ہوگیا - جب حسین شاہ سے اطمینان حاصل ہو
تو اوسنے وہ کشتیان لوٹ لین جنمین اناج بہرا ہوا بادشاہ کے قحط زدہ لشکر
مین جاتا تہا - اب ہمایون فتح قلعہ سے مایوس ہوا - محاصرہ اوٹہا لیا - اور

بہاگر کبطرف چلا - جب مرزا کے قریب پہنچا تو اوسنے کشتیونکے واسطے مرزا کو لکہا
مرزا تو حاکم ٹہٹہ کے داماد ہونیکی امیدمین بیٹہا تہا - اوسنے وہان کے حاکم کو لکہہ بہیجا
کہ ان کو کشتیان یہان سے لیجائین - دوسرے روز بادشاہ کو لکہہ بہیجا کہ دشمن
کشتیان اوڑا کر لیگئے - ان کشتیون کی نہونیسے کئی روز توقف کرنا پڑا - اتفاق
سے دو زمیدارون نے ڈوبی ہوئی کشتیان تبلادین - اونکو نکلوا کر بادشاہ
دریا پار ہوا - یادگار یہہ دیکہہ کر اپنے کئے ہوئے سے پشیمان ہوا - اور ہمایون سے
بغیر ملے شاہ حسین سے جاکر لڑا - اور شکست دیکر ہمایون کی خدمت مین شرمندہ
شرمندہ آیا - اور بہت سے دشمنونکے سر لایا - ہمایون نے اپنی عادت کی موافق
اوسکا قصور معاف کر دیا +

اب پہر شاہ حسین نے مرزا یادگار کو ورغلانا اور اطمینان حاصل کرنیکے واسطے
یہہ اوسنے درخواست کی کہ اون دو زمیدارون کو جنہون نے کشتیان تبلائین
پہلے پکڑ کر بہیجدیجے - یہہ بیچارے زمیدار خبر سنکر بادشاہ پاس دوڑے آئے
اتنے مین مرزا نے رقعہ بادشاہ کو لکہا کہ ان زمیدارون سے ایک بات خراج کے باب
مین دریافت کرنی ہے انہین بہیجدیجے - بادشاہ نے اپنے بہت سے آدمیون کی
حفاظت مین اونکو مرزا پاس بہیجدیا - مرزا نے اونکو بادشاہ کے آدمیون سے
چہین کر شاہ حسین پاس بہجوادیا - اوسنے اونکو قتل کر ڈالا - اب مرزا نے
بادشاہ کی مخالفت پر کمر حسبت باندہی اور کبہی پہر مصالحت نہ چاہی +
اب ہمایونکی سپاہ ایسی مصیبت مین تہی کہ بادشاہ کو چہوڑ کر مرزا پاس بہاگے
جاتے تہے - خزانہ بہی بادشاہ پاس نہ رہا - جو امداد ملک سندہ سے اوسکو پہنچی تہی

وہ بہی موقوف ہوگئی - معزز سرداروں اور فسروں نے بہی بادشاہ کا برا وقت دیکہہ ساتہہ چہوڑا - ان سب کے سوا حسین ارغون بہی پلا چلا آتا تہا - اب بادشاہ کو سوا اسکے کوئی چارہ نہ سوجہا کہ اوچہہ کی طرف اولٹے پاؤن بہاگا - اور وہان یہہ سوچا کہ اب جودہ پور کے راجہ مان دیو کا دامن پکڑیے - اس راجہ کی کئی عرضیان اوس پاس آچکی تہین کہ وہ ہندوستان کے فتح کرنے مین امداد کریگا +

جودہ پور جانیکا بیان اور راہ کے مصائب اوٹہانیکا ذکر

اب بادشاہ جیسلمیر کے رہ سے مالدیو کے ملک کیطرف چلا - یہان کے راجہ نے دیکہا کہ ایک ترک بے سروسامان ملک مین چلا آتا ہے - اوسکے پیچہے فوج دوڑائی - مگر اولٹی منہ کی کہائی اور شکست پائی - بادشاہ کے آدمی بہی زخمی ہوئے - ہمایون نے جہٹ پٹ راہ لپیٹ سمیٹ مالدیو کے ملک مین قدم رکہا - اور جودہ پور سے دس کوس پر ٹہر گیا - اور اتکا خان کو خفیہ خبر لینے کیواسطے بہیجا - جب راجہ کو بادشاہ کے آنیکی خبر پہونچی تو وہ چونک پڑا - کہ یہہ کہان کی بلا سر پر آئی - وہ بادشاہ کی شکستہ حالی کی کیفیت پوری جانتا تہا اور سمجہا تہا کہ اوسکے ساتہہ ہونا شیرشاہ سے جہگڑا مول لینا ہے - اور شیرشاہ کو وہ ایسا زبردست جانتا تہا کہ اپنی ہستی اوسکے سامنے کچہہ نہ گنتا تہا - سوا اسکے وکیل اسکے وہان موجود تہے - راجہ نے وعدہ کرلیا تہا کہ جب ہمایون میرے بس مین آئیگا تو پکڑکر بادشاہ کے حوالے کرونگا - شیرشاہ نے تمام ناگور پر اور اوسکے مضافات پر قبضہ کرلیا تہا - جب ہمایون یہان آیا تو راجہ کو اندیشہ تہا کہ کہین اوسکے پکڑنے کیواسطے وہ سارا لشکر میرے ملک پر نہ چڑہ آئے - غرض ایسے ایسے اندیشون سے اوسنے

اُنکا خان کو اُلگاے رکہا اور جانے ندیا - مگر یہہ ایلچی بے رخصت ہی چلدیا - اور
سارا حال بادشاہ سے عرض کیا - ایک بادشاہ کا ملازم وفادار کتابدار تہا وہ
راجہ پاس کسی شکست مین بہاگ کر آگیا تہا - اوسنے بادشاہ کو لکہا کہ خدا کے واسطے
آپ یہان سے جسقدر جلد ممکن ہے تشریف لیجائے - مال دیو کا ارادہ فاسد ہے
پہلے بادشاہ کا رفیق راجہ تہا مگر اب وہ پہر گیا ہے اور اوسکا قطعی یہہ ارادہ ہے
کہ حضور کو گرفتار کرکے شیر شاہ کے حوالہ کرے - یہہ خبر جسوقت آدہی رات کو آئی
تو سب کے ہوش اوڑ گئے - اور کہڑے ہوگئے اور امرکوٹ کی طرف چلدئے - اس سفر کی
مصیبتون کی داستان بہی عجب داستان ہے - راہ مین دو جاسوس ملے اونکو پکڑ کر
ایک کے قتل کرنے کا حکم دیا تاکہ دوسرا دہشت مین آنکا اصل حال بتلائے - مگر یہہ دونون
سفیر قید کے پہندے سے چہوٹ کر تلوارین اور ہتیار لیکر ایسے اپنے دشمنون پر گرے کہ
سترہ آدمیون کو زخمی کیا اور ہمایون کے گہوڑے کو بہی شہید کیا - اسوقت پر مرزا
تاروی بیگ نے بڑی بے مروتی کی کہ جب ہمایون نے اوسسے گہوڑا مانگا
تو صاف انکار کردیا - اب ہمایون کو وہ مصیبتین راہ مین رونما ہوئین کہ کبہی عمر بہر
اونکی صورت نہ دیکہی تہی - حاملہ بی بی ساتہہ تہی جسکی سواری مین ایک نوکر کا
گہوڑا تہا - اب اس نمک حرام نے وہ گہوڑا بہی مانگ لیا تو بادشاہ نے بی بی کو اپنے
گہوڑے پر سوار کیا - اور خود پیادہ پا چلا - پہر کہین سے ایک اونٹ ہاتہہ لگ گیا
اوسپر سوار ہوا - نادم کوکا پیادہ پا جاتا تہا اوسکی ما گہوڑے پر سوار تہی اوس نے
ما سے گہوڑا لیکر بادشاہ کو دیا - اور بادشاہ کا اونٹ ما کے حوالہ کیا - اب ریگستان
مین تہے - پانی کا کوسون تک کہین نام نہ تہا - ہر گہڑی یہہ کہٹکا لگا ہوا تہا کہ مالدیو کی فوج

اب آئی اب آئی - بادشاہ نے منعم بیگ کو حکم دیا تہا کہ وہ پیچھے رہے اور دشمن کو تکتا رہے
اتفاق سے وہ رات کو پیچھے راہ بہول گیا - صبح کو دشمن سامنے آگیا - اب حضرت
سلامت کا لشکر بائیس آدمیون کا رہ گیا تہا - خدا کی قدرت اودہنے کچہہ تیر ایسے
تاک تاک کر مارے کہ دو چار افسرون کے جا کے لگے - اسلئے لشکر پڑے ہٹ گیا
اور بہت سے اونٹ بادشاہ کے لئے چہوڑ گیا - غرض یہہ دشمن کا کہٹکا لگ ہی رہا تہا
مگر سب سے زیادہ غضب پانی کا نہ ملنا تہا - آدمی مچہلی کیطرح ریت مین تڑپ تڑپ کر مر گئے
اور جو زندہ رہے وہ پانی کے مارے مردون سے بدتر تہے - کئی منزلونکے بعد کوئی کنوا
آتا تو گنوارون کو پانی دینا گوارا نہ ہوتا - پانی اونکے نزدیک بڑی بیش قیمت شی تہی
اگر کوئی ترس کہا کر پانی دیتا تو آپسمین اوسپر ایسی لڑائی ہوتی کہ ایک کی پیاس بجہتی
اور دو چار کی جان جاتی - ایکدن کا ذکر ہے کہ ایک کنوئے پر لشکر کا گذر ہوا یہان
پانی اتنی دور ہوتا ہے کہ ایک آدمی ڈول ڈالتا ہے دوسرا رسی لیکر چلتا ہے اور اتنی
دور جاتا ہے کہ اوسکو ڈول پہنچنے کی خبر ڈہول بجانے سے ہوتی ہے - جب کنوئے
سے ڈول نکلا تو دس پانچ آدمی اوسپر پیاس کے مارے گر پڑے اور ڈول ٹوٹ کر
کنوئے مین گر پڑا - اسپر دو چار کنوئے مین گر پڑے اور پیاس کے عذاب سے قیامت
تک کے لئے چہوٹ گئے - غرض اس پانی نے بڑے بڑے جوانمردون کی آنکہون سے
پانی کا دریا روان کیا - اب دوسرے دن چلتے چلتے نہایت گرم وقت پر ایک دریا
پر پہونچے اونٹ گہوڑے کئی دن کے پیاسے پانی پر ٹوٹ پڑے - اور اتنا پانی
پی گئے کہ پیٹ تنا تنا کر پہٹ گیا - معاذ اللہ ان سب مصیبتون پر ایک اور آفت
یہہ آئی - کہ جب اس سیراب ملک سے آگے چلے - اور ایسے لق و دق میدان مین پہنچے کہ

کہ پیاس کے ماری زبانین منہ سی باہر نکل پڑین۔ اور زندگی سے عاجز ہو گئے۔ ایکدن صبح کو بستر و نہر سے آنکھہ کھول کر کیا دیکھتے ہین کہ سامنے غبار اوٹھہ رہا ہے۔ جب وہ اس غبار مین سوار نظر آئے تو ہر ایک کا چہرہ زرد اور رنگ فق تہا۔ بدن کا لوتو خون کی بوند نتہی یہہ جودہ پور کے راجہ کا بیٹا تہا۔ آتے ہی وہ جنگل مین شیر کیطرح دھاڑا کہ ارے بے سر و سامان ترک مسلمانو تم کون تہے جو ہمارے بغیر حکم کے اس ملک مین چلے آئے۔ اس آواز سے اور مصیبت زدون کا دل ہل گیا۔ ایک دوسرے کا منہ دیکھتا تہا اور زبان سے کچھہ کہہ نہ سکتا تہا۔ سورجپوت ادہمین سے آگے بڑہے اور ان فلک زدون کو گہیر لیا۔ جسنے سامنا کیا وہ جان سے گیا۔ جو بہاگ گیا وہ بچ گیا۔ پہر اونہون نے ساری کنوؤن پر قبضہ کر لیا۔ اب پانی ملنے کی بہی آس نہ رہی اور جانون سے یاس ہوئی آخر جب یہہ مصیبتین انتہا کو پہونچ گئین تو راجہ کا بیٹا سفید جہنڈا ہاتہہ مین ہلاتا ہوا آیا۔ اور اونکو لعنت ملامت کرنے لگا کہ تم کیون میرے باپ کی راج مین چلے آئے اور دہرم راج مین گائے کو ذبح کیا۔ مگر ان آفت کے مارون کی ایسی بیکسی کی حالت تہی کہ دشمنون کو بہی سوا رحم کے کچھہ اور بن آیا۔ اونکے لئی پانی منگوایا۔ کچھہ اور زیادہ تکلیف ندی۔ اور اونکے جانیکے واسطے کچھہ مزاحم اور مانع نہوئے۔ خیر اس دشمن سے تو چہٹکارا ہوا مگر قدرتی دشمن سے کیونکر پیچہا چہوٹتا۔ وہ بلا کی راہین سامنے تہین۔ منزلون کی سختی اور مصیبت پیچہے پڑی تہی۔ غرض مرگرتے دکھہ رنج بہرتے بادشاہ بے ملک و سپاہ سات امیرون کے ساتہہ امرکوٹ مین داخل ہوا۔ وہ ٹہٹہ سے سو کوس کے فاصلہ پر تہا۔

سندہ پر دوبارہ حملہ اور اکبر کے پیدا ہونے کا بیان

اس امرکوٹ کا رانا ایسا بہلا آدمی تہا کہ وہ ہمایون کے ساتہہ اس عالم بےسامانی
مین بھی اسیطرح تعظیم وتکریم کے ساتہہ پیش آیا جیسا کوئی بڑے بادشاہ کے ساتہہ
پیش آتا ہے - اب ہمایون نے جو کچہہ جس کسی رفیق کے پاس تہا وہ سب چہین کر برابر
برابر سب مین تقسیم کردیا - اور تاردی بیگ سے روپیہ لیکر راناکو بہی دیا - اور خنجر اور
کمر بند مرصع عنایت کیا - شاہ حسین ارغون نے اس رانا کے باپ کا خون کیا تہا -
اپنے باپ کے انتقام کے لئے بڑی سپاہ جمع کی تہی - اب بادشاہ اوسکو لیکر بہکر
کی طرف روانہ ہوا - اور بادشاہ کی بی بی مع مال و اسباب کے امرکوٹ مین مقیم رہے
اور اہتمام اوسکا مریم زمانی بیگم کے بہائی خواجہ معظم کے سپرد ہوا -

سنہ ۹۴۹ - رجب
اب ہمایون ایک ہی منزل چلا تہا کہ اوسکے واسطے کیا ایک مبارک دن آیا - ۵ - رجب
مطابق ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ع کو اوسکے گہر مین اکبر پیدا ہوا - یہہ وہ اکبر ہے جو ہندوستان
کا شہنشاہ ہوا - اور اس ملک کو وہ رونق دی کہ کبہی پہلے اوسکو نصیب نہوئی تہی -
جس زمانہ مین ہمایون افغانستان مین رہتا سہتا تہا - اتفاق سے ایک دن مرزا ہندال
کی مانے اوسکی دعوت زنانہ محل مین کی - وہان مریم زمانی پر اوسکی آنکہہ جا پڑی
اور اوسیوقت سے فریفتہ اور عاشق اوسپر ہوگیا - یہہ سیدانی مرزا ہندال کے اوستاد
کے خاندان کی بیٹی تہی - اور کہین شادی بہی اوسکی نہوئی تہی - ہرچند مرزا ہندال
نے سمجہایا اور باتین بنائین - مگر ہمایون کا دل اوسسے ایسا اٹک گیا تہا کہ بہر نہ نکلا -
آخر نکاح کرلیا - اب تاردی بیگ نے جاکر ہمایون کو یہہ مژدہ سنایا - ترکون کے ہان
ایک قدیم سے رسم چلی آتی ہے کہ جب بیٹا پیدا ہوتا ہے تو سب کی ضیافت اور دعوت
کرتے ہین - اور دوست آشناؤن کو تحفہ تحائف بہجواتے ہین - نوکرون چاکرون کو

جوڑے اور انعام دیتے ہین - اب رسم ادا کرنے کیواسطے ہمایون پاس کیا سامان دہرا تہا - اتفاق سے ایک مشک نافہ اوس پاس تہا - اوسکو توڑا اور چٹکی چٹکی سب مغلون کو دیا - اسمین یہہ اشارہ غیبی تہا کہ اوسکی شمیم اقبال بوے مشک کی طرح تمام جہان مین پہیلے گی - جلال الدین محمد اکبر اوسکا نام رکہا - اب ہمایون بکہر کیطرف چلتے چلتے پرگنہ جون مین پہنچا (جون یا جیون ایک شاخ دریاے سندہ کی ہے) یہان تمام اپنے اہل و عیال کو بلایا - اور اکبر کو دیکہہ کر کلیجہ ٹہنڈا کیا - اسوقت ہمایون پاس اگرچہ پندرہ ہزار سپاہ اپنی اور پرائی اور راجہ امر کوٹ اور اور راجاؤن کی جمع ہوگئی تہی - مگر بدنظمی ایسی تہی کہ اس اجتماع سے کچہہ فائدہ نہ ہوا - ایک مغل نے راجہ امرکوٹ کی خدمت مین گستاخی کی - ہمایون نے اوسکا کچہہ تدارک نکیا - اسپر راجہ بگڑ بیٹہا - اور فوج سمیت اوس سے علیحدہ ہوگیا - اور اور سپاہی بہی چپکے چپکے چلنے شروع ہوے - لڑائی دشمنون سے شروع ہوئی کہ اتنے مین بیرام خان گجرات سے لڑائی کے میدان مین آپہنچا اور اس مردانگی اور جوانمردی اور عقلمندی سے لڑا کہ لوگون کو یہہ خیال ہوا کہ وہ ایک تائید غیبی ہے - بیرام خان کا ذکر اکثر ہمایون اور اکبر کی سلطنت مین آئیگا اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا حال یہان کچہہ لکہہ دین *

بیرام خان

یہہ ترک تہا - بدخشان مین پیدا ہوا - بلخ مین تعلیم پائی - سولہ برس کی عمر مین ہمایون کی سپاہ مین داخل ہوا - اور قنوج کی لڑائی مین شریک ہوا - جب شکست ہوئی تو وہ سنبہل مین راجہ متر سین کے پاس لکہنور مین چلا گیا - راجہ نے اور سید علی عیسی خان حاکم سنبہل نے اوسکی بڑی تواضع اور خاطر داری کی - جب یہہ خبر شیر شاہ کو ہوئی تو

اوسنے اوسکو بلا بہیجا - راجہ نے مجبور ہوکر اوسے بہیجدیا - اور مالوہ مین شیرشاہ کی خدمت
مین معرفت سید علی عیسی خان کے پیش ہوا - پادشاہ نے بہی اوسکی عزت کی اور دیر تک
باتین کرتا رہا - اور باتون باتون مین یہہ بہی فرمایا ہر کہ اخلاص دارد خطا نخواہد کرد
- بیرام خان نے بہی جواب مین یہی فقرہ پڑہا - اب یہہ اور ابوالقاسم حاکم گوالیار دونو
برہان پور کے پاس شیرشاہ کی لشکر سے گجرات کیطرف بہاگے - راہ مین گجرات سے
ایلچی شیرشاہ کا آتا تہا - اوسکو جب یہہ خبر ہوئی - اوسنے ابوالقاسم کو موٹا تازہ دیکہکر
پکڑ لیا - اور بیرام خان اوسکو سمجہا - اب بیرام خان کی نیک ذاتی اور جوانمردی دیکہیے
کہ اوسنے خود جاکر کہا کہ مین بیرام خان ہون اور یہہ ابوالقاسم ہے - ابوالقاسم نے
کہا نہین کہ مین بیرام خان ہون - اور یہہ میرا ملازم ہے - غرض یہہ معاملہ پیش آیا +
مصرع مرا بگذار و دست یار من گیر - مگر صورت نے ابوالقاسم کو گرفتار کرایا اور
اور جان سے گنوایا اور بیرام خان کو بچایا جب شیرشاہ کو اصل حال معلوم ہوا تو اوسکو
بیرام خان کا یہہ مقولہ یاد آیا کہ ہر کہ اخلاص دارد خطا نخواہد کرد - اب گجرات مین بہی
سلطان محمود نے بیرام خان کی منت سماجت رہنے کیواسطے کی مگر اوسکو ہمایون کی
لو ایسی لگی ہوئی تہی کہ وہ اوسی پاس پہنچا - آگے تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ
اسی کی ذات سے ہندوستان کو رونق حاصل ہوئی - طرح طرح کے کمالات اوسمین تہے
انتظام اور معاملات ملکی مین اوسکی عقل بڑی رسا تہی - علم بہی خوب تہا - شعر خوب کہتا تہا
مصیبت اور برے وقتون مین اوسکی تدابیر نہایت ضا و کارگر ہوتی تہین - اسلیئے ہم
برے وقت مین ہمایون اور سب اوس کے رفیق اس جلا وطنی مین بڑا عزیز
اوسکو رکہتے تہے +

ہمایون کا ہندوستان سی چلا جانا

جب ہمایون کی سپاہ کا حال یون تباہ ہوگیا۔ اور اوسکے بڑے بڑے رفیق سردار
اس دنیا سے سدہارے اور فقط دشمنون سے لڑنے کیواسطے آپ ہی تنہا رہ گیا۔
تو حسین ارغون آگے بڑہا۔ مگر ہمایون نے اپنی لشکر کے گرد خندقین اور مورچے بنا رکہے تہے
اور سب بچاو کی تدبیرین کر رکہی تہین۔ اب اوسنے دیکہا کہ ہندوستان مین رہنا مناسب
نہین۔ اسلئے قندہار کا ارادہ کیا۔ اور شاہ حسین ارغون کو لکہہ بہیجا کہ تم ہم کو
کشتیون کا انتظام کردو ہم ہندوستان سے جاتے ہین۔ اس بات کی سننے سے شاہ حسین
کے شادیانے بجنے لگے۔ اس پاپ کی کاٹنے کے واسطے اوسنے کشتیون کے انصرام مین
بڑی سرعت کی۔ ۹۔ جولائی ۱۵۴۳ء مطابق ربیع الاول ۹۵۰ھ کو ہمایون
قندہار کی طرف روانہ ہوا*

سفر قندہار اور ایران کی عملداری مین جانا

جب ہمایون نے قندہار کا رستہ لیا۔ تو شاہ حسین نے مرزا عسکری پاس آدمی
دوڑاے اور کہلا بہیجا کہ ہمایون قندہار مین آتا ہے۔ مرزا عسکری اسوقت قندہار
مین مرزا کامران کی طرف سے حکمران تہا۔ اوسنے شاہ حسین کو لکہا کہ اس بلا کو ادہر
نہ آنے دو وہین گرفتار کرلو۔ جب وہ سال ہین کہ قندہار سے ایک سو تیس میل ہے
پہنچا۔ تو اوس نے اپنے آدمی جاسوسی کے لئے دوڑائے۔ دو اونمین سے قید ہوگئے
مگر ایک چہوٹ کر چلا آیا۔ اور سارا حال سنا دیا۔ مرزا عسکری نے ایک جاسوس اپنے
خاصے کا گہوڑا دیکر روانہ کیا تہا۔ وہ بیرام خان کے ڈیرے مین گہوڑا مارے چلا آیا
اوسنے سارا حال بیرام خان کو معلوم ہوا کہ مرزا عسکری ایک لشکر فراوان ساتہہ لئے

چلا آتا ہے - اوسیوقت بیرام خان پادشاہ پاس دوڑا آیا - وہ یہہ خبر سنکر بہت گہبرایا
- مگر زبان سے یہہ کہنے لگا کہ ان بیوفا بہائیون سے کیا ملک قندہار پر لڑون - میرا
تو یہہ ارادہ ہے کہ اکبر کو قندہار ہین پہنچا کر مکہ معظمہ حج کو چلا جاؤن - مگر غالبًا اوس کی
نیت یہہ تہی کہ مرزا عسکری کو دم دلاسا دیکر اپنا طرفدار کر کے بنے تو قندہار کو
دبالون - اسوقت اکبر کی عمر ایک برس کی تہی - موسم گرما ایسا سخت تہا کہ آدمی کلہ بہیجا
پگہلا جاتا تہا - اسلیئے اس معصوم بچے کو یہین چہوڑنا مناسب جانا - اور خود گہوڑے پر
سوار ہوا - اور بی بی کو ساتہہ لیا - اور چند رفیق ہمراہ لئے - جنکے پاس گہوڑی
بہی پوری نہ تہی - مرزا تاردی بیگ نے اسوقت بہی آنکہون پر ٹہیکری رکہی کہ گہوڑا
مانگے ندیا - اور نہ خود ساتہہ گیا - غرض پادشاہ عراق کی طرف روانہ ہوا ہی تہا کہ
مرزا عسکری پادشاہی خیمہ مین داخل ہوا - اور جب پادشاہی خیمہ خالی پایا تو یہہ کہا
کہ مین اوسے اپنا بہائی سمجہہ کر ملنے کیواسطے آیا تہا - وہ کچہہ اور سمجہا - تمام مال اسباب
اور لشکر سپاہی اور شاہزادہ اکبر کو ساتہہ لیکر ۱۴ - دسمبر ۱۵۴۳ء کو قندہار روانہ ہوا
اور اکبر کو اپنی بی بی سلطان بیگم کے حوالہ کیا کہ جنہنے اوسکو ماکی طرح پالا پوسا -
کیا خدا کی قدرت ہی کہ اکبر کی پرورش کے واسطے جانی دشمن ماباپ بن گئے -
اس برے وقت مین ہمایون کے ساتہہ صرف بائیس رفیق تہے - اونمین کوئی ایسا
نہتا جو راہ پہچانتا ہو - کچہہ تہوڑی ہی دور چلے ہونگے کہ اس ہولناک سفر مین خدا نے
یہہ تائید کی کہ ملک ہاتی بلوچ کو بہیجدیا - وہ رہزنون کا قافلہ سالار تہا - راہ خوب
جانتا تہا - اوسکی رہبری سے قلعہ باباحاجی مین پہنچنے کا اتفاق ہوا - یہہ قلعہ ملک
گرم سیر مین واقع ہے - یہان سب سے بڑا سردار میر عبدالحی تہا - اوسنے مہمانداری

خوب کی اگرچہ وہ خود حاضر نہین ہوا - انہین حدود مین خواجہ جلال الدین محمود مرزا عسکری کی طرف سے تحصیل خراج لینے آیا ہوا تہا - وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور نقد وجنس جو اوس پاس تہا وہ بادشاہ کی نذر مین دیا - اس مقام مین بہی بہائیون نے چین نہ لینے دیا - خوف وخطر ہر وقت اونکا لگا رہتا تہا اسلئے وہ خراسان اور عراق کی طرف متوجہ ہوا - اب اس سفر کا بیان پیچہے لکہینگے خاندان سور کا بیان بالفعل کرتے ہین *

نوین فصل
خاندان سور کا بیان
شیرشاہ کے حسب نسب کا اور آغاز عمر کا بیان

شیرشاہ کے باپ کا نام حسن خان اور دادا کا نام ابراہیم خان تہا - وہ سلطان بہلول لودی کے زمانہ مین ملک روہ سے آئے تہے - اس بادشاہ کو یہان کے افغانون پر نظر الطاف تہی اور اونکے ساتہہ بڑے سلوک کرتا تہا - اور اس خاندان کے سور ہونیکی وجہ تسمیہ یہہ تہی کہ سلاطین غور مین سے ایک شہزادہ محمد سور اپنا دیس چہوڑکر ملک روہ مین چلا آیا تہا - اگرچہ پٹہانون مین عادت نہ تہی کہ وہ اپنی لڑکیون کو غیر کفو مین بیاہین - مگر جب اونکو اس شاہزادہ کا عالی نسب ہونا ثابت ہوا تو اونہون نے اپنی بیٹی سے شادی کردی - اوس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ افغان سور کہلائے اور وہ اپنے تئین اس غوری ہونیکے سبب سے سب سے بہتر جانتے تہے - ابراہیم خان کو یہہ فخر تہا کہ وہ سلاطین غور کی اولاد مین سے ہے - غرض ابراہیم خان ہندوستان مین آیا

اور سلطان بہلول کے سردار مہابت خان حاکم ہریانہ کا ملازم ہوا - اور پرگنہ بجوارہ
مین مقیم ہوا - بعد اسکے حصار فیروزہ کے حاکم جمال خان سارنگ خانی کا ملازم ہوا
- اس حاکم نے اوسکو پرگنہ نارنول مین کئی گانون اور چالیس گھوڑون کا جاگیردار
بنایا - اور شیر خان کا باپ حسن خان خان اعظم وزیر سلطان بہلول کا ملازم ہوا
پہر عمر خان جاگیردار لاہور کا خادم ہوا - اوسنے کئی دیہات جاگیر مین پرگنہ شاہ آباد
مین دیدئے - اب کوئی کہتا ہے کہ پرگنہ بجوارہ مین اور کوئی کہتا ہے کہ نارنول مین
شیر خان پیدا ہوا - اور اوسکا نام فرید خان رکہا گیا - ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات
فرید خان ہنوز لڑکا ہی تہا کہ اوسنے ماں پر تقاضا کرکے باپ کو اس بات پر آمادہ کرایا
کہ اوسکو عمر خان پاس کسی خدمت پر مامور کرنیکے لئے لیجائے - جب باپ بیٹے کو لایا تو
عمر خان اس کم عمر لڑکے کی لیاقت کو دیکہکر بڑا خوش ہوا - اور ایک گانون جاگیر کا
عطا کیا - اور کہا کہ جب بڑی ہوگی تو عمدہ خدمت بہی پاوگے ابہی بچے ہو کسی خدمت
کے لائق نہین - ابراہیم خان نارنول مین مرگیا تو حسن خان جمال خان حاکم فیروزہ حصار
کی خدمت مین چلا آیا - اور خدمات شائستہ بجالایا - اور جب جمال خان کو سلطان
سکندر لودی نے بارہ ہزار سوار کا جاگیردار بنایا تو اوسنے حسن خان کو پرگنہ سہسرام
حاجی پور اور ٹانڈہ دیکر پانچ سو سوارونکا جاگیردار بنایا - اب اسکے آٹہہ بیٹے تہے
- دو فرید خان اور نظام خان تو بی بی سے اور باقی چھہ لونڈی کے جنے - حسن خان
ایک لونڈی پر ایسا فریفتہ تہا کہ نہ وہ فرید خان کی بات پوچہتا تہا نہ اوسکی ماکے
حال پر توجہ کرتا تہا - بعض اوقات فرید خان کو نہایت سخت سست کہہ بیٹہتا تہا
آخر کار باپ کا یہہ حال دیکہہ کر فرید خان خفا ہوکر جونپور مین جمال خان پاس چلا گیا

حسن خان نے جلال خان کو لکھا کہ فرید مجھسے رنجیدہ خاطر ہوکر آپ پاس چلا آیا ہے اوسے سمجھا کر میری پاس بہیجدیجی۔ اور اگر وہ میرے پاس آنیکے لئی راضی نہ ہو تو آپ ہی اوسکی تہذیب اخلاق اور تحصیل علم کی طرف توجہ فرمائیے۔ جمال خان نے فرید خان کو سمجہایا کہ بیٹا باپ پاس چلے جاؤ۔ مگر اوسنے یہہ جواب دیا کہ تحصیل علوم اور کسب فنون کیواسطے جونپور سہسرام سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ یہان سیکڑون عالم اور ہر فن کے ماہر موجود ہین۔ غرض یہین رہا۔ اور تحصیل علم مین رات دن مصروف ہوا۔ سعدی کی تصنیفات زبان پر تہین سکندرنامہ سارا یاد تہا۔ علم انشا اور تاریخ مین خوب آگاہ تہا۔ تاریخ کا شوق اوسکو مرتے دم تک رہا+

تہوڑے دنون بعد یہہ اتفاق ہوا کہ حسن خان جمال خان پاس جونپور مین آیا۔ اوسکو بہائی بندون اور رشتہ دارون نے اس بات پر بڑی لعنت ملامت کی کہ لونڈی کی بہنین کی بہنسکر فرید جیسے لایق بیٹے کو گہر نکالا دیا۔ غرض برادری نے باپ بیٹون مین صفائی کرادی۔ اور کئی مہینے تک وہ دونون ایک جگہہ رہے۔ اور باپ نے بیٹے کو جاگیر پر بہیجا۔ جاتی وقت اوسنے یہہ کہا کہ مین یہہ جانتا ہون کہ ساری عالم کا مدار عدالت پر منحصر ہے۔ اب ہان جاتا ہون۔ عدالت ہی کام کرونگا خواہ کوئی اپنا ہو یا پرایا ہو مین عدالت کی نزدیک اسکو برابر سمجہونگا۔ سرکشون اور متمردونکو بغیر سزا نہین چہوڑونگا۔ یہہ بات بیٹے سے باپ سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ جو تیرا دل چاہے سو کر مین تیرے کئی ہوئی کام مین دخل نہ دونگا۔ وہ اپنی جاگیر مین آیا۔ دو پرگنون کا کام اوسکے سپرد ہوا تہا۔ اوسنے تمام مقدم اور کاشتکار اور پٹواری اور اپنے سپاہی بلائے۔ اور پہلے سپاہیون سے یون مخاطب ہو کہ باپ نے مجہے تم پر حاکم مقرر کیا ہے۔ موقوفی بحالی تمہاری میرے ہاتہہ مین ہے

مین ہر طرح سے ان پرگنون کی ترقی اور بہبودی چاہتا ہون - اسمین میری نیکنامی
ہے اور تمہارے لئے بہلائی ہے - بعد اسکے مقدمون سے اوسنے کہاکہ جسطرح اپنا
فائدہ دیکہو زر مال گزاری ادا کرو - خواہ بٹائی کرو خواہ نقدی دو - اسپر بعض مقدمون
نے عرض کیاکہ کوئی دستاویز سرکار سے مرحمت ہو جسکے موافق ہم جمع سرکاری ادا
کرین - کسی نے کہاکہ نقدی دینگے کسی نے بٹائی کے لئے کہا - غرض آخر یہہ امر قرار پایا کہ
پٹہ قبولیت لکہا جائے - اور زمین پر محصول از روے پیمائش مقرر ہو - اور محصلین محصول کے
واسطے تحصیلانہ معین ہون - پہر اوسنے مقدمون سے یہہ کہاکہ سارے ملک کی سرسبزی زراعت
پر موقوف ہے - اور زراعت کا سارا مدار کاشتکارون پر ہے - جسقدر وہ مرفہ الحال ہونگے
اوسیقدر زمین کو زرخیز کرینگے - جو جو ظلم اور ستم تم اونپر کرتے ہو مین خوب جانتا ہون
اسلئے مین نے زمین پر زر محصول و محصلانہ از روی پیمائش مقرر کیا ہے - جو کچہہ مین نے
مقرر کیا ہے اگر اوس سے زیادہ ایک پہوٹی کوڑی لوگے تو تم جانوگے - پہر حساب کے
مواخذہ مین گرفتار ہوگے - محصلانہ کا حساب میرے روبرو ہوگا تاکہ تحصیلدار ظلم تم پر
نہ کرسکین - جو حقوق تمہارے کاشتکارون پر ہین وہ مین تم کو دلاؤن گا - فصل
خریف کا روپیہ خریف مین اور فصل ربیع کا روپیہ ربیع مین لونگا - اسطرح روپیہ لینے
مین زر باقیات کا جہگڑا زمیندار اور کاشتکار اور سرکار کے درمیان سے اوٹہہ جائیگا -
یہہ حاکم پر واجب ہے کہ پیمائش زمین کے وقت جسقدر رعایت کاشتکار کے ساتہہ ممکن
ہے کرے - مگر تحصیل محصول کے وقت رعایت کا نام نہ لے - کوڑی کوڑی اپنی وصول
کرے - اگر کاشتکار روپیہ کے ادا کرنے مین شرارت کرینگے تو مین اونکو سزا قرار واقعی دونگا
- بعد اسکے پہر کاشتکارون و رعایا کی طرف متوجہ ہوا اور اون سے کہاکہ مین دل و جان سے

تمہارا خیر خواہ ہون۔ جس بات کی تمکو ذرا بہی تکلیف ہو مجہسے عرض کرو۔ مین اوسکا
علاج کردونگا مین تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جانتا ہون۔ خیر یہہ پند و وعظ سناکر
سب کو رخصت کیا۔ اور پہر اپنے باپ کے افسرونکو سمجہانے لگا کہ اگر غور سے دیکہو تو تمام
ملک کی دولتمندی اور بہبودی اور سرسبزی و شادابی کاشتکاری پر منحصر ہے۔ اسلیئے
مینے کاشتکارون کی خوب دلجمعی کرکے رخصت کیا ہے۔ تم وہپر ظلم اور ستم کسیطرح کا
نکرنا۔ اگر کاشتکارون پر سختی اور ظلم ہو تو پہر اونسے زمین کا محاصل لینا بڑی ناانصافی
اور بے شرمی ہے جس رعایا اور کاشتکارون کی بدولت ہم اپنا پیٹ پالتے ہون
اونکی حفاظت اور رحم ہم پر فرض و واجب ہے۔ بعض زمیندار یہان ایسے متمرد ہین کہ
نہ وہ حاکم کو کچہہ سمجہتے ہین نہ اوس پاس آتے ہین۔ نہ زرواجب الادا ادا کرتے ہین۔
کاشتکارون سے جسطرح چاہتے ہین دباکر روپیہ وصول کرتے ہین۔ اب مین ایسے سرکشون
کا سر کاٹنا چاہتا ہون تو بتاؤ اب کیا کرون۔ اوسپر سب افسرون نے عرض کیا کہ حضور
تہوڑے دنون صبر فرمائین۔ مدت سے سپاہ حسن خان کے ساتہہ گئی ہوئی ہے۔
اب وہ عنقریب آنیوالی ہے۔ اوسپر فرید خان نے کہا کہ مین ایک لمحہ بہی صبر نہین کرسکتا۔
خلق خدا پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ ایک گہڑی بہی نہین دیکہہ سکتا۔ غرض یہہ کہکر سب
امیرون کو حکم دیا کہ دو سو گہوڑے کسکر میرے پاس بہیجدین۔ گہوڑے مع اسباب جمع کرکے
اور پہر سارے اپنے بہائی بند جو پرگنون مین بے جاگیر پڑے تہے اونکو بلا بہیجا۔ اور خوراک
اور پوشاک کا وعدہ کیا۔ اور سرکشون سے جو کچہہ ہاتہہ لگیگا اوسکے دینے کا عہد و پیمان کیا
پہر کاشتکارون کو لکہہ بہیجا کہ تہوڑے دنون کیواسطے گہوڑے ہتیار بہیجدو۔ اونہون نے
ہر ایک گانون سے ایک دو گہوڑے کسے کسائے بہت خوشی سے بہیجدیئے۔ غرض گہوڑے

اور سپاہی یون جمع کرکے سرکشون کو ٹہیک بنانا شروع کیا۔ اور اونکے زن و بچہ کو گرفتار کیا۔ اور کہدیا کہ کیا تو کوڑی کوڑی سرکاری مال گزاری کی ادا کرو نہین تو بال بچے بیچے جائینگے۔ جن زمینداروں نے عفو تقصیر کی درخواست کی اور روپیہ ادا کر دیا اونسے فعل ضامنی لیکر اونکے بال بچونکو چہوڑ دیا۔ جو زمیندار قزاقی اور راہزنی کا پیشہ کرتے تہے۔ اور سرکار مین روپیہ نام خاک بہی نہ دیتے تہے اونکے دیہات کو چارونطرف سے گہیر لیا۔ اور حکم دیدیا کہ جو مرد سامنے آئے مار ڈالو اور عورتون اور بچون کو گرفتار کرو۔ مویشی پکڑ لو۔ کہڑی ہوئی زراعت کو برباد کرو۔ اور جنگلون کو کاٹ ڈالو کہ پہر اونکو چہپنے کے لئے کوئی جگہ باقی نرہے۔ ہرچند ان زمینداروں نے روپیہ کا لالچ دیکر معافی قصور کے لئے ہاتہہ پیر مارے مگر فریدخان نے ایکنہ سنی اور کہا کہ تم بدمعاشون کا یہہ دستور ہے کہ جب اسطرح دب جاتے ہو تو روپیہ دیدلاکر بلا کو اپنے اوپر سے ٹالتے ہو اور پہر وہ کے وہی ہوجاتے ہو۔ غرض اسطرح ان دونون پرگنون کا وہ انتظام کیا کہ ساری رعایا مالا مال ہوگئی۔ اور تمام مفسدون کے گہر بےچراغ ہوگئے۔ جسوقت کوئی کاشتکار فریاد لاتا اوسی وقت اوسکی داد رسی کے لئے ہمہ تن مصروف ہوجاتا۔ اس عدالت اور انتظام کے سبب سے فریدخان کا نام بڑا مشہور ہوگیا +

حسن خان جب اپنے ان پرگنون مین آیا۔ اور اپنے بیٹون فرید اور نظام کا یہہ انتظام دیکہا کہ خزانہ معمور ہے رعیت شاد اور ملک آباد ہے تو خوشی کے مارے پہولا نہ سماتا تہا مگر عشق بری بلا ہوتا ہے۔ جسوقت پہر اپنی معشوقہ کی بغل مین گیا تو عقل کہان رہی بیٹون سے پہر سرپہٹش شروع کی۔ ہرچند اور عزیز و اقارب نے حسن خان کو سمجہایا کہ کہان تیری عقل گئی ہے ایک لونڈی کے کہنے سے تو اپنے لخت جگر سے جدا ہوتا ہے۔

مگر عشق عقل کی بات کب سننے دیتا ہی - فرید خان کو جب کوئی امید باپ سے نہ رہی تو وہ سیدہا آگرہ کو چلا - اسوقت سلطان ابراہیم کے ہان دولت خان کا بڑا طوطی بول رہا تہا فرید خان اوسیکے پاس پہنچا - اور ایسی خدمات بجالایا کہ دولت خان کے دل مین اوسکی جگہ ہوگئی - جب اوسنے دولتخان کو اپنے حال پر مہربان دیکہا تو اوسکو لکہا کہ میان حسن خان بڑہا ہوگیا ہے - ایک بندی کے بس مین ایسا پہنس گیا ہے کہ جو وہ کہتی ہے وہی کرتا ہے - اور اس سبب سے تمام پرگنون مین ایک آفت برپا ہو رہی ہے - اگر بادشاہ ہم دونون بہائیون کو جاگیر دیدے تو ہم باپ کی طرح اوسکی خدمت پانچ سو سوار سے کیا کرینگے - جب دولتخان نے ابراہیم سے ان دونون بہائیون کی سفارش کی تو بادشاہ نے کہا کہ ایسے آدمی اچہے نہین ہوتے جو اپنے باپ کی شکایت کرین دولتخان نے بادشاہ کا جواب فرید خان کو سنا دیا - مگر یہہ بہی اوسکے ساتہہ کہہ دیا کہ اگر میرا دم مین دم ہے تو ایک دن یہہ جاگیر بادشاہ سے دلا دونگا ؛

فرید خان کو اپنی ریاست کا ملنا اور وہان سے نکلنا اور بابر پاس آنا

تہوڑے دنون بعد حسن خان نے انتقال کیا - سوم کے روز باپ کی پگڑی سلیمان کے سر پر بندہی - مگر نظام نے اس پگڑی کو اوتار لیا - اور کہا کہ بڑے بہائی فرید کے ہوتے اس دستار کا حق تو نہین رکہتا - جو کچہہ ہوچکا ہوچکا - اب اپنے بڑے بہائی فرید کی اطاعت قبول کر - اور فقط اپنی جاگیر پر قانع ہو - سلیمان نے کہا کہ مین سچے بہائی صاحب کا تابع ہون اگر وہ مجہے چہوٹا بہائی سمجہین اور اخلاص سے رہین - اب یہان دولت خان کی بدولت سلطان ابراہیم کا فرمان اس جاگیر کا فرید خان کو مل گیا اور وہ خوشی خوشی اپنی ریاست مین آیا - سب چہوٹے بڑے استقبال کو گئے -

یہہ دیکہہ کر سلیمان خفا ہوگیا۔ محمد خان سور کے پاس چلا گیا۔ یہہ پندرہ سو سواروں کا جاگیر دار پرگنہ چاندہ مین تہا۔ اوسکی حسن خان سے ہمیشہ ان بن رہتی تہی وہ یہہ چاہتا تہا کہ اوسکی اولاد مین تلوار چلے تو اچہا ہے۔ سلیمان نے اوسکی بڑی خوشامد کی کہ آپ ہی اس خاندان مین سب کے بزرگ ہین مجہے آپ کی بزرگانہ عنایت سے امید ہے کہ میری کار براری ہو جائیگی۔ محمد خان سور نے کہا کہ بابر اور ابراہیم کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اگر ابراہیم فتحیاب ہوا تو اوسکے حکم سے جاگیر تجہے دلادونگا۔ اور اگر بابر فتحیاب ہوا تو لڑکر جاگیر دلادونگا۔ سلیمان نے کہا کہ مجہے اس انتظار کا صبر نہین۔ سب میرے آدمی اور رہا آوارہ اور سرگردان ہین محمد خان نے ایک ایلچی فرید خان پاس بہیجا اور بہائیون مین باہم مصالحت کا پیغام دیا۔ فرید خان نے جواب دیا کہ جسطرح تقسیم جاگیر کی باپ کے زمانہ مین ہو چکی مجہے منظور ہے۔ اپنی جاگیر مین سے کچہہ دینا پسند نہین۔ جب یہہ جواب آیا تو محمد خان سور نے سلیمان سے کہا کہ اب مین لڑکر تجہے جاگیر دلادیتا ہون۔ جب فرید خان کو اسکی خبر ہوئی تو اپنی فکر پڑی اس بات کا انتظار تہا کہ ابراہیم اور بابر کی لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اگر ابراہیم کی فتح ہوئی تو اوسکے فرمان کے سامنے کسکی چلے گی۔ اور اگر خدانخواستہ مغلونکی فتح ہوئی تو کسی ایسے زبردست کا دامن پکڑنا چاہئے کہ اوسکے سامنے محمد خان سور کی کچہہ حقیقت نہ ہو۔ اسی اثنا مین خبر آئی کہ ابراہیم کو شکست ہوئی۔ پس وہ اپنے منصوبے کے موافق بہار خان ولد دریا خان لوحانی حاکم بہار پاس چلا گیا۔ اس حاکم نے سلطان ابراہیم کے مرتے ہی اپنے تئین پادشاہ بنایا اور خطبہ پڑہوایا اور سلطان محمد اپنا لقب کہا۔ فرید خان اسکا نوکر ہوگیا۔ ایک دن سلطان محمد شکار کو گیا تہا۔

وہان فرید خان نے ایک شیر شمشیر سے مارا۔ اسپر پادشاہ نے اوسکو شیر خان کا
خطاب دیا۔ سوا اس جوانمردی کے اور خدمات وہ اس پادشاہ کی ایسی بجالایا
کہ اوسنے اپنی چہوٹے بیٹے جلال خان کا اتالیق مقرر کیا۔ ایک مدت کے بعد وہ رخصت
لیکر اپنی جاگیر مین آیا۔ رخصت منقضی ہوگئی وہ اپنے گہر پڑا رہا۔ اسپر سلطان محمد کو
خیال ہوا کہ وہ کیون زیادہ مدت تک گہر رہا محمد خان سور ایسے موقع کی گہات مین
بیٹہا ہوا تہا۔ اوسنے پادشاہ سے عرض کیا کہ شیر خان بڑا مکار دغا باز متفنی ہے
وہ اپنے گہر مین اسلئے بیٹہا ہے کہ پادشاہ محمود بن سلطان سکندر کا انتظار دیکہہ رہا ہے
۔ غرض کچہہ ایسا لگایا بجہایا کہ سلطان محمد اوسے بگڑ بیٹہا۔ اور اوسنے عرض کیا
کہ آپ سلیمان کو اوسکی جاگیر پر بہیجدیجے وہ ابہی پیٹ پکڑے چلا آئے گا۔ اوسکی
خدمات نمایان ایسی سلطان محمد کے دل سے نہین اوتر گئی تہین کہ وہ یہہ حکم دیتا۔
مگر اوسنے محمد خان سور کو یہہ حکم دیا کہ وہان جاکر بہائیون مین جاگیر انصاف اور
عدالت کی موافق تقسیم کردے۔ یہہ حکم سنتے ہی وہ اپنی جاگیر چاندہ مین آیا۔ اور
شیر خان کو دہمکی سے یہہ کہلا بہجوایا کہ تو مدت سے بہائیون کی حق تلفی کر رہا ہے
اب مناسب ہے کہ اونکا حق دیدے۔ اسکا جواب اوسنے یہہ لکہا کہ یہہ ہندوستان کا
ملک روہ کا ملک نہین ہے کہ وہان باپ دادا کی میراث شرع کے موافق تقسیم ہو
یہان حق اور ملک اوسکا ہے جسکے ہاتہہ مین تلوار ہے جسکی لاٹہی اوسکی بہینس۔

شعر ملک بمیراث نگیرد کسے ✤ تا نزند تیغ دو دستی بسی ✤

مین فرمان شاہی کے موافق خواص پور ٹانڈہ سہسرام پر قابض ہون اور سوا اون
سے کسی کو کچہہ نہین نہ دونگا۔ جب یہہ جواب وکیل کا محمد خان سور نے سنا تو

اونے سلیمان کو بڑی جمعیت بہم پہنچا کر شیر خان سے لڑنیکے لئے بہیجا۔ خواص پور
پر شیر خان کے غلام سے لڑائی ہوئی۔ اور اس غلام کو شکست ہوئی۔
اب شیر خان نے دیکہا کہ لڑائی بہڑائی سے کام نہین نکلے گا۔ سلطان محمد پاس بہی
جانا مناسب نہین۔ وہان محمد خان سور کو معلوم نہین کیا موقعہ اوسکی بربادی کا
ملے۔ اسلئے اونے یہہ مناسب جانا کہ وہ جنید برلاس پاس جو بابر کی طرف سے
جونپور کا حاکم تہا چلا جائے۔ چنانچہ اس معاملہ مین اونے بہت سی رسل و رسائل
بہیجے اور عہد و پیمان کئے۔ بہت سے تحفہ تحائف ساتہہ لئے۔ اور وہان جا کر نذر
دی۔ اور اپنی تدبیرون اور حکمتون سے وہان حاکم سے تقرب حاصل کیا۔ اور اور
جنید برلاس کا دل ایسا خوش کیا کہ اونے جاگیر پر دوبارہ قبضہ پانیکے واسطے
بہت سی سپاہ اوسکو دیدی۔ اب محمد خان سور اور سلیمان نے دیکہا کہ اس شیر سے
مقابلہ کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے اسلئے ونہون نے رہتاس کے پہاڑون کا
راستہ لیا۔ اور شیر خان نے فقط اپنے ہی پرگنون پر قبضہ نہ پایا۔ بلکہ چاندہ اور
اور پرگنون پر جو پہلے شاہ دہلی سے تعلق رکہتے تہے تصرف کیا۔ جب یہہ اپنا
سکہ جما چکا تو اونے اپنی قوم کے آدمیون کو جو اودہر اودہر بکہر گئے تہے بلایا۔
اور اونکو پہلے سے زیادہ جاگیر دینے کا وعدہ کیا۔ اور کہا کہ مینے اپنا انتقام بہائیون
سے لیلیا۔ ہم اب ہم سب ایک ہین۔ محمد خان سور کو بہی لکہا کہ آپ میرے بزرگ
چچا ہین۔ مین آپکا خادم ہون۔ آپ تشریف لائیے۔ اور اپنے پرگنونکو سنبہالئے
میرے لئے اپنے ہی پرگنے کافی ہین۔ اسسے محمد خان بڑا شرمندہ ہوا اور اپنی
جاگیر مین آیا۔ شیر خان کا نہایت ممنون منت ہوا۔ ایسی باتون سے شیر خان پاس

بہت سی سور افغان جمع ہو گئے - اون سب کو اوسنے فہمائش کی اب حسب بطلے بغض و حسد کو
جانی دین - آپسمین محبت اور اخلاص پیدا کرین - پہوٹ اور بیر کا پہل برا ہوتا ہے - موانست
اور محبت کا نتیجہ اچہا ہوتا ہے - غرض اب شیر خان سب طرح سے نچنت ہوا اور اپنے بڑے بہائی
نظام خان کو جاگیر دی جنید برلاس پاس کڑہ مین پہونچا - وہ اسوقت بابر کے پاس جاتا تہا
وہ اسکو بہی ہمراہ لے گیا - اور بابر کی خدمت مین پیش کیا - وہان پادشاہی دولت خواہون
مین یہہ بہی شمار ہوا - اور چندیری کے سفر مین پادشاہ کی ہمرکاب ہا - جب شیر خان نے
سب رنگ ڈہنگ طرز طریقے مغلون کے دیکہے تو وہ اپنے یارون سے کہنے لگا کہ ان مغلونکا
ہندوستان سے نکالدینا کچہہ بڑی بات نہین - یارون نے جانا کہ وہ خبطی ہوگیا ہے بڑ ہانکتا
ہے - ہنسی سے پوچہا کہ کیونکر مغلونکا نکالنا سہل ہے - اوسنے جواب دیا کہ پادشاہ خود تو
معاملات ملکی مین دخل دیتا نہین - وزیرون کے ہاتہہ مین ساری سلطنت کا کام رہتے ہین
وہ ایسے خودغرض اور رشوت ستان ہین کہ حق نمک ادا نہین کرتے - افغانون مین صرف
یہہ عیب ہے کہ اونمین اتفاق نہین - نفاق سے وہ اپنی اس حالت کو پہونچے ہین - اب
انشاء اللہ تعالی اس نفاق کو مٹاتا ہون اور سب افغانون کو ایک دل بناتا ہون -
اور ایک دن مغلون سے پادشاہی حاصل کرتا ہون - ایسی باتون پر یار لوگ قہقہے مارتے
تہے اور اوسکو باولا جانتے تہے - ایکدن پادشاہ کے دسترخوان پر شیر خان کو کہانیکا
اتفاق ہوا - وہان مچہلے اوسکے آگے آئی - اوسنے اوسکے کانٹے جدا کرکے اپنی عقلمندی سے
کہانا کہایا کہ پادشاہ کی نظر بہی اوسپر پڑی - اوسیوقت بابر نے خلیفہ سی سرگوشی کی
کہ اس شیر خان کو نگاہ مین رکہہ - اوسکے چہرہ مہرہ پر آثار پادشاہی عیان ہین -
مین نے ہزارون رئیس اور امیر افغان دیکہے ہین مگر یہہ سطوت اور حشمت و شوکت

کسی اور کی صورت مین نہین دیکہی۔ جب سے میری نظر اوسپر پڑی ہے میرا دل اوسکے قید کرنیکو چاہتا ہے۔ اسپر جنید برلاس نے خلیفہ سے شیر خان کی بڑی سفارش کی۔ اور وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ نہ اوس پاس سپاہ نہ کچہہ اور سامان ہے۔ وہ حضور کو کیونکر تکلیف پہونچا سکتا ہے اگر حضور اس افغان کو قید مین ڈالین گے تو اور افغان حضور پر اعتبار نکرینگے

شیر خان کا دوبارہ سلطان محمد پاس جانا اور بہار کا بالکل مالک بننا

شیر خان سمجہہ گیا کہ بادشاہ کی بری نظر اوسپر ہے۔ اور اوسکو کچہہ ایسا وہم پیدا ہوا کہ بے رخصت اپنی ریاست کو چلا آیا۔ اور جنید برلاس کو لکہہ بہیجا کہ مین نے سنا ہے کہ محمد خان سور نے سلطان احمد کو لکہا ہے کہ فوج میری پرگنون مین بہیجدے۔ یہہ خبر سنکر مضطرب اجازت بنے چلا آیا ہون۔ اب اوسنے مغلون کیطرف سے دل اوٹہایا۔ اور پہر نظام کو لیکر سلطان محمد کی خدمت مین حاضر ہوا۔ یہان پہر اوسپر عنایت پر عنایت ہونے لگی۔ اور جلال خان کا اتالیق بنا۔ تہوڑے دنون بعد سلطان محمد کا انتقال ہوا۔ جلال خان اوسکا جانشین ہوا۔ اب بالکل سلطنت کے کامونکا اختیار بادشاہ کی ماںدو دوا اور شیر خان کو ہوا۔ کچہہ عرصہ بعد اس ماں کا بہی انتقال ہوا اسلئے اب شیر خان اکیلا بالکل مختار ہوا +

گور اور بنگالہ کا بادشاہ سلطان محمود تہا۔ اوسکی طرف سے حاجی پور مین مخدوم عالم حاکم تہا شیر خان اور وہ دانت کاٹی روٹی کہاتے تہے۔ بادشاہ مخدوم عالم سے ناراض ہوا قطب خان حاکم منگیر کو بہار کی تسخیر کے واسطے اور ان دونون دوست یک مغز و دو پوست کے لئے روانہ کیا۔ شیر خان نے ہرچند صلح کے لئے منت سماجت کی مگر قطب خان نے ایک کی نہ سنی اسوقت شیر خان نے افغانون سے کہا کہ ایک طرف مغل ہین دوسری طرف بنگالی ہین انکے بیچ مین سے بچنا ہماری ...اوری اور ہدر دانگی پر موقوف ہے۔ اوسپر سب پٹہانون نے کہا

کہ جب تک ہماری جان مین جان ہے میدان کو ہاتھہ سے نہ دین گے۔ غرض ایک
جنگ عظیم واقع ہوئی اور قطب خان کی جان گئی اور شکست ہوئی۔ شاہ بنگالہ کی ہاتھی
خزانہ مال اسباب بہت سا شیر خان کے ہاتھہ آیا۔ اور اب وہ پہلے سی زیادہ با اقتدار ہو گیا
۔ اس اقتدار کو دیکھہ کر لوحانی افغانون کا کلیجہ کباب ہونے لگا۔ اور اوسکے خراب کرنیکے
لئے سازشین اور منصوبے باندہنے لگے۔ بعض لوحانیون نے اسکی خبر شیر خان کے کان
تک پہنچا دی۔ یہہ سر پتلا شیر اس بات کو سنکر پی گیا۔ چپکے چپکے اپنی جان و مال کی
حفاظت مین مصروف ہوا۔ بہت نئے سپاہی نوکر رکہے اور جاگیرین اونکو دیدین۔ اور
لوحانیون کی بات بہی نہ پوچہی۔ اس سبب سے وہ اور بہی جلکر خاک ہوئے۔ جب اس
سپاہ جدید کا انتظام ہو گیا اور اوسکو یقین ہو گیا کہ لوحانی اوسکا بال بیکا نہین کر سکتے
تو اوسنے علانیہ لوحانیون کی دشمنی کا اظہار کیا۔ جلال خان شاہ بہار سے عرض کیا
کہ شاہ بنگال کا ارادہ ہے کہ آج کل مین بہار کو لے لے۔ لوحانی چار پشت سی جاگیردار
چلے آتے ہین۔ آرام طلبی اونکی عادت ہو گئی ہے۔ لڑائی بہڑائی کے کام کے نہین رہے
اسلئے مینے یہہ نئی سپاہ بہرتی کی ہے۔ کہ شاہ بنگال کا حوصلہ اس کثرت سپاہ کو دیکہکر
پست ہو جائے۔ اور وہ بہار کی طرف رخ نہ کرے۔ لوحانی مجہسے دلی بغض رکہتے ہین
میری عزت و جان کے خواہان ہین۔ اگر حضور مجہکو اپنا عزیز جانتے ہین تو اونکو میری
دشمنی سے منع کیجے۔ اور جو کچہہ وہ میرے معاملہ مین کہین اوسی نہ سنئے۔ ابتک لوحانیونکو
سورون پر غلبہ ہے۔ اور یہہ افغانون کا قاعدہ ہے کہ اگر ایک شخص کے بہی چار رشتہ دار
زیادہ ہوتے ہین تو وہ دوسرے کی قتل اور بے عزتی کے درپے ہوتا ہے۔ یہہ وقت بڑا
نازک ہے۔ اب آئندہ حضور کی خدمت مین بے پہرہ چوکی نہین حاضر ہون گا۔ جلال خان نے

شیرخان کو سمجھایا کہ لوحانی بڑے بیوقوف ہین - جو جی مین آتا ہے زبان سے بک اوٹھتی ہین - اور خاک کچھہ نہین کرتے - تیری اونسے صفائی کرائے دیتا ہون - یہہ کہہ کر شیرخان کو رخصت کیا - اور وہان لوحانیون سے جاکر کہا کہ شیرخان ہماری سب سازشون کے منصوبون سے واقف ہوگیا ہے - اب کیا کرنا چاہئے - غرض یہہ زمانہ ہی عجب بے وفائی اور بیحیائی کا تہا - جو باتین اسوقت مجلسون اور مشورون مین قرار پاتی تہین وہ لڑکون کی باتون سے کم نہ تہین - اب شیرخان نے جلال خان سے عرض کیا کہ لوحانیون کے دو فریق کردینے چاہئین - ایک فریق کو تحصیل محصول کے لئے روانہ کیجے - اور دوسرے کو شاہ بنگال سے لڑنیکے لئے رہنے دیجے - اسوقت جو جو امور طفلانہ وقوع مین آئے اون کے بیان کرنے سے ہم کہتے کے نہین بنتے - خلاصہ اس تمام کا یہہ ہے کہ جلال خان لوحانی شیرخان کے ہاتہون سے ایسا تنگ ہوا کہ وہ اوسکے پنجہ سے چہٹکر شاہ بنگال پاس چلا گیا - اب شاہ بنگال نے قطب خان پہلے سپہ سالار کے بیٹے ابراہیم کو سپہ سالار بناکر بڑی دہوم دہام سے ایک سپاہ شیرخان پر حملہ کرنیکے واسطے بہیجی - یہہ شیر ہی ایسی جوانمردی اور دانشمندی سے لڑا کہ دشمنون کو شکست دی اور توپخانہ چہین لیا - اور ابراہیم مارا گیا - اور تمام سلطنت بہار کا وہ مالک بن گیا ؛

قلعہ چنار پر شیرخان کا قبضہ

سلطان ابراہیم لودی نے چنار کا قلعہ تاج خان سارنگ خانی کو سپرد کیا تہا خزانے پادشاہی یہین جمع ہوتے تہے - تاج خان اپنی بی بی لاڈو ملکہ کے ساتہہ بڑا لاڈ رکہتا تہا - مگر اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہ رکہتا تہا - اور بی بیون سے اولاد تہی - اوسکے تین بہائی تہے وہی سارا کام ریاست کا کرتے تہے - اب سوتیلی اولاد نے

سازش کرکے لاڈو ملکہ کا کام تمام کرنا چاہا۔ اور مارنے مین کچہہ کسر باقی نہ رکہی کہ تاج خان ملک کی قسمت سی آگیا۔ اور اوسنے بیٹون کے مارنیکا قصد کیا۔ مگر اوسکا وار خالی گیا اور اولاد کا وار اوسپر چل گیا۔ بعد ازین پیغام سلام ہوکر اس ملکہ کی شادی شیرخان سے ہوگئی۔ اور اس سبب سے قلعہ چنار اور اوسکے ساتہہ بہت سی دولت دوہاتہہ آئی۔ اور اس دولت کی بدولت شوکت اور حشمت شیرخان کی بہت زیادہ ہوگئی۔ یہہ ملکہ بہی نہایت عاقل و فرزانہ تھی +

پادشاہ محمود کا بہار مین آنا اور شیرخان کا دغا دینا

اسی عرصہ مین پادشاہ محمود سکندر لودی نے رانا سنگا کی رفاقت مین بابر سے شکست پائی۔ (اس لڑائی کا حال بابر کی تاریخ مین پڑہو) لودی افغانون کی امیر پٹنہ مین مجتمع تھے۔ اونہون نے محمود کو بلایا۔ وہ بہت سی سپاہ سے یہان آیا۔ ہندوون نے اوسکو پادشاہ بنایا۔ شیرخان نے دیکہا کہ محمود خان کی اعانت ضرور پٹہان کرینگے اسلئے وہ بہی محمود کی ملازمت کیواسطے حاضر ہوا۔ اس پادشاہ نے بہار کو امرا مین تقسیم کر دیا۔ اور شیرخان کو اس امر کا وثیقہ لکہہ دیا۔ کہ جب ہم جونپور فتح کرینگے تو ساری بہار اوسی کو دیدینگے۔ کیونکہ یہہ اوسی کا حق ہے۔ اوسنے تلوار سے اوسکو فتح کیا ہے یہہ وثیقہ حاصل کر شیرخان اپنی ریاست سہسرام کو چلا گیا۔ سلطان محمود مغلون سے لڑنے جونپور چلا۔ اور شیرخان کو حاضری کا حکم بہیجا۔ اسکا جواب اوسنے یہہ بہیجا کہ مین لشکر کا سامان جمع کر رہا ہون۔ جسوقت سامان ہولیگا حضور کی خدمت مین حاضر ہون گا۔ اس جواب پر امیرون نے پادشاہ سے کہا کہ یہہ شیرخان بڑا روباہ باز ہے ہمیشہ سے مکاری اور حیلہ جوئی اوسکا پیشہ ہے۔ ضرور مغلون سے سازش کرتا ہے

اور اسیلئے بہانے بناتا ہے - ایسی باتین ان امیرون نے بنائین کہ بادشاہ لشکر سمیت
سہسرام کی طرف متوجہ ہوا - شیرخان یہہ دیکھہ کر بڑا گھبرایا - اور اس بلا کے ٹالنے کے
لئے بادشاہ کی خدمت مین دوڑا آیا - اور بہت سے تحفہ تحائف ہمراہ لایا - اور ایک دعوت
ایسی دہوم دہام سے کی کہ بادشاہ کے دل سے سب کدورت رفع ہوئی - اور سپاہ کو تیار کر
بادشاہ کے ہمراہ ہوا - اور جونپور کی طرف روانہ ہوا - مغل جونپور کو خالی کرکے بہاگ گئے
- بادشاہ محمود یہان چندروز مقیم رہا - اور سارا ملک کرَٹہ مانک پور تک قبضہ مین لایا
اب مغلون سے لڑائی کے وقت جو کام شیرخان نے کیا اوسکا حال تاریخ ہمایون مین
دیکہو - اب شیرخان کا ستارۂ اقبال چمکا کہ جو پٹہان اوسکے نام سے بیزار تہے اب
وہ آن آنکر خدمت گار بنتے تہے - بہادرشاہ گجراتی کی شکست کے بعد جتنے پٹہان عزت والے
تہے وہ سب اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے - اب اوسکے نام کے ساتہہ حضرت عالی کا
لفظ اور زیادہ ہوا +

شیرخان کا حملہ بنگالہ پر

جب نصیب شاہ بادشاہ بنگالہ نے انتقال کیا تو سلطان محمود کو امرا نے بادشاہ بنایا
مگر اوسمین سلطنت کی قابلیت خاک نہ تہی - اسلئے ملک مین خلل پر خلل پیدا ہوا - اسلئے
شیرخان کا حوصلہ ملک بنگال کے فتح کرنے کا پیدا ہوا - اوسنے تین سو من سونا بی بی
فتح ملکہ سے لیا - اور لشکر کو آراستہ کیا - اس بی بی فتح ملکہ کا باپ میان محمد معروف
بہ کالا پہاڑ تہا - جسکو سلطان بہلول نے اودہ کی سلطنت دی تہی اس عورت پاس دولت کا
کچہہ ٹہکانا نہ تہا غرض اس دولت پر بہی شیرخان نے اپنی تدبیر سے قبضہ کر لیا تہا -
اور اوسکے سبب سے بنگالہ پر لشکر حملہ کرنیکے لئے خوب آراستہ ہو گیا تہا - اب اوسنے

بنگالہ پر حملہ کیا۔ اور سیکری گڈہی تک بنگالیون کو شکست دیکر ملک پر قبضہ کر لیا پادشاہ محمود بہاگ کر حصار گور مین متحصن ہوا۔ شیر خان نے اوسکا پیچہا کیا۔ اور اس قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اسی کام مین مصروف تہا کہ ہمایون نے اوسپر لشکر کشی کی۔ اس لشکر کشی اور شیر خان کی لڑائیون کا بیان ہمایون کی تاریخ مین پڑہ آئے ہو۔ اوسکا بیان کرنا ضرور نہین مگر صرف ایک جگہ ہم نے یہہ لکہا ہے کہ قلعہ رہتاس کو اوسنے فریب سے لے لیا اوسکا ذکر کرنا ضرور ہے ✣

قلعہ رہتاس پر شیر خان کا قبضہ

جب قلعہ چنار پر ہمایون لشکر کشی کر رہا تہا۔ تو شیر خان اپنے اہل و عیال کو لیکر جہار کنڈا کی طرف چلا۔ قلعہ رہتاس کا راجہ ہر کشن اور اوسکا نائب چورامن دونو اوسکے بڑے دوست تہے۔ چورامن ایک بڑا لائق عالم پنڈت تہا۔ وہ پہلے بہی شیر خان کے بہائی نظام خان کے اہل و عیال کو اس قلعہ مین پناہ دے چکا تہا غرض اس اتحاد اور وداد پر اوسنے راجہ کو لکہا کہ یہہ وقت بڑا نازک ہے۔ آپکی کمال عنایت ہوگی اگر تہوڑے دنون کے لئے آپ اپنا قلعہ مجہے مستعار دین۔ یہہ احسان آپکا عمر بہر نہ بہولونگا۔ پنڈت چورامن نے جواب لکہا کہ آپ یہان تشریف لائین۔ قلعہ آپ کے لئے موجود ہے۔ مگر جب جہار کندا سے شیر خان چلا۔ تو راجہ کی مت بدل گئی۔ اور وعدہ سے پہر گیا۔ اور کہنے لگا کہ پہلے جو نظام خان کو مین نے قلعہ مانگے دیدیا تہا تو وہ اور زمانہ تہا اور کچہہ اور بات تہی اب کچہہ اور حال ہے پہلے مین قوی اور وہ ضعیف تہا۔ اب معاملہ بالعکس ہے۔ اگر قلعہ لیکر وہ نہ دے تو اب مین خالی نہین کر سکتا۔ یہہ مضمون پنڈت نے شیر خان کو لکہا۔

وہ اس وعدہ خلافی سے بڑا حیران اور پریشان ہوا۔ پہر راجہ کو لکھا کہ آپ کے
وعدہ کے بہروسہ مین مین یہان سے چلا ہون۔ اگر ہمایون پادشاہ اس بات کو سنیگا
تو میرے ساری بال بچون کو گرفتار کرلے گا۔ اور یہہ عذاب قیامت تک آپ کی گردن
پر رہے گا۔ اور پنڈت کو یہہ بہی لکھا کہ کسی تدبیر سے راجہ کو سمجہا کر قلعہ دلوا دیجے
اگر قلعہ راجہ نہ دیگا تو مین ہمایون سے صلح کرلون گا۔ اور پہر مین اور وہ دونون
ملکر راجہ سے سمجہہ لینگے۔ اب پنڈت جی نے راجہ کو اونچ نیچ دکہائی۔ اور کہا کہ اگر
راجہ قلعہ نہ دیگا تو مین زہر کہا کر آپ کی بڑی ڈیوڑی پر ہتیا دونگا۔ خیر راجہ نے
چورامن کی درخواست قبول کرلی۔ مگر شیر خان کو اس درخواست منظور کرنیکی تو
خبر نہ آئی مگر یہہ خبر آئی کہ خواص خان قلعہ گور کی خندق مین ڈوب کر مرگیا۔ اور قلعہ
چنار ہمایون کے حوالہ کیا گیا۔ شیر خان اسوقت نہایت مضطرب ہوا۔ اور خواص خان
کے چہوٹے بہائی مصاحب خان کو خواص خان کا خطاب دیکر قلعہ گور پر روانہ کیا۔ اور
یہہ قلعہ جلال خان اور اس خواص خان نے فتح کرلیا۔ جب یہہ فتح حاصل ہوئی تو پنڈت
چورامن بہی شیر خان پاس آئے۔ اور اوسکے تمام اہل عیال کو قلعہ کے اندر لے گئے
اور شیر خان بہی قلعہ کے اندر گیا اور خدا کا شکر بجالایا کہ اگر قلعہ چنار ہاتہہ سے گیا تہا
تو خدا نے اوسکا نعم البدل قلعہ عطا کیا۔ مگر اس قلعہ کا لے لینا یون مشہور ہے کہ
شیر خان نے راجہ پاس بہت سے آدمی تحفہ تحائف دیکر بہیجے۔ اور یہہ لکہا کہ سوا عورتون
اور خزانے کے کوئی مرد قلعہ کے اندر نجائیگا۔ اگر بنگالہ فتح ہوگیا تو مین اس احسان کا
شکر ادا کرونگا اور اوسکا عوض دونگا۔ اور اگر خدانخواستہ معاملہ بالعکس ہوا
تو میرے اہل وعیال اور خزانہ سب راجہ پاس رہے گا اور دشمنونکے ہاتہہ سے بچیگا

راجہ نزرانہ کی طمع مین آگیا - اور اس بات کو منظور کر لیا - اب شیرخان یہہ دانو کہیلا
کہ ایک ہزار ڈولیان بنوائین - اور تہوڑے ڈولیون مین کچہہ عورتین سوار کرائین اور
باقی مین دو دو سپاہی بٹہائے - عورتون کی ڈولیان آگے رکہین اور خواجہ سرا
اونکے ساتہہ کئے اور سپاہیونکی ڈولیان پیچہے رہین - اور پانچ سو آدمیون کے
سر پر تہیلیان ٹکون کی بہر کر رکہہ دین اور ایک چوب دستی اونکے ہاتہہ مین دیدی
غرض اس دہوکہ اور فریب سے قلعہ پر قبضہ کر لیا - اور بیچارا راجہ قلعہ چہوڑ کر بہاگ گیا -
یہہ فریب شیرخان کا بڑا مشہور ہے - مگر مصنف تاریخ شاہی کا بالکل بطلان کرتا ہے
- اور لکہتا ہے کہ یہہ داستان بالکل بے اصل ہے *

شیر شاہ کا پنجاب پر قبضہ اور بنگال مین جانا

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ شیرشاہ کی صلاح اور مشورہ اور سازش سے کامران پنجاب سے
گیا تہا - جون ہی وہ یہان سے گیا کہ سارا صوبہ پنجاب شیرشاہ کا مطیع اور فرمانبردار ہوا
اس سارے صوبے کا بندوبست کیا - اور اپنے بہائی ہندون کو بڑی دریادلی سے
جاگیرین عطا کین - گکرون کی قوم یہان بڑی سرکش مشہور تہی - اوسکا سردار
سارنگ گکہر پادشاہ کی خدمت مین بہی نہین حاضر ہوا تہا - اسلئے پادشاہ لشکر سمیت
اون پہاڑون مین پہرا جو اس قوم کا ملاذ اور ملجا تہے - اور ایک مقام منتخب کر کے وہان
بڑا مستحکم قلعہ تعمیر کرایا - اور اوسکا نام رہتاس گڈہ اوسی قلعہ کے نام پر جو صوبہ بہار مین تہا
رکہا - اور تمام گکرون کے ملک کو برباد کر دیا - اور سارنگ گکر کی بیٹی کو پکڑ کر خواص خان
سے شادی کر دی - خیر یہہ یہان ہو ہی رہا تہا کہ بنگال سے خبر آئی کہ خضر خان حاکم
بنگال نے سلطان محمود آخر پادشاہ بنگال کی بیٹی سے شادی کی - اور اس ملک کی

رسم کے موافق وہ ٹوکی پر بیٹھا۔ یعنے صدرنشین ہوا۔ اس خبر سے شیرشاہ کو وحشت ہوئی
اور وہ خواص خان اور عیسی خان کو رہتاس مین چھوڑ بنگال مین آیا۔ خضر خان
اوسکے استقبال کے واسطے گیا۔ بادشاہ نے اوسسے پوچھا کہ بغیر میری اجازت کے کیون
تونے سلطان محمود کی بیٹی سے شادی کی اور ٹوکی پر بادشاہان بنگال کی طرح بیٹھا
کسی کام کا بغیر بادشاہ کی اجازت کے نہ ہونا چاہئے۔ یہہ کہکر اوسکے پیرون مین بیڑیان
ڈال دین۔ اور ایسی سخت سزا دی کہ اور دن کو بھی عبرت ہوئی۔ پہر بنگالہ کو ضلاع
مین منقسم کردیا۔ اور ایسا خوب بندوبست کیا کہ آئندہ کے لئے فساد اور شورش کا اندیشہ
باقی نہ رہا۔ اور اس بندوبست کے بعد بادشاہ آگرہ روانہ ہوا﷽

مالوہ کی فتح ۱۵۴۲ سنہ ۹۴۹

جب شیرشاہ آگرہ مین پہونچا تو شجاعت خان کا خط اس مضمون کا آیا کہ محمد قاسم حاکم گوالیار
سے یہہ شرائط ٹہیری ہین کہ افغان قلعہ گوالیار کو لے لین۔ اور مغلون کو لشکر بادشاہی
مین آنے جانے دین۔ روک ٹوک نکرین۔ اور بادشاہ جسوقت یہان آئے وہ بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہون۔ اور جسکو حکم ہو قلعہ حوالہ کرے۔ شیرشاہ نے جواب لکھا کہ اب مین
گوالیار ہی کے رستہ سے مانڈو جاتا ہون۔ یہان جانیسے مقصد یہہ ہے کہ امراء مانڈو سے
اسکا عوض لون کہ انہون نے میرے لخت جگر قطب خان کو کٹوا دیا اور خود آپ بیٹھے رہے
یہان مانڈو مین اسوقت کئی امیر مطلق العنان حکمران بن رہے تھے۔ ایک ملو خان تھا جو
بادشاہ بنا تھا۔ قادرشاہ خطاب اپنا رکھا تھا۔ شادی آباد یعنے قلعہ مانڈو اور اجین
اور سارنگپور اور قلعہ رنتھنبور مین اوسکا عمل دخل تھا۔ دوسرا سکندر خان نیازی تھا
وہ بھیلسا اور رائسین میں حکمرانی کرتا تھا۔ تیسرا راجہ پرتاب شاہ تہا۔ یہہ بادشاہ

صغیر سن تہا۔ بہیا پورن اوسکا نائب تہا۔ ضلاع چندیری اور رایسین مین اوسکی حکومت تہی۔ چوتہا بہوپال تہا وہ بیجا گڈہ اور مہیار مین ریاست کرتا تہا جب پادشاہ گوالیار مین آیا۔ ابو القاسم نے گوالیار حوالہ کیا۔ وہ آگے بڑہ کر گکرون مین پہنچا تو شجاعت خان نے رام شاہ راجہ گوالیار کو بہیجکر بہیا پورن کو بلایا۔ اوسنے اُنہین عذر کیا۔ اور لکہا کہ مین جب آؤنگا کہ شجاعت خان مجہے لینے کی واسطے آئے۔ اس لکہنے پر شجاعت خان خود گیا اور پورن مل کو چہہ ہزار نوجوان سوارون کے ساتہہ پادشاہ کی خدمت مین لایا۔ پادشاہ نے سو گہوڑے اور سو خلعت اوسکو عنایت کیئے وہان پورن مل کی بی بی نے قسم کہائی کہ جب تک اپنے خاوند کو نہ دیکہون گی کہانا نہ کہاؤن گی اور قلعہ کی فصیل پر بیٹہی راہ تکا کرون گی۔ اسلئے وہ اپنے بہائی چتربہوج کو چہوڑ کر واپس چلا گیا۔ اب پادشاہ سارنگپور مین آیا۔ تو ملو خان کی حاضری کا پیغام آیا۔ پادشاہ کے دربار عام مین شجاعت خان اوسکو لایا۔ پادشاہ نے اوسسے پوچہا کہ تیرا خیمہ کہان ہے۔ اوسنے عرض کیا کہ میرا خیمہ حضور کا دربار ہے مین اپنی بڑی عزت سمجہون اگر حضور اپنے خیمہ کی خدمت جاروب کشی مرحمت فرمائین۔ اس بات کو سنکر پادشاہ نے اوسکی بڑی عزت کی۔ اور اوسکو ساتہہ لیکر اپنے سارے لشکر کی سیر کرائی۔ سپاہیون کی یہہ محنت دیکہہ کر کہ ہر روز لشکر گرد خندق کہودتے ہین اوسکے ہوش اوڑ گئے۔ اوسنے سپاہیون سے کہا کہ اللہ اکبر کیسی محنت کرتے ہو لمحہ بہر آرام اپنے اوپر حرام جانتے ہو۔ اوپر سپاہیون نے کہا کہ ہمارے پادشاہ کا یہی محنت کرنیکا دستور ہے آرام کرنا عورتون کا کام ہے۔ مردون کے واسطے آرام شرم کا مقام ہے۔ غرض اس خاوند شاہ اور پادشاہ کے درمیان مین عجب باتین ہوئین

ایک دن اوسے شیر شاہ اپنی آغاز عمر کی یہہ داستان کہنے لگا کہ اپنی نوعمری مین بڑا جفاکش تہا۔ پندرہ پندرہ کوس روز پیادہ پا شکار کے لئے چلا جاتا تہا۔ ایک روز اتفاق سے قزاقون نے مجہے آگہیر لیا۔ اور اونکے ساتہہ اتفاق سے رہنے لگا۔ اور بہت دنون تک اونکے ساتہہ غارتگری اور راہ زنی کرتا رہا۔ کشتی مین بیٹہا ہوا ایک دن ان دوستون کے ساتہہ چلا جاتا تہا۔ کہ اسکو آدمیون نے آنکر گہیر لیا۔ اور پکڑ لیا۔ مین کشتی سے ہتیارون سمیت دریا مین کودا اور تین کوس تک تیرتا چلا گیا۔ پہر اس روز سے اس کام سے توبہ کی۔ یہہ ایک تعجب کی بات ہی کہ ایسی باتین وہ اوس شخص سے کرتا تہا کہ جسے وہ اپنے بیٹے کا انتقام لینا چاہتا تہا۔ خاندان تیمور کے مورخون مثل ابو الفضل وغیرہ نے اسی بات پر حاشئے چڑہا کر یہہ لکہدیا ہے کہ شیر خان ابتدا عمر مین چوری ڈکیتی راہ زنی اور بہت سے برے کام کرتا تہا۔ اثنے مین سکندر بہی حاضر ہوا۔ بادشاہ نے شجاعت خان کو مانڈو مین اور ملوخان کو کالپی مین حاکم مقرر کیا۔ اب ملوخان اپنے اہل و عیال کو اجین سے لشکر مین لایا۔ اوسنے دیکہا کہ قلعہ گوالیار کے بڑے بڑے مغل امیر خندق کہود رہے ہین۔ اور بیلدارون کی طرح پہاوڑہ بجا رہے ہین۔ یہہ دیکہہ کر وہ سوچا کہ یہان بیلداری ضرور کرنی پڑے گی۔ اسلئے اوسکا ارادہ بہاگنے کا ہوا۔ جب بادشاہ کو اس ارادہ کی خبر ہوئی تو اوسنے شجاعت خان اور اورون سے کہدیا کہ اوسے رشوت لیکر جانے دو۔ بعض مورخ لکہتے ہین کہ یہہ خبر سنکر بادشاہ نے قید کا حکم دیا۔ مگر وہ ایسا ہوشیار تہا کہ بادشاہ سے عرض کیا کہ مین ساتہہ کیونکر چلون میرے بال بچون کے واسطے سامان باربرداری نہین ہے۔ اسپر بادشاہ نے سامان باربرداری دیدیا۔ اوسنے گاڑیبانون اور

سارہ بانون کو شراب پلاکر بیہوش کیا۔ اور آپ ہوشیاری سے چلدیا شجاعت خان اوسکے تعاقب مین گیا مگر ہاتہہ نہ آیا۔ پہر پادشاہ شجاعت خان سے خفا ہوگیا۔ اور سارا ملک مالوہ کا دیا ہوا اوس سے لے لیا اور فقط سیواس اور ہنڈیا کا ملک دیدیا۔ اور باقی ملک اور امرا مین تقسیم کیا۔ اب قلعہ رنتہنبور مین پادشاہ آیا۔ وہان کا حاکم بہی مطیع ہوا۔ یہہ قلعہ اپنے بیٹے عادل خان کے حوالہ کیا۔ ملتان سے پادشاہ آگرہ کی طرف چلا۔ تو سکندرخان کا بہائی ناصرخان چہہ ہزار سوار اور دوسو ہاتہی لیکر شجاعت خان پر چڑہ گیا۔ اور یہہ ارادہ کیا کہ شجاعت خان کو زندہ گرفتار کرے۔ اور جبتک اوس کا بہائی سکندر پادشاہ کے لشکر سے نہ آئے اوسے نہ چہوڑے۔ مگر شجاعت خان اگرچہ زخمی ہوا مگر اپنی شجاعت سے بچ گیا۔ اور ناصرخان کو شکست دیکر نوک دم بہگایا۔ ابہی اسے پیچہا نہ چہوٹا تہا کہ ملوخان نے قلعہ مانڈو پر حملہ کیا۔ اور پادشاہ کی طرف سے حاجی خان جو یہان حاکم تہا اوسے پکڑ لیا۔ شجاعت خان کے ہرچند زخم ہری تہے مگر پہر بہی وہ لشکر کو لیکر ملوخان سے جا بہڑا اور اوسے شکست دی۔ یہہ شجاعت کا کام سنکر پادشاہ خوش ہوا۔ اور سارا مالوہ کا ملک اوسکو دیدیا +

رائے سین کا قلعہ ۱۵۴۳ء ۹۵۰ھ اور بعض اور حالات

شیرشاہ آگرہ سے بہار اور بنگال کیطرف روانہ ہوا۔ راہ مین سخت بخار اور درد مین مبتلا ہوا۔ اس حالت مرض مین اوسنے کئی دفعہ کہا کہ مینے بڑی غلطی کی جو سطرف آیا۔ اگر خداتعالی مجہے اپنی عنایت سے جلد شفا دے تو مین چندیری جاؤن۔ اور پورنمل سے سمجہون جسنے خاندانی مسلمانون کو غلام بنایا۔ اور اونکی بہو بیٹیون کو پاتر بنا بازار اور کوچون مین نچوایا۔ اور میرے بیٹے کا ساتہہ دیا۔ اوسکو ایسی سزا دون

کہ وہ بہی یاد کرے۔ اور پہر کسی اور ہندو کا حوصلہ نہ پڑے کہ وہ ایسے کام کرے
بہ عنایات الہی اوسکو شفا حاصل ہوئی۔ اور وہ آگرہ مین آیا۔ ۹۵۰ھ مین مانڈو کیطرف
چلا۔ اور قلعہ رائے سین کا محاصرہ کیا۔ بہیا پورن مل نے چہہ سو ہاتہی نذرانہ مین
بہیجے مگر خود حاضر ہونے کی جرات نہ ہوئی +
اسی اثنا مین خبر آئی کہ خواص خان اور ہیبت خان مین نااتفاقی ہوئی۔ بادشاہ نے
ہیبت خان کو پنجاب کا حاکم مقرر کیا۔ اور حکم دیا کہ فتح جنگ خان نے بڑا سر اوٹہار کہا ہے
اور بلوچیون نے ملتان پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان سب باغیون کو درست کرے۔ اور
ملتان پر قبضہ کر کے آباد کرے۔ وہ اس حکم پر پاک پٹن مین آیا۔ فتح جنگ خان
جانتا تہا کہ بال بچے ساتہہ ہین ہیبت خان کے ہاتہہ سے بچ کر نکلنا مشکل ہے اسلئے
ایک مٹی کے قلعہ مین چلا گیا۔ ہیبت خان نے اوسکو محاصرہ کر کے لے لیا۔ فتح خان اور
بخشو لنگاہ کو قید کیا۔ اور بہت سی ہندو بلوچ اسیر کئے۔ اور شریف عورتون کو بہی
قتل کیا۔ شیر شاہ کو اس فتح کی بڑی خوشی ہوئی۔ اوسنے حکم دیا کہ لنگاہ کی رسم و
رواج کے موافق زمین کا خراج بٹائی سے وصول کرے۔ جریب کی موافق نہ لے۔ اور
بخشو لنگاہ کو اوسکا ملک دیدے۔ اور ہندو بلوچون اور فتح خان کو قتل کر ڈالے۔
اس معاملہ کو بادشاہ نے یون طے کیا۔ اور آپ بدستور قلعہ کی محاصرہ مین مصروف رہا
افغانون اور راجپوتون مین خوب لڑائیان ہوئین۔ غلبہ افغانون کی طرف رہا۔
پیتل اور تمام دہاتون کو گلوا کر شیر شاہ نے توپین ڈہلوائین۔ اور اونکی باڑ قلعہ پر چلائے
اسسے قلعہ والون کا حال تنگ ہوا۔ چہہ مہینہ کی بعد پورن مل خود بادشاہ کی خدمت
مین حاضر ہوا۔ بادشاہ نے اوسسے کہا کہ جن مسلمان عورتون اور بچون کو غلام رکہا ہے اونکو فریبکی

مین تجھکو بنارس کی حکومت دیدونگا - اوسنے جواب دیا کہ نہ میرے پاس کوئی مسلمان غلام ہے - نہ مین راجہ ہون - جو حضور نے فرمایا مین راجہ سے جاکر کہتا ہون - پادشاہ نے اوسکو راجہ پاس جانیکی اجازت دی - وہان سے اوسنے اپنے تمام جواہرات پادشاہ پاس بہیجے - اور عرض کیا کہ دو منزل ہے قلعہ سے آپ چلے جائیے مین قلعہ حضور کے سپاہیونکے حوالہ کردونگا - اور خود کہین چلا جاؤنگا - غرض اس بات پر خوب عہد و پیمان قسما قسمی کے ساتہہ ہوئے - اور راجہ مطیع ہوا - اور قلعہ حوالہ کردیا - اور ایک مقام پر مع اہل و عیال خیمہ ڈیرا لگائے پڑا تہا - کہ سرداران چندیری کی عورتین شرم کا برقعہ پہاڑکر پادشاہ کے سامنے حاضر ہوئین اور کہنے لگین کہ شیر شاہ شیر شاہ تو نہین جانتا کہ ان کافرون نے ہمارے ساتہہ کیا سلوک کیا ہے - اونہون نے ہمارے خاوندون کا گلا کاٹا - ہمکو لونڈی غلام بنایا - ہماری کنواری لڑکیون کو پاتر بنا کر گلی گلی کوچہ کوچہ نچوایا - تمام مال اسباب چہین لیا - اگر تو آج ہمارا انصاف نہین کرتا تو کل خدا کو کیا منہ دکہائیگا - قیامت کا دن ہوگا ہمارا ہاتہہ اور تیرا دامن ہوگا - غرض ان مصیبتون اور آفتون کو سنکر پادشاہ رونے لگا اور کہنے لگا کہ مین لاچار ہون اونسے پہلے عہد و پیمان کرچکا ہون اونکو توڑ نہین سکتا - اوسپر عورتون نے کہا کہ تو اپنے مذہب کے علما سے پوچہہ کہ ایسے عہد و پیمان کا قائم رکہنا درست ہے یا اوسکا توڑنا شرعاً واجب ہے - علما بلائے گئے اونسے فتوی لیا گیا - مرزا رفیع الدین صفوی نے پورن مل کے قتل کا فتوی دیدیا - شیر شاہ نے لشکر مرتب کیا - اور پورن مل کے لشکر پر بے خبر جا پڑا - الغرض وہ عہد و پیمان کے بہروسہ پر بے خبر تہے - مگر جب اونپر لشکر آ ٹوٹا - تو اونہون نے بہی پہلے بال بچون کو قتل کیا - اور پہر دل کہولکر خوب ہی لڑے

اور سب کو سب مارے گئے۔ اتفاق سے ایک پورن مل کی بیٹی اور اوسکے بڑے بہائی کے تین بیٹے زندہ ہاتہہ آئے۔ لڑکی نٹون کو حوالہ کی گئی کہ بازارون مین آدمی نچائین۔ اور لڑکے خوجے بنائے گئے کہ آئندہ کو اونکی نسل نہ بڑہے۔ یہہ بے ایمانی کا کام سوا امیر تیمور کے کسی اور بادشاہ نے نہین کیا۔ مولویون کی بے ایمانی نے اوسپر اثر کیا ورنہ کوئی اور سبب نہین معلوم ہوتا۔ اگر اس کام کو شرع دیکہیے تو درست نتہا۔ نہ وہ کسی کی عبرت دینے کے لئے تہا۔ نہ انتقام کی نظر سے تہا۔ غرض ایک وحشیانہ کام تہا جو مولویون نے بادشاہ کے ہاتہہ سے کرایا*

مارواڑ کے راجہ مال دیو سے لڑائی

اب شیر شاہ نے اپنے امیرون سے کہا کہ سارا ملک ہند اب ہمارے قبضہ مین ہے کہین کچہہ کہٹکا نہین۔ اسپر امیرون نے عرض کیا کہ اب وقت ہے کہ ملک دکہن کو فتح کیجے۔ وہان شیعون کا بڑا زور ہے۔ اور سیکڑون طرح کی خرابیان اور بدعتین اونہون نے پہیلا رکہی ہین۔ اوسپر شیر شاہ نے کہا سلطان ابراہیم کے عہد سے ہندؤن کا بڑا زور ہو گیا ہے۔ مسجدون کو ڈہا ڈہا کر اونہون نے مندر بنائے ہین۔ اور بہت سا تہتک اسلام کیا ہے۔ بہتر یہہ ہے کہ اول اونسے سمجہنا چاہئے۔ پہر شیعون کی خبر لینی چاہئے۔ بالفعل راجہ مارواڑ سے کارزار مناسب معلوم ہوتی ہے۔ وہ بڑا زبردست راجہ ہے۔ ناگور اور اجمیر کے راجہ اوسکے مطیع ہین۔ غرض یہہ کہہ کر وہ ۱۵۴۳ و ۴۴ء ۹۵۰ھ مین اسی ہزار سپاہ لیکر آگرہ سے مارواڑ کے ارادہ سے چلا۔ فتح پور سیکری ہی سے فوج کو باقواعد چلنے کا حکم دیا۔ لشکر گاہ کے گرد در خندق کہدتی اور قلعہ بنتا۔ ریتلی زمین کے سبب سے جہان یہہ قلعہ نہ بن سکا

وہان شیرشاہ کے پوتے محمود خان نے یہہ ترکیب بتائی کہ تہیلون مین ریت بہر کر
فصیل قلعہ بنائی جائے۔ جب وہ اجمیر مین پہونچا تو راجہ مالدیو بہی پچاس ہزار سپاہ
سے لڑائی کے ارادہ سے پڑا تہا۔ شیرشاہ کو اس کوچ اور لڑائی مین ایسی دشواریان
پیش آئین کہ وہ اپنے آنیسے پشیمان تہا +

راجہ مالدیو کو یہہ ملک وراثت مین نہ ملا تہا۔ بلکہ اور راجاؤن کو تہ وبالا اور مغلوب کے
اپنا راج اوسنے بنایا تہا۔ اب یہان شیرشاہ حکمت چلا کہ ہندی خط مین خطوط مالدیو
کے امرا کی طرف سی اس مضمون کے لکہوائے کہ ہم اس راجہ کی فرمانبرداری اوسکے قہر اور
ستم کے سبب سے ہین۔ اب خدا کا شکر بجا لاتے ہین کہ تجہہ جیسے بادشاہ کو ہمارے سر پر
بہیجا۔ اب ہم راجہ سے سرتابی کر کے برسون کا بغض نکالینگے۔ پہر انکا جواب اپنی
طرف سی یہہ لکہا یا کہ تمہاری حسن عقیدت سے میرا دل خوش ہوا۔ انشاء اللہ تعالی
جسوقت راجہ کو مغلوب کرونگا۔ جو ریاستین تمہارے باپ دادا کی ہین اونہین بحال
کردونگا۔ یہہ کارستانی کران خطون کو اس ترکیب سے بہیجا یا کہ وہ مالدیو کے
ہاتہہ پڑے۔ راجہ پہلے ہی سے زمینداروں اور امراؤ سے اندیشہ مند تہا۔ ان خطوط
نے اس اندیشہ کو اور بڑہایا۔ اور واپس جانیکا ارادہ کیا۔ ہر چند راجپوتون نے
سمجہایا کہ آپ کیا کرتے ہین مگر اوسنے کچہہ نہ سنا۔ جب ان راجپوتون کو ان خطون کے
مضامین پر علم ہوا۔ تو اونکو اس بیوفائی کی تہمت بیجا کا بڑا رنج ہوا۔ اونہون نے
راجہ سے کہا کہ اب ہم اس تہمت کے مٹانے کے واسطے اپنی ہمت دکہاتی ہین۔ بڑے حیف کی بات
ہے کہ ہم راجپوتون پر بیوفائی کا نام آئے۔ غرض یہہ کہکر چند سرداروں نے دس بارہ
ہزار سوار لیکر شیرشاہ کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور وہ ہنگامہ کارزار گرم کیا کہ قریب تہا

مسلمانون کو شکست ہوجائے۔ اور بادشاہ بہاگ جائے۔ مگر جلال خان جلوانی کی کمک ایسی وقت پر پہونچی کہ راجپوتون کو شکست ہوگئی۔ اور اونکے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ جسوقت یہہ فتح ہوئی تو شیرشاہ نے بڑا خدا کا شکر بہیجا اور یہہ لطیفہ کہا کہ ایک مٹہی باجرہ پر سلطنت دہلی ہی ہاتہہ سی چلی تہی۔ اسمین لطف یہہ تہا کہ مارڑوار کا ملک ریگستانی ہے اور اوسمین سوا باجرہ کے کوئی اور پیداوار اچہا نہین ہوتا۔ جسوقت راجہ کو یہہ معلوم ہوا کہ وہ خطوط جعلی تہے تو اوسکے دل کو بڑا صدمہ پہونچا اور وہ پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ شیرشاہ نے چتوڑ کا قلعہ صلح سے لے لیا۔ پہر قلعہ رنتہنبور مین گیا۔۔۔ وہ اوسکے بیٹے عادل خان کی جاگیر مین تہا +

قلعہ کالنجر اور بادشاہ کی وفات

بادشاہ قلعہ کالنجر کی فتح کو چلا تہا۔ کہ اثناء راہ مین یہہ سنا کہ عالم خان نے دوآبہ مین میرٹہہ کے ضلع مین ایک شور برپا کر رکہا ہے۔ اوسکے علاج کے واسطے وہ دو منزل پیچہے ہٹا۔ مگر پہر یہہ خبر آئی کہ خواص خان کے غلام بہوپت نے عالم خان کو عالم جاودانی مین پہونچا دیا۔ اور سارا فساد مٹا دیا +

کالنجر کے راجہ سی لڑنے کا یہہ سبب تہا کہ بیر سنگہ دیو بندیلہ کو شیرشاہ نے دربار مین بلایا تہا وہ دربار مین نہ آیا۔ اور کالنجر کے راجہ کیرت سنگہ پاس چلا گیا۔ بادشاہ نے راجہ کو لکہا کہ اس باغی کو ہمارے پاس بہیجدو۔ راجہ نے انکار کیا۔ اسلئے بادشاہ نے قلعہ کالنجر کو جا گہیرا۔ اس راجہ کی ہان ایک پاتر تہی جسکا حسن بےمثال تہا۔ اور گانے مین اوسکو کمال تہا۔ شیرشاہ کو اوسکا اسقدر خیال تہا کہ قلعہ کو توپ گولہ سے لینے مین اوسکو اندیشہ تہا کہ کہین اوس نازنین پر صدمہ نہ پہونچے۔ اسلئے عہد و پیمان پیش کئے

مگر راجہ نے اس سبب سے کہ پادشاہ ابہی ارے سین کے قلعہ کے لینے مین دغا اور فریب
کرچکا ہے اوسکے قول وقرار کو بے اعتبار سمجہا۔ غرض آخرکار شیرشاہ نے توپخانہ درست
کرکے گولون کی بوچہار قلعہ پر مارنے شروع کئے۔ اتفاق سے دشمن کے لشکر سے
ایک گولہ ایسا آن کر پڑا کہ پادشاہی میگزین اوڑگیا۔ اور اس سے پادشاہ کو صدمہ
پہونچا۔ اور جل گیا۔ مگر آفرین ہے اس پادشاہ کے دل گردہ پر کہ گو اس صدمہ سے
لبون پر دم تہا۔ مگر اہتمام جنگ مین وہی عزم تہا۔ اس مردہ حالت مین بہی مرتا گیا کو نہ چہوڑا
یہی کہتا رہا کہ قلعہ فتح کرو فتح کرو۔ جب اس فتح کا مژدہ کان مین پہنچا تو الحمد للہ کا لفظ
بول کر پہر کچہہ نہ بولا۔ اور ۲۲۔ مئی ۱۵۴۵ء مطابق ربیع الاول ۹۵۲ھ کو اس
آگ سے سرد ہوا۔ تاریخ وفات از آتش مرد ہے۔ پندرہ سال امارت کی اور
پانچ سال پادشاہی۔ سہسرام مین وہ دفن کیا گیا۔ اور تالاب کے اندر اوسکا مقبرہ
اچہا بنا ہوا ہے۔

شیرشاہ کے ملکی انتظامون اور عادتون کا بیان اور اور حالات

شیرشاہ کو ابتدا امارت سے اپنی طبیعت سے قانونون کے ایجاد کرنے کا شوق تہا۔
اوسنے پہلی کتابون سے بہت سے قانون منتخب کئے۔ اور اپنے ذہن رسا سے ایجاد
کئے۔ اور ان قوانین سے رعایا کو انتفاع اور خلق کو آرام ملا۔ باوجودیکہ بہت سا
وقت اوسکا لڑائیون مین صرف ہوا۔ مگر پہر بہی وہ انتظام ملکی سے غافل نہ تہا
اور عمدہ عمدہ امور رفاہ عام کے رواج سے لڑائی مین کم سرگرم نہ رہتا تہا۔ ابو الفضل
نے ناحق اوسکے ذمہ یہہ الزام لگایا ہے کہ اوسنے سلطان علاء الدین کے قوانین کو جو تاریخ
فیروزشاہی مین بالتفصیل درج ہین اوڑائے اور چرائے۔ اور اونکو اپنا بناکر

خلق کو دکہلایا۔ بلکہ اسکے بالعکس ابوالفضل نے بہت سی قوانین شیر شاہی لیکر بدلکر اکبر شاہی بنایا ہے۔ سچ یہہ ہے کہ شیر شاہ بہت سے قوانین کا خود موجد تہا خاندان تیموریہ کے خوشامدی مورخ شیر شاہ کو غاصب سلطنت تبلاتے ہین مگر یہہ اونکی بڑی غلطی ہے۔ وہ خاص ہندوستان مین پیدا ہوا۔ اوسنے اوس بیگانہ خاندان کو جو صرف چودہ برس سے قابض و متصرف ہندوستان پر تہا خارج کیا۔ اسلیئے سلطنت کا استحقاق اوسکو بہ نسبت ہمایون کے زیادہ تہا*

شیر شاہ کا بڑا اصول یہہ تہا کہ وہ مذہب کی پابندی اور شریعت کی ہدایت کو سب کامون پر مقدم سمجہتا تہا۔ عدالت کو سب سے زیادہ پسند کرتا تہا۔ انتظام ملکی مین وہ بذات خود مصروف ہوتا تہا۔ اور کہا کرتا تہا کہ جو بادشاہ ان کامون کو اپنے وزیرون اور امیرون پر چہوڑتے ہین وہ سلطنت کو ایکدن کہو بیٹہتے ہین اگر مین خود بادشاہ نہ ہوتا۔ اگر پہلے بادشاہون کا کام وزیرون کی صلاح اور مشورہ پر موقوف نہ ہوتا۔ یہہ وزرا اور امرا اپنی خود غرضی سے انصاف پر پردہ ڈال دیتے ہین۔ اور دکہاتے کچہہ ہین اور کرتے کچہہ ہین۔ شیر شاہ کو عدالت کا ایسا شوق تہا کہ جب کوئی مظلوم ستم رسیدہ آتا۔ تو سب کام چہوڑ کر اوسکی طرف متوجہ ہوتا اور ظالم کو خواہ وہ اوسکا عزیز کیون نہو سزا دیئے بغیر نہ چہوڑتا۔

اوسنے تمام ملک کو پرگنون مین تقسیم کیا۔ واقعات مشتاقی مین لکہا ہے کہ ایک لاکہہ سولہ ہزار پرگنے تہے۔ ہر ایک پرگنہ مین ایک میر ایک شقدار اور ایک خزانچی اور ایک کارکن ہندی لکہنے والا اور دوسرا فارسی لکہنے والا مقرر کیا۔ ہر فصل مین زمین کی پیمائش ہوتی۔ اس پیمائش کے مطابق اور جنس پیداوار کے موافق

خراج لیا جاتا - ایک حصہ کاشتکار کو پیداوار کا ملتا - اور اوسے آدہا مقدم کو -
مقدمون اور چودہریون اور عاملون کا مقدور نہ تہا کہ کاشتکارون پر دست
درازی کر سکین - اوسکی راے یہہ تہی کہ ملک کی ساری سرسبزی اور شادابی
کاشتکارون کی مرفہ الحالی پر موقوف ہی - پہلے نہ زمین کی پیمایش ہوتی تہی -
نہ اتنے اہلکار مقرر تہے - فقط ایک قانون گو رہتا تہا وہی اگلا پچہلا حال بتایا کرتا تہا
- پہر اوسنے سرکارین مقرر کین - ہر سرکار مین بہت سے پرگنے ہوتے تہے - اونمین ایک
شقدار بزرگ اور ایک منصف رہتا تہا - اس منصف کا یہہ کام تہا کہ وہ عاملون اور
رعایا کے درمیان معاملات کی نگرانی کرتا - ظلم اور سرکاری روپیہ کا غبن نہ ہونے دیتا
پرگنون کی سرحدون کے جہگڑون کا فیصلہ کرتا - اور رعایا سرکشی کرتی تو وہ اون کو
ایسی سزا دیتا کہ اورون کو حوصلہ پہر بغاوت کا نہ ہوتا - برس دو برس مین یہہ
عامل بدل دئے جاتے - اس بدلی سے یہہ مطلب تہا کہ بادشاہ یہہ جانتا تہا کہ کوئی
اور ملازمت اس سے زیادہ نفع کی نہین ہے - اسلئے باری باری سب ہی کو فائدہ پہنچے
اگر دشمنون کے ملکون کو فتح کرتا - تو کاشتکارون کو نہ ستاتا - اور سرسبز زراعت
کو خاک مین نہ ملاتا - ان رعایتون کے سبب سے ہر جگہہ رعایا اوسکے رسد کا سامان خوب
کر دیتی تہی - مال کا یہہ انتظام تہا فوجداری کا یہہ حال تہا کہ اگر سڑکون پر چوری
اور رہزنی یا کوئی اور واردات واقع ہوتی تو وہان عامل مجرم کو گرفتار کرتے - اور
اگر مجرم گرفتار نہ ہوتا تو موقع واردات کے اردگرد کے دیہات کے مقدمون کو گرفتار
کر کے نقصان کا عوض دلاتا - اور اگر مقدم مجرم کا پتا بتلا دیتے - تو وہان کے دیہات
کے مقدمون کو جنہون نے مجرمون کو پناہ دی پہلے مقدمون کے نقصان کا [illegible]

دلاتا ـ اگر راہ مین کوئی قتل ہوتا۔ اور عامل کو مجرم نہ ہاتھہ لگے۔ نہ مقدم اوسے پکڑ سکتے۔ تو سزاء قتل مقدمون کو دیجاتی ـ یہہ امر اوسکے نزدیک مسلم تہا کہ مقدمون کی سازش بغیر کوئی واردات نہین واقع ہوتی۔ غرض اس انتظام سے کہ مقدم مجرم کو پیدا کرین یا خود مجرمون کی طرح سزا پائین۔ راہون کا وہ انتظام تہا کہ سونا اوچہالتے چلے جاؤ۔ کوئی نہین پوچہتا تہا کہ منہ مین کے دانت ہین۔ اگر سوداگر راہ مین مرجاے تو مال اوسکا اوسکے وارثون کو تلاش کرکے دیا جاتا۔ اوسنے اپنی اوقات کا خوب انتظام کیا تہا اوسمین فرق نہ آتا۔ نماز اشراق کے بعد وہ سپاہ مین جاتا۔ اور پرانے سپاہیون کو جمع کرتا۔ اور اونکا سب برا بہلا حال پوچہتا۔ افغانون سے اونکی زبان مین باتین کرتا جو کوئی اس زبان کو صحیح بولتا۔ اور کمان کو خوب کہینچتا تو اوسکو تنخواہ بڑہتی دیتا اور کہتا کہ مجہے افغانون کی زبان بڑی عزیز ہے۔ گہوڑون پر داغ لگانے کا قاعدہ اوسی نے نکالا تہا۔ پہلے امیر کیا کرتے کہ جب تنخواہ بٹتی۔ ٹوٹے پہوٹے چہوٹے موٹے سوار ساتہہ لائے اور تنخواہ لیگئے۔ اور پہر موقوف کردے۔ مگر اس داغنے نے اس دغا کو بند کر دیا۔ بادشاہ کی عادت تہی کہ وہ ڈیڑہ لاکہہ سوار اور پچیس ہزار پیدل رکہتا تہا اور اونکو جابجا چہاونیون مین سارے ملک کے اندر تقسیم اسطرح کر دیا تہا۔ کہ تمام ملک کی حفاظت ہو۔ جسوقت کہین دنگا اور سرکشی ہوتی فوج اوسکی سر برسر کوبی کے لئے موجود ہوتی۔ ان چہاونیون کی فوج کی کم و بیشی حسب ضرورت ہوتی رہتی جب فوج کا کوچ ہوتا بادشاہ زراعت کی حفاظت کے واسطے سوار متعین کرتا۔ اور خود بہی دیکہتا جاتا۔ اگر کوئی زراعت سپاہ سے پائمال ہوتی تو اوسکا عوض نہ پیمائش ہوکر دیا جاتا۔ جابجا عدالت کی کچہریان مقرر کین۔ خیرات خانہ ہر جگہ موجود تہے

مسافرون اور کاروانون کے آرام کے واسطے سڑکین بنوائین - ایک سڑک بنگالہ سے لیکر شرقی رہتاس گدہ تک جو چار مہینہ کا راستہ ہے بنوائی - اور دو رویہ اوسکے میوہ دار درخت لگائے - اوسکے سایہ مین مسافر آرام سے جاتے تہے - ایک مورخ لکہتا ہے کہ مینے باون برس بعد ایسا ہی اس سڑک کو دیکہا اور ہر دو دو کوس کے فاصلہ پر سرا بنوائی - اور ایک ایک کنوان کہدوایا - دوسری سڑک آگرہ سے برہانپور تک جو دکہن کی سرحد پر ہے - تیسری سڑک آگرہ سے جودہپور اور چتور تک - چوتہی سڑک لاہور سے ملتان تک - اس سڑک پر سرائین تہین - غرض سترہ ہزار سرائین بنوائین - ہر سراے مین ہندو مسلمان دونون کے آرام کا اسباب مہیا رہتا تہا ہندوؤن کی رسوئی کے واسطے برہمن موجود تہے - غرض جو مسافر سرائین اوترتا اپنی حسب حیثیت کہانے پینے کا سامان مفت پاتا - سراؤن کے گرد گانون آباد تہے - اور ہر سرا کے عین وسط مین پکی اینٹ کی مسجد اور ایک کنوا بنا تہا - کوتوال اور چوکیدار اونکی حفاظت کے واسطے مقرر تہے - ہر سرا مین دو ڈاک کے گہوڑے موجود رہتے - اور ڈاک خوب چلتی تہی - آگرہ مین بادشاہ پاس چارون طرف سے جلد خبر آتی تہی ایسی ڈاک سکندر لودی کے زمانہ مین بہی نہ چلتی تہی *

اس بادشاہ نے خراسان کی سڑک پر قلعہ رہتاس اس نظر سے بنوایا کہ کشمیر اور گرد کے ملکون مین فسادون کا انتظام رہے - اس قلعہ کی تعمیر کے وقت بادشاہ کو لکہا آیا کہ پتہر یہان نہین ملتا تو اوسکا جواب ویسے یہہ لکہا کہ اگر پتہر تانبے کے مول ملے تو اوسے لیکر قلعہ کو جلد ختم کرو - اس قلعہ کا نام وہ رہتاس جو زرد لیتا تہا دہلی مین جمنا کنارہ پر ایک قلعہ شیرگدہ بنوایا - اور اوسمین ایک جامع مسجد تیار کرائی -

اور فصیل بنوائی - قنوج مین ایک قلعہ بنا کر اوسکا نام شیر لوز رکہا - وہ کہا کرتا تہا
کہ اگر زندگی نے وفا کی تو ہر چہاونی مین ایک قلعہ مستحکم بناوٗن گا - یہہ لکہمن
بہی اس وضع کی بنائی تہین کہ قلعہ کا کام دیتی نہین +
دل کا فیاض تہا - دولت اور مال کو بے دریغ سپاہ اور ملازمون مین تقسیم کرتا -
باورچی خانہ کا بڑا خرچ تہا - وہ ایک خدائی دستر خوان تہا جسکا جی چاہے آنکر
کہا جائے - افغانستان سے جو فقرا آتے اونکے ساتہہ بڑا سلوک کرتا - اور ملک
روہ سے جو کس وناکس آتا اوسکو نہال کرتا - جاگیرین اور معافیات سپاہیو نکو
دل کہول کر دیتا - اسمین شک نہین کہ شیر شاہ نہایت دانشمند اور فرزانہ جوانمرد
تہا اور فیاض جواد تہا بلند فطرتی عالی حوصلگی اولوالعزمی اوسکے سب کامون
سے ظاہر ہوتی ہے - بہت سے کام رفاہ عام کے اوسنے کئے مگر اوسکے مکار حیلہ باز
ہونے مین بہی شبہ نہین - قلعہ رای سین کے معاملہ نے بڑا دہبا اوسکو لگایا ہے

سلیم شاہ کی سلطنت

تخت نشینی اور بہائی اور امیرون سے جہگڑا

شیر شاہ کا بڑا بیٹا عادل خان اوسکا ولیعہد تہا - اوسی کو بادشاہ نے اپنی جانشینی
کے واسطے تجویز کیا تہا - مگر وہ نہایت عیش دوست اور فراغت جو اور دل کا
ہارا اور بودا تہا - دوسرا اوسکا بیٹا جلال خان تہا جسکو بعض مورخ عبد الجلیل
بہی لکہتے ہین - وہ بڑا عاقل اور تجربہ کار تہا - باپ کے زمانہ مین بہت سی لڑائیان
لڑا تہا - اور اونمین نام پیدا کیا تہا - اسلئے امیرون نے اوسکو قلعہ دیوان سے بلا کر

قلعہ کالنجر کے پاس ۱۵- ربیع الاول ۹۱۲ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۵۴۵ء تخت شاہی پر بٹھایا
اور لقب اوسکا اسلام شاہ رکہا- مگر وہ عوام مین سلیم شاہ مشہور ہوا- اوسنے تخت پر
بیٹھہ کر اپنے بہائی عادل خان کو خط زمانہ سازی سے لکہا- اول کچہہ محبت کی باتین
بنائین- پہر ملاقات کا شوق بہت کچہہ ظاہر کیا- شیر شاہ کے چار بڑے رفیق سردار
عیسیٰ خان نائب اور خواص خان اور جلال خان جلوانی او قطب خان تھے- اونسے
اس باب مین عادل خان نے مشورہ پوچہا- اور سلیم شاہ کو یہہ خط کا جواب لکہا کہ
اگر یہہ سردار میرا اطمینان کردین تو مین آتا ہون- سلیم شاہ نے ان سردارون کو اوس
پاس بہیجدیا- اور آخر کو یہہ بات ٹہیری کہ عادل خان کی ملاقات بادشاہ سے جو
اول ہی روز ہو اوسکے بعد وہ رخصت کردیا جائے- اور جہان وہ جاگیر مانگے وہان دیدیجائے
ان امیرون کو ساتہہ لیکر عادل خان بادشاہ کی ملاقات کو چلا- بادشاہ بہی فتح پور
سیکری مین استقبال کو آیا- اور دونون بہائیون مین بڑی تپاک اور اخلاص
سے ملاقات ہوئی- آگرہ کی طرف دونو بہائی چلے- بادشاہ کے دل مین بہائی سے
دغا کرنے کا ارادہ تہا- اسلئے اوسنے حکم دیدیا کہ قلعہ کے اندر عادل خان کے ساتہہ
سوا دو تین ملازمون کے اور کوئی نہ آئے- مگر آدمیون نے اس حکم کو کچہہ نہ سنا- اور
بہت سے آدمی عادل خان کے ساتہہ چلے گئے- جب بادشاہ کی یہہ تدبیر پیش رفت نہ گئی-
تو اوسنے عادل خان کو تخت پر بٹہایا- اور یہہ عرض کیا کہ اب تک مین بے سر سے
افغانون کا منتظم تہا- اب آپ ہین- عادل خان اپنے بہائی کی اس مکاری کو خوب
سمجہتا تہا- اوسنے تخت سے اوترکر پہر بہائی کو تخت پر بٹہادیا- اور سلام کیا اور مبارکباد
دی- اور ملک بیانہ مین خاطر خواہ اوسکو جاگیر ملی- وہ عیش کا بندہ تہا اس جاگیر کو لیکے

آگرہ سے روانہ ہوا۔ دو تین مہینہ کا عرصہ گذرا تہا کہ بادشاہ نے اپنی ملازم غازی محلی کو سونے کی زنجیرین دیکر بہیجا کہ عادل خان کے پیرون مین ڈال کر لے آ۔ جب عادل خان کو اسکی خبر ہوئی تو وہ خواص خان حاکم میوات پاس بہاگ گیا۔ اور اوس سے کہا کہ دیکہو سلیم شاہ نے مجہسے کیا وعدہ خلافی کی ہے۔ اسپر خواص خان کو رحم آیا۔ اور زنجیرین غازی محلی سے لیکر اوسیکے پیرون مین ڈالین اور ایک سپاہ جرار لیکر آگرہ کی طرف اس ارادہ سے روانہ ہوا کہ بادشاہ کو تخت سے اوتار دے۔ اور امیرون کو بہی یہہ نقض عہد ناگوار خاطر تہا۔ وہ بہی بادشاہ سے برگشتہ خاطر ہو گئے۔ جب اسکی خبر سلیم شاہ کو ہوئی تو وہ بہت گہبرایا۔ اور کہنے لگا کہ اگر مجہسے نقض عہد سرزد ہوا تہا تو خواص خان اور عیسیٰ خان نے مجہسے کیون نہ کہا۔ مجہسے اوسکی اصلاح کیون نہ کرائی۔ قطب خان نے بادشاہ کو یون مضطرب دیکہہ کر عرض کیا کہ اب کیا گیا ہے مین جاتا ہون صلح کرا آتا ہون بادشاہ راضی ہوا۔ اور اسمین مصلحت یہہ سوچا کہ جو امیر مشتبہ ہین اگر وہ سب عادل خان پاس چلے جائین اور مجہسے دور ہو جائین تو مین چنار چلا جاؤن۔ اور وہان سے سب اپنا سامان درست کرکے لڑائی شروع کرون۔ عیسیٰ خان اس منصوبہ کا مانع ہوا اور اوسنے کہا کہ اگر حضور کو اور آدمیون کا اعتبار نہین تو آپکے ذات خاص کے دس بارہ ہزار سوار ہین جو ایام شاہزادگی سے حضور کے ساتہہ جانثاری کر رہے ہین۔ اونکو لیکر میدان مین جائیے اور جو امیر دل مین ناراض ہون اونکو بہی دشمنون پاس نہ بہیجنا چاہیئے۔ یہہ بات بادشاہ کو پسند آگئی۔ اور جو امیرون کو جانیکا حکم دے چکا تہا اونسے یہہ کہا کہ تم نہ جاؤ میرا دل نہین چاہتا کہ مین تمکو غنیم کے حوالہ کرون۔ غرض دونون بہائیون مین آگرہ کے قریب لڑائی ہوئی۔ عادل خان کو شکست ہوئی۔ وہ پٹنہ مین بہاگ گیا۔ اور پہر اوسکا

کچہہ پتا نہ لگا کہ زمین کہا گئی یا آسمان لے گیا۔ خواص خان نے میوات کی راہ لی۔ پادشاہ نے لشکر اوسکے تعاقب مین بہیجا۔ مگر اوسنے فیروزپور کے قریب شکست پائی۔ خواص خان کو گو یہہ فتح نصیب ہوی مگر اوسکو یہہ یقین تہا کہ مین پادشاہ سے مقابلہ نہین کر سکتا اسلیئے وہ کوہ کمایون کو چلا گیا۔ جلال خان اور اوسکے بہائی کو اس سبب سے کہ وہ عادل خان سے سازش رکہتے تہے قتل کیا۔ جو امیر پردہ اس سازش مین شریک تہے۔ اونکو یہہ یقین تہا کہ بغاوت مین علانیہ شریک نہونیسے ہم پادشاہ کی بدگمانی سے محفوظ رہینگے۔ مگر اونمین سے اکثر نے بغاوت کی سزا پائی۔ اب باقی امیرون نے نئی سازشون پر کمر باندہی۔ اور اس فکر مین ہوئے کہ کسی اور کو دعویدار تخت کا کہڑا کرین۔ اور اپنے جان و مال کی حفاظت کے واسطے ہتیار سنبہالین۔ اور بہت سے قصے فضایا ملک پنجاب مین پیش آئے۔ مگر نمک حرامی کا انجام اچہا نہین ہوتا۔ ان سب باغیون کو پادشاہ نے شکست پر شکست دی۔ اور وہ سب دم دبا کر بہاگ گئے گکرون اور پہاڑی پٹہانون کی امداد اور اعانت کی بہروسے پر دو برس یعنے ۹۵۴ھ تک شور و فساد کرتے رہے کہین نچلے نہ بیٹہے۔ اگرچہ کئی دفعہ ایسا موقع آگیا کہ پادشاہ کا سر تن سے جدا ہوتا۔ مگر اوسکے چستی اور چالاکی نے اوس کا سر بچا دیا۔ اور اوسکے مخالف سرکشون کے سرون کا ڈہیر اوسکے سامنے لگا دیا۔ اسی اثنا مین مرزا کامران ہمایون سے ناراض سلیم شاہ پاس آیا۔ مگر وہ ایسے تکبر اور نخوت کے ساتہہ اوس سے پیش آیا کہ وہ بہاگ کر گکرون کے پاس چلا گیا۔

امن کا زمانہ

اب سب طرف امن تہا۔ پادشاہ کے چین کا زمانہ تہا۔ صرف ایک دفعہ الغتیہ ہے

خبر آئی کہ ہمایون نے کابل فتح کر لیا اور دریا اٹک سے پار اوتر آیا۔ اسوقت وہ جونکین لگائے بیٹھا تھا۔ مگر جونہین یہہ خبر کان مین پہونچی۔ وہین کھڑا ہو گیا اور شام سے پہلے دلی سے کوچ کر کے چھہ کوس پر خیمے ڈیرے ڈالدئے۔ توپخانہ کے کھینچنے کیواسطے بیل نہ تھے تو اوسنے آدمیون سے کھچوایا۔ اور بہت جلد لاہور مین آپہنچا ہمایون کسی ضرورت کی سبب سے اٹک سے پار اوترا تھا۔ اور جیسا آیا تھا ویسا ہی اولٹے پاؤن چلا گیا۔ اسلئے بادشاہ پھر لاہور سے اجعت کر کے قلعہ گوالیار مین چلا آیا۔ جس امیر کو وہ دیکھتا کہ اب وہ سر اوٹھائیگا اوسکی گردن اوڑا دیتا۔ خواص خان جو کوہ کمایون مین سرگردان پھرتا تھا۔ تاج خان حاکم سنبھل پاس آیا۔ اس حاکم نے بادشاہ کے اشارہ سے اوسے مار ڈالا اخیر امیرون کے سر بادشاہ اوڑاتا ہی تھا کہ اوسکو خود پیغام اجل آیا۔ اور ۹۶۰ سنہ ۱۵۵۳ء مین اپنی قضا سے مر گیا۔ اور نو برس سلطنت کر گیا

سلیم شاہ کی عادات اور انتظام ملکی

سلیم شاہ نے اپنے باپ کی طرح ملک بڑہانے اور قانون بنانے اور رعایا کے آرام پہنچانے اور شان و شوکت حشمت بڑہانیکا شوق رکھتا تھا۔ اوسنے باپکے قوانین از سر نو ترمیم کئے۔ اور بعض قوانین ایجاد کئے۔ مگر ترمیم مین اوسکی حماقت بھی پائی جاتی ہے کبھی یہہ قانون جاری کیا کہ جاگیرون کے عوض مین نقدی دیجائے اور کبھی بالعکس۔ سب امیرون سے ہاتھی اور ہاتھی چھین لئے۔ اور یہہ حکم دیدیا کہ سوا ایک ڈہیلی ہتھنی کے کوئی اور ہاتھی نہ رکھے۔ اور اوسپر بھی بوجھہ لادے۔ سرخ خیمون کی اجازت کسی امیر کو نہ تھی۔ سپاہیون اور کاشتکارون اور تاجرون اور رعایا کیلئے باب مین جو قوانین ہوتے وہ اسطرح مشتہر ہوتے کہ ہر جمعہ کے دن ایک خیمہ کھڑا ہوتا۔ اوسکے گرد

سپاہ جمع ہوتی۔ ایک کرسی خیمہ مین بچھتی اور اوسپر تیر و کمان اور جوتیان سلیم شاہ
کی رکہی جاتین۔ اونکی تعظیم و تکریم ایسی ہی ہوتی جیسے کہ بادشاہ کی ہوتی۔ اور پہر
کوئی منشی کہڑا ہو کر بادشاہ کے قوانین کو پڑہتا اور لوگون کو سمجہا دیتا۔ وہ ان قوانین
کے اجرا مین کچہہ شرع کا پابند نہ تہا۔ اوسکی تعریف کسی اور کام کے سوا اسکی نہین
ہے کہ اوسنے رفاہ عام کی عمارتین خوب تعمیر کرائین۔ تخت پر بیٹہتے ہی یہہ حکم دیدیا
کہ شیر شاہ کی سرائین دو دو کوس کے فاصلہ پر ہین اونکے بیچ مین ایک ایک اور سرا
بنجائے۔ وہان مسافرون کو کچا پکا کہانا ملا کرے۔ ہندو مسلمان دونون کے آرام کا
سامان مہیا رہے۔ سرائین اور باغون کی حدود بدستور قائم رہین۔ اور جو لوگون
کی مدد معاش اور ائمہ مقرر ہین وہ بدستور رہین۔ قلعہ سلیم گڈہ جو ابتک دلی
مین موجود ہے پانچ برس کی مدت مین چار لاکہہ روپیہ خرچ کر کے بنایا۔ لیکن صرف
چار دیواری ہی بننے پائی تہی کہ اسلام شاہ مرگیا۔ ہمایون نے اسکا نام بدل کر نور گڈہ
رکہا۔ مگر وہ فقط اوسکی سلطنت ہی مین اس نام سے موسوم ہوا۔ بعد ازان پہر سلیم گڈہ
کا سلیم گڈہ نام رہا +

فرقہ مہدویہ

اوسکی عہد سلطنت کا عجیب و غریب واقعہ شیخ علائی کا ہے۔ مجملا اوسکی تفصیل یہہ ہے
کہ اوسکے باپ کا نام حسن تہا۔ اور وہ شیخ سلیم کا سجادہ نشین تہا۔ اور بیانہ مین
ارشاد او ہدایت طالبین کی کیا کرتا تہا جب اوسکا انتقال ہوا۔ تو ساری اولاد
مین شیخ علائی زیادہ لائق تہا۔ وہی باپ کا سجادہ نشین ہوا۔ اتفاقاً شیخ عبداللہ
افغان نیازی کہ شیخ سلیم چشتی کا مرید کامل تہا۔ وہ مکہ معظمہ سے حج کر کے بیانہ مین وارد ہوا

اور یہین اقامت اختیار کی - طریقہ فرقہ مہدویہ اختیار کیا - یہہ فرقہ سید محمد جونپوری کو امام مہدی موعود سمجھتا تہا - میر سید محمد میر سید خان کا بیٹا تہا - اور نوین صدی کے وسط مین جونپور مین پیدا ہوا - وہ سلطنت جونپور کی بربادی کو آثار قیامت مین سمجھتا تہا - اور اس زمانہ مین اور جو واقعات عجیب و غریب وقوع مین آتی اونسے لوگونکو سمجھاتا کہ قیامت آگئی ہے - اور کہتا تہا کہ آسمان سے یہہ آواز آئی ہے کہ امام مہدی موعود مین ہون - اوسکے بہت سے لوگ مرید ہوگئے - مگر دشمن بہی بہت سے پیدا ہوگئے - اور اونکے ہاتہون سے تنگ ہوکر گجرات مین گیا - وہان کا پادشاہ سلطان محمود اوس کا معتقد ہوا - پہر وہ حج کو گیا - یہان سے بہی وہ نکالا گیا - پہر ہندوستان کا ارادہ کیا فرح اور بلوچستان کی راہ سے گجرات مین آتا تہا کہ ۹۱۱ھ مین سفر آخرت پیش آیا - اور اوسکی قبر باوجود ممانعت و مزاحمت شاہ ایران کے زیارت گاہ ہی - شیخ علائی کو بہی اس فرقہ کی وضع پسند آئی - اور اپنے آبا واجداد کا طریقہ چہوڑ چہاڑ اسی فرقہ کی مسلک پر چلنا شروع کیا - اور شہر کے باہر شیخ عبد اللہ نیازی کے ہمسایہ مین رہنا شروع کیا - اور اوسکے بہت سے احباب بہی اوسکے اس مذہب مین شریک ہوگئے - ہر روز نماز کے بعد قرآن شریف کا وعظ اس فصاحت و بلاغت سی کہتا کہ سامعین کے دل پر جادو کا اثر کرتا - اور یہہ سننے والی دو کام کرتے - کیا سب کام کاج چہوڑ اور دنیا سے منہ موڑ فرقہ مہدویہ مین فقیر بن کر بیٹہہ جاتے - یا سب منہیات سی توبہ کرکے سید محمد کا کلمہ پڑہنے لگتے اور جو کچہہ اونکی زراعت تجارت حرفہ سے پیدا ہوتا - اوسکا دسوان حصہ راہ خدا مین صرف کرتے - اور ایسا بہی بہت ہوا کہ بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو اور خاوند نے جورو کو اور بی بی نے خاوند کو چہوڑ دیا - اور فقیری اختیار کی - اس فرقہ مین جو کچہہ

نذر و نیاز اور خیرات کا آجاتا۔ وہ سب برابر آپسمین تقسیم ہوجاتا۔ اور اگرچہ نہ آتا تو دو دو تین تین فاقہ گذرجاتے مگر اوسکا اظہار کسی پر نہ ہوتا۔ تلوار اور سب ہتیار ہمیشہ وہ باندہے رہتے اور بازارون مین احتساب کرتے ہوئے پہرتے۔ جس کسیکو کوئی کام غیر شروع کرتے دیکہتے۔ اوسکو اول بلطف و مہر سمجہاتے۔ اور اگر وہ نہمانتا تو بہر جبر و قہر سے سمجہاتے۔ حکام مین سے جو کوئی اونکا رفیق و موافق ہوا اوسکے ساتہہ سلوک کرتے۔ اور جو مخالف ہوا اوسسے انتقام لینے کے درپے ہوتے۔ شیخ عبد اللہ نیازی نے یہہ رنگ ڈہنگ دیکہہ جانا کہ ضرور فساد برپا ہوگا۔ اسلئے شیخ علائی کو ہدایت کی کہ وہ خدا کے گہر مین حج کرنے کو جائے۔ مرشد کے کہنے سی شیخ علائی اپنی اسی وضع پر تین سو آدمیون کو ہمراہ لیے حج کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ جب وہ خواص پور مین جو دہ بور کے اندر پہنچا۔ تو خواص خان بہی اوسکا معتقد ہوا۔ لیکن جب اوسکو اس فرقہ کی حقیقت پر علم ہوا تو وہ اپنی عقیدت سے پہر گیا۔ جب شیخ علائی کو یہہ حال معلوم ہوا تو اوسکا جانی دشمن ہوگیا۔ اور حج کا ارادہ فسخ کیا اور بیانہ مین اولٹا چلا آیا۔ سلیم شاہ نے اس شیخ کو آگرہ مین بلایا۔ جب وہ آیا تو کوئی تعظیم و تکریم اوسنے بادشاہ کی نکی صرف سلام علیک کرکے بیٹہہ گیا۔ بادشاہ نے و الیکم السلام جواب دیا۔ عبد اللہ مخاطب بہ مخدوم الملک ورا اور علما سے اوسکا مباحثہ اس مذہب کے باب مین بادشاہ کے روبرو ہوا۔ اوسمین اوسنے زک اوٹہائی۔ سلیم شاہ نے اوسکو سمجہایا کہ اس مذہب سے توبہ کر مین تجہکو ساری اپنی قلمرو کا محتسب مقرر کردونگا۔ مگر اوسکو اس مذہب کا ایسا ست چڑہا ہوا تہا کہ اوسنے ایک نسنی۔ علما نے اوسکے قتل کا فتویٰ دیدیا۔ مگر بادشاہ نے پہر اوسکے ساتہہ رعایت کی کہ اوسکو دکن کی طرف جلا وطن کردیا۔ مگر وہ یہان آکر

اور کہل کہیلا- اور اپنے مسائل کو بڑی ٹیپ ٹاپ اور دہوم دہام سے بیان کرنا شروع کیا
اوسکی طلاقت لسانی کام کر گئی- امیر لشکروں سمیت اوسکے ساتہہ ہوئے- پہر مخدوم الملک
نے بادشاہ کو سمجہایا کہ اے حضرت وہ خود مہدی آخر الزمان ہونے کا دعوی کرتا ہے
ان امام کا ساری دنیا کا بادشاہ ہونا مسلمات مذہبی سے ہے- پہر شبلائے کہ اس امام
کو چہوڑ کر حضور کے ساتہہ کون رہیگا- بہت سی امیر اب بہی اوسکے معتقد ہو گئے-
اور جو باقی رہے ہین وہ اور سب ساتہہ ہو جائینگے- پہر آپ کی پادشاہی کہان رہیگی
- اس بات کو بہی یونہین پادشاہ نے اوڑ دیا- اور شیخ علائی کو بہار مین بہیجدیا- یہان
شیخ بڑہنے اوسپر قتل کا فتویٰ دیا- اور پادشاہ پاس بہجوادیا- پادشاہ نے
پہر اوس شیخ کو طلب کیا- اسوقت وہ مرض مین مبتلا تہا- اوسکے حلق مین ایک زخم
تہا جسکے سبب سے وہ اچہی طرح بول نہ سکتا تہا- پادشاہ نے پہر اوسکے کان مین کہا
کہ حضرت اس فرقہ مہدویہ سے انکار کر دیجے- لیکن اوسنے پہر نہ سُنا- آخر کار پادشاہ نے
مولویون کے ہاتہہ سے لاچار ہو کر اوسپر تازیانہ مارنے کا حکم دیا- تیسری تازیانہ
پر جسم سے جان نکل بہاگی- بعد اس شیخ کے مرنیکے اس فرقہ کا اجتماع متفرق
ہو گیا- یہہ واقعہ ۹۵۵ھ مین وقوع مین آیا+

ذکر سلطنت محمد شاہ سور مشہور بہ عدلی

جب فیروز شاہ مرا- تو امرا نے اوسکے بارہ برس کے بیٹے فیروز خان کو تخت سلطنت
پر بٹہایا- مبارز خان شیر شاہ کا بہتیجا تہا- اور سلیم شاہ کا چچیرا بہائی
اور سالہ تہا- اوسنے تیسرے روز اس کم عمر پادشاہ کی عمر تمام کی- جب سلیم شاہ
زندہ تہا- تو وہ اپنی بی بی سے کہا کرتا تہا کہ تجہکو بیٹا عزیز ہے تو اپنے بہائی کو

مار ڈالنے دے - اگر بہائی عزیز ہے تو بیٹے کی جان سے ہاتھہ دہو - اوسپر بی بی یہہ کہا
کرتی کہ میرے بہائی کو سلطنت کا کب خیال ہے وہ ناچ گانے کا عاشق ہے - عیش و عشرت سی کب
اوسنے فرصت ہی - اسپر بادشاہ بی بی کو لعنت ملامت کرتا اور کہتا کہ کیون اپنے بیٹے کے حق مین
کانٹے بوتی ہے - یہہ اسکا کہنا سچ ہوا - سوم کا دن تہا کہ یہہ جلاد ماموں بیگناہ بہانجے پر
تلوار سونت کر چڑہ گیا - بہن بہائی کے آگے ہاتہہ جوڑکر کے پیرون مین گر پڑی اور روئی اور
گڑگڑائی کہ خدا کیواسطے میرے اس ننہے سے بچے کو نہ مار - مین اوسے کہین لیکر نکل جاتی ہون
مگر اس سنگدل نے ایک نہ سنی اور اس بچے کو مار ہی ڈالا - اور ۹۶۳ھ مین تخت شاہی پر خود بیٹہا
- اور اپنا نام محمد شاہ عادل رکہا - مگر عوام الناس نے الف کو اوڑا دیا - اور یے کو لگا دیا اور
عدلی کہنا شروع کیا - اور پہر بادشاہ کے جو الا دہند کام دیکہے تو اندہلی مشہور کر دیا

ہیمو کا حال

یہہ بادشاہ نہایت نابکار زناکار احمق ستم شعار ناحق پرست اور پاجیون کا یار تہا -
سوا ان عیبون کے دل کا بہی بودا تہا جب بادشاہ ہوا پاجیون ہی کو بڑے عہدے
عطا کئے - خود حکم رانی کی لیاقت نہ تہی - ہیمو کو سارا اختیار سلطنت کا دیدیا - اس ہیمو کی
حقیقت یہہ ہے کہ وہ قصبہ ریواڑی کا ایک ٹٹ پونجیا ڈہوسر بنیا تہا اور صورت کا بہی بہونڈا تہا - سر پر
نمک دہر گلی گلی نمک لو نمک لو کہتا پہرتا تہا کچہہ اپنی حکمت و قسمت سی سرکار سلیم شاہ مین بقالون
مین مقرر ہوگیا - اور بعد ازان غمازی اور جاسوسی کر کے بادشاہ کا ملازم ہوگیا - اور اس
مین خوب مال مار کر مالدار ہوگیا - اور سلیم شاہ کے دل مین بہی اوسکی جگہہ ہوگئی - اور پہر اس
عدلی بادشاہ کے عہد مین تو وہ بالکل مالک سلطنت ہوگیا کچہہ دنون رائے کا خطاب رہا -
اور پہر راجہ کا خطاب ملا - غرض نہ اوسکا حسب تہا نہ نسب تہا نہ وجاہت ظاہری تہی -

مگر ضرور کوئی کمال معنوی اوسمین ایسا تہا کہ اوسنے ایسی احمق اور ظلمی پادشاہ کی پادشاہی
کو اتنے دنون تک نباہ دیا۔

پادشاہ کے زور وظلم اور ملک کی فسادون کا بیان

اس پادشاہ نے محمد شاہ تغلق کی فیاضیان سن رکہی تہین۔ جیسا نام اوسکا رکہا تہا ویسا ہی اوسنے
روپیہ لٹانیمین اوسی کا طریقہ اختیار کیا۔ تیرون مین سونیکی بہالین لگاکر پہینکتا۔ اور
جو کوئی اوٹہاکر لاتا۔ دس روپیہ کو مول لیتا۔ وہ خزانہ جو باپ نے برسون کی محنت مین
جمع کیا تہا۔ وہ چند روزون مین اوڑا اوڑا بیٹہہ رہا۔ بنا بنایا گہر خاک مین ملادیا جب
خزانہ یون لٹ چکا۔ اور پیسا باقی نہ رہا۔ تو یہہ ارادہ ہوا کہ امیرون کی جاگیرین کو ضبط کیجے
اور اونسے گلہرے اوڑائی۔ افغان پہلے ہی ہیمو بقال کے اختیارات سے جلی بیٹہے تہے۔
پہر او پر یہہ اور آفت آئی۔ اسلئے اونہون نے ہر طرف سی فساد اوٹہانے کا ارادہ کیا
اور پادشاہ کی طرف سی بالکل دل پہیر لیا۔ اور پادشاہ اونکی نظرون مین ذلیل ہوگیا۔ ایک
دن کا ذکر ہے کہ گوالیار مین پادشاہ دربار عام کر رہا تہا اور جاگیرین تقسیم ہو رہی تہین
کہ اوسنے حکم دیا کہ محمد شاہ فرملی کی جاگیر قنوج سرمست خان شروانی کو دیجاوے۔
یہہ شروانی پادشاہ کی بدولت ابہی نیا امیر یکایک ہوگیا تہا۔ محمد شاہ فرملی کا بیٹا
سکندر جوانی کے زورون پر چڑہا ہوا تہا۔ وہ اس بات کو سنکر مارے غصے کے نیلا پیلا
ہوکر بیساختہ کہنے لگا کہ خدا کی قدرت اب ہماری نوبت یہانتک پہونچی کہ جاگیرین ہماری
اوس آدمی کو ملنے لگین جو ابہی سگ فروشی سے اپنا گذارہ کرتا تہا۔ جب باپ اوسکو روکا
تو وہ آپے سے باہر ہو کر کہنے لگا کہ تجہے ایک دفعہ شیر شاہ نے پنجرہ مین بند کیا تہا۔ مگر سلیم شاہ نے
بچالیا۔ اب تجہکو یہہ سور قتل کرنا چاہتے ہین۔ مگر تو نہین سمجہتا۔ سرمست خان

بڑا قوی ہیکل جوان تہا۔ اوسنے اس نوجوان کے کندہے پر ہاتہہ رکہا اور یہہ زبان پر لایا
کہ بیٹا اتنا غصہ۔ اور دل مین یہہ تہا کہ اوسکی گردن پکڑ لے۔ مگر یہہ پھرتیلا جوان بات کو
سمجہہ گیا۔ اور ایک کہانڈے کا ہاتہہ ایسا صحیح کیا کہ سرمست خان مستون کی طرح لڑکہڑا کر
زمین پر گرے۔ اور وہین ڈہیر رہے۔ اس گستاخی کو دیکہہ کر امراء پادشاہی اوسکے
پیچہے اور وہ پادشاہ کے پیچہے پڑا۔ پادشاہ تخت سے کود کر محل سرا کی طرف بہاگا۔ اور یہہ
بہی اوسکے پیچہے پیچہے جا لگا۔ مگر پادشاہ کو یہہ اوسان آگئے کہ اوسنے دروازہ بند کر لیا اسلئے
موت کا دروازہ اوسپر بند ہوگیا۔ پہر سکندر دو گہڑی تک دیوانہ وار ادہر اودہر پڑا پہرا
اور جو سامنے آیا اوسے قتل کیا۔ سترہ آدمیون کا خون گردن پر لیا۔ آخر کار ابراہیم
ایک جماعت ہمراہ لیکر اوسپر ٹوٹ پڑا۔ اور حوجیت قیمہ اوسکا کیا۔ اور محمد شاہ فرملی کو دو لتخان
لوحانی نے قتل کر ڈالا۔ جب امیرون نے یہہ حال دیکہا۔ تو وہ ادہر ادہر چلنے شروع ہوئے
تاج خان سلیم شاہ کے بڑے معزز سردارون مین تہا۔ وہ بنگالہ کی طرف راہی ہوا۔
پادشاہ نے اوسکے پیچہے فوج روانہ کی۔ چہپرامو مین لڑائی ہوئی۔ یہانسے تاج خان چنار کو
بہاگ گیا۔ جو خالصہ شاہی کی عمال رستہ مین پڑے۔ اونکو پکڑ دہکڑ اونکا سب اسباب نقد
وجنس چہینا۔ اور پادشاہی سو ہاتہیونکو ساتہہ لیتا ہوا اپنے بہائیون سے جا ملا۔ وہ
خواص پور ٹانڈہ اور دریا گنگ کے کنارون کے پرگنون پر حاکم تہے۔ پادشاہ نے ہیمو
بقال کو بہت سے ہاتہی اور سپاہ دیکر اونکی سرکوبی کے واسطے بہیجا۔ وہ اونسے لڑکر سب پر غالب
آیا۔ اسپر پادشاہ اوس سے بڑا خوش ہوا۔ اور راجہ بکرماجیت کا خطاب دیا۔ اور اپنا اور
اپنی سلطنت کا سارا اختیار اوسکو دیدیا۔

ابراہیم اور سکندر سور کا پادشاہ بنتا

شیرشاہ کا چہوٹا بہائی نظام خان تہا۔ یہہ عجب اتفاق کی بات ہی کہ اوسکے ایک بیٹا اور تین
بیٹیان تہین بیٹا ہی محمد شاہ عدلی بادشاہ ہوا۔ اور تینون داماد بہی بادشاہ ہوئے۔ ایک داماد
سلیم شاہ تہا دوسرا ابراہیم سور تیسرا سکندر سور سلیم شاہ کا پہلے ذکر ہو چکا اب ابراہیم
اور سکندر سور کا بیان ہوتا ہے۔ بادشاہ کی کم عقلی سے سلطنت کی مدعی چارون
طرف کہڑی ہو گئی تفصیل اسکی یہہ ہے۔ ابراہیم سور کہ سب سے زیادہ شان وشوکت رکہتا تہا
بادشاہ نے اوسکی گرفتاری کا قصد کیا۔ کہ بادشاہ کی بہن نے خاوند کو لکہہ بہیجا کہ بہائی کا
ارادہ تمہاری گرفتاری کا ہے۔ یہہ خبر پاکر چنار سے اپنے باپ غازی خان پاس کہ
حاکم بیانہ تہا چلا گیا۔ بادشاہ کی طرف سی عیسے خان اوسے لڑنے گیا۔ کالپی کے قریب
اوسنے ابراہیم سے شکست پائی۔ پہر ابراہیم نے لشکر جمع کرکے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کرلیا
اور خود بادشاہ بن گیا۔ اور خطبہ اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا۔ اب بادشاہ عدلی نے
چنار سے ابراہیم کی طرف کوچ کیا۔ ابراہیم سور نے یہہ پیغام بہیجا کہ اگر حسین خان اور
بہادر خان شروانی اور اعظم ہمایون اور بڑے بڑے امیرون کو بہیجکر میری خاطر جمع
کردیجے تو مین صلح کے لئی حاضر ہون۔ اس احمق بادشاہ نے ان امیرون کو بہیجدیا۔
ابراہیم سور نے اونکو بیٹی پڑہا کر اپنی طرف کرلیا۔ جب بادشاہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو
اوسنے جان لیا کہ اب مین ابراہیم سے نہین لڑسکتا ہون۔ اسلئے دلی اور آگرہ سے
ہاتہہ اوٹہایا۔ اور چنار کو اپنا دار القرار ٹہرایا۔ جسوقت بادشاہ عدلی کے سپاہ نی قلعہ آگرہ
خالی کیا تو غازی خان ابراہیم کے باپ نے انتظام کے واسطے آدمی قلعہ مین بہیجے۔ وہان
بارودخانہ اوڑگیا۔ اور آناً فاناً مین کچہہ سی کچہہ ہوگیا۔ ایک شور محشر برپا تہا۔ آدمی ستون
کی طرح اوڑ اوڑ کر بارہ بارہ کوس پر جاکر گرتے تہی۔ اسکی تاریخ آتش بادل گاہ ہوی

سنہ ۹۶۲ اوسمین سے نکلتے ہین۔ اسمین لطف یہہ ہی کہ بادل گاہ حصار آگرہ کا نام تہا+
ابراہیم سور کا یہہ حال دیکہہ احمد خان سور حاکم پنجاب کو بہی پادشاہی کی ہوس دامنگیر ہوئی
اوسنے سلیم کے بڑے سرداروں یعنے ہیبت خان اور تاتارخان کو اپنا رفیق بنالیا۔ اور اپنا
لقب سکندر شاہ سور رکہا۔ اور دس ہزار سوار لیکر آگرہ کے قریب آ پہونچا۔ وہان دیکہا کہ ابراہیم
ستر ہزار سپاہ لئیے لڑنیکے واسطے آمادہ بیٹہا ہے۔ جب اوسنے یہہ بہیڑ بہاڑ دیکہی تو اپنے آنے سی
پشیمان ہوا۔ اور صلح کا خواہان ہوا۔ ابراہیم شاہ کو اپنی فوج کی کثرت پر یہہ نخوت تہی کہ
صلح سے انکار کیا۔ اول ہی حملہ مین سکندر کی سپاہ کو پریشان کردیا۔ مگر سپاہ پہر لوٹ مین
ایسی پڑی کہ سکندر نے جو اوسپر حملہ کیا تو شکست دیدی۔ اور آگرہ اور دلی پر اوسکا قبضہ
ہوگیا۔ اور آگرہ مین وہ تخت سلطنت بیٹہا۔ اور اپنے افغان بہائی بندون کو بہت نصیحت
کی کہ باہمی نفاق کو چہوڑو اور آپسمین اتفاق پیدا کرو۔ سب نے اوسکے آگے قران اوٹہایا۔ اور
قسم کہائی کہ ہم کبہی تیرے ساتہہ مخالفت نکرینگے۔ اس فتح سے اوس پاس ملک پار گنگ
سے لیکر دریاء سندہ تک قبضہ مین ہوگیا تہا آگے بڑہنے کا ارادہ تہا کہ اتنے مین پنجاب مین ہمایون نے
آنکر ڈنکہ بجایا۔ سکندر اوسطرف مصروف ہوا۔ اسکا حال آگے بیان کرینگے۔ اب ابراہیم
سنبہل مین گیا اور جمعیت بہم پہنچاکر کالپی مین آیا۔ تہا ہیمو بقال بہت سی سپاہ اور توپخانہ
اور ہاتہیون سمیت چنار سے دہلی کے لینے کے ارادہ سے جاتا تہا۔ راہ مین کالپی مین ابراہیم
سے بہی مٹ بہیڑ ہوئی۔ اور اوسکو شکست دی۔ وہ بہاگ کر بیانہ مین باپ پاس گیا۔
ہیمو بہی اوسکے پیچہے گیا۔ اور تین مہینہ تک قلعہ بیانہ کا محاصرہ کیا۔ اسوقت اضلاع
شرقی آگرہ اور بیانہ اور دہلی مین ایسا قحط پڑ رہا تہا کہ سیکڑون گہر اکٹے کہر بہوک کی مارے
سوئے کے سوئے رہ گئے۔ نہ کفن نصیب ہوا نہ قبر۔ جنگل کی گہاس اور جانور نکے کہال اونپر

غمیون کا گذارا تہا - یہہ غذا انسان کو کب جینے دیتی تہے - تہوڑے دنون مین ہاتہہ پیر تہما
دیتی اور جان سے سیر کر دیتی - مگر جسوقت آدمیون کا یہہ حال سنا اوسوقت ہمو بقال نے
پانچ سو ہاتہیون کو پیٹ بہر کر چانول شکر گہی گوڑ ملتا تہا - ہمو . جیسے بہی انسان ہوتے
ہین کہ جو آدمی کی جان کو گہاس کے پتے کی برابر بہی نہین سمجہتے - ہر روز وہ دربار
مین دستر خوان بچہواتا - اور اپنے نوکر افغانون کو بلاتا اور کہلاتا - اگر کوئی اونمین نوالہ
چہوٹا بنا کر کہاتا تو اونکو گالیان دیتا - کہ کم بخت تم مغلون سے کیا لڑو گے - عورتون
کے سے نوالے کہاتے ہو - یہہ افغان خدا کی شان دیکہتے تہے اور دم نمارتے تہے - اور اسپر
عمل کرتے تہے کہ + کفش بر سر زن و نان بدہ + اسی اثنا مین محمد خان حاکم بنگالہ نے
چنار اور جونپور وغیرہ کے لینے کا قصد کیا - یہہ حاکم بہی شیر شاہ کے عزیزونمین سے تہا -
عدلی نے ہمو کو بلایا - وہ محاصرہ چہوڑ کر چلا - ابراہیم نے اوسکا تعاقب کیا - مگر آگرہ
کے قریب شکست فاحش پائی - اور اب اوسکو ایسی غیرت آئی کہ باپ پاس نہ گیا
- اور پٹنہ مین چلا گیا - اور یہان کے راجہ رام چند سے لڑکر گرفتار ہوا - مگر راجہ نے
مصلحت وقت دیکہہ اوسیکو گدی پر بٹہایا - اور آپ نوکر بن گیا - پہر افغانان بیانہ
کا جہگڑا باز بہادر حاکم مالوہ سے شروع ہوا - اونہون نے بلاکر ابراہیم کو اپنا حاکم
مقرر کیا - درگاوتی رانی گدہیہ کو اپنی مدد کے واسطے آمادہ کیا - مگر باز بہادر نے اوسمین
کچہہ خلل ڈالدیا - جب ابراہیم نے دیکہا کہ اس رانی نے آناکانی دی - تو وہ پشیمان
اور حیران ہو کر اڑیسہ مین چلا گیا - جب سلیمان کرانی نے اڑیسہ پر تسلط پایا - تو اوسکو دغا
دیکر سنہ ۹۷۵ھ مین مار ڈالا - غرض ہمو بیانہ سے چلکر چنار مین بادشاہ عدلی سے ملا -
کہ اسی عرصہ مین یہہ خبر آئی کہ ہمایون بادشاہ نے سکندر شاہ کو شکست دیکر دہلی و آگرہ پر

قبضہ کرلیا۔ باوجودیکہ یہہ حال فغانون کا ہوا۔ مگر وہ اپنی جہالت اور خودرائی سے
باز نہ آئے۔ اور آپس کی لڑائی کو ایک لحظہ موقوف نہ کیا۔ عدلی کو دہلی دوبارہ لینے
کی فرصت ندی۔ لاچار وہ چنار سے محمد خان کو رستے لڑنے گیا۔ کالپی سے پندرہ کوس
لڑائی ہوئی۔ اور محمد خان کو شکست ہوئی۔ اور اوسکی جان بہی گئی۔ اسطرح بنگالہ
کی سرکشی کا کانٹا کٹ گیا۔ بعد اس فتح کے پہر بادشاہ چنار مین آیا۔ اور دہلی کی چہینے
کی فکر مین لگا۔ گو اسوقت چارون طرف بغاوت کا بازار گرم تہا۔ مگر سب سے زیادہ اندیشہ
امر یہہ تہا کہ ہمایون نے آگرہ لے لیا تہا۔ ہیمو اس کی فکر مین چنار کے اندر
سامان بہم پہنچا رہا تہا۔ کہ ہمایون کے مرنے کی خبر اور اکبر کی جانشینی کی خبر پہنچی۔ ہمایون
کی کیا جان گئی ہیمو کی جان مین جان آئی۔ اور پہر اوسکا دل بہت بڑہ گیا۔ بادشاہ
کو اس سبب سے کہ افغانون کی بغاوت کا اندیشہ تہا چنار مین چہوڑ گیا۔ اور خود پچاس ہزار
سوار اور پانچ سو ہاتہی لیکر دہلی کی طرف یہہ نیت کرکے چلا کہ دہلی اور آگرہ کو مغلون
کے پنجے سے چہڑائیے۔ اور اونکو پنجاب سے پرے پہنچائیے۔ جب وہ آگرہ کے قریب آیا۔
تو وہان مغل اتنے نہ تہی کہ اس سپاہ سے لڑتے۔ اسلئے وہ دہلی کو چلتے بنے۔ ہیمو نے
آگرہ اپنے ملازمون کے حوالہ کیا۔ اور خود دہلی کی طرف چلا۔ وہان مرزا تاردی بیگ
لڑا۔ مگر شکست کہا کر پنجاب کو سیدہا بہاگا۔ ہیمو نے دلی پر قبضہ پایا۔ اب اوس کا
ارادہ ہوا کہ پنجاب کی طرف باگ اوٹہائیے۔ اور مغلون کی سپاہ کو صدمہ عظیم پہنچائیے
جب یہہ واقعہ پیش آیا۔ تو اکبر کے ساری سردارون نے کی یہہ رائے ہوئی کہ کابل کو
اولٹے چلیے۔ اور پہر وہان نئے سری سے بنئی۔ مگر اکبر اسوقت گو تیرہ برس کا لڑکا تہا
اور سارا اختیار بیرام کے ہاتہہ مین تہا۔ اوسکو خدا نے عجب لیاقت دی تہی۔

اسنے ان سرداروں کا کہنا نہ مانا - اور خان زمان مغل کو دہلی کیطرف روانہ کیا - اور
خود بادشاہ بہمیت روانہ ہوا - ہیمو بہی اونسے لڑنیکے لئی روانہ ہوا - اور پانی پت کی
نواح مین جنگ عظیم ہوئی - ہیمو نے داہین بائین اور بیچ کی فوجون کو شکست دی
مگر بعد اس فتح کے افغان ایسے لوٹ پر گرے - کہ چند مغلون نے ہیمو کے ہاتہی کو
پہچان کر نرغہ مین کر لیا - اور زندہ پکڑکر بادشاہ کے روبرو لیگئے - وہان بیرم خان نے
اوسے مار ڈالا - ہیمو کیا مرا عدلی شاہ ہی مر گیا - اوسکی ساری امیدین دوبارہ
سلطنت کی حاصل کرنے کی مر گئین - افغان اوس سے سب برگشتہ ہو گئے - خضر خان
کو ریہ اپنے باپ کا انتقام لینے کیواسطے آمادہ ہوا - اور بہت سی جمعیت جمع کی اور
بہادر شاہ اپنا خطاب کیا - اور تمام ممالک شرقیہ کا مالک ہو گیا - اور عدلی پر لشکر کشی
کر کے ایک سخت لڑائی لڑا اور اس لڑائی مین عدلی مارا گیا +

ذکر بادشاہی سکندر شاہ سور

اس بادشاہ کی جو لڑائیاں ہمایون سے ہوئین - اور اس خاندان کا جسطرح خاتمہ
ہوا اوسکو آگے ہمایون کے دوبارہ ہندوستان کے لے لینے کے بیان مین ذکر کرینگے

دسوین فصل

ہندوستانمین ہمایون کی دوبارہ سلطنت

ہم وہان تک ہمایون کا ذکر کر چکے ہین کہ وہ ملک گرم سیر مین ہندوستان سے خارج
ہو کر پہنچ گیا - غرہ شوال ۹۵۰ سنہ ہجری کو اوسنے شاہ طہماسپ صفوی شاہ ایران کو
ایک نامہ لکہا - اور اوسمین اپنا سارا حال لاجمال تحریر کیا - اور لکہا کہ اب عنقریب اپکی

اور میری ملاقات ہوگی - پادشاہ ایران نے اس نامہ کا جواب بہت سے تحفہ تحائف کی ساتھہ بہیجا اور اوسمین یہہ شعر بہی لکہا کہ ؎ ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد + اگر ترا گذری بہ مقام ما افتد + ہمایون نے اگرچہ ملک گرم سیر مین کچہہ دنون توقف کرنا چاہا - مگر مرزا عسکری کا کہٹکا ایسا ہی لگا ہوا تہا کہ سیستان عملداری شاہ ایران مین چلا آیا یہان کے حاکم احمد شا ملو رنے اس بے سر و سامان بادشاہ کی بڑی مہمانداری اور خاطر داری کی - یہانتک کہ اپنی ماکو اور عورتون کے ساتہہ حضرت مریم زمانی بیگم کی خدمت گزاری کے لئے بہیجدیا - جسوقت سی ہمایون نے اس پادشاہ کی عملداری مین قدم رکہا - سارے ملک مین فرمان شاہی جاری ہوگئے کہ اسطرح اوسکی تواضع و تکریم کیجائے - چہوٹے چہوٹے نوکرون کی بڑے بڑے امیرون کی برابر اور امیرون کی پادشاہون کے برابر خاطر داری اور آو بہگت ہوئی - اور خود پادشاہ کی جو تعظیم اور تکریم ہوئی اوسسے تاریخ کے صفحے کے صفحے بہرے پڑے ہین - (اکبر نامہ جلد اول صفحہ ۲۴۷ پڑہو) یہہ شہر بشہر بلے شہر و دیار جس منزل پر پہونچتا وہان کا حاکم زرق برق فوج لئے سرحد پر استقبال کے لئے حاضر ہوتا - نذر دیکر لگام پر بوسہ دیتا رکاب پکڑ کر ساتہہ ہولیتا - پیدل چلتا - جب پادشاہ اشارہ کرتا سوار ہوتا - اور لشکر سمیت پیچہے پیچہے چلتا - مکان اوترنے کے واسطے پہلے تجویز ہولیتا - اوسکی آرائش و زیبائش مین نہایت تکلف ہوتا - کوسون تک زربفت اور مخمل کا فرش پا انداز ہوتا - وہان پادشاہ کا شاہانہ جشن ہوتا - سب امرا اور ملازم شاہ ایران نذر دیتے - سواری کے وقت زر و گوہر نثار ہوتے لباس و اسلحہ اور کہانے کی تکلفات کا بیان بے تکلف نہین ہوسکتا - ہرات مین شاہ ایران کا بیٹا فرمانروا تہا - ایک عوت اوسنے بڑی دہوم دہام کی کی باغ مین ہمایون نے

جشن شاہانہ کیا۔ صابر قاق نے کہ علم موسیقی مین یگانہ روزگار تہا یہہ ایک غزل گا رہا تہا جس وقت یہہ شعر پڑہا ❊

شعر

مبارک منزلے کان خانہ را ماہی چنین باشد ❊ ہمایون کشورے کان عرصہ را شاہی چنین باشد

ساری مجلس واہ واہ پکار اوٹہی۔ مگر جب اوسنے یہہ غضب کا شعر پڑہا کہ ❊

شعر

ز رنج و راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم ❊ کہ آئین جہان گاہے چنان گاہی چنین باشد

اس شعر کو سنکر ہمایون کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ آنکہون سے آنسو ٹپک پڑے اب ہرات سے روانہ ہوا۔ اور رستے مین تمام بزرگون کی قبرون کی زیارت کرتا ہوا رستے مین پہونچا۔ تو خود بادشاہ ایران استقبال کے لئے اپنے پایہ تخت سے چلا۔ ہمایون قزوین مین پہونچا۔ اور یہان چند روز مقیم رہا۔ بعض مورخ لکہتے ہین کہ گو شاہ ایران نے ایسی تواضع اور تکریم کی مگر اپنی دارالسلطنت کے اندر آنیکی اجازت نہ دی۔ اسلیئے ہمایون نے بیرام کو بادشاہ پاس بہیجا۔ اور وہان کوئی معاملہ ایسا پیش آیا کہ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ مین شاہ ایران کے پہندے مین بری طرح پہنس گیا۔ ایران کا بادشاہ طہماسپ صفوی سخت متعصب شیعہ تہا۔ ان دونون بادشاہون مین جو معاملات مذہب کے باب مین پیش آئے وہ مورخون نے مختلف طور پر بیان کئے ہین۔ جو مورخ اہل سنت و جماعت ہین وہ اس معاملہ کو کچہہ لکہتے نہین جیسا کہ ابوالفضل نے کیا ہے۔ اور اگر لکہتے ہین تو گول مول۔ اور جو مورخ شیعہ ہین وہ اس معاملہ کو حاشیے لگا لگا کر بیان کرتے ہین۔ الحاصل ان دونون بادشاہون مین جمادی الاولے ۹۵۱ھ مین ملاقات ہوئی۔ اور آپسمین تواضع و تکریم عمل مین آئی ❊

شاہ ایران کے باپ اسمعیل صفوی نے ایک سرخ ٹوپی خاص اپنے مریدون کے پہننے کیلئے بنائی تہی

اسی ٹوپی کے سبب سے اہل ایران قزل باش یعنے سُرخ سروالی کہلاتے تہے۔ یہہ ٹوپی
گویا شیعہ ہونیکا ایک بانا تہا۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ بیرم خان شاہ ایران کے دربار
مین حاضر تہا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی کو سر پر رکہیئے۔ بیرم خان نے یہہ عذر کیا کہ
مین ایک اور بادشاہ کا تابعدار ہون بغیر اوسکے ارشاد کے ٹوپی کیونکر پہن سکتا ہون
اس عذر بے اختیاری کو سنکر بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ تجہکو اختیار ہے۔ پہر بادشاہ نے
اپنی سطوت اور شوکت دکہانیکے واسطے مجرمون کو بر سر دربار قتل کرایا +
ایک دن یہہ دونون بادشاہ آپسمین بیٹہے ہوئے تہے کہ شاہ ایران نے اس ٹوپی کے
واسطے ہمایون سے کہا۔ ہمایون نے اسوقت زمانہ سازی کی کہ ٹوپی کو سر پر رکہا۔ اور
اظہار سرفرازی کے تسلیم کیواسطے ہاتہہ بہی سر پر رکہا۔ غرض اس ٹوپی سے ہمایون کیا
سرافراز ہوا کہ سارے دربار مین ایک مبارکباد کی دہوم مچ گئی۔ دونون بادشاہ تہے
اور چارونطرف سے مبارک آباد کا شور اور غل تہا۔ ایسا قرینہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ مذہبی گفتگو اسوقت ضرور ہوئی مگر ہمایون نے شیعہ ہونا قبول نکیا۔ اسلئے کہ دوسرے دن
جب شاہ ایران ہمایون کی فرودگاہ سے نیچے گیا۔ اور ہمایون دروازہ پر سلام کے لئے
کہڑا ہوا۔ تو شاہ ایران اوسکی طرف ملتفت نہ ہوا۔ اور ہمایون اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔
پہر ایک دن ہمایون کے باورچی خانہ مین ایندہن بہیجا۔ اور کہلا بہیجا کہ اگر تو نے شیعہ
مذہب قبول کیا تو کسی روز تیری ہڈیان ان لکڑیون کی چتا مین جلائی جائینگی۔
ہمایون نے اسکا جواب استقلال و رنیک رائے سے یہہ دیا کہ مین یہان بیت اللہ کے ارادہ
سے آیا تہا۔ اب اجازت فرمائین کہ مین اپنی منزل مقصود کو پہونچون۔ اسپر شاہ ایران نے
اسقدر ایسی سنگدلی برتی کہ اوسکو صاف کہلا بہیجا کہ جبتک شیعہ تو نہ ہوگا زندہ نہ جانے پائیگا

ایک دن کا ذکر مورخ بیان کرتے ہین کہ دونو پادشاہ ساتہہ بیٹھے تہے - مگر ہمایون کا
زانو مسند سے نیچے تہا - یہہ دیکھکر بیرم خان کو تاب نہ رہے - اوسیوقت کمر سے چہری
نکال اور اپنا زرین بچکا کاٹ اپنی آقا کے زانو تلے بچہا دیا - پادشاہ ایران کو یہہ نمک کا
جوش بہت بہایا - اور ہمایون سے فرمایا کہ جب آپکے ساتہہ ایسے ایسے جان نثار
یارکاب تہے تو پہر کیوں یہانتک نوبت پہنچی - ہمایون نے جواب دیا کہ جو کچہہ میرے سلطنت
اور حکومت مین قصور اور فتور آیا وہ سارا بہائیون کی نا اتفاقی کے سبب سے ہوا -
اوسپر شہنشاہ ایران نے ارشاد کیا کہ بہائیون کا اتفاق سلطنت کے لئے ایک ضروری
امر ہے - اب مجہے اپنا چہوٹا بہائی جانئے - اور اوسکے اتفاق اور امداد سے اپنا مطلب
حاصل کیجے - تہوڑی دیر بعد دستر خوان بچہا - شاہ ایران کا بہائی بہرام مرزا
سلابچی آفتابہ لیکر کہڑا ہوا - اور دونون پادشاہون کے ہاتہہ دہلائے - اسپر پادشاہ
نے اشارہ کیا کہ بہائیون کو اسطرح کہتے ہین - اس بات سے بہرام مرزا ہمایون کا
جانی دشمن ہوگیا - اب ہمیشہ کلمات متوحش زبان سے نکالتا - اور کہتا کہ خاندان
تیمور کو ہندوستان مین پادشاہ بنانا مصلحت نہین ہے - وہ ایران سے بہت قریب ہے
غرض اس مرزا اور لوگون نے پادشاہ کا مزاج ہمایون سے پہرکا دیا - اگرچہ ہمایون کو
بہی کئی دفعہ غصہ آیا مگر بیرام نے اوسکو روک لیا اور سمجہایا کہ **مصرعہ**
مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش + پہر سلطانہ بیگم اور قاضی جہان قزوینی
ناظر دیوان اور حکیم نورالدین ان دونون پادشاہون کے بیچ مین واسطہ ہوئے
کہ اونکے دلون سے کلفت دور کرین - سلطانہ بیگم نے خلوت مین پادشاہ کے سامنے
ہمایون کی یہہ رباعی پڑہی + **رباعی**

ہستم زجان بندۂ اولادِ علی + ہستم ہمیشہ شاد بیادِ علی
چون سرِ ولایت از علی ظاہر شد + کردیم ہمیشہ وردِ خود نادِ علی

اس رباعی کو سنکر پادشاہ خوش ہوا - اور کہنے لگا کہ اگر ہمایون اس امر کا عہد کرے کہ وہ اپنی ممالک محروسہ مین منبرون پر ذکر معصومین علیہم السلام کا کرائے تو مین اوسکو موروثی ملک دلا دیتا ہون - سلطانہ بیگم نے یہہ پیغام ہمایون سے کہلا بہیجا - ہمایون نے اوسکا یہہ جواب دیا کہ میرے تمام امراء چغتائی اور اپنے بہائی مرزا عسکری سے اسی بات پر بگاڑ ہوا کہ آل نبی پر میری جان فدا ہے - اور مرتے دم تک مین اونہین کا کلمہ بہرون گا - بعض مورخ یہہ لکہتے ہین کہ پادشاہ نے ہمایون پاس تین کاغذ دستخط کرنیکے لئے بہیجے - مگر اوسنے اونکو سترد کیا - اسپر قاضی نے سمجہایا کہ مصرع
زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بہ ساز - شاید ان کاغذون مین یہہ لکہا ہوگا کہ مذہب شیعہ وہ اختیار کرے - دوم ہندوستان مین اوسکی اشاعت کرے - سوم قندہار حوالہ کرے - پہلی شرط کے پورا کرنے کا وعدہ کیا - اور باقی دو شرطون کا پورا کرنا اوسکے حد اختیار سے باہر تہا - بعض کہتے ہین کہ وہ اردبیل مین شیخ صفوی کی زیارت کو گیا تہا - اسے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے مذہب شیعہ اختیار کر لیا تہا - بعض کہتے ہین کہ وہ نماز شیعون کی طرح پڑہتا تہا - غرض یہہ ایک مباحثہ مذہبی ایسا ہے کہ جسکا انفصال مشکل ہے +

اسی اثنا مین ہمایون کے بدخواہون نے شاہ ایران کے کانون تک یہہ بات پہنچائی کہ جب ہمایون پادشاہ تہا اور اوسکی بات بنی ہوئی تہی تو اوسنے علم نجوم سے سارے پادشاہون کے طالعون کا حساب لگایا تہا - تو شاہ ایران سے اپنے طالع کو اچہا ٹہرایا تہا

اس فقرہ کو بادشاہ سنکر بلا بلا ہوا۔ جب ہمایون نے اسکی وجہ بیان کی نواونسنے یہہ طعنہ دیا کہ اس غرور اور نخوت کا یہہ ثمرہ ہے کہ سلطنت گنوا بیٹھے اور جورو بچے دشمنون کے ہاتھہ مین چلی گئے۔ اگرچہ ایسی باتین خلوت مین پیش آئین۔ مگر ظاہر مین جو تعظیم و تکریم اول روز سے شروع ہوئی تہی وہی برابر چلی جاتی تفریح طبع کے واسطے شکار کہیلنے جاتے۔ دعوتین بڑی تکلفات سے ہوتین +

الحاصل جب ہمایون کے رخصت کا وقت قریب آیا۔ تو شاہ ایران نے اوسپر اپنی عنایات اور احسانات کی کوئی حد باقی نہ رکہی۔ اور ایکدن ہمایون سے ہاتہہ جوڑ کہا کہ اگر ہم سے کوئی خطا مجہسے سرزد ہوئی ہو تو اوسے معاف کیجے۔ اور پہر اوسکو نہایت شان اور شوکت سے رخصت کیا۔ اور حکم دیا کہ بارہ ہزار قزلباشون کا لشکر سیستان مین اوسکے ساتہہ جانیکے لئے تیار رہے۔ اور نیک شگونی کے واسطے اپنے شیرخوار بیٹے مراد کے نام اس لشکر کی سپہ سالاری نامزد کی۔ مگر با وصف اس رسم و بہگت کے چلتے چلتے ایک دفعہ اور بدمزگی ہوئی۔ کہ ہمایون سیدہا سرحد کی طرف نہ گیا بلکہ تبریز اور مضافات ایران کی سیر کرتا ہوا جاتا تہا۔ اتفاق سے شاہ ایران بہی اپنے ملک کی سیر کرتا ہوا ہمایون کے خیمون کی طرف جا نکلا۔ ان خیمون کو وہ دیکہہ کر بہت جہلایا۔ اور ایلچی کے ہاتہہ ہمایون کو پیغام بہیجا کہ ابہی چالیس میل آگے چلا جائے اور کوئی بہانہ نہ بنائے۔ جب ہمایون سیستان مین داخل ہوا تو بارہ ہزار قزلباشون کی جگہہ چودہ ہزار قزلباش اور شاہزادہ مراد اور بداغ خان قاجار اوسکا استاد اور اور امراء قزلباش خدمت کیلئے حاضر تہے +

ہمایون کے عزیزون اور پہلی سلطنت کا حال

مرزا کامران کابل مین حکمران تہا - مرزا ہندال نے قندہار پر چہاپہ مار کے قبضہ کر لیا تہا
- مگر مرزا کامران نے قندہار اوس سے چہین لیا - اور اوس کا قصور معاف کر کے غزنین کی
حکومت دیدی اور مرزا عسکری کو قندہار کا حاکم بنایا - مرزا سلیمان نے اوس شتہ دار
سے جسکو بابر نے مقرر کیا تہا بدخشان کی حکومت چہین لی - اسمین بلخ کا جنوبی
حصہ بہی شامل تہا - اور بدخشان کا شمالی حصہ بلخ سمیت اوزبکون کی تحت حکومت
تہا - اور ہندوستان مین شیر شاہ بادشاہ تہا - اسلئے ہمایون کو کچہہ امید ہندوستان پر
حملہ کرنے کی نہ تھی +

قندہار کی فتح کا بیان

ہمایون کے ساتہہ ایران مین اپنی ذات کی صرف سات سو آدمی تہے - وہ گرمسیر مین آیا
دریا ہلمند کے کنارہ پر قلعہ بست تہا - وہ قندہار سے متعلق تہا - اوسپر حملہ آور ہوا -
اور بہت سا کشت و خون ہوا - اور قلعہ والون نے مرزا عسکری سے امداد چاہی -
مگر آخر کو یہہ قلعہ شہ ۹۵۲ مین ہاتہہ آگیا - اور قندہار کا رستہ کہل گیا - ابتک فتوحات خاص
کی سپاہ زیادہ نہ ہوئی - بعد اس فتح کے لشکر ایرانی حصار قندہار کے قریب پہونچا
ایک تو اس لشکر کا دل لڑائیون کے شوق سے بہرا ہوا تہا - دوسرا یہہ خیال تہا کہ کہین
مرزا عسکری خزانہ یہان سے نکال کر نہ لیجائے - ان خیالون سے ایک لمبے ڈہنگ کا حملہ
دشمنون پر کیا - اور ہزیمت اوٹہائی - پانچوین روز ہمایون بہی اس لشکر سے آملا -
اور اوسنے محاصرہ قواعد کے موافق شروع کیا - تین مہینہ محاصرہ رہا - اور لڑائیان
ہوتی رہین - دونون طرف سے جانین تلف ہوئین - ہمایون نے بیرم خان کو کامران
پاس کابل روانہ کیا - اور خط مین بہت سی پند و نصایح لکہین - اور تحفہ تحائف بہیجے

راہ مین ہزارہ کے لوگ اوسکے سد راہ ہوئے - مگر بیرم خان نے اونکو مار کر راہ اپنے لئے
صاف کرلی - اور سید ہا کابل مین پہنچا - اور بادشاہ کا منشور اور تحائف حوالہ کئے -
ڈیڑہ مہینہ تک وہان پڑا رہا - اور کامران کے ساتہہ بہت سی صحبتین رہین - مگر مطلب
کی کوئی بات نہوئی - آخر مرزا نے اپنی بڑی پہوپہی مہد علیہ خان زادہ بیگم کو جو بابر کی
بڑی بہن تہین بیرام خان کے ساتہہ کیا - اور ظاہر یہہ کیا کہ مرزا عسکری میرا کہنا نہین
مانتا - پہوپہی صاحب اوسکو جاکر سمجہا دینگی کہ وہ قندہار ہمایون کے حوالہ کردے
- اور دل مین یہہ منصوبہ تہا کہ اگر قندہار کو ہمایون فتح کرلے تو پہوپہی صاحبہ بیچ
مین واسطہ ہوکر مرزا عسکری کے قصورون کو معاف کرادین - اب اس امداد مجاز
سے ایرانی گہبرائے - وہ یہہ سمجہے بیٹہے تہے کہ ہمایون جسوقت قندہار مین قدم رکہے گا
- قوم چغتائی کا جہمکہٹ اوسکے گرد ہوگا - اب یہان دیکہا کہ کسی نے اوسکی بات نہ
پوچہی - اور اب یہہ خبر سنکر اونکو اضطراب ہوا کہ مرزا کامران اپنے بہائی کی
امداد کو قندہار مین آتا ہے - غرض اس پراگندگی مین اونکا ارادہ ہوا کہ کیون جہگڑے
مین پڑین - اولٹے چلین - مگر ہمایون کے دن بہلے آگئے تہے - کہ مرزا کامران راہ مین
سے اولٹا کابل کو چلا گیا - دوسرے کابل سے بہی بہت سے سپاہی اور امیر بہاگ بہاگ کر
آنے لگے - محصورین کا بہی اب قافیہ تنگ ہوا - کہانے پینے کو بہی کچہہ پاس نہ رہا -
سپاہ مین سے کچہہ اپنے گہر کو چلے گئے - کچہہ رسون پر لٹک لٹک کر فصیل سے کود گئے
اور ہمایون سے جا ملے - جب مرزا عسکری نے یہہ رنگ ڈہنگ دیکہا تو اوسنے ہمایون سے
یہہ درخواست کی کہ مین قندہار آپکو حوالہ کرتا ہون - آپ مجہے کابل جانے دیجے
ہمایون نے یہہ درخواست نامنظور کی - لاچار مہد علیہ خانزادہ بیگم صاحبہ ہمایون پاس

تشریف لائین - اور بہنیجون کی باہم صفائی کرائی - مرزا عسکری کی تقصیرات کو
بہوبہی صاحبہ کی سفارش سے ہمایون نے معاف کردیا - جمعرات کے دن ۲۵ جمادی الاولی
مرزا عسکری مع اپنے رفقا کے ننگی تلوار گلے مین ڈالے ہوئے برسر دربار قصورون کی معافی
کے واسطے حاضر ہوا - ہمایون نے بہائی کو اپنے برابر بٹہایا - اور بڑی دہوم دہام کا جلسہ
ناچ رنگ کا جمایا - گو یہہ ظاہرداری کی باتین ہو رہی تہین مگر دلون مین بغض و غصہ
بہرا ہوا تہا - اس عیش و عشرت کی ہنگامے مین وہ عسکری کا حکم پیش کیا جو اوس نے
ہمایون کی گرفتاری کے لئے اوسوقت بلوچی حاکمون کو دیا تہا کہ وہ ایران کو بہاگا جاتا تہا
اس حکم کو دیکہتے ہی عسکری کا یہہ حال ہو گیا کہ بدن مین کاٹو تو لہو کی بوند نہ تہی -
سارا عیش بہول گیا - ہمایون نے حکم دیدیا کہ اوسکو نظربند کرین شاید اس تبد-
سے کچہہ بند پذیر ہو - پہر تین روز تک قندہار مین خوب جلسے اوڑے - اور سارا مال
اسباب خزانہ اور قلعہ سب کچہہ قزلباشون کی حوالہ ہوا - اور مرزا مراد پسر شاہ ایران
اور بداغ خان سپہ سالار نے انکو سب کچہہ سمجہا دیا - اب ان قزلباشون نے مدت سے اپنا گہر
نہ دیکہا تہا - اسلئے بہت سے امیر سپاہ سمیت بے رخصت اپنی اپنی گہرون کو چلتے بنے بعضون نے
رخصت وہین زبردستی سے لی - جو چلے گئے وہ چلے گئے اب جو باقی رہے اونہون نے یہہ
ظلم ڈہانا شروع کیا بے خوف و خطر غریب قندہاریون پر دست درازی شروع کی شہر کے
چہوٹے بڑے سب ہمایون پاس دوڑے آئے کہ ایرانی ہم کو پیسے ڈالتے ہین -
ہمایون اب متردد تہا کہ کیا کرون - اگر ستمگارون کے ستم کا علاج کرتا ہون تو شاہ ایران
آزردہ خاطر ہوتا ہے - اگر عدالت نہین کرتا اور ستم رسیدون کی دادرسی نہین کرتا -
تو قہر خدا نازل ہوتا ہے - اس تردد مین کچہہ دنون متردد رہا - اور یہی مصلحت سمجہا کہ

اسکا علاج کسی اور وقت پر موقوف رکہیئے۔ اب کابل جانیکا ارادہ مصمم ہوا۔ ہمایون
نے بداغ خان سے کہاکہ چند منزل مکان مستورات کی رہنے کیواسطے اور اسباب ضروری
کے رکہنے کے لئے قلعہ کے اندر عنایت کیجیے۔ اور یہہ بہی فرمایا کہ ہم نے اپنی عہد کے موافق
قندہار تمہارے حوالہ کیا۔ مگر جبتک ہم اپنے کچہہ آدمی حفاظت کیواسطے نہ چہوڑینگے
اطمینان خاطر نہوگا۔ اس درخواست کو بداغ خان نے قبول نکیا۔ پہر امراء اعظم نے پادشاہ
سے عرض کیاکہ جبتک قندہار ہمارے پاس نہوگا۔ ہم سے فارغ البالی سے کام
نہوگا۔ شاہ ایران کی خاطر سے ہمایون نے اپنا ارادون کو دباتا رہا۔ اور وہ یہہ خوب سمجہتا تہا
کہ شاہ ایران سے بگاڑنے مین برے نتیجے پیدا ہونگے۔ اسی اثناء مین مرزا مراد شاہ
ایران کا کم عمر لڑکا مرگیا۔ پہر مقربین پادشاہی نے عرض کیاکہ موسم سرما سر پر آیا۔ مال
اسباب اور اہل و عیال کا اس کوہستان مین پہنچانا محال ہے۔ اب پادشاہ کا بیٹا مرگیا
اسلیئے قندہار کا ایرانیون کے ہاتہہ مین رہنا مناسب نہین۔ اونہون نے جو ظلم و ستم رعایا پر
برپا کر رکہا ہے وہ حضور پر روشن ہے۔ اور وہ ایسے متمرد ہین کہ حضرت کی حکم کو بہی
نہین سنتے۔ اگر آپ غریبون اور مظلومون کی دادرسی کرینگے تو واسطے شاہ ایران
بہی آزردہ خاطر نہوگا۔ حضور ملاحظہ فرمائین کہ کابل کس دور دراز کا رستہ ہے
ہزارہ اور افغانون کا لشکر مرزا کامران کا دم بہرتا ہے۔ وہ ہم کو بغیر روکی کیسے راہ دیگا
اسلیئے کسی نامی اور مستحکم مقام کا ہونا ضرور ہے۔ پر وہ سوا قندہار کے کوئی اور مقام نظر
نہین آتا۔ بداغ خان کو لکہیئے کہ قلعہ قندہار خالی کردے۔ اگر وہ خالی نکرے تو زبردستی
چہین لیجیے۔ شاہ ایران کو سب معاملات لکہکر بہیجدیجیے۔ وہ عقلمند پادشاہ ہے کچہہ
ناراض نہوگا۔ ہمایون نے کہاکہ جو کچہہ کہتے ہو سب صحیح مگر لڑنے سے کیا فائدہ ہے۔

عقل اور تدبیر سے کام لینا چاہئیے۔ ابا اوسنے بداغ کو لکھہ بہیجا کہ ہم کابل کو جاتی ہین
مرزا عسکری کو قندہار مین قید رکہنا چاہتے ہین۔ آپ اس درخواست کو منظور کیجے
اس قلعہ دار نے اوسکو مان لیا۔ مرزا عسکری کے ساتہہ جو محافظ گئے اور اونکے ساتہہ
فوج بہی خفیہ خفیہ گہس گئی۔ دروازہ پر پہرہ والون سے جہگڑا ہیش آیا۔ اور تلوار چلی۔
ایرانی مغلوب ہوئے۔ کچہہ قتل ہوئے۔ کچہہ بہاگ گئے۔ بالکل قلعہ پر ہمایون کی سپاہ
کا قبضہ ہوگیا۔ یہہ بیان ہم نے مختصر طور پر اکبرنامہ سے لکہا ہے۔ ابوالفضل نے اس
قندہار کے لے لینے کو دیکھو کس مکاری سے بیان کیا ہے کہ جس سے کوئی ہمایون کی
برائی ظاہر نہ ہو۔ قندہار شاہ طہماسپ کی امداد اور اعانت کا عوض تہا۔ اور اس ملک
کے دیدینے کا وعدہ اوسوقت ہوا تہا کہ شاہ ایران کا زور اوسپر نہین چلتا تہا۔ اسلئے
یہہ عہد شکنی اور خلاف وعدگی کافر نعمتی نہ سہی تو دغابازی تو ضرور ہے۔ خیر سوا
اس نقض عہد کے جو اور حرکات ایرانیون کے ساتہہ کین اوسے بڑا دہبہ ہمایون
کی چال چلن پر لگتا ہے۔ بعض مورخ یہہ لکہتے ہین کہ ابوالفضل نے عبث صفحے کے
صفحے عذرات مین سیاہ کئے ہین۔ سرے سے وعدہ ہی وعدہ نہ تہا وہ ایک امر جبراً و قہراً
ہمایون سے اقرار کرالیا گیا تہا۔ ایسے وعدہ کا پورا کرنا اوسپر واجب نہ تہا۔ مگر یہہ کہنا اونکا
بالکل غلط اور خبط ہے۔ شاہ ایران کی طرف سے جو جبر و قہر ہوا تہا۔ وہ مذہب سے علاقہ
رکہتا تہا۔ قندہار دینے کا وعدہ تو بعوض امداد اور اعانت کی بغیر جبر و قہر کے ٹہرا تہا۔

کابل کی فتح

جب ہمایون کا قندہار پر اچہی طرح قبضہ و تصرف ہوگیا۔ تو عین موسم سرما مین کابل
کی طرف روانہ ہوا۔ جسقدر کابل کے قریب پہونچتا گیا اوسیقدر کابل مین کامران کا دربار

اور ہمایون کا بڑہتا گیا۔ اب دونون بہائیون کے لشکرون مین آدہ کوس کا فاصلہ تہا
۔ مرزا کامران کو اب یقین ہو گیا کہ میرا ادبار اور ہمایون کا اقبال آگیا ہے ۔ اسلئے خواجہ
خاوند اور محمود اور خواجہ عبدالخالق کو بہائی پاس عفو تقصیرات کے لئے بہیجا۔ مگر کچہہ
کام نہ چلا۔ رات کو غزنین کی طرف بہاگ گیا۔ اور وہان سے حسین ارغون والی سندہ
کا دامن پکڑا۔ اوسنے اپنی بیٹی کا نکاح اوسسے کیا۔ اور مددگار اوسکا ہوا۔ اور بے لڑے
بہڑے کابل پر ہمایون کا قبضہ ہو گیا چنانچہ نویدی شاعر نے اسکی یہہ تاریخ کہی ہے کہ
مصرع بے جنگ گرفت ملک کابل ازوی (اسمین ۹۵۲ھ نکلتے ہین) ہمایون
شادیانے بجاتا ہوا کابل مین داخل ہوا۔ اور ایک آدمی کو بہیجکر لشکر کو قندہار سے بلایا
۔ اور وہان سے یادگار ناصر اور مریم مکانی بیگم بہی کابل مین چلی آئین۔ شاہزادہ اکبر
اوسوقت دو برس دو مہینے آٹہہ روز کا تہا۔ جسوقت وہ ہمایون کے سامنے آیا۔
آنکہون کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوا۔ اور زر و گوہر اوسپر اوسنے نثار کئے۔
اور پہر ختنہ کی شادی بڑی دہوم دہام سے کی ۔

بدخشان کی مہم

بدخشان کا حاکم مرزا سلیمان تہا۔ اوسنے ہمایون کی اطاعت کا اقرار نہ کیا۔ اور جب
اوسکو بلایا تو آنے سے انکار کیا۔ اسلئے بدخشان لینے کے ارادہ سے کوچ کیا۔ مرزا عسکری
ہمراہ تہا۔ یادگار ناصر مرزا کی طرف سے ہمایون کو ہمیشہ اندیشہ لگا رہتا تہا کہ کہین وہ
فتنہ و فساد نہ کہڑا کرے ۔ اسلئے محمد قلی طغائی حاکم کابل کو لکہا گیا کہ اس مرزا کو شکنجہ
ہستی سے نجات دے۔ مگر اوسنے صاف انکار لکہہ بہیجا کہ مین نے کبہی چڑیا کو بہی نہین مارا
مجہسے یہہ قصائی کا کام نہین ہوگا۔ کیا تعجب کی بات ہے کہ ایسی سخت حدود حکم کی ہمایون کو حکم

اور اوسکی کچہہ نہ سزا ملی۔ پہر محمد قاسم کو حکم ہوا اونسنے تبر سے اوسے مار ڈالا۔ یہہ دغدغہ
تو ہمایون کا مٹ گیا۔ اب مرزا سلیمان سے اندراب کے ایک موضع مین خوب لڑائی ہوئی
اور اوسمین ہمایون کو فتح نصیب ہوئی۔ مرزا سلیمان شکست کہا کر دور دشت مین بہاگ
گیا۔ قندز اور بعض اور اقطاع مرزا ہندال کو مرحمت ہوئے۔ اور باقی ملک بدخشان کا
اور امیرون کی جاگیر مین دیدیا گیا۔ اب بادشاہ کا ارادہ ہوا کہ قلعہ ظفر مین آئندہ انتظام
کے واسطے چہاونی ڈالی۔ اس نیت سے وہ چلا تہا کہ راہ مین سخت بیمار ہوا۔ چار روز تک
بڑی غفلت رہی۔ اسی اثنا مین چارونطرف متوحش خبر اڑ گئین۔ سب طرف سے جاگیردار جاگیرین
چہوڑ چہاڑ ہمایون کے پلنگ کے گرد آموجود ہوئے قراچہ خان نے مرزا عسکری برادر
قید کو سخت کر دیا۔ دو مہینہ بعد آرام ہوا۔ پہر اوسکے شفا پانے کا اشتہار چارونطرف
ہوا۔ جاگیردار اپنی جاگیرون پر رخصت ہوئے +

مرزا کامران کا تسلط کابل پر اور پہر ہمایون کی فتح کابل

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ مرزا کامران بلکہ کے ملک کو بہاگ کر گیا تہا۔ وہان جب اوسکو
یہہ تحقیق ہو گیا کہ ہمایون بدخشان کو روانہ ہوا۔ تو اوسنے کابل کی فتح کا ارادہ کیا
اور لشکر لیکر چلا۔ یہان اوسکے پاس اچہی جمعیت ہو گئی تہی۔ راہ مین گہوڑون کے سوداگر
مل گئے۔ اونسے گہوڑے چہین خاصا سامان اپنی فوج کا کر لیا۔ اور غزنین مین آپہنچا
یہان کے قلعہ دار زاہد بیگ مرزا ہندال کیطرف سے تہی۔ وہ خواب غفلت مین پہلے
ہی سوتا تہا۔ اب مرزا کامران نے اوسکو ایسا سولایا کہ حشر تک خبر نہ ہو۔ یہانسے
جہٹ پٹ کابل مین پہنچ گیا۔ یہان محمد قلی طغائی اور فاضل بیگ ہمایون کی طرف
سے محافظ اور عامل تہے۔ اور اپنے کام سے غافل تہے۔ لڑنیکے لئے تیار نہ تہے۔

اونکو خبر بہی نہ تہی کہ دشمن سر پر آموجود ہوا۔ محمد قلی کا غسل میت تو حمام مین ہی ہوا
فاصل بیگ قلعہ مین پکڑا گیا۔ اوسکی آنکہون مین سلائی پہیری گئی۔ اور بیگمون
اور اکبر پر پہرہ متعین ہوا۔ اور امراء ہمایون کو سخت سزائین ہوئین۔ اب قلعہ ظفر
مین ہمایون کو خبر پہونچی۔ اوسنے قندز اور بدخشان کی حکومت پہر مرزا ہندال سے
لیکر مرزا سلیمان کو دیدی اور عین موسم سرما مین وہان سے چل کہڑا ہوا۔ برف و
باران سے راہ مین بڑی تکلیف پہونچی۔ اور کہین کہین اوسکو اس مصیبت کے
سبب سے ٹہرنا پڑا۔ کامران نے اس عرصہ مین بڑا لشکر جمع کرلیا۔ اور شیر علی اور شیر افگن
کو ہمایون کے روکنے کے واسطے روانہ کیا۔ شیر علی سے لڑائی ہوئی اوسنے شکست
ہوئی۔ ہمایون وہ افغانی مین کابل کے قریب آپہنچا۔ دوسرے روز ایک سخت لڑائی
ہوئی۔ اور غالب تہا کہ ہمایون شکست پاتا۔ مگر مرزا ہندال ورقراچہ بیگ سی وقت
پر کمک ایسی پہونچی کہ کامران کو شکست ہوئی۔ اور شیر افگن اسیر ہوا۔ اور امیرون
کے کہنے سے بادشاہ نے قتل کرایا۔ اور بعض قیدیون کو بہی سزا دی۔ اب مرزا کامران
کا سارا لشکر قلعہ مین محصور تہا۔ ایک گہوڑون کے کاروان کی خبر کامران کو پہونچی۔
تو اوسنے شیر علی کو بہیجا کہ اوس کاروان سے گہوڑے لے آئے۔ مگر ہمایون نے اس
خبر کو سنکر ایسی تدبیر کی کہ شیر علی کو گہوڑے لیکر پہر کامران سے ملنا نہ نصیب ہوا۔
اب کامران نے دیکہا کہ شیر علی یون رک گیا۔ اور قلعہ پر یہہ گولی چہرہ کی بوچہاڑ
ہو رہی تہی۔ تو اوسنے حکم دیا کہ اکبر کو وہان کہڑا کردو جہان گولی چہرہ کا مینہہ برس
رہا ہے۔ اس حکم پر ماہم انکہ اکبر کو چہاتی سے لگا کر کہڑے ہوئے۔ مگر اکبر کا بال بیکا
نہ ہوا۔ مصرع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است + اب کامران کا دربار ٹوٹنے لگا

امیرون نے اوس سے کنارہ کیا۔ اور ہمایون کا دامن پکڑا۔ اور اور اطراف سے
بہی ہمایون کی خدمت مین امرا حاضر ہونے لگے۔ اب لاچار ہو کر مرزا کامران نے
صلح کا پیغام بہیجا۔ ہمایون راضی ہو گیا۔ اور خود حاضر ہونیکا حکم دیا۔ لیکن بعض
رفیق منافق ہمایون کے ساتہہ ایسے ہی کر اونہون نے کامران کو لکہہ بہیجا کہ تو کس امید پر
یہان آتا ہے۔ اوس مقام سے بہاگ جا۔ اس سے کامران کو اندیشہ پیدا ہوا۔ بہاگنے کا
ارادہ کیا۔ اور اپریل ۱۵۴۷ء مطابق ربیع الاول ۹۵۴ھ کی رات کے وقت ننگے پاون
قلعہ سے بہاگا۔ اور بے سر و سامان اور پریشان کوہستان کابل کے نیچے پہونچا۔
وہان ہزارہ کی ایک جماعت نے اوسکا سب مال اسباب چہین لیا۔ مگر پہچان کر پہیر دیا
اور ضحاک اور بامیان کی طرف پہونچا دیا۔ وہان اوسکا رفیق ولی شیر علی ڈیڑہ سو سوارون
کے ساتہہ موجود تہا۔ یہہ سوار اوس سے آکر ملے۔ اور ایک روز وہان وہ مقیم رہا۔
پہر وہ غوری کی طرف روانہ ہوا۔ یہان حاکم سے مقابلہ ہوا۔ اوسکو شکست پا گیا۔
اور اوسکے سب مال اسباب پر قبضہ کیا۔ یہان جمعیت بہم پہونچا کر بلخ مین گیا۔ وہان
حاکم پیر محمد خان سے ملا۔ وہ اوسکی مدد کے واسطے کہڑا ہوا۔ اور بدخشان پر چڑہا۔
غوری اور بکلان پر مرزا کامران کا قبضہ ہوا۔ اور بہت سی سپاہ کا اوس پاس اجتماع ہوا
۔ پیر محمد خان اپنے ملک کو چلا گیا۔ اب سلیمان مرزا اور ابراہیم مرزا سے لڑنیکے واسطے مرزا
کامران آگے بڑہا۔ یہہ دونو مرزا اوسکے مقابلہ مین نہ ٹہہر سکے۔ وہ طالقان سے کولاب کو
بہاگ گئے۔ اور سارے بدخشان پر کامران کا قبضہ ہو گیا۔ اب یہان ایک معاملہ یہہ
پیش آیا کہ قراجہ خان اور بعض اور امیرون نے ہمایون سے کہا کہ اب خواجہ غازی وزیر
کو قتل کر ڈالئے۔ اور خواجہ قاسم کو وزیر بنائیے۔ جب اوسنے انکار کیا۔ تو وہ بہاگ کر

مرزا کامران سے آن ملے۔ اب ہمایون نے سلمان مرزا اور ابراہیم مرزا کو بلا کر بدخشان
کی طرف کوچ کیا۔ مرزا کامران نے شیر علی کو مرزا ہندال سے لڑنیکے لئی بہیجا۔ اوسنے
شکست پائی اور وہ قید ہوگیا۔ ہمایون نے اوسکا قصور معاف کردیا۔ اور غوری
اوسکی جاگیر مین دیدی۔ اب مرزا کامران قراچہ بیگ اور امیرون کو کشم مین چہوڑ گیا
۔ اور خود طالقان کو چلا گیا۔ پادشاہ نی مرزا ہندال کو لڑنیکے لیئے بہیجا۔ اور خود بہی
پیچہے چلا۔ مرزا کامران نے مرزا ہندال کو شکست دی۔ مگر ہمایون نے دریاء طالقان سے
عبور کرکے مرزا کامران کو ایسا دق کیا کہ وہ سب مال اسباب چہوڑ کر دہ طالقان کو بہاگا
اور اور ملکون کی امداد سے بہی مایوس ہوا۔ اسلئے اوسنے اس مضمون کا خط لکہکر
اور تیر مین رکہکر پادشاہ کے لشکر مین پہینکا کہ جو کچہہ میرے سامنے آیا اوسے مین جانتا تہا
جو کچہہ کیا اوسسے پشیمان ہون۔ اب طواف کعبہ کی اجازت دیجے۔ تاکہ اس کافر نعمتی
کی کدورت سے پاک صاف ہون۔ اوسکا جواب ہمایون نے یہہ بہیجا کہ اہل قلعہ کی خلاصی
اخلاص پر اور سلامتی سلام پر موقوف ہی۔ اوسنے بڑی مروت کا کام کیا کہ بہائی کا
قصور معاف کردیا۔ اور اوسکے جو بڑے بڑے مجرم مثل قراچہ خان کے تہے اونکا بہی
قصور معاف کردیا۔ اور جب کامران قلعہ سے نکل کر خیمہ سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر تہا
تو اوسکے استقبال کے واسطے امرا گئے۔ اور مرزا عسکری کی بہی آج بیڑیان کٹ گئین
ہمایون نے دربار عام کیا۔ اور وہان یہہ سب بہائی جمع ہوئے۔ اور آپسمین گلے مل مل کے
زار زار روئے۔ اور ایسی باتین آپسمین کین کہ سارے دربار کو رقت ہوئی۔ اس
ملاپ کا جشن بڑی دہوم دہام کا ہوا۔ اور چارون بہائیون نے ایک ہی دسترخوان پر
بیٹہکر کہانا کہایا۔ اور ہمایون نی بدخشان کا انتظام کیا۔ اور سب عزیزوں اور اقاربکو جاگیرین عطا کین

اور خود کابل مین آیا *

ہمایون کا بلخ پر چڑہنا اور واپس آنا

موسم سرما کے سبب سے ہمایون نے کہین جانے کا قصد نکیا - جب بہار کا موسم آیا تو سنہ ۹۵۴ ہجری مین
بلخ کی فتح کا ارادہ کیا - اور بالتو بیگ کو مرزا کامران پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ
کولاب سے حسب وعدہ بلخ کے تسخیر کے واسطے بدخشان مین آنکر ملے - اور مرزا ہندال اور مرزا
عسکری اور مرزا سلیمان اور مرزا ابراہیم کے نام بہی احکام جاری ہوئے کہ وہ بہی سپاہ سمیت
خدمت مین حاضر ہون - بلخ پر ازبکون کی عملداری تہی - اب ہمایون کا حوصلہ اسقدر بڑہ گیا
تہا کہ وہ بڑی بڑی مہمون کا ارادہ کرتا تہا - اول اوسنے قلعہ ایبک کو کہ بلخ سے متعلق تہا
جا گہیرا - وہان حاکم بلخ کا اتالیق اور اور امرا مع سپاہ موجود تہے - بعد دو تین روز کے یہہ قلعہ
خود بخود اہل قلعہ نے حوالہ کیا - اب پہر ماورا النہر کا قصد کیا - اب ایک مجلس شوری مین
اس امر پر مباحثہ ہوا کہ اگر ہمایون بلخ کی فتح مین مصروف ہوا تو مرزا کامران جسکے انتظار
کے سبب سے حاکم بلخ کو سامان جنگ کی مہیا کرنے کی مہلت نصیب ہوئی - کابل تو چہین لے
لیگا - بعد مباحثہ بادشاہ نے فرمایا کہ ارادہ بلخ کی مہم کا مصمم ہو چکا ہے - اس کام کو پورا
کرنا چاہیے - غرض لشکر آگے بڑہا - اور بلخ کے لگ بہگ جا پہنچا - شاہ محمد ازبک لڑنیکو آیا
اور شکست پا گیا - پہر پیر محمد خان خود ہمایون کے ساتھ میدان جنگ مین آیا - وہ پہر سے
شام تک لڑائی ہوئی - اور بلخیون کو شکست فاش ہوئی - میدان سے بہاگ کر قلعہ مین محصور ہو گئے
چغتائیون کی فوج واپس آئی - اب اوسکو یہہ فکر دامنگیر ہوا کہ تمام اہل و عیال اوسکے کابل
مین ہین - کامران ابتک نہین آیا - کہین جا کر کابل کو نہ لے لے - اور ہمارے بال بچون سے
بدلا لے - اس تردد کے سبب سے بادشاہ کو یہہ صلاح دی کہ قلعہ بلخ کی فتح کو موقوف رکہئے

اور ڈیرہ غازی کو چلے وہاں کسی مستحکم مکان مین مقیم ہو جئے۔ تھوڑے دنون بعد قلعہ
بلخ محصورین خود حوالہ کردینگے۔ اسی صلاح پر عمل ہوا۔ جسوقت بادشاہ ڈیرہ غازی کی
طرف چلا وہ کابل کی سڑک پر واقع تھا۔ تو ازبکون نے یہہ جانا کہ وہ کابل کو بھاگتا ہے
اسلئے اونکا تعاقب کیا۔ مرزا سلیمان اور حسین قلی کو جو عقب سپاہ مین تھے شکست دی
۔ کابل کے اشتیاق مین جو امرا پیچھے تھے اونھون نے سیدھا رستہ کابل کا لیا۔ نہ کسی سے
کچھہ پوچھا نہ گچھا۔ غرض ایسی ہڑبڑ مچی۔ کہ سپاہ کا انتظام جاتا رہا۔ ایک ہزار ازبک
بادشاہ کے پیچھے ہاتھہ دہو کر پڑے۔ خدا خدا کرکے اونکے ہاتھہ سے بادشاہ اور امیرون
کی جان بچی۔ اور ہمایون کابل مین پہنچ گیا۔ اور یہان کچھہ دنون قیام کیا؛

کامران کا کابل پر قبضہ پانا اور بھاگنا

مرزا کامران کولاب مین پہنچا۔ جعفر علی بیگ کولابی نے اوسپر حملہ کیا۔ مرزا کامران نے مرزا
عسکری کو لڑنیکے لیے بھیجا۔ مگر اوسی لڑائی مین دو دفعہ شکست ہوئی۔ اتنے مین مرزا
سلیمان اور مرزا ابراہیم بہی تشم اور قندز سے اوسکی گردن دبانے کو آموجود ہوئے
یہہ دیکھکر کامران بھاگا۔ راہ مین ازبکون نے اوسکا مذمہ لیا۔ سب اسباب چھین لیا۔
اس پریشانی اور سرگردانی مین ضحاک اور بامیان مین سے ہوکر ہزارہ کیطرف بھاگنے
کا ارادہ کیا۔ قراچہ خان اور قاسم حسین خان اور بعض اور نمک حرامون نے کامران کو
لکھہ بھیجا کہ تم ضحاک کی طرف سے کابل کی طرف آؤ۔ ہم لڑائی کے دن تم سے آن ملینگے۔ اور
کابل آسانی سے آپکو دلادینگے۔ جب کامران سامنے آیا تو یہہ نمک حرام سب سے آجا ملے۔ اگرچہ
ہمایون کا لشکر تھوڑا سا رہ گیا تھا۔ مگر قبچاق مین خوب لڑائی ہوئی۔ یہہ ایسا برا وقت ہمایون
پر آیا تھا کہ برسون کے نمک حلال وفادار ملازم نمک حرام اور بیوفا ہو جاتے تھے۔ مرزا کامران کے

ایک سپاہی پیک بابی نے ہمایون کی سر پر ایک تلوار ماری۔ دوسرے سوار کا قصد تہا کہ ہمایون
آنکہین نکال کر للکارا کہ او بدذات تو ہاتہہ ہم پر چلاتا ہے۔ اس للکارنے سے سپاہی ایسا
ڈرا کہ ہتیار ہاتہہ سے گرا۔ اور وہ بہاگ گیا۔ اور امرا نے پادشاہ کو لڑائی کے میدان سے جدا کیا
مگر زخم سے خون اتنا بہا کہ سارا جبہ خون مین تر بتر ہو گیا۔ پادشاہ نے اوسے اوتار کر ایک
حبشی غلام کو دیا وہ اوسے پہینک کر بہاگ گیا۔ پہر یہہ جبہ مرزا کامران کے آدمیون کے ہاتہہ لگا
جسسے اوسے یقین ہو گیا کہ ہمایون ضرور مارا گیا۔ اس جبہ نے ایک اور غضب ڈہایا کہ ہمایون
کابل سے چلتے وقت قاسم علی کو جو مرزا کامران کا ملازم تہا کابل سپرد کر آیا تہا۔ جب
کامران یہان آیا تو اوسنے کابل کے دینے سے انکار کیا۔ مگر جب اوسکو جبہ دکہایا گیا تو
اوسنے جانا کہ اب پادشاہ مارا گیا۔ مقابلہ سے کیا فائدہ ہو گا شہر حوالہ کیا۔ غرض ایک دفعہ
پہر کابل مین مرزا کامران کا ڈنکہ بج گیا۔ اسوقت ہمایون کے ساتہہ گیارہ آدمی تہے جسمین
ہمایون نامہ کا مصنف جوہر بہی موجود تہا جسسے ہم نے سارا بیان نقل کیا ہے۔ غرض
اسوقت بہی ہمایون پر بڑی مصیبت پڑی۔ زخم سے بڑی تکلیف اوٹہائی۔ یہہ لڑائی سنہ ۹۵۷ھ ۱۵۵۰ع
مین ہوئی۔ پادشاہ نے جب ملازمین کی نمک حرامی کا یہہ شور دیکہا تو اندراب مین مقیم ہوا
۔ اور چالیس روز تک قیام کیا۔ مرزا سلیمان اور مرزا ابراہیم اور ہندال بہی لشکر لیکر اوسکے
پاس آ گئے۔ پہر بہرہ کی طرف کوچ کیا۔ ہمایون نے صلح سے مرزا کامران سے کام نکال لیا
ہوتا۔ مگر قراچہ خان نے اوسمین رخنہ ڈال دیا۔ وہ اسوقت مرزا کامران کا بالکل محیط تہا۔
پہاڑون مین پہر لڑائی ہوئی۔ مرزا کامران کو شکست ہوئی۔ قراچہ خان پکڑا گیا اور مارا گیا
مرزا عسکری کو بہی پادشاہ کے آدمیون نے پکڑ لیا۔ اور مرزا کامران درہ باختر سے
افغانون کے ملک کی طرف بہاگا۔ یہہ لڑائی سنہ ۹۵۸ھ ۱۵۵۱ع مین ہوئی ۔

مرزا کامران کی آخر لڑائی اور اوسکی گرفتاری

اب ہمایون کابل آیا اور ایک برس رہا - اس عرصہ مین کامران پاس پہر پندرہ ہزار سوار جمع ہوگئے - حاکم غزنین حاجی محمد خان کی اجازت غزنین کو روانہ ہوا - کامران کے روکنے کیواسطے لمغان کی طرف چلا - مہمند افغانون اور خیل داؤدی اور لمغان کے سردارون کو ساتھہ لیکر مرزا کامران سندہ کی طرف روانہ ہوا - لمغان مین کچھہ دنون ہمایون نے شکار کھیلا اور پہر کابل مین چلا آیا - اب مرزا کامران کو افغانون کی معاونت سے تقویت ہوئی ہمایون اسسے لڑنیکے لئے آیا - بیرام خان کو قندہار سے بلاکر حاجی محمد خان حاکم غزنین پاس بہیجا کہ اوسکو کسیطرح سے اپنے ساتھہ متفق کرے - اس حاجی نے کامران کو پہلے ہی لکھہ بہیجا تہا کہ آپ غزنین مین تشریف لائیے غلام خدمت کے واسطے حاضر ہے - اس ملک مین فرمانروائی کیجے - اس پیغام کے پہونچنے پر وہ پشاور سے بنگش اور گرد نواح غزنین کی طرف روانہ ہوا - یہہ غزنین تک پہنچنے نہ پایا تہا کہ بیرام خان حاجی سے سازش کر کے اوسے کابل لے اوڑا - مگر جب اوسکو یہہ خبر ہوئی تو وہ اوٹا پشاور مین چلا آیا - مگر حاجی نے پہر رجعت قہقری غزنین کی طرف کی - اور ہمایون سے کچھہ اجازت نہ لی - پہر بیرام خان اوسکے پیچہے دوڑا آیا - اور بادشاہ پاس لے گیا +

ان دنون مین مرزا عسکری بدخشان بہیجا گیا - وہان سے بلخ روانہ ہوا - مگر اس سفر مین اوسکو سفر آخرت درپیش آگیا - اب مرزا کامران افغانون کے بل پر ناچ رہا تہا - وہ ہمایون سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا - رات کو افغانون نے ہمایون پر حملہ کیا - اور اس حملہ مین مرزا ہندال کا کام تمام ہوا اور ہمایون پر خود ایسی آن بنی کہ وہ قلعہ بسود مین بہاگ آیا - یہہ قلعہ کابل و پشاور کے رستہ مین پڑتا ہے - ہوقت پہاڑی افغانون نے اوسکا تعاقب نہ کیا - کامران کی دعوتون اور جلسون مین مصروف ہوگئے - ہمایون نے پہر اون پر حملہ کیا - اور مار کر بہگا دیا - اب کامران

مجبور ہو کر سلیم شاہ پادشاہ ہند پاس آیا۔ مگر اس پادشاہ نے یہہ نہ جانا کہ کون کتا آیا۔ سلطان
وہ سیالکوٹ کی پہاڑون مین چلا گیا۔ یہان سلطان آدم گہکر کے ہان آیا۔ اب پہر
کوشش کی کہ اس قوم کو شورش پر آمادہ کرے۔ مگر اس قوم کے سرگروہ نے ہمایون کو
لکہہ بہیجا کہ حضور کسی آدمی کو اپنے بہیجدیجیے مین کامران کو اوسکے حوالہ کر دون گا۔ پادشاہ
نے منعم خان کو بہیجا۔ وہ ستمبر ۱۵۵۳ء مطابق رمضان ۹۶۱ھ مین کامران کو پکڑ کر لیگیا
۔اب ہمایون ۵ صفر ۹۶۲ھ مطابق ۲۹۔ دسمبر ۱۵۵۵ء دریاے سندہ سے پار اوترا ایا تہا
پرنالہ مین شاہ آدم گکر نے کامران کو ہمایون کے روبرو پیش کیا۔ اسوقت تک بہی ہمایون کے
دل مین بہائی کی محبت ایسی باقی تہی۔ کہ دائین طرف اوسکو اور بائین طرف اکبر کو بٹہایا۔
پادشاہ نے ایک تربوز منگایا۔ اور اوسکے ٹکڑے کیے۔ جو ٹکڑا اپنے حصّہ مین آیا۔ اوسکا آدہا
کامران کو دیا۔ شام کو راگ رنگ کا جلسہ ہوا۔ دونو بہائی ہنسی خوشی آپسمین بیٹہے۔
چار روز تک تو یونہین گذرے۔ چوتہے روز یہہ حکم صادر ہوا کہ مرزا سے اوسکے ملازم
جدا کیے جائین۔ صرف پانچ آدمی اوس پاس فلان فلان رہین۔ ہمایون کا یہہ فیصلہ
امراء چغتائی کو ناپسند معلوم ہوا۔ اور سبنے بالاتفاق پادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حضور
ہماری سلامتی چاہتے ہین تو کامران کو سلامت نہ چہوڑئے۔ دوسرے روز ہندوستان کا
سفر بہی درپیش تہا۔ لاچار ہمایون نے حکم دیا کہ مرزا کامران کی آنکہون مین سلائی پہیری
جائے۔ ان آنکہین نکلنے کا حال جوہر اپنی آنکہون کا دیکہا یون بیان کرتا ہے
کہ اول اول کسی نے یہہ بیرحمی کا کام اختیار نہ کیا۔ آخر علی دوستنے پادشاہ سے ترکی
زبان مین یہہ کہا کہ کوئی آنکہین نہین نکالتا۔ سب انکار کرتے ہین۔ اس ترکی کا جواب
ترکی مین پادشاہ نے یہہ دیا کہ تو اورون کی شکایت کیون کرتا ہے۔ خود ہی اس کام کو

توکیون نہین کرتا ہے - غرض وہ واپس آیا - اور غلام علی نے نہایت شد و مد کے ساتھہ
بادشاہ کا حکم قطعی کامران کو سنایا - اوسنے کہا کہ مجھے مار ہی کیون نہین ڈالتے - غلام علی نے
جواب دیا کہ جو حکم شاہی ہے وہی عمل مین آئیگا - خیر یہہ کہکر ایک رومال کی گیند بنائی اور
اوسکے منہ مین ٹھونسی - اور خیمہ سے باہر لاکر بٹھایا - آنکھون مین پچاس نشتر ڈبوئے - لیکن
اس جوانمرد نے اُف نہ کی - اور صبر سے بیٹھا رہا - مگر جب آنکھون مین نینبو کاٹکر چھڑکا لیا
تو اوسوقت صبر نکیا گیا - اور بے اختیار چلا اوٹھا کہ یا الہی یا الہی اس دنیا مین جو برے
کام کئے اونکا مزہ خوب چکھہ لیا - اب عاقبت مین مجھپر رحم کر - یہہ کام ہمایون نے اپنے
دل کی خوشی سے نہین کیا - اپنے بھائی کے اندیشے ہوئیکا اوسے نہایت افسوس تھا -
ایسی رحم دلی بھی بیرحمی کے برابر ہے - اب کامران کو بیت اللہ جانے کی اجازت ہوئی
یہان آنکر دنیا کے کاروبار سے فراغت حاصل ہوئی - اور یاد الہی کی خوب صحبت فرملی ✤

ہمایون کا ہندوستان مین آنا اور پھر چلا جانا

اب ہمایون قلعہ رہتاس پاس پہنچ گیا - اور کشمیر کی فتح کا ارادہ ہوا - مگر بہت سی امرا اس
ارادہ سے ناراض تھے کہ اتنے مین سلیم شاہ پنجاب مین آکودا - اسلئے امیر سب کابل کو
چلنے لگے - پھر ہمایون کو کوئی چارہ سوا اسکے نرہا کہ کابل کی طرف جائے - راہ قلعہ بکرم الشاور
کو مستحکم کیا - اور سکندرخان ورنبک کو قلعہ دار بنایا - کابل مین ایک سال تک سیر و تماشے
مین مصروف رہا - پھر یہہ خبر ہندوستان سے آئی کہ سلیم شاہ کی اجل آئی - اور افغانون
مین آپسمین خوب تلوار چلی - سلطنت کے پانچ ٹکڑے ہوگئے - اور سارے ملک مین بدنظمی نے
عمل دخل کرلیا ✤

ہمایون کا قندھار جانا اور پھر مراجعت کرنا

بعض فتنہ پردازون نے بیرم خان حاکم قندہار کی طرف سے پادشاہ کو بہرکا یا اور اوسکی طرف سی غیر واقعی باتین لگائین۔ اس لگانے بجہانے سی پادشاہ قندہار گیا۔ وہان بیرام سے جو ملا تو معلوم ہوا کہ سب بنا پر لوگون کی افترا پردازیان ہی تہین۔ اسلئے وہ اولٹا کابل مین چلا آیا۔ اور بیرام بدستور قندہار مین رہا۔ اب ہندوستان کے تسخیر کا مصمم ارادہ ہوا۔

ہمایون کا دلی اور آگرہ پر قبضہ پانا

ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ سکندر شاہ والی پنجاب نے ابراہیم شاہ غاصب سلطنت کو دلی و آگرہ سے خارج کر دیا تہا۔ اور شاہ عدلی ان دونوں سلطنت کی لئے لڑ جہگڑ رہا تہا۔ جب ہندوستان مین یہہ پہوٹ پڑ رہی تہی۔ تو ہمایون کو اسے زیادہ کیا موقع ہندوستان کی فتح کا ہاتہہ لگتا۔ مگر پہلی دفعہ ہندوستان کے ہاتہون سے وہ مصیبتین اور آفتین اوٹہا چکا تہا۔ کہ اس طرف کروٹ لیتی ہوئے ڈرتا تہا۔ جب تک اوسکا دل نیک خیالی اور خوش شگونی سے نہ بڑہا۔ اوسکا قدم ہندوستان کی فتح کے لئے نہ اوٹہا۔ ایک دن پادشاہ گہوڑے پر سوار جاتا تہا اوسکے دلمین آیا کہ آج ہندوستان کی فتح کرنیکے لئے شگون لون۔ چنانچہ اوسنے جو اول تین آدمی ملے اونسے نام پوچہا تو ایک نے دولت دوسرے نے مراد تیسرے نے سعادت بتلایا۔ اس نیک شگونی نے اوسکا دل ایسا بڑہایا کہ ذی الحجہ ۹۶۱ نوامبر ۱۵۵۳ سنہ کو وہ پندرہ ہزار سوار لیکر کابل سے چلا۔ اور پشاور مین پہونچا۔ بیرم خان قندہار سے کابل مین آیا۔ اور پادشاہ سے سندہ پار آملا۔ تاتار خان حاکم رہتاس نے قلعہ پادشاہ کے بغیر لڑائی نذر کیا۔ مگر سلطان آدم پادشاہ سے نہ ملا۔ اب پادشاہ لاہور کی طرف چلا۔ افغانون نے کچہہ مقابلہ کیا۔ مگر ہزیمت اوٹہائی۔ اور لاہور پر پادشاہ کا قبضہ ہوگیا انتظام کی لئے

بادشاہ نے کچھہ قیام کیا۔ دیبال پور مین افغانون نے سرکشی کی۔ میر ابوالمعالی اور علی قلی
اونکو شکست دیکر مال اسباب چھین لیا۔ اور زن و بچہ قید کر لیا۔ اب مغلون کے لشکر نے
ستلج سے عبور کیا۔ سہ پہر کو افغانون کو اوسکی خبر ہوئی۔ اونہون نے لڑائی شروع کی۔
اور اوسکے تیرون نے مغلون کی خوب جگر دوزی کی۔ مگر مغلون کی آتشبازی نے
اونکو بہلس دیا۔ وہ بہاگ کر ایک گانون مین گئے۔ وہان بہوس کے جہوپڑے تہے
اونمین آگ لگ گئی۔ اس آگ کی روشنی مین افغان اپنی تیرا و ڈہالاتے تہے۔ اور
مغل اونپر تاک تاک نشانے مارتے تہے۔ غرض مغلون کو فتح عظیم ہوئی۔ بادشاہ کو یہہ
مژدہ فتح کا لاہور مین پہونچا۔ اور اس فتح سے پنجاب سرہند اور حصار فیروزہ اور بعض
اور توابعات دہلی پر قبضہ ہوگیا۔ جب اس شکست کی خبر سلطان سکندر سور کو پہنچی
تو وہ اسّی ہزار سوار اور بہت سے ہاتہی لیکر لڑنے کی لئے سرہند مین آیا۔ اور فوج کے گرد
قلعہ بنوایا اور خندق کہدوائی۔ اس طرف کی سپہ سالار نے بہی سپاہ کا انتظام کیا اور
ہمایون کو کمک کیواسطے لکہا۔ اسوقت وہ خود درد قولنج مین مبتلا تہا۔ اپنے بدلے شاہزادہ
اکبر کو بہیجدیا۔ اب بیرام اور اکبر مغلون کی لشکر کے سپہ سالار تہے۔ اونکا لشکر تعداد مین
افغانون کے سپاہ سے چوتہائی تہا۔ مگر اونہون نے افغانون پر حملہ کیا۔ اور سکندر شاہ
میدان کارزار سے کوہ سوالک کی طرف بہاگا۔ اور افغانون کو بڑا صدمہ پہنچا۔ یہہ فتح
اکبر کے نام پر لکہی گئی۔ سکندر اوزبک نے آنکر دہلی کو لے لیا۔ اور ابوالمعالی لاہور مین حاکم
مقرر ہوا کہ سکندر شاہ کی خبر کوہ سوالک مین رکہی۔ اب ہمایون بہی اچہا ہوگیا تہا۔
رمضان کی مہینہ مین وہ دہلی مین آیا۔ اوسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا اور سکہ جاری ہوا۔
ابوالمعالی کی اور امراء کے ساتہہ ناموافقت ہوئی۔ اسلئے اوسکو حصار فیروزہ مین لاہور سے بدلا یا

اور سکندر شاہ کو بالکل تباہ کر دینے کے لئے شاہزادہ اکبر کو برائے نام سپہ سالار بناکر بہیجا
اور بیرام کو اتالیق مقرر کرکے اور کل اختیار دیکر اوسکے ساتہہ پنجاب کو بہیجدیا۔ اس
رد و بدل مین سکندر شاہ کو بقدر مہلت ہوئی کہ اوسنے اپنی جمعیت اچھی جمع کر لی
اسی زمانہ مین قنبر دیوانہ نے اوباشون کو جمع کیا۔ اور دوآبہ مین دنگہ شروع کیا۔ سنبہل پر
قبضہ کر لیا۔ اور بیانہ کو تاخت و تاراج کیا۔ علی قلی شیبانی اوسکے علاج کے واسطے متعین ہوا
۔ یہہ سنکر وہ قلعہ بداوٗن مین بند ہو۔ اسکو بہی پادشاہی کا خبط دماغ مین سمایا ہوا تہا
اور ایسا نشہ مین بدمست رہتا تہا۔ مگر کچہہ دیوانہ بہی تہا۔ چنانچہ وزین علی قلی نے اپنی
سرکو جسمین غرور تاجوری بہرا ہوا تہا تن سے جدا کرکے پادشاہ پاس بہیجدیا +

ہمایون کی وفات

کہوئی ہوئی سلطنت مین دہلی اور آگرہ پر ہمایون کا قبضہ ہو گیا۔ مگر موت نے فرصت نہ دی کہ وہ
سلطنت کا مزہ چکہتا۔ اب نہ شیر شاہ اوسکا دشمن زندہ رہا۔ نہ بہائی اوسکے جان کہانی والے
اور سر پر تلوار چلانیوالے موجود تہے۔ اس فرصت کے زمانہ مین معلوم نہین کیا کیا وہ انتظام سلطنت
کرتا۔ اور اس ملک خزان دیدہ کو اپنی تدابیر اور عقل سے کس کس طرح سرسبز و شاداب کرتا
مگر افسوس یہی کہ اس عاقل فرزانہ پادشاہ کی ساری منصوبے دل کے دل ہی مین رہے۔
چہہ مہینہ کا عرصہ اس پادشاہی پر گذرا تہا۔ کہ عجب طرح سے موت آئی۔ اوسکو علم نجوم کا بڑا
شوق تہا۔ زیچ سے معلوم ہوا کہ آج شام کو زہرہ طلوع ہوگا۔ اوسکے دیکہنے کیواسطے وہ
اپنی کتب خانہ کی چہت پر چڑہا۔ اور وہان ٹہلنے لگا۔ (اس کتب خانہ کو شیر منڈل کہتے ہین اوسکی
ٹوٹی پہوٹی ہوئی عمارت ابتک دہلی مین پرانے قلعہ کے اندر موجود ہے) پہر جب وہ ترنے لگا
اور دوسری سیڑہی پر پیر رکہا تہا کہ موذن نے اذان دی۔ ادب اور تعظیم اذان کے لئے وہ بیٹہہ گیا

جب اوسنے نے کا قصد کیا - تو پیر فرغل مین اولجہا اور عصا سیڑہی پر سے پہسلا - اور وہ سر کے بل زمین پر گرا - اور بیہوش ایسا ہوا کہ ہوش مین نہ آیا - سر مین چوٹ لگی - دائین طرف کے کان سے خون جاری ہوا - اوسیوقت محل کے اندر اوٹہا کر لیگئے - سب طبیب جمع ہوئے - مگر کسی طبیب کی نہ طبابت چلی - نہ کسی دوائی اثر کیا - چوتہی روز اجل نے اس درد کی دوا کی - تاریخ وفات اوسکی اچہی موزون ہوئی ہے کہ مصرع ہمایون پادشاہ ازبام افتاد * ۵ - ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ مطابق ۲۴ - جنوری ۱۵۵۶ء کو یہہ واقعہ پیش آیا - وہ ۹۱۳ھ مین پیدا ہوا - اوسکی عمر اونچاس برس کی تہی - پچیس برس سلطنت کی ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک سولہ برس وہ بہی داخل ہین کہ جنمین وہ سرگردان اور پریشان ادہر ادہر مارا پہرا - ۹۳۷ھ مین اوسکا مقبرہ دہلی مین جمنا کی کنارہ پر تعمیر ہوا - اور ابتک وہ موجود ہے - اوسکے سڈول ہونے کی سیاح بڑی تعریف کرتے ہین -

ہمایون کا دین پناہ بنانا

اس پادشاہ نے کالنجر اور چنار گڈہ کی فتح کے بعد ۹۴۰ھ ۱۵۳۳ء مین پرانے قلعہ دہلی کو ازسرنو درست کیا - اور نئے سر سے شہر بسایا اور دین پناہ اوسکا نام رکہا *

ہمایون کی خصلت عادت ولیاقت اور انتظام ملکی

یہہ پادشاہ دل کا رحیم اور ہاتہہ کا سخی تہا - تخت نشینی کی وقت کشتیان بہر بہر کے انعام مین بہائیون نے جو ملک مانگا ہنسی خوشی دیدیا - مروت کا یہہ حال تہا کہ بہائی کیسی کیسی بہاری بہاری خطائین کرتے - مگر جب آنکہون کے سامنے آتے سب خطائین معاف کر دیتا - عزیز اور اقارب تو کیا دشمنون کی خطا بخشنے مین وہ فیاض تہا - بہادر اور شجاع تہا مگر سلامت روی کو بہانہ بنا جو جو کام اوسنے ہندوستان سے خارج ہونے پر کئے - اور دشمنون سے لڑنے بہڑنے کی تدبیرین کام مین لایا - اور جو جو سختیان پیش آئین اور جو جو مصیبتین اور آفتین سر پر پڑین اونکو جس استقلال

اور مسرت سی جہیلا - ان سب کامون سی اوسکی جوانمردی اور عالی ہمتی اور بلند حوصلگی ظاہر
ہوتی ہے - اس خوش مزاجی کو دیکہنا چاہئے کہ اوسنے اپنی مصیبت کے وقت مین کئی دفعہ
اپنے نوکرون سے گہوڑا مانگا - اور اونہون نے انکار کیا - مگر اوسکے دل پر میل نہ آیا - اور اوسکا
عوض نہ لیا - وہ جانتا تہا کہ مصیبت کا وقت ایسا ہی ہوتا ہے کہ چہوٹے بڑے سب آخر تحسین
کسیکی تعظیم و تکریم نہین ہوتی - مگر کبہی کبہی رفیقون کے ساتہ کج ادائی بہی کرتا - اور سنگدلی
بہی برتتا - ایک دفعہ اوسنے دوستون سے سب مال لیکر برابر برابر تقسیم کر دیا - جو وہ پورکی مہم
مین جہان پیاس کے مارے لوگ مر رہے تہے - اور زندہ تہے وہ مردون سے بدتر تہے چار قدم چل نہ سکتے
تہے - تمام مویشی اور گہوڑون پر پکہالین لاد کر پانی اونکے واسطے لایا کرتے تہے - ایک
سوداگر بہی ان پیاس کے مارون مین تہا - اور ہمایون اوسکا بڑا قرضدار تہا - اوسکے حلق مین
ایک بوند پانی کی نہ ٹپکائی جب تک کہ اوسنے چار گواہون کے سامنے اپنے مذہب کے چہوڑنے کا
وعدہ نکیا - اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکا قرض ادا کیا یا اس پانی کی قیمت مین لگایا -
اس بادشاہ مین بہت سی خوبیان تہین - مگر مزاج مین تساہل ایسا تہا کہ اوسنے جو بڑے
بڑے ارادہ کئے وہ پورے نہ ہوئے - جس بڑی مہم پر ہاتہہ ڈالتا - اوسکو ناتمام چہوڑتا
اوسکا دشمن شیرشاہ بہی کہا کرتا تہا کہ ہمایون مین بڑا عیب یہی ہے کہ وہ اپنے کامونکو
اورون کے سپرد کرتا ہے ✦

ہمایون کو علم ریاضی اور ہیئت مین مہارت تامہ تہی - اس زمانہ مین علم نجوم کیواسطے
علم ہیئت بڑے ذوق شوق سی پڑہتے تہی - اوسکو علما فضلا و حکما کی صحبت کا شوق تہا -
اس علم نجوم کے شوق نے سر اوسکے واسطے موت بن گئی - اسی علم کی واقفیت کے سبب سے
ہی وہ آسمان کا خاکہ زمین پر اوتارتا تہا - اور کرات معلقہ و عناصر کا نقشہ کرہ زمین پر

بناتا تہا۔ ایک خیمہ اوسنے بنایا اوسکے بارہ برج بنائی اور اونکے بروج الافلاک نام رکہے
ایک بساط بنائی۔ جسپر تمام دوائر عظیمہ کرہ فلکی اور منطقۃ البروج کی نقل بنائی ستارونکی
مناسبت سی الملازمون کی نشست برخاست دوایر بساط پر مقرر کی۔ چار سرکارین مقرر کین
اور اونکے نام آتشی ہوائی آبی خاکی اربعہ عناصر پر رکہے۔ تمام ممالک محروسہ کے متوطنونکو
تین قسم مین منقسم کیا تہا عزیزا و راقارب و رسپاہ کا نام اہل دولت اور عقلا اور حکما و شعرا
کا نام اہل سعادت اور اہل نغمہ کا نام اہل ادر کہا۔ اور ہفتہ کے دن اسی رعایت کے
ساتہہ اہل دولت اور سعادت اور مراد کی ساتہہ منسوب تہی۔ کشتیان ایسی ایسی بنوائین جنمین بڑے
بڑے بازار لگتے تہی۔ فارسی شعر بہی خوب کہتا تہا۔ اشعار ابتک اوسکے موجود ہین اوسکا اتقا ایسا
مشہور رہی کہ وہ خدا کا نام بی وضو نہ لیتا تہا۔ ایک دن میر عبدالحی کا نام عبدل کہکر آگے چکا ہوا
اورحی کا فقط اس سبب سے کہ خدا کا نام تہا بی وضو نہین لیا۔ مگر مذہب مین اوسکے بڑا شبہہ ہے
کوئی اوسکو شیعہ بتاتا ہی کوئی حنفی کہتا ہی بعض حکایتین ایسی مشہور ہین کہ اوسکا شیعہ ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ وہ ایک دن اپنی بہائی کے ساتہہ گہوڑے پر جاتا تہا۔ ایک کتا قبر پر پیشاب
کر رہا تہا۔ اسپر اوسکے بہائی نے کہا کہ بیشک یہہ کسی رافضی کی قبر ہے۔ ہمایون نے جواب دیا کہ
یہہ کتا یقینی سُنّی ہی۔ یہہ ایک لطیفہ سنجی تہی کوئی دلیل قطعی اوسکے شیعہ ہونے پر نہین ہوسکتی
اوسکے جلیس اور امیر بہت سے شیعہ تہی۔ خود بیرام شیعہ تہا۔ مگر قول محقق یہہ ہی کہ حنفی سُنّی تہا۔
یہہ بادشاہ بڑے بڑے ایشیا کی بادشاہون مین شمار ہوتا ہے۔ ایسا خوش نصیب بادشاہ بہی
کوئی کم ہوا ہوگا کہ جسکا باپ بابر جیسا ہو اور بیٹا اکبر جیسا۔ مین نے اختصار کے واسطے اس
بادشاہ کا نام اکثر ہمایون لکہا ہے۔ جنکا دل چاہے وہ ہمایون کی جگہ نصیر الدین محمد ہمایون
بادشاہ جنت آشیانی پڑہ لین فقط

گیارہوین فصل

اکبر کی تخت نشینی کی وقت ہندوستانکی حالت

ابتک ہم نے دہلی کی سلطنت اور وہان کے سلاطین کا ذکر کیا۔ ہندوستان مین سوا اس کے اور سلطنتین بہی تہین۔ اونمین بعض ایسی تہین کہ مسلمانون کا ہاتھ اونپر ابتک نہ پڑا تہا۔ اور بعض ایسی تہین کہ جب کوئی خاندان سلاطین دہلی کا تباہ ہوا۔ اور اونکی ریاست اور حکومت مین ضعف آیا۔ تو وہ دہلی کے مقابلہ مین قایم ہوگئین۔ مگر یہہ سلطنتین عہد اکبری مین ایک ہوگئین۔ اور جو جو تعلقات اونمین باہم تہی وہ کچھہ اور سے اور ہو گئے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مختصر بیان ان سلطنتون کا بہی کر دیا جائے۔ کہ وہ کیونکر بنین کیونکر بگڑین کون اونمین بادشاہ اور راجہ تہی۔ کن خاندانون کی حکومت اونمین رہی۔ کون کونسی اونمین مشہور لڑائیان واقع ہوئین۔

سلطنت دہلی کی حدود سلطان محمد تغلق کے عہد مین

شمال مشرق کوہ ہمالیہ شمال مغرب دریاء اٹک مشرق مغرب سمندر۔ جزیرہ نما دکن بہی اس سلطنت مین داخل تہا مگر وہ تنگ در از حصہ جنوب اور مغرب مین بمبئی اور سیتہہ بندرامیشور مین خط مستقیم ملانے سے جدا ہوتا ہے داخل نہ تہا۔ ملک اڑیسہ بہی علیحدہ تہا۔ اس ملک مین بڑے بڑے جنگل تہی۔ طول اوسکا قریب پانچ سو میل کے گنگا کے دہانہ سی لیکر دریاء گوداوری تک پہیلا تہا۔ اور عرض کہین تین سو میل کہین چار سو میل۔ راجپوتون کا ملک بہی جو شمال اور مغرب مین ملک اڑیسہ سے بہی زیادہ چوڑا چکلا تہا۔ بخوبی اسلام کا مطیع نہ تہا۔ سلطان محمد تغلق کی تاریخ مین ہم بیان کر آئے ہین کہ جب اوسکی سلطنت کا ڈہیچر بگڑنے لگا تو بنگالہ اور

ورنگل کی راجاؤن نے اپنی سلطنت قائم کی۔ بیجاپور مین بلال دیو بنس نے مدت تک راج کیا۔ ۱۳۴۴ء مین تلنگانہ اور کرناٹک مین ہندؤن کی ریاست قائم ہوئی۔ اور اوسکو کچھہ تعلق دہلی سے نہ رہا۔ ۱۳۴۰ء مین بنگالہ نے بہی بغاوت دل سی اختیار کی۔ اور ایک جدا سلطنت قائم ہوگئی۔ مگر وہ کبہی دبلے دبای بر دہلی کے بادشاہ کی بزرگی مانتے تہی۔ ۱۳۴۷ء مین دکن مین بغاوت ہوئی وہان جدا سلطنت قائم ہوئی۔ سلطان محمد تغلق کا انتقال ہوا تو چودہوین صدی مین بادشاہ محمود کی کم سنی کے سبب سے مالوہ جونپور گجرات کی ریاستین جدا جدا قائم ہوگئین۔ سوا دکن کے ہندوستان خاص مین چار ریاستین مسلمان بادشاہون کی جونپور مالوہ گجرات بنگال مین تہین اور ہندؤن کی سلطنت مارواڑ مین تہی۔ دکن کو کچھہ تعلق دہلی سے نہ رہا۔ وہان بڑی زبردست سلطنتین قائم ہوئین اسلیئے ہم اپنے بیان کا آغاز اس سلطنتون سے کرتے ہین ✢

دکن کی سلطنتون کا بیان

سلاطین بہمنیہ

کانگوئی بہمن ایک منجم شاہزادہ محمد تغلق کا ملازم تہا۔ اور اوسکی سرکار مین بڑا اختیار اور اقتدار رکہتا تہا۔ دلی مین حسن نامی ایک غریب پٹہان اوسکا نوکر تہا۔ ایک دن وہ زمانہ کی تنگی سے اس منجم کے سامنے رویا۔ اوسکو رحم آیا۔ دو بیل اور دو مزدور دیدئے۔ کچھہ زمین بتلا دی کہ اوسمین جوت بوکر روٹی کہا کما لیا کرے۔ قسمت نے جو یاوری کی تو زمین نے ایک دفینہ علائی اشرفیون کا اوگل دیا۔ وہ اپنی خوش نیتی سے ان اشرفیون کو لیکر اپنے آقا پاس گیا۔ آقا اوسکی اس دیانت داری سے ایسا خوش ہوا کہ اوسکو شاہزادہ محمد تغلق کے روبرو پیش کر دیا۔ شاہزادہ نے

خوش ہوکر اوسکو امیر صدہ مقرر کر دیا - اور جب دکن کی مہم پر گیا تو ساتھہ لیگیا - وہان وہ قتلغخان حاکم دولت آباد پاس رہ گیا - اور امیران صدہ سے اوسکا یہان خوب اخلاص ہوگیا - اب یہہ سارا حال تم سلطان محمد تغلق کی تاریخ مین پڑہ آئے ہوکہ امیران صدہ سے کیا کیا جھگڑے پادشاہ سے ہوئے - اور ناصر الدین شاہ نے پادشاہی سے استعفا دیا - اور ۷۴۸ھ مین یہہ حسن خان پادشاہ ہوا - کانگوی بہمنی اپنی کنیت اپنی محسن کی یادگار کیواسطے مقرر کی - تمام کاغذات شاہی مین وہ اپنے تئین کمترین بندہ حضرت سبحانی علاء الدین حسن کانگوئی بہمنی لکھا کرتا تھا - گلبرگہ کو اپنا دار السلطنت مقرر کیا - اور اوسکا نام اپنے نام پر حسن آباد رکھا - اس خاندان کے اٹھارہ پادشاہون نے ڈیڑہ سو برس سے کچھہ زائد سلطنت کی - جب اس حسن کا انتقال ہوا تو اوسکی سلطنت مین سارا مہاراشٹر اور تلنگانہ کا کچھہ حصہ اور کرناٹک کا بہی حصہ شامل تہا - اوسکے بعد محمد شاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے اپنی ملک کو چار طرفون یعنی حصّون مین تقسیم کیا - اور اونکے نام یہہ رکھے کہ گلبرگہ دولت آباد تلنگانہ برار اس پادشاہ اور اوسکے تین جانشینون غیاث الدین اور شمس الدین اور فیروز شاہ کے عہد سلطنت مین ۱۳۷۵ء سے ۱۴۲۲ء تک اس سلطنت کا اقبال رہا - اور ملکون کی فتوحات سے ہمیشہ وہ بڑہتی رہی - محمد شاہ ثانی ۱۴۶۳ء مین پہلی حصّون کی بعد یہہ نئے حصّے کئے (۱) بیجاپور حسن آباد (۲) دولت آباد جونیر (۳) راج سندری اور ورنگل (۴) گوال مہور +

۱۵۲۶ء مین کلیم اللہ پادشاہ کے مرنے پر اس خاندان کا خاتمہ ہوا - اور جن اضلاع کا اوپر بیان ہوا اونمین جدا جدا پادشاہ خود سر ہوگئے +

بیجانگر اور ورنگل کے راجاؤن نے اس خاندان کیساتھہ متفق ہوکر دلی کے پادشاہون کا مقابلہ کیا - مگر جب اس مقابلہ سے فرصت ملی تو اتحاد اونکا جو عارضی تہا جاتا رہا -

اور عناد جو طبعی تہا اوسنے عود کی - اور مدت تک آپسمین تلوار چلتی رہی - آخر کار مسلمان غالب آئی - دریا، کرشنا اور تنگ بہدرا کے درمیان جو دوآبہ بجے نگر سے شروع ہوتا ہے - اوسپراس خاندان کا تسلط ہوگیا - اور ورنگل کی ریاست کو خاک سیاہ کیا - کچھہ ملک اڑیسہ کا بہی لے لیا - اور شرق مین مسلی پٹم تک اور مغرب مین گوا تک سلطنت کو وسعت دی

ہندو مسلمانون کا ملاپ

لڑائیونمین جو ایک عرصہ دراز تک قائم رہین جب کوئی دشمن سامنے آتا تو ہندو مسلمان دونو متفق ہوکر اوسکو دفع کرتے - اب مسلمانون کی نظرون مین ہندو ایسے بیوقر نہ تہے جیسے ابتدا مین تہے - بلکہ وہ اونکو اپنی برابر سمجہنے لگے - اور ایک ضرب المثل ہوگئی - کہ ہندو مسلمانونکا ساتہہ دامن چولی کا ہے - کیا خدا کی قدرت ہے کہ مسلمان ہندون کے نوکر ہوتے اور اونکی طرف سے مسلمانون پر تلوار چلاتے - اور ہندو مسلمانون کے ملازم ہوتے اور اونکی حمایت مین ہندؤن کا گلا کاٹتے - جب مسلمان پادشاہ مالوہ نے بہمنی سلطنت کے ایک حصہ پر حملہ کیا تو اوسکے ساتہہ بارہ ہزار افغان اور راجپوت چنے چنے بہادر اور اچہے اچہے دلاور تہے - دیوراج راجہ بجے نگر نے مسلمانون کو اپنی فوج مین بہرتی کیا - اور اونکو جاگیرین دین - اور اپنی خاص دارالسلطنت مین ایک مسجد مسلمانون کی خاطر سے بنوائی *

شیعہ و سنّی کے جہگڑے

اس خاندان کی تباہی کا بڑا سبب یہ تہا کہ اوسکی فوج اور ارکان سلطنت مین بہ سبب اختلاف مذہب سنّی اور شیعہ ہونے کے بڑے فساد برپا ہوئے - اور انہین فسادون نے سلطنت کا کام تمام کردیا - اس خاندان کے پادشاہون کے ہان دو طرح کی فوج تہی - ایک کا نام مغربی اور دوسری کا نام دکہنی تہا - مغربی سپاہ مین ایرانی ترکی جارجیا اور سرکیشیا کے

رہنے والے اور تاتاری بہی اکثر اونمین سی شیعہ تہی - دکہنی فوج مین بہنر کر آدمی تہے یا حبشی تہے
جو ملک حبش سے اجرت پر مغربی سواحل کے بندر گاہون مین کثرت سی وارد ہوتے تہی - ان سبکا
مذہب سنت جماعت تہا - اس اختلاف مذہب کے سبب سپاہ مین ہمیشہ جہگڑا فساد برپا رہتا
ارکان سلطنت بہی اس اختلاف کے بلا مین مبتلا تہی - اگر بادشاہ زبردست عقلمند صاحب ہوش
ہوا تو اوسنے ان جہگڑون کو دبا رکہا - نہین پہر اونمین اشتعال ہوا - اور سلطنت کو صدمہ پر
صدمہ پہونچنا شروع ہوا - ۱۴۳۷ سنہ مین علاء الدین ثانی کی عہد مین اس عناد مذہبی کا بڑا
فساد برپا ہوا - پہر اوسکا مٹنا اس کمزور بادشاہ کی قدرت سے باہر ہوگیا - یوسف عادل خان
ترکی مغربی سپاہ کا سپہ سالار تہا - نظام الملک بحری دکہنی فوج کا سردار تہا - خوب آپسمین
لڑائیان ہوئین - انجام یہہ ہوا کہ سلطنت بہمنیہ کا خاتمہ ہوا - اور اوسکے ختم ہونیکے بعد
یہہ سلطنتین قائم ہوئین ؛

بیجاپور کی سلطنت

جب دکہنی سپاہ مغربیون پر غالب ہوئی تو یوسف عادل خان بیجاپور کو چلا گیا - اور وہان
ایک سلطنت کی بنیاد ۱۴۸۹ سنہ مین جمائی - اور اوسکے خاندان کا نام عادل شاہیہ ہوا -
یہہ سلطنت ۱۶۸۶ سنہ تک قائم رہی - اورنگزیب نے اوسی برباد کیا - مرہٹون سے اوسکے خوب
جہگڑے ہوئے - بیجاپور کی در و دیوار شکستہ آجتک اوسکی شان و شوکت کو یاد دلاتی ہین - حدود
اربعہ اوسکی یہہ تہین - شمال مین ٹیری - جنوب مین تنگ بہدرا - مشرق مین بہما اور کرشنا -
جنوب مین ساحل سمندر گوا سے کمٹی تک ؛

احمد نگر کی ریاست

نظام الملک جب مارا گیا تو اوسکے بیٹے ملک احمد نے احمد نگر مین ایک سلطنت قائم کی - اس ریاست

پادشاہ نظام شاہیہ کہلائے۔ نظام الملک اول برہمن تہا پہر مسلمان ہوا۔ سنہ ۱۴۸۷ء مین ایک آزاد پادشاہ ہوگیا۔ شاہجہان نے اس سلطنت کو سنہ ۱۶۳۷ء مین ملیامیٹ کیا۔ اس ریاست مین صوبہ اورنگ آباد اور مغربی برار اور ایک حصہ کان کان کا وہان سے بمبئی تک داخل تہا +

گولکنڈہ کی ریاست

قطب الملک نے سنہ ۱۵۱۲ء مین اس سلطنت کی بنیاد رکہی۔ یہان کے پادشاہون کا لقب قطب شاہیہ ہوا۔ وہ بیجاپور اور احمدنگر سے لیکر مشرقی ساحل تک پہیلے تہے۔ ورنگل کی ریاست کو اسی خاندان نے تباہ کیا اور تلنگانہ اور کرناٹک کی باقی حصون کو دریاء بنار تک فتح کرلیا۔ مگر پہر بہی اسقدر ملک مسلمانون کے قبضہ مین نہ آیا جسقدر محمد تغلق کے عہد مین تہا۔ اس ریاست کو اورنگزیب نے تمام کیا +

برار کی ریاست

فتح اللہ خان نے اس ریاست کی سنہ ۱۴۸۴ء مین نیو جمائی۔ مگر وہ سنہ ۱۵۷۴ء مین احمدنگر کی ریاست مین داخل ہوگئی۔ دارالسلطنت اوسکی ایلچپور تہی۔ یہان کی پادشاہون کا لقب عمادشاہیہ تہا +

بیدر کی سلطنت

اس مین برید شاہ کا خاندان سلطنت کرتا تہا۔ یہہ سلطنتین ایسی ہین کہ اونکے بیان کرنے کے واسطے ایک جدا کتاب بنانی چاہیے۔ ہم نے یہان صرف بالاجمال اسلئے ذکر کردیا ہے کہ ہندوستان کی تاریخ اچھی طرح سمجھہ مین آئے +

بیجے نگر کی ریاست

دکہن مین باوجودیکہ ایسے لڑائی جہگڑے ہورہے ہے مگر وہ اونہین ہہہ ہندؤن کی ایک ریاست بیجے نگر مین

بنی رہی - وہ مسلمان بادشاہون کی عناد اور فساد اتحاد اور اتفاق مین شریک و معاون رہی - اس ریاست کی حدود اسقدر تہی جیسی کہ آج کل انگریزی عملداری مین احاطہ مدراس کی ہین - مگر ہندؤن کی یہہ شاندار ریاست مسلمانون کی نظر مین کہٹکتی تہی - ۱۵۶۵ء ۹۷۲ھ مین بیجاپور اور احمد انگر اور گول کنڈہ اور بیدر کے مسلمان بادشاہون نے آپسمین اتفاق کر کے اس ریاست کو خاک مین ملانا چاہا - یہان کا راجہ رام راج تہا - وہ راجہ نرسنگا کی ساتوین پیڑہی مین تہا - بہائی کا راجہ کرشن رائے زبان تیلگو مین ایک ادیب مشہور تہا - اس راجہ کے اولاد نہ تہی اسلئے اس راجہ کو گود لے لیا تہا - وہ ایک جہگڑے کے بعد تخت نشین ہوا - اب اس راجہ سے دریاء کرشنا کی کنارہ پر تال کوٹ پر ایک جنگ عظیم واقع ہوئی مسلمان فتح یاب ہوئے - بوڑہے راجہ کو پکڑ لیا - اور بری گت سے مارا - سر کو کئی دن تک لٹکائی رکہا - مگر اس فتح عظیم سے مسلمانون کو کوئی نفع عظیم نہ اوٹہایا - آپسمین پہر اتفاق کو چہوڑ دیا - لڑائی جہگڑا شروع کیا - اور اس ریاست کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - اونمین چہوٹے چہوٹے راجہ بن بیٹہے اونکا نام باغی زمیندار رکہا گیا - یہی راجہ جو مارا گیا - اوسکے بہائی نے چندر گری مین جو مدراس سے ستر میل پر شمال مغرب کو واقع ہے اقامت اختیار کی سنہ ۱۶۴۰ء مین اوسکی اولاد نے انگریزون کو وہ جگہ عنایت کی تہی جسپر اب شہر مدراس بستا ہے +

اون ریاستون کا بیان جو ہندوستان خاص مین اوسکے آس پاس اکبر کی آغاز سلطنت مین تہین

محمد تغلق ہی کے عہد مین گجرات اور مالوہ کی ریاستین خود مختار ہو گئی تہین - مگر جب تیمور نے دلی کی سلطنت کو خاک مین ملایا - تو ان ریاستون کے حاکمون نے اپنے تئین بادشاہ بنایا - ان شمالی صوبون کو اپنے ہمسایہ مین دیکہکر خاندیس کے حاکمون نے بھی اپنے تئین

خود مختار بنایا - اگرچہ یہہ تینون صوبے ایک ہی وقت مین باغی ہوئے - مگر کوئی اون مین
سازش نہ تہی - اور اونمین جو تعلقات پیدا ہوئے وہ اونکے باہمی اختلاط اور اتحاد سے نہین
پیدا ہوئے - بلکہ وہ لڑائی جہگڑون سے پیدا ہوئے ٭

گجرات کی سلطنت کا بیان

سلطان فیروز شاہ ایام شاہزادگی مین تہانیسر کے قریب ایک گانون مین شکار کہیلتا کہیلتا
جا نکلا تہا - وہان کی زمیندار رندانی بڑی آؤبہگت اوسکی کی - اور بادشاہ اوسپر مہربان ہوا اور
وجیہ الملک کا خطاب وسکو دیا - اوسکے بیٹے ظفرخان کو اعظم ہمایون کا محمد شاہ بن فیروز شاہ
کے عہد مین خطاب ملا - اور حاکم گجرات مقرر ہوا - جب امیر تیمور نے دہلی کی سلطنت کو پائمال کیا
تو ۱۴۰۲ع ۸۱۸ مین ظفرخان - خود مختار ہو گیا - اور اپنا لقب مظفر شاہ رکہا - اس بادشاہ کے
پوتے احمد شاہ نے احمد آباد ۱۴۱۲ع مین آباد کیا - مظفر شاہ ثانی ۱۵۱۱ع مین تخت پر بیٹہا - اور
میواڑ کے راجہ سنگا سے خوب لڑائیان لڑا - ۱۵۳۱ع مین بہادر شاہ بادشاہ ہوا - دیو مین پرتگیزون
کے ہاتہ سے مارا گیا - اگرچہ گجرات کو ہمایون نے فتح کر لیا - مگر پہر اوسکی پریشان حالی مین وہ قبضہ
سے نکل گیا - ۱۵۷۲ع مین یہہ سلطنت اکبر کے عہد مین دہلی کی سلطنت مین پہر شامل ہوئے
وسعت کے اعتبار سے یہہ سلطنت چہوٹی تہی - مگر پیداوار اور زرخیزی کے لحاظ سے بہت بڑی تہی
پہاڑون اور جنگلون سے گہرے ہوئے تہے - اونمین راہزن وحشی قومین آباد تہین - اسلئے
بادشاہ اونکے نرغہ مین پہنس جاتا تہا - بہمنی خاندان کے بعد چہوٹی سلطنتون مین اسی ریاست
نے بڑا نام پیدا کیا - دو دفعہ مالوہ کو فتح کر کے اپنی ریاست مین داخل کیا - چند مرتبہ میواڑ کے
راجپوتون کو شکستین دیکر اونکی دار السلطنت چتور گڈہ پر قبضہ کر لیا - صوبہ خاندیس مین اپنا
دباؤ ڈالا - احمد نگر اور برار کے بادشاہون کو مطیع کیا - دریاے سندہ تک فوج کشی کی

کئی دفعہ بنگلہ مین سے بحری لڑائیان لڑین۔

مالوہ کی ریاست

مالوہ ایک پرانا مشہور ملک ہے۔ راجہ بکرماجیت اور راجہ بہوج اسی ملک کے راجہ تھے جو بہت مشہور ہوے ہین اونکی حکایتین آجتک مشہور ہین۔ وہ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد مین پادشاہان دہلی کے تصرف مین آیا۔ دلاور خان غوری کو ۱۳۸۷ع مین محمد شاہ بن فیروز شاہ نے حاکم مقرر کیا۔ ۱۴۰۱ع مین اوسنے اپنے تئین خود مختار پادشاہ بنایا۔ قدیمی دارالسلطنت اصلی کو چھوڑ کر دہار مین رہنا اختیار کیا۔ اور اسیکو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ بعد اوسکے اوسکا بیٹا الپ خان جانشین ہوا۔ اور اپنا لقب ہوشنگ رکہا۔ اور قلعہ مانڈو نہایت مستحکم کیا۔ ۱۴۳۵ع مین غوری خاندان کا خاتمہ ہوا۔ اور خلجی خاندان اوسکی جگہ قائم ہوا۔ محمود خلجی کے عہد مین اس سلطنت کا بڑا عروج ہوا۔ وقت اوسکے اندر بڑے بڑے شہر تہے چندیری۔ اسلام آباد۔ ہوشنگ آباد۔ اور سلطنت کو منڈوانہ کا دارالسلطنت کولہ۔ اوسکی حدود اربعہ یہہ ہین جنوب مین ست پڑہ کے پہاڑونکا سلسلہ مغرب مین گجرات مشرق مین بندیل کہنڈ۔ شمال مین میواڑ اور ارولی۔ اس سلطنت کی لڑائیان ہندوستان اور قرب وجوار کی سلطنتون سے ہین۔ مگر تاریخ مالوہ مین جو بڑی قابل توجہ کی بات ہے وہ یہہ ہے کہ ہندو رجپوت میدنی رائے نے سلطان محمود خلجی کے عہد مین بڑا رتبہ حاصل کیا۔ اوسنے اپنی بڑی دلاوری اور مردانگی اور فرزانگی سے اس پادشاہ کو مصیبتون اور آفتون سے چھڑایا۔ مگر آخر کار سارا اختیار سلطنت کا خود لے لیا اور تمام اپنے بہائی راجپوتون کو بڑے بڑے عہدون پر بہر دیا۔ اسکے بعد اوسکا خود تنزل شروع ہوا۔ اور گجرات کا پادشاہ اپنے بے اختیار مسلمان بہائی پادشاہ کی امداد کے لئے آیا۔ اور اوسکے قبضہ سے سلطنت کو نکال لیا۔

بنگال کی سلطنت

پہلے غوری خاندان کی تاریخ مین لکھہ آئے ہین کہ محمد بختیار خلجی حاکم ملک اوودہ نے سنہ ۱۲۰۳ مین بنگال کو فتح کر لیا تہا۔ اگرچہ وہ خود مختار ہوگیا تہا۔ مگر سلاطین دہلی کی عظمت کو تسلیم کرتا تہا۔ کبہی کچہہ نذرانہ بہیجدیتا تہا۔ لکہنوتی ناگور کو اوسنے اپنا دار السلطنت بنایا۔ سنہ ۱۳۵۳ مین حاجی الیاس نے بنگال کو فیروز شاہ کی ہاتہہ سے بچایا۔ سو برس تک اسی خاندان کی بادشاہی رہی۔ کسی کسی زمانہ مین کچہہ اوسمین خلل بہی پیدا ہوگیا۔ کچہہ دنون کن ہین کے راجاون نے راج کیا۔ کچہہ مدت تک حبشی غلامون کا سکہ چلا۔ سید علاء الدین سنہ ۱۴۹۸ مین بادشاہ ہوا۔ اس خاندان کے دو بادشاہون نے بادشاہی کی۔ آخر بادشاہ محمود شاہ تہا جسسے شیر خان نے ملک لے لیا۔ پہر ہمایون نے اوسکو سلطنت دلادی۔ مگر وہ تہوڑی دنون بعد مر گیا۔ پہر شیر شاہ کی عزیزون کی سلطنت رہی۔ پہر اکبر نے اوسکو دہلی کی سلطنت مین شامل کیا۔ اس سلطنت کا عجب حال رہا کہ کبہی مطلق العنان ہو جاتی کبہی دلی کی سلطنت کی وکالتہً نام کو تابع ہو جاتی یعنے جب دبا ویڑا وکیل بہیجدیا۔ نذرانہ دیدیا۔

جونپور کی سلطنت

اس سلطنت کا بیان ضمناً اور بادشاہون کی سلطنت مین ہو چکا ہے۔ مگر چند سطرین یہان لکہنی بہی نفع سے خالی نہ ہونگی۔ ہم لکہہ آئے ہین کہ بادشاہ محمد تغلق نے یہہ ریاست اپنے وزیر خواجہ جہان کو عنایت کی۔ اور ملک الشرق اوسکا لقب کہا۔ سنہ ۱۳۹۳ مین وہ خود مختار ہو گیا۔ اور سنہ ۱۴۷۶ تک یہہ خود مختاری قائم رہی۔ سنہ ۱۴۰۱ مین ابراہیم شاہ مشرقی تخت پر بیٹہا تہا۔ اوسکے عہد مین اس سلطنت کا ستارہ اقبال عروج پر تہا۔ شہر جونپور بہی عجب رونق پر تہا۔ بادشاہان دہلی سے جو لڑائیان ہوئین اونکا بیان ہو چکا ہے اعادہ اوسکا عبث ہے۔

مسلمانون کی چھوٹی چھوٹی ریاستین

جونپور بنگال مالوہ گجرات گول کنڈہ برار بیجاپور احمد نگر کی ریاستین جنمیں
مسلمان بادشاہ تھے بڑی بڑی سلطنتین تھین۔ سوا اسکے خاندیس اور سندہ اور
ملتان مین بھی خودمختار ریاستین مسلمانون کی چھوٹی چھوٹی تھین +

راجپوتون کی خودمختار ریاستون کا بیان

ابتک ہم نے اون ریاستون کا بیان کیا جو محمد تغلق کی سلطنت کی ٹکڑی تھی مگر ہندوستان
مین ایسی ریاستین بھی جنمین اصل اجہ راج کرتے تھے۔ اور اہل اسلام کی مطیع بھی نہوئی تھین
۔ مسلمان اول اول اون ملکون پر قابض ہوئے جنکے اندر جانیمین کوئی دشواری نہ تھی۔
جو ملک ایسی تہے کہ پہاڑون نے اونہین گھیر لیا تھا یا جنگلون نے احاطہ اونکا بنا رکھا تھا۔ یا ریگستان
محیط تھا۔ جو ملک جسقدر دشوار گزار تھا ایسا ہی دیر کر مسلمانون کا اوسمین گذر ہوا۔ اسکے دو سبب معلوم
ہوتے ہین یا تو مسلمان ایسے ملکون کو جنمین یہہ دشواریان تہین ذلیل جانتے تھے کہ اون
پتھرون اور جنگلون اور ریت مین کیا دہرا ہے جسکے لینے کے لئی ہم تکلیف اوٹھائین۔ چنانچہ
شیر شاہ نے جسوقت مالدیو راجا کو شکست دی۔ تو اوسنے یہہ کہا کہ ایک مٹھی باجرہ پر سلطنت
کی تہی یا اونکی صعب گذاری اور دشواری کے سبب سے حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ اب ہم تم کو دکھا دینگے
کہ جن ملکون مین ایسی دشواریان تہین اونمین مسلمانون کا عمل دخل کس مشکل سے
ہوا۔ اور پیچھے کیا کیا صعوبتین اوٹھانی پڑین۔

رجپوتون کی حالت فتوحات اسلامیہ کے سبب

محمود غزنوی کے عہد مین ساری ملک مین رجپوتون کی فرمانروائی تھی۔ اونکی جن
ریاستون پر اسلام کا تسلط ہوتا گیا وہان کے رجپوت پایہ ریاست سے گر کر مثل عوام الناس کے ہوگئے

چنانچہ جمنا گنگا پر اور تمام قطعات ہند مین جنمین مسلمانون کا تسلط ہوا اونکا حال ایسا ہو گیا
جیسا کہ آج کل ہم اونکو دیکہتے ہین گو اونکی صورت سپاہیانہ اور عزم مردانہ تہا مگر کام کا سامان
تہا۔ حکومت کا اونکو خیال نہ تہا۔ جو راجپوتون کی ریاستین قائم رہین وہ وسط ہند کی زمین
مرتفع پر اور اوس ریگستان مین تہین جو وسط ہند سی دریاء سندہ تک پہیلتا ہے۔
مسلمانون کی ہاتہون سے ان ریاستون کا محفوظ رہنی کا سبب وہی تہا جو اوپر بیان کر آئے
ہین۔ میوات اور بندیل کہنڈ اور بگہیل کہنڈ وغیرہ اوس ڈہلوان زمین پر واقع ہین جو جمنا کے
قریب ہے۔ ان قطعات کے باشندی اکثر مسلمانون سی بغاوت کرتے رہی۔ رنتہنبور کالنجر گوالیار وغیرہ
کے قلعی انہین ملکون مین واقع تہی اکثر بادشاہون کے کارنامون مین انہین کی فتوحات مکرر سہ کرر لکہی گئی ہین
جو ریگستان اور پہاڑون اور جنگلون مین واقع تہے۔ وہ مسلمانون کے ہاتہون سے مدت
تک بچی رہے۔ جیپور ہمیشہ مسلمانون کا مطیع رہا۔ اسلئے کہ اوسمین شمال کیطرف سی پہونچنا
آسان تہا۔ اجمیر اور مالوہ زمین مرتفع کے کہلے میدان پر واقع تہے اسلئے وہ آسانی سے
پہلے ہی فتح ہو گئے او قبضہ مین رہے۔ رانا اودے پور کا ملک یعنی میواڑ مشرق کی طرف
غیر محفوظ تہا۔ مگر اس رانا کے پاس ارولی پہاڑ ہین اور اوسکے آس پاس پہاڑیان اور جنگل
مین ایسی مقامات تہی کہ وہان گذرنا دشوار تہا۔ اور جودہ پور یعنی مارواڑ اور بیکانیر اور جیسلمیر
اور باقی اور چہوٹی چہوٹی ریاستین اس سبب سے محفوظ رہین کہ اونکی زرخیز حصے ریگستان
سے گہرے پڑے تہے۔ ہم پہلے حصہ مین بیان کر آئے ہین کہ راجپوتون کی حکومتون کا
یہہ دستور تہا کہ ساری ملک کو بہائی بندون اور سردارون کی جاگیر مین اس شرط کی ساتہہ
تقسیم کر دیتے تہے کہ وہ عین ضرورت کے وقت پر راجہ کی بقدر فوج سے اعانت کیا کرین۔
اور کہین اسطرح ملک تقسیم تہا جیسا کہ بہیا چارہ کا گانو ہوتا ہے۔ غرض اس تقسیم ریاست کے

سبب سے اونمین اتفاق تہا اور اسی وجہ سے اکبر کے عہد تک بات اونکی کچہہ بنی رہی اور ہوا بندہی رہی ؛

اکبر کی تخت نشینی کے وقت جو راجپوتون کی ریاستون کا حال تہا

میواڑ کی ریاست

میواڑ مین گہلوت راجپوت سلطنت کرتے تہے۔ فیروز شاہ کے بعد جو بادشاہ کمزور ہوئے اونکے عہد مین اس ریاست کا کچہہ دنون اقبال چمک گیا تہا۔ مگر مغلون نے پہر اوسکو آگے نہ بڑہنے دیا۔ ابتک اسی گہلوت کے راجہ راج کرتے ہین۔ اور مہارانا اودے پور کہلاتے ہین۔ وہ سارے راجپوت راجاؤن سے افضل گنے جاتے ہین۔ اس رانا کے باپ دادا جو اپنے تئین راجہ رامچندر کی اولاد مین سے بتلاتے ہین پہلے بلبہی پور مین راج کرتی تہی۔ وہان سے ایرانیون نے اونہین خارج کردیا۔ راجہ گوا نے نوشیروان کی بیٹی سے شادی کی اور یہہ بیٹی قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ موریس کی نواسے تہی۔ راجہ گوا سے راجہ بالو پیدا ہوا جسنے محمد قاسم کا مقابلہ کیا۔ رانا کہنبو راجہ میواڑ راجہ بالو کی اولاد مین سے تہا جسنے مالوہ اور گجرات کی متفق فوجون کو شکست دی۔ اور محمد خلجی بادشاہ مالوہ کو گرفتار کرلیا۔ چیوڑ مین ابتک جے ستنبہ (ستون فتح) اس فتح عظیم کو یاد دلاتا ہے۔ راجہ کہنبو مشہور پوتا رانا سنگا تہا جسکو فتحپور سیکری مین بابر نے شکست دی۔ اکبر کے عہد مین یہہ ریاست بہی مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اسکا حال اکبر کی تاریخ مین پڑہو گے۔

بیکانیر اور مارواڑ کی ریاستون کا بیان

بعد میواڑ کے یہہ مارواڑ کی سلطنت تہی۔ اوسمین راٹہور راجپوت حکومت کرتے تہے اونکا دار السلطنت جودہ پور تہا۔ پہلے راٹہورون کی سلطنت قنوج مین تہی جب قنوج کی سلطنت کو

سنہ ۱۱۹۴ مین شہاب الدین غوری نے برباد کیا تو کچھہ راٹہور گو گنگا کے کنارہ پر بس گئے اور مسلمانون سے بغاوت کرتے رہی۔ مگر آخر کو سب مطیع ہوگئے۔ مگر کچھہ راٹہور راجہ کے دونون لڑکون کو ساتھہ لیکر یہان آئے اوس قطعہ ہند پر پہونچے جو وسط ہند کے زمین مرتفع اور سندہ کے درمیان واقع تہی۔ اونہون نے آزادی کو ہموطنی سے اچھا جانا۔ یہان کے اصلی متوطن جاٹ تہی اونکو مطیع کیا۔ اور ان راجپوتون کی چہوٹی چہوٹی قومونکو باہر نکالا جوان سے پہلے جاکر بس گئی تہین۔ اور جلدی سے ایک بڑی ریاست اپنی جمالی۔ اسی خاندان کی ایک شاخ نے اسی صحرا مین ایک زرخیز حصہ دریافت کرکے بیکانیر کی ریاست قائم کی مسلمانون مین اول شیرشاہ ہے یہان کے مال دیو راجہ سی لڑائی لڑا ہے۔ اور جب وہ چلا گیا تو پہر یہہ ریاست خود مختار ہوگئی۔ اور اکبر کے عہد مین مطیع ہوئی +

جیسلمر کی ریاست

اسی صحراء ریگستانی کے مغربی حصہ مین بہٹی آباد تہے۔ اور وہ یدوبنسی ہونیکا دعوے کرتے ہین۔ اور متہرا کو اصلی اپنا وطن بتلاتے ہین۔ مگر یہہ اون لوگون مین سے ہین جنکو کرشن جی نے گجرات مین آباد کیا تہا۔ اور وہ جب گئے تو یہہ لوگ دریاء سندہ کیطرف چلے آئے۔ پہر اونکا ذکر اس سبب سے کہ راجپوتون کی تاریخ کی کہانیان بیقدر ہین کہ اونمین ہمیں چہوٹی گروہ کا کہان پتا چل سکتا ہے۔ مگر جیسلمر کے شمال مین سندہ سی پچاس میل پر اونکا پتا ٹانوٹ مین لگا۔ اس زمانہ سی جسکو کرنیل ٹود سنہ ۷۳۱ ٹہراتے ہین اونکی تاریخ شروع ہوتی ہے مگر اونکی تاریخ مین واقعہ عظیم سواء اسکے نہین کہ اونہون نے اپنی دارالسلطنت بدل کر سنہ ۱۱۵۶ مین جیسلمر مین مقرر کر لی۔ اکبر کے زمانہ تک اونکی لڑائیان مسلمانون سے نہین ہوئین +

جی پور کی ریاست

امیر یعنے جی پور کے راجاؤن کی قوم کچھواہا ہے۔ اس زمانہ مین اونکی عزت رانا اودے پور اور راجہ جودہ پور کی برابر سمجھی جاتی ہے۔ اونکے اس عروج کا زمانہ اکبر کے عہد سے شروع ہوتا ہے۔ وہ پہلے راجہ اجمیر کے مطیع تہے۔ اور جب مسلمانون نے اجمیر کی ریاست کو فتح کر لیا۔ تو وہ مسلمانون کی مطیع رہی جس وقت سے کہ اکبر سے یہان کے راجہ نے اپنی بیٹی بیاہی اوسکا ستارہ اقبال طلوع ہوا۔

ہاروتی

مسلمانون سے پہلے جو اجمیر مین راجہ راج کرتے تہے اونکی اولاد مین ہونے کا دعوی کرتے ہین۔ اور اپنے تئین راجپوت بتلاتے ہین اسلئے اونکی ریاست کا نام ہاروتی ہے۔ ۱۳۴۲ء مین وہ یہان آباد ہوئے۔ بوندی اسوقت اس ریاست کا دارالریاست ہے وہ کچھہ اودے پور کے راجہ کے جاگیردار بہی تہے۔ جب تک اونہون نے رنتھنبور کا قلعہ افغان بادشاہون سے نہین چہینا اونکا ذکر تاریخ مین اکبر کے عہد تک نہین آیا۔

چہوٹی چہوٹی ریاستین صحراء ریگستانی

علاوہ ان بڑی ریاستون کے اس صحرا ریگستانی مین اور چہوٹی چہوٹی ریاستین تہین جو ہانون کے مارکر مین سوڈا کی امرکوٹ مین۔ یہہ اس صحرا کی غایت مغرب مین تہین اسلئے مسلمانون کے حملونسے محفوظ رہین۔ اور سروہی اور جہالر وغیرہ کی ریاستین جو زرخیز قطعات مین اراولی پہاڑ کے نیچے اجمیر اور گجرات کے درمیانی شاہ راہ پر واقع تہین۔ ہمیشہ معرض آفات مین رہتی تہین۔ اور خراج اونسے زبردستی لیا جاتا۔

چہوٹی چہوٹی ریاستین وسط ہند کی زمین مرتفع کے مشرق مین

وسط ہند کی زمین مرتفع کی مشرقی ڈہلان پر جو ریاستین میوات اور گوالیار اور نروار پنا اور
اور جہسا اور چندیری وغیرہ کی بندیل کہنڈ مین موجود تہین - اونپر بابر اور شیر شاہ نے بار بار
حملے کئی اور اکبر کی تخت نشینی کی وقت وہ سب باج گزار دہلی کے تخت کی تہین - اور اکثر
اونمین رجپوتون کے خاندان راج کرتے تہے +

اور ریاستین غیر تابع اہل اسلام

علاوہ انکے کوہ ہمالہ کے اندر تمام ریاستین کشمیر سی لیکر بنگالہ تک اپنی اپنی راجاؤن کے
ماتحت خود مختار تہین - تمام ہندوستان مین بہت سی وحشی اور جنگلی اور پہاڑی
قومین اہل اسلام کی مطیع نہین ہوئین - انکو آزاد کہنا اس معنی کو ہی کہ وہ تمدن انسانی
کی قیود سے آزاد تہین - کبہی کبہی وہ انکی غارت گری اور رہزنی سے آدمیون کو تکلیف پہنچتی
تہی -

بارہوین فصل

نظام سیاست اور معاشرت اسلامیہ کا بیان ہندوستان مین

اپنی تاریخ کے اول صفحہ پر جو ہم نے پانچ طبقے تاریخ کے لکہے تہے اے طالبعلمو سب تم نے
پڑہ لئے - مجہے یقین ہے کہ تم نے اون اسباب پر خوب غور کی ہو گی جسسے ایک خاندان
کی سلطنت غارت ہوئی - اور دوسرے خاندان کی ریاست اوسکی جگہ قائم ہوئی - اب تک
یہہ سلسلہ جاری رہا کہ جب ایک خاندان اہل اسلام کا تباہ ہوا تو دوسرا خاندان مسلمانو
ہی کا اوسکا جانشین ہوا - مگر اب آئندہ یہہ سلسلہ منقطع ہوا - اور اب خاندان تیمور کا ایسا
تسلط ہوا کہ پہر اوسکے بعد کسی مسلمان خاندان کو ہندوستان کی سلطنت کرنی
نصیب نہ ہوئی - پہلے سب خاندانون کا یہہ دستور رہا کہ اونہون نے اپنی وطن مالوف کے

الفت سے بالکل ہاتھہ نہ اوٹھایا۔ اور اپنی ماخذ سے بالکل انقطاع نہین اختیار کیا۔ ہمیشہ
اہل اسلام کی زبردست قومون سے آمد و رفت جاری رکھی۔ مگر خاندان تیمور کی حالت
بالکل ایسی جدا تہی۔ اونہون نے کچھہ اپنے وطن سے تعلق نہ رکہا نہ کسی اور زبردست مسلمان
قوم سے اتحاد اور وداد پیدا کیا۔ اونمین جب سب سے زیادہ عمدہ پادشاہ اکبر ہوا اوسکا یہہ
اصول تہا کہ ہندوستان مین سلطنت اسلام کا استحکام اور قیام اسپر موقوف ہے کہ
ہندو مسلمان ایک تن من ہو جائین جہانتک ہو سکے مسلمان ہندوون کے ساتھہ مشابہت
اور مماثلت اور موانست و سنگت پیدا کرین۔ ہر ایک مسلمان ایسا ہو جائے کہ خواہ وہ اپنا
نام عبد اللہ بتلائے یا رام داس کہے دونو اوسپر پھبین۔ غرض یہہ امر مباحثہ طلب ہے کہ ہندوون
کے ساتھہ اس مماثلت اور موانست نے ہی اہل اسلام کا ستیاناس ملایا۔ اور آخر کو ہندوون
کی طرح غیر قومون کا مطیع بنایا۔ یا اوسی خاندان تیمور کی سلطنت کا کام کے سو برس تک
اس کر و فر اور شان و شوکت کی ساتھہ چلایا کہ جسکی دنیا مین دہوم ہوئی۔ اور اوس کی
سلطنت بہی دنیا کی بڑی بڑی سلطنتون مین شمار ہوئی۔ اس خاندان کی حکومت سے ایک جدا ہی زمانہ
اہل اسلام کا شروع ہوتا ہے۔ اب تک جن باتون نے اہل اسلام نے شائع کیا اور جن نئی باتون کا
اونمین شیوع ہوا بیان کرتے ہین +

پادشاہ کے اختیارات

شریعت کی موافق اہل اسلام کا پہلا اصول یہہ تہا کہ امام اور خلیفہ کا مقرر ہونا تمام امت
اور رعیت کی مرضی پر موقوف تہا۔ قرابت اور رشتہ داری وراثت کو اوسمین کچھہ دخل نہ
درحقیقت یہہ خلافت سلطنت جمہوری تہی۔ دوسرا اصول یہہ تہا کہ امام اور خلیفہ اپنے
احکام اور انتظام امورات سلطنت مین آزاد و خود مختار نہ تہا۔ اور اپنی خواہش اور ارادہ کو

بلا قید شریعت پورا کرنا کیسا ظاہر بہی نہ کر سکتا۔ اور کتاب اور سنت کا پابند تہا یہہ وہ اصول
جو آج تمام یورپ کی شائستہ قومون کا ہے کہ اول خدا پہر قانون پہر پادشاہ تحقیقت
اہل اسلام کا یہی دستور العمل تہا۔ دوسرا اصول حقیقت مین پہلی اصول کا نتیجہ تہا۔
بلکہ وہ دونون لازم ملزوم ہین۔ مگر افسوس ہے کہ ان اصولون کے خلاف ہندوستان
مین خلیفہ یعنے پادشاہ اپنی مرضی کے مطابق بعض پابندی قوانین شریعت کی اپنی خواہشات
پورا کرنے لگا۔ پادشاہ بالکل مطلق العنان ہو گیا۔ رعایا کی جان مال اسباب آزادی
کا مختار تہا۔ تمام ملک کی زمین کا وہ مالک تہا۔ محصول و خراج کے گہٹانے اور
بڑہانے اور مقرر اور موقوف کرنے کا اوسکو اختیار تہا۔ سپاہ کو جسقدر چاہی بڑہا لے
جنگی اور ملکی کامون کی ملازمون کو جسے چاہے موقوف کرے جسے چاہے نوکر رکہے۔ ایک
ادنی سے ادنی آدمی کو وہ چاہے آسمان چڑہا دے۔ اور اعلے سے اعلے درجہ کی آدمی
کو خاک مین ملا دے۔ جسکو چاہے رعایا مین سے سخت سے سخت سزا دیدے۔ قید کردے جرمانہ
کر دے۔ ہاتہہ پاؤن کاٹ ڈالی ناک کان اڑا دے۔ دار پر چڑہا دے۔ اپنے غصے مین
یا کسی جرم کے شبہ مین جو جی مین آئی کر بیٹہے۔

اگرچہ پادشاہ کو یہہ اختیارات حاصل ہین۔ مگر ان اختیارات کی موافق عمل کرنے مین
بہت سی موانع بہی ہین۔ اول یہہ کہ مسلمان تہوڑے اور ہندو بہت تہے۔ اور ہندون
مین بعضی قومین بڑی شجاع اور لڑنے والی بہی تہین جب کوئی کام اونکی
مرضی کے خلاف ہوتا تو وہ تلوار لیکر سامنے کہڑی ہوتین۔ دوم مسلمان پادشاہون
کے ہان کوئی قاعدہ جانشینی کے واسطے مقرر نہ تہا۔ اسلئے پادشاہ کے مرنے پر لڑائی
جہگڑا ایسا رہتا تہا کہ پادشاہون کو اپنے اختیارات پر پورا عمل کرنے کا موقع نہ ملتا تہا

اور اگر وہ کسی کام مین اپنی مرضی کو کام مین لاتے تو بغاوتین برپا ہوجاتین - غرض بادشاہ کے ارادون کی روک تہام ان باتون سے ہوتی تہی - اگر بادشاہ اپنے ارادہ پر اصرار کرتا تہا تو یہہ موانع ایسے پیش آتے تہی کہ اوسکو بڑی مشکل مین ڈالتے تہے - کیا خدا کی قدرت ہے کہ وہ قوم جسکے ہان شریعت کی موافق رعایا ایسی آزاد ہو کہ سوا شریعت کی احکام کے اوسکو کسی قسم کی بادشاہ کی طرف سے پابندی نہو اور بادشاہ کو کسی پر کچہہ اختیار سوائے اسکے جو قانون شریعت سی جائز نہ حاصل ہو - بلکہ ذاتی معاملات مین بادشاہ مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتا تہا - اوس قوم مین بادشاہ ایسا شتر بے مہار ہوجائے کہ جو جی مین آئے وہ کرے - اور جو کام وہ نکرسکے تو اس سبب سے نہین کہ شریعت اوسکی مانع ہو بلکہ اوسکے موانع اور ہون ؛

مشیرون اور وزیرونکا بیان

مسلمانون پر مذہبا واجب تہا کہ جو مہم پیش آئے اوسمین صلاح اور مشورہ کرین - اور پہر جب عزم مصمم ہوجائے تو خدا پر بہروسہ کرکے اوسکو شروع کرین - مہذب قومون مین جسکو آجکل کونسل کہتے ہین اوسکو مسلمانون کے ہان مجلس شوریٰ کہتے ہین ہندوستان کے بادشاہون کے ہان بہی مجلس شوریٰ کا رواج بالکل تو نہین اوٹہہ گیا - مگر اوسمین خلل یون پڑا کہ مجلس شوریٰ آزادی رعایا کا نتیجہ تہا - مگر اب یہہ آزادی کہان تہی - جو مجلس شوریٰ کا کوئی نتیجہ پیدا ہوتا - ایک نام کی مجلس کہلاتی تہی - اوس مین خاص وزیر اور امیر ہوتے تہی عوام الناس کی طرف سی وکیل وغیرہ مقرر نہ ہوتے تہے - ایک وزیر اعظم ہوتا تہا - اوسکا کام کاج اوسکی حسن لیاقت پر موقوف ہوتا تہا - کبہی ان وزیرون کے اختیارات ایسے بڑہ جاتے تہی کہ حقیقت مین وہی بادشاہانہ

اختیارات عمل مین لاتے تہے اور بادشاہ یون ہی وبیرار رہتا تہا۔ ان وزیرون کی کچہریان جدا جدا ہوتی تہین۔ مگر اونکی خدمات ٹہیک ٹہیک مقرر نہ تہی۔ کبہی بادشاہ اونکا خود کام کرنے لگتا تہا۔ اونکے دربارون مین کثرت سی مستغیث آتے اور اونکی عرضیان خود بادشاہ پڑہتا اور تحقیقات حال کرتا تہا۔ اگرچہ اسمین بادشاہ کا وقت ضائع جاتا اور اوسکو محنت پڑتی۔ مگر بڑا فائدہ یہہ تہا کہ اوسکے انصاف اور عدالت کی دور دور شہرت ہوتی تہی۔ اور خود اوسکو بہی اپنی رعایا کا حال طرح طرح کا معلوم ہوتا رہتا تہا۔

صوبون کا بیان

تمام ملک صوبون مین منقسم تہا۔ اور ہر صوبہ مین ایک حاکم مقرر ہوتا تہا۔ اور وہ اپنے پورے اختیارات سی اپنے صوبہ پر حکمرانی کرتا۔ اگرچہ اوسکے ماتحت عامل بادشاہ کی طرف سی مقرر ہوتے۔ مگر وہ حکام صوبہ کے ماتحت رہتے۔ بعض ان حکام مین سے محصول دیتے۔ بعض بادشاہ کی ضرورت کے وقت سپاہ سے امداد کرتے ✤

فوج کا بیان

کچہہ فوج ایسی بہی بادشاہونکی ہان ہوتی تہی کہ اوسکو گہوڑے اور وردی اور ساز وسامان بادشاہ کے ہان سے ملتی۔ نہین ساری فوج ایسی تہی کہ وہ گہوڑے اور ہتیار اپنے گہر سے لاتے۔ دلی کے بادشاہون کے ہان قاعدہ راجپوتون کا سا جاگیر دینے کا نہ تہا۔ علاء الدین خلجی کی یہہ رائے تہی کہ جاگیرون کے دینے سے سردارون سے بغاوت کا اندیشہ ہے۔ فیروز شاہ تغلق نے پہلے پہل مسلمان بادشاہون مین سے جاگیرین مقرر کین۔ سپاہ جا بجا منقسم رہتی۔ ضرورت کے وقت کسی حاکم کے پاس جمع ہو جاتی۔ کبہی کبہی حاجت کے وقت فراہمی فوج کا حکم صوبہ کے حکام کے نام صادر ہوتا۔ صوبہ دار

اپنے علاقہ کے زمینداروں سے مدد لیتا۔ اور دولتمند صوبہ دار ایسے موقعوں پر سپاہ کو اپنے روپئے سے بہرتی ہی کر لیا کرتے۔

قوانین اور عدالت

ابتدا ء حکومت مین مسلمانون کا یہہ حال تہا کہ حکومت قانون شریعت پر منحصر تہی۔ اور قانون حکومت کا تابع نہ تہا بلکہ خود حکومت شریعت کی تابع تہے۔ اور خلیفہ یا امام سارے معاملات کو قرآن شریف اور حدیث کی موافق فیصلہ کیا کرتے تہی۔ تہوڑے دنوں بعد کامل عالمون اور فاضل مجتہدون نے علم فقہہ اور اصول فقہہ تدوین کیا۔ اب اس علم کے حاصل کرنے کیواسطے اور اوسکو عمل مین لانیکے لئی مفتیون اور قاضیون کا گروہ پیدا ہوا۔ اور ایک عدالت اونکے مقرر ہوئی۔ صرف شریعت اوسکا قانون تہا۔ اوسکے موافق انفصال مقدمات کرتے تہی۔ جو کتابین اونکے فتوون سے مرتب ہوئی تہین۔ گویا وہی مسلمانون کی عدالت کی نظائر اور فیصلجات کی کتابین ہین۔ اون سے اونکی عدالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ سوا اسکے بادشاہی کارکنون کی بہی ایک عدالت تہی۔ نکاح اور وراثت اور حقیت اور ملکیت سی جو معاملات تعلق رکہتے تہی اون سب کو قاضی فیصلہ کیا کرتے سوا اسکے جو معاملات ایسے ہوتی تہے کہ اونسے کچہہ سلطنت اور رعایا کو مضرت نہ پہونچتی تہی اونمین بہی وہ مداخلت کرتے تہی۔ کارکنان بادشاہی کے اختیارات ایسے ضبط سے نہین بیان کئے گئی ہین جیسے کہ قاضیون کے اختیارات بالتفصیل بیان ہوئے ہین۔ مگر وہ ایسے مقدمات دیوانی جنمین بادشاہی ملازم مدعی اور مدعا علیہ ہوتی فیصل کرتے تہی۔ اور اون مقدمون کو بہی جنمین فریقین مقدمہ قاضی کے قابو سے باہر ہوتے تہی۔ ہندؤن کے معاملات بہی جنکا فیصلہ شرع کے موافق ہو سکتا تہا او

فیصل کرتے ہونگے - فوجداری کے مقدمات مثل چوری راہزنی بغاوت خون اور سازش
وغیرہ کے مقدمات کا فیصلہ بھی وہی کرتے تھے - مال کے مقدمات حکام مال کے ثالثی سے فیصل
ہوتے تھے سوا اسکے اور کام بھی یہہ کارکن کرتے تھے - جو مقدمات شریعت سے متعلق ہوتے
وہ قاضیوں کے سپرد کردیتے تھے - نہیں سرسری طور پر وہ خود فیصل کرتے تھے - اور وہ
مقدمات بھی قاضیوں کی سپرد کرتے جنکے فیصل کرنے مین اونکو خود کوئی منفعت اور مسرت
نہ تھی - ان قاضیوں کے اختیارات کا حال مختلف سلطنتوں مین مختلف رہا - کبھی وہ
ایسے بااختیار ہوجاتے کہ بادشاہ کی فرمان پر بھی اونکی مہر اور رضا ہوتا - کبھی وہ ایسے
بے اختیار ہوکر ذلیل ہوجاتے جیسے آجکل نظر آتے ہین کہ سوا اسکے نکاح پڑہادین - اور
بعض کاغذات پر مہر کردین اور کچہہ نہین +

مساجد و معابد مولوی فقیر

بادشاہون اور رعایا دونوں کو مسجدین بنانے کا بڑا شوق رہا - اکثر ان مساجد کی شکست
ریخت اور مرمت کی لئے اور موذن امام ملا واعظ کے واسطے موقوف مقرر کردیتے تھے بادشاہ
کی طرف سے ایک عہدہ صدارت کا تہا جو اس منصب پر مقرر ہو کر نگرانی اس امر کی کرتا کہ وقف
جن کامون کے واسطے مقرر کئے گئے ہین وہ اونسے پوری بھی ہوتے ہین یا نہین - اور ان
عہدہ دارون پر ایک صدر الصدور ہوتا تہا - وہ سب صدر کے معاملات کو دیکھتا
رہتا تہا - اہل اسلام کے ہاں کوئی گروہ ایسا دین دارون کا مقرر نہ تہا کہ وہ دنیاداروں پر
حکومت اور اختیار رکھتا - بلکہ جسکا دل چاہتا وہ حدیث تفسیر فقہ اصول فقہ منطق فلسفہ
علم ادب سیکھ کر مولوی ہوجاتا - اوسکے سر پر دستار فضیلت باندہی جاتی - اور اونہین مین سے
کوئی موذن کوئی واعظ کوئی مفتی کوئی قاضی کوئی امام مسجد کوئی مدرس مدرسہ مقرر کیا جاتا

ابتدا مین اہل اسلام کے ہان وہی ولی اللہ گنے جاتے تہے جو خدا کی راہ مین اپنا خون بہا دیتے سوا اونکے کسی کو اولیا اللہ نہ کہتے تہے۔ مگر بعد ازان جو عبادت مین ریاضت شاقہ اوٹہاتے تہے اونکو بہی ولی اللہ حبیبی جی کہنے لگے۔ اس گروہ مین بعض اولیاء کبار ایسے ہوتے تہے کہ اونکے نفوس قدسیہ سے فیض اہل اسلام کو بہت ہوتا تہا۔ اونمین کوئی بات مکر اور فریب کی نہ پائی جاتی تہی۔ مگر قاعدہ ہی کہ اچہی بات کی بگاڑنے والی بہی پیدا ہوجاتے ہین۔ سچے سکون کی جگہ جہوٹے سکے بنانیوالے بہی ضرور ہوتے ہین۔ پہر بہت سی فقیر ایسے پیدا ہوئے کہ اونہون نے دام تدویر مین مسلمانون کو پہنسانا شروع کیا۔ اور اپنے اپنی لباس وربانی مقرر کئے۔ اور اپنے مریدون کا خاص ایک فرقہ بنایا۔ مگر ایسے فقیرون کی دوکان تہوڑے ہی دنون چلتی رہے۔ آخر کار اصل حقیقت کہل گئی۔ اور اونکے مریدون کا اعتقاد سست ہوگیا۔ اگر تاریخ کو دیکہیے تو سیکڑون فرقے فقیرون کے ہوئے ہین۔ مگر تہوڑے دنون مین اونکا نام ونشان مٹ گیا۔

بعض فقرا گدائی مین بادشاہی کرتے تہے۔ اونکے در دولت کا پادشاہ غلام ہوتا تہا۔ ظاہر مین وہ مفلس و رنادار رہتے تہے مگر باطن مین فارغ البال دربالدار ہوتے تہے۔ بعض واقعات تاریخون مین ایسے لکہے ہین کہ جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ ان فقیرونکی اختیارات پر پادشاہون اور امیرون اور وزیرون کو رشک و حسد پیدا ہوا۔ اور اونسے پرخاش شروع ہوئی۔ ساتوین آٹہوین صدی سے ان فقرا کی تعظیم و تکریم شروع ہوئی۔ بہت سی ولی اللہ ایسے گذرے ہین کہ اونکے اوس زمانہ مین بہی اعزاز و اکرام پادشاہون سے کچہہ کم نہ تہا۔ اور آج کے دن تک اونکی عظمت دلون پر اثر کر رہی ہے۔ اونکے قبرون کی زیارت ہوتی ہے۔ اونکے نامون کی قسمین کہائی جاتی ہین۔ مگر ایسے ولی اللہ تہوڑی سی ہین

مگر بہت سی ایسے گذرے ہین کہ اونکے زمانہ مین تو اونکی توقیر ہوئی مگر بعد مرگ اونکو کسی نے
نہین پوچھا۔ بہت سی باتین مسلمان اپنے خلاف مذہب ماننے لگے تھے۔ اسکا سبب یہہ ہے
کہ حکما و عقلاء اسلامیہ نے جب دیکھا کہ اور قومون مین بعض حکمتین اور باتین ایسی ہین کہ وہ
ضرور جاہل مسلمانون کو اپنی طرف رغبت دلائینگی۔ اسلئے اونہون نے اون باتون کو دوسرا پیرایہ
مین انہان مقرر کیا۔ مثلاً اونہون نے دیکھا کہ جوگیون کے بعض کمال اور پنڈتون کی پیشین گوئی
اور رابلہ فریبان مسلمانون کو اونکا معتقد بنائینگی۔ اسلئے ایسی باتین اپنے ہان بہی
اچھی صورت مین رواج دین۔ تعویذ گنڈے۔ نقش فال نامے تعبیر نامے مقرر کئے مگر انجام اوسکا
ہندوونکی اعتقاد جو مسلمانونمین شایع ہوئی - اہل اسلام جوگیون کے معتقد ہوگئے
اونکے کشف و کرامات کی ایسی ہی دل سے عقیدت رکہنے تہے جیسے کہ کسی ولی اللہ کے
خرق عادات کے قائل ہوتے تہے۔ سحر اور نجوم کے خبط مین مبتلا ہوئے۔ مذہباً ان دونون چیزون
پر عقیدہ رکہنے کی سخت ممانعت ہی۔ مگر ان دونون باتون کے اعتقاد مین مسلمان ہندوون سے
بہی سبقت لیگئے۔ برے بہلے کے لئے پنڈتون سے مہورت دکہلانے لگے۔ جنم پترے اولاد کے
بنوانے لگے۔ فالون پر کامون کا مدار ہونے لگا۔ فالنامون کا خطاب لسان الغیب ہونے لگا
۔ خوابون کی تعبیرون کی تلاش ہوئی۔ اونکو اچھا برا جاننے لگے۔ شگونون کو ماننے لگے
ہرچند مولوی ایسی فاسد عقیدون کے مانع ہوتے۔ مگر مسلمانون مین ایسی باتون کی بیرسم الااعتقادی
ایسی اثر کرگئی کہ وہ مولویون سے رفع نہ ہوسکی۔ جن قومون نے مذہب اسلام اختیار کیا
تو اونکے اعتقادون کو اسلام نے بدل دیا۔ مگر جو اونکی رسم و رواج قدیمی دستورات تہے اونمین
تغیر نہ ہوسکا۔ جو ہندو یہان مسلمان ہوئے تو وہ بہت سی رسومات ہندوون کی برتتے رہے۔
اور جب ولایتی مسلمانون کا ارتباط اونکے ساتھ ہوا۔ تو وہ بہی اونہین رسوم کے پابند ہوگئے۔

ہندؤن کا مسلمان ہونا

یہہ صول جو خصوصیات ملت اسلام سے تہا کہ ایک ہی شخص اشاعت دین کرے اور وہی ملکون کو بہی فتح کرے ہندوستان مین جاتا رہا۔ اہل اسلام کے ہان کوئی جدا گروہ اشاعت دین کے لئے نہ تہا۔ بلکہ وہی شخص جو دنیا کے حاصل کرنیکے لئے کوشش کرتا تہا وہی دین کو پہیلاتا تہا۔ دین دنیا کا حاصل کرنا دونون اوس ایک ہی شخص کی ذات مین مجتمع ہوتی تہی اہل اسلام نے یہہ طریقہ ہی اپنا یہان نہ اختیار کیا کہ وہ ہندؤن سے دعوت اسلام کرتے اگر وہ انکار کرتے تو جزیہ لیتے۔ اگر اسے ہی انکار کرتے تو جہاد کرتے۔ غرض اہل اسلام نے کوئی ہندو اپنی تلوار کے زور سے مسلمان نہ کیا۔ کسی بادشاہ کو یہہ شوق نہین ہوا۔ اسلئے ہندوستان مین اسلام ایسا شائع نہوا جیسا کہ اور مسلمانون کے ممالک مفتوحہ مین ہوا اگر یہہ مان لیا جائے کہ جسقدر مسلمان ہندوستان مین ہین وہ سب ہندؤن سے ہی مسلمان ہوئے ہین تو اس فرض محال پر بہی بیس ہندؤن مین ایک مسلمان ہوا ہوگا اور ممالک مفتوحہ مین شاید بیس کافرون مین ایک کافر بہی نہ رہا ہوگا۔ غرض یہان نسبت معکوس ہے۔ اسلئے یہہ کہنا کہ اسلام کی اشاعت اس ملک مین نہین ہوئی بہت درست ہے۔ مسلمانون مین نومسلمون کی تعداد بہت کم ہے۔ آٹہہ سو برس سے مسلمان یہان آکر آتے جاتے ہین اور یہین رہتے ہین اونکی آل اولاد کا حساب لگائین۔ تو نومسلم مسلمانون کی تعداد نہایت کم معلوم ہوتی ہے

محاصل کا بیان

زمین کے محصول لینے کا کوئی طریقہ جدید اہل اسلام نے نہین نکالا۔ بلکہ جو عہد حکومت ہنود مین تہا اوسیکو بدستور قائم رکہا۔ اور وہی آجکل بہی ہے۔ شیر شاہ نے اوسمین کچہہ تغیر و تبدل کیا

اکبر نے اوسکو تکمیل کو پہونچایا - مگر اسّے یہہ مقصود نہ تہا کہ محاصل کے دستور اور آئین
الٹ پلٹ ہو جائین - بلکہ مطلوب تہا کہ اونکی تکمیل ہو جائے - اس مین شک نہین کہ
حکام کے نئے ہونے سے محصولون کے وصول مین تشدد ہوتا ہوگا - اور رعایا کو بہی محصول
ہضم کرنے کا موقع ملتا ہوگا +

ملک اور رعایا کے حالات

اگرچہ اہل اسلام کے عہد کی تاریخین بہت ہین مگر بہت کم اونمین ایسے حالات لکہے ہین کہ جسسے ہم
رعایا کی تہذیب اور اخلاق کی درستی اور مرفہ الحالی کا ٹہیک اندازہ کر سکین - کوئی کوئی
مورخ کچہہ اشارہ رعایا کے حال پر کر دیتا ہے - چنانچہ مولانا ضیاء الدین برنی نے اپنی تاریخ
مین فیروزشاہ کا حال لکہا ہے کہ رعایا ایسی آسودہ حال تہی کہ مکانات اون پاس اچہے
تہے اور اسباب نفیس اور پاکیزہ تہا - سونے چاندی کے زیورون سے عورتین لدی ہوئی
تہین - ہر کسان پاس سونے کے لئے پلنگ تہا - اور باغچہ تہا - دوسری تاریخ فیروزشاہی مین
بہی لکہا ہے کہ رعایا ایسی آسودہ حال تہی کہ لڑکیون کی شادیان چہوٹی عمر مین کر دیتے تہے
غرض کچہہ ایسے اشارے اور کنائے لکہے ہین مگر رعایا کے اخلاق کی حالت کسی تاریخ سے
نہین معلوم ہوتی ہے - اگر کوئی رجسٹر ایسا ہوتا کہ جسسے تعداد جرائم سالانہ کے معلوم ہوتی
تو ضرور رعایا کے اخلاق کی ترقی اور تنزل کا حال معلوم ہوتا - جو سیاح یورپ افریقہ
اور ایشیا کی آئے اونہون نے اس ملک کو سرسبز اور شاداب اور رعایا کو خوشحال بتلایا
- شاید کہ یہہ سیاح رعایا کی خوشحالی کے معنی اوس زمانہ مین اچہی طرح نہین جانتے ہونگے
اگر وہ آج کل کا زمانہ یورپ کا دیکہکر آتے تو یہان کی رعایا کو خوشحال نہ بتلاتے - قدیم
زمانہ سے ایسی افتاد یہان کی رعایا کے لئے پڑی ہے کہ اونکا خوشحال ہونا مشکل ہے - عہد ہنود مین

ایک قوم شودر مقرر کی گئی۔ جسکا حال حصۂ اول مین لکھہ آئے ہین کہ وہ کس ذلت اور خواری کے درجہ پر تھی۔ وہی نصف ہنود سے زیادہ تھی وہ کس طرح خوش حال ہوسکتی تھی جب پٹھانون کی سلطنت ہوئی تو یقینی اپنی کم بخت حالت سے یہہ قوم نکلی۔ اور پہلے کی نسبت مرفہ الحال ہوئی۔ مگر پھر بہی یہان کی رعایا کا ہمیشہ یہہ کام رہا کہ حاکم کی تابعدار رہی اور صبح سے شام تک محنت کی جو کچھہ کمایا وہ حاکم کے حوالہ کیا۔ اگر اوسنے اسقدر دیدیا کہ سوکھی روکھی روٹی سے ایک وقت یا دو وقت پیٹ بھر گیا تو شکر خدا کا بھیجا۔ اب بھی یہی حال ہے۔ ایسی صورت مین مشکل ہے کہ وہ آسودہ حال ہو۔ سیاحون اور مورخون نے بندرگاہوں کی بڑی تعریف لکھی ہے کہ وہان چارون طرف سے بڑے بڑے سوداگرون کے جہاز آتے ہین۔ اور اور اسباب لاتے ہین اور لیجاتے ہین تجارت کا بازار گرم رہتا ہے۔ ڈاک کا رواج محمد تغلق کے عہد سے شروع ہوا۔ گھوڑون اور پیادون کی ڈاک سب طرف چلتی تھی۔ رستون مین مسافرون کے آرام کے واسطے سڑکین بنی ہوئی تہین۔ اور سرائین تہین۔ درخت لگے ہوئے تہی۔ اب اس مضمون کو بعد عہد سلطنت مغلیہ کے پہر بیان کرینگے۔ طالب علمون کو خود بہی اس مضمون پر غور کرنی چاہئے۔

ذکر بادشاہی ابو المظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

اکبر کی تخت نشینی اور بیرم خان کی وزارت

ہم ہمایون کی تاریخ مین لکھہ آئے ہین کہ جب سکندر سور شکست کھاکر کوہ سوالک کیطرف بھاگا۔ تو ایک سپاہ بادشاہ نے اوسکے پیچھے روانہ کی۔ بیرام خان کو اوسکا سپہ سالار بنایا اور اکبر کو اوسکا شاگرد بناکر دشمن شکاری کی مشق کیلئے ساتھہ کردیا۔ پنجاب کے

دامن کوہ مین یکایک ہمایون کے مرنے کی خبر آئی - اوسی وقت بیرام خان اکبر کو کلانور مین لیے آیا -(یہہ ایک پرگنہ لاہور کے پرگنون مین سے تہا) اور جمعہ کے دن ۲ - ربیع الثانی ۹۶۳ھ ہجری مطابق ۱۵۵۶ء کو بڑی دہوم دہام سے تخت خلافت پر بٹہایا - اس وقت بادشاہ کی عمر تیرہ برس نو مہینہ کی تہی - اگرچہ اس عمر مین بہی عقل کی صفائی اور ذہن کی رسائی وہ رکہتا تہا کہ کہان کسی کو اس سن مین نصیب ہوتی ہے - مگر پہر بہی بار سلطنت اوٹہانیکی تاب اوسکی نازک عقل مین نہ تہی - تمام مالی اور ملکی مہمات کا اختیار بیرام خان کے ہاتہہ رہا - اگر غور سے دیکہین تو بیرام جیسا اتالیق ور سپہ سالار اور وزیر شیر عقیدت شعار خیر خواہ بادشاہ کو نہ ملتا تو ہندوستان مین خاندان مغلیہ کا جمنا دشوار ہوتا - حال اس وزیر کا اوپر بیان کر آئے ہین کہ وہ کس کشاکش سے اپنے آقا ہمایون کے پاس پہنچا - اور کیا کیا کارہائے نمایان اوسکی جلاوطنی مین کیے اگر ہمایون بالکل اوسکی عقل کے تابع ہو کر چلتا - تو یہہ برے دن نہ دیکہتا - غرض وہ ہمایون کے زمانہ مین بہی با اقتدار تہا - اور اس بادشاہ کے عہد مین بہی وہ بادشاہ کا قبلہ گاہ تہا - خان بابا اوسکا خطاب تہا ॥

ہیمو بقال کے ساتہہ معاملات

ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ ہیمو نے ابراہیم کو شکست دی اور سلطان محمد حاکم بنگالہ پر فتح پائی اور اوسکی جان بہی لی - غرض بائیس لڑائیون مین یہہ کیا جو انمرد عدلی سلطان عدلی شاہ کے مخالفون پر فتحیاب ہوا - اب آگرہ کو لیتا ہوا دلی مین آیا - مرزا تاردی بیگ نے اوسسے لڑنے کا سامان درست کیا - اور چارون طرف سے امداد بہی ہم پہنچائی - بیرم خان نے ستادیپر محمد خان کو بہی اعانت کے لئے بہیجدیا تہا - مگر ہیمو نے ان سب کو ایک لڑائی مین شکست دیکر بہگا دیا - اور اپنا سکہ دلی مین جما یا - اور راجہ بکر ماجیت لقب رکہا

اور ہندوستان سے مغلون کے بالکل استیصال کر دینے کا ارادہ کیا۔ جب بادشاہ کو اس زہر یت کی
خبر جالندھر مین پہونچی۔ تو وہ خود دل مین غمگین ہوا۔ تمام امیرون کی آنکھون کے سامنے
ہمایون کا زمانہ آگیا۔ جب یہہ سنا کہ ہیمو کے پاس لاکھ فوج اور ہزار ہاتھی ہین۔ یہان ساری کرا کر
بیس ہزار سپاہ کی ہے۔ تو ادھر جان نکل گئی۔ سب امیر یہہ کہنے لگے کہ ایسی حالت مین مقابلہ کرنا
اپنی جان سے ہاتھ دھونے ہین۔ بہتر ہے کہ سب کابل کو پھرین۔ اور وہان سے دوسرے سال
مین سارا سامان درست کر کے آ کر سمجھہ لین۔ جب اکبر نے یہہ حال دیکھا کہ سوا پنجاب کے سارا
ملک افغانون کے قبضہ مین چلا گیا۔ اب وہ بھی امیرون کے دل ہارنے سے ہاتھ سے چلا۔ تو وہ
بڑا دلگیر ہوا۔ اور بیرم خان کو خان بابا کہہ کہنے لگا کہ مین نے اپنے کامون کا مدار آپ کی صلاح
اور مشورہ پر رکھا ہے۔ اب آپ فرمائے کہ صلاح کیا ہے۔ خان بابا نے کہا کہ حضور کا سارا
دربار میرے دشمنون سے بھرا پڑا ہے میری کون سنے گا۔ ورنہ اس معرکہ کو سنبھال لینا کیا
بڑی بات ہے۔ اوسپر اکبر نے ہمایون کے سر کی قسم دیکر کہا کہ تم کسی کی پرواہ نہ کرو۔ اور جو
دل مین آئے وہ کرو۔ کسی دشمن سے نہ ڈرو۔ ع دوست گر دوست بود ہر دو جہان دشمن باش
۔ یہہ سنکر بیرام نے انجمن امرا مین اس سلسلہ کی تحریک کی۔ سب امیرون نے بالاتفاق کہا کہ
اس اجنبی ملک مین ایسے تین ہاتھیون کے پیرون تلے کچلوانا اور چیل کوون کو اپنا گوشت
کھلانا کیا عقل کی بات ہے۔ بہتر ہے کہ کابل چلو۔ سال آئندہ مین آ کر دشمنون سے لڑو بھڑو
۔ اوسپر بیرام خان نے کہا کہ جس ملک کو دو دفعہ لاکھون جانین دیکر لیا ہو۔ اوسکو نامردی
سے چھوڑ کر چلا جانا ڈوب مرنے کی جگہہ ہے۔ بادشاہ ہنوز بچہ ہے۔ اوسپر کون الزام رکھے گا۔
مگر ہم سفید بالون پر یہہ روسیاہی کا دھبہ کیسا لگے گا۔ اوس وقت اکبر نے بھی زبان ہلائی۔
کہ ہان ہان وہی کرنا چاہئے جو خان بابا کہتا ہے۔ اب کہان جائین گے بغیر لڑے بھڑے

مرے مارے ہندوستان نہین چھوڑینگے۔غرض اس کم عمر بادشاہ کی باتون نے عمر رسیدہ
امیرون کے دلون پر ایسی تاثیر کی کہ اونکی رگون مین خون شجاعت جوش مین آیا۔ اور
سب تلوارین ٹیک کہڑے ہوگئے۔ اور بیرام نے کوچ کا حکم دیدیا۔ خواجہ خضر خان کو لاہور مین
حاکم مقرر کیا کہ وہ سکندر سور کے مانع اور مزاحم رہے۔ سرہند مین ادہر کے بھاگے ہوئے
سردار بادشاہ سے ملے تاردی بیگ کو بیرام خان نے مار ڈالا۔ اسکا حال مفصل پیچھے لکھینگے
غرض پانی پت کی میدان مین ہیمو سے لڑائی ہوئی جسکا حال سلطان عدلی کے تاریخ مین بذکرہ ہو چکے ہو
جسوقت ہیمو اکبر کے سامنے بندہا ہوا آیا تو بیرام نے عرض کیا کہ اس کافر کو تلوار سے قتل کیجے
تاکہ اسم مبارک کے ساتھ غازی کا لفظ مہر کے طغرا مین زیادہ کیا جائے۔ مگر اس رحم دل کم عمر
بادشاہ نے فرمایا کہ مین اس بندہے ہوئے مردہ کافر کو مار کر غازی نہین بن سکتا۔ جہانگیر نے تزک
جہانگیری مین اور ابوالفضل نے اکبرنامہ مین ایک اور ہی لطیفہ لکہا ہے کہ اکبر نے اگرچہ ہیمو کی صورت
کبھی نہین دیکھی تھی۔ مگر ایک تصویر آدمی کی بنائی جسمین اوسکے بند بند جدا جدا بنائے۔
جب کسی شخص نے اوسسے پوچھا کہ یہہ کسکی تصویر ہے تو فرمایا کہ ہیمو کی۔ جب اسوقت بیرام نے
ہیمو کے قتل کرنیکے لئے کہا تو فرمایا کہ مین پہلے ہی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہون۔ غرض
ہیمو کو بیرام نے یا کسی اور خدمتگار نے قتل کیا۔ سر اوسکا حصار کابل کے دروازہ پر اور دہڑ
دلی کے دروازہ پر لٹکایا۔ اس لڑائی مین پندرہ سو ہاتھی ہاتھ آئے اور دہلی اور آگرہ
پر قبضہ ہوگیا۔ یہہ لڑائی جمعہ کے دن ۲۔ محرم ۹۶۴ھ کو مطابق ۵۔ نوامبر ۱۵۵۶ء کو واقع ہوئی
بادشاہ پانی پت سے دلی مین آیا۔ اور ایک مہینہ رہا۔ اس فتح کی جلدو مین یہہ جاگیرین اور
خطاب امرا کو عطا ہوئے علی قلی خان سیستانی کو خان زمان خانی کا خطاب دیا اور سرکار
سنبھل کا ناظم اور حاکم مقرر کیا۔ عبداللہ خان اوزبک کو شجاعت خان کا خطاب دیا

اور سرکار کالپی کا حاکم مقرر کیا۔ سکندر خان کو خان عالم کا خطاب عطا ہوا۔ اور پیر محمد خان
شروانی کو ناصر الملک کا لقب مرحمت ہوا۔ قیا خان کو دار الخلافہ آگرہ کا انتظام سپرد ہوا۔

میوات پر قبضہ اور ہیمو کی اہل و عیال کا پکڑا جانا

اسی اثناء مین خبر آئی کہ حاجی خان غلام شیر شاہ نے الور اور سارے میوات مین فساد برپا
کر رکہا ہی۔ مولانا پیر محمد ناصر الملک فوج لیکر اونکی تادیب کے واسطے روانہ ہوا۔ حاجی خان اس
لشکر کی ہیبت مین آ کر فرار ہو گیا۔ اور ساری میوات پر بادشاہ کا قبضہ ہو گیا۔ یہان ایک
قصبہ مین ہیمو کا مال اسباب اندوختہ کیا ہوا موجود تہا۔ وہین اوسکے اہل و عیال تہے۔
باپ بہی اسی برس کا بوڑہا زندہ تہا۔ غرض اس بڈہے سے بہی لشکر پادشاہی سے ایک
کارزار ہوئی۔ اوسمین وہ گرفتار ہوا۔ ناصر الملک نے اوسسے کہا کہ اب بڑے میان مسلمان ہو جاؤ
۔ اوسنے کہا کہ جس مذہب کی اطاعت مین میری اسی برس گذرے ہون مین اوسسے مخالفت
اور نئے دین سے موافقت اس آخر وقت مین نہین کر سکتا۔ اس جواب کا جواب تلوار سے
مولانا پیر محمد نے دیا۔ اوسکا سب مال اسباب اور اہل و عیال بادشاہ پاس بہیجا گیا۔ حاجی خان
اجمیر کو جا بنا امن سمجہہ کر بہاگ گیا۔ یہان اوسنے رانا زمیندار کو شکست دیکر بڑا اقتدار حاصل کیا
۔ اور سارا اجمیر اور ناگور اوسکے مضافات پر قبضہ کیا۔ بادشاہ نے محمد قاسم خان کو اوسکی
سرکوبی کے واسطے روانہ کیا۔ غرض دوآبہ تو اب دشمنون سے خالی ہوا۔ میوات مطیع ہوا
زمیندارون کی تسلی اور تشفی کے واسطے بادشاہ نے میواتیون سے ناتہ رشتہ کرنا شروع کیا
حسن خان میواتی کے چچازاد بہائی جمال خان کی دو لڑکیان تہین۔ ایک کی ساتہہ بادشاہ
نے خود شادی کی اور دوسری کے ساتہہ بیرم خان کی شادی کرائی۔ یہہ ناتہ رشتہ
کرنا ہی اسوقت انتظام ملکی کے حق مین اکسیر سمجہا جاتا تہا۔

سکندر سور سے لڑائیاں اور اوسکے انتظام

ہم لکھہ آئے ہین کہ سکندر سور بادشاہ سے شکست کہا کر کوہ سوالک کی طرف بہاگ گیا تہا۔
اب بادشاہ دہری تک پہونچا تہا کہ ایک اور معرکہ مین سکندر سور کو کوہ سوالک کی قریب لشکر
شاہی سے شکست ہوئی۔ سکندر جنگلون اور پہاڑون مین چلا گیا۔ لشکر شاہی اوسکی
گرفتار اور شکار کرنے کی فکر مین چہہ مہینہ تک اوسکے پیچہے پڑا پہرا۔ کثرت بارش سے بادشاہ
جالندہر مین چلا آیا۔ اور سلطان سکندر کی گہات مین بیٹہا رہا۔ کہ ہیمو کے دلی فتح کرنے
کی خبر آئی۔ اب بادشاہ اوسطرف مصروف ہوا۔ ملا عبداللہ سلطانپوری نے کہ افغانون نے
اوسکو شیخ الاسلام کا خطاب دیا تہا۔ اور ہمایون نے اوسکو مخدوم الملک بنایا تہا۔
سلطان سکندر سور کو لکھہ بہیجا کہ پہاڑون سے نکلو۔ اور پنجاب کو لے لو۔ یہہ خوب موقع ہے
سلطان سکندر نے پنجاب کی کوہستانی زمینداران کو اپنے ساتہہ لے پنجاب سے روپیہ وصول
کیا۔ خواجہ خضر خان نے لاہور کو محمد خان سیستانی کو سپرد کیا۔ وہ خود سکندر سے لڑنے گیا۔
دو ہزار منتخب سپاہی ساتہہ لیکر چماری مین کہ لاہور سے دس کوس ہے پر سکندر کے لشکر کثیر
سے جا ٹہرا۔ مگر اوندہے منہ کی کہائی۔ اور بہاگ کر لاہور مین پناہ لی۔ محمد خان سیستانی
کو جب عبداللہ کی روباہ بازی معلوم ہوئی تو اوسنے اونکو شکنجہ مین دہرا۔ اور زمین مین
آدہا گاڑ کر ساری عمر کا جمع کیا کرایا روپیہ اوگلوایا۔ غرض بڑی تعذیب سے اوسکی جان کو
جسم سے نکالا۔ جب اکبر کو یہہ خبر پہونچی تو سکندر خان خان عالم کو سیالکوٹ اور اوسکی
نواح کا حاکم مقرر کر کے بہیجا۔ مگر بادشاہ پاس جتنے دار وہادر آئے سب نے یہی کہا کہ
پنجاب مین ایسا معرکہ آ پڑا ہے کہ جب سارا ہندوستان کا لشکر جائے تو کارروائی ہو۔ اسلئے
بادشاہ خود دلی سے پنجاب کو روانہ ہوا۔ اور مہدی قاسم خان کو دلی سپرد کی۔ یہہ واقعہ

سنہ ۹۶۳ (۱۵۵۶) کہا ہے۔ جب بادشاہ جالندھر مین پہونچا۔ سلطان سکندر پہاڑون کی طرف اس
خیال سے چلا گیا کہ بادشاہی لشکر پہاڑون کو چکرون مین لاکر شکار کرون۔ مگر جب بادشاہ
کا لشکر اس داؤن مین نہ آیا۔ تو قلعہ مانکوٹ مین داخل ہوا۔ یہہ قلعہ پتھر اور چونے سے سلیم شاہ نے
اس نظر سے بنایا تھا کہ قوم گکر کا استیصال بالکل کرے۔ اس قلعہ کے اندر چار اور قلعے پہاڑیون
پر بنے ہوئے تھے۔ وہ دور سے ایک ہی نظر آتے تھے۔ اور دشمنون کو بڑی ہیبت ناک شکل
اپنی دکھاتے تھے۔ سکندر نے اس قلعہ کی حفاظت مین بڑی جانفشانی اور عرقریزی کی۔
اکبر بہی آٹھہ مہینے تک اوسپر حملہ کرتا رہا۔ مگر کچھہ نہ کرسکا۔ سکندر کو یہہ بڑا خیال تھا کہ سلطان
عدلی ضرور مشرق سے ساز و سامان مہیا کرکے دہلی اور آگرہ پر چہاپا مارےگا۔ مگر جب اوسنے
سنا کہ سلطان عدلی حاکم بنگالہ کے ساتھہ لڑکر دنیا کے جھگڑون سے بالکل چھوٹ گیا۔
اور ہیمو بقال کا بہی یہہ حال ہوا۔ تو وہ مایوس ہوا۔ اور اس حالت یاس مین نہایت
عجز اور انکسار کے ساتھہ اکبر سے یہہ درخواست کی کہ میرا منہہ نہین ہے کہ حضور کے روبرو حاضر
ہون اسلئے مجھے بنگالہ بے مزاحمت جانے دیجے۔ اور میرے بیٹے کو اپنی خدمت کے لئے خادم بنائیے
بادشاہ نے دونون باتین منظور کین۔ سکندر بنگالہ چلا گیا اور دو برس بعد مر گیا۔ اور
اوسکا بیٹا عبدالرحمن غازی خان سور کے ساتھہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ قلعہ
مانکوٹ کی حراست ابوالقاسم کے سپرد ہوئی۔ یہہ واقعہ سنہ ۲ جلوس سنہ ۹۶۴ (۱۵۵۷) کا ہے۔
اسی محاصرہ کے زمانہ مین اکبر کی والدہ اور سب مخدرات ہمایون کابل سے بادشاہ پاس آئین
بادشاہ پنجاب چلا آیا۔ اور ساڑہے چار مہینے لاہور مین رہا۔ سکندر سور کے ساتھہ جو زمیندار
ہمراہ ہوئے تھے اونکو سزائین دین۔ آدم خان گکر جسنے مرزا کامران کو ہمایون کے حوالہ کیا تھا
حاضر خدمت ہوا۔ اس وحشی طبیعت نے یہہ درخواست کی کہ مین اپنے وطن ہی رہون۔

اوسکی یہہ درخواست منظور ہوئی +

بیرام خان کے ظلم و ستم

معلوم نہین کہ بیرام خان جیسے عاقل اور دانشمند فرزانہ کے دماغ مین ان اختیارات نے کیا فتور ڈالدیا کہ اوسکا مزاج ایسا ہوگیا کہ وہ اپنے سامنے کسی کو نہین دیکہہ سکتا تہا۔ جس کسیکو دیکہا کہ وہ میری ہمسری کا خیال رکہتا ہے اوسکے سر کو تن پر نہ رہنے دیا۔ اب ہم اون امیرون کا حال لکہتے ہین جنکو اوسنے مار ڈالا یا قید کیا یا کسی اور طرح ذلیل کیا +

ابوالمعانی کا قید ہونا ۹۶۳ھ ۱۵۵۶

شاہ ابوالمعانی ایک نوجوان حسین اور تیز فہم قوم کا سید سمرقند کا رہنے والا ہمایون کا بڑا لاڈلا امیر تہا سنہ ۱۵۵۱ء مین ہمایون کی خدمت مین ملازم ہوا۔ اپنی عقل و دانش کی بہروسہ پر بیرام کی ہمسری کا خیال ہوا۔ بادشاہ کو بچہ سمجہا۔ گستاخیان کرنے لگا۔ بادشاہ نے بلایا تو نہ آیا۔ اور جب آیا تو سو مجتبین ساتہہ لایا۔ اس گستاخی پر بیرام نے قید کرکے اوسکا کام تمام کرنا چاہا تہا کہ اکبر نے منع کیا اور کہا کہ یہہ میری سلطنت کا پہلا سال ہے اوسکو سید کے خون سے آلودہ نہ کر۔ اسلئے اس گستاخ امیر کے پیرون مین بیڑیان ڈال کر قید خانہ مین بہیجدیا۔ پہلوان کل کوتوال کے سپرد کیا گیا۔ مگر کسی حکمت سے قید خانہ سے نکل بہاگا۔ اس غیرت کے مارے کوتوال کو زہر کہا کر مرنا پڑا +

مرزا تاردی بیگ کا قتل ۹۶۳ھ ۱۵۵۶

مرزا تاردی بیگ دلی سے شکست کہا سرہند مین بادشاہ سے ملا۔ وہ اپنے نزدیک تو یہہ سمجہا تہا کہ بہاگنے سے جان بچ جائیگی۔ مگر اوسکو کیا معلوم تہا کہ خندق سے نکل کر کنوئے مین گرنا پڑیگا۔ وہان بیرام اوسکی جان کیواسطے عزرائیل بنے گا۔ تاردی بیگ بہی

بیرام کے ساتھہ دعوی ہمسری کا تہا اسلیئے ان دونون مین ہمیشہ سوء مزاجی رہتی تہی
مگر اس شکست سے مرزا کی وقعت مین فرق آگیا تہا۔ رقیب کو موقع خوب ہاتہہ آیا۔ ساری
دلی کی شکست کا الزام اوسیکے ذمہ لگایا۔ اپنے خیمہ مین اوسکو دوستانہ بلایا۔ خود کسی
بہانہ سے باہر چلا گیا۔ یہان اندر اوروننے اوسکا دم نکالا۔ اوسکے دوستون کو قید کیا۔
اب کوئی لکہتا ہی کہ بیرم خان ہی اس شکست کا سبب یون ہوا تہا کہ اوسنے پیر محمد خان کو
بہیجکر کام بگاڑ دیا۔ تاریخ بداونی مین لکہا ہی کہ یہہ قتل بادشاہ کے اشارہ سے ہوا۔ فرشتہ
اور اکبر نامہ مین لکہا ہے کہ اس قتل کے واسطے بیرام کو بادشاہ کے روبرو معذرت کرنی پڑی
فرشتہ مین لکہا ہی کہ مغلوننے مرزا تاردی بیگ کا قتل اپنی آنکہون سے دیکہا تو وہ
میدان جنگ مین ثابت قدم رہی نہین تو پہر شیر شاہ کا زمانہ مغلون کے لئے آگیا تہا۔ یہہ
ایک سردار عہد بابری کا تہا۔ اور ہمایون کے ساتھہ ساری مصیبتون مین شریک تہا۔
دو چار دفعہ پہلے بادشاہ سے بے مروتی کرچکا تہا +

مصاحب بیگ کا قتل ۹۶۵ھ ۱۵۵۸

مصاحب بیگ پسر خواجہ کلان بادشاہ کا عزیز مصاحب تہا۔ چند حرکات ناملائم اوسسے
سرزد ہوئین اسپر بیرام خاننے پیرون مین بیڑیان ڈالکر بیت اللہ کو بہیجنا چاہا۔
ناصر الملک اوسکے قتل پر مصر ہوا۔ آخر کار یہہ قرار پایا کہ کاغذ کے ٹکڑے پر ایک طرف
قتل دوسری طرف نجات لکہا جائے۔ اور وہ اوچہال کر پہینکا جائے۔ جو رخ اوپر آئے
وہ حکم غیب سمجہا جائے۔ اوسیکے موافق عمل کیا جائے۔ جب کاغذ پہینکا تو قتل اوپر آیا۔
اوسپر عمل ہوا۔ واہ کیا انصاف ہوا۔ ایک بے گناہ کی جان لینا لڑکون کا کہیل جیت
پٹ کرنا ہوا +

خواجہ جلال الدین محمود بجوق کا قتل ۹۶۵ھ ۱۵۵۸ء

مصاحب بیگ کے بعد ان خواجہ کی موت آئی - یہہ بادشاہ قلی تہا - مزاج کا بیباک تہا - کسی کی خوشامد چاپلوسی نہین کرتا - ظرافت اور مسخراپن عادت مین داخل تہا - اسوقت غزنین مین حاکم تہا - ہندوستان مین بیرم خان کابل مین منعم خان کسی پرانے وقت کا اوسنے انتقام لینا چاہتے تہے - غرض اس بیچارہ غریب کی اول آنکہون مین نشتر ڈبوئے پہر رگ جان پر نشتر مارا - بیرم خان نے ہی اوسکے قتل کا فتوے دیدیا +

ناصر الملک کا مقید ہونا ۹۶۶ھ ۱۵۵۹ء

بیرم خان کسی کو دیکہہ نہ سکتا تہا - مولانا پیر محمد خان ناصر الملک اسوقت مین مہمات ملکی اور مالی کا انصرام کرتا تہا - اس سببسے مرجع خاص و عام بن رہا تہا - بیرام اسکو دیکہہ دیکہہ کر دل ہی دل مین جلتا تہا - اتفاق سے ناصر الملک بیمار ہوا - وہ اوسکی عیادت کو گیا - دربان نے دروازہ پر روک کر عرض کیا کہ حضور کی اطلاع کرا دون - یہہ امر نہایت ناگوار خاطر ہوا - ناصر الملک کو جب خبر ہوئی تو وہ باہر آیا - اور ہزار عذر کئے اور اندر لگیا - مگر بیرم کے دل مین جو گلہی پڑی وہ نہ سلجہی - اور اوس غریب کے درپے ہوا - ایکدن ناصر الملک پاس پیغام بہیجا کہ تم کو وہ اپنا وقت یاد ہوگا کہ قندہار مین فقیرانہ لباس مین طالب علمی کرنے آئے تہے - آج یہہ سب امارت میرے سببسے حاصل ہوی - مگر تم اپنی تنک ظرفی کے سببسے اوسکے متحمل نہ ہوئے - معلوم نہین اس نشہ کی بدمستی مین کیا کیا مفاسد تم پیدا کرو - اسلئے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تم پہر اپنی اصلی حالت پر عود کرو - اور اپنی فقیری گدڑون مین بسر کرو - اور یہہ سب علم نقارہ وغیرہ میرے حوالہ کرو - اس آزاد مردنے کچہہ پرواہ نہ کی - اور ہنسی خوشی تمام توزک امارت واپس بہیجدیا - پہر قلعہ بیانہ مین قید کرکے

اوسکو بہیج دیا - یہان بہی اوسنے بیت اللہ جانی کی اجازت حاصل کی - اور وہ گجرات کیطرف
چلا - کہ راہ مین مرزا حسین اشرف اور ادہم خان کا خط پہونچا کہ آگے نہ جاؤ - وہ جہاین
مین ٹہر گیا - جب بیرم خان کو اسکی خبر ہوئی - تو اوسپر فوج دوڑائی ایک معرکہ ہوا - اکو
ناصر الملک کہین بہاگ گیا - بیرم خان نے یہہ خود اپنے پیر مین کلہاڑی ماری کہ ایسی محب
بے ریا کو اپنے سے جدا کیا - اب اوس نے وکالت کا منصب حاجی محمد خان سیستانی کو
عنایت کیا +

بیرم خان کی بدسلوکی شیخ محمد غوث سے ساتھہ ۹۶۷ھ ۱۵۵۹

یہہ شیخ بہی مشایخ ہند مین بہت مشہور تہے - اونکے بڑے بہائی شیخ پہول ساری
عمر ہمایون کی رفاقت مین رہے - اب وہ شیر شاہ کے زمانہ مین افغانون کے خوف سے
گجرات مین چلے گئے تہے - وہان بارہ برس تک بنس پتی کہا کر صحرا اور جنگل مین بسر کی
اب اکبر کی سلطنت جب ہوئی تو وہ پہر گجرات سے آگرہ مین آئے - بادشاہ بہی اونکی
زیارت کے واسطے گیا - شیخ نے اپنی سادہ لوحی سے بادشاہ سے پوچہا کہ تم نے بعیت
کسی سے کی ہے یا نہین - اوسنے جواب دیا نہین - اسپر شیخ نے ہاتہہ پہیلا کر بادشاہ
کے ہاتہون کو پکڑ کر یہہ کہا کہ بیا دست شما اگر فتیم - اس درازدستی پر اکبر نے اپنے
یار دن کے جلسے مین بڑے بڑے قہقہے اڑائے - اس شیخ کی شیخ گدائی کنبوہ سے عداوت
چلی آتی تہے - افسوس ہے کہ تاریخ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مشایخ مین بہی
بار ہا دو کا نداروں اور بہٹیاریون کی طرح لڑائیان ہوئین - شیخ گدائی کنبوہ
بیرم خان کا نفس ناطقہ بن رہا تہا - اوسنے اوسکو ایسا بہکا دیا کہ شیخ کی تعظیم و
تکریم در کنار اونہین مسخرا بنانا شروع کیا - ان گستاخیون کا اونکو تحمل نہ ہوا -

وہ گوالیار چلے گئے - وہان ایک کروڑ ٹنکہ اونکی تنخواہ مقرر ہو گئی - اور وہین پر انتقال فرمایا +

پادشاہ اور بیرام خان کے درمیان ہاتہیون کے سبب سے بے لطفی

اکبر ان امرا کے قتل ہونے کو اور مقید ہونے کو صبر سے دیکہتا تہا - اور بیرم خان کی طرف سے دل اوسکا ہٹا جاتا تہا - سوا اسکے پادشاہ کو ہاتہیون سے بڑا شوق تہا - اور اونہین کا معاملہ تین دفعہ اسطرح واقع ہوا کہ اور بے لطفی اونمین زیادہ ہوئی - ایک دفعہ مانکوٹ کی محاصرہ کی دنون مین بیرم خان کا مزاج علیل تہا - کئی ایک پہوڑے بدن پر نکل رہے تہے - پادشاہ ہاتہیون کی کشتی سے دل بہلا رہا تہا - دو ہاتہی لڑتے لڑتے بیرم خان کے خیمہ کے پاس چلے گئے - ایک خلق کا ازدحام غل غپاڑہ کرتا ہوا اونکے پیچہے گیا - کئی ایک خیمہ اوسکی ہل چل مین اکہڑ بکہر گئے - بیرم خان کو اوس سے بڑا ناخوش ہوا - اور یہہ وہم پیدا ہوا کہ پادشاہ کے اشارہ سے یہہ کام اوسکی جانستانی کے لئے ہوا ہے - اوسکے مصاحبون نے بہی اوسکی تائید کی - غرض وہ غصہ سے درہم برہم ہوا - فیلبان کو قتل کا حکم دیا - پادشاہ سے چین بہ جبین رہا - اور ہاتہیون کو جو پادشاہ کے شوق کی چیز تہی جدا کرنا اور خواہ مخواہ امیرون مین تقسیم کرنا شروع کیا جس سے اوس کا دل آزردہ ہوا - ایک دفعہ ایک پادشاہ کا ہاتہی بدمست ہو کر فیلبان کے بس کا نہ رہا - بیرم خان کے ہاتہی کو جا مارا - اسپر بیرم خان نے خفا ہو کر اس فیلبان کو مار ڈالا - ایک اور دن کا ذکر ہے کہ بیرم خان کشتی مین بیٹہا ہوا چلا جاتا تہا کہ ایک ہاتہی بدمست ہو کر اوسکی طرف لپکا - فیلبان نے اپنی بڑی اوستادی سے اوسکو روکا اور اولٹا لے آیا -

جب بادشاہ نے یہہ سنا تو فیلبان کو باندہ کر بیرم خان کے پاس بہیجدیا - مگر اوسنے
کچہہ رحم نہ کیا - اوسکو بہی مار ڈالا - اسسے بادشاہ بڑا آزردہ خاطر ہوا *

بادشاہ اور بیرم خان کی باہم ناراضی کا علانیہ اظہار

اور بادشاہ کی خودمختاری کا اشتہار

سنہ ۵ جلوس سنہ ۹۶۷ھ ۱۵۶۰ء

بیرم خان کی مردانگی اور فرزانگی مین کسکو کلام ہے بادشاہ کے ساتہہ جو عقیدت اور
اخلاص تہا اوسمین کون شبہہ کرسکتا ہے - مگر اب زمانہ جو اوسکے ادبار کا آیا تو ایسی نامستحسن
حرکات اوس سے سرزد ہونے لگین کہ بادشاہ بہی اوسکی تندمزاجی سے اور خودمختاری
سے عاجز ہوگیا - اور امرا بہی اوسکی کڑی حکومت کی متحمل نہ ہوے - ادہر بیرم خان اور
اوسکے مصاحب ولی بیگ اور شیخ گدائی کنبوہ بادشاہ کے مخالف ہوگئے - ادہر بادشاہ
اور بعض اوسکے مصاحب بیرم خان کی گرانے کی تدبیرین سوچنے لگے - اب سب مین زیادہ
بادشاہ کو سمجہانے والی ماہم انکہ تہی - یہہ عورت بہی عقل و رتدبیر اور بادشاہ کی ساتہہ
محبت مین یکتا تہی - اوسکی سمجہہ کو دیکہنا چاہیئے کہ وہ بیرم خان کی قائم مقام ہوکر
امورات سلطنت کا انتظام کرنے لگی - غرض گہر مین وہ تہی - اور باہر اوسکا بیٹا ادہم خان
اور اوسکا رشتہ دار شہاب الدین محمد تہا - ان سبنے ملکر اندر اور باہر بادشاہ کو وہ
نشیب و فراز سمجہائے کہ جسنے بادشاہ کا دل بیرم خان سے بالکل پہر گیا - بادشاہ آگرہ سے
شکار کے واسطے جمنا پار اوترا - کوئل تک آیا - پہر خورجہ ہوکر سکندرہ پہونچا - بیرام خان
ساتہہ نہ تہا وہ آگرہ مین تہا - معلوم ہوتا ہے کہ اس شکار مین بادشاہ کو بیرم خان سے

جدا کرنے کا پہلے ہی سے منصوبہ تہا کیونکہ مرزا ابو القاسم مرزا کامران کے بیٹے کو ہمراہ لیا تہا
اس شہزادہ پر مفسدون کی نظر ہمیشہ پادشاہ بنانے کے لیئے پڑتی تہی - غرض یہہ کام بڑی
عقل کا تہا - اب ماہم انگہ نے ارادہ کیا کہ پادشاہ کو دہلی لے چلون - وہان پادشاہ کی
والدہ حضرت مریم مکانی بہی ہین - اور شہاب الدین احمد وہان کا حاکم اوسکا رشتہ دار ہے
- وہان جو صلاح اور مشورہ باہم ہوا وسپر عمل ہو - غرض یہہ سوچ سمجہہ ورثے پادشاہ
سے عرض کیا کہ حضور کی والدہ کی طبیعت دہلی مین علیل ہے - اور آپ کی دیدار کے لیئے
بیتاب ہین - یہہ سنکر پادشاہ کو تاب نہ رہی - وہ فورًا دہلی چلا گیا - اب ماہم انگہ اور
شہاب الدین احمد ایک سے دو ہوئے - دونون نے بیرم خان کی طرف سے پادشاہ کے
کان بہرنے شروع کیئے - ماہم انگہ پادشاہ کو سمجہاتی تہین کہ پادشاہ پادشاہ نہین ہے
- اختیار سارا بیرام خان کے ہاتہہ مین ہے - کوئی پادشاہ بغیر اختیار کے نہین ہو سکتا ہے
کیا غضب ہی کہ پادشاہ ہی اوسکے اختیار مین ہے - ایک دفعہ پادشاہ سے کہنے لگی کہ بیرم خان
ہم کو زندہ کیون چہوڑے گا - جسوقت اوسکو یہہ معلوم ہو گیا کہ ہم حضور کو دہلی مین
لے گئے - وہ مصاحب خان کی طرح پیسے پر رکہہ کر بوٹیان اوڑائیگا - پہر پادشاہ
بہی اوسکا کچہہ نہ کر سکے گا - اسلئے بہتر ہی کہ حضور مجہے حج کو جانے دین - یہان حضور کی
بہت خدمت کر چکی ہون - اب وہان خدا کے گہر مین حضور کو دعا دونگی - پادشاہ بہلا
اس اپنی پیاری انا کو جدائی کو کب گوارا کر سکتا تہا - مگر خان بابا کے حقوق کو بہی یک لخت
دل سے نہین مٹا سکتا تہا - اور اوسکو معزول نہین کر سکتا تہا - اسلیئے اوسنے بیرم خان کو
اس مضمون کا خط لکہا کہ مین دہلی مین اپنی ارادہ سے جناب مریم مکانی کی عیادت کی
لیئے آیا ہون اسمین شہاب الدین احمد اور ادہم خان اور ماہم انگہ کا کچہہ دخل نہین ہے

اونکو تمہاری طرف سی اندیشہ ہی ایک استمالت کا خط اونکو لکہہ بہیجو کہ خاطر اونکی مطمئن ہو۔ اس خط
کو بہیجنا تہا کہ دشمنون کی بن آئی۔ سیکڑون جہوٹی سچی خبرین ادہر اودہر اوڑا دین۔
جب بیرم خان پاس یہہ خط پہنچا تو وہ بڑا اسٹپٹایا۔ اور اپنے دو دوستونکے ہاتہہ
عرضداشت بہیجی کہ بادشاہ کی ولی نیک خواہون کی طرف سی کبہی اس خیر خواہ کی دل مین
بدی نہین گذرتی۔ مگر اوسکا کام ہاتہہ سی جا چکا تہا۔ بادشاہ نی اس عرضداشت پر کان
نہ لگایا۔ اور اللانے والون کو قیدخانہ مین بہجوایا۔ اور مارچ ۱۵۶۰ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی
۹۶۷ھ ہجری کو یہہ اشتہار جاری کیا کہ اب عنان حکومت مین نے خود ہاتہہ مین لی ہے
اور اب کوئی شخص اون حکمون کی تعمیل نہ کرے جو میرے حکم اور اجازت سی جاری نہو
جسے ہماری اطاعت منظور ہو درگاہ والا مین حاضر ہو۔ غرض جسوقت یہہ فرمان جاری
ہوئے تمام امیر او منصبدار بیرام خان کو چہوڑ چہوڑ بادشاہ کی خدمت مین حاضر
ہونے لگے۔ اور بادشاہ کی بہلائی کو تو کیا برائی کو بہی بیرام خان کی بہلائی سے
اچہا جاننے لگے۔ اوسکی سخت گیری اور اوسکی ناخدا ترسی کے آگے بادشاہ کی
برائی کی کچہہ اصل نہ سمجہتے تہی۔ اب جب بادشاہ کی ناراضگی کے یہہ آثار ظاہر ہوئے
تو کوئی پایہ کا آدمی بیرم خان کا طرف دار نہ رہا تو اوسکی آنکہین کہلین اور خواب
غفلت سے بیدار ہوا۔ اب اس تدبیر مین لگا کہ گئی ہوئی عزت کو بہر حاصل کرے۔
سب سی زیادہ عمدہ تدبیر اوسکو یہہ سوجہی کہ بادشاہ پاس چلئے۔ اور اوسکے قدمون
مین گرے اور روئے پیٹے۔ اسلئے بادشاہ سی درخواست حاضر ہونے کی کی۔ مخالفون
نے یہہ منصوبہ سوچا کہ اگر وہ دلی مین آئے تو بادشاہ کو لاہور لے چلئے۔ اور لاہور
مین آئے تو کابل کو چلدیجے۔ اسکی کچہہ ضرورت نہ پڑی۔ بادشاہ نے خود ہی بیرم کو

لکھہ بھیجا کہ مین تمھاری صورت نہین دیکھنی چاہتا۔ جب یہہ تدبیر بھی نہ چلی تو کچھہ اور
فکر ہوئی۔ گو بدنیش صلاح کار اوسکو بُری صلاحین بتلاتے تھے۔ مگر اوسنے کبھی
یہہ ارادہ نہین کیا کہ اپنے آقا کے فرزند پر تلوار اوٹھائے۔ کبھی یہہ سوچتا تھا کہ مالوہ
ہنوز بہادر خان نے نہین فتح کیا ہے۔ وہان جا کر اوسکو تسخیر کیجئے اور آرام سے
بسر کیجئے۔ مگر کہین سے اوسکو تائید ایسی نہ ملی کہ کوئی منصوبہ ٹھیک بیٹھتا۔ مدت سے
ارادہ حج کا تھا۔ غرض اس نیت سے وہ ناگور کی طرف چلا۔ کہ وہان سے گجرات ہوتا ہوا
مکہ معظمہ کو جائے۔ جب بیانہ مین پہونچا تو ابو المعانی اور محمد امین دیوانہ کو چھوڑ دیا
اگرچہ ظاہر مین اونسے یہہ کہا کہ بادشاہ پاس جاؤ۔ مگر دل مین ضرور یہہ خیال ہوگا
کہ ایسے فتنہ پرداز اور شورانگیزون کے چھوڑنے سے ملک مین فساد برپا ہوگا جب
یہہ ناگور کی طرف روانگی کی خبر دلی مین پہونچی۔ تو ماہم انکہ نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ بیرام پنجاب کو فتح کرنیکے لئے روانہ ہوا۔ اکبر نے اپنے اوستاد عبد اللطیف کے ہاتھہ یہہ
پیغام کہلا بھیجا کہ اے بیرم خان بابا تیرے حقوق خدمت اور حقائق عقیدت سب
میرے دل پر نقش ہین۔ مین لڑکا تھا اس سبب سے سارے مہمات ملکی کا اہتمام اور انتظام
تمھارے سپرد تھا۔ جو اب تک تم نے چاہا کیا۔ مین نے اوسمین کچھہ دخل نہ دیا۔ اپنی
سیر و شکار مین مصروف رہا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ خود جہانبانی اور معدلت گستری
کرون۔ اب تم جیسے خیر خواہ خردمند کو چاہئے کہ دنیا سے دل اوٹھا کر سیدھے
بیت اللہ کو چلے جائے۔ یہہ تمنا تمھاری مدت سے ہے۔ ہندوستان کے پرگنون مین
جہان چاہئے اور جسقدر چاہئے جاگیر لیلیجے۔ اور اوسکے محاصل کو اگھوا کر فصل فصل
سال بسال اپنے پاس منگا لیجے۔ جب یہہ پیغام معزولی میر عبد اللطیف نے بیرم خان سے کہا

تو بہت غور سے سُنا۔ اور ناگور پہنچکر تمام علم اور نقارہ اور ماہی مراتب غرض سب
توزک وزارت بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیا۔ اور آپ تنہا رہ گیا چند رفیق ساتہہ تہے
کچہہ سامان موجود نہ تہا وہ عوام الناس مین سے ایک شخص معلوم ہوتا تہا +
اب مولانا پیر محمد خان ناصر الملک جو بیرم خان کے مارے ہوئے گجرات مین بیٹہے ہوئے تہے
ہوا کے موافق ہونے کی راہ بعزم بیت اللہ دیکہہ رہے تہے۔ وہ ہوا تو نہ موافق آئی۔ مگر
اور ہی ہوا اونکو بادشاہ پاس لے آئی یہان اونکا بڑا استقبال ہوا۔ بدستور ناصر الملک کا
خطاب ملا۔ اور بہت سی سپاہ سپرد ہوئی کہ وہ بیرم خان کو ہندوستان سے باہر حج
کے لئے روانہ کرائے۔ اب بادشاہ جو خود پنجاب کے ارادہ سے چلا تہا وہ جہجر مین پہونچکر
واپس چلا آیا +

بیرم خان کی بغاوت و وفات

اب بیرم خان کو ناگور سے گجرات جانے مین مالدیو حاکم جودہپور کا اندیشہ تہا۔ اسلئے
وہ بیکانیر مین گیا۔ کلیان راے اور اوسکے بیٹے راے سنگہ نے اوسکی بڑی خاطرداری کی
یہان چند روز آرام کیا۔ جب اوسکو یہان یہہ خبر لگی کہ اوسکا قدیمی ملازم ناصر الملک
فوج لیکر اوسکو ہندوستان سے نکالنے آتا ہے۔ تو سارے بدن مین پتنگے لگ اوٹہے
اور پہر کہلے بندون بادشاہ سے باغی ہوگیا۔ اور پنجاب کی طرف روانہ ہوا۔ اور اپنی بغاوت
کی تدبیرون پر کوئی پردہ نہ رکہا۔ اور امراء سرحد کو لکہا کہ مین حج کو جاتا تہا مجہے معلوم
ہوا کہ بادشاہ سے بعض میرے دشمنون نے شکایت کی۔ اور مزاج اشرف کو متغیر کردیا ہے
اب میرا یہہ ارادہ ہے کہ ان بدکردارون کو کیفر کردار کو پہنچاکر دوبارہ بادشاہ سے
رخصت لون۔ پہر حج کو جاؤن۔ جب یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی تو اوسنے بیرام کو لکہا کہ تم کو

میرے باپ نی پرورش کیا اور اس درجہ پر پہونچایا۔ تم نے بہی میری عمدہ خدمتین کین ہیے اتالیق تم مقرر ہوئے۔ مین نے بہی جو تعظیم اور تکریم تمہاری کی وہ کسی کی نہین کی۔ پانچ برس تک تم ہماری سلطنت کے مالک اور مختار بنے رہی جو نیک و بد تم چاہتے تہی کرتے تہے۔ میرے اعلیٰ درجہ کی ملازمون اور مصاحبون کے ساتہہ وہ سلوک نہ کرتے تہی جو تم اپنے ادنے ادنے یارون اور نوکرون کے ساتہہ کرتے تہے۔ امراء بابری کو ذرا ذرا سے قصورون پر تم نے مار ڈالا۔ مگر مین نے کسی بات مین دخل نہین دیا۔ تمہارے قول اور فعل پر اعتبار کیا۔ تمہارے ہر کام کو مین اپنی خیر خواہی سمجہتا تہا۔ جب مجہے یہہ معلوم ہوا کہ ایک گروہ ایسا بغاوت شعار تمہارے ساتہہ ہو گیا ہے کہ اوسکا ارادہ ہے کہ میرے جو چند رفیق شفیق باقی ہین اونکو بہی ٹہکانے لگا کر مجہے تنہا بے پناہ کر دین تو مین دلی چلا آیا۔ وہان سے بہی مین نے تم کو فہمیہ خط لکہہ بہیجا کہ گو کسی مصلحت کی سبب سے مین تمہاری صورت نہین دیکہنی چاہتا لیکن تم کو خانخانان خان بابا سمجہتا ہون۔ اور کسی طرح سے تمہاری جان اور عزت کا خواہان نہین ہون۔ اب تمہاری چالیس برس کی خدمات حسین پر نظر کرکے لکہتا ہون کہ اس آخری وقت مین کیون نمک حرامی کا کلنک ماتہے پر لگاتے ہو۔ مگر بیرم خان نے اسکو کچہہ نہ سنا۔ تہوڑی بہت جمعیت بہم پہنچا کر بغاوت کا ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور پنجاب پر چڑہ گیا۔ بادشاہ نے اول میر شمس الدین خان اتکہ کے ہمراہ سپاہ روانہ کی۔ اور پہر خود دہلی عبد المجید خان کو سپرد کرکے روانہ ہوا۔ جگہہ جگہہ فوج بہیجکر ناکہ بندی بیرام خان کے واسطے کر دے۔ جب بادشاہ جلند ہر مین پہنچا۔ تو منعم خان حاکم کابل بہی بادشاہ سے آکر ملا۔ بادشاہ کی فوج نے پرگنہ راہون کے ایک گانون مین بیرام خان کو شکست فاحش دی۔ وہ بہاگ کر کوہ سوالک مین چلا گیا

اور بہت سے اوسکے دوست اور عزیز اس لڑائی مین کام آئے - اس بدبخت کو یہہ نہ
معلوم تہا کہ اوسے لڑنے کے واسطے خود بادشاہ ایسی توجہ کرے گا - کہ کوہ سوالک مین
بہی اوسکا پیچہا نہ چہوڑیگا - یہان کا راجہ گوبند چند تہا - اوسکے ہان بیرام نے چندروز آرام کیا
- بادشاہ کی فوج نے آگے بڑہ کر بیرام خان کے آدمیون کو مارا - بادشاہی فوج مین سے
سلطان حسینخان جالیر بہی مارا گیا - اوسکا سر بیرام کے پاس جب آیا - تو اوسکا دل بہر آیا
- اور اوسنے چلاّ کر کہا کہ میری جان اس قابل نہین ہے کہ اوسکے بچانے کے واسطے
ایسے شخص کا یون سر کٹے - غرض اب ہوش مین آیا - سارے اپنے خیالات کو بہولا
- اور اپنے معتبر ملازم جمال خان بادشاہ پاس بہیجا - اور عفو تقصیر کا خواہان ہوا -
بادشاہ نے بڑا لطف و کرم کیا کہ اوس کی سب تقصیرات معاف کردین - اور
اپنے امیرون کو اوس پاس اطمینان کے واسطے بہیجدیا - ماہ ستمبر ۱۵۶۰ء مطابق
محرم ۹۶۸ھ کو خانخانان بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا - بادشاہ نے بدرجہ
غایت انسانیت اور آدمیت یہہ کی کہ خیمہ کے پاس جب خانخانان آیا - سب امرا
کو اوسکے استقبال کے واسطے حکم دیا - جب وہ خیمہ مین آیا تو بادشاہ کے پیرون پر
سر کو رکہہ کر خوب رویا - بادشاہ نے اپنے ہاتہون سے اوسکا سر اوٹہایا - اور
اپنے رومال سے اوسکے آنسوؤن کو پوچہا - پہر خلعت مرحمت ہوا - اور یہہ
زبان سے فرمایا کہ اگر سپاہ گری کی طرف میل ہو تو مین کالپی اور چندیری کا
صوبہ عطا کرتا ہون - اگر مصاحبت کا شوق ہو تو اپنی مجلس مین مصاحب
مقرر کرتا ہون - اگر حج کی تمنا ہو تو مین وہان جانے کی اجازت دیتا ہون -
مگر بیرم خان عاقل تہا - معاملہ دانی مین جواب نہین رکہتا تہا - اوسنے عرض کیا

کہ اب کوئی آرزو باقی نہین رہی۔ یہی تمنا ہے کہ حج کو جاؤن وہان حضور کے
جاہ وجلال کے لئے دعا مانگون۔ پچاس ہزار روپئے بادشاہ نے دئے۔ اور
معقول وظیفہ اوسنے مقرر کیا۔ اور حج کو روانہ کیا۔ گجرات کا راستہ لیا۔ پٹن مین
وہ پہونچا۔ یہان چند روز قیام کیا۔ جہان ٹہرتا وہان کی سیر ضرور کرتا۔ یہان
ایک تالاب کی سیر کو کشتی مین گیا۔ کشتی سے اوترا ہی تہا کہ ایک پٹہان مبارک
خان لوحانی نے جسکے باپ کو بیرام خان نے اپنے ہاتہون سے مارا تہا اب اوسنے
خانخانان کو مار ڈالا۔ شہید شد بیرام اس شہادت کی تاریخ ہے۔ جب بادشاہ
نے یہہ سنا تو اپنے خان بابا کے تین برس کے بابا مرزا عبدالرحیم کو اپنے پاس بلا لیا
۔ لڑکپن مین اوسکو مرزا جانی کا خطاب دیا۔ اور تعلیم و تربیت کرکے بڑی عمر مین
اوسکو دوسرا خانخانان بنایا۔ غرض جب بیرام دنیا سے اوٹہہ گیا۔ اکبر شاہ
بذات خود جہانداری مین مصروف ہوا*

نوجوان بادشاہ کی مشکلات

اٹہارہ برس کی عمر اور یہہ سلطنت کا بہاری بوجہہ اوٹہانا اوسی کا کام تہا۔ خدا
نے عجب عقل و فہم دماغ مین اور خوبیان دل مین اور زور و قوت چستی و چالاکی
جسم مین اوسکو عطا کی تہین۔ اگر اوسکے سوانح عمری اول سے آخر تک خیال کیجے
تو ہر ایک بات انوکہی معلوم ہوتی ہے۔ پیدا ہوا تو اوسوقت کہ باپ کن بلاؤن
اور آفتون مین مبتلا تہا۔ پلا تو چچا کی قید مین جو باپ کی جان کا دشمن تہا۔
لڑکپن مین کہیل کہیلا تو یہہ کہ بدمست ہاتہیون کو سدہاتا اور اونکو لڑاتا۔ اور اگر
گرتا تو بہر چڑہنے سے نہ ڈرتا۔ شیرون کے شکار تلوار سے کرتا۔ پہر دس بارہ برس کی

عمر مین باپ کے ساتھہ لڑا انہو مین نام پیدا کیا - اب بیرم خان جیسے وزیر سے
سب اختیار سلطنت کو چہین لیا - غرض خواہ اوسکے سپاہیانہ کام دیکہئے خواہ
اوسکے انتظام ملکی کی تدابیر پر خیال کیجے ایک شان کبریائی نظر آتی ہے - اگر اکبر کی
ذات مین یہہ سب صفات جمع نہ ہوتین تو خاندان تیمور کی سلطنت جمنی ہندوستان
مین ناممکن ہوتی - اوسکو بعض مشکلات بہ نسبت اور مسلمان خاندانون کے زیادہ تر
تہین - پہلے جن مسلمان خاندانون نے یہان حکومت کی اونہون نے اپنے وطن
مالوفہ سے تعلق نہین چہوڑا - اونکی آمد و رفت اپنی زبردست قومون کے ساتہہ
برابر رہی - غزنین و غور کے خاندانون کا ملک اور دارالسلطنت ہندوستان سے
متصل تہا - غلامون کے خاندان کی سلطنت مین برابر اونکی قومون کی آمد و رفت
جاری رہی - مگر خاندان تیمور اس اعتبار سے ضعیف اور کمزور تہا - اور اوسکی
بنیاد کو استحکام نہ تہا - نہ تو وہ کوئی اپنا وطن رکہتا تہا - نہ کسی زبردست قوم کے
ساتہہ رشتہ اتحاد رکہتا تہا - غرض کوئی امید اس بات کی نہ تہی کہ اگر
ہندوستان مین برا وقت آئیگا تو ہم وطن اوسکی امداد کرینگے - یا کوئی اور زبردست
قوم اوسکے ہمراہ ہوکر اوسکا قدم آگے بڑہا وینگے - کوئی سرمایہ اوسکے پاس ایسا
نہ تہا کہ مصیبت کے وقت کام آتا - اس خاندان کے سپاہ مین جو سپاہی تہے وہ
مختلف ممالک متوسطہ ایشیا کے رہنے والے تہے - فقط غنیمت کی امید پر جمع ہوگئے تہے
اور جو سپاہ کے سردار اور افسر تہے وہ کچہہ آپس مین ناتہ رشتہ نہ رکہتے تہے نہ ایک
خاندان کے تہے - فقط ملکون کے فتح کرنے اور اپنی قسمت آزمانیکے لئے ساتہہ تہے
- جب کوئی ملک فتح ہوتا تو وہ اوسکے ٹکڑے کرکے آپس مین تقسیم کرنا چاہتے تہے

اس خاندان کی سلطنت کے قیام اور استحکام مین کوشش نہین کرتے تہے - چنانچہ اسکا تجربہ ہمایون کے عہد مین ہوچکا تہا کہ اوسکے ساتہہ سے یہہ سردار کیسے جلد جلد جدا ہوگئے - اور بات کی بات مین وہ ہندوستان سے نکالا گیا - اور پہر کوئی اپنے وطن سے اہل وطن کی جماعت ایسی نہ لا سکا کہ ہندوستان کو لے لیتا - یہہ تو بیرام خان ہی کے ہاتہہ کو خدانے قدرت دی تہی کہ اوسنے ان سب مختلف سردارون کو ایسی بندش سے جکڑ رکہا تہا کہ اونکا نکلنا دشوار تہا - جسوقت وہ نہ رہا یہہ بندش ڈہیلی ہوئی اور اکبر کو وہ دقتین افسرون کے معاملات کی پیش آئین جو اوسکے باپ کو آئین تہین - مگر اپنی تدابیر صائب سے سب کا علاج کر لیا - اب ملکون کی فتح مین سردارون کی بغاوت کا بہی بیان کرینگے جسسے یہہ مضمون طالب علم سمجہہ جائینگے ـــــ مگر ہم سردارون کی بغاوت کا جدا مضمون نہین لکہینگے *

اکبر کا منصوبہ سلطنت کی دوبارہ حاصل کر اور اوسکی استحکام کا

اول اکبر اس اپنے خاندان کی ضعیفی کو سمجہتا تہا - دوم خدانے اوسکا دل پاک صاف بنایا تہا - ان دونون باتون نے اوسکو ہمہ تن اس کام مین مصروف کیا کہ اس وسیع سلطنت کی سب قومون کو ایک گروہ بنادون اور خود انکا سرگروہ بنجاؤن - اسلئے اوسنے صلح کل کا مذہب اختیار کیا - شیعہ سُنّی ہندو مسلمان یہود و نصارا سب اوسکے نزدیک برابر تہے - کوئی عمدہ عہدہ نہ تہا جسپر ہندو ممتاز نہ تہے - اور مسلمانون مین ہر فرقے کے آدمی بقدر لیاقت اپنے چہوٹے بڑے عہدے رکہتے تہے - مذہب اور نسل اور خاندان کا خیال اوسکو نہ تہا - غرض اس صلح کل کے مسلک نے سب ملازمون کو بادشاہ کی خیر خواہی مین متفق کر دیا - اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے

ایک عرصہ دراز چاہیئے تہا مگر سر دست جوان منصوبون کو اوسنے استحکام سلطنت
کے لئے سوچا وہ ضروری اور لابدی تہے +
اول ۔ سب امراء اور ملازمین کے دل مین اپنا وفاداری پیدا کرے اور اون پر
اقتدار حاصل کرے +
دوم ۔ جو ملک پہلی سلطنت کی قبضہ و تصرف سے باہر نکل گئے ہین اون کو
دوبارہ حاصل کرے +
سوم ۔ انقلابات عظیم کے سبب جو ملک کی نظم و نسق مین خلل پڑ گئے ہین اونکو
درست کرے +

جو ملک پہلی سلطنت کے نکل گئے تہی اون کا ہاتہہ آنا
قلعہ گوالیار سنہ ۱۵۵۹ - ۹۶۵

قلعہ گوالیار مین سلطان محمد شاہ عدلی کی طرف سے اوسکا غلام حاکم تہا۔ جب آگرہ پر
اکبر کا تسلط ہوا تو حبیب علی سلطان اور قیا خان نے اس قلعہ کو گہیر لیا۔ اور
کچہہ دنون مین اوسکو فتح کر لیا۔

مالوہ کی فتح سنہ ۶ جلوس ۱۵۶۱ - ۹۶۸

شیر شاہ نے اپنے عہد سلطنت مین مالوہ کی حکومت شجاعت خان کو سپرد کی۔
یہہ سردار خاص اوسکے خیل کا تہا۔ جب وہ مر گیا تو باز بہادر اوسکا بیٹا جانشین ہوا
وہ جوانی کے نشہ مین ایسا مست ہوا کہ کاروبار سلطنت سی غافل ہوا۔ رعایا کا
حال تباہ ہونے لگا۔ بادشاہ نے یہہ سنکر آگرہ سے بہادر خان کو سنہ ۱۵۵۹ - ۹۶۶ مالوہ فتح
کرنیکے لئے بہیجا۔ مگر بیچ مین بیرام خان کا جہگڑا اٹہا ہو گیا اسلئے خانخانان نے اوسکو

سیپری سے الٹا بلا لیا۔ اب ۹۶۸ھ ۱۵۶۱ء مین پہلے سے بہت زیادہ لشکر بڑے زور شور
کے ساتھہ بادشاہ نے بہیجا۔ اور ادہم خان کوکا کو سپہ سالار بنایا۔ باز بہادر سارنگ پور
مین تہا۔ جب دس کوس لشکر شاہی رہا۔ تو وہ خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور
اور شہر سے نکل کر دو کوس پر ایک مقام لڑنیکے واسطے مستحکم کیا۔ اور ادہم خان سے لڑا
اور شکست فاحش پائی۔ خاندیس اور برہان پور کی طرف بہاگ گیا۔ تمام مال اسباب
اور اہل و عیال بادشاہی سپاہیون کے ہاتہہ آیا۔ باز بہادر کو گانے اور ہندی کبت
بنانے مین کمال تہا۔ وہ شب و روز ایسے کام مین بسر کرتا۔ بڑی گویا عورتین حسین
اوسنے جمع کی تہین۔ جب یہہ لڑائی ہوئی تو ہندون کی طرح اوسنے اپنی ان بی بیون
اور حرمون اور گانیون پر سپاہی متعین کئیے کہ اگر معاملہ دگرگون ہو تو ان سب کو
تلوار سے مار ڈالین تاکہ ننگ و ناموس مین فرق نہ آئے۔ روپ متی اوسکی ایک معشوقہ
تہی کہ اوسکے حسن کی دہوم تہی۔ ہندی زبان مین شعر خوب کہتی تہی۔ باز بہادر اوسپر
نہایت فریفتہ تہا۔ وہ ادہم خان کی قید مین آئی۔ جب اوسکو یقین ہو گیا کہ منت
سماجت سے عصمت نہین بچ سکتی۔ تو اوسنے ادہم خان کی ملاقات کا ایک وقت
مقرر کیا۔ اور اوسوقت وہ خوب بن سنور کر پلنگ پر لیٹی۔ اور زہر کہا لیا۔ جب
ادہم خان پلنگ کے پاس آیا تو اس نازنین کو بستر مرگ پر آرام کرتے ہوئے دیکہا۔
ادہم خان نے اس فتح کا حال بادشاہ کو لکہا۔ مگر مال اسباب سب خود ہضم کیا۔
حسین عورتون کو اپنے پاس رکہا۔ کچہہ ہاتہی بادشاہ پاس بہجوا دئیے۔ اس
حرکت سے بادشاہ ناراض ہوا۔ ۲۱ شعبان ۹۶۸ھ ۱۵۶۱ء کو خود بادشاہ مالوہ کی جانب
روانہ ہوا۔ اور قلعہ گاگرون کے پاس پہنچا۔ اوسنے اوسکے [illegible] کرنیکا حکم دیا۔

مگر حاکم قلعہ نے اطاعت اختیار کی۔ یہہ بادشاہ یہان سے سارنگ پور کی طرف چلا۔ وہان اتفاق سے ادہم خان سارنگ پور سے گاگرون کے تسخیر کے ارادہ سے آتا تہا۔ اسکو مطلق خبر نہ تہی کہ بادشاہ اوسکے سر پر آگیا ہے۔ باہم انکہ اوسکی والدہ نے بادشاہ کی روانگی کی اطلاع کے واسطے ایک قاصد تیز رو روانہ کیا تہا۔ مگر بادشاہ اس قاصد سے پہلے پہنچ گیا۔ غرض جسوقت ادہم خان نے بادشاہ کو دیکہا تو آنکہین کہلین اور سوا اسکے کوئی چارہ نہ تہا کہ رکاب پر بوسہ دی۔ اور خطا معاف کرائے۔ بادشاہ نے عفو تقصیر کیا۔ اور اوسیکے مکان مین اوترا۔ اور رات کو سویا۔ ادہم خان کو اس سونے پر اپنی بدگمانی سے کچھہ اور گمان ہوا۔ آخر کار جو کچھہ مال و اسباب اور حسین عورتین مالوہ کی لڑائی مین حاصل ہوئی تہین بادشاہ کے پیش کش کین۔ بادشاہ چند روز رہ کر آگرہ چلا آیا۔ ادہم خان کی جگہہ مولانا پیر محمد خان ناصر الملک حاکم مالوہ مقرر ہوئے۔ یہہ مولانا اکبر شاہ کے اوستاد تہے۔ مگر معلوم نہین اونکو کس لیاقت کے سبب سے یہہ منصب نصیب ہوا تہا۔ پڑہنا لکہنا آتا ہوگا۔ فن سپہ گری سے تو بالکل بیگانہ تہے۔ غرض اونہون نے آسیر اور برہان پور کے ملکون کی فتح کرنیکا ارادہ کیا۔ اور بیجے گڈہ کے قلعہ کو جو اس ملک مین مشہور تہا فتح کرکے لے لیا۔ اور سب اہل قلعہ کو قتل کیا۔ پہر خاندیس کے مشہور قلعہ آسیر پر دریاء نربدا سے عبور کرکے آئے۔ راہ مین دہات اور قریات کو بیچراغ کرتے چلے آئے۔ اور برہان پور مین پہنچے۔ اور آسیر کو بہی لے لیا۔ قتل عام کا حکم دیدیا۔ سیکڑون سیدون اور مغلون اور مولویون اور شیخون کا اپنی آنکہون کے سامنے سر کٹوا دیا۔ باز بہادر بہی یہین کہین چہپا ہوا تہا۔ اوسنے اور آسیر اور برہان پور کے حاکمون نے باہم اتفاق کیا۔ اور مولانا پیر

ایک حملہ بڑی فوج سے کیا۔ مولانا سے یہہ حملہ سنبھل نہ سکا۔ ولٹے پاؤن مانڈو کی طرف بھاگی۔ راہ مین دریاے نربدا کے اندر ہمراہیون سمیت غریق فنا ہوئے۔ ظریفون نے یہہ لطیفہ کہا کہ پانی مین فی النار ہوئے۔ مالوہ پر باز بہادر کا قبضہ ہو گیا۔ مانڈو مین بھی دشمنون نے پیچھا آن دبایا۔ مغلون کے پیر یہان بھی نہ جمے۔ بادشاہ پاس دوڑے آئے۔ ۹۶۹ھ ۱۵۶۲ مین بادشاہ نے عبداللہ خان اوزبک حاکم کابل کو باز بہادر کے فتنہ دفع کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس سال کے آخر مین مالوہ کے اندر داخل ہوا۔ باز بہادر نے اپنی سکت سامنے ہونے کی نہ دیکھی۔ کمبل میر کے پہاڑون مین چلا گیا۔ ایک سپاہ اوسکے تعاقب مین گئی۔ وہان سے بھاگ کر رانا اودے سنگھ کا دامن پکڑا۔ یہہ راجا مارواڑ مین تاراج کرتا تھا۔ پھر یہان سے بھی وہ گجرات مین چلا گیا۔ اور بہت جگہہ حیران پھرا کیا۔ بہت سی پریشانی اور سرگردانی اوٹھا کر بادشاہ کی خدمت مین ۹۷۸ھ مین حاضر ہوا۔ بادشاہ نے کچھہ دنون اوسے قید مین رکھہ کر چھوڑ دیا۔ تھوڑے دنون بعد اس رہائی کی روح نے اوسکی قید جسم سے رہائی پائی۔ اب عبداللہ خان اوزبک کے دل مین بھی بادشاہ سے بغاوت اختیار کرنیکی دل مین آئی۔ بادشاہ شکار کھیلتا کھیلتا مانڈو مین آیا۔ پہلے سے بعض سردارون کو بھیجا کہ عبداللہ خان کو مطمئن کردین۔ کہ وہ اپنے اعمال سے خائف ہو کر گمراہ نہ ہو۔ مگر اسپر کچھہ اثر نہ ہوا۔ جب بادشاہ مانڈو مین داخل ہوا تو وہ بھاگ گیا۔ بادشاہ نے اوسکے تعاقب مین لشکر بھیجا۔ وہ بادشاہی لشکر سے کئی دفعہ لڑا۔ اور ہزیمت اوٹھا کر بھاگا۔ اور راہ مین بڑی مصیبتین اوٹھائین بادشاہی لشکر نے اوس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ آخر کار وہ حاکم گجرات چنگیز خان پاس چلا گیا۔

ممالک شرقیہ کی فتوحات اور امراء اکبری کی بغاوت و فسادات

ان چند برسون مین علی قلی خان نے ممالک شرقیہ مین فتوحات عظیم افغانون پر حاصل کین۔ پہلے لکھہ چکے ہین کہ خان زمان حدود سنبہل مین منتظم مقرر ہوا تہا۔ اوسنے یہان کے سب متمردین کو شکست دیکر لکھنو تک تمام ملک کو مطیع کر لیا حسن خان بچگوتی ایک مشہور زمیندار تہا جسوقت اوسنے دیکہا کہ بادشاہ قلعہ مان کوٹ کی فتح مین لگا ہوا ہے۔ اوسنے سرکار سنبہل مین غدر مچانے کا ارادہ کیا جب خان زمان کو یہہ ارادہ فاسد اوسکا معلوم ہوا۔ وہ لکھنو مین لڑنے کیواسطے چڑہ گیا۔ اس پاس بتیس ہزار لشکر تہا۔ اور اس پاس کل چار ہزار۔ مگر اوسکو فتح حاصل ہوئی۔ اور بے شمار غنیمت ہاتہہ لگی۔ ایک اور لڑائی جونپور مین غوریون سے لڑا۔ سلطان بہادر نے اپنا سکہ اور خطبہ بنگال مین جاری کیا تہا۔ وہ بیس ہزار سوار لیکر جونپور پر چڑہا۔ اور خان زمان کو شکست دی۔ مگر پہر خان زمان نے تہوڑے آدمیون سے اوسپر حملہ کیا اور فتح پائی۔ اور اسقدر غنیمت حاصل کی کہ سپاہ مالا مال ہوگئی محمد خان بنگالی کے بیٹون کے ساتہہ لڑکر جب عادل شاہ مارا گیا تو اوسکا جانشین قلعہ چنار مین شیر شاہ ثانی ہوا۔ اب وہ بہت سی سپاہ لیکر جونپور کی طرف اس امید پر چلا کہ جو ملک ہاتہہ سے نکل کر دشمنون کے اختیار مین چلا گیا ہے اوسکو دوبارہ حاصل کرے۔ یہان خان زمان نے یہہ سنکر قلعہ جونپور کو مستحکم کیا۔ اور آس پاس کے سب سردارون کو بلا لیا۔ اور شیر شاہ ثانی سے خوب لڑا۔ اور اوسکو بہگا دیا۔ قلعہ چنار پر فتو نامی ایک شخص قابض ہوگیا

اوسنے یہہ قلعہ خود بخود پادشاہی آدمیون کی نذر کیا۔ اور ارکان سلطنت
مین داخل ہوا۔ اس فتح سے خان زمان خان کا ایسا مغز چلا کہ پادشاہ کو ایک
لڑکا سمجھنے لگا۔ اور اوسکی قوت اور قدرت کو بے حقیقت جاننے لگا۔ اسلیے سب مال
غنیمت کو خود ہی پچانا چاہا۔ اور ایسا گستاخ اور بیباک ہوا کہ پادشاہ کو خود اوسکی
گوشمالی کے واسطے آنا پڑا۔ کچھہ ابھی پہلے دن باقی تھے کہ وہ اپنے بھائی سمیت
بادشاہ کی خدمت مین کڑہ مانک پور مین حاضر ہو گیا۔ غنیمت کا سب مال اسباب
حوالہ کیا۔ یہہ واقعہ ۱۵۶۱ء ۹۶۸ھ کا ہے۔
۱۵۶۴ء ۹۷۱ھ مین سلیم شاہ کے بیٹے آواز خان کو سردار بناکر پٹھانون نے پہر سر اوٹھایا۔
اور ملک بہار پر اور بعض اور پرگنون پر جو خان زمان کے تحت و تصرف مین تھے
قبضہ کیا۔ اوسوقت بعض سردار اکبر کی طرف سے خان زمان پاس اس نظر سے
آ گئے تھے کہ اوسکو سمجہا کر بغاوت سے باز رکھین۔ افغانون نے خان زمان کو
شکست دے ہی دی ہوتی اگر یہہ سردار اوسکی حمایت نہ کرتے غرض آخر کو خان
زمان فتحیاب ہوا۔ اور افغان بہاگ گئے۔ عبداللہ خان ازبک کی گرفتاری
کے واسطے پادشاہ نے سخت تدبیرین کین تو سارے ملک مین یہہ مشہور ہو گیا کہ
پادشاہ کو ازبکون سے عداوت ہو گئی ہے۔ اس سبب سے ازبک سردار سب جگہ
شورش اور فساد برپا کرنے لگے۔ سکندر خان ازبک اور ابراہیم خان ازبک
نے جو جونپور کے سردارون مین جاگیردار تھے ایک آفت برپا کی۔ اور علی قلی
خان زمان اور بہادر خان یہہ دونو بھائی سیستانی تھے۔ مگر بغاوت برپا
کرنے مین ازبکون کے بھائی بن گئے۔ آصف خان نے بھی بغاوت پر کمر باندہی تھی

غرض ہزارون باغیون کا ہجوم ہوگیا۔ پادشاہ چپکا بیٹھا ہوا یہہ سیر دیکھا کیا۔
اول اوسنے یہہ چاہا کہ اگر یہہ سب آشتی سے بر سر راہ آجائین تو اچھا ہے۔ مگر
جب یہہ گمراہ یون راہ پر نہ آئے تو پہر تلوار سے کام چلانا پادشاہ نے شروع کیا۔
بعض سردارون کو اونکے رفع دفع کرنے کے لئے بہیجا۔ مگر اونسے کچھہ نہ ہوسکا
بعض اونمین سے خود باغیون کے ہاتہہ مین قید ہوگئے۔ جب پادشاہ کو یہہ حال
معلوم ہوا تو اول منعم خان خانخانان کو ایک فوج جرار کے ساتہہ روانہ کیا کہ قنوج پر
دریا سے عبور کرکے باغیون کو روکے۔ اور وہ خود بہی چند روز کے بعد ۹۷۳ھ ۱۵۶۶
مین روانہ ہوا۔ قنوج مین منعم خان سے ملا۔ یہان دس روز تک قیام رہا۔
سکندر خان کی یہہ خبر آئی کہ وہ لکہنؤ مین ہے۔ پادشاہ نے بڑی محنت اور مشقت
سے رات کو دریا سے عبور کیا اور صبح کو سکندر کے لشکر کے سامنے جا پہونچا۔ سکندر
یہہ دیکہتے ہی لکہنؤ سے بہاگا۔ پادشاہ کے گہوڑے بہت تہکے ہوئے تہے اسلئے
تعاقب نہ ہوسکا۔ وہ صاف نکل گیا اور خان زمان اور بہادر خان سے جا ملا۔
پادشاہ کے حکم سے آصف خان پانچ ہزار سوار لیکر برہن پر خان زمان سے لڑنے
کے لئے گیا۔ مگر یہہ کچھہ لڑا بہڑا نہین وہان سے اپنی جاگیر گڑہہ مین بہاگ گیا۔
اب پادشاہ نے منعم خان کو اوسکی جگہہ بہیجا۔ خان زمان نے بہادر خان اور
سکندر خان کو دوآبہ مین روانہ کیا کہ وہان جا کر فساد برپا کرین۔ پادشاہ نے
میر معز الملک مشہدی کو اونکے دفع کے واسطے روانہ کیا۔
منعم خان اور خان زمان کی کسی زمانہ کی بڑی دوستی تہی۔ اسلئے اونمین آپسمین
لڑائی بہڑائی نہ ہوئی۔ بلکہ صلح کے نامہ اور پیغام ہوئے۔ آخر یہہ ٹہرا کہ علی قلیخان

اپنی والدہ کو حاجی خان کے ساتھہ عفو تقصیر کے واسطے بھیجے - چنانچہ وہ حاجی خان
کے ساتھہ پادشاہ کی حرم سرا مین آئی - پادشاہ نے قصور معاف کر دیا - اور جونپور
کی جاگیر بدستور اوسکو عطا فرمائی - میر معز الملک اور بہادر خان کی لڑائی ہو رہی تہی
- بہادر خان نے معز الملک سے درخوہست کی کہ میرے بہائی نے والدہ صاحبہ کو پادشاہ
پاس عفو تقصیر کے لئے بہیجا ہے - وہان سے جواب کے آتے تک مجکو مہلت ملے - لیکن میر
معز الملک نے نہ سنی - اب بہادر خان نے حملہ کر کے پادشاہی لشکر کو شکست دی - اور
بہت سی غنیمت اوسکے ہاتہہ آئی - میر معز الملک بہاگ کر قنوج مین آئے - پادشاہ والدہ
علی قلی خان کو جونپور جاگیر مین دیکر چنار اور بنارس کی سیر کو روانہ ہو گیا تہا - اب خان زمان
نے سکندر اوزبک کے بہکانے سے دریاے گنگ سے عبور کر کے غازی پور اور اوس کے
آس پاس کے بہت سے پرگنون پر قبضہ کر لیا - پادشاہ یہہ سنکر بہت خفا ہوا - اور اوسنے
حکم دیا کہ اشرف خان جونپور مین جاکر والدہ علی قلی خان کو قید کر لے - اور خود
ایلغار کر کے غازی پور پہنچا - وہان سے خان زمان جنگل کیطرف بہاگ گیا - مگر بہادر خان
اور سکندر خان اوزبک اور ابراہیم رات کو قلعہ جونپور پر آن چڑہے - اور علی قلی
خان کی ما کو نکال کر لیگئے - پادشاہ جونپور مین آیا - پہر لشکر کو خان زمان کے استقبال
کے واسطے حکم دیا - مگر خان زمان نے عفو تقصیر کی درخوہست کی پادشاہ نے پہر اسپر
عمل کیا کہ مصرعہ - در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست + بہادر خان کو پادشاہ
بہائی کہتا تہا - خان زمان کو بہی کسی زمانہ مین بڑا دوست سمجہتا تہا - علی قلی خان نے
عرض کیا کہ اسوقت خجالت اور ندامت کے سبب منہ نہین دکہا سکتا - حضور کی خدمت
مبارک مین آگرہ کے اندر بہائی سمیت حاضر ہونگا - پادشاہ آگرہ چلا آیا +

مگر علی قلی خان خود حاضر نہوا - اور جب پادشاہ کو دیکھا کہ وہ رفع فساد کے واسطے
پنجاب گیا ہوا ہے تو پھر علی قلی خان اور بہادر خان اور سکندر خان اور ابراہیم خان
نے سازش کرکے فساد عظیم برپا کیا - اور آپس مین یہہ ٹہری کہ سکندر اور ابراہیم تو ملک قنوج
کو تاخت و تاراج کرے - اور علی قلی اور بہادر خان کڑہ مانک پور شورش برپا کرے -
جو امرا یہان ملک کی حفاظت کیواسطے پادشاہ کی طرف سے مقرر تہے ہرچند اونہون نے
حفاظت مین کوشش کی - مگر کارگر نہوئی - قلعون مین محصور ہوکر گہر گئے - سید
یوسف مشہدی کو قلعہ شیر گڈہ مین مجنون خان قاقشال کو کڑہ مانک پور مین خان زمان نے
گہیر لیا - اب پادشاہ نے پورا ارادہ کیا کہ اس بغاوت کے خاردار درخت کو جڑ سے اوکہیڑ
کر پہینک دے - پادشاہ اول پنجاب سے آگرہ مین آیا - یہان سے بہت سی سپاہ لیکر
اور ہاتہی لیکر جونپور طرف روانہ ہوا جب راے بریلی مین آیا - تو سنا کہ علی قلی خان
کا ارادہ ہے کہ وہ دریا سے عبور کرکے مالوہ مین سلطان مرزا وغیرہ باغیون سے جا ملے
اسلیئے پادشاہ راتون رات دریا سے عبور کرکے کڑہ مانک پور مین آیا - اور اپنے
سردارون سے جو یہان گہرے پڑے تہے ملا - علی قلی خان اور بہادر خان نے رات بہر
شرابین اوڑائین اور ناچ دیکہے - پادشاہ کے آنیکا گمان بہی نہ تہا - کہ اتنے مین کوس
شاہی کی صدا اونکے کان مین آئی - تو کان کہڑے ہوئے - اور میدان جنگ مین
لڑنے آئے - خوب لڑائی ہوئی - اور پادشاہ خود لڑنے گیا - علی قلی خان کے ایک
تیر لگا - اور پہر دوسرا - وہ ہاتہی سے گرا - اور ایک ہاتہی نے پیرون تلے کچل ڈالا -
بہادر خان زندہ پکڑا آیا - اوسسے پادشاہ نے کہا کہ مین نے آپکا کیا کیا تہا کہ جو یہہ
تلوار مجہپر آپ نے کہینچی - کچہہ اور جواب اوسکو ندامت اور خجالت کے سبب سے نہ آیا -

اور یہہ اوسنے کہا کہ الحمد للہ کہ اس آخری وقت مین اوس پادشاہ کا دیدار نصیب ہوا جسکی ذات گناہون کی مٹانی والی ہے - پادشاہ کی مروت نے اس حالت مین بہی قتل کی اجازت نہ دی - مگر علی قلی خان کا قتل ہونا ابہی تحقیق نہ ہوا تہا - اسلئے اور امیرون نے اوسے قتل کر ڈالا - اور پہر اور بڑے بڑے باغی پکڑے آئے - اور ہاتہیونکے پیرون تلے کچلوائے گئے - غرض یہہ ایک فتح عظیم ۹۷۴ھ ۱۵۶۷ء مین حاصل ہوئی - فتح اکبر اوسکی تاریخ ہوئی - جہوسی پریاگ اور بنارس کی سیر کرکے آگرہ مین پادشاہ چلا آیا*

آصف خان کا ملک گڈہہ کا فتح کرنا اور پادشاہ سے بغاوت ۹ سنہ جلوس ۹۷۱ھ ۱۵۶۴ء

گڈہہ کتنگہ کڑہ مانک پور اور لکہنو کے مضافات مین ایک وسیع قطعہ ہے جسمین قوم گونڈ آباد تہی - اور صحرائی اور وحشی باشندون سے آباد تہا - ستر ہزار گانون اوسمین تہے جو گڈہہ وہان کی راجدہانی تہی - اسوقت تک یہہ ملک مسلمان پادشاہون کے ہاتہہ نہین آیا تہا - عبد المجید خان آصف خان جب کڑہ مانک پور مین حاکم ہوا - تو اوسنے اس ملک کی فتح کرنیکا ارادہ کیا - اسوقت یہان کا راجہ دلیپ مرگیا تہا - اوسکا بیٹا پانچ برس کا جانشین ہوا - اور اوسکی ماں درگاوتی سارے کاروبار سلطنت کی منتظم ہوئی - یہہ رانی بہی شجاعت اور دانائی مین عورتون مین اپنا جواب نہ رکہتی تہی - سارے کام جوانمردون کے سے کرتی تہی - گہوڑے پر چڑہتی شکار کہیلتی اور شیرونکو مارتی جب آصف خان نے اس ملک کا خوب حال دریافت کرلیا - تو وہ بہت سا لشکر لیکر چڑہ گیا - رانی بہی بڑے ٹہاٹہہ سے اوس سے لڑنے آئی - دونون

لشکرون مین جنگ عظیم واقع ہوئی۔ راقی ہاتھی پر سوا میدان جنگ مین موجود تھی۔
اتفاق سے اوسکے ایک تیر لگا۔ اوسکو یہہ خوف پیدا ہوا کہ کہین مین زندہ گرفتار نہ
ہو جاؤن۔ اسلئے اول فیلبان سے کہا کہ خنجر سے مجھے مار ڈال۔ فیلبان نے کہا کہ میرے
ہاتھہ مین کہان قدرت ہی کہ حضور کی گردن پر تلوار چلاؤن تو اوسنے کہا کہ بے عزت
جینے سی باعزت مرنا اچھا ہوتا ہے۔ اسلئے اوسنے خنجر لیکر اپنا کام تمام کیا۔ آصف خان
چوراگڈہ مین گیا۔ وہان بہت دولت اور ہاتھی ہاتھہ آئے۔ مگر اوسمین سے بادشاہ
پاس کچھہ تھوڑے سی بھجوائے اور باقی سب آپ اوڑائے۔ اور جب یہہ ملک ہاتھہ آیا
اور یہہ دولت آئے تو بادشاہ سے بغاوت کی دماغ مین سمائی۔ مگر جب بادشاہ
جونپور کی طرف علی قلی کی گوشمالی کے واسطے آیا۔ تو آصف خان بلانے سی چلا آیا۔
مگر پھر علی قلی خان کے مقابل بھیجا گیا تو وہ گڈہہ مین بھاگ گیا۔ مہدی قاسم خان
اوسکی سرکوبی کے واسطے گڈہہ بھیجا گیا۔ ہنوز مہدی قاسم خان گڈہہ مین آیا نہ تھا کہ وہ
بھاگ کر خان زمان کے پاس چلا گیا۔ مگر کچھہ اوسسے ایسی بے لطفی ہوئی کہ وہ اوسکے
آنے سے نہایت پشیمان ہوا۔ اور رات کو بھاگ کر کڑہ مانک پور چلا کہ بہادر خان نے
اوسکو راہ مین لیا۔ اور ایک لڑائی ہوئی۔ اور آصف خان کی تین اونگلیان کٹین
مگر وہ پھر بادشاہ کی درگاہ مین حاضر ہوا اور اوسکا قصور معاف کر دیا۔ اور قلعہ چناگڈہ
کی فتح مین اوسنے کارہا رنمایان کئے۔

خان زمان کا حال تم پڑہہ چکے اب محمد قلی خان برلاس اور مظفر خان کو بادشاہ نے
اودہ کو سکندر کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ سکندر نی یہہ سنکر قلعہ اودہ مین پناہ لی
جسوقت خان زمان و بہادر خان کے مارے جانے کی خبر سکندر کے کان مین پہونچی

تو سخت مضطرب ہوا۔ اور تمام اوزبکون کا دم نکل گیا۔ لڑائی کا حوصلہ نہ ہوا تو سکندر نے صلح کا پیغام بہیجا۔ اور عین دریا کے بیچ مین بادشاہ کے سردارون سے ملا۔ اور عہد و پیمان ہوا۔ مگر وہ گورکہہ پور بہاگ کر چلا گیا۔ اور بادشاہی عملداری سے باہر ہو گیا۔ پہر اکبر نے اوسکا تعرض نہ کیا۔ اور اوسکی تمام جاگیر محمد قلی خان برلاس کو عطا کی۔ سنہ ۹۷۵ھ مین یہہ سکندر خان بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور قصور اوسکا معاف ہوا۔ اور لکہنو جاگیر مین اوسکو ملی۔ مگر اپنی جاگیر مین جا کر اسی سال مین مر گیا*

گہکرون کے ملک کی فتح

گہکرون کے قوم کا ملک دریاے سندہ کے کنارہ پر ہے۔ کوہ سوالک سے لیکر کشمیر کی حدود تک اونہین کا ملک گنا جاتا ہے۔ ہمیشہ اونہین کا تسلط اس ملک پر رہا ہے۔ اس قوم کو ابتدا ہی سے خاندان تیموریہ سے موافقت رہی۔ اور افغانون سے ہمیشہ سرکشی رہی۔ شیر شاہ کو بہت حیران کیا۔ اوسنے ہزارون مشکلون سے سلطان سارنگ خان کو مارا۔ اور اوسکے بیٹے کمال خان کو گوالیار مین قید کیا۔ جب سارنگ مارا گیا۔ تو اوسکا بہائی سلطان ادم جانشین ہوا۔ وہ بہی شیر شاہ کے جانشینون سے لڑتا رہا۔ سلیم شاہ نے گوالیار کے قیدیون کو بارود سے اوڑا یا تہا۔ اونمین اتفاقاً کمال خان بچ رہا۔ سلیم شاہ نے اوس سے حلف لیکر پنجاب بہیجدیا۔ کہ وہان کے حاکمون کے ساتہہ متفق ہو کر اپنی قوم کا انتظام کرے۔ جب پہر خاندان مغلیہ کا تسلط ہوا۔ تو کمال خان نے اس خاندان کی خدمت پر کمر باندہی۔ بادشاہ نے حسن خدمات کے جلدو مین کڑہ مانک پور اور فتح پور ہسوہ جاگیر مین دیا۔ یہان علی قلی خان کا نخان

کی تہی جونپور کی لڑائی مین ایسے کارہا نمایان کیئے کہ بادشاہ نے اوسے فرمایا کہ جو تمہارے
دل مین آئے سو مانگو- اوسنے اپنے آبائی ملک کی درخواست کی- بادشاہ نے درخواست
منظور فرمائی- اور حکم دیا کہ سلطان ادم سے وہ آدہا ملک اوسکو دلادیا جائے- اور
اگر وہ ملک دینے پر راضی نہ ہو تو اوسے سارا ملک چہین کر لے لیا جائے- سلطان ادم نے
بغیر ہاتہہ پیر ہلائے ملک دینا قبول نکیا- بہت سا کشت و خون ہوا- آخر کار اوسکا ملک
چہین کر کمال خان کو دلایا گیا- اور ادم خان اور اوسکا بیٹا دونون قید کر کے
اوسکے حوالہ کیئے گئے- بیٹا تو اسیوقت قید ہستی سے رہا کیا گیا- اور باپ جب تک
نہ مرا قید سے نہ چہوٹا+

معاملات و مہمات کابل

بادشاہ اپنے پہلے سال جلوس ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء مین سلطان سکندر کی گہات مین جالندہر
کے اندر مقیم تہا کہ کابل کے فساد کی خبر آئی- جب ہمایون ہندوستان مین آیا تہا
تو کابل اور غزنین کی حکومت منعم خان کو سپرد کر آیا تہا- اپنے چہوٹے بیٹے
مرزا محمد حکیم کا اتالیق اوسیکو مقرر کیا تہا- اور وہین سب اپنی بیگمات اور محرمات کو
چہوڑ آیا تہا- اوسکے مرنے پر کابل کی حکومت مرزا محمد حکیم کے نام ہی رہی- ہمایون
نے بدخشان کی حکومت مرزا سلیمان کو عطا کی تہی- یہہ مرزا بہی خاندان تیمور کا
شاہزادہ مرزا ابوسعید کی اولاد مین سے تہا- جب اس شہزادہ کو یہہ خبر لگی کہ ہمایون
نے اس دنیا سے سفر کیا- تو اوسکی نیت مین فساد آیا- اور اپنے بڑے بیٹے مرزا
ابراہیم کو ساتہہ لے کابل کے لے لینے کا ارادہ کیا- اور آنکر کابل کا محاصرہ کر لیا-
منعم خان بہی سنبہل بیٹہا- قلعہ کو درست کر کر آگر لڑنا شروع کیا- اور سارا

حال اکبر کو لکھہ بھیجا۔ پہلے اسسے کہ یہہ منعم خان کا مراسلہ پہونچے۔ محمد قلی برلاس اور بعض ور امراکو کابل تمام بیگمات کے لینے کے لئے بادشاہ روانہ کر چکا تھا۔ جب یہہ مراسلہ آیا تو اوسنے ان سرداروں کے نام ایک ور حکم تاکیدی روانہ کیا کہ کابل مین جلد پہونچکر محصورین کی امداد اور کمک کرین۔ یہہ امرا دریار نیلاب (سندہ) سے پار اوترے ہی تہے کہ مرزا سلیمان کے لشکر مین ایک دہوم مچ گئی کہ ہندوستان سے بادشاہ کا لشکر آ پہونچا۔ اس دہوم نے مرزا سلیمان کے لشکر کا دل بجہا دیا۔ اور وہ پہلے سے ہی دل شکستہ تہا کابل کا کچھہ نہ کر سکتا تہا۔ اسلئے مرزا سلیمان نے ایک مرد بزرگ قاضی خان بدخشانی کو جنکے تقدس کو سب تسلیم کرتے تہے منعم خان پاس بھیجا۔ اور یہہ کہلا بھیجا کہ اگر میرے نام کا خطبہ کابل مین پڑہا جائے تو مین ابہی اس محاصرہ سے ہاتھہ اوٹھاتا ہون۔ منعم خان نے بہی دیکہا کہ اب قلعہ مین جان نہین ہے۔ اور محصورین بہی بیدم ہو رہے ہین۔ اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور مسجدون مین اوسکا خطبہ پڑہوا دیا۔ مرزا سلیمان سیدہا بدخشان کو چلا گیا +

منعم خان بادشاہ پاس چلا آیا۔ اور انغہ بیگی کو وہان حاکم مقرر کیا۔ مگر اوسسے کابلی ناخوش رہے۔ اسلئے منعم خان نے اوسکو معزول کیا۔ اور اپنے بیٹے غنی خان کو وہان حاکم مقرر کیا۔ اور اپنے بہائی فضائل بیگ کے بیٹے ابو الفتح بیگ کو بہی وہان بہیجدیا۔ کہ یہہ دونو بہائی ملکر وہان کام کرین۔ مگر غنی خان کو عقل سے بہرہ نہ تہا تہوڑے دنون مین اوسسے سب ناراض ہو گئے۔ مرزا محمد حکیم الدہ ماہ چوچک بیگم بڑی عاقلہ اور ہوشیار تہی۔ وہ اپنے بیٹے کی سلطنت کو بہائے جاتی تہی۔ وہ بہی ناراض ہو گئی۔ غنی خان کی جو کم بختی آئی تو اوسنے بابر کے عہد کے ایک بڑے نامور دلاور

تولک خان تو چین کو قید کرلیا۔ مگر بعض عاقبت اندیشون نے اوسکو اس موذی کے
پنجہ سے چہڑایا۔ وہ بابا خاتون مین چلا گیا۔ اور غنی خان کی گہات مین بیٹہا رہا۔
ایک دن وہ شراب سی بدمست خواب مین پڑا ہوا نظر آگیا۔ اوسیوقت اوسنے گرفتار
کرلیا۔ اور بہت کچہہ برا بہلا کہکر اپنے دل کو ٹہنڈا کیا۔ اور یہہ سمجہہ کرکہ جب حاکم کو پکڑ لیا
ہے تو شہر لے لینا کیا بڑی بات ہے کابل پر فوج لیکر چڑہ گیا۔ مگر وہان صلح ہو گئی
غنی خان کو عہد و پیمان لیکر چہوڑ دیا۔ مگر قید سے چہوٹ کر عہد و پیمان کا خیال نکیا
اور تولک خان پر سپاہ لیکر چڑہ گیا۔ کوئی لکہتا ہے کہ تولک اکبر پاس بہاگ کر چلا آیا
کوئی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا۔ اب غنی خان کا اور غرور بڑہا۔ مرزا محمد حلیم اور اوسکی
ماکی کچہہ حقیقت نہ گنتا تہا۔ اور اونکو بالکل بے سر و سامان جانتا تہا۔ اسلئے اوس کا
کابل مین کوئی دوست نہ تہا۔ ایکدن وہ فالیز پر گیا۔ مرزا کی والدہ نے شہر کے
دروازہ بند کرا دئے اور دروازہ پر مرزا محمد حلیم کو بٹہا کر شادیانے بجوا دئے۔ اب
غنی خان جب شہر کے دروازہ پر آیا تو اوسکو کسی نے اندر نہ آنے دیا۔ لاچار اکبر پاس
چلا آیا۔ اب مرزا کی والدہ امورات ریاست کا انصرام کرنے لگی۔ اور مرزا فضائل بیگ
کو وکالت پر مقرر کیا۔ مگر یہہ مرزا بینائی سے محروم تہا اسلئے اوسکے بیٹے ابوالفتح
کو نیابت پر مقرر کیا۔ یہہ نائب عقل کا اندہا تہا جاگیرین جو تقسیم کین تو بری بری
تو مرزا کے متعلقین کو دین۔ اور بہلی بہلی اپنے اور یگانون کے واسطے تجویز کین
اسیر امرا ناراض ہوئے۔ ایک دن دعوت مین اوسکو بلاکر خوب شراب پلائی۔ اور
جب اس نشہ مین بدمست ہوا اور سو گیا تو یارون نے سر اوڑا دیا۔ اور نیزہ پر لٹکا دیا
اوسکے باپ کو بہاگنے کی فرصت ندی اور بیٹے پاس جلد پہونچا دیا +

ولی بیگ اتکہ وکیل سلطنت بنی۔ یہہ بہی عقل کے پورے تہے۔ عادل شاہ اپنا لقب کہتا
بادشاہ سے اپنی تئین کم نہ سمجہتا۔ جب ان معاملات کی اکبر کو خبر ہوئی تو اوسنے
منعم خان کو حاکم اور اتالیق مقرر کرکے کابل کی طرف روانہ کیا۔ جب مرزا کی ماکو
خبر ہوئی تو وہ سارا سامان جنگ کا مہیا کرکے لڑنیکے واسطے جلال آباد مین چلی آئی
اور منعم خان کو شکست دی۔ اور پہر کابل چلی گئی +

ابو المعانی کا کابل جانا اور شرف الدین حسین مرزا کی بغاوت

مرزا شرف الدین خواجہ احرار کی اولاد مین سے تہا۔ امیر الامرا کا خطاب رکہا تہا۔
ناگور کا حاکم تہا۔ بادشاہ کے پاس آیا تہا۔ معلوم نہین کہ کیا سودا ہوا کہ وہ بادشاہ
سے باغی ہوگیا۔ حسین قلی بیگ بہانجا بیرام کا اوسکی جگہ ناگور مین حاکم مقرر ہوا
اور مرزا کی گرفتاری کا حکم ہوا۔ وہ بہاگ کر جالور مین چلا گیا۔ اجمیر کو احمد نامی
دیوانہ کے سپرد کر گیا جسسے بادشاہ کی سپاہ نے تین روز کے اندر لڑکر اجمیر لے لیا۔ جسوقت
مرزا حسین اشرف جالور مین پہنچا ابو المعانی حج کرکے بادشاہ کے دربار مین آیا تہا
ان دونو کی یہہ صلاح ہوئی کہ ابو المعانی کابل سے مرزا حکیم کو لاکر ہندوستان کا
بادشاہ بنائے۔ اور یہان جسقدر ہوسکے شرف الدین بغاوت پر لوگون کو آمادہ کرے
بغرض ابو المعانی شرف الدین حسین کے آدمیون کو ہمراہ لیکر حاجی پور مین پہنچا۔ یہان
بادشاہ کی سپاہ آمادہ جنگ بیٹہی تہی۔ اسلئے وہ نارنول چلا گیا۔ وہان کے شقدار کا
تمام مال و اسباب چہین لیا۔ جو سردار اوسکے تعاقب مین گئے اونکو شکست دی اور سبکو
مارڈالا جب یہہ سب معاملات گذری تو بادشاہ متہرا مین شکار کہیل رہا تہا۔ اوسنے
ابو المعانی کے تعاقب مین بداغ خان اور اور سرداروں کو روانہ کیا۔ اور خود بادشاہ

دہلی مین آیا جب ابوالمعانی کو یہہ خبر ہوئی کہ فوج شاہی تعاقب مین آئی ہے تو وہ سنہ ۹ جلوس ہمایون سنہ ۹۷۱ ہجری مین کابل کو بہاگ گیا۔ رستہ ہی مین سے ایک خط ماہ چوچک بیگم لکہا جسے بڑی محبت اور عقیدت بادشاہ ہمایون کے ساتہہ معلوم ہوتی تہی۔ اس بیگم نے اوسکو بلایا اور بڑی خاطرداری کی۔ اگرچہ یہہ بیگم بڑی لیاقت رکہتی تہی۔ اور اپنے خاص وزیرون اور اہلکارون سے جسقدر خائف رہتی تہی ایسی بیگانہ دشمنون اور اجنبی غنیمون سے نہین ڈرتی تہی۔ مگر معلوم نہین کہ کیا پردہ عقل پر پڑ گیا کہ ابوالمعانی جیسے خبیث باطن کو کاروبار سلطنت سپرد کر دیا۔ اول اول یہہ بد باطن ایسی چالین چلا کہ حسنی بیگم کو کچہہ شبہہ نہ رہا کہ یہہ وزیر بڑے کام کا ہاتہہ آیا۔ اوسنے اپنی بیٹی کی شادی اوس سے کر دی +

اب ابوالمعانی اور اور مفسدون کے دل مین کیا آیا کہ مرزا حکیم تو ابہی نابالغ ہے ادہی جس راہ پر چاہینگے لگا لینگے۔ کابل کو جسطرح چاہینگے آپسمین تقسیم کر لینگے۔ مگر اس بیگم کا بڑا عذاب ہے۔ اسکو کہین ٹہکانے لگانا چاہیے۔ غرض نمک حرامون نے سازش کر کے اس بیچاری بیگم کا کام تمام کیا۔ مگر چاہ کن را چاہ درپیش۔ اب اور امیرون کو یہہ خیال ہوا کہ ابوالمعانی کو جہنم واصل کرنا چاہیے۔ امرا نے اس امر کے لئے سازش کی مگر اسکا حال ابوالمعانی کو کہل گیا۔ اوسنے سب کو تباہ کر ڈالا +

محمد قاسم نے قید خانہ سے رہائی پائی۔ وہ مرزا سلیمان حاکم بدخشان پاس گیا۔ اور کابل کا سارا حال بیان کیا۔ مرزا محمد حکیم نے بہی اپنا آدمی بہیجا۔ اور اعانت اور امداد کا خواستگار ہوا۔ اسلئے مرزا سلیمان سپاہ لیکر دوسری دفعہ کابل مین آیا۔ اور ابوالمعانی کو شکست فاش دی۔ اور اوسکو قید کر کے مرزا حکیم کے حوالہ کیا۔

جنے اوسکو گلا گھونٹ کر دم نکالا - اور مرزا سلیمان نے بدخشان سے اپنے لڑکی کو بلا کر
مرزا محمد حکیم سے شادی کر دی - اور خود بدخشان کو چلا گیا - مگر یہہ حکمت کر گیا کہ مرزا
محمد حکیم مختار کل بظاہر معلوم ہو - مگر در پردہ اوسی کا متوسل سردار امید علی
سرپرست اور رہنما ہو - اور کابل کا تین چوتہائی حصہ بدخشانیون کو جاگیر مین دیا -
اور فقط ایک چوتہائی کابلیون کے لئے چہوڑا - تہوڑے دنون مین ان بدخشانیون کے
ہاتہون سے کابلی تنگ ہو گئے - اور سب کو نکال باہر کیا - اب مرزا سلیمان ان بدخشانیون
کا انتقام لینے کیواسطے تیسری دفعہ کابل پر سپاہ لیکر چڑہا +
جب مرزا حکیم کو مرزا سلیمان کے آنیکی خبر ہوئی تو اوسنے کابل باقی قاقشال کے سپرد کیا
- اور خود جلال آباد اور پشاور مین چلا آیا - اور سندہ پار اوتر گیا - اور سارا حال اپنے
بہائی کو لکہہ بہیجا - جب اکبر پاس یہہ خط آیا تو اوسنے نہایت عمدہ سردار اور سپاہ چیدہ بجانب
کے بہائی کی امداد اور اعانت کے لئے روانہ کی - مرزا سلیمان جلال آباد تک مرزا حکیم کے
تعاقب مین آیا - جب اوسے معلوم ہوا کہ مرزا حکیم نے اکبر بادشاہ سے درخواست استعانت
کی کی ہے تو وہ جلال آباد مین قنبر کو حاکم مقرر کرکے اور تین سو سپاہی دیکر کابل کو
کو چلا گیا جب اکبر کی فوج قلعہ جلال آباد پر پہنچی - اور قنبر سے کہا کہ قلعہ حوالہ کر تو اوسنے
عذر کیا - غرض حملہ کرکے یہہ قلعہ لے لیا - اور ساری آدمیون مین سے دو آدمی بچے
جنہون نے ساری یہہ بکٹ کہانی مرزا سلیمان سے کہی - جب مرزا نے یہہ حال دیکہا تو سیدہا
بدخشان کا رستہ لیا - اور مرزا حکیم پہر کابل کی مسند پر بیٹہا - سپاہ اور افسر جو ہندوستان
سے آئے تہے وہ اوسلٹے اپنی اپنی جاگیرون کو واپس ہوئے - خان کلان صرف
وہان نگران رہا - یہہ مرزا محمد حکیم بے وقوف بڑا تہا - ہمیشہ واہیون کی صحبت مین رہتا

اور وہی باتیں سنتا تہا - اب اوسنے بہت سے کام بغیر صلاح اور مشورہ کے کیئے - خان کلان سے کچہہ پوچہا ہی نہین - جس بہن کی شادی ابو المعانی سے ہوئی تہی اوسکی شادی بغیر اکبر کے پوچہے خواجہ حسین نقشبندی سے کردی - جب خواجہ صاحب کو یہہ نسبت عالی پیدا ہوئی تو وہ امورات سلطنت مین دخل دینے لگے - خواجہ کلان کا مزاج کا تشدد تہا وہ ایسی حرکات ناشائستہ کا متحمل نہوا - بادشاہ پاس چلا آیا - اور سارا حال کہہ دیا - جب مرزا سلیمان نے دیکہا کہ پہر کابل کا میدان خالی ہے نوسے ۱۵۶۶ سنہ ۹۷۳ مین اوس کا کا چوتہی دفعہ ارادہ ہوا کہ کابل کو تسخیر کیجے - اسلئے بہت سی سپاہ بدخشان سی لیکر چلا اور اپنی بیگم خرم بیگم کو بہی ہمراہ لایا - مرزا محمد حکیم نے کابل معصوم کا کو سپرد کیا - اور خود خواجہ حسن نقشبندی کو ساتہہ لی غوربند کو چلدیا - یہہ کوکا بڑا فرزانہ اور جوانمرد تہا مرزا سلیمان نے کابل کا محاصرہ کیا - اور بی بی کو غوربند بہیجا کہ مرزا محمد حکیم کو محبت و پیار سے دلاسا دیکر اپنے بس مین کرلے - اس بیگم نے اپنے آدمی مرزا محمد حکیم پاس بہیجے - اور کہلا بہیجا کہ اے میرے فرزند میرا تمہاری سواء کوئی نہین ہے - تمہین میرے لخت جگر اور نور نظر ہو مین فقط تم سے ملنے آئی ہون - غرض ایسے مکر و فریب کی باتون مین مرزا آگیا - اور قراباغ ملاقات کے لئے ٹہرا - مگر اس بیگم سے یہہ چوک ہوئی کہ اوسنے جہٹ خاوند کو لکہہ بہیجا کہ جلد چلے آؤ قراباغ مین ملاقات کی ٹہری ہے - یہہ مرزا سلیمان بی بی کے اس پیغام سے محمد قلی کو محاصرہ کا کام سپرد کرکے خود قراباغ کی طرف چلا - مگر مرزا حکیم کو بہی اسکے آنے اور منصوبے کی خبر ہوگئی اسلئے وہ اولٹا پہر آیا - مرزا سلیمان نے اوسکا تعاقب کیا - اوسکا اسباب لوٹ لیا کچہہ آدمیون کو قید کیا - غرض مرزا حکیم بہاگ جلال آباد مین آیا - اور یہہ سارا حال ایک عرضداشت مین لکہہ کر اکبر پاس بہیجا - بادشاہ نے خوشخبر خان کے ہاتہہ

بہت نقد و جنس دیکر روانہ کیا۔ اور امراء پنجاب کی نام حکم روانہ کیا کہ حکیم کی بغاوت
کریں۔ فریدون مرزا تو اوس پاس تہا اوسنے اور بعض اور اوباش طبعونکے حکیم کو
یہہ سمجہایا کہ جو کچہہ نقصان کابل مین ہوا ہے اوسکی مکافات بہت آسانی سی پنجاب
اور لاہور پر قبضہ کرنے سی ہو سکتی ہے۔ غرض اس ناعاقبت نلون مزاج مرزا کی
سمجہہ مین بہی یہہ بات آگئی۔ اور دس پانچ امیر بگڑے بگڑائے اوسکے ہمراہ ہوئے
پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ اور حصار لاہور کو جا گہیرا۔ جب پادشاہ کو یہہ خبر ہوئی تو وہ خود
لشکر لیکر روانہ ہوا۔ اور انجام یہہ ہوا کہ مرزا حکیم نوامبر ۱۵۶۶ء مین یہہ سنکر کہ پادشاہ
آتا ہے۔ سراسیمہ ہو کر کابل چلا گیا۔ یہان میدان خالی تہا۔ معصوم کوکانے کئی
دفعہ مرزا سلیمان کی سپاہ کو ہزیمت دی۔ اور جب مرزا سلیمان مرزا حکیم کے تعاقب
سے واپس گیا۔ اور دیکہا کہ قلعہ کا فتح ہونا دشوار ہے تو صلح کر کے بدخشان کو چلا گیا
۔ مرزا حکیم مدت تک چین سے کابل مین حکومت کرتا رہا۔

اب اس بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کی حکومت کابل مین نہ تہی۔ مرزا کامران کے
عہد سے خاندان تیمور کے پادشاہ کا ہندوستان مین کابل سے عجب تعلق ہو گیا تہا
اگر ہندوستان مین کوئی مصیبت اوسپر پڑے تو کچہہ امید اعانت اور استعانت کی اوسے
کابل سے نہ تہی۔ اور جو زبردست حاکم وہان ہو جائے تو اندیشہ تہا کہ ہندوستان
نہ چہین لے۔ اور اگر کم زور اور ضعیف ہوتا تو اوسکی امداد اس خیال سے
کرنی پڑتی کہ کوئی اور زبردست قوم اوسپر تسلط کر کے اپنا ڈانڈ مینڈا
ہندوستان سے نہ ملا لے۔ کہ اوسے ہمیشہ خطرہ رہے۔ پہر ایک دفعہ مرزا محمد حکیم نے
پادشاہ سے بغاوت اختیار کی اوسکا پہر حال لکہینگے فقط

واقعات متفرقہ

بادشاہ کا اجمیر جانا اور قلعہ میرتھا کا فتح ہونا

۸ - جمادی الاول سنہ ۹۶۹ھ ۱۵۶۲ء خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی روضہ کی زیارت کے
واسطے اجمیر روانہ ہوا جب وہ قصبہ سانبہر مین پہنچا - تو راجہ بہاری مل جو اس نواح مین سے
بڑا راجہ تھا بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا - اور اپنے بیٹے بھگوان داس کو بھی ساتھ لایا -
یہہ راجہ کچھواہہ رجپوتون مین سے تھا - یہہ پہلا ہی راجپوت راجہ ہی جسنے بادشاہ کی اطاعت
قبول کی - اوسکے چار بھائی تھے - اونکے نام یہہ ہین پورن مل - روپسی - اسکرن
- جگ مل - سوجا پسر پورنمل نے مرزا شرف الدین حسین حاکم میوات کو بہکا کر اس راجہ سے
لڑا دیا - اور مرزا کا ارادہ ہو گیا کہ سارے اس خاندان کا نام و نشان باقی نہ رکہے کہ
بادشاہ پہنچ گیا - راجہ کے بیٹے بھگوانداس نے ایکدفعہ اکبر کی جان بچا دی - وہ اس
سلطنت کا بڑے پایہ کا سردار تھا جگن ناتھ کے بیٹے مانسنگھ نے بھی اس سلطنت مین
بڑا اعزاز و افتخار حاصل کیا - مرزا شرف الدین حسین جب بادشاہ کی خدمت مین
حاضر ہوا - تو اوسکو حکم ہوا کہ قلعہ میرتھا فتح کرے - یہہ قلعہ رانا اودے پور سے متعلق تھا
یہان کا راجہ جے مل بڑی مردانگی اور شجاعت سی لڑا - آخرکار قلعہ سنہ جلوس ۹۶۹ھ ۱۵۶۲ء
مین فتح ہو گیا - اس قلعہ کی فتح سے ایک جہیر جہاڑ رانا اودے پور سی ہو گئی +

شمس الدین محمد خان زمان آتگہ کا بادشاہ پاس آنا اور ادہم خان کا مارنا

یہہ خان زمان غزنین کا رہنے والا تھا - اول کامران کے ادنی سپاہیون مین ملازم ہوا تھا

اوسی نے ہمایون کو دریا مین سے گرا رہ پر پگڑی باندہ کر کہیچا تہا- جلاء وطنی مین ہمیشہ اوسکی
رفاقت مین رہا- اوسکی بی بی نے بہی اکبر کو دودہ پلایا تہا- اسلیئے اوسکے نام پر اتگہ
لکہا جاتا تہا- اوسکے خاندان کا نام اتگہ خیل تہا- اب وہ پنجاب مین حاکم تہا-
سنہ ۹۶۹ھ مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا- بادشاہ نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی
۱۵۶۲
ماہم انکہ اور منعم خان کو اسپر رشک اور حسد پیدا ہوا- بادشاہ نے اوسکو وکالت کا کام
سپرد کیا- اوسنے نہایت خوبی سے انجام دیا- ادہم خان ماہم انکہ کا بیٹا یہہ دیکہہ دیکہہ کر
جلا جاتا تہا- یہہ جانتا تہا کہ بیرام خان کیطرح اسکو بہی بادشاہ کی نظرون سے گرا دے
مگر جب مکر و فریب کی تدبیرون سے کام نہ چلا- تو ایک دن یہہ وزیر قرآن کی تلاوت
بیٹہا کر رہا تہا کہ ادہم خان تلوار سونت کر اوسپر چڑہ گیا- اور مار ڈالا- اور بہانہ یہہ
بنایا کہ وہ اوسکی تعظیم کے واسطے نہین کہڑا ہوا- بادشاہ کی عنایت پر گہمنڈ تہا-
اس گناہ پر بہاگنے کا ارادہ نہ کیا- اور بالاخانہ کی چہت پر چڑہ گیا- جب یہہ واقعہ
پیش آیا تو سارے محل مین غل مچ گیا- بادشاہ سونیکا لباس پہنے ہوئے پلنگ پر سے
اوٹہہ کر محل سرے سی باہر آیا- اور اپنے عزیز وزیر کو خاک و خون مین غلطان دیکہا
دل مین طیش آیا- اور اوسی لباس سے کوٹہے پر چڑہا- قریب تہا کہ ادہم خان کا سر تلوار سے
اوڑائے- مگر اوسنے دونو ہاتہہ بادشاہ کے پکڑ لئے- اور منت زاری کرنے لگا-
بادشاہ نے حکم دیا کہ بالاخانہ سے نیچے اوسے پہینکدین- بارہ گز اونچا یہہ بالاخانہ تہا- ایک
ہی دفعہ کے گرانے مین جان آدہی نکل گئی- دوسری دفعہ مین بالکل تمام ہوئی-
جب ماہم انکہ کو معلوم ہوا کہ بیٹا یون مارا گیا تو زبان سے اُف نکی- مگر دل ہی دل
مین گہلا کی- کچہہ دنون علیل رہی اور اپنے بیٹے کی چہلم مین جان بحق ہوئی- بادشاہ نے

اس مادر مہربان کے مرنے کا بڑا افسوس کیا۔ اور اوسکا جنازہ بڑی دہوم دہام سے دہلی بہجوا دیا۔ اور خود بہی کچہہ قدم جنازہ کے ساتہہ چلا +

اس قتل مین منعم خان کی بہی شرارت تہی۔ ادہم کی سزا کو دیکہہ رات کو آگرہ سے بہاگا راہ مین دوآبہ کے اندر پکڑا گیا۔ مگر بادشاہ نے اوسکے قصورونکو معاف کر دیا +

بادشاہ کے تیر لگنا

۲۷ جمادی الاول سنہ ۹۷۰ھ (۱۵۶۲ع) کو دلی مین حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ کی زیارت کرکے آتا تہا۔ وہان ایک کافر نعمت نا ہم انکہ کے مدرسہ کے قریب کہڑا تہا۔ اوسنے بادشاہ کو نشانہ بنا کر تیر مارا۔ اور وہ اوسکے داہنے شانہ پر لگا اور ایک بالشت اندر بیٹہہ گیا۔ تیر کے لگتے ہی اس خطاوار کو گرفتار کر لیا۔ اور بادشاہ سے عرض کی کہ اول اسسے تمام حال پوچہا جائے۔ پہر خاک فنا مین ملایا جائے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اسے فورًا نشانہ اجل بناؤ۔ توقف مین یہہ اندیشہ ہے کہ معلوم نہین کہ وہ کس کس ہمارے خیرخواہ کو متہم کرے۔ غرض اوسیوقت اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ بادشاہ نے اپنا تیر نہایت استقلال کے سے نکلوایا۔ اور گہوڑے پر سوار ہو کر گہر آیا۔ تہوڑے دنون مین زخم اچہا ہوا۔ پیچہے معلوم ہوا کہ یہہ مجرم شرف الدین حسین کا غلام تہا۔ اور فولاد اوسکا نام تہا۔ ہمیشہ بادشاہ کی جان لینے کا ارادہ رکہتا تہا +

خواجہ معظم

خواجہ معظم مریم زمانی کا سوتیلا بہائی یعنے اکبر کا سوتیلا ماموں تہا۔ ہمایون کے عہد مین اس خواجہ سے بہت سی حرکات ناپسندیدہ سرزد ہوئی تہین۔ مگر مریم زمانی کے لحاظ سے اونسے درگذر ہوتی تہی۔ اوسکی عادت تہی کہ ہر ایک سے جہگڑا کیا کرتا تہا۔ ایک دفعہ

امیر عبداللہ مغل کے سر پر تلوار لیکر چڑہ گیا - کبھی بیرام خانکے سر پر خنجر مارنے کا قصد کیا
غرض ایسا بیباک اور خشمناک تہا کہ کسی کو خاطر مین نہ لاتا تہا - بی بی فاطمہ ہمایون
کی اردو بیگی تہی - اوسکی بیٹی زہرہ آغا خواجہ معظم کی بی بی تہی - وہ اس کم بخت
کے ہاتہہ سے ایک بلا مین گرفتار تہی - اکبر بہی بی بی فاطمہ کی خاطر داری کرتا تہا -
ایک دن اوسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ خواجہ کا ارادہ ہے کہ جب اپنی جاگیر پر جائے
تو میری بیٹی کو بہی ساتہہ لیجائے - مجھے اندیشہ ہے کہ وہان اوسکو مار نہ ڈالے - اسلیئے
حضور سفارش فرمائین کہ وہ میری لڑکی کو یہین چھوڑ جائے - بادشاہ نے وعدہ کیا
کہ اسوقت مین شکار کو جاتا ہون - واپسی کے وقت خواجہ معظم کے گہر جاکر سمجہادونگا
- جب بادشاہ نے اپنی آنے کی خبر خواجہ کو بہجوائی تو وہ سمجہہ گیا کہ بادشاہ کا یہہ مطلب
آنے سے ہے - اسلیئے بادشاہ کے آنیسے پہلے اس ظالم نے تلوار کو زہرہ آغا کے خون
سے لال کیا - اور خون بہری تلوار بادشاہ کے سامنے لے گیا اور پکار کر کہا کہ مین نے
اوسکا خون کیا خون کیا - بادشاہ یہہ دیکہہ غضب مین آیا - اور گہر کے اندر گیا - وہان
خواجہ دست بشمشیر مقابلہ کے لئی پیش آیا - بادشاہ نے للکارا کہ خبردار اگر تو نے تلوار
کو ذرا بہی ہلایا تو سر تیرا بدن پر نہ ہوگا - غرض اس دیوانہ خواجہ کو بادشاہی آدمیون نے
قید کیا - کہ ایک اور اوسکا غلام گجراتی تلوار باندہے ہوئے بادشاہ کے قتل کے درپے تہا
بادشاہ نے اوسے دیکہہ کر تغلق قدم خان کو حکم دیا کہ بزن - یہہ حکم ہوتے ہی غلام کا
تن سے سر کہین گیا اور دہڑ کہین - خواجہ کے واسطے یہہ حکم شاہی صادر ہوا کہ اوسکے
ہاتہہ پیر اور گردن باندہ کر جمنا مین غوطے دو - یہہ یقین تہا کہ ان غوطون سے اوسکی
جان موج فنا مین ہلاک ہوگی - مگر یہہ سخت جان جب اسطرح نہ مرا تو حکم ہوا کہ قلعہ گوالیار مین

قید کیا جائے۔ یہان قید مین دیوانہ ہوکر مر گیا۔

تہانیسر کے یہان مین سنیاسیونکا جہگڑا

بادشاہ لاہور سے دہلی کی طرف ۱۵۶۷ع مین آتا تہا کہ تہانیسر مین اوسکا مقام ہوا۔ اتفاق سے وہان نہان کا میلہ تہا۔ گرہن کے دن یہان کرد چہتر کے تالاب پر بڑا اجتماع ہندؤن کا ہوتا ہے۔ پن خیرات مین لاکہون روپئے برہمنون کو ہندو دیجاتے ہین۔ یہان سنیاسیون اور جوگیون مین کسی بات پر جہگڑا اوٹہا۔ دونون گروہون کے سرگروہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور اونہون نے اپنی اپنے دعوے پیش کئے۔ اور یہہ درخواست کی کہ ہم کو اجازت ملے کہ تلوار سے آپسمین لڑکر فیصلہ کرلین۔ بادشاہ نے اول ہر فریق کو سمجہایا کہ بغیر لڑنے مرنے کے فیصلہ کرلین۔ مگر جب دیکہا کہ وہ نہ مانینگے تو اونکو لڑنے کی اجازت دیدی۔ سنیاسی دو اور تین سو کے اندر تہے۔ جوگی پانچ سو تہے۔ اسلئے بادشاہ کے سپاہی بہی بدن پر بہبوت مل کر سناسیون کے ساتہہ ہوئے۔ دونو مین خوب تلوار چلی۔ بادشاہ اپنی آنکہون کے سامنے تماشا دیکہتا تہا۔ آخر کو سناسیون کو فتح ہوئی۔ یہہ بادشاہ نے اپنی سپاہ سے انتظام کردیا کہ یہہ فیروزمند کچہہ اور فساد برپا نکرین۔

بیگانہ ملکون پر بادشاہ کا متوجہ ہونا

اب تم نے دیکہا کہ کن کن سردارون نے بغاوت اختیار کی۔ بادشاہ کو کیا کیا دشواریان ان سرکشون کے دور کرنے مین پیش آئین۔ بادشاہ اودہر اپنے سردارون سے لڑتا بہڑتا تہا اودہر شیرشاہ کے جانشینون سے بہی برسر پیکار رہتا تہا۔ جب اوسکا پچیس برس کا سن ہوا تو اوسنے اپنے بدخواہون کو خواہ اپنے زور اور قوت سے غارت غول کیا

خواہی نخواہی عنایت اور مروت سے خیر خواہ اپنا بنایا۔ غرض ایک کام سے فراغت ہوا اور ملکوں پر فتح کرنے کی فرصت نصیب ہوئی۔ اب وہ اول راجپوتون کے ملکون پر متوجہ ہوا ✣

قلعہ چیتوڑ کی فتح

اگرچہ ہندوستان کے بڑے بڑے زمیندار اور راجہ اکبر کے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے تہے مگر رانا اودے پور کو اپنی سپاہ اور قلعون پر ایسا گھمنڈ تہا کہ اوسنے بادشاہ کی بات نہ پوچہی +

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ ۱۵۶۲ء مین مرزا شرف الدین حسین نے قلعہ میرٹہا کو جو اس رانا سے متعلق تہا فتح کیا تہا۔ اس سبب سے ایک چہیڑ چہاڑ رانا سے شروع ہوگئی تہی اور رانا کو بہی معلوم ہو گیا تہا کہ یہہ بادشاہ بہی کچہہ ہے۔ اکبر کو اور ضرورتین ایسی عائد ہوئین کہ وہ اس فتح سے فائدہ نہ اوٹہا سکا۔ اور خان زمان کے جہگڑون مین پہنس گیا۔ اب انفراغ ہوا رانا کے ملک کی فتح کا ارادہ ہوا۔ چنانچہ اوسنے آصف خان کو بیانہ مین جاگیردار مقرر کرکے حکم دیا کہ رانا سے لڑنے کیواسطے لشکر اور سامان لشکر تیار کرے۔ بادشاہ شکار کہیلتا کہیلتا باری مین پہنچا۔ اور یہان سے قلعہ کا گرون مین مرزا محمد سلطان کی اولاد کی بغاوت کے ڈہانے کے لئے گیا۔ باغی بادشاہ کی وہان خبر سنکر گجرات کو گئے۔ وہ اودے پور کے ملک کی طرف ۱۵۶۷ء مین مصروف ہوا۔ رانا اودے سنگہ یہان کا راجہ تہا۔ اور یہہ راجہ سنگا کا بیٹا تہا جسنے بابر سے معرکہ آرائی کی تہی۔ مگر وہ ایسا دون ہمت اور نامرد تہا کہ جب اوسنے سنا کہ بادشاہ چتوڑ کے قریب پہنچا۔ تو وہ اس قلعہ کو چہوڑ کر گجرات کے شمالی پہاڑون اور جہاڑیون

ملک مین چلا گیا۔ اور قلعہ چیتوڑ مین جےمل کو جو مرزا اشرف الدین حسین سے قلعہ میرتہا پر خوب لڑا تہا پانچ چار ہزار رجپوتون کے ساتہہ چہوڑ گیا۔ اور ذخیرہ کہانے پینے کا جمع کر گیا۔ اور چارون طرف قلعہ کے ویرانہ بنا گیا۔ یہہ جے مل بڑا جوانمرد اور سورما اور دلاور اور لایق تہا۔ اگرچہ چیتوڑ پہلے بہی دو دفعہ مسلمانون نے فتح کر لیا تہا مگر میواڑ کے رجپوت اوسکو اپنی سلطنت کا بڑا مقدس مقام سمجہتے تہے۔ یہہ قلعہ ایک الگ پہاڑ پر واقع تہا۔ اونچائی اس پہاڑ کی ایک کوس اور لنبائی تین کوس اور چوڑائی آدہ کوس تہی۔ پانی اوسمین بہتا تہا۔ اور کہانے پینے کا ذخیرہ بہی سب جمع تہا۔ اکبر اوسکے نیچے نہایت احتیاط سے پہنچا اور اوسنے امیرون مین مورچے تقسیم کئے۔ اور ساباط بنانے کا حکم دیا۔ ساباط عبارت اسی ہے کہ دو دیوارین مٹی کی بورون کی اوٹہاتے ہین اور اوپر تختے پلٹتے ہین۔ اور اوپر چمڑا منڈہتے ہین اور بیچ مین سلامت کوچہ مار پیچان کی صورت مین قلعہ کے نیچے بناتے چلے جاتے ہین ۔ ایک گولی کے ٹپہ پر قلعہ سے یہہ ساباط بننے شروع ہوتے ہین اور قلعہ کے نیچے پہنچکر سرنگین کہودتے ہین اور اوسمین باروت بہر کر اوڑاتے ہین۔ غرض یہہ ساباط بنائی گئی۔ پانچ ہزار مزدور اس کام مین رات دن لگے رہتے تہے۔ اور سو دو سو اونمین سے بیچارے دشمنون کے گولے چہرہ سے اوڑ جاتے تہے۔ اور اونکی لاشین دیوارون مین اینٹون کی جگہ کام آتی تہین۔ یہہ ساباط ایسا فراخ تہا کہ دس سوار برابر قطار باندہ کر چل سکتے تہے۔ اور اونچا اتنا تہا کہ ہاتہی کا سوار اوسمین نظر نہ آتا تہا غرض جب وہ قلعہ کے نیچے پہونچا۔ تو دو سرنگین کہودی گئین اور اونمین بارود بہری گئی۔ اور یہہ بات قرار پائی کہ جسوقت سرنگین اوڑین اوسی وقت قلعہ پر دہاوا کیا جائے۔ مگر اتفاق یہہ ہو کہ ایک سرنگ اوڑی تہی کہ قلعہ کی ٹوٹی النگ پر بہادر

سپاہی دشمنون سے جا بہڑے - کہ اتنے مین دوسری سرنگ اوڑی اوسے دوست دشمن دونو اوڑے - اس صدمہ سے بادشاہ کی فوج فوراً ادلٹے پاون چلی آئی - مگر بلند ہمت بادشاہ کے عزم مین کچھہ فرق نہ آیا - اور اس آفت سے قلعہ کی فتح کے اور زیادہ سامان کیئے - اور دوسرا ساباط تیار کرایا - ۲۵ شعبان ۹۷۵ھ کو سارا لشکر جمع ہوا - جےمل سیناپت رجپوتون کا اس تاریخ مین صبح کو قلعہ کے ٹوٹی اٹک کی مرمت کرانے مین مصروف تہا - بادشاہ بندوق لیئے ایک مورچہ پر بیٹہا تہا کہ اتفاق سے اوسکا چہرہ بادشاہ کو روشنی مین نظر آیا - گولی کا نشانہ تاک کر ایسا مارا کہ جےمل وہین نشانہ اجل بنا - جسوقت یہہ سپہ سالار مارا گیا - تو رجپوتون نے ہمت ہار دی - بعض رجپوتون نے عورتون کو جےمل کے ساتہہ جلا دیا - اور مال اسباب کو خاک مین ملا دیا - اور پہر لشکر شاہی سے جو قلعہ کے اندر آگیا تہا خوب دل کہول کر لڑے - غرض آٹہہ ہزار رجپوت مارے گئے اور مسلمان بہی بہت ہلاک ہوئے - دو ہزار راجپوت عجیب و غریب حکمت سے صاف بچکر نکل گئے - اونہون نے یہہ پیچ کہیلا کہ اپنے جورو بچون کے مشکین باندہین اور اونکو بیچ مین رکہا آپ ادہر اودہر پہرہ دار بنے - گویا یہہ معلوم ہوتا تہا کہ بادشاہی سپاہی قیدیون کو لئے جاتے ہین - جسوقت یہہ محاصرہ ہو رہا تہا بادشاہ نے اپنے سرداران چار طرف رانا کی تلاش مین بہیجے تہے - اصف خان نے رام پور کو جو چیتور سے پچاس میل پر تہا لے لیا - اور قلعہ مانڈول بہی فتح ہو گیا تہا - حسین قلی خان نے اودے پور لے لیا تہا - اور اودے پور سے شمال مغرب کو کنبل میر ہے اوسے بہی قبضہ مین کر لیا تہا - اگرچہ رانا اودہی سنگہ کے قبضہ سے دارالحکومت چیتور گڈہ نکل گیا - مگر وہ اپنی جہاڑی اور جنگلون مین آزاد اور خود مختار پہرتا رہا - جب راجہ پرتاپ اوسکا بیٹا

جانشین ہوا تو ۹۸۶ھ ۱۵۷۸ء مین اوسے لکنیبل میر اور گوگنده لیا گیا۔ مگر یہہ راجہ باپ کی طرح بودا اور نامرد نہ تہا۔ اوسنے استقلال کو ہاتہہ سے ندیا۔ اور اکبر کی زندگی ہی مین اپنی سلطنت کا ایک حصہ پادشاہی عملدخل سے نکال لیا۔ اور اودے پور کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا۔ رجپوتون مین رانا اودے پور ہی کا خاندان ایسا ہے جسنے مسلمان بادشاہون کو بیٹی نہین بیاہی۔ یہان کے راجہ ایسی رشتہ مندی کو دہیانا ناجائز جانتے تہے+

رنتہنبور اور کالنجر کے قلعون کی فتح

اس قلعہ مین شیرشاہ کی عملداری کے بعد حاجی خان اوسکا غلام حاکم تہا۔ اس خوف سے کہ قلعہ کہین اکبر کے ہاتہہ نہ لگ جاوے اوسنے ۹۶۶ھ ۱۵۵۹ء مین راجہ سرجن سنگہ کے ہاتہہ بیچڈالا۔ اودہی سنگہ اودے پور کے رانا کی عزیزون مین سے یہہ راجہ تہا اوسنے بہت سے مکانات اس قلعہ مین بنوائے اور تمام مضافات کی پرگنون پر تسلط کر لیا۔ جب قلعہ چیتور فتح ہو گیا۔ اور بادشاہ آگرہ مین آگیا۔ تو اوسنے اس قلعہ کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور وہ فوج جمع ہوئی جو قلعہ چیتوڑ کی فتح مین شریک نہ تہی۔ اشرف خان اور صادق خان اس فوج کو لیکر ۹۷۵ھ ۱۵۶۹ء مین روانہ ہوئے۔ مگر سکو راہ ہی مین سے اس سبب سے کہ مالوہ مین محمد سلطان مرزا کی اولاد نے بغاوت اختیار کر رکہی تہی اولٹا بلانا پڑا۔ اور سال آئندہ مین بادشاہ خود فوج لیکر اس قلعہ پر چڑہ گیا۔ اور تہوڑے دنون مین سناباط اور مورچے اور سلامت کوچے تیار ہو گئے۔ اور توپون کی مار سے قلعہ کی فصیل کو کئی جگہ سے توڑدیا۔ جب راجہ سرجن سنگہ نے محاصرہ قلعہ کی یہہ کیفیت دیکہی تو اوسنے بادشاہ پاس اپنے دو بیٹے دودہ سنگہ اور بہوج سنگہ بہیجے۔ ان دونون نوجوان راجہ کے بیٹون کی بادشاہ نے بڑی خاطرداری کی۔ اور بعد ازان رائے سرجن سنگہ بہی

خود حاضر ہوا۔ اور قلعہ پادشاہ کے بالکل قبضہ مین ہو گیا۔ اور مہتر خان کو یہہ قلعہ سپرد ہوا۔ وہی قلعہ کالنجر جسنے شیر شاہ کی جان لی تہی راجہ رامچند راجہ پنّہ نے شیر شاہ کی داماد بہار خان اعظم ہمایون کے بیٹے سے مول لیا تہا۔ یہہ راجہ ہوشیار تہا اوسنے خود کنجیان قلعہ کی پادشاہ پاس بہیجدین*

فتح گجرات اور خاندان تیمور کے شاہزادون کی بغاوت

امراء اوزبکیہ کے جہگڑون کا ابہی فیصلہ ہوا نہ تہا کہ ایک اور بغاوت ہندوستان مین برپا ہوئی۔ سلطان مرزا کا حال تم کو یاد ہوگا کہ وہ بابر کے ساتہہ ہندوستان مین آیا تہا۔ اوسکے خاندان کا سلسلہ امیر تیمور تک پہونچتا ہے۔ ہمایون کے ساتہہ جو معاملات اوسکے ہوئے وہ بیان ہو چکے۔ اب یہہ شہزادہ بہت بوڑہا ہو گیا تہا۔ سرکار سنبہل مین پرگنہ اعظم پور اوسکی جاگیر مین تہا۔ اوسی سے اپنی بسر اوقات کرتا تہا۔ اب اوسکی اولاد اور اوسکے بہائی کی اولاد ابراہیم حسین مرزا اور محمد حسین مرزا اور عاقل حسین مرزا کو پادشاہ نے اوسی کام مین جاگیرین دیدی تہین۔ وہ اکثر پادشاہ کی خدمت مین حاضر رہتے تہے۔ جونپور کی مہم سے پادشاہ آیا تہا کہ وہ اوسکی خدمت سی جدا ہو کر اپنی اپنی جاگیرون مین گئے۔ مگر سنہ ۹۷۴ھ ۱۵۶۶ع مین جب پادشاہ لاہور مین مرزا حکیم کا جہگڑا چکانے کیواسطے گیا تہا۔ پادشاہ کو دور جانکر سرکار سنبہل مین اونہون نے غدر مچادیا تہا۔ اور کئی ایک جاگیرداروں کو مار ڈالا۔ مگر جب جاگیرداران سنبہل کر سامنے کہڑے ہوئے تو وہان سے بہاگ کر سکندر خان اوزبک اور خان زمان سے جا ملے۔ مگر ان خود سرون کے ساتہہ ان کچہ منشون کی نہ نبہی۔ اسلئے وہ دوآبہ مین برسر فساد ہوئے۔ یہانتک کہ جاگیرداروں کو لوٹتے مارتے دہلی تک جا پہنچے۔ یہان منعم خان آگرہ سے آگیا۔ اور تاتار خان نے دہلی کو مستحکم کیا شاہزادے

یہہ سامان دیکھہ کر گھبرائی - اور مانڈو کو چلتے بنے - وہان کا حاکم محمد قلی برلاس بادشاہ
کی خدمت مین حاضر تہا - اوسکا داماد خواجہ ہادی وہان تہا - اوسنے اون کو لڑنیکے واسطے تیار کیا - مگر اوسکی ہمراہی سپاہی
ذلیل اور رذیل ایسے تہے کہ وہ اون مرزاؤن کے مقابلے سے نہ ٹہیرے - مرزاؤنکو ایسا میدان خالی ملا کہ وہ دو چار جاگیرداروں کو
مار مورہنڈیا تک مالوہ مین قابض ہوگئے - جب لشکر شاہی اونکی سزا کے واسطے متعین ہوا
تو وہ گجرات کو چلے گئی - گجرات کا حال یہہ ہے کہ جب بہادر شاہ گجراتی مرگیا - تو گجرات کی حکومت
پر محمود شاہ ثانی اوسکا بہتیجا تخت پر بیٹہا - اور جب سلطان محمود مرگیا - تو اس صوبہ مین
امیرون نے شورش و تہائی - مبارک اور اعتماد خان اور عماد الملک نے اس غرض سے
کہ ہم بادشاہی کرین سلطان احمد کے فرزندون مین سے ایک کو بادشاہ بنایا - اور پہر
اوسکو مار ڈالا - ار ازل مین سے کسی کا چہوٹا سا لڑکا لے لیا - اور تینو اوسکا نام رکہا
اور یہہ مشہور کیا کہ وہ سلطان محمود کا بیٹا ہے - اوسکو تخت پر بٹہا دیا - اور مظفر شاہ
اوسکا لقب کہدیا - اور سلطنت کو اسطرح آپسمین تقسیم کرلیا کہ احمد آباد دار الحکومت گجرات
اور کہنبات اور بعض اور قطاع تو اعتماد خان کے تصرف مین اور سرکار پٹن موسی خان
اور شیر خان فولادی کے حصّہ مین اور سورت اور بہڑوچ اور بڑودہ اور چنپانیر
عماد الملک کے بیٹے چنگیز خان کے حصہ مین - اور جونا گڈہ اور سورٹہ امین خان غوری
کے اختیار مین دولوقہ اور دندوقہ سید مبارک کے نبیرہ کے حصّہ مین آئی اعتماد خان
پہلے ہندو تہا اب مسلمان ہوگیا تہا - وہ اس خورد سال بادشاہ کو اپنے پاس رکہتا تہا
- ان بے سرے سردارون مین آپسمین جہگڑا شروع ہوا - چنگیز خان نے اعتماد خان سے
لڑائی شروع کی - اور غصب سلطنت کا الزام اوسکے ذمہ لگایا - مرزاؤن نے جب دیکہا
کہ مالوہ مین بادشاہی فوج کے سامنے ہم جمنے مشکل ہین تو وہ چنگیز خان پاس چلے گئی -

اونسے اونکے آنے کو عجب جانا۔ بڑوچ مین جاگیر دی۔ مگر یہہ جاگیر ان شاہزادون کی
شاہ خرچی کو کافی نہ ہوئی۔ اسلیئے اونہون نے اور جاگیر داونسے بے اجازت چنگیز خان کے
تصرف کرنا شروع کیا۔ اور ناحق کے حق اپنے جتانے اور بیہودہ شیخیان مارنی شروع کین
۔ غرض سیر ایک قصہ کہڑا ہوا۔ مرزا خفا ہوکر خاندیس مین چلے گئے۔ اور وہان سے پہر
مالوہ مین آئے۔ چیتور گدہ کی فتح سے تہوڑے دن پہلے بادشاہ نے فوج اونکے مقابلہ کے
مالوہ مین روانہ کی تہی۔ کہ چنگیز خان کو جہجار خان حبشی نے مار ڈالا۔ شیر خان فولادی
نے احمد آباد کا محاصرہ کیا۔ اور اعتماد خان کو اوسمین گہیر لیا۔ ان مرزاون کو بہی اپنے پاس
بلا لیا۔ یہان سے تو بادشاہ بہی اوسکے بہکانے سے احمد آباد سے بہاگ کر پٹن مین چلا گیا
۔ ان تمام جہگڑون اور فسادون کی جب اکبر کو خبر ہوئی۔ تو اونسے یہہ سمجہہ کر کہ ملک برباد
ہوجاتا ہے۔ ملک گجرات کی تسخیر کا ارادہ مصمم کیا۔ اور ۱۸ سنہ جلوس ۹۸۰ھ ۱۵۷۲ع مین فتحپور سے
روانہ ہوا۔ سروہی کا راجہ راہ مین مطیع ہوا۔ پٹن نہروالہ مین وہ پہنچا۔ اور احمد آباد کا
قصد کیا کہ شیر خان فولادی نے یہہ سنتے ہی احمد آباد کے محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہایا۔ اور
پٹن سے دو منزل ہے بادشاہ چلا تہا کہ یہان تو مظفر شاہ نے بادشاہ کے پیرون پر
اپنا تاج اور تخت رکہہ دیا۔ اور اعتماد خان بہی حاضر ہوا۔ قلعہ کی کنجیان بادشاہ کے
سامنے رکہہ دین اور بادشاہ کی بڑی منت سماجت کی کہ وہ اس ملک پر اپنا قبضہ اور
تصرف کرلے۔ غرض ۴۔ رجب کو بادشاہ کا خطبہ یہان پڑہا گیا۔ گجرات کے اندر سورت
مین محمد حسین مرزا اور چنپانیر مین شاہ مرزا اور بہڑوچ مین ابراہیم حسین مرزا مالک
ہوگئے تہے۔ اب بادشاہ احمد آباد سے کہنبات مین آیا۔ امرا گجراتی کو احمد آباد مین چہوڑ آیا تہا
وہان سے ایک امیر اختیار الملک بہاگ کر احمد انگر کو چلا گیا۔ اسلیئے اور امیرون کا بہی اعتبار جاتا رہا

وہ نظر بند کئے گئے - پادشاہ کہنبات سی بڑودہ مین آیا - اور مرزا عزیز کو کلتاش کو انتظام
ملکی کے واسطے منتظم مقرر کیا - پہر سورت کی فتح کرنیکے لئی فوج روانہ کی - وہان حسین مرزا تہا
- دوسرے دن بعد اس مردانگی کی یہہ خبر آئی کہ ابراہیم مرزا نے رستم خان رومی کو
مار ڈالا - اور بڑودہ مین پادشاہ کے لڑنیکی خبر سنکر اس شہر کو چہوڑ دیا - اور پادشاہ کے
خیمہ سے آٹہہ کوس کے فاصلہ پر سوتا ہوا کہین اور جا کر فساد برپا کرنے کا ارادہ رکہتا ہے
- پادشاہ یہہ سنکر آگ بگولا ہو گیا - اور ابراہیم مرزا کی سرزنش کے لئی فوج روانہ کی -
اور پادشاہ نہایت چستی اور چالاکی سے بے تامل بڑہ کر دشمنون کے مقابلہ پر بڑی کڑی منزل
طے کر کے جا پہنچا - اسوقت پادشاہ کے ساتہہ تمام منتخب امیر اور سپاہی ایک سو چہہ کے
قریب ہونگے - ابراہیم مرزا اسوقت سرنال مین تہا - اوس پاس ایک ہزار سوار مسلح تہے
دریاء مہندری کے کنارہ پر پادشاہ نے دشمنون پر حملہ کیا - اور دشمنون کو ایسا مجبور کیا
کہ اونکو کوئی چارہ ہی سوا اسکے نہ رہا تہا کہ وہ ایسی تنگ راہون مین کہڑے ہون جہان
تین سوار وں سے زیادہ چوتہے سوار کا گذارہ نہ تہا - اس حکمت سے اپنی تہوڑی فوج کو دشمن
کی بڑی فوج کے برابر کر لیا - جے پور کا راجہ اور اوسکا بہتیجا مانسنگہ بہی ساتہہ تہا
جب پادشاہ دشمنون کو دباتا دباتا رفیقون سے علحدہ ہوا تو اوسوقت اوسکے ساتہہ راجہ
مانسنگہ ہی تہا - دشمنون کے تین سوارون نے قدم بڑہائے اور ایک نے راجہ پر حملہ کیا - مگر وہ کانٹون
مین ایسا پہنسا ہوا تہا کہ راجہ نے نیزہ سے اوسکو ہلاک کیا - دو نے پادشاہ پر حملہ کیا
مگر پادشاہ نے اوس بہادری سے مقابلہ کیا کہ وہ پیچہے ہٹ گئے - اسوقت پادشاہ
صحیح سلامت اس راجہ کے ہمراہ ہونے سی بچ گیا - اب ابراہیم مرزا کا دل لڑائی سے
ہار گیا - اور بہاگ گیا - اوسکے تعاقب مین لشکر روانہ ہوا - پادشاہ سرنال مین گیا اور

اس فتح کا بڑا شکر ادا کیا۔ اب یہہ مرزا مستغرق ہو گئے؀

سورت کی فتح

اگرچہ سورت کا قلعہ چھوٹا سا تہا۔ مگر نہایت مستحکم بنا تہا۔ وہ پرتگیزون سے لڑنیکے واسطے ۹۴۷ھ مین سلطان محمود گجراتی کے غلام صفر آغا ملقب بہ خداوندخان زادہ نے اس قلعہ کو تعمیر کیا تہا۔ ایک مہینہ سترہ روز تک اس قلعہ کا محاصرہ رہا۔ اب بہت کچہہ توپ گولہ بارود صرف ہوا۔ جب قلعہ فتح ہونیکے قریب ہوا تو مولانا نظام الدین لاری کی سفارش سے صلح ہو گئی۔ اور قلعہ بادشاہ کے قبضہ مین آگیا۔ اور قلیح خان کو یہان کا حاکم مقرر ہو لیا؀

مرزاؤن کا حال

جب مرزا لڑائی سے بہاگے تو ابراہیم حسین مرزا پٹن مین گیا۔ اور یہان محمد حسین مرزا اور شاہ مرزا سے ملا۔ اور آپسمین صلاح اور مشورہ ہوکر یہہ امر قرار پایا۔ کہ ابراہیم حسین مرزا تو ہندوستان مین فساد برپا کرنے جائے (مگر ابوالفضل لکہتا ہے کہ وہ ہندوستان خاص مین بہائیون سے خفا ہوکر چلا گیا) اور باقی دونو مرزا شیر خان فولادی کے ساتہہ پٹن کا محاصرہ کرین۔ پس شیر خان فولادی نے پٹن کا محاصرہ کیا۔ سید احمد خان بارہہ قلعہ پٹن مین متحصن ہوا۔ اور بادشاہ کو سارا حال لکہہ بہیجا۔ بادشاہ نے بہت سے جاگیردار اور سردار اوسکی اعانت کیواسطے بہیجے۔ اور خان اعظم عزیز کوکلتاش کو سپہ سالار مقرر کیا۔ پٹن سے پانچ کوس پر شیر خان فولادی اور مرزاؤن نے اول بادشاہی لشکر کو شکست دی۔ مگر پہر خان اعظم ہمت کرکے جو لڑائی لڑا اوسمین فتحیاب ہوا۔ شیر خان بہاگ کر منعم خان پاس جونا گڈہ مین چلا گیا۔ محمد حسین مرزا

دکن مین بہاگ گیا۔ گجرات کی حکومت خان اعظم کو سپرد ہوئی۔ نواب ابراہیم مرزا گجرات سے بہاگ کر   کے قلعہ مین آیا۔ اور ایک کاروان کو اس قلعہ سے گیارہ کوس پر لوٹا۔ اور ناگور کو لوٹتا ہوا نارنول مین گیا۔ راے رام اور راے سنگہ ہزار سوار لیکر اوسکے پیچہے روانہ ہوے۔ ناگور سے بیس کوس کے فاصلہ پر مرزا سے اونکی لڑائی ہوئی۔ اور مرزا بہاگ گیا۔ غرض وہ راستے مین لوٹتا مارتا سنبہل کی سرکار مین اعظم پور پہونچا۔ اور پہر پانی پت سنپت کرنال کو لوٹتا ہوا پنجاب مین داخل ہوا۔ یہان نگرکوٹ پر بادشاہ سے لڑائی ہو رہی تہی۔ اس امید پر آیا تہا کہ شاید کوئی موقع ملجائے۔ راہ مین اوسکے ساتہہ اور سیکڑون اوباش ہمراہ ہوگئے۔ ملتان سے چالیس کوس پر تلنبہ مین بادشاہ کے امیرون نے اوسے مقابلہ کیا۔ وہ بہاگ کر ملتان مین گیا۔ اور دریا گارا جو اوس دریا کا نام ہے جو بیاس و ستلج ملنے سے بنتا ہے اوترنا چاہتا تہا مگر کشتیان نہ ملین اسلیے شب کو یہین آرام کیا۔ رات کو قوم جہیل نے جو مچہلی پکڑا کرتے تہے اوسپر حملہ کیا۔ اور زخمی کیا۔ کپڑے بدل کر بہاگنا چاہتا تہا کہ اوسکو آدمیون نے پہچان لیا اور سعید خان حاکم ملتان پاس قید کرکے بہیجا کہ اتنے مین وہ خود قید ہستی سے چہوٹ گیا+

بادشاہ کا دوبارہ گجرات مین جانا

بادشاہ مہم گجرات سے فارغ ہوکر ۲ صفر ۹۸۱ھ ۴ جون ۱۵۷۳ء کو اپنی دار الخلافہ مین چلا آیا تہا مگر یہہ ملک باغیون سے صاف نہ ہوا تہا۔ اختیار الملک ایدر کی حدود مین راے نرائن زمیندار کی اعانت سے اور شیر خان فولادی کے بیٹون سے سازش سے فساد مچا رہا تہا۔ اور محمد حسین مرزا نے بہی دولت آباد سے سورت کے دوبارہ لینے کی

قصد سے کوچ کیا۔ قلیچ خان نے اس قلعہ کو لڑائی کے لئے تیار کیا۔ مرزا نے
اپنا یہہ منصوبہ چھوڑ دیا۔ اور کہنبات مین چلا گیا۔ اور یہان کے حاکم کو بھگا دیا۔
وہ احمد آباد چلا گیا۔ خان اعظم نے کچھہ سپاہ اس مرزا سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجی
اور اب خود اختیار الملک سے لڑنے ایدر کی طرف آیا۔ مرزا کی سپاہ کو شکست ہوئی۔
اور وہ بھاگ کر اختیار الملک کے شریک ہوا۔ اب خان اعظم احمد آباد مین مقیم ہوا۔
ان دونون مین کئی لڑائیان ہوئین مگر کوئی نتیجہ اوسکا نہ پیدا ہوا۔ شیر خان
فولادی کے بیٹون کو جب اسکی خبر ہوئی تو وہ بھی دوڑ اختیار الملک سے آن ملے
۔ اب یہہ سب مل ملا کر بیس ہزار سپاہیون کا جمگھٹ ہو گیا۔ انمین سب قومون کے
سپاہی تھے مغل حبشی گجراتی افغان رجپوت اونہون نے احمد آباد کو جا کر گھیر لیا۔ خان اعظم
بھی قطب الدین کی امداد لیکر اس شہر مین پہنچ گیا۔ ان دونون کو اپنے آدمیونکا
اعتبار نہ تھا۔ ناچار قلعہ مین پناہ لی۔ یہہ سب حال بادشاہ کو معلوم ہوا۔ اور اوسکا
خود ارادہ چلنے کا ہوا۔ ابھی لشکر شاہی ایک برس لڑ کر گجرات سے آیا تھا۔ اونسے اپنی
جاگیرون سے روپیہ بھی وصول نہ کیا تھا۔ بادشاہ نے خزانہ شاہی سے روپیہ دینے کا
کا حکم دیدیا تھا۔ اور بہت سا لشکر کا سامان تیار کیا۔ وہ یہہ جانتا تھا کہ سارا لشکر
بھیر بھنگاہ سمیت جلد نہین جا سکتا۔ اسلئے اوسنے دو ہزار سوار آزمودہ من چلے
بہادر چنیدہ چنیدہ دلاور سپاہی ساتھہ لئے۔ اور ساتھہ ہی رستہ کے حاکمون کو حکم بھیجا
کہ جتنی کوتل سواریان ہون تیار کر کے اپنے انتخابی فوج سے سر راہ حاضر ہون۔
خود تین سو جان نثارون سے کہ تمام نامی سردار او منصب دار تھے۔ سانڈنیون
پر بیٹھہ کوتل گھوڑے لگا نہ دن دیکھا نہ رات۔ جنگل اور پہاڑ کاٹ ساڑھے چار سو میل کے

سفر کو نو دن مین ختم کیا۔ اور گجرات مین جا پہنچا۔ کل تین ہزار جوان علم شاہی کے نیچے
لڑنے بھڑنے مرنے کو تیار پائے۔ سوقت کسی نے کہا کہ کچھ جان نثار آنا چاہتے ہین
اونکا انتظار کرنا چاہیئے۔ کسی نے کہا کہ شب خون مارنا چاہیئے۔ پادشاہ نے کہا کہ انتظار
دیکھنا بزدلی ہے۔ شب خون مارنا چوری ہے۔۔ اوسی وقت حملہ کے تیاری
کر دی مرزا عبد الرحیم کو جو بیرم خان کا سولہ برس کا نوجوان لڑکا تھا۔ ہرول بنایا۔ اور
فوج کی مین ولیسار کو درست کرکے خود سو سوار لیکر الگ ہوا۔ نقارہ کا حکم دیا۔ خان اعظم پاس
آدمی بھیجا کہ ہم آپہونچے ہین تم اندر سے نکلو۔ اوسپر دشمن کا ڈر ایسا چھایا ہوا تھا کہ باہر
نکلنے سے جان نکلتی تھی۔ غرض جب احمد آباد تین کوس رہا۔ اور دشمنون کے کان مین
نقارہ اکبری کی آواز پڑی تو وہ گھوڑون پر سوار ہوئے۔ اور محمد حسین مرزا دو تین
سوار لیکر آگے دریا کے کنارہ پر آیا۔ اتفاق سے پادشاہ کے لشکر مین سے بھی سبحان قلی
ترکی دو تین آدمیون کے ساتھ اسی دریا کے کنارہ پر کھڑا تھا۔ حسین مرزا نے سبحان قلی کو
آواز دی کہ یہہ کسکا لشکر ہے۔ اوسنے جواب دیا کہ پادشاہی لشکر ہے اور شہنشاہ سر لشکر
ہے۔ مرزا نے کہا کہ چودھوان دن ہے کہ میرے جاسوسون نے آکر خبر دی ہے کہ پادشاہ
فتحپور مین ہے۔ اسپر سبحان خان نے قہقہہ مارا۔ مرزا نے کہا کہ اگر یہہ شہنشاہ ہے تو
ہاتھی کہان ہین جو اوسکے ساتھ رہتے ہین۔ اوسپر سبحان خان نے کہا کہ نوان دن
آج پادشاہ کو چلے ہوئے ہوئے۔ ہاتھیون کو کیا ہاتھ پر اوٹھا لاتا۔ جسوقت یہہ خبر مرزا
کے لشکر مین پہنچی تو تمام سپاہ کے دل افسردہ ہوگئے۔ اب مرزا نے اختیار الملک کو نگہبانی
پر اس نظر سے چھوڑا کہ خان اعظم قلعہ سے نکل کر شہر کو نہ لے لے اور خود سات ہزار
فوج لیکر سامنے آکر حملہ کیا۔ پادشاہ کی فوج سے خوب لڑائی ہوئی۔ اور کئی دفعہ ایسی صورت

معلوم ہوتی تہی کہ بادشاہی لشکر کو شکست ہو۔جب بادشاہ نے دور سے دیکہا کہ ہراول
کی فوج پر زور پڑا۔اور اوسکے پیر اوکہڑے تو بان سنگہ کے باپ راجہ بہگوان سنگہ
سے کہا کہ اپنی فوج تہوڑی ہے۔اور غنیم ہزارون ہین چلو ہم تم ملکر جا پڑین غرض بادشاہ
وہان چلا گیا۔اکبر کے نام سنتے ہی فوج کے ہوش اوڑ گئے۔اور وہ پراگندہ ہوکر بکہر گئے
مرزا خود بے سروپا بہاگا۔گال پر ایک زخم لگا۔بہاگتا ہوا گہوڑے سے گرا۔پکڑا ہوا
بادشاہ کے روبرو آیا۔اب دو مدعی کہڑے ہوئے۔ہر ایک کو دعوی تہا کہ مین نے پکڑا ہے
بادشاہ نے مرزا سے پوچہا کہ تم بتاؤ کسنے پکڑا ہے۔اوسنے کہا کہ مجہے کسی نے نہین پکڑا۔
حضور کے نمک نے گرفتار کیا ہے۔غرض یہہ ہنگامہ فرو ہوا ہی تہا کہ سامنے اختیار الملک
محاصرہ چہوڑکر لشکر لیکر آیا۔اکبر جہان گیا وہان فتحیاب ہوا۔اسلیئے یہہ مشہور ہو گیا کہ
کہ اوسکو تسخیر آفتاب کا عمل آتا ہے۔اس شہرت نے اوسکے لشکر کے دل بڑہا دئے تہے۔اور
دشمنون کے دل بجہا دئے تہے۔جو سپاہ قواعددان نہ ہو۔اور اوسکے دل ایسے توہمات باطلہ
سے بہرے ہون۔اونکو صرف ایک بادشاہ کا دم بہگا دینے کے لئے ہزار لشکر سے زیادہ ہے
برخلاف اسکے جن سپاہیونکا دل ایسے خیالی خیالات سے خالی ہوتا ہے تو وہ اپنے سامنے
بادشاہ اور ایک ادنی سپاہی کو برابر جانتے ہین۔اتفاق سے ہی   اختیار الملک کی نظر
علم شاہی پر پڑی وہین اولٹے پیرون بہاگا۔اور سپاہی ایسے بے اوسان ہوکر بہاگے
کہ بادشاہی فوج کے سپاہی اوسکے تیر چہین چہین کر اونکے کلیجون مین چہیدتے تہے
۔سہراب بیگ نے اختیار الملک کو پکڑ لیا۔اور سر کاٹ کر بادشاہ کے روبرو لے گیا۔بعد
فتح کے اعظم خان اور محصورین نکل کر بادشاہ سے ملے۔اور بادشاہ نے ایک مینار
دشمنون کی دو ہزار کہوپریون کا بنوایا۔خان اعظم کو یہان کی حکومت سپرد کی۔

اور خود احمد آباد مین بادشاہ کچہہ دنون ٹھہرا - اور بندوبست کیا - اور جان نثارون کو لقب اور جاگیرین عنایت کین - قطب الدین اور اورنگ خان کو بڑوچ اور چنپانیر مین بہیجا تاکہ وہ شاہ مرزا کا علاج قرار واقعی کرین - راجہ بہگوانداس اور بعض اور امراء ایدر مین روانہ کئے پٹن کی حکومت میر محمد خان کو عطا ہوئی - اور دولوقہ اور دندوقہ مین وزیر خان ناظم مقرر ہوا - راجہ ٹوڈرمل گجرات کی جمع تشخیص کرنے کے لئے اور روپیہ وصول کرنیکے لئے بہیجا گیا - اور بادشاہ اپنی دارالخلافہ مین آگیا - اس معرکہ کی یہہ کہانی مشہور ہے کہ لڑائی سے پہلے جسوقت زرہ بکتر اپنے خاص ملازمین کو بادشاہ تقسیم کر رہا تہا - کہ جےمل پسر روپسی کو دیکہا کہ وہ باپ کا زرہ بکتر ایسا بہاری پہنے ہوئے کہڑا ہے کہ اوسکے بوجہہ سے دبا جاتا ہے - بادشاہ نے دیا کرکے اوسکو ہلکا پہلکا زرہ بکتر دیدیا - اور اوسکا بہاری زرہ بکتر لیکر مالدیو کے پوتے کو دیدیا - جب جےمل روپسی پاس گیا تو اوسنے پوچہا کہ زرہ بکتر کیا ہوا اوسنے تمام حال کہا روپسی اور مالدیو کے خاندان مین قدیم سے عداوت چلی آتی تہی - اسپر وہ ایسا خفا ہوا کہ اوسنے بادشاہ پاس آدمی بہیجکر زرہ بکتر اپنا منگایا - بادشاہ نے نہایت اخلاق سے جواب دیا کہ زرہ بکتر کے عوض مین ہمنے اپنا خاص زرہ بکتر دیدیا ہے - یہہ جواب سنکر روپسی نے اپنا زرہ بکتر اوتار کر پہینک دیا - اور کہا کہ اب ہم بدون اوسکے لڑینگے - بادشاہ نے اس گستاخی پر التفات نہ کیا - اور خود اپنا زرہ بکتر اوتار کر پہینک دیا اور یہہ فرمایا کہ مجہکو یہہ بات گوارا نہین کہ میرے سردار مجہہ سے زیادہ جان جوکہون مین پڑین - اور مین مسلح ہون اور وہ بے سلاح ہون +

فتح بنگال

اب اکبر کا دوسرا کام یہہ تہا کہ بنگالہ اور بہار کو فتح کیا - ۱۵۷۶ء مین بہار کا کسیقدر حصہ

شیر شاہ ثانی پر فتح پالے سی پادشاہ کی قبضہ مین آگیا تہا۔ مگر باقی بہار اوس ملک سمیت جو مشرق کو واقع ہے پادشاہ سی کچہہ علاقہ نہ رکہتا تہا۔ ہمایون کی مراجعت سے پہلے سلطان محمد شاہ عدلی کی حکومت سے بنگالہ نکل کر سلیمان کرانی کے قبضہ مین آگیا تہا۔ اور یہہ سلیمان سلیم شاہ کا غلام تہا۔ اور بہار اور بنگال کا مالک تہا بظاہر پادشاہ کی اطاعت کرتا تہا۔ مگر جب پادشاہ قلعہ سورت کی محاصرہ مین مصروف تہا۔ تو وہ ۹۸۱ھ مین مرگیا۔ اور اوسکا بیٹا بایزید تخت پر بیٹہا مگر امیرون نے اوسے مار ڈالا۔ اور چہوٹے بیٹے داؤد شاہ کو تخت پر بٹہایا۔ یہہ پادشاہ نہایت بودا اور عیاش تہا سری ہر بنگا اور قتلو خان اوسکے صلاح کار تہے گوجر خان وزیر تہا۔ یہی امیر وزیراتو ایسے غالب ہوگئے تہی کہ جو چاہتے تہی سو کرتے تہے۔ اونے پادشاہ سی سرتابی کی۔ خان اعظم حاکم جونپور نے جو قلعہ زمانیان بنایا تہا اوسکو مسمار کردیا۔ اسلئے منعم خان خانخانان کے نام حکم گیا کہ وہ بہار کو فتح کرے۔ اسوقت داود شاہ حاجی پور مین تہا اور لودی اوسکا امیر الامرا باغی ہوگیا تہا۔ وہ قلعہ رہتاس مین تہا۔ اور خود مختار ہونیکا ارادہ کیا تہا۔ منعم خان خانخانان لشکر لیکر حاجی پور اور پٹنہ پر چڑہ گیا۔ لودی کو یقین تہا کہ افغان ہار جائینگے۔ اسلئے باوجود داود شاہ کی دشمنی کے یون صلح کرادی کہ دو لاکہہ روپیہ نقد اور ایک لاکہہ روپیہ کی جنس بطور خراج کے داؤد شاہ دیدے۔ تو پادشاہی لشکر یہانسے چلا جائے۔ مگر داؤد شاہ ایسا نالائق اور کم عقل تہا کہ اوسنے قتلو خان اور سری دہر بنگالی کے کہنے سی لودی کو قید کرلیا۔ اور آخر کو مار ڈالا۔ اور اپنا عہد و پیمان پادشاہ سی توڑ ڈالا۔ اور اپنے تئین پادشاہ خود مختار بنایا۔ اور جہان سون اور گنگا ملتی ہین وہان دریا پر منعم خان خانخانان سے کشتیون مین لڑا۔

اور ہزیمت اوٹھائی اور دور بہاگ گیا۔ خانخانان نے دریاء سون سے اوتر کر قلعہ پٹنہ کو محاصرہ کر لیا۔ اور جب بادشاہ کو یہہ حال معلوم ہوا تو وہ عین برسات مین روانہ ہوا اور لڑائی کے سامانون اور رسد کے ذخیرون اور تہوڑی بہت توپون کو گنگا جمنا مین کشتیون کے ذریعہ سے پہنچایا۔ اور کچہہ اسباب خشکی کی راہ روانہ کیا۔ اور حوالی پٹنہ مین آ پہنچا۔ اور وہان ایک مجلس شوری کو جمع کر کے اوسنے یہہ کہا کہ اول قلعہ حاجی پور کو فتح کرنا چاہیئے۔ اوسکے فتح ہونیسے حصار پٹنہ آسانی سے فتح ہوگا۔ چنانچہ اوسنے خان عالم کو تین ہزار سوارون کے ساتہہ اس قلعہ کی فتح کے لیئے بہیجا۔ اوسنے فتح خان سے یہہ قلعہ چہین لیا۔ داؤد شاہ کو ایسا بڑا اندیشہ پیدا ہوا کہ بادشاہ پاس ایلچی عفو تقصیرات کے لیئے بہیجے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ خدمت مین حاضر ہو اوسوقت تقصیرات معاف ہونگی۔ اور اگر نہ حاضر ہو تو اسطرح فیصلہ کر لو کہ تنہا آ کر میدان مین مجہسے لڑ لیو۔ جو فتحیاب ہو وہی قلعہ کا مالک ہو۔ یہہ بادشاہ کا جواب سنکر اوسر آسیمہ ہوا۔ راتون رات کشتی مین سوار ہو بنگالہ کو بہاگ گیا۔ بادشاہ نے صبح کو پیچہہ کوس چلکر اوسکے چار سو ہاتہی چہین لیئے۔ پٹنہ کا انتظام کر کے اور منعم خان کو یہان کی حکومت سپرد کر کے خود آگرہ چلا آیا۔ اس فتح کی تاریخ ہوئی کہ +

ملک سلیمان ز داؤد رفت + ۹۸۲ھ ۱۵۷۵

بادشاہ نے مظفر علی ترمذی کو مظفر خان کا خطاب دیکر قلعہ رہتاس کی فتح کے لیئے روانہ کیا۔ داؤد شاہ جب پٹنہ سے بہاگا تہا تو گڈہی مین کہ بنگالہ کا دروازہ مشہور ہے گیا تہا۔ یہان اوسنے نہایت استحکام کیا۔ اور پہر خود ٹانڈہ اپنی دار الخلافہ مین چلا گیا جب منعم خان خانخانان گڈہی پر پہنچا۔ تو اوسکی صورت سے افغان ایسے گہبرائے کہ

بے لڑے گڑھی کو چھوڑ کر بھاگ گئی - اب خانخانان آگے ٹانڈہ پر چڑھا - وہان سے بھی داؤد خان
ڈر کر ملک اڑیسہ مین بھاگ گیا - جیسا بنگال کا قبضہ مین آنا آسان معلوم ہوتا تھا ایسا وہ
آسان نہ نکلا - دیناج پور سے جنوب مشرق مین گھوڑا گھاٹ مین مجنون خان قاقشال حاکم مقرر ہوا
اوسنے سلیمان بنگالی افغان یہان کا جاگیر دار خوب لڑا - اور آخر کو شکست پاکر مارا گیا
قاقشال نے اوسکے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی کی - اور منعم خان داؤد شاہ کی تعاقب
مین روانہ ہوا تھا جب وہ مدارن مین جو اڑیسہ اور بنگال کے درمیان ہے پہونچا -
تو معلوم ہوا کہ داؤد شاہ ڈبن کساری مین فوج جمع کر رہا ہے - غرض جنید اوسکے
بیٹے نے دو دفعہ لشکر شاہی کے دانت کھٹے کر دے اور شکست دیدی - اور بڑی بڑی
نامور بادشاہی سردارون کو زخمی اور قتل کیا - خانخانان ٹانڈہ سے جب گیا اور
جنگ عظیم واقع ہوئی اوسمین داود شاہ کو شکست ہوئی - اور وہ کٹک بنارس کو بھاگ کر
گیا - ہنوز خانخانان کے زخم ہرے تھے اسلئے اوسنے قیام کیا - اور مجلس شوری کو منعقد
رکھا - اوسمین یہہ ٹھہرا کہ داؤد شاہ کا تعاقب کرنا چاہئے - راجہ ٹوڈرمل وراو امیر
اس کام پر متعین ہوئے - جاسوسون کی زبانی معلوم ہوا کہ داؤد شاہ مع اہل و عیال قلعہ
کٹک مین موجود ہے - راجہ ٹوڈرمل نے سارا حال خانخانان کو لکھہ بھیجا - وہ بھی یہہ سنکر
کٹک بنارس کی طرف روانہ ہوا - اور مہاندی کے کنارہ پر قلعہ کی تسخیر کا سامان
جمع کرنا شروع کیا - داؤد شاہ کو متواتر شکستین ہو چکی تہین گوجر خان وزیر مارا گیا تھا
اسلئے اوسنے لاچار ہو کر یہہ پیغام بھیجا کہ مسلمانون کا تباہ کرنا اچھا کام نہین ہے
مین اطاعت کے لئے حاضر ہون مگر یہہ اڑیسہ بنگال کا کونا جو میرے گذارہ کے لئے کافی ہوگا
میری جاگیر مین رہے - اگر یہہ میری درخواست منظور ہو تو پھر مین بغاوت نہ کرون گا

خانخانان نے یہہ درخواست منظور کرلی داؤد شاہ مع اپنے افغان امرا کے بڑے
طمطراق سے خانخانان کے خیمہ مین آیا- اور اُسکا استقبال ہوا- اور داؤد شاہ نے
کمر سے تلوار کہول کر خانخانان کے آگے رکہہ دی اور کہا کہ جب سے میرا دل تلوار سے بیزار ہو گیا ہے
کہ وہ آپ جیسے لائق آدمیون کو زخمی کرتی ہے- صلحنامہ مرتب ہوا- اوس پر حلف
لیا گیا- خانخانان نے ایک تلوار مرصع اوسکو عنایت کی غرض داؤد شاہ ایسا گیا گذرا
نہ تہا کہ صلح دیکر کرتا- ملک اڑیسہ اوسی کے قبضہ مین موافق صلح کے رہا- پہلے بنگال کا پایہ تخت
گور تہا- مگر افغانون کو اوسکی آب و ہوا ناموافق تہی- اسلئے اوسکی جگہ خواص پور ٹانڈہ کو دارالسلطنت بنایا تہا
اب خانخانان اِس نظر سے کہ گور پاس دریا ہے اور عمدہ عمدہ عمارتین بنی کہڑی ہین حکم دیدیا کہ خواص پور ٹانڈہ کے
رہنے والے گور مین جا بسین- مگر یہان کی آب و ہوا ایسی بگڑی ہوئی تہی کہ سیکڑون آدمیون سے گور آباد ہوئی- اور آباد کرنیوالا خود بہی پہلے
اوسکی جگہ حسین قلیخان مخاطب بخطاب خان جہان یہان حاکم مقرر ہوا- اور ابہی
وہ اپنے کام کو سنبہالنے نہ پایا تہا کہ داؤد شاہ نے پچاس ہزار سپاہ جمع کر کے خواص پور
ٹانڈہ اور اوسکے نواح پر قبضہ و تصرف کر لیا- بادشاہی فوج سب جمع ہو کر اوسکے
سامنے ہوئی اور بہار سے بہی امداد آئی- اور آخر کو ایک سخت لڑائی ہوئی جسمین
بڑا کشت و خون ہوا- اور انجام اوسکا یہہ ہوا کہ داؤد شاہ کو شکست ہوئی اور وہ
پکڑا گیا اور خواجہ جہان کے حکم سے مارا گیا- ۹۸۴ھ مین مظفر خان نے رہتاس کا
محاصرہ کیا- اور بعد تہوڑے عرصہ کے یہہ قلعہ بہی فتح ہو گیا +

۹۸۶ھ مین بنگال و بہار دوبارہ بادشاہ دہلی کے قبضہ مین آگیا- اور
پٹہانون کی جو کچہہ حکومت باقی تہی وہ بہی معدوم ہوئی +

ملک بہار و بنگال کی کیفیت

اکبر کے عہد مین ان دونون ملکون کی ایسی حالت تہی کہ وہان امن امان کا ہمیشہ قائم رہنا دشوار تہا - اسلئے کہ اول تو اسباب بغاوت کی وہان کچہہ کمی نہ تہی - دوم جنوب مین پہاڑ جنگل اور شمال مین پہاڑ اور جنگل سمندر کے پاس کی دلدل اور جنگل باغی اور مفسدون کے ایسے ٹہکانے تہے کہ اونکو وہان سے رفع دفع کرنا نہایت مشکل تہا - بنگال کو پہلے تو مغلون نے مطیع نہین کیا - سارا افغانون سے بہرا پڑا تہا - سوا اسکے جب ہندوستان بالا مغلون نے فتح کیا تو جن افغانون نے مغلون کی اطاعت اور ملازمت کو پسند نہین کیا وہ سب کے سب اس ملک مین چلے آئے - اسلئے یہہ ملک افغانون کے کان بن رہا تہا - جب یہہ ملک مغلون کے ہاتہہ لگا تو اونہون نے افغانون کی جاگیرون پر قبضہ کرلیا - اور جو آمدنی ہوئی اوسکو اپنے تصرف مین لائے - اور سپاہ اور لڑائی کے خرچ کا بہانا بنایا -

بغاوت امراء بہار و بنگال

اس ملک پر فتح کامل وسوفت حاصل ہوئی کہ اکبر ملک کی آمدنی کا انتظام کر رہا تہا - اوسنے اور صوبہ دار بنگال سے بہی خراج کا روپیہ طلب کیا - اس کام کے لئے جب مظفر خان بنگال مین پہنچا - تو اوسنے اس ملک کا انتظام شروع کیا - اور نہایت سخت تدابیر عمل مین لایا - بہت سی امیرون کی جاگیرین ضبط کرلین - اور فوج کی تعداد کا حساب داغ کے موافق نہایت سختی سے لیا - بابا خان قاقشال نے نہایت منت اور سماجت اوسکی کی کہ میری جاگیر مین دست انداز نہ ہو - مگر اوسنے اوسکو نہایت تنگ کیا - اور قیدخانہ مین ڈالدیا - انہین دنون بادشاہ کا حکم آیا کہ مرزا محمد حکیم کا ایک نوکر روشن بیگ

قاقشال بنگال مین آیا ہے - اوسکی گردن اوڑائی جائے غرض یہہ سلیمان ایسے ہو گئے کہ سب قاقشال باغی ہہو گئے - اور اونہون نے جمع ہو کر جا بجا مظفر خان کا اسباب لوٹ لیا - مظفر خان کی سپاہ اوسسے لڑنیکے واسطے دریا کے کنارہ پر پہنچی - کہ عین لڑنے کے وقت پادشاہی حکم آگیا کہ قاقشالون سے لڑائی نہ لڑو اور اونکی جاگیرون مین خلل مت ڈالو - اس حکم پر صلح کے واسطے آپسمین پیغام سلام ہوئے - کچہہ امیر مظفر خان کی طرف سے قاقشال پاس گئے - اوسنے اونکو پکڑ لیا - بعد اسکے پہر تلوار چلنی شروع ہوئی - یہان یہہ حال ہو ہی رہا تہا کہ بہار مین ملا طیب اور ترکہو تم بخشی - بہار کے خراج لینے مین سخت گیری کر رہے تہے محمد معصوم کابلی کی جاگیر اور اور امیرون کی جاگیرین اونہون نے ضبط کر لین - ان امیرون نے بہی آپسمین سازش کر کے بغاوت برپا کی - جب بابا قاقشال کو محمد معصوم کابلی کی بغاوت کا حال معلوم ہوا تو پہر ان مین آپسمین اتفاق ہوا - اور مظفر خان بہاگ کر ٹانڈہ مین محصور ہوا - غرض پادشاہ کے تمام اہلکارون کا ناک مین دم ان باغیون کے ہاتہہ سے ہوا - اور مظفر خان اونکے ہاتہہ سے مارا گیا - اور جب پادشاہ نے دیکہا کہ میری ان فتوحات کا کچہہ ثمرہ نہ ہوا - اور تیس ہزار آدمی اوسکے اپنی سپاہ کے اوس سے لڑنے کے واسطے موجود ہین تو اوسنے ۹۸۸ھ مطابق ۱۵۸۰ء مین راجہ ٹوڈر مل کو یہان انتظام کے لئے بہیجا - اور بہت سے اور جاگیردارون کو بہی حکم ہوا کہ وہ راجہ کے ساتہہ اس فساد کے فرو کرنے مین کوشش کرین - معصوم خان جونپور کا جاگیردار بہی تین ہزار سوار لے کر ساتہہ تہا - جب یہہ راجہ پادشاہی فوج لیکر مونگیر مین پہنچا - تو وہان باغیون کا لشکر تیس ہزار سوارون اور پانچ سو ہاتہیون کا موجود تہا - راجہ قلعہ مونگیر مین متحصن ہوا - اور لڑتا رہا - پادشاہ روپیہ سے بہت امداد کرتا رہا -

اب بعض امیر بادشاہ کی طرف سے بہاگ کر باغیون سے جا ملے۔ غرض چار مہینہ یہہ لڑائی ہوتی
رہی۔ مگر چارون طرف سے خیر خواہ زمیندارون نے باغیون کی رسد بند کردی۔ اور وہ بہوکے
مرنے لگے۔ بابا قاقشال جو سرگشتہ بنکا باوا تہا مانڈہ مین بیمار ہوکر مر گیا۔ اب باغی تین تیرہ
ہونے شروع ہوئے۔ کوئی اوہر بہاگا کوئی اودہر۔ کوئی لڑائی مین مارا گیا۔ ہندو زمیندارون پر
اس راجہ کا اثر ایسا تہا کہ اونہون نے باغیون کے اجتماع کو منتشر کردیا۔ اور راجہ نے اپنی
حکمت سے باغیون کے بعض سرگروہون کو اپنی طرف توڑ لیا۔ اب برسات مین راجہ نے
حاجی پور مین قیام کیا۔ اب اور جگہہ بہی اس بغاوت نے اپنا اثر دکہایا۔ اوسکا بیان آگے ہوگا
۔ غرض تین برس تک اس بغاوت کا جہگڑا رہا۔ راجہ ٹوڈرمل کی جگہ اعظم خان مقرر ہوا
اوسنے باغی سردارون کو روپیہ پیسا دیکر راضی کرلیا۔ بہت سے مغلون و افغانون کو اونکی
جاگیرین اور اونکی سپاہ کی معافی بحال کردین۔ معصوم خان حاکم جونپور نے اس سبب
سے کہ اوسپر خزانہ شاہی مین روپیہ بہیجنے کی سخت تاکید ہوئی۔ بغاوت اختیار کی۔
اور مدت تک بڑا فساد برپا کیا۔ مگر آخر کو بادشاہ کی فوج سے شکست پائی۔ اور گرفتار ہوا

بنگال مین پٹہانون کی بغاوت

مغلون کی بغاوت کے زمانہ مین داؤد شاہ کے پرانے رفیق بہی نکمے نہ بیٹہے۔ اونہون نے
جمع ہوکر قتلو خان کو اپنا سردار بنایا۔ اور اول ملک اڑیسہ پر اور اوس تمام ملک پر
جو دریا دامودر تک قریب بردوان کی واقع ہے قبضہ کرلیا۔ بنگال و بہار مین مغلون
کی بغاوت کا زور گہٹ گیا۔ کابل سے راجہ مانسنگہ اکبر کا بلایا ہوا آیا۔ اور اس لڑائی
کا اہتمام اوسکے سپرد ہوا۔ بنگال کو راجہ روانہ ہوا۔ اور برسات مین اوس مقام پر
مقیم رہا کہ جہان اب کلکتہ آباد ہے۔ راجہ نے بہت سی فوج قتلو خان سے لڑنیکے لئے بہیجی

مگر اوسکو شکست ہوئی۔ اور اوسکا سپہ سالار بڑا بہادر راجہ کا گرفتار ہوا۔ اب راجہ کا حال اچھا نہ تہا۔ مگر اوسکی خوش نصیبی سے ۹۹۱ھ مین قتو مرگیا۔ بعد اوسکے قتو کے بال بچونکا سرپرست عیسی خان مقرر ہوا۔ یہہ سردار بہی بڑا ہوشیار اور بردبار تہا۔ مانسنگہ کا اوس سے یہہ عہد و پیمان ہوگیا کہ قتو کی اولاد ملک اڑیسہ پر بادشاہ کی طرف سے قابض رہے۔ مگر دو برس بعد عیسی خان بہی مرگیا۔ اور اوسکا جانشین جو مقرر ہوا۔ اوسنے جگنناتہہ کے مندر کی جڑ ہاوی کو ضبط کیا۔ اس سبب سے لوگ اوس سے سخت متنفر ہوگئے۔ اکبر کو یہہ موقع خوب ہاتہہ آیا۔ اس حالت مین راجہ مانسنگہ کو بادشاہ نے بہیجا۔ اوسنے بنگالہ کی سرحدون پر پٹہانون کو شکستین دین۔ اور کٹک تک بہگایا۔ اور آخر کو جاگیرین دیکر اور بعض سخت تدبیرین عمل مین لاکر اس ملک کو بالکل مطیع کیا۔

انجام ان سب لڑائیون کا

پندرہ برس تک جہگڑا ہوتا رہا۔ ۱۵۹۲ء مین آخر لڑائی پٹہانون کی تہی۔ راجہ مانسنگہ نے اونکو بڑی شکست دی اور تمام ملک اڑیسہ کو بادشاہی ملک مین داخل کر لیا۔ اور افغانون کا قبضہ و تصرف اس ملک سے بالکل اوٹہہ گیا۔ اگرچہ ۱۶۰۰ء مین قتو کے بیٹون مین سے کسی نے بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کیا۔ مگر کچہہ فائدہ نہ ہوا۔ غرض ۱۵۹۲ء مین بیسیون لڑائیون کے بعد صوبہ بنگال و اڑیسہ و بہار سترہ برس کے عرصہ مین بالکل بادشاہ کے قبضہ مین ہوگیا۔

گجرات کی بغاوت

مظفر شاہ گجراتی جسنے اپنا تخت و تاج بادشاہ کے پیرون تلے رکہا تہا۔ اور لوگ اوسکو نتو کہتے تہے۔ اور اعتماد خان نے اوسکو محمود شاہ گجراتی کا بیٹا بنا رکہا تہا۔ وہ بادشاہ کی

خدمت مین رہتا تہا۔ پہر وہ یہان سے بہاگ گیا۔ اب گجرات مین ہنگامہ بغاوت برپا ہوا
شیر خان فولادی جسکا پہلے ذکر پڑھ چکے ہو۔ اوسنے مظفر شاہ کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ
اپنے ملک موروثی پر قبضہ کرے۔ ۱۵۸۱ء ۹۸۹ھ مین ایک ہنگامہ عظیم برپا رہا۔ اور یہانتک
اوسکی نوبت پہنچی کہ بادشاہ کا لشکر مجبور ہوا کہ وہ پٹن مین گجرات کی شمال مین چلا جائے
اور مظفر شاہ احمد آباد اور بڑوچ اور تمام گجرات کا مالک ہوگیا۔ بیرام خان خانخانان
کا بیٹا مرزا خان کو اس مہم کا اہتمام سپرد ہوا۔ اور اوسنے جنوری ۱۵۸۴ء محرم ۹۹۲ھ مین
مظفر شاہ کو شکست دیکر سوائے کچہہ اور رن کے تمام صوبون پر قبضہ کیا۔ اور مظفر شاہ
کچہ اور رن مین چلا گیا۔ اور وہان سے مرزا خان کے حملون کو روکتا رہا۔ اور اپنے
ملک موروثی پر قبضہ کرنے کے لئے مختلف اوقات مین حملے کرتا رہا۔ اوسکی کوشش
اپنے ملک موروثی کے حاصل کرنےمین ضائع ہوتی تہی۔ اور بادشاہ کی فوج کی سعی
اور محنت کچہہ اور رن کے فتح کرنے مین اکارت جاتی تہی۔ ایک مدت تک طرفین سے
نقصان جان اور مال کے ہوتے رہے۔ کبہی کوئی سردار ادہر سے اودہر جا ملتا تہا۔ کبہی کوئی
اودہر سے ادہر آجاتا تہا۔ اگر آج اونکو فتح ہوئی تو کل انکو ظفر نصیب ہوئی۔ کبہی
کسی کا پلہ دب گیا۔ کبہی کسی کا اوٹہہ گیا۔

۱۵۸۵ء مین اعظم خان سمندر کے کنارہ پر پہونچا۔ اور بڑی سخت لڑائی لڑا۔ مگر
شکست کہائی۔ بعد اسکے چار سال تک اور ابتدا سے بارہ برس تک یہہ ہنگامہ بغاوت
برپا رہا۔ ۱۵۹۳ء مین مظفر شاہ گجراتی پکڑا گیا۔ اور آگرہ کو روانہ ہوا۔ راہ مین غیرت
ایسی آئی کہ اپنا گلا آپ ہی اوسترے سے کاٹ ڈالا۔ اسطرح سب جہگڑے تمام ہوئے

شاہزادہ محمد حکیم کی سرکشی

مدت سے چین اور آرام سے کابل مین مرزا محمد حکیم حکومت کرتا تہا۔ مگر جب امراء بنگال اور
بہار کی بغاوت کا بازار گرم ہوا تو اوسکو منصور خان کابلی اور معصوم خان فرنخودی
اور اوسکے مامون فریدون نے اغوا کیا۔ اور یہہ لکہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہندوستان مین آپکے
نام کا خطبہ پڑہین۔ اور سکہ چلائین۔ بس یہہ کانپین مرزا آگیا۔ اور اوسنے اپنے ملازم
شادمان خان کو دریا سندہ پر ۹۸۹ ہ مین روانہ کیا۔ مگر کنور مانسنگہ پسر راجہ بہگوانداس
نے اوسپر حملہ کیا اور اوسے مارڈالا۔ یہہ سنکر مرزا نے سندہ ہی عبور کیا۔ اور سیدپور مین
مقیم ہوا۔ راجہ مانسنگہ اوسکو نہ روک سکا اور لاہور مین محصور ہوا اور مرزا ہی لاہور
آپہونچا۔ اور بادشاہ نے محرم ۹۸۹ ہ فروری ۱۵۸۱ مین خود آٹہہ مہینہ کی تنخواہ سپاہ کو دیکر
پنجاب کی طرف کوچ کیا۔ اور جب مرزا نے یہہ سنا کہ بہائی آتا ہے تو وہ اولٹے پاؤن کابل کو
چلا گیا۔ اب بادشاہ نے یہہ سوچا کہ مرزا محمد حکیم کو اس گستاخی کی سزا ضرور دینی چاہیے
بادشاہ سیر و شکار کرتا ہوا سندہ ساگر پر پہنچا۔ یہان ایک قلعہ کی تعمیر کرائی۔ اور اوسکا
نام اٹک بنارس کہا۔ اور کنور مانسنگہ کو پشاور فتح کرنے بہیجا۔ اور اوسنے فتح کرلیا۔
اور شاہزادہ مراد اپنے بیٹے کو کابل روانہ کیا۔ شاہزادہ کی غفلت سے سپاہ پر فریدون نے شب خون
مارا اور بہت سی آدمیون کی جانین تلف کین بہت اسباب لوٹ کرلے گیا۔ جب وہ سات کوس
پر کابل سے تہا تو مرزا محمد حکیم نے اوسپر حملہ کیا۔ اور شکست پائی اور بہاگ گیا۔ شاہزادہ مراد
بامراد کابل مین داخل ہوا۔ اور بادشاہ ہی سندہ عبور کرکے قریب ان کے پہنچا۔ یہان اوسنے سنا کہ مرزا محمد حکیم کا ارادہ ہے کہ اوزبکون سے
امداد طلب کرے۔ بادشاہ کو اسمین اپنے خاندان کی سبکی معلوم ہوئی۔ اسلئے مرزا پاس
آدمی سمجہانے کے لئے بہیجے۔ اور اوسکو بلاکر کابل مین حاکم مقرر کردیا۔ اور قصور معاف
کردئے۔ جب تک وہ زندہ رہا مطیع رہا۔ بادشاہ نے ہندوستان کو مراجعت کی۔

اکبر کی مداخلت معاملات دکن مین

میر مرتضےٰ خان اور خداوند خان برار کے حاکمون نے احمد نگر پر حملہ کیا۔ صلابت خان نے زیر
بادشاہ احمد نگر نے اونکو شکست دی۔ وہ برار کو بہاگے۔ مگر صلابت خان نے یہان بہی
تعاقب کیا۔ اسلئے وہ نہایت پریشان اور حیران اکبر کے پاس دوڑے آئے۔ سنہ ۱۵۸۶ء
مین بادشاہ نے بڑے اہتمام سے دکہن کو سپاہ روانہ کی۔ عضد الدولہ مدار المہام اس مہم
مین مقرر ہوا۔ مگر جب یہہ سارا لشکر ہنڈیا مین جمع ہوا تو اعظم خان اور شہاب الدین
احمد خان حاکم اجین کے درمیان جہگڑا ہوا۔ گو عضد الدولہ نے اونمین صلح کرا دی۔ مگر
جب صلابت خان کو اس جہگڑے کی خبر ہوئی تو اوسنے بیس ہزار سوار مرزا
محمد تقی نظیری کو سپہ سالار بنا کر بادشاہی فوج کے مقابلہ کے لئے بہیجے۔ مرزا محمد تقی راجہ
علی خان حاکم اسیر اور برہان پور سے ملا۔ اور اوسکو مع سپاہ کے اپنے ساتھہ لیا۔ وہ
ہنڈیا سرحد مالوہ تک عضد الدولہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے۔ عضد الدولہ نے ہر چند چاہا کہ اونکو
بر سر صلح لائے۔ لیکن اوسکی کوشش کارگر نہ ہوئی۔ اسلئے وہ ایک اور راہ سے برار مین
آیا اور ایلچپور کو غارت کیا۔ مگر جب راجہ علیخان اور مرزا تقی خان اوسکے تعاقب مین آئے
تو وہ گجرات مین چلا گیا۔ وہ باوجود قدرت کے نہ لڑا۔ اور ندربار مین پہونچا۔ اور خانخانان
سے فوج کا طالب ہوا۔ اور جواب کے لئے صبر نہ کر سکا۔ احمد آباد مین خانخانان پاس
جریدہ سپاہ کو چہوڑ کر چلا گیا۔ خانخانان اوسکا بہنوئی تہا۔ اب یہہ دونو خان ملکر
دکہن پر چلے۔ مگر برسات کا موسم شروع ہوگیا تہا۔ اسلئے سپاہ اپنی اپنی جگہ تہمی رہی
اور امیر اپنے اپنے مقامات پر چلے گئے+

اتنے مین بادشاہ کو مہم کابل کا سفر درپیش آگیا۔ اور مہمات درمیان مین پیش آگئین+

اسلئے دکہن کا معاملہ توقف مین پڑگیا۔ خانخانان کو بادشاہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ سوا اسکے دکہن کے بادشاہ بہی سوقت سپاہ اور لشکر بہت رکہتے تہے۔

بادشاہ کے کابل جانیکا حال

بادشاہ پاس خط آچکے تہے کہ عبداللہ خان اوزبک نے مرزا سلیمان کو شکست دیکر تمام بدخشان پر قبضہ کرلیا ہے کہ اتنے مین یہہ خبر آئی کہ مرزا محمد حکیم کا ۹۹۳ہ مین انتقال ہوگیا۔ وہ شراب بہت پیتا تہا۔ اس سبب سے اوسکو میکدہ عدم مین جلد جانا پڑا۔ بادشاہ اس اپنے بہائی کو بہت چاہتا تہا۔ اور اوسکے مرنے کا بڑا افسوس کرتا تہا۔ اور کہا کرتا تہا کہ بیٹا اور پیدا ہوسکتا ہے مگر بہائی نہین پیدا ہوسکتا۔ اسلئے اوسکی خطائین کئی دفعہ معاف کردین۔ اوسکے ملک پر قبضہ و تصرف پانا چندان مشکل نہ تہا۔ مگر یہہ اندیشہ پیدا ہوگیا تہا کہ مبادا عبداللہ خان اوزبک کابل پر قبضہ نہ کرلے۔ اسلئے وہ کابل خود روانہ ہوا۔ دریاء جہلم سے پار اوترا تہا کہ اوس پاس کنور مانسنگہ کی عرضداشت آئی اوسمین لکہا تہا کہ جب مرزا محمد حکیم کا انتقال ہوا۔ تمام اہل کابل کی یہہ مرضی ہوئی کہ ابہی مرزا کے لڑکے کیقباد اور افراسیاب کم عمر ہین۔ اور قابل سلطنت نہین ہے اسلئے بادشاہی عملدخل ہوجائے۔ اور فریدون مرزا ان دونون لڑکون کو میرے پاس لے آیا ہے مین اونکو اچہی طرح رکہتا ہون۔ کنور صاحب کابل کی حکومت اپنے بیٹون کو سپرد کرکے کیقباد مرزا اور افراسیاب مرزا کو بادشاہ پاس راولپنڈی مین لائے۔ بادشاہ نے اونکی بڑی سرپرستی کی۔ اور جاگیرین عطا کین۔ اور دریاء اٹک پر قیام فرمایا۔ راجہ بہگوانداس اور شاہ قلی محرم کو پانچ ہزار سوار دیکر کشمیر کی فتح کے لئے بہیجا۔ اسمٰعیل خان اور رایسنگہ کو بلوچون سے لڑنیکے لئے متعین کیا۔ زین خان کوکا کو

سوات اور باجور کے افغانون سے لڑنیکے لیے بھیجا۔

فتح کاشمیر

کشمیر جنت نظیر مشہور ہے۔ جو خوبیان اوسمین ہین اوسکا حال ہمارے جغرافیہ مین دیکھو اوسکی ریاست کبھی ہندوون کے قبضہ مین مدت تک رہی۔ کبھی تاتاریون کا اوسمین عمل دخل رہا۔ مگر چودہوین صدی مین اوسمین محمدیہ سلیمان فرمان روا ہوا۔ ۹۸۷ھ ۱۵۷۹ء مین اکبر پادشاہ حضرت فرید شکر گنج کی زیارت کو پٹن مین گیا۔ اور وہان سے پنجاب کی سیر کو گیا۔ یہان اوسنے ملا عشقی کو کشمیر مین بھیجا۔ یہان حاکم علی شاہ نے اس پادشاہ کے ایلچی کی بڑی خاطرداری کی۔ اور بہت سی تحفہ تحائف پادشاہ کی نذر کے لیے بھیجے چوگان بازی مین علی شاہ کی جان گئی۔ اور یوسف خان اوسکا جانشین ہوا کشمیر کے ایک بڑے افسر سید مبارک نے اوسسے جھگڑا کیا۔ اور اوسے نکال باہر کیا۔ اور خود پادشاہ بن بیٹھا۔ پھر یوسفخان حکام پنجاب کی اعانت سے اپنے ملک موروثی پر قابض ہوا۔ اور اکبر شاہ کے پاس اپنے بیٹے یعقوب کو خدمت گذاری کے لیے بھیجدیا۔ مگر معلوم نہین اس لڑکے کو کیا وحشت ہوئی کہ پادشاہ کی بغیر اجازت اپنے ملک کو چلدیا۔ ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ ۹۹۴ھ ۱۵۸۶ء مین جب پادشاہ اٹک بنارس مین تھا تو اوسنے پانچ ہزار سوار مرزا سلیمان حاکم بدخشان کے بیٹے مرزا شاہرخ اور اپنے سالے بھگوانداس کی تحت حکم کرکے روانہ کی۔ جب یہہ سپاہ کشمیر کی سرحد پر درہ بھولباس پر پہونچی۔ تو یوسف خان حاکم کشمیر نے اس درہ کا رستہ بند کیا۔ ادہر یہہ دشواری پیش آئی۔ ادہر سے برف وباران نے برسانا شروع کیا۔ اوران سب مصیبتون پر یہہ آفت اور آئی کہ کہانے پینے کا سامان اوسے پہاڑون مین ختم ہوگیا کہ جو بار آور سا اور سہل گذار نہ تہے۔

اسپر زین خان کی شکست کی خبر آئی - ان دشواریون کے سبب سے امیرون نے یہہ چاہا کہ صلح
ہوجائے - چنانچہ ان عہد وپیمان پر صلح ہوگئی کہ پادشاہ کو والی کشمیر ہمیشہ نذرانہ مین خراج
اور زعفران اور شال و دیگر عمدہ چیزین بہیجا کرین - اور بادشاہ کی طرف سے کسی امر مین وس ریاست
کے اندر دست اندازی نہ ہوا کرے - یوسف خان ان شرائط سے بڑا خوش ہوا - اور وہ امیرون
کے ساتہہ پادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا - مگر پادشاہ اس صلح سے ایسا ناراض ہوا کہ اوسنے
حکم دیدیا کہ یوسف خان قید مین ڈالا جائے - اور امیر اپنا منہ نہ دکہلائین - مگر یہہ عتاب کچہہ
دنون بعد جاتا رہا - ۹۹۵ھ ۱۵۸۷ء مین محمد قاسم خان میر بحر کابلی کو سپاہ کے ساتہہ اس مہم پر
روانہ کیا - سات منزلین طے کرکے وہ درہ کرتال پر پہنچا - یوسف خان کا بیٹا یعقوب
خان اب اپنے تئین حاکم کشمیر سمجہتا تہا - اور باپ کو جانتا تہا کہ مرگیا - اسلئے اوسنے اس درہ
کو بند کیا - اور یہان آنکر قیام کیا - مگر اکبر کے اقبال نے ایسا زور کیا کہ وہان کشمیریون
مین خود فساد عظیم برپا ہوگیا - امرا کشمیر یعقوب خان کی حکومت سے از حد ناراض تہے -
وہ بہاگ کر قاسم خان سے جاملے - اور ایک گروہ امیرون کا تہا - اونہونے علم بغاوت
بلند کرکے سری نگر پر قبضہ کرلیا - اب یعقوب نے اپنے ملک کے سرکشون کے سر کاٹنے کو مقدم
سمجہا - اسلئے وہ اس درہ کو چہوڑکر سری نگر کو گیا - پادشاہی فوج کو مقابلہ کا شمیر مین
داخل ہوئے - اور یعقوب مین اب ہمت اوسکے سامنا کرنیکی نہ رہی اسلئے وہ پہاڑون مین
بہاگ گیا - اور وہان لشکر اکہٹا کرکے ایک لڑائی قاسم خان سے لڑا - مگر شکست پائی - پادشاہی
فوج اوسکے تعاقب مین پڑی - اور تمام پہاڑون اور درون مین سے اوسے نکالا آخر
کو وہ ایسا لاچار ہوا کہ اوسنے اپنی تئین قاسم خان کے حوالے کیا - گو لکہتا ہے کہ راجہ مانسنگہ
حاکم بہار کے پاس باپ کے ساتہہ بہیجا گیا - وہان قیدخانہ مین تکلیفین اوٹہاکر دونون باپ بیٹے مرگئے

کوئی لکھتا ہے کہ وہ امرا مین داخل ہوئے اور بہار مین اوسکو جاگیر بادشاہ نے دیدی۔
اور کاشمیر کا ملک سارا بادشاہ کے قبضہ مین آگیا۔ الحمد یہہ مسلمانون کا شملہ بن گیا۔ اکبر خود
دو دفعہ اس ملک کی سیر کرنے آیا۔ اور ہمیشہ دلی کے بادشاہون کی سیرگاہ رہا ہے یہہ سچ ہے
کہہ کاشمیر کا خطہ بہی دنیا کے مشہور مقامون مین سے ہے۔

شمال مشرق کے افغانونکی لڑائیان ان قومون کا بیان اور اونکے ملک کا حال

ان پٹہانون سے لڑنا ایسا آسان اور بے سبب نہ تہا جیسا کہ کشمیریون سے لڑنا اور بے
سبب اونکا ملک لے لینا۔ اسمین اکبر کے لشکر نے بڑی بڑی مصیبتین اور ہزیمتین پائین۔ یہہ
لڑائیان اون ملکون مین واقع ہوئین جو پشاور کے آس پاس کے پہاڑون مین بستے ہین
یہہ ایک وسیع میدان زرخیز ہے۔ اوسمین زمین ہندوستان کی سی زرخیز اور بارآور ہے
اور بلاد مغرب کی معتدل آب و ہوا کے اوس پر اور زائد ہے۔ شمال
مین سلسلہ کوہ ہندوکش۔ مغرب مین کوہ سلیمان کا بلند سلسلہ۔ اور جنوب مین اون پہاڑون
کا نیچا سلسلہ جو خیبر کے نام سے مشہور ہے۔ اور کوہ سلیمان سے دریا سندہ تک پہیلتا ہے۔
افغانون کا جو ملک ہے اوسکا دسوان حصہ یہہ ملک ہی ہے۔ اور یہان کے باشندون کو
بیر دُرّانی کہتے ہین۔ وہ اپنی بول چال و چال ڈھال مین اور افغانون سے جدا ہین۔
اس خطہ کے شمالی حصہ مین یوسفزئی رہتے ہین۔ یہی قوم سب سے زیادہ ان پٹہانون مین
ممتاز ہے۔ اور اونہین کی بول چال اور رنگ ڈہنگ سے اور تمام پٹہانون پر قیاس کرنا
چاہیئے۔ اونکے ملک مین پشاور کا شمالی میدان ہے۔ وہ ہندوکش کے اون چوٹیون تک

پہیلتا ہے جہان برف جمار ہتا ہے - اور اونمین تیس بتیس چالیس چالیس میل لنبے
چوڑے وادی ہین - اور ہر ایک وادی کے دونون طرف اور وادیون کے سِتّی نکلتے ہین
یہہ وادی آب و ہوا اور حسن و لطافت اور خوبیون مین کشمیر کے متماثل ہین - اور سب کے
سب یا تو دَرون پر ختم ہوتے ہین جنکے گرد اونچے پہاڑ ہوتے ہین - یا گہنے گہنے
گہنے جنگلون اور درختانون مین وہ غائب ہوجاتے ہین - ایسا ملک حملہ آورون کے
لئے نہایت دشوار گذار ہوتا ہے - مگر وہان کے باشندون کیلئے کچہہ مشکل نہین - وہ
بے تکلف ایک وادی سے دوسرے وادی کو راہ جاننے کی سبب سے چلے جاتے ہین - اور اگر راہ
نہ بہی معلوم ہو تو بہی اونکو دشواری چلنے پہرنے مین نہین ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ
قدیم مین یہان ہندو رہتے تہے - زمانہ حال مین بعض افغانون کی قوم نے اس ملک کو فتح
کیا - اور اوسکو اپنی ریاستگاہ بنایا - اور وہان کے اصلی باشندون کو لونڈی غلام بناکر
بونے جوتنے کا کام لیا - اور خود مالک زمیندار بنے رہے - اور اکبر کے زمانہ سے سو برس پہلے
یوسف زئی قندہار کے قرب وجوار مین اپنے ملک سے بے دخل ہوگئے تہے - اسلئے اونہون نے
ان افغانون کا ملک لے لیا - اور اونکو نکال دیا - پہاڑی قومون مین آزادی کا ہونا
بالطبع پایا جاتا ہے - اسلئے یہہ قوم آزاد تہی - اور سوا اسکے ایسے ملک پر قابض ہونیسے
اور اپنے لونڈی غلامون کے رکہنے سے اوسکو دولت کا بہی غرور تہا - آزادی کی مستی کی
دولت کا نشہ اور چڑہا ہوا تہا - اونکی سلطنت جمہوری تہی - ہر ایک خیل کا سردار ہورو
جدا جدا ہوتا - اور امن کیے دنون مین اوسکو کوئی اور اختیار سوا اسکے حاصل نہ تہا کہ وہ
اونسے صلاح اور مشورہ کرے - اور اونکی آرزوئین اور خواہشین دریافت کرے اور
قبیلون کے سرخیلون کو اطلاع دے - ہر گانون کے آدمی اپنا انتظام آپ رکہتے تہے -

پنچایتون مین جھگڑے فیصلہ ہوتے تہی۔ اور ضرورت کے وقت چوپایون کے کہلے مکانون مین پنچایت کا دربار ہوتا تہا۔ اس مکان مین گانون والے آپسمین بیٹھہ کر جی بہلایا کرتے اور اپنے مہمانون کو اوتارا کرتے تہے۔ زمین آپسمین برابر برابر بٹی ہوئی تہی۔ اور عدالت کے لئی ہمیشہ تقسیمین نئی نئی ہوا کرتی تہین تاکہ بری بہلی زمینین ہر ایک کے حصہ مین باری باری آتی رہین۔ اصلی باشندون یعنی ہندوؤن کو امور ریاست مین مداخلت نہ تھی۔ وہ غلامی کی حالت مین رہتے تہی۔ ان غلامون کی نسبت یوسفزئی کا رنگ دوب چال ڈہال بہت جدا تہا اس قوم کے سوا جو اور قومین میدانون اور پہاڑون بستی تہین اونکی آمد و رفت ہندوستان کے مسلمانون سے زیادہ رہتی تہی۔ مگر بعضی قومین انمین کوہ سلیمان مین ایسی آباد تہین کہ اونکا ملک زیادہ نشیب فراز رکھتا تہا۔ اور مزاج بہی اونکا زیادہ وحشی تہا۔ شمالی مشرقی قومون کے مطیع کرنے مین بابر نے بہت کوشش کی۔ اور تالیف قلوب بہی کی اور اونکے سہل گزار ملکون پر حملے بہی کئے اور کچھہ کامیاب بہی ہوا۔ مگر یوسف زئی قوم کو مطیع نکر سکا*

افغان روشنائی

پہلے زمانہ مین ایک سپاہی ہندوستان سے آیا۔ اور اوسنے مسئلہ وحدت الوجود یہانکے لوگون کو سمجہایا۔ اور ایک فرقہ قائم کیا۔ خیر البیان ایک کتاب تصنیف کی۔ جسمین سب اپنے مسائل بیان کئے۔ وہ سب قرآن اور حدیث کے خلاف تہے۔ اور اپنا نام پیر روشنائی رکہا۔ ایک جم غفیر اوسکے مریدون کا ہوگیا۔ اور اوسکا نام فرقہ روشنائی ہوا۔ غرض اگر کوئی لڑائی اسلام کی حرارت سے اکبر کے عہد مین ہوئی ہے تو وہ ان روشنائیون سے ہوئی۔ یہہ پیر روشنائی بادشاہی فوج سے لڑا مگر شکست ہوئی۔ اور تہوڑے

دنون بعد مر گیا۔ جب بادشاہ کابل سے ۹۸۹ھ مین مراجعت ہندوستان کیطرف کر آیا
تو اوسکا بیٹا جلالہ چودہ برس کا بادشاہ کی خدمت مین آیا۔ بادشاہ نے اوسپر مہربانی کی
۔مگر پہر وہ افغانستان کو بہاگ گیا۔ اور بہت سی افغانون کو اپنے پاس جمع کر لیا۔ اور
کابل اور ہندوستان کا بالکل راستہ بند کر دیا۔ بادشاہ نے راجہ مانسنگہ کو حاکم کابل
مقرر کیا۔ اور اوسکی جاگیر مین کابل کو دیدیا تہا۔ سارا استحکام اور انتظام اس سلطنت کا اس
راجہ کی حسن تدبیر اور افغانون کی سپاہ پر موقوف تہا۔ مگر جلالہ کے مقابلہ مین وہ
اپنی تدابیر کو کام مین نہ لا سکا۔ اب اکبر کی بڑی غرض ان قومون کے ساتہہ لڑنے
سے یہہ تہی کہ کابل کی حکومت مین کسی طرح خلل نہ پیدا ہو۔ اسلئے اوسنے اول لڑائی
قوم یوسف زئی سے کہ سب سے زبردست تہی شروع کی*

قوم یوسف زئی سے لڑائی

پہلے ہم لکہہ آئے ہین کہ زین خان کو سوات اور باجوڑ کے افغانون کی سرکوبی کے لئے
روانہ کیا تہا۔ اب وہ سوات کے ملک مین داخل ہوا۔ ۲ صفر ۹۹۴ھ کو ایک لڑائی اس قوم
سے ہوئی۔ راجہ بیربل اور سید خان گہکڑ ہی کمک کو آن پہنچے تہے۔ یہی لڑائی تہی جسمین
ابو الفضل اپنے اکبر نامہ مین لکہتا ہے کہ جب فوج یہان کے لئے روانہ ہوئی تہی تو سپہ سالاری
کے لئے میرے اور راجہ بیربل کے نام کا قرعہ ڈالا گیا۔ اور جب راجہ کے نام کا قرعہ نکلا تو
مجہے نہایت افسوس ہوا کہ یہہ اعزاز مجہکو نصیب ہوا۔ اور حکیم ابو الفتح بہی لشکر لیکر
اس لڑائی مین شریک ہوا جب سب فوجون کا اجتماع ہوا تو زین خان نے ملک کو تاخت و
تاراج کرنا شروع کیا۔ اور بہت سی غنیمت اوسکے ہاتہہ لگی۔ جب وہ کراکر کے درہ پر
پہونچے۔ تو ایک شخص نے راجہ بیربل سے کہا کہ رات کو افغان شب خون آپ پر مارینگے۔

ایک درہ کوہ یہان سے تین چار کوس ہے - اگر آپ اوسکی محافظت کرلین تو پہر کچہہ اندیشہ
نہین ہے - راجہ نے کچہہ زین خان سے صلاح اور مشورہ نکیا - اور فوج لے درہ کیطرف
روانہ ہوا - آفتاب غروب ہونیکو تہا کہ وہان پہنچا - تو کیا دیکہتا ہے کہ چارونطرف
پہاڑون پر افغان چڑہے ہوئی ہین - اونہون نے اس تنگ درہ مین بادشاہی فوج
پر تیر باری اور سنگ افشانی شروع کی - رات ہو گئی - بادشاہی فوج راہ بہی بہول گئی
غرض اٹہہ ہزار آدمی بادشاہ کے مارے گئے - راجہ بیربل بہی مارا گیا - اور بڑی بڑے
نامی سردار بادشاہی کہیت رہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دہوکہ راجہ کو
فریب سے دیا تہا - راجہ کو تو شکست ہوئی تہی - ربیع الاول کو زین خان کوکا اور حکیم ابوالفتح
نے بہی بہاری شکست پائی - بہزار دقت وہ اٹک مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
بادشاہ کو بیربل کے مرنیکا نہایت رنج ہوا - لاش کی بڑی تلاش کرائی مگر وہ نہ پائی
- تو پہر یہہ لوگون نے مدت تک جہوٹی خبر اوڑائی کہ وہ زندہ دشمنون کے پاس قید ہے -
یہہ راجہ بیربل وہ راجہ ہے جسکی باتین اور کہاوتین ابتک ہندوستان مین عوام الناس
کی زبان پر ہین *

قوم یوسف زئی فتح پاکر جسکی ہو بیٹہی آگے نہ بڑہی - اسلئے اپنی فتح کے ثمرات سے متمتع
نہ ہوئی - غرض بادشاہ کو اس شکست کا بڑا ملال ہوا - جن افسرون نے شکست پائی تہی
اونکو معزول کیا - راجہ ٹوڈرمل کو بہت سی سپاہ کے ساتہہ یوسف زئی سے لڑنیکے لئے بہیجا
- یہہ راجہ بڑی ہوشیاری سے پہاڑون مین داخل ہوا - جابجا قلعے بناتا گیا - اور سب
طرح سے ملک کو تاخت و تاراج کرتا گیا - اور دشمنون کو فرصت کہیتی و زراعت کی نہ دی
اسلئے افغان نہایت تنگ ہوئے (قوم روشنائی سے لڑائی)

راجہ مان سنگہ ۹۹۵ھ ۱۵۸۶ مین عین گرمی کے موسم مین کابل سے روشنائی قوم کے دبانیکے واسطے چلا اور درہ خیبر مین ایک جنگ عظیم ہوئی۔ اونکو بڑی شکست دی۔ اور بہت سے آدمی اونکے مارے گئے اور قید ہوئے۔ اسمعیل قلی خان بہی سپاہ عظیم لیکر دریاے جہلم سے اس مہم مین شریک ہونیکے لئے روانہ ہوا۔ اور جلالہ کو بنگش کیطرف بہگادیا۔ عبد المطلب خان اوسکے تعاقب مین گیا۔ وہان جلالہ نے پہر سپاہ جمع کرکے بادشاہی فوج سے مقابلہ کیا۔ اور بڑا کشت وخون ہوا۔ مگر جلالہ کو شکست ہوئی۔ اور وہ بہاگ گیا۔ اور پہاڑون مین ادہر اودہر مارا مارا اور عبد اللہ خان اوزبک پاس بدخشان پہنچا۔ سنہ ۱۰۰۰ھ مین پہر واپس آیا اور ہنگامہ فساد برپا کیا۔ غرض سنہ ۹۸۹ھ ۱۵۸۱ سے سنہ ۱۰۱۰ھ تک جلالا اور اکبر مین لڑائیان ہوتی رہین۔ اور اس عرصہ مین قوم روشنائی کو فوج بادشاہی نے کہین زراعت نہین کرنے دی۔ اس سبب سے کہانے پینے کی سامانون اور چیزون کی قلت ہوئی۔ اسلئے جلالا ان ملکون سے ادہر اودہر بہاگتا پہرا۔ اور سنہ ۱۰۰۹ھ مین غزنین پر قابض ہوگیا۔ یہہ غزنین کا لینا جلالا کا آخری جلال تہا۔ وہ کچہہ دنون رہا۔ یہان سے نکالا گیا۔ اور بہاگا جاتا تہا کہ پکڑا گیا۔ اور مارا گیا۔ کچہہ دنون اس فرقہ کا ادبار رہا۔ مگر پہر اس کا عروج جہانگیر اور شاہجہان کے عہد مین ہوگیا۔

واقعات متفرقہ

مرزا سلیمان حاکم بدخشان کا آنا

مرزا سلیمان بدخشان کا پادشاہ تہا۔ مرزا ابراہیم اوسکا بیٹا بلخ کی لڑائی مین مارا گیا تہا۔ اوسکا بیٹا شاہرخ تہا۔ مرزا نے اوسکو بڑی محبت سے پرورش کیا۔ مگر جب بڑا ہوا تو دادا پہ پہر گیا۔ اور ساری بدخشان پر قبضہ کرلیا۔ دادا بیچارا مارا مارا اکبر کے دربار مین آیا۔ اور یہان

اوسکی نہایت تعظیم و تکریم ہوئی - یہان سے حج کو روانہ ہوا - اور وہان سے واپس ہوکر بدخشان ہو
۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء مین قابض ہوا -

رانا کیکا کو شکست دینا کنور مانسنگہ کا

رانا کیکا بہی ہندوستان کے مشہور راجاؤن مین سے تہا - جب چتوڑ فتح ہوگیا تو اوسنے ایک قلعہ
گوگندہ کوہستان ہندو واڑہ مین بنایا - وہ سارے ملک کنبل میر پر فرمان روائی کرتا تہا -
یہہ ملک روپی پہاڑون مین اودے پور سے چالیس میل پر شمال مین تہا - اکبر بادشاہ کا یہہ
راجہ مطیع نہ تہا - اسلئے ۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء مین کنور مانسنگہ اوسکی فرمانبردار کرنیکے لئے مقرر ہوا -
اور وہ کہلٹے ہلدیو سے بڑی سپاہ لیکر کنور سے لڑنے نکلا - بڑی لڑائی ہوئی - بہت سے
آدمی مارے گئے - رانا کیکا خود زخمی ہوا - جان بچاکر میدان سے پہاڑون مین بہاگ گیا -
پہر بادشاہ نے شہباز خان بخشی کو اس راجہ کی گوشمالی کے لئے بہیجا - اور قلعہ کنبل میر لے لیا
اور راجہ کو بہگا دیا -

ولایت ٹہٹہ یعنی ملک سندہ کی فتح

۹۹۶ھ / ۱۵۸۸ء صادق خان حاکم بہکر کو حکم ہوا کہ ملک ٹہٹہ پر حملہ کرے - حسب الحکم اوسنے قلعہ
سہوان کا محاصرہ کیا - جانی بیگ جو محمد باقی خان ترخان کا پوتا تہا - اور اس وقت اس ملک
کا والی تہا - وہ عاجزانہ پیش آیا - تحفہ تحائف بادشاہ کی نذرانہ کے لئے لایا - بادشاہ نے اوسپر رحم
کرکے فرمان ملک ٹہٹہ کی حکومت کا اوسکو لکہہ دیا - مگر جب لاہور مین بادشاہ کے رہنے کا چند
سال اتفاق ہوا - تو جانی بیگ نذرانہ معمولی بہیجتا رہا - مگر خدمت مین حاضر نہ ہوا - اب
خانخانان ملتان اور بہکر کا حاکم مقرر ہوا ہی تہا - اوسکے نام ۹۹۹ھ / ۱۵۹۱ء مین حکم شاہی صادر ہوا
کہ وہ ملک سندہ کو فتح کرائے اور بلوچون کو مطیع کرے - غرض وہ بڑے سازو سامان سے

اس ملک کے فتح کرنیکے لئے روانہ ہوا۔ اس قصد کی تاریخ فیضی نے قصد ٹہٹہ لکھی ہے
اب خانخانان نے قلعہ سہوان کا محاصرہ کیا۔ یہہ قلعہ سندہ کی بائین جانب کی کنجی یا دہاری
صوبہ کی سپر تہا۔ جانی بیگ نے تمام ملک کی زمینداروں کو جمع کیا۔ اور غرابون اور کشتیون
مین سپاہیون کو بٹہایا اور بندوق اور توپون سے اوسکو خوب سجا لڑنیکے لئے موجود ہوا
خانخانان نے غرابون کی تیاری کی۔ اور لڑائی شروع کی۔ اور رات دن بحری لڑائی
رہی۔ مگر جانی بیگ کو شکست ہوئی۔ پہر اوسنے نصرۃ پور مین جو پانی اور دلدل سے
گہرا ہوا تہا۔ ایک قلعہ گلی بنا کر پناہ لی۔ خانخانان نے اوسکا محاصرہ کیا۔ اور ہر روز لڑائی
ہوتی رہی۔ اور طرفین سے آدمی ہلاک ہوتے رہے۔ بادشاہ کی طرف سے بہی روپیہ اور
ساز و سامان کی امداد ہوتی رہی۔ اب ان سندہیون نے تمام راہون پر قبضہ کر لیا۔
اور بادشاہی رسد کا رستہ روک دیا۔ اب لشکر شاہی مین غلہ کی نہایت گرانی ہوگئی۔
لاچار کچہہ اور چارہ خانخانان کو سوا اسکے نہ تہا کہ محاصرہ چہوڑ دیا۔ اور پرگنہ جون مین
قریب ٹہٹہ کی چلا آیا۔ اکبر کی دانائی نے کام کیا کہ اوسنے ایک اور فوج رائے سنگہ کی سپہ سالاری
مین امرکوٹ کی طرف سے سندہ مین بہیجی۔ اور ایک دستہ فوج کا سہوان کو روانہ کر دیا۔ جانی بیگ
یہہ سمجہہ کر کہ سہوان کی فوج ضعیف ہے اوسکی تقویت کے لئے روانہ ہوا۔ خانخانان نے
یہہ سنکر سہوان کو جو فوج روانہ کی تہی اوسکی کمک کے لئے بڑے بڑے سردار اور فوج
روانہ کی۔ وہ دو دن مین چالیس کوس چلکر سپاہ سے جا ملے۔ دولت خان اس سپاہ کا
سپہ سالار تہا۔ جانی بیگ پانچہزار فوج آراستہ کرکے میدان مین آیا۔ دولت خان بہی
دو ہزار فوج لیکر مقابلہ کو گیا۔ اس لڑائی مین راجہ ٹوڈرمل کا لڑکا جسکے دہارو بڑی
مردانگی سے لڑکر کام آیا۔ جانی بیگ بہاگ گیا اور ناراپور مین قلعہ بنا کر لڑنے لگا۔

خانخانان نے یہان بہی اوسکا محاصرہ کیا۔ رسد کی قلت سے محصورین کی یہہ نوبت آئی
کہ گہوڑے اور اونٹ کہاکر گذران کرنے لگے۔ اور ہر روز دشمنونکی جان توپ گولہ سے فنا
ہوتی۔ کچہہ بہوک کے مارے جان سے سیر ہوتے۔ غرض جب یہہ نوبت پہنچی تو جانی بیگ نے
صلح کی درخواست کی۔ اور تین مہینہ کی اجازت مانگی کہ مین سفر کی تیاری کرکے بادشاہ
کی خدمت مین چلونگا۔ یہہ درخواست خانخانان نے منظور کرلی۔ اس عرصہ مین خانخانان
کے بیٹے کی شادی جانی بیگ کی بیٹی سے ہوگئی۔ قلعہ سہوان اونے دیدیا۔ اور
پچیس غراب دئے ــــ اور جانی بیگ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا تو ریاست
اوسکو بحال کردیا۔ اکبرنامہ مین مذکور ہے کہ جانی بیگ فرنگی سپاہیونکو اس لڑائی
مین لڑایا۔ اور دوسو ہندوستانیون کو پرتگالی وردی پہنائی۔ اور ایک قلعہ کی محافظت
اہل عرب کو سپرد کی۔ غرض یہہ پہلی دفعہ تہی کہ اہل عرب اسطرح ہندوستان مین نوکر
ہوئے اور ہندوستانی یورپ کی وردی پہنکر سپاہیانہ میدان جنگ مین آئے۔

قندہار پر دوبارہ قبضہ

یاد ہوگا کہ قندہار کو کس فریب اور دغابازی سے ہمایون نے ایرانیون سے لے لیا تہا۔
شاہ ایران نے کئی دفعہ اوسپر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اکبر کی آغاز سلطنت تک اوسکی
مراد پوری نہ ہوئی۔ جب ہندوستان کی سلطنت منقسم ہوگئی تو شاہ ایران کا مطلب
پورا ہوا۔ اور قندہار پر قبضہ ہوگیا۔ مگر جو آفت تقسیم سلطنت کی ہندوستان مین آئی تہی
وہ اب ایران پر شاہ عباس کے عہد مین آئے۔ جسمی اکبر کا قبضہ دوبارہ قندہار پر ہوگیا۔
اسوقت مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا شاہ ایران کے عزیز رشتہ دار قندہار مین حکمران
تہے۔ اونمین آپسمین لڑائی جہگڑے ایسے ہوئے کہ رستم مرزا نے مظفر حسین سے شکست پائی

اور وہ شکست کہا کر ہندوستان مین اکبر پاس آیا۔ یہان اوسکی نہایت تعظیم اور تکریم ہوئی پنج ہزاری کا منصب ملا۔ اور ملتان اور ملک سندہ اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا۔ اور تمام ایرانی امراء نے پادشاہ کی طرف رجوع کی۔ اور مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا بہی آموجود ہوئے ۱۵۹۴ء مین یہہ صوبہ بغیر لڑے بہڑے پادشاہ کی قبضہ مین آگیا۔ اگرچہ خانخانان کی ساتہہ قندہار کی فتح کرنیکے لئے ایک لشکر روانہ ہوا تہا مگر وہ ملتان تک پہنچا تہا کہ یہان یہہ سب کام ہو گئے۔ قندہار پر قبضہ پانے سے اکبر کا جہگڑا احمد عباس شاہ ایران سے نہ ہوا۔ اسوقت اوسکو اپنی آپ پڑی ہوئی تہی۔ اور ازبکون کے خوف کے مارے اوسنے رسل و رسائل کا سلسلہ اکبر سے شروع کیا۔ اور امداد و اعانت کا طالب ہوا۔ مگر صبر اور تحمل کے ساتہہ ایسے موقع کی تاک مین بیٹہا رہا کہ قندہار پر دوبارہ قبضہ ہو جائے۔ یہہ مراد اوسکی اکبر کی وفات کے بعد پوری ہوئی *

اکبر کا کامل تسلط ہندوستان پر

اب قندہار پر قبضہ پانے سے دریاء سندہ پار جو ملک موروثی تہا اوسپر اکبر کا قبضہ ہو گیا فقط شمالی اور مشرقی افغانون سے لڑنا جہگڑنا باقی رہا تہا۔ ہندوستان خاص تمام فتح ہو گیا۔ ۱۵۹۲ء مین ملک سندہ پر قبضہ ہو گیا۔ اسی سنہ مین کشمیر کے حاکم نے جو بغاوت کا ارادہ کیا تہا اوسکے دبانے سے کشمیر پر بہی پورا تسلط ہو گیا۔ اڑیسہ اور بنگال بہی اب باغیون سے پاک صاف تہا۔ اونکی فتح بہی تکمیل کو پہونچ گئی تہی ۱۵۹۳ء مین مظفر شاہ گجراتی کے مرنے سے گجرات مین بہی بالکل شور و فساد خاتمہ کو پہنچ گیا تہا۔ غرض ہندوستان خاص مین دریاء نربدا تک بالکل تسلط تہا۔ صرف اودی پور کا ملک مطیع نہ تہا۔ باقی سب راجہ اوسکے دوست اور رفیق تہے۔ اب دکہن کی مہمات کا حال سننا چاہیے۔

دکھن کی مہمات

ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ اکبر کا ارادہ ملک دکھن کی فتح کرنیکا تہا اور وہ اوسکے معاملات مین دخل دینے لگا برہان نظام شاہ کو مرتضیٰ نظام شاہ احمد نگری قید کر رکہا تہا اور کچہہ جاگیر مقرر کردی تہی اوسسے وہ اپنا گذارہ کرتا تہا- اب سپاہ اور رعایا نظام شاہ سے اوسکی بے اعتدالیون کے سبب سے ناراض ہوئی- وہ بیدر گیا ہوا تہا- اسلئے بعض امرا نے اس بتدبیر کو لکھہ بہیجا کہ بہائی تیرا نظام شاہ دیوانہ ہوگیا ہے- اگر تو قیدخانہ سے ہمارے پاس آئے تو ہم تیرے سر پر تاج رکہین- غرض حاکم قلعہ سے سازش کرکے برہان شاہ قید سے باہر آیا- اور پانچ چہہ ہزار سوار بہی اوس پاس جونیر مین جمع ہوگئے- نظام شاہ کو بہی اسکی خبر بندر مین پہونچی- غرض وہ بہی احمد نگر مین آیا- یہان دونون بہائیون مین سخت لڑائی ہوئی- صلابت خان نظام شاہ کی سپہ سالار نے برہان شاہ کو شکست فاحش دی- وہ شکست کہا کر بیجاپور مین بہاگ گیا- پہر ایک سازش ہوئی کہ برہان الملک کو فقیرانہ لباس مین احمد نگر مین لائے اور ارادہ ہوا کہ نظام شاہ دیوانہ کو مار ڈالین غرض یہہ بہی کہل گیا- اور سازش کرنیوالونکو صلابت خان نے سخت سزا دی- برہان شاہ بہاگ کر گجرات مین گیا- اور وہان سے اکبر شاہ کی خدمت مین پہونچا- بادشاہ نے اوسے کابل اور سندہ کے درمیان افغانون سے لڑنیکے لئے بہیجدیا- اور بنگش مین اوسے جاگیر دیدی- جب مرتضیٰ نظام شاہ مرگیا تو برہان شاہ بیٹا اسمٰعیل اوسکا جانشین ہوا- اکبر کو جب اسکی خبر ہوئی تو اوسنے برہان شاہ کو بنگش سے بلایا- اور فرمایا کہ ہم نے تجہکو تیری موروثی سلطنت احمد نگر کی عطا کی- جسقدر لشکر کی ضرورت ہو اوس قدر لیجائیے- برہان شاہ نے عرض کیا کہ اگر حضور کی سپاہ ہمراہ لیجاؤن گا تو دکہنی متوحش ہونگے- اسلئے مین جریدہ جاتا ہون- اور ملائمیت اور نرمی سے کام چلاتا ہون-

پادشاہ نی ہنڈیا اوسکی جاگیر مین عنایت کیا - راجہ علیجان حاکم اسیر کو اوسکی اعانت اور
امداد کے لئے حکم بہیجدیا - اب برہان الملک گنڈوانہ کی راہ سے برار مین آیا - سب دکہنیون نے
اوسکے حال پر التفات کیا - اور اوسکو بلایا - مگر جمال خان نے دس ہزار آدمی فرقہ مہدویہ
کے لڑنیکے لئی سامنے کردئے - برہان الملک کو شکست ہوئی - اور وہ پریشان ہوکر
ہنڈیا مین گیا - ادہر جمال خان عادل شاہ والی بیجاپور سے لڑنے گیا - اودہر راجہ علیجان
کی امداد اور اعانت سی برہان شاہ احمد نگر مین مالک ہوگیا - جمال خان پریشان حال ہوکر
تباہ ہوگیا - اور اسمعیل شاہ قید ہوگیا - اب ۹۹۹ھ ۱۵۹۱ع مین اکبر شاہ نے اپنے چار ملازم دکہن کے
حال دریافت کرنیکے واسطے پادشاہان دکہن کی خدمت مین روانہ کئے - ملک الشعرا
شیخ فیضی کو راجہ علیجان حاکم اسیر اور برہانپور پاس اور خواجہ امین الدین کو برہان شاہ
حاکم احمد نگر پاس اور مرزا محمد امین کو عادل شاہ حاکم بیجاپور پاس اور مرزا امیر قطب الملک کو
حاکم گولکنڈہ پاس روانہ کیا - اور شیخ فیضی کو یہہ بہی حکم تہا کہ راجہ علیجان کے پاس ہوکر
برہان شاہ پاس بہی جائے - اب یہہ چارون ملازم شاہی دکہن مین پہر پہراکر
۱۰۰۱ھ ۱۵۹۳ع مین واپس آئے - اونسی پادشاہ کو معلوم ہوگیا کہ دکہن مین کوئی اوسکی
شہنشاہی کو تسلیم نہین کرتا +

اب برہان شاہ نی دلاور خان حبشی کو پناہ دیکر عادل شاہ حاکم بیجاپور سے ایک جہگڑا
مول لیا - اور سخت لڑائی برپا ہوئی - اور اوسکو شکست ہوئی - اس سبب سے اوسکی ہوا اکہڑ گئی
اور دکہنی اوسکو بری نظرون سی دیکہنے لگے - اور یہہ ارادہ ہوا کہ اسمعیل شاہ کو پادشاہ
بنائین - اور برہان کو قتل کرین - غرض بیچ مین آکر امیرون نے عادل شاہ اور برہان شاہ
مین صلح کرادی - مگر پہر اور لڑائی جہگڑے برپا رہے - جب وہ بیمار ہوا تو خبر اوڑ گئی کہ

وہ مارا گیا اس سبب سے چاروں طرف غدر مچ گیا- مگر اونے حالت بیماری مین اس غدر کو
رفع دفع کیا- اور پہر تہوڑے دنونکے بعد مر گیا- بعد اوسکے ابراہیم نظام شاہ پادشاہ ہوا
مگر چار مہینہ بعد وہ ہی مارا گیا- میان منجہو نے احمد شاہ بن شاہ طاہر کو پادشاہ بنایا- اور
اسمعیل کے بیٹے شیر خوار بہادر شاہ کو قید کیا- چونکہ احمد شاہ خاندان نظام سے نہ تہا اسلئے
میان منجہو کے امراء حبشی دشمن ہو گئے- اور اونہون نے بازار مین سے ایک لڑکا مجہول النسب لے کر
پادشاہ اپنا بنایا- اور اوسکا خاندان نظام شاہی ٹہرایا- غرض تین گروہ ہوگئے- اونمین سے
ہر ایک کا جدا پادشاہ تہا- اور ایک چوتہا گروہ اور ضعیف سا تہا جو شاہ علی نظام شاہ
اول کے بیٹے کو پادشاہ مانتا تہا- اب ان فریقونمین سی کبہی کوئی مغلوب ہو جاتا تہا کبہی
کوئی غالب- ان سب مین میان منجہو کا فریق بڑا با اختیار تہا- اکبر پادشاہ نے یہہ ارادہ کر کے
کہ دکہن کو فتح کیجے- لاہور سے بڑی بہاری فوج روانہ کی- اور اپنے بیٹے شہزادہ دانیال
کو اوسکا سپہ سالار بنایا- مگر سرہند تک پہنچتے پہنچتے اس شہزادہ نے اپنی ایسی کوتاہی دکہائی
کہ مرزا مراد اس لشکر کا سر لشکر بنا- اور اس لشکر کو لیکر گجرات مین آیا- اب میان منجہو
نے اس شہزادہ مراد سے درخواست اعانت کی- وہ باپ کی طرف سے دکہن کی فتح کے
لئے نامور ہوا تہا- وہ لشکر کو جمع کر کے احمد نگر کیطرف متوجہ ہوا- مگر اسی اثناء مین امراء
حبشی مین تلوار چلی- اور طفل مجہول النسب جسکو حبشیون نے پادشاہ بنایا تہا گرفتار ہوا-
اور میان منجہو پاس بہت سے امراء اور سپاہ آئی- اب اوسکو افسوس تہا کہ مینے کیون
شاہزادہ مراد کو بلایا- اس سوچ بچار ہی مین تہا کہ مرزا عبد الرحیم خانخانان اور راجہ
علیجان حاکم خاندیس اور شاہزادہ مراد تیس ہزار سوار مغل اور راجپوت اور افغان لیکر
احمد نگر کے پاس آ گئے- اب اس قلعہ کو میان منجہو نے مستحکم کر کے بی بی چاند کو جسکے

منجہو خان کو عداوت تہی اس قلعہ مین بند کیا۔ اور خود اپنے پادشاہ احمد شاہ کو لیکر سپاہ
کی امداد اور نواح کے پادشاہون سے لینے گیا۔ اور انصار خان کو تمام اہتمام اس قلعہ کا
سپرد کر گیا۔ یہہ بی بی چاند بہی ہندوستان کے بڑی عالی حوصلہ عورتون مین
شمار ہوتی ہے۔ اب اوسکو یہہ اندیشہ تہا کہ کہین انصار خان قلعہ مغلون کے حوالہ
نہ کردے۔ اسلئے اول اوسنے کام اوسکا تمام کرایا۔ اب یہہ بی بی آمادہ جنگ و پیکار
ہوئی۔ اور قلعہ سے توپین مغلون کی فوج پر مارنی شروع کین۔ شہزادہ مراد ایک باغ
مین فروکش ہوا۔ اور اوسنے تمام شہر والون کا اطمینان خاطر کیا۔ ایک اذن عام
ادنے اعلے کو امان کا دیدیا۔ مگر شہباز خان کنبوہ جیسے بدذات نے کیا کیا کہ شاہزادہ
سے پوچہا نہ گچہا۔ سارے شہر کو لوٹ لیا۔ اور سیکڑون شیعون کو مار ڈالا۔ غرض
تعصب مذہبی کا اوسکو ایسا جوش ہوا۔ کہ جو کام نہ کرنے کے تہے وہ کئے۔ اسّے
دکہنیون کا دل مغلون سے پہر گیا۔ مگر اسوقت امراء نظام کے تین فریق تہے۔
اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تہے وہ مغلونکا کیا کر سکتے تہے۔ میان منجہو احمد شاہ کو لئے عادل شاہ پاس گئے تہے۔ اخلاص خان
حبشی موتی شاہ مجہول النسب کو پادشاہ بنائے دولت آباد مین پڑا تہا۔ ایک خان حبشی
شاہ علی بن برہان شاہ اول کو بادشاہ بنائے سرحد ملک عادل شاہ مین بیجاپور مین
ٹہرا ہوا تہا۔ اب اخلاص خان دس ہزار سوار لیکر دولت آباد سے احمد نگر کی طرف خانخانان
سے لڑنیکے لئے چلا۔ خانخانان نے دولت خان لودہی کو پانچ چہہ ہزار سوار دیکر اوسکے
مقابلہ کے لئے بہیجا۔ دونون مین لڑائی ہوئی۔ دکہنیون کو شکست ہوئی۔ مغلون نے
تعاقب کر کے پٹن کے شہر کو ایسا لوٹا کہ کسی پاس پانی پینے کا برتن نہ چہوڑا۔ بی بی
چاند کو منجہو خان کا اعتماد نہ تہا۔ اسلئے اوسنے ایک پروانہ آہنگ خان کے نام لکہا کہ وہ

سپاہ معتبر ہمراہ لیکر قلعہ احمد نگر مین حاضر ہو۔ وہ سات ہزار سوار اور پیادہ لیکر قلعہ کے
پاس پہنچا۔ اور جانب مشرق سے قلعہ کے اندر جانے کا ارادہ کیا۔ یہی طرف مغلون کی حصار
سے خالی تہی۔ یہہ اتفاق کی بات ہی کہ جسوقت وہ اس طرف سے راتکو قلعہ کے اندر
جانا چاہتا تہا کہ مرزا مراد گشت کر رہا تہا جب اوسنے یہہ طرف خالی دیکہی۔ خانخانان کو
اوس طرف کی حفاظت کیواسطے مامور کیا۔ غرض یہہ ادہر سے گیا اور آہنگ خان ادہر آیا
۔ دونون مین سخت لڑائی ہوئی۔ آہنگ خان تہوڑے آدمیون کے ساتہہ قلعہ کے اندر چلا گیا
۔ غرض اب بی بی چاند کی لیاقت کو دیکہنا چاہیے کہ جب اوسنے یہہ پریشان حالی دیکہی۔ تو اوسنے
عادل خان والی بیجاپور کو برابر خط لکہے اور ایسے مضمون لکہے کہ اوسنے سہیل خان
حبشی کو لشکر دیکر اعانت کی لیئے روانہ کیا۔ اور رعایا کو بہی اوسنے پرچایا۔ اور چارون طرف سے
اپنی امداد کی لیئے لوگون کو آمادہ کرایا۔ غرض یہہ سارا لشکر شاہ درگ مین مجتمع ہوا جب
اسکی خبر شاہزادہ مراد کو ہوئی۔ مراد اور خانخانان کے دلونمین نفاق تہا۔ اسلیئے مراد نے
اور امرا کے ساتہہ مشورہ کرکے یہہ صلاح ٹہرائی کہ جب تک لشکر دکہن یہان پہونچے۔
سرنگین لگا کر قلعہ فتح کر لین۔ غرض میرون نے اسکا اہتمام کیا۔ اور پانچ سرنگین
تیار بہی ہوگئی ہین۔ اور بارود بہی بہری گئی کہ خواجہ محمد خان شیرازی نے شہزادہ کے
لشکر سے جاکر بی بی چاند کو اسکے خبر کر دی۔ اور سرنگون کے سارے اتے پتے بتا دیئے
۔ بی بی چاند کے آدمیون نے دو سرنگون سی بارود نکالی اور اونکو بند کر دیا۔ اور سرنگون
کی تلاش مین آدمی پہرتے تہے کہ بادشاہزادہ کے آدمیون نے تیسری سرنگ جو سب سے بڑی تہی
اوڑائی پس قلعہ کے اندر ایک قیامت برپا ہوگئی۔ ایک دیوار اوسکی اڑا ڑا کر کے گری
۔ اور اوسمین بہت سے آدمی ہلاک ہوگئے۔ جوامرد جو سرنگون کی تلاش مین زمین کہودتے ہین

نشیم واز

سرگرم تھے۔ وہ وہین زمین کے پیوند ہوئے۔ محصورین بہاگنیکا ارادہ پر آمادہ ہوئے اور محاصرین نے اندر داخل ہونیکا عزم مصمم کیا۔ بی بی چاند نے جب یہہ واقعہ ہوتا دیکھا۔ تو چہرہ پر نقاب ڈالی اور ننگی تلوار ہاتہہ مین لی اور تمام ہتیارون مین اوچی بن ننگے پاؤن اپنے محل سے نکلی۔ اور گہوڑے پر سوار ہوئی۔ اور جہان سے دیوار قلعہ گری تہی وہان پہنچی۔ اور توپ بندوق تیر غرض وہ آتش سوز چیزین جمع کین کہ اس مقام کو دہلیز دوزخ بنا دیا۔ اب شہزادہ کے دیوتون نے اور سرنگین اوڑائین تو وہ نہ اوڑین۔ جب ایسی مایوسی ہوئی۔ تو جہان سے قلعہ کی دیوار گری تہی وہین حملہ آور ہوئے۔ اور اندر اور باہر کی فوجون مین سخت لڑائی واقع ہوئی۔ بہادران اکبری بہت کام آئے۔ کشتون کے پشتے لگ گئے۔ خندق مردون سے بہر گئی۔ مگر جب آفتاب غروب ہوا۔ تو شاہزادہ مراد اور صادق محمد خان دلگیر بامراد ہوکر اپنے خیمون مین چلے آئے۔ سارے لشکر مین چاند کی شیر مردی کا شہرہ تہا۔ اور آج سے اوسکا لقب بی بی چاند سے چاند سلطانہ کہا گیا۔ غرض جب پردہ شب دونو لشکرون مین حائل ہوا۔ تو چاند نے رات کو بہی آرام نہ کیا۔ اور دیوار قلعہ کو خوب مستحکم کیا۔ صبح ہوتی ہی پادشاہی فوج نے دیکہا کہ دیوار شکستہ رات ہی رات مین سد سکندری ہو گئی۔ اب جب تک نئی سرنگین نہ کہدین اور کہین سے دیوار نہ اوڑائی جائے۔ قلعہ کے اندر جانا ممکن نہین ٭

صلح شاہزادہ مراد اور چاند سلطانہ

اب چاند سلطانہ نے سہیل خان کو جو لشکر لیکر قریب آگیا تہا ایک خط لکہا کہ دشمنون کا غلبہ ہے اور سامان رسد اور کہانے پینے کا توڑا ہے۔ جو قاصد اس خط کو لئے جاتا تہا وہ مغلون کے ہاتہہ آگیا۔ خط کو خانخانان اور صادق خان نے پڑہ لیا۔ ایک خط

اونہون نے بہی سہیل خان کو لکہا کہ آپ آئے تاکہ یہہ منازعت ختم ہوجائے۔ جب یہ
دونو خط پہنچے تو سہیل خان جلد روانہ ہوا۔ اب مغلون کے لشکر مین ایک قحط عظیم برپا ہوا
۔ گہوڑون مین جان نہ رہی۔ گو اس وقت مین بادشاہی فوج دکہن کے چارون فرقون
کی سپاہ سے قوت اور تعداد مین زیادہ تہی۔ مگر جنگ دوسرا روز کا خیال کرکے جان و
مال کو لڑائی کے مخاطرہ مین ڈالنا پسند نہ کیا۔ اور اسمین صلاح اور مشورہ یہی ٹہرا کہ
چاند سلطانہ سے صلح کرلیجائے۔ چاند سلطانہ بہی یہہ سمجہی بیٹہی تہی کہ میری جمعیت چند روزہ
ہے۔ اس مانگے تانگے کی بہیڑ سے کیا کام آخر کو چلے گا۔ آخر ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۶ء مین صلح اس بات پر
ہوگئی کہ ملک برار جو اہی شاہ احمدنگر کے قبضہ و تصرف مین آیا تہا۔ ملازمان اکبری کے
تفویض کیجائے۔ اس عورت کی جوانمردی اور بہادری کی داستانین بہت مشہور ہین
۔ ایک داستان اوسکی یہہ بہی مشہور ہے کہ جب وس پاس گولیان ہوچکین تو اوسنے
چاندی سونے تانبے اور جواہرات کی گولیان بناکر دشمنون مین پہینکین +

از سر نو لڑائیون کا ہونا

شہزادہ مراد تو لشکر کو لیکر برار مین روانہ ہوا۔ کہ اب یہان احمدنگر مین لڑائی جہگڑے
شروع ہوئے۔ میان منجہو احمدشاہ کو لیکر احمدنگر مین آگئے تہے۔ آہنگ خان نے
دروازہ بند کرلیا۔ اور اوسکو گہسنے نہ دیا۔ اور بہادر شاہ بن ابراہیم شاہ مقتول
کو قید خانہ سے نکال کر بادشاہ بنایا۔ اور اوسکے نام کا سکہ اور خطبہ پڑہا گیا۔ اور سب
امرا نظام شاہی نے اوسکی شاہی تسلیم کی۔ مگر میان منجہو کو نور ولائے عادل شاہ
نے بیجاپور سے مرتضی خان دکہنی کو چار ہزار سوارون کے ساتہہ احمدنگر مین بہیجا۔
اور میان منجہو پاس یہہ پیغام بہیجا کہ ہوقت احمدشاہ کے بادشاہ بنانے کی آرزو کرنی

نامناسب ہے۔ تم میرے پاس چلے آؤ۔ جو کچہہ مناسب ہوگا وہ کیا جائیگا۔ جہان ہنجو بیجاپور
مین ابراہیم عادل شاہ کے پاس چلے گئے۔ اب چاند سلطانہ کے ہان محمد خان وزیر
یا پیشوا ہوا (پیشوا دکہن مین وزیر کا خطاب ہے) اب تہوڑے دنون اوسنے تمام
اپنے اوردی بہر کر اپنے خیر خواہ مثلاً ہنگ خان و شمشیر خان کو قید خانہ مین ڈالا
۔ اور چاند سلطانہ کی سلطنت بگاڑنے مین سازشین کرنے لگا۔ پہر اس پاک دامن
عورت نے عادل شاہ سے اعانت کی التجا کی۔ اوسنے سہیلخان کو ۱۵۹۷ع ۱۰۰۵ھ مین بہیجدیا
۔ اب محمد خان قلعہ مین متحصن ہوا۔ اور چار مہینہ تک سہیلخان سے لڑتا رہا۔ اور آخر
کو خط خانخانان کو کمک کے لیے بہیجا۔ جب اہل قلعہ کو اسکی خبر ہوئی تو سب اوس سے
پہر گئے اور اوسکو پکڑ کر چاند سلطانہ کے حوالہ کیا۔ چاند سلطانہ نے اب آہنگ خان
حبشی کو پیشوا بنایا۔ سہیل خان کو بیجاپور رخصت کیا۔ اب شاہزادہ مراد کی سنئے
کہ اوسنے قصبہ پاتری اور اور قصبات پر کہ برار کی سرحد سے باہر تہی قبضہ و تصرف
کر لیا۔ اب سہیل خان کو بیجاپور جاتے ہوئے یہہ حال معلوم ہوا تو اوسنے عادل شاہ
سے عرض کیا کہ شاہزادہ نے نقض عہد کیا۔ اور جب چاند سلطانہ کو بہی اسکی خبر ہوئی
تو اوسنے بہی عادل شاہ پاس پیغام بہیجا کہ جسطرح ہو سکے ان مغلون کی سپاہ کا
دکہن سے منہ کالا کرنا چاہیئے۔ عادل شاہ نے سہیل خان کو سپہ سالار بنایا۔ اور
مغلون سے لڑنے کا حکم دیا۔ اوسکی اعانت کے لئے قطب شاہ حاکم گولکنڈے نے سپاہ
تلنگ بہیجی۔ راجہ انگر سے ساٹہہ ہزار سوار اوس پاس آ گئے۔ خانخانان بہی لشکر عظیم
لیکر اوسکے سامنے آیا۔ راجہ علیخان حاکم خاندیس اوسکے ساتہہ تہا۔ دسمبر ۱۵۹۶ع
جنوری ۱۵۹۷ع مین دریائے گوداوری پر ان دونون مین ایک ہنگامہ کارزار گرم ہوا۔

ور روز تک وہ قائم رہا۔ کبھی مغلون نے شکست پائی کبھی دکھنیون نے ہزیمت پائی
۔ مگر آخر کار انجام یہہ ہوا کہ مغلون کے ہاتہہ میدان رہا۔ اور تمام امرائے دکن حیدرآباد
اور بیجاپور مین بہاگ گئے۔ اب خانخانان قلعہ برار کے قلعون کی فتح مین مصروف
تہا کہ شاہزادہ مراد نے اوسے یہہ کہا کہ یہہ وقت موقع ہے کہ احمد نگر کو فتح کرلین۔
خانخان نے جواب مین لکہا کہ مصلحت وقت یہی ہے کہ برار ہی مین اس سال کے
اندر استحکام سلطنت کرین۔ غرض ان دونون مین پہلے ہی سے دلون مین ان بن
رہتی تہی۔ اب اس بات پر اور رنجش کو افزائش ہوئی۔ بادشاہ پاس شاہزادہ نے
شکایت کی عرضیان خانخانان کے باب مین لکہین۔ اسپر بادشاہ نے خانخانان کو
۱۰۰۶ھ ۱۵۹۸ء مین بلالیا۔ اور شیخ ابوالفضل کو سپہ سالار دکن کا بنا کر بہیجا۔ مرزا یوسف خان
کو بہی اوسکا شریک کردیا۔ اب آہنگ خان چاند سلطانہ کا جانی دشمن ہوگیا۔ اور
اوسکا ارادہ ہوا کہ اوسکو اور بہادر شاہ دونون کو کسی قلعہ مین قید کرے۔ اور خود
بادشاہ بن جائے۔ غرض ان دونون مین آپسمین جہگڑا شروع ہوا۔ اور لڑائیان
ہوئین۔ قلعہ کے اندر چاند سلطانہ تہی۔ اور باہر اوسکا پیشوا تہا۔ اب اوسکا یہہ حوصلہ
ہوگیا کہ اوسنے قصبہ بیر علاقہ مین اکبری کے قبضہ سے نکال لیا۔ اور وہان کے حاکم کو
شکست دیکر باہر کردیا۔ یہان کے حاکمون نے شیخ ابوالفضل کی شکایتین لکہین۔
اسپر بادشاہ نے خیال کیا کہ سوائے خانخان کے کوئی دکن کی سپہ سالاری کی لیاقت
نہین رکہتا۔ ان دنون مین اتفاق سے شاہزادہ مراد کا پیمانہ عمر مے نوشی کی کثرت
سے لبریز ہوا۔ اوسکی جگہ شاہزادہ دانیال مقرر ہوا۔ اب شیخ ابوالفضل نے ایسے
حالات یہان کے لکہنے شروع کئے ۱۵۹۹ء کے آخر مین بادشاہ کو چودہ برس کے بعد

پنجاب کو چھوڑنا اور دکن کو روانہ ہونا پڑا۔ اور ۱۵۹۹ سنہ کے وسط مین دریاے نربدا پر پہنچا
مگر اوسکے پہنچنے سے پہلے ہی دولت آباد کا قلعہ اور بہت سے بڑے بڑے قلعے فتح ہو چکے تھے
۔ اب وہ خود تو قلعہ اسیر کی فتح مین مشغول ہوا۔ اور دانیال اور خانخانان کو
احمدانگر کی فتح کے لئے روانہ کیا۔ اب آہنگ خان سراسیمہ ہو کر اور تمام اپنے مال
اسباب مین آگ لگا کر جنیر مین بھاگ گیا۔ اور امراء مغل بے مزاحم قلعہ احمدانگر کے نیچے
آ پہنچے۔ اور سرنگین اور نقب کھودنی شروع کین۔ اور سرکوب لگائے۔ اب چاند سلطانہ
نے جیتہ خان سے کہا کہ دیکھو آہنگ خان نے ایسا نقض عہد کیا کہ بادشاہ خود دکن پر
متوجہ ہوا۔ اب یہہ قلعہ بھی چند روز مین فتح ہو جائیگا۔ جیتہ خان نے کہا کہ جو کچھ
ہونا تھا سو ہو چکا اب آئندہ بتلاؤ کہ کیا کیا جائے۔ چاند سلطانہ نے کہا کہ مناسب
ہے قلعہ شاہزادہ دانیال کو سپرد کر دین اور اپنے ننگ و ناموس کو بچائین۔ اب
حبش خان نے یہہ سنکر ساری اہل قلعہ کو جمع کر کے یہہ فریاد اور واویلا مچائی کہ اکبر شاہ
کے سردارون سے چاند سلطانہ مل گئی ہے۔ قلعہ حوالہ کر دینے کے لئے صلاح دیتی
ہے۔ اس بات پر دکھنی ایسے افروختہ ہوئے کہ اس خجستہ عصمت کو شہید کیا۔ جس وقت
یہہ ہنگامہ قلعہ کے اندر برپا ہوا امراء اکبری نے سرنگین اوڑا کر قلعہ کے اندر قدم رکھا
اور جیتہ خان اور تمام سپاہیون کو قتل کیا۔ اور مال اسباب لوٹ لیا۔ مگر صغیر سن
بہادر شاہ کو زندہ رہنے دیا۔ اور بادشاہ کی خدمت مین بھیجدیا۔ اوسنے قلعہ گوالیار
مین مقید کر دیا۔ مگر اس دار السلطنت کے فتح ہونے سے سارا ملک مطیع نہ ہوا۔ بلکہ امراء
نظام شاہی مرتضیٰ نظام شاہ پسر شاہ علی کو ۱۶۰۰ سنہ مین بادشاہ بنایا۔ اور قلعہ
پربندہ کو دار الملک بنایا۔

خاندیس کی فتح

راجہ علیخان فاروقی حاکم خاندیس ہمیشہ پادشاہ کی اطاعت کرتا رہا۔ مگر اوسکا بیٹا بہادرخان اپنے باپ کے طریقہ کا پیرو نہوا۔ اور قلعہ اسیر کو نہایت مستحکم کیا۔ اب جب پادشاہ مانڈو مین پہونچا۔ تو اوسنے بہادرخان کو نصیحت اور فہمائش اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے کی۔ مگر جب اسکا اثر نہوا۔ تو امراء پادشاہی اوسکی تسخیر کیواسطے متعین ہوئے۔ اونہون نے قلعہ اسیر کا محاصرہ کیا۔ اور ایک عرصہ ایک سال کا اوسمین لگ گیا۔ آدمیون کے اجتماع سے وبا شروع ہوئی۔ جب بہادرخان نے سنا کہ احمدنگر فتح ہوگیا تو بہت سراسیمہ اور پریشان ہوا۔ اور قلعہ ملازمان اکبری کے سپرد کردیا۔ پادشاہ نے اس صوبہ کو اپنی قلمرو مین داخل کیا۔ اور شاہزادہ دانیال کو برار اور خاندیس کی حکومت عنایت کی۔ اور خانخانان کو اوسکا وزیر مقرر کیا۔ اور فوج دکن کی سپہ سالاری اور احمدنگر کی حکمرانی شیخ ابوالفضل کو مرحمت ہوئی۔ وہ خود ۱۰۰۹ھ - ۱۶۰۱ء مین آگرہ واپس آیا۔ اور پہلے اسسے کہ پادشاہ آگرہ کو روانہ ہو۔ گولکنڈہ اور بیجاپور کے پادشاہون کی ایلچی اور نذرین پہونچین۔

اکبر پادشاہ کی اولاد کا حال اور ہندؤن کے ساتھہ ناتے رشتے کا بیان

اکبر کی دلی آرزو یہہ تہی کہ وہ یہان کے راجاؤن سے ناتہ رشتہ کرے۔ چنانچہ اوسنے خود جودہ پور اور جے پور کے راجاؤن کی لڑکیون سے شادی کی۔ اور اپنے بیٹے جہانگیر کی شادی جیپور کی رانی سے کی۔ یہہ سلسلہ اوسکے خاندان مین بہی آئندہ جاری رہا۔ بیگمات اور ان رانیون کی اولاد مین کچہہ تمیز نہ تہی۔ سلطنت کا دعوے

دونون کو برابر پہنچاتا تہا- انتظام ملکی مین اس رشتہ مندی کا بڑا اثر تہا- بادشاہ کے
ساتہہ دامادی کا رشتہ رجپوتون کے دل مین اوسکی عظمت اور محبت کو بڑہاتا تہا-
سوا اسکے مسلمانون کو اس قسم کی رشتہ داری سے یہہ بہی فائدہ ہوا کہ وہ خرابیان
اور بیماریان جو ایک خاندان مین شادیان کرنیسے اونمین ہوتی ہین- اوس سے اولاد
محفوظ ہوئی- اور اس نئے خون کے اختلاط سے اولاد نہایت زبردست اور عالی دماغ
پیدا ہوئی- مگر یہہ ایک نقصان عظیم بہی ہوا کہ ہندون کو اس رشتہ مندی کے سبب سے
مسلمانون کے ساتہہ برابری اور برادری کا دعوی ہو گیا- پہلے بادشاہون کو وہ
حاکم سمجہتے تہے- اب بہائی بند جاننے لگے- اسلئے تقسیم سلطنت کے لئے دعوی کرنے لگے

سلطان سلیم کی پیدایش

ابتدا مین اکبر کی اولاد زندہ نہ رہتی تہی- بادشاہ کو بیٹے کی نہایت تمنا تہی- حضرت
سلیم چشتی سے جنکا روضہ مبارک فتح پور سیکری مین ہے یہہ آرزو اپنی ظاہر کی-
اونہون نے دعا دی- سنہ ۱۴ جلوس سنہ ۹۷۷ھ مین راجہ جے پور کی لڑکی سے لڑکا پیدا
ہوا- حضرت کی نام پر سلیم نام رکہا گیا- مگر اکبر نے اوسے ہمیشہ شیخو بابا کہا- سلطان
سلیم سے چہوٹا بیٹا سلطان مراد تہا اوسکو بادشاہ پہاڑی کہتا تہا- جسکا حال [illegible]
کہ سنہ ۱۰۰۷ھ مطابق سنہ ۴۴ جلوس مین شرابخواری کی کثرت سے ۲۹ برس کی عمر مین دکن مین مر گیا- [illegible]
ایک اور چہوٹا بیٹا سلطان دانیال تہا- سنہ ۱۰۱۳ھ مطابق سنہ ۴۹ جلوس مین مے خواری
سے دکن مین مرا- اس کی شراب خواری کی نسبت لکہا ہے کہ جب بادشاہ کے
حکم سے شراب لیجانیکے لئے کوئی راہ نہ رہی- تو دانیال نے اپنے ایک نوکر سے رو کر یہہ کہا
کہ تفنگ جسکو وہ بہت عزیز سمجہتا تہا- اور اوسکا نام جنازہ رکہا تہا اوسکی نال مین [illegible]

اس احمق لڑکے کو شراب دو آتشہ نال مین بہری۔ نال بہت صاف نہ تہا۔ زنگ آلودہ ہورہا تہا۔ اس عرق دو آتشہ کر ڈالتے ہی زنگ تحلیل ہوکر اوسمین مخلوط ہوا۔ پس اسکے پیتے ہی لوٹ پوٹ ہوگیا۔ یہی تین بیٹے اوسکے تہے۔ اور تین بیٹیان تہین۔ اکبر کو اپنی اخیر سالی مین اس اولاد کے ہاتہہ سے بڑے صدمہ اوٹہانے پڑے۔ سلطان مراد اور سلطان دانیال عین جوانی مین اوسکے سامنے مرگئے۔ اب سلطان سلیم ہی گو شراب پینے مین اپنی بہائیون سے کم نہ تہا۔ مگر زندہ رہا۔ اوسنے باپکو اور طرح سے تکالیف پہونچائین۔ جنکا بیان آگے ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت مسلمانون مین شراب کا پینا برا نہ گنا جاتا تہا۔ اور یہہ برائی خوب پہیل گئی تہی۔ بابر ہمایون بڑے شراب خوار تہے۔ ایران کے پادشاہ جو صفوی کہلاتے تہے۔ وہ بہی شراب علانیہ پیتے تہے۔ اور شراب کی مجلسین بڑی دہوم دہام سے جاتے تہے۔ ساغر اور مینا اور جلم بڑے تکلفات کی ہوتے تہے۔ پہر ساقی کا تو کیا کہنا ہے +

شاہزادہ سلیم کی نافرمانی

جب خنکہ مین پادشاہ دلی کو روانہ ہوا۔ اس سببسے کہ سفر دور دراز کا تہا جہانگیر کو ولیعہد مقرر کیا۔ اور اس نظر سے کہ رانا اودے پور کی سرکشی کا علاج خاطر خواہ ہو اجمیر کو متعلق جہانگیری مین مقرر کیا۔ اور راجہ مانسنگہ اور شاہ قلی خان محرم کو اوسکے پاس چہوڑا کہ اپنی اصحاب اور سپاہ سے اوسکی امداد کرتے رہین۔ جس ساعت مین پادشاہ دکن روانہ ہوا۔ اوسی ساعت مین جہانگیر کو رانا کی خبر لینے کے لئے رخصت دی۔ بغرض سیر و شکار کرتا ہوا جب یہہ شاہزادہ اودے پور مین پہونچا۔ تو رانا پہاڑون سے نکل جہانگیر سے لڑا۔ مگر شکست کہاکر اودہر اودہر بہاگتا پہرا۔ لشکر تنگی سے

تمام ملک کو کہوند مارا ہزارون کو ہلاک کیا۔ اور جورو بچون کو قید کیا۔ اب راجہ مانسنگہہ
جہانگیر کے ساتہہ تہا۔ مگر بنگالہ اوسکے تیول مین داخل تہا وہان اوسکا بیٹا کنور جگت سنگہہ
حکومت کرتا تہا۔ اوسکو سفر ناگزیر پیش آیا۔ اب دوسرا بیٹا کنور مہاسنگہہ اوسکی جگہہ مقرر کیا
۔ اب یہہ خبر آئی کہ عثمان بن قتو کی سرتابی سے بغاوت کا ہنگامہ گرم ہوا۔ اور کنور مہاسنگہہ
کو ایک شکست بہی دیدی۔ اب خوشامدی لوگون نے بہکانا شروع کیا کہ بادشاہ دکن کو
گیا ہوا ہے۔ اور بغیر فتح کئے ہوئی بہی وہان سے واپس نہین آئیگا۔ اسلئے بہتر ہے کہ ہندوستان
خاص کے زرخیز صوبون پر قبضہ کر لیجئے۔ اور اس سببسے بنگالہ کا ہنگامہ بہی فرو ہوجائیگا
۔ اب راجہ مانسنگہہ نے اپنا فائدہ جہانگیر کی مراجعت مین دیکہا۔ اسلئے راناکی مہم کو ناتمام چہوڑکر
اکبرآباد کی طرف روانہ ہوا۔ مریم مکانی کو جب اسکی خبر ہوئی تو وہ پوتے کو سمجہانیکے لئے
روانہ ہوئین۔ پوتا یہہ سنکر کشتی مین بیٹہہ اکبرآباد آگیا۔ دادی خفا ہوکر پہر اکبرآباد چلی گئین
اب الہ آباد کے آس پاس کے صوبون اودہ اور بہار پر اپنا قبضہ کیا۔ اکبرآباد کے آس پاس کے
جاگیرین اپنے ملازمین کو دیدین۔ خانی اور سلطانی کے خطاب عطا کئے۔ اور بہت سے صوبے
بغیر باپ کی اجازت کے امیرون مین تقسیم کر دئے۔ اور قلعہ الہ آباد مین جو آمدنی صوبون
کی بیس لاکہہ روپیہ کیشوداس دیوان نے جمع کئے تہے وہ بہی اٹہوا منگائے۔ غرض سنہ ۱۰۰۹ ۱۶۰۰
مین جہانگیر نے بادشاہی کام کرنے شروع کئے۔ اب اکبر کو بیٹے کی ان کوتکون کی خبر
متواتر پہونچی۔ اور دل ہی دل مین ناراض اور ناخوش ہوا۔ مگر وسعت حوصلہ اور محبت
کے سببسے کوئی بات ایسی نہین اختیار کی کہ جسسے بیٹا بالکل باغی ہوجاتا۔ بلکہ ایک فرمان
عطوفت نشان بیٹے کو لکہا۔ اور اوسمین بہت سی نصایح لکہین۔ اور اوسکو بلایا۔ اب اس
فتنہ خانہ خیز کے فرو کرنے کے لئے دکن کو چہوڑا اور آگرہ مین آیا۔ سلطان سلیم بہی باپ کی

خدمت مین حاضر ہونے کے لئے الہ آباد سے روانہ ہوا۔ تیس ہزار سوار اور بہت سی ہاتھی ساتھہ لئے۔ گو ظاہر مین اٹاوہ تک وہ یہی کہتا تہا کہ باپ کی خدمت مین جاتا ہون۔ مگر دل مین باپ سے مخالفانہ ارادہ ضرور تہا۔ بعض کہتے ہین اس سبب سے لشکر کو ساتھہ لیا تہا کہ اوسکو اپنی سلامتی پر اطمینان نہ تہا۔ غرض جب اس طرح آنے کی خبر بادشاہ کے کانمین پہونچی تو بادشاہ کو بیٹے کے دیکہنے کی خوشی جاتی رہی بلکہ وحشت زیادہ ہوئی۔ اوس نے بیٹے پاس حکم بہیجا کہ باپ پاس بیٹے کا بقدر ہجوم کے ساتھہ آنا خلاف دستور ہے۔ تمہارا یہان آنا اندیشہ سی خالی نہین ہے۔ باپ کی گہر مین بیٹے یون نہین آیا کرتے۔ اب یا تو تہوڑے آدمیون کے ساتھہ آگرہ مین چلے آؤ۔ اور اگر تم کو یہان آنے مین اطمینان خاطر نہین ہے تو الہ آباد اولٹے چلے جاؤ۔ اور جب دل صاف ہو چلے آؤ۔ جس وقت یہہ بادشاہ کا فرمان سلیم پاس آیا۔ تو وہ بہت گہبرایا۔ اور اپنے ہاتہہ سی ایک عرضداشت اس مضمون کی لکہی۔ مین کس آرزو اور تمنا سے قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا تہا۔ اب مجہی یہہ حکم ہوتا ہے کہ اولٹا الہ آباد چلا جا۔ مجہے کیسا افسوس ہے کہ میرے اخلاص اور محبت کی تاثیر حضور کے دلپر نہ ہوئی۔ اور فتنہ سرشتون کی یاوہ گوئی نے حضور کو میری طرف سے بدگمان کر دیا۔ اور مجہے کچہہ دنون کے لئے سعادت ملازمت سے محروم رکہا۔ مجہے امید ہے کہ میرا صدق باطن حضور کی خاطر عاطر پر جلوہ گر ہوگا۔ یہہ عرضداشت بہیجکر وہ اٹاوہ مین چند روز مقیم رہا۔ اور الہ آباد چلا آیا بعد ازان بادشاہ کا فرمان سلیم پاس آیا کہ ملک بنگال و اڑیسہ تمہاری جاگیر مین مقرر ہوا مگر اوسنے اس حکم کی تعمیل نہ کی اور یون ہی آئے بالے بتا دئے۔

ابو الفضل کا قتل

سلیم کا مزاج شراب پینے سی بگڑ گیا تہا۔ وہ نہایت تندخو اور غضبناک ہو گیا تہا۔ یہہ بہی اوسکی

حماقت اور نالائقی تہی کہ وہ ابوالفضل کو اپنا دشمن سمجھتا تہا۔ اور یہہ جانتا تہا کہ وہ باپ کو
اوسکی طرف سے لگایا بجہایا کرتا ہے۔ چنانچہ جسوقت ابوالفضل کو بادشاہ نے دکن سے بلایا
تو سلیم کے دل مین یہہ وسوسہ پیدا ہوا کہ ان دنون جو بادشاہ کا دل وسے ناراض ہو رہا ہے
اگر ابوالفضل وسکے پاس زندہ پہنچ گیا۔ تو معلوم نہین کیا مجہپر آفت اوٹہا ئیگا۔ اور بادشاہ کا
دل مجہسے بالکل پہیر دیگا۔ اور پہر مجہے عمر بہر باپ کی قدمون کی زیارت نصیب نہوگی۔ اس
وہمی خیال پر اوسنے راجہ نرسنگہ دیو بندیلہ کو جسسے کچہہ لڑائی جہگڑا جہانگیر کا ہو رہا تہا۔ یہہ
لکہہ بہیجا کہ اگر اپنے تئین خیرخواہ سرکار رکہنا چاہتے ہو تو ابوالفضل کو راہ ہی مین آخر منزل پہ
پہنچا دو۔ غرض ابوالفضل تہوڑے آدمیون کی ساتہہ جب گوالیار کے قریب پہونچا۔ تو
راجہ نرسنگہ دیو نے اوسکو گہیر لیا۔ ابوالفضل نے بہاگنا ہی مناسب جانا۔ بڑی دلیری اور
دلاوری سے اپنا بچاؤ کیا۔ مگر اپنے ہمراہیون سمیت مارا گیا۔ راجہ نے اوسکا سر کاٹکر الہ آباد
مین سلیم پاس بہیجدیا۔ یہہ واقعہ ۱۰۱۱ھ مین واقع ہوا جب ابوالفضل کی شہادت کی خبر
اکبر کو پہونچی تو اوسنے نہایت غم اور الم کیا۔ یہہ شعر اوسکے حسب حال کہا گیا ہے کہ
شہنشاہ جہان را از وفاتش دیدہ پرنم شد + سکندر اشک حسرت ریخت کہ افلاطون ز عالم شد
غرض اس اپنے خیرخواہ ملازم کے لئے وہ بہت رویا۔ اور دو دن تک نہ کہانا کہایا۔ نہ سویا
جب اوسکو ہوش آیا۔ اوسنے حکم دیا کہ نرسنگہ دیو اور اوسکے اہل و عیال گرفتار کئے جائین
اور طرح طرح کی تکلیفین اونکو دیجائین۔ ایسے سختی کے حکم اکبر نے کبہی ساری عمر مین بہول کر
بہی نہ دئے تہے +

باپ بیٹون کا ملاپ

جب ابوالفضل کا یہہ واقعہ گذر چکا تو سلیم نے بے دغدغہ اور بغیر وسوسہ باپ پاس جانیکا ارادہ کیا

مگر ابو الفضل کے قتل سے نہایت محجوب تہا - اسلئے بادشاہ نے سلیمہ سلطان بیگم کو اوس پاس
روانہ کیا کہ اوسکا یہہ حجاب دور کرکے یہان لے آئین - یہہ بیگم الہ آباد گئین - اور اوس کو
ساتہہ لیکر چلین - جب آگرہ دو منزل رہا - تو سلیم نے
عرضی باپ کو لکہی کہ دادی صاحبہ یعنی حضرت مریم مکانی مجہے مشرف کرین - تاکہ میرے دل مین
کوئی خدشہ باقی نہ رہے - دادی پوتے کو لینے آئین اور اپنے گہر مین لیگئین - اور باپ بیٹون
مین بالکل صفائی کرادی - بادشاہ کا حکم رانا کی مہم پر جانیکا پہلے لکہہ آئے ہین سلیم نے رانا کی
مہم کو یون ہی چہوڑا تہا - اسلئے اب بادشاہ نے ۱۰۱۲ھ مین پہر اوسیکو جانیکا حکم دیا - اور
بہت سے امرا اوسکے ساتہہ گئے - اب یہہ لشکر فتحپور مین پہنچکر کچہہ دنون ساز و سامان مین
پہر رہیہ کے جمع کرنے مین ایک عرصہ دراز لگایا - اور آخر کو یہہ عرضیہ لکہہ بہیجا کہ اس
مہم رانا کی یہہ کیفیت ہے کہ بندہ حضور کے حکم سے روانہ ہوا - مگر کفایت
اندیشون نے سامان مہم مین التوا کر رکہا ہے - اور یون ہی اوقات ضائع ہوتی ہے
چونکہ رانا پہاڑون مین چلا گیا ہے اور وہان سے نکلتا نہین - اسلئے فوج چارون طرف سے
روانہ کرنی چاہیئے تاکہ اوسکو گہیر گہار کر میدان مین لائین - اور یہہ فوج بہی اسقدر ہو کہ
جہان کہین اوسے مقابلہ آن پڑے تو عہدہ برآ بہی ہو سکے - اسلئے امیدوار ہون کہ مجہے
اجازت قدمبوسی کی ملے - اور مین وہان سے اپنی جاگیر کو جاؤن - اور وہان سے یہہ سارا
سامان کرکے پہر رانا کی خبر لون - غرض اکبر نے یہہ درخواست منظور کرلی - اصل بات یہہ تہی
کہ باپ کو سب نقصان اوٹہانے منظور تہے مگر بیٹے سے بگاڑنا مد نظر نہ تہا - اب سلیم الہ آباد
مین آیا - اور اپنے عیش و نشاط مین ہوا - جہانگیر کا جو سب سے بڑا بیٹا خسرو تہا - وہ ہمیشہ
باپ کی شکایت دادا کے سامنے کیا کرتا تہا - اسلئے اوسکے ماننے جو کچہہ دنون سے دیوانی ہوگئی تہی

افیون کہاکر انتقال کیا۔ اسکا بہی پادشاہ کو بڑا افسوس ہوا۔

سلیم کی بدچلنیان

جب سی جہانگیر فتح پور سے الہ آباد مین آیا تو می نوشی نے اوسکو وحشی بنایا۔ اب پادشاہ پاس اوسکی بری بری حرکتون کی خبر پہنچنی شروع ہوئین۔ وہ ایک عورت پر عاشق ہوا۔ عورت ایک ملازم پر فریفتہ ہوئی۔ اور اوسکے ساتہہ بہاگ گئی۔ سلیم نے پکڑوا بلوایا۔ اور زندہ کی کہال کو اودہڑوایا۔ اوسپر اکبر نے نہایت تاسف و غصہ سی یہہ لکہا کہ اسقدر ملکون کو مین نے تلوار سے تسخیر کیا۔ مگر زندہ آدمی کی کیا زندہ گوسفند کی بہی کہال نہین کہچوائی۔ کیا تعجب کی بات ہی کہ میری اولاد ایسی قسی القلب ہوئی کہ وہ زندہ آدمی کی کہال اپنی آنکہون کے سامنے کہچواتی ہے۔ شراب مین افیون ملاتا۔ اور اسقدر پیتا کہ تمام نوکر چاکر خوف کی مارے کونون مین چہپ جاتے۔ اور پاس جاتے ہوئے ڈرتے۔ اور جنکا پاس رہنا ضرور تہا وہ نقش دیوار بنے کہڑے رہتے۔ غرض وہ ایسی بے رحمی و ناخدا ترسی کی حرکتین کرتا تہا کہ جنکے سننے سی بدن پر رونگٹے کہڑے ہوتے ہین۔ جب اکبر نے اپنے بیٹے کا یہہ حال سنا تو اوسکو نہایت رنج اور بغایت غم ہوا۔ اور اوسنے یہہ مصلحت جانی کہ الہ آباد جاؤن اور اپنے جگر گوشہ کو ساتہہ لاؤن۔ یہہ ارادہ کرکے چلا۔ اور کشتی مین سوار ہوا مگر کشتی ریت مین ایسی پہنسی کہ آگے نہ چلی۔ پہر بارش شروع ہوگئی۔

اکبر کی ما کا مرنا

غرض دو تین منزل گیا ہی تہا کہ مریم زمانی بیگم کی سخت بیماری کی خبر سنی۔ چنانچہ وہ سنتے ہی آگرہ کو اولٹا آیا۔ اور ایسے تنگ وقت پر ما کی زیارت سی مشرف ہوا کہ جان اوسکی سونٹوں ہی تہی۔ کچہہ دیر مین دم نکل گیا۔ اکبر نے داڑہی موچہہ منڈا بہدرا کیا۔ اور ماتمی لباس پہنا

اور بہت سے امرا نے بہی یہی کیا۔ اور بادشاہ نے کچھہ دور تک ماں کے تابوت کو اپنے سر پر اوٹھایا۔ اور امیرون نے بہی کندہا دیا۔ اور اوسکو دہلی روانہ کیا۔ اور بہت روتا ہوا گہر آیا۔ اور سوگ بہت دنون تک رکہا۔

جہانگیر کا باپ پاس آنا اور قید مین رہنا

جسوقت جہانگیر کو باپ کے آنے اور دادی کے مرنے کی خبر پہنچی تو بے تحاشی اور بے تامل باپ کی خدمت مین آگرہ دوڑا آیا۔ معلوم نہین یہہ جوش محبت تہا یا باپ کے ساتہہ اس رنج اور غم مین شریک ہونیکو فرض جانتا تہا۔ یا یہہ سمجہتا تہا کہ بغیر جانیکے سب کام بامراد نہونگے غرض کوئی سبب ہوگا۔ جب وہ باپ کی خدمت مین آیا۔ تو اوسنے گلے لگایا۔ اور بہت کچھہ سمجہایا۔ اور یہہ فرمایا کہ بابا کثرت بادہ پیمائی سے تیرے دماغ مین فتور آگیا ہے۔ مناسب ہے کہ تہوڑے دنون دولت خانہ مین رہو۔ اور کہین نہ جاؤ۔ تاکہ تمہارا اعلاج خاطر خواہ ہو غرض سلیم کو عبادت خانہ مین بٹہادیا۔ اور آدمی متعلق کردئیے۔ اور حکیم علاج کیواسطے مقرر کردئیے۔ مگر جو حال جہانگیر کی آشفتہ مزاجی کا سنا تہا وہ نہ دیکہا۔ اسلئے دس روز بعد قید سے اوٹہادیا۔ اور پہر باپ بیٹون مین خوب شفقت اور پیار کی باتین ہوا کین۔

حکایت خسرو اور سلیم کے ہاتہیون کے لڑنے کی

سلیم کے تند مزاجی ابتک نہ گئی تہی۔ ایک خسرو کا ہاتہی تہا۔ دوسرا سلیم کا۔ ان دونون کو بادشاہ نے لڑایا۔ اور ایک ہاتہی اپنا مقرر کیا کہ جو ہاتہی مغلوب ہو اوسکی وہ کمک کرے اسطرح ہاتہیون کا لڑانا اسی بادشاہ کا ایجاد تہا۔ غرض جب سلیم کا ہاتہی غالب ہوا تو خسرو کے ہاتہی کی کمک کیواسطے بادشاہ کا ہاتہی سامنے آیا۔ تو سلیم کے آدمیون نے فیلبان کو منع کیا۔ اور اوسپر پتہر اور ڈہیلے مارے۔ جس سے اوسکی کنپٹی مین چوٹ لگی اور خون بہا

مگر اوس فیلبان نے ہاتھی کو سامنے کر دیا۔ اب یہہ دیکھہ کر خسرو بادشاہ کے پاس گیا۔
اور بہت کچھہ داداکو اسی گستاخی پر بہڑکایا۔ بادشاہ کو بہی یہہ گستاخی ناپسند ہوئی
۔ شاہزادہ خرم کو بادشاہ نے بلاکر کہا کہ تم شاہ بہائی سے جاکر کہو کہ شاہ بابا نے فرمایا ہے
کہ یہہ ہاتھی بہی تمہارا ہے۔ یہہ عتاب اور غضب بیچارے فیلبان کی جان پر کیون کیا۔ اوسکے
جواب مین سلیم نے کہا کہ مجھے خبر نہین۔ یہی شاہزادۂ خورم نے جاکر کہدیا کہ شاہ بابا شاہ بہائی
فرماتے ہین کہ مجھے خبر نہین۔

بادشاہ کی بیماری

روز دوشنبہ ۲۰۔ جمادی الاول ۱۰۱۴؁ کو اکبر کا مزاج دائرہ اعتدال سے منحرف ہوا۔
اور بخار بہت شدت سے چڑہا۔ اور اسہال بہی شروع ہوا۔ شفایابی کی امید منقطع ہوگئی
۔ اگرچہ ہوش حواس مرتے دم تک قائم رہے مگر مرنے سے پہلے دس روز تک صاحب
فراش رہا۔ اور کاروبار سلطنت نہ کر سکا

سازش جانشین کی واسطے

اب لوگون کی ساری توجہ اسطرف تہی کہ بادشاہ کسکو بنائیے۔ اسوقت انتظام سلطنت کا
کام خسرو سلیم کے بڑے بیٹے کے ہاتھہ مین تہا۔ اور وہ خان اعظم کا داماد تہا۔ اور راجہ
مانسنگہ کا بہانجا تہا۔ ایک دفعہ بادشاہ نے یہہ بہی کہا تہا کہ سلیم ایسا عیش مین مبتلا ہے
کہ جہانداری کی لیاقت نہین رکہتا۔ لڑکا اوسکا سلطان خسرو تاجداری کے لائق ہے
ان دونو کے یہہ صلاح تہی کہ خسرو کو بادشاہ بنائیے۔ اونہون نے اسکی تخت نشینی
کے واسطے اس خیال سے تدبیرین سوچین۔ کہ اس نوجوان رشتہ دار کی بادشاہی
مین ہماری قوت قوی ہوجائے گی۔ غرض جب محل شاہی مین یہہ طوفان حلاوت بپا ہوئے

تو جہانگیر نے اپنی جان کے خوف سے بادشاہ کی خدمت مین جانا چھوڑ دیا - اور بیماری کا بہانہ بنایا - مگر شاہزادہ خورم اپنے دادا کے پلنگ سی لگا رہا - ماباپون نے ہر چند اوسکو سمجھایا کہ اس آشوب گاہ بے تمیزے مین آ جانا اندیشہ سی خالی نہین - مگر اوسنے یہہ جواب دیا کہ جب تک دادا کے دم مین دم ہے مین اوسکے قدمون سے جدا نہ ہون گا +

سازش کا موقوف ہونا

سلیم ایسا وارث تہا کہ سب اوسکو تسلیم کرتے تہی - اور فقط ایک بیٹا بادشاہ کا زندہ تہا بادشاہ کو اس حالت مین بیٹے کا بڑا خیال تہا - اور جب اوسکو آتا جاتا نہ دیکھا تو اوسے نہایت قلق ہوا - اور اپنی فراست سے سمجہہ گیا کہ کیون وہ نہین آیا - اسلئی کئی دفعہ یہہ بیان کیا کہ میرے بعد سلیم تخت نشین ہو - اور خسرو کو بنگالہ کی حکومت ملے - جب بادشاہ کی یہہ باتین ناحق شناسون نے دیکہین - اور جانا کہ سلیم کا پلہ بہاری ہے تو وہ برسر راہ آئے اور سلیم کی خدمت مین حاضر ہوئے - خان اعظم عزیز خان کو بہی یہہ سوجہی کہ اگر مین اپنی بات پر جما رہون گا تو کوئی میرے ساتہہ اتفاق نہ کریگا - اسلئے چپکے چپکے سلیم کے ساتہہ خط و کتابت شروع کی - راجہ مانسنگہ کو کوئی خطرہ نہین پیدا ہوا اسلئے اوسکی اپنی قوت اور شان و شوکت ذاتی خیر خواہون پر موقوف تہی - مگر سلیم نے اوسسے چاپلوسی اور خوشامد کی باتین شروع کین - راجہ نے بہی اوس کی امداد اور اعانت کا وعدہ کیا +

اکبر کی وفات

اب جہانگیر باپ کی خدمت مین گیا - اور جو اسوقت حال گذرا اوسکا یہہ بیان وہ لکھتا ہے - کہ باپ نے مجھے بہت پیار کیا - اور یہہ فرمایا کہ امرا اور وزرا اس کمرہ مین جہان

مین پڑا ہون بلوائے جائین - اور مجہہ سے یہہ ارشاد کیا کہ میری مرضی نہین ہے کہ میری
اور میری اون دولت خواہون کے درمیان ناچاقی ہو جنہون نے برسون میرے ساتہہ
محنتین اوٹہائین اور سختیان جہیلی ہین - اور میری شان اور شوکت کی کامون مین
ہمیشہ وہ مدد و معاون رہی ہین - جب امیر جمع ہوئے تو اونکی طرف مخاطب ہو کر
یہہ فرمایا کہ اگر مین نے بہولے سے بہی کوی خطا تمہاری کی ہے تو تم اوسکو معاف کرو -
جب مین نے یہہ حال دیکہا تو مین باپ کے قدمون پر گرا - اور زار زار رویا - پہر میری طرف
اشارہ کیا کہ اوس تلوار کو باندہو اور میرے سامنے پادشاہ بنو - اب کچہہ بادشاہ نے سنبہالا
لیا کہ پہر جہانگیر سے یہہ کہا کہ تمام خاندان کے عورات کی خبر لینا - اور میرے پرانے رفیقون
اور دوستون کو نہ بہولنا - پہر روز چہارشنبہ وقت شب ۱۳ - جمادی الاخری سنہ ۱۰۱۴ کو
ایک بڑے مولوی کو بلا کر کلمہ شہادت کئی دفعہ پڑہا - اور جنتی مسلمانونکی طرح اس نیاسی سے ہارا -
- اور سکندرہ مین جو قریب آگرہ کے ہے مدفون ہوا - عمر تریسٹھہ سال اور مدت سلطنت اونچاس سال آٹھہ ماہ

اکبر کا حلیہ

اکبر نہایت خوبصورت تہا - قد متوسط - رنگ گندم گون - چشم و ابرو سیاہ - ملاحت کو
صباحت پر زیادتی - شیر اندام کشادہ سینہ - دست و بازو دراز - پرہ بینی کے بائین طرف
ایک خال جو نہایت مبارک گنا جاتا تہا - آواز بلند - تکلم مین نمکینی - اور اوضاع اور اطوار
سے اوسکے ایک فرایزدی ظاہر ہوتا تہا -

علم

اکبر اگرچہ خالص ترک بچہ تہا - اور امی تہا - مگر جب علمی مجلسون مین بیٹہتا تو ایسی باتین بناتا
کہ کوئی اوسکو علم سے بے بہرہ نجانتا - ارباب علم کے ساتہہ گفتگو کرنے کا شوق تہا -

نظم و نثر کے دقائق کو خوب سمجھتا تھا +

خصلت و عادت

آغاز عمر مین شراب پی اور عیش و ڑائے - مگر پھر نہایت متقی اور پرہیزگار ہو گیا سال بہر مین تین مہینہ گوشت نہین کہاتا - وہ کہا کرتا تھا کہ پیٹ کو جانورون کا مدفن بنانا بہیر مناپن ہے اور ہزارون نعمتین خدا کی کہانے پینے کیواسطے موجود ہین - ایک وقت کہانا کہاتا تہا - وہ سوتا بہت کم تہا - بعض راتون کو جاگتا ہی رہتا - مباحث علمیہ و حکمیہ کو سنا کرتا تہا - ایسے مباحثون کا اوسکو بڑا شوق تہا - اوسنے اپنی اوقات کا انضباط اس خوبی سے کیا تہا کہ باوجودیکہ لڑائی بہڑائی اور انتظام ملکی مین زیادہ اوقات صرف ہوتی تہی - مگر پہر بہی اوسکو پڑہنے اور علمی مباحثون کے سننے کی فرصت اور سیر و شکار کی مہلت ملتی تہی - شام کو تہوڑی دیر آرام کرکے کام مین مصروف ہوتا پہلے اوس کی خلوت مین مجلس حکما کا جلسہ ہوتا کچہہ رات گئی عرضیان حکام اور عمال کی سنتا - اور اونپر حکم مناسب لکھتا - قبل طلوع آفتاب کے حوالی موالی جمع ہوتے - اور دن نکلتے ہی وہ جلوہ گر ہوتا - جانورون کی کشتیان لڑانیکا بڑا شوق تہا - ہاتہیون کی لڑائیمین بادشاہ کو کمال تہا - شیر اور ہاتہی کے شکار پر عاشق تہا شیر کو شمشیر سے مارتا تہا - فقط تفریح طبع کے لئے کبہی تیس چالیس کوس پیدل چلا کرتا - اجمیر مین ۲۲۰ میل گہوڑون کی ڈاک پر دو دن مین پہنچ گیا - گجرات کا سفر سانڈنیون پر جسطرح کیا اوسکا حال پڑہ آئے ہو - غرض اس بادشاہ کا جو حال ہے عجیب و غریب ہے - ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ دو راجپوت بادشاہ پاس نوکری کو آئے اونسے پوچہا کہ کیا جوہر دکہا سکتے ہو - ان جان نثار جیوتون نے ایک نیزہ لیکر اوسکی ایک انی اپنے سینہ پر اور دوسرے رفیق کی چہاتی پر رکہی بس ساتہہ ہی تلوارین ہاتہہ مین لیے گہوڑے دوڑائے - دونون جبکہ بیچ مین نیزہ کی ادہر آگئے

اور ایک ایک تلوار چلاکر ڈہیر ہوگئے۔ اس بے جگری کو دیکھہ کر بادشاہ کو بہی جوش آیا
۔ دیوار مین تلوار کا قبضہ اڑا یا۔ اور پہیل باہر کہا۔ اور پہیلہ پر سینہ رکہکر چاہتا تہا کہ آگے
بڑہے۔ کہ راجہ مان سنگہ نے تلوار پر ایک ہاتہہ ایسا مارا کہ وہ دو ٹکڑے ہوگئی۔ اسپر اکبر بڑا
خفا ہوا۔ اور راجہ کو پکڑ کر دے مارا۔ غرض اسطرح جا و بیجا اپنی بے جگری دکہاتا۔ اوسکے
شجاعت اور دلاوری کے عجیب افسانے ہین۔ ہاتہیون پر یہہ بادشاہ عجب کرتب کہاتا تہا
خود سوار ہوکر اونکو لڑاتا تہا۔ وہ مست ہاتہی جنکے پاس فیلبان کی جان جاتی ہوئی نکلتی
تہی یہہ اونکے دانت پر ہاتہہ لگاکر گردن پر سوار ہوجاتا تہا۔ اگر مست ہاتہی لڑتے
ہوتے تو یہہ ایک کی پیٹہہ پر سے دوسرے کی پیٹہہ پر اوچہل جاتا۔ ایک دفعہ مست ہاتہی
شہر مین گہس آیا۔ اور لوگون کو مارنا اور مال کو ضائع کرنا شروع کیا۔ وہ ایک کوٹہے کی
چہت پر سے اس ہاتہی کی پیٹہہ پر کودا۔ اور اوسکو باہر لے گیا۔ غرض مصیبت اوٹہانے
اور جان جوکہون مین پڑنے کی کچہہ حقیقت نہین جانتا تہا۔ بلکہ اوسکو راحت سمجہتا تہا
کبہی اضطراب ظاہر نہ ہوتا تہا۔ ہمیشہ شادمان نظر آتا تہا۔ غصہ تو نام کو نہ تہا۔ مگر باوجود
اس جرأت اور جوانمردی کے اوسکو ناحق لڑنے کا شوق نہ تہا۔ میدان جنگ مین
جب جاتا کام فہم و فراست سے لیتا۔ اور دل و جان اوسمین کہپا دیتا۔ جب لڑائی ختم ہوتی
تو اولٹا اپنی دار السلطنت کو واپس آیا۔ اور شغلون مین مصروف ہوتا۔ بنیاد سلطنت
کی اس بات پر رکہی تہی کہ کسی کی خوشحالی اور فارغ البالی مین فرق نہ آئے۔ اپنے
اور بیگانے سب آسودہ حال ہین +

اکبر کی شان و شوکت وجاہ و جلال و سخاوت و تواضع

آئین اکبری مین جو آئین بادشاہانہ شان و شوکت وجاہ و جلال کے لکہے ہین اوسسے مفصل حال

اوسکا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یورپ والے جو اوس وقت مین آئے اون کے بیان سے بھی
اونکی تصدیق ہوتی ہے۔ مختصر حال وسکا بیان کرتے ہین ◆

لڑائی اور شکار مین آئین منزل

جب بادشاہ لڑنے یا شکار کہیلنے جاتا تو اسطرح لاو لشکر کے خیمون ڈیرون کا انتظام ہوتا
کہ اول گلال بار قائم کیا جاتا۔ یہہ ایک حصار ہوتا۔ اوسمین دروازہ اور قفل لگا ہوا ہوتا
پہر برابر اوسکے بارگاہ لگتا اور پہر چوبین راوٹی۔ پہر اوسکے گرد اور سراپردے اور پہر دو شیانہ
منزل مہتابی اور سراچہ و قلندری۔ اور خلوت خانہ جسکو بچلی خانہ کہتے تہے۔ اور نقار خانہ
اور سب کے بیچ مین اکاش دہ ہوتا تہا ◆

بارگاہ اوسکا ایسا وسیع ہوتا تہا کہ دس ہزار آدمی اوسمین سما سکتے تہے۔ چوبی راوٹی دس
ستونون پر قائم ہوتی تہی۔ دو اشیانہ منزل اٹھارہ ستونون پر قائم ہوتا۔ چہہ گز سے ستون
اوسکے ہوتے۔ اور اوپر تختون کا پٹاؤ ہوتا۔ اور اوسپر بالاخانہ بنایا جاتا۔ بادشاہ لڑائیون
مین اسے بالاخانہ پر سوتا۔ زمین دوز طرح طرح کے بنائے جاتے۔ اور اوسمین پردے
لٹکائے جاتے۔ عجائبی ایک شامیانہ چار ستونون پر قائم ہوتا۔ جب پانچ شامیانہ
برابر ملے ہوئے ہوتے تو اوسے منڈل کہتے۔ اور جب سترہ شامیانے جدا جدا پاس پاس
ہوتے تو اٹھہ کہلتے۔ چار دیوار خیمون کی پندرہ سو بیس مربع گز ہوتی۔ باہر کی جانب چھوٹی
رخ سرخ رنگ ہوتا۔ اور اندر زربفت اور کمخواب سے طرح طرح کی آرائش اور زیبائش ہوتی
سو مجامہ اور ترپال اور ٹاٹ اور لوہے کی چادرین اور تختے وغیرہ ان سب چیزون کو کام مین
لاتے۔ ایک ہزار فراش ایک ہفتہ مین آلات جرثقیل سے ان خیمون کو منزل بہ منزل
کہڑا کرتے ہوئے چلے جاتے۔ جہان بادشاہ اوترتا وہ ایک شہر معلوم ہوتا تہا۔ پانچ پانچ

چار چار میل لنبے بازار دورویہ لگ جاتے تہے۔ اور ایک میلہ کی دہوم دہام معلوم ہوتی تہی جہان لشکر اوترتا وہ اس شہر کا قلعہ معلوم ہوتا تہا+

شکوہ سلطنت

یہہ اوس وقت معلوم ہوتی تہی کہ پادشاہ کا جشن سالگرہ او تخت نشینی ہوتا تہا تخت مرصع زرین سیمین بچہی ہوئی چتر جواہر سے آراستہ سر پر رکہا ہوا۔ شامیان یعفوی زربفت کا لگا ہوا۔ دیوارون پر غلاف سقرلاط کے منڈہے ہوئے۔ باجی سیکڑون طرح کے بج رہے۔ ایک میلا لگا ہوا جس مین آدمیون کی ریل پیل اور سواریون کی چہل پہل ہو رہی۔ پادشاہ ایک زردوزی خیمہ مین تخت پر بیٹہا ہوا۔ زردوزی قالینون کا فرش بچہا ہوا۔ آس پاس ایسے ہی خیمے پر تکلف امیرون کے لگے ہوئے۔ غرض عجب گہما گہمی یہہ چند روز رہتے۔ پادشاہ کا سال بہر مین دو دفعہ وزن ہوتا۔ آغاز موسم بہار مین وہ ان بارہ چیزون سے سونے کی ترازو مین تلتا تہا۔ سونا چاندی ابریشم خوشبو تانبا روح توتیا روغن زرد لوہا شیر برنج غلہ اور دوسری دفعہ رجب کے مہینہ مین چاندی قلعی کپڑا بارہ میوہ شیرینی ملتون کا تیل اور سبزی۔ ان دونون وقت مین جشن سال گرہ ہوتا۔ اور عیش و عیاشی کے لئے صلای عام ہوتی عزیز و اقارب اور امرا کو حسب اتب انعام اور خلعت ہوتے۔ سونے چاندی کے بادام بچہاور ہوتے ہاتہیون کی قطارین پادشاہ کے سامنے گذرتین۔ اون پر زر نگار جہولین زردوزی کام کی اور اون پر جواہرات ٹکے ہوئے پڑی ہوئی ہوتین۔ سونے چاندی کے زیورون مین لدے ہوئے ہوتے۔ سونے کی ہیکلین ان قوی ہیکلون کی چہاتیون پر لٹکی ہوئی ہوتین۔ بعد اس کے گہوڑون کی آراستہ وپیراستہ قطارین سامنے سے گذرتین

پہر گینڈے اور شیر - اور پلنگ اور چیتے اور شکاری کتے اور باز شکرے بالترتیب
اسی طرح بادشاہ کے آگے نظر سے گذرتے - غرض بعد اوسکے خاصے کی ہاتہی آتے جنکی
چمک دمک سے آنکہوں مین چکاچوندی لگتی تہی - مگر باوجود اس جاہ وجلال کے بادشاہ
سادہ سودہ تہا - اپنے تئین کمترین مخلوق مخلوقات مین سے شمار کرتا تہا - ہر بات مین
توکل خدا پر کرتا تہا - چنانچہ صاحب ملکہ ایلزبتہہ ملکہ انگلستان کا خط لیکر بادشاہ کے دربار مین آئے تہے
وہ لکہتے ہین کہ مین نے ایسے کبہی دولت نہین دیکہی - سرطامس رو صاحب بہی اس بادشاہ
کے دربار مین آئے تہے وہ لکہتے ہین کہ یہہ بادشاہ ایشیائی بادشاہون
کی طرح نمود اور نمائش کا چندان خواہان نہین - وہ تخت کے سامنے فرش پر ہو بیٹہتا اور
اپنی رعایا کی فریادرسی اور دادرسی کرتا - وہ لکہتے ہین کہ یہہ بادشاہ نہایت خلیق خداترس
تہا - سخت اور قوی اور بندوق اور توپ وغیرہ آلات حرب کی صناعت اور اور فنون کی
صنعت سے بخوبی واقف تہا - کم خوراک اور بڑا محنت کش تہا - اوسکی محنت اور مشقت سے تعجب
ہوتا تہا - رات دن مین تین گہنٹہ سوتا تہا - عوام الناس سے نہایت اخلاق سے پیش آتا تہا
- امیرون کی نسبت غریبون کی زیادہ تر خاطرداری کرتا تہا - غریبون کے حال پر بہت
توجہ کرتا تہا - اور جہانتک ہوسکتا تہا اونکو شکستہ دل نہ ہونے دیتا تہا - اونکے پیشکشون
کو امیرون کی نذرون کی نسبت زیادہ مہربانی سے قبول کرتا تہا - رعایا اوس سے محبت
رکہتے تہے - اور اوسکی ہیبت سے دہشت کرتے تہے - دشمنون کے دلو نمین اوسکا بڑا خوف تہا -

اکبر کے شوق

اس بادشاہ کو عجیب عجیب شوق تہے - جشن کے دنون مین مینا بازار بڑے شوق سے
لگواتا - تمام امرا دوکاندار بنتے - جو عجائب چیز بہم پہنچاتے وہ لاکر سجاتے - اہل صنعت کے

جوہر کہلتے۔ جر ثقیل ورطبیات کے عمل ہوتے۔ علم ہیئت کے آلات کہی جاتے۔ علم کیمیا اور نیرنجات کی شعبدی دکہائے جاتے۔ جب یہہ مردانہ بازار ختم ہوتا۔ تو پہر وہ زنانہ بازار بنتا۔ عورتین اپنا کمال دکہاتین۔

طبعی زبان کی تحقیقات

بادشاہ کو یہہ خیال ہوا کہ انسان کی طبعی زبان دریافت کیجائے۔ اسلئے اوسنے شہر سے باہر بہت دور تک مکان عالیشان کو سب ضروریات سے آراستہ کیا۔ اور گنگ محل اوسکا نام رکہا۔ بہت سے لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوتی ہی ماباپون سے لے لین۔ اور اس مکان مین بہیجدین دائیون کو حکم دیا کہ اونکو دودہ پلاکر فوراً چلی آئین۔ غرض اونکے کان مین انسان کی آواز نہ پہونچنے دی۔ جب یہہ لڑکے پانچ پانچ سات سات برس کے ہوئے تو اونکو اپنے سامنے بلوایا تو وہ سوائے غائین بائین کے کچہہ نہ کرتے تہے۔ اور ایک بات اون کی سمجہہ مین نہ آتی تہی +

بعض امرا اکبری کا حال

اکبر کمال و ہنر کا طالب تہا اسلئے اہل ہنر چارون طرف سے اوسکے دربار مین جمع ہوگئے تہے۔ اوسکے زمانہ مین ہر فن کا ایسا ایک کامل موجود تہا کہ آج تک اوس کا نام مشہور ہے۔ اگر سب کا حال لکہین تو ایک کتاب چاہئے اسلئے ہم اون صاحب کمالونکے فقط نام لکہتے ہین جو بہت نامور اوسوقت نکہتی تہے۔ اور شیخ ابوالفضل و شیخ فیضی اور راجہ تودرمل و راجہ بیربل کا حال کچہہ زیادہ بیان کرتے ہین۔ مشایخ مین شیخ مبارک ناگوری اور نظام نارنولی اور شیخ رکن الدین محمود ی نگر اور شیخ امان اللہ مشہور تہے۔ عالمون مین فتح اللہ شیرازی میر مرتضی مولانا پیر محمد مولانا عبدالباقی مشہور تہے۔ حکیمون مین حکیم مصری اور حکیم الملک اور حکیم ابوالفتح گیلانی

اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔ شعرا مین شیخ ابو الفضل فیضی ثنائے مشہدی اور عرفی اصفہانی و عراقی شیرازی نظیری نیشاپوری مشہور اور معروف تھے۔ گویون مین تانسین اور بابا رام داس وہ ہوئے ہین کہ آجتک کوئی اون جیسا گویا نہین پیدا ہوا۔

شیخ ابو الفضل اور شیخ فیضی

یہہ دونون حقیقی بہائی تہے۔ اور شیخ مبارک اونکے باپ کا نام تہا۔ ناگور مین اون کا مقام تہا۔ شیخ فیضی ۹۵۴ھ مین اور شیخ ابو الفضل ۹۵۸ھ مین پیدا ہوئے تھے۔ شیخ ابو الفیض فیضی ۱۲ سنہ جلوس مین دربار اکبری مین داخل ہوا۔ چاندی کے کٹہرے سے جسکو نقرہ پنجرا کہتے تہے تا باہر کہڑا ہوا تہا کہ اوسوقت اوسنے یہہ قطعہ پڑہا + **قطعہ** پادشاہا درون پنجرہ ام + از سر لطف خود مرا جادہ + زانکہ من طوطی شکر خائیم + جائے طوطی درون پنجرہ بہ + اس قطعہ کو بادشاہ نے بہت پسند کیا۔ اور اوسی روز سے تقرب حاصل ہوا۔ ۳۹ سنہ جلوس مین ملک الشعرا کا خطاب پایا۔ پہر چہہ سال بعد یعنی ۱۸ سنہ جلوس ابو الفضل بادشاہ کی خدمت مین پیش ہوا۔ یہہ دونون بہائی بادشاہ کے ہر وقت ہمدم تہے۔ بادشاہ کو ایک لحظہ اونسے جدا ہونا گوارائے خاطر نہ تہا۔ امورات سلطنت مین اونکو بالکل دخل تہا۔ بڑے بڑے کام اونکے سپرد ہوتے تہے۔ تم پڑہ آئے ہو کہ شیخ فیضی اول شاہان دکن پاس ایلچی بناکر بہیجا گیا۔ اور شیخ ابو الفضل سپہ سالار بناکر دکن کو روانہ ہوا۔ مگر شیخ فیضی کی عمر نے وفا نکی جسوقت اوسکی جان بلب ہونیکی خبر بادشاہ کو پہونچی تو وہ اوسیوقت اوس پاس آیا۔ اور اوسکا سر ہاتہہ سے اوٹہایا۔ اور کئی دفعہ کہا کہ شیخ جی مین حکیم علی گیلانی کو لایا ہون۔ تم کیون نہین بولتے۔ مگر اوسوقت شیخ مین کہان زبان تہی کہ کچہہ زبان سے کہتا۔ اوسوقت بادشاہ نے اپنی پگڑی کو زمین پر پٹکا اور رونے پیٹنے لگا۔

جب ہوش مین آیا تو گہر نہ گیا۔ بلکہ ابوالفضل پاس جو ایک جدا مکان مین تہا آیا اور اوسکو
تشفی دی۔ مرنے کی تاریخ ایک شخص نے اوسکی اس رباعی سے نکالی۔ رباعی

دیدی کہ فلک چہ مایہ نیرنگی کرد ++ مرغ دلم از قفس آہنگی کرد
آن سینہ کہ عالمے در وے گنجید ++ تا نیم دمے برآورد تنگی کرد

شیخ عبدالقادر بداونی جوان دونون بہائیون کا دشمن تہا۔ جلے پہپولے پہوڑتا ہے
کہ فیضی امراض متضادہ مین مبتلا تہا۔ چہہ مہینہ تک بیمار رہا۔ اور مرتے دم تک کفر
کی باتین بکتا رہا۔ اور مولویون سے لایعنی سخن کرتا رہا۔ نزع مین کتے کی طرح بہونکتا تہا
مگر افسوس ہے کہ اوسکو یہہ خبر نہ تہی کہ اوسکی ایسی بیہودہ باتون کے لکہنے سے اوسکو
لوگ برا جانینگے۔ احسان فراموش کہینگے۔ اسلئے کہ ایکدفعہ شیخ فیضی نے اس کی
سفارش مین بادشاہ کو ایک خط لکہدیا تہا۔ جسکا مضمون یہہ تہا کہ شیخ عبدالقادر میرا
سینتیس برس کا دوست ہے۔ اور عمدہ عمدہ کمالات اوسکی ذات مین مجتمع ہین۔ آج ہم
فیضی کی اس فیاضی اور آشنا پروری پر تحسین کرتے ہین اور اوسکی بداونی کی خباثت
پر لعنت بہیجتے ہین۔ جب شیخ فیضی مرگیا تو شیخ عبدالقادر ہی کو بادشاہ نے حکم دیا کہ
اوسکے کتب خانہ کی فہرست مرتب کرے تو کہتے ہین کہ چار ہزار ساتہہ کتابین نظم و نثر
اور طبعیات اور الہیات اور ریاضیات اور اخلاق اور حکمت کی اوسکے کتب خانہ مین
موجود تہین۔ خود فیضی کی تصنیفات یہہ ہین۔ ۳۰۰ رسالہ جلوس مین۔ قرآن شریف کی
تفسیر بے نقط۔ عربی زبان مین سواطع الالہام لکہی۔ سورہ اخلاص اوسکی تاریخ ہے
مثنوی نلدمن مثنوی مرکز ادوار مخزن الاسرار کے وزن پر مشہور ہین۔ سلیمان بلقیس
شیرین خسرو کے طرز پر۔ اور ہفت کشور ہفت پیکر کی انداز پر اور اکبر نامہ سکندرنامہ کے مقابلہ مین

غرض خمسہ نظامی کے موافق خمسہ تصنیف کرنا شروع کیا تہا کہ اجل ہی نے جو اس خمسہ کو ختم ہین نہ چہوڑا۔ اس خمسے کے اجزا ابتک موجود ہین۔ ابو الفضل کے قتل کا حال ہم پہلے لکہہ آئے ہین۔ اس دبیر بے نظیر نے کتابین بہت لکہی ہین مگر اکبر نامہ اور آئین اکبری دو عجیب و غریب کتابین ہین۔ جو لوگ فارسی زبان کی انشا سے آشنا ہین وہ اوسکی خوش بیانی کی بڑی تعریف کرتے ہین۔ جو اس زبان کے رموز کو جانتے ہین اور اسکی ہر ترک کو پہچانتے ہین۔ وہ اصل مطلب کو اوسکے سب داؤن سے سمجہہ جاتے ہین۔ اور اونکے مطالعہ سے محظوظ اور خوش ہوتے ہین۔ مگر جو ناآشنا ہین وہ یہہ کہتے ہین کہ شیخ ابو الفضل نے اکبر نامہ لکہنے مین قدیمی لیاقت اپنی ظاہر کی۔ اور اپنے عیبون کو خوب اوسمین ظاہر کیا اور اوسنے اون باتون کو نہین بیان کیا۔ جنسے اکبر کی دانائی اور نیکی اور خوبی اور زور آوری کو بٹا لگتا ہے۔ اور اگر بیان ہی کیا تو غلط بیان کیا۔ ہر بات مین اکبر کی ایسی تعریف اور بڑائی لکہی۔ کہ پڑہنے والے کا جی ممدوح اور مداح دونو سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور ایسی بیہودہ سرائی و خوش بیانی سے اکبر کی اصلی خوبیان نہین ظاہر ہوتین۔ اور مورخون کے ذریعہ سے اکبر کے کامو سے سبب اونکے اور تدبیرین معلوم ہوتی ہین جنکے سبب سے وہ اپنی مشکلات سے نکلا۔ مگر ابو الفضل کی خوشامد آمیز باتون سے اور اس بات سے کہ اکبر نے خود اکبر نامہ کو منظور اور پسند کیا۔ ممدوح اور مداح دونون کی ذات پر عیب لگتا ہے۔ اور اکبر پر خود بینی اور خود پسندی کا داغ لگتا ہے۔ ابو الفضل بڑا علامہ اور عاقل اور مدبر تہا۔ دنیا کے کامون کے واسطے جس قسم کی عقل کی ضرورت تہی وہ اوسمین ضرور تہی۔

راجہ ٹوڈرمل اور راجہ بیربل

راجہ ٹوڈرمل ایک غریب کہتری کا لڑکا تہا۔ لڑکپن ہی مین باپ مرگیا۔ اوسکی ماں بیچاری بیوہ نے افلاس اور تہیدستی کی حالت مین اوسکی پرورش کی۔ پہر بادشاہی نویسندون مین

وہ ملازم ہوا - اور اپنی دانشمندی اور کارگزاری اور لیاقت سے بڑہتے بڑہتے بادشاہ کا
وزیر اعظم اور سپہ سالار ہو گیا - فن حساب مین بے مثل تہا - اونہی نے تمام ممالک محروسہ کی
پیمائش کر کے جمع مقرر کی - صوبون کی حدبندی کرنا اوسی کا کام تہا - سرغیہ کی حالیں دام
مقرر کیئے - کروڑیون کا اوسی نے انتظام کیا - داغ اسپ شاہی حدیون اور منصبدارونکے تجویز کیا
اور اونکے تصحیح کا طریقہ مقرر کیا - جیسا کاغذ پر قلم چلانا آتا تہا - ایساہی میدان
مین تلوار چلانا جانتا تہا - اکثر معرکون مین جوانمردی دکہائی - بنگال اور بہار اور گجرات
کی لڑائیون مین اوسکا حال پڑہ آئے ہو - اس راجہ مین زیادہ تعجب کی بات یہہ ہے کہ
باوجود اکبر کے مصاحبت کے وہ اپنے مذہب مین بڑا پکا تہا - برت پوجا پاٹ بہت
کرتا تہا - اور مراسم ہنود کا ایسا پابند تہا کہ اکبر نے کئی دفعہ اوسکو برا بہلا ہی کہا تو بہی
اوسنے نہ چہوڑا - سیر چشم بیدار دل صاحب ہمت بادشاہ کا مزاج شناس - دوستی کا
سچا بات کا پورا تہا - مگر کینہ اور انتقام دوست تہا - بندوبست وہ سالہ اسی راجہ کے نام سے
مشہور رہا ہے - اپنی بیماری سے یہہ راجہ لاہور مین مر گیا - بادشاہ کو اوسکے مرنیکا نہایت رنج ہوا
راجہ بیربر ہندی کی شاعری اور تیز فہمی اور جولانی طبیعت اور مزاج دانی اور خوش بیانی
اور سخن سنجی اور لطیفہ گوئی مین مشہور تہا - آج تک اوسکے سیکڑون لطیفے خاص و عام مین
مشہور ہین - فیاض بڑا ہزارون روپئے غریبونکو ہین بانٹ دیتا تہا - وہ بادشاہ کا بڑا مصاحب تہا
جسطرح وہ مارا گیا اور اوسسے جو بادشاہ کے دل پر صدمہ ہوا وہ ہم پہلے لکہ چکے ہین - اس
لطیفہ سنج کے مرنے سے بادشاہ کے مجلس عیش بے لطف ہو گئے - ایک بڑی خوبی جسے
اکبر کے عہد کو یہہ دن نصیب ہوئے یہہ تہی کہ بہت سے امیر ایسے تہے کہ وہ عالم بہی تہے - اور
میدان جنگ مین لڑنا بہی جانتے تہے - عزیز خان اعظم کوکہ بڑا عالم بہی تہا - اور

سپہ سالار بہی تہا۔ عبد الرحیم مرزا خانخانان ولد بیرام خان سپہ سالاری کا بہی کام جانتا تہا۔ اور زبان دان بہی ایسا تہا کہ توزک بابری کا ترجمہ ترکی زبان سے فارسی زبان مین اوسنے کیا۔ زین خان جنگی افسر بہی تہا۔ اور علم موسیقی بہی ایسا جانتا تہا کہ جواب نہ رکہتا تہا۔ سیکڑون طرح کے باجے بجانے آتے تہے۔ غرض جو امیر تہا وہ اہل قلم اہل سیف تہا۔ یہی سبب اس سلطنت کی بڑی ترقی کا تہا۔

اکبر کا مذہب

شباب مین کچہہ دنون شراب کے مزے اوڑائے پہر کچہہ نون دینداری اور خوش اعتقادی کا دریا جوش مین آیا۔ لاکہون روپئے درگاہون مین چڑہا دئے۔ فقرا کی خدمت بہت کچہہ کی۔ قبرون کی زیارت سے شرف حاصل کیا۔ اجمیر شریف کئی دفعہ پیادہ پا گیا۔ خاندان چشتیہ مین مرید تہا۔ اور بڑا اعتقاد اوسے رکہتا تہا جب لڑائیون مین جاتا تو یامعین یامعین خود نعرہ مارتا۔ اور اپنے لشکر سے بہی کہلاتا۔ اسمین یہہ صنعت ایہام تہی کہ خواجہ معین الدین چشتی کے نام مین بہی لفظ معین تہا +

عبادت خانہ

فتحپور سیکری مین ایوان شاہی کے پاس سب سے الگ ایک مکان ۹۸۳ھ مین تعمیر کرایا۔ اور اوسکے چارون طرف بڑے بڑے دالان بنائے بیچ مین ایک تالاب بنوایا۔ مکان کا نام عبادت خانہ اور تالاب کا نام انوب تال کہا۔ سبب اس تعمیر کا یہہ تہا کہ چند سال برابر فتوحات عظیمہ بادشاہ کو حاصل ہوئی تہین۔ اونکا شکریہ ادا کرنا اپنے اوپر واجب جانتا تہا اس عبادت خانہ مین سل کی ایک چوکی ایک گوشہ مین پڑی تہی۔ اوسی پر بیٹہہ کر شب بیداری کرتا۔ اور یا ہو اور یا ہادی کا وظیفہ پڑہتا۔ اور صبح تک یہی ورد رکہتا۔ اور نور سحر سے دل کو روشن کرتا

اور خدا کی قدرت کے مزے لیتا۔ تمام مشایخ اور علما رات کو عبادت خانہ مین جمع ہوتے۔
اور علم منقول و معقول و فنون کے چرچے اور مباحثے ہوتے۔ سات عالم امام مقرر تھے۔
ہر روز ایک عالم نماز پڑہاتا۔ جب ان علمون نے اپنی نشست کے مقام اور تقدیم و تاخیر اور
عزت اور احترام مین جہگڑے کہڑے کئے تو بادشاہ نے حکم دیدیا کہ امرا مشرق مین اور سادات
مغرب مین اور علما جنوب مین اور شیخ شمال مین بیٹہین۔ غرض ہر جمعہ کو اس گلزار علم مین
بادشاہ آتا۔ اور ہر گل اور غنچہ کی بو سے دماغ معطر کرتا۔ آج کے دن یہہ عبادت خانہ
خوشبوؤن سے بہی معطر ہوتا۔ اور ہر ایک شخص اپنی لیاقت کے موافق دولت و مال سے
نہال ہوتا۔ اعتماد خان گجراتی کے کتب خانہ کی جو عمدہ عمدہ کتابین تہین وہ سب بادشاہ نے
یہین کے اہل علم کو تقسیم کردی تہین۔ ایک دن مولوی گلے کی رگین پہلا پہلا کر اور دانت
نکال نکال جو باتین کرنے لگے تو بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا۔ اور اونسے عبد القادر بداونی
سے کہا کہ جو اس طرح سے اپنی گردن کی رگین پہلائے اوسکو مجلس سے اوٹہا دو۔ بداونی نے
چپکے سے آصف خان کے کان مین کہا کہ اگر مین ایسا کرون گا تو اس مجلس سے بہت سے
مولویون کو اوٹہانا پڑیگا۔ بادشاہ نے اس سرگوشی کو دیکہہ کر پوچہا کہ کیا ہے۔ مین نے
جو کہا تہا تو عرض کیا۔ اسپر بادشاہ بہت ہنسا +

حاجیون کی تعظیم

بادشاہ ہر سال حج کو قافلہ بہیجتا۔ ایک امیر اوسپر میر حاج جاتا حاجیون کو سفر خرچ دیتا
۔ لاکہون روپیہ نقد جنس بہیجا۔ ایک دفعہ پہلا لاکہہ روپیہ محتاجون مین تقسیم کرنیکے لئے
وہان بہیجا۔ اور ایک عمارت عالیشان وہان بنوائی۔ جب قافلہ کو رخصت کرتا تو خود بہی
اوسمین حاجیون کی صورت بنا کر شریک ہوا۔ وہی احرام کا لباس جو چادر و لنگ پہنیا

ننگے سر ننگے پانوٗن تھوڑی دور قافلہ کے ساتھہ چلتا اور بآواز بلند یہہ کہتا کہ لبّیک لبّیک لبّیک لاشریک لک لبّیک۔ مگر یہہ حال بادشاہ کا ۲۳ سنہ جلوس تک رہا۔

مگر پہر عالمون کے آپس کے حسد نے اکبر کے دل کو اس مذہب کے باب مین مذبذب کر دیا۔ اہل علم نے مناظرون کو مجادلہ بنایا۔ ایک عالم نے جو مسئلہ ثابت کیا۔ دوسرے نے اوسکو رد کیا۔ اور کفر کا فتوے دوسرے کے لئے تیار کیا۔ ایک عالم نے دوسرے عالم کا نام ملعون رکھا۔ غرض ان مکار عالمون نے جو حقیقت اسلام سے جاہل تہے اکبر جیسے سچے مسلمان کو اسلام سے پہیر دیا۔ اب مین حیران ہون انکو کیا کہون۔ معلم الملکوت کہون یا پڑہا ہوا جن کہون یا مولوی کہون۔ جب دہرسے دل پہرا تو اور مذہبون کی طرف دل مائل ہوا۔ ابتدا ہی سے طبیعت مین اوسکے قوت انفعال کا زور تہا۔ اب اوسکے رفیق بہی ابو الفتح گیلانی اور حکیم ہمایون یا ہمام اور نورالدین قراری شاعر ایسے باکمال ساتہہ ہوئے کہ اونکو کچہہ مذہب سے علاقہ نہ تہا۔ ملا یزدی نے بادشاہ کو خلفاء کبار کا مخالف بنایا۔ ابو الفتح گیلانی اور شیخ ابو الفضل نے اور آگے قدم بڑہایا کہ بادشاہ کو وحی اور نبوت اور اعجاز اور کرامت کا منکر بنایا۔ اوسکے سامنے علی العموم سب مذاہب کی مباحثے ہونے لگے۔ چنانچہ ایک مباحثہ دبستان المذاہب مین برہمن اور مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور مجوسی اور فیلسوف کا لکہا ہے۔ اور ہر مذہب والے نے دلائل کو اپنے مذہب کی تائید مین اور اور مذہب کی تردید مین پیش کیا۔ فیلسوف نے آخر گفتگو کو یون طے کیا کہ بعض بانی مذہب مکار تہے۔ بعض کے مسائل بیہودہ تہے معجزون کا ثبوت نہین۔ ایک اور مباحثہ ابو الفضل نے اکبر نامہ مین لکہا ہے کہ صوفی حکیم متکلم فقیہہ سنّی شیعہ برہمن جتی سیوڑہ چارباک نصاریٰ

یہود صیانی زردشتی وغیرہ آپسمین مباحثہ کرتے تہے۔ اور بادشاہ بیٹہا ہوا سبکی
سنتا تہا۔ اس سبب سے بادشاہ کے دربار مین مختلف شہر و دیار کے دانشمند و ارباب
مذہب جمع ہوئے تہے۔ بادشاہ کو اونسے باتین کرنے کا شوق تہا۔ مطلق حق کا وہ طالب
تہا۔ مذہب کی ہر ایک سے گفتگو کرتا۔ اور جو بات جس مذہب کی اوسے بہی اپنی عقل کے
نزدیک حق معلوم ہوتی اوسکو وہ اپنے ذہن مین رکہتا۔ غرض اسطرح سے اوسکا دل رنگا
رنگ مذہبون کی رنگا رنگی کا ایک عجائب خانہ بن گیا تہا۔ وہ یہہ کہتا تہا کہ سارے
مذہبون مین عاقل اور ایماندار ارباب ریاضت اور اور کرامات بہی باتین موجود ہین۔ ہمین
اسلام کی کیا تخصیص ہے۔ وہ ایک نیا مذہب ہزار برس سے ایجاد ہوا ہے۔ اوسکو حق اور
سب کو باطل سمجہنا ترجیح بلا مرجح ہے۔ اکبر کو یہہ مذہب کا شوق لڑکپن سے جوانی تک اور
جوانی سے بڑہاپے تک رہا۔ اوسکی عقل مذہب مین ٹہیک نہین معلوم ہوتی۔ وہ
اون آدمیون مین سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سب باتون مین عقلمند ہو۔ مگر ایک بات
مین دیوانہ — اکبر یقینی مذہب کے باب مین دیوانہ تہا۔ گو وہ یہہ کہتا تہا کہ سوا
عقل کے کوئی پیغمبر اور راہ نما اوسکا نہین۔ جس بات پر عقل حکم دیدے بہی اور صحیح ہے
۔ مگر وہ مذہب کے باب مین بہت سی حماقت کی حرکتین کرتا تہا۔ جیسا اور باتون مین مستقل مزاج
تہا۔ ایسا ہی مذہب مین تلون مزاج تہا۔ ایک دفعہ اوسے بارش کی دعا کے لئے کہا گیا
تو اوسنے یہہ جواب دیا کہ خدا تعالے ہماری سب خواہشون کو جانتا ہے۔ اور جو ہمارے
حق مین بہلا ہوتا ہے وہی کرتا ہے۔ اوس سے دعا مانگنے کی ضرورت نہین۔
اسوقت یہہ کہدیا۔ پہر اپنے ذرا ذرا سے کامون کے لئے سورج کے آگے ہاتہہ جوڑکر
کہڑا ہوتا۔ اور گڑگڑاتا۔ یہہ سب سچ ہے لیکن تمام حالات اوسکی پڑہ کر یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے

کہ وہ بڑا عابد زاہد تہا۔

عیسائی پادریون کا آنا

ملک فرنگ کے بہی پادری اور پوپ آئے اونہون نے انجیل ور توریت پیش کر کے اونکے مطالب سکہائے۔ اور تثلیث کا اثبات شروع کیا۔ اور بزرگون کی تصویرین پیش کین۔ جسوقت حضرت عیسٰیؑ اور جناب مریم کی تصویرین سامنے آئین تو بادشاہ تعظیم کے لئے دوزانو کہڑا ہو گیا۔ اوسکو مضامین انجیل کے ایسے دلچسپ معلوم ہوئے کہ اوسنے شاہزادہ مراد کو حکم دیا کہ وہ تیمناً چند صفحے اسکے پڑہے۔ اور شیخ ابو الفضل اوسکا ترجمہ کرے۔ پہلے فقرہ جو بطور بسم اللہ کے تہا اوسکا ترجمہ یہہ ہوا کہ مصرع

اے نامی وے ژژو کرسٹو (ژژ جیسس اور کرسٹو کرائسٹ یعنی عیسی مسیح) یعنے اے کہ تیرا نام رحیم اور کریم ہے۔ دوسرا مصرع سوچتا تہا کہ فیضی برابر سے بولا۔ کہ۔ سبحانک لاسواک یا ہُو۔

آفتاب پرستی

راجہ بیربل نے بادشاہ کو یہہ سمجہایا کہ آفتاب خدا کا مظہر ہے۔ سب کو روشنی اور گرمی پہونچاتا ہے۔ تمام زراعت اور زمین کا پیداوار وہی پیدا کرتا ہے۔ وہی ان داتا ہے اسی پر مدار زندگی کا ہے۔ اور رفیقون نے بہی اسکی تائید کی کہ آفتاب کو بادشاہ پروری سے ایک خصوصیت ہے۔ اور اوس سے زیادہ کوئی شے انسان کو نفع رسان نہین ہے غرض یہہ سنکر پنڈتون سے آفتاب کے منتر سیکہے اور اوسکے ایک ہزار نام یاد کئے۔ نور کے تڑکے اور آدہی رات کو انکا وظیفہ پڑہا۔ اور آفتاب کی تعظیم کے لئے مشرق کیطرف منہ کر کے سوتا تہا۔ نوروز جلالی کو آفتاب کی پرستش کرتا۔ بادشاہ کا لباس ہر روز

اوس رنگ کا ہوتا جو اوس دن کے ستارہ کا اہل نجوم نے مقرر کیا تہا۔

آتش پرست

آتش پرست بہی گجرات سے بادشاہ کے دربار مین آئے۔ اور اونہون نے دین زردشت کا نور دکہایا۔ اور بادشاہ کو ظلمت مین پہنسایا۔ اونسے بہی بہت سی رسومات کیانی سیکہین اور حکم دیدیا کہ شاہان فارس کے قدیم رسم کے موافق آتشکدے بنین اور اون مین رات دن آگ جلتی رہے۔ اور کبہی بجہنے نہ پائے۔ نار بہی نور الہی ہے شیخ ابو الفضل اس کام کے مہتمم مقرر ہوئے +

ہندوین

بادشاہ کے گہر مین لڑکپن سے ہندو رانیان تہین۔ وہ ایسی مسلط ہو گئین کہ اونہون نے ہندو بنانے مین کوئی کسر باقی نہین رکہی۔ محل مین ہوم ہونے لگے جلوس ۲۵ سنہ کا جو نوروز ہوا۔ اوسمین علے الاعلان بادشاہ نے سورج اور اگن کو سجدہ کیا۔ اور تمام درباریون نے بہی بادشاہ کی تقلید کی۔ جب شام کو چراغ اور شمعین روشن ہوتین تو تمام دربار تعظیم کو کہڑا ہوتا۔ عیدون سے زیادہ ہندوونکے تہوارون کی دہوم دہام ہونے لگی جب سورج کنیا مین جاتا تو اشٹمی کو پوجا کے بعد برہمن پیشانی پر تلک لگاتا۔ پادشاہ دربار مین بیٹہتا۔ اور جواہر نگار کنگہنا ہاتہ مین باندہتا۔ اور امراے دربار کا بہی یہی حال تہا۔ وہ بہی آج کے دن زیور اور جواہرات ہندوؤن کی طرح پہنتے۔ راکہی ہاتہ مین بادشاہ باندہتا۔ گائے کا ذبح ہونا موقوف کر دیا۔ اوسکے گوشت بکنے کی ممانعت کی۔ اسلئے کہ ہندو اوسکی پرستش کرتے ہین۔ اور اوسکے گوبر تک کو پوتر جانتے ہین۔ ایسے مسخراپن کی باتین بہی ہوتی تہین کہ راجہ بہبولہ نے کہا کہ اگر گائے مقدس و معظم نہ ہوتی تو سورۂ بقر کلام اللہ مین کیون اول ہوتی

غرض بادشاہ کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر جاننے لگا۔ سب پیغمبروں کی پیغمبری کو باطل جانتا۔ عقل کی رسالت کا کامل ماننا۔ اور مذہبی امور مین مداخلت کرنا بادشاہ کا کام جانتا +

فتوی اختیارات بادشاہ

اس عقل کی رہنمونی سے ایک کام اونسے یہہ کیا کہ ۹۸۷ھ مین یہہ استفتا لیا کہ عادل بادشاہ کا درجا اور رتبہ مجتہد سے کہین زیادہ ہے۔ اور اکبر بادشاہ کے عادل ہونے مین کسی کو کلام نہین۔ اسلئے اگر مجتہدون مین خلاف اراے ہو تو اوسکا فیصلہ بادشاہ کی راے پر ہو سکتا ہے۔ اس فتوی پر بڑے بڑے عالمون نے مہرین کردین۔ غرض بادشاہ نے یہہ اختیار علماء اہل اسلام کے فتوے سے حاصل کر کے مذہب مین مداخلت شروع کی۔ اور اب کسی مجتہد کو حوصلہ ہی نہ رہا کہ وہ اوسکا مقابلہ کر سکتا۔ پہلے ہی اپنے ہاتہہ قلم کر چکا تہا +

دین الہی اکبر شاہی

عالمون نے کتابون اور تاریخی تجربہ سے بادشاہ کے ذہن نشین کر دیا کہ ہزار برس کے بعد ایک پیغمبر صاحب مذہب پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے ۹۹۰ھ ہجری مین اسلام کا زمانہ ایک ہزار برس کا ختم ہوا نیا کوئی پیغمبر صاحب مذہب ہونا چاہئے۔ اکبر کے دماغ مین یہہ خبط ایسا سمایا کہ وہ اپنے تئین پیغمبر جاننے لگا۔ اور اسلام کے مسائل کا کچہہ اور اوسکے دل مین نہ رہا۔ اور اپنے مسائل اوسنے گہڑنے شروع کئے۔ اول حکم یہہ دیا کہ سکون مین سنہ ہجری ہزار لکہے جائین اور ایک تاریخ الفی جسمین الف ہزار برس کا رحلت آنحضرت سے ہو لکہا جائے۔ اور آئندہ سے یہہ کلمہ پڑہا جائے لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ

سلام علیک مین یہہ ایجاد ہوا کہ اللہ اکبر ایک شخص کہے دوسرا جواب جل جلالہ کہے۔ جبکوئی بادشاہ کے سامنے آئے تو سجدہ زمین بوس کرے۔ اسکے مصنف ایک بڑے فاضل قاضی خان نظام بدخشی تہے۔ ملا عالم کابلی کو افسوس تہا کہ ہائے یہہ نکتہ مجہے پہلے کیون نہ سوجہا۔ شراب کے اتنی پینے کی اجازت ہوئی کہ جسسے متوالا نہ بن جائے۔ جسم کے قوی کرنیکے لئے اور مرض کی رفع کرنیکیلئے شراب پینی منع نہ تہی۔ ایک شراب کی دوکان محل سرا کے قریب تہی۔ اور اوسکا اہتمام خاص بادشاہی ملازمون کے سپرد تہا۔ کہتے ہین کہ اس شراب مین خنزیر کا ماء اللحم بہی ملایا جاتا تہا۔ مگر یہہ جہوٹ معلوم ہوتا ہے۔ پانچ سو روپیہ سے جوا کہیلنا جائز تہا۔ بڑا مسئلہ اس مذہب کا آفتاب کی تعظیم تہی۔ صبح بادشاہ کی صورت دیکہنی عبادت مین داخل تہی لب دریا شرق رویہ جہروکہ درشن مین بیٹہتا۔ اور سورج کی طرف ٹکٹکی باندہتا۔ اور لوگ ان مہاراج دہراج کا منہ دیکہتے۔ اگرچہ راجہ بیربل دین الٰہی کے ایک رکن اعظم تہے۔ مگر ابوالفضل خلیفہ تہے۔ وہی چیلون کو بادشاہ کے روبرو پیش کرتے۔ اس مذہب کی کچہہ اشاعت اکبر کو منظور نہ تہی۔ وہ فقط اوسنے اپنی ذات کیلئے اختیار کیا تہا۔ خوشامدیون نے مرید بننا شروع کر دیا۔ چنانچہ مرزا جانی اور مریدون نے اس مضمون کے اقرار نامے لکہکر بہیجے۔ مین فلان ابن فلان بعقیدت و مسرت دلی سے اقرار کرتا ہون کہ مین اسلام مجازی جو میرا آبائی مذہب تہا چہوڑتا ہون۔ اور دین الٰہی شیخ اکبر مین داخل ہوتا ہون۔ اور چار اصول مذہب الٰہی کے یہہ دل سے قبول کرتا ہون۔ مال جان عزت مذہب یہہ چارون چیزین خلیفۃ اللہ پر قربان کیجائین۔ یہہ اقرار نامے مجتہد العصر ابوالفضل بادشاہ کے روبرو پیش کرتے تہے۔ ڈاڑہی منڈانیکی

اجازت تھی۔ پادشاہ سر بھی تالو پر سے منڈاتا تھا کہ بزرگون کی روح تالو ہی سے نکلا کرتی
تھی۔ جو مرید مرجاتا اوسکے گلے مین کچھہ اناج اور کچی اینٹین باندھکر پانی مین ڈبوتے۔ پانی
نہ ہوتا تو جلاتے۔ ایک مرید خاص مر گیا۔ تو اوسکی قبر پر جالی لگائی گئی کہ روشنی پہنچتی
رہے۔ عبادت کرنیکا یہہ ڈھنگ تھا کہ آفتاب کے سامنے دونون ہاتھہ کانون پر رکھہ کر
کھڑے ہوتے۔ کچھہ اوچھلتے۔ کچھہ چکر کہاکر کانون پر مُکّے مارتے جاتے۔ عبادت کا وقت
صبح اور آدہی رات تھی۔ ان دونون وقتون مین اذان کی جگہ نوبت اور باجے بڑے
زور شور سے بجتے تھے۔ جانور کا ذبح ہونا اتوار کو منع تھا۔ اسلئے کہ وہ اکبر کے جنم کا
دن تھا۔ گیانی پنڈتون نے اکبر کے سہسر نام رکھہ دئے۔ چیلون نے اونکا
وظیفہ پڑہنا شروع کیا۔ الہ آباد سے جو برہمن آئے اونہون نے پادشاہ کو مکند
برہم چاری کا اوتار بنایا۔ اونہون نے بیان کیا کہ اس برہم چاری نے اپنا سارا
بدن کاٹکر ہوم کر دیا تھا۔ اور ایک اشلوک یہہ کہا تھا جسکا ارتھہ یہہ تھا کہ مین
ایک پادشاہ بڑے کروفر کا ہوکر عنقریب آتا ہون۔ تم بھی حاضر ہونا۔ اسی گیان پر
ہم حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین۔ اوسکے مرنے مین اور آپکے پیدا ہونے مین
چار مہینہ کا انتر ہے۔ ان برہمنون نے بھی اوسکو اوتار ٹھہرادیا۔ اکبر نے اپنے مسائل
کے قبول کرنے مین کسی پر زبردستی نہین کی۔ نہ اونکی اشاعت پر کمر چست کی۔ مگر اسمین کچھ
شک نہین کہ اوسنے مسائل اسلام کو بڑا سست کر دیا۔ نماز روزہ حج زکوۃ۔ لوگون کی
مرضی پر موقوف تھی۔ خطبہ مین یہہ جانتا تھا کہ اول خدا کی تعریف ہو پھر پادشاہ کا
نام ہو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اوسمین نہ ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ اوسکو جمعہ کی
نماز مین منبر پر خطبہ پڑہنے کے لئے بٹھایا۔ تو اوسنے یہہ شعر فیضی کے پڑہے ہے؎

خداوندا که مارا خسروی داد + دل دانا و بازوی قوی داد + بعدل و داد مارا رہنمون کن + بجز عدل از خیال ما برون کرد + بود وصفش ز حد فہم برتر + تعالی سایہ اللہ اکبر

مگر اس بدعت پر ایک ہنگامہ برپا ہوتا اسے وہ اپنے ارادے سے باز رہا۔ بارہ برس کی عمر سے پہلے ختنے کرنے کی ممانعت کردی۔ اسلئے کہ جب آدمی بارہ برس کا ہوتا ہے تو اوسکو بُرے بھلے کی پہچان آتی ہے۔ اب اگر اچھا سمجھے تو ختنہ کرائے۔ اگر بُرا سمجھے تو نکرے۔ ہجری سال ور عربی مہینون کو اوڑا کر شمسی سال ور ایرانی مہینون کو مقرر کیا۔

ہندون کے مذہب مین مداخلت

ہندون کا پرانا دستور تہا کہ وہ آگ مین زندہ جلتے اور پانی مین گر کر مرتے۔ گواہی اور شہادت اور راستی اور دروغ کے امتحان کے لئے جلتے لوہے کے گولے کو ہاتہہ پر رکہتے۔ اوسنے ایسے جان جوکہون کے کامون سے سخت ممانعت کی۔ بچپن مین شادی کرنی منع کردی اور بالغ ہونے پر شادی کی اجازت دی۔ رانڈون کے دوبارہ شادی کرنے کا حکم دیا۔ یہہ ہندون کے دستور کے خلاف تہا۔ رانڈ عورتون کا زور اور ظلم سے ستی ہونا موقوف کیا جب کوئی عورت ستی ہونا چاہتی تہی تو اوسکی بڑی تحقیقات ہوتی تہی۔ کہ وہ آپ سے جلنا چاہتی ہے یا کسی کے کہنے اور بہکانے سے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ جودہ پور کا راجہ مردہ بیٹے کے ساتہہ اپنی بہو کو زبردستی جلانا چاہتا ہے۔ یہہ سنتے ہی فوراً بادشاہ گہوڑے پر سوار ہو جودہ پور مین جا پہنچا۔ اور وہان اس بیچاری رانڈ کو آگ کے تلے سے نکالا

ہندون کے ساتہہ سلوک اکبر کے

اکبر کو یہہ مذہب کا خبط پیچہے ہوا ہے پہلے اوسسے بہی وہ ہندؤن کے ساتہہ بڑے بڑے
سلوک کر چکا تہا۔ ہندؤن کو مسلمانون کی برابر حکومت کے عہدون پر ممتاز کرتا تہا
۔ سنہ جلوسی مین اوسنے تمام ہندؤن پر سے جزیہ اوٹہا دیا۔ یہہ محصول ہندؤن کو
ایسا ناگوار تہا کہ اگر وہ موقوف نہ ہوتا تو کبہی ہندو مسلمانون مین اتحاد نہ ہوتا۔ اوسی
زمانہ مین وہ محصول جو ہندؤن سے تیرتہون مین لیا جاتا تہا موقوف کردیا۔
سنہ ۱۵۶۱ مین اوسنے یہہ حکم جاری کردیا کہ لڑائی کے قیدی لونڈی غلام نہ بنائی جائین
۔ اسسے بہی ہندؤن کو بہت فائدہ ہوا۔ کیونکہ وہی لونڈی غلام بنائے جاتے تہے
اور اور ملکون مین بہیجے جاتے تہے۔

مسلمانون کا ناراض ہونا اکبر سے

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ اکبری مذہب فقط اوسکے دس پانچ خوشامدی درباریون اور
لالچی ملازمون نے اختیار کرلیا تہا۔ اور کچہہ اوسکی اشاعت نہین ہوئی۔ مگر جب
اوسنے اون جاگیرون کا انتظام کیا جو مواقف اور مذہبی کامون کے واسطے مقرر تہین
۔ تو مسلمانون کی شکایتون کی دہوم مچ گئی۔ اور اب بعض پکے مسلمان اکبر کے
ساتہہ گستاخی سے پیش آنے لگے۔ اور اوسکے منہہ پر جہنمی اور دوزخی کہنے لگے۔ مگر
اکبر نے سوا اسکے کہ ان گستاخ اور بے ادب آدمیون کو نکلوا دیا۔ کچہہ اور نہین کیا۔
عزیز خان اعظم گجرات کا حاکم اکبر کا کوکہ مذہب مین بادشاہ کا بڑا مخالف تہا۔ اس
سردار کی ماں نے جو اکبر کی انّا تہی۔ اپنے بیٹے کی بلانے کیواسطے بہت دفعہ کہا۔ اور بادشاہ
نے اوسکے آنیکے لیے متواتر حکم بہیجے مگر وہ سجدہ قدمبوس اور داڑہی کے منڈانے کے
اندیشہ سے نہ آیا۔ اوسکی داڑہی بہت بڑی تہی۔ بادشاہ نے اوسے لکہا کہ شاید داڑہی کا

انکو یہان نہین آنے دیتا - مگر اِس پکے مسلمان نے اکبر کو دلیری سے جواب لکہا -
کہ کیا کوئی کتاب آسمانی آپ پر نازل ہوئی ہے یا رسول خدا کی مانند آپ معجزے آپ
دکہاتے ہین - کہ نئے مذہب کی بنیاد قائم کرنے پر جرات کرتے ہین - آخر مین اوسنے
یہہ دعاء خیر دی کہ خدا بادشاہ کو ہدایت اور نجات کے رستہ پر لائے - اور جہنم کی راہ پر
جو چل رہا ہے اوس سے بچائے - غرض حرارت اسلامی مین انکو اوسنے حکومت پر لعنت
کی اور سیدہا مکہ کا رستہ لیا - مگر جب یہان اپنی حالت اچہی نہ دیکہی - اور وہان پر
دل نہ لگا تو پہر اکبر کی خدمت مین آیا - اور حرارت اسلامی کو سلام کیا - اور سجدہ مین اوس
کو تسلیم کیا - ڈاڑہی کو بہی صفائی کا حکم دیا - غرض جو نکرنا تہا وہ کیا +

اکبر کے مذہب کی اشاعت

ملانون اور درباریون نے جو مذہب کا مقابلہ کیا اوسمین اکبر ہی غالب رہا - مگر اوسکا
مذہب عوام الناس مین نہ پہیلا - چند حکیمانہ طبیعت والون اور لالچی ملانون اور
خوشامدی درباریون کے سوا یہہ مذہب کسی نے نہین اختیار کیا - ع
چراغ کذب را نبود فروغ + تہوڑے دنون اس مذہب کا نام ونشان بہی نرہا
نہ کوئی اوسکا مسئلہ باقی رہا - جہانگیر کے زمانہ مین پہر اسلام نے فروغ پایا - یہہ الہی مذہب
اتنا بہی نہ چلا جیسا کہ کبیر پنتہیون کا پنتہہ پہیلا - اوسمین کوئی نئی بات نہ تہی - خوبی
فقط اوسمین یہہ تہی کہ صلح کل کا مذہب تہا - اور وہ بقول عرفی وہ یہہ چاہتا تہا کہ
جہان با نیک و بد عرفی بسر کن کز پس مردن + مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوزاند

اکبر کے عہد مین کتابون کا ترجمہ

جب بادشاہ کو پنڈتون اور برہمنون سے صحبت کا اتفاق ہوا اور اونکی زبان اور

علوم کا بیان ہوا۔ معلوم ہوا کہ اس پرانے ویرانے مین بڑے خزانے دبے ہوئے ہین اسلئے اوسکی تلاش کے درپے ہوا۔ ایک کتب خانہ اوسنے بنایا۔ اور اوسمین چند فاضل عربی فارسی کے زبان دان اور پنڈت بڑے گیانی بدھوان مقرر کئے۔ اور ایک دفتر اوسمین ترجمہ کا قائم کیا۔ جسکا سر دفتر شیخ فیضی مقرر کیا۔ اگرچہ پہلے بھی بعض مسلمان سنسکرت دان گذرے ہین مگر سنسکرت مین جو حضرت فیضی کے پنڈت ہونے مین شہرت ہوئی وہ کسی کو نصیب ہوئی۔ بہاسکراچارج کی کتابون کا جو علم ریاضی مین ہین ترجمہ کیا اوسمین لیلاوتی مشہور ہے۔ مہابہارت مین سے نہایت دلچسپ قصہ نل اور دمینتی کا نظم مین ترجمہ کیا +

مہابہارت کا ترجمہ

سنہ ۹۹۰ھ مین بادشاہ نے پنڈتون کو حکم دیا کہ مہابہارت کی شرح مفصل لکہین۔ مہابہارت سننے کا بادشاہ کو ایسا شوق تہا اور وہ اوسکے معنی ایسے جانتا تہا کہ کئی رات تک اوسکے معنی نقیب خان کو بتلاتا رہا۔ نقیب خان اور عبدالقادر بداونی نے پنڈتون کی مدد سے فارسی زبان مین اوسکا ترجمہ کیا۔ اور ملا عبدالقادر جب چلا گیا تو اور ایک ملا اوسکے ترجمہ مین شریک ہوا۔ اس ترجمہ کا نام رزم نامہ ہوا۔ شیخ فیضی نے اوسکو اصلاح دیکر درست کیا +

ترجمہ راماین

راماین کے ترجمہ کا حکم اسی سال مین ہوا۔ چار سال مین شیخ عبدالقادر بداونی نے اس ترجمہ کو سنہ ۹۹۹ھ مین ختم کیا۔ شیخ فیضی نے اوسکو درست کیا +

سنگھاسن بتیسی

اسکا ترجمہ بھی شیخ عبد القادر بداونی نے کیا ہے۔ اصل کتاب کا مطلب پنڈت تبلاتی جاتے تھے۔ اسکا ترجمہ نظم و نثر دونون مین ہوا ہے۔ خرد افزا اسکا نام ہے اور یہی تاریخ اسکے ترجمہ کی ہے۔ راجہ بکرماجیت کی عہد مین یہہ اصل کتاب تصنیف ہوا ہے ۳۲ بتیس کہانیان اسمین ہین۔ راجہ کے سنگھاسن کو تھی بتیس کٹ پتلیان گھڑی ہین۔ اور ہر ایک پتلی نے ایک کہانی کہی ہے۔ سوا ان کتابون کے اتہربن بید اور تاریخ کشمیر سنسکرت فارسی مین ترجمہ ہوئین۔ ان سب ترجمون کو فیضی نے درست کیا ہے۔ اکبر نے صرف سنسکرت کی ترجمہ کرانے مین فائدہ نہین اوٹھایا۔ بلکہ اوسنے گواسی پادری فراماتون کو اس غرض سے بلایا کہ یونانی زبان چند آدمیونکو وہ سکہائے۔ تاکہ یونانی زبان سے کتابین فارسی زبان مین ترجمہ ہون ۔ اور اس پادری کا شاہزادون کو شاگرد یونانی زبان سیکھنے کے لئے بنوایا۔

تعمیر عمارت

اجمیر کی سڑک پر نہایت عمدہ عمدہ عمارتین ۹۸۱ھ مین تعمیر ہوئین۔ بادشاہ ہر سال اجمیر کو جاتا۔ اسلئے اوسنے آگرہ اور اجمیر کے درمیان ہر منزل پر ایک قصر بنوایا ۔ ہر ایک کوس پر ایک مینارا ور کنوا بنوایا۔ اوسان میناروں پر بارہ سنگون کے سینگ رکھی۔ فتحپور سیکری مین ایک مینارا وسمین سے ابتک موجود ہے۔ اور ہرن مینار اوسکا نام ہے۔ ۹۸۰ھ مین ایک قلعہ سورت مین پرتگالون کے خوف کے سبب سے تعمیر کیا۔ اٹک پر جو قلعہ بنوایا اوسکا حال پڑھ چکے ہو۔ سوا ان عمارتون کے اور بہت سی عمارتین اکبر نے بنوائین۔ مگر آگرہ اور الہ آباد کے قلعے اوسکے زمانہ کی عمدہ عمارتین

آج تک موجود ہین - فتح پور سیکری کو جن عمارتون سے آراستہ کیا آج تک اونکی عمدگی
اس شہر کے دیکھنے سے ظاہر ہوتی ہے - حکیم علی گیلانی نے ایک حوض ان طلسمات کا
بادشاہ کے حکم سے بنایا کہ پانی سے لبریز تہا - اور اندر ایک پہلو وسیع حجرہ کا کہلا تہا
- مگر پانی اوسمین نہ جا سکتا تہا +

انتظام ملکی

یہہ بادشاہ انتظام ملکی اور تدابیر مدنی کے اعتبار سے ایسے بڑے پایہ کا ہے کہ اوسکو
بنی آدم کے حق مین نعمت عظمی سمجہا جائے - باوجودیکہ وہ لڑائی جہگڑون اور فسادون
مین مصروف رہا - مگر انتظام ملکی سے غافل نہین رہا نئے آئین ایجاد کرتا رہا پہلون
کی غلطیان درست کرتا رہا پہلون کی واسطے ضوابط صحیح اور درست بناتا رہا -

محاصل کے انتظام

جو عمدہ انتظام محاصل کا شیر شاہ نے اپنی چہوٹی سی ریاست سسیرام مین جاری کیا تہا
- اور اگر زندگی اوسکی وفا کرتی تو وہ سارے ہندوستان مین بادشاہ ہونیکے بعد جاری کرتا
- اوسیکو اکبر نے جلا دیکر سارے ہندوستان مین جاری کیا - کوئی نئی بات اوسمین
ایجاد نہین کی - لیکن تعمیل اور تکمیل اوسکی اسطرح کی کہ جیسے اکبر کی بڑی شہرت ہوئی
تین بڑے اصول اس بندوبست و مالگزاری کے تہے اول زمین کی پیمائش صحیح
صحیح کیجائے - دوم پیداوار ہر بیگہ کا تحقیق کیا جائے - اور یہہ ٹہرایا جائے کہ
پیداوار کا کونسا حصہ بادشاہ کو دیا جائے - سوم پیداوار کے بدلہ مین کسقدر روپیہ
لیا جائے - اور کیونکر لیا جائے - اول کام کے واسطے ایک پیمانہ اپنا اوسنے مقرر
کیا - اور پہلے بادشاہون کے عہد مین جو مختلف پیمانے اہلکاران شاہی کام مین لاتے تہے

سب موقوف کیئے - اوسنے پیمانون کا نہایت عمدہ انتظام کیا - الہی گز و جریب و بیگہہ و بسوہ
بسوانسی انسوانسی تلوانسی اسوانسی وغیرہ اوسنے ٹہیک ٹہرائی - اور آدمی مقرر کیئے
کہ وہ ساری زمین مزروعہ کی پیمائش کرلین - غرض زمینون کی پیمائش کا بندوبست
خوب کردیا - دوسرا کام جمعبندی کا پیمائش زمین سے دشوار تہا - جب پیمانے مقرر ہوچکے
تو زمین کی یہہ اقسام مقرر ہوئین -

اول - پولیج وہ زمین جسمین سال بسال و فصل بفصل زراعت ہو +

دوم - پڑوتی کچہہ دنون بوئین اور دنون چہوڑ دین تاکہ قوت پیداوار کی پہر اوسمین بڑہ جائے

سوم چچر - تین تین چار چار سال جسمین زراعت نہ ہو +

چہارم - بنجر جسمین پانچ سال سے زیادہ گذر گئے ہون کہ زراعت نہ ہوئی ہو

پولیج پڑوتی زمین کی آئین

اب پیداوار کے لحاظ سے زمین کی تین قسمین ہوئین گزیدہ میانہ زبون
ان تینون قسمون کی پیداوار کو جمع کرکے تین پر تقسیم کرتی اور اس اوسط کو محصول کہتی
اور اس محصول کے تہائی کو حق شاہی یعنے یہہ تہائی خزانہ شاہی مین داخل ہو مثلاً ساوہی
زمین مین اٹہارہ من فی بیگہ اور میانہ مین بارہ من اور زبون مین آٹہہ من گیہون پیدا
ہوئے تو ان سب کو ملایا تو اٹہتیس من ستیس سیر ہوئی - اسکی تہائی ای تو بارہ من اٹہتیس
سیر ایک پاؤ تو محصول ہوا - اور اسکی ایک تہائی چار من بارہ سیر سرکار شاہی کا حق ہوا
علے ہذا القیاس ساونی مین ماش قسم اول مین ساڑہے دس من اور دوسری قسم مین
ساڑہے سات من اور تیسری قسم مین سوا پانچ من تو سرکاری حق اوسمین دو من
ساڑہے تیئیس سیر ہوگا - مگر پولیج زمین سے روپیہ نقد لینے کا بہی قاعدہ تہا +

چچر زمین کی آئین

بارش کی کثرت اور شور سیلاب سے جو زمین بیکار ہو جاتی۔ اور کسانون کو بونا
جوتنا اوسکا مشکل ہوتا اوسکے لئے یہہ دستور مقرر ہوا کہ سال اول مین دو پانچوین حصے
حق سرکاری کے اور دوسرے مین تین پانچوین اور چوتھے مین چار پانچوین اور پانچوین
سال مین پورا حق سرکاری لیا جاتا تہا+

بنجر زمین کے آئین

اس زمین کا حال مختلف رہتا ہے اسلئے یہہ حق شاہی مقرر کیا گیا۔ کہ اول سال مین
بیگہ سے آدہ من اور دوم مین ایک من سوم مین دو من اور چہارم مین تین من اور
پنجم مین بدستور غرض پانچ برس مین حق شاہی پورا لیا جاتا تہا اور ہر سال بتدریج
بڑہتا تہا اور اس سبب کسانون کو بہت کم محصول دینا پڑتا تہا۔
آئین اکبری مین آئین ایسے نہین لکہے کہ جسے یہہ معلوم ہو کہ اقسام زمین کی تشخیص
کس دستور سے مقرر ہوتی تہی۔ غالبًا یہہ ہے کہ اوسنے اس بات کو بدیہی
جانکر چہوڑ دیا۔ قانون والے خود اقسام زمین کے مقرر کرتے ہونگے۔ اور مدت سے
ہر زمین کی نسبت اوسکی قسم بہی مشہور ہوگی۔ تیسرا مطلب یہہ تہا غلہ کے عوض روپیہ
لیا جائے۔ اب اسکے لئے غلہ کے بہاؤ مقرر کرنا ضرور پڑا تو اوسکے واسطے یہہ آئین
نوزدہ سالہ مقرر ہوا کہ سال ششم الہی مطابق ۹۶۸ھ سے ۲۴ سنہ الہی تک تمام
قصبات سے بڑی کاوش اور تلاش سے نرخ نامے منگائے گئے اور وہ دفتر شاہی
مین مرتب ہوئی۔ اونکا اوسط نکالا گیا۔ اوسکے مطابق حق شاہی لیا گیا
۔ مگر اسمین یہانتک نرمی کو دخل تہا کہ اگر کاشتکار نقد روپیہ اس اوسط کے حساب سے

خوشی سے نہ دیتا تو اوس سے غلہ لے لیا جاتا اور بازار کے بہاؤ بیچ ڈالا جاتا۔ غرض بازار کے بہاؤ اور نرخ پر کبہی کبہی نظر ہوتی تہی۔

اول اول یہہ دستور مقرر ہوا کہ جمعبندی ہر سال جدید ہوتی۔ مگر اسمین تکلیف بہت تہی اسلئے بندوبست دہ سالہ ہو گیا۔ اور اس دہ سالہ انتظام سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ کاشتکارون کو یہہ اندیشہ جاتا رہا کہ اگر ہم اپنے زمین کی قدر بڑہائینگے تو کلہی سال ہی جمعبندی مین افزائش ہوگی۔ اب دس برس کا عرصہ سمجہکر عمدہ پیداوار کی پیدا کرنے مین کوشش کرنے لگے +

حساب کتاب پیمائش کا نہایت درستی کے ساتہہ دفتر شاہی مین رہتا تہا۔ موازنہ دہ سالہ نقدی اور جنسی مواضع کا قانون گو سے لیا جاتا۔ زمین کی تقسیم کاشتکارون اور محاصل کی کمی بیشی دہات کی کتابون نکاسی اور کہتونی مین ہر سال درج ہوتی گانوکے حدود بہت صحت کے ساتہہ لکہے جاتے تہے۔ یہہ کتابین ابتک دہات مین پٹوارئیون پاس رہتی ہین اور یہی سارے مال کے کامون کی اصل ہین۔

سوا ان زمینون کے تقسیم کے کل قلمرو کے مالی تقسیم ایسے حصون پر تہی کہ اوسکی آمدنی ایک کروڑ دام یعنے ڈہائی لاکہہ روپیہ کی وصول ہوتی تہی۔ جو شخص اس روپیہ کو وصول کرتا تہا اوسکا نام کروڑی ہوتا تہا۔ کروڑیون کے ہاتہون سے لاکہون ظلم ہونے لگے تو یہہ تقسیم موقوف ہوئی۔ اور وہی تقسیم ہندون کے عہد کی جاری ہوئی۔ جب اس انتظام سے ملک کی سرسبزی اور شادابی زیادہ ہوئی۔ اور محال کی آمدنی مین بیشی ہوئی۔ تو اور محصول جزیہ اور جو معابد مین جانے والون سے لیا جاتا۔ اور گاؤ شماری اور سر درختی اور پیشکش اور اقسام پیشہ ور اور دار وغگی

و تحصیلداری و فوطہ داری و سلامی و وجہ کرایہ و خریطہ اور صرافی اور حاصل بازار
نخاس اور سن اور کنبل اور روغن اور ادہوڑہی اور کہالی اور راثرانی اور
قصابی اور دباغی اور قمار بازی سب کے سب موقوف کردئے اور نذرانہ جو افسرون کے
ہوتے تہے اونمین بہی کمی کردی۔

ان سب محاصل کا مجموعہ مال گزاری ہندوستان سے کم نہ تہا۔ مگر اون سب کے
موقوف کرنے پر بہی بادشاہی مطالبہ مین فرق نہ پڑا۔ اور رعایا پر سے بہت بوجہہ
کم ہوگیا۔ ابو الفضل لکہتا ہے کہ شیر شاہ نے کل پیداوار کی چوتہائی لی۔ اور اکبر
نے تہائی وصول کی۔ مگر باوجود اسکے اکبر کے جمع شیر شاہ کی جمع رعایا کو ہلکی معلوم ہوئی
اکبر نے جو ہدایتین اپنے افسرون کی کین اور اوسکا بیان آگے آویگا اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکو اس بات کا بڑا خیال تہا کہ انتظام کے قاعدے بخوبی انصرام پاتے رہین۔
اور رعایا کی بہی امن چین مین بسر ہو۔ اور اوسکے انصرام کے طور اور طریقون کا حال
بہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ بادشاہی محاصل کے لئے کسی قسم کا ٹہیکا نہین دیا جاتا تہا
اور تمام عمال کو یہہ تاکید تہی کہ اقرار نامون اور تحصیل کے کامون مین کاشتکارون
سے آپ اپنا واسطہ اور علاقہ رکہین۔ اور خود وہان آیا جایا کرین۔ اور چودہریون
اور مقدمون کے بہروسہ پر نہ بیٹہے رہین۔

اگرچہ یہہ سچ ہے کہ اس انتظام سے رعایا کو بہت آسودہ حالی ہوئی۔ مگر اکبر کی اور
تدبیرین ایسی نہین معلوم ہوتین کہ جنسے کاشتکارون مین تہذیب و شائستگی
اور حوصلہ اور لیاقت کے کامون کے کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی۔

جیسا کہ صاف صاف حال مال کے انتظامون کا آئین اکبری مین لکہا ہے ایسا پولس

اور فوجداری اور دیوانی کے نظم و نسق کو نہین لکھا - جو کچھہ حال معلوم ہوتا ہے وہ اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ ہم عہدہ دارون کے کامون کی تفصیل کو دیکھتے ہین اور ان ہدایتون کو پڑھتے ہین جو ان عہدہ دارون کو کی گئین - اگرچہ وہ یاوہ گوئی سے خالی نہین - اول ہم تقسیم ملک کا بیان کرتے ہین - پہر عہدہ دارون کے کام لکھتے ہین اونہین سے پولیس فوجداری دیوانی کی عدالتون کا قیاس کر سکتے ہین +

تقسیم ملک

سنہ ۲۰ جلوس مین اکبر کی قلمرو مین دو ہزار ستائیس قصبے اور ایک سو پانچ سرکارین تہین - ان کو بارہ حصو مین تقسیم کیا تہا - اور ایک حصہ کا نام صوبہ رکہا تہا - اور کسی شہر یا ملک کے نام سے ان صوبون کو موسوم کیا تہا - نام اونکے یہہ تہے - الہ آباد آگرہ - اودہ - اجمیر - احمدآباد - بہار - بنگالہ - دہلی - کابل - لاہور ملتان - مالوہ - جب برار اور خاندیس اور احمدنگر فتح ہوئے تو یہہ تین صوبے مقرر ہوئے اسطرح کل پندرہ صوبے تہے - بعد ازان تین صوبے اور دکن مین بڑہ گئے تہے - اب ان صوبون کا انتظام ان عہدہ دارون کے سپرد تہا +

سپہ سالار

ہر ایک صوبہ مین ایک سپہ سالار رہتا تہا - وہ گویا بادشاہ کا قائم مقام ہوتا تہا سارے صوبہ کی سپاہ اور رعیت اوسکی فرمان بر ہوتی تہی - اوسکو ہدایتین یہہ تہین کہ زراعت اور آبادی زمین مین سعی کرے - کسانون کی اعانت کو عبادت کی برابر سمجھے - کسی کے مذہب مین مداخلت نکرے - حوض و چاہ و باغ و سرا اور منازل خیر کی تعمیر مین سعی کرے - نہ خلوت مین بیٹہے - نہ ہر شخص سے ملے شعر

تو با ہمہ ہمنشین و مبارز ہمگان نیز — در راہ خود رو نہ کس باش نہ عنقا

غرض ملک کی آسودگی اور لشکر کی آراستگی مین اوسکو اختیارات کامل حاصل ہے

فوجدار انتظام سپاہ

ہر ایک صوبہ مین ایک فوجدار ہی ہوتا تہا۔ اوسکا کام یہہ تہا کہ اگر کوئی عمل گذار خالصہ یا جاگیردار سرکشی کرے تو اول اوسکو اپنی دلاویز گفتار سے فہمائش کرے۔ اور اگر نہ مانے تو پہر لڑ بہڑکر اوسکے فرمانبردار بنا ے۔ اور جو کچہہ سرکشون کا مال غنیمت مین آئے اوسکا پانچوان حصہ بادشاہ پاس بہیجے۔ سپاہ کی حاضر و غائب کی اطلاع بادشاہ کو دیتا رہے۔ فوج کے قواعد اور آئین دستور کو درست کرتا رہے۔ اور بادشاہ کو سپاہ کا برا بہلا حال بتلاتا رہے +

میرعدل اور قاضی عدالت دیوانی

ان دو عہدہ دارون کی معرفت دادرسی اور فریادرسی رعایا کی ہوتی تہی قاضی گواہون کے اظہار لیتا رہا۔ اور اصل حقیقت کو تڑی کاوش و تفتیش اور دانائی سے دریافت کرتا۔ اور میرعدل اوسکا انفصال کرتا۔ **پولس کا انتظام اور کوتوال کا کام**

یہہ کوتوال شہرون اور آباد مقامون مین مقرر ہوتے۔ یہہ اونکے کام تہے کہ رات کو گشت کرتے۔ خانہ شماری کرتے۔ اور کئی ایک گہرون کا ایک محلہ مقرر کرتے۔ اور ہر ایک محلہ پر کسی معزز باشندہ کو میر محلہ بناتے۔ جو آنے جانے والے ہوتے اونکو روزنامچہ مین لکہتے۔ اور جاسوس مقرر کرتے۔ اور جو ناآشنا اور بیگانہ لوگ آتے اون کو الگ سرا مین اوتارتے۔ اور آدمیون کی آمد اور خرچ پر نظر رکہتے۔ اور ہر پیشہ ورون مین ایک شخص کو سرگروہ اور دوسرے کو دلال بناتے۔ اور اونہین کی معرفت خرید و فروخت

کوچون کی فراخی مین کوشش کرتے۔ جب کبھہ بات جاتی تو آدمیون کی آمد و شد کو بند کرتے۔ بیکارون کو کچھہ کام سکہلاتے۔ مال ورمجرم گرفتار کرتے نہین اپنے عہدہ سے معزول سمجھتے۔ جو برانے سکے ہوتے او نکو گلواتے یا قیمت دیکر خزانہ شاہی مین بہجواتے۔ بادشاہی سکون کے بہاؤ مین فرق نہ آنے دیتے۔ بازار مین اشیا کے نرخ ارزان رکہنے مین عقل سے کام لیتے۔ اور کسی کو شہر سے باہر جاکر خریدنے ندیتے۔ ترازو مین دغا نہ ہونے دیتے۔ اوران ٹہیک ٹہیک باٹون کی تول ہاتھ گز مین فرق نہوتی۔ شراب کو نہ بنانے نہ بیچنے نہ خرید کرنے دیتے۔ مگر اس کام کے لئے لوگون کے گہر کی تلاشی بہی لیتے۔ دریا اور ندیون پر گہاٹ عورتون اور مردون کے واسطے جدا جدا بنواتے۔ عورتون کو گہوڑے پر چڑہنے نہ دیتے۔ گاے بہیس گہوڑا اونٹ کو ذبح نہ ہونے دیتے۔ بردہ فروشی نہ ہونے دیتے۔ کسی شخص کو دوسرے ادمی کو قید نہ کرنے دیتے۔ کسی عورت کو ستی نہ ہونے دیتے۔ قلندر اور قلندری فقیرون اور بیکاردوکاندارون کو باہر نکالدیتے۔ قصاب اور صیاد اور غسال کنا کو اور آدمیون سے جدا رکہتے۔ اگر کوئی جلاد کے ساتھہ ہم پیالہ و نوالہ ہوتا تو اوسکے ہاتھہ کو آسیب پہنچاتے۔ گورستان کو مقرر وسیع باہر شہر بنواتے۔ جشن کے دنون مین کوئی جانور نہ ذبح کرنے دیتے اور تاریخ اور ماہ الہی سب جگہ کام مین لانے کی تاکید کرتے۔ سولی باہر شہر سے دیتے۔

عمل گزار جس سے حال مالگزاری کا معلوم ہوتا ہی

تمام کسانون کا پاسبان ہوتا۔ اور ایسی جگہہ بیٹہتا کہ ہر شخص آسانی سے اوس پاس پہنچ سکتا۔ سرکشی اور تمرد کرنے والون کو اول وہ زبان سے سمجہاتا۔ پہر گوشمالی کرتا۔ راہزن اور بدکارون کو سزا دیتا۔ زمین کے خالی پڑے رہنے کی کچھہ پروا نہ کرتا

اگر کاشتکار مفلس ہوتا تو اوسکو تقاوی دیتا اور بتدریج وصول کرتا۔ جو تمیس دِہ کی
کوشش سے جمع کامل ہوجاتی تو دہالسیوہ اوسکو دیدیتا۔ اور نہین اوسکی خدمت کے
موافق کچھہ کم تجویز کرکے دیدیتا۔ کہیت کہیت کے حال سے بخوبی واقف ہوتا۔ جو کہ کہیتون مین مختلف حال
ہوتا ہے اسلئے وہ کسانون کو کہیت باری باری سے تقسیم کرتا۔ اور جمع تشخیص کرتا
زمین کو زراعت سے خالی نہ رہنے دیدیتا۔ عمدہ جنس کے پیدا کرنے مین کوشش کرتا
۔ اگر کوئی کسان اپنے اقرار سے زمین کم بوتا تو اوسکا عذر قبول نہ کرتا۔ اگر کسی گانون
مین بنجر زمین باقی نہ رہتی اور دہقان کو استطاعت اور زمین کے زراعت کی ہوتی
تو اوسکو دوسرے موضع سے زمین دلادیتا۔ زمین کی پیمائش کو نہایت احتیاط سے کرتا
جو کسان سے اقرار ٹہرتا اوسسے پہوٹی کوڑی زیادہ نہ لیتا۔ کنکوٹ اور بٹائی اور کہیت
بٹائے اور لانگ بٹائی سے جنس لے لیتا۔ یا بازار کے بہاؤ سے قیمت جنس کی
بشرط منظوری کسان لے لیتا۔ اور یہہ نقد و جنس سال مین دو فصلون پر لیا جاتا
۔ تحصیل ربیع کی ہولی سے اور تحصیل خریف کی دسہرہ سے شروع ہوتی۔ اور
اس عمل گزار کے ماتحت اور عہدہ دار خزانچی و بتکچی اور قانونگو اور پٹواری
وغیرہ مقرر ہوتی اونکے کامون کے مفصل لکھنے کی اس مختصر مین گنجائش نہین +

فوج کے انتظام کا بیان

اکبر کی توجہ سب کامون کی طرف برابر تھی۔ جیسے فوجداری دیوانی مال کے کامون
کی انتظام کی طرف راغب تہا۔ ایسا ہی آبادی اور انتظام سپاہ کی طرف متوجہ تہا
فوج کا انتظام بہی نہایت کفایت شعاری سے اہتمام کو پہنچایا۔ پہلے سے ایک
دستور چلا آتا تہا کہ جاگیرداروں کو فوج کی تنخواہ کے لئے جاگیرین دیدیجاتی تہین

محاصل جاگیر کو وہ وصول کرتے تہے اور خود کہا جاتے تہے۔ سپاہ وہ نہ رکہتے تہے۔
جب موجودات کا وقت آتا۔ سپاہیون کی جگہ کہینے پاجی۔ اور گہوڑ وہان جگہ گدہے
اور ٹٹوے مری ہوئے گہوڑے بہرتی کیے۔ اور گنتی گنائی۔ اور پہر بدستور جاگیر
اپنے نام کرالی۔ غرض ایمین ایسی دغائین ہوتی تہین کہ سپاہ کا انتظام ٹہیک
نہ تہا۔ علاء الدین خلجی اور شیر شاہ کی عہد مین گہوڑون پر داغ سرکاری لگانیکا
قاعدہ ایجاد ہوا تہا۔ اس داغ سنے دغا کو کم کیا تہا مگر اکبر نے سپاہیون اور گہوڑون
کے حلیہ لکہنے کا دستور اوس داغ پر اور زیادہ کیا۔ اس سبب سے دغا بازی کا خوب
علاج ہوگیا۔ اور تنخواہ جاگیرون کی محاصل سے موقوف کرکے خزانہ شاہی سے
مقرر کی۔ سب سے زیادہ عمدہ سپاہی احدی کہلاتے تہے۔ وہ خاص بادشاہ کی خدمت
مین رہتے تہے۔ اور وہ کسی منصبدار کی ماتحت نہوتے تہے۔ اور عمدہ عمدہ سپاہی
منتخب ہوکر بادشاہ کی سامنے پیش ہوتے۔ وہ اونکو پسند کرتا تو نام اونکا مع حلیہ کے
احدیون مین لکہا جاتا۔ اونکی تنخواہ اور سپاہیون کی نسبت زیادہ ہوتی تہی۔ سپاہ کے
افسر منصبدار ہوتے تہے۔ مراتب منصب چہیاسٹہہ موافق اعداد اسم اللہ کے مقرر کیئے تہے
منصبدار دہ باشی سے دہ ہزاری تک ہوتے تہے۔ مگر پنج ہزاری سے زیادہ منصب
سوا شہزادون اور رجپوت راجون کے کسی اور کو نہ عنایت ہوتا تہا۔ ان منصبدارون
کے درجے اور تنخواہین مقرر تہین پنجہزاری سے زیادہ منصب اعلے بیس شاہزادی
اور راجے تہے۔ اور چار سو کے قریب اور منصبدار تہے۔ ہر منصبدار پر واجب تہا
کہ وہ آدہے سوار اور آدہے پیادے رکہے۔ ان پیادون مین چوتہائی بندوقچی
توشہ دار ہون سو باقی تیرانداز۔ ایرانی تورانی سواروں کی تنخواہ پچیس روپیہ

اور ہندوستانی سواروں کی بیس روپیہ اور توڑیے دار بندوق والون کی چھہ روپیہ
اور تیر اندازون کی ڈہائی روپیہ تہی۔ منصبدارون کی تنخواہین معقول ہوتی تہین
مگر یہہ منصب اونکا موروثی نہوتا تہا۔ جب کوئی منصبدار مرجاتا تو اوس کا بیٹا اول ادنے
منصبدار ہوتا پہر بتدریج ترقی پاتا

اکبر کے سپاہ کی تعداد کا حال مفصل نہین معلوم ہوتا مگر ابو الفضل آئین اکبری مین
لکہا ہے کہ سپاہ زمیندار چوالیس لاکہہ تہی۔ اب یہہ لفظ سپاہ زمیندار کا ایسا مجمل ہے
کہ اوسکا مفہوم اچہی طرح ذہن نشین نہین ہوتا۔ اکبر کی سپاہ کا یہہ انتظام غنیمت تہا
مگر آجکل انتظام سپاہ کو دیکہین تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی سپاہ کا کچہہ بہی انتظام نہ تہا فقط
اس بادشاہ کا حال ایسا دلچسپ ہے کہ اوسکے چہوڑنے کو دل نہین چاہتا مگر طوالت کلام کا
بہی اندیشہ ہے۔ اسلئے ہم اس بادشاہ کے حال کو ختم کرتے ہین جسکی ہزارون داستانین
آج تک خلق اللہ کی زبان پر ہین اور معلوم نہین کب تک جاری رہینگی۔ اب بہی جو کوئی
عمدہ انتظام کی بات مقرر ہوتی ہے تو عوام الناس اوسکو اکبری انتظام بتلا دیتے ہین
خواہ اوس انتظام کا نام بہی اوس عہد مین نہ ہو۔ بہر حال اب بہی کتابون اور اخبارون
مین بہی اوسکی سلطنت کا ذکر کچہہ نہ کچہہ ہو جاتا ہے۔ آئین اکبری اور اکبر نامہ اور طبقات اکبری
اور منتخب التواریخ عبد القادر بداونی مین اس بادشاہ کی سلطنت کا مفصل ذکر ہے
اکبر نامہ اور منتخب التواریخ آپس مین ضد ہین۔ ایک نے خوبیون پر حاشیے چڑہائے ہین
دوسرے نے برائیون مین برگ و بار لگائے ہین۔ اسلئے سب سے اچہی تاریخ طبقات اکبری
ہے۔ نظام الدین احمد نے اوسمین اڑتیس برس کی سلطنت کا حال صحیح صحیح حال لکہا ہے
مینے زیادہ تر حال اسی کتاب سے لکہا ہے

حضرت نورالدین جہانگیر کی سلطنت کا بیان

جب اکبر کا انتقال ہوا تو ۲۰ تاریخ جمادی الآخر ۱۰۱۴ ہجری مطابق اکتوبر ۱۶۰۵ء سنہ امرتیس برس کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ اور اپنا لقب نورالدین جہانگیر رکھا +

ہندوستان کا حال بوقت تخت نشینی

جسوقت جہانگیر تخت پر بیٹھا ہے۔ اوسوقت خاص ہندوستان مین سب جگہ امن تھا۔ صرف عثمان بن قتو نے ملک اڑیسہ مین کچھ فساد مچا رکھا تھا۔ اور رانا اودے پور کے ساتھ ہی بالکل جھگڑا نہ مٹا تھا۔ دکن مین البتہ زیادہ شورش برپا تھی۔ احمد انگر جو بادشاہی قبضہ مین آگیا تھا۔ اوسکے نظام شاہی پھر دوبارہ حاصل کرنے کی تدبیرین کر رہے تھے۔ غرض اسوقت سلطنت مین ایسا امن امان تھا جیسا کہ ایسی وسیع سلطنت مین امید ہو سکتی ہے +

اون حکمون کا بیان جو تخت پر بیٹھکر تمام ملک مین جاری کئے

جہانگیر نے جو کام تخت سلطنت پر بیٹھکے اچھے اچھے کئے وہ لوگون کی توقع کے خلاف تھے۔ اول ہی اوسنے حکم دیا کہ ایک زنجیر عدالت مین لٹکائی جائے۔ جو کسی مظلوم بیکس پر ظلم وستم ہو تو وہ اس زنجیر کو ہلائے۔ تاکہ بادشاہ اوسکی آواز سنکر باہر آئے۔ اور اوسکا انصاف چکائے۔ یہہ زنجیر سونے کی تیس گز لمبی تھی۔ ساٹھہ گھنٹے اوسمین لگے تھے۔ ایک سرا اوسکا قلعہ کے شاہ برج کے کنگورہ سے۔ دوسرا جمنا کے کنارہ پتھر کے ستون سے بندھا ہوا تھا۔ فریادی مظلوم اوسکو باہر سے ہلاتا۔ بادشاہ گھنٹون کی آواز سے باہر آتا۔ غرض اس حکمت سے غرض بیکیون کا توسل ستم زدون کو نہ ڈھونڈنا پڑتا۔ بغیر اونکی خوشامد درآمد کے کام اس زنجیر سے نکلتا۔ اہلکارون کی شرارت سے جو مظلومون کی

رسائی بادشاہ تک نہوتی تھی - اور وہ اونکے حال سے غافل رہتا تہا - اوسکا انسداد ہوا
سوا اسکے یہہ بارہ حکم اور ملک مین جاری کئے - اول راہون اور دریاون پر کسی چیز پر
محصول نہ لیا جائے - چنگی بہیٹ محصول جو جاگیرداروں نے اپنی نفع رسانی کے
لئے ہر صوبہ اور سرکار مین مقرر کئے ہین موقوف کئے جائین - دوسرا حکم جو راہین
آبادی سے دور ہین اور وہان چوری ہوتی ہے ڈاکہ پڑتا ہے - وہان جاگیردار اپنی
جاگیرون مین اور عامل خالصہ شاہی مین سرائے اور مسجد اور کنوا بنوادین - اور اوس
لوگ آباد کرین - سوداگرون کے مالون کی گٹھریان اونکی بے رضامندی نہ کہولی جایا کرین
تیسرا حکم - سارے ملک مین خواہ ہندو ہوئے خواہ مسلمان اوسکا مال و اسباب اوسکے
وارثون کو دیدیا جائے - اوسمین کوئی سرکاری ملازم مداخلت نکرے - اور کوئی
لاوارث مرے تو اوسکے مال و اسباب کی حفاظت کیلئے ایک معتمد تحویلدار مقرر کیا جائے
وہ مال کسی کار خیر مین صرف کیا جائے - کنوا تالاب مسجد اور تعمیرات خیر سے بنوائی جائین
سرکاری مصرف مین نہ آئے - چوتہا حکم - مسکرات شراب بنگ بوزہ کوئی شخص
نہ بنانے پائے نہ بیچنے پائے - اگرچہ وہ خود اٹھارہ برس کی عمر سے ابتک شراب پیتا تہا
اور بیس رطل تک نوبت اوسکی پہونچی تہی - مگر جب شراب کی بدمستی کی تاثیر اپنی حد کو
پہنچی - اوسکو کم کرنا شروع کیا - سات برس کے عرصہ مین پانچ چھ رطل پر نوبت پہنچی
- پہر اوسکے لئے بہی کوئی وقت معین نہ تہا - کبہی کسوقت کبہی کسیوقت - پہر فقط رات
ہی کو شراب پیتا - پہر اسقدر وہ کم ہوگی کہ فقط ہضم طعام کے لئے رہ گئی -
پانچوان حکم - کسی رعایا کے مکان کو سرکاری آدمی نزول نہ بنائین بے گہر بے در
کسی کا کرنا اچہا نہین ہوتا - چہٹا حکم ناک کان کسی سزا مین نہ کاٹے جائین

ساتوان حکم۔ کوئی عامل خالصہ کا کسی کی زمین زبردستی چہین کے خود نہ بوئے جوتے۔
آٹہوان حکم۔ عامل اور جاگیردار آپسمین رشتہ بغیر حکم شاہی کے نہ کرین۔ نوان حکم۔ بڑے
بڑے شہرون مین شفاخانے بنائے جائین اور اونمین طبیب علاج کیا کرین۔ مریضون
کو دوا اور غذا ملا کرے۔ یہہ سارے خرچ خزانہ شاہی سے ہوا کرین۔ دسوان حکم۔ اوسکی
ولادت کی تاریخ مین اور تخت نشینی کے دن اور اکبر کی پیدائش کے دن کوئی جانور
نہ ذبح ہو + گیارہوان حکم۔ باپ کے وقت کی سب جاگیردار وار عہدہ دار بدستور
اپنے عہدون اور جاگیرون پر قائم رہین۔ بعض خاص عہدہ دار فلان فلان اضافہ
منصب اور تنخواہ پائین۔ بارہوان حکم۔ جو قیدی جیلخانون مین بہت دنون سے
قید مین ہین وہ رہا کئے جائین۔ غرض اوسنے بہت سے محصول جنمین دقت اور تکلیف
رعایا کو پہونچتی تہی اور اکبر کے عہد مین اوسپر خیال نہ ہوا تہا۔ اون سب کی اصلاح کی
اس بادشاہ نے اپنے سکے بہت طرح کے چلائے۔ اوسکے وقت کی اشرفیان بہت
سی ہین۔ مختلف زمانون مختلف سکی اوسکے چلے۔ ایک سکہ مین یہہ اوسنے کندہ کرایا
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ضرب نور الدین محمد جہانگیر شاہ۔ اور اسلام کے شریعت کو
بہی رونق دی۔ مگر اس بادشاہ کو مذہب اسلام کا تعصب نہ تہا۔ نہ وہ اکبر کی طرح زہد
اور ریاضت کا پابند تہا۔ نہ اسلام کا بدخواہ تہا۔ اوسکے تمام تحریر سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ عابد اپنے تئین جانتا تہا۔ مگر وہ توہمات باطلہ مین باپ سے زیادہ گرفتار تہا +

خسرو کا بہاگنا

خسرو سب سے بڑا بیٹا جہانگیر کا تہا۔ اور اکبر کا بڑا لاڈلا پوتا تہا۔ تخت نشینی کیوقت
جو جہگڑا ہوا اوسکا حال پہلے ہم لکہ چکے ہین۔ غرض ان باپ بیٹون کی مدت سے

ان بن رہتی تہی - جب باپ تخت پر بیٹہا - تو بیٹا افسردہ اور آزردہ رہتا تہا - اگرچہ
جہانگیر اوسپر شفقت اور عنایت کرتا - مگر وہ باپ سے ہمیشہ متوحش رہتا - اب
ذی الحجہ ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۶ء کو ساڑہے تین سو سوارون کو ہمراہ لے دادا کی قبر کی زیارت کا بہانہ
بنا آگرہ کے قلعہ سے بہاگ گیا - ایک مشعلچی نے وزیر الممالک سی کہا کہ خسرو بہاگ گیا
اوسنے بادشاہ سے جاکر کہا - بادشاہ نے سوارون کی فوج اوسکے پیچہے روانہ کی
سا اور رات کو یہہ خبر تحقیق ہو گئی کہ خسرو پنجاب کو جاتا ہے اسلئے بادشاہ صبح جسقدر
فوج جمع کرسکا ہمراہ لیکر اوسکے پیچہے روانہ ہوا -

بغاوت خسرو

خسرو متہرا سے آگے بڑہا ہی تہا کہ اوسکو حسین بیگ بدخشانی ملا - اس سردار پر
اکبر نہایت عنایت کرتا تہا - اور وہ کابل سے بادشاہ سے ملنے آیا تہا جب راہ مین
خسرو سے دوچار ہوا تو اوسکا سپہ سالار بنا - اور سوداگرون اور راہیون کو لوٹتا
مارتا دیتا لیتا دلی کی طرف آگے بڑہا - راہ مین اوسکے ساتہہ آدمیون کے بہیڑ بہاڑ
ہو گئی - پنجاب مین پہونچتے پہونچتے دس ہزار سپاہ اوسکے ہمراہ تہی - جب لاہور
مین پہنچا تو حکم دیا کہ سارے شہر کو قتل کر ڈالو - اور ایک دروازہ مین آگ لگا دو قلعہ کو
فتح کرکے اور سات روز تک شہر کو اور غارت کرو - چنانچہ سپاہی ایک دروازہ کو
جلاکر شہر مین داخل ہوئے - مگر بادشاہی امیرون نے اس دروازہ کے سامنے
دیوار اوٹہائی - اب خسرو کے آدمی قلعہ کے نیچے رہے - بادشاہ بہی خسرو کے پیچہے پیچہے
راہ مین ہزارون روپیہ خیرات دیتا ہوا - اور امیرون اور سپاہیون مین روپئے لٹاتا ہوا لاہور
کے قریب جا پہنچا - خسرو نے دیکہا کہ قلعہ لاہور کا خوب استحکام ہو گیا وہ فتح نہین ہوگا

اسلیئے وہ جوالی شہر سے علیحدہ ہوگیا۔ پادشاہی مقدمتہ الجیش پر شب خون مارنیکا
ارادہ تہا۔ شیخ فرید پادشاہ کے لشکر ہراول کا سپہ سالار تہا۔ گوندوال کی نواح
مین خسرو نے اوسپر حملہ کیا۔ خوب لڑائی ہوئی۔ مگر خسرو کو شکست ہوئی۔ اب جو اوسکے
ساتہہ ہندوستانی تہے اونہون نے ہندوستان مین جانیکی صلاح دی۔ مگر حسن بیگ
بدخشانی نے اپنے وطن کی طرف کہیچا۔ اوسنے کہا کہ میری جاگیر اثناء راہ مین واقع
ہے بہتر ہے کہ وہان سامان فراہم کرکے اول کابل جائین۔ بعدہ وہان سے
فوج کو جمع کرکے ہندوستان مین آئین۔ بابر ہمایون نے کابل ہی کے تقویت
سے ہندوستان فتح کیا تہا۔ شاہزادہ اوسکے دم مین آگیا۔ کابل کو روانہ ہوا۔

بغاوت کا دبنا

اب خسرو دریاء چناب کی پار شاہ پورہ کی گہاٹ سے اوترنا چاہتا تہا۔ وہان پادشاہ
کی طرف سے گذرا اور گہاٹ بند تہے۔ یہان اوسکو کشتی نہ ملی۔ وہان سے سودہرہ کی
گہاٹ پر گیا۔ اتنے مین رات ہوگئی۔ نوکر جاکر بہت ڈانوا ڈول پہر پہرا کر ایک کشتی گہاٹ سے
سے پہرتی ہوئی لائے۔ اس اثناء مین سودہرہ کے چودہری کا داماد کہین پہنچا
اوسنے تکرار کی کشتی چلانے کی بلی چہین لی۔ پہر ابو القاسم کو گجرات مین خبر ہوئی
کہ کچہہ آدمی دریا پار جانا چاہتے ہین وہ بہی اپنے آدمیونکو ساتہہ لے دریا پار آپہنچا
اب حسین بیگ نے ملاحون پر اور کیلی نے کشتی پر تیر چلانے شروع کئے۔ کشتی چارکوس
اپنے آپ چلی۔ پہر ریت مین بیٹہہ گئی۔ اور کسی کی کوشش سے آگے نہ کہسکی
۔ پادشاہی آدمیونے شاہزادہ اور اوسکے ہمراہیون کو قید کرلیا۔ اور گجرات لیگئے
پادشاہ کو اسکی خبر پہونچی۔ امیر الامرا کو پادشاہ نے گجرات کو بہیجا کہ خسرو کو لے آئے

سزا دینا خسرو کے ہمراہیون کو

خسرو اور حسین بیگ بدخشی اور عبدالرحیم پابزنجیر دست بستہ جہانگیر خانی دستور کے
موافق بادشاہ کے روبرو کھڑے کئے گئے۔ خسرو ان دونون مفترون کے درمیان
کھڑا روتا تھا۔ حسین بیگ کچھہ باتین بناتا تھا۔ غرض بادشاہ نے حکم دیا کہ ان دونو
مفترون کو گائے اور گدہے کی کھال مین کھینچین۔ اور دراز گوش پر الٹا
بٹھائین۔ اور سارے شہر مین پھرائین۔ حسین بیگ کا چار پہر مین کام تمام ہوگیا۔
مگر عبدالرحیم جیتا رہا۔ پھر بادشاہ کو سلطنت کا انتظام اسمین سوجھا کہ اوسنے
مرزا کامران کے باغ سے لاہور کے دروازہ تک دو رویہ لکڑیان گڑوائین۔ اور
اور خسرو کے سات سو ہمراہیون کو ان لکڑیون اور سولیون پر بڑی تکلیفین
دیدے کر ہلاک کیا۔ یہہ توزک جہانگیری مین تو نہین لکھا مگر اور مورخون نے
لکھا ہے کہ خسرو کو ہاتہی پر بٹھایا۔ اور ان مقتولون کے سامنے ایک سرے سے دوسرے
سرے تک پھروایا۔ اور اوسکو یون چڑایا۔ کہ ایک چوبدار سے یہہ کہوایا۔ کہ
شاہزادہ اپنے خاص ملازمون کا آداب اور تسلیمات قبول فرمائے۔ خسرو اس حال کو
دیکھہ تین دن تک آٹھہ آٹھہ آنسو روتا رہا اور نہ کچھہ کھایا نہ پیا۔ اور بہت دنون
تک غم و الم مین مبتلا رہا۔ پیرون سے زنجیرین بہی الگ نہ ہوئین۔ قید خانہ مین مدتون
بسر ہوئی۔ اور شیخ فرید کو اس مہم کی جلدی مین مرتضی خان کا خطاب ملا۔ پھر ال
مین جاگیر مرحمت ہوئی۔ اور بہت سی زمیندارون کو خلعت اور انعام مرحمت ہوئے۔

بادشاہ کا کابل جانا اور آگرہ کو واپس آنا۔

بادشاہ نے ۱۶۰۶ء ۱۰۱۵ھ مین موسم بہار مین لاہور سے کابل گیا۔ اور وہان اپنے باپ دادا کے

باغون کی خوب سیر کی اور عجیب عجیب چیزین دیکھین۔ خسرو پر اتنی مہربانی ہوئی
کہ زنجیر اوسکے پیرون کی کٹوائی گئی۔ اور باغ شہر آرا کی سیر کی اجازت ہوئی۔
گو باپ نے یہہ عنایت کی۔ مگر وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا۔ پہر رفیق اور صلاح کار
پانچ سو کے قریب ایسے پیدا کئے جنہون نے ارادہ کیا کہ بادشاہ شکار کیواسطے
جب جائے تو اوسکو شکار کرین۔ اسکی خبر مرزا خرم نے بادشاہ کو کردی۔ غرض بہت سے
مفتری اور مفسد گرفتار ہوکر قتل کئے گئے۔ اب ۱۰۱۶ھ سنہ ۱۶۰۷ء مین بادشاہ سیر کرکے
آگرہ مین واپس آگیا۔

قطب کا اپنے تئین خسرو بنانا

بہار کا حاکم افضل خان خود گورکہپور گیا تہا۔ قلعہ اور شہر شیخ بنارسی اور
غیاث زین خانی کے سپرد کر گیا تہا۔ کہ ایک شخص قطب نامی نے کہ ملک اوجہہ کا
رہنے والا تہا۔ اپنے تئین فقیر بنایا۔ اور اوجہہ مین آیا۔ اور وہان مفسدون سے
ملکر اوسنے یہہ بیان کیا کہ مین شاہزادہ خسرو ہون قیدخانہ سے بہاگ کر یہان
آیا ہون۔ اگر تم سب میری امداد کرو اور میرا کام بنادو۔ تو ساری بادشاہی
تمہارے ہی دم کے لئے ہے۔ غرض ایسی ابلہ فریبی کی باتین کین کہ سوار اور پیادون
کا ایک جم غفیر اوس پاس جمع ہوگیا۔ اور یہہ سنکر کہ افضل خان پٹنہ مین نہین ہے
اوسپر حملہ کردیا۔ اور شہر لے لیا۔ اور شیخ بنارسی اور غیاث کو بہی قلعہ مین نہہرنے دیا
غرض تمام شہر اور قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اور مال اسباب خزانہ شاہی پر تصرف
کر لیا۔ جب افضل خان کو خبر ہوئی تو وہ پانچ روز کے عرصہ مین پٹنہ مین آیا۔ اور
قطب سے لڑائی لڑا۔ اوسکو پکڑا اور اوسکے ہمراہیون کی گردنین اڑائین۔ غرض
تین مہینہ مین اس کام کا تہل بیڑا لگا۔ جو سردار قلعہ چہوڑ کر بہاگ گئے تہے پادشاہ نے

اونکو گدہے پر سوار کرا کر شہر مین پہرایا+

نورجہان کے نکاح کا بیان

نورجہان کی پیدایش اور اوسکے ماباپون کا حال

تم کو یاد ہوگا کہ جب ہمایون ایران کو گیا ہے تو شاہ ایران نے بادشاہ کی تواضع اور تکریم اور ضیافت کی نام جو حکم جارے کئے تہے - وہ خواجہ محمد شریف کی نام تہی وہ محمد خان شاہ خراسان کا وزیر تہا - اوسکے مرنیکے بعد پہر شاہ طہماسپ کا وزیر ہوا - مگر جب اوسکا انتقال ہوگیا تو اوسکا بیٹا مرزا غیاث زمانہ کے ہاتہہ سے ایسا تنگ اور بے بس ہوا کہ گہر سے معاش کی تلاش مین مع اہل و عیال اس حال سے باہر نکلا! کہ صرف ایک گائے ہتی جسپر بی بی حاملہ سوار تہی - ہندوستان کی طرف ایک قافلہ کے پیچہے ہولیا - جب قافلہ قندہار کے قریب آیا - تو اسوقت مرزا کا حال نہایت سقیم تہا دو تین دن کا فاقہ تہا - اس مصیبت اور آفت مین لڑکی پیدا ہوئی - اس بے سامانی مین جنگل مین بچہ کا پیدا ہونا اون ماباپون کے ہان جو ہمیشہ محل مین پیر پہیلا کر سوتے ہون کیسی سخت مصیبت اور آفت تہی - بچہ لے چلنا کیسا پہاڑ تہا اور سامان تو در کنار زچہ کے لئے کہانے پینے کا سامان ہونا بہی دشوار تہا - غرض رات بہر ماباپ روتے رہے - باپ اپنی حالت کو سوچا اور بولا کہ خدا پر توکل کرو اور اسکو یہین چہوڑ دو - ہرچند ماکی مامتا کب بچے کو چہاتی سے جدا ہونے دیتی تہی مگر جب کچہہ بن نہ آئی تو ماں نے بہی کلیجہ پر پتہر رکہہ اپنے کلیجہ کے ٹکڑے کو زمین پر رکہہ دیا اور روتی ہوئی روانہ ہوئی - اب یہہ ایک رات کی جان جنگل مین پڑی روتی تہی کبہی اونگلیان چوستی تہی - مگر قسمت مین تو خدا نے اوسکو ملکہ ہند بنانا لکہا تہا -

پیچھے جو قافلہ آیا۔ اس نور کے ٹکڑے کو دیکھہ کر سب حیران ہو گئے۔ ایک سوداگر کے
دل مین رحم آیا۔ گود مین اوسے لئے منزل پر آیا۔ اب حیران تہا کہ اس جنگل مین
دودہ اوسکے لئے کہان سے پیدا کرون کہ اوسکو مرزا غیاث کا خیال آیا۔ اور سوچا
کہ اوسکے اہل عیال اسا تہہ ہین۔ اگر یہہ بچہ اوسکے سپرد کرونگا تو اچھی طرح پل جائیگا
۔ غرض کچھہ مہینہ ٹہرا کر لڑکی اوسکے حوالہ کی۔ خدا نے اس مصیبت مین یہہ دستگیری
کی کہ لڑکی کی لڑکی ہاتھہ آئی اور روٹی کا بہی آسرا ہوا۔ ایک سواری بہی مل گئی
جب سوداگر نے مرزا غیاث کی لیاقت اور حسب نسب کا حال دریافت کیا تو بہت افسوس
کیا۔ اپنے کارخانہ مین بہی اوسکو دخل دیا۔ اور ہندوستان مین اکبر کے دربار مین
پہنچا دیا۔ مرزا نے اپنے دادا جان کی خدمات کا جو ہمایون کے ہمراہ
مین سکے تہین استحقاق بادشاہ کے آگے بیان کیا۔ اور خود بہی صاحب
لیاقت تہا۔ خوشنویس شاعر خوش بیان اور منشی تہا۔ دیوان بیوتات مقرر ہوا۔
امرا کی بی بیان بادشاہی محل مین جایا کرتی تہین مرزا غیاث کی بی بی بہی محل
مین جاتی تہی۔ وہان ایک شاہزادی سے اوسکا بہنایا ہو گیا۔ نور جہان بہی
سیانی ہو گئی تہی۔ لڑکپن مین اوسکا نام مہر النسا تہا۔ وہ بہی اپنی ماکے ساتہہ
بادشاہی محلون کی سیر کیا کرتی تہی۔ ادہر حسن خداداد قیامت کا اودہر آن دادا
وانداز غضب کا۔ سب محل کی عورتین دیکھہ کر کہتی تہین کہ معلوم نہین یہہ آفت روزگار
کسکی جان پر آفت ڈہائیگی۔ ایک دن شاہزادہ سلیم کی بہی نظر اوسپر جا پڑی۔
دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہو گیا۔ چہیڑ چہاڑ کرنی شروع کی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ جہانگیر
نشہ کے عالم مین ادہر سے مینا بازار مین جاتا تہا۔ ادہر سے نور جہان اپنی اپیلی چال

چلی آتی تہی - جہانگیر کے ہاتہہ مین دو کبوتر تہے - اوسنے نورجہان سے کہا کہ بی لڑکی
ذرا ہمارے کبوتر لے لو - اوسنے کبوتر ہاتہہ سے لے لئے - اور وہ خود پہول توڑنے لگا
اتفاقاً ایک کبوتر پہڑک کر ہاتہہ سے اوڑ گیا جب شاہزادہ نے کبوتر گنے تو ایک کبوتر
ندارد تہا - پوچہا کہ میرا کبوتر کیا ہوا - اوسنے کہا کہ صاحب عالم وہ تو اوڑ گیا شاہزادہ
نے کہا کیسے - اوسنے دوسرا کبوتر اوڑا کر دکہا دیا کہ اسطرح - غرض اس بہولے پن
کی ادا نے اور زخم عشق پر نمک چہڑکا + اب ان چہیڑ چہاڑ ونکی جب خبر اوسکی مان کو
ہوئی تو اوسنے لڑکی کا لیجانا محل مین چہوڑ دیا - اور اوس بیگم سے کہ بہلایا ہو گیا تہا
شکایت کی - اس بیگم نے پادشاہ کے روبرو اسکی حکایت کی - پادشاہ نے خلوت
مین بیٹے کو بلا کر بہت سمجہایا کہ پادشاہون کو بہلے مانسون کی بہو بیٹیون سے چہیڑ چہاڑ
کرنی نہایت نامناسب ہے - اور مرزا غیاث کی بی بی سے کہلا بہیجا کہ اپنی لڑکی کی
شادی کسی بہلے مانس سے کردے - اور شاہزادہ کی نظر سے اوسکو الگ تہلگ رکہے
علی قلی بیگ استجلو شاہ ایران اسمعیل ثانی کا تربیت کردہ تہا - اور نعمت خانہ شاہی کا
ایران مین داروغہ تہا - وہ پادشاہ کے مرنیکے بعد انقلاب سلطنت سے ملتان مین
آیا - عبد الرحیم خان خانان اندنون ٹہٹہ پر لڑ رہا تہا - اوسنے نوکر رکہہ لیا -
اوسنے اس لڑائی مین ایسے کار ہای نمایان کیئے کہ اوسکو پادشاہ کے روبرو کردیا
- پادشاہ نے اوسکی وجاہت اور صورت کو دیکہہ ایک عمدہ عہدہ دیدیا - اور اب
خود نورجہان سے شادی کردی - اور بنگال مین بردوان اوسکی جاگیر مین دیدیا
اگرچہ اکبر نے اس حکمت سے اس عشق کے چنگاری پر خاک ڈالی - مگر وہ اندر ہی اندر
سلگا کی - اور جب جہانگیر پادشاہ ہوا تو پہر عشق کا زخم ہرا ہوا - علی قلی بیگ کو

کسی بہانہ سے بلا بہجوایا۔ اور اوسکی جان لینے کا ارادہ کیا۔ کہ کوئی الزام آنے ایک دن مست ہاتہی سے لڑا دیا۔ اوسکو اس شیر نے ہٹا دیا۔ پہر ایک شیر سے نہتا لڑوا دیا۔ اوسکو بہی اوسنے مار ڈالا۔ اور شیر افگن کا خطاب پایا۔ جب یہہ وار نہ چلے تو ایک رازدار کی زبانی یہہ پیغام دیا۔ مگر اس غیرتمند کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔ نوکری اور حضور بادشاہی کو طلاق دی۔ اپنی جاگیر بردوان مین جا بیٹہا۔ بادشاہ نے اپنے کوکہ قطب الدین کو جسکو وہ بہائی سے زیادہ عزیز جانتا تہا۔ بنگالہ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور یہہ اشارہ کر دیا کہ جسطرح ہو سکے شیر افگن کو سمجہائے کہ وہ نورجہان کو طلاق دے۔ اور اگر وہ نہ مانے تو اوسکا کام تمام کرے۔ قطب الدین بنگالہ مین پہنچا۔ شیر افگن سے کنایتاً یہہ پیغام سلام رہے۔ اوسکو یہہ امید تہی کہ رعب داب و طمع لالچ سے شیر افگن دم مین آجائے گا۔ اور دم بہی نہین ماریگا مہر النسا کو طلاق دیدیگا۔ مگر اس ننگ و ناموس والے نے اس بات پر کان بہی نہ دہرا۔ جب قطب الدین نے یہہ دیکہا تو وہ بردوان کی طرف چلا۔ یہان شیر افگن جاگیردار تہا۔ فوراً استقبال کے لئے آیا۔ بعد ملاقات کے کوکہ صاحب نے مطلب کو کنایتاً پہر ادا کیا۔ جب شیر افگن کی سمجہہ مین نہ آیا۔ تو بالتصریح کہا۔ اسوقت وہ سمجہا کہ معاملہ بگڑ گیا۔ وقت ہاتہہ سے جاتا رہا۔ غیرت نے جوش کیا۔ ایک تلوار کہینچکر ایسی کوکہ صاحب کے ماری کہ مردہ کر دیا۔ بادشاہی سپاہی یہہ دیکہتے ہی اوسپر ٹوٹ پڑے اور اس تن تنہا کو بوٹی بوٹی کر ڈالا سب سے بڑا قصور تو شیر افگن کا یہی تہا کہ وہ بادشاہ کا رقیب تہا۔ اب بادشاہ کے اوس کوکہ کا قاتل بنا جسکو وہ سب سے زیادہ عزیز سمجہتا تہا۔ اسلئے وہ بادشاہی مجرم ٹہرا

سارا گھر بار ضبط ہوا۔ مہرالنسا بھی قید ہو کر دلی بھیجی گئی۔ اب تو حجاب بھی درمیان
نہ رہا۔ اور کھلم کھلا بادشاہ نے جسوقت یہہ پیغام دیا ۔ تو اوسکی آنکھون مین
آنسو بھر آئے۔ بڑی جوانمردی و استقلال سے یہہ جواب دیا کہ شیر افگن خان جیسے
خاوند کو گنوا کر دوسرے کا منہ دیکھنا وفاداری سے دور ہے۔ اوس بدنصیب کی جو تقدیر
مین لکھا تھا سو ہو گذرا۔ مگر اس بیوہ بیکس پر رحم فرمائیے۔ اور اوس مردہ کی
روح کو تکلیف نہ پہنچائیے۔ غرض اس جواب کو سنکر بادشاہ کا دل بھی اوچاٹ ہو گیا
۔ اپنی ماکے مصاحبون مین اوسے مقرر کر دیا۔ کچھہ مدت یون ہی گذری۔ پھر عشق
کی آگ سلگی۔ مہرالنسا بھی آخر پسیج گئی۔ اور سمجھہ گئی کہ مسند شاہی پر کیون خاک
ڈالون۔ غرض ان دونون کی بڑی دہوم دہام سے شادی ہوئی۔ اور نورالدین
جہانگیر کی بغل مین بیٹھنے سے مہرالنسا سے نورمحل اور نورمحل سے نورجہان بن گئی
اس بیگم کو جو اختیارات امورات سلطنت مین ہوئے وہ پہلے کسی بادشاہ کی
بیگم کو نصیب نہ ہوئے۔ نورجہان عجب سلیقہ کی عورت تھی۔ عقل کی پتلی زیور
حسن سے آراستہ تھی۔ اوسنے چندروز مین بادشاہ کو ایسا غلام بنالیا کہ وہ کہنے لگا
کہ مین سلطنت کو نورجہان کے ہاتھہ دو شراب کے پیالون اور ایک سیخ کباب پر
بیچ چکا ہون۔ اب اوسکے کہنے سے باپ اوسکا مرزا غیاث اعتمادالدولہ وزیر اعظم بنا
۔ اور بڑا بھائی اوسکا آصف خان ہو کر دربار کا مالک ہوا۔ بادشاہ اون کی
صلاح اور مشورت کے بدون کوئی کام نہ کرتا تھا۔ جو کام وہ چاہتے تھے سو کرتے
تھے۔ اگرچہ اس عورت کے بس مین ہونے سے آخر کو نتیجے اچھے نہ پیدا ہوئے
مگر اس مین شک نہین کہ جہانگیر کے مزاج کی اصلاح اس بی بی نے بہت کردی

اوسنے اپنی فہم و فراست سے ساری اوسکی خود پسندی اور ستم شعاری اور خود پرستی
خدا ناترسی دور کردی۔ شراب کا نام رام رنگی رکہہ کر بادشاہ جو رات دن رنگ ریلیان
کیا کرتا تہا وہ سب موقوف کرادین۔ فقط رات کو بادشاہ شراب پیتا۔ اور دن کو
اپنا کام ہوشیاری سے کرتا۔ اور کوئی بہکی ہوئی بات نہین ہتا غرض نور جہان
بہی عجب علامہ روزگار عورت گذری ہے۔ جیسا اوسکو خدا نے حسن دیا تہا ویسا
ہی عاقل اور ہوشیار بنایا تہا۔ اوسنے تمام سلطنت کو سنبہال لیا۔ تدابیر
سلطنت مین یہہ حال تہا۔ امورات خانگی مین یہہ کیفیت تہی کہ زیور پوشاک
بناؤ سنگہار گہر کی آرائشون مین نئی نئی ایجاد کرتی۔ لباس کو اوسنے ایک نیا
لباس پہنایا۔ زیور کو اپنے پیرایہ مین پیراستہ کیا۔ توزک جہانگیری مین گلاب کا
عطر اوسکی ماکا ایجاد لکہا ہے۔ مگر معلوم نہین کہ مورخان کو کیون شبہ نور جہان کی
ایجاد کا ہوا ہے۔ گہوڑے پر خوب سوار ہوتی تہی۔ شکار ایسا کہیلتی تہی کہ ایکدفعہ
شیر کو مارا تو کسی ظریف نے یہہ شعر کہا کہ۔ + بیت

نور جہان گرچہ بظاہر زن است + در صف مردان زن شیر افگن است

لطائف و ظرائف مین بلبل ہزار داستان تہی۔ حاضر جوابی مین کوئی اوسکا جواب
نہ تہا۔ شرفا کی مجلسون مین اوسکی حاضر جوابی کی آجتک نقلین ہوا کرتی مین کہ
ایک دن بادشاہ نے چاند دیکہا اور نورجہان کی طرف مخاطب ہوا اور یہہ مصرع پڑہا

ہلال عید براوج فلک ہویدا شد + اوس نے دوسرا مصرع یہہ پڑہا +
کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد + خود شعر کہتی تہی شاعرون کی قدر کرتی
ایکدن طالب آملی سے جو جہانگیر کے زمانہ مین ملک الشعرا تہا یہہ کہا کچہہ ہماری

تعریف نہین لکہی۔ اوسنے کہاکہ جس کسیکو دیکہا نہو اوسکی کوئی کیا تعریف لکہے تو اوسکے جواب مین یہہ شعر پڑہے کہ ؎ بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا۔ بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا + در سخن پنہان شدم چون بوی گل در برگ گل میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا + روپیہ اشرفی پر اس بیگم کا یہہ سکہ تہاکہ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور + بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر + مہر کا یہہ سجع تہا کہ + نورجہان گشت بفضل الہ + ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ + جسوقت دربار مین بادشاہ بیٹہتا۔ تو پیچہے پردہ پڑجاتا۔ بادشاہ کی پیٹہہ پر بیگم ہاتہہ رکہے رہتی۔ غرض اب خلوت اور جلوت مین اوسیکا جلوہ تہا۔ اگرچہ بادشاہ کی بی بیان بڑے بڑے راجاؤن کی بیٹیان تہین۔ مگر نورجہان کی آگے شب کا چراغ ٹہنڈا تہا۔ اب اس نیک و خوش خو خجستہ منظر فرخ اختر کا یہہ ذکر کرینگے

مہمات دکن

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ احمد نگر کا شہر اکبر کے عہد مین بعد وفات چاند سلطانہ کے فتح ہوگیا تہا۔ اور وہان کا بادشاہ گوالیار کے قلعہ مین قید تہا۔ مگر ملک عنبر حبشی نے بادشاہ کے ایک رشتہ دار کو بادشاہ بنایا۔ نظام الملک کا خطاب دیا۔ اور خود پیشوا بنا۔ اور مغلون کے لشکرون کو کئی دفعہ شکست دی اور کوہ دولت آباد کے نیچے کہرکی کو دارالسلطنت بنایا۔ اور اوسکو بہت آراستہ کیا۔ خانخانان ملک دکن و خاندیس سے ۱۶۱۰ء مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اوسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر سوا اس فوج کے جو دکن مین ہے بارہ ہزار سوار اور دس لاکہہ روپیہ مرحمت ہو تو تمام دکن کا فساد دو سال کے عرصہ مین نہ مٹادون تو بادشاہ کا مجرم ہون۔ بادشاہ نے

یہہ درخواست منظور کی اور فوج دیکر خانخانان کو روانہ کیا - اور بادشاہ نے یہہ سمجہہ کر کہ مہمات دکن مین کسی شاہزادہ کا جانا ضرور ہے - ۱۰۱۷ھ ۱۶۰۸ء مین پرویز کو بہت سا لشکر دیکر دکن کی مہم پر روانہ کیا - اور بعد ازان متواتر فوجین اور روپیہ بادشاہ اوسکی کمک و اعانت کے لیئے بہیجتا رہا - ابہی پرویز برہان پور مین پہنچا تہا کہ خانخانان کی عرائض آئین اور اومین لکہا تہا کہ دکہنیون کا بڑا اجتماع ہے کمک بہیجنی چاہیئے - اسپر بادشاہ کا خود جانے کا ارادہ ہوا مگر امرا مانع ہوئے - خانجہان لودی نے عرض کیا کہ مجہے بہیجدیجے - ملک عنبر ایسا با تدبیر پیشوا تہا کہ اوسنے نظام شاہی بادشاہون کی مردہ سلطنت کو ایسا سنبہال لیا کہ وہ مدت تک زندہ رہی نفقط جنگی کامون مین ہی لیاقت نہین دکہائی - بلکہ مال کے کامون مین وہ بندوبست کیا کہ دکن مین دوسرا ٹوڈرمل مشہور ہوگیا - غرض سارا انتظام اوسکا وہی دکہن مین تہا جو راجہ ٹوڈرمل کا یہان تہا - خود جہانگیر اپنی توزک مین لکہتا ہے کہ کبہی کسی حبشی نے ایسی لیاقت نہین دکہائی جیسی ملک عنبر نے - خانخانان اور سرداران بادشاہی کے دلون مین صفائی نہ تہی - اسسے ملک عنبر کو بہت فائدہ ہوا - اور بادشاہی فوجون کو کئی دفعہ اوسنے شکست دی - جب جہانگیر کو ان معاملات کی خبر ہوئی تو خانخانان کو بلا بہیجا - اور خان جہان لودی کو وہان بہیجا - جب خانجہان دکن مین پہنچا تو اوسنے عرضی بہیجی کہ تمام خرابیان اس سبب سے واقع ہوئین کہ خانخانان اور اور سرداران شاہی مین اتفاق نہ تہا - خانخانان نے اپنے وعدہ کے موافق دکن کی مہم کا انصرام نہ کیا تہا - بلکہ جو لشکر شاہزادہ پرویز کا گیا اوسکی رسد کا بہی انتظام نہ ہوا - ایک من غلہ نہایت گران بدشواری ملتا تہا - سیکڑون اونٹ گہوڑے بہوک کی سے مر گئے

اب خانجہان نے عرض کیا کہ کیا خانخان کو بلا بہیجیے یا اوسیکو بالکل مختار اور مالک بنا دیجے اگر اوسکے تئین آپ بلا ئین تو مجھے تیس ہزار سوار اور عنایت ہون کہ مین تمام ملک دکن کو فتح کر کے پہر قندہار وغیرہ سب صوبون پر قبضہ کر لون۔ غرض یہہ درخواست منظور ہوئی۔ خانخانان بادشاہ پاس آیا۔ وہ اوستے نہایت خفا ہوا۔ اور خان جہان لودی کے پاس چار و نطرف سے فوجین عمدہ عمدہ بہیجنی شروع کین۔ اب ۱۶۱۲ ۱۰۲۱ سنہ مین جہانگیر نے یہہ چاہا کہ ان تمام بادشاہی صوبون سے وہ ملک دکن کہ ہمسایہ مین ہین اونپر چڑہائی کیجائی۔ تاکہ پہلے جو نقصان اس مہم مین ہوے ہین اونکی مکافات ہو۔ اسلیئے اوسنے عبداللہ خان حاکم گجرات کو لکہا کہ وہ فوج سمیت ناسک ترنبک کی طرفسے روانہ ہو۔ اور اوسوقت عنبر کے ملک پر دہاوا کرے کہ شہزادہ پرویز اور خان جہان لودی کی فوجین راجہ مانسنگہ کی امداد اور اعانت سی خاندیس اور برار سے آنکر حملہ کرین۔ اسمین یہہ دونون فوجین ایکدوسریکے مقام اور کوچ کی خبر رکہین۔ اور دونون حملے ایک ہی وقت ہون۔ بادشاہ کی اس معقول تدبیر پر عمل نہ ہوا۔ بلکہ عبداللہ خان جسوقت دشمنون کے ملک مین آیا تو اوسنے دوسرے لشکر کی خبر قاصدون کو بہیجکر نہ منگائی۔ اور شاید دل مین یہی آئی کہ یہہ فتح میرے نام پر ہو۔ اسلیئے اوسنے حملہ کر دیا۔ اور اس غلطی سے ملک عنبر کو بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ اوسکی لڑائی مرہٹون کے طور کی تہی۔ اوسکا توپخانہ جہانگیر کے توپخانہ سے اچہا تہا۔ بندرگاہون مین اہل فرنگ کے صحبت اور سایہ سے اوسکے توپخانہ کی خوب صلاح ترقی ہوگئی تہی۔ غرض وہ لڑائی ایسے رنگ ڈہنگ سی لڑتا تہا کہ بادشاہی فوج کی جان بڑی ضیق مین آئی۔ رسد کی راہین اوسنی بند کر دین۔ یہی یہان چہاپا مارا۔ کبہی وہان لشکر کو پراگندہ کر دیا۔ غرض عبداللہ خان حاکم گجرات

پریشان ہوکر گجرات مین آیا۔ اور جب برار کے لشکر کو یہہ خبر پہنچی۔ تو وا و لشا برہان پور
کو چلا آیا۔ جب پادشاہ کو یہہ خبر ہوئی تو نہایت متفکر ہوا۔ اور سب اوسکے صلاح کار دانون نے
یہہ صلاح دی کہ دکن کے معاملات کو جیسا خانخانان سمجھے ہوئے ہے ایسا کوئی نہین
بہتر ہے کہ اوسے بہیجدیجے۔ غرض پادشاہ نے ۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ء مین پہر خانخانان کو دکن کی
مہم پر روانہ کیا+

ملک عنبر پر شاہنواز خان کا فتح پانا

۱۰۲۳ھ ۱۶۱۴ء مین برگی ایک فرقہ تہا وہ ملک عنبر سے ناراض ہوکر پادشاہ کے ایک امیر شاہنواز خان
کے پاس چلا آیا۔ شاہ نواز خان نے اونپر بڑی نوازش کی۔ اور بالاپور سے کوچ کرکے
ملک عنبر سے لڑنے کا ارادہ کیا۔ راہ ہی مین دکہنیون کی سپاہ سے مٹ بہیڑ ہوگئی۔ بڑی
لڑائی ہوئی۔ ملک عنبر شکست کہا کر بہاگا۔ پادشاہی لشکر اوسکے پیچھے دو تین کوس گیا
مگر اب اوسمین زیادہ تعاقب کرنے کی سکت نہ رہی۔ اسلیئے وہ آگے نہ بڑہا+ اور
بہت سے ہاتہی اور اسباب غنیمت کا ہاتہہ آیا+

دکن کی دوبارہ لڑائیان

پادشاہ کشمیر مین تہا کہ ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۱ء مین برابر عرایض ملازمان پادشاہی کی آئین کہ ملک عنبر
کو بڑی قوت حاصل ہوگئی ہے۔ ساٹہہ ہزار سوار اوسکے پاس ہین۔ اکثر ملک پادشاہی
پر تصرف کرلیا۔ پادشاہی تہانون کو اوٹہا دیا۔ قصبہ مہنکر پر بڑی لڑائیان ہوئین
دشمن نے چارون طرف سے سامان رسد کو بند کردیا تہا۔ اسلیئے لاچار ہوکر بالاگہاٹ سے
لشکر پادشاہی بالاپور مین چلا آیا۔ یہان بہی اونہون نے تعاقب کیا۔ اور بڑی لڑائیان ہوئین
اور سامان رسد کی تنگی کے سبب سے بہت سی سپاہی پادشاہی اوسسے جا ملے۔ غرض

ملک عنبر نے تمام وہ ملک جو پہلے میدانون مین واقع تہا فتح کر لیا۔ بادشاہی فوج کو برہان پور تک بہگا دیا۔ خاندیس اور برار کے ملکون پر قبضہ کر لیا۔ اب بادشاہ مرزا خرم کو جسکو اب لقب شاہجہان کا حاصل ہو گیا سپہ سالار بنا کر بہیجا۔ جب یہہ لشکر اجین مین پہنچا تو مانڈو کے قلعہ والون کی عرضیان آئین کہ دشمنون کا لشکر دریاء نربدا سے اوترآیا ہے اور اونہون نے قلعہ کے سامنے بہت سی دہات تباہ کر دئے ہین۔ شاہجہان نے خواجہ ابو الحسن کے ساتہہ پانچ ہزار سوار بہیجے۔ اوسے دشمن شکست کہا کر بہاگ گئے۔ اور بہاگے بہی ایسے کہ برہان پور مین جاکر دم لیا۔ اب شاہجہان نربدا پار اوترا۔ اور حملہ آورون کے قاعدہ کے موافق لڑائی کا انصرام کیا۔ ملک عنبر نے بہی اپنے معمولی قاعدہ پر عمل کیا کہ رسد و کمک کے رستے بند کئے۔ اور متفرق نوکرون کو مارنا شروع کیا۔ اور بادشاہی فوج کے دائین بائین مار دہاڑ کی واسطے لوگ اپنے متعین کئے۔ اور دور دراز رستون پر اگرچہ چہاپے مارنیکا ارادہ کیا۔ مگر شاہجہان کو کبہی غافل نہ پایا۔ اسلئے ایسا داؤگہاؤن سے کام نہ چلا۔ اور میدان مین لڑنا پڑا۔ ملک عنبر کو بڑی شکست ہوئی اور بہت نقصان اوٹہایا۔ اور شاہجہان اوسکو مارتا دہاڑتا دار السلطنت کہرکی تک لے گیا۔ نظام الملک ایک دن یہانسے پہلے مع اہل و عیال و اسباب دولت آباد مین چلا گیا تہا۔ اور بادشاہی لشکر نے کہرکی کو لوٹ کر تباہ کر دیا۔ ملک عنبر نے جو بیس برس مین اوس کو رونق دی تہی وہ سب گہنٹون مین بے رونق ہو گئے۔ اب دشمنون نے احمد نگر کو گہیر لیا تہا وہان امداد کے لئے آدمی بہیجے۔ اونہون نے خوف کے مارے محاصرہ چہوڑ دیا۔ بادشاہی لشکر کو ملک کی ویرانی کے سبب رسد وغیرہ کی بڑی تکلیف تہی۔ اسلئے جب ملک عنبر نے درخواست صلح کی تو ان شرائط پر صلح ہو گئی کہ جو ملک بادشاہ کے پہلے قبضہ مین تہا

وہ حوالہ کرے اور اوسکے نواح مین چودہ کوس اور ملک دے۔ اور پچاس لاکھہ روپیہ خزانہ شاہی مین داخل کرے۔

مہمات رانائے اودیپور

ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ اکبر کے عہد مین اودے پور رانا کے ساتھہ معاملات ناتمام رہے تہے۔ اسلیئے جہانگیر نے تخت نشینی کے تہوڑے دنون کی بعد پرویز کو جو خسرو سے چہوٹا بیٹا پادشاہ کا تہا بڑے ساز اور سامان کے ساتھہ اوسکو روانہ کیا۔ اور آصف خان کو اوسکا اتالیق مقرر کیا۔ مگر جب پادشاہ خسرو کے پیچہے چلا۔ تو اوسنے پرویز کو لکھہ بہیجا کہ رانا سے بمقتضاء وقت المصلحت دولت صلح کرلو۔ اور آگرہ چلے آؤ۔ وہان کی دولت اور سلطنت تم کو سپرد کرتا ہون اور تمہین خدا کے حوالہ کرتا ہون۔ اس خط کے پہنچنے سی پہلے رانا نے عاجز ہوکر پیغام صلح بہیجا تہا۔ اور اوس سے اس بات پر صلح ہوگئی تہی کہ اوسکا بیٹا ماکہہ پادشاہ کی خدمت مین حاضر باش رہے۔ غرض پرویز باپ کے حکم کے پہنچتے ہی آگرہ مین آیا۔ اور پہر وہان سے باپ کی خدمت مین گیا۔ مگر رائے سنگہ رانا اودے پور اور اوسکے بیٹے دلیپ سنگہ نے اودے پور مین پہر شورش برپا کی۔ اسلیئے پادشاہ نے پہر لشکر معز الملک کو بخشی سپاہ بناکر روانہ کیا۔ اور راجہ جگن ناتہہ کو لکہا کہ فساد رانا کے مٹائین۔ سرداران پادشاہی نے رای سنگہ اور اوسکے بیٹے کو ناگور کی نواح مین گہیر لیا۔ بہاگنے کی کوئی جگہ باقی نہین رہی اسلیئے وہ پادشاہی فوج سے لڑا اور شکست کہاکر بہاگ گیا۔

۱۶۰۷ء مین پہر رانا اودے پور کی سرزنش کے لئے پادشاہ نے مہابت خان کو بہیجا۔ اوسکے ساتہہ بارہ ہزار سوار اور پانچسو احدی اور دو ہزار برق انداز پیادے

اور توپخانہ روانہ کیا۔ کشن سنگہ کو مہابت خان کے ساتہہ کیا۔ اور اوسنے بڑی مردانہ
کام کئے۔ اور پیر پر برچہے کا زخم کہایا۔ رانا کے بتیس آدمیون کو مار ڈالا۔ اور تین ہزار
آدمیون کو قید کیا۔ سنہ ۱۶۰۸ء/۱۰۱۷ھ مین مہابت خان کو بادشاہ نے بلالیا۔ اور اوسکی جگہ عبد اللہ خان
کو بہیجدیا۔ عبد اللہ خان اور مہابت خان دونون نے اگرچہ رانا اودے پور کو شکستین
دین اور اودے پور پر فتحین حاصل کین۔ مگر اس ملک مین پہاڑ اور جنگل ایسے بیڈہب
تہے کہ وہان راجہ اونمین بہاگ جاتا۔ بہر بادشاہی سپاہ کے ہاتہہ نہ آتا۔ اسلئے لڑائی کا
کچہہ فیصلہ نہوتا۔ اب بادشاہ نے عبد اللہ خان کو دکن کی مہم پر روانہ کیا۔ اور راجہ
باسو کو اوسکی جگہ مقرر کیا۔ وہ بہی مر گیا۔ غرض جب بادشاہ نے دیکہا کہ یہہ رانا کا ملک
ایسا ہے کہ نہ بابر سے فتح ہوا نہ اکبر نے اوسے تسخیر کیا۔ مین خود دو دفعہ گیا نہ میرے
قبضہ مین بالکل آیا۔ نہ پرویز کچہہ کر سکا۔ نہ اور سردارون سے کچہہ ہوا۔ اسلئے جبتک
مین خود نہ جاؤنگا اس مہم کا فیصلہ نہوگا۔ غرض اس ارادہ سے وہ منزل بمنزل اجمیر تک آیا
مگر یہان آنکر ارادہ بدل گیا۔ اور اپنے بابا خرم کو سنہ ۱۰۲۲ھ مین اس مہم پر بہیجا۔ بارہ ہزار
سوار اوسکے ساتہہ گئے۔ اور خان اعظم کو اوسکے ہمراہ کیا۔ اسکے ساتہہ بہی اسیقدر
سپاہ تہی۔ دلیپ سنگہ ولد رای سنگہ نے اپنے چہوٹے بہائی راؤ سورج سنگہ سے شکست
پائی۔ اور اوسکو ہاشم خراسانی نے گرفتار کرکے بادشاہ پاس بہیجدیا۔ بادشاہ نے
اوسکی گردن اوڑوائی۔ بہر شاہزادہ خرم کی عرضی آئی کہ رانا کے ہاتہی بہت سے
چہین لئے ہین اور وہ عنقریب گرفتار ہونیکو ہے۔ اب اس شہزادہ نے کیا کام کیا کہ
کہ اون جنگلون اور پہاڑون مین جہان آب و ہوا کے ڈر کے مارے لوگ قدم
نہین رکہتے تہے تہانے جمائے۔ اور کچہہ موسم اور آب و ہوا کی مضرت کی پرواہ نہ کی

اور رانا کو چار و لطرف سے ایسا گہیر کہ اب اوسکو یقین ہو گیا کہ اب مجھے یہہ کوہستان اور جنگل نہین بچا سکتے ہین - اسلئے اوسنے اپنی مامون سر روپ کرن اور ہرداس کو مرزا خورم پاس بہیجا - اور صلح کا خواستگار ہوا - درخواست اوسکی منظور ہوئی - اور وہ رانا خود اس شاہزادہ کی خدمت مین آیا - اور نذرین پیش کین - اور اپنے ولیعہد راجہ کرن کو بادشاہ کی خدمت مین روانہ کرنے کا عہد کیا - اس شاہزادہ نے بہی اوسی تدبیر پر عمل کیا جس پر اکبر کا عمل تہا - کہ قدیمی خاندانون کو خراب نہ کرے - جسونت راجہ دربار مین حاضر ہوا - اور اوسنے پیر پکڑ کر تقصیرات کا عذر کیا - تو اوسنے رانا کو اپنے ہاتہہ سی بغل مین بٹہایا - اور بہت مدارات کی - اور جو ملک آج تک اوسکا فتح ہوا تہا - وہ سب اوسکو دیدیا - اور جب راجہ کا ولیعہد کرن بادشاہ پاس آیا تو اوسنے بڑی خاطرداری کی - اور نور جہان نے بہی بلا کر خلعت اوسکو عطا کیا - غرض یہہ کام اس شاہزادہ نے ۱۰۲۳ھ ۱۶۱۵ء مین وہ کیا جو اوسکے باپ دادا سے نہ ہو سکا تہا - اگرچہ خان اعظم اس مہم مین شاہزادہ خورم کو خود استدعا کر کے ساتہہ لے گیا - مگر اس گستاخی اور نخوت سے وہ شہزادہ کے ساتہہ پیش آیا - کہ بادشاہ نے ابراہیم مرزا کو اوسکے سمجہانے کے لئے بہیجا - اور آخر کو اوسکو بلا کر گوالیار کے قلعہ مین قید کیا - اس مہم کا تمام کام شاہزادہ ہی کے اہتمام اور انتظام سے سرانجام ہوا - اس مہم کی بدولت شاہزادہ خورم کی بڑی قدر و منزلت بڑہ گئی - نور جہان اوسکی خیرخواہ اس سبب سے تہی کہ اوسکی سگی بہتیجی آصف خان کی بیٹی ان دنون مین اس شاہزادہ کے عقد نکاح مین آئی تہی - اوسنے بہی شاہزادہ کو خلعت دیا ❊

انگلستان کی سفیر سر طامس رو کا بیان

بادشاہ کے سنہ جلوس مین انگلستان کے بادشاہ جیمس کا ایلچی سر طامس رو آیا۔
مطلب اوسکا یہہ تہا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی جو حال مین قائم ہوئی تہی۔ اوسکے واسطے
فرمان شاہی تجارت کے اجازت کا حاصل کرے۔ وہ سورت مین اول وترا۔ یہان سے
بہت آہستہ آہستہ چلا۔ اور بادشاہ کی دربار مین اجمیر مین ۲۳۔ دسمبر ۱۶۱۵؁ کو پہنچا۔
اور بادشاہ کی ہمرکاب مانڈو اور گجرات تک گیا۔ اور ۱۶۱۸؁ کے آخر مین بادشاہ سے رخصت ہوا
۔یہان اسکی ایسی تعظیم و تکریم ہوئی کہ اور بادشاہون کے سفیرون کی کمتر ہوئی
ہے۔ وہ اپنے بادشاہ کا سادہ اور بی تکلف دربار دیکہہ کر آیا تہا۔ یہان کے دربار
شاہانہ کی شان و شوکت دیکہہ کر اوسکی آنکہین کہل گئین۔ اوسنے بہت مبالغے سے
ان دربارون کا حال اور بادشاہ اور اہلکارون کے اخلاق کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہ
دنکو بذات خاص عدالت کرتا ہے۔ مگر رات کو شراب پیتا ہے۔ اوسکے اہلکار عیش کے
بندہ ہین۔ رعایا کا حال برا ہے۔ عاملان شاہی جسطرح چاہتے ہین اسطرح کر لے
سے زبردستی جو چاہتے ہین لے لیتے ہین۔ اکبر کے زمانہ کی سی رونق ملک مین نہین
۔غرض انگریزی کتابون مین اس سفر کے سفرنامے بڑی طمطراق سے لکہے ہوئے ہین
۔مگر توزک جہانگیری مین اوسکا کہین بیان نہین۔ اگر بادشاہ اس سفیر کے
آنے کی نتیجے کو ذرا بہی سوچا یا جانتا تو اوسکے اپنے سنہ جلوس کا ایک واقعہ عظیم
سمجہتا۔ اور اوسکو لکہکر اس سنہ کو اپنے یادگار روزگار بناتا۔ ہم اس سفیر کا
حال انگریزی سلطنت کی تاریخ مین لکہینگے +

عثمان افغان کی شکست

عثمان خان نے عہد اکبری مین بہی کئی دفعہ سر اوٹہایا تہا۔ اور یہہ جانتا تہا کہ ملک بنگالہ پر قبضہ کرے۔ اب ۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ع مین اوسنے پہر سرکشی اختیار کی۔ اسلام خان بنگالہ مین پادشاہی صوبہ تہا۔ اوسنے لشکر شجاعت خان کے اہتمام مین اس سرکش کے واسطے بہیجا۔ ایک جنگ عظیم اوسے کئی روز تک ہوئی۔ اور وہ زخمی ہوکر مارا گیا اوسکے بیٹے ولی اور عزیز اقارب نے پیغام دیکر صلح کرلی +

فرقہ روشنائی کی سردار احداد کا فساد

۱۰۲۰ھ ۱۶۱۱ع مین راجہ مانسنگہ نے جسکی جاگیر مین کابل تہا دکن مین انتقال کیا۔ اور خاندوران خان اور امرائے شاہی کابل سے باہر تہے۔ اسلئے احداد فرقہ روشنائی کے سردار نے بے خبر سپاہ لیکر کابل پر حملہ کیا۔ کابلیون اور قزلباشون نے کوچون کو بند کیا۔ اور افغانون نے توپین لیکر کوچہ اور بازار مین روشنائیون کو مارنا شروع کیا۔ غرض دشمنون نے یہہ سمجہکر کہ جب شہر کے اندر جانیکے راہین بند کردی ہین ایسی باہر جانے کے راستے نہ مسدود کردین اولٹے چلے گئے۔ اور بہاگ گئے کچہہ تعاقب پادشاہی آدمیون نے کیا مگر وہ بہاگ کر دور نکل گئے۔ غرض احداد افغانون کے لئے مدت تک فساد برپا کرتا رہا ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ع مین خاندوران خان نے اوسکو شکست دی۔ اور سب طرف سے اوسکی رسد بند کردی۔ غرض جرخی جو اوسکا مامن تہا۔ پادشاہ کی سپاہ نے جلا کر خاک کیا۔ اور احداد قندہار کو بہاگ گیا۔ احداد کے مرنے پر پہر اس بغاوت کا اندیشہ نہ رہا +

فتح قلعۂ کانگڑہ

یہہ قلعہ بہی ہندوستان مین استواری اور مضبوطی مین مشہور تہا۔ پہلے اکبری عہد مین بہی

اوسپر حملہ ہوا تہا۔ مگر بالکل وہ فتح نہ ہوا۔ سلہ جلوس مین مرتضی خان اس کام کیواسطے مامور ہوا۔ راجہ سورجمل اس نواح کوہستان مین بڑا جاگیردار تہا۔ اوسکو بہی حکم ہوا کہ مرتضی خان کی اعانت کرے۔ جب مرتضی خان نے محاصرہ سے قلعہ والون کو تنگ کیا اور سورجمل نے جانا کہ اب قلعہ فتح ہوگا تو وہ مرتضی خان کے آدمیون سے لڑنے لگا۔ امداد اور اعانت کی جگہہ مخالفت اور مخاصمت شروع کی۔ مرتضی خان نے اوسکی شکایت مین پادشاہ کو عرضیان لکہین۔ راجہ نے اوسکی فریاد شاہجہان سے شروع کی۔ شاہجہان نے پادشاہ سے اوسکی سفارش کی۔ اسلئے مرتضی خان بلا لیا گیا۔ اسی اثنا مین وہ مر بہی گیا۔ راجہ سورجمل دکن کو بہیجدیا گیا۔ جب وہان سے اولٹا آیا تو پہر اس مہم پر شاہجہان نے بہیجدیا۔ اور راجہ باتقی بخشی کو اوسکے ہمراہ کیا۔ مگر پہر اس راجہ نے باتقی کی بہی شکایتین لکہین۔ اوسکو بہی واپس بلا لیا۔ اور راجہ بکرماجیت کو ایک عمدہ لشکر کے ساتہہ روانہ کیا۔ راجہ سورجمل نے فرصت پاکر سید صفی بارہ اور اوسکے آدمیون کو مار ڈالا۔ اور باغی ہوگیا۔ اور دامن کوہ مین پرگنون کو غارت اور تباہ کرنا شروع کیا۔ پٹیالہ اور کلانور کے پرگنون کو خوب لوٹا۔ جب راجہ بکرماجیت قریب آیا۔ تو راجہ کا دم نکلا۔ اور شکست کہا کر پہاڑون مین جا چہپا۔ پادشاہ نے اوسکی جاگیر پر اوسکے چہوٹے بہائی جگت سنگہہ کو بہیجدیا۔ اور اب وہ راجہ بکرماجیت کا معاون مقرر ہوا۔ کانگڑہ ایک پرانا قلعہ لاہور کے شمال مین ہے۔ کوہستان کے اندر واقع ہے تیئیس برج اور سات دروازہ ہین اور اوسکے اندر میدان ایک کوس سے کچہہ زائد ہے۔ اور دو بڑے تالاب اوسکے اندر ہین۔ غرض راجہ بکرماجیت نے چارون طرف رسد بند کرکے چار مہینہ کی عرصہ مین سنہ ۱۰۳۰ مین اس قلعہ کو لے لیا۔ اور اوسکی سیر کو پادشاہ خود بہی گیا

پادشاہ کی بیماری

۱۶۲۱ء ۱۰۳۰ھ سنہ مین پادشاہ کشمیر مین بیمار رہا ضیق کے مرض کا آغاز ہوا۔ طبانے علاج کیا کچہہ آرام نہ ہوا۔ پادشاہ کی لئے نور جہان نے یہہ نسخہ تجویز کرکے مسیحائی کی کہ اوسکی شراب کم کرائی۔ اوسکو آرام ہوگیا۔ اور جشن صحت بڑی دہوم دہام کا ہوا۔ جب باپ کی بیماری کی خبر شاہزادہ پرویز کو ہوئی تو وہ بغیر اجازت بےتاب ہوکر باپ کے سرہانے پہونچا اور تین دفعہ باپ کے صدقہ پہرا۔ پادشاہ نے بہی بہت اوسکے حال پر التفات کیا۔ اور پہر صوبہ بہار کو رخصت فرمایا۔ اگرچہ اسوقت پادشاہ کا مرض جاتا رہا مگر پہر ساری عمر اس ضیق کی جڑک دہالس مین پہنسا ہی رہا +

خسرو کی وفات

جب شاہجہان دکن کی مہم پر روانہ ہوا تو سرحد پر پہونچکر آگے جب تک قدم نہ بڑہایا کہ قیدی شاہزادہ خسرو اوس پاس نہ آگیا۔ معلوم نہین کہ دل مین اوسکے کیا وسوسہ اپنے اس بہائی کی طرف سے تہا۔ پہر ایک عرضی شاہجہان کی پادشاہ پاس آئی کہ ستمبر ۱۶۲۱ء ۱۰۳۰ھ کو خسرو نے درد قولنج سے وفات پائی۔ بعض کج اندیش یہہ خیال کرتے ہین کہ شاہجہان نے بہائی کو قید مین تکلیف دیدیکر مار ڈالا۔ مگر یہہ بالکل اتہام ہے۔ اس بہائی کے مرجانیسے اب شاہجہان کی تخت نشینی مین کسی طرحکا شبہ نہین رہا۔ مگر اوسکی مصیبتون کی داستانین قابل سننے کی ہین +

نور جہان اور شاہجہان کی آپس مین بے لطفی

پادشاہ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیان تہین۔ خسرو کا حال پڑہ چکے ہو وہ سب سے بڑا بیٹا تہا۔ اوس سے چہوٹا پرویز تہا۔ اور ان دونون سے چہوٹا بیٹا مرزا خرم تہا۔ جو دادا کا بہی لاڈلا

اور باپ کا بہی پیارا تہا ایک بیٹا جہاندار۔ اور سب سے چہوٹا بیٹا
شہریار تہا۔ مرزا خورم ان سب بہائیون مین ہوشیار نظر آتا تہا۔
آصف خان نورجہان کے بہائی نے دوراندیشی سے اپنی بیٹی کی شادی اوسے
کردی تہی۔ بغرض اس رشتہ مندی کے سبب سے یہہ دونو بہن بہائی اوسکے بڑے
حامی اور مددگار تہے۔ اور انہین کی تقویت سی یہہ شاہزادہ منصبون پر بڑہتا
چلاگیا۔ پادشاہ نے اوسکو شاہجہان کا خطاب دیا۔ اور زرین چند لے پر اپنی سامنے بٹہایا
نورجہان کی ایک بیٹی شیرافگن خان سے بہی تہی۔ اوسکی شادی پادشاہ کے
چہوٹے بیٹے شہریار سے اوسوقت ہوگئی کہ شاہجہان دکن کی مہم پر گیا ہوا تہا۔
اب بہائی کی داماد کی اپنے داماد کے آگے نورجہان کی آنکہون مین کچہہ قدر نہ رہی
یہہ فکر پڑی کہ جہانگیر کے بعد تاج شہریاری کسیطرح شہریار کے سر پر رکہا جائے
بیگم صاحب ہی کی آجکل سلطنت تہی۔ سارا دربار چہکی مین اور تمام انتظام سلطنت
مٹہی مین تہا۔ سوا اس دامادی کے رشتہ کے وہ یہہ بہی جانتی تہی کہ میرا اختیار
اور رعب داب شاہجہان جیسے چالاک شاہزادہ کے سامنے بنا نہ رہے گا۔ عتماد الدولہ
باپ نورجہان کا بڑا عاقل اور دانشمند تہا۔ وہ ہمیشہ ایسی فساد کی باتون سے اوسکو
روکتا رہتا تہا۔ مگر جب وہ مرگیا۔ تو سارا اختیار اور منصب باپ کا بہی پادشاہ نے
بیٹے کو دیدیا۔ اب نورجہان نے پیر نکالے۔ اور پادشاہ پر بڑی حکومت کرنے لگی۔
کوئی قید اوسکے واسطے نہ رہے۔ اپنے بہائی آصف خان سے بہی کہٹک گئی۔ وہ
پادشاہ کی بیماری سے خوب واقف تہی۔ اور اوسکو چند روز کا مہمان سمجہتی تہی اسلیے اپنے
اختیار کو جبکی کچہہ انتہا نہ تہی پادشاہ اور شاہجہان کی محبت مین فرق ڈالنے کیواسطے

ہر موقع پر کام مین لائی ✤

شاہ ایران کا قندہار لینا اور شاہجہان کو روانگی کا حکم ہونا اور اوس کا انکار کرنا

اسوقت ایک بڑا عمدہ موقع نورجہان کو یہہ ہاتھہ آیا۔ کہ شاہ عباس شاہ ایران نے آنکر قندہار لے لیا۔ اب اوسنے پادشاہ کو یہہ فقرہ سجھایا کہ ایسی مہم عظیم کے واسطے شاہجہان سے زیادہ جسنے ملک دکن فتح کیا ہو کون زیادہ لائق اور مناسب سپہ سالار ملے گا۔ اسلئے پادشاہ نے اوس پاس حکم بہیجا کہ وہ قندہار کو جاکر دوبارہ تسخیر کرے اول شاہجہان نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور مانڈو تک آیا۔ مگر بات کو یہہ سمجہہ گیا کہ نورجہان مجھکو اس ملک سی دور پھینکنا۔ اور ایسی سخت مہم دور دراز مین پہنسانا چاہتی ہے تو وہ مانڈو سے آگے نہ بڑہا۔ اور ایک عرضداشت ۱۰۳۱ہجری ۱۶۲۱ء مین پادشاہ پاس بہیجی کہ مین برسات بہر مانڈو مین رہونگا۔ اور بعد ازان حضور کی خدمت مین حاضر ہونگا۔ یہہ عرضداشت سنکر جہانگیر سمجہہ گیا کہ خیر نہین۔ اس عرضی پر پادشاہ نے حکم دیا کہ اگر تم نہین آتے تو تمام عمدہ عمدہ احدی اور سپاہ رجپوت اور افغان اور بڑے بڑے سردارون کو بہیجدو۔ تاکہ وہ سپاہ قندہار کو شہریار کے زیر حکم روانہ کیجائے اور بڑے بڑے سردارون کے نام پروانے جاری کردئے کہ شاہجہان کو چھوڑ شہریار کے لشکر مین حاضر ہو۔ غرض شہریار نے اس مہم مین جانا قبول کیا۔ اور روانہ ہوا۔ فقط

شاہجہان کا تصرف کرنا شہریار اور نورجہان کی جاگیر مین

اور پہر اوسکی جاگیر کا ندینا

دہول پور شہریار کی جاگیر مین بعوض تنخواہ مقرر ہوا تہا۔ شریف الملک اوسکا ملازم منتظم تہا۔ وہان شاہجہان کا نوکر دریا خان پہنچا۔ ان دونون کی رستون مین آپسمین لڑائی ہوئی اور کشت وخون ہوا۔ شریف الملک کی ایک آنکہ اس لڑائی مین گئی۔ جب بادشاہ کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے شاہجہان کو لکہا کہ خبردار جو آئندہ ایسی باتون کی جرأت کی۔ اپنی جاگیر کے سوا اورون کی جاگیر سے کچہہ علاقہ نہ رکہے۔ اور جو قندہار کے واسطے فوج طلب ہوئی اوسکو روانہ کرے۔ جب شاہجہان پاس یہہ حکم پہنچا۔ تو اوسنے ایک عرضی معذرت کی افضل خان کے ہاتہہ بہیجی۔ مگر بادشاہ نے اوسپر کچہہ التفات نہ کیا۔ اور حکم دیدیا کہ سرکار حصار اور دوآبہ مین جو جاگیرین شاہجہان کی ہین وہ قندہار کی فوج کی تنخواہ مین مقرر ہون۔ اور شاہجہان کو لکہا جائے کہ وہ اوسکے عوض مین دکن گجرات مالوہ کے صوبون مین جو جاگیر چاہے لے لے۔ اور یہان نہ آوے۔ افضل خان کو رخصت کیا اور صوبہ دکن و گجرات و مالوہ و خاندیس شاہجہان کو جاگیر مین بادشاہ نے دیدیا۔ اور اس تغیر و تبدل مین اوسے اپنا چہانہ کچہہ ہاتہہ

مہابت خان کو نور جہان کا بلانا

نور جہان اپنے بہائی کے سے کہٹکی ہوئی تہی۔ اور وہ اوسکی جنگی دلاورانہ تدبیرون اور ملکی و جنگی لیاقتون سے خوب واقف تہی۔ اسلئے اوسنے یہہ سوچا کہ آصف خان کا جواب مہابت خان ہے اوسکو کابل سے بلاکر بہائی اور شاہجہان کو ذلیل کرنا چاہیئے۔ مہابت خان کے نام حکم حاضری جاری ہوا۔ اوسنے معذرت کی اور یہہ لکہا کہ جب تک آصف خان دربار مین ہے مین نہین حاضر ہو سکتا۔ اگر میرا بلانا منظور ہے تو

آصف خان کو کہین روانہ کیجے چنانچہ وہ آگرہ کے خزانہ لینے کی لیے بہیجا گیا۔ اور پہر بنگالہ کا صوبہ مقرر ہوا اور مہابت خان کا بیٹا کابل مین حاکم مقرر ہوا۔ اور وہ خود کابل سے ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۲ع کو بادشاہ کے دربار مین آیا۔ اور اوسپر شاہانہ عنایتین ہوئین۔ اس حصص کی شروع مین بادشاہ کشمیر سے واپس آیا۔ اور اکتوبر ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۲ع مین اپنا دربار خاص لاہور مین جمایا۔

شاہجہان کی بغاوت

اب باپ بیٹون مین پیغام سلام ہوتے رہے۔ موسیٰ خان کو بادشاہ نے سمجہانے کے لئے بہیجا۔ مگر اوسکا انجام یہہ ہوا کہ مخالفت کی آگ اور بہڑک گئی۔ بہت سے آدمیون کے گلون پر چہری فقط اس شبہہ مین پہر گئی کہ وہ شاہزادہ سے سازش کیتے ہین۔ باپ بیٹون کو یقین ہوگیا کہ اب ہم مین صلح نہ ہوگی اسلئے ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۳ع مین لاہور سے باپ دہلی کی طرف ہر منزل پر انعام اکرام جاگیرین دیتا ہوا پہنچا۔ ادہر سے شاہجہان اپنے لشکر کو آراستہ کرکے ناندٗو سے چلا۔ جہان بادشاہی مال راہ مین غیر محفوظ ملا۔ اوسکو باوا کا مال سمجہہ کر تصرف کیا۔ فتحپور پر قبضہ تو نہ حاصل ہوا۔ مگر نو لاکہہ روپیہ وہان سے ہاتہہ لگ گیا۔ اب اوسکے ساتہہ بڑے بڑے پرانے نمک خوار ہمراہ تہے۔ خانخانان جو پہلے خانخانان کا بیٹا تہا وہ بہی اوسیکا رفیق تہا۔ اوسنے بہی اپنے باپ کی طرح اپنے بڑہاپے مین نمک حرامی کا کلنک لگایا۔ اور بادشاہ سے یہہ اپنی شان مین کہوایا کہ ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ اب بادشاہ دہلی سے آگے بیس میل بڑہا۔ اور اہتمام مہم کا مہابت خان کے سپرد کیا۔ اور عبد اللہ خان کو ہراول کا لشکر سپرد دلوایا۔ شاہجہان بہی سوچ پور دہلی سے جنوب مین چالیس میل پر آپہنچا۔ پانچ حصے فوج کے مقرر کیے

اور خود میوات کے پہاڑون مین گیا - اور افواج کو ایسے مقامات مین متعین کیا - کہ بادشاہی فوج کو وہ روکے رہی - اب عبداللہ خان جو اس مہم بادشاہ کے دس ہزار سوارون کا سپہ سالار تہا شاہجہان سی بہت سے آدمیون کو ہمراہ لیکر جا ملا - اور یہہ لعنت کا طوق گلے مین ڈال کر اپنا نام بادشاہ سی لعنت اللہ رکہوایا - غرض سوقت بادشاہ کو ایسے معاملات کی پیش آنے سی بہت سی فکر دامنگیر ہوئے - ایک ہلکی سی لڑائی بہی دونو باپ بیٹون کے لشکرون مین ہوگئی - سندر نامی سردار شاہجہان کا اس لڑائی مین مارا گیا - وہ صوبہ گجرات کا شاہجہان کی طرف سے صوبہ دار تہا + اب اوسکے مرنے پر شاہجہان نے صوبہ داری گجرات کی عبداللہ خان کو عنایت کی - اوسنے اپنا ملازم وفادار نام خواجہ سرا وہان بہیجدیا - جب یہہ ہزیمت دلی کے قرب مین شاہجہان کو ہوئی - تو اوسنے مانڈو کی طرف مراجعت کی - آجتک یہہ عقدہ نہین کہلا کہ اوسنے کیا اپنی مصلحت اس اولٹے جانے مین سوچی تہی - کیونکہ ایسے موقعون مین اولٹے پاؤن جانا آفتون اور مصیبتون مین اپنے تیئن پہنسانا ہوتا ہے - اب بادشاہ خود اجمیر کی طرف روانہ ہوا - اور شاہزادہ پرویز بہی اوسکی خدمت مین آن پہنچا - اوسکو شاہجہان کی سرکوبی کا اہتمام سپرد ہوا - مہابت خان اوسکا اتالیق اور اس مہم کا مدار المہام بنا -

اب گجرات مین سے جو شاہجہان کی جاگیر کا صوبہ تہا - وفادار خواجہ سرا کو بادشاہی آدمیون نے نکالدیا - شاہجہان نے عبداللہ خان اور سردارون کو پانچ چہہ ہزار سوارون کے ساتہہ احمد آباد مین بہیجا - مگر اوسکو بادشاہ کی لشکر نے مالوہ مین شکست دیدی - وہ یہان سے بہاگ کر سورت مین گیا - غرض جہان گیا وہان ہزیمت اوٹہائی - انجام اس لڑائی کا یہہ ہوا کہ گجرات پر بادشاہ کا قبضہ ہوگیا +

اب مالوہ مین شاہجہان ایک لشکر جرار مانڈو سے لیکر پرویز اور مہابت خان کے سامنے لایا
- رستم خان اوسکا بڑا سردار تہا - مگر اوسنے اپنی رستمی کو ڈبویا - اور مہابت خان سے ملا
اور اور سرداروں نے بہی کام کیا - اسلئے شاہجہان کو اپنے نوکرون کا اعتماد اور سردارون
پر اعتقاد نہ رہا - سراسیمہ اور پریشان ہوکر دریائے نربدا سے عبور کیا - اور تمام کشتیون
کو اپنے قبضہ مین کر لیا - اور سب گہاٹون پر توپین لگائین اور سپاہی بٹہا دیے -
غرض اپنے نزدیک ایسا انتظام کر دیا کہ کوئی نربدا پار نہ اوتر سکے - اس سارے کام کا
اہتمام بیرام بیگ کی سپرد تہا - یہہ سب انتظام کرکے خود برہان پور اور قلعہ اسیر کیطرف
چلا گیا - قلعہ اسیر نہایت مستحکم قلعہ تہا - وہان کوئی عزیز نورجہان کا قلعہ دار تہا -
ہر چند اوسکو نورجہان نے لکہا تہا کہ شاہجہان کے ساتہہ رفاقت نکرنا - مگر اوسنے نہ سُنا
اور وہ شاہجہان کے ساتہہ مل گیا - اور قلعہ اوسکے حوالہ کیا - ایک خط مہابت خان
نے خانخانان کو لکہا تہا وہ پکڑا گیا - اسلئے شاہجہان کو خانخانان پر بہی اعتبار نہ رہا
- اوسکو مع اہل و عیال کے نظر بند کرکے قلعہ اسیر مین لے گیا - یہان ارادہ تہا
کہ اوسکو مقید رکہے - مگر اب اوسکو برہان پور لیگیا - یہان عبداللہ خان بہی اوس
پاس آن پہنچا - شاہجہان نے صلح کا ارادہ کیا - اور مہابت خان سے پیغام بہیجا - مہابت خان
نے کہا کہ جب تک خانخانان نہ آئے صلح کے شرائط کا انفصال نہین ہوسکتا - ناچار شاہجہان
نے خانخانان سے قول قسم لیکر روانہ کیا - اور یہہ ٹہرا کہ دریا سے ادہر بیٹہہ کر صلح کا
فیصلہ کرے - اتفاق سے خانخانان ادہر روانہ ہوا - ادہر بعض جوانمردون نے دریا سے
اوس مقام سے عبور کیا - جہان شاہجہان کے آدمی ہوشیار نہے - بیرام بیگ اوسکا سردار
اس لشکر کو نہ روک سکا - اور سب لشکر عبور کر گیا - اب خانخانان حیران تہا کہ کیا کرون

در روئے رفتن نہ راے ماندن - اوسنے دیکھا کہ شاہجہان کا اقبال پیچھے ہٹا - ادبار آگے بڑہا - اسلیئے مہابت خان کی توسل سے شاہزادہ پرویز کے پاس چلا گیا جب شاہجہان کو یہہ حال معلوم ہوا کہ بیرام بیگ لشکر کو نہ روک سکا - خانخانان یون ہاتہہ سے گیا - تو وہ موسم باران مین دکن مین گیا - اور اس مصیبت کے سفر مین بہت سے رفیق اوس سے جدا ہو کر شاہزادہ پرویز سے جا ملے - اور جو ساتہہ گئی وہ بہی بہت سا اسباب چہوڑ گئے برسات مین راہین خراب ہو رہی تہین - کیچڑ اور پانی مین اسباب رہ رہ جاتا تہا - اور لشکر شاہی پیچہے تہا وہ اس اسباب کو لے لیتا - غرض جب وہ گولکنڈہ مین قطب الملک پاس پہنچ گیا - تو شاہزادہ پرویز بہی اوٹہا برہانپور مین چلا آیا - اور بادشاہ کو لکہہ بہیجا کہ اب کوئی خطر شاہجہان کا نہین رہا - اسلیئے بادشاہ پہر کشمیر کو روانہ ہوا - اور آصف خان صوبہ بنگالہ کو بہی بلا لیا - بغیر اسکے بادشاہ کو چین نہ آتا تہا - جب شاہجہان دہلی سے ہزیمت اوٹہا کر مانڈو گیا تہا - تو اوسنے افضل خان کو عادل شاہ حاکم بیجاپور پاس اعانت اور کمک کی امید پر بہیجا تہا - پہلے وہ ملک عنبر پاس آیا - اوسنے کہا کہ ہم سب مین عادل شاہ بڑا ہے - اگر وہ رفاقت شاہجہان کی قبول کریگا تو مین بہی حاضر ہون - بغیر اوسکے مرضی کے کوئی کام نہین کر سکتا - عادل شاہ کے پاس جب وہ آیا تو اوسنے کچہہ التفات نہین کیا - بلکہ جب مہابت خان نے اوس سے تحریک کی تو پانچ ہزار سوار اوسنے میر محمد لاری جسکو وہ میر بابا کہتا تہا دیکر بادشاہ کی خدمت گزاری کے واسطے متعین کیے -

اب شاہجہان راہ کی خرابیان اوٹہاتا ہوا مچھلی پٹن مین پہنچا - یہان قطب الملک نے اوسکی خاطر خواہ اعانت کی سامان رسد اور ضروریات کا بہم پہونچا دیا - اور

اور کچھہ روپیہ بہی دیا۔ یون انہوںکو لٹیتے شاہجہان ملک اڑلیسہ مین آیا۔ تو یہان کوئی
اوسکا مقابلہ کرنے والا موجود نہ تہا۔ وہ اس ملک پر قابض ہوکر بنگال مین پہونچا۔
بردوان کو صالح نے مستحکم کیا۔ ابراہیم نے اکبرنگر کے قلعہ کو استوار کیا۔ صالح نے کچھہ
مقابلہ کیا۔ مگر عبد اللہ خان نے قلعہ لے لیا۔ اب ابراہیم سے کئی جگہہ لڑائیان ہوئین
شاہجہان کے لشکر کو ہر جگہہ فتح نصیب ہوئی۔ اور ابراہیم مارا گیا۔ اور پہر ڈہاکہ لے لیا
۔غرض سارے بنگالہ پر اوسکا تصرف ہوگیا۔ داراب خان پسر خانخانان کو قید سے
چہوڑکر اوسکو یہہ ملک عطا کیا۔ راجہ بہیم کو کہ وہ اوسکا بڑا رفیق تہا۔ پٹنہ روانہ کیا
اس شہر کو بہی بادشاہی آدمی نہ بچا سکے۔ اسطرح بہار کا ملک بہی قبضہ مین آگیا۔ رہتاس کا
قلعہ بہی قلعہ دار نے دیدیا۔ غرض ایک لشکر عظیم شاہجہان کے پاس جمع ہوگیا۔ راجہ
بہیم الہ آباد پر آگے بڑہا اور دریا خان کو کڑہ مانک پور کی طرف روانہ کیا۔ عبد اللہ خان
نے بڑی شان و شوکت سے دریا سے عبور کر قلعہ الہ آباد کا محاصرہ کیا۔ یہان وہی قلعہ دار
رستم خان قلعہ دار تہی۔ دونون مین خوب لڑائیان ہوئین۔ شاہجہان جونپور پہنچا
۔ اب دکن کا بند و بست کر کے مہابت خان اور شاہزادہ پرویز الہ آباد کی طرف چلے
جب وہ الہ آباد کے قریب آئے۔ تو عبد اللہ خان نے محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہایا۔ جو سی مین
چلا آیا۔ دریا خان نے گہاٹون کو بند کیا۔ اسلئے بادشاہی لشکر کے عبور کرنے مین
توقف ہوا۔ جب لشکر اوترا۔ تو عبد اللہ خان اور راجہ بہیم اور دریا خان شاہجہان
پاس جونپور چلے گئے۔ پہر شاہجہان بنارس مین آیا۔ اور مقابلہ کے لئے گنگا پار
اوترا۔ بادشاہی لشکر بہت تہا۔ شاہجہان پاس نئی سپاہ بنگالہ کی نوکر رکہی ہوئی
تہی۔ عبد اللہ خان کی مرضی نہ تہی کہ لڑائی ہو۔ بلکہ اوسنے دکن کی بہاگنے کی صلاح بتائی

مگر شاہجہان کی سمجھہ مین نہ آئی - سخت لڑائی ہوئی - ہر جگہ شاہجہان کی سپاہ کو ہزیمت ہوئی - راجہ بھیم مارا گیا - اور رفیق اور دوست بھی کام آئے - تمام سپاہ پراگندہ اور پریشان ہو گئی - شاہجہان نے اپنے اہل و عیال کو قلعہ رہتاس مین چھوڑ کر بہار اور پٹنہ مین آیا - اب دکن مین پناہ ڈھونڈ ہنیکا ارادہ کیا جس راہ سے آیا تھا - اسی راہ پھر جانیکا ارادہ کیا - پادشاہ کا ملک بنگال اور بہار پر قبضہ ہو گیا - دکن کا حال سننا چاہیے +

دکن کا حال

پہلے ہم لکھہ چکے ہین کہ ملک عنبر اور عادل خان دونو جہانگیر کے ساتھہ عہد و پیمان کر چکے تھے - اسلئے شاہجہان کی اعانت سے دونون نے انکار کر دیا - اب ان دونون مین آپس مین لڑائی شروع ہوئی - ملک عنبر نے علی شیر کو مہابت خان پاس بھیجکر یہہ التجا کی کہ مہمات دکن کا اہتمام اسکو سپرد ہو تا کہ پادشاہی آدمیون کی استعانت سے عادل شاہ پر اوسکو تسلط حاصل ہو - عادل شاہ کو یہہ خیال تھا کہ پادشاہ کو اپنا رفیق بنا کر ملک عنبر کو مغلوب کرے - مہابت خان نے عادل شاہ کی حمایت اختیار کی - اور اوسنے بالاگھاٹ مین ایک لشکر متعین کیا - کہ ملا محمد لاری کو برہان پور پہنچا وے - غرض مہابت خان اور پرویز نے برہان پور مین چھاونی ڈالی - اور عادل شاہ کی سپاہ سے دکن کا انتظام کر کے خود بہار و بنگالہ کیطرف روانہ ہوئے - جب ملک عنبر کو یہہ حال معلوم ہوا تو وہ متردد ہوا نظام الملک کو ساتھہ لیکر قندہار کی طرف روانہ ہوا - اہل و عیال کو قلعہ دولت آباد مین چھوڑا - اور یہہ بہانہ کیا کہ مین قطب الملک سے اپنا زر مقررہ واپس لینے جاتا ہون - جب ملک عنبر قطب الملک کی ملک مین پہنچا - لوخرچ سپاہ کا جو روپیہ متعین تھا وہ اوس سے وصول کر کے

بندر مین آیا۔ یہان عادل شاہ کے آدمی غافل پائے۔ اونکو مار مور بندر کو لوٹ لیا۔
عادل شاہ کا منتخب لشکر محمد لاری کے ساتہہ برہان پور گیا ہوا تہا۔ اوسنے اوس لشکر کو
بلا یا۔ اور تمام بادشاہی ملازمون کو لکہا کہ وہ اوسکی حمایت اور اعانت کرین۔ ملک عنبر نے
اوسکے ساتہہ بڑی گستاخی کی ہے۔ جب مہابت خان اور پرویز برہانپور سے چلے تہے
تو وہ سب اپنے نوکرون کو حکم دیگئے تہے کہ جو کچہہ محمد لاری کہے اوسکے موافق عمل کرنا۔
غرض اوسکے کہنے سے اور مہابت خان کے حکم آجانے سے تمام دکن کی بادشاہی علاقہ دار
اوسکے طرفدار ہوئے۔ سب طرف سے اوسکی مدد کے واسطے آن موجود ہوئے۔ جب ملک عنبر کو
اسکا حال معلوم ہوا تو اوسنے بادشاہ کی خدمت مین ایک عرضداشت بہیجی کہ مین حضور کا
غلام ہون میری عادل شاہ سے دشمنی چلی آتی ہی حضور کو اس معاملہ مین مداخلت دینی
نہین چاہئے۔ بادشاہ نے کچہہ نہین سنا۔ غرض جب عنبر نے دیکہا کہ یون کام نہ چلا تو بادشاہ
سے بگڑ بیٹہا۔ اور بادشاہی صوبون پر حملہ کرنے اور آس پاس کے ملک لے لینے پر آمادہ ہوا
۔ بالاکوٹ پر قبضہ کر لیا۔ بیجاپور پر حملہ کیا شولاپور لے لیا۔ غرض ایک آفت برپا کر دی
۔ اب شاہجہان بہی دکن مین آیا۔ ملک عنبر اوسکا ہواخواہ بنا۔ برہان پور کے محاصرہ کے لئے
اوسکو لکہا۔ شاہجہان نے برہانپور کا محاصرہ کیا۔ مگر محصورین نے اپنا بچاؤ کیا۔
اور مقابلہ کرتے رہے۔ یہانتک پرویز اور مہابت خان دریاے نربدا پر آن پہنچے۔
شاہجہان نے محاصرہ چہوڑا۔ اپنی جان بچانیکے فکر مین ہوا۔ اب سب اوسکے ہمراہی
جدا ہو گئے۔ خود اوسکے مزاج مین ضعف نہایت قوی ہو گیا۔ اور جان کچہہ باقی نرہی
اسلئے اوسنے باپ کو عرضی لکہی اوسمین اپنے افعال سے ندامت اور پشیمانی کا اظہار کیا عفو
تقصیرات کی لئے التجا کی۔ بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے یہہ جواب لکہا کہ اگر دارا شکوہ اور

اوسنے اپنی بیٹیکو ملازمت مین بہیجدو۲ قلعہ اسیر و رہتاس کو حوالہ کردو۔ تو تقصیرات
معاف ہوتی ہین۔ ملک بالا گہاٹ اوسکو مرحمت ہوتا ہے۔ شاہجہان نے ان سب شرائط
کو منظور کیا۔ دونو بیٹون کو بادشاہ پاس بہیجدیا۔ دونون قلعون کے قلعہ دارونکو
لکہہ بہیجا کہ بادشاہ جسے حکم دین قلعے حوالہ کردو۔ یہہ واقعہ ۱۰۳۴ ہجری ۱۶۲۵ سنہ کا ہے +

ذکر عذر و بے ادبی مہابت خان

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ جب شاہجہان کو مہابت خان اور پرویز نے شکست دی
تو اونہون نے جہانگیر کو لکہہ بہیجا تہا کہ اب کوئی خطرہ سلطنت مین نہین ہے آپ
کشمیر کو تشریف لیجائے۔ چنانچہ بادشاہ کشمیر کو اوس سال ہو گیا۔ اور پہر دوسرے
سال بہی گیا۔ جب تیسرے برس روشنائی فرقہ والون نے سر اوٹہایا۔ تو بادشاہ
نے یہہ ارادہ کیا کہ ایک دفعہ کشمیر کی جگہ کابل کی سیر کیجے۔ اگرچہ سر احداد سرگروہ
روشنائی کا اوسی سال آگیا تہا مگر پہر بہی اوسنے کابل ہی کا ارادہ کیا۔ مگر اس نامبارک
سفر مین وہ معاملات پیش آئے کہ جیسے ساری سلطنت کا ڈہچر بگڑنے لگا +

نورجہان کی اس دہن نے کہ شہریار کے پانٔو تلے تخت شہریاری ہو۔ بڑی فساد اٹہائے
ابہی شاہجہان کا کہٹکا گیا تہا کہ مہابت خان اور پرویز کا دہڑکا پیدا ہوا۔ اس
تریاہٹ نے سلطنت کے نئے دشمن پیدا کئے۔ شاہجہان کے ساتہ مہابت خان نے
خوب خوب جوہر وفاداری دکہائے تہے۔ بادشاہ کی ایام خوردسالی سے وہ
وفاداری مین ہمیشہ ثابت قدم رہا۔ پہلے اوسکا نام زمانہ بیگ تہا۔ وہ غیور بیگ
کابلی کا بیٹا تہا۔ بادشاہ کی ایام شاہزادگی مین احدی کے مرتبہ سے پانصدی کے
درجہ پر پہنچا۔ اب خانخانان سپہ سالار تہا۔ ہفت ہزاری کا منصب ہو گیا تہا۔

یہی مہابت خان تہا کہ جسکی نسبت طامس رو نے اپنے سفرنامہ مین لکہا ہی کہ وہ عالی ہمت اور
جوانمرد اور فیاض تہا۔ اور سب لوگ اوسکو عزیز رکہتے تہی۔ اور بادشاہ بہت چاہتا تہا۔
اور وہ شاہجہان کی کچہہ پرواہ نہین کرتا تہا۔ اب نورجہان اس عروج کو دیکہہ کر جلنے لگی۔ او اسکے
بہائی آصف خان سی لاگ ڈانٹ اوسکی مدت سی چلی آتی تہی۔ پرویز کا وہ نہایت دوست تہا
غرض اب جب ان دونون بہن بہائیون نے دیکہا کہ وہ ہاتہون سے نکل جائیگا۔ نو رشک اور
حسد نے زور کیا۔ بادشاہ سے کہہ کہکر اولٹے سیدہے حکم بہیجنے شروع کئے۔ فدائے خان
کو شاہزادہ پرویز پاس بہیجا کہ وہ مہابت خان کو اپنے سے جدا کرکے بنگالہ روانہ کرے۔
خانجہان گجرات سی آنکر شاہزادہ کی اتالیقی اور وکالت اختیار کرے۔ فدائے خان نے
سارنگ پور مین پہنچکر یہہ حکم شاہزادہ پرویز کو سنایا۔ تو وہ اس حکم سے راضی نہ ہوا۔
مہابت خان کی جدائی اور خانجہان کی رفاقت اوسکو پسند نہ تہی جب یہہ حال فدائی خان
نے بادشاہ کو لکہا۔ تو وہان سی پہر حکم تاکیدی شاہزادہ کے نام آیا۔ غرض مہابت خان بنگالہ
روانہ ہوا۔ اور خانجہان پرویز پاس آگیا۔ اب مہابت خان کے نام ایک اور حکم جاری ہوا
کہ ملک بنگالہ کی لڑائی مین جو ہاتہی تمہارے ہاتہہ آئے ہین وہ تم نے ابتک نہین بہیجے۔
اور بہت سا روپیہ ظلم سے وصول کیا ہے۔ تمہاری بہت سی نالشی دربار مین موجود ہین غرض
تم یہان اپنے علاقہ سے آؤ۔ اور بادشاہی دیوانون کو حساب سمجہاؤ +

انہین دنون مین مہابت خان نے اپنی لڑکی کی شادی برخوردار خواجہ عمر ولد نقشبندی سے
کی تہی۔ اور بادشاہ سے اجازت جسکا لینا ضرور تہا نہ لی تہی۔ اسپر بادشاہ ایسا افروختہ ہوا
کہ سارا جہیز جو مہابت خان کا دیا ہوا گہر بار سمیت ضبط کرلیا۔ اور برخوردار کو برہنہ کرکی درّے
پٹوائے۔ داماد کا یہہ حال ہوا محمد حسن جو اوسکی بی بی کا بہائی تہا۔ اور پرگنہ ٹپیالہ مین

کروڑ ہی تہا - روپیہ کے مطالبہ مین اوسکو بہی نہایت ذلیل و خوار کیا - مہابت خان خوب سمجہتا تہا کہ یہہ سارے سامان اوسکی بے عزتی کرنیکے آصف خان اور نور جہان نے کیے ہین اسلیئے وہ پادشاہ کی حکم سے دریاء جہلم پر چلا آیا - جہان پادشاہ کابل جانے کے ارادہ سے پڑا تہا مگر اپنی رفاقت مین پانچ ہزار رجپوت لایا - ان رجپوتون کو اوسنے اپنی حکمت اور تدبیر سے ایسا خیر خواہ بنالیا تہا کہ اوسکے نام پر سر کٹانے اور جان پر کہیل جانے کو اپنی سرخروئی اور سرفرازی سمجہتے تہے ؛

جب مہابت خان اس گروہ خونخوار کے ساتہہ دریاء جہلم پر پہنچا - تو لوگون مین چرچا ہوا کہ معلوم نہین مہابت خان کا کیا ارادہ ہے - مگر آصف خان باوجود عاقل ہونیکے ایسا غافل ہوا کہ اوسنے پادشاہی حکم مہابت خان پاس بہجوادیا کہ جب تک مطالبہ حساب کا دلوان اعلیٰ کو نہ سمجہاؤ - اور اپنے مدعیون کی بمقتضای عدالت تسلی نکرو مجرا موقوف - اب مہابت خان نے یہہ سوچ سمجہہ کر کہ دشمنون نے اوسکی بربادی مین کوئی کسر باقی نہین رکہی یہہ ارادہ کیا - کہ کوئی تدبیر ایسی سوچنی چاہیے کہ جسمین پوری کامیابی ہو - اس زمانہ مین یعنی جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۵ھ مارچ ۱۶۲۶ء مین پادشاہی فوج دریاء جہلم پر پڑی تہی اور کشتیون کے ذریعہ سے پار اوترنے اور کابل جانے کی تیاریان کررہی تہی - نواب آصف خان بر وہ پردہ غفلت کا پڑا کہ باوجودیکہ ایسا قوی بازو دشمن ہمسایہ مین تہا - مگر وہ خود تمام لشکر کو لیکر پار اوتر گیا - اور پادشاہ پاس حرم سرا مین سوا چند خواصون اور خواجہ سراؤن کے کوئی باقی نہ رہا - جب مہابت خان کو علی الصباح یہہ کیفیت معلوم ہوئی تو چار پانچ ہزار رجپوتون کو لیکر اپنے خیمہ سے نکلا اور پل کو روک لیا - دو ہزار راجپوت یہان متعین کیے - اور حکم دیا کہ پل کو جلا دین - اگر کوئی اودہر سے قصد اوترنے کا کرے تو مقابلہ سے پیش آئین -

باقی رجپوتون کو خیمون کے گرد پہیلا دیا - اور خود دولت خانہ کی طرف متوجہ ہوا - اور
حرم سے گذر کر معتمد خان کی پیشخانہ کے سامنے گیا - بادشاہ کا حال پوچہا - اور آگے بڑہ کر
سواری پر قناتون کے اندر بارگاہ کی دروازہ پر آن کہڑا ہوا - اور غسلخانہ کے کواڑ توڑ کر
اندر گہس گیا - ہر چند بادشاہون کے ملازمون نے کہا کہ ہم آپ کی اطلاع بادشاہ سی کرین
- مگر اوسنے ایک نہ سنی - سوارون کی اسطرح کہڑے ہوئی - اور حرم سرا مین غل مچا تو بادشاہ
بہی کہ رات کا خمار شراب کا نہ اوترا تہا - اور اچہی طرح ہوش مین نہ آیا تہا - تلوار ہاتہہ
مین لئے گہبرا کر باہر نکل آیا - اور پالکی مین ہو بیٹہا - اور کہا کہ مہابت خان کیا کہتا ہی
مہابت خان اوسیوقت کورنش بجا لایا - اور پالکی کے گرد تین دفعہ تصدق ہوا - اور
ہاتہہ باندہ کر یہہ عرض کیا کہ مجہے یقین تہا کہ آصف خان کے ہاتہہ سے تو میری خلاصی ممکن
نہین - اور نہایت ذلت اور خواری سی مارا جاؤنگا - اسلئے مضطرب ہوکر یہہ جرأت اور
دلیری کی ہے کہ حضور کی پناہ مین آیا ہون - اگر مین مستوجب قتل و سیاست ہون تو حضور
دست مبارک سی سیاست فرمائین - اگرچہ جہانگیر اول دل اپنے غیظ و غضب کو نہ روک سکا
- اور دو ایک دفعہ ارادہ ہوا کہ تلوار سے سر اوسکا اوڑا دے - مگر میر منصور بدخشی نے
ترکی زبان مین بادشاہ کو سمجہایا کہ وقت اسکا مقتضی نہین ہے - غرض بادشاہ نے بہی
اپنے تئین ضبط کیا - اس عرصہ مین راجپوت دولتخانہ کے اندر اور باہر سب جگہہ پہیل گئے
- اب مہابت خان نے عرض کیا کہ حضور کی سواری کا وقت ہی حضور سوار ہووین - اور
بندہ پارکاب چلی تا کہ لوگون کو جو میری طرف سی گمان اس گستاخی اور جرأت کا ہے
رفع ہو جاوے - اور یہہ لوگ جان جائینگے کہ جو کچہہ مین نے کیا ہے وہ حضور کے حکم کے
موافق کیا ہے - اپنا گہوڑا سامنے کیا کہ اسپر سوار ہون مگر بادشاہ نے اپنے خاصگی گہوڑا

جب لباس پہننے کا ارادہ سے پادشاہ نے محل مین جانیکا ارادہ کیا۔ تو وہ مانع آیا۔ یہان
پادشاہ کو امید تھی کہ نور جہان سے صلاح اور مشورہ کا موقع ملے گا۔ اتنے مین پادشاہ کا
خاصہ کا گھوڑا آگیا۔ اور دو تیر کے فاصلہ پر پادشاہ چلا ہوگا کہ مہابت خان نے اپنا ہاتھی
پیش کیا اور عرض کیا کہ ازدحام خلائق بہت ہی ہے صلاح وقت ہے کہ حضور ہاتھی پر سوار
ہون اور شکار کے لئے تشریف لیجلین۔ پادشاہ ہاتھی پر بیٹھا۔ ایک مسلح رجپوت آگے
اور دو پیچھے پادشاہ کے بیٹھے۔ غرض اس ہاتھی پر بٹھانیسے یہہ تھی کہ پادشاہ قابو مین
رہیگا۔ مقرب خان پادشاہ کے پاس حوضہ مین جا بیٹھا۔ مگر ایک زخم کھایا۔ خدمت پرست خان
جو پادشاہ کیلئے شراب و صراحی و جام پاس رکھتا تھا بڑی وقت سے حوضہ کے کنارہ کو پکڑ کر کھڑا ہوا
اور پھر حوضہ کے اندر جا بیٹھا۔ آدہ کوس پادشاہ گیا ہوگا کہ گجپت خان داروغہ فیلخانہ
مادہ فیل خاصہ شاہی کی لایا۔ اور اس ارادہ سے کہ پادشاہ کو اوسپر بٹھا ہے اجپوتون
کے حلقہ کو چیر چار کر پہنچا۔ اوسکو مہابت خان کے اشارہ سے رجپوتون نے مارڈالا۔ غرض
اسیطرح سیر و شکار کے بہانہ سے پادشاہ کو ہمراہ لیکر مہابت خان اپنی خیمہ گاہ پر لگیا
وہان نذرین دلوائین۔ بیٹون کو تصدق کیا۔ یہہ اوس سے بڑی چوک ہوئی کہ وہ نورجہان سے
غافل رہا۔ اب اوسکو خیال آیا کہ چال رہ گئی اسلئے وہ پادشاہ کو پھر دولت خانہ مین لایا
۔ مگر بیگم کو اتنی فرصت مل گئی اور اوسان اوسکے ٹھکانے رہے کہ جب اوسنے دیکھا کہ پادشاہ
تک پہنچنا ممکن نہین۔ تو فی الفور اوسنے بھیس بدل اور ٹوٹی پھوٹی ڈولی مین بیٹھ ایک
خواجہ سرا کے ساتھہ دریا پار اپنے بھائی آصف خان پاس چلی گئی۔ اور پل پر رجپوتون
کی روک ٹوک سے بچ گئی۔ جب مہابت خان کو بیگم نہ ہاتھہ لگی تو اوسکو شہریار کی فکر
ہوئی۔ وہ پادشاہ کو شہریار کے خیمے مین لے گیا۔ یہین رات کو پادشاہ نے آرام کیا۔

اب بیگم نے پار اوتر کر بہائی کے سامنے تمام سرداردن کو لعنت ملامت کی - اور علانیہ
پکار کر کہا کہ تم کیسے نامرد اور غافل ہو کہ اپنی آنکہون کے سامنے پادشاہ کو گرفتار
کرا دیا - اب اسکا تدارک کرنا چاہیئے - سب نے عرض کیا کہ کل حضور کے ہمرکاب فوج مرتب
کر کے چلینگے - اور دشمنون سے سمجہینگے - جب اس صلاح کی خبر پادشاہ کو ہوئی تو اونسنے
اپنے معتمد ملازم نور جہان پاس بہیجے کہ خبردار ہرگز ہرگز لڑائی کا ارادہ نہ کرنا - اور
اپنی خاص انگوٹہی بہی بہیجدی تاکہ وہان اس پیغام پر اعتبار ہو - اور یہہ بہی کہلا بہیجا
جسوقت کہ مین ادہر ہون تمکو ادہر سے انگریزنیسے بجز ندامت اور پریشانی کے کچہہ حاصل
نہ ہوگا - مگر یہان یہہ سمجہا گیا کہ مہابت خان کے کہنے سننے سی پادشاہ کی یہہ پیغام اور مہر
بہیجی ہے - اسلئے لڑائی کا ارادہ مصمم ہوا - مگر اتنے عرصہ کے لئے ملتوی کیا کہ پادشاہ
کی اقامت ٹہیک ٹہیک معلوم ہو جائے - فدائی خان پادشاہ کا ایک جان نثار ملازم تہا - او سنے
پادشاہ سے ملنے کا ارادہ کیا - اسلئے سوار ہو کر دریا کے کنارہ پر آیا - مگر یہان پل پہکا
پڑا ہوا تہا - اور سپہ عبور نہو سکتا تہا - اسلئے اوسنے دولتخانہ کی مقابل دریا مین تیر کر
پار جانے کا ارادہ کیا - اور اپنے چند نوکرون کے ساتہہ گہوڑا دریا مین ڈالا - مگر حسب
اتفاق اوسکا ارادہ معلوم ہوگیا - بہت سے ہمراہی اوسکے مارے گئے - بعض دریا مین ڈوب کر
رہ گئے - غرض خود فدائی خان بہزار دشواری جان اپنی بچا لے گیا +

دوسرے دن صبح کو یعنے ۲۹ جمادی الثانی کو آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور
افسر سپاہ لیکر آمادہ پیکار ہوئے - نور جہان خود ہاتہی پر سوار ہو کر ہودج مین بیٹہی
- اور دو ترکش اور ایک کمان آگے رکہی - شہریار کے چہوٹے بیٹے کو گود مین لیا - دو
خواجہ سراؤن کو آگے پیچہے بہٹہایا - سب سی پہلے ہاتہی اپنا دریا مین ڈالا - مگر اس

اوترنے مین انتظام فوج کا بگڑگیا۔ نورجہان کا ہاتہی رجپوتون کی فوج کے سامنے
پڑا۔ آصف خان کا لشکر کسی طرف چلا گیا۔ فدائی خان کسی طرف گیا۔ ابوالحسن کہین
اور ہی چلا گیا۔ بہت سی لوگون کو تیرنا پڑا۔ وہ خود بہاگے۔ اور زرہ بکتر شرابور ہو گئی۔
اونکے بوجہہ کے مارے سپاہیون کے ہوش بگڑنے لگے ۔ بارود سیل گئی۔ مگر اس
بہیگی ہوئی سپاہ نے بہی پار اوترکر میدان گرم کیا۔ ہزارون آدمی ضائع ہوئے۔ نورجہان
نے بہی اپنے ترکش خالی کئے۔ اوسکی گود مین شہریار کے بیٹے کے بازو مین تیر لگا۔ اوسکو
خود نکالا۔ اور تمام لباس اوسکا خون سے رنگین ہو گیا۔ کئی خواجہ سرا سامنے ہاتہی کے
جان نثار ہوئے۔ ہاتہی کے بہی سونڈ مین دو تلوار کے زخم لگے۔ اور اوسکا منہہ
بہرا تو دو چار برچہے پٹہون پر بہی لگ گئے۔ فیلبان نے ہاتہی بہگایا۔ گہرے پانی
مین وہ چلا گیا۔ غرض بہزار خرابی دریا پار اوترکر نورجہان دولتخانہ شاہی مین
جا پہونچی۔ آصف خان نے یہہ برا وقت دیکہکر اٹک رہتاس کا رستہ لیا۔ وہان ابوالحسن
بہی بہاگ گیا۔ یہان قلعہ کو مستحکم کیا۔ البتہ فدائی خان دشمنون سے لڑتا بہڑتا شہریار
کے خیمہ کے سامنے جہان بادشاہ تہا جا پہنچا۔ سراپردہ آدمیون سے بہرا ہوا تہا۔
بادشاہ پاس نہ پہنچ سکا۔ ہین سے تیراندازی شروع کی۔ اوسکے اکثر تیر دولتخانہ مین
بادشاہ کے روبرو پڑے۔ مگر جب سارا لشکر پیچہے کو بہاگا تو وہ بہی زخمی ہو کر پیچہے ہٹا
اور بڑے بڑے شجاع دلیر رفیق اوسکے مارے گئے۔ وہ خود رہتاس کو بہاگ گیا
جب کہ نورجہان نے دیکہا کہ لڑائی بہڑائی سے خاوند قید سے نہ چہوٹا تو شوہر کے
ساتہہ قید مین چلی گئی۔ اور وہان اندر ہی اندر بندوبست بادشاہ کی رہائی کی کرنے لگی
مہابت خان دریاے جہلم پر یہہ فتح حاصل کرکے دریاے اٹک کی جانب آصف خان کی

فکر مین چلا۔ جب دریا ے اٹک پر پہنچا۔ تو بادشاہ سے اجازت لیکر قلعہ اٹک مین گیا۔
اور آصف خان اور سردارون کو جو اوسکے ساتہہ تہے قید کر لیا۔ دو تین اپنے قدیمی
دشمن کے رفیقون کو تلوار سے مار ڈالا۔ غرض اب اوسکی ہیبت لوگون کے دلون مین
بیٹہتی جاتی تہی۔ مگر اوسکی قوت جیسی ظاہر مین شان و شوکت کی معلوم ہوتی تہی
ایسی درحقیقت نہ تہی۔ اسلئے کہ اوسکا کوئی رفیق سوا راجپوتون کے نہ تہا۔ اور راجپوتون
کی فوقیت سے ساری فوج بادشاہ کی ناراض تہی۔ اور وہ جہانگیر کی وفاداری کا دم
بہرتی تہی۔ دونون بیٹے پرویز و شہریار بہی بادشاہ کے مطیع اور فرمانبردار تہے۔
اور اعیان دولت اور امیران سلطنت اسکی بدسلوکی سے ناراض تہے۔ غرض
مہابت خان کی مخالف بہت تہے۔ اور رفیق تہوڑے۔ اسلئے اوسنے گو بادشاہ کو
قید کر رکہا تہا۔ مگر اس قید مین بہی وہ اوسکی تعظیم اور تکریم منت سماجت کرتا تہا۔
کسیطرحکی گستاخی اور بےادبی نہ کرتا۔ اسیطرح بادشاہ کو کابل مین لے گیا۔ اب جہانگیر
نے نورجہان کے سکہلانے پڑہانے سے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ جو مہابت خان کہتا وہ کرتا
۔ اور اوسمین کچہہ چون و چرا نہ کرتا۔ نورجہان خلوت مین جو اوسے عرض کرتی وہ
مہابت خان سے بادشاہ فرما دیتا۔ بارہا اوسنے کہا کہ نورجہان کو ہرگز ہرگز اپنے سے
ایسا صاف نہ سمجہنا جیسا کہ مین تجہسے صاف ہون۔ وہ ہروقت تیرے مارنیکی فکر مین
ہے۔ اور آصف خان کی بہو کا ارادہ ہے کہ تجہے گولی سے مار دے۔ غرض بادشاہ کی
اس مشفقانہ باتون نے مہابت خان کو اندہا بنا دیا۔ اور بادشاہ بالکل اطمینان سے ہوگیا۔

مہابت خان کی خرابی

اب مہابت خان کے مہابت مین یون فرق آیا کہ راجپوتون نے جب دیکہا کہ اور بادشاہی فوج کے

افسر تو شرمندگی کے مارے بادشاہ کے روبرو سر نہین اوٹھا سکتے۔ تو وہ ایسے زورون پر
چڑہے کہ کسی کو اپنے سامنے نہ سمجھتے تھے۔ اور لوگون پر ظلم کرتے تہے۔ آخر یہہ ظلم ایک
خرابی ادہر لایا۔ تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ شکار کے واسطے ایک جگہ پر احدی متعین کئے تھے
کہ وہان کسی جانور کو نہ چرنے دین۔ ان رجپوتون کی ایک جماعت نے وہان اپنے گھوڑے
چرنے کے لئے چھوڑ دئے۔ جب ایک احدی نے منع کیا تو رجپوتون نے تلوارون سے
اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ اسپر احدیون نے بادشاہ سے استغاثہ کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا
کہ تم اوس قاتل رجپوت کا نشان اور پتہ بتلاؤ۔ تحقیقات سے اگر خون اوسپر ثابت ہو گا
تو سزا دیجائیگی۔ اس حکم شاہی پر احدی راضی نہ ہوئے۔ دوسرے روز اون سب نے یکدل
ہو کر رجپوتون پر حملہ کیا۔ کچھہ ملک غیر تہا۔ کچھہ ہوا بدلی ہوئی تھی۔ غرض راجپوتون
کی بڑی کہنڈت ہوئی۔ نو سو مارے گئے۔ بہت سے پہاڑون مین بہاگ گئے۔ کچھہ قید ہوئے
وہ ہندو کش کے پار ترکون کے ہاتھہ فروخت ہوئے۔ مہابت خان یہہ خبر سنکر اپنے
رفیقون کی حمایت کے لئے سوار ہوا۔ مگر راہ مین دشمنون کا غلبہ دیکھا۔ اور اپنی جان کا
خوف پیدا ہوا۔ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ یہان کوتوال کو انتظام کا حکم ہوا۔
بادشاہ سے یہہ عرض کیا کہ بانی مبانی اس فساد کے بدیع الزمان اور خواجہ قاسم ہین
۔ بادشاہ نے اونہین گرفتار کر کے مہابت خان کے حوالہ کیا۔ اوس نے اون کو
قید اور نہایت ذلیل کیا۔

ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ اب مہابت خان کو بادشاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تہا
اسلئے اوس نے یہہ طریقہ چھوڑ دیا کہ وہ راجپوتون کو لاکر چارون طرف دولتخانہ کے
گرد کہڑا کرتا تہا۔ سوا اسکے عمدہ عمدہ رجپوت کابل مین احدیون کے ہاتھہ سے مارے گئے تھے۔

نورجہان بیٹھے بیٹھے یہہ حکمت کرتی تہی کہ کارآزمودہ سپاہیون پر عنایت کرتی - اور انکو آمادہ جنگ رکہتی - ہوشیار خان خواجہ سرا کو لاہور بہیجا - وہ وہان سے دو ہزار سوار نوکر رکہہ کر لایا - اب بادشاہ پاس بہی اوسنے اپنی سپاہی بہت سے جمع کر دئیے تہے - غرض جب نورجہان نے ان سپاہیونکا خوب انتظام کر لیا - اور جہانگیر کابل سے مراجعت کر کے ہتاس کے قریب ایک منزل پر پہنچا - تو اوسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ جاگیردارون کی فوج کی موجودات لیوے جب بادشاہ نے نورجہان سے اوسکی فوج کی حاضری کے لئے حکم دیا - تو وہ بظاہر خفا ہوئی اور کہنے لگی کہ واہ مین اور جاگیردارون کی برابر ہوئی - مین اپنی سپاہ کو اپنا جاہ اور منصب کے موافق دکہاونگی - اوسنے اپنی قدیم سپاہ کی کمی کا اظہار کر کے جدید سپاہ بہرتی کرنے کا بہانہ بنایا - غرض جب دن اس سپاہ کی موجودات کا آیا - تو بادشاہ نے خواص کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ آج نورجہان کی فوج کی موجودات ہے تم دربار مین نہ آنا - مبادا کوئی فساد کہڑا ہو جائے - غرض یہہ سپاہ بادشاہ کی بارگاہ مین جمع ہوئی - اوسنے بادشاہ کو بیچ مین لے لیا - اور جن رجپوتون کے نرغہ مین بادشاہ رہتا تہا اونکو علیحدہ کیا - مہابت خان ہاتہہ ملتا رہ گیا - پہر بادشاہ نے حکم بہیجا کہ تم ایک منزل آگے چلا کرو - اگرچہ وہ مطلب سمجہہ گیا مگر احدیون کی لڑائی سے ایسا دب گیا تہا کہ کچہہ نہ کہہ سکا - لاچار آگے کو روانہ ہوا - بعد اوسکے بادشاہ ایسی تیز سواری پر سوار ہوا کہ مہابت خان اپنی منزل پر نہ ٹہر سکا - دریا جہلم کے پار ٹہرا - اب جہانگیر نے افضل خان کو بہیجکر چار حکم اوس پاس بہیجے - اول یہہ کہ شاہجہان ٹہہ مین موجود ہے وہان تم جاکر اس مہم کا انجام دو - دوم آصف خان کو قید سے چہوڑ کر حضور کے پاس بہیجدو - سوم جہورث اور ہوشنگ پسران دانیال کو بارگاہ معلے مین بہیجا دو - چہارم لشکر خان پسر مخلص خان جسکے تم ضامن ہو - درگاہ والا مین بہیجدو - اگر آصف خان کے

بھیجنے مین توقف کیا تو ایک فوج جرار تم پر متعین کیجائیگی - سلطان دانیال کے بیٹون کو
فوراً مہابت خان نے بھیجدیا - مگر آصف خان کے بھیجنے مین یہہ عذر کیا کہ مین نور جہان کیطرف
سے مطمئن نہین ہون - اسلئے خوف ہے کہ مبادا آصف خان کو چھوڑ دون - اور بیگم مجھپر فوج
چڑہا دین - اسلئے لاہور جاکر اوسے چھوڑ دونگا - اسپر بیگم بڑی آشفتہ ہوئی - افضل خان کو پھر اوس
پاس بھیجا غرض وہ مہابت خان کو سمجھا کر اور قول قسم دیکر آصف خان کو لے گیا - اور اوسکے
بیٹے ابو طالب کو چھوڑ گیا - کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس جگہ آصف خان قید ہوا تہا اوسی جگہ
رہا ہوا - اب مہابت خان نے ٹہٹہ کی طرف شاہجہان پاس جانیکا قصد کیا - نور جہان بھی
کیا عاقل تہی اوسنے مہابت خان کو کیا حکم بھیجا کہ شاہجہان کی مہم کا بہانہ کرکے اوسکو
دفع کرے - اور ایک لاٹہی سے دو سانپون کو مارے - ایک دشمن کو دوسرے دشمن سے تباہ
کرائے - شاہجہان کی یہہ کیفیت تہی کہ جب اوسکو یہہ خبر پہونچی کہ بادشاہ کو مہابت خان
نے قید کرلیا ہے - تو وہ مہابت خان سے عوض لینے کے ارادہ سے ایک ہزار سپاہ ہمراہ لیکر چلا
اوسکو امید تہی کہ جتنا آگے بڑہتا جاونگا فوج بھی بڑہتی جائیگی - مگر اوسکا دلی رفیق
راجہ کشن سنگہ اجمیر مین آنکر مر گیا تہا - اوسکے ساتہہ جو پانسو سوار تہے وہ بھی متفرق
اور منتشر ہوگئے - اسلئے شاہجہان کی سپاہ آدہی رہ گئی - اسلئے وہ سندہ کے جنگلون کی
راہ سندہ کو بھاگا - اور نہایت افسردہ اور پژمردہ خاطر تہا - اگر وہ بیمار نہ ہوتا تو یقینی ایران
کو چلا جاتا - یہان کے بادشاہ شاہ عباس سے اوسکی مدت سے بڑی محبت تہی - مگر جب وہ ٹہٹہ
مین آیا - یہان اوس سے مقابلہ ہوا - غرض وہ بیماری سے ایسا لاچار تہا کہ پالکی مین پڑکر گجرات
کی راہ سے دکن کو روانہ ہوا - غرض اسوقت اوسکے ستارہ اقبال نے طلوع کیا کہ ادہر

پرویز کی بیماری کی خبرین اوس پاس پہنچتی تہین - وہ جانتا تہا کہ یہہ بہائی جانبر نہ ہوگا شراب کثرت سے پیتا تہا - صرع کا مرض تہا - کیونکر بچتا - آخر مر گیا اودہر مہابت خان کی یہہ خبر پہونچی کہ بجائے اسکے وہ شاہجہان کا پیچہا کرے بادشاہی فوج نے اوسکا پیچہا کیا - اب مہابت خان نے دیکہا کہ کوئی راہ نجات کی سوا اسکے نہین ہے کہ شاہجہان پاس چلے - اسلئے اوسنے عرضی بہیجکر عفو تقصیر کی درخواست کی شاہجہان نے فوراً اوسکو اپنے پاس بلالیا - اب بادشاہ آزاد ہوکر لاہور مین آیا - یہان سلطنت کی کامون کا انصرام کیا - آصف خان کو لاہور کا صوبہ دار مقرر کیا - جب سب کامون سے فارغ ہوا تو حسب دستور کشمیر کی سیر کو روانہ ہوا +

جہانگیر کے مرنیکا بیان

بادشاہ کشمیر مین پہنچا - وہان دمہ کے مرض نے جو مدت سے اوسکے دم کے ساتہہ تہا زور کیا - اور برے آثار ظاہر ہوئے - کچہہ دنون بعد اس مرض مین تخفیف ہوئی - مگر بہوک جاتی رہی - اور افیون سے بہی کہ چالیس برس سے منہ سے لگی ہوئی تہی نفرت ہوگئی - فقط شراب انگوری کے دو چار پیالون پر زیست کا مدار تہا - ایسے وقت مین شہزادہ شہریار بہی داء الثعلب کے مرض مین مبتلا ہوا - تمام بال گر گئے - اوسکو لاہور علاج کے واسطے بہیجا - غرض اب بادشاہ نے کشمیر کے سرد ملک کو چہوڑکر خود بہی لاہور کے گرم ملک کی طرف راہ لی - جب بیرم گلہ مین پہنچا - تو یہان شکار کہیلنے بیٹہا - زمیندار ہرنون کو گہیر گہار کر تیغہ کوہ پر لاتے بادشاہ اونپر بندوق مارتا - وہ لوٹتے پوٹتے پہاڑ سے نیچے گرتے - ایک اجل رسیدہ پیادہ اسطرح ہرن کو گہیر کر لاتا تہا کہ اوسکا پیر پہسل گیا - اور وہ خود شکار کی طرح پہاڑ سے قلابازیان کہاتا ہوا نیچے آیا - سارا بدن چور چور ہوگیا - یہہ دیکہہ بادشاہ گہبراکر کہڑا ہوا

اور اوسوقت سے اوسکا دل ایسا بیقرار ہوا کہ پہر اوسکو قرار نہ ہوا - یہہ بیماری ہی اوسکی
واسطے عزرائیل تہا - اب بادشاہ لاہور کی طرف آگے بڑہا - پہاڑ کے اوتار چڑہاؤ نے بہی
اور مرض کو زیادہ کیا - شراب سے بہی اب نفرت ہوگئی - غرض لاہور تک نہ پہنچنے پایا تہا
کہ اتوار کے دن ۲۸ - شہر صفر ۱۰۳۷ھ مین مطابق ۲۸ - اکتوبر ۱۶۲۷ء مین جہان فانی سے
گذر گیا - ساٹہہ برس کی عمر تہی - ۲۲ برس سلطنت کی - اوس باغ مین کہ لاہور کے
قریب نور جہان نے لگایا تہا دفن ہوا - ایک عمدہ مقبرہ اوسکا ابتک موجود ہے -

امراء جہانگیری کے بیان مین

اکبر کے عہد کے جو امراء جہانگیر کی خدمت مین تہے وہ پادشاہ ہی کے روبرو مر گئے تہے
خان اعظم عزیز کا انتقال مہابت خان کی گستاخی سے پہلے ہو چکا تہا - سب سے زیادہ لائق
امیر عہد اکبری کا اس عہد مین خانخانان پسر بیرم خان تہا - اوسنے جو گجرات اور دکن
مین کارہا نمایان کئے اونکا حال پڑہ ہی چکے ہو - وہ عربی سنسکرت فارسی ترکی
زبانون مین کمال رکہتا - واقعات بابری کا ترجمہ اوسی نے فارسی مین کیا ہے -
سنسکرت و ہندی کے اشلوک سیکڑون اوسکے ابتک پنڈتون کو یاد ہین - بعض قصائد
اور اشعار عمدہ عمدہ اوسکے موجود ہین - بہتر برس کی عمر مین ۱۰۳۶ھ ۱۶۲۶ء مین انتقال کیا -
ملک عنبر بہی جو دکن مین تہا اسی سنہ مین مر گیا - نور جہان کا باپ اعتماد الملک بہی
عقلمند اور فرزانہ اور نیک مزاج وزیر تہا - آصف خان اوسکا بیٹا بہی لائق اور قابل
سردار تہا *

جہانگیر کے بعض کام رفاہ عام کے

سلہٹ جو صوبہ بنگالہ سے متعلق تہا - وہان ایک رسم قدیم سے چلی آتی تہی کہ زمیندار

اپنے لڑکوں کو خواجہ سرا بناکر زر مالگذاری مین دیدیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس رسم نے اور جگہہ بہی پیر پہیلانے شروع کیے۔ ہر سال بہت اطفال ضائع اور مقطوع النسل ہونے شروع ہوئے۔ سنہ ۲ جلوس مین جہانگیر نے اس کام کیواسطے سخت ممانعت کی۔ اور تمام عمال بنگال پر تاکید کی کہ جو شخص اس جرم کا مرتکب ہو اوسکو سزا دیجائے۔ اور جسقدر چہوٹی عمر کے لڑکے خواجہ سرا ہین اونکو لے لیا جائے۔ اور خواجہ سراؤن کی خرید فروخت آئندہ بند کیجائے۔ تاکہ یہہ رسم مردود تہوڑے دنون مین بالکل موقوف ہوجائے

سنہ ۱۲ جلوس مین اس بادشاہ نے ایک فرمان جاری کیا کہ کوئی شخص تنباکو نہ پیئے تنباکو امریکا کا لفظ ہے وہین سے اہل فرنگ ہندوستان مین لائے تہے۔ اطبا نے پہلے اوسکے فوائد بیان کیے کہ اوسکا بڑا رواج ہوگیا۔ ہندوستان مین اوسکی کاشت ہونے لگی مگر جہانگیر کو اوسسے کچہہ ایسے نقصان معلوم ہوئے کہ اوسکی ممانعت کا حکم صادر فرمایا۔ کیا تعجب کی بات ہے کہ ایران مین شاہ عباس نے اور ہندوستان مین جہانگیر نے اور انگلستان مین جمیس اول نے ایک ہی زمانہ مین اپنے اپنے ملکون مین تنباکو پینے کی ممانعت کی۔ سنہ ۱۴ جلوس مطابق سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین جہانگیر نے حکم دیا کہ اکبرآباد سے لاہور تک ہر کوس پر مینارہ اور دو دو کوس پر پختہ کنوان بنایا جائے۔ اور سڑک کے دورویہ درخت سایہ دار اور بار آور لگائے جائین۔ چنانچہ یہہ مینار بعض اب تک موجود ہین۔ دہلی کے باہر تہوڑی دور پر یہہ منارہ قائم ہے *

توزک جہانگیری

اس کتاب مین جہانگیر نے اپنے فرمان روائی کا حال ۱۷ سال سنہ ہفتدہم تک کا خود لکہا ہے۔ اور بعد ازان بادشاہ نے معتمد خان کو کہ اوسکا معتمد سردار تہا حکم دیدیا کہ

اور اوسوقت سے اوسکا دل ایسا بیقرار ہوا کہ پہر اوسکو قرار نہ ہوا - یہہ بیماری ہی اوسکی واسطے عزرائیل تہا - اب بادشاہ لاہور کی طرف آگے بڑہا - پہاڑ کے اوتار چڑہاؤ نے بہی اور مرض کو زیادہ کیا - شراب سے بہی اب نفرت ہوگئی - غرض لاہور تک نہ پہنچنے پایا تہا کہ اتوار کے دن ۲۸ - شہر صفر ۱۰۳۷ھ مین مطابق ۲۸ - اکتوبر ۱۶۲۷ء مین جہان فانی سے گذر گیا - ساٹہہ برس کی عمر تہی - ۲۲ برس سلطنت کی - اوس باغ مین کہ لاہور کے قریب نورجہان نے لگایا تہا دفن ہوا - ایک عمدہ مقبرہ اوسکا ابتک موجود ہے -

امراء جہانگیری کی بیان مین

اکبر کے عہد کے جو امراء جہانگیر کی خدمت مین تہے وہ بادشاہ ہی کے روبرو مرگئے تہے خان اعظم عزیز کا انتقال مہابت خان کی گستاخی سے پہلے ہوچکا تہا - سب سے زیادہ لائق امیر عہد اکبری کا اس عہد مین خانخانان پسر بیرم خان تہا - اوسنے جو گجرات اور دکن مین کارہائے نمایان کئے اونکا حال پڑہ ہی چکے ہو - وہ عربی سنسکرت فارسی ترکی زبانون مین کمال رکہتا - واقعات بابری کا ترجمہ اوسی نے فارسی مین کیا ہے - سنسکرت و ہندی کے اشلوک سیکڑون اوسکے ابتک پنڈتون کو یاد ہین - بعض قصائد اور اشعار عمدہ عمدہ اوسکے موجود ہین - بہتر برس کی عمر مین ۱۰۳۶ھ ۱۶۲۶ء مین انتقال کیا - ملک عنبر بہی جو دکن مین تہا اسی سنہ مین مرگیا - نورجہان کا باپ اعتماد الملک بہی عقلمند اور فرزانہ اور نیک مزاج وزیر تہا - آصف خان اوسکا بیٹا بہی لائق اور قابل سردار تہا *

جہانگیر کی بعض کام رفاہ عام کے

سلہٹ جو صوبہ بنگالہ سے متعلق تہا - وہان ایک رسم قدیم سے چلی آتی تہی کہ زمیدار

اپنے لڑکون کو خواجہ سرا بنا کر بزر مالگزاری مین دیدیا کرتے تہے۔ رفتہ رفتہ اس رسم نے اور جگہہ بہی پیر پہیلانے شروع کیے۔ ہر سال بہت سے اطفال ضائع اور مقطوع النسل ہونے شروع ہوئے۔ سنہ ۲ جلوس مین جہانگیر نے اس کام کیواسطے سخت ممانعت کی۔ اور تمام عمال بنگال پر تاکید کی کہ جو شخص اس جرم کا مرتکب ہو اوسکو سزا دیجائے۔ اور جسقدر چہوٹی عمر کے لڑکے خواجہ سرا ہین اونکو لے لیا جائے۔ اور خواجہ سراؤن کی خرید فروخت آئندہ بند کیجائے۔ تاکہ یہہ رسم مردود تہوڑے دنون مین بالکل موقوف ہوجائے

سنہ ۱۲ جلوس مین اس بادشاہ نے ایک فرمان جاری کیا کہ کوئی شخص تنباکو نہ پیئے تنباکو امریکا کا لفظ ہے وہین سے اہل فرنگ ہندوستان مین لائے تہے۔ اطبا نے پہلے اوسکے فوائد بیان کیے کہ اوسکا بڑا رواج ہوگیا۔ ہندوستان مین اوسکی کاشت ہونے لگی مگر جہانگیر کو اوسنے کچہہ ایسے نقصان معلوم ہوئے کہ اوسکی ممانعت کا حکم صادر فرمایا۔ کیا تعجب کی بات ہے کہ ایران مین شاہ عباس نے اور ہندوستان مین جہانگیر نے اور انگلستان مین جمیس اول نے ایک ہی زمانہ مین اپنے اپنے ملکون مین تنباکو پینے کی ممانعت کی۔ سنہ ۱۴ جلوس مطابق سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین جہانگیر نے حکم دیا کہ اکبرآباد سے لاہور تک ہر کوس پر مینارہ اور دو دو کوس پر پختہ کنوان بنایا جائے۔ اور سڑک کے دورویہ درخت سایہ دار اور بار آور لگائے جائین۔ چنانچہ یہہ مینارے بعض ابتک موجود ہین۔ دہلی کے باہر تہوڑی دور پر یہہ منارہ قائم ہے ❖

توزک جہانگیری

اس کتاب مین جہانگیر نے اپنے فرمان روائی کا حال ۱۷ سال سلطنت ہم تک کا خود لکہا ہے۔ اور بعد ازان بادشاہ نے معتمد خان کو کہ اوسکا معتمد سردار تہا حکم دیدیا کہ وہ

مسودہ لکھا کرے - اور بادشاہ سے صلاح لیکر اس کتاب مین شامل کرے - اوئل سال
نوزدہم تک اوسنے لکھا - پہر بعد اوسکے مرزا ہادی نے تکملہ جہانگیر کے آخر ایام حیات
تک لکھا ہے ؛ فقط

خلاصہ سلطنت جہانگیر

بالتفصیل کسی بادشاہ کا حال یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے - اسلیئے طالب علمون کو چاہیئے کہ وہ
بالاجمال خلاصہ ہر ایک بادشاہ کے حال کا یاد رکھا کرین - تاکہ اون کو لطف تاریخ حاصل ہو
- ہم اس بادشاہ کی سلطنت کا خلاصہ خود لکھہ دیتے ہین - اوسی پر وہ قیاس کر کے
اور بڑے بڑے بادشاہون کی سلطنت کا خلاصہ بنا لین - اس بادشاہ کی سلطنت
کا آغاز بڑے بیٹے کی بغاوت پر - اور خاتمہ منجھلے بیٹے کی سرکشی پر ہوا - بڑا بیٹا
تا دم زیست باپ کی قید مین رہا - مگر منجھلا بیٹا باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوا - قندہار
ہاتھہ سے نکل گیا - دکن مین شاہجہان نے گو فتوحات عظیمہ حاصل کین مگر پہر بہی تسلط کامل
نہ ہوا - اور جہگڑا فساد باقی رہا - اور جو فساد اندر خلل سلطنت مین پیدا ہوئے وہ
تھوڑے دنون مین مٹ گئے - جوانی کی مستی اور مے پرستی نے بادشاہ سے اول
اول بعض حرکات نامناسب سرزد کرائین - مگر پہر جسقدر عمر بڑہتی گئی مزاج اصلاح پر
آتا گیا کچھہ سے کچھہ ہو گیا - ایام جوانی مین زندہ آدمی کی کہال کہچوانے پر آہ نہ کی -
بڑہاپے مین شکار کے اندر جو ایک پیادہ اتفاق سے مرگیا تو ایسا افسوس کیا کہ مرض
بڑہ گیا اور اوسی مین خاتمہ ہو گیا - سب سے زیادہ الزام جو اوسکے ذمہ تہوپا گیا ہے وہ
خسرو کے سات سو ہمراہیون کا قتل ہے - مگر ایسے موقعون پر تو قتل کرنا بادشاہ اور
گورنمنٹ کے مرواجات سے ہوتا ہے - بغیر ایسی سیاست کے تو بادشاہ کی سلطنت کا جمنا اور اوسکی خود

جان کا بچنا دشوار ہوتا ہے - اکثر اوسنے اپنے دشمنون اور بے وفا ملازمون ہی کو قتل کرایا۔ یہ قتل آئین جہانداری مین گناہ نہین سمجھے جاتے ہین - یہہ جہالت کا کام ہے کہ اوسکے ایسے کامون کو وحشیانہ لوگ جانین - سب سے زیادہ خوبی اس بادشاہ کی یہہ تہی کہ جیسے وہ اپنے ذاتی حقوق اور منفعتون کی حفاظت چاہتا تہا۔ اسیطرح وہ رعایا کے سکہ چین آرام آسودگی کا خواہان تہا۔ زنجیر عدالت کی آواز نے اوسکی عدالت کا آوازہ سارے ملک مین پہیلا دیا - اوس کے اس مقولہ نے سب کو اوسکے عادل ہونے کا یقین کرادیا کہ بادشاہ پر فرض ہے کہ وہ جنگل کے درندون اور چرندون اور ہوا کے پرندون تک کی حفاظت کرے - اور اپنے تخت کے نیچے ان چرند اور پرندون کی بہی حق رسی کرے ۔ اوسکی دلی تمنا اور آرزو یہی تہی کہ مین رعایا پر حکومت عدالت کے ساتہہ کرون - توزک جہانگیری مین جو اپنے حالات اوسنے لکہے ہین - اوسکی طرز تحریر ایسی عابدانہ اور زاہدانہ ہے کہ جسنے دل مین کچہہ شبہ نہین رہتا کہ وہ خداترس اور رحم دل تہا۔ گو یہہ طرز تحریر مبالغہ سے خالی نہین مگر اس مبالغہ کے لباس سے بہی معرا کرکے اگر اس تحریر کو دیکہین تو بہی ہمین اوسکی معدلت گستری اور خداپرستی اور بے تعصبی نظر آتی ہے - جو رائے اوسنے اپنے باپ کے خصائل اور عادات اور تدابیر ملکی پر لکہی ہے وہ ایسی عمدہ ہے کہ جس سے اوسکی فراست اور کیاست معلوم ہوتی ہے - البتہ اوسکا عشق نورجہان کے ساتہہ غضب تہا۔ جسطرح اوسنے نورجہان کے خاوند کو قتل کرایا وہ بڑی بے رحمی اور سفاکی کا کام تہا - جب سے یہہ بیگم اوسکی ہم پہلو ہوئی بادشاہ کے دل جان اور دین وایمان اور دولت وعزت کی آخر دم تک مالک رہی

اس دانشمند اور فرزانہ بیگم کے سببسے پادشاہ کا مزاج بھی اصلاح پر آیا۔ اور رعایا کو بھی بڑا افلاح ہوا۔ اوسیکے سببسے اوسکا باپ کیسا دیانت دار وفادار عاقل دانشمند وزیر۔ اور اوسی کا بھائی جان نثار خیر خواہ قابل لائق امیر ہاتھہ آیا۔ یہہ اوسی کا سلیقہ اور حسن انتظام اور کفایت شعاری کا نتیجہ تہا کہ دربار جہانگیری کی شان و شوکت کی دہوم سارے یورپ مین مچ گئی۔ شراب بینی پادشاہ کی اوسنے کیسی کم کردی۔ غرض اوسنے جہانگیر کو دانشمند احمق یعنی اپنے لئے احمق اور اوروں کے لئے دانشمند بنایا۔ البتہ یہہ خرابی اس عشق سے ضرور پیدا ہوئی کہ نورجہان کے رشک اور حسد کے سببسے پادشاہ اپنے لائق بیٹے شاہجہان سے اور ایک اپنے پرانے رفیق جان نثار دانشمند امیر مہابت خان سے بگڑ گیا۔ اور اوسسے فساد اور جہگڑے کہڑے ہوے۔ ان سب جہگڑون کے پڑہنے مین افسانہ کا مزہ آتا ہے۔ شعرا کے اشعار اور قصہ طرازون کے قصے مدت تک نورجہان اور جہانگیر کے عشق کو یاد دلائینگے۔ الحاصل اگر جہانگیر کو مغربی یعنے اہل یورپ کی آنکھون سے دیکہو تو وہ برا پادشاہ نہین معلوم ہوتا۔ اگر اوسکو مشرقی یعنے اہل ایشیا کی آنکھون سے نظر ڈالو تو وہ یہان کے عمدہ پادشاہون مین نظر آتا ہے۔ اس پادشاہ کو اپنے مذہب کا ایسا تعصب نہ تہا جیسا کہ اسوقت یورپ کے پادشاہون کو عیسائی مذہب کا تعصب تہا۔ مگر توہمات باطلہ کی بلا مین ضرور مبتلا تہا۔ جو کام انسان اپنے ہنر اور کرتب سے دکہا سکتے ہین اونکو وہ یہہ جانتا تہا کہ سحر و جادو کے زور سے وہ دکہائے جاتے ہین۔ اور اونکا کرنا انسان کی قدرت سے باہر ہے +

حضرت ابو المظفر محمد شہاب الدین شاہجہان کی سلطنت کا بیان

آصف خان کا شاہجہان کا بلانا ۱۰۳۷ھ ۱۶۲۷ع

جب جہانگیر اس جہان کے دار و گیر سے فارغ ہوئے تو آصف خان نے بنارسی ہرکارہ کو جو
تیز روی مین مشہور تہا بلا کر کہا کہ یہہ ہمارے ہاتہہ کی انگوٹھی لو اور ابہی شاہجہان پاس ہوا
ہو جاؤ۔ اور زبانی پیغام دو کہ جہانگیر کا انتقال ہوا۔ عرضداشت لکہنا مقتضاء وقت نہ تہا+

نور جہان کا نظر بند ہونا۔ شہریار کا شکست پانا۔ مرزا داور کا بادشاہ ہونا

اب نور جہان کے سہاگ کی چوڑی ٹہنڈی ہوئی سارے بہاگ اوسکے خاوند کے ساتہہ
خاک مین مل گئے۔ سارا بناؤ سنگہار کرنا رنگین کپڑے پہننے چہوڑ دئے۔ رات دن رونا پیٹنا
اختیار کیا۔ تادم واپسین اپنے دم کے ساتہہ یہہ سوگ رہا۔ مگر اس حال مین بہی اپنے داماد شہریار
کے شہریار بنانے کا خیال نہ چہوڑا۔ بہائی کو کئی دفعہ بلایا کہ شہریار کے لئے کوئی تدبیر
کرے۔ مگر بہائی کو اپنے گہر مین سلطنت لینی تہی۔ وہ اپنے داماد کو چہوڑ کر بہانجے داماد
کے لئے کیون تدبیر کرتا۔ اوسنے بہن کو گہر مین بلا کر نظر بند کر دیا۔ اور سب کی آمد و رفت
بند کر دی۔ یہان بہی وہ اپنے منصوبون سے نہین چوکی۔ مگر کوئی چال اوسکی نہ چل سکی
اب آگے کہین اس پاکدامن بیگم کا ذکر تاریخ مین سوا اسکے نہین آیا۔ کہ شاہجہان نے
بادشاہ ہو کر پچیس لاکہہ روپیہ جاگیر مقرر کر دی۔ بارہ برس زندہ رہ کر آخر ۱۶۴۶ء مین
لاہور کے پاس خاوند کے مقبرہ کے پہلو مین آرام کیا۔ اوس وقت شہریار اوس پاس نہ تہا
وہ لاہور مین علاج کے لئے گیا ہوا تہا۔ وہان اوسنے اپنی بی بی کی صلاح سے تمام
خزانون اور کارخانون پر قبضہ کر لیا۔ اور ایک ہفتہ مین ستر لاکہہ روپیہ محض بیجا بانٹ کر
آدمیون مین تقسیم کر دیا۔ اور پندرہ ہزار سپاہ کا اجتماع کر لیا۔ اب آصف خان نے
سوچا کہ جب تک کوئی بادشاہ نہ ہوگا میرے حکمون کی کوئی تعمیل نہ کریگا۔ اور معلوم نہین

اور کیا فساد کہڑے ہون۔ اپنے اختیارات کی استحکام کے واسطے اوسنے مرزا داور بخش پسر خسرو کو قید خانہ سے نکال کر براے نام بادشاہ بناکر تخت پر بٹھایا۔ مگر حقیقت مین اوسکو شاہجہان کی سلطنت کرلئے گوسفند قربانی بنایا۔ مگر یہہ تخت چند روز کے لئیے بعد اوسکا تختہ تابوت بنا۔ اب اس بادشاہ کو وہ لیکر لاہور کی طرف چلا۔ شہریار نے مرزا دانیال کے بیٹے بالسینقر کو اپنا سپہ سالار بناکر آصف خان سے لڑنیکے لئے بہیجا۔ اور خود دو تین ہزار سوارون کے ساتہہ لاہور مین بیٹہا رہا دیکہتا رہا کہ پردہ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے۔ لاہور سے تین کوس جب یہہ لشکر آمنے سامنے ہوئے تو نہ تیر چہوٹا نہ کوئی توپ چلی۔ ساری سپاہ شہریار کی ادہر اودہر بہاگ گئی۔ جب یہہ خبر اوسکے کان مین پہنچی تو ہاتہہ کی طوطی اوڑ گئی۔ قلعہ مین بہاگ کر گیا۔ وہان ہاتہی کے دوستون نے پکڑکر آصف خان کے حوالہ کیا۔ جسنے اندہا کرکے قید کیا۔ اور اوسکے ساتہہ طہمورث اور ہوشنگ مرزا دانیال کے اور بیٹون کو بہی قید کیا۔ اس فتح کی نوید شاہجہان کو لکہی*

شاہجہان کا دکن سے آکر بادشاہ ہونا ۱۶۲۸ع

یہان یہہ گذرا وہان ہرکارہ جنگل اور پہاڑ کو ہوا اور بجلی کی طرح طے کرتا ہوا جنیر مین شاہجہان پاس پہنچا۔ آصف خان کی انگوٹہی حوالہ کی۔ شاہجہان اوسکو دیکہتے ہی مطلب سمجہہ گیا۔ شاید پہلے سے ماد اور خسر مین کوئی اشارہ اس انگوٹہی پر مقرر ہوچکا ہوگا۔ اگرچہ شاہجہان کو باپ کے مرنے کا تاسف ہوا۔ مگر سلطنت کی تمنا مین ایسا مسرور ہوا کہ اوسیوقت بے توقف مہابت خان کو ساتہہ لے آگرہ کی طرف روانہ ہوا۔ راہی مین سے فرامین ہر ایک کے نام اور انتظام سلطنت کے کام کرتا چلا۔

آصف خان کو اپنے آنیکی اطلاع دی - اور لکہا کہ صلاح وقت یہی ہے کہ مرزا داور بخش اور گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ سب کے سب اس دنیا سے دار الفنا مین بہیجے جائین - چنانچہ اس حکم کے پہنچتے ہی آصف خان نے لاہور مین شاہجہان کے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا - اور ان سب کو دار الفنا مین بہنچا - اب خاندان بابری مین سوا شاہجہان اور اوسکی اولاد کے کوئی باقی نہین رہا - یہہ ایک برا سبق بادشاہ نے اپنی اولاد کو سکہایا - جسکا ثمرہ نہایت برا اوسیکی اولاد کے آگے پیش آیا - اب وہ منزل بمنزل طے کرکے ۲۶ جنوری ۱۶۲۸ع ۱۰۳۷ھ جمادی الآخری مین دار الخلافہ مین پہنچا - اور اس شان وشوکت سے تخت پر بیٹہا کہ پہلے کوئی بادشاہ نہین بیٹہا تہا - ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی مہر مین کندہ ہوا - اوسی فرامین شاہی زیب پاکر چارون طرف روانہ ہوئے - اور خطبہ پڑہا گیا - سکہ جاری ہوا - ایک طرف سکہ کے کلمہ اور چار طرف اوسکے گرد خلفاء اربعہ کا نام - دوسری طرف بادشاہ کا نام تہا - شاہجہان مدت سے مصیبتین اوٹہا رہا تہا - اب تخت پر بیٹہ کر اوسنے اپنے دل کے ارمان نکالے اور طرح طرح کے عیش کے سامان جمع کر لئے - ایک ایک جشن کا سامان گو بیان کیا جائے تو ایک کتاب بنجائے - جشن کے دن دیوان عام مین وہ شامیانہ کہڑا ہوتا جسکا نام دل بادل تہا - دیوان خاص کے میدان مین سہا منڈل خیمہ استادہ ہوتا - جسکا کلس آسمان سے باتین کرتا تہا - یہہ سات برس کے عرصہ مین تیار ہوا تہا - اور اوسکے کہڑا کرنے مین دو مہینہ صرف ہوتے - کشمیری پشمینون اور گجراتی کمخوابون سے وہ بنا تہا - سونے چاندی کے ستونون پر کہڑا ہوتا تہا - پہر اوسکے آگے ایسی رنگین شامیانے کہڑے ہوتے کہ ایک چمن بنجاتا تہا پہر اوسمین رامشگران جادو فن نغمے گاتی تو

جان مین جان اور قالب مین روح آتی - پہر خوشبو مین جو اونمین روشن ہوتین تو وسے دماغ
معطر ہوتا - غرض جمیع یہہ معلوم ہوتا تہا کہ روضۂ بہشت زمین پر اوتر آیا ہے - پہر
زرنثاری اور گوہرباری کا حساب نہ تہا - ہر سالگرہ کی جشن مین ایک کروڑ ساٹہہ لاکہ
کا خرچ پڑتا تہا - سونے روپے جواہرات کی پہولون کا جہم جہم مینہ برسنا تہا - کشتیان
بہر بہر کر جواہرات کی نچہاور ہوتی تہین - امرا کو خلعتین اور جاگیرین عنایت ہوتی تہین
زیادہ تر تکلف یہہ تہا کہ یہہ سامان جشن کا باہر دربار مین ہوتا تہا - شاہی محل
مین ممتاز الزمانے مجلس پادشاہانہ اور محفل ملکانہ کو آراستہ کرتین - اور
اور پادشاہ کے سر پر سے پاوسیقدر زر و گوہر اور جواہر نثار ہوتے جسقدر کہ باہر ہوتے
پہلے جو تلادان سال مین دو دفعہ ہوتے تہے اب اونمین بہی زیادہ تکلف ہونے لگا
اور سونا چاندی زیادہ اونمین کام مین آنے لگا - پہلے جشن کے دن جتنے پادشاہ کے
ہواخواہ اور خیرخواہ رفیق تہے اونکو بڑی دریادلی سے جاگیرین اور منصب
عنایت کئے - آصف خان کو عضد الخلافہ یمین الدولہ کا خطاب اور ہشت ہزاری
ہشت ہزار سوار اور پچاس لاکہہ روپیہ کی جاگیر اور مہابت خان کو خان خانان
سپہ سالار کا خطاب و منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کا مرحمت ہوا - اور
اجمیر کی صوبہ داری اور اوسپر مزید ہوئی - اول ہی روز پادشاہ نے سجدۂ زمین بوس
موقوف کیا - اور فرمایا کہ سجدہ خدا ہی کی ذات کے شایان ہے - آئندہ کے لئے
تجویز ہوا کہ دونون ہاتہہ زمین پر ٹیک کر پشت دست پر بوسہ دین - مگر سادات
والا درجات و فضلاء صلاح کار اور درویشان پرہیزگار اور گوشہ نشینان عبادت
ستنثنے تہے اونکے واسطے یہی مقرر تہا کہ آئین تو سلام کرین اور جائین تو فاتحہ پڑہین

مگر اس طرح سلام مین بہی سجدہ کی صورت معلوم ہوتی تہے۔ اسلئے وہ بہی چند سال بعد موقوف
کیا۔ اور تسلیم چہارم کا قاعدہ جاری کیا۔ اور پہلے جو دفاتر مین تاریخ اور ماہ ایرانی لکہی
جاتی تہی۔ اونکو موقوف کیا۔ اور سنہ ہجری اور تاریخ و ماہ قمری کا تمام دفاتر مین رواج دیا
غرض ایسی ایسی خفیف تغیر و تبدل سے مسلمانون کا دل خوش کیا +

نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان کا حملہ کابل پر

جب نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان کو جہانگیر کے انتقال کی خبر پہونچی اور اوسکو یہہ معلوم
ہوا کہ شاہجہان بجانب دکن جنیر کے اندر ہے تو اوسنے اوزبکون کا لشکر لیکر
کابل کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ اور سارے ملک کو لوٹتا مارتا کابل پر آن پہونچا۔ یہان
بادشاہ کے ایسے وفادار اور اخلاص کار جان سپار تہے کہ وہ اوزبکون سے لڑتے
رہے جب بادشاہ کو یہہ خبر پہونچی تو اوسنے مہابت خان کو بیس ہزار سپاہ کے ساتہہ
روانہ کیا۔ لشکر خان کو جب یہہ خبر نذر محمد خان کی معلوم ہوئی تو وہ لشکر لیکر پشاور
مین پہنچا۔ اور وہان سے اپنے بیٹے سرافراز خان کو لشکر کے ساتہہ کابل روانہ کیا۔
جلال آباد سے بہی بادشاہی سپاہ وہان جا پہونچی۔ جب نذر محمد خان کو لشکر خان کے
آنیکی خبر پہونچی تو اوسنے محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہایا۔ اور گہر چلتا بنا۔ مہابت خان ہنوز
مین سرہند تک پہنچا تہا کہ یہہ خبر آئی کہ اوزبک بہاگ گئے۔ اسلئے بادشاہ نے اوسے
واپس بلاکر دکن کی مہم پر بہیجا۔ اور اہل کابل کی لٹی کہسوٹی رعایا کو بادشاہ نے ایک لاکہہ روپیہ بہیجوایا

جہجہار سنگہ بندیلہ کی سرزنش

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ نرسنگہ دیو بندیلہ نے ابو الفضل کو قتل کیا تہا۔ اب اوسنے
جب دیکہا کہ جہانگیر بیمار ہے انتظام سلطنت وزرا کے ہاتہہ مین ہے۔ تو اوسنے تمام اپنے

اردگرد کے زمینداروں کے پرگنے اپنے قبضہ مین کرلئے۔ اور بہت سامان دولت اور سپاہ کا مجمع کرلیا۔ مگر تین چار مہینہ پہلے جہانگیر سے مرگیا۔ جہار سنگہ اوسکا بیٹا گدی پر بیٹھا۔ اوسکو یہہ دولت اور ثروت بے محنت جو ہاتہہ لگی تو مست ہوگیا اور بادشاہ کو بہی خیال مین نہ لایا۔ بادشاہ بطریق دورہ کے گوالیار کی طرف روانہ ہوا۔ اور بندیلہ کے ملک کی طرف تین طرف سے تیس ہزار کے قریب سپاہ اور توپخانہ اور بہت سا سامان روانہ کیا۔ آخر کو جہار سنگہ کو شکست پر شکست نصیب ہوئی۔ اور بادشاہی فوج نے کئی قلعے فتح کرلئے اور ۲ سنہ جلوس مین نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ مہابت خان کی سفارش سے اوسکا قصور معاف ہوا۔ اور بہت سا روپیہ جرمانہ لیا گیا۔ اور اوسکی جاگیر کا ایک حصہ ضبط ہوکر اون جوانمردون مین تقسیم ہوا جنہون نے اس لڑائی مین کارہائے نمایان کئے تہے۔

خان جہان لودی کی بغاوت کا بیان

خانجہان نسل مین بد اصل تہا۔ پیرا اوسکا نام تہا۔ خانخانان کا پہلے خدمتگار تہا مگر ایک شان اور نمود اور سینہ زوری اور مردانگی اوسمین وہ تہی جو لودیون کے امیرون مین ہوا کرتی ہے۔ عہد جہانگیری مین اوسنے وہ کام کئے کہ جنسے خانجہان بن گیا۔ اور ارکان سلطنت مین شمار ہوا۔ بار ہا تم نے اوسکا حال پڑہا ہوگا کہ وہ دکن مین شاہزادہ پرویز کے ماتحت ہوکر گیا تہا۔ غرض اوس پاس ایک سپاہ عظیم بادشاہی رہتی تہی جب شاہزادہ پرویز کا انتقال ہوا تو وہی بالکل سپاہ اور ملک کا مالک ہوا۔ جہانگیر کے انتقال کے وقت دکن مین صوبہ دار تہا۔ شاہجہان کو جب باپ کی مرنیکی خبر پہونچی تو اوسکو خانجہان کا کہٹکا تہا۔ اسلئے وہ بادشاہ اور نورجہان کی طرف سے اوسکے برباد کرنیکے لئے مستعد ہوا تہا غرض اوسنے جان نثار خان کے ہاتہہ ایک عنایت نامہ اوس پاس بہیجا۔ اور لکہا کہ میرے جلوس

مگر خانجہان نے نثار خان کو یون ہی ٹال دیا۔ اور شاہجہان کا کہنا نہ سنا۔ اور کیا کیا کہ
نظام الملک سے مل گیا۔ کیا نمک حرامی کی ہے کہ کس سے ملا اور کس سے بگڑا۔ اور تمام
بالاگہاٹ دکن کو سوا قلعہ احمد نگر کے اوسکو حوالہ کیا۔ یہہ قلعہ بہی اس سبب سے بچ گیا کہ
قلعہ دار سپہ دار خان نے اوسکو نہین دیا۔ اور تمام سپاہ پادشاہی جو جابجا متعین تہی
اپنے پاس بلا لیا۔ اور سکندر دوتانی اپنے ایک رشتہ دار کو برہان پور مین چہوڑ کر بہت سی
جمعیت کے ساتہہ مالوہ کی تسخیر کے قصد سے چلا۔ اور آکر پرگنات پر متصرف ہوا۔ مگر جب
شاہجہان آگرہ مین پہنچکر پادشاہ ہوا۔ اور بعض رفقا اوسکے پادشاہ کی خدمت مین
حاضر ہوئے تو اوسنے بہی لاچار ہو کر ایک عرضی اپنی عفو تقصیرات کے واسطے بادشاہ
کی خدمت مین بہیجی۔ پادشاہ نے اوسکا قصور معاف کر دیا۔ اور حکم دیدیا کہ وہ بدستور
دکن مین صوبہ داری کرے۔ موافق حکم کے وہ برہان پور مین چلا گیا۔ مگر محال بالاگہاٹ
کو نظام الملک سے واپس نہین لیا۔ اسلئے مہابت خان کو صوبہ داری دکن کی سپرد کی
اور خان جہان کو مالوہ مین صوبہ دار مقرر کیا۔ جہجہار سنگہ بندیلہ کی لڑائی مین اوسنے
کار ہای نمایان کئے۔ اسلئے وہ دربار مین بلایا گیا۔ اور پادشاہ اوسپر بہت عنایت کرنے لگا
آٹہہ مہینہ کا عرصہ اسمین گذر گیا +

خانجہان لودی کا آگرہ سے بہاگنا

مگر خانجہان کو پادشاہ کی طرف سے ہمیشہ خلجان رہتا تہا اطمینان نہ ہوتا تہا۔ بے جا فکر
اور ناسزا اندیشی ہمیشہ اوسکو گہیری رہتی تہی۔ ایک دن لشکری خان پسر مخلص خان
نے اوسکے بیٹون سے کہا کہ کل تمکو اور تمہارے باپ کو پادشاہ قید کریگا۔ ان لڑکون
نے باپ سے کہا۔ اس بات کو سنکر وہ ایسا وسوسہ مین پڑا کہ دو ہزار افغانون کو ساتہہ لیکر

اپنے گھر مین ہو بیٹھا اور دربار مین آنا چھوڑ دیا۔ پادشاہ نے اس گوشہ گزینی کا سبب پوچھا تو اوسنے اپنا اندیشہ بیان کیا۔ اسپر پادشاہ نے سلام خان کو بھیجکر بڑی تشفی اور تسلی کی۔ اور امان نامہ دستخط خاص سے لکھکر بھیجدیا۔ وہ پھر دربار مین پادشاہ کے آنے لگا۔ مگر معلوم نہین کہ اصل مین کیا بات تھی کہ باوجود ان تمام باتون کے اوسکے دل سے یہہ اندیشہ نہ گیا۔ کہ پادشاہ اوسکی جان کے درپے ہے۔ غرض اوسنے یہہ سوچ سمجھکر کہ جو کچھہ ہونا ہو ایک دفعہ ہو جائے۔ ایک اندھیری رات مین اپنے عزیز اور اقارب کو بلایا۔ اور دو ہزار اپنی قوم کے افغانون کو جمع کیا اور بیچ مین بال بچون کو ہاتھیون پر سوار کر کے نقارہ بجاتا ہوا بھاگ گیا۔ اوسیوقت پادشاہ کو خبر ہوئی۔ خواجہ ابو الحسن اور بڑے بڑے ارکان سلطنت فوج لیکر اوسکے پیچھے روانہ ہوئے۔ دھول پور کے قریب دریاے چنبل پر اوسکو راجہ پرتھی سنگہ راٹھور نے اور اور سردارون نے جالیا۔ افغانون اور راجپوتون مین سخت لڑائی ہوئی۔ پرتھی راج اور خان جہان مین آپسمین معرکہ آن پڑا اور دونون برچھون سے آپسمین زخمی ہوئے۔ انجام کار خانجہان کو شکست ہوئی۔ اور اور وہ ہمراہیون سمیت بھاگ کر تلوار کی آنچ سے بچکر دریاے چنبل مین کود پڑا۔ اور بہت سراسیمہ اور پریشان ہو کر دریا پار کیا۔ لڑائی کی آگ اور دریا کے پانی سے کچھہ تھوڑے سے ہی رفیق اوسکے بچکر سرگردان اور پریشان دریا سے پار اوترگئے۔ پادشاہی فوج نے اول تعاقب کا ارادہ نہین کیا۔ مگر جب تازی کمک آئی تو ارادہ کیا۔ مگر دریا سے عبور بغیر کشتیون کے نہین ہو سکتا تہا۔ اسلئے کشتیان جمع کرنے مین سات پہر کا عرصہ لگا۔ اسمین خان جہان کو فرصت مل گئی۔ اور وہ جنگلون مین راجہ جہجہار سنگہ کی عملداری مین چلا گیا۔ اس راجہ کے بیٹے بکرماجیت نے اوسکو راہین بتلاکر اپنے ملک سے

پادشاہی فوج جو اوسکے تعاقب مین پہونچی تو اوسکو ورا ستہ بتلادیا جسکے سبب سے وہ خانجہان کو گرفتار نہ کرسکے۔ اگر پکرا جیت اسکو پکڑ لیتا تو جھگڑا تمام ہوجاتا۔ اور وہان سے احمدنگر کے پادشاہ اپنے پرانے دوست کے ملک مین چلاگیا۔ کوندلنہ سے بالا گہاٹ کو جاتا تہا کہ اثنا راہ مین بہلول میانہ جاگیردار بالاپور۔ اور سکندر دوتانی اوسکا رشتہ دار بہاگ کر جاملے۔ اب ایک سے تین ہوگئے۔ اسسے بڑی تقویت اوسکو حاصل ہوئی

شاہجہان کا دکن مین جانا ۱۶۲۹ء ۱۰۳۹ھ

اب جب پادشاہ کو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ تینون سرکش برہان نظام الملک کے ملک مین جمع ہین اور دریا خان رہیلہ بہی اونکے ساتہہ شریک ہوگیا ہے۔ اور نظام الملک اونکی دستیاری دل و جان سے کریگا۔ اسواسطے پادشاہ نے خود دکن کے جانے کا عزم کیا۔ ربیع الاول ۱۰۳۹ھ اکتوبر ۱۶۲۹ء مین برہانپور مین رونق افروز ہوا۔ ایک لشکر بیس ہزار سوار کا تیار کیا۔ اوسکا سپہ سالار ارادتخان کو بنایا۔ اعظم خان کا اوسکو خطاب دیا۔

دوسرا لشکر پندرہ ہزار سوار کا مرتب ہوا۔ وہ راجہ گج سنگہ کے سپرد ہوا۔

تیسرا لشکر بہی پندرہ ہزار سوار کا تہا وہ آصف خان کے بیٹے شائستہ خان کے حوالہ ہوا۔ یہہ لشکر خانجہان اور نظام الملک کی سرکشی کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک لشکر دس ہزار سپاہ کا راؤ رتن سنگہ کی سرداری مین تلنگانہ کے فتح کرنیکے لئے متعین کیا۔ ایک لشکر آٹہہ ہزار آدمیون کا خواجہ ابوالحسن کے سپرد ہوا کہ ناسک و ترنبک کو فتح کرے۔ اور موسم برسات تک یہین مقیم رہے +

دکن کی ریاستونکا بیان

شاہجہان کی اول آٹہہ برس سلطنت کے دکن کے جھگڑون مین بسر ہوئے۔ بیس برس کا

عرصہ گذرا تہا کہ اکبر نے دریاء نربدا پار اوتر کر احمد انگر کی ریاست کو تہ و بالا کیا تہا۔ مگر ملک عنبر کی لیاقت نے اس نگڑی ہوئی سلطنت کو پہر بنالیا تہا۔ غرض تین ریاستین گول کنڈہ اور بیجاپور اور احمد انگر کی دکن مین تہین اونہون نے اپنی اپنی پرانی سلطنتون پر دوبارہ قبضہ کرلیا تہا۔ فقط نصف مشرقی خاندیس اور اوسکے آس پاس کا حصہ ملک برار کا اور قلعہ احمد انگر ملازمان بادشاہی کے تصرف مین باقی رہ گیا تہا۔ دکن کی سلطنتون مین احمد انگر کی بڑی سلطنت تہی۔ اور وہ بادشاہی ملک کی متصل واقع تہی۔ ملک عنبر نے مرتضے شاہ کو بادشاہ برای نام بنایا خود بادشاہی کرتا تہا جب وہ مرگیا تو خود بادشاہ انتظام سلطنت مین مصروف ہوا۔ اگر ملک عنبر کے بیٹے لائق اور منتظم ہوتے تو یہہ اون کے ہاتہون مین بہی گڈا بنا رہتا۔ مگر وہ محض نالائق تہے۔ بڑا بیٹا اوسکا فتح خان مقید ہوا۔ اس بادشاہ سے ایسی سوء تدبیری ہوئی کہ اوسکی سلطنت تمام دکن کے فسادون کی مرکز بن گئی۔ ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور کا اوسی زمانہ مین انتقال ہوا تہا کہ ملک عنبر مرا تہا۔ اسوقت اوسکی سلطنت کو بڑی رونق حاصل تہی۔ محمد عادل شاہ اوسکا بیٹا تخت پر بیٹہا تہا۔ گول کنڈہ کا بادشاہ عبد اللہ قطب شاہ تلنگانہ مین کو تسخیر ملک کی لئے ہندوون سے لڑ رہا تہا۔ غرض یہہ دونون بادشاہ مسلمان بادشاہون کی لڑائی بہڑائی مین شریک نہین ہوئے ہے ✝

ناسک و ترنبک و سنگمنیر پر لشکر کشی

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ خواجہ ابو الحسن اس مہم کے واسطے منصرم مقرر ہوئے تہے۔ برسات تک وہ قلعہ للنگ مین مقیم رہے۔ پہر بکلانہ کی راہ سے ناسک و ترنبک کی طرف متوجہ ہوئے۔ راہ مین اور فوجین بہی اون کی کمک کے لئے آئین۔ ملک کی

ویرانی کے سبب سے کہانے پینے کے اسباب کی قلت ہوتی تہی اسلیئے خواجہ نے ایک سپاہ
کا حصہ اس کام کے واسطے متعین کیا کہ وہ سامان رسد بہم پہنچایا کرے۔ یہہ فوج بہت سی
دشمنون کو قتل کر کے خوب سامان بہم پہنچاتے۔ نظام الملک نے اس سپاہ کے مقابلہ کے واسطے
محلدار خان اور داداپنڈت کو بہیجا۔ اونکے ساتہہ سوارون کا بڑا لشکر تہا۔ اس سپاہ سے
مقابلہ کرنے کے لئے خواجہ نے شاہ نواز خان کو بہیجا۔ اوسنے دشمنون کو مار کر بہگا دیا۔
اور تمام مال اسباب وسکا چہین لیا۔ محلدار خان سراسیمہ ہوکر قلعہ چاندور مین بہاگ گیا

اعظم خان کی تاخت خانجہان پر

برسات کی ختم ہونے تک لشکر بادشاہی دیول گانون مین مقیم رہا۔ اب اوسنے دشمنون پر
حملہ کرنیکے واسطے کوچ کیا۔ جب بہلول اور سرکشون کو خبر پہنچی تو اونہون نے بہی جالنا پور
سے پاتہری کی طرف کوچ کیا۔ اعظم خان نہایت چست و چالاک افسر بادشاہی تہا کوچ
پر کوچ کر کے رام ہوری پر کہ بان گنگ کے کنارہ پر واقع ہے پہنچا۔ یہان معلوم ہوا کہ
لشکر نظامیہ دہارور کے گہاٹ پر ہے۔ اور خانجہان ابہی بیری مین ہے وہان سے
چلا نہین۔ اور اس انتظار مین بیٹہا ہے کہ لشکر جو تحصیل محصول کے واسطے اوس نے
بہیجا تہا وہ جمع ہو جائے۔ اور بہلول دہارور سے اور دریا خان تلونسہ سے اوس پاس
آجائین۔ تو بادشاہی لشکر سے مقابلہ کو جائے۔ اعظم خان نے اس خبر پر یہہ
سوچ کر کوچ کیا کہ اس سے پہلے کہ ان سب سرکشون کا اجتماع خان جہان پاس ہو اوس سے
لڑنا مناسب ہے۔ جب وہ مہگاؤن مین پہنچا تو اوسے معلوم ہوا کہ خانجہان راجوری مین
کہ مچہلی گانون سے چوبیس کوس پر ہے چلا گیا۔ اور وہان اسباب غنیمت لشکر مین
تقسیم کر رہا ہے۔ اور یہہ اوسکا ارادہ ہے کہ جسوقت لشکر بیری کے پاس پہنچے تو کوچ کر دے

اعظم خان نے پچھلی گانون مین کچھہ لشکر اور سردار چھوڑے۔ اور خود سپاہ کو لیکر خانجہان کے پیچھے گیا۔ وہ اسوقت ایک پہاڑ کے نیچے بیر سے چار کوس پر تہا۔ صف شکن خان کو اوسکے مقابلہ کے لئے بہیجا۔ خانجہان نے اپنے بیٹے عزیز کو اوسکے مقابلہ کے لئے روانہ کیا عزیز کا پیر میدان جنگ مین نہ جما۔ باپ پاس بہاگ کر چلا گیا۔ اب خانجہان خود پٹہانون کا لشکر لیکر میدان جنگ مین آیا۔ اور شکست پائی۔ افواج شاہی نے بہت سا اوسکا مال اسباب چہین لیا۔ وہ بہاگ کر پہاڑون مین چلا گیا۔ جب یہان لشکر شاہی نے پیچہا اوسکا نہ چہوڑا تو اوسنے اپنی جورو بچون کو ایک ہتہنی پر سوار کرکے بہو گانون روانہ کیا۔ اور خود پہر لڑائی پر آمادہ ہوا۔ راجپوتون نے بادشاہ کی طرف خوب داد مردانگی دی۔ اور ایسی بادشاہی فوج کو کمک پر کمک پہنچی کہ افغانون کی لڑائی سے دانت کھٹے ہوگئے۔ اور وہ پہاڑ سے اوتر کر بہاگے۔ بادشاہی فوج نے تین کوس تعاقب کیا۔ مگر کئی پہر سے لڑرہے تہے اسلئے تہک گئی تہے آگے اور تعاقب نہ کرسکے مگر ورلش دکہنی کی سپاہ تازہ دم آئی اوسکو تعاقب مین روانہ کیا۔ خانجہان ایسا تنگ ہوا کہ اوسنے اپنے جورو بچون کو گہوڑون پر سوار کیا۔ اور وہ ہتہنی بہی جسپر وہ سوار تہے چہوڑی۔ اوسکو بادشاہی آدمیون نے پکڑ لیا۔ غرض ایسا اوسکو تنگ کیا کہ وہ کوہستان مین بہاگ گیا۔ اب اعظم خان بیر مین آگیا۔ یہان کچھہ آرام کیا۔ اب خانجہان سے دریا خان کا لشکر جا ملا۔ ان دونون نے بہو گانون سے بیجاپور مین جانیکا ارادہ کیا۔ ساہوجی بہونسلہ نے نظام کے ملک سے دولت آباد مین آنے کا قصد کیا۔ جب اعظم خان کو اسکی خبر ہوئی تو بیس ہزار سوار لیکر بہو گانون کی طرف کوچ کیا۔ نظام کی سپاہ کا سپہسالار بہی ساہوجی بہونسلہ تہا۔ وہ جادو راے کا داماد تہا۔ اس

اس جادو رائے کو نظام الملک نے مار ڈالا تہا۔ اسلئے ساہوجی بہونسلہ نظام سے جدا ہوکر پرگنہ پونہ اور ماگہہ مین مقیم تہا۔ اوسنے اعظم خان کو لکہا کہ اگر بادشاہ مجہکو اپنا ملازم بنائے تو مین حاضر ہون۔ اعظم خان نے بادشاہ کو لکہا۔ اوسنے اس درخواست کو منظور کیا۔ ساہوجی بہونسلہ دو ہزار سوارون کے ساتہہ بادشاہ پاس چلا گیا۔ اور اوسکے اور بہائی بند سب کے سب بادشاہی لشکر سے جا ملے۔ اس سبب سے نظام الملک کی کمر ٹوٹ گئی۔ مگر وہ اپنی اس ہٹ سے نہین ہٹا کہ جو کچہہ فیصلہ ہو لڑائی سے ہو۔ جب خانجہان اور دریا خان کو بادشاہی لشکر کی خبر بہوگانون کی طرف آنے کی پہنچی تو وہ مضافات سے چلکر دولت آباد سے آدہ کوس پر جا پڑے۔ اور نظام الملک بہی نظام آباد سے دولت آباد مین آگیا۔ دریا خان ایک ہزار سوار لیکر چاندور اور گہاٹ چالیس گانون کی طرف اس ارادہ سے روانہ ہوا کہ رندول و رڈبرن گانون پر قبضہ کرے۔ بادشاہ نے اسکے سرکوبی کے واسطے عبد اللہ خان بہادر کو مقرر کیا۔ یہہ خبر سنکر دریا خان اون دہات اور قصبات کو لوٹتا ہوا بالا گہاٹ پر گیا۔ چونکہ سوقت دولت آباد کے گرد بارش کے ہونے سے سخت قحط پڑ رہا تہا اسلئے اعظم خان نے دولت آباد کی طرف لشکر لیجانے کا ارادہ نہ کیا۔ بلکہ اوسنے یہہ ارادہ کیا کہ دہارور مین جو بہلول و حضرت خان سرکش مجتمع ہین اونکی خبر لے۔ غرض اس ارادہ سے مانک دودہ سے گہاٹ کی طرف کوچ کیا۔ دشمنون سے ایک سخت لڑائی ہوئی۔ بادشاہی فوج کو فتحیابی حاصل ہوئی۔ سب دشمن بہاگ کر دولت آباد مین چلے گئے۔ اب خان اعظم کو معلوم ہوا دولت آباد مین دشمنون کو غلہ اور گہاس اور سامان ضروری قحط کے سبب سے بہم نہین پہونچتا اسلئے وہ بالا گہاٹ ہوکر دہارور کی طرف چلے ہین۔ اوسکا ارادہ ہوا کہ راہ ہی مین اوسکو روکے

پہر یہہ خبر ملی کہ دشمنون نے ہاتہی اور اسباب قلعہ دہارور مین بہیجدیا ہے۔ اور خود وہ
پائین گہاٹ کی طرف جانیکا ارادہ رکہتے ہین۔ اسلئے وہ دہارور سے تین کوس پر
آنکر مقیم ہوا۔ یہہ قلعہ نہایت مستحکم مقام پر واقع تہا۔ مگر بادشاہ کی سپاہ اس کثرت سے
تہی کہ اوسکے سامنے اس استحکام نے کام نہ دیا۔ قلعہ کو توپ گولہ کے زور سے توڑ پہوڑ
فتح کرلیا۔ اب نظام الملک کو سوا اسکے کوئی چارہ نہ تہا کہ ادہر ادہر قلعہ مین چہپتا
پہرے اور بے ترتیب لڑائیان لڑے۔ اسی اثناء مین عادل شاہ والی بیجاپور نے
بہی دو سردارون کے ماتحت دس ہزار سپاہ اعظم خان پاس بہیجے اور بادشاہ کے ساتہہ
اخلاصمندی ظاہر کی۔ اونہون نے یہہ درخواست کی کہ قلعہ دہارور عادل شاہ کو عنایت
ہو تاکہ اوسکا اعزاز سارے دکن مین ہوجائے۔ مگر یہہ درخوست نامنظور کی اور یہہ کہا
کہ اس قلعہ کے فتح کرنیکے لئے پہلے عادل شاہ کو لکہا گیا تہا۔ مگر اوسنے کچہہ نہ سنا۔ اب وہ
بڑی محنت اور جانکاہی سے ہم نے فتح کیا ہے اوسکو نہین دے سکتے۔ مگر گہاٹون کی نشیب
مین جو دشمن گہسے ہوئے ہین اونکے روکنے کیواسطے اس لشکر کو متعین کیا۔ اور آپ
دشمنون کے پیچہے قلعہ بقلعہ پڑا پہرا۔ اور اوسکا پیچہا نہ چہوڑا +

خانجہان اور دریاخان کا دکن سے بہاگنا

خانجہان کو نظام الملک کا بڑا بہروسہ تہا۔ جب اوسنے دیکہا کہ خود اوسکا ملک اس طرح
بادشاہی لشکر پامال کر رہا ہے تو اوسکو امید نظام کی رفاقت سے اب کچہہ نہ رہی۔ اور
یہہ اوسنے ارادہ کیا کہ پنجاب کی نواح مین بہاگ جائے۔ اور وہان اپنی قوم کے افغانون
کو بادشاہ سے لڑنیکے لئے تیار کرے۔ وہان بادشاہ سے اسوقت شمال کی قومین لڑ رہی
رہی تہین۔ مگر یہہ ارادہ وہ پورا نہ کرسکا جسوقت وہ دکن سے نکلکر مالوہ کی طرف چلا۔

عبداللہ خان بہادر جو اوسکے تعاقب کے لئے پہلے ہی سے پادشاہ نے متعین کر رکہا تہا۔
اوسکے پیچہے پڑا۔ اور پادشاہ کو اس امر کی اطلاع دی۔ پادشاہ نے سید مظفر خان کو اوسکے
پیچہے مالوہ روانہ کیا۔ غرض یہہ اور پادشاہی امیر اوسکے چارون طرف سے پیچہے پڑے
اور وہ ملک کو غارت اور تباہ کرتا اجین مین پہنچا۔ اور یہان سے وہ مندسور ہوتا ہوا
تال گانوُن مین چلا گیا عبداللہ خان بہی اوسکے قریب پہنچ گیا تو وہ سرونج مین چلا گیا
یہان سے پچاس ہاتہی پادشاہی چہین کرلے گیا۔ غرض تمام مالوہ کو لپیٹ سپیٹ
وہ بندیل کہنڈ مین پہونچا۔ جب وہ آگرہ سے بہاگا تہا تو بکرماجیت نے اوسکو راستے بتلائے
تہے اسلئے وہ پادشاہی عتاب مین معتوب تہا۔ اب اپنے پہلی تقصیر کی مکافات کے لئے
اور شرمندگی مٹانیکے واسطے وہ بہی خانجہان اور دریا خان کے پیچہے پڑا۔ اور دریا خان
جو چنداول یعنے پچہلی فوج کا سردار تہا اوسسے معرکہ آرا ہوا۔ اس لڑائی مین چارسو افغان
مارے گئے۔ اور دریا خان بہی مارا گیا۔ اور دوسو بندیلے بہی کام آئے۔ دریا خان کا سر
پادشاہ کی خدمت مین تحفتہً پیش کیا گیا۔ اس جلدو مین پادشاہ نے بکرماجیت کو
راجہ جگراج کا خطاب دیا۔ اب خانجہان کی دریا خان کے مارے جانے سے اور کمر ٹوٹ گئی۔
اور سراسیمہ اور پریشان ہوکر اوسنے یہہ چاہا کہ مین کسیطرح گمناموں کی طرح فرار
ہوجاوُن۔ غرض وہ موضع نیمی مین پہنچا۔ وہان مظفر خان نے اوسکو جا دبایا۔ اوسنے
نہایت مردانگی سے مقابلہ کیا۔ اور بڑی دیر تک لڑتا رہا مگر کچہہ فائدہ نہ ہوا۔ اوسکا بیٹا
محمود مارا گیا۔ اور بہت سی ہمراہی اوسکے کام آئے۔ بہت سے آوارہ اور سرگردان ہوگئے
وہ کچہہ ہمراہیون سمیت قلعہ کالنجر مین پہونچا۔ قلعہ دار کالنجر بہی اوسکے روکنے کیواسطے
مستعد ہوا۔ رستہ مین ایک اور بیٹا اوسکا ہاتہیون سمیت گرفتار ہوگیا۔ غرض اب وہ

بہت خستہ حال ہوا۔ اور دہ کنار سندہ مین پہونچا۔ یہی مقام اوسکا مقطع زندگی تہا۔ اوسکو
پادشاہی سپاہ نے گہیر لیا۔ اس دم تک جو ہم دم اوسکے دم کے ساتہہ تہے اونسے کہا
کہ اے میرے یار وادر ہم دمو اب آگے بڑہنے کی سکت نہین۔ اب میری قضا آن پہنچی ہے
اب تمہاری امداد سے کچہہ فائدہ بہی نہین ناحق اپنے تئین تکلیف نہ دو۔ راہ فرار باز ہے
اپنی اپنی راہ لو۔ یہہ بات اوسکی رفقا باوفا سنکر رو دئے۔ اور جان دینے پر آمادہ ہوئے
سید مظفر نے اوسکو گہیر لیا۔ وہ رستمانہ لڑا جب تک ہاتہہ پیر چلے ہتیار چلاتا رہا۔
آخر کو مادہو سنگہ کے برچہے سے ہلاک ہوا۔ اوسکا سر اور اوسکے عزیز بیٹے کا سر اور پرا ارل سنگہ کا
سر کاٹکر عبد اللہ خان بہادر نے پادشاہ کی خدمت مین بہیجا جسکے جلدو مین اوسکو منصب
اور جاگیر عطا ہوئی۔ خان جہان کے سب بیٹے مارے گئے یا گرفتار ہوئے۔ یہہ واقعہ
۱۶۳۰ ء کا ہے۔ پادشاہ پاس جب یہہ سر پہنچے تو اوسنے شادیانے بجوائے۔ طالبائے
کلیم نے خان جہان کے مرنے کی یہہ رباعی کہی۔ اور پادشاہ کو سنا کر اپنا دامن روپیون
اشرفیون سے بہرا

رباعی

این مژدہ فتح از پے ہم زیبا بود + این کیف دو بالا چہ نشاط افزا بود
از رفتن دریا سر پیرا ہم رفت + گو سراو حباب این دریا بود

احمد نگر کی نظام الملک سے لڑائیونکا ہونا ۱۶۳۰ ء

خان جہان تو ناکام مارا گیا مگر دکن اوسکے آفت مین گرفتار رہا۔ اعظم خان نے لشکر
نظام کا پیچہا نہ چہوڑا۔ لشکر نظام جب دولت آباد کی طرف آنے لگا تو نظام نے اس لشکر
سے یہہ کہا کہ اگر ادہر آؤگے تو لشکر شاہی بہی ادہر آئیگا اسلئے بہتر ہے کہ بیجاپوریون کے
لشکر کی طرف جاؤ۔ اور شولاپور اونکے حوالہ کرو اور اونسے متفق ہو کر پادشاہی لشکر سے لڑو

چنانچہ لشکر نظام رام دودہ سے بالاگہاٹ کی طرف متوجہ ہوا - اعظم خان جالنا پور سے
بالاگہاٹ کی طرف متوجہ ہوا - اور شاہ گڈہ مین آکر مقیم ہوا - اور انبہ جوگائی کے قلعہ کا سامان
درست کیا - اور سپہ سالار لشکر عادل شاہ کو اوسنے یہہ لکہا کہ تم کو اسواسطے متعین کیا
تہا کہ اگر لشکر نظام بالاگہاٹ پر آنیکا قصد کرے تو اوسے جب تک روکے رہو کہ بادشاہی
لشکر پہنچے - اب یہہ لشکر نانک دودہ سے آتا ہے اوسکو مت آنے دو - سردار لشکر نے اوسکا
یہہ جواب دیا کہ میری سپاہ مین سے بہت سے آدمی چلے گئے ہین مین اوسکا مقابلہ نہین کر سکتا
اب مین نے عادل شاہ کو عرضی لکہی ہے جو کچہہ حکم ہوگا عمل کرونگا - عادل شاہ اول تو
اپنے موروثی دشمن والی احمدنگر کی ذلت سے خوش ہوا - مگر وہ اوس خطرہ سے بہی
واقف ہو گیا کہ جس دشمن نے نظام کو نہین چہوڑا مجہے بہی نہین چہوڑیگا جب اوس سے فارغ ہوگا تو
میری خبر لیگا - اس سبب سے بہت اضطراب اوسکو ہوا - اور نظام شاہ کی امداد پر مستعد ہوا
مگر اب وقت ہاتہہ سے نکل گیا تہا - اور نظام الملک اپنی حماقت کی ثمرون سے محفوظ
نہین رہ سکتا تہا - اب اعظم خان کو بہی معلوم ہوگیا کہ نظام الملک اور عادل شاہ
کی باہم مصالحت اس بات پر ہوگئی ہے کہ قلعہ شولاپور نظام الملک عادل شاہ کو دلائے
اسیوقت شیخ معین الدین بیجاپور سے عادل خان کی پیشکش اور شیخ محی الدین گلکنڈہ سے
قطب الملک کی نذر لیکر شاہجہان پاس جاتے تہے اعظم خان کو یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین
مخالفین محی الدین کو راہ مین لوٹ نہ لین اسلئے اوسنے قلعہ پریندہ کو جہین دشمنون کے
بہت سے ہاتہی اور اسباب موجود تہا تسخیر کرنیکا ارادہ کیا - قصبہ پریندہ پر تو جاتے ہی قبضہ
کر لیا - مگر قلعہ پریندہ اس سبب سے ہاتہہ نہ لگا دانہ گہاس کے جانورون کے واسطے اور اسباب
ضروری کے سپاہیون کے لئے ایسی قلت ہوئی کہ قلعہ کے محاصرہ بے نیل مرام اوٹہانا پڑا

اور اعظم خان نے قلعہ دہارور کا ارادہ کیا راہ مین دشمنون سے لڑتا بہڑتا وہ اس قلعہ مین داخل ہوا
۔ اب ہم قحط سالی کا حال لکھتے ہین جسکے سبب سے ان لڑائیون مین لشکرون کو بڑی تکلیفین
اوٹہانی پڑین ❊

دکن اور گجرات مین قحط

جسوقت یہہ لڑائیون کی آفت ملک دکن مین برپا ہو رہی تہی وہان ایک اور مصیبت
آئی کہ ۱۰۳۹ھ ۱۶۲۹ء مین بالاگہاٹ اور دولت آباد مین بارش کی قلت ہوئی۔ اور قحط کی
صورت رونما ہوئی ۱۰۴۰ھ ۱۶۳۰ء مین سارے دکن اور ملک گجرات مین بالکل مینہہ نہ برسا تو پہر پوچہو
کہ لوگون پر کیا گذر گیا۔ آدمی آدمی کو کہاتا تہا مائین بچون کو چہاتی پر نہ کہلاتی تہی۔
ہنڈیون مین اپنا لکا کر کہاتی تہین۔ کُتّے تک کا گوشت لوگ کہاتے تہے۔ مردون کی ہڈیونکو
پیس پیس کر آٹے مین ملا کر بیچتے تہے۔ ہر چند بادشاہ کی طرف سے سزائین اس حرکت پر پاتے تہے
مگر پہر باز نہ آتے تہے۔ اشرافون کی بہوبیٹیان روٹی کے سوکہے ٹکڑون پر بکتی تہین
مگر کوئی مول نہ لیتا تہا۔ روٹی کی قیمت انسان کی جان سے زیادہ گران تہی۔ ہزارون نے
بے خان و مان ہو کر شاداب ملکون کی طرف چلا۔ مگر منزل مقصود پر پہنچتے پہنچتے راہ ہی
مین آخر منزل پر پہنچ گئے۔ راہون مین اونکے ایسے ڈہیر لگ گئے کہ راہین بند ہوگئین۔ الامان
الامان کیا آفت برپا ہوئی۔ جو ملک اس مصیبت سے برباد ہوئے وہ مدتون مین آباد ہوئے
ضلع کے ضلع سونے کے سونے رہ گئے۔ شاہجہان نے حتی الامکان اس بلا کے گہٹانے مین
کوشش کی۔ احمد نگر اور برہان پور مین جابجا لنگر خانے جاری کئے۔ اور ہزارون
بہوکون کا پیٹ آش اور نان سے بہرا۔ برہان پور مین جہان وہ تہا۔ پانچ ہزار روپیہ
روز غربا اور مساکین مین تقسیم ہوتا۔ اور پیر کے دن کہ روز جلوس وسکا تہا ایک لاکہہ روپیہ

غرض ستر لاکہہ روپیہ اوسنے خرچ کیا اور گیارہوان حصہ محصول کا اس قحط زدہ ملک کا معاف کردیا۔

احمد نگر کے بادشاہ کا مارا جانا

نظام الملک نے اپنے وزیر فتح خان کو جو ملک عنبر کا بڑا بیٹا تہا عہدہ سے معزول کیا۔ اور اوسکی جگہہ مقرب خان کو جو ترکی غلام تہا مقرر کیا۔ مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوسسے اس عہدہ کا اہتمام اور انتظام اچہی طرح نہو سکا تو اوسکو معزول کر کے پہر فتح خان کو قید سے رہائی دیکر وزیر مقرر کیا۔ مقرب خان کو نظام کا یہہ سلوک بہت برا معلوم ہوا۔ اور وہ شاہجہان پاس آنکر مل گیا۔ اوسکو بادشاہ نے پنجہزاری ذات کا منصب عطا کیا۔ اب فتح خان نے یہہ سوچا کہ نظام نے اسوقت اضطرار کی حالت مین مجہے رہا کر دیا ہے۔ مگر جب اوس کو اطمینان خاطر ہوگا۔ تو وہ پہر اوسکو قید خانہ مین بند کریگا۔ اسلئے اوسنے نظام کو قید کر دیا اور آصف خان یمین الدولہ کی معرفت ایک عرضی بادشاہ پاس بہجوائی کہ مین نے حضور کے دولتخواہی اور بہواخواہی کے سبب سے نظام کو قید کیا ہے۔ امیدوار تراحم شاہی کا ہون۔ بادشاہ نے اوسپر حکم دیا کہ اگر سچا بہواخواہ ہے تو نظام کا کام تمام کرے۔ غرض اس حکم پر اوسنے برہان نظام الملک کو خفیہ ٹہکانے لگایا۔ اور مشہور کر دیا کہ وہ اپنی موت مر گیا۔ اور اوسکے دس برس کے لڑکے حسین نظام الملک کو تخت پر بٹہایا۔ اور یہہ سارا حال بادشاہ کو لکہہ بہیجا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ حصار دولت آباد مین ہاتہی بہت ہین اور وہان اونکے کہانے کی لئے قلت ہے۔ اونکو اور تمام جواہرات نظام کو اپنے بڑے بیٹے کے ہاتہہ حضور مین فوراً روانہ کرو۔ جب عرائض منظور اور مقبول ہونگی جبوقت اس نذر کے بہیجنے مین توقف ہوا تو بادشاہ نے وزیر خان کے ہمراہ سپاہ روانہ کی

مگر فتح خان نے اپنے بڑے بیٹے عبدالرسول کے ہاتہہ ہاتہی اور تمام جواہرات نظام کے بادشاہ پاس بہیجدیئے۔

قلعات قندہار اور تلتم اور سیونده

ہم پہلے لکھہ آئے ہین کہ راؤ رتن کے ہمراہ دس ہزار سپاہ ملک تلنگانہ کی فتح کے لئے متعین ہوئی تہی۔ اب راؤ رتن مرگیا اوسکی جگہ نصیری خان مقرر ہوا تہا۔ اس ملک مین قلعہ قندہار متانت اور استحکام مین مشہور تہا۔ صادق خان اس قلعہ مین قلعہ دار تہا اوسوقت نصیری خان نے اوسکی فتح کا ارادہ کیا۔ جب سپاہ بادشاہ کی اسکے قریب آئی تو ایک لڑائی ہوئی اوسمین بادشاہ کی فوج کامیاب ہوئی۔ اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ توپ گولہ دمدمہ سے حصار نشینون کا جب دم ناک مین آیا تو صلح کے پیغام بہیجے۔ نصیری خان نے منظور کیا۔ صادق خان نے قلعہ کی کنجیان اوسکے حوالہ کین۔ اعظم خان بہی اس قلعہ کی سیر کو آیا تو وہ دیکھہ کر نہایت متعجب ہوا۔ ایک بڑا توپخانہ اس فتح سے بادشاہی فوج کے ہاتہہ لگا۔ سپہدار خان نے کچھہ لڑائی کے بعد پہلے قلعہ تلتم کو فتح کیا اور پہر قلعہ سیونده کو۔

بادشاہی فوج پر نظام کی فوج سے صدمہ پہنچنا

اب اعظم خان کا کام اس قلعہ مین کچھہ نہ تہا۔ اوسکو نظام کی فوج کا دغدغہ لگ رہا تہا کہ کہین وہ خزانہ جو بادشاہ نے بہیجا ہے لوٹ لین غرضکہ وہ دولت آباد کی طرف روانہ ہوا موسم برسات کا تہا اسلئے اعظم خان کی یہہ صلاح ہوئی کہ اس موسم کو پرگنہ بہالکی حیتگوپہ مین کہ توابع بیدر سے تہا بسر کرین (عادل شاہ نے اپنے سردار رندولہ کی معرفت کئی دفعہ پیغام صلح کا بہیجا تہا۔ اور محی الدین جنکا سامان ابتک بیدر مین موجود ہی تہا) اس اثنا مین اصل حال بہی معلوم ہو جائیگا کہ عادل شاہ کا کیا اصلی ارادہ ہے اگر رندولہ سچا ہوگا تو عادل شاہ کی تقصیر معاف کردیجائینگی۔ اور نہین تو موقع اوسکی ملک کی تاخت و تاراج کرنے کا

ہاتہہ لگے گا۔ یہہ منصوبہ سوچ کر وہ چلا۔ مگر ایک سپاہ جو سامان رسد بہم پہنچانے کے لیئے روانہ
ہوئی تہی اوسکو عادل شاہ اور نظام الملک کی سپاہ نے گہیر لیا۔ اور صدمہ عظیم پہونچایا۔
کئی نامی سردار مارے گئے۔ بہادر خان اور محمد یوسف خان زندہ دشمنون کے ہاتہہ قید
ہوئے۔ اور دشمن اسی کو فوز عظیم سمجہہ کر چلدیئے۔ اعظم خان پیچہے آیا۔ مگر راہ مین اس سببسے
کہ مدت سی لڑائیان ہورہی تہین ملک ایسا ویران پڑا تہا کہ سپاہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ راہ
مین دشمنون سے کئی جگہہ لڑائیان ہوئین۔ غرض بہزار دقت اور دشواری بہہ قلعہ قندہار
مین سپاہ گئی۔ اعظم خان سے دونو دفعہ یہہ غلطی ہوئی کہ اوسنے اس بات کو خیال نہین کیا کہ
ملک قحط سالی اور لڑائیون سے ویران ہورہا ہے سامان رسد کا کہان سے بہم پہنچے گا۔
قلعہ پرینده کا محاصرہ بہی اسی سببسے اوٹہانا پڑا تہا۔ اب یہہ ہزیمت بہی اسی سببسے
اوٹہانی پڑی ✦

آصف خان یمین الدولہ کا بالا گہاٹ روانہ ہونا اور بیجاپور کا محاصرہ ۱۰۴۰ھ سنہ ۱۶۳۵ ء

عادل شاہ ہوقت کم عمر تہا۔ اوسکا وزیر اخلاص خان اوسکا مالک تہا وہی سارے کام
کرتا تہا بادشاہ نے بڑے ساز و سامان سے آصف خان کو سنہ ۱۰۴۰ ہجری کے آخر مین روانہ کیا کہ
عادل شاہ کو خواب غفلت سی بیدار کرے۔ اگر وہ اپنے باپ کی طرح اطاعت اختیار کرے
تو اوس سے پیشکش روانہ کرائے۔ اگر سرکشی کرے تو اوسکے ملک کو ضبط کرے۔ اب یہہ
لشکر روانہ ہوا۔ ملدیر مین اسباب اندر چہوڑا۔ یمین الدولہ خود قلعہ قندہار کا ملاحظہ کرنے
گیا۔ وہان سے واپس آنکر لشکر کے ساتہہ ہوا۔ قلعہ بہالکی کو فتح کیا۔ اور وہان لشکر
کو بڑی غنیمت ہاتہہ لگی۔ او قلعہ افگنی کا سامان ہاتہہ لگا۔ قلعہ کے اندر ایک مسجد مین بارود

اوڑنے سے بادشاہی آدمیون کا نقصان ہوا۔ بادشاہ نے یمین الدولہ کو حکم دیدیا تہا کہ
اگر فتح خان اپنے وعدہ کے موافق اطاعت اختیار کرے تو جو ملک نظام کا بادشاہی قبضہ
مین اگیا ہو وہ اوسی کو دیدیا جائے۔ اسلیئے یہہ قلعہ بہالکی فتح خان کے سپرد کیا گیا۔
پہر یمین الدولہ گلبرگہ مین آیا۔ شہر کو سرسواری فتح کرلیا۔ قلعہ کا فتح کرنا تضیع اوقات
سمجہا۔ اور سیدہا بیجاپور چلا گیا۔ اور وہان نورسپور اور شاہ پور کے درمیان بیجاپور کے
پاس ایک تالاب پر خیمہ زن ہوا۔ اب عادل شاہ کی آدمیون سے روز ہنگامہ کارزار گرم ہونے لگا
۔ اگر عادل شاہ سوقت بہی عقل اور ہوشیاری سے کام نہ نکالتا تو اوسکا حال بہی نظام شاہ
کا سا زبون ہوتا۔ اوسنے شہر کی حفظ و حراست مین بدرجۂ غایت جد و جہد کی۔ اور بادشاہی
فوج جو گہاس اور لکڑی اور سامان رسد کے لئے جاتی اوسے لڑنیکے واسطے ہمیشہ فوج متعین کی
۔ اور ایک یہہ حکمت و چال کی کہ اول اپنے ایک معتمد شیخ دبیر کو صلح کا پیغام لیکر یمین الدولہ
پاس بہیجا۔ جب اوسکی بات کو اوسنے نہ سنا تو محمد امین کو بہیجا اور یہہ آپسمین قرار داد ٹہرا کہ
عادل خان مبلغ چالیس لاکہہ روپیہ اور ہاتہی برسم پیشکش بادشاہ پاس بہیجے۔ اور اطاعت
کا اقرار کرے تو بیجاپور کا محاصرہ اوٹہا لیا جائے۔ بہادر خان اور یوسف خان بادشاہی
سردار جو اونکے ہان قید تہے وہ بہی اوسنے چہوڑ دئے۔ اب یمین الدولہ اس انتظار
مین بیٹہا رہا کہ یہہ عہدنامہ دستخط ہو کر اوس پاس آئے۔ مگر وہ نہ آیا۔ اور یہہ ایک اور گل کہلا
کہ ایک نوشتہ یمین الدولہ کے ہاتہہ لگا جسمین لکہا ہوا تہا کہ بادشاہی لشکر بیشمار ہے۔ رسد کیلئے
لئے سامان رسد دشوار ہے چند روز مین اس بے سامانی رسد سے خود پریشان اور پراگندہ ہوجا لگا
۔ اسلیئے عادل خان عہدنامہ کے بہیجنے مین صبح شام کرتا ہی اب محاصرہ پر بیس روز کا عرصہ
گذر چکا تہا۔ بیجاپور کے آس پاس کا ملک عادل شاہ نے پہلے ہی برباد کر دیا تہا اسلئے لشکر شاہی مین

اذوقہ کے بہم پہنچانے مین بڑی تکلیف ہوئی - اور بمجبوری محاصرہ اوٹھانا پڑا - اور یہہ ٹہرا
کہ بیجاپور کے اون اضلاع مین چلئے جو ویران نہین ہین - تاکہ سپاہ کو آسائش اور آرام ملے
اور دشمن کا آباد ملک ویران ہو - چنانچہ اونہون نے یہی کیا - اور بیجاپور کے اون اضلاع کو
لوٹا کہسوٹا اور برباد کیا جو ابتک معمور اور آباد تہے ✣

فتح قلعہ کالنہ ۱۰۴۲ھ ۱۶۳۲ء

جب فتح خان پسر ملک عنبر نے نظام الملک کو مار ڈالا تو محمود خان قلعہ دار کالنہ نے
اوس سے سرتابی کی اور قلعہ کو آراستہ کیا - اور یہہ ارادہ کیا کہ اوسکو ساہو بہونسلہ
کے حوالہ کرے - اب ساہو بہونسلہ نے بادشاہ سے بغاوت اختیار کی تہی - اور ملک
ناسک اور تربنگ و سنگمنیر و جنیر پر کان کان تک قابض ہو گیا تہا - مگر خان زمان نے
جو برار اور خاندیس مین باپ کی جگہ صوبہ داری کا کام کر رہا تہا - محمود خان کو اس
حرکت سے روکا - اور اوسکو بہت سا روپیہ دلا کر یہہ قلعہ لے لیا -

فتح قلعہ دولت آباد ۱۰۴۳ھ ۱۶۳۳ء

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ بعض محال جو نظام الملک کے بادشاہ کے ہاتہہ آئے تہے وہ
ساہو بہونسلہ کو اس سبب سے کہ وہ نظام سے بگڑ کر بادشاہ پاس چلا آیا تہا بادشاہ نے
عنایت کئے تہے - اب فتح خان پسر ملک عنبر نے بادشاہ کی حلقہ بگوشی اختیار کی تہی اور پیشکش
شائستہ ارسال کی اسلئے بادشاہ نے ساہو بہونسلہ سے وہ محال واپس لیکر پہر فتح خانکو
عنایت کئین - اسپر ساہو بہونسلہ نے بادشاہ سے بغاوت اختیار کی - اور بیجاپوریون سے
جا ملا - اور عادل شاہ نے اوسکو اپنا لشکر دیدیا کہ دولت آباد کو فتح کرلے - فتح خان کی بدخوئی
اور خونریزی کے سبب سے سارے نظامیہ ناراض تہے - اسلئے اونسے خانخانان مہابت خان کو جو اب

اعظم خان کی جگہ پادشاہ نے مقرر کیا تہا لکہا کہ دولت آباد مین سامان اذوقہ کا نہین ہے
اوسپر ساہو بہونسلہ کا ارادہ حملہ کرنے کا ہے۔ یقینی وہ اوسے لے لے گا۔ اسلئے آپ جلدی سے
یہان آنکر اس زحمت سے چہٹائے۔ اور قلعہ دولت آباد کے مالک بنئے۔ خانخانان نے خان زمان
کو روانہ کیا۔ اور وہ ایک منزل چلکر کہرکی مین پہونچا۔ اور سپاہ کو مرتب کیا۔ غرض
اثناء راہ ہی مین خوب لڑائیان ہوئین اور طرفین سے سردارون نے اپنے اپنے ہنر دکہائے
جب بیجاپوریون کو شکست ہوئی۔ تو اونہون نے فتح خان سے پیغام صلح کیا۔ اور اوسسے
کہا کہ قلعہ دولت آباد کو وہ اپنے پاس رہنے دے۔ اور تین لاکہہ ہون نقد اوسکے پاس
بہجوائے۔ غرض فتح خان اونسے مل گیا۔ جب خانخانان کو ظفر نگر مین یہہ خبر ہوئی تو
اونے خان زمان کو لکہا کہ اول رندولہ سپہ سالار بیجاپور اور ساہو کی خبر اسطرح لینی چاہیے
کہ وہ دولت آباد مین سامان اذوقہ اور اور لوازم قلعہ داری کو جمع نہ کر سکین۔ اور
اگر فتح خان اپنے عہد سابق پر عمل کرے تو خیر نہین پہر قلعہ دولت آباد کے فتح کرنے کی
تدبیرین ہونی چاہئین۔ خان زمان نظام پور مین آیا۔ اور مخالف بہی دولت آباد کے
حوالی مین سے نکلے۔ فتح خان نے خیریت خان بیجاپوری کو قلعہ کے اندر سوارون
سمیت بلالیا۔ اور قلعہ کے استحکام مین مصروف ہوا۔ غرض اب سپاہیون کو دونون
طرف سے جنبش ہوئی۔ اور شب و روز لڑائیان رہین۔ بہادرون کے خون سے زمین
لال ہوئی۔ دمدمی اور ملچار اور توپخانے سب تیار ہوئے۔ پادشاہی لشکر نے دشمنون
کی رسد لوٹنے مین اور اپنی رسد پہنچانے مین نہایت کوشش کی۔ اکثر پادشاہی
لشکر کو فتح حاصل ہوئی مگر کبہی کبہی بری بہی آن بنی اور میدان سے پیر اوکہڑ گئے۔
اگرچہ اذوقہ کی کمی نے دونون لشکرون کو تکلیف پہنچائی۔ مگر دولت آباد کے لشکر مین

یہانتک نوبت پہنچی کہ جانوروں کی کہالین کہانے لگے۔ غرض جب عادل شاہیون کا
یہہ حال ہوا کہ کہانے پینے کو کچہہ نہ رہا تو خیریت خان اوسکے سردار نے خانخانان سے
امان چاہی۔ اونے امن نامہ لکہدیا۔ خیریت خان غریب اپنے سپاہیون کو لے قلعہ سے
چہپ کر خانخانان پاس چلا آیا۔ خانخانان نے اوسکی بڑی مہمانداری کی۔ اور اوسکی بانی عادل شاہ کو
پیغام کہلا بہیجا کہ وہ بادشاہ کی اطاعت اختیار کرے نہین اوسکا انجام برا ہوگا۔ غرض خیریت خان
عادل شاہ پاس روانہ ہوا۔ اور خانخانان نے اور زیادہ تر اہتمام قلعہ کی فتح کا شروع کیا۔
ہمیرراو ایک اور سردار بادشاہی فوج سے آملا۔ اور بادشاہی فوج کی اور امداد اور کمک
بادشاہ نے بہیجدی۔ وہان عادل شاہ نے کو سپہ سالار بناکر مخالفان شاہی
کی امداد کے لیے بہیجا۔ اب ان لشکرون نے مین خوب لڑائیان اور خون ریزیان
ہوئین — محل دار خان نظام شاہیون کا سردار خانخانان سے
آملا۔ اور اونے ساہو کے جورو بچے اور دولت اور اسباب سب گرفتار کرکے بادشاہ
پاس بہیجدیا۔ غرض جب یہہ حال ہوا تو فتح خان خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور
خانخانان سے پیغام صلح بہیجا۔ اور کنجیان قلعہ کی اوسکے حوالہ کین۔ اور دولت آباد
کے نوون قلعے جنمین سے پانچ قلعہ زمین پر اور چار پہاڑ پر تہے بادشاہی قبضہ
وتصرف مین آئے۔ اور بہت سا اسباب حرب وضرب کا حوالہ کیا۔ فتح خان اور حسین نظام
جسکو بادشاہ بنایا تہا دونو بادشاہ کے روبرو آئے۔ فتح خان ملازمان شاہی مین
داخل ہوکر معزز اور ممتاز ہوا۔ دو لاکہہ روپیہ سال وظیفہ مقرر ہوا۔ اور حسین خان نظام شاہ
قلعہ گوالیار مین پہلے نظام کے ساتہہ قید ہوا۔

محمد شجاع کا دکن کیطرف جانا

خانخانان کی متواتر عرضیان پادشاہ پاس آئین کہ دولت آباد کے قلعہ فتح ہونے سے
تمام دکہنیون کے دل مین خوف بیٹہہ گیا ہے۔ اس ملک مین جو پادشاہی فوج ہے وہ
تردداتِ شاقہ اور قلت اذوقہ سے تنگ ہوگئی ہے۔ اور کسی مہم مین نہین مشغول
ہوسکتی ہے۔ اسلئے اگر کوئی شاہزادہ تازہ فوج ہمراہ لیکر یہان آجائے تو ولایت
ملک بیجاپور بہی قبضہ و تصرف مین آئے۔ اسلئے پادشاہ نے اپنے بیٹے محمد شجاع کو
بہت سا ساز و سامان دیکر دکن کی طرف روانہ کیا۔

قلعہ پرینده کی فتح کی لئے شاہزادہ کا جانا سنہ ۱۰۴۳ہجری ۱۶۳۴ء

قلعہ پرینده کا حال تم پہلے پڑہ آئے ہو کہ اعظم خان نے اوسکا محاصرہ کیا تہا۔ مگر اوسکو
بعض مواقع ایسے پیش آئے کہ محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہانا پڑا۔ وہ نظام الملک کے قبضہ
مین تہا۔ اور آقا رضوان اوسکی حراست کرتا تہا۔ اب عادل شاہ نے اوس سے کہا کہ پادشاہی
فوج اوسکو لے لیگی اور تیری جان نہین چہوڑیگی اسلئے تو مجہسے تین لاکہہ ہن لے لے اور قلعہ
دیدے۔ قلعہ دار نے روپیہ لیکر قلعہ اوسکے حوالہ کیا۔ اس قلعہ کے فتح کرنے کا ارادہ خانخانان
مدت سے کر رہا تہا۔ جب شاہزادہ محمد برہان پور مین بہت سا لشکر و سامان لیکر پہنچا تو اوسنے
عرض کیا کہ اب اس قلعہ کے فتح کرنیکا موقع ہے۔ غرض پہلے خان زمان خان لشکر
کے ساتہہ اس قلعہ کی طرف گیا۔ اور شاہزادہ مع اور امرا کے اوسکے پیچہے روانہ ہوا۔
بڑا کام لشکر کو کشتیون مین اذوقہ بہم پہنچانیکا تہا۔ چنانچہ اوسکا انتظام ہرچند کیا گیا
اور تہانے تہانے اور لشکر متعین ہوئے۔ مگر وہ اچہی طرح دشمنون نے نہ ہونے دیا۔ نظام الملک
کی سلطنت مین اب کچہہ دم نہ رہا تہا مگر ساہو بہونسلہ نے نظام الملک کے کسی عزیز کو
قیدخانہ سے نکال کر پادشاہ بنایا۔ اور ایک فساد عظیم حوالی احمدنگر مین کہڑا کر دیا۔

اوراس سلطنت کی تمام پرگنون پرجو دارالسلطنت اور سمندر کے درمیان تہا قابض ہوگیا غرض ایک زبردست دشمن یہہ اور دکن مین پیدا ہوگیا۔ دولت آباد کے لڑائیون مین وہ شریک تہا۔ اب اوسنے بادشاہی فوج کو سامان اذوقہ اور رسد کا نہ پہونچنے دیا۔ لعد بہت کشت وخون اور بہت سی لڑائیون کے بادشاہی فوج کو قلت اذوقہ کے سبب سے قلعہ پرندہ کے محاصرہ سے پہرنا تہہ اوٹہانا پڑا۔ جب بادشاہ کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے شاہزادہ محمد شجاع اور خانخانان اور خاندوران خان کو جو مالوہ سے شاہزادہ کی استعانت کے لئی بہیجا گیا تہا واپس بلالیا۔ اور بہت سا رنج کامیابی پرناراض ہوا+

شاہجہان دکن جاتاہی ۱۰۴۵ھ ۱۶۳۵ء

جب دکن مین دولت آباد فتح ہوا تو اوسکے سیر کے واسطے اور باقی ملک کی فتح کرنیکے واسطے شاہجہان نے خود قصد دکن کا کیا۔ اور آگرہ سے جمادی الاولی ۱۰۴۵ نوامبر ۱۶۳۵ء کو روانہ ہوا۔ اور سیر وشکار کہیلتا اور شاہانہ سفر کرتا دولت آباد مین پہنچا۔ اول بادشاہ نے یہہ چاہا کہ عادل شاہ والی بیجاپور اور قطب الملک والی گولکنڈہ جنہوں نے مدت سے بادشاہ سے بغاوت اختیار کر رکہی تہی تقریر اور تحریر سے فہمائش کرے۔ اسلئے اوسنے ایک فرمان عادل شاہ کے نام اس مضمون کا لکہا کہ تمہارا باپ عادل خان مرحوم ہمارے ساتہہ بڑا اخلاص رکہتا تہا۔ مگر تم نے بدکارون کی صلاح سے اس خلاص کو چہوڑ دیا۔ اب ہم سب تمہاری حرکات اور تقصیرات کو معاف کرتے ہین اگر تم اپنے باپ کی قدمون پر چلو اور اوس سے اچہی نذر بہیجو۔ پہر ہم تمکو تمہاری سلطنت پر قائم رکہینگے۔ اور ملک شولاپور اور اوسپر اضافہ کرینگے۔ نظام الملک کے ملک مین احمدنگر اور دولت آباد دو بڑے شہر ہے اب وہ بادشاہی قبضہ مین آگئے ہین۔ وہ خود قید ہوگیا ہے اب کیا رہا ہی جو تم اوس کا سلسلہ تہہ دیکرو

ساہو بدمعاش ورچند اوباش جو باقی ہین اونکا علاج اب ہوا جاتا ہے۔ تم کیون اونکے ساتھہ اپنے تئین برباد اور خراب کرتے ہو۔ اگر ہمارے حکم مانو گے۔ تو تمہارے حق مین اچھا ہوگا نہین اپنی سزا کو پہونچو گے۔ یہہ فرمان ہم اپنے لائق ملازم مکرمت خان دیوان بیوتات کے ہاتھہ بھیجتے ہین۔ وہ تم کو زبانی بہی ہمارا مافی الضمیر سمجھا دیگا۔ اور اوسکا ساختہ اور پرداختہ ہم کو منظور ہوگا۔ اور ایک فرمان قطب الملک کو اس مضمون کا لکھا کہ تمہارے ملک مین تبرا ہوتا ہے اور خطبہ مین شاہ ایران کا نام پڑہوایا جاتا ہے یہہ دونون حرکتین ہم کو ناپسند ہین انکو موقوف کرو نہین تمہارا ملک ضبط کیا جائیگا۔ اور زر معمولی جو تمہارا باپ بہیجا کرتا تہا اوسے بہیجدو۔ یہہ فرمان ہم اپنے نوکر عبد اللطیف گجراتی کے ہاتھہ بھیجتے ہین کہ وہ تم کو زبانی بہی فہمائش کردے +

لشکرون کا کوچ ساہو سے لڑنے کیواسطے اور اور قلعات کے فتح کرنیکے لئے

اب بادشاہ نے دولت آباد مین پہونچکر یہہ طریقہ اختیار کیا کہ فوجون کے ٹکڑے ٹکڑے مختلف قطعات دکن کی طرف روانہ کئے۔ خاندوران خان کو بیس ہزار سوار دیکر اور بڑے بڑے منتخب دلاور نفر اوسکے ساتھہ کئے۔ اور حکم دیا کہ وہ قندہار اور ناندیر مین کہ گلکنڈہ اور بیجاپور سے متصل ہے قیام کرے۔ اور خان زمان کو بہی بیس ہزار سوار اور عمدہ عمدہ افسر دئے۔ اور حکم دیا کہ وہ احمد نگر مین پہنچکر اول وطن ساہو بہونسلہ پرکہ چمار کونڈہ مین احمد نگر کے پاس ہے تسخیر کرے۔ اور ملک کان کان کو اوسکے تصرف سے نکال لے۔ اور جسوقت حکم جاوے تو عادلخان کے ملک کو بہی جو اس نواح مین ہے فتح کرے۔ اور شائستہ خان کو آٹھہ ہزار سوار دیکر حکم ہوا کہ قلعہ جنیر اور سنگمنیر اور ناسک اور ترنبک

کو تسخیر کرے- جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ نظام الملک کی قلعے جو چاندا اور دہرپ کی سمت مین واقع ہین اونمین چہہ تو ساہو کے قبضہ مین اور دو بہوج مل کے تصرف مین ہین - اور وہ زیردستون پر بڑی زبردستی کرتے ہین اسلئے بادشاہ نے الہ وردی خان کو جو سپہ سالار خان کے ساتہہ گیا تہا حکم دیا کہ دو ہزار سوار لیکر ان قلعون کو فتح کرے

سفیران شاہی بیجاپور اور گول کنڈہ کا حال

عادل شاہ نے بادشاہ کی سفیر مکرمت خان کی ظاہر مین بڑی خاطرداری مگر باطن مین صاف نہ ہوا- اور ساہو بہونسلہ کی اعانت روپیہ اور سپاہ سی کی- مکرمت خان نے عادل شاہ کا اصل حال لکہہ بہیجا- اسپر بادشاہ خفا ہوا- سید خانجہان اور عمدہ افسرون کو دس ہزار سوارون کے ساتہہ عادل شاہ کی سرزنش کیواسطے روانہ کیا- اور حکم ہوا کہ خاندوران خان اور خان زمان خان اور سید خان جہان تینون ملک بیجاپور پر حملہ کرین- اگر عادل شاہ صلح کرے تو کرلین نہین بالکل اوسکا استیصال کرین قطب الملک حاکم گولکنڈہ نے عبداللطیف کی بدرجہ غایت مہمانداری کی- اور تمام ملک مین نہر کرسکی ممانعت کردی- اور بادشاہ کا خطبہ اپنی دار السلطنت مین پڑہوایا- اور زر و گوہر خطیب پر نثار کیا- اور ایک نہایت عمدہ پیش کش بادشاہ کے پاس روانہ کی +

قلعون کا مفتوح ہونا

الہ وردی خان بادشاہ کا حکم پہنچتے ہی اول قلعہ دہرپ کی طرف روانہ ہوا پہلے ہی حصار چاندور کو فتح کیا- قلعہ دار کنیہر راؤ کو پچاس ہزار روپیہ دیکر قلعہ انجراہی لے لیا- اور پہر حصار گانجہ اور مانجہہ کہ قلعہ دار دہرپ سے متعلق تہے فتح کرنیکے لئے روانہ ہوا- جب ان قلعون کا محاصرہ ہوا- اور کچہہ توڑ پہوڑ قلعہ مین کی گئی تو کنیہر راؤ نے

اپنے بہائی کو قلعون مین بہیجکر انسے بہی صلح کرادی اور بہت سے قلعے جو پہاڑون پر
واقع تہے وہ سب کے سب الہ وردی خان کے قبضہ مین آگئے۔ اور ایک قلعہ مین نظام الملک
کے بہت سی رشتہ دار تہے اسیر ہوئے۔ یہہ سب کام کرتا ہوا وہ قلعہ دہرپ کے پاس پہنچا۔ یہہ قلعہ
متانت اور استحکام مین سب سے زیادہ مشہور تہا۔ یہان کے قلعہ دار بہوجل نے بہی
بادشاہی فتوحات کو دیکہکر پیغام صلح کا بہیجا۔ وہ منظور ہوا۔ اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر
اس قلعہ کو بہی لے لیا۔ شائستہ خان سنگمنیر مین پہنچا۔ اور وہان کے پرگنون کو
ساہو بہونسلہ کے بیٹے کے تصرف سی نکالا۔ اور تا سک سی بہی سرکشون کو کان کان
مین بہگایا۔ اور اس ملک کو آباد کیا۔ اور کہیتی اور زراعت کے واسطے کسانونکو حکم دیا
اور تہانے بٹہائے۔ جنیر کے فتح کرنے مین بادشاہی لشکر کا بہی نقصان ہوا۔ مگر ساہو
بہونسلہ کے بیٹے کو مار کر بہگا دیا۔ غرض تہوڑے دنون مین سنگمنیر اور جنیر کے سترہ
کے سترہ پرگنے بادشاہی تصرف مین آگئے۔ اور شائستہ خان کو بادشاہ نے اپنی پاس
بلالیا۔ خاندوران خان قندہار مین پہنچا۔ اور قلعہ اوسہ اور ادوگیر کی تسخیر کیواسطے
چلا۔ کہ بادشاہ کا حکم اوس پاس پہنچا۔ کہ عادل شاہ اطاعت نہین کرتا اسلئے حکم دیا ہے
کہ سید خانجہان شولاپور کی طرف سے اور خان زمان اندالپور کی طرف سے حملے کرین اور
تم کو حکم ہوتا ہے کہ بیدر کی طرف اوس پر حملہ کرو۔ خاندوران خان نے قصبہ کلیان
قبضہ کرلیا۔ اور پہر نرائن پور اور بہالکی پر تصرف کیا۔ اور بہت سا غلہ اور اسباب
باربرداری کا جمع کیا۔ غرض تمام سیراب قصبون اور شہرون کو ویران کرتا قلعہ بیدر
پر پہنچا تمام ملک بیجاپور کا چارون طرف سے برباد ہونے لگا۔ عادل شاہ نے
بہی اپنے پہلے ہی سے تدبیر کی جسکے سبب سے پہلے اوسنے محاصرہ سے نجات پائی تہی۔

یعنے اونسے بیجاپور کے اس پاس کے شہر و دیار کو بیس بیس میل تک چارونطرف سے برباد کر دیا اور کہانے پینے اور تیار چارے کی سامانون کو یکقلم ضائع کر دیا۔ اور کنوؤن کو مٹی سے بہر دیا۔ اور چشمون و تالابون کو پانی سے خالی کر دیا۔ غرض اپنے نزدیک اسکو ناممکن کر دیا کہ کوئی فوج اوسکو محاصرہ کرے اور کہانے پینے کا سامان بہم پہونچا سکے اب بادشاہی فوج جو عادل شاہ کی قلمرو کو برباد کرتی چلی آتی تہی۔ اوسکے سامنے عادل شاہ کی فوج بہی آئے دونون طرف کی لشکرون مین نقصان پہنچنے لگے۔ اور لڑتے لڑتے دونون تنگ ہوگئے۔ آخر کو عادل شاہ نے لاچار ہو کر پیغام صلح دیا۔ اور بادشاہ نے منظور کر لیا۔ کچہہ یہہ سمجہے کچہہ وہ سمجہے

۱۰۴۶ھ ۱۶۳۶ء مین ان شرائط پر صلح ہوگئی اول نظام الملک کی ملک مین اوسقدر ملک جسکا محاصل بیس لاکہہ روپیہ ہون سے بادشاہ عادل شاہ کو عنایت کرے۔

دوم عادل شاہ بیس لاکہہ روپیہ کی پیشکش مکرمت خان کے ہاتہہ بہت جلد بہجواوے۔

سوم قطب الملک والی گولکنڈہ نے جو طریقہ اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا ہے۔ اور خطبہ و سکہ بادشاہ کے نام کا جاری کیا ہے۔ اور تبرا اپنی مملکت مین موقوف کرایا ہے اوسکو گزند نہ پہنچائیے +

چہارم ساہو بہونسلہ کو اجازت ہے کہ وہ عادل شاہ کی ملازمت مین رہے۔ مگر جتنے قلعے اوس پاس بالفعل ہین وہ بادشاہی ملازمین کے حوالہ کیجائین۔ اوسکے اہل و عیال اور مال اسباب سے بادشاہی ملازمین کو کچہہ تعرض نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس ملازمت کو نہ اختیار کرے تو اوسے گرفتار کر کے بادشاہ پاس بہجوائے یا اوسے قتل کر ڈالے۔ خانجہان نے بعد اس معاملہ طے ہونے کے قلعہ اودگر اور اوڈگیر کو بہی

فتح کرلیا۔یہی فقط قلعے نظام الملک کے باقی تہے۔اب دکن مین فقط ساہو بہونسلہ کا خرخشہ باقی
رہا تہا وہ یون ختم ہوا کہ موافق عہدنامہ کے عادل شاہ کیا تو اوسسے لوکر رکہتا یا اوسسے
تمام قلعے لیکر بادشاہی ملازمون کے حوالہ کرتا۔لیکن اب خان زمان کو معلوم ہوا کہ
عادل شاہ کی ملازمت پر وہ راضی نہ ہوا۔اور قلعہ جنیر اور قلعے اوسنے حوالہ نہ کئے۔
اسلئے عادل شاہ نے اپنے سپہ سالار رندولہ کو سپاہ کے ساتہہ روانہ کیا کہ وہ قلعہ جنیر
اور قلعون کو اوسسے لے لے۔غرض ان اہون مین دریاؤن کے حائل ہونے سے اور موسم
برسات کی آجانے سے ان قلعون کے لینے مین تاخیر ہوئی۔مگر آخر کو عادل شاہ اور بادشاہ
کی فوج نے سب قلعی فتح کرلئے۔اور ساہو بہونسلہ کان مین بہاگ گیا۔یہان بہی اوسکو
چین لینے نہ دیا۔آخر کو وہ قلعہ ماہولی مین گہر گیا۔اور یون صلح ہوگئی کہ وہ سب
قلعے بادشاہ کے حوالہ کرے۔اور وہ خود عادل شاہ کی ملازمت کرے۔اور جس شخص کو
نظام اوسنے بنایا تہا اوسکو بادشاہ کے حوالہ کرے۔پہلے اسسے قطب الملک والی گولکنڈہ
بادشاہ کا مطیع ہوچکا تہا۔اوسنے نذر اور پیشکش چالیس لاکہہ روپیہ کی بہیجدی اور
اطاعت و انقیاد کا وعدہ کیا۔اب احمدنگر کی سلطنت کا نام بہی نہ رہا۔گولکنڈہ اور
بیجاپور کے بادشاہون نے اطاعت اختیار کی۔اسلئے سارا دکن بادشاہ کا مطیع
ہوگیا۔اکتیس ۳۱ قلعے اور کل ایک کروڑ روپیہ کا ملک اس مہم مین ہاتہہ لگا+
اب بادشاہ دار السلطنت مین ۱۰۴۶ھ ۱۶۳۷ء مین چلا آیا۔چارون صوبون دولت آباد
و برار اور تلنگانہ و خاندیس کی حکومت بادشاہ نے شاہزادہ اورنگزیب کو مرحمت کی+

واقعات متفرقہ

ہم نے بادشاہ کی نوسال کی سلطنت کا بیان لکہا اسمین تسلسل حال دکن کی مہما کا بیان کیا اور واقعات

متفرقہ جو اس عرصہ مین آئے اونکو چھوڑ دیا اسلئے اب اونکو بیان کرتے ہین۔

تسخیر ہیدر ہگلی پرتگیزونکا استیصال ۱۰۴۱ھ ۱۶۳۲ء

اگرچہ تحقیق نہین ہوا کہ پرتگیز یعنے پرتگال کے رہنے والون کا بنگال مین کیسا آنا جانا شروع ہوا۔ مگر یہہ خوب معلوم ہے کہ بنگال کا بادشاہ محمود جب شیر شاہ کے ہاتہون سے نہایت تنگ ہوا تو اوسنے ساحل مالابار پر پرتگیزون کے گورنر سے استعانت کی درخواست کی۔ اور سیمپیو امیر البحر اونکا نو جہاز لیکر گنگا مین داخل ہوا۔ اگرچہ وہ نا وقت پہنچا اور محمود کی امداد کچہہ نہ کرسکا۔ مگر وہ بندر ست گانو پر گولن یا گولا کے مقام پر مقیم ہوا۔ اور یہہ گولن یا گولا بدلتے بدلتے ہگلی ہوگیا۔ اور پندرہوین صدی کے آخر مین اونہون نے چٹ گانوئن مین اقامت اختیار کی۔ اور ایک کوٹہی اس بہانہ سے کہ کاروبار تجارت کے لئے ضرورت ہے تیار کی۔ اور اوسکے گرد کے موضعات کو ٹہیکہ مین لیکر ایک صورت حکومت کی پیدا کی۔ اور پہر اس کوٹہی کو بڑہاتے بڑہاتے ایک قلعہ کی صورت بنالی۔ اور خوب توپ و تفنگ سے اوسکو مستحکم کیا۔ جب شاہجہان باپ سے بغاوت کرکے یہان آیا تو اوسنے پرتگیزون سے امداد طلب کی اونہون نے انکار کیا۔ یہہ خار شاہجہان کو مین کہٹکتا تہا۔ جب وہ بادشاہ ہوا تو اوسنے قاسم خان کو صوبہ دار بنگالہ کا مقرر کرکے حکم دیا کہ ان پرتگیزون سے ملک کو پاک صاف کرے۔ اسوقت وہان ایک ہزار پرتگیز اور دو ہزار ہندوستانی سپاہ اون پاس تہی۔ قاسم خان نے اپنے بیٹے عنایت اللہ اور افسران شاہی کو بہیجکر ان پرتگیزونکی کوٹہی کو سرنگون سے اڑا کر فتح کرلیا۔ اور ہزار دو ہزار اونکو قتل کیا۔ اور چار سو کو قید کرکے بادشاہ پاس بہیجدیا۔ اسطرح پرتگیزون کا بنگال مین بالکل استیصال کردیا۔

سری نگر کی مہم ۱۰۳۴ہجری ۱۶۲۴

ملک پنجاب کی دامن کوہ مین نجابت خان صوبہ دار تہا۔ اوسنے پادشاہ کو لکہا کر اگر دو ہزار سواروں کی کمک مجہے عنایت ہو اور سری نگر کی مہم کا اہتمام حوالہ ہو تو مین اوسکا بخوبی سرانجام کرلونگا۔ یہہ درخوست اوسکی منظور ہوئی۔ اول اوسنے اس فوج سے شیرگڈہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرلیا۔ یہہ قلعہ جمنا کے کنارہ پر سرمور پر زمیندار سرمور نے بنایا تہا۔ اور زمیندار سرمور کو جو پادشاہی فوج کے ہمراہ تہا اور اوسکو سری نگر کے زمیندار نے اس قلعہ سے نکال دیا تہا اوسکو حوالہ کیا۔ اور اوسنے نجابت خان سے کمک لیکر قلعہ بیرایت کو بہی لے لیا۔ یہہ قلعہ اوس پاس پہلے بہی تہا اور اب زمیندار سری نگر کے قبضہ مین تہا۔ پہر قلعہ سنتور کو نجابت خان نے فتح کیا۔ راہوں مین چہوٹے بڑے چہوٹے قلعے فتح کرتا ہوا ہردوار سے گنگا سے پار اوترا۔ سری نگر سے تین کوس پر پہنچا۔ زمیندار سری نگر نے صلح کا پیغام بہیجا۔ اور یہہ ٹہرا کہ نجابت خان وہین قیام کرے جہان اوسکا مقام ہے۔ اور دس لاکہہ روپیہ پادشاہ کے لئے اور ایک لاکہہ روپیہ وہ اپنے واسطے لے۔ غرض اس روپیہ کے دینے مین ایسے حیلہ حوالہ کئے کہ ڈیڑہ مہینہ کا عرصہ لگ گیا۔ اور قلت اذوقہ سے پادشاہی فوج کو فاقہ پر فاقہ ہونے لگا۔ اودہر برسات سر پر آئی جب نجابت خان نے واپسی کا ارادہ کیا تو دشمنون نے اوسپر حملہ کیا۔ اور فوج شاہی کو بڑا نقصان پہنچایا۔ غرض اس ناتجربہ کار افسر کے سبب سے سپاہ نے بڑا نقصان اوٹہایا۔ اور کچہہ تہوڑے سے آدمی زندہ بچ کر اپنے گہر آگئے باقی وہین کہیت رہے پادشاہ نے نجابت خان کو یہان کی صوبہ داری سے بدل دیا۔ اور شاہنواز خان بن عبدالرحیم خانخانان کو دامن کوہ کانگڑہ کی صوبہ داری عنایت کی۔

جہار سنگہ بندیلہ اور اوسکے بیٹے بکرماجیت کی سرکشی ۱۰۴۴ — ۱۶۳۴

جہار سنگہ بندیلہ اور بکرماجیت مخاطب بہ راجہ جگراج کا حال پہلے پڑہ آئے ہو۔ ان باپ بیٹون
نے دکن کی مہم مین بڑے کارہاے نمایان کئے۔ جہار سنگہ مہابت خان سے رخصت لیکر
اپنے ملک مین آیا۔ معلوم نہین کیا دل مین آیا کہ بہیم نرائن زمیندار کے ملک گڈہہ پر
لشکرکشی کی۔ اور اوسکو دارالسلطنت چوراگڈہ سے اول عہد و پیمان کرکے بلایا۔ پہر اوسکو مع
عزیز و اقارب کے گہاٹ لگایا۔ اتفاق سے بہیم نرائن کا بیٹا خاندوران خان کے ساتہہ
بادشاہ کی خدمت مین باپ کی نذر لیکر آیا تہا۔ اوسنے اپنا استغاثہ بادشاہ کے روبرو
پیش کیا۔ بادشاہ نے سندر کب راے کی ہاتہہ جہار سنگہ کے پاس حکم بہیجا کہ وہ فورًا
ملک گڈہہ کو ملازمان شاہی کے حوالہ کرے۔ اور جسقدر روپیہ اوسکو ہاتہہ لگا ہے
اوسمین سے دس لاکہہ خزانہ شاہی مین بہیجدے۔ اس فرمان کے پہنچنے سے پہلے ہی اوسکو
یہہ حال معلوم ہوگیا۔ اوسنے اپنے بیٹے بکرماجیت کو جو دکن مین بالاگہاٹ پر خان زمان
خان پاس تہا لکہہ بہیجا کہ فورًا چلا آئے۔ وہ اپنی فوج لیکر یہان سے فرار ہوا۔ بادشاہی
لشکر کو جب یہہ معلوم ہوا تو وہ اوسکی سدراہ ہوا۔ مگر وہ اپنے باپ پاس پرگنہ دہامونی
مین پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کو یہہ خبر معلوم ہوئی تو اوسنے عبداللہ خان بہادر اور سید
خانجہان اور خاندوران خان کو تین طرف سے بڑے بڑے لشکر کیساتہہ دیکر حکم حملہ
کرنے کا دیا۔ جب جہار سنگہ کو یہہ معلوم ہوا کہ بادشاہی فوجین اوسپر چارون طرف
سے چلی آتی ہین تو بادشاہ پاس صلح کا پیغام بہیجا۔ بادشاہ نے سندر کب راے کو
بہیجا اور لکہا کہ اوسکے قصور جب معاف ہونگے کہ وہ خود دکن جائے اور بکرماجیت
کو یہان بہیجے۔ اور تیس لاکہہ روپیہ پیشکش کرے۔ جب سندر کب راے اوس پاس پہنچا

تو اونسنے دیکھا کہ وہ بڑے ٹہاٹہہ سے قلعون کو درست کر رہا ہے اور لڑائی کا سامان ہوتا ہے
غرض یہہ دیکہکر اور سب حال سنکر پادشاہ سے عرض کیا۔ پادشاہ نے اپنی تینون
بڑے سردارون کے نام حکم جاری کئے کہ وہ لڑائی کو شروع کرین۔ اور اس خیال سے
کہ ان تینون سردارون کی نفسانیت سے کوئی خلل پیدا ہو۔ شاہزادہ اورنگ زیب کو
اس مہم مین سرلشکر بنایا۔ غرض اس شاہزادہ نے اس لڑائی مین جانفشانی کی۔
اور لڑائیون مین فقط تیر و تفنگ چلتے ہین مگر اسمین تیشہ کو بہی چلانا پڑا۔ اور ہزارون
درختون کو کاٹ کر لشکر کے لئے رستہ نکالنا پڑا۔ پانچ قلعے ایسے راہ مین آئے کہ نہایت
استوار اور مستحکم تہے۔ فوج شاہی نے سر سواری فتح کر لئے۔ اب جہجہار سنگہ اس
لشکر کی بڑی چوٹون کو نہ اوٹہا سکا۔ اسلئے فرار بر فرار کیا گوندوانہ مین گیا۔ پہر دکہن
مین چلا۔ کہ وہان کے لوگ کچہہ ساتہہ ہونگے۔ لیکن فوج شاہی نے کہین اوسکا پیچہا نہ چہوڑا
قطب الملک کی ملک مین گہس گیا۔ اور آخر کار انجام یہہ ہوا کہ بکرما جیت اور جہجہار سنگہ
کا سر کاٹ کر پادشاہ کی خدمت مین بمقام سہور بہیجا گیا۔ اور ایک کروڑ روپیہ نقد
اور پچاس لاکہہ روپیہ کا ملک ضبط ہوا۔ جہجہار سنگہ اور اوسکے باپ نے جنگلون مین
کنوے کہود کر روپیہ چہپایا تہا۔ وہ سب جاسوسون اور مخبرون کی زبانی پادشاہی ملازمون
کو معلوم ہو گیا۔ اور وہ اونہون نے نکال لیا۔ غرض اس مہم مین ایک کروڑ روپیہ خزانہ
شاہی مین داخل ہوا۔ اور بتخانون کی مسجدین بنائی گئین۔ جہان ناقوس پہنکتا تہا
وہان اذان کی آواز آنے لگی +

پرتاب زمیندار اجہینہ کا مارا جانا

پرتاب کو پادشاہ نے اوسکا ملک اجہینہ کا دیا تہا۔ مگر اب اونسنے پادشاہ سے سرکشی کی

جب عبد اللہ خان بہادر صوبہ دار بہار کو اوسکی گوشمالی کے واسطے بادشاہی ارشاد
ہوا۔ وہ مختار خان تہولدار منگیر کے ساتہہ روانہ ہوا۔ ادہر سے گورکہہ پور کا جاگیردار
فدائی خان آن پہنچا۔ غرض اوسکی دار السلطنت بہوجپور کا چہہ مہینہ تک محاصرہ رہا۔ یہہ قلعہ تکونا
مثلث کی شکل کا تہا۔ اور بہاگ اوسکا نام تہا۔ گرچہ کو وہ ایسا تنگ ہوا کہہ بی بی کا خود ہاتہہ
ایک خواجہ سرا کے ہاتہہ مین دیکر عبد اللہ خان پاس بہیجا دیا۔ اور خود ایک دہوتی باندہے
ننگے سر بالون اوس پاس آیا۔ وہ تو مارا گیا اور اوسکی بی بی مسلمان ہوئی۔
اور عبد اللہ خان کے پوتے سے بیاہی گئی +

سرکشی مرزبان کوچ ہاجو

بنگالہ کی شمال سمت مین دو چہوٹی سی ریاستین کوچ ہاجو اور کوچ بہار نہین۔
آغاز عہد جہانگیری مین کوچ ہاجو پریچہت سے اور کوچ بہار لچہمی نرائن سے متعلق تہا
۔ اسلام خان جب بنگال مین صوبہ دار ہوا تو رگہناتہہ زمیندار پرگنہ سوسنگ نے
پریچہت کی یہہ فریاد کی کہ میرے بال بچے اوسنے قید کر لئے ہین۔ غرض اسلام خان
نے لشکر بہیجکر اس ریاست کوچ ہاجو کو قبضہ مین کر لیا۔ اور بادشاہ کی خدمت مین
پریچہت کو بہیجدیا۔ اوسکا بہائی بلدیو شاہ اسام پاس چلا گیا۔ اور مکرم خان
کوچ ہاجو مین حاکم مقرر ہوا۔ مگر وہ سید قاسم حاکم بنگالہ سے ناراض ہوکر بادشاہ پاس
چلا آیا۔ حاکم بنگالہ نے دس پندرہ ہزار آدمیون کا لشکر بہیجکر یہہ حکم دیا کہ کوچ ہاجو پر
قبضہ کرکے ملک آسام پر حملہ کرین۔ غرض کوچ ہاجو مین سپاہ مقیم رہے اور
جب ملک آسام کی طرف چلے تو وہان کے لشکر نے اس سپاہ پر شبخون مارکر بڑے
لتکڑے اوڑائے۔ اسوقت ملک آسام مین سرگدیو راجہ تہا۔ اگرچہ آسامی میدان مین

لڑنا اچھا نہ جانتے تھے مگر کشتیون مین پانی پر لڑائی کی آگ سلگانی خوب جانتے تھے
اب بلدیو نے شاہ آسام کو حاجو کی فتح کرنے کی ترغیب دی۔ غرض وہ ایک لشکر کثیر
لیکر کوچ حاجو پر آیا اور اس نواح کے بہت سی زمینداروں کو اپنے ساتھ متفق کرلیا
۔ اور بہت سی پرگنون پر تصرف کرلیا۔ اور بارہ ہزار بنگالی اور آسامی اوس پاس
جمع ہوگئے۔ اور پرگنہ بہ پرگنہ وہ اپنے تصرف مین کرتا آگے بڑھا چلا آیا۔ اسوقت
ہاشم خان صوبہ دار بنگالہ نے کیا کام کیا کہ سردار اور رئیس جنکو جاگیر مین یہہ ملک
بادشاہ نے دے رکھا تھا۔ اور وہ کہیتے بھی کرتے تھے اور کہیڈہ مین ہاتھی پکڑ کر بادشاہ
کی خدمت مین بھیجتے تھے۔ اس سال مین کہیڈہ کا کام ونسے اچھی طرح نہ ہوا تھا۔ اسلیے
اون سب کو قید کرکے تیس ہزار روپیہ جرمانہ کیا۔ اونمین سے جو دو بڑے سردار
سنتوس اور جے رام تھے وہ سرک دیو راجہ آسام پاس بھاگ کر چلے گئے۔ اور جب
بنگال مین نیا حاکم اسلام خان آیا۔ تو بلدیو نے کہا کہ حاکم نیا ہے خوب موقع ہے کہ
اسوقت ہاتھہ پیر ہلائے جائین۔ اونسے شیخ عبد الاسلام حارس کوچ حاجو پر حملہ کیا۔
اونسے ۸ شہ جلوس شاہجہان مین امداد طلب کی۔ اوسکی امداد کے واسطے بڑا ان
لشکر مع سپاہ روانہ ہوئے۔ اور کہوڑے گہاٹ پر کشتیون کو بہم پہونچایا۔ غرض
خوب لڑائیان خشکی اور پانی مین ہوئین۔ بادشاہی لشکر کو فتح نصیب ہوئی۔
اور دریا بیاس اور برہم پتر کے پار تک دشمنون کو مارتے اور اونکے قلعے فتح کرتے چلے گئے
۔ بدہ نگر مین بڑا لشکر دشمنون کا جمع ہوا اوسے بھی پراگندہ کیا۔ غرض ۱۰ شہ جلوس
یعنی ۱۰۴۶ھ مین بادشاہی لشکر آسامیون کے لشکر کو قلعہ بہ قلعہ بہگاتے پہرے
۔ اور آخر کو وہ شکست کہا کر بہاگ گئے۔ پانسو دس کشتیان بادشاہی فوج کے ہاتھہ آئین

غرض اس ملک پر باوجودیکہ قبضہ و تصرف ہوگیا لیکن آب و ہوا کے ناموافقت سے
اوسے چھوڑ دیا۔

ملک بگلانہ کی فتح سنہ ۱۰۴۸ سنہ ۱۶۳۸

دکن مین ملک بگلانہ مین نو قلعے اور چونتیس پرگنے اور ایک ہزار گانون تھے۔ وہ دولت آباد
سے متصل تہا۔ اور سیکڑون برسون سے بہوجی کے خاندان مین اوسکی حکومت
چلی آتی ہتی۔ شاہزادہ اورنگ زیب نے سپاہ کو بہیجکر اس ملک اور تمام قلعون کو لڑکر فتح
کرلیا۔ اور آخر کو بہوجی نے لاچار ہوکر بادشاہ کی اطاعت اختیار کی۔ اوسکو منصب ملا
۔ اور اسی کے پاس رام نگر ایک چہوٹی سی ریاست تہی اوسکے حاکم نے بہی اطاعت بادشاہ
کی اختیار کی۔ بادشاہ نے یہہ ریاست وہانکے رئیس رام دیو داماد بہوجی کو دیدی۔

ظفرخان صوبہ دار کشمیر کا تسخیر تبت خرد کی لئی جانا سنہ ۱۰۴۶ سنہ ۱۶۳۶

جہانگیر کو بہی ملک تبت کی فتح کی بڑی تمنا رہی۔ ایکدفعہ بہت سا لشکر بہیجا مگر اوسکو
اس ملک مین داخل ہونا نصیب نہوا۔ اب شاہجہان نے ظفرخان صوبہ دار کشمیر کے
نام حکم اس ملک کی تسخیر کا بہیجا۔ وہ آٹھ ہزار سوار پیادے لیکر راہ کرچہ سے پہاڑونکو
طے کرتا ہوا پرگنہ شادوجہا تک کہ جہانسے ملک تبت سندہ پار شروع ہوتا ہے پہنچا۔ اور چہا
علی رائے کے نزدیک خیمہ زن ہوا۔ علی رائے نے پہاڑ پر دو قلعے بنائے تہے۔
اونمین جو بلند تہا اوسکا نام کہربوچہ تہا اور جو پست تہا اوسکا نام کہجنہ تہا۔ اب
ان قلعون مین علی رائے کا بیٹا ابدال حاکم تہا۔ وہ قلعہ کہربوچہ مین متحصن ہوا۔
قلعہ کہجنہ کی حفاظت اپنے وزیر محمد مراد کے سپرد کی۔ اور اہل و عیال قلعہ شکر مین
جو دریائے سندہ کے اوس کنارہ پر تہا بہیجدئے۔ اب ظفرخان نے ان قلعون کا محاصرہ کیا

لڑنا مصلحت نہ جانا۔ اور یہہ تدبیر سوچا کہ یہان کی رعایا کو جو ابدال سے ناراض ہے
بہچا کر قلعہ سکر اور ابدال کے اہل و عیال کو دستگیر کرنا چاہیئے۔ یہہ توقف دو مہینے سے
زیادہ نہین ہو سکتا۔ اسلیئے کہ پہر موسم سرما سر پر آجائیگا۔ برف سے ساری راہین بٹ جائینگی
۔ اسلیئے اوسنے میر فخر الدین کو چار ہزار سوارون کے ساتہہ قلعہ پر بہیجا۔ اور خود ابدال
کی طرف متوجہ ہوا حسن بہائی جا ابدال کا لشکر شاہی مین تہا۔ اوسے اور بعض میندار ان
کشمیر کو کہ وہ اس ملک کے زمینداروں سے رسم و راہ رکہتے تہے ظفر خان نے حکم دیا کہ وہ یہان کے
لوگون کو دلاسا دیکر یا خوف دلا کر مطیع کرین۔ غرض تینون قلعے سکرو کہر پوچہ اور
کہچہ سینہ زوری سے اور کچہہ وہان کے لوگون کی سازش سے فتح کیئے۔ اور اہل و
عیال کو ابدال کے گرفتار کر لیا۔ اب لاچار ہو کر اوسنے پادشاہ کی اطاعت اختیار کی
اور اوسکے نام کا خطبہ اور سکہ اپنے ملک مین جاری کیا۔ ظفر خان نے یہہ بڑی غلطی
کی کہ اس ملک کا انتظام اچہی طرح نہ کیا۔ اور اس اندیشہ سے کہ کہین برف سے راہین
بند نہ ہو جائین بہت جلد ابدال کو اوسکا ملک دیکر چلا آیا۔ اس کام کے ناتمام چہوڑنے پر
پادشاہ اوسے بہت خفا ہوا۔ اب ہم شاہجہان کی اون مہمات کا بیان کرتے ہین جو
کابل و قندہار و بلخ و بدخشان مین اوسکے زمانہ مین ہوئین ✦

امام قلی خان و نذر محمد خان کا حال

سنہ جلوس مین ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ نذر محمد خان نے کابل پر حملہ کیا تہا۔ اور اوسکو
پادشاہی لشکر نے رفع دفع کر دیا تہا۔ وہ امام قلی خان والی توران کا چہوٹا بہائی
تہا۔ باپ انکا دین محمد خان مشہور بہ تیم خان والی اورگنج تہا۔ انقلاب زمانہ سے
بلخ و بدخشان نذر محمد خان کے ہاتہہ آیا۔ اور بخارا اور سمرقند اوسکے بہائی امام قلی خان کے

قبضہ مین آیا۔ ان دونون بہائیون نے اوسوقت کہ شاہ ایران قندہار پر چڑہا تہا جہانگیر سے امداد چاہی تہی۔ اور یہہ لکہا تہا کہ شاہجہان کو آپ یہان بہیجدیجے۔ اسی اثناء مین جہانگیر کا انتقال ہوگیا۔ شاہجہان بادشاہ ہوگیا تو اوسنے ایک خط امام قلی خان کے نام لکہا اور اوسمین نذر محمد خان کی شکایت لکہی کہ اوسنے کابل پر حملہ کیا نادانی کی۔ اب آئندہ اتحاد اور وداد کی بنیاد مستحکم کیجائے۔ غرض مدت تک والیئن اور بادشاہ مین دوستانہ خط و کتابت رہی ✤

شیر خان ترین زمیندار قوشنج کا بادشاہ سے امان چاہنا

قندہار مین شاہ بیگ کابلی صوبہ دار اکبر کے عہد مین تہا۔ شیر خان کا باپ اوسے ناراض ہوکر شاہ عباس والی ایران پاس چلا گیا۔ وہین اس شیر خان نے تربیت پائی۔ اور قوشنج مین شاہ ایران سے جاگیر پائی۔ مگر علی مردان خان اوزبک والی قندہار سے اوسکی نہ بنی۔ اوسے لڑکر بہاگتا پہرا۔ آخر کو شاہجہان کے سایہ عاطفت مین پناہ لی ✤

سعید خان کا پشاور پر فتح پانا ۱۶۲۹ء ۱۰۳۶ھ

کمال الدین ولد شیخ رکن الدین روہیلہ عہد جہانگیری مین منصب چار ہزاری کا رکہتا تہا اوسنے خان جہان کے بہکانیسے فساد عظیم برپا کیا۔ دریای اٹک سے لیکر کابل تک بہت سے افغانون نے اوسکے ساتہہ اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ اول پشاور پر شورش برپا کرین۔ جسوقت اسکی خبر سعید خان صوبہ دار کوہاٹ کو پہونچی تو وہ اوسیوقت اور لشکر سمیت پشاور مین آگیا۔ اول نصیحت اور فہمائش سے کام نکالنا چاہا مگر یون کام نہ بنا۔ کمال الدین نے افغانون کے قبائل قریبہ اور بعیدہ کو

اغوا کر کے فساد برپا کرنے پر آمادہ کیا - عبد القادر پسر احداد کو پہلا آنے کا پیغام بھیجا - وہ خود اور کور کریمداد خان پسر جلالہ اور محمد زمان پسر میرداد عم زادہ احداد کو اور دو بھائیون کو ساتھہ لیکر چلا آیا - اور پشاور سے سات کوس پر کمال الدین سے مل گیا - اور محمد زئی یوسف زئی داؤد زئی وغیرہ کو اپنے ساتھہ کر لیا - اب بادشاہی فوج مین یہہ قدرت نہ تہی کہ وہ دشمنون پر میدان مین حملہ کرتے - اسلئے وہ حصار پشاور مین محصور ہوئے - اور پرانے قلعہ کو درست کیا بہت لڑائیان ہوئین آخر کو باغی فرار ہو گئے - مگر قلت کی سبب سے بادشاہی فوج ان باغیون کے پیچھے اس اندیشہ سے دور تک نہ جا سکی کہ کہین وہ شہر کو پلیٹ کر نہ لے لین +

کور کریمداد پسر جلالہ کا مارا جانا ۱۰۴۷ھ ۱۶۳۷ع

کور کریمداد نے اون لوگون کو جو بادشاہی فوج کے صدمہ سے آوارہ ہو کر نوحانی مین جمع ہوئے تہے اپنے پاس بلا لیا - اور یہہ ارادہ کیا کہ تیرہ کے آدمیون کو اپنے ساتھہ متفق کر کے بادشاہی خیر خواہون ملک نور ادرک اور شاہ بیگ افریدی کو ستائین - سعید خان حاکم کابل نے راجہ جگت سنگہ کو پندرہ ہزار افغانون کا لشکر دیکر ان مفسدون کی سرزنش کیواسطے بہیجا - جب بادشاہی لشکر نغر مین آیا تو اور آدمی اوسکے ساتھہ ہو گئے - اور مفسد بہاگ کر پہاڑون مین چلے گئے - غرض اوپر سے اونپر برف پڑنی شروع ہوئی - اور نیچے سے بہادرون نے پہنچکر تلوار چلانی شروع کی - وہ ایسے دق ہوئے کہ اونہون نے کور کریمداد خان کو گرفتار کر کے حوالہ کیا - اور وہ بادشاہ کے حکم سے مارا گیا +

فتح قلعہ قندہار اور واقعات متعلقہ قندہار ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۷ و ۱۶۳۸ع

تم کو یاد ہوگا کہ ہم لکھہ آئے ہین کہ جہانگیر کی سلطنت مین قندہار خاندان تیموریہ کے ہاتھہ سے جاتا رہا۔ شاہ ایران اوسپر قابض تہا۔ شاہجہان کا اب یہہ ارادہ ہوا کہ اس ملک کو تسخیر کرے۔ سعید خان حاکم کابل کے نام بادشاہ نے حکم بہیجا کہ ہم نے قندہار کی فتح کے واسطے لشکر تیار کیا ہے۔ تم بہی کابل کا انتظام کرکے تیار رہو اور اس لشکر کے ساتھہ جاؤ۔ اور کسی دانشمند کاروان کو قندہار مین بہیجکر اوسکا حال دریافت کرو۔ سعید خان نے افاغنہ کا انتظام کرکے علی مردان خان پاس جو شاہ ایران کی طرف سی قندہار مین حاکم تہا ذوالفقار خان کو مخفی بہیجا۔ اوس نے وہان جاکر حاکم قندہار کو اپنے بادشاہ کی شان وشوکت اور لشکر اور ملک کا حال سنایا۔ اور دوستانہ صلاح دی کہ تم بادشاہ کے مطیع ہوجاؤ۔ علی مردانخان نے اوس سے کہا کہ مین اسکا جواب متعاقب بہیجون گا۔ اور اوسنے اپنے بادشاہ ایران کو لکہا کہ ہندوستان سے لشکر قندہار فتح کرنے کے واسطے آتا ہے۔ ہر چند مین نے قلعہ اور سپاہ کو درست کر رکہا ہے مگر اوس سے کام نہین نکلے گا۔ اور کمک اور امداد کے واسطے سپاہ بہیجی جائے۔ شاہ ایران شراب کے نشہ مین ایسا سوتا تہا کہ وہ اس عرضداشت کو یون سمجہا کہ علی مردان خان کا یہہ ارادہ ہے کہ اپنا سامان اور اسباب بہم پہونچا اوسی سے سرکشی اختیار کرے۔ اسلئے اوسکو مع اہل وعیال کے قتل کرنا چاہئے۔ یہہ خبر خیرخواہون نے علی مردانخان کے کانون تک بہی پہونچادی۔ اب وہ سوچا کہ میرا بادشاہ یون دشمن ہے۔ اور بادشاہ ہندوستان کی طرف یہہ سامان اور مجہہ سے یہہ پیغام ہے۔ اسلئے اوسنے رسل ورسائل حاکم کابل سے شروع کی اس اثناء مین بادشاہ ایران نے اوسکے

بیٹے محمد علی بیگ کو اپنے پاس بلالیا- اور یہہ چاہا کہ کسی طرح علی مردانخان بہی بس میں
آئے- اسلئے سیاوش کو جسے مشہد بہیجا تہا حکم دیا کہ وہ قندہار جائے- اور یہہ کہے
کہ ہندوستان کا لشکر قندہار پر چڑہنے آیا ہے اسلئے مین علی مردان خان کی اعانت
کو جاتا ہون- اور وہان اس بہانہ سے ہوکر قلعہ قندہار پر قبضہ کرلے اور علی مردانخان
کو پکڑکے میرے پاس بہیجدے- اور علی مردان خان کو لکہہ بہیجا کہ سیاوش تمہاری
کمک کے لئے آتا ہے- اس بیدار مغز نے سیاوش کو لکہا کہ تمہارا یہان آنا مصلحت نہین
ہے- اسلئے کہ اگر تم قلعہ مین آؤگے تو آدمیون کی کثرت سے عسرت ہوگی- اور اگر
باہر رہوگے تو لشکر ہند کے ہاتہہ سے مارے جاؤگے- مگر سیاوش نے کچہہ نہ سنا
وہ قلعہ لست مین بہیجا- اب اوسکو ثابت ہوگیا کہ علی مردان خان اپنے بادشاہ سے
منحرف ہوگیا اور شاہجہان کا دم بہرنے لگا- علی مردان خان نے کیا کام کیا
کہ حاکم کابل کو لکہا کہ تم سب سامان سپاہ تیار رکہو جسوقت تم کو اشارہ کرون فورًا
یہان چلے آؤ- غرض یہان ایک لشکر کثیر بادشاہ کا تیار رہا- جسوقت علی مردانخان
نے اپنا آدمی بہیجا یہہ سارا لشکر قندہار مین چلا گیا- اور سیاوش بیہوش پڑا رہا
- بعد ازان قلعات لست و زمین داور سر مندب دیگر شکست قزلباشون سے بڑے بڑے
معرکے کرکے بادشاہی فوج نے تسخیر کئے- شاہجہان نے شاہزادہ شجاع کو بہی نہایت
توزک و احتشام سے قندہار مین بہیجدیا- اور قلیچ خان کو یہان کا حاکم مقرر کیا-
ان لڑائیون مین راجپوتون نے وہ جوانمردی اور دلاوری دکہائی کہ قزلباشون
کے دانت کہٹے ہوگئے- اگرچہ قندہار لے لڑے بہڑے ہاتہہ آگیا- مگر اوسکے قلعون
کے فتح کرنے مین ہزارون خون ہوئے- اور ساٹہہ قلعے لشکر شاہی نے فتح کئے

غرض سارے قندہار مین تسلط ہوگیا۔ اور علی مردان خان دلی مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور بڑا منصب اور جاہ پایا۔ اور پہر کابل کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ فقط

بادشاہ اور دارا شکوہ کا کابل و قندہار مین آنا ۱۰۳۸ھ ۱۶۴۸

شاہجہان ابتک کابل نہین گیا تہا۔ اسلئے اب اوسنے ارادہ کیا کہ وہان چلئے اور ملک موروثی کے فتح کرنے کی تدبیرین کیجئے۔ اور یہہ بہی اوسنے سنا کہ والی ایران کا ارادہ قندہار فتح کرنے کا ہے۔ اسلئے اوسنے شاہزادہ دارا شکوہ کو قندہار پچاس ہزار لشکر دیکر روانہ کیا۔ اور خود وہ بہی پیچہے روانہ ہوا۔ اور جب یہہ دونون لشکر کابل اور قندہار مین پہنچ گئے تو سارے ماوراء النہر اور آس پاس کے ملکون مین کہلبلی پڑگئی۔ بادشاہ نے سعید خان ظفر جنگ کو ہزارجات مین بہیجا کہ وہان جاکر جن باشندون نے یلنگ توس کے اطاعت مین آنکر سر اوٹہار کہا ہے خوب گوشمالی کرے۔ اوسنے وہان جاکر سترہ سردار گرفتار کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر کئے۔ سارے کابل کی سیر کرکے اب بادشاہ دارالسلطنت لاہور مین چلا آیا فقط

سیاہ سیستان کا سرزمین قندہار مین آنا ۱۰۴۹ھ ۱۶۳۹

قلعہ خنشی مین بست اور سیستان کی حد فاصل ہے عبدل بادشاہ کی طرف سے قلعہ دار تہا اور عزت خان تبولدار بست کو اوسکی خدمت گزاری اور فرمانبرداری پر اعتبار تہا۔ مگر وہ ایسا نفاق سگال تہا کہ ہمیشہ حمزہ خانکو جو سیستان مین شاہ ایران کی طرف سے حاکم تہا لکہہ بہیجتا کہ سپاہ بہیجکر اس قلعہ کو لے لو۔ اول حمزہ نے انکار کیا۔

شاہ ایران نے اس حرکت پر حمزہ پر عتاب ظاہر کیا۔ اوسنے سپاہ بہیجکر اس قلعہ کو
لے لیا۔ اور عزت خان کے سب آدمیون کو مار ڈالا۔ جب عزت خان کو اسکی خبر
ہوئی تو اوسنے لشکر بہیجکر پہر اس قلعہ کو لے لیا۔ اور سیستانیون کا تعاقب کیا
اور ایک بند ایسا اوسنے توڑ ڈالا کہ جس سے ملک سیستان بے آب ہوگیا۔ اور سارا
پانی نشیب مین چلا گیا۔ غرض اسی ملک خراب ہوگیا۔

مہمات بلخ و بدخشان

ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ امام قلی خان اور نذر محمد خان دو نو حقیقی بہائی تہے
۔ اب امام قلی خان کی آنکہون کی بصارت جاتی رہی مگر دل کی بصیرت باقی تہی
کہ وہ سلطنت چہوڑ چہار مکہ معظمہ کو چلا گیا۔ اب نذر محمد خان اوسکے ملک کا مالک
بن بیٹہا۔ مگر سنبہال نہ سکا۔ بیٹا اوسکا عبد العزیز خان باغی ہوگیا اور جدا بادشاہ
بن کر بیٹہہ گیا۔ ملک مین طوائف الملوکی ہوگئی اور بہت سے سردار اور دربار
قائم ہوگئے۔ قوم اوزبک اور الامان نے وہ دنگہ اور فساد برپا کیا اور غریب
و مسکین رعایا پر وہ ظلم و ستم روا رکہا کہ الامان الامان۔ جب شاہجہان کو ان
ملکون کا یہہ مفصل حال معلوم ہوا تو باسی کڑہی مین اوبال آیا۔ اور اپنے باپ دادا
کے ملک لینے کا خیال ہوا۔ مدت کے سوئے ہوئے موروثی استحقاقون کو جگایا۔
اور مردہ حقوق کو جنکی ہڈیان بہی گہل گئی تہین زندہ کرنا چاہا +

اول ۱۰۵۴ھ مطابق ۱۶۴۴ع مین علی مردان خان حاکم کابل پاس اصالت خان بخشی کو بلخ اور
بدخشان کی فتح کے ارادہ سے بہیجا۔ پہر ۱۰۵۵ھ مطابق ۱۶۴۵ع مین راجہ جگت سنگہ کو چودہ ہزار جمعیت کے
ساتہہ رخصت کیا۔ اور بعد ازان شاہزادہ مراد کو بڑی عمدہ سپاہ کے ساتہہ روانہ کیا

غرض ساری عمدہ سپاہ اور دلاور افسرونکا زور اسی طرف ڈالا۔ جس وقت ہندوستان مین ایسا
امن امان تہا کہ کبہی کسی اور سلطنت مین نصیب نہین ہوا۔ اب ہر لشکر کے کامون اور امیر الامرا
مردان علیخان کی مردانگی کا بیان جو ان مہمات مین وقوع مین آئے لکہتے ہین +

علی مردانخان کا کابل سے سپاہ کا بہیجنا اور علی قطغان کا مغلوب ہونا

کہمرد اور اوسکی مضافات مین پلنگ توش تبول دار تہا۔ اوسسے بدل کر یہہ ملک علی قطغان
کو نذر محمد خان نے دیدیا۔ اوسنے ہزارجات اور توابعات قندہار پر دست اندازی شروع
کی۔ اول مین داور پر تاخت کی۔ پہر گرشک کو لوٹا اور بامیان کا قصد کیا۔ علی مردانخان
نے فوج بہیجکر علی قطغان کو شکست دی اور اوسکے جورو بچے سب گرفتار کر لئے۔ پہلی ربیع الثانی
۱۰۵۵ھ ۱۶۴۵ء کو خلیل بیگ تہانہ دار غوربند نے خبر بہیجی کہ قلعہ کہمرد خالی ہے۔ تردی علی نذر محمد خان
پاس و سکے بٹیے سے لڑنے گیا ہے۔ یہہ خبر آئی ہے علی مردانخان نے تین ہزار سپاہ روانہ کی۔ تلوار
نیام سے نکلی نہ تیر کمان سے چہوٹا۔ اور کہمرد پر قبضہ شاہی ہو گیا۔ مگر افسران شاہی نے اپنی
ناتجربہ کاری سے اس قلعہ کو ایسا غیر محفوظ رکہا کہ اوزبکون نے آنکر اوسکو پہر لے لیا
اب علی مردانخان خود بدخشان و بلخ کی تسخیر کے ارادہ سے چلا۔ اور اصالت خان بخشی
سے غوری بند مین ملا۔ اور کہمرد کے لینے کو تضیع اوقات سمجہا۔ اور پنجشیر کی راہ سے
بدخشان پر پہنچنے کا ارادہ کیا۔ مگر راہین ایسی دشوار گذار سخت تہین کہ سوار سبکبار
اونہون نے اور کسی جانور کا بوجہہ لیکر چلنا دشوار تہا۔ اس لئے یہہ مصلحت ٹہری کہ
تمام سپاہ نہ روانہ ہو۔ فوج کا ایک حصہ روانہ ہو۔ وہ بدخشان کے قریب پہنچ کر تمام
سامان رسد اور آذوقہ تیار رکہے۔ اوس وقت وہان سارا لشکر پہنچے غرض اصالت خان بخشی

دس ہزار سپاہ کو ساتھہ لیکر ہندوکش مین منزلین طے کرتا ہوا اگل بہار مین پہنچا
- بادشاہ کو جسوقت یہہ خبر ہوئی کہ کہمردیون ہاتہہ آیا اورسطرح قبضہ سے نکل گیا
- اور سپاہ بدخشان کو سطرح ٹکڑے ٹکڑے ہوکر روانہ ہوئی تو اونسے علی مردانخان
کو فرمان بہیجا کہ تم نے بڑی غلطی کی کہ سارا لشکر بدخشان کی طرف نہین روانہ کیا-
اسوقت نذر محمدخان پر ایسی بن رہی ہے کہ بدخشان پر تصرف بے تکلف ہوجاتا-
اب تم کو حکم ہوتا ہے کہ بیلدارون اور سنگ تراشون سے فوراً ایک راہ طول
بدخشان تک بنواؤ اور اوسپر سپاہ کو روانہ کرو*

راجہ جگبت سنگہ کی فوج کا حدود اندراب وسراب مین جانا اور اوزبکوں سے لڑنا

رمضان ۱۰۵۵ھ مین اس راہ طول پر راجہ جگبت سنگہ مع چودہ ہزار رجپوتون کے
روانہ ہوئے- لشکر کے دو حصّے کئے- ایک حصہ اپنے بیٹے بہاؤ سنگہ کو دیا- اور آگے
اوسکو روانہ کیا- اور دوسرے حصّہ کو لیکر خود خوست کی فتح کے لئے روانہ ہوا-
خوست مین آدمیون نے اطاعت بغیر جنگ و رزم کے اختیار کی- اور اندراب و
سراب مین بہی یہی حال ہوا- ان دونون کے درمیان ایک قلعہ چوبین راجہ نے
بنایا- اور اوسکے برج پتہر کے تیار کرائے- غرض ایسے قلعہ بنانے سے یہہ تہی
کہ ملک منضبط ہوجائے- اور اوسکی توسل سے ملک بس مین رہے- اب یہانتک
تو خیر گذری مگر اب آگے نذر محمد خان کی فوج بہی مقابلہ کے لئے آموجود ہوئی-
تین حصّے اوسکی فوج کے تہے- دو سوارون کے اور ایک پیادہ کا- مگر ان تینون
حصّون نے رجپوتون پر بہت دفعہ وار کئے مگر سامنے نہ ٹہر سکے اور فرار ہوئے-

غرض رجپوتون نے ان معرکون مین وہ کام کیئے جو پہلے کبھی اونسے ظاہر نہ ہوئے تہے
اول ایک مسلمان بادشاہ کے حکم سے دریاے سندہ کی پار اوترنا۔ دوم ایسی بے راہ
راہون پر چلنا جنکا کاٹنا پہاڑ کاٹنے سے مشکل تہا۔ سوم ان رستون مین مشقت شاقہ
ایسی کرنے کہ خود راجہ ہاتہہ مین کودال اور کلند ہے پر پہاوڑہ رکہہ کر کام کرتا۔
چہارم برف اور باران کی شدت کی برداشت کرنا جسکے عادی یہہ لوگ نہ تہے۔
پنجم جنگ جو اور وحشی اوزبکون کا مقابلہ۔ ششم اپنے بچاؤ اور رجاؤ کے
واسطے قلعون کا تیار رکہنا۔ غرض جو کام تہا وہ مشکل تہا۔ ان سب مشکلون کو
مشکل نہ سمجہنا انہین دلاور اور بہادر رجپوتون کا کام تہا۔ اب یون لڑتا بہڑتا
راجہ پنجشیر مین پہنچ گیا +

شاہزادہ مراد کے لشکر کے کام سنہ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶

جب لشکر بادشاہزادہ کا جاریکاران مین پہنچا۔ تو اوسنے قلیچ خان وخلیل خان
کو فوج کا سردار بنا کر کہمرد اور غوری کی طرف روانہ کیا۔ اور خود راہ طول
کی راہ پر بدخشان کی طرف چلا۔ کل بہار مین اصالت خان کا لشکر بہی مل گیا
اب یہہ دونون لشکر راہون کو برف سے صاف کرتے جاتے تہے۔ اور آگے بڑہتے
جاتے تہے۔ جمادی الاولے کو کتل سے عبور کر گئے۔ نذر محمد خان کا بیٹا خسرو اوزبکون
اور الامان کے ہاتہہ سے تنگ تہا۔ قندز مین حاکم تہا۔ اوسکو باپ سے بہی دستگیری
کی امید نہین رہی تہی۔ وہ شاہزادہ سے معرفت راجہ راجروپ کے سراب مین آملا۔
شاہزادہ نے اوسکی نہایت تعظیم اور توقیر کی اور بادشاہ کی خدمت مین روانہ کر دیا
۔ اور قلیچ خان اور خلیل خان نے بڑی مشکل سے راہون کو طے کر کے کہمرد اور غوری کو

کئی لڑائیان لڑکر لے لیا۔ جمادی الاولی کو قندز مین شاہزادہ پہنچا۔ یہان پہلے
کئی روز قندز کے رعایا کو اوزبکون اور الامان نے خوب لوٹا مارا تہا۔ اور تمام
اسباب چہین کر لے گئے تہے۔ اودہر اوسکے چارون طرف لوٹ مار کر رہے تہے
اس لشکر کی خبر سنکر وہ کافور ہو گئے۔ جو جنگلون اور پہاڑون مین ادہر ادہر جتنے
رہ گئے تہے وہ سب اس لشکر کے ہاتہہ سے ذبح ہوئے۔ اس ستم رسیدہ شہر پر شاہزادہ
نے رحم کرکے پچیس ہزار روپئے رعایا مین تقسیم کرنیکے لئے دئے۔ اور سارے شہر کی
ضیافت کی۔ ان ہی دنون مین ایک نامہ پادشاہ کا نذر محمد خان کے نام شاہزادہ کے
پاس پہنچا۔ نذر محمد خان کے ساتہہ پادشاہ کا معاملہ یون رہا کہ۔ اول سال جلوس
مین نذر محمد خان نے کابل پر حملہ کیا تہا۔ مگر بعد ازان ہمیشہ خط و کتابت دوستانہ
آپس مین رہی۔ اور تحفہ تحائف طرفین سے آتے جاتے رہے۔ یہہ بات مدتون
تک قائم رہی۔ مگر اس بات پر کچہہ بے لطفی ہو گئی کہ وقاص حاجی کے اہل و عیال
پادشاہ نے اوسی لکہا کہ بہیجدے۔ مگر اوسنے اونکو نہ بہیجا۔ اور ایسا تنگ کیا کہ حاجی
کی بی بی اور بیٹی دونو زہر کہاکر مر گئین۔ اور اسی صدمہ سے حاجی جی کی بہی جان
نکل گئی۔ اب پادشاہ نے مصلحت سمجہکر اوسکو اس مضمون کا نامہ لکہا جسکا خلاصہ
یہہ تہا کہ سارا ملک بلخ و بدخشان کا اوزبکون اور الامان نے تباہ ویران برباد
کر دیا ہے۔ اور یہانتک وہ بے ادب اور گستاخ ہو گئے ہین کہ سوا قلعہ بلخ کے تمہارے
پاس ہی کچہہ اور نہین چہوڑا ہے۔ اور سادات تک کو قتل کیا ہے۔ اسلئے مسلمانون
کے حال پر رحم کرکے ہم خود کابل تک آئے ہین۔ اور شاہزادہ مراد کو بہت لشکر
اور سامان دیکر بلخ و بدخشان کی طرف اس غرض سے بہیجا ہے کہ وہ تم کو ان

موذیون کے ہاتہہ سی نجات دلائے۔ اور جسطرح تمہارا ارشاد ہوا ویسے وہ عمل کرے
۔ اور یہہ نامہ شاہزادہ نے بلخ سے تین منزل پر خلم سے نذر محمد خان پاس اسحق بیگ
کے ہاتہہ روانہ کیا۔ اوسنے اس نامہ اور نامہ بردونون کا احترام کیا۔ اور یہہ کہا
کہ بادشاہ نے مجہپر بڑا رحم کیا کہ ان جور سگال اور ناسپاس اور حق ناشناس قوم موذیون
کے پنجے سے نکالا۔ جسوقت شاہزادہ یہان آئیگا مین تمام بلخ و بدخشان اوسکے
حوالہ کرکے بادشاہ پاس کابل جاؤن گا۔ اور بعد قدمبوسی بیت اللہ جانیکی رخصت لونگا
۔ اسحق بیگ نے نذر محمد خان کی یہہ پریشانی اور حیرانی اور اوزبکون کی شور شر
د شوخی دیکہکر شاہزادہ کو لکہا کہ بہت جلد یہان آؤ ایسا نہو کہ لوگ یہان نذر محمد خان
کا کام تمام کر ڈالین۔ اسحق بیگ کے آنے سی پیشتر نذر محمد خان نے جوجک بیگ اوزبک کو
شاہزادہ پاس اس مضمون کا خط دیکر بہیجا تہا کہ تمام ملک و دولت مین آپکے تفویض
کرتا ہون۔ مجہے دو تین روز کی مہلت دیجے کہ مین سامان سفر حجاز درست کرکے
بیت اللہ روانہ ہوجاؤن۔ شاہزادہ اسکو فریب سمجہا لیکن جب اسحق بیگ کا نوشتہ
بہی اسی مضمون کا آیا۔ تو وہ گیارہ کوس کی منزل طے کرکے بلخ سے دو کوس پر
پہونچا اور یہان اسحق بیگ نے جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا وہ سب عرض کیا۔ بعد
نماز مغرب نذر محمد خان کے دو بیٹے بہرام اور سبحان قلی مع اور عمائد اور امرا کے
شاہزادہ سے ملنے گئے۔ وہان ملاقات نہایت تعظیم و تکریم سے باہم ہوئی۔
۲۸ - جمادی الاولی ۱۰۵۶ سنہ ۱۶۴۶ شاہزادہ اور علی مردان خان لشکر کو لیکر کمال شوکت
و عظمت سے بلخ مین داخل ہوا۔ اور رستم خان نے تمام قلعہ کے مخارج اور مداخل کا
انتظام کیا۔ اور اسحق بیگ کی زبانی نذر محمد خان پاس شاہزادہ نے کہلا بہیجا کہ

ین آپ کی ملاقات کا شائق ہون - اس پیغام کو سنکر نذر محمد خان منغص ہوا - اوسکو یہہ امید نتہی کہ شاہزادہ مجھکو بُرا سمجھہ کر میرے ہان بے تکلف مہمان ہوگا - غرض اصل حال معلوم نہین کہ نذر محمد خان کے دل مین کیا آیا - کہ وہ دونو بیٹونکو ساتھہ لے بھاگ گیا - اور اہل و عیال اور دو چھوٹے بیٹون کو یہین چھوڑ گیا - جب شاہزادہ کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے راجہ بیٹھل داس اور اصالت خان اور بہادر خان کو لشکر کے ساتھہ اوسکے تعاقب مین روانہ کیا -

۲۸ جمادی الثانی ۱۰۵۶ جولائی ۱۶۴۶ ء مین مسجد مین خطبہ شاہجہان کے نام کا پڑہا گیا - اور بادشاہ کا نیا سکہ جاری ہوا - ترمذ کے حاکم کا بیٹا بہی حاضر ہوا - اوسنے بہی اطاعت قبول کی - غرض سارا بلخ و بدخشان پادشاہ کی حکومت مین آگیا -

نذر محمد خان کا شکست پانا بہادر خان اور اصالت خان سے

نذر محمد خان کے پیچہے بہادر خان اور اصالت خان منزل بمنزل چلے جاتے تہے - اور ہر منزل پر اوسکے ہمراہیون کو گرفتار کرتے تہے - تیسرا روز تہا کہ نذر محمد خان سے نردی علی قطعان اور بہت سی اوسکے سوار لشکرون کو لیکر آن ملے - اور اور بادشاہی لشکر سے ایک ہنگامہ کارزار برپا ہوا - راجپوتون نے اس لڑائی مین بہی بڑی دلاوری اور شجاعت اپنی دکہلائی - اور اوزبکون کو مار کر بہگا دیا - سبحان قلی کے ساتھہ کچہہ اوزبک بخارا کی طرف بہاگ گئے - لشکر شاہی شبرغان خان مین مقیم ہوا - اور شاہزادہ نے یہین اونکو چہاونی ڈالنے کا حکم دیا - اور نذر محمد خراسان کی طرف بہاگ گیا - اگرچہ بلخ اور بدخشان پر بادشاہ کا تسلط ہوگیا مگر یہہ فتح بے کہٹکے نہ رہی - اوزبکون اور الامان نچلے نہ بیٹھے - ہر جگہ شورش

اور فساد کرنے پر آمادہ رہے - کہین بادشاہی فوج کو چین سے نہ بیٹھنے دیا - شاہزادہ
مراد کو کیا سوجہی کہ اوسنے بادشاہ کو لکھا کہ مجھے اجازت دیجے کہ بلخ کو کسی لائق
اہلکار کو سپرد کر کے حضور کی ملازمت مین حاضر ہون - شاید شاہزادہ یہان
کی خدمات سے تنگ ہو گیا تہا - اور علی مردان خان کی حکومت اور رعب داب
کی برداشت نہ کر سکتا تہا - بادشاہ اسپر بہت خفا ہوا - اور اوسنے لکہا کہ جب تک
نذر محمد خان نہ ہاتہہ آئے - اور تمام ملک کا انتظام نہ ہو جائے اور سب جگہ تہانہ
نہ بیٹہہ جائے اور سب قلعے نہ ہاتہہ لگ جائین تمہارا آنا مصلحت نہین ہے -
مگر بادشاہ زادہ نے پہر دوبارہ یہی عرض کیا کہ مین حضور کی ملازمت حاصل کرنا
چاہتا ہون - اور اصالت خان اور بہادر خان کو اپنے پاس بلالیا کہ بلخ
اونکو سپرد کر کے آپ بادشاہ پاس روانہ ہو - جب بادشاہ پاس پہر دوسری دفعہ
درخواست پہونچی تو بادشاہ نے اوس کا منصب بدلدیا - اور ملتان اوسکی
جاگیر مین دیدیا - اور بلخ کی نظم و نسق کے واسطے سعد اللہ خان اپنے وزیر کو
بہیجدیا - اور اوس کو سمجہا دیا کہ تمام ملک بلخ کا انتظام اسطرح کرے کہ بہادر خان
کو تمام سپاہ اور جنگ کا اہتمام سپرد کرے - اور اصالت خان کو انتظام ملکی
حوالہ کرے - اور تمام قلعون کی حفاظت کا اول اہتمام کرے - اور جن غریب
رعایا کی کہیتی فالیز یا کسی اور طرح کا نقصان ان لڑائیون مین ہوا ہو - اوسکے
عوضانہ مین زر نقد خزانہ شاہی سے دلادے - اور جو منصبدار نقد تنخواہ پاتے
ہین اون کو تین مہینہ کی تنخواہ پیشگی دیدے - اور جو منصبدار جاگیردار ہین
اون کے مناسب حال خزانہ شاہی سے روپیہ دیدے - اور اہل و عیال نذر محمد خان

اغراض کے ساتھ ہمارے پاس روانہ کردے - اور وہان کے سکہ مین جو تانبا ملا ہوا
ہے اوسکو موقوف کرکے خالص چاندی کا سکہ ہمارے نام کا جاری کرے - اور
علی مردان خان کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ قندہار کو روانہ ہو - اور وہان جو
مفسد اور سرکش باقی ہین اون کا علاج کرے - یہان بادشاہ نے یہہ انتظام کیا
اب بدخشان کی سنئے کہ وہان راجہ راجروپ نے بادشاہ کو لکہا کہ دریاے جیحون
کی خلیج خواجہ پاک سے ایک گروہ المان کا اوترا - اور اوس سے ایک سخت لڑائی
ہوئی اور بادشاہی لشکر کو فتح نصیب ہوئی - پہر وہ ایک اور جماعت کو ساتہہ لاکر
حملہ آور ہوئے - اور اس دفعہ بہی اون کو شکست نصیب ہوئی - اندخود یہہ بہی
جسوقت اصالت خان اور بہادر خان بلخ کو روانہ ہوئے المان نے حملہ کیا - اور
خواجہ کمال وہان کے قلعہ دار کو مار ڈالا - رستم خان اونکے دفعہ کرنیکے لئے روانہ
ہوا - اور اون کو بہگا دیا - کابل سے لاہور مین بادشاہ چلا آیا -

حال صوبہ بلخ کا بعد معاودت سعد اللہ خان کے

سعد اللہ خان نے بلخ مین پہنچکر حسب الارشاد بادشاہ کے انتظام کر دیا - اور وہان
سے چلا آیا - اب یہان اوسکی معاودت کے بعد یہہ سانحات واقع ہوئے کہ پانچ
چہہ ہزار سوار الامان دریاے جیحون کے اس طرف مومن آباد کے حوالی مین
بلخ سے سولہ کوس پر جمع ہوئے - بہادر خان نے یہہ خبر سنکر بادشاہی لشکر
مقابلہ کے لئے بہیجا - اور لڑائی ہوئی - اور الامان بہاگ گئے - اور جو اسباب
اونہون نے لوٹا تہا وہ سب بادشاہی لشکر کے ہاتہہ آیا - وہ دوسرے وزیر اونکے
مالکون پاس بہیجا دیا گیا - یہہ جہگڑا تمام ہوا ہی تہا کہ خبر آئی کہ دس ہزار سوار

الامان نے ظلم پر تاخت کی ہے۔ مگر جب لشکر شاہی آیا تو پہر وہ بہاگ گئے۔ پہر المانون کے ایک انبوہ کثیر نے موضع اقتچے اور قرم چے کو جو بلخ سے پانچ کوس پر ہے تہے لوٹ لیا۔ غرض تمام ملک مین اونہون نے یہی کام شروع کیا۔ یہان لوٹا وہان مارا۔ کوئی جگہ اس فساد سے خالی نہ تہی۔ نذر محمد خان کے بیٹے سبحان قلی نے پانچ چہہ ہزار سوار اوزبکون کے لیکر ترمذ پر حملہ کر دیا۔ ابہی الامان کی فتنہ پردازی سے فرصت نہ ملی تہی کہ اوزبکون نے شورش برپا کی۔ یہہ تو سب کچہہ ہو ہی رہا تہا کہ اصالت خان اور بہادر خان کی عرائض آئین کہ عبدالعزیز خان والی توران ایک لشکر کثیر لئے بلخ پر چڑہا آتا ہے۔ اسلئے بادشاہ خود لاہور سے تیسری مرتبہ کابل مین آیا۔ اور شاہزادہ اورنگ زیب کو بڑے لشکر اور سامان سے بلخ روانہ کیا۔ اس عرصہ مین کہ شاہزادہ بلخ مین پہنچے۔ اوزبک اور الامان جیحون سے پار اوتر کر سب اطراف مین شورش برپا کرتے رہے +

نذر محمد خان کا حال

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ نذر محمد خان شبرغان پر بہادر خان اور اصالت خان سے شکست کہا کر بہاگا تہا۔ اب اوس کے ساتہہ قتلق محمد اوس کا بیٹا اور کچہہ غلام اور بعض اور خیر خواہ ملازم تہے۔ اب وہ بہاگ کر مرو مین گیا۔ اور پہر مشہد مقدس مین۔ یہان سے صفاہان کو روانہ ہوا۔ اور شاہ ایران سے ملاقی ہوا۔ اگرچہ بادشاہ نے اوسکی بڑی خاطر داری اور آوبہگت کی۔ اور اپنے برابر مسند پر بٹہایا اور دعوت کی مگر سپاہ سے اعانت نہ کی اور صاف انکار کر دیا۔ وہ یہان سے چلکر ادہر اودہر پہرتا ہوا مرو سے چار فرسخ پر کنار رنجان پر بیٹہا

اس اثنا میں کفش قلماش چیچکتو میمنہ کے حوالی سے آیا۔ اور اوسنے
نذر محمد خان سے کہا کہ اوزبکون کا ارادہ ہے کہ آپ سے وفاق اور اتفاق ظاہر
کرکے آپ کو ہلاک کرین۔ اسلئے آپ بخارا تشریف لیجائین۔ اوسنے کہا کہ مجھے بہی یہہ
اندیشہ ہے۔ کچہہ اپنی مصلحت سمجھہ کر حصار میمنہ اور چیچکتو کا اوسنے محاصرہ کیا
۔ اور دیوار قلعہ کو باروت سے اوڑاہی دیا۔ مگر بادشاہی لشکر کے دلاوروں نے
اونکو اندر نہ آنے دیا۔ اور ایسی جوانمردی سے اوسکا مقابلہ کیا کہ اونکے دانت
کہٹے ہو گئے۔ جب یہہ حال دشمنون نے دیکہا اور شاہزادہ اورنگ زیب کے آنے کا
شہرہ سنا تو اونہون نے محاصرہ چہوڑ دیا۔ اور اندنون بلخ کو خالی دیکہہ کر نذر محمد خان
کو اوسپر چڑہائی کی صلاح اوسکے دوستون نے دی۔ مگر نذر محمد خان نے کہا کہ بلخ
کا فتح ہونا مشکل ہے اور اگر فتح بہی ہو گیا تو اوسکا سنبہالنا مشکل تر ہے۔ اگر تم سب کی
مصلحت ہو تو اپنے بیٹے قتلق محمد خان کو وہان بہیجدون۔ غرض کچہہ سپاہ لیکر وہ
بلخ کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوسکے ساتہہ پانچ سو سوار جو عبد العزیز خان سے
بگڑ کر بخارا سے آئے تہے ساتہہ کئے۔ اونہون نے قتلق محمد خان کو راہ مین ایسا
سبق پڑہایا کہ وہ اپنے بہائی عبد العزیز خان کے پاس چلا گیا۔ اور اپنے تیس چالیس
ہزار سوار اوسکو دیکر شاہزادہ اورنگ زیب کی راہ روکنے کیواسطے درہ گز کی طرف
روانہ کیا۔ فقط۔

شاہزادہ اورنگ زیب کا بلخ مین پہونچنا ۱۰۵۷ سنہ ۱۶۴۷

پندرہوین محرم ۱۰۵۷ کو شاہزادہ اورنگ زیب لاہور سے روانہ ہوا۔ اور ۱۹ صفر کو
پشاور مین پہونچا۔ یہان تین مہینہ کی تنخواہ ساری سپاہ اور منصبداروں کو پیشگی

خزانہ شاہی سے عطا کی - ۲۴ کو کابل مین داخل ہوا - اور یہان سے چھوٹی چھوٹی منزلین
راہ طول پر طے کرتا ہوا کہمرد پہونچا - اور یہان سے روانہ ہو کر درہ گز پر جب پہنچا تو وہان
جاسوسون نے خبر دی کہ اس درہ پر قتلق محمد خان اوزبکون کا لشکر لیکر لڑنیکے واسطے موجود ہے
- خلیل خان کو پانچ سو سوارون کے ساتھ تحقیق خبر لینے کے لئے روانہ کیا - یہہ بے خبر
اسقدر اس خبر کی تلاش مین آگے بڑہ آیا کہ دشمنون سے مقابلہ ہو گیا - اور کام اوسکا
تمام ہو گیا ہوتا مگر شاہزادہ کے ہراول کا لشکر یہان وقت پر آن پہونچا - لڑتی لڑتے
شام ہو گئی اوزبک اپنے خیمون مین چلے آئے - پہر دوسرے روز سخت لڑائی ہوئی
اور اوزبکون کو شکست ہوئی - اور بہت کشت و خون ہوا - اور قتلق محمد خان
بہاگ گیا - اس لڑائی مین علی مردان خان نے بہت کارہای نمایان ظاہر کئے -

شاہزادہ اورنگ زیب کا بلخ پہونچنا اور عبد العزیز خان سے لڑائیون کا ہونا

عبد العزیز خان قرشی سے دریای جیحون کے کنارہ پر آیا - اور بیگ اوغلی کو
توران کا لشکر گران دیکر حکم دیا کہ دریای جیحون کو آب کلیف پر عبور کرے -
جب بہادر خان کو اسکی خبر ہوئی تو وہ قلعہ اور شہر کی اچہی طرح حفاظت کر کے
گذر کلیف کی راہ مین ایک کوس آگے بلخ سے گیا - اور وہان سب سامان
کارزار درست کر کے لڑائی کے لئے آمادہ رہا - اسی اثنا مین شاہزادہ محمد اورنگ زیب
آن پہونچا - اوسنے بہی شہر بلخ کی سیر کر کے اور قلعہ اور سپاہ کا انتظام کر کے
اسی کام کو مقدم جانا کہ عبد العزیز خان کا کام تمام کیجے - ان دونون مین بڑی بڑی

لڑائیان ہوئین۔ کبھی اوزبک بہاگتے۔ کبھی اورنگ زیب کو ایسا دق کرتے کہ وہ بلخ کے اردگرد قلعون مین پناہ ڈہونڈہتا۔ اوزبکون کا ملک تہا اون کا زور روز بروز زیادہ ہوتا تہا۔ بادشاہ کے لشکر کی یہہ صورت تہی کہ شاہزادہ مراد بخش کے ساتہہ پچاس ہزار لشکر آیا تہا جب سارا بلخ اور بدخشان ممالک محروسہ مین داخل ہوا تو سپاہ اسطرح سب منتظمون کے ساتہہ حفاظت اور حراست کے لئے تقسیم ہو گئی کہ کچہہ سپاہ فتح خان پاس طالقان مین اور رستم خان پاس اندخود مین سعادت خان پاس ترمذ مین شادخان کے پاس سمینہ مین اور راجہ راجروپ پاس قندز مین خنجر خان پاس اسباق مین کچہہ سپاہ بلخ اور اوسکے نواح مین تہی۔ شاہزادہ نے ان مقامات سے فوج کو نہ بلایا۔ اور اپنی قلیل فوج سے کام چلالیا۔ ملک کو فتح کرنا اور پہر اوسکا انتظام کرنا اور دشمنون سے لڑنا تہوڑی فوج کا کام نہین ہے۔ اسقدر سپاہ سے بلخ کے آس پاس ہے لڑائی ہوسکتی تہی۔ اسلئے جسوقت اورنگ زیب نے فاصلہ تک اوزبکون کا تعاقب کیا تو اوسکے لشکر پر ایک آفت آئی۔ ابتدا ہی سے ان مہمات مین بدتدبیریان وقوع مین آتی رہین۔ اول شاہزادہ مراد کا واپس جانا۔ اور انتظام کا ناتمام چہوڑ جانا۔ دوم اصالت خان اور بہادر خان کا شیرغان سے نذر محمد خان کا آگے نہ تعاقب کرنا۔ سوم اس ملک کے روساء اور عمائد کی تالیف قلوب کر کے اپنے ساتہہ نہ شامل کرنا۔ چہارم شاہزادہ اورنگ زیب کا بلخ سے بہت آگے غنیم کے پیچہے چلا جانا۔ فقط*

نذر محمد خان کو بلخ اور بدخشان کا بادشاہ کی طرف سے عنایت ہونا

معلوم ہوتا ہے کہ شاہجہان کی نیت مین یہہ ضرور تہا کہ اس ملک کو پہر نذر محمد خان
کو دیدیجے - چنانچہ اوسنے ایک خط نذر محمد خان کو ۱۰۵۶ھ مین اس مضمون کا
لکہا تہا کہ اگر شاہزادہ محمد مراد سے بہ سبب جوانی کے کوئی حرکت نامناسب آپکی
نسبت سرزد ہوئی ہو تو آپ کو لازم تہا کہ بلخ سے میرے پاس آتے نہ یہہ کہ ادہر
اودہر مارے پہرتے - بلخ اور بدخشان پر لشکر پہنچنے سے کوئی اور ہمارا مطلب سوا اِ
اسکے نہ تہا کہ اوزبکون اور الامانون کے ظلم اور ستم سے مسلمانون اور آپ کو
نجات دلائین - اب نذر محمد خان جب ایران سے مایوس پہرا اور قلعات چیچکتو
اور میمنہ پر ہمت اوٹہائی - سب جگہہ سے نا امید ہوا اور کسی نے اوس کا ہاتہہ
نہ پکڑا - تو لاچار ہوکر اورنگ زیب کے توسل سے شاہجہان کے رحم کا امیدوار
اور عفو تقصیر کا خواستگار ہوا - اور اسی مضمون کا خط شاہزادہ
اورنگ زیب کو لکہا - اورنگ زیب نے اُس خط کو اپنی عرضداشت
کے ساتہہ بادشاہ پاس بہیجدیا - بادشاہ نے اوس کو لکہا کہ
اول نذر محمد خان سے ملاقات کرے - اور سارا ملک مقبوضہ اوسکے حوالہ کرے
اور تمام اپنے لشکرون کو اطراف بلخ اور بدخشان سے بلالے - اور سارے
لشکر کو لیکر ہمارے پاس چلا آوے -

یہہ کام شاہجہان کا نہایت عقلمندی اور فرزانگی کا تہا - ابتک دو کروڑ روپیہ
سپاہ کی تنخواہ مین اور دو کروڑ روپیہ اور ضروریات کے بہم رسانی مین صرف
ہوچکا تہا - پانچہزار بادشاہی سپاہ ایک ہفتہ کی لڑائی مین کام آچکی تہی - ملکیون کے بیشمار
سپاہ مین سے صرف چہہ ہزار سپاہی کہیت رہے تہے - باوجود اس

خونریزی اور زر افشانی کے ملک پر پورا پورا تسلط نہ ہوا تہا ضرور ایک دن وہ آتا کہ
اس لڑائی سے ہاتہہ اوٹہانا پڑتا - اب جو نذر محمد خان کی نذر آپنے سارے حقوق
کر دئے اسمین بہرم رہ گیا - اور لڑائی سے بہی کنارہ کشی کی خفت نہ اوٹہانی پڑی
اب نہ اورنگ زیب نذر محمد خان سے ملنے گیا نہ وہ اس پاس آیا - اورنگ زیب
نے تمام قلعے نذر محمد خان کے آدمیون کے سپرد کر دئیے اور اپنے لشکر اور
امیرون کو بلخ مین بلا لیا - اور جب ان سب کا اجتماع ہوگیا تو شاہانہ طرز پر
۱۴ رمضان ۱۰۵۷ھ کو کابل کی طرف روانہ ہوا - فوج کے کئی حصے کئے اور
وہ آگے پیچہے روانہ ہوئے - جب یہہ لشکر ہندوکش کی منزلون مین اوترے
تو بڑی دشواریان پیش آئین - لکڑی گہاس کی فراہمی کے واسطے شمشیر خان
کچہہ لشکر لے گیا تہا - اوسکو اوزبکون نے گہیر لیا - علی مردان خان اوسکی اعانت
پر پہونچ گیا - اور اوزبکون کو بہگا دیا - غرض ان منزلون مین اوزبکون نے
اور اوس سے زیادہ ہزارجات کی قومون نے لشکر شاہی کو حیران و پریشان کیا
- شاہزادہ تو اپنی ذات سے ہلکی سوارون سمیت کابل مین جلد چلا گیا - مگر راجہ
جگت سنگہ کی سپاہ پر بڑی آفت برف و باران کی آئی - اور ہزارون جاندار
اس جاڑے کی شدت سے بے جان ہوگئے - ادہر یہہ آسمانی مصیبت اور پہر
اوسپہ یہہ ارضی مصیبت کہ قدم قدم پر ہزارہ کی قومین تاخت و تاراج
کے لئے موجود - بڑی دشواریون اور مشکلون سے پادشاہی لشکر دشمنون سے
لڑ بہڑ کر اور حصے ہو ہو کر اور بہاری نقصان اوٹہا اوٹہا کر اور راہون مین
اسباب چہوڑ چہوڑ کر کابل مین پہونچا +

ایرانیون کا قندہار پر دوبارہ قبضہ پانا ۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ء

اب بادشاہ بلخ سے فارغ ہو کر اپنے آباد کئے ہوئے شہر شاہجہان آباد مین جشن اوڑا رہا تہا۔ عیش و عشرت و سیر و تماشے مین مصروف تہا۔ کہ خواص خان قلعہ دار قندہار کی عرضی آئی کہ ۴ ربیع الاول ۱۰۵۹ھ کو صفاہان سے قلعہ قندہار کے تسخیر کیلئے شاہ عباس ثانی والی ایران نے کوچ کیا ہے۔ علی مردان خان نے جو قندہار دیدیا تہا اور ایران والے اوسپر صبر کئے بیٹھے رہے اور کچھہ نہ بولے تو اسکا سبب یہہ تہا کہ شاہ صفوی کی سلطنت کم زور اور حفاخیز تہی۔ اوسکے مرنیکے بعد جو شاہ عباس ثانی بادشاہ ہوا تو صغیر سن تہا۔ جب وہ بالغ ہوا تو اوسکے وزیرون نے سمجہایا کہ سب سے مقدم کام یہہ ہے کہ قندہار کو فتح کیجے۔ اور اپنے آبائی ملک پر تسلط پائیے۔ اس مین سلطنت کا مرتبہ بڑہتا ہے۔ چنانچہ اوسنے ۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ء مین بڑی فوج اکٹہی کر کے قندہار پر چڑہائی کی۔ اور جاڑے کی موسم مین قندہار کا محاصرہ کیا اس موسم مین محاصرہ کرنے کے اندر اوسکی یہہ دانشمندی تہی کہ برف کے پڑنے سے ہندوستان اور کابل کے درمیان راہ آمد و رفت کی مسدود ہو جاتی تہی تو کوئی تازہ سپاہ قندہار کے بچانیکے واسطے نہ آسکتی تہی۔ اور اوسکے خود کاروبار قندہار کی نرم آب و ہوا مین خوب جاری تہے۔ اب یہان شاہجہان اس خبر کو سنکر شاہجہان آباد سے لاہور روانہ ہوا۔ اور اوسکا ارادہ ہوا کہ یہان سے سیدہا کابل کو جائیے۔ مگر وزیرون نے بادشاہ کو سمجہایا کہ موسم زمستان مین شاہ ایران کا قندہار پر حملہ بسبب قلت کاہ و غلہ کے ناممکن ہے۔ اور حضور کا کابل جانا اس برف و باران مین مشکل ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ حضور اوائل بہار مین کابل

تشریف لیجائین۔ یہان یہہ ٹہرا وہان سے ۱۲ محرم ۱۰۵۹ہ کی عرضی قلعہ دار قندہار کی لکھی ہوئی آئی کہ شاہ ایران نے قلعہ قندہار کو چارون طرف سے محاصرہ کر لیا ہے۔ یہہ خبر سنکر بادشاہ نے اورنگ زیب اور اپنے وزیر سعد اللہ خان کو حکم دیا کہ پنجاب سے روانہ ہو کر بہت جلد قندہار مین پہونچین۔ مگر یہہ بادشاہی لشکر نہ پہونچنے پایا تہا کہ بادشاہ پاس خبر آئی کہ والی ایران نے ڈہائی مہینہ تک قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اور محصورین نے نمک حرامی کی یا اونکو ایسی دشواریان پیش آئین کہ ایسا مستحکم قلعہ اونہون نے شاہ ایران کے حوالہ کر دیا۔ سعد اللہ خان اور اورنگ زیب نے پہاڑون کی کڑی کڑی منزلین طے کین۔ راہ مین غلہ کی ایسی دقت پیش آئی کہ بہت جگہ اوسکے بہم پہونچانے مین توقف کرنا پڑا۔ اور فوج موسم سرما کے سبب سے عاجز اور درماندہ ہوگئی اسلئے کابل مین بہت ٹہرنا پڑا۔ اور شاہ ایران اپنی ایک قوی فوج قندہار مین چہوڑکر ہرات چلا گیا +

اورنگ زیب کا قندہار پہنچنا اور ناکامیاب پہرنا

مئی ۱۶۴۹ء جمادی الثانی ۱۰۵۹ہ مین اورنگ زیب قلعہ قندہار سے آدہ کوس پر پہنچ گیا۔ اور مورچے لگا کر شہر پر گولے برسانے لگا۔ غرض کہ جانبین مین لڑائی بڑی سرگرمی سے شروع ہوئی۔ اور دونون طرفون سے سرنگین اوڑائی گئین۔ اور محاصرین نے شہر پر حملے کئے۔ اور محصورین نے باہر نکل کر بادشاہی لشکر پر چہاپے مارے۔ شاہ ایران نے نظر علی خان کے ساتہہ چہہ ہزار سوار روانہ کئے کہ وہ قندہار سے محاصرین کو ہٹا دے۔ یہہ لشکر جب گرشک پر پہنچا تو گیارہ ہزار سوار اور مرتضی علی خان لیکر آن ملا۔ اس لشکر کی خبر جاسوسون نے

شاہزادہ کے کان تک پہنچائی۔ اوسنے فوراً رستم خان کو سات ہزار سوار وں کے ساتھہ اونسے لڑنیکے لئے بہیجا۔ اور خود محاصرہ مین مصروف رہا۔ جو فوج اوسنے ایرانی فوج کے مقابلہ کے لئے بہیجی تہی اگرچہ اونکے رفع دفع کرنے اور شکست دیدینے کے لئے کافی ہوئی۔ مگر اوردا ستنے اور سپاہ جو شاہ ایران کے درختون کے کاٹنے اور نیار جاریکے برباد کرنے اور محاصرین کے ذخیرون کی لوٹ مار کرنے مین مصروف تہی اوسکا علاج کچھہ نہ ہوسکا۔ اب اورنگ زیب نے دیکھا کہ اس محاصرہ مین چار مہینہ کا عرصہ لگ چکا ہے۔ اور سپاہیون نے بہی کوئی اپنی جانفشانی مین کسر باقی نہین رکہی۔ مگر دشمن ایسا ہنرمند اور سینہ زور ہے کہ اوسکے قبضہ سے شہر کو بہی ہم نہ نکال سکے۔ اذوقہ اور سامان رسد کی تنگی ہے اسباب قلعہ شکنی کا خوب نہین ہے۔ کل پچیس توپین ہلکی پہلکی ہین بڑی توپین قلعہ شکن نہین ہین۔ اور موسم سرما سر پر آتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہا لیے۔ اور بعد زمستان پہر یہان سامان درست کرکے آئیے۔ اسلئے ستمبر ۱۶۴۹ء رمضان ۱۰۵۹ھ مین محاصرہ چھوڑ دیا۔ اور کابل مین چلا آیا بادشاہ بہی اورنگ زیب کے پیچھے پیچھے کابل مین آیا تہا۔ مگر اب وہ اولٹا لاہور کو چلا گیا۔ اورنگ زیب راستے لاہور مین ملا۔

اورنگ زیب کا دوبارہ قندہار پر حملہ کرنا اور ناکامیاب پہرنا

سنہ ۱۶۵۱ء کا سارا سال کابل کی سیر اور عیش اور جشن مین بادشاہ نے کاٹا۔ اوسکی عادت تہی کہ جب کوئی ملکی کام نہ ہوتا تہا تو وہ سارا وقت اپنا دعوتون اور جلسون اور سیر و شکار اور باغون کی آراستگی اور نیلچ اور راگ ورنگ مین کاٹتا تہا

۱۶۵۱ء مین شاہزادہ اورنگ زیب اور سعد اللہ خان وزیر کو قندہار پر پہر روانہ کیا۔ سعد اللہ خان پاس اس سپاہ مین پچاس ہزار وہ سوار تہے جنہون نے میدان کارزار مین اپنی عمر بسر کی۔ دو ہزار تفنگچی توپ انداز اور دس فیل خاصہ اور آٹہہ توپ کلان قلعہ فگن اور آٹہہ توپ خرد اور بیس توپین ہاتہیون کی اور اسیقدر توپین اونٹون کی۔ اور خزانہ بہت۔ اور اور سامان جو اس فوج کے شایان تہا تین ہزار اونٹون پر لدا ہوا تہا۔ اور تین سو ساٹہہ امیر ساتہہ۔ سوا انکے بیس ہزار سوار اورنگ زیب کے ہمراہ جدا تہے۔ غرض یہہ سب سامان اسلئے کیا گیا تہا کہ اوقات گذشتہ کی تلافی مافات ہو۔ اس ٹہاٹہہ سے یہہ لشکر حصار قندہار کے میدان مین پہونچا۔ اور وہی سب کام کئے جو پہلے حملہ مین کئے تہے مگر شاہ ایران کی طرف سے محراب خان قلعہ دار بہی ایسا ہنرمند تہا کہ اورنگ زیب جیسے دانشمند اور سعد اللہ خان جیسے عقلمند کی کسی حکمت اور تدبیر کو اپنے سامنے نہین چلنے دیتا۔ ان دونون کی دلاوری اور دانائی کی تدبیرین غارت اور رجپوتون کی بہادری اور جان نثاری سب اکارت گئین۔ توپین جو بڑی بڑی تہین اونمین بارود اتنی ٹہونسی کہ وہ نکمی ہو گئین۔ کچہہ سرداران فوج مین بہی باہم نفاق تہا آخر کار لاچار ہو کر شاہزادہ مع سارے لشکر کے کابل مین چلا آیا۔ اور دکن کا صوبہ دار مقرر ہوا۔

داراشکوہ کا قندہار پر جانا

اگرچہ شاہجہان کو یہہ دو دفعہ ناکامیابی ہوئی۔ مگر وہ خاطر شکستہ نہ ہوا۔ بلکہ اوسنے دوسرے سال پہلے سامانون سے بہی زیادہ سامان کیا۔ اور اپنے بڑے بیٹے

دارا شکوہ کو بہیجا۔ یہہ بیٹا اور سب بیٹون مین زیادہ ممتاز او رمعزز تہا۔ اور دربار مین
بادشاہ پاس رہتا تہا۔ اس دفعہ توپخانہ کا بہت کچہہ سامان تہا۔ نامی نامی توپین
پادشاہی اس لشکر کے ساتہہ تہین۔ غرض یہہ سپاہ عظیم الشان ایام سرما ۱۶۵۲ء مین
لاہور مین جمع ہوئی۔ ۳ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ/۱۶۵۳ء کو موسم بہار مین قندہار کو روانہ ہوئی
اور پادشاہ بہی پیچہے پیچہے کابل کی طرف روانہ ہوا۔ اور اب کی دفعہ تاریخ حملہ قندہار
کی نجومیون سے پادشاہ نے پوچہہ کر ۲ جمادی الثانی مقرر کی تہی۔ اسلئے دارا شکوہ نے
سپاہ کچہہ آگے روانہ کی کہ وہ تاریخ نہ ٹل جائے۔ اس فوج نے محاصرہ کا کام
تاریخ معین پر شروع کیا۔ پہر خود پہنچ گیا۔ اور بڑی دہوم دہام سے مورچے جمائے۔ اور
اپنے ساز و سامان کے شان کے موافق محاصرہ شروع کیا۔ اور ایک بڑا عالیشان
چوڑا چکلا ٹہوس دمدمہ ایسا بنایا کہ سارے شہر پر اوسکا دباؤ پڑے۔ اور اس پر دس
توپون کا توپخانہ چڑہایا۔ اور اس لڑائی کے کامون کو اپنی ذاتی عزت او رشجاعت سے
بڑی تیزی اور تندی سے شروع کیا۔ اس عزت فطری کی ترقی اورنگ زیب کے
رشک اور حسد سے اور زیادہ ہوگئی تہی۔ اوسنے اپنے سب منصبدارون اور سردارون
سے کہدیا تہا کہ میری عزت تمہارے ہاتہہ ہے۔ میرا ارادہ یہہ ہے کہ جب تک قندہار
کو اپنے قبض و تصرف مین نہ لےلون ہرگز یہان سے نہ ٹلون۔ بعد اسکے سرنگین
تیار کین اور زینے اور بہت سے سامان قلعہ ستانی کے تیار ہوئے۔ اور فوج کو
محاصرہ کے لئے شہر کے بہت قریب لیجانے کا حکم دیا۔ مگر جسقدر یہان سامان ہوتا جاتا تہا
۔ ایسا ہی محصورین بہی اپنا سامان بچاؤ اور حملہ کا کرتے جاتے تہے۔ اگر یہان
ایک اونچا دمدمہ بنا تہا۔ تو اونہون نے بہی ایک برج پر توپ ایسی لگائی جسکا گولہ

شاہزادے کے خیمہ مین پڑتا تھا۔ مگر شاہزادہ یہان استقلال سے ٹھہرا رہا۔ اور اس توپ کے مہرہ کو اپنی توپون سے اوڑا دیا۔ اور دشمنون کی توپون کو خاموش کردیا۔ اور رستم خان شاہزادہ سے علیحدہ ہوکر قلعہ بست پر قبضہ کرلیا۔ کئی دفعہ نہایت کوشش سے شہر پر حملہ کیا مگر مقصد ہاتہہ نہ آیا۔ غرض باوجود اس جانفشانی کے کوئی کامیابی کی صورت نہ پیش آئی تو شکست اور ذلت کی خفت کا اندیشہ اوسکی طبعیت پر غالب ہوا۔ اور افسرون کی منت سماجت کرنے لگا۔ یہانتک اب صاف صاف کہنے لگا کہ ہائے اب مین اس لڑائی کے ہارنے سے اورنگ زیب کی برابر ہوا جاتا ہون۔ پہر ساحرون کی طرف رجوع کی۔ جنہون نے وعدہ کیا کہ ہم اپنے جادو کے زور سے قلعہ قندہار حضور کو دلا دیتے ہین۔ غرض یہہ گلشن اچہی نہ تہی۔ آخر کو یہہ ہوا کہ ایکدن سورج نکلنے سے پیشتر ایک سخت حملہ شہر پر کیا گیا۔ اور یہانتک نوبت پہنچی کہ بعض جان نثار فصیل کی روفی پر چڑہ گئے لیکن اون کی جان گئی اور مراد ہاتہہ نہ آئی۔ اب چارون طرف سے لشکر ایران پلا چلا آتا تہا۔ شاہزادہ کے لشکر پر جو سامان رسد کیلئے جاتا تاخت کرتا۔ اور تمام راہین رسد کی اوسنے مسدود کردین۔ اب داراشکوہ کے پاس سامان حرب بہی نہ رہا۔ بارود گولہ سب ختم ہوا۔ ایک لڑائی محاصرہ کی تہی دوسری لڑائی ہر روز سامان رسد کے لئے ہونے لگی۔ جو سپہ سالار دلاور اور جوانمرد افسر تہے وہ بہی لڑائی مین کام آگئے جو باقی رہے اونمین اتفاق نہ تہا۔ موسم سرما کی آفت سامنے چلے آتے تہے اسلئے ۱۵۔ ذیقعد کو محاصرہ کو چہوڑکر ہندوستان کی طرف مراجعت کی۔ راہ مین علی قلی خان نے تعاقب کیا اور کچہہ اسباب اور ہاتہی لے گیا۔ غرض کابل تک پہنچتے پہنچتے راہ مین ایرانیون اور افغانون کے ہاتہہ سے بڑے نقصان اوٹہائے۔ نوامبر ۱۶۵۳ع محرم ۱۰۶۴ھ امین

لاہور مین پہونچ گیا۔ بابر کے زمانہ سے قندہار کی یہی کیفیت رہی کہ کبھی وہ ان مغلون
کے قبضہ و تصرف مین آگیا کبھی ایرانیون کے تصرف مین چلا گیا۔ مغلون کا آخر حملہ
اسطرح ختم ہوا۔ بعد اسکے بادشاہ کی دو برس امن اور چین چان سے گذرے +

دکن مین اورنگ زیب کے ساتھ از سر نو لڑائیون کا ہونا

۱۶۵۶ء سے ۱۶۶۰ء مین ایک اور ہی سلسلہ لڑائیون کا جسکا سان گمان بھی نہ تھا شروع ہوا۔
یعنے دکن مین پھر آتش جنگ مشتعل ہوئی۔ اور پچاس برس تک وہ نہ بجھی اور آخر
کو اوسنے دلی کی سلطنت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ۱۶۳۶ء سے ۱۶۴۴ء کے عہد ناموں سے دکن کی سلطنتون
کا زور گھٹ گیا تھا۔ اور عبد اللہ قطب شاہ والی گول کنڈہ نذرانہ معمولی اور خراج سالانہ
بادشاہ کی خدمت مین روانہ کرتا۔ نہ بادشاہ کو اوس سے کچھ پرخاش تھی نہ اوس کے
دل مین بادشاہ سے سرتابی کا خیال تھا۔ مگر ایک قصہ اتفاقیہ ایسا بیچ مین آگیا کہ جسکے
سبب سے ہنگامہ کارزار گرم ہو گیا۔ ۱۶۵۳ء مین اورنگ زیب قندہار سے نامراد پھر کر
دکن کا صوبہ مقرر ہوا تھا۔ وہ اپنی قندہار کی خفت مٹانے کے واسطے بیجاپور اور گلکنڈہ
کی ریاستون پر دانت رکھتا تھا۔ مگر کچھ کر نہ سکتا تھا۔ اب ایک بہانہ ایسا ہاتھ آیا
کہ اوسکو موقع ان ریاستون مین دست اندازی کا مل گیا۔ اب اس اجمال کی کیفیت یہ ہے
سعید خان صفہان کا ایک مفلس سیدزادہ تھا۔ ایک الماس فروش تاجر کا نوکر تھا اور اوس کو
یہان گلکنڈہ مین لے آیا۔ اور مرنے کے بعد اوسکو اپنا مال اسباب دے گیا۔ اب اس
نوجوان نے اپنی حسن لیاقت سے بحری تجارت مین بڑی دولت کمائی۔ اور اب اسکا
تمام بادشاہی درباروں مین جانے لگا۔ اس لیاقت اور دولت کے سبب سے وہ والی
گول کنڈہ کا وزیر ہوا۔ اور میر جملہ کا خطاب پایا۔ یہہ لقب اس ریاست مین وزیر کا ہوتا تھا

پانچہزار سوار اوس پاس والی گول کنڈہ کے رہتے تہے۔ اوسنے بہت سی چہوٹی
ریاستون کو مطیع کر کے سلطنت گول کنڈہ کو زیادہ وسعت اور ملک کو رونق دی
تہی۔ وہ والی گولکنڈہ کی طرف سی کچہہ فوج لیکر مشرق کی جانب چہوٹی چہوٹی غیر
مطیع ریاستون کو مطیع کر رہا تہا کہ اوسکے بیٹے محمد امین نے کچہہ گستاخی قطب شاہ
کی خدمت مین کی جسکے سبب اوسنے قید کر کے قلعہ گول گنڈہ مین اوسے بہیجدیا۔ اور تمام
مال اسباب اوسکا ضبط کرلیا۔ یہہ بیٹا اوسکا بدوضع اور مغرور اور سینہ زور تہا
اول میر جملہ نے قطب شاہ ہی سے عرض کیا کہ آپ میری حسن خدمات پر نظر کر کی قصور
اس بندہ زادہ کا معاف فرمائین۔ مگر جب اوسنے نہ سنا تو اوسنے اورنگ زیب سے
رسل و رسائل جاری کی۔ وہ مدت سے اس تاک مین بیٹہا تہا کہ کب وقت آئے
کہ گولکنڈہ کی ریاست کا شکار کرے۔ اوسنے پادشاہ کی خدمت مین میر جملہ کی بہت
کچہہ سفارش کی۔ پادشاہ نے خلعت اور خطاب پنج ہزاری پنجصد سوار کا عنایت
کیا۔ اور قاضی عارف کے ہاتہہ یہہ خلعت بہیجا۔ اور ایک عتاب نامہ پادشاہ کی طرف
سے قطب الملک کی نام اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم نے میر جملہ کے بیٹے کو قید کیا
اور اوسکی جاگیر اور مال اور اسباب ضبط کیا یہہ امر معاملہ ذاتی اور قانون ادب سے
بعید تہا۔ فوراً اس حکم کے پہنچتے ہی اوسکو مع مال اور اسباب کے اورنگ زیب کی
خدمت مین روانہ کرو۔ اگر اسمین توقف کروگے تو بہت سے مفسدی اور قباحتین پیدا
ہونگی۔ اور پہر تم پچہتاؤگے۔ اور بہت خراب اور برباد ہوگے۔ پہر ندامت اور پشیمانی
سے بہی کچہہ حاصل نہوگا۔ مگر قطب الملک نے اس فرمان پر کچہہ خیال نکیا اور
محمد امین کو نہ رہا کیا۔ بلکہ اس دخل بیجا پر اور برہم ہوا۔ پادشاہ نے شاہزادہ

اورنگ زیب کے نام حکم بہیجدیا۔ کہ وہ اپنے بیٹے سلطان محمد کو لشکر کے ساتھہ روانہ
کرکے اس گستاخی اور بے ادبی کا علاج تلوار سے کرے۔ اور شائستہ خان ناظم
مالوہ اور اس طرف کے صوبہ دارون کے نام حکم صادر ہوا۔ کہ وہ سپاہ لیکر اورنگ زیب
پاس حاضر ہون۔ غرض اورنگ زیب نے اپنے چہٹے چہٹے سوار دس ہزار جنوری ربیع الاول
۱۶۵۶ سنہ ۱۰۶۶ کو روانہ کئے اور سلطان محمد اپنے بیٹے کو سپہ سالار بنایا۔ اور ۲۳ ربیع الثانی
کو وہ خود بہی روانہ ہوا۔ جب قطب الملک نے دیکہا کہ سلطان محمد لشکر کثیر لیکر اوسکے
ملک مین داخل ہوا۔ اور ملک کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا۔ تو اوسنے اورنگ زیب
سے رسل و رسائل جاری کی۔ اور محمد امین اور اوسکی ماکو حیدرآباد سے دس
کوس پرے سلطان محمد پاس بہیجدیا۔ مگر مال اسباب اوسکا کچہہ نہین واپس کیا
اسلئے سلطان محمد نے حیدرآباد کا قصد کیا۔ قطب الملک نے اپنے بیٹون اور مال اور
اسباب اور زر نقد کو ہمراہ لے حیدرآباد سے گول کنڈہ کی پہاڑی پر قلعہ مین جو
چہہ سات میل وہسے تہا چلا گیا۔ اور پانچ چہہ ہزار سوار اور دس بارہ ہزار پیادہ
اور تفنگچی۔ یہان چہوڑ گیا۔ اور موسی محراب کو اوسکا سپہ سالار بنایا۔ اور حکم
دے گیا کہ شاہزادہ سے خوب لڑو۔ جب شاہزادہ محمد حیدرآباد کے بہت قریب آیا تو
محمد ناصر نے قطب الملک کی طرف سے ایک صندوقچہ جواہرات کا بطور پیشکش کے
پیش کیا۔ مگر اسی اثنا مین قطب الملک کے سپاہ نے شوخی شروع کی۔ جب شاہزادہ
محمد کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے فوراً حیدرآباد پر حملہ کردیا۔ اور قطب الملک کی سپاہ
کو مارکر بہگا دیا۔ اور شہر کو خوب لوٹا کہسوٹا۔ اور آگے بڑہ کر قلعہ گول کنڈہ کا حصار
کرلیا۔ مگر اس واقعہ کو لفنسٹن صاحب نے کسی تاریخ سے یون لکہا ہے کہ اورنگ زیب نے

یہہ بہانہ بنایاکہ اوسکے بیٹے سلطان محمد کی شادی اوسکے بہائی شجاع صوبہ دار
بنگال کی بیٹی سے ٹہری تہی - سو یہہ فوج اوسکی جلو مین جاتی ہے - راہ کی صورت
یہہ تہی کہ اورنگ آباد سے ایک سڑک بنگال کو سلی پٹیم پہ چلکر کہا کر سطرح جاتی تہی
کہ گوندوانہ کے جنگل بیچ مین نہ پڑین - اور اس سبب سے حیدر آباد اس راہ سے بہت
قریب رہ جاتا تہا - قطب شاہ یہہ خبر سنکر اورنگ زیب کی دعوت کرنیکے ساز و سامان
مین مصروف ہوا - کہ اس بیخبری مین اورنگ زیب کا لشکر دفعتہً اوسپر ٹوٹ پڑا -
اوسطرف اونسے قطب شاہ کو اتنی فرصت دی کہ وہ بہاگ کر گول کنڈہ کی بہاری
قلعہ مین چلا گیا فقط

چونکہ مکاتیب عالمگیری مین دو تین خط قطب الملک کے نام اس مضمون کی لکہی ہوئی
ہین کہ نذرانہ معمولی بہیجدو اور محمد امین کو چہوڑ دو نہین ملک ضبط ہوگا اور تلوار
سے عدول حکمی کی سزا دیجاوے گی اسلئے ہم کو یقین نہین کہ اورنگ زیب نے
یہہ بہانہ بنایا - اوسکے عہد کی معتبر تاریخون مین اس واقعہ کو ہی طرح لکہا جسطرح ہم نے لکہا ہے
جب گولکنڈہ محصور ہوگیا تو قطب الملک نے عادل خان سے کمک طلب کی جب
اورنگ زیب کو یہہ خبر ہوئی تو وہ خود لشکر سمیت گول کنڈہ کے قریب آپہنچا - اور مالوہ
کا لشکر بہی آگیا - غرض پادشاہی سپاہ کا بہی خوب اجتماع ہوگیا - اور باہر سے اندر
کی طرف اور اندر سے باہر کی طرف تفنگ اور بان اور گولہ برسنے شروع ہوگیا -
میر جملہ بہی حوالی گول کنڈہ مین آپہنچا - قطب الملک کو والی بیجاپور کی کمک کی
بڑی امید تہی مگر اونسے کسی قسم کی اعانت اور امداد اونکی - اور اورنگ زیب کی
سپاہ کا زور روز بروز بڑہ گیا - محاصرہ کے اوٹہانے مین جہانتک بن سکا کوشش کی

مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو اپنے داماد میر محمد کو اورنگ زیب پاس بہیجا۔ اور رحم کا
خواستگار اور صلح کا امیدوار ہو گیا۔ اور ان شرطون پر صلح ہوئی کہ وہ اپنے ماکو اورنگ زیب
پاس بہیجے۔ بیٹی کی شادی شاہزادہ محمد سے کرے۔ اور ایک کروڑ روپیہ نذرانہ مین
دے۔ یہہ ایسی کڑی شرطین اورنگ زیب ہی نے کین۔ اگر شاہجہان ہوتا تو وہ ایسی
سخت شرطین نہ لگاتا۔ چنانچہ اوسنے بہت سا روپیہ جو اس صلح نامہ کے موافق ٹہہرا
تہا قطب الملک کو معاف کر دیا۔ مگر باقی شرطون کی تعمیل ہوئی۔ اورنگ زیب
اورنگ آباد مین شعبان ۱۰۶۶ھ مئی ۱۶۵۶ء مین واپس آگیا۔ اب میر جملہ بادشاہی امرا مین
داخل ہوا اور اوسکو خطاب معظم خان کا عنایت ہوا۔ اور وہ اورنگ زیب کی سلطنت
کا ایک رکن اعظم ہوا۔ اور اوسکے بلند ارادون کے پورا کرنے کا ایک عمدہ معاون ہوا۔
اب آگے نام میر جملہ کا اعظم خان ہی لکہینگے۔

بیجاپور والونسے اورنگ زیب کی لڑائیان

گولکنڈہ کی ریاست کی فتح پانیسے اورنگ زیب کو فائدہ حاصل ہو ہی چکا تہا کہ اب
بیجاپور کی ریاست سی کامیابی کا ایک اور موقع ہاتہ آیا۔ یعنے عادل شاہی بادشاہ
کے عہد و پیمان جو ہو چکے تہے وہ ہم لکہہ چکے ہین۔ یہہ عادل شاہ شاہجہان کے ساتہہ
موانست اور موافقت کو ہر روز ترقی دیتا رہا۔ اور جب سے صلح ہوئی کوئی بے لطفی اور
ناہمواری کی بات سرزد نہ ہوئی۔ مگر اوسنے محرم ۱۰۶۷ھ نوامبر ۱۶۵۶ء مین اس دنیا سے کوچ کیا۔
اور ...لے اوسکا بیٹا اونیس برس کی عمر مین جانشین ہوا۔ عمل صالح اور زمرۃ العالم
آثر عالمگیری اور بعض اور کتب معتبرہ مین یہہ لکہا ہے کہ یہہ علی ایک مجہول النسب
کو عادل شاہ نے متبنی کر لیا تہا۔ اوسکو نوکرون نے بادشاہ بنا دیا۔ اس لئے

شاہجہان کو خیال ہوا کہ اس مجہول النسب کی پادشاہی سے بہت سے اس ریاست مین فساد اور غدر کہڑے ہونگے - اونکے انسداد کے واسطے اورنگ زیب کو اور امرا کو لکہا کہ اس ریاست کو اپنے قبضہ مین کر لین - مگر الفنسٹن صاحب نے بعض تاریخون سے یون نقل کیا ہے کہ عادل شاہ اول دارا شکوہ کا دوست تہا اسواسطے اورنگ زیب اوسسے جلتا تہا جب وہ مرگیا تو پادشاہ کو سکہا پڑہا کر اس بات کا یقین کرایا کہ عادل شاہ کا بیٹا وہ تسلیم کیا جاوے اور سلطنت کا استحقاق اوسکے لاوارث ہونیکے سبب سے بادشاہ اپنا جتائے پہلی بات کی صدقت کے لئے زیادہ شہادت موجود ہے - اور عقل بہی یہی چاہتی ہے کہ جب عادل شاہ مرگیا تو عداوت اورنگ زیب کے جو اوسکے ساتہہ تہی وہ بہی مرگئی ہوگی بیجاپور کی ریاست برباد کرنے کا سبب نہین ہوسکتی - اب بیجاپور والون پاس کچہہ سپاہ کی کمی نہ تہی - مگر اسوقت وہ لڑائی کے واسطے تیار نہ تہے - اونکی بہت سی سپاہ کرناٹک کے چہوٹی چہوٹی ریاستون کے فتح کرنے کے لئے بہت فاصلہ پر گئی ہوئی تہی - اسی لیئے اورنگ زیب کو بہت دشواری اور دقت اس لڑائی مین نہ پیش آئی - معظم خان شاہجہان سے رخصت ہو کر ربیع الثانی ۱۰۶۷ھ مین اورنگ زیب کی خدمت مین آموجود ہوا - اسی تاریخ اورنگ زیب چل کہڑا ہوا - چودہ روز مین چاندور مین پہونچا - اور یہان محلدار خان کو سپاہ کے ساتہہ رسد کی ہمرسانی کے لئے چہوڑا - اور دوسرے روز قلعہ بیدر کے قریب پہنچا - یہان سیدی مرجان ایک غلام قدیم الخدمت عادل شاہ کا تیس برس سے قلعہ دار تہا - اوسنے نمک حلالی کی کہ قلعہ کو اپنے حسب الوسع نہایت مستحکم کیا - اور خوب جان توڑ کر لڑا - بادشاہ کی سپاہ نے بہی خوب جوہر دکہائے - اتفاق سے ایک جگہ مرجان نے بارود دبا کر رکہی تہی - اوسمین آگ لگ گئی اور وہ خود

اور اوسکے دو بیٹے بارود سے جل گئے - اور اس سبب سے بادشاہی فوج کو خوب فرصت ملی کہ وہ قلعہ کے اندر داخل ہو گئے - اب قلعہ دار مرجان سوختہ کی کیا جان تہی کہ وہ بادشاہی فوج سے لڑتا اسلئے اوسنے کنجیان اور اپنے بیٹون کو اورنگ زیب پاس بہیجدیا - دوسرے روز وہ خود گشتہ اجل ہوا - قلعہ مین بادشاہ کا خطبہ پڑہا گیا - یہہ اورنگ زیب کی بڑی خوش نصیبی تہی کہ یہہ بیدر کا مضبوط اور مستحکم قلعہ جو بیجاپور کی عین سرحد پر واقع تہا ستائیس روز مین ہاتہہ آگیا - اوسکا نام ظفرآباد رکہا گیا - اور اوسکے سبب سے بلا دقت اور دشواری بیجاپور کی دار الحکومت تک پہنچ گیا - اب یہہ خبر معلوم ہوئی کہ گلبرگہ پر عادل شاہ کی سپاہ کا ہجوم ہے تو اوسنے مہابت خان کو پندرہ ہزار سوار دیکر وہان روانہ کیا - مالوجی اور سیواجی بہونسلا فی جمار کونڈہ وغیرہ پرگنات مین شورش برپا کر رکہی تہی اسلئے اورنگ زیب نے نصیر خان کو تین ہزارون سوارون کے ساتہہ اونکی سرکوبی کے لئے بہیجا - اب ان بادشاہی جوانون نے دشمنون سے خوب لڑکر قلعہ کلیانی اور گلبرگہ اور مقامات فتح کر لئے - اور دشمنون کو اتنی فرصت بہی نہ دی کہ وہ اپنا پرانا طریقہ برتتے جو پہلے لڑائیون مین عمل مین لائے تہے یعنے محاصرین کے تنگ کرنیکے واسطے درختون کو کاٹتے اور کنوئن کو بہرتے اور تالابون کو خالی کرتے غرض آباد ملک کو ایسا برباد کرتے کہ دشمنون کو پانی تک نہ ملتا - اب عادل شاہ کے نوجوان جانشین کو کچہہ نہ بن پڑی - سوا اسکے کہ اوسنے ابراہیم خان کو بادشاہزادہ کی خدمت مین بہیجا اور عاجزی کرکے صلح کی درخواست کی - اور یہہ اقرار ٹہرا کہ ڈیڑہ کروڑ روپیہ پیشکش مین پیش کرے اور قلعہ پرینده اور ملک کانکن اور محال دانکو بادشاہ کے حوالہ کرے - اورنگ زیب نے اس درخواست کو بادشاہ پاس بہیجا -

پادشاہ نے پچاس لاکہہ روپیہ کی تخفیف نذرانہ مین کردی - اور حکم دیدیا کہ اورنگ زیب اپنی تمام سپاہ سمیت مراجعت کرکے اورنگ آباد مین چلاجائے - اور معظم خان کو نام حکم ہوا کہ وہ قلعہ پرینده اور ملک کانکن اور محال ڈنکو مین تہانہ بٹہائے - اور بیجاپور والہ کی پیشکش کو لے کر ہماری خدمت مین آئے - شاید اورنگ زیب عادل خان سے زیادہ اولجہتا اگر شاہجہان کے سخت بیمار ہونیکی ضرورت سے اوسکو پادشاہ پاس نہ جانا پڑتا + فقط +

شاہجہان کا بیمار ہونا اور امورات سلطنت مین فتور پڑنا

تیس برس کی سلطنت کی بعد شاہجہان کے بہی بُرے دن آئے اور بہلے دن گئے - عیش و عشرت کی جگہ مصیبت اور آفت نے اور سلطنت کی جگہ عزلت نے اوسی جہین لے لی شاہجہان آباد مین ۷ ذالحجہ ۱۰۶۷ھ کو پادشاہ کا پیشاب بند ہوگیا - اور اعضاء اسفل پر ورم شروع ہوا - اور ایک ہفتہ مین ان امراض نے ایسا زور پکڑا کہ اوسکو مردہ کی شکل بنادیا - سات روز تک ایک دانہ کہیل کا منہ مین اوتر کر نہ گیا - شاہجہان کی سرسٹہہ برس کی عمر تہی - اپنی آخر ایام سلطنت مین اس پیرانہ سالی اور آرام طلبی کے سبب سے سلطنت کے کاروبار مین وہ خوب توجہ نہین کرتا تہا - اور سب بیٹون مین دارا اوسکو پیارا تہا - اسلئے اوسیکو وارث اپنے تاج و تخت کا بنانا چاہتا - اور جو کام سلطنت کا خود نہ کرتا تہا - وہ دارا کے حوالہ کر دیتا تہا - اب بیماری کے سبب سے جب وہ بالکل کام کے لائق نہ رہا تو دارا ہی بالکل سلطنت کے کام کرنے لگا - وہ باپ کو اس حالت مرض مین شاہجہان آباد سے آگرہ اپنی سلطنت کے لئے لے گیا - اور باپ کو چند روز کا مہمان سمجہہ کر اور تاج شاہی کو سر پر پاکر اوس نے ایسے احکام جاری کئے کہ سارے ملک مین فتور برپا ہوگیا - دربار کی خبرون سے

بند کرنیکے لئے راہون کو بند کردیا۔ سوداگرون اور بنجارون تک کو روک لیا۔ اور لوگون خطوط اور نوشتون کو پکڑنا شروع کیا۔ اور وکلاء دربار کو حکم دیدیا کہ وہ کوئی خبر نہ لکہین۔ اگر کسی پر خبر لکہنے کا احتمال ہی ہوا تو اوسکو سزا دیجائے گی۔ اور وکیلون کو نظر بند کردیا۔ غرض ان لوگون کو یہہ یقین ہی جاتا رہا کہ بادشاہ زندہ ہے اس سببسے رعایا جو ہمیشہ واقعہ طلب رہتی ہے برسر شورش آمادہ ہوئی۔ دارا شکوہ کی یہہ تجویزین اکارت اور تدبیرین غارت گئین اسلئے کہ یہہ ساری خبرین روشن آرا بیگم نے اورنگ زیب کو پہنچادین۔ اگرچہ شاہجہان کے بیٹون کا حال مختلف واقعات مین بیان کیا گیا ہے مگر اب ہم اون سب کی لیاقت اور خصلت کو جدا جدا بیان کرتے ہین تاکہ ان سب بہائیون کے جہگڑے اور فساد اچہی طرح سمجہہ مین آئین۔

شاہجہان کی بیٹون اور بیٹیون کا بیان

پہلے پڑہ آئے ہو کہ آصف خان کی بیٹی ممتاز الزمانی کی شادی شاہجہان سے ہوئی تہی۔ اوسکے بطن سے بادشاہ کے چار بیٹے سلطان دارا شکوہ مرزا شجاع مرزا اورنگ زیب مرزا مراد اسوقت زندہ تہے اور دو بیٹیان بادشاہ بیگم اور روشن آرا بیگم حیات تہین۔ ان چارون بیٹون کی تربیت اور تعلیم نہایت عمدہ ہوئی تہی۔ وہ امورات سلطنت مین کوئی نہ کوئی لیاقت رکہتے تہے۔ اور کوئی اونمین پست ہمت نہ تہا۔ آپسمین اونمین ایسا رشک وحسد تہا کہ ایک کی برتری اور عظمت کو دوسرا نہ دیکہہ سکتا۔ سلطان دارا شکوہ سب مین بڑا تہا۔ اسوقت بیالیس برس کا تہا۔ وہ دربار مین باپ کا ہر وقت انیس و جلیس رہتا تہا اور بادشاہ نے اوسیکو ولیعہد بنایا تہا۔ یہہ شاہزادہ دل کا شجاع اور ہاتہہ کا سخی اور طبیعت کا آزاد تہا۔

پادشاہت کی شان وشوکت اور فوج کی حکومت کی لیاقت رکہتا تہا- مگر کسی شخص کو جو فخر وعزت کا خواہان ہو نہین دیکہہ سکتا تہا- اور اوسکو مغلوب کرنا چاہتا تہا- اسلئے شاہجہان اوسے کہا کرتا تہا کہ وہ بیرون کے لئی بہلا اور بہلون کے لئی برا ہے- دشمنون سے انتقام لینے مین بے صبر وشکیب تہا- احتیاط اور حزم کے معمولی قواعد کو مکر اور نامردی جانتا تہا- اس مزاج اور شہزادہ پن کے ساتہہ تصوف اور ویدانت مین ڈوبا ہوا تہا- وہ اکبر کی طرح ہندو مسلمانون کا ایک مذہب کرنا چاہتا تہا- فقیرون اور پنڈتون کی صحبت کا شوق تہا- اونکی کتابین پڑہتا اور پڑہواتا اور باتین سنتا بنارس سے دلی مین پنڈت بلوائے- اور پچاس وید کی اپنشید کا ترجمہ فارسی مین کرایا- یہہ ترجمہ رمضان ۱۰۶۷ھ مین ہی ختم ہوا تہا- ایک کتاب ہندو مسلمانون کی مذاہب کی تطبیق مین لکہی غرض اس قسم کی تصنیفات وہ عربی اور فارسی مین خود کرتا اور عالمون سے کراتا- اس سبب سے مسلمان اوسکو اپنے اسلام کا دشمن اور ہندو اوسکو اپنے مذہب کا معاون جانتے تہے- بحیثیت مجموعی اوسکا مزاج ایسا تہا کہ دشمن اوسکے بہت اور دوست تہوڑے تہے- گہمنڈ اور غرور ایک قسم کا ایسا اوسمین تہا کہ اوسسے لوگون کے دل مانوس بہت کم ہوتے تہے+

مرزا شجاع اوسے چہوٹا بہائی اسوقت چالیس برس کا بنگال مین صوبہ دار تہا- اگرچہ فطری عالی دماغ تہا- مگر شراب پینے کی بلا مین ایسا مبتلا تہا کہ کوڑ مغز ہوگیا تہا- شیعون سے بہت ارتباط رکہتا تہا- اسلئے اہل سنت وجماعت کی نظر اوسپر بری پڑتی تہی- عیش وعشرت مین ڈوبا رہتا تہا-

اوسسے چہوٹا بہائی اورنگ زیب اوننتیس برس کا تہا دکن مین صوبہ دار تہا- وہ اپنے

بہائیون کی کیا ضد تہا بلکہ وہ اپنے سارے خاندان مین نرالا اور انوکہا پیدا ہوا تہا۔
اوسکا مزاج کچہہ اور تہا۔ اوسنے سلطنت ہی ایک نئی رنگ ڈہنگ سے آئندہ کی۔ دلکا
شجاع مزاج کا متحمل طبیعت کا متین تہا۔ ملاقات مین متواضع اور منکسر اور آداب کا
پابند۔ گفتگو مین شیرین کلام جو بات کہتا نہایت سوچ سمجہہ کر کہتا۔ دور اندیش ایسا تہا
کہ ہر بات کی پیش بندی اور منصوبہ برسون پہلے سے کیا کرتا تہا۔ ہوشیار ایسا کہ چارون
طرف کان لگائے رکہتا۔ ملکی کامون کے جوڑ توڑ خوب جانتا تہا۔ دل ایسا سرد رکہتا تہا
کہ کسی کی بات کا اوسپر اثر ہی نہ ہوتا تہا۔ نہ کسی کے ٹہر کانیسے بہڑکے نہ کسی کے ٹہنڈا
کرنے سے ٹہنڈا ہو۔ دشمنون کو دوست بنالینا اور اونکو آپسمین دشمن بنادینا اور
اونکو دق اور حیران کرنا خوب جانتا تہا۔ یون نہایت سادہ اور بے تکلف رہتا مگر
وقت پر شاہانہ شان دکہاتا۔ لڑکپن مین ایسے علماء پرہیزگار اور زہد شعار سے
اوسنے تعلیم پائی تہی کہ وہ آغاز عمر مین زہد اور تقوے اور صوم وصلوۃ اور تلاوت
قران شریف کا پابند تہا۔ نشست برخاست رفتار گفتار قول فعل بات چیت غرض
تمام حرکات اور سکنات مین ایک نرالی دینداری کے شان لئے ہوئی تہا۔ حرارت
اسلامی اوسمین ایسی بہری ہوئی تہی کہ وہ اپنے مذہب کے لئے بڑے بڑے خطرے
اوٹہانے کو اپنا فخر اور عزت سمجہتا تہا۔ اوسکو اہل سنت وجماعت کے مذہب پر اعتقاد
کامل تہا۔ بعض اوقات اوسکو دینداری کا ایسا جوش اٹہتا تہا کہ وہ اس دنیا کی
دولت کو ناچیز سمجہتا تہا۔ چنانچہ ۱۰۵۴ھ مین اوسنے ارادہ ہی گوشہ نشینی اور زاویہ
گزینی کا کرلیا تہا۔ مگر باپ نے کہہ سنکر اس ارادہ سے باز رکہا۔ اوسنے اپنی ساری
عمر مذہب کی پابندی مین بسر کی۔ اور کبہی اوسمین سر مو نہ فرق آیا۔ باوجودیکہ بعض اوقات

اس پابندی مذہب نے اوسکو خوفناک خطرون مین ڈالا مگر اوسنے کبہی اس رستہ سے
انحراف نہ قبول کیا۔ وہ بڑے کامون کو سون سے بہاگتا تہا۔ اوسکو اپنی دولت اور
لشکر پر کچہہ بہروسہ نہ تہا وہ صرف خدا ہی کی ذات پر بہروسا رکہتا تہا۔ یہہ اوسکا
تقوےٰ تہا کہ بادشاہ ہوکر وہ اپنے ہاتہہ کی محنت سے روٹی کہاتا تہا۔ سلطنت کو اپنے
مذہب پر قربان کرتا تہا۔ وہ اسلام کے بڑہانے اور کفر کے گہٹانے کو سب فرضون
سے زیادہ فرض سمجہتا تہا۔ عموماً میدان جنگ مین دلاور اور جانباز تہا۔ مگر خصوصاً
لڑائیون مین جنمین ترقی اسلام کا کام ہوتا۔ سیانا بڑا تہا۔ وہ کسی آدمی پر اعتماد اور
اعتبار نہین کرتا۔ ہر شخص کی طرف سے مشتبہ رہتا تہا۔ اپنی خودکامی اور بلند نظری کے
ارادون مین اور دغا اور فریب کرنے مین شرعی حجتین نکالا کرتا تہا۔ اسلئے بعض نے
اوسکے اسلام مین بہی شبہ کیا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے عالم قابل لائق منتظم خبردار
حامی الاسلام بادشاہ کے نام کے ساتہہ اہل اسلام کی سلطنت کا تنزل زبان زد
خلائق ہے۔ اپنے باپ دادا کے انتظام سلطنت کی خلاف جو اورنگ زیب نے ملکی امورات
مین شریعت اسلامیہ کو زیادہ دخل دیا۔ اور اوسی پر اپنے سارے کاروبار کا انحصار
رکہا۔ ایسا عقلمندی اور فرزانگی کا کام کیا کہ جس سے اوسکے سب کام بن آئے اور اوسکو
سلطنت مل گئی۔ اور اپنے سب بہائیون سے سبقت لے گیا۔ اوسکے حق مین جیسی یہہ
بات بر تاثیر اور مفید ہوئی کوئی اور بات نہین ہوئی کہ مسلمانون کے نزدیک
دارا شکوہ فاسد العقیدہ اور دشمن اسلام اور شجاع شیعہ سمجہا جائے اور وہ پکا سنی
حامی اسلام جانا جائے۔ اقتضاء وقت یہی تہا کہ اورنگ زیب اسلام ہی کو
تحصیل سلطنت کے لئے اپنا توسل ٹہراتا۔ کیونکہ اہل اسلام کا دل اس خاندان کی

حکومت سے بڑا بجھہ رہاتہا۔ اکبر نے اسلام مین کیا کیا بدعتین پیدا کین۔ جہانگیر نے
گو کوئی خود بدعتون پر بدعت نہین زیادہ کی۔ مگر اونکے استیصال مین بہی کوشش
نہین کی۔ شاہجہان کو باپ دادا سے زیادہ اسلام کا خیال رکہتا تہا مگر پہر بہی کوئی بڑا کام
حمایت اسلام کا اوسنے نہین سرانجام دیا۔ اب اگر دارا جو اسلام کے بگاڑنے مین
اپنے پردادا کا بہی دادا تہا بادشاہ ہوتا تو معلوم نہین کیا آفت برپا ہوتی۔ اسلئے
خوب ہوا کہ سازشون کے گہٹاؤن سے خون کے دریا برسا کر آسمان سلطنت پر آفتاب
عالمگیر نمایان ہوا۔ باقی حال پہر لکہا جائے گا۔

مرزا مراد سب سے چہوٹا بہائی تہا گجرات مین صوبہ تہا۔ ہاتہہ کا سخی اور دل کا دلاور تہا
مہمات عظیم مین بڑی بڑی فوجون کی سپہ سالاری کرچکا تہا۔ مگر نرا شہزادہ تہا
عقل اوسکی ایسی تہی جیسے کہ بادشاہزادون کی ہوتی ہے۔ پہر اس عقل پر یہہ کم بختی
تہی کہ عیش دوست تہا۔

بادشاہ بیگم سب سے بڑی بادشاہ کی صاحبزادی تہین۔ وہ ایک عقل کی پتلی زیور
حسن سے آراستہ بادشاہ کی آنکہہ کی پتلی تہی۔ وہ اپنے بہائی سلطان داراشکوہ سے
بہت مانوس تہین۔ اونسے چہوٹی صاحبزادی روشن آرا بیگم تہین یہ عقل و صورت
بڑی بہن کی سی نہ رکہتی تہین نہ بادشاہ کی بڑی لاڈلی اور پیاری تہین۔
مگر اپنے بہائی اورنگ زیب کو دل و جان سے چاہتی تہین محل سرائے شاہی مین وہی
اورنگ زیب کی جاسوس تہین۔ جو باتین امور سلطنت سے متعلق ہوتی تہین بہائی کو لکہہ بہیجتی تہین
۔ بادشاہ کی علالت اور دارا کے سلطان ہونے کا حال اورنگ زیب کو
اسی بہن ہی نے لکہہ بہیجا تہا۔ فقط

داراشکوہ کا انتظام سلطنت اور بہائیون کی بغاوت

جب بہائیون کو یہہ خبر پہونچی کہ داراشکوہ یون سلطنت پر مستلط ہوا-اور باپ چراغ
سحری ہورہا ہے تو گجرات مین مرزا مراد نے تاج شاہی سر پر رکہا-اور بنگال مین مرزا
شجاع نے تخت شاہی قدمون تلے بچہایا-دکن مین اورنگ زیب نے متانت خرچ کی یعنی
بظاہر اورنگ فرماندہی پر قدم نہ رکہا-مگر درپردہ سب کچہہ سامان تیار کیا-اور اپنی
سعادت منشی جتلانیکے لئے باپ کی عیادت کا بہانہ کرکے اورنگ آباد سے چل کہڑا ہوا-
اب شاہجہان کو شفا کلی آگرہ مین حاصل ہوگئی تہی-اور وہ کاروبار سلطنت کی لائق
ہوگیا تہا-مگر اپنے اور بیٹون سے ان حرکات ناسزا پر سخت ناراض ہوا-اور اوسکو
داراشکوہ کے سوا کسی دوسرے بیٹے کا اعتبار نہ رہا-اسلئے اوسے اپنے دوبارہ اختیارات
حاصل کرنیکی پرواہ نکی-اب بادشاہ کی عقل سلامت نہ رہی تہی-اول پیری دوم عشق و عشرت
کی زندگی سوم یہہ علالت کی آفت او تنہائی-ان سب نے ملکر دماغ سے عقل کو چہین لیا تہا
اور قوا مین فتور ڈال دیا تہا-مرزا شجاع نے یہہ پہل کی کہ محالات خالصہ شاہی پر
دست درازی کی-اور اپنی ساری سپاہ جمع کی-اور آگرہ کے قصد سے راہ لی-اور
پٹنہ مین آکر ڈنکہ بجایا-داراشکوہ کو اس سبب سے کہ وہ اوسکے بہائیون مین سب سے بڑا تہا
اوسکی زیادہ فکر نہی-اسلئے اوسنے بادشاہ سے کہہ سنکر اوس سے لڑنیکے واسطے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ
کو روانہ کیا-اور راجہ جیسنگہ والی جیپور کو اوسکا اتالیق مقرر کیا-اس لشکر مین آٹہہ ہزار
سوار اور دو ہزار تفنگچی اور بہت سے جنگی ہاتہی تہے-اور خزانہ ساتہہ تہا-یہہ لشکر
آگے چلکر بنارس کے نواح مین پہنچا-شجاع بہی آگے بڑہا چلا آتا تہا-غرض دونون
لشکرون مین لڑائی ہوئی-اور مرزا شجاع کو شکست فاحش ہوئی-اور وہ پٹنہ بہاگ گیا

یہان بہی لشکر اوسکے پیچہے آیا- تو وہ منگیر مین گیا- یہان سے بہی نکالا گیا- راج محل مین پہونچا- اس
ہزیمت اور فرار کی ننگ و عار سے اوسکی غفلت پر ایک کاری تازیانہ لگا کہ اوسنے ایک عرضداشت
باپ کی خدمت مین بہیجی کہ میرے پر رحم فرمائیے اور میری تقصیرات معاف کیجیے- مین گنہگار
امیدوار عنایت اعلی حضرت کا ہون- پادشاہ نے یہہ درخواست منظور کر لی- اور ملک بنگال
بدستور سابق اوسکو عطا فرمایا- اور سلیمان شکوہ کو لشکر سمیت واپس بلا لیا- یہہ معاملہ تو مرزا
شجاع کے ساتہہ دارا شکوہ کا ہوا- اب پادشاہ یہہ اکبر آباد سے شاہجہان آباد مین چلا آیا-
اور اوسنے اپنی اولاد کا فساد مٹانا چاہا- مدت سے مرزا مراد نے احمد آباد مین دند مچار کہا تہا خطبہ
اور سکہ اپنے نام کا جاری کیا- اور مروج الدین اپنا لقب کہا- بندر سورت پر کہ وہ بیگم صاحبہ
کی جاگیر مین تہا چڑہ گیا- اور وہان کے خزانہ کو قبضہ مین کر لیا- اور پادشاہی اہلکارون
مین سے کسی کو جیلخانہ بہیجا اور کسی کو مار ڈالا- دارا شکوہ نے پادشاہ سے عرض کیا کہ حضور
اوسکو گجرات کی صوبہ داری سے برار کی صوبہ داری پر بدل دین- اگر وہ حضور کے حکم کی تعمیل
کرے تو اوسکی تقصیرات سے درگذر کرنی چاہیئے- اور اگر وہ سرتابی کرے تو اوسکو مقید کرکے
بلانا چاہیے- اورنگ زیب کی طرف سے پادشاہ کو یہہ سمجہایا کہ وہ بہی مرزا شجاع کی ہزیمت
خوردہ کی انتقام کشی کے لیے اور مرزا مراد مفسد کی کمک کے واسطے ایک لشکر شائستہ کے
ساتہہ عیادت شاہی کا بہانہ کرکے چلا آتا ہے- اور اوسنے بہت سے امیرون کو پوشیدہ پوشیدہ
پیغام بہیجکر اپنا طرفدار بنا لیا ہے- قطب الملک سے پیشکش کا روپیہ وصول کرکے بغیر حضور
کی اجازت کی فراہمی سپاہ مین صرف کر دیا ہے- اگر وہ لشکر اعظم کہ والی بیجاپور سے لڑنے گیا
تہا اوسنے اپنا مددگار بنا لیا تو پہر حضور کی سلطنت کا کیا ٹہکانا ہے- اس لیے مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ دکن سے تمام امرا طلب کیے جائین- یہہ خزانہ کے لانے کا تقاضا ہو-

تاکہ اس سببسے اورنگ زیب کی حشمت وشوکت کے اسباب کم ہوجائین۔ اگرچہ پادشاہ کی مرضی
ایسے احکام جاری کرنیکی نہ تہی۔ مگر داراشکوہ ایسا مزاج پر مسلط ہوگیا تہا کہ خواہ نہ خواہ یہہ حکام
اوسوقت جاری ہوے کہ اورنگ زیب بیجاپور کی لڑائی مین مصروف تہا۔ اس سببسے اس
لڑائی مین کہنڈت مچ گئی۔ اور صلح پر جلد اورنگ زیب راضی ہوگیا۔ اور اورنگ آباد چلا آیا
سپاہ کی طلبی کی یہہ وجہ اورنگ زیب کو لکہی کہ مرزا شجاع اور مرزا مراد کی سرکشی کے لئے
اوسکی ضرورت ہی۔ داراشکوہ نے بہی یہہ بات دورسے سوچی تہی کہ مرزا مراد اور مرزا شجاع سے تو پادشاہ
کی زندگی مین اس لشکر کی بدولت قیصا ہوجائے پہر اورنگ زیب سے دکن مین سمجہہ لیا جائے۔
اب سب امرا پادشاہ پاس جانیکے لئے روانہ ہوگئے۔ شاہنواز خان اور معظم خان میر جملہ اور
نجابت خان کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ اب سب سے زیادہ مصیبت معظم خان کی جان پر تہی۔ اسلئے
کہ وہ یہان اورنگ زیب پاس تہا۔ اور سارا کنبہ اوسکا اور بیٹا آگرہ مین پادشاہ پاس تہا
۔ اب اگر پادشاہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے تو اپنی کم بختی اورنگ زیب کے ہاتہہ سے آتی ہے۔ او
اگر نافرمانی کرتا ہے تو سارا خاندان عذاب مین پہنستا ہی۔ مگر اورنگ زیب نے اوسکو ایسی
ایک بات سجہائی کہ ساری اوسکی پریشانی اور حیرانی دور ہوگئی۔ یعنے آپسمین صلاح مشورہ
سے یہہ بات نکالی کہ اورنگ زیب نے معظم خان کو اپنے دربار مین [illegible] فرمایا۔
اوس نے اپنی پریشانی کا عذر کیا۔ اور تعمیل حکم مین توقف کیا۔ اورنگ زیب نے
اپنے بیٹے سلطان محمد کو حکم دیا کہ فورًا اوسکو پکڑکر اس مجلس مین لائے۔ پس وہ پکڑا آیا۔
اورنگ زیب نے اوسے دولت آباد کے قلعہ مین قید کرایا۔ اور سب مال اسباب ضبط کرلیا۔ غرض
اس ملی بہگت سے کام چل گیا۔ اور کوئی آفت اوس کے خاندان پر آگرہ مین نہ آئی۔ بلکہ
پادشاہ نے اورنگ زیب کو فرمان لکہا جسمین یہہ شکایت کی کہ جو امرا ہماری اطاعت کو خیر اپان

جانتے ہین تم اونکو قید کرتے ہو۔ اور جنکو دولت و اسباب انعام مین دینا چاہئے اونکا مال و اسباب ضبط کرتے ہو۔ مین اس تمہاری کودک خردی اور بے ادبی سے از حد ناراض ہون۔ غرض اورنگ زیب کی یہہ حکمت بہی خوب چلی۔ اور اعظم خان کے سب فسران با تحت اپنے افسر کے اجازت سے اورنگ زیب کی خدمت مین کمر بستہ حاضر رہے۔ اورنگ زیب اس گتھی کو دیکہنا چاہتے تہے کہ اونسے اپنی سب کام پردہ ہی مین کئے۔ اور شجاع اور داراشکوہ کو آپسمین لڑنے بہڑنے دیا کہ اون دونون کے ضعیف ہونیسے اپنے تئین فائدہ پہنچائے +

اورنگ زیب کا دکن سے روانہ ہونا

غرض خوب سوچ سمجہہ کر وہ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کو برہانپور کی طرف اورنگ آباد سے روانہ ہوا اب اوسکو یہہ خیال تہا کہ اگر داراشکوہ نے مراد کو بہی شجاع کی طرح مغلوب کر لیا تو اوسکو بہت تقویت حاصل ہوجاویگی۔ اسلئے کسی طرح مراد کو اپنا طرفدار بنانا چاہئے۔ چنانچہ اوسنے مراد بخش کو جو احمد آباد سے اکبر آباد جانیکے لئی روانہ ہوچکا تہا یہہ خط لکہا کہ اے برادر بجان برابر مین تمہارا خیر خواہ اور مخلص بہائی ہون مجہے سلطنت کی ہوس نہین۔ میرا ارادہ ہے کہ مکہ معظمہ چلا جاؤن۔ اور کنج عزلت مین بیٹہکر خدا کی یاد مین اپنا خاتمہ بخیر کرون۔ اور دنیا پر لعنت بہیجون۔ مگر مین اپنے ذمہ حمایت دین متین اور اعانت شرع حضرت سید المرسلین کی واجب و فرض جانتا ہون۔ اور ان دنون مین داراشکوہ ملحد اور بد مذہب و بد عقیدہ فی بدکیشی کو رواج دے رکہا ہے۔ اور باپ کو قید مین ڈال رکہا ہے۔ اور تم جیسے چہوٹے بہائی پر کہ مستحق سلطنت ہو ناحق جبر کرتا ہے اسلئے میری یہہ آرزو ہے کہ اوسکے مقابلہ مین تمہارا ساتہی ہون۔ والد ماجد جو اب تک بقید حیات ہین اون کی خدمت گذاری کو واجب جانون۔ اگر وہ ہم سے بہ عنایت پیش آئین تو اونکو داراشکوہ

قید سے رہائی دین - اور دارا شکوہ کی غلط فہمی اور تقصیرات کی معافی چاہین - اب بالفعل
یہہ مناسب ہے کہ ہم تم اپنی فوجین اکہٹی کرکے راجہ جسونت سنگہ سے جو ہم سے لڑنے کیلئے روانہ
کیا ہے بمقابلہ پیش آئین - اس خط کا پتا اون پانچ سات تاریخون مین جو اس عہد کی لکہی گئی
ہین کہین نہین ملتا - الفنسٹن صاحب نے خافی خان کی تاریخ سے یہہ نقل کیا ہے -
اوسکی تاریخ دکن مین معتبر سمجہی جاتی ہوگی - یہان اوسکا کوئی نام ہی نہین جانتا -
سب تاریخون مین یہہ لکہا ہے کہ جب ۱۲ - رجب کو دیبالپور سے اورنگ زیب نے کوچ کیا
تو مرزا مراد خود اثنا راہ مین اوس سے آملا - یہی امر صحیح معلوم ہوتا ہے - اسسے پہلے دارا شکوہ نے
یہہ تدبیرین بکار کہی نہین کہ راجہ جسونت سنگہ والی جودہ پور کو مالوہ کہ دکن کے سر راہ تہا روانہ
کیا کہ اورنگ زیب کی دیکہ بہال کرے - اور قاسم خان کو راجہ کے ساتہہ اوجین روانہ کیا
کہ وہ مرزا مراد کی خبر رکہے - اور یہہ اوسکو سمجہا دیا تہا کہ جیسا مقتضاء مصلحت اور تقاضاء
وقت ہو اوسطرح کام کرین - خواہ کل فوج سے ایک دفعہ لڑین خواہ فوج کے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے مقابلہ کرین - اب ۲۵ جمادی الثانی کو ۱۰۶۸ھ (آخر مارچ ۱۶۵۸ء) اورنگ زیب برہان پور سے روانہ ہوا
اور مراد کو راہ مین ساتہہ لیا اور دونون کی فوجین متفق ہوکر جسونت رائے پر روانہ
ہوئین - اسوقت راجہ اجین مین چہاونی ڈالے پڑا تہا - راجہ نے اپنی فوج کو دریاے سپرا
کے کنارے پر آراستہ کیا - ۲۲ - رجب کو موضع دہرمات پور مین کہ اوجین سے سات کوس پر
ہے یہہ لڑائی واقع ہوئی - راجہ اپنی رجپوت سپاہ بڑی دلیری اور دلاوری اور
مردانگی سے لڑی - مگر اور باقی سپاہ شاہی نے اوسکی تائید مین کوتاہی کی - اور قاسم خان
نے نمک حرامی کی - اسلئے راجہ لڑائی ہار گیا - اور مرزا مراد کے ہاتہہ میدان رہا - راجہ
اپنی فوج لیکر اپنے ملک کو چلا آیا - اور بادشاہی فوج تتر بتر ہوگئی - ان لڑائیون مین

اورنگ زیب اپنے چھوٹے بھائی کو بڑا بھائی بناتا رہا۔ ہر امر مین اوسکی بہت مراعات کرتا تھا۔ اور ایسی باتین کرتا تھا کہ جسسے اوسکا اعزاز روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ اور آپس مین وفاق اور اتفاق پر پہلے قول و قسم ہو چکے تھے۔ اور یہہ عہد ہو چکا تھا کہ دوست بایار دوستان و دشمن با دشمن شما بعد تمام جھگڑون کے انفصال کے مرزا مراد کو صوبہ لاہور کشمیر کابل و ملتان و بھکر ٹھٹہ اور تمام ضلاع خلیج عمان تک اوسکو دیدئے جائینگے۔ اور کسی طرحکا تخالف اس عہد مین نہین ہوگا۔ (یہہ عہد نامہ مکتوبات عالمگیری مین مفصل موجود ہے) بعد اس فتح کے یہہ دونون بھائی ہلکی ہلکی منزلین طے کرتے ہوئے آگے کو بڑہے۔ مئی ۱۶۵۸ء شعبان ۱۰۶۸ھ دریاء چنبل پر پہونچے۔ یہہ دریا گوالیار کے قریب اور دہول پور کے نیچے بہتا ہے۔ اور جو جو انتظام اس دریا کی حفظ و حراست کے دارا شکوہ نے کئے تھے وہ سب اورنگ زیب کی عمدہ تدبیرون کے آگے اکارت گئے۔ اور وہ غرۂ رمضان کو بے تکلف دریا پار اوتر آیا۔

بادشاہ جسونت راے کی لڑائی سے پہلے آگرہ کی گرمی سے گھبرا کر شاہجہان آباد چلا گیا تھا۔ جب اس شکست کی خبر وحشت اثر سنی تو ناچار اپنی مرضی کے خلاف آگرہ مین وہ آیا۔ اور یہان آنکر دیکھا تو معظم خان کے بیٹے محمد امین کو دارا شکوہ نے قید کر رکھا ہے شاہجہان نے اس حرکت کو پسند نہ کیا۔ اور دارا شکوہ سے اوسکا خود ہی حکم منسوخ کرا لیا۔ اگرچہ سوقت بادشاہ پر ضعف کا استیلا اور قوا کا ضعف تہا۔ مگر باوصف اسکے خیمون کے ستادگی کا حکم صادر فرمایا۔ اوسے امید تہی کہ میرے موجود ہونے سے لڑائی کی جگہہ بہائیون مین صلح ہو جائیگی۔ مگر یہہ اوسکی خام خیالی تہی۔ اسلئے کہ اوسکے بیٹے اپنے ارادون سے باپ کی حیات چند روزہ پر پہر نہین سکتے تہے۔ دارا شکوہ

چھوٹے بہائیون سے صفائی اور صلح کرنے سے راضی نہ تہا اسلیئے کہ اس آشتی کے کرنے مین وہ ساقط الاختیار ہوتا - اور بدستور سابق پادشاہ کاروبار سلطنت کا مختار ہوتا - ہرچند بوڑہے باپ تجربہ کار نے اوسکو سمجہایا کہ بہائیون سے نہ لڑ - مگر وہ اپنے شکوہ و کثرت لشکر پر نازان تہا کہ اوسنے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کا کہ نہایت عمدہ سپاہ کا حصہ ہمراہ لیئے بنارس سے چلا آتا تہا - انتظار نہ کیا اور آگرہ سے ستر ہزار سوار اور بہت سے ہاتہی اور توپین بے شمار لیکر روانہ ہوا - اگرچہ ظاہر مین یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہہ سپاہ ایسی شان و شوکت کی باعتبار شمار اور ساز اور سامان کی ہے کہ کوئی فوج اوسکی ٹکر نہین اوٹہا سکیگی مگر دارا شکوہ کے گھمنڈ اور سرداروں کی نمک حرامی اور سپاہ کی ناتجربہ کاری نے اوسے بہت کم زور اور ضعیف کردیا +

غرض $\frac{\text{جون}}{\text{۷ رمضان}}$ $\frac{۱۶۵۸}{۱۰۶۸}$ ء کو دونو فوجین آگرہ سے ایک منزل پر سام گڈہ مین آمنے سامنے پڑین - مگر لڑائی اوس روز نہ ہوئی - دوسرے روز دارا شکوہ کی طرف سے لڑائی کی پہل ہوئی رستم خان نے ایک دستہ سوارون کا لیکر حملہ کیا - اورنگ زیب کے توپخانہ کے روبرو آیا مگر توپون کی قطار کو چیر پہاڑ کر اندر نہ گہس سکا بلکہ توپون کی مار سے پیچھے ہٹا - اور آخر کو مارا گیا - اسی طرح دارا شکوہ نے جو بہت زیادہ آدمیون سے حملہ کیا وہ بہی ناکام رہا - مگر یہہ حملہ قلب سپاہ پر جہان اورنگ زیب ٹہرا ہوا تہا برابر جاری رہا - اوسمین کبہی توقف نہ ہوا - پہر مراد پر تین ہزار اوزبکون نے بڑی سرعت کے ساتہہ حملہ کیا - اور تیرون کا مینہ اوسپر برسادیا - کہ اوسکو سامنے ٹہرنا مشکل ہوگیا - ہاتہی اوسکا تیرون کی مار مار سے بولا کر بہاگنا چاہتا تہا کہ مراد نے حکم دیا کہ زنجیر اوسکے پیر مین ڈال دیجائے - یہہ زنجیر اوسکے دو پیر کی ہی بیڑی بن گئی کہ بہاگنے نہ دیتی تہی - اوزبکون کے حملے کے بعد راجپوتون نے

بڑے زور شور اور تندی اور تیزی سے مرزا مراد پر حملہ کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ
کہ راجہ رام سنگہ اور کوئی لکہتا ہے کہ چتر سال راجہ بوندی گہوڑا دوڑایا اور بہالا تول کر
مرزا مراد پر چلایا۔ اور مہاوت کو للکارا کہ ہاتہی کو بٹہا۔ مرزا مراد نے بہالے کو سپر پر روکا
اور راجہ کے ایک تیر ایسا مارا کہ وہ وہین مر کر رہ گیا۔ یہہ راجہ زعفرانی لباس اور
سر پر رکہے ہوئے تہا۔ اس راجہ کے مارے جانے سے راجپوت طیش مین آئے
اور مرزا مراد کے ہاتہی کے گرد اونکے کشتون کے پشتے بندہ گئے۔ ایسے نازک وقت مین
اورنگ زیب مرزا مراد کے اعانت کے لیئے آنیکو تہا کہ داراشکوہ نے توپخانہ کے لوگون کی قطار
کو توڑ کر عین قلب سپاہ پر جہان اورنگ زیب تہا حملہ کیا۔ اور اس زور اور تیز رفتاری کے
ساتہہ آیا کہ اوسکے صدمہ کے سامنے کوئی چیز نہ تہم سکے۔ اگرچہ اس حملہ کے صدمہ سے ساری فوج مین ہل چل
پڑ گئی۔ مگر اورنگ زیب اپنی ذات سے مستقل ہا۔ اپنے ہاتہی کو وہین لیجاتا جہان زیادہ خطرہ
ہوتا۔ اور اپنی سپاہ کو پکار پکار کر یہی کہتا کہ خدا تمہارے ساتہہ ہے اور تمہاری بازگشت
اوسیکی طرف ہے۔ اور کوئی پشت پناہ اوسکے سوا نہین ہے۔ اس ہنگامہ مین راجہ روپ سنگہ
راٹہور اپنے گہوڑے سے کود کر اورنگ زیب کے ہاتہی کے پاس پہنچ گیا۔ اور اوسکے تنگ کو
کاٹنے لگا۔ اورنگ زیب اوسکی یہہ جرأت دیکہہ کر اپنے آدمیون سے پکار کر کہنے لگا کہ اس
جوانمرد کو ضائع نہ کرنا۔ مگر یہہ آواز اور سپاہیون کے کانون تک پہونچی نہ تہی کہ اونہون نے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اب مرزا مراد نے راجپوتون کو پرے ہٹا دیا۔ اور اوسکو اتنی فرصت
ملی کہ وہ داراشکوہ کی قلب لشکر پر حملہ آور ہوا۔ داراشکوہ نے قلب لشکر کے قوی کرنیکے لیئے اپنی حملہ کو
ضعیف کیا۔ داراشکوہ پاس لشکر اس کثرت سے تہا کہ آخر کو یہہ معلوم ہوتا تہا کہ میدان اوسیکے
ہاتہہ رہے گا۔ مگر وہ اپنے ہاتہی کو بڑہاتا ہوا چلا جاتا تہا۔ اور اپنی سپاہ کا دل بڑہانے کیلئے

پکار پکار کر کہتا جاتا تہا اور ہاتہہ سے اشارہ کرتا جاتا تہا کہ آگے بڑہو آگے بڑہو۔ کہ ناگاہ
دشمن کے لشکر سے ایک بان ایسا آنکر لگا کہ ہاتہی بے قابو ہو گیا۔ اور دارا شکوہ کو سوائے
اسکے کچہہ اور نہ بن آیا کہ اوسپر سے کودا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اوسکا ہاتہی پر سے اوترنا ہی
غضب ہوا۔ دوسری فوج تو یون پریشان خاطر ہوئی کہ دارا شکوہ نظرون سے غائب ہوا
اور اوسکے گرد فوج مین یون پراگندگی ہوئی کہ جب وہ گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور اوسکے
ترکش کو ایک شخص باندہ رہا تہا کہ وہ دشمنون کے ایک گولہ سے اوڑ گیا۔ غرض اس حرکت
بے ہنگام سے لشکر پریشان ہو گیا۔ اور سب کو اپنی جان بچانیکی پڑی۔ اور راہ فرار
اختیار کی۔ اورنگ زیب کو فتح نصیب ہوئی۔ اس لڑائی مین یہہ امر قابل غور ہے کہ اکبر
کی اس تدبیر سے کہ راجپوتون کے ساتہہ ناتہ رشتہ ہو مسلمانون کے ساتہہ راجپوتون کو ایسی
محبت ہو گئی تہی کہ گویا وہی اونکی سلطنت کا فیصلہ کرنے والے ہو گئی تہے۔ اسوقت بہت
رجپوت ہی راجہ بادشاہ کی تخت نشینی کا فیصلہ کرنے گئے تہے۔ جب دشمنون کو ہزیمت اور
اورنگ زیب کو فتح کی مسرت حاصل ہوئی۔ تو اول اوسنے خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر کیا
۔ اگرچہ دشمنون کے لشکرون مین صفائی تہی مگر دارا شکوہ کا خیمہ کہڑا ہوا تہا۔ اوسی مین
اورنگ زیب ہاتہی سے اوترا۔ اور اپنے چہوٹے بہائی مرزا مراد کو سلام کیا۔ اور سلطنت کی مبارکباد
دی۔ اور جب اوسکے ہاتہی کے حوضہ کو دیکہا کہ وہ تیرون کے لگنے سے سیہی بن رہا ہے
۔ اور اوسکا چہرہ زخمون سے گلرنگ ہو رہا ہے۔ تو اوسنے ان جراحتون پر اول چرب
و نرم ہاتون سے مرہم لگایا۔ اور پہر جراحون کو بلوا کر خوب علاج کرایا۔ اور اپنے سرداران
اور امیرون کو بلا کر انعام اکرام جاگیر و خلعت عنایت کئے۔ یہان یہہ سکندر نصیب اورنگ زیب
فتح و ظفر کی مسرت حاصل کر رہا تہا۔ وہان وہ دارا شکوہ بے شکوہ آگرہ کو وہ ہزار سوار جو اوسکے ساتہہ تہے

بہاگا جاتا تہا۔ خیر شام کو بہر ارخرابی مرتا گرتا ان زخمی ہمراہیون سمیت وہ آگرہ مین
پہنچ گیا۔ مگر شرم کے مارے باپ کی سامنے نہ گیا۔ اوسکو کیا منہ دکہاتا وہ پہلے ہی اس نازپرورد
کی حقیقت جانتا تہا اور اورنگ زیب کو خوب پہچانتا تہا۔ اسلئے مقابلہ کو منع کرتا تہا
اگر باپ کی کہنے پر چلتا تو کیون یہہ ذلت اوٹہاتا۔ غرض پچھلے پہرے کو کچھہ گہر اثاثیا
ہمراہ لے اور بال بچون کو ساتہہ لی دلی کو چلتا بنا۔ آگرہ سے تین منزل پر وہ پانچ ہزار
سوار جو پادشاہ نے اوسکی کمک کے لئیے بہیجی تہے اوسے مل گئے۔

اورنگ زیب کا آگرہ مین داخل ہونا

اورنگ زیب دو کوچ کرکے ۱۰ رمضان ۱۰۶۸ھ جون ۱۶۵۸ء کو شہر آگرہ مین داخل ہوا۔ اور باغ نور منزل
مین مقیم ہوا۔ سب ارکان دولت اوسکے پاس حاضر ہوئے۔ اور حضرت شاہجہان نے
بہی افضل خان کے ہاتہہ یہہ فرمان بہیجا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اے میرے فرزند مین تیری صورت
دیکہنے کا نہایت آرزومند ہون۔ مدت کے بعد اب تو یہان آیا ہے۔ امتداد فراق سے اشتیاق
بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اب مینے خدا کی عنایت سے دوبارہ زندگی پائی ہے۔ تو یہان سعادت
قدمبوسی حاصل کر۔ اورنگ زیب نے اوسکا جواب یہہ لکھا کہ میری بڑی خوش نصیبی اور یاوری
اقبال ہے کہ حضور نے مجہے یاد فرمایا۔ اب حضور سے امیدوار اسکا ہون کہ میری ملازمت کیواسطے
کوئی ساعت مسعود قرار دیجائے۔ پادشاہ اس عرضداشت کو سنکر بڑا خوش ہوا۔ اور اشتیاق
ملنے کا اور زیادہ بڑہ گیا۔ بہت سے جواہرات اور ایک تلوار عالمگیر نامی اورنگ زیب پاس بہیجی
۔ اور بہت سی باتین فاضل خان کی زبانی کہلا بہیجین۔ مگر اس دفعہ اورنگ زیب کچہہ ملتفت
نہ ہوا۔ فاضل خان نے پادشاہ سے اس کم التفاتی کا حال بیان کردیا۔ پادشاہ نے
پہر فرمان خلیل خان اور فاضلخان کے ہاتہہ بہیجا۔ جسکا مضمون فقط اشتیاق ملاقات تہا

اور شکایت اس امر کی تہی کہ یہہ بڑی بے ادبی اور بدی تیری ہے کہ میرے پاس اب تک
نہین حاضر ہوا۔ خلیل خان بادشاہ سے ناراض تہا۔ اوسنے کچہہ بادشاہ کا مطلب اس پیرایہ
مین ادا کیا کہ وفا اور وفاق کی جگہہ عناد و نفاق کی صورت پیدا ہوئی۔ اب اورنگ زیب کو
یہہ خیال ہوا کہ قلعہ اور خزانون پر کسی طرح تصرف ہو۔ اسلئے اوسنے خلیل خان کو نظربند
کیا۔ اور فاضل خان کی زبانی کہلا بہیجا کہ بعض معاملات ایسے پیش آ گئے کہ میری طبیعت
کو بادشاہ کی طرف سے اطمینان نہین ہے۔ شاید مین حضور کی خدمت مین حاضر ہون اور
مجہسے انتقام لیا جائے۔ اور میرے لئے کچہہ اور تجویز ہو۔ فاضل خان نے جب بادشاہ سے
یہہ کہا کہ اب نامہ اور پیغام کی کارسازی سے کام نہین چلتا۔ بلکہ کچہہ اور احتمال ہے
بادشاہ کو اب یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اورنگ زیب کہین قلعہ کے اندر بے اجازت نہ چلا آئے
اور مجہے مار نہ ڈالے۔ اسلئے قلعون کے دروازون کو بند کر دیا۔ اور اونکی حفظ و حراست
اپنے دولت خواہون کے سپرد کی۔ اب ملازمان اورنگ زیب نے قلعہ کے نیچے پہنچکر محاصرہ
شروع کیا۔ مگر یہہ قلعہ ایسا مستحکم تہا کہ جب تک توپ گولہ اور سرنگ اور دمدمہ سب
سے کام نہ لیا جاتا وہ کب فتح ہو سکتا تہا۔ مگر بادشاہ کی دولت خواہون نے یہہ
نمک حرامی کی کہ یہہ محاصرہ ایک رات دن رہا تہا کہ سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب
اورنگ زیب سے پناہ مانگنی چاہئے اور قلعہ اوسکے حوالہ کرنا چاہئے جب بادشاہ نے یہہ
دیکہا تو پہر فرمان اورنگ زیب پاس بہیجا کہ جسکے آغاز اور خاتمہ پر ایسے اشعار تہے کہ
جسسے دنیا کی بے ثباتی اور رباط عالم کی ناپائیداری ظاہر ہوتی تہی۔ اور پہر یہہ ذکر
تہا کہ اے فرزند ارجمند میرا آجکل رنج و محن سے اس دار المحن مین برا حال ہے۔
اب مین نے سلطنت صوری سے ہاتہہ اوٹہایا۔ اور بادشاہی معنوی اختیار کی۔

خدا کی عنایت سے زمانہ کی کیفیت سے مین مطلع ہوا اور زاویہ عزلت مین خدا تعالے
کی عبادت کے لئے بیٹھہ گیا - اور بعض اور نصائح لکھہ کر یہہ لکھا کہ تو اپنا دل مجھسے
صاف رکھہ - اور وہ کام کر جو عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہو - اور اس دنیا کی
دولت پر مغرور نہ ہو وہ ایک قرار پر نہین رہتی - اسکے جواب مین اورنگزیب نے عرضی
لکھا کر اوسمین اول شکر باپ کی نصائح اور پند کا ادا کیا - اور اپنی بے ادبیون اور
گستاخیون کا عذر کیا - آخر کو یہہ لکھا کہ بعض حرکات مجھسے ایسی سرزد ہوئی ہین
کہ جنسے ایک حجاب حضور سے ہو گیا ہے - اور گرانی طبع سے اندیشہ دامنگیر ہے - اسلئے
اگر قلعہ کے ابواب اور مداخل و مخارج اس خاکسار کے آدمیون کو سپرد ہو جائین تو مین مطمئن
ہو کر ملازمت اور اپنی تقصیرات کی تلافی کرون جسوقت یہہ عرضداشت بادشاہ
پاس پہونچی اوسنے تمام قلعہ خالی کر دیا - اور اورنگزیب کی آدمیون کے سپرد کر دیا - اونہون
نے بادشاہی آدمیون کی آمد و رفت بالکل مسدود کر دی - اور تمام خزانہ پر قبضہ کر لیا -
اور سب کارخانون پر مہرین لگا دین - ایسا انتظام کر دیا کہ سوا ر چند خدمتگارون کے
بادشاہ پاس کوئی نہ جا سکتا تہا - غرض اب وہی قلعہ جسمین فرمانروائی کی تہی زندان
بنا - اور آخر عمر اسی زندان مین بسر ہوئی - اسمین شک نہین معلوم ہوتا کہ اول اورنگزیب
اپنے دل سے یہہ چاہتا تہا کہ باپ کو خوش رکہون - اور اوسی کے نام سے سلطنت کرون
مگر جب اوسکو یہہ تحقیق ہو گیا کہ مین بادشاہ کے دل سے دارا شکوہ کی محبت اور الفت
کو نہین دہو سکتا - اور اپنا اعتبار اور اعتماد اوسکے خاطر مین نہین بٹہا سکتا - تو اوسنے
اسطرح بادشاہ کو گوشہ عزلت مین بٹہایا - اور نگزیب ہمیشہ باپ کی جبتک وہ زندہ
رہا نہایت تعظیم اور تکریم کرتا رہا - مگر سلطنت شاہجہان کی اوسیوقت ختم ہو گئی کہ وہ

اسطرح گوشہ نشین عزلت ہوا+

ابتک اس امر کی وجوہات نہین معلوم ہوئین کہ شاہجہان جیسا بادشاہ عظیم الشان سات برس تک اسطرح زندان مین رہے - اور اوسکی قدیمی نمک خوارون مین ایک کو بہی اوسکے حال پر رحم نہ آئے عجب نہین کہ اسکا سبب یہہ ہوا ہو کہ شاہجہان مدت سے عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتا تہا - سپاہ کی کام سے ہاتہہ اوٹہالیا - بیٹے ہی ساری سپاہ سے کام لیتے تہے - اسلئے سپاہ ان شہزادون ہی کو اپنا بادشاہ سمجہتی تہی - سب سے بڑا سبب تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب ایسا عاقل و منتظم اور ہوشیار اور قابل تہا کہ سازشونکی روک تہام اور مفسدون کا انتظام اور اہتمام خوب جانتا تہا - کہ کسی سازش کو ہونے دیا - اور کوئی فساد اس بنا پر نہ اوٹہنے دیا +

اورنگ زیب کا مراد کو قید رکہنا

جب اورنگ زیب کو مرزا مراد کی اعانت سے یہہ دو فتحین متواتر حاصل ہوئین - تو اوسکو اپنی سلطنت کی صورت بنتی نظر آئی - اب اوسنے جان لیا کہ مرزا مراد سے کوئی مراد نہین حاصل ہوگی - اسلئے اب اوسکی یہہ نیت ہوئی کہ اس برابر کے دعویدار سلطنت کو علیحدہ کرنا چاہئے - اور اسکا بندوبست کرنا شروع کیا - روز عیادت کو جاتا - اور جن افسرون اور سپاہیون کو انعام اکرام دیتا اونسے نذرین لشکر کی شاہ کو دلواتا - اہل اپنے سیدہے سادے بہائی کو عجز و انکسار کے برتاو سے بہلاوے مین رکہا - اور جب یہہ دونون بہائی دارا کے تعاقب مین متہرا مین پہنچے تو اورنگ زیب نے مرزا مراد کو شام کے وقت اپنے دسترخوان پر بلالیا - اور اسوقت پابندی اسلام کی بہی سلام کیا - اوسکو اسقدر شراب پلادی کہ وہ از خود رفتہ ہوگیا - وہان جو لوگ کام کے لئے متعین ہوچکے تہی اونہون نے اوسکے ہاتہہ پیر زنجیرون مین جکڑدیے اور اوسکو

اورنگ زیب کا مراد کو قید کرنا

اورنگ زیب پاس لیگئے۔ اوسنے ہاتہی اسیطرح ٹہاکر شاہجہان آباد مین سلیم گڈہ کے قلعہ مین بہیجدیا

اکثر مورخون نے اس واقعہ کو یون لکھا ہے کہ مرزا مراد توزک شاہی رکہتا تہا اور روپیہ

جاؤ بیجا اوڑہاتا تہا۔ اور مناصب نامناسب اوباشون کو دیتا تہا۔ اور توفیر لشکر مین کوشش

کرتا۔ اور یہہ سمجہتا کہ مین ہی بادشاہ ہونگا۔ اورنگ زیب سے سوال کیا کہ موافق عہدنامہ

کے ملک و دولت کی تقسیم ہو۔ اورنگ زیب نے جواب دیا کہ ہنوز جنگ باقی اور بادشاہ زندہ ہے

۔ یہہ وقت ایسی باتون کا نہین ہے۔ غرض اورنگ زیب نے یہہ سمجہہ کر کہ ضرور وہ فساد برپا

کریگا۔ اسلئے اوسکو اپنے پاس بلاکر قید کرلیا۔ اول شاہجہان آباد مین بہیجدیا۔ پہر گوالیار کے

قلعہ مین جہان سنگین مجرم قید ہاکرتے تہے بہیجدیا۔ دوسرے روز اورنگ زیب خود شاہجہان آباد مین

آیا۔ اور غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ھ ۲۰ اگست ۱۶۵۸ء کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ مگر ساری مراسم تخت نشینی کے

نہ ادا کئے۔ اور سکہ نہ جاری کیا۔ اور تکمیل تخت نشینی کو کسی اور وقت پر موقوف رکہا

۔ اسیلئے سنہ و سال تخت نشینی مین مورخون کا اختلاف ہوگیا ہے +

امراء شاہجہانی

عہد جہانگیری کے دو بڑے پایہ کے امیر مہابت خان اور آصف خان یمین الملک تہے۔

اونہون نے جو کارہاے نمایان اس عہد شاہجہانی مین کئے۔ وہ بیان کئے گئے۔ آصف خان

مرض استسقا مین مبتلا ہوا۔ اور ۱۰۵۱ھ مین انتقال کیا۔ افضل خان علامی بہی بڑا علامہ

وزیر اس عہد مین گذرا ہے۔ سعد اللہ خان اور علی مردان خان ارکین سلطنت کے سرتاج

تہے۔ علی مردانخان نے جو مہمات بدخشان و بلخ مین اپنی ذاتی جوہر دکہائے وہ ہم بیان

کر آئے ہین۔ ایک بڑا کام اوسکا رفاہ عام کا نہر کا نکالنا تہا جسکا مفصل حال ہم نیچے لکہتے

ہین۔ اوسکا ۱۰۶۷ھ مین اسہال کے مرض سے انتقال ہوا۔ سعد اللہ خان کا حال ہم نے بہت جگہ

وطن اونکا لاہور تہا - فضائل کمالات عقلی اور نقلی اور حسن تحریر اور لطف تقریر مین مشہور تہے - موسوی خان کی معرفت بادشاہ نے اونکو بلایا - رمضان ۱۰۵۰ھ مین وہ ملازمت سے مشرف ہوئے - اور ایک ہی سال مین اپنی حسن لیاقت سے منصب ہزاری دو نعمت ذات کا حاصل کیا - اور ۱۰۵۱ھ مین میر سامانی کے عہدہ پر جو بعد وزارت کے ممتاز ہوئے - اور ۱۰۵۵ھ مین وزیر ہوئے - یہہ شاہجہان کی بڑی خوش نصیبی تہی کہ اوسکو ایسا وزیر ہاتہہ لگ گیا - الفنسٹن صاحب اس وزیر کی بانسبت لکھتے ہین کہ وہ نہایت لائق فائق عاقل ہوشیار اور چال چلن کا نیک تہا - یہانتک کہ ایسا وزیر ہندوستان کے وزیرون مین سے کوئی نہین ہوا - شاہجہان کے کاروبار مین ذکر اس وزیر باتدبیر کا بڑی شان و عزت سے بیان ہوا ہے یعنے تمام کام اوسکے اس وزیر کی صلاح اور مشورت سے انجام پاتے تہے - جو فرامین اور خطوط طول و طویل سلطنتہا غیر کے نام لکہی جاتی تہی وہ اسے دبیر کی فکر دقیق کے نتائج ہوتے تہے - درد قولنج سے ۱۰۶۶ھ مین سینتالیس برس کی عمر مین انتقال کیا +

شاہ نہر لاہور

علی مردان خان نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک شخص میرے ہمراہ ہے - اوسکو نہر دان کے نکالنے اور کہودنے مین کمال مہارت ہی - وہ اس امر پر متعہد ہوتا ہے کہ دریای راوی پہاڑ سے نکل کر جہان میدان مین پہنچتا ہے - وہان سے ایک نہر دار السلطنت لاہور تک وہ لا سکتا ہے - بادشاہ نے برآورد کا حکم دیا - ایک لاکہہ روپیہ کی برآورد تیار ہوئی - بادشاہ نے روپیہ عنایت کیا - اور موضع راجپور سے کہ نور پور کے پاس واقع ہے نہر کا کہدنا شروع ہوا - اور لاہور تک کہ ساڑہے اٹہتالیس کروہ وہان سے تہا نہر لانے کا ارادہ ہوا - بیچ مین کچہہ حرج واقع ہوئی - ڈیڑہ لاکہہ روپیہ اور صرف ہوا - اور طاء

علاء الملک نے اس کام کو تمام کیا۔ اور بادشاہ کے باغ فیض بخش اور فرحت بخش مین اس نہر کو لے آیا۔ جس سے ان باغون کی شادابی اور سرسبزی زیادہ ہوگئی۔ اب ہم شاہجہان کی عیش و عشرت کی سامان اور رفاہ عام کے کام اور حسن انتظام کا حال لکھتے ہین +

شاہجہانی عمارتین

اس بادشاہ کو جیسا عمارتون کا شوق تہا پہلے کسی بادشاہ کو نہین ہوا۔ اوس کا ذہن اس فن عمارت سے ایک خداداد مناسبت رکہتا تہا۔ جو عمارتین بنا گیا ہے وہ گویا سارے دنیا کے لئے عمدہ عمارات کا ایک نمونہ ہے۔ ایک احسان وہ دنیا پر کر گیا ہے پہلے سب اوسکی عمدہ بنائی ہوئی عمارتین یہہ گمان ہوا تہا کہ ملک اطالیہ کا صناع آسٹن ڈی بورڈو ہندوستانی استاد عیسی نادر العصر کہتے ہین شریک تہا۔ گو اس فن عمارت مین جو صاحب کمال تہے اونہون نے اس خیال کو باطل کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ جو وضع اور اسلوب ملک اطالیہ کے عمارات کا ہے وہ شاہجہان کی عمارتون سے مختلف ہی۔ غرض یہہ تمام صناعیان استاد احمد و حامد کی ہین۔

قلعہ و شہر شاہجہان آباد

لاہور اور اکبر آباد دو دار السلطنت کہلاتے تہے۔ ان دونون شہرون کے کوچہ و بازار تنگ و تاریک تہی۔ اونکے نشیب و فراز سے اوج حضیض کے معنی سمجھہ مین آتی تہے۔ جب کسی تقریب جشن سے ہجوم سپاہ اور لشکر اور آدمیون کا ہوتا تو اس ضیق بازارون سے غریبون کو بہت تکلیف ہوتی۔ دو چار بیچارے ضرور پس کر دب جاتے۔ قلعے جو اونکے اندر تہے اون مین کارخانجات شاہی و بیوتات کیواسطے شاندار مکانات نہ تہی جلو خانے بے رخ اور بے موقع بنے ہوئے تہے۔ غرض ان علتون سے یہہ دونون شہر و قلعے بادشاہ کو پسند و مرغوب نہ تہے

اوسنے ایک نیا شہر اور قلعہ بنانا چاہا کہ جسمین ساری سامان جاہ وحشم شاہی کے
لائق ہون +

قلعہ شاہجہان آباد

دارالملک دہلی مین سلیم گڈہ کے متصل دریا جمن پر اس قلعہ کے واسطے جگہ تجویز ہوئی - جمعہ کے
دن ۵ ذیحجہ ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ کو بنیاد کھدنی شروع ہوئی - استاد احمد و حامد معمار اپنے فن مین
یگانہ روزگار بنانیوالے مقرر ہوئے - عزت خان صوبہ دار دلی کو اہتمام اوسکا سپرد ہوا
- سارے ہندوستان کے منتخب سنگ تراش و نجار منبت کار معمار سلیقہ شعار بلائے گئے -
ان مین ہر ایک شخص اپنے ہنر کے دکھلانے مین کوشش کرتا تہا - پانچ مہینہ دو دن مین
اوسکی بنیادین کھدین - اور مصالح جمع ہوا - عزت خان ٹہٹہ بدل گیا - اوسکی جگہ الہ وردی خان
مقرر ہوا - دو برس ایک مہینہ گیارہ دن مین اوسکے اہتمام سے قلعہ کے چارونطرف کی
دیوار بارہ بارہ گز اونچی بنی - پہر اہتمام اوسکا مکرمت خان کے سپرد ہوا - نو برس کے قریب
ایک کروڑ روپیہ مین یہہ قلعہ عالیشان تیار ہوا - اور مژدہ اختتام بادشاہ کو کابل مین
سنایا گیا - نجومیون نے تاریخ نزول شرف ان عمارات مین ۲۴ - ربیع الاول ۱۰۵۸ھ
مقرر کی - اس قلعہ کے چار دروازہ اور دو کہڑکیان تہین - اون مین دروازہ جنوبی اور
غربی بڑے شاندار ہین - اونکو دلی دروازہ اور لاہوری دروازہ کہتے ہین - سارے
قلعہ مین اکیس برج جنمین سات مدور اور چودہ مثمن - چار دیواری اوسکی ہشت پہل ہے - سر پا نو تک
سنگ سرخ سے گلرنگ بن رہا ہے - کنگورے اور مرغولین بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین
- طول اوسکا ایک ہزار گز - اور عرض چہہ سو گز ہے - اوسمین زمین چہہ لاکہہ گز ہے - اس
حساب سے وہ قلعہ اکبرآباد سے دوچند اور قلعہ لاہور سے بہی بہت بڑا ہوا - فصیل خاکریز سے

کنگورون تک پچیس گز اونچی ہے۔اور اوسکا سارا دور تین ہزار تین سو گز کا ہے۔گیارہ گز گہری بنیاد ہے۔دیوار کا آثار بنیاد سے پندرہ گز اور اوپر سے دس گز کا ہے۔جانب شرق جمنا بہتی ہے۔باقی تینون طرف خندق پچیس گز چوڑی اور دس گز گہری کہود کر پختہ بنائی تہے۔اور وہ نہر کے پانی سے لبالب بہتی تہی یہہ نہر سطرح سے آئی تہی کہ تم کو یاد ہوگا کہ ہم لکہہ آئے ہین کہ فیروز شاہ خضر آباد سے ایک نہر سفیدون یعنے شکارگاہ تک لایا تہا۔مگر وہ بے مرمت ہوکر اٹ گئی۔اکبر اوسے صاف کرایا۔مگر وہ بہہ بند ہوگئی۔اب یہہ نہر کو ٹری کے دن بہہ ہے کہ از سر نو منبع سے اوسکی بلندی اور پستی ہموار اور کنارے استوار ہوئے۔اور شکارگاہ سے آگے نئی نہر کہود کر اوسکو قلعہ کے اندر لائے۔فیض نہر اوسکا نام ہے۔اور اوسکا وہ ٹکڑا جو سنگ مرمر کا بنا ہوا دیوان خاص اور بڑی بیٹہک اور رنگ محل مین جاتا ہے اوسکا نام نہر بہشت ہی۔اب کوئی کہتا ہے کہ پچاس لاکہہ بنیاد کے کام مین اور پچاس لاکہہ روپیہ اوپر کے عمارت مین صرف ہوا۔کوئی کہتا ہے کہ کل پچاس لاکہہ روپیہ خرچ ہوا۔اب ہم اس قلعہ کے اندر کی عمارتون کا ذکر کرتے ہین۔ایک چہتہ لاہوری دروازہ کا لداؤ کا خوب بنا ہوا ہے۔اوسمین منبت کاری خوب کی ہوئی ہے۔دیوان عام مین خالی ایک دروازہ ہے اوسے نقار خانہ کہتے ہین۔یہہ دروازہ بہی نرا سنگ سرخ کا بہت خوبصورت بنا ہوا ہے۔دیوان عام مین تین درگی مکان ہین۔ایک کا نام نشیمن ظل الہی یا سنگین تخت دوسرا دربار کا دالان ہے۔تیسرا گلال باڑی جو ایک چبوترہ ہے۔خاص محل یا چہوٹا رنگ محل یہہ محل بیگمات خاص کے رہنے کا ہے پچدرہ تہا دالان ہے۔تین چوتیس گز لنبا اور اوسکے پیچہے ایک اور سہ درجہ ہی سولہ گز کا لنبا اور آٹہہ گز کا چوڑا۔یہہ عمارت اجارہ تک بالکل سنگ مرمر کی ہے۔اور اوسکے اوپر بہت پختہ سفیدی کرکے بہت اچہی نقاشی کی ہے۔ایک نہر اوسمین

سنگ مرمر کی تین گز چوڑی ہے اور سنگ مرمر کا ایک حوض ہے - اس حوض مین سے نہر کو
چادر کی طرح صحن مین گرتی ہے - اور صحن مین سر مٹھہ گز مربع باغچہ ہے - اور اوس کے
بیچ مین بیچ بیس گز کے قطر کا ہشت پہل حوض ہے - اور اوسمین پچیس فوارہ چھوٹتے ہیے - امتیاز
محل یا بڑا رنگ محل یہہ سنگ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہے - اور اس سے کوئی بڑا
محل نہین - اوسکے صحن مین بہی نہر جاری ہی اور فوارہ چھوٹتے ہین - وسط صحن مین ایک
حوض پچاس گز سے اڑتالیس گز ہے اور پانچ فوارہ چھوٹتے ہین - اور باغچہ ایک سو سات
گز کا لنبا اور ایک سو پندرہ گز کا چوڑا ہے اور اوسکے گرد سنگ سرخ کا محجر لگا ہوا ہے - اور
اوسپر دو ہزار سنہری کلسیان بنی ہوئی ہین - اور تین طرف اس صحن کے سترہ گز کے
عرض سے مکان دلکشا اور ایوان دار بنے ہوئی ہین جانب غرب مین دریا اور پائین باغ ہے
- ایک حوض سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک پتھر کا ہے - اوسمین نہر کی چادر پڑتی ہی - اور
اوسمین پانی اوبل کر باغچہ کی ہر روش پر بہہ جاتا ہے - اور کار اسکی تمام سنگ مرمر کی ہے
اور تحفہ محرابین اور مرغولین بنی ہوئی ہین - منبت کاری کا کام کیا ہے - اور اوسکی
چہت کی چارون کونون چو کہنڈیان بنائی ہین کہ ان سے رفعت اور شان اس
عمارت کی دوگنی ہو گئی ہے - چارون کونون پر چار بنگلے سنگین بنے ہوئے ہین - اس
عمارت مین ایک حوض گل شگفتہ معلوم ہوتا ہے - پھر اوسمین رنگ برنگ کی پتھرون سے
پچیکاری کی ہے - اور گل بوٹے اور بیل پتے بنائے ہین - ساڑھے سات مربع گز یہہ حوض ہے
- مگر عمق اوسکا کم ہے - جب پانی اوسمین بہرتا ہے تو اوسکے اندر تمام بیل بوٹے لہراتے ہوے
دکہائی دیتے ہین - اس حوض مین ایک کاسہ سنگ مرمر کا کمر کی بنا ہوا ہے - وہ بہی ایک
پہول معلوم ہوتا ہے - اور اوس پیالہ مین ایک سوراخ ہے - اور اوسکے نیچے نہر تلے آتی ہے

اور پھر اس پیالہ سے اوبلتی ہے۔ غرض اس محل کو دیکھکر عالم طلسمات نظر آتا ہے۔ چھوٹی بیٹھک اور خوابگاہ یا بڑی بیٹھک کی بہت نفیس اور لطیف عمارتین ہین اور ادنمین اشعار سونے سے لکھی ہوئی ہین۔ برج طلا یا ثمن برج یہہ برج بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اور سونے کا کام اور پرچین کاری اور منبت کاری خوب اوسمین کی ہوئی ہے۔ شاہ محل یا دیوان خاص یہہ وہ عمارت قلعہ کی ہے کہ جسمین یہہ شعر لکھا ہوا ہے کہ جو اوسکے صادق

اگر فردوس بر روے زمین است + ہمین است و ہمین است و ہمین است

اس عمارت کو اسطرح بنایا ہے کہ ایک بڑا چوکہ بنایا ہے اضلاع شرقی مین ڈیڑہ گز اونچا اور اسی گز لمبا۔ اور چھتیس گز کا چوڑا چبوترہ بنایا ہے۔ اسکے بیچون بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہے تینتیس گز لمبی اور چھبیس گز چوڑی۔ سر سے پانون تک سنگ مرمر کی۔ سر تا سر اوسکے بیچمین چار گز عرض کی نہر بہشت جاری۔ اس چبوترہ کی بیچون بیچ مین چوکور ستونون کو بنا کر اٹھارہ گز کے طول اور دس گز کے عرض سے مکان بنایا ہے۔ عین وسط مین ایک تخت سنگ مرمر کا بچھا ہوا ہے۔ جسپر تخت طاؤس رکھا جاتا تھا۔ اوسمین اجارہ تک عقیق اور مرجان اور بیش قیمت پتھرون سے پچی کاری کی ہے۔ اور بیل بوٹے بنائے ہین۔ اور اجارہ سے اوپر چھت تک سونیکے کام سے لیپ دیا ہے۔ دیوان خاص کے شمال اور جنوب مین الگ الگ دالان ہم قرینہ سنگ مرمر کی بنی ہوئے ہین جنوبی چھوٹے دالان کا نام تسبیح خانہ ہے۔ اور اوسی مین سے رستہ خوابگاہ کو جاتا ہے۔ اور شمالی دالان کا نام عقب حمام ہے۔ یہہ حمام بھی لاثانی ہے عجب عجب کام اوسمین صنعت کے کئے ہوئے ہین۔ بہت تحفہ منبت کاری اور پچی کاری کی ہوئی ہے۔ غرض تمام مکانات کی لکھنے کی اس مختصر مین گنجائش نہین۔ موتی محل اور باغ حیات بخش بہادر شاہ وسادن

اور شاہ برج اور مہتاب باغ اور عمدہ عمارتین ہین۔

شہر شاہجہان آباد

جب قلعہ تیار ہوچکا اور ایک جشن سنہ ۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ع مین ہوچکا۔ پہر تو یہہ شہر آباد ہونا شروع ہوا تاریخ اوسکی آبادی کی یہہ ہے مصرع شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد ٭ سنہ ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ع مین اس شہر کی فصیل مٹی اور پتہر کے چار مہینے کے عرصہ مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ مین تیار ہوئی۔ لیکن وہ برسات مین نہ ٹہر سکی۔ اسلئے چونہ اور پتہر کی سات برس کے عرصہ مین چار لاکہہ روپیہ مین تیار ہوئی۔ طول اوسکا چہہ ہزار چہہ سو چونسٹہہ گز کا ہے اور چار گز چوڑی اور نو گز اونچی ہے۔ اور اوسمین ستائیس برج ۲۷ دس دس گز کے قطر کے ہین۔ جب بادشاہ کو اوسکی آبادی کی طرف نظر ہوی تو سب نے عمدہ عمدہ عمارتین اور مکانات اور مساجد بنانی شروع کین۔ چنانچہ جہان آرا بیگم بادشاہ کی بیٹی نے سنہ ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ع مین قلعہ کے لاہوری دروازہ کے آگے چالیس گز چوڑا اور ایک ہزار پانسو بیس ۱۵۲۰ گز لمبا بازار بنوایا۔ لاہوری دروازہ سے چار سو اٹہتی گز پر ایک چوک اسی گز مربع کا ہے۔ اور بیچ مین اوسکے ایک حوض ہے۔ پہر چار سو اسی گز پر ایک چوک ہشت پہلو ہے۔ اور اوسکے بیچ مین ایک حوض ہے۔ اس بازار کے وسط مین نہر جاری ہے۔ اور اوسکے دو رویہ درخت لگے ہیں۔ بادشاہ کی بی بی اکبر آبادی محل نے اسی سنہ مین قلعہ کے دلی دروازہ کے سامنے ایک بازار ایک ہزار پچاس گز کا لمبا اور بیس گز چوڑا اور اوسکے دونون طرف پختہ دوکانین بنائین۔ اور بیچ مین خوبصورت نہر جاری کی۔ ان دونون بازارون مین سے ایک کا نام لاہوری بازار اور دوسرے کا نام اکبر آبادی بازار تہا۔ اور سوا انکے اور بہت سے مکانات عمدہ عمدہ تعمیر ہوئے اور باغ لگائے گئے جسکو مفصل حال دیکہنا ہو آثار الصنادید کو پڑہ لے ٭

جامع مسجد شاہجہان آباد

شہر کے وسط مین اس مسجد کی بنیاد شوال سنہ ۱۰۶۰ھ کو رکہی گئی۔ سعد اللہ خان دیوان اعلےٰ اور فاضلخان خانسامان مہتمم مقرر ہوئے۔ یہہ مسجد قلعہ دہلی سے ہزار گز کے فاصلہ پر مغربی سمت مین ایک پہاڑی پر بنائی گئی۔ یہہ پہاڑی ساری اوسمین چہپ گئی ہے۔ پانچہزار بیلدار اور سنگتراش و منبت کار اور حکاک وغیرہما اور عمدہ عمدہ کاریگر آخر ختم ہونے تک اوسپر لگے رہے۔ اسپر بہی وہ چہہ سال مین ختم ہوئی۔ اور دس لاکہہ روپیہ اوسمین لاگت لگی۔ اس مسجد کی لطافت اور نزاکت اور خوبی اور خوشنمائی بیان سے باہر ہے۔ اگر روے زمین پر کوئی خوش قطع اور خوشنما مسجد ہوگی تو اسسے بہتر نہ ہوگی۔ تین برج اوسکے سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین۔ اور اوسمین سنگ موسے کی پچے کاری کی ہوئی ہے۔ تین طغرے سیاہ اور چارون طرف کے دالان یک رنگ سنگسرخ سے بنے ہوئے ہین۔ اور اونکے چارون کونون پر چار برج ہین۔ تین بڑے عالیشان دروازہ ہین۔ اور دو مینار زینہ دار بہت اونچے بنے ہوئے ہین۔ اوپر بارہ دری کے برجیان سنگ مرمر کے نہایت دلکشا بنے ہوئے ہین۔ صحن مین ایک حوض سنگ مرمر کا ہے۔ مسجد ایسی بنی ہوئی ہے کہ کوئی در و دیوار طاق محراب مرغولہ کنگرہ برج مینار صحن تناسب سے خالی نہین +

روضہ ممتاز محل

یہہ عمارت ہندوستان کی مشہور اور عمدہ عمارتون مین سے نہین ہے۔ بلکہ تمام روے زمین کی نفیس اور پاکیزہ عمارتون کی سرتاج ہے۔ شاہجہان کی بی بی ارجمند بانو بیگم ممتاز الزمانی آصف خان کی بیٹی تہی۔ یہہ بیگم نہایت نیک نیت پاک طینت خوبصورت خوش سیرت تہی۔

بادشاہ کو جیسی اوسسے محبت تہی ایسی کسی سے نہ تہی - اوسکے ہان چودہ بچے پیدا ہوئے -
آٹھہ بیٹے اور چہہ بیٹیان - آخرکار اس جینے کے ہاتہون وہ مرگئی - ۱۷ ذیقعد سنہ ۱۰۴۰ مین
اوسکے ہان لڑکی پیدا ہوئی - اوسسے طبیعت بے اعتدال ہوئی - اور اوسکو یقین ہوگیا کہ اب
وقت آن پہنچا - بادشاہ کو آدمی بہیجکر بلایا - بادشاہ اس ہم خوابہ کے سرہانے غمگین اور اوداس آنکر
بیٹہا - اوسنے یہہ آخر وصیتین کین کہ کوئی اور شادی نکرنا - کہین ایسا نہ ہو کہ سوتیلی اولاد سے
میرے بچون کا خون ہو - اور میری قبر پر وہ عمارت بنانا کہ یادگار روزگار ہو - اور میری
ماکی خبرگیری کرنا - تہوڑی دیر کے بعد اجل کا فرشتہ آیا - اور ۳۸ برس ۲ مہینے کی عمر مین
لے گیا - اونیس برس ایک مہینہ ۲ دن وہ بادشاہ کی بی بی رہی + اکبرآباد مین
اس عمارت عالیشان کا آغاز سنہ ۵ جلوس سے ہوا - دریا جمن کے بائین کنارہ پر بڑی گہری
بنیاد کہودی گئی - اور پتہر اور صاروج سے بہری گئی - اور زمین کی برابر کی گئی - اور پہر ایک
چبوترہ پختہ تین سو چوہتر گز لنبا اور ایک سو اٹہائیس گز چوڑا اور ۲ گز اونچا بنایا گیا -
اور روے کار اوسکی سنگ سرخ سے بنائی گئی اور اوسمین منبت کاری اور پچین کاری کا
کام کیا گیا - اور ان پتہرون کو ایسا باہم پیوند دیا کہ نظر کو کہین اونمین درز نظر نہین آتی -
اور فرش بہی اس چبوترہ کا سنگ سرخ کا لگایا گیا - اور اس چبوترہ کے وسط پر کرسی دیگر
ایک اور مربع چبوترہ بنایا - جسکا طول و عرض ایک سو بیس گز کا تہا اور ارتفاع سات گز
اب اس چبوترہ کی وسط پر روضہ کی عمارت ایک گز کرسی دیگر بنائی گئی ہے - مثمن کی شکل اوسکی
ہے - اور قطر اوسکا ستر گز ہے - ایک بڑا گنبد سنگ مرمر کا اس مثمن کی زہ پر ہے -
اور قطر اوسکا ۲۲ گز ہے - اور سطح عمارت سے ۳۲ گز اونچا ہے اور زہ مقرنس ہے - اور پہر اس برج
پر ایک اور برج امرودی شکل کا بنایا ہے - اور اوسکا دور ایک سو دس گز کا ہے -

اس گنبد کے فرق پر ایک سونیکا کلس گیارہ گز کا لگایا ہے۔ وہ دور سے ہلال سا چمکتا ہوا
نظر آتا ہے۔ زمین سے سر کلس تک ایک سو سات گز کی بلندی ہے۔ اور گنبد کے اندر
اضلاع ہشتگانہ مین اٹھہ مثمن دو طبقے ہین۔ ہر ایک کا طول ساڑہے پانچ گز اور عرض تین
گز ہے۔ اور جہات اربعہ مین چار خانہ مربع ہین۔ ہر ایک کا طول و عرض چھہ گز ہے۔ اور
اونمین چار نشیمن ہین۔ کہ ہر ایک ساڑہے چار گز لنبا اور تین گز چوڑا ہے۔ ہر خانہ کے آگے
پیش طاق ہے۔ طول سولہ گز عرض نو اور ارتفاع پچیس۔ چارون کونون مین چار خانہ
مثمن ہین۔ تین درجہ اونکے ہین ہر خانہ کا قطر دس گز ہے۔ اور آٹھہ نشیمن ہین۔ اور ان
خانون کے درجہ سوم مین ایک ایوان مثمن ہے اور اوسپر ایک گنبد ہے۔ ان بیوت
مثمن کے تین جانب مین تین پیش طاق ہین۔ ہر ایک کا طول سات اور عرض چار اور
اور ارتفاع دس گز ہے۔ میانہ گنبد مین حضرت ممتاز محل کا مضجع ہے۔ تربت پر ایک
چبوترہ سنگ مرمر کا ہے۔ اور اوسپر قبر کی صورت نمایان ہے۔ اور اوسکے گرد ایک
محجر مثمن مشبک ہی دروازہ محجر کا سنگ یشم کا ہے۔ بند رومی کی وضع پر ہے۔ یعنے
اوسکے جوڑ لوہے سے لگائے گئے ہین۔ اور اوسپر سونیکا ملمع کر دیا گیا ہے۔ دس ہزار روپیہ
مین وہ تیار ہوا ہے۔ سنگ مرمر کی کرسی پر جو زمین سے تیئیس گز اونچی ہے ہر ایک کونہ
مین ایک مینار زینہ دار سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ قطر اوسکا سات گز اور ارتفاع باون گز
ہے۔ فرش روضہ کا سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ سے پچی کاری کرکے بنایا ہے۔ اس تمام
عمارت مین عقیق اور مرجان اور احجار بیش بہا سے پچی کاری اور پر چین کاری کا
کام ہے۔ بیل بوٹے پھول پتے بنائے ہین۔ اور پتھرونکے پھول بوٹے وہ بنائی ہین
کہ سچ مچ کے پھول معلوم ہوتے ہین۔ پتھرون کو پتھرون کے ساتھہ وہ وصل دیا ہے کہ عقل مین

پہلے محجر چالیس ہزار تولہ خالص سونے کا دس لاکہہ روپیہ مین بنوایا گیا تہا مگر پہر عاقبت اندیشی سے
پادشاہ نے اوسکا لگانا موقوف رکہا۔ اور پہر ایک محجر دس برس مین پچاس ہزار روپیہ مین تیار
کراکر لگایا گیا۔ روضہ کے اندر اور باہر سورہ قرآنی اور آیات رحمانی اور اسماء حسنہ اور ادعیہ ماثورہ
اس طرح پر پرچین کاری ہین کہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیا کام کیا ہے۔ روضہ کے غربی جانب مین
سنگ سرخ کی کرسی سے ایک مسجد سنگ سرخ کی بنائی ہے۔ طول اوسکا ستر گز اور عرض تیس گز
ہے۔ تین گنبد اوسکے ہین۔ اندر کی طرف سنگ سرخ کی اور باہر کی طرف سنگ مرمر کی۔ بیچ کے
گنبد کا قطر چودہ گز ہے اور باقی گنبدون مین سے ہر ایک کا گیارہ گز کا قطر ہے اور بیچ کے گنبد کا
پیش طاق بہی ہے چودہ گز طول اور دس گز عرض ہے اکیس گز ارتفاع ہے۔ باقی
گنبدون مین سے ہر ایک کے سامنے ایک خانہ ہے گیارہ گز طول مین اور نو گز عرض مین۔
حاشیہ ازارہ مسجد کا اندر اور باہر سنگ مرمر اور سنگ زرد اور سنگ سیاہ سے پرچین کاری کا
بنا ہوا ہے۔ فرش مسجد کا سنگ سرخ کا ہے۔ سنگ سیاہ اور سنگ زرد سے جائے نمازون کی
صورت مرتسم کی گئی ہے۔ اوسکے چبوترہ کے آگے ایک حوض ہے اوسکا چودہ گز طول اور
دس گز عرض ہے۔ اس روضہ کے مشرقی جانب مین بہم قرینہ اس مسجد کے مہمان خانہ بنایا گیا ہے
وہ بالکل ہم شکل مسجد کا ہے۔ مگر اتنا فرق ہے کہ اوسمین مصلے فرش پر نہین بنائے گئے
ہین۔ اور اوسکی دیوارون مین محرابین نہین ہین۔ سنگ سرخ کی کرسی کے چارون طرف
کونون پر چار برج مثمن سہ طبقی بنے ہوئے ہین۔ اور ہر طبقہ پر گنبد ہے۔ اندر کی طرف
اوسکے سنگ سرخ اور باہر کی طرف سنگ مرمر۔ اور ہر برج کے پہلو مین ایک ایوان ہے
طول بارہ گز اور عرض چہہ گز اور دو جانبون مین دو حجرے۔ کرسی سنگ سرخ کے نیچے
باغ ہے۔ طول و عرض تین سو اٹھسٹھ گز۔ وسط باغ مین چار خیابان۔ اوسکے درمیان نہر چہہ گز عرض

اوسمین پانی دریا جمن سے آتا ہے۔ اور فوارے چاندی کے چھوٹتے ہین۔ اس نہر کے قریب ایک
چبوترہ طول و عریض مین اٹھائیس گز۔ نہر اوسکے گرد چکر کہاتی ہے۔ اور وسط چبوترہ مین
ایک حوض جسکا طول و عرض سولہ گز۔ اور اوسمین پانچ فوارہ۔ خیابان کا فرش سنگ سرخ کا۔ اب
اس باغ کے شرقی غربی اطراف ایک ایوان گیارہ گز لمبا اور عرض سات گز اور دو حجرہ
اور عقب ایوان مین ایک خانہ نو گز طویل در پنج گز عریض۔ اور آگے ایوان کے ایک چبوترہ
طول چہیالیس اور عرض دس گز۔ باغ کے چھوٹے ضلع مین ایوان در ایوان شمال رویہ
بارہ بارہ گز کے۔ اور پہر اس ضلع کے دو کونون پر دو برج ہین۔ وہ کرسی سنگ سرخ
کی جواب مین۔ اس ضلع کے وسط مین دروازہ روضہ کا ہے۔ نہایت بلند۔ اوسکا گنبد
مثمن بغدادی سولہ گز اوسکا قطر۔ اور گنبد کے شرقی اور غربی جانب مین دو نشیمن
بشکل نیم مثمن۔ ہر ایک کا سات گز طول اور چار گز عرض ہے۔ اور سقف اوسکی بشکل
نیم کاسہ کے ہے۔ دروازہ کی عمارت کی چارون کونون مین چار خانہ مربع دو طبقہ واقع
ہین۔ ہر ایک کا طول و عرض چھہ گز۔ اوسمین چار نشیمن نیم مثمن۔ شمالی اور جنوبی جانب
مین اس عمارت کے دو پیش طاق ہین۔ طول سولہ گز عرض نو گز ارتفاع پچیس گز سمت
شرقی و غربی مین دو پیش طاق ہین۔ ہر ایک کا طول بارہ گز اور عرض سات گز اور
ارتفاع اونیس گز۔ اور دروازہ کے روکار پر اندر اور باہر سات چوکھنڈی ہین اور
اور اون کی کلاہ سنگ مرمر کی ہین۔ اور اس عمارت کے چارون کونون پر چار مینار
بڑے پر تکلف۔ باغ اور عمارات کی چار دیواری اندر اور باہر سے اور فرش عمارات
اور کنگورے احاطہ باغ کے سنگ سرخ سے بنی ہوئے ہین۔ اور سنگ مرمر اور سنگ سیاہ
سے پرچین کاری اونمین کی گئی ہے۔ آگے دروازہ کی ایک چبوترہ ہے طول اوس کا

اسی گز اور عرض چونتیس گز۔ اور جلوخانہ ہے چار سو چار گز لمبا اور ایک سو پچاس گز چوڑا ۔ اس جلوخانہ کے چارون ضلاع ایک سو اٹھائیس حجرہ ہین۔ دیوار باغ کی متصل و مخصوص ہین ایک جلوخانہ کی شرقی طرف دوسرا غربی طرف۔ ہر ایک کا طول چھہتر گز اور عرض چوسٹھہ گز اونمین بتیس بتیس حجرے ہین۔ ہر حجرہ کے آگے ایک ایوان ہے۔ شرقی اور غربی جلوخانہ مین بازار ہین۔ ایوان اونکے سنگ سرخ کے بنے ہوئے ہین۔ اور حجرے چونے اور اینٹ سے بنے ہوئے ہین۔ ان بازارون کا عرض بیس گز ہے۔ جلوخانہ کی چھوٹے ضلع مین چوپڑ کا بازار شرقی اور غربی بازارون کا عرض نوے گز اور شمالی اور جنوبی بازارون کا عرض بتیس گز۔ اب اس چوپڑ کے بازار کی چارون حدون پر چار سرائین ہین اونمین سے دو خشت پختہ اور چونے سے بنے ہین ہر ایک ایک سو ساٹھہ گز ہے اور صحن اوسکا مثمن بغدادی ہے۔ اور ایک سو چھبیس حجرے ہین۔ تین طرف ہر حجرہ کے ایک ایوان ہے۔ اور تین چوک ہر ایک سرا مین ہین۔ ہر ایک چوک کا صحن چودہ سے چودہ گز ہے۔ اور چوتھی کونہ مین دروازہ سرا کا ہے جسمین آدمیون کی آمد و رفت ہوتی ہے چوپڑ کے بازار مین ایک چوک مثمن ہے۔ ڈیڑہ سو گز لمبا اور سو گز چوڑا۔ سرا کے دروازون کا رخ اسی طرف ہے۔ اور باقی دو سرائین ان سراؤن کا جواب ہین۔ ان سراؤن مین طرح طرح کا اسباب فروخت ہوتا تھا غرض اس تمام بازار اور عمارات کا نام ممتازآباد تھا جاہلون نے ممتاز کا ممتاج بنایا۔ اور رفتہ رفتہ اب نام فقط تاج رہ گیا۔ اور اس آبادی کا نام تاج گنج ہو گیا۔ بارہ برس مین یہہ عمارت مکرمت خان اور میر عبدالکریم کے اہتمام سے تمام ہوئی۔ اور پچاس لاکھہ روپیہ کے صرف مین بنی۔ غرض اس روضہ کی مصارف کے واسطے اس تمام بازار اور سراؤن کی آمدنی اور بہت سے دیہات وقف کیے گئے۔

یہہ تعجب کی بات ہی کہ شاہجہان نے بی بی کی قبر مین پچاس لاکھہ روپیہ اور اپنے گہر کے بنانے مین ایک کروڑ روپیہ صرف کیا۔ مگر جامع مسجد مین جو خدا کا گہر تہا صرف دس لاکھہ روپیہ۔ اگر اس بادشاہ کی عمارات کا بالتفصیل حال لکھین تو ایک دفتر آراستہ ہو مجمل کیفیت یہہ ہے کہ ڈہائی کروڑ روپیہ اوسنے عمارات بلند اور مساجد اور دولت خانے اور قلاع اور باغات دلکشا کی تعمیر و ترتیب مین صرف کئے جسسے اس ہندوستان مین بڑی رونق اور زیبائش ملک ہو گئی۔ قلعہ اکبرآباد مین ایک کروڑ دس لاکھہ روپیہ لگایا۔ تین لاکھہ روپیہ کی ایک مسجد سنگ مرمر کی بنائی۔ اور روپیہ اور مکانات کی تعمیر مین صرف ہوا۔ شاہجہان آباد اور قلعہ شاہجہان آباد اور روضہ ممتاز محل ور جامع مسجد کی تعمیر کے صرف کے بیان پڑہ ہی آئے ہو۔ دارالسلطنت لاہور کے باغات اور عمارات کی تعمیر مین پچاس لاکھہ روپیہ۔ اور کابل کی عمارات مین بارہ[12] لاکھہ روپیہ۔ اور آٹھہ لاکھہ روپیہ قندہار اور بست کی قلعہ جات مین صرف کیا+

اگرچہ شاہجہان کی عمارتون کی آب و تاب اور باغون کی سرسبزی اور شادابی اوسکے زمانہ کی سی ہم نہین دیکھہ سکتے۔ مگر ادہر ادہر دیار اور گرے پڑے محلون کے کہنڈر ون اور رہے ہوئے نالابون اور حوضون اور باغون کے جہنڈون اور سرائیون اور اندہے کنوے اور شاہی سڑکون پر خاک اڑتی ہوئی دیکہکر ہم شاہجہان کے زمانہ کی رونق کا خیال کرسکتے ہین اور سمجہہ سکتے ہین۔ اور وہ زمانہ ہی کیا زمانہ ہوگا۔ اللہ اکبر سوا ان عجیب و غریب عمارات کے ایک تخت طاؤس اوسنے بنایا تہا کہ وہ بہی عجائبات عالم کا نمونہ تہا۔ اوس کا حال لکھتے ہین+

تخت طاؤس

برسون سے جواہرخانے مین جواہرات جمع ہوتے جاتے تہے۔ پادشاہ نے یہہ سمجہکر کہ ان نفائس عجیبہ سے کوئی اور حاصل سوا نمود وآرائش و زینت اور زیبائش کے نہین ہے۔ اسلئے اونکو ایسے تصرف مین لانا چاہئے کہ جسسے کارگاہ سلطنت کی بہی فروغ ہو اور تماشائی تماشا بہی دیکہین۔ کل تمام جواہرات مین لعل و یاقوت اور الماس اور مروارید منتخب ہوئے جنکا وزن پچاس ہزار مثقال کا تہا۔ اور قیمت اونکی چہیاسی لاکہہ روپیہ کی تہی۔ اور بے بدل خان داروغہ زرگرخانہ کو مرحمت ہوے۔ خالص سونا چودہ لاکہہ روپیہ کا ایک لاکہہ تولہ لیا گیا۔ اور ایک تخت سوا تین گز لمبا اور ڈہائی گز چوڑا اور پانچ گز اونچا بنایا گیا۔ اور جواہرات سے مرصع ہوا۔ اور اوسپر سقف اندر کی طرف زیادہ تر میناکار اور کچہہ مرصع تہی۔ اور اوپر کی طرف لعل و یاقوت سی مرصع اور مغرق۔ بارہ زمرد کے ستونون پر دہری گئی۔ اور اس چہت پر دو طاؤس نگارنگ جواہرات سے مرصع بنائے گئے۔ اور اونکے بیچ مین ایک درخت لعل و الماس و زمرد اور مروارید سے مرصع نصب کیا گیا۔ تخت پر چڑہنے کی ایک سیڑہی تین پایہ کی تہی۔ وہ آبدار جواہرات سے مرصع تہی۔ گیارہ تختے مرصع تہے کہ اس تخت کی دور پر تکئے لگانیکے لئے لگے ہوئے تہی۔ اونمین سے جس تختہ پر پادشاہ تکیہ لگاکر بیٹہتا تہا وہ دس لاکہہ روپیہ کا تہا۔ اس تختہ کے اندر ایک لعل ہشت بہا لگا ہوا تہا اور اوسمین پادشاہ کا نام کندہ تہا۔ غرض سات برس کے عرصہ مین یہہ تخت ایک کروڑ روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا تہا۔ سریر ہمایون جہنا قرانی اوسکی تاریخ ہے۔

شاہجہان کا شاہجہان آباد مین آنا اور جشن کرنا

اگرچہ ہم نے پادشاہ کے معمولی جشنون کی کیفیت اول ہی اس پادشاہ کی تاریخ مین لکہدی ہے

گمر وہ جشن جو اونسے ۲۴- ربیع الاول سنہ ۵۸ مین شاہجہان آباد مین کیا اوسکی شان و
شوکت ایسی تہی کہ قابل یاد رکہنے کے ہے - اول اہلکاران سلطنت نے خاص محل اور غسلخانہ
مین بساط رنگین اور قالین پشمین بچہائے - کشمیر مین ہر نشیمن اور دالان کا فرش
جو اوسمین ٹہیک آئی تیار ہوا تہا - پہر دیوان خاص اور عام مین پردے جواہر نگار رومی
و فرنگی اور چینی و ختائی لٹکائے گئے - اور ایک خیمہ دلبادل جو احمد آباد مین ایک لاکہہ
روپیہ مین تیار ہوا تہا چاندی کے ستونون پر کہڑا ہوا - اور اوسکے گرد شامیانے
مخمل اور زربفت کے چاندی سونیکے ستونون پر استادہ ہوئے - اور اوسکے گرد اور
خیمے جو زربفت اور مخمل سے منڈہے ہوئے تہے - اور گجراتی اور ایرانی کلابتونی ڈوریون
سے آراستہ کئے گئے - اور جابجا اونمین اشیاء جواہرات سے مرصع رکہے گئین اور موتیون کی
جہالرین لٹکائی گئین - ایک شامیانہ کہ جواہرات اور موتیون کی آبداری سے دریائے
نور کی طرح لہراتا تہا - اور اوسکو آصف الدولہ یمین الملک نے ایک لاکہہ روپیہ مین تیار
کیا تہا کٹہرا کیا - غرض کہانتک اس انجمن حسن کی کیفیت بیان ہو - اور بخورات اور
نفحات کی خوشبو سے سارا لشکر معطر تہا - غرض اس انجمن مین اجلاس فرما کر
بادشاہ نے ساری عمارتون کا ملاحظہ کیا +

وسعت و انتظام سلطنت و دولت

شاہجہان کی سلطنت جس ملک پر تہی اوسکا طول دو ہزار کروہ اور عرض پندرہ سو کروہ
تہا - کروہ پانچ ہزار ذراع کا اور ایک ذراع بیالیس انگشت کا ہوتا ہے - بائیس صوبے
تہے اور وہ سرکارون مین منقسم تہی اور چار ہزار تین سو پچاس پرگنے تہے - جسوقت
یہہ بادشاہ تخت پر بیٹہا ہے سات سو کرور دام ملک کی آمدنی تہی اور اوسکے عہد مین

آٹھہ سو کرور دام کی آمدنی ہو گئی - اسی کرور دام کی آمدنی کا ملک نیا فتح ہو کر اس سلطنت مین داخل ہوا - اور بیس کرور دام پہلے ملکون کی آمدنی مین اضافہ ہوا جب یہہ بادشاہ آرام و آسائش کا شیفتہ اور عیش و نشاط کا فریفتہ تہا - اور کشمیر جنت نظیر کی سیر اور عمدہ عمدہ عمارتون کی تعمیر مین سرگرم رہتا تہا - ایسا ہی وہ ملکی کے انتظام اور اہتمام اور کاروبار سلطنت کی اصلاح اور انصرام مین مستعد تہا - اوسنے عمدہ عمدہ وزیر منتخب کئی - اور اپنی عقل اور اونکی تدبیرون سے سلطنت کی نظم و نسق مین اور حکومت کے بندوبست مین کسی قسم کے خلل کو دخل دینے دیا - بلکہ بہت عمدہ عمدہ باتین انتظام ملکی مین اوسنے ایجاد کین - ملک دکن کی پیمائش جمعبندی زرلگان کے واسطے کرائی اور بعد اوسکے بندوبست دہ سالہ اوسمین جاری کیا - الفنسٹن صاحب خافی خان سے نقل کرتے ہین کہ اگرچہ اکبر بادشاہ ازروئے فیروزمندی اور قانون بنانے کے شہرۂ آفاق تہا - مگر ملک و محاصل کے تشخیص سب نظم و نسق اور سلطنت کے ہر محکمہ کے انتظام اور اہتمام کی حیثیت سے کوئی بادشاہ ایسا نہین گذرا جیسا کہ شاہجہان تہا - شاہجہان کی عادات ایام جوانی اور شاہزادگی مین عام پسند اور دلپذیر نہ تہین - مگر جب سے وہ تخت پر بیٹہا تو اوسکا چال چلن نہایت نیک ہو گیا - رعایا کے ساتہہ اوسکا سلوک ایسا تہا جیسا کہ باپ کا اولاد کے ساتہہ ہوتا ہے - جو رات دن اوسکی خدمت مین حاضر باش رہتے اونسے شاہانہ سلوک کرتا - اور اونپر بالکل اعتبار کرتا - اوسنے اپنی اولاد کی تربیت مین بڑی کوشش کی - اور اونکو مہمات عظیم سپرد کرتا رہا - کبہی اونکی طرف سے بغاوت کا دل مین شبہہ نہ لاتا - اب ہمنے شاہجہان کا بہت حال لکہا - اوس کا خلاصہ جسکا ذہن مین رکہنا طالب علمون پر فرض ہے نیچے لکہتے ہین -

خلاصہ حال شاہجہان

شاہجہان کے عہد مین اہل اسلام کی سلطنت ہندوستان مین اپنی معراج پر پہنچ گئی اور اون صوبون مین جو اوسکے پہلے سے زیر حکومت تہے جو زمانہ امن امان اور آسائش اور آرام کا اوسکے عہد مین ہوا وہ کسی اور پادشاہ کے عہد مین نہین ہوا۔ راجپوتانہ مین کسی راجہ نے سرکشی نہ کی۔ ملکہ راجپوتون نے وہ وفاداری اور جان نثاری کے کام کئے کہ ہونے مشکل ہین۔ دربار کی وہ شان وشوکت تہی کہ پہلے کبہی کسیکو نصیب نہین ہوئی۔ شاہجہان کی جو تعظیم وتکریم سارے ہندوستان مین ہوئی وہ پہلے کسی بادشاہ کی نہین ہوئی۔ کچہہ دنون اوسنے اپنے آبائی ملک کے فتح کرنیکا ارادہ کیا۔ مگر اوسکو یہہ سمجہکر چہوڑ دیا کہ اوسمین روپیہ کا خرچ کثیر ہے اور حاصل کم ہے۔ اور خونریزی بہت ہے دکن مین فتوحات نمایان حاصل کین۔ احمدنگر کی سلطنت کا نام ہی مٹا دیا۔ گولکنڈہ اور بیجاپور کی جو دو ریاستین باقی رہین وہ بہی باجگزار اور تابعدار بنالین۔ گولکنڈہ کی ریاست میر جملہ کی حسن خدمات سے مطیع ہوئی۔ اور بیجاپور کی ریاست مین بادشاہ نے ایک نئی بنا پر دعوے کیا کہ تخت پر کسی جانشین کو بٹہانے کا اختیار بادشاہ کو ہے۔ ضلاع دکن کی پیمائش ہوئی اور بندوبست دہ سالہ جاری ہوا۔ ایک مدت بادشاہ کاروبار سلطنت مین ہمہ تن مصروف رہا۔ آخر کار عیش وعشرت نے اس محنت وجانکاہی سے فرصت دلائی۔ اور دماغ مین کچہہ ایسا فتور ہوگیا کہ کاروبار سلطنت کے لائق نہ رہا بیٹون نے اوس کو معزول کردیا۔ اوسکے سب وزیر باتدبیر بہی مر گئے تہے۔ سعداللہ خان اور علی مردان خان اور افضل خان جنمین سے ہر ایک لائق تہا زندہ نہ رہا +

شاہجہان کو اسلام کا خیال تہا۔ اول اول حرارت اسلامی سے دوچار کام ایسے کئے

کہ جسسے مسلمانون کا دل خوش ہوا۔ مگر آگے قدم بڑہانیسے ڈر گیا۔ مسلمانون پر مہربانی
اور شفقت کرتا۔ مگر ہندون سی عداوت نہ رکہتا۔ اس حسن انتظام کو دیکہنا چاہئے
کہ کوئی نیا خراج اور محصول عایا پر نہ لگایا۔ اور ملک کی آمدنی کو بڑہا لیا۔ اوس کے
اخراجات اور خزانہ کو دیکہہ کر نہایت تعجب ہوتا ہے۔ ایک کروڑ ساٹہہ لاکہہ روپیہ کا
خرچ تو سالانہ اوسکے جشنون کا تہا۔ دو لاکہہ آٹہہ ہزار منصب دار۔ سات ہزار احدی
و برق انداز سوار اور چالیس ہزار پیادے تفنگچی و توپ انداز و گولہ انداز۔ دہان انداز
اس سپاہ کثیر کی تنخواہ کا دیتا۔ اور وزرا اور امرا کو لاکہون روپیہ کی تنخواہ۔ سوا
اس خرچ سپاہ کے ساڑہے نو کروڑ روپیہ تو اوسنے خیرات اور انعام اکرام مین تقسیم
کر دیا۔ اور ڈہائی کروڑ روپیہ عمارات مین خرچ کیا۔ اور دو سو کروڑ روپیہ خزانون
مین چہوڑ گیا۔ اس دولت کا ٹہکانا ہے۔ اسسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسا منتظم اور
عاقل بادشاہ تہا + بیس برس سلطنت کی۔ سرسٹہہ برس کے
عمر مین تخت سے اوترکر سات برس عزلت نشینی کی۔ چوہتر برس کی عمر مین بہشت کے راہی
اب تخت سلطنت پر پانچ مغل بادشاہ اسطرح پے درپے ہوئے کہ ہر ایک اونمین سے
اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ ان پانچون مین سے ہر ایک بادشاہ مین علاوہ اون خوبیون
کے جو اس خاندان سے مخصوص تہین ایک صفت خاص بہی تہی۔ یہہ سب بادشاہ
لائق اولی العزم صاحب حوصلہ مستقل مزاج تہے۔ حکومت اور سلطنت کیلئے جو لیاقتین
چاہئین وہ اون سب مین موجود تہین۔ (ان سب مین ہمایون کو کمتر درجہ کا سمجہنا چاہئے)
وہ اپنی اوضاع اور اطوار مین سیدہے سادہے۔ معاملات مین سچے ایماندار۔ ظلم اور ستم
سے کوسون بہاگنے والے۔ انصاف اور عدالت کے جاننے والے۔ اور پہر ان سب

خوبیون سے بڑہ کر اونمین یہہ خوبی تہی کہ تعصب مذہبی نہ تہا۔ وہ کسی مذہب والے کو ستاتے نہ تہے۔ ہندوستان کی سلطنت کے واسطے بادشاہ کا مذہب بلا تعصب ہی ناضروریات سے ہے کیونکہ یہان کی رعایا مذاہب مختلفہ رکہتی ہے اور اپنے مذہب کی پاسداری بہی بدرجہ غایت ہی کرتی ہے۔ مذہب کے لیے جان دیدینی کچہہ بات نہ گنتے تہے۔ اپنے پرانے رسم و رواج کے سخت پابند تہے۔ مگر اب وہ وقت آگیا تہا کہ وہ شاہزادہ یہان کی فرمانروائی کرے جسکی ہر ایک بات اپنے خاندان سے نرالی اور انوکہی تہی +

ابوالمظفر محی الدین عالمگیر بادشاہ غازی

سلیمان شکوہ کا حال

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ دارا شکوہ جسوقت اورنگ زیب سے آگرہ پر لڑ رہا تہا اوسوقت اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ ایک منتخب سپاہ کے ساتہہ پٹنہ سے چلا آتا تہا۔ جب وہ الہ آباد سے تین منزل پر کڑہ مین پہنچا تو شاہجہان اور دارا شکوہ کے خط اوس پاس پہونچے کہ اس طرح شکست اور ہزیمت ہوئی تم لشکر سمیت دہلی چلے آؤ۔ اور اوسکے ساتہہ جو اورامرا اور اعیان لشکر تہے اونکے نام بہی اسی مضمون کے خطوط آئے۔ اس خبر سے اوسکے لشکر کی جمعیت مین پریشانی ہونے لگی۔ اول اوسنے راجہ جے سنگہ کو بلا کر مشورہ کیا۔ راجہ نے کہا کہ تم کیا تو سپاہ کو ہمراہ لیکر فورًا دہلی چلے جاؤ۔ اور یا الہ آباد اولٹے چلے جاؤ۔ اور وہان وقت کے منتظر رہو۔ یہہ راجہ مثل اور راجپوت راجاؤن کے دارا شکوہ کا طرفدار تہا۔ اسلئے کہ خیالات مذہبی اوسکے وسیع تہے۔ اور ہندوؤن کے

حق مین اچھے تھے سوا اسکے ان مین استحقاق سلطنت بھی اوسی کا تھا۔ اسی سبب وہ مرزا
شجاع سے لڑنیکو بے تامل چلا گیا۔ مگر اب اورنگ زیب کے ساتھہ لڑتے ہوا وسے اس سببسے
شرم آتی تھی کہ وہ مدتون تک بلخ مین اوسکے ساتھہ لڑائیون مین شریک تھا۔ وہ اوسکی
ذاتی لیاقتون اور حکمتون سے خوب ماہر تھا۔ سوا اسکے اب سلطنت کا تخت اوسکے پیرون تلے
تھا۔ اب راجہ کا اوسے لڑنیکے لیے کیسے قدم اوٹھتا غرض اوسنے اپنی صلاح اور فلاح اسی
مین دیکھی کہ اس پچیس برس کے نوجوان شاہزادہ کی رفاقت سے ہاتھہ اوٹھایا۔ اور عالمگیر
کی خدمت مین روانہ ہوا۔ اب بعد راجہ کے دوسرا لائق سپہ سالار دلیر خان تھا۔ اوس سے
مرزا نے صلاح اور مشورہ لیا۔ اوسنے یہہ کہا کہ اب الہ آباد اولٹے چلیے۔ اور وہان سے
شاہجہان پور آئیے۔ اور یہان پٹھانون کا لشکر جمع کیجے۔ وہ آپکے اتالیق بہادر خان
کا آباد کیا ہوا ہے۔ اگر آپ میری تدبیر پر عمل کیجے کا مین آپکے ساتھہ ہون نہین مین
بھی اپنا رستہ لیتا ہون۔ شاہزادہ اسپر بھی راضی ہو گیا۔ مگر راجہ جے سنگہ نے دلیر خان
کو سمجھایا کہ کیون احمق بنا ہے اور اپنے خانمان کو برباد کرتا ہے۔ میرے ساتھہ بادشاہ
پاس چل کس جاہل کے ساتھہ بے حاصل ہمراہ ہوتا ہے۔ غرض دلیر خان بھی راجہ کے ساتھہ
چلدئے۔ اب شاہزادہ کی سپاہ مین اکثر پورب کے آدمی تھے۔ اونہون نے بھی اب گہر پاس دیکہہ کر
کہسکنا شروع کیا۔ اب فقط اوسکا اتالیق باقی بیگ جسکو بہادر خان بھی کہتے تھے یا یہ کہ
افسرون مین باقی رہ گیا۔ اوسے صلاح اور مشورہ ہوا۔ اوسنے بھی یہی صلاح دی کہ الہ آباد
الٹے چلیے۔ غرض شاہزادہ اور وہ اور صلابت خان بارہ اور چھہ ہزار سوار ساتھہ لیکر
الہ آباد مین آئے۔ اور سات روز یہان مقیم رہے۔ اور صلاحین پریشان اور پراگندہ
ہوتی رہین۔ آخر کو یہہ ٹھہرا کہ چاندپور اور ندینہ (نگینہ) ہو کر ہار نپور کے پاس سے دریا جمن کو

عبور کرکے پنجاب مین شاہزادہ باپ پاس چلا جائے - قاسم خان بارہ کو یہان الہ آباد مین
منتظم کر جائے اور اہل و عیال کو چھوڑ جائے غرض اس صلاح پر عمل ہوا اور کوچ ہوا -
ہر روز اوسکی سپاہ مین سے آدمی کم ہونے شروع ہوئے - لکھنؤ سے گذر کر پرگنہ
ندینہ مین پہونچے - وہان کے کروڑی سے روپیہ زبردستی لے لیا - اور اوسکو قید کرکے
ساتھہ لے لیا - وہ بیچارہ سادات بارہ کا سید تھا - اب صلابت خان بھی مرزا سے جدا
ہو گیا - اورنگ زیب کو جیسا دارا شکوہ کا فکر تھا ایسا سلیمان شکوہ کا خیال تھا -
اوسنے جب اوسکا یہہ ارادہ سنا تو شائستہ خان اور سردار دلخان کے ساتھہ سپاہ کو
دہلی سے بھیجدیا کہ وہ ہردوار پر اوسکی سد راہ ہون - اب اس لشکر نے تمام گھاٹون
پر تصرف کر لیا - اور کشتیان ہر طرف سے اوس طرف لیگئے - اب جہان سے اس شاہزادہ
نے عبور کا قصد کیا وہان نہ عبور کر سکا - ناچار آگے مراد آباد کے پاس سے ہو کر چاندی
مین پہونچا - اور زمیندار سری نگر سے پیغام سلام شروع کیا - اسی اثنا مین لشکر
شاہی بھی برابر چاندی کے آگیا - اسمین اوس سے لڑنیکی کہان تاب و توان تھی - ناچار
پہاڑون مین ٹکراتا ہوا کانہ تال مین کہ سرحد عملداری سری نگر کی ہے پہونچا - جب وہ
سری نگر چار منزل رہا تو راجہ وہان کا خود آیا - اور اوسنے کہا کہ میرے ملک مین اسقدر
لشکر کی گنجائش کہان - اگر اس سپاہ کو رخصت فرمائیے تو چند آدمیون کے ہمراہ میرے ساتھہ
سری نگر مین آئیے - اب شاہزادہ متردد ہوا کہ کیا کرون - اور ایک حرکت بیجا یہہ کر بیٹھا
کہ مدینہ کا کروڑی جو ہمراہ قید تھا اوسے مار ڈالا - اب اوسکے آدمیون نے دیکھا کہ یہان
پہاڑون کے جھگڑون مین کہان پھنسے ہین بہتر ہے کہ شاہزادہ کو یہان سے ہندوستان
کے میدانون مین لے چلئے جہان کوئی روک ٹوک نہ کر سکے - اسلئے شاہزادہ کو صلاح دی

کہ راجہ سری نگر کا کہنا ماننا مصلحت اور دوراندیشی سے بعید ہے۔ بہتر ہے کہ جس راہ آئے ہین اوسی راہ الہ آباد چلے جائین۔ کوئی راہ مین مزاحم نہین ہے۔ اور مرزا شجاع لشکر عظیم لیکر بنگالہ سے اورنگ زیب سے لڑنے آتا ہے اوسکی شریک ہو جائین۔ غرض یہہ وہم وہانسا دیگر شاہزادہ کو پہر بدنیہ مین لائے۔ اور یہان سے خود چلتے بنی۔ غرض سات سو سوار اوسکے پاس باقی رہ گئے تھے۔ اور وہ بھی بہاگنے کی فکر مین تھے۔ شاہزادہ نے دیکھا کہ اس قلیل سپاہ کے ساتھ الہ آباد تک پہنچنا دشوار کیا بلکہ ناممکن ہی۔ اسلیئے پہر اوسنے سری نگر کا قصد کیا۔ چند اوسکے رفیق اور دو سو سوار اوسکے ساتھ تھے۔ مراد آباد مین قاسم خان تیول دار ہو کر بادشاہ کی طرف سی آیا۔ وہ پنجہ جہاڑ کر اوسکے گرفتار کرنے کے درپے ہوا۔ اور چارون طرف سے اوسکے پکڑنے کیلئے لشکر شاہی آن پہنچا۔ غرض اب دو سو سوار بہی ساتھ نہ رہے۔ لاچار سری نگر کے راجہ کے پاس پانچ چھہ آدمیون سمیت چلا گیا۔ جسنے آؤبہگت ظاہر مین بہت کی۔ مگر حقیقت مین اوسکو نظر بند کر لیا۔

داراشکوہ کا حال اور اورنگ زیب کا تعاقب

اول اورنگ زیب نے داراشکوہ کے تعاقب مین بہادر خان کو روانہ کیا۔ اور بعد اوسکے خلیل اللہ خان کو بہیجا۔ اور پہر دہلی مین اپنا بندوبست کرکے خود ۲۳ جولائی / ۲ ذالقعد سنہ ۱۶۵۸ / ۱۰۶۸ مین روانہ ہوا۔ اب داراشکوہ کا یہہ حال ہے کہ وہ اکبر آباد سے دہلی مین آیا۔ اور یہان کے خزانہ پر متصرف ہوا۔ اور کچھ سپاہ یہان سے لیکر لاہور مین ۷ شوال سنہ ۱۰۶۸ کو پہونچا۔ اور تمام قلعے اور عمارات شاہی پر قبضہ کیا۔ اور عزت خان یہان کے صوبہ دار کو پہلے سی لکھہ بہیجا تہا کہ توپخانہ کا سرانجام اور لشکر کا انصرام کر رکھے۔ اب لاہور مین ایک خزانہ عظیم ہاتھہ آیا۔ فیاضی سے اوسکو لٹانا شروع کیا۔ ہر قوم و قبیلہ کے آدمیونکو

اپنی سپاہ مین بہرتی کرنا شروع کیا۔ مہابت خان صوبدار کابل کو خود اوسنے اور شاہجہان نے لکہا کہ اعانت کی لئے لشکر روانہ کرو۔ غرض چارون طرف خطوط روانہ کئے اور زمینداروں کو روپیہ کے لالچ سے اپنا طرفدار کیا۔ اس فیاضی سے اوسکے راجہ راجروپ زمیندار کوہستان جمون بہی جو عالمگیر سے ملنے کے لئے آتا تہا راہ مین داراشکوہ کے طرفداران مین ہوگیا۔ اس ملک کے تمام اطراف مین شاہجہان کے نامے اور فرمان پہنچ گئے کہ داراشکوہ کا ساتہہ دو۔ مگر اورنگزیب نے ان تمام تدبیرون کو پختہ نہ ہونے دیا۔ اگر ذرا بہی مہلت داراشکوہ کو ملجاتی تو وہ لاہور مین بادشاہ بن کر بیٹہہ جاتا۔ اب تک اوس پاس بیس ہزار سپاہ جمع ہوئی تہی۔ اوسنے تمام راجپوتانہ مین راجاؤن کی خدمت مین استمالت نامے بہیجے۔ اور داؤد خان کو چار پانچ ہزار سوارون کے ساتہہ دریائے ستلج کے گذر گہون پر بہیجا۔ اور جب عالمگیر کے آنیکی خبر سنی تو عزت خان کے ساتہہ کچہہ فوج کو گذر روکنے کے لئے روانہ کیا۔ اور سب سے زیادہ یہہ حکمت کی کہ اوسنے مرزا شجاع کو اپنی طرف کرنے کی خط ملاطفت آمیز بہیجے۔ اور اوس سے قول اور قسم اس بات پر ہوئے کہ جب ملک فتح ہوجائے گا تو آدہا آدہا ملک آپسمین تقسیم کرلینگے۔ غرض اوسکو اس بات پر راضی کیا کہ وہ بنگال سے الہ آباد پر حملہ کرے۔ اور مین یہان پنجاب مین لڑائی کے لئے آمادہ ہوتا ہون۔ اگرچہ وہ سب طرح تین اور حکمتین کرتا تہا۔ مگر اورنگزیب سے شکست کہا کر اوس سے لڑتا ہوا نہایت ڈرتا تہا۔ جب لوگون نے دیکہا کہ وہ اورنگزیب کا مرد میدان نہیں ہے تو اونہون نے آنا کانی دینی شروع کی۔ راجہ راجروپ نے جب سنا کہ عالمگیر خود آتا ہے تو وہ بہی علیحدہ ہوگیا۔ عالمگیر کی سپاہ ستلج کے پار آسانی سے اتر گئی تو داراشکوہ نے اوسکو دریائے بیاس پر روکنا چاہا۔ اور اس کام کے واسطے

داؤد خان کو سپاہ کی ساتہہ روانہ کیا۔ اوسنے گذر گوبندوال پر آن کر بادشاہ کے لشکر کا حال دریافت کرکے داراشکوہ کو لکھا۔ اوسنے وہان سے اپنے بیٹے سپہر شکوہ کو بہت سے لشکر اور توپخانہ کے ساتہہ گذر گوبندوال پر روانہ کیا جب خلیل اللہ خان نے عالمگیر کو لکھا کہ یہان اعدا کی سپاہ کا اسقدر ہجوم ہو رہا ہے۔ تو اوسنے راجہ جیسنگہ اور دلیر خان کو سپاہ کے ساتہہ روانہ کر دیا۔ اور صف شکن خان میر آتش کو بہی اس لشکر مین بہیجدیا۔ اور بہادر خان اور خلیل اللہ خان کو یہہ حکم بہیجدیا کہ جب تک ہم نہ آوین اپنے مقام سے آگے نہ بڑہنا۔ اب داراشکوہ اورنگزیب کی ان تیاریون کو دیکہکر سمجہا کہ مجہسے اوسکی ٹکر نہین اوٹہائی جائے گی۔ اس لئے اوسنے اپنے بیٹے سپہر شکوہ کو بلالیا۔ اور ۲۹۔ ذیقعد کو لاہور سے ملتان کی طرف روانہ ہوا۔ اور داؤد خان کو حکم دیا کہ تمام کشتیون کو جلاکر اور غرق کر میرے پاس چلا آئے۔ جب یہہ مژدہ اورنگزیب کو پہنچا۔ تو اوسنے حکم دیا کہ دریاے بیاس کا پل باندہین۔ اور لاہور پر قبضہ اور تصرف کرین۔ غرض ۶۔ ذی الحجہ کو دار السلطنت لاہور پر قبضہ ہو گیا۔ داراشکوہ یہان سے ایک کروڑ روپیہ اور بہت سا مال اسباب لے گیا۔ اور یہہ اوس کا ارادہ ہوا کہ ملتان ہو کر قندہار چلا جائے۔ مگر اوسنے یہہ غلطی کی کہ وہ ملتان کی طرف چلا۔ اگر کابل جاتا تو ضرور افغانون اور اوزبکون کے ذریعے سے اوسے قندہار مین راہ ملجاتی۔ اب اوسکے حکم سے اوسکے تعاقب مین لاہور سے خلیل اللہ خان اور بہادر خان اور دلیر خان روانہ ہوئے۔ اب بہت سے رفیق داراشکوہ کے جدا ہو کر بادشاہی لشکر سے ملتے جاتی تہے۔

اب بادشاہ نے خیال کیا کہ داراشکوہ کے تعاقب مین اوسکے

آدمیون سے غفلت ہوئی - اسلئے اوسنے خود تعاقب کرنا چاہا - اور لاہور کی راہ چہوڑی اور ملتان کی جانب روانہ ہوا - اور شاہزادہ محمد اعظم کو لاہور روانہ کردیا - ۲۹ - تاریخ بادشاہ مومن پور مین پہونچا تہا کہ وہان خبر آئی کہ داراشکوہ ملتان مین نہین ٹہرا - بلکہ وہ بہکر کی طرف چلا گیا - اور جو نوکر اوسکے ساتہہ تہے اونمین سے بہت سے جدا ہو گئے - اور آگے بہی روز بروز اوسکی جمعیت کم ہوتی جاتی ہے - بادشاہ نے صف شکن خان کو اوسکے تعاقب مین دوڑایا کہ اوسکو ملک سے باہر کردے - داراشکوہ ملتان مین ۲۵ - ذی الحجہ کو پہنچا - اور یہان بائیس لاکہہ روپیہ اوسکو ہاتہہ لگا - اوسنے سب اسباب اپنا کشتیون پر لادکر بہکر روانہ کیا - راہ مین اس اسباب کو بہت سے لٹیرے لوٹنے آئے - مگر توپخانہ سے سب بہاگ گئے - ۳ - محرم کو ملتان مین بادشاہی لشکر پہونچا - وہان بادشاہ کا حکم آیا کہ تعاقب مین فوراً روانہ ہو - چنانچہ اول صف شکن خان روانہ ہوا - اور پہر شیخ میر روانہ ہوا

بادشاہ کا ملتان سے لاہور آنا اور لاہور سے دہلی جانا

جب بادشاہ ملتان مین پہنچا تو ممالک شرقی سے برابر عرائض آنی شروع ہوئین کہ مرزا شجاع بنگال سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا ہے - اس خبر کو سنکر بادشاہ ملتان مین پانچ روز رہ کر بارہوین محرم الحرام کو روانہ ہوا - اور ۲۴ - کو لاہور مین پہونچا - اور یہان کا نظم و نسق کر کے شاہجہان آباد کی طرف روانہ ہوا - اور ۲۳ - صفر کو یہان آگیا - راجہ جسونت سنگہ والی جودہ پور جو اورنگ زیب سے شکست کہا کر جودہ پور چلا گیا تہا یہان حاضر تہا - اوسکی عفو تقصیر بادشاہ نے کردی تہی - اوسنے ملازمت حاصل کی - اب بادشاہ پاس خبر آئی کہ شجاع نے

پٹنہ سے الہ آباد کی طرف کوچ کیا ہے۔ جب سی کہ دارا شکوہ سے اوسنے شکست کہائی
تہی شجاع کا حال اچہا نہ تہا۔ اورنگ زیب ہمیشہ اوسکو خط عنایت اور مہربانی کے
لکہا کرتا تہا۔ جسوقت اکبر آباد مین دارا شکوہ کو شکست دیکر وہ آیا۔ اوسیوقت شاہجہان
سے اس مضمون کا فرمان جاری کرایا کہ منگیر معہ صوبہ بہار و پٹنہ مرزا شجاع کی جاگیر
مین مقرر ہو کر ملک بنگال سے متعلق کیئے جائین۔ مرزا کو ان صوبون کی ایک عمر سے
تمنا تہی۔ محمد میرک گرز بردار کو یہہ فرمان دیکر مرزا شجاع پاس بہیجا اور یہہ بہی
بہائی کو لکہا کہ مین اتنے دارا شکوہ کے معاملات سے فارغ البال ہون۔ تم
ان ملکون کے نظم و نسق مین مشغول ہو کر اپنے حال پر جلال سے نقصانات کا جبر کرو
اور پہر میرے پاس آؤ جو کچہہ تمہارے مطالب اور مدعا ہونگے اونکے حصول مین بہی
کوشش کرونگا۔ جب محمد میرک بنگالہ مین پہونچا۔ اور شجاع کو یہہ فرمان دیا۔
تو وہ بہائی کا نہایت منت پذیر ہوا۔ اور دارا شکوہ کی فرار اور ہزیمت سی کمال
شادمان۔ اور ایک تہنیت نامہ بہائی کو لکہا۔ اور اوسمین اوسکے احسان کی
نہایت شکر گزاری ادا کی۔ اور اب اکبر نگر سے کہ حاکم نشین بنگالہ کا تہا پٹنہ مین چلا آیا
اب جب یہان آیا اور اوسنے دیکہا کہ بہائی دارا شکوہ کے پیچہے بہت دور نکل گیا
ہے۔ میدان خالی ہے اوسنے یہہ ارادہ کیا کہ فوج جمع کر کے اول الہ آباد مین چلیے
اور پہر سینے تو اکبر آباد پر قبضہ کیجیے۔ شاید اس تیز دستی مین سلطنت نصیب ہو جائے
غرض وہ پچیس ہزار سوار اور بڑا توپخانہ لیکر پٹنہ سے چلا اور قلعہ رہتاس مین آیا۔
یہان کا قلعہ دار رام سنگہ دارا شکوہ کا نوکر تہا۔ اوسنے یہہ قلعہ مرزا شجاع کی سپرد
کر دیا۔ اور یہہ عرض کیا کہ جتنے آگے قلعہ ہین اون سب کے نام حکم دارا شکوہ کا آگیا ہے کہ وہ

حضور کے حوالہ کرین - چنار کے قلعہ دار نے بہی قلعہ حوالہ کیا - قاسم خان الہ آباد کے قلعہ دار
نے بہی درخواست بہیجی - یہان کے قلعہ پر بہی وہ قابض ہوگیا - یہہ خبرین سنکر اورنگ زیب
نے خط لکہا اور سمجہایا کہ اپنے ارادہ فاسد سے باز آ - مگر وہ سنے نہ سنا - تو شاہزادہ محمد سلطان
کو لشکر کے ساتہہ اس سمت مین روانہ کیا - اور بادشاہ اپنے جشن شاہانہ مین شاہجہان آباد
مین مصروف ہوا -

مرزا شجاع سے لڑنے کے لئے بادشاہ کا جانا

اب بادشاہ نے دیکہا کہ اگرچہ مین دہلی مین آگیا ہون - مگر شجاع اپنے ارادہ سے باز
نہین آیا - اسلئے اوسنے خود ارادہ کیا - اور شکار کہیلتا کہیلتا سورون پہونچا -
بادشاہ نے چاہا کہ یہہ مہم ندرانہ و مصالحہ سے ختم ہو جائے اور شمشیر اور اوس
سے کام نہ پڑے - اسلئے پہر خط بہائی کو لکہا کہ - اس عرصہ مین خبر آئی کہ وہ آگے
بڑہتا چلا آتا ہے - ناگزیر بادشاہ نے ۲۲ دسمبر ۱۶۵۹ء / ۵ ربیع الثانی ۱۰۶۹ کو سورون سے
آگے قدم بڑہایا - اور ۲ جنوری ۱۶۵۹ء / ۱۷ ربیع الثانی ۱۰۶۹ کو محمد سلطان کے لشکر سے قصبہ
کورہ مین جا ملا - اور شجاع اور اوسکے لشکر مین فقط چار کروہ کا فاصلہ رہ گیا تہا
معظم خان میر جملہ بہی خاندیس سے بحکم شاہی اس لشکر کے ساتہہ آن ملا -

اورنگ زیب اور مرزا شجاع کی لڑائیان

کورہ مین تین روز بادشاہ کی اقامت پر گذرے تہے کہ ۱۹ کو مرزا شجاع نے اپنا توپخانہ
لڑائی کے ارادہ سے روانہ کیا - اوسکے جواب مین بادشاہی توپخانہ بہی روانہ ہوا -
اور بادشاہ نے سارے لشکر کو کوچ کا حکم دیا - یہہ لشکر نوے ہزار آدمیون کا تہا -
مرزا شجاع نے بہی اپنے لشکر کو لڑائی کے لئے آراستہ کیا - بادشاہ کا دولت خانہ تو

کورہ مین آیا - مگر وہ چار گہڑی دن چڑہے سوار ہوا - اور کجہوہ مین سہ پہر کو جاکر لشکر اعدا سے آدہ کوس کے فاصلہ پر اترا - اور سب سپاہ کا انتظام کیا - اول وال توپخانون مین لڑائی شام تک رہی - رات کو مرزا شجاع نے اپنا توپخانہ واپس بلالیا - یہہ توپخانہ بلند مقام پر تہا - اسلئے اوسکی زد بادشاہی لشکر پر بہت پڑتی تہی - اسلئے معظم خان نے اس مقام پر اپنا توپخانہ لیجاکر نصب کیا - بادشاہ تمام اپنے لشکر کا انتظام کرکے دولتخانہ کو واپس آیا اور سو رہا - رات بہر سپاہ کی کمربندی رہی - مگر اس رات کو رات مین ایک عجیب غریب ہنگامہ شورش برپا ہوا - جسنے ایک صدمہ عظیم بادشاہی لشکر کو پہونچا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ہم راجہ جسونت کا حال پہلے لکھہ آئے کہ بادشاہ نے اوسکی عفو تقصیر کردی تہی - مگر حسن مدارات اور تواضع کا متوقع تہا - وہ عالمگیر سے وقوع مین نہ آئین - اسلئے گو ظاہر مین وہ اس لشکر کے ایک حصہ کا سپہ سالار تہا - مگر باطن مین وہ ناراض تہا - اب اوسنے مرزا شجاع سے خط وکتابت شروع کی - اور ایک وقت متعین کیا کہ مین ادہر سے بادشاہی لشکر کو تباہ کرتا ہون - آپ ادوہر سے آئے اور لشکر پر حملہ کیجے - اسطرح دونون ملکر اس لشکر کو یک قلم غارت کردین - اگر یہہ تدبیرین ٹہیک پڑتین اور دونون کا اتفاق وقت متعین پر ہوجاتا تو مرزا شجاع فتحیاب ہوجاتا - مگر اتفاق سے یہہ اتفاق نہ ہوا - اور پہلے راجہ وہ بڑے بڑے رجپوت سردارون کو اور اپنی سپاہ کو لیکر فرار ہوا - سر راہ لشکر شاہزادہ محمد سلطان کا پڑا - اوسکو غارت کرنا شروع کیا - اور اسباب اور اثاثہ اوسکا لوٹنا شروع کیا - اسوقت بادشاہی لشکر کی پریشانی کا حال نہ پوچہو کہ کوئی تو اپنی اسباب کی فکر حفاظت مین چلاجاتا ہے - اور کوئی بے تحاشا بہاگا جاتا ہے - اور کوئی دشمن سے جاملتا ہے - شاذونادر کوئی ایسا ہے کہ جو دشمن سے مقابلہ کرنیکے لئے آمادہ ہورہا ہے -

اسوقت بادشاہ اپنی گہوڑے سے اوترکر ہوادار پر سوار ہوا۔ اور نہایت استقلال اور متانت سے ہنس ہنس کر اپنی فوج کو سمجہانا شروع کیا۔ اور بیان کیا کہ مین اس ہنگامہ سی بڑا خوش ہون کہ جسکے سبب سے تمام منافقون کی خس وخاشاک سی میرا لشکر پاک صاف ہوگیا۔ اور ایک حصہ سپاہ کا تیار کر کے راجہ سی لڑنیکے لئی بہیجا۔ اب راجہ نی دیکہا کہ اوسکی حمایت اور اعانت کیواسطے مرزا کی طرف صدائے برنخاست۔ کہین ایسا نہو کہ تمام لشکر مجہی پر پل پڑے اور کچل ڈالے۔ اسلئے اوسنے اپنا راستہ لیا۔ اور کہین گوشہ عافیت مین بیٹہہ کر اس جنگ کی بہار دیکہتا رہا۔

باوجودیکہ اس صدمہ سے نصف لشکر پریشان اور پراگندہ ہوگیا۔ مگر اورنگ زیب ہمیشہ خدا پر توکل کرنے مین بڑا مستقل تہا۔ وہ ان آیات رحمانی پر کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اور کَم مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ صدق دل سی یقین کرتا تہا۔ جسوقت صبح ہوئی۔ اور شجاع اپنا لشکر لیکر لڑنے آیا۔ وہ ہاتہی پر سوار ہو کر لڑنے گیا۔ اول توپخانہ سی لڑائی شروع ہوئی۔ اور پہر دونون لشکر آپسمین لپٹ گئی۔ اور خوب ہنگامہ کارزار گرم ہوا۔ مرزا شجاع کے لشکر نی بادشاہ کی فوج کے دائین بازو کو شکست دیکر ہٹا دیا۔ اس سے بڑی پریشانی لشکر مین ہوئی۔ اور بہت سے سپاہی دشمنون سی جا ملے بعد ازان دشمنون نے فوج کی قلب کو جہان بادشاہ خود موجود تہا بہت دبایا۔ کئی دفعہ بادشاہ جان جوکہون مین پڑا۔ ایک بڑا ہاتہی اوسکے ہاتہی سے آن لپٹا۔ اگر اورنگ زیب کی ہاتہی کی حوضے کا سپاہی گولی مار کر اپنی چالاکی اور تیزدستی سے فیلبان کو گولی سے نہ اوڑاتا تو بادشاہ سلامت کو ہاتہی سے نیچے اوترنا پڑتا اور پہر ہاتہی سے اوترنا تخت سلطنت سی اوترنا ہوجاتا۔ غرض وہ اپنے استقلال سے

سے خطرناک محل مین غالب آیا۔ اور دشمنون کی قلب سپاہ کو ایسا دبایا کہ دشمنون کی پیر اوکھڑ گئے۔ ایک سو چودہ توپین اور بہت سے ہاتہی بادشاہ کے ہاتہہ لگے۔ سجدۂ شکر اوسنے ادا کیا۔ اور تالاب کجھوہ پر جہان لشکر مرزا شجاع کا مقیم تہا وہ گیا۔ اور اوسی روز اپنے بیٹے سلطان محمد کو شجاع کی تعاقب مین روانہ کیا۔ اور ۲۷۔ کو وہان سے کوچ کیا اور معظم خان میر جملہ کو جو مصنوعی قیدسی رہا ہو کر ابتک کسی منصب پر نامزد نہوا تہا ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کا منصب دیکر سپاہ کثیر کے ساتھہ شاہزادہ محمد سلطان کی اعانت کی لئے روانہ کیا ۱۶۵۹ء کو آگرہ مین داخل ہوا +

راجہ جسونت سنگہ کا آگرہ مین آنا اور مارواڑ جانا

بادشاہ کی ممالک مقبوضہ مین آگرہ ایسا شہر تہا جسکا معرض خطر مین آجانا زیادہ تر سہل تہا چنانچہ اسوقت اوسپر یہہ آفت آئی کہ راجہ جسونت سنگہ بادشاہ کی لشکر کو لوٹ مار کر جب بہاگا اور اوسنے دیکہا کہ فتح وظفر کا التفات بادشاہ کی حال پر ہے۔ تو اوسنے مارواڑ کا رستہ لیا۔ اور ہنوز لڑائی کا انجام ہی اچہی طرح نہین معلوم ہوا تہا۔ کہ وہ آگرہ پر جہک پڑا۔ یہہ امر اوسکے اختیار مین تہا کہ وہ شاہجہان کو قید سی آزاد کرکے تخت سلطنت پر بٹہاتا۔ غالبًا اسوقت اس کام مین خاص و عام بہی اوسکے ساتہہ ہوتے۔ سب کا خیال بادشاہ کی بحالی کی طرف اسقدر ہو گیا تہا کہ شائستہ خان جو بادشاہ کا محافظ تہا اسقدر تنگ آیا تہا کہ زہر کہانیکا ارادہ رکہتا تہا۔ مگر راجہ جسونت سنگہ شوجا کہ عالمگیر سے مخالفت کا طول دینا اور سرکشی کو حد غایت تک پہنچانا اپنے تئین محل خطر مین ڈالنا ہے۔ اسلئے وہ اپنی ریگستانی اور کوہستانی ملک جودہ پور کو چلا گیا۔ جب کہین شائستہ خان کی ہوش ٹہکانے آئی۔ بعد اسکے جب اورنگ زیب آگرہ مین آیا

تو ۲ر فروری ۱۶۵۹ء / ۱۰ر جمادی الاول ۱۰۶۹ کو دس ہزار سپاہ جسونت سنگہ کی پیچہے بہیجی۔ اس واقعہ کا ذکر عالمگیر نامہ مین سوا اسکے نہین لکہا کہ جسونت سنگہ کا جب ارادہ ہوا کہ دارا شکوہ سے ملے تو پادشاہ نے منزل گہاٹم پور سی محمد امین خان میر بخشی کے ساتہہ نو ہزار سوار اوسکی استیصال کے واسطے روانہ کی۔

قلعہ الہ آباد کا قبضہ مین آنا

جب مرزا شجاع پادشاہ سے لڑنے آیا تہا تو تم کو یاد ہوگا کہ قاسم خان نے یہہ قلعہ اوسکو دیدیا تہا۔ پہر مرزا نے یہہ قلعہ بدستور قاسم خان کو عنایت کیا۔ اور اوسنے سید عبد الجلیل کو اپنا نائب مقرر کیا۔ اور خود لشکر لیکر مرزا کے ساتہہ پادشاہ سے لڑنے چلا آیا جب یہان یہہ ہزیمت اور شکست مرزا کو نصیب ہوئی تو وہ اپنی صوبہ الہ آباد سے بہت جلد قلعہ مین چلا گیا۔ جب مرزا شجاع بہاگ کر یہان آیا۔ تو زمانہ سازی کرکے اوس سے ملنے کو گیا۔ مگر قلعہ مین قدم نہ رکہنے دیا۔ اور جب شاہزادہ محمد سلطان اور معظم خان وہان مرزا شجاع کے تعاقب مین پہنچے۔ تو اونکو یہہ قلعہ حوالہ کر دیا۔ اور خود پادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور خاندوران خان یہان کا قلعہ دار مقرر ہوا۔ اب مرزا شجاع بہاگ کر بنگال مین چلا گیا۔

دارا شکوہ کا گجرات مین آنا اور وہان اوسکو لوگون کا پادشاہ ماننا

اب دارا شکوہ کا حال سنو۔ کہ جب پنجاب مین کوئی تدبیر اوسکی اورنگ زیب کے آگے نہ چل سکی۔ نہ پنجاب کی سردار اوسکے ساتہہ ہوئی۔ نہ اون خطون کا کچہہ اثر ظاہر ہوا جو اوسنے راجاؤن کو ہندوستان مین بغاوت برپا کرنیکے لئے خود لکہے۔ اور

باپ کو بہت منت اور زاری کی عرضیان بہیجکر لکہا ہے - تو وہ لاہور سے ملتان گیا
اور یہان سے بہی گہبراکر بہکر کیطرف روانہ ہوا - بادشاہی لشکر صف شکن اور
شیخ میر اور دلیرخان لیکر اوسکے پیچہے پیچہے چلے آئے - اب داراشکوہ نے بکہر مین
بہی قیام نہ کیا - دریا سے پار ہوکر سکہر مین چلا گیا - اب بادشاہی لشکر کی بہی دو
حصے ہو گئے - شیخ میر دریا سے پار ہوکر سکہر کی طرف گیا - اور صف شکن خان دریا کے
وار بکہر کی جانب چلا - تاکہ دونون طرف سے داراکو شکار کرین - شیخ میر سکہر سے
بارہ کوس پر پانچوین صفر کو پہونچ گیا - اور چہٹی کو وہان لشکر کا نزول ہوا -
صف شکن خان تین روز پیشتر سکہر مین پہونچا - اور یہان اوسکو معلوم ہوا کہ
داراشکوہ نے اپنا مال اسباب اور اہل وعیال کو قلعہ بہکر مین چہوڑا ہے - اور داؤد خان
اور سردارون نے جو اوسکے عمدہ نوکر تہے اوسسے مفارقت اختیار کی ہے - اب
داراشکوہ کا ارادہ تہا کہ سکہر سے قندہار کو جائے - مگر اس سفر مین نہ رفیق رفاقت
کے لئے ساتہہ تہے نہ خدمت گارون کی جمعیت باقی تہی - نہ باربرداری کے لئے
اونٹ وغیرہ موجود تہے - سوا اوسکے اوسکی پیاری بی بی بہی اسطرف جانے سے
نارضامند تہی - اسلئے وہ ٹہٹہ کی سمت مین چلا - صف شکن خان نے نظیر خان کو بہکر
مین چہوڑا - اور خود سیوستان کی طرف چلا - اور یہان کے قلعہ دار محمد صالح ترخان
نے لکہا کہ داراشکوہ قلعہ سے پانچ کوس پر آگیا ہے - اوسکا سارا مال اسباب خزانہ کشتیون
مین لدا جاتا ہے - ابتم جلد آؤ تاکہ اوسکی سد راہ ہو - خان مذکور نے محمد معصوم کو
بہت سا لشکر دیکر روانہ کیا - کہ داراشکوہ کی کشتیون سے آگے بڑہ کر دریا کے کنارہ پر
مورچے لگائے - اور آپ راتون رات کوچ کرکے اوسکے لشکر سے آگے تین کوس بڑہ گیا

اور کشتیون کے انتظار مین بیٹھا - اور یہہ چاہتا تہا کہ دریا سے عبور کر کے دشمنون سے
مقابلہ کرے - مگر اوسکی کشتیان داراشکوہ کی کشتیون سے پیچھے تہین اسلئے وہ عبور نہ کر سکا
سوا اسکے محمد صالح نے یہہ کہا کہ دوسری طرف دریا مین کم تک پانی ہے کشتیان اوس
کنارہ کی طرف سی عبور نہین کر سکینگی - ضرور اسی طرف سے جائینگی - اسلئے صف شکن
خان نے دریا سے عبور نہ کیا - اب دوسرے روز سامنے داراشکوہ کے لشکر
کا غبار اوٹہتا نظر آیا - صف شکن خان اوسکو بیٹہا دیکہا کیا - وہ آنکہون کے سامنے سے
نکل گیا - اور اپنی کشتیونکو دوسرے کنارہ کی طرف سے سلامت لے گیا - غرض محمد صالح
کی صلاح بدنے بچا دیا - اب اوسنے گرپوہ سیوستان سے عبور کیا - صف شکن خان بہی
اسی طرف دریا کے دو منزل اوسکے پیچھے گیا - کہ دوسری طرف شیخ میران پہونچا - اوسنے
بہی دریا پار اپنے پاس بلالیا - اب یہہ خبر آئی کہ داراشکوہ ٹہٹہ سے گجرات کی طرف
چلا گیا - صف شکن خان نے آگے بڑہنے کا ارادہ کیا - کہ اتنے مین بادشاہ کا حکم آپہونچا
کہ اب داراشکوہ کے پیچھے نہ جاؤ حضور مین آؤ - غرض جب اس لشکر نے ٹہٹہ سے
اوسکا پیچہا چہوڑا تو جان مین جان آئی - اور اوسنے یہہ سوچا کہ اسوقت گجرات
خالی ہے - وہان جا کر قسمت آزمائی کیجے - اسلئے اوسنے جنگلون اور جول کے راہون
کو طے کیا - اور دریا شور کے کنارہ کنارہ نہایت صعب گذار غیر مسلوک راہون سے
وہان کے زمینداروں سے رستہ پوچہتا پوچہتا ملک کچہہ مین پہونچا - یہان کے مرزبان
نے اوسکی بڑی خاطر داری کی - اور اپنی بیٹی شاہزادہ سپہر شکوہ سے نامزد کی
غرض اس ملک مین اوسکو راہ مل گئی - اب اوسکے کل فیق تین ہزار رہ گئے -
اونکو ساتھہ لے گجرات کی راہ لی - اب یہان کے حاکم شاہ نواز خان نے جسکی ایک بیٹی

اورنگ زیب کو بیاہی گئی تہی - اور ایک مرزا مراد کو - اوسکی بڑی خاطرداری کی -
تمام صوبہ گجرات اور بندر سورت اور بڑوچ پر قابض کرادیا - یہان بہی ایک خزانہ
دس لاکہہ روپیہ کا اوسکو ہاتہہ لگ گیا - جسکے لٹانیسے بہت لوگ رفیق اوسکے بن گئے
غرض وہ گجرات مین ایک مہینہ سات روز رہا - اور بائیس ہزار آدمیون کا لشکر
اوس پاس ہوگیا - اور ایک بڑا توپخانہ تیار ہوگیا - کبہی یہہ ارادہ کرتا تہا کہ قطب الملک
والی گولکنڈہ اور عادل شاہ والی بیجاپور سے استعانت لیکر توفیر لشکر مین کوشش
کیجے - اور کبہی یہہ قصد کرتا تہا کہ اجمیر کی طرف چلکر اورنگ زیب سے معرکہ آرا ہوجیے
انہین دنون مین جہوٹی جہوٹی خبرین مرزا شجاع کی فتحیابی کی اوس پاس
پہنچین - جو لوگ اوسوقت بہاگ گئے تہے کہ اورنگ زیب کے لشکر پر مصیبت پڑی تہی -
اونہون نے وہی خبر دارا شکوہ کو سنائی - اس سبب سے اوسنے احمد آباد سے ۱۴ فروری جمادی الاول
۱۶۵۹ ۱۰۶۹ سنہ کو اجمیر کی طرف راہ لی - تین منزل پر پہونچا کہ اوسکو اصل حال اس لڑائی
کا معلوم ہوگیا - اب وہ متردد تہا کہ مین کیا کرون کہ راجہ جسونت سنگہ کا نوشتہ
اوس پاس پہونچا کہ تم ادہر ہی آؤ - ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے - اوسکا
یہہ بلانا غنیمت ہوا اور وہ ہی طرف روانہ ہوا - ہر منزل پر ایک نوشتہ راجہ کا اس
مضمون کا آیا تہا کہا کہ ادہر جلد آوے - یہانتک کہ وہ میرٹہہ جو تین منزل یعنی پچاس
میل کے قریب جودہ پور سے تہا آن پہونچا - اور راجہ نے بہی اپنی قوم کا ایک لشکر
جمع کیا - اور دارا شکوہ سے ملنے کا ارادہ سے چلا - یہہ راجہ اپنی نجات عالمگیر کے
ہاتہہ سے اسی مین سمجہتا تہا کہ دارا شکوہ کا رفیق بنے - اسیلئے اوسکے بلانے
مین زیادہ اصرار کیا ۔

راجہ جسونت سنگہ کا بادشاہ سے ملنا اور داراشکوہ سے لڑنا

جب اورنگ زیب کو یہہ حال معلوم ہوا تو وہ سب اپنی کامیابیون کو بہول گیا۔ اور اوسکو
بڑا فکر پیدا ہوا۔ وہ یہہ سوچا کہ اگر جسونت سنگہ جسکی قلمرو گجرات سے اجمیر تک پہیلی ہوئی ہے
داراشکوہ کا رفیق ہوگیا۔ تو بڑا غضب ہوگا۔ سارے راٹہور راجہ اوسکا دم بہرینگے۔ پہر
معلوم نہین کہ کیا ہو۔ اسلئے اوسنے یہہ چاہا کہ کسی طرح راجہ کو گانٹہہ لون۔ وہ عقل اور
تدبیر کا پابند تہا۔ غیظ وغضب کا مغلوب نہ تہا۔ سو قت وہ راجہ کی اوس دغا اور بے ادبی کو
بہول گیا جو اوسسے ابہی سرزد ہوئی تہی۔ بلکہ وہ اپنی حکمت کو اس سرکش کے بہلانے
مین کام مین لایا۔ بعض مورخون نے لکہا ہے کہ اوسنے اپنی ہاتہہ سے ایک اعزاز نامہ مین
وہ خطاب و منصب تحریر کیا جس سے پہلے انکار کیا تہا۔ اور اسی سبب سے راجہ بگڑ گیا تہا۔
اور اسپر اور یہہ مزید کیا کہ راجہ جے سنگہ اوسکے رجپوت بہائی سے یہہ اعانت چاہی
کہ وہ بہی راجہ جسونت سنگہ کو اوسکی جانب سے مطمئن کر دے۔ اور بادشاہ کی نیک نیتی
جتا کر یہہ اوسکو سجہائی کہ جو کوئی شخص بادشاہ کا مخالف ہوکر داراشکوہ کی ایک بیجا
مقدمہ مین جان لڑائیگا۔ وہ جان اور مال کو اپنے خطرہ مین ڈالیگا۔ غرض اس
بہلاوون اور پہسلاوون نے راجہ جسونت سنگہ کے دل پر بڑا اثر کیا۔ اور داراشکوہ کی
اعانت سے دست کش ہوا مگر بعض مورخ یون لکہتے ہین کہ راجہ جے سنگہ نے راجہ
جسونت سنگہ پر جو ایک بڑے رتبہ کا راجہ تہا اور راجہ جسونت کا رشتہ مند تہا۔
اپنے بہائی پر رحم کرکے بادشاہ کی نہایت منت اور سماجت کی کہ اس گناہ گار کا قصور
معاف ہوجائے۔ بادشاہ نے اوسکی خاطر سے درخواست منظور کرلی۔ اور اپنی طرف سے
ایک مکتوب لکہا۔ اور ایک معتمد آدمی کے ہاتہہ بہیجا۔ اور اوسمین وعدہ تمام تقصیرات

معاف کریگا کیا۔ جب راجہ کو یہہ مژدہ پہنچا تو وہ جودہ پور سے بیس کوس اجمیر کے ارادہ سے
آگے ایک لشکر جرار لیکر گیا تہا۔ اولٹا چلا آیا۔ بعض نے یہہ لکہا ہے کہ راجہ جی سنگہ نے
بادشاہ کی رای جسونت سنگہ سی ملنے کی دیکہ کر اوسی سمجہایا اور بادشاہ کا طرفدار بنا لیا۔ غرض کچہہ
ہی ہوا۔ داراشکوہ جب میرتہہ مین پہونچا۔ اور راجہ کے آنیکی کچہہ آثار نہ نظر آئے تو متردد ہوکر
اپنے معتمد ملازم دو بین چند کو راجہ پاس بہیجا۔ اور جلد آنیکا تقاضا کیا۔ اور ایفاء وعدہ
چاہا۔ وہ جودہ پور سے پانچ کوس پر راجہ سے ملا۔ اور پیغام داراکا پہونچایا۔ اوسنے
یہہ جواب دیا کہ ابہی خاطر خواہ جمعیت سپاہ کی نہین ہوئی۔ داراشکوہ اجمیر مین آجائے
تاکہ سب رجپوتون کو حال معلوم ہوجائے۔ اور چارون طرف سے اقوام رجپوت اوس پاس
جمع ہوجائین۔ اور مین بہی چند روز مین لشکر جمع کر کے حاضر ہوتا ہون۔ اب
داراشکوہ اجمیر مین آیا۔ یہان کا صوبہ دار تربیت خان اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا تہا
وہ بہاگ کر بادشاہ پاس چلا گیا۔ داراشکوہ نے اجمیر مین پہنچکر دوبین چند کو راجہ پاس بہیجا
وہ راجہ سے جودہ پور سے بیس کوس ورے ملا۔ تو اوسنے دیکہا کہ اب راجہ داراشکوہ کے ساتہہ
اتفاق کرنے مین پست ہوگیا ہے۔ اور وہ اولٹا جودہ پور کو جاتا ہے اسلئے اوس نے
وہان سے آکر داراشکوہ سے یہہ حال کہدیا۔ مگر اوسنے بہہ خام طمعی سے راجہ پاس سپہر شکوہ
اپنے بیٹے کو پانچ سو سوارون کے ساتہہ بہیجا۔ راجہ یونہین لیت و لعل اور لطائف الحیل
مین اوسے ٹالتا رہا۔ اور آخر کو یہہ جواب دیا کہ مین تن تنہا اورنگزیب کی قوت کا
مقابلہ نہین کرسکتا۔ اور جب تک مین اوسکا شریک نہین ہوسکتا کہ کسی اور بڑے راجہ کو
سمجہا بجہا کر اب اپنا شریک نہ کرین۔ غرض اب داراشکوہ کو جسونت سنگہ کی رفاقت سے
بالکل مایوسی ہوگئی۔ اسوقت اوس پاس چالیس ہزار سپاہ تہی۔ میدان مین لڑائی ہوئے

اورنگ زیب سے ڈرتا تھا۔ اسلئے پہاڑون کو مورچون اور توپون کو تو دارا نے سد سکندر بنا لیا۔ مگر نصیب سکندر کا سا نہ بنا سکا +

دارا کی شکست اور بادشاہ کی فتح

بادشاہ نے جسوقت سے گجرات کی حال سنے تھے تو وہ آگرہ کے اندر بھی نہ داخل ہوا۔ بلکہ ادسکے پاس سے اجمیر کی طرف روانہ ہوا۔ اور آپ کو رمین آپہنچا۔ اور بہت جلد وہان جا پہنچا جہان داراشکوہ مورچے جمائی اور توپین لگائی پڑا تہا۔ تین دن تک خوب لڑائی جاری رہی۔ اور بادشاہ کی فوج کا نقصان توپون کی مار سے ہوتا رہا۔ داراشکوہ کی مورچال نہایت مستحکم اور استوار تہی۔ اور بہت سے آڑین تہین۔ اسلئے بادشاہی افسرون نے یہہ سوچا کہ دشمنون کے مورچون پر حملہ کرنیسے فتح دشوار نہ حاصل ہونی مشکل ہے۔ غرض اس سوچ بچار مین وہ تہے کہ راجہ راجروپ کوہستان جمون کا راجہ مع لشکر آن پہنچا۔ ادسکی سپاہ پہاڑی آدمیون کی تہی۔ وہ کوہ گردی اور گریوہ نوردی مین چیت و چالاک تہی۔ ادسکو حکم بادشاہ نے دیا کہ کوکلہ پہاڑی کے عقب پر حملہ کرے غرض سب جگہ مورچون پر حملہ ہوئے۔ اور تین گہنٹہ تک خوب گہمسان لڑائی کا رہا مگر راجہ راجروپ کے آدمیون نے کوکلہ پہاڑی کے مورچون کو تہ و بالا کر دیا۔ اور دلیر خان اور شیخ میر نے شاہنواز خان کی مورچون کو تباہ کیا۔ اور داراشکوہ ایک پہاڑی پر سے شام تک لڑائی کا ڈہنگ دیکہا کیا۔ کہ جان نثار کیسے جاتے تہے مورچے مورچے پر دشمن چہائے جاتی تہے۔ جسوقت شاہنواز خان مارا گیا تو داراشکوہ بتقدر شکستہ خاطر ہوا کہ باوجودیکہ کئی مورچون پر چہہ سات ہزار آدمی ادسکے لڑ رہے تہے۔ مگر رات ہوتے ہی مایوس ہو کر بہاگا۔ جب تک بعض سردارون کو ادسکے بہاگنے کا حال نہ معلوم ہوا

وہ لڑتے رہے مگر بہ صف شکنخاں سے امان چاہ کر اوسکے پاس چلے گئی۔ اب داراشکوہ کی فوج
جگہ جگہ منتشر اور پراگندہ ہوگئی۔ قلعہ اجمیر مین سارے اوسکے عمدہ نوکرون کے اہل و عیال
اور مال و اسباب تھے۔ اور بہت سا خزانہ وہان تہا۔ وہ اون راجپوتون نے جو اوسکے
پاس جمع ہوگئے تہے خوب لوٹا۔ صرف تہوڑی جواہرات اور اشرفیان جو عماریون مین
اوسکے اہل و عیال کے ساتہہ تہین بچ رہین۔ بہاگنے کیواسطے یہہ عماریان ہاتہیون پر لڑائی
سے پہلی ہی تیار تہین۔ اور اونٹون پر کارخانے اور اشرفیان لدی ہوئی جدا کہڑی تہین
اسمین منصوبہ یہہ تہا کہ اگر لڑائی کا رنگ بگڑے۔ تو دولت اور اہل و عیال تو بچ جائین۔
مگر داراشکوہ رات کو بہاگا تہا۔ اسلئے اندہیرے مین اہل و عیال بہی بچہڑ کر کہین کے کہین جا پڑے
آٹہہ پہر بعد بہٹکے ہوئے ملے۔ جو اسباب اور خزانہ اونٹون پر لدا ہوا ساتہہ تہا۔ وہ اونکے
محافظون نے جوان عماریون کے ساتہہ تہی لوٹ لیا۔ غرض نہ خزانہ نہ کوئی اور کارخانہ
اوس تک پہونچا۔ سب لٹ لٹا برابر ہوا۔

داراشکوہ کی مصیبتین گجرات بہاگنے مین

داراشکوہ آٹہہ نوروز مین رات دن برابر چلکر گجرات کی قرب وجوار مین مرتا گرتا پہونچا۔
پہاڑون اور جنگلون کی راہ۔ موسم گرمی کا۔ خود بے سامان۔ دشمن کے تعاقب کا خطر
ان سب مصیبتون پر یہہ ایک اور آفت کہ پہاڑون کے کولی اور بہیل دبائے چلے آتے تہے
جب موقع پاتے تہی لوٹ کہسوٹ لیتے تہی۔ جب کوئی اوسکا رفیق جان نثار پیچہے رہا۔ اوسے
ہی لوٹ کہسوٹ بدن پر کپڑا نہ چہوڑا۔ اور جی مین آئے تو جان سے ہی مار ڈالا۔

ڈاکٹر برنیر سے ملاقات

اگرچہ اس ملاقات کا حال کسی فارسی کتاب مین مین نے نہین دیکہا مگر الفنسٹن صاحب نے

اوسکو اپنی تاریخ مین لکہا ہے - اسلیئے مین بہی لکہتا ہون - اگرچہ اوسکو پایہ اعتبار سے ساقط جانتا ہون
کہ دارا شکوہ اس مصیبت کے عالم مین چلا جاتا تہا - کہ راہ مین اوسکو ایک قافلہ دلی کو جاتا ہوا ملا
اوسمین ڈاکٹر برنیر صاحب بہی تہے - دارا شکوہ کی بی بی زخمی ہو گئی تہی - کوئی جراح اور طبیب
ساتہہ نہ تہا - اوسنے ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی - اور اپنی بی بی کی تکلیف اور مصیبت
کا حال سنایا - اس بامروت ڈاکٹر نے قافلہ کا ساتہہ چہوڑ دیا اور تین دن تک دارا شکوہ
کے ساتہہ اس مصیبت کے سفر مین شریک ہوا - اب چوتہے روز احمد آباد ایک منزل رہا تہا - یہان
یہہ خیال تہا کہ وہان پہنچکر اسکے گنبد مین چین سے بیٹہینگے - اور بہت دنون کی مصیبتون
اور تکلیفون کے بعد راحت اور آرام پائینگے - آج ایک کاروان سرای مین اونہون نے آرام کیا
اگرچہ اس سرای مین کولیون اور رہزنون کی آفت سے خاطر جمع ہوئی مگر مکان کی قلت
اور آدمیون کی کثرت سے یہہ چپقلش ہوئی - کہ ڈاکٹر صاحب اور دارا شکوہ کی مستورات مین
صرف ایک ٹاٹ کا پردہ حائل تہا - چوتہے روز ڈاکٹر صاحب دہلی کو چلتے بنے

احمد آباد کے دروازون کا بند ہونا اور دارا شکوہ کا پکڑا جانا

سمجہے یہہ تہی کہ آفت گئی مصیبت کے ایام بسر ہو گئے - مسرت کی گہڑی آئیگی - مگر وہان پردۂ
غیب سے کچہہ اور ہی ظہور مین آیا - گجرات سے جو امرا اور کمکی دارا شکوہ کے ساتہہ گئے تہے
جب اونہون نے اوسکی شکست اور ہزیمت کو دیکہا تو اونہون نے اوسے بالکل قطع تعلق
کیا - اور وہ اپنی راے منقلب کرکے بادشاہ کے یار ہو گئے - اور یہہ ارادہ کر لیا کہ اگر دارا شکوہ
اب گجرات مین آوے تو دروازے شہر کے بند کر لین اور اوسکو قدم اندر نہ رکہنے
دین - سردار خان بادشاہ کے ایک قدیمی ملازم نے سید جلال بخاری کو کہ دارا شکوہ
نے اوسکو حاکم گجرات اپنی طرف سے مقرر کیا تہا - پکڑ کے مقید کر دیا - اور قلعہ کو خوب

مستحکم کیا - اور شہر کا سارا بندوبست کر لیا - جب دارا شکوہ کو یہہ حال معلوم ہوا کہ
دروازے بند ہین - اور وہ شہر کے اندر نہین جا سکتا تو وہ پرگنہ کری مین جو احمد آباد
سے آٹھہ کوس ہے گیا - کانجی کولی سے درخواست استعانت کی - اوسنے یہہ مروت کی کہ
اوسکو ملک کچھہ مین پہنچا دیا - اور راہ مین گل محمد فوجدار بندر سورت کا ڈہائی سو بندوقچی
ہمراہ لیکر اوسے آن ملا - جب کچھہ مین دارا شکوہ پہلی دفعہ آیا تہا تو وہان کے حاکم نے
اپنی بیٹی اوسکے بیٹے کی ساتہہ نامزد کی تہی - اور بڑی مہمانداری اور آؤبہگت کی تہی
مگر ابکی دفعہ اوسنے یگانگی کو بیگانگی سے اور مروت کو بے مروتی سے بدلا - دارا شکوہ صرف
دو روز یہان بسر کر بہکر کی طرف چلا - دریاء سندہ کے کنارہ پر جب پہنچا - تو میواتی زمیندار
جو اوسکا مدت کا رفیق تہا وہ اپنے دوست آشناؤن کو لیکر اوسسے جدا ہو گیا - اور بادشاہ
پاس چلا آیا - پہر دارا شکوہ دریاء سندہ کو عبور کر کے چاند خان کی جاگیر مین پہنچا - وہ اوسسے
لڑنیکے لئے آمادہ ہوا - اور گرفتار کرنیکا ارادہ کیا - دارا شکوہ نے لڑکر اوسپر فتح پائی -
مگسیان کی ملک مین گیا - اس قوم کے سرخیل مرزا ملکسی اوس سے بڑے خلوص اور
خاطرداری سے پیش آیا - قندہار یہان سے دس بارہ منزل تہا - سو اوسنے وعدہ کیا کہ
مین خود جاکر اور اپنے آدمیون کو ہمراہ لیکر وہان پہنچا آؤنگا - ملک جیون زمیندار
دادر یا دہاندہر کا تہا - شاہجہان نے ایکدفعہ اوسکو ہاتہی کے پاؤن تلے کچلوانے کا
حکم دیا تہا - دارا شکوہ نے باپ سے سفارش کرکے اوسے بچا دیا تہا - اور جان بخشی کا ممنون
اور مرہون کیا تہا - اسوقت اوسکے خط بلاوے کے پہنچے - اسلئے مرزا ملکسی کی بات کو نہ مانا
سچ ہے مصرعہ صید را چون اجل آید سوے صیاد رود + وہ بے تکلف دادر مین
چلا آیا - اور ملک جیون کو اپنے آنیکا خط لکہا - اوسنے ایوب خان کو اوسکی استقبال کے لئے

اور ایک منزل آگے خود استقبال کو آیا - اور بڑی تعظیم و تواضع سے پیش آیا - یہہ بدنصیب
اوسکے دل کی دغا سے بیخبر تہا - اور یہہ نہین سمجہتا تہا کہ وہ ملعون اپنی محسن کے قید کرنے سے
بادشاہ کا تقرب حاصل کیا چاہتا ہے جب وطن اوسکا نہایت قریب ہوا تو اوسکی پیاری
بی بی مر گئی - اس مصیبت کے وقت وہ بڑی غمخوار اور رفیق اوسکی تہی - اور وہ اوسکے چچا
پرویز کی بیٹی تہی - مدت سے سل کی بلا مین مبتلا تہی - اور پہر اس مرض پر یہہ مصیبتین پڑین
آخر کو وہ جان دیکر اس دنیا کے عذاب سے چہوٹ گئی - اوسکی نعش کو لیکر وہ ملک جیون
کے گہر آیا - اس رنج کے مارے وہ اپنے جینے سے بیزار ہو گیا - اور رہے سہے ہوش حواس بہی
گم ہو گئے - اس بدحواسی کو دیکہئے کہ گل محمد جو اوسکا بڑا جان نثار رفیق تہا - اور
سپاہی تہا - اوسکو ساتہہ ستر سواروں کی ساتہہ جو رہے سہے رفیق شفیق تہے بی بی کی
نعش کے ساتہہ لاہور روانہ کیا - تاکہ وہ اپنی وصیت کی موافق اوسکے پیر شاہ میان میر
کی خانقاہ مین دفن ہو - چند خواجہ سرا اوسکے ساتہہ رہ گئے - اب اوسکا یہہ ارادہ ہوا
کہ یہان چند روز رہ کر قندہار کو روانہ ہون - ملک جیون نے یہہ خیال کیا کہ اگر مین اوسکو
قندہار جانے دونگا تو معلوم نہین بادشاہ اوسکا کیا حال کرے - اسلئے وہ اپنی کارروائی
اور مصلحت اوسکے گرفتار کرنے مین سمجہا - ۲۹ - رمضان جب وہ قندہار کی سمت کو روانہ ہوا
تو ملک جیون خود ایک منزل ساتہہ آیا - اور اپنے بہائی اور سپاہ کو ساتہہ لایا - اور پہر
اوسکو چہوڑ کر واپس چلا گیا - اور یہہ کہہ گیا کہ یہہ سپاہ اور میرا بہائی حضور کو قندہار
کی سرحد مین پہنچا دینگے - مگر ادہر وہ واپس گیا - ادہر اوسکے بہائی نے دارا شکوہ اور
سپہر شکوہ کو گرفتار کر لیا - اور راجہ جی سنگہ اور بہادر خان کو جو اوسکے تعاقب مین
قریب آ پہونچے تہے - اطلاع دی - اور باقر خان حاکم بہکر کو اوسکی گرفتاری کا حال لکہا

باقرخان نے ملک جیون کا خط بادشاہ کی خدمت مین بھیجا۔ بادشاہ کے پاس اکیسوین شوال کو یہہ عرضداشت پہنچی۔ اسوقت بادشاہ اپنے جلوس کا جشن کررہا تہا۔ اوسنے اس خبر کو اپنے ارکین سلطنت کو سنادیا۔ مگر کوئی خوشی ظاہری اوسکی ظاہر نہ کی +

داراشکوہ کا دہلی مین آنا اور اوسکا مارا جانا

مگر جب داراشکوہ کی گرفتاری کی خبر تحقیق ہوگئی تو چہوٹے بہائی نے بڑی بہائی کے گرفتاری کے شادیانے بجوائے۔ اور اپنے جشن سالگرہ کے ایام بڑہائے۔ ۱۵۔ ذیقعد ۱۰۶۹ سنہ ۲۶ جولائی ۱۶۵۹ کو دونون باپ بیٹے قیدی پابزنجیر دہلی مین آئے۔ ۲۰۔ ذیقعد کو حکم صادر ہوا کہ ان دونون قیدیون کو ایک ہتہنی پر سرکشادہ حوضہ مین بٹہائین۔ اور نظیر بیگ چیلہ کو حوضہ کی پیچہے بٹہائین۔ اور بہادر خان فوج کے ساتہہ اوسکے ہمراہ ہو۔ اور اس صورت سے لاہوری دروازہ سی شہر مین وہ داخل ہون۔ اور چوکون مین پہراکر دلی کے بازارون مین لیجائین اور وہان سے خضرآباد مین پہنچائین۔ اور خواص پورہ کی کسی مستحکم عمارت مین مقید کرین۔ جسوقت اس حیثیت سی داراشکوہ شہر مین تشہیر ہوا تو لوگ بازارون مین کہڑے زار زار روتے تہی۔ اور غیظ و غضب سے دل اوسکے پیچ و تاب کہاتے تہی جوش و خروش کی یہانتک نوبت پہنچی تہی کہ ہر نیر صاحب ہتیار باندہ کر بازار مین آئے۔ مگر لوگون نے صرف ہمدردی آنسوون کے بہانے اور شور و غل مچانے مین ظاہر کی۔ اور کچہہ نہ کیا۔ دوسرے روز ملک جیون کو خطاب بختیار خان کا مرحمت ہوا۔ اوسنے دربار مین جانیکے لئی شہر مین قدم رکہا کہ ہزارون آدمی دوکانون اور کوٹہون پر کہڑے ہوگئے۔ اور چارون طرف سے لعنت پہٹکار گالی گلوج کا غل شور ہوا۔ جوتیان اینٹ پتہر خاک مٹی جو کچہہ جسکے ہاتہہ مین آیا برسلنے لگا۔ غرض یہانتک نوبت پہنچی کہ دس بیس افغان جو اوسکے ساتہہ تہی زخمی ہوکر مارے گئے۔

اگر کوتوال آنکا انتظام نہ کرتا تو بختیار خان کی پوری کم بختی آتی - اور اوسکی بوٹیان اڑ جاتین غرض یہہ ہمدردی ہی لوگون کی اوسکے حق مین اچھی نہ ہوئی - جب بادشاہ نے یہہ فساد کی صورت دیکھی تو علماء کو بلاکر اون لوگون کیواسطے جنہون نے بختیار خان کے افغانونکو پائمال کیا تہا فتوی لیا - اونہون نی فتوی دیا کہ شر قلیل خیر کثیر کے لیئے جائز ہے - اسلیئے جن لوگون نے خلیفۃ اللہ کے برخلاف یہہ کام کیا ہے اونکا قتل کرنا مضائقہ نہین ہے اِس فتوی سے وہ شہید ہوئے - اب داراشکوہ نے اس عالم مین بادشاہ بہائی کو خط لکہا جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ - برادر من بادشاہ من سلامت - سلطنت تمہین اور تمہاری اولادکو مبارک ہو - مجھے اوسکی کچھہ ہوس نہین رہی - فقط ایک گوشہ عافیت اور ایک لونڈی خدمتگار چاہتا ہون کہ کچھہ کہالی لون - اور تمہارے لیئے دعا کرون - اس عجزنامہ کا کیا خوب صورت جواب بہائی نے دیا ہے کہ علماء کو بلایا - اوسکی چند رسالی اور کتابین جو مقالات صوفیہ اور تحقیق کلمات محققین ہنود کی باب مین تصنیف و تالیف کئی تہے پیش کئے - اور پوچھا کہ جس مسلمان کا یہہ اعتقاد ہو اوسکے لئی شرع کیا حکم دیتی ہے - اونہون نے کہا کہ ان کے مضامین شرع کے خلاف ہین جس مسلمانکا یہہ اعتقاد ہو وہ ملحد ہے اور اوسکا قتل واجب ہے - یہہ حجت شرعی قائم کرکے مصرع اگر خون بفتوائے بریزی رواست + بظاہر نہایت افسردگی سے فتوی قتل کا جاری کیا - مگر معلوم ہوا کہ کوئی شخص اس مظلوم کا قتل قبول نکریگا - اسلیئے ایک سنگدل جو ذاتی دشمنی اوس سے رکھتا تہا انتخاب کیا گیا - اوسے چند اور ظالمون کے ساتھہ قیدخانہ مین بہیجا - دونون باپ بیٹے اس قیدخانہ مین مسور کی دال پکارہے تہے - اکثر اسی دال کو زہر کے اندیشہ سے کہایا کرتے تہی - جسوقت یہہ قاتل سامنے آئی - تو ڈر اجان گیا کہ فرشتے اجل کے آن پہنچے - اسوقت بہی خون نے تمومی کے

اپنا رنگ دکھایا کہ ایک چہوٹی سی چہری لیکر وہ دشمنون کے سامنے کٹرا ہوا۔ اور جبتک بہت سی ظالم او سپر آنکر نہ ٹوٹ پڑے وہ بہی نہ گرا۔ آخر زخمون سے چور ہوکر مارا گیا۔ اور پہر یہہ مردہ بہی زندہ کی طرح کوچہ و بازار مین مشتہر ہوا۔ سر بادشاہ کے سامنے لایا گیا۔ اور خون سے پاک صاف ہوکر طشت مین اوسکے روبرو رکہا گیا۔ جب بادشاہ نے خوب پہچان لیا کہ وہ بڑے بہائی ہی کا سر ہے تو زار زار رونے لگا۔ اور بہت رنج آمیز کلمے کہہ کر فرمایا کہ ہمایون کے مقبرہ مین اوسے دفن کردو۔ اور سپہر شکوہ کو گوالیار کے قلعہ مین پہنچاؤ دارا شکوہ کی رفاقت جرم مین حضرت سرمد بہی علما رجاہ طلب اور تقرب خواہ کی رائے سے ملحد قرار دئے گئے۔ اور شہید ہوئے۔ شاہجہان آباد مین جامع مسجد کے نیچے ابتک اپنی خوابگاہ مین سوتے ہین۔ جاہل ہندو مسلمان انکے اب ہی قبلہ و کعبہ بنے ہوئے ہین +

مرزا شجاع کی لڑائیان شاہزادہ محمد سلطان اور معظم خان سے

ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ شاہزادہ محمد سلطان اور معظم خان الہ آباد سے مرزا شجاع کے تعاقب مین سنہ جلوس کے ربیع الثانی مین روانہ ہوئے تہے۔ اب ہم اس مہینہ سے آگے سولہ مہینہ تک کا حال جو مرزا شجاع سے تعلق ہے لکہتے ہین۔ الہ آباد سے وہ بہاگ کر قلعہ چنار گڈہ مین گیا۔ وہان سے توپین لاکر بہادر پور مین لڑنے کا ارادہ کیا۔ مگر بادشاہ کے لشکر کی خبر سنکر پٹنہ مین بہاگ گیا۔ یہان اپنے بیٹے زین الدین کی شادی ذوالفقار خان کی بیٹی سے بربستی کی۔ ۲ جمادی الآخر کو وہ منگیر مین داخل ہوا۔ اس شہر کے ایک طرف گنگا اور دوسری طرف پہاڑ ہے۔ اور پٹہانون نے اپنی عملداری مین اوسکے آگے ایک فصیل کہچی۔ کہ وہ ایک طرف دریا سے دوسری طرف پہاڑ سے ملتی تہی

اور گرد اوسکے خندق کہدی ہوئی تہی - اب مرزا شجاع نے اس خندق کو گہرا پانی تک کیا اور فصیل کی مرمت کی - اور تینس تینس ۳۳ گز کے فاصلہ پر برج بنائے - اور مورچے جمائے - اور اوپر توپخانے لگائے - راجہ بہروز زمیندار کہرپور اوسکے ساتھہ متفق تہا اور دامن کوہ کے حفاظت اوسکے سپرد تہی - اکبرنگر یعنے راج محل کو اسی میدان مین سے راہ جاتی تہی - بنگال کی دار الحکومت مرزا شجاع نے اکبرنگر ہی کو مقرر کیا تہا - منگیر مین مرزا کا ارادہ اقامت کا تہا - مگر جب لشکر شاہی آیا - تو راجہ بہروز شاہزادہ محمد سلطان سے جاملا - اور اوسکی ہدایت کی موافق لشکر شاہی نے منگیر کو چہوڑ دیا - اور وہ پہاڑ سے دائین طرف دامن کوہ کہرکپور مین کہ جنگل سے گہرا ہوا تہا گیا - اور یہہ ارادہ کیا کہ مرزا شجاع کے عقب پر حملہ کرین - جب اوسکو یہہ خبر ہوئی تو وہ ۱۱ کو منگیر سے آگے چلا گیا - اور لشکر شاہی پٹالہ پور مین منگیر سے بیس کوس پر گیا - یہان سے معظم خان منگیر کے بندوبست کے لیئے روانہ ہوا - اور شاہزادہ یہان مقیم رہا - مرزا شجاع رنگاماٹی مین پہونچا - وہ مثل منگیر کے پہلے سے مستحکم تہا - اور اب مرزا نے اوسے زیادہ تر استوار کیا - اور اوسکی حفاظت خواجہ کمال زمیندار بیربہوم کو سپرد کی - اور بیربہوم مین اپنے نوکر اسفندیار کو بہیجا کہ وہ لشکر شاہی کا سد راہ ہو - مگر خواجہ کمال بہی شاہزادہ محمد سلطان سے مل گیا - اور یہان بہی لشکر شاہی نے دائین طرف پہاڑ سے دامن کوہ مین کوچ کیا - اسفندیار نے جب خواجہ کمال کا یہہ حال دیکہا تو وہ بہی اولٹا چلا گیا +

اب لشکر شاہی مین یہہ فساد برپا ہوا کہ اجمیر سے جہوٹی جہوٹی خبرین راجپوتون کے پاس آنی شروع ہوئین - اونہون نے شاہزادہ کی اطاعت سے قدم باہر اوٹہایا

اور ۲۶ رجب کو بیربہوم سے دو تین منزل ورے وہ سب علیحدہ ہوگئی۔ جب لشکر شاہی
نے بیربہوم سے گذر کیا۔ تو شجاع وہان نہ ٹہرا۔ اور سید ہا اکبر نگر مین پندرہ کوس تہا جا
پہنچا۔ اوائل ماہ رجب مین وہ یہان آیا۔ اور اوسط ماہ مذکور مین دریار گنگ سے
عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ اور وہ گذر دوگاچی پر کہ بارہ کوس اکبر نگر سے ہے مخصوص آباد
کی طرف جسکو جعفر خان کے زمانہ سے مرشدآباد کہتے ہین آیا۔ الہ وردی خان اور
اوسکے بیٹے سیف اللہ خان نے جنکے پاس کچہہ آدمی مرزا سے ناراض ہوکر آگئے تہے
کچہہ پادشاہی آدمی تہے۔ مرزا کے روکنے کا ارادہ کیا۔ وہ یہہ خبر سنکر اولٹا اکبر نگر کو
گیا۔ اور الہ وردی خان اور اوسکے بیٹے کو فریب اور دغا سے بلاکر مار ڈالا۔ اور پہر
۲۱۔ رجب کو دوگاچی سے عبور کرکے باقرپور مین آیا۔ اور رسان سے سوتی تک
جابجا مورچے لگائے۔ اور نوارہ اور توپخانے مقرر کئے۔ شاہزادہ محمد سلطان اور
معظم خان لشکرون کے ساتہہ اکبر نگر مین سلخ رجب کو داخل ہوئے۔ اور دوگاچی
سے عبور کیا۔ موضع مذکور اور باقرپور کے درمیان ایک زمین مرتفع تہی۔ مرزا شجاع
نے اسپر مورچے لگائے اور لشکر شاہی پر توپین چلائین۔ معظم خان نے اسکے ہاتھ مین سے
چہین لینے کا قصد کیا۔ اور اس ارادہ سے دریا کے پار لشکر لے گیا۔ جسوقت دشمنون
نے اس لشکر کی شکل دیکہی تو وہ زمین چہوڑکر بہاگ گئے۔ اور لشکر شاہی نے اس
زمین پر قبضہ کرلیا۔ اور مورچے جمادئے۔ دوسرے روز مرزا شجاع کا لشکر نوارہ مین
کشتیون کے اندر بیٹہہ کر آیا۔ اور اس زمین پر گولے برسانے شروع کئے۔ غرض
پانی پر آتش کارزار گرم کی۔ لشکر شاہی نے بہی زمین مرتفع پر سے گولے اونپر مارے
غرض دو روز تک لڑائی رہی۔ بعدازان مرزا شجاع کی سپاہ نے اس زمین کے لینے کا ارادہ

اور اپنے مورچون کے استحکام مین مصروف ہوا۔ اور روز نواڑہ مین بیٹھہ کر یہہ لشکر اکبر نگر کی
طرف جانا۔ اور وہان محمد مرزا بادشاہ کا لشکر لئے پڑا تہا۔ اوسی روز کچہہ لڑائی توپ تفنگ
سے ہو جاتی۔ دو کاچی اور اکبر نگر کے پاس ایک دریا عریض واقع تہا۔ اور شجاع بادشاہی
توپخانون کے مقابل توپخانہ لئے بیٹھا تہا۔ اور سقدر نوارہ کہ اوسپر بادشاہی لشکر عبور کرے
معظم خان کے ہاتہہ نہین لگتا تہا۔ اسلیئے وہ آٹھہ سات ہزار لشکر کو لیکر سوتی مین کہ اکبر نگر
سے چودہ کوس پر جہانگیر نگر کی سڑک پر تہا چلا گیا۔ اور یہان وہ کشتیون کے جمع کرنے مین
مصروف ہوا۔ اور دوکاچی سے سوتی تک اوسنے جا بجا مورچے لگا دئے۔ اور علی قلیخان کو
دونا پور مین کہ باقر پور سے چہہ کوس تہا مقرر کیا۔ اور شاہزادہ محمد سلطان دوکاچی مین
مقیم رہا۔ مرزا شجاع نے نور حسن کو سوتی پر اور سفندیار کو دونا پور پر مقابلہ کرنیکے واسطے
مقرر کیا۔ اور خود بادشاہزادہ کے مقابلہ مین کہڑا ہوا۔ اور زین الدین بڑے بیٹے کے ساتہہ
اہل و عیال و مستورات کو ٹانڈہ مین بہیجدیا۔ اور دولت اور مال بہی اوسکے ساتہہ کر دیا۔
اب معظم خان نے سوتی مین سو کشتیان جمع کر لین مخالفون نے دوسری طرف دمدمے لگا لئے۔
اور اوسپر آٹھہ توپین چڑہا لین۔ اور اوسنے لشکر شاہی کا نقصان کرنا شروع کیا معظم خان
نے ایک دن کشتیون مین لڑکر شکست پائی۔ مگر دوسرے روز پہر کشتیون مین بیٹھہ کر گیا۔ اور چہہ
توپین چہین کر لے آیا۔ اور دو توپون مین میخین ٹہوک کر بیکار کر آیا۔ جب یہہ دستبرد معظم
خان کو ہاتہہ لگی۔ تو اوسنے ۱۹۔ شعبان سنہ جلوس کو تہتر کشتیون مین لشکر اور آلات جنگ
لڑنے کے لئے روانہ کئے۔ مگر دشمنون نے اس لشکر کو بڑی ہزیمت دی اور دو روز تک
لڑائی رہی۔ اور لشکر شاہی نے بڑی تباہی اوٹہائی۔ اور بڑے بڑے سردار کام آئے

شاہزادہ محمد سلطان کا مرزا شجاع سے ملنا۔ اور اور واقعات

مرزا شجاع اور شاہزادہ محمد سلطان مین خط وکتابت شروع ہوئی - معلوم نہین کہ چچا کی تحریر نے کیا سحر شاہزادہ پر کیا کہ وہ باپ سے مخالف اور چچا سے موافق ہوگیا - باوجودیکہ وہ خود جانتا تہا کہ باپ کی تخت وتاج کا مین ہی وارث ہون - چچا کی بیٹی سے پہلے اوسکی نسبت ہوچکی تہی - ادہر اس نسبت کی کشش تہی - اودہر معظم خان سے اوسے رنجش تہی - پادشاہ نے سپاہ کا بالکل اختیار معظم خان کو دیا تہا - شاہزادہ اوسکی حکومت سہتے سہتے بہت تنگ ہوگیا تہا - سوا اسکے کچہہ فتنہ پردازون نے اوسکے دلون کے درمیان کدورت کا غبار اوٹہایا تہا - غرض ۲۷ - رمضان سنہ ۶۹ جون ۱۶۵۹ کو اپنے چند عمدہ رفیقون کو ہمراہ لے کشتی مین بٹہا اور چچا پاس چلا گیا - مرزا نے نہایت اوسکی تعظیم اور توقیر کی - اپنے چہوٹے بیٹے بلند اختر کو استقبال کے لئے بہیجا - اور دو کاچی کو ایک نواڑہ روانہ کیا کہ سارا مال اسباب شاہزادہ کا لے آئی - جسوقت یہہ واقعہ پیش آیا - تو شاہزادہ کے لشکر مین کمال اختلال آگیا - اسوقت معظم خان نے کام کیا کہ فوراً شاہزادہ کی لشکر مین آیا - اور اسقدر اوسکی دلداری اور خاطرداری کی کہ اوسکا انتظام ہوگیا - اور مرزا شجاع کا لشکر جو دو کاچی پر شاہزادہ محمد سلطان کا اسباب لینے جاتا تہا اوسکو بہی دفع کر دیا - اور اب وہ اس فتنہ نا ملائم کی تدبیر تدارک مین ہمہ تن مصروف ہوگیا - موسم برسات کا آگیا تہا - اسلئے موضع معصوم بازار مین کہ زمین مرتفع تہی اور اکبر نگر سے تین کوس تہا برسات کے دن کاٹنے کی لئے چلا گیا - اور اکبر نگر مین بہت سی امیر چہوڑ گیا +

پادشاہ کا حکم داؤد خان صوبہ دار بہار کی نام صادر ہوا کہ وہ لشکر لیکر ٹانڈہ جائے - غرہ رمضان کو وہ روانہ ہوا - اور پٹنہ پر گنگا سے عبور کیا - موسم برسات کا تہا - دریا ترہت اور گنڈک نہایت طغیانی پر تہے - اور بعض شعبے دریا ئے گنگ کے ایسے حائل تہے کہ اونپر

بغیر کشتی اور پل کے عبور ہونا دشوار تہا۔ سواے اسکے ہرجگہ دشمن رستہ روکے بیٹہے تہوئی تہے
غرض بہاگل پور تک پہونچتے پہونچتے ایک عرصہ لگ گیا۔ جابجا لڑنا پڑا۔ اب آگے کوسی و
کالہ پانی و مہاندی سدراہ ہوئے۔ اسلئے لشکر شاہی قاضی کوبہ مین بہاگل پور کے محاذی
مقیم رہا۔ اور برسات کے ختم ہونیکا منتظر رہا۔ اب مرزا شجاع کا تصرف اکبر نگر پر ہو گیا تہا۔
اسلئے داؤد خان نے بہی دریا سے عبور کرکے اقامت کی۔ ربیع الاول کے آخر مین سوم
برسات کا ختم ہوا۔ اور معظم خان اور مرزا شجاع مین لڑائیان شروع ہوئین۔ مرزا
نے برسات کاٹنے کی لیئے ٹانڈہ مین اقامت اختیار کی تہی۔ اور وہین لشکر جمع کیا تہا
۔ رحمان خان مخاطب بہ رشید خان جو مرزا کی طرف سی جہانگیر نگر مین حاکم تہا۔ اوسنے
معظم خان سے ملنے کا ارادہ کیا۔ اسلئے مرزا نے زین الدین کو بہیجا کہ اوسکا کام تمام
کرے۔ غرض مرزا زین الدین نے اوسے فیذکر دغا سے کام تمام کیا +

اکبر نگر پر تصرف مرزا شجاع کا

اس شہر کے ایک طرف ایک پہاڑ تہا۔ اور برسات مین وہ تین طرف پانی سے ایسا
گہر گیا کہ آدمی اور گہوڑے کے چلنے کی لئے راہ خشکی کی کوئی باقی نہ رہی۔ کشتی اور نواڑہ
سے وہان کام چل سکتا تہا۔ مگر کل نواڑہ پر مرزا شجاع قابض تہا۔ اس سبب سے یہان
لشکر شاہی اوروقہ اور رسد کے ہاتہہ سی نہایت تنگ تہا۔ بہت سی دہوب اور مراکب
تلف ہوگئی۔ غرض یہہ حال دیکہہ مرزا شجاع نی اکبر نگر پر حملہ کیا۔ لشکر شاہی نے سخت
مقابلہ کیا۔ آخر کار مغلوب ہوا۔ اور ذوالفقار خان لشکر لیکر دامن کوہ کی راہ سے
معصوم بازار مین معظم خان سی جا ملا بعضے سپاہی لشکر شاہی کے مرزا شجاع سے جا کر مل گئے
اور بہت سی خدمتگار شاہزادہ محمد سلطان کے اوس پاس چلے گئے۔ اور ہاتہی اور کارخانے

اوسکے ساتھہ لیگئے۔ مرزا کے لشکرنے ایام برسات اکبرنگر مین بسر کئے۔ بعد برسات کے بادشاہزادہ محمد سلطان ٹانڈہ مین اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر کے لشکر کے ساتھہ اکبرنگر مین آیا۔ اب مرزا شجاع نے لشکر آراستہ کیا۔ اور معصوم بازار مین معظم خان سے لڑنے کیواسطے آٹھہ ہزار سوار لیکر چلا۔ وہ بھی معصومہ بازار سے اوسسے مقابلہ کرنیکے لئی چلا۔ اور جب موضع بلکھنہ کے قریب پہونچے۔ یہان وہ ایک نالہ کے نیچے جو بھاگیرتی سی ملتا تہا مقیم ہوا۔ اور اس نالہ کا پل باندہ کر مورچے جمائے۔ اور توپخانے لگائے۔ مرزا شجاع یہہ چاہتا تہا کہ نواڑہ سے جدا نہ ہو اسلئے وہ براہ رست جو اکبرنگر سی لشکر شاہی تک چوبیس کوس تہی نہ آیا۔ بلکہ چکر کہا کر دو مہینہ مین آیا۔ غرہ ربیع الثانی سنہ جلوس کو وہ بلکھنہ مین لشکر شاہی کی قریب وارد ہوا۔ بیچ مین نالہ حائل تہا۔ اسلئے توپ و تفنگ سی لڑائیان شروع ہوئین۔ اور آٹھہ روز تک یہی ہنگامہ گرم رہا۔ نہ پل کی بابر وہ اوتری نہ یہہ اوترے۔ لڑائی مین کبھی ادہر کا پلہ بھاری ہو جاتا کبھی اودہر کا۔ آخر کار معظم خان نے نالہ سے عبور کر کے دشمنون پر حملہ کیا۔ ایک سخت لڑائی ہوئی۔ اور دشمن کے بڑے بڑے نامی سردار مارے گئے۔ بعد ازان مرزا خود لشکر لیکر معظم خان سی تیسرے پہر لڑنے آیا۔ اور توپ و تفنگ سی لڑائی شروع ہوئی۔ معظم خان نے دشمنون پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر اسوقت سردارونمین آپسمین خودسری اور ناموافقت ہو رہی تہی اوسکی فرمانبری نہ کی۔ اس سببسے لشکر کا انتظام بگڑ گیا۔ شام تک لڑائی رہی۔ پہر رات ہوگئی دونو لشکر اپنی اپنی جگہہ پر چلے گئی معظم خان نے یہہ اپنی لشکر کے افسرون کی خودسری دیکہہ کر لڑائی کو التوا مین ڈالا۔ اور اس امر کا منتظر رہا کہ داؤد خان ٹانڈہ مین پہونچ جائے شجاع یہانسے خود بخود ٹلجائے۔ اور دلیر خان لشکر لیکر اوسکی کمک کو لیکر آجائے نیا لشکر بادشاہ نے اوسکی کمک کے واسطے بہیجا تہا۔ اسلئے وہ بھاگیرتی سے عبور کر کے

مخصوص آباد یعنی مرشدآباد کی طرف چلا- جب مرزا شجاع نے یہہ ضعف لشکر شاہی اور
معظم خان مین دیکہا- تو وہ اوسکے تعاقب مین چلا- اور دشمن کی چال سمجہا- گدہ نصیرپور
کہ مخصوص آباد سے چہہ کوس تہا آن پہونچا- طرفین سی ہنگامہ کارزار گرم ہوا- دس بارہ روز
تک یہان بہی لڑائی رہی- ۱۲- ربیع الثانی کو دریا سے اوترنیکا قصد مرزا نے مصمم کیا تہا کہ
یہہ خبر اوسکے پاس آئی کہ داؤد خان ٹانڈہ پر جا پہنچا- اب اوسکو وہان کا فکر ہوا- یہان سی وہ
اوس طرف روانہ ہوا معظم خان اوسکے پیچہے پڑا- اور راہ مین کئی لڑائیان ہوئین- مرزا
دونا پور گیا- وہان سی ہزیمت اوٹہا کر دوکاچی مین پہونچا- وہ آگے آگے بادشاہی لشکر
پیچہے پیچہے چلا جاتا تہا- ساری ملک پر بادشاہی آدمیون کا قبضہ ہوتا جاتا تہا+

شاہزادہ محمد سلطان کا معظم خان کی لشکر مین آنا اور مرزا شجاع کا خاتمہ

برسات کی بعد جتنی لڑائیان ہوئین اونمین یہہ شاہزادہ چچا کے ساتہہ تہا- اب وہ ٹانڈہ مین
اپنی بی بی کی عیادت کو آیا تہا- معلوم نہین کہ وہ اپنی کئے سی الٹی پشیمان ہوا- جیسا وہ معظم خان
کے ساتہہ رہنی سے ناخوش تہا- ایسا ہی وہ اب مرزا شجاع کی معیت سی تنگ تہا- کیا اوسنی
یہہ دیکہا کہ چچا جان کی شجاعت کچہہ کام نہین کرتی- اوسکے ساتہہ رہنی مین سوا ندامت
کے کچہہ اور نہین حاصل ہوگا- یا وہ خود ہی تلون مزاج تہا غرض اوسنے خفیہ خفیہ خط و کتابت
اکبرنگر کے حاکم اسلام خان سے شروع کی- اوسنے ۲۷- جنوری ۱۶۶۰ع ۶- جمادی الآخر ۱۰۷۰ھ کو شکار کا بہانہ کر سوار ہو
دریا کے کنارہ پر پہنچا- یہان کشتی مین خود اور گیارہ رفیقون اور ملازمون اور اسباب کو
چار کشتیون مین سوار کر کے گدہ ٹانڈہ سے عبور کر کے دکہنی مین پہنچا- یہان اسلام خان
استقبال کے لئی لشکر کے ساتہہ کہڑا ہوا تہا- مرزا شجاع کے آدمی بہی اوسکی تعاقب مین آئے-

مگر جب یہان یہہ لشکر شاہی دیکہا تو وہ اولٹے پہر گئے +

مرزا شجاع نی جب یہہ دیکہا تو اوسنے اپنے بیٹی بلند اختر کو حکم دیا کہ جہان جہان دریا پایاب ہو گئے ہون وہان مورچے باندہ کر لشکر شاہی کو نہ اوترنے دی۔ اور وہ خود فوج لیکر داؤد خان کے لشکر کے برابر آیا۔ اب ٹانڈہ مین مرزا شجاع کے لشکر کا ہجوم تہا۔ وہان معظم خان نی لشکر بہیجا۔ اور جلکہ گہاٹ کی قریب سخت لڑائی ہوئی مرزا کو ہزیمت ہوئی۔ وہ ٹانڈہ بہاگ کر آیا۔ یہان سے اہل و عیال اور مال اسباب لیکر جہانگیر نگر گیا۔ وہان بہی معظم خان نی اوسکا پیچہا نہ چہوڑا۔ اب شجاع مین کچہہ دم نہ رہا۔ بڑے بڑے سردار اوسکی معظم خان سے جا ملے۔

۶ رشہر رمضان سنہ جلوس کو وہ زین الدین اور بلند اختر اور زین العابدین اپنے بیٹون اور چند ہمراہیون کو ساتہہ لیکر راجہ اراکان کی حمایت مین چلا گیا۔ آگے کچہہ حال نہین معلوم ہوتا کہ کیا اوسپر گذرا۔ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ راجہ اراکان نے شجاع کو اپنے ملک سی دغا و فریب سے نہ نکلنے دیا۔ اور مرزا نے وہان کے مسلمانون سی سازش کر کے راجہ کی اوکہاڑنے کسی طرح ڈالی تہی۔ اب بڑی جہان مین ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا شجاع اور اوسکی اولاد کو وہ گم گشتگی نصیب ہوئی کہ جسکی بازیافت نہ ہوئی۔ بنگالہ کی سپاہ کی پریشانی سنکر بادشاہ نی ارادہ بنگالہ کا کیا۔ راہ ہی مین تہا کہ فتح اور ظفر اور شاہزادہ کی چلے آنے کی خبر سن لی۔ اسلئے فسخ عزیمت کیا۔ شاہزادہ محمد سلطان مقید ہو کر باپ پاس آیا۔ اور سلیم گڈہ مین مقید کیا گیا۔

سلیمان شکوہ کا مقید ہونا

بہت دنون تک بادشاہ کو بہائی شجاع کے معاملات مین تردد رہا مگر اب وہ رفع دفع ہو گیا۔ اب سلیمان شکوہ کی طرف توجہ ہوئی۔ تم کو یاد ہو گا کہ ہم پہلے لکہہ آئے ہین کہ وہ راجہ سری نگر کی حمایت مین تہا۔ اول بادشاہ نی اوسے دہمکایا اور ڈرایا۔ اوسنے اپنی عزت کی

خیال سے یا کسی اور سبب سے یون ہی اوسنے نہ مانا تو لشکر کو اوسپر چڑہایا۔ غرض جب راجہ نے دیکھا کہ سلیمان شکوہ کی حمایت سے کچھہ حاصل نہین ہے۔ تو اوسنے راجہ جی سنگہ کی معرفت اپنی عفو تقصیر کی درخواست بادشاہ سے کی۔ اس راجہ کی سفارش کا بادشاہ کو بڑا خیال تہا۔ اور وہ ہندوؤن کے ساتہہ عہد و پیمان ہونے کا بڑا وسیلہ تہا۔ غرض بادشاہ نے اس راجہ کے کہنے سے اوسکا قصور معاف کر دیا۔ راجہ جی سنگہ کا بیٹا کنور رام سنگہ ۱۹۔ ربیع الثانی کو سری نگر روانہ ہوا۔ اب وہان کے راجہ پرتہی سنگہ نے اپنے آدمیون کو روانہ کیا۔ کہ سلیمان شکوہ جہان ہو اوسے لے آوٴ جب راجہ کی آدمی اوس پاس پہونچے تو وہ مقابلہ سے پیش آیا۔ اور محمد شاہ کوکہ اوسکا اور کئی ہمراہی اوسکے کام آئے۔ غرض وہ پانچوین جمادی الاولی کو گرفتار ہو کر کنور رام سنگہ کی حوالہ کیا گیا۔ ساتوین کو یہہ خبر بادشاہ پاس پہونچی جسنے بہتیجے کی گرفتاری پر شادیانے بجوائے۔ اور ۱۱ کو وہ دار الخلافہ شاہجہان آباد مین آیا۔ بادشاہ نے اوسے جان کی امان دیکر شاہزادہ محمد سلطان کے ساتہہ سلیم گڈہ مین قید کر دیا۔ بعد ازان دونون کو گوالیار کے قلعہ مین روانہ کر دیا۔ تاکہ سب اعیان سلطنت ایک جگہ مقید رہین۔ یہہ ایک عجیب بات ہے کہ الفنسٹن صاحب نے جہان جہان یہہ لکہا ہے کہ بادشاہ نے کسی ہندو نا آشنا سے راجہ جے سنگہ کی معرفت صلح چاہی یا کوئی اور کام نکالنا چاہا۔ وہان اوسکے برخلاف فارسی تاریخون مین یہہ لکہا ہے کہ اوس ہندو راجہ نے اپنی تقصیرات کی معافی راجہ جے سنگہ کی معرفت چاہی ؎

مراد کا قید مین مارا جانا

بڑے دو بہائیون اور بعض بہتیجون کا حال ہم سے سن چکے۔ اب چھوٹے بہائی مرزا مراد کا حال سنو۔ کہ وہ گوالیار کے قلعہ مین قید تہا۔ فصیل پر سے رسی لٹکا کر قلعہ سے بہاگنا چاہتا تہا

مگر وہ اپنی ایک معشوقہ سندی نژاد سے جب رخصت ہونے لگا۔ تو اوسنے ایسا پکار پکار کر
رونا شروع کیا کہ پہرہ والے اوسکے ارادہ سے واقف ہوگئے۔ اور وہ اپنی مراد سے نامراد رہا
اورنگ زیب اب یہہ سوچا کہ جب تک یہہ بہائی زندہ ہے تب تک اپنی خیریت و سلامتی
بخطر ہے۔ اسلئے اوسنے قتل کے لئے یہہ سامان تیار کیا۔ کہ جب مراد بخش گجرات مین حاکم تہا
۔ اور ایک ملازم پر سازش کا شبہ ہوا۔ اظہار دینے کے وقت اوسنے بہت گستاخی کی تو
اوسنے اوسے قتل کروا ڈالا تہا۔ اب اوسکے بیٹے کو سمجہا بجہا کر مدعی بنایا۔ اور پادشاہی
عدالت نے قاتل پر قتل کا فتویٰ دیا۔ پادشاہ نے اپنے ناشاد نامراد بہائی کو قصاص کا
حکم سنایا۔ اوسنے جواب دیا کہ مین مرنے سے نہین ڈرتا۔ مگر مین نے جسوقت قتل کا حکم دیا تہا
تو مین ایسا حاکم تہا کہ ایسے حکم کا مجاز تہا۔ اور تم نے بہی مجکو پادشاہ مان رکہا تہا
۔ ایسی صورت مین حاکم پر کسی شرع اور قانون مین قصاص کرنا نہین آیا۔ مگر
پادشاہ کی عدالت مین یہہ عذر نامسموع ہوا۔ اور وہ نامراد نوجوان مارا گیا +

راجہ کرن بہورتیہ کی سرکوبی کیواسطے لشکر کا بہیجا جانا

شاہجہان کی بیماری کی حالت مین پادشاہ کے حکم سے بہت سا لشکر بیجاپور کی مہم
سے اپنے ساتہہ دارا شکوہ کی حمایت کے لئے یہہ راجہ عالمگیر کے ساتہہ سے ہی لے گیا تہا۔ اور
بے رخصت اپنے وطن بیکانیر چلا گیا تہا۔ اب اورنگ زیب کے پادشاہ ہونے پر بہی اوسکا
خوف اوسپر ایسا غالب تہا کہ وہ پادشاہ کی خدمت مین نہین حاضر ہوتا تہا۔ جب
فرمان حاضر ہونیکے واسطے گئے تو وہ نہین چلے اور عذر کی عرضیان بہیجدین۔ اب پادشاہ
نے امیر خان کے ساتہہ ایک لشکر نو ہزار آدمیون کا اوسکی تادیب کے واسطے ۱۴ ذی الحجہ
۱۰۶۱ سنہ ۱۰۶۷ کو روانہ کیا۔ کیسنگہ راجہ کرن کا بیٹا اس مہم مین پادشاہ کے ساتہہ تہا

اوسکو باپ سی تعلق نہ تہا۔ غرض جب امیرخان لشکر لیکر بیکانیر کے نزدیک پہونچا۔ تو راؤ
کرن سنگہ خواب غفلت سی بیدار ہوا۔ اور وہ امیرخان کے پاس چلا آیا۔ اور اوسکو اپنا
شفیع عفو جرائم کے لئے بادشاہ کے ہان بنایا۔ اوسکو وہ لیکر بادشاہ کے روبرو لایا۔
۸ ربیع الثانی سنہ ۱۰۶۷ کو وہ بادشاہ کی خدمت مین مع اپنے دو بیٹون انوپ سنگہ اور
پدم سنگہ کے حاضر ہوا۔ بادشاہ نے اوسکا قصور معاف کردیا+

فتح کوچ بہار و ملک آسام

آخر سال سنہ ۱۰۶۷ مین شاہجہان کی بیماری کے سبب سے تمام ملک مین شور برپا ہو گیا۔
چنانچہ بیم نرائن زمیندار کوچ بہار نے تمرد اختیار کیا۔ اور بادشاہی ملک کام روپ پر
متصرف ہوا۔ اسوقت ملک آسام مین کہ دریا برہم پتر کے کنارہ پر واقع ہے۔ اور ایسی
پہاڑون سے گہرا ہوا ہے جسپر جنگل کے جنگل کہڑے ہین۔ راجہ دہجنگہ راجہ تہا۔
اوسنے بہی ملک کام روپ کی فتح کا قصد کیا۔ اور خشکی کی راہ سے ایک لشکر کثیر بہیجدیا۔
شجاع کی بے انتظامیون سے اسامیون کا تسلط جہانگیر نگر یعنے ڈہاکہ کے قریب تک ملک پر
ہوگیا۔ اب معظم خان کی اہتمام سے ملک بنگال مین انتظام ہوا۔ تو بادشاہ نے اپنے قوی بازو
اور دانشمند وزیر معظم خان کو ان دونون مہمون کا انصرام سپرد کیا۔ وہ ۱۸ ربیع الاول
سنہ ۴ جلوس فقیر پور سے روانہ ہوا۔ ۲۷ کو کوچ بہار کو فتح کیا۔ اور عالمگیر نگر اوسکا نام رکہا
۔ اور ۲۶ کو وہ ملک آسام کی تسخیر کے ارادہ سی چلا۔ اور گہوڑہ گہاٹ کی راہ سے اوس
ملک مین پہونچا۔ اور پانچ مہینہ تک لڑ بہڑ کر ۱۲ شعبان سنہ ۱۰۷۲ ۱۲ مارچ سنہ ۱۶۶۲ مین کہرگانوہ دارالسلطنت
ملک آسام کو نہایت مردانگی اور دلاوری سے فتح کیا۔ اور بہت اسباب لوٹا۔ بادشاہ کو
ایک عرضداشت بہیجی جسمین اوسنے بڑی افتخار سے اس فتح کا حال لکہا۔ اور یہہ بیان کیا

کہ حضور کے اقبال سے اب آگے چین تک رستہ کشادہ کیا جاویگا۔ بعد ازان برسات کا موسم آیا۔ اور بارش سے چارون طرف ایک عالم آب ہوگیا۔ سپاہ کو سوار ہونیکی مجال نہی نہ چیر کٹے چارہ لا سکتے تہی۔ سوا اسکے چارون طرف سے اس ملک کی باشندے جمع ہو گئے۔ اور رسدون کو لوٹنے لگے۔ اور متفرق سپاہیون کو جان سے مارنے لگی۔ غرض طرح طرح کی تکلیفین پہونچانے لگے۔ اب ساری ملک مین سوا گہر گانوہ اور متہرا پور کے کہین تسلط شاہی نہ تہا۔ بہیم نرائن پہر ملک کام روپ پر تسلط ہوگیا۔ اور پادشاہی تہانے اوسنے اوٹہا دئے۔ لشکر مین وبا پہیلی۔ اگرچہ تازی کمک اور امداد آگئی۔ مگر معظم خان نے اپنی تدبیرین اور منصوبے جو بڑے بڑے آگی بڑہنے کی تہے وہ چہوڑ دئے۔ اور اپنی ساری عقل و ذہن کو اس کام مین لگا یا کہ سپاہ کے ہٹانیکی خفت نہ اوٹہانی پڑے اور راجہ سے خراج اور نذرانہ ٹہہر جائے۔ چنانچہ پانچوین جمادی الآخر کو راجہ کی وکیلون نے بیس ہزار تولہ سونا اور ایک لاکہ بیس ہزار تولہ چاندی اور ہستے ہاتہی اور پانچ چار لڑکے اور لڑکیان اجاؤن کی نذر مین دینی قبول کرلین۔ اور ۶ جمادی الثانی ۱۰۷۳ھ ۱۰ جنوری ۱۶۶۳ء کو آسام سے لشکر پادشاہی الٹا چلا۔ معظم خان نے اس بڑہاپے مین وہ مصیبتین اور آفتین اوٹہائین جوادنی سپاہی اوٹہاتے ہین۔ ہنوز ڈہاکہ مین نہین داخل ہوا تہا کہ ۲ رمضان ۱۰۷۳ھ ۳۱ مارچ ۱۶۶۳ء کو سفر آخرت پیش آیا۔ لاہور مین بادشاہ کو اسکی خبر پہونچی۔ تو اوسنے اوسکے بیٹے محمد امین خان کو باپ کا منصب عنایت کیا۔ اور اوسکی نہایت تشفی کی۔ اور لکہا کہ تیرا باپ اور میرا خوفناک دوست مرگیا۔

بادشاہ کی علالت اور صحت

معظم خان ایسا زبردست اور قوی رکن سلطنت تہا کہ پادشاہ کو بہی اوسپر رشک و حسد تہا

اوراوسے خوف اوراندیشہ دامنگیر تہا۔ اوسکے مرنیسے ان فکرون سے تونجات ہوئی۔
مگرایک آفت اوسپر ایسی آئی جس سے حیات مستعار اور سلطنت ناپائدار کی حقیقت
اوسپر کہل گئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ رمضان کی مہینہ مین لوئین خوب
چلتی تہین اور دن بڑی بڑے تہی۔ ان ایام مین بادشاہ نی روزے رکہی۔ سحر اور تراویح
اور عبادات اور ریاضات کی تکلیف شاقہ اوٹہائی۔ اسلئے عید کی دن سے ہی
طبیعت بی مزہ ہونی شروع ہوئی۔ تین دن تک تو بادشاہ جشن کے جلسون مین مصروف رہا
۔ تیسری دن تپ کی شدت ہوئی۔ جشن کا سارا سامان اوٹہا دیا گیا۔ اطبانے بادشاہ
کی فصد کہلوائی۔ غرض اس خون نکلنے اور تپ کی شدت سے زندگی کے لالے پڑ گئے۔
چہرہ کا رنگ اوڑ گیا۔ ہاتہہ پاؤن سے طاقت طاق ہوئی۔ بادشاہ کی اس حالت سے
سلطنت جدید اوسکے لرزنے لگے اور مملکت فتنہ سے ڈرنے لگے۔ یہان بادشاہ کی چہرہ پر
بیماری سے ہوائیان اوڑ رہی تہین اور یارون نے وہان یہہ ہوائیان اوڑا رکہی تہین کہ
راجہ جسونت سنگہ شاہجہان کو تخت سلطنت پر بٹہلانے آتاہے اور مہابت خان حاکم
کابل بہی اس غرض سے چلا آتا ہے۔ چنانچہ دار السلطنت مین سازشین ہونی لگین
۔ کسی کو خیال ہوا کہ شاہجہان کو بادشاہ بنائے۔ کوئی سوچا کہ شاہزادہ معظم شاہ کو
تخت سلطنت پر بٹہائے کسینی یہہ فکر کی کہ شاہزادہ اکبر شاہ کی سر پر تاج شاہی رکہے
مگر بادشاہ کے استقلال ورصبر اور متانت اور ہیبت نے کسی فتنہ کو نہ اوٹہنے دیا۔ باوجود
کمال تغیر حال ور شداد از رفقط امن امان کے واسطے وہ روز باہر آتا۔ اور سلام مجرا
اپنے ملازمون کا لیتا۔ نماز جمعہ مین بہی شریک ہوتا۔ اس حال مین ہشتم شوال کو
شاہزادہ محمد معظم کے ولیعہد ہونیکی سب مراسم ادا کی گئین۔ کچہہ تخفیف مزاج مقدس مین

ہوئی تہی کہ پہر مرض نے عود کیا۔ اور ایسی نوبت پہنچی کہ زبان سے بات کرنی مشکل تہی۔ کئی جمعون کی نماز مین وہ شریک ہو سکا۔ خوابگاہ سے بہی باہر نہ آیا۔ مگر باوجود اس ضعف اور نقاہت کے عرائض پر اپنے ہاتہہ سے حکم لکھتا۔ اور روشن آرا بیگم اپنے بہن سے مہر شاہی کو منگا کر اپنے پاس کہہ لیا۔ کہ کوئی کچھہ فریب و جعل نہ کر سکے۔ اور کوئی حکم بغیر اوسکی مرضی کے نہ جاری ہو سکے۔ غرض اس مرض کی حالت مین بادشاہ نے وہ اپنا ثبات اور سکون دکہایا کہ ہوشمند تعجب کرتے تہے۔ ار ذیقعدہ کو اوسکو صحت ہوئی اوسکی بڑی خوشیان ہوئین۔ روشن آرا بیگم نے بہائی کی صحت کا جشن محل مین کیا۔ بادشاہ نے پچاس عورتون کو خلعت عنایت کیا۔ آٹہہ سات مہینہ بعد بادشاہ پنجاب کی سیر کو گیا +

دکن کے فسادون کا بیان

یہان بادشاہ شمال مین سیر و تماشے مین مصروف تہا۔ وہان دکن مین کچھہ اور ہی نیا تماشا مرہٹے دکہا رہے تہے۔ اس قوم کا عروج عہد عالمگیری کے خصوصیات سے ہے اسلئے ہم اول حال اس قوم کا لکہتے ہین +

مرہٹون کی ملک کا بیان

دکن کے جغرافیہ مین ہم نے مہاراشٹر بیان کیا ہے۔ وہی مرہٹون کا گہر ہے۔ اوسکی حدود اربعہ یہہ ہین مغرب مین بحر ہند۔ شمال مین ست پڑی کے پہاڑ۔ نرمدا سے دان گنگا تک۔ یہی دریا اوسکے مشرقی حد وہان تک بناتا ہے جہان سے دریا واردہ اوسکے مشرقی حد سے شروع ہوتا ہے۔ اور بانک روک مہور پر ختم ہوتی ہے۔ اور پنجرا اوسکو تلنگانہ سے جدا کرتی ہے۔ کشنا اور بال پوردا اوسکی جنوبی حدین ہین مہاراشٹر کا رقبہ

ایک لاکہہ میل تخمینہ ہوا ہے۔ اس ملک کی عظیم الشان نشانی مغربی گہاٹ ہین جنکو کوہ سہیادری بہی کہتے ہین۔ اور وہ اوسکی جنوبی حدون سے پرے تک پہیلتی ہین۔ اور انکی سبب سے ملک کی تین حصے ہو گئے ہین۔ ایک کانکن جو پہاڑون اور سمندر کے درمیان واقع ہے دوسرا گہاٹ یعنے خود پہاڑہی پر کے اضلاع جنمین سے اکثر بہت عریض ہین تیسرا دیس یعنے زمین مرتفع جو سلسلہ کوہستان سہیادری کی مشرق کی طرف ہے کل مہاراشٹر کا ملک کوہستانی ہے۔ کہین زیادہ پہاڑ ہین کہین کم۔ اور چار سلسلے پہارون کے متقاطع اس زمین مرتفع مین واقع ہین یعنے ایک چاندوری جسکو اب شمالی گہاٹ کہتے ہین۔ دوسرا سلسلہ احمدانگر جو پونا کے نیچے واقع ہے۔ تیسرا جنوب مین مہادیو کے پہاڑ متصل ستارا کے جسکو زیادہ مفصل حال اس ملک کا دیکہنا منظور ہو وہ ہمارے جغرافیہ مین دیکہے۔ غرض اس بیان سے یہہ ہی کہ یہہ ملک پہاڑون اور جنگلون اور جہاڑیون اور ندی نالون کے سبب سے نہایت دشوار گذار ہے۔

مرہٹونکی قومیت کا بیان

مہاراشٹر مین زیادہ تر ہندو رہتے تہے۔ گو وہان مسلمانون کی بہت سی مسلمان اور اور قومین بسائی نہین۔ کل پہاڑون مین علی العموم اور شمالی پہاڑون علی الخصوص بہیل اور کولی اور اوسی قومین جو یہان کی اصلی قدیمی باشندے ہین آباد تہین اس ملک مین ہر قسم کی لوگ رہتے تہے۔ مرہٹون نے برہمنون کو چہوڑکر اور قومون کے بزرگون کو بہی پیر و مرشد بنانا اختیار کیا تہا۔ بعض اوقات کوئی مسلمان پیری اونکا دینی معاملات مین ہادی اور پیشوا ہوتا تہا۔ کوئی قوم ایسی نتہی جسکا کوئی نہ کوئی آدمی مرہٹون کا پیر مرشد نہ ہو۔ چونکہ ہندوستان کی ہان چہتریون کو یہہ دعوے ہی کہ ہم ماکے پیٹ سی ہی

سپاہی پیدا ہوتے ہین - اور خدا نے یہہ کام ہماری ہی نسل سے مخصوص کیا ہے -
اسلئے مرہٹون مین جو فرقہ سپاہیون کا ہوا - اوسنے رجپوت ہونیکا دعوے کیا اور
اسیلئے اونہون نے اپنی عورتون کو مسلمانون اور رجپوتون کی طرح پردہ مین بٹہلایا -
اب ہم یہان یہہ نہین بیان کرتے کہ اونکا یہہ دعوے صحیح ہے یا نہین - مگر ہم یہہ جانتے ہین
کہ وہ رجپوتان کی طرح کاہل نہین ہوتے - رجپوتون کی عادت ہے کہ جب تک اونکی بیعزتی پر
نوبت نہین پہونچتی وہ ہاتہہ پیر نہین ہلاتے - برخلاف مرہٹون کے کہ وہ اپنے مطلب اور
غرض حاصل کرنیکے لئے جان جوکہون مین پڑ جاتے ہین - فقط عزت ہی کے لئے نہین کرتے
بلکہ اپنے مطلب اور غرض کے لئے بہی ہاتہہ پیر ہلاتے ہین - جو رجپوت سٹرل سے سٹرل ہوگا
اوسمین کوئی نہ کوئی بات اشرافت اور بیل منسائت کی پائی جائیگی - مگر مرہٹہ جو بہلے
سے بہلا ہوگا اوسمین ضرور کوئی نہ کوئی پاجی پنے اور ناشائستگی کی بات دکہائی دیگی
- اور اونمین اسقدر فرق ہے کہ اگر یہہ دونو کسی کے دشمن ہوجائین تو راجپوت دانا اور
مرہٹہ ہیبت ناک اور ناخدا ترس دشمن سمجہا جائیگا - اول اول مسلمان نے مرہٹون کو
پاٹل ورد یس لکہہ اور دیس پانڈی وغیرہ عہدون پر مقرر کیا یعنے ضلع کی کارکنون
مین اونہین مقرر کیا - پہر احمد انگر اور بیجاپور کی ریاستون مین رسالہ دار اور جماعتہ دار
ہونے لگے - سترہوین صدی مین جب بیجاپور والون نے دکن والون کو فوج مین بہرتی
کرنا شروع کیا ہے تو بہت سے مرہٹون کو نوکر رکہا - اور اول اول دنے اونے کام یعنی قلعہ
کے چوکی پہرہ وغیرہ کے اونکو دئے - اور جب یہہ معلوم ہوا کہ اونکو عمدہ سوار ہونیکی بہی لیاقت
ہے تو وہ بیجاپور اور احمد انگر کی ریاستون مین جنگی سوار نہین داخل ہونے لگے - اور پہر کچہہ
کچہہ اونمین گولکنڈہ کی ریاست مین بہی نوکر ہونے لگے - سولہوین صدی کے آغاز تک بہت تہوڑا

ذکر اہل اسلام کی تاریخ مین آیا ہے۔ مگر ملک عنبر کی عہد حکومت مین اونکا ذکر عزت اور آبرو کے ساتہہ ہوا۔ اور بعد ازان اونکا ذکر اور بیان تاریخ دکن کا ایک جزو اعظم بن گیا۔

خاندان بہوسلا کا بیان

احمد نگر کی ریاست مین ملک عنبر کے افسرون مین مالوجی نام ایک سردار تہا۔ اور خاندان اوسکا معزز اور ممتاز گنا جاتا تہا۔ اور وہ بہوسلہ کے نام سے مشہور و معروف تہا۔ اور وہ چند خود اسپہ سوارون سے ملک عنبر کا ملازم تہا۔ لکہاجی جادو راو بہی ملک عنبر کا ملازم تہا۔ مگر وہ بڑا نامی گرامی سردار احمد نگر کی ریاست کا تہا۔ اور اس سلطنت مین دہ ہزاری کا منصب رکہتا تہا۔ اور وہ مالوجی کی نسبت ذات مین اونچا گنا جاتا تہا۔ شاہجہان سے اوسکے ملنے کا حال تم پڑہ آئے ہو کہ جس سبب سے ملک عنبر کو شکست ہو گئی تہی۔

ایک دن جادو راو کے گہر مین کسی تہوار کی تقریب سے بڑا جلسہ ہوا۔ مالوجی بہی اس جلسہ مین آیا۔ اور اپنے پانچ برس کے بیٹے ساہو بہوسلا کو بہی ساتہہ لایا۔ اتفاق سے لڑکا اور جادو راو کی لڑکی تین برس کی کہیلتی کہیلتی اوسکے پاس چلی آئی۔ اوسنے پیار سے دونون کو اپنی رانون پر بٹہا لیا۔ اور ہنسی سے کہنے لگا کہ یہہ کیا اچہے دولہ دولہن ہین۔ مالوجی یہہ سنتے ہی بول اوٹہا کہ سارے سبہا گواہ رہے کہ میری بیٹی کی سگائی جادو راو کے بیٹے سے ہو چکی۔ جادو راو سے یہہ بڑا بول سنکر بہت بدمزہ ہوا۔ مالوجی ذات کا ہیٹا تہا۔ اسلئے اوسکے ہان بیٹی بیاہنے بیعزتی تہی۔ مگر آج کل مالوجی کا اقبال ایسا چمک رہا تہا کہ بہت سا روپیہ اوسکے ہاتہہ آگیا تہا۔ اپنے قوم کے آدمی ہزارون اوسکے پاس جمع تہے۔ اور احمد نگر کے دربار سے پنجہزاری کا منصب ملا تہا۔ اور ایک بڑی جاگیر اوسکو ملی تہی جسکے راج دہانی اوسنے پونہ مقرر کی تہی۔ غرض ذات کا عیب اس دولت و اقبال نے مٹا دیا

اور اب جو اوسنے اپنے بیٹی کی شادی کا دعوی کیا تو وہ جادو راؤ کو ناگوار نہ گذرا۔ اور وہ راضی ہو گیا۔ اور بعد تہوڑے دنون کے دونو کی سجوگ نے ایسا زور کیا کہ شادی ہو گئی

سیواجی کی ولادت اور تعلیم

مرہٹون کے واسطے کیا اچہی مہورت سی یہہ بیاہ رچا کہ ایک سپوت ایسا پیدا ہوا کہ اوسنے اپنی قوم کی سلطنت کی نیو جمائی۔ اور یہہ پوت ۱۶۲۷ء مین پہاڑی قلعہ سیونیری مین پیدا ہوا۔ شیواجی اوسکا نام رکہا گیا۔ اسکا حال بہی عجیب و غریب ہی۔ اوس سنہ مین پیدا ہوا کہ تین مسلمان لائق دانشمند فرمان روا اس دنیا سے ناپید ہو گئے تہی اور اوسکے جنم بہوم کے گرد چارون طرف سلطنتون کے تخت ڈگمگا رہے تہی۔ باپ اوسکا وہ شخص تہا جو تین سلطنتون کے معاملات صلح و جنگ مین شریک تہا اور اوسنے مغلوب ہو چکا تہا۔ اور چوتہی سلطنت کی ساتہہ بہی قسم کے معاملات مین مصروف تہا۔ ما اوسکی وہ عورت تہی کہ اپنے تئین اون رجپوت راجاؤن کی نسل سے بتلاتی تہے جو مہاراشٹر مین راج کر چکے تہے۔ اور پہلے مسلمانون کے ہاتہہ سے نیست و نابود ہو چکے تہی۔ جسوقت وہ گہٹنیون کے بل چلتا تو اس وقت وہ اپنی ما کی گود مین تہا جو ایک قلعہ سے دوسرے قلعہ مین مغلون کے ہاتہہ سی بہاگتے پہرتے تہی۔ اور آخر کو جب وہ گرفتار ہو گئے تو اوسنے اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے لئے ایک دانشمند بہگت برہمن داداجی کندیو کو سپرد کر دیا۔ یہہ نامی گرامی گرو پونہ کی جاگیر کا ناظم ساہوجی کی طرف سی تہا۔ اس اوستادی شہسواری شمشیر زنی نیزہ بازی تیر اندازی پہارون کی نشیب و فراز پہ چڑہنا اوترنا ندیون پر پہلانگنا سیکہا۔ اپنے پہاڑی دلاور دوستون کے ساتہہ وہ نیستان مین جاتا۔ اور شیرون کو وہان سے نکالتا اور شکار کرتا۔ غرض تمام وہ ہنر سپاہیانہ جو اس ہونہار اولوالعزم کے

شان کے شایان تہے سیکہے۔ پڑہنے لکہنے کی طرف اوسنے کچہہ خیال نکیا۔ مگر اوستادنے
کرم دہرم گیان کے باتون اور پوجا پاٹ کا نہایت پابند کیا۔ اور اس سبب سے ایک متعصب
ہندو ہوگیا۔ اوسے دیوتاؤن کی لڑائیان اور سورماؤن کی کہانیان سنوائین کہ جسسے
اوسکی طبیعت مین شجاعت اور مردانگی کے کامون کا عشق پیدا ہوگیا۔

شیواجی کا لٹیراپن

چونکہ پونا ایک ایسی جگہ واقع ہے کہ جہان پہاڑی اور میدانی ملک آپسمین ملتے ہین۔
اسلئے سیواجی کا اتفاق صحبت دونو قسم کے آدمیون سے ہوا۔ اول پہاڑی لوگون سے
اتفاق صحبت سیر وشکار مین ہوا۔ وہ اکثر اوسکے باپ کی سوارون مین بہرتی ہوتے تہے
یا گہاٹون کے پاس پڑوس کے ڈاکو اور لٹیرے تہے۔ غرض یہہ اوسکے ہمراہی بڑے جفاکش
اور مضبوط تہے۔ اونکی صحبت سے بڑے بڑے کامون کا عشق اوسکی طبیعت مین پیدا
ہوگیا۔ اور پہر اس صحبت کا اثر اور پہر دیوتاؤن اور سورماؤن کی نظم داستانون کے
خوش کلامی کی تاثیر ان دونون نے ملکر ایک جوش خروش بڑے بڑے کامون کا
اوسکے دل مین پیدا کردیا۔ یہہ آفت روزگار جب سولہ برس کا ہوا تو دا داجی نے
اوسکو جاگیر کے نظم ونسق مین شریک کرلیا۔ مگر اب وہ اوسکے حد اختیار سے باہر ہوگیا۔
وہ ان لٹیرون کے ساتہہ شریک ہوا تو لوگون کو یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ وہ بہی ملک کاکن
کے لٹیرون مین سے ہے۔ غرض اس لوٹ مار اور سیر وشکار کے سبب سے پہاڑون مین گہاٹون
کی ساری کہاٹیون سے وہ واقف ہوگیا۔ اور یہہ وہ خوب سمجہہ گیا کہ کونسے ایسے مقامات
ہین جہان حملہ کرنا چاہئے اور کونسے ایسی جگہ ہین جہان بیٹہہ کر اپنی حفاظت کرنی چاہئے
وہان جنگل کے باشندون سے پہلے ہی سے آشنا تہا۔ پونہ کی شمال مین جو گہاٹون کے

حصے مین اونمین بہیل اور کولی بستے تہے۔ اور جنوب مین جو حصے ہین اونمین قوم رامو سی آباد تہے۔ مگر پونہ کے مین مغرب مین مرہٹے بستی تہے۔ وہ مدت سے اس اجاڑ ملک کی سختیان اوٹہاتے تہے۔ جن وادی کوہ مین وہ آباد تہے اونکا نام ماول تہا۔ اسلئے اون کے باشندون کو ماولی کہتے تہے۔

سیواجی کے یار و مددگار

سیواجی نے ماولیون کو اپنا یار بنایا۔ اونہین کی یاری اوسکی یاوری کا سبب ہوئے۔ تیز فہمی اور ہوشیاری اور دور اندیشی سیواجی پر ختم تہی۔ اوسنے ان لوگون کے منتخب کرنیمین اپنی عقل کو خرچ کیا۔ اور اب چہوٹے چہوٹے منصوبون سے بڑی بڑی کامون کو سوچنے لگا۔ اور ایسی راہ نکالی کہ اوسکے یہہ سب دوست ان کامونمین بڑے کام آئے

پہاڑی قلعونپر سیواجی کا قبضہ

بیجاپور کی سلطنت مین جو پہاڑی قلعے تہی اونکی خبرگیری اچہی طرح نہ کی جاتی تہی۔ اکثر اونمین سے دار السلطنت سے دور تہے۔ اور بیماری کی گہر سمجہی جاتے تہی کبہی اونمین ایک مسلمان افسر ہوتا۔ کچہہ ٹوٹی پہوٹی فوج کم تنخواہ کی اوس پاس ہوتے۔ کبہی یہہ بہی نہوتا۔ بلکہ جو اس پاس اونکے مال کے اہلکار ہوتے اونکی سپرد کردیا جاتا۔ قطع نظر اسکی اسوقت پادشاہ بیجاپور ملک کرناٹک کی فتح مین سرتاپا مصروف تہا۔ اسلئے ان قلعون مین فوج شاہی بہ نسبت سابق کے بہت کم تہی۔ اب ان قلعونپر قبضہ پانیکے لئے سیواجی نے اپنی تدابیر کا آغاز اسطرح کیا۔ کہ پونہ سے جنوب مین بیس میل پر ایک پہاڑی قلعہ نہایت مضبوط تورنا تہا۔ ۱۶۴۶ء مین اوسنے اپنے دوستونکی معرفت حاکم قلعہ سے گفتگو کی کہ وہ قلعہ اوسکے حوالہ کردی جب قلعہ دار اس بات پر راضی نہ ہوا تو پہر اوسنے ماولیون کو ... دیا۔

شاہی مین بہیجکر یہہ درخوست کی کہ یہہ قلعہ اوسکو عنایت ہو- وہ محصول پہلے حاکم سے
زیادہ ادا کریگا- اور بادشاہ کی جان نثاری اور خدمت گزاری مین دل و جان سے مصروف
ہوگا- غرض یہہ اپنی درخوست بادشاہ کے ہان اہلکارون کو خوب رشوتین دیکر منظور
کرالی- اب قلعہ توڑنا کو اوسنے مستحکم کیا- وہان اوسکو ایک خزانہ ہاتہہ لگ گیا- اس خزانہ
خداداد کے ملنے سی اوسنے اپنی عقلمندی سے اپنی بہگتائی کا یقین لوگون کو کرادیا- اور
بتلایا کہ یہہ بہوانی نے دیا کرکے خزانہ بہیجدیا ہے- اس خزانہ کو اوسنے کیا سپاہ مین
تقسیم کردیا- یا ایک اور نئے قلعہ کے برج و خندق کے مستحکم کرنے مین لگایا- اور
اور اوسکا نام راج گڈہ رکہا- یہہ اوسکی بڑی دانائی تہی کہ وہ اپنی سب مہمات مین ہندؤ
کی حمایت اور قوم کی رعایت کو ظاہر کرتا تہا- ٹہاکردوارون اور مندرون کے جو موقوفی
و مصارف مسلمانون نے ضبط کرلئے تہی اونکو بحال کرتا- اور اپنے ساری کامون مین بہگتا
اور جتی ستی ہونے کو ظاہر کرتا- اپنے حال پر دیوتاؤن کی خاص عنایت بتاتا- اپنے
سپنون کو مکاشفات بتاتا تہا- جب شاہ بیجاپور کو یہہ حال معلوم ہوا
تو وہ آئندہ چپ نہ بیٹہہ سکا- اور اوسکے باپ ساہوجی سے (بعض ساجی بعض شاہ جی
بعض ساہوجی اس نام کو لکہتے ہین) جواب طلب کیا- اور حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو ایسی
حرکات سی باز رکہے- ساہوجی نے اپنی عذرات پیش کئے- اور داداجی اور سیواجی کو لکہا
کہ آئندہ وہ ملک بیجاپور پر ایسی دست اندازیان نہ کرین- داداجی گرو نے اول تو اپنے
چیلے کو سمجہایا کہ باواجی کے کہنی پر عمل کرے- مگر بعد اوسکے وہ خود چیلے کی ارادون کا
چیلہ بن گیا- اور ایسی تدبیرین بتانی لگا کہ اوسکے ساری کامون سے اوسکے ہم مذہبون اور
ہم وطنون اور ہم قومون کی ترقی ہو- جب وقت مرگ اوسکا آیا تو اوسنے سیواجی کو پاس بہلایا

اور اس ہونہار نوجوان کو یہہ سمجہایا کہ اپنے دہرم اور کرم پر قائم رہنا گائے اور برہمن
اور کاشتکارون کی رکہشا کرنا- ٹہاکر دوارون اور مندرون مین کوئی کہندت نہونے دینا
اور جو کچہہ برا بہلا آگے لائی اوسپر صابر اور شاکر رہنا- داداجی نے تو یہہ کہکر پران چہوڑ دیئے
- اس نوجوان کے دل پر گرو کے ان آخر حکمون کا وہ اثر ہوا- کیا ٹہگون کا افسر اور بڑا
غارت گر تہا یا اپنی قوم کا آزاد کرنے والا اپنے مذہب کی حمایت کرنے والا ہوگیا-
اب اپنے آپ وہ قدر و منزلت کرنے لگا- اور اور اوسکی عزت و تعظیم کرنے لگے*

باپ کی جاگیر پر قبضہ

اپنے داداجی کے مرنیکے بعد اوسنے اپنی باپ کی جاگیر پر قبضہ کیا- اور بلے روک ٹوک
کام کرنے لگا- جو کچہہ محصول و خراج جاگیر سے وصول ہوا باپ پاس نہ بہیجا- اور اوسکے
خرچ کے معقول وجوہات بتلادین- پونہ کی شمال مین چاکنہ ایک بہت عمدہ قلعہ تہا-
- اوسپر چپ چاپ قبضہ کرلیا- اور وہان کے حاکم کو باپ کی نام سے نوکر رکہہ لیا- او
اس ضلع کی رعایا کے ساتہہ نہایت رعایت سی پیش آیا- اور اس سے زیادہ اہم ایک اور
قلعہ گنندنہ کا لینا تہا- اوسکے حاکم کو رشوت دیکر لے لیا- اور سنگ گڈہ اوسکا نام رکہا- پرگنہ
سوپہ مین اوسکا ممیا سسر باجی مہتی اوسکے باپ کی طرف سے حاکم تہا- اوسکو سیواجی کی
پکہنڈ نہین بہاتی تہی- اوسپر ایک رات کو چہاپہ مارا- اور اوسکو اور اوسکے ساتہیون کو
قید کرلیا- ان قیدیون مین سے بعض نے سیواجی کی سیوا اختیار کی- اور باقی قیدیون
اور مہتی کو کرناٹک مین ساہوجی پاس بہیجدیا- پورندہر کا قلعہ بہی وہان کے حاکم کے
لڑنے سے اوسکے قبضہ مین آگیا- ایک مقام پر تین بیٹے باپ کی جاگیر پر جہگڑ رہی تہے
سیواجی اونکے ثالث بنے اور اپنے ہمراہیون کو وہان لے گئے- اور تینون بہائیون کو قید کرلیا

پہر اپنی شیرین کلامی سے اونکو اپنا دوست بنالیا۔ اور وہ اوسکے بڑے بڑے کامون مین کام آئے۔ اور ایمانداری سے خدمات اوسکی بجا لائے۔ سیواجی نے ان مہمات کو اپنی تدبیر و تذویر سے انجام دیا۔ اور کسی کی نکسیر بہی نہ ہوئی۔ اسی انتظامات کو مرہٹے ستم اور جور پر ترجیح دیتے ہین۔ سیواجی نے اپنی باپ کی جاگیر کا خوب انتظام کیا۔ محصول خوب وصول کیا اور جاگیر سے نیز ایک وہ ملک پر قابض ہوگیا۔ اوسمین جنگی قلعے آراستہ تہی۔ اور وہ استوار اور مستحکم مقام دشمنون سے لڑنے کی لئے تہی۔ اور غنیمت کی مال کے لئے نہایت محفوظ جگہیے تہین۔ پہاڑون مین یہہ انتظام کرکے اوسنے اب میدان مین گہوڑے دوڑانے شروع کئے۔ اور بیجاپور کی سلطنت سے بغاوت اختیار کرنے مین کوئی پردہ نہ رکہا۔ اوسنے ملک کا شکار اسطرح کیا جسطرح شیر چہپ کر پہاڑون کی کہو مین شکار کی تاک جہانک مین بیٹہتا ہے۔ اور جونہین وہ نظر پڑتا ہے اوسپر جہپٹا مارتا ہے اور پہر اپنی کہو مین جا بیٹہتا ہے۔

والی بیجاپور سے پہلی بغاوت

اب اوسنے ماولیون کو پیادون مین بہرتی کیا۔ سو یہ کی مہم مین تین سو گہوڑی اوسکے ہاتھہ لگے تہے۔ اونپر پیادون کو سوار کرکے سوار بنائے۔ اور ان سوارون کے ساتھہ پہلے ہی یہہ شکار مارا۔ کہ والی بیجاپور کا تین لاکہہ اشرفیون کا خزانہ کانکن کو جاتا تہا۔ اوسے ۱۶۴۸ء مین لوٹ کر راج گڈہ مین لے گیا۔ اور پونہ کے شمال مغرب مین چہہ پہاڑی قلعون پر قبضہ کرلیا۔ ٹالا۔ گوس سلا۔ اور رہیری کو بہی لوگون نے اسکے حوالہ کیا۔ اب کانکن پر اوسنے حملہ کیا۔ اور جن مقامات مین دولت تہی اونکو لوٹا۔ کانکن کے شمالی جانب ایک مسلمان حاکم تہا۔ اور کلیان اوسکی دار الریاست تہی۔

اوسی سیواجی کے ایک برہمن افسر نے حملہ کیا۔ اور کلیان کو فتح کرلیا۔ اور جو اوسے متعلق قلعے تہی اون پر بہی قبضہ کرلیا۔ اور حاکم کو قید کرلیا۔ اب سیواجی نے دریا دلی سے جس نے یہہ ملک فتح کیا اوسیکو دیدیا۔ اور عام پسند قانون جاری کیے۔ اور مقید حاکم کو چہوڑ دیا۔ اور اوسکو اجازت دی کہ یہہ ساری خبر جاکر بادشاہ بیجاپور کو سنادے جنوبی ساحل سمندر پر سیدی امیر البحر بادشاہ کی طرف سی تہا۔ اوسکے مقابلہ کرنے کی واسطے دو قلعے از سر نو تعمیر کیے +

ساہوجی کا قید ہونا اور چہوٹنا

جب بادشاہ بیجاپور نے یہہ بہت گہنڈی سیواجی کے دیکہے۔ اور اوسکی تدبیر اور تدویر اور زور شور سے آگاہ ہوا تو آگ بگولہ ہو گیا۔ سیواجی کا باپ ساہوجی کرناٹک مین بادشاہ کی طرف سے صوبہ تہا۔ اوسکو دغا سے اوسیکے ایک ہم قوم باجی گہورپوری نے گرفتار کرکے بیجاپور مین بادشاہ پاس بہیجدیا۔ بادشاہ نے ۱۶۴۹ء مین اوسے قید کردیا اور کہا کہ اگر تمہارا بیٹا اپنے افعال ناشائستہ سی باز نہ آیگا۔ اور تابعداری نہین اختیار کریگا تو قید خانہ کا دروازہ تیغہ کردیا جائیگا۔ یہہ خبر سنکر سیواجی باپ کی چہٹائی کی تدبیرین لگا۔ اور سوچا کہ اسسے بہتر کوئی تدبیر نہین کہ بادشاہ دہلی کا توسل ڈہونڈنا چاہئے۔ وہ ایسا سمجہا تہا کہ ابتک شاہ دہلی کی خدمت کبہی کوئی گستاخی نہین کی تہی چنانچہ یہہ منصوبہ اوسکا ٹہیک پڑا۔ اور شاہجہان کیطرف سے اوسے پنجہزاری کا خطاب ملا اور غالب ہی کہ اس بادشاہ کی سعی سفارش سے ساہوجی کو رہائی ہوگئی۔ ساہوجی چار برس تک قید خانہ کی سیوا کیے۔ اور چپ چاپ بیٹہے رہے۔ ملک مین بہی امن رہا۔ سیواجی ملک مین دست درازی کرتے ہوئی یون ڈرتا تہا کہ کہین باپ کا کام قیدخانہ مین

تمام نہ ہو جائے۔ اور شاہ بیجاپور اس اندیشہ سے چپ چاپ تہا کہ کہین سیواجی مغلون کو نہ چڑہا لائے۔ مگر اسوقت ملک کرناٹک مین ایک آفت بے انتظامی کی برپا ہوئی۔ اوسوقت دربار بیجاپور اپنی صلاح اور فلاح اسی مین سمجہا کہ ساہوجی کو قید سے چہوڑ کر کرناٹک بہیجے۔ وہان مفسدون نے اوسکی جاگیر پر قبضہ کر لیا تہا۔ اور اوسکا بڑا بیٹا مارا گیا تہا۔ اور سب طرف ہتیار بندی ہو گئی تہی۔ اور تمام بیجاپور کے افسرون کو نکلنے کے لئے مفسد دہمکیان دے رہے تہے۔ ساہوجی سے قول و قسم اس بات پر ہو گیا تہا کہ وہ اوسکے قید کرنے والون کے ساتہہ ہمیشہ صلح کے ساتہہ رہے۔ اگرچہ اوسنے خود اپنا عوض نہ لیا۔ مگر یہہ عوض بطور قرض کے والی بیجاپور کے گردن پر رہا۔ اور اوسکے بیٹے نے مع سود وصول کیا۔ سیواجی کے قید کرنیکے لئے دشمنون نے کوشش کی مگر وہ چارون طرف کان لگائے رکہتا تہا۔ اوسکو خبر ہو گئی۔ اور اوسنے اولٹی چوٹ دشمنون ہی کی منہ پر لگائے۔ اب باپ کی چہوٹنے سے سیواجی کا زور دوبالا ہو گیا۔ اور یہہ اپنے جاہ جلال کے بڑہانے مین اعلیٰ درجہ کی تدابیر کرنے لگا۔ راجہ جولی جو دریاوارنا اور کرشنا کے دوآبہ کے بڑے حصے پر فرمان روائی کرتا تہا۔ وہ بہی سیواجی کا ہم قوم تہا۔ اور اوس سے ہمیشہ صلح رکہنی چاہتا تہا۔ مگر نہ اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ اس سرکش کا مطیع ہو۔ اور نہ یہہ نیت تہی کہ والی بیجاپور کے مقابل مین کہڑا ہو۔ وہ نہایت زبردست راجہ تہا۔ اوسکا خاندان بڑا سپاہی مشہور تہا۔ اور ایک عمدہ سپاہ رکہتا تہا۔ سیواجی کو اوس سے یہہ رنج پیدا ہوا کہ جو لوگ اوسکے تعاقب مین آتے تہے اونکو اس راجہ نے رستہ دیدیا تہا۔ اب اس رنج کا عوض پردہ ہی پردہ مین لینا چاہا۔ دو وکیل چندراؤ راجہ جولے کے

مین بہیجے۔ اور اوسکے بیٹے سی شادی کی درخواست کی۔ جب یہہ سگائی ٹہیر گئی تو ان
دو پاجی ایلچیون نے راجہ کے مارنیکا قصد کیا۔ سیواجی چپکے چپکے چوٹون کی طرح
فوج کو ایسے مقام پر لیکر آ پہونچا کہ جسوقت راجہ مارا جائے تو وہ جہٹ پٹ ملک پر قابض
ہو جائے۔ غرض ان ظالمون نے راجہ اور اوسکے بہائی کو مارا۔ خود بہاگ گئے۔ اور اونکی
دار الحکومت بعد ایک سخت مقابلہ کے سیواجی کے ہاتہہ لگ گئی۔ اور تمام اوسکی متعلقات
پر قبضہ ہو گیا۔ مگر یہہ کام پاجی پن اور مکاری کا ہندؤن کو پسند نہ آیا۔ نیرا اور کرشنا کی
کے درمیان ایک بڑا مستحکم مقام روہیرا تہا۔ اوسکو رات کو سیڑہیون پر چڑہ کر لے لیا
۔ اور قلعہ دار کو مار ڈالا۔ سیواجی ملک گیری کے نردبان کی اول سیڑہی پہلے چڑہ چکا۔ اب
یہہ دوسری سیڑہی پر قدم رکہا۔ اور اس فتح نمایان کے یادگار مین اوسنے قلعہ
پرتاب گڈہ تعمیر کرایا۔ اور اپنا پیشوا شامجی نیتہہ پہلے پہل مقرر کیا۔

سیواجی کے نئی حملے اور اورنگ زیب سی معاملات

اب تک سیواجی مغلون کی سلطنت کا بڑا ادب کرتا تہا۔ اونکی سرحد پر قدم نہ رکہا تہا بلکہ
وہ پادشاہ کی ملازمت کو اپنی عزت سمجہتا تہا۔ اسوقت اورنگ زیب ملک دکن مین
ملک گیری کر رہا تہا۔ اوسکے تمنا تہی کہ سیواجی کو اپنا دوست بناکر بیجاپور اور گولکنڈہ
کے فتح کرنے مین اوسکو اپنا معاون بنائے۔ سیواجی نے اول اس شاہزادہ کی باتون پر
خیال کیا۔ اور اوسکی ملازمت حاصل کی۔ اور اپنے ملک مقبوضہ کے لئے اوسکے توسل سے
پادشاہی سند حاصل کی۔ مگر جب اوسنے دیکہا کہ شاہزادہ اپنی ساری فوج سے
بیجاپور والون سے لڑ رہا ہے تو اوسنے یہہ خیال کیا کہ پادشاہی ملک پر قبضہ کرنیمین
بہت کچہہ فائدہ ہے۔ اسلئے اوسنے اول قلعہ جنیر پر جو مغلون کی عملداری مین تہا اوسکو

حملہ کیا - اور خوب اوسکو لوٹا - بہت نقد و جنس ملا - دو سو گھوڑے بھی ہاتھہ آئے -
اب اسنے بڑھ کر احمد نگر پر ۱۶۵۷ سنہ مین ہاتھہ مارا - وہان سے سات سو گھوڑے اور چار
ہاتھی اوڑا لایا - ان فتوحات سی لڑائی کا سامان اوس پاس نئی طرح کا ہو گیا - اگرچہ
ماولی اور مرہٹے اوسکی سپاہ کی پیادے تہی - اور وہ بڑے چالاک و چست تہی - اور بکثرت
اپنے کامون مین مشہور تہی - مگر اب اوسنے سوارون کا دستہ تیار کیا - اور تھوڑے
دنون بعد نہایت غور و تامل کرکے پٹھانون کو پیادون مین بھرتی کیا - اگرچہ ان
مسلمانون کو سپاہ مین داخل کرنا ابتدائی حالت مین مناسب نہ تہا - مگر بالفعل جو
حال اوسکا ہو گیا اور آئندہ ہونیوالا تہا اوسکے لئے یہہ امر ضرور تہا - غرض اب اوس پاس
ایسا سامان ہو گیا تہا کہ وہ میدان جنگ مین باقواعد فوج کے سامنے لڑ سکتا تہا
اور ٹھہر سکتا تہا - سیواجی نے اورنگ زیب کی معاملہ مین بڑی غلطی کہائی - اور اوسکے
تدبر و قوت اور سپاہ و عقل کا ٹھیک ٹھیک تخمینہ نہ کیا - اوسنے بیجاپور کا بہت جلد محاصرہ
کر لیا - اور قریب تہا کہ اوسکو بالکل فتح کر لے - اس سبب سے سیواجی کی امیدین دل کی
دل ہی مین رہین - اور بہت جلد اوسکو خوف و ہراس اس شاہزادہ کی طرف سے
پیدا ہوا - اسلئے یہہ اوسکی خوش نصیبی تہی کہ اپنے بیجا حملون کا عذر پیش کیا - اور
بہت منت اور سماجت سی پیش آیا - اسے اوسکی طبیعت کا کمینہ پن ظاہر ہوا - یہہ
اوسکی اقبال مندی تہی کہ چند روز بعد شاہجہان کی بیماری کے سبب شاہزادہ کو
ہندوستان کی طرف جانا پڑا - اور ایک لمحہ مین کچھہ سے کچھہ ہو گیا - اور معاملات
ملکی مین ایک انقلاب عظیم واقع ہوا - اس عرصہ مین کہ اورنگ زیب بہائیون سے
لڑ جھگڑ اور باپ کو معزول کرکے بادشاہ ہوا - سیواجی اوسکا مطیع اور فرمانبردار رہا

-اور اوسکی خدمات بجالانے کا بہانہ کرکے فوج کو بڑہاتا رہا- اور زبانی جان نثاری
اور خدمت گزاری کا اظہار کرتا رہا- اور اوسکے عوض مین اوسنے یہہ درخواست کی-
کہ پادشاہی ملک مین جو جو استحقاق اوسکے ثابت ہین اونپر توجہ فرمائی جائے- اور
اس طرف بہی اشارہ کیا کہ ملک کاکن مین وہ حکومت بہ نسبت اون اہلکارون کے
جواب مقرر ہین اچہی طرح کرسکتا ہے- یہہ وقت خود اورنگ زیب کے لئے نازک تہا
-اسلئے شہزادہ نے وہ فرمان ۱۶۵۸ء مین جاری کیا کہ قصور معاف - ملک برقرار-
ملک کاکن مین لڑائی کی اجازت اور ساری دعوے اوسکی منظور- مگر پانچسو سوار اپنے
پادشاہ کی خدمت مین بہیجدے- سیواجی بہی ایسے معاملات مین اورنگ زیب کا بہائی
تہا- اوسنے سوار نہ بہیجے- مگر زبانی قرار ہمیشہ کرتا رہا- دغا کی شطرنج دونو نکو برابر کہیلنی آتی تہی
بازی قائم رہی- سیواجی نے پیشوا شامجی کو بہت سی سپاہ دیکر کاکن مین بہیجا وہان اونہی بعد
ایک سخت لڑائی کے سیدی جوہر سے ہزیمت اوٹہائی- اسلئے سیواجی نے پیشوا کو بلایا-
اور اپنے عہدہ سی معزول کردیا- اب یہہ وقت بڑا نازک آگیا تہا +

افضل خان کا سیواجی سی لڑنیکے لئے بہیجا جانا

اسوقت مین عادل شاہ کے بیمار رہنیسے مملکت بیجاپور مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوا جب وہ مرگیا
-تو علی عادل شاہ ایک نوجوان اوسکی جگہ تخت نشین ہوا- اوسکی حکومت کو استقلال
نہ ہوا تہا- ابہی اوسنے اورنگ زیب سے ہزیمت اوٹہائی تہی- ارکین سلطنت مین باہم جہگڑا
تہا- پادشاہ کم عمر تہا- باوجود ان سب باتون کے بیجاپور کے دربار نے سب سے اول یہہ
کام مقدم جانا کہ سیواجی کی سرکشی کو دبائین اور اوسکو اتنی فرصت نہ دین کہ وہ مغلون کے
ساتھہ سازش کرے- اس کام کے واسطے چیدہ چیدہ بارہ ہزار سپاہ جمع ہوئی- اور افضل خان

جو بڑا نامی گرامی امیر تہا اوسکا سپہ سالار مقرر ہوا۔ وہ اپنی شیخی مین آکر کہنے لگا کہ سیواجی کی کیا حقیقت ہے ابہی اوسے زنجیرون مین جکڑ کر بادشاہ کے تخت کے روبرو لا کر کہڑا کرتا ہون۔ اس نوجوان کو جب یہہ خبر ہوئی تو وہ اپنی کمزور حالت کو سمجہا کہ ایسے جوانمرد سے پہلے میدان مین مقابلہ نہین ہو سکیگا۔ بہتر ہے کہ وہی اپنی قدیمی تدبیر و تدابیر و حکمت مین مصروف ہوا۔ اوسنے اپنی تئین خوف زدہ ظاہر کرکے قلعہ پرتاب گڈہ مین پہونچایا۔ اور اور عذر اور معذرت کی خطوط خانصاحب کو بہیجنے شروع کردئے۔ اور لکہا کہ آپ بزرگ ہین آپ کو میرے حال پر رحمت کرنی چاہئے۔ اگر آپ کی بدولت میرا قصور بادشاہ کے ہان سے معاف ہو جائے۔ تو مین اپنا سارا ملک بہ خوشی چہوڑتا ہون۔ اور جان اور اطاعت مین بہر کچہہ عذر نہین کرتا ہون۔ خانصاحب کچہہ تو پہلے ہی ہوا کے گہوڑے پر سوار تہے۔ اب اور پہولے۔ اونہون نے ایک برہمن پنتوجی گوپی ناتہہ کو سیواجی پاس بہیجا کہ جا کر عہد و پیمان کرائے۔ سیواجی نے اس پنڈت سے ملاقات رسم و رواج کے موافق دربار مین کی۔ پہر آدہی رات کو اکیلا اس برہمن کی خدمت مین گیا۔ اور وہان یہہ ظاہر کیا کہ بہوانی نے مجہے دنیا مین بہیجا ہے۔ اور ان پنتوجی سے ایسی باتین بنائین کہ وہ اوسے بالکل مل گیا۔ اور اوسنے یہان سے جا کر خانصاحب کو بالکل مغشوش خاطر کر دیا۔ کہا اس لڑکے مین اصلا تاب مقابلہ کی نہین۔ ایک قلعہ مین لرزان اور ترسان بیٹہا ہوا ہے۔ اور سخت حیران ہے کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ افضل خان یہہ سنکر اور شیر ہوئے۔ اور بن اور جنگلون کو کاٹتے ہوئے قلعہ کے نیچے جا پہونچے سیواجی کا بڑا منصوبہ اس کام مین یہہ تہا کہ کسی طرح افضل خان کو مار لیجے تو بیڑا پار ہے۔ اب پنتوجی کی اعانت سے یہہ بات ٹہری کہ ان دونون مین آپسمین تنہا

ملاقات ہو۔ غرض خان صاحب اپنی خانی کے گھمنڈ مین آگئے۔ ایک خدمت گار کو ساتھ
گلے مین باریک ململ کا جامہ پہنے۔ ہاتھہ مین ایک سیدہی سیف لی۔ سیواجی کی طرف چلے۔
اس اثنا مین سیواجی نے کیا کام کیا کہ اول نہایا۔ اور پہر دل سے پوجا پاٹ کی اور
ما کے پیرون مین سر رکہا اور اوسسے عرض کی کہ میرے لئی اسوقت ایشور سے پرارتہنا
کرو کہ میرا کاج ہوجائے۔ اور ایک زرہ دگلہ روئی کا پہنا۔ اور اوسکے نیچے فولادی زرہ
اور آستین مین بگہہ نکہہ (یہہ ایک حربہ ہے جو شیر کے پنجہ کی صورت ہوتا ہے) چہپایا
اور بغل مین خنجر دبایا۔ اب وہ خان صاحب کے روبرو سہما سہما ایسا آیا جیسا کہ گیدڑ شیر کے
سامنے آتا ہے۔ اور بہت سہج سہج جاکر خان صاحب سے معانقہ کیا۔ اور اول بگہہ نکہہ
اوسکے جسم مین چبہویا۔ اور پہر خنجر کا وار کیا۔ خان صاحب نے بہی اپنی نازک سیف اوسپر
چلائی۔ مگر فولادی زرہ نے اوسکو جسم تک نہین پہنچنے دیا۔ اب اوسکا سر کاٹ کر تالاب گڈہ
مین لے آیا۔ سیواجی نے پہلے سے یہہ حکمت کر رکہی تہی کہ جنگل مین چارونطرف
مرہٹے لگا رکہے تہے۔ جب افضل خان کے مرنے سے فوج مین ہل چل مچی تو یہہ مرہٹے
اوسپر بےخبر جا پڑے۔ ساری فوج کو تتر بتر کردیا۔ یہہ واقعہ اکتوبر ۱۶۵۹ء کا ہے۔
افضل خان کا بیٹا اور اوسکا خاندان ایک مرہٹے کو رشوت دیکر بچ گیا۔ مگر سیواجی نے
اس مرہٹے کا سر اوڑا دیا۔ اگرچہ اور قیدیون کے ساتہہ اوسنے نیک سلوک کیا۔ اور
سب مرہٹون کو نوکر رکہہ لیا۔ مگر جب ایک مرہٹے نی اپنے ولی نعمت والی بیجاپور کی
نمک حرامی سے انکار کیا تو اوسکو انعام دیکر رخصت کیا۔ اس مہم مین سیواجی نے
خفیہ خزانون کے بتلانے کی واسطے لوگون کو تکلیف دی مگر کوئی کام بیفائدہ نہین کیا۔
اور بےسبب کسی کو اذیت نہ پہونچائے ✤

اس دغابازی اور فریب کی مرہٹون مین بڑی تعریف ہوئی۔ اور اسکی بدولت اوسکو
چار ہزار گھوڑے اور ہاتہی اور اونٹ اور خزانہ اور توپین اور اور اسباب ہاتہہ لگا۔
اور قلعہ پنالہ اور لون گڈہ بہی قلعہ دارون نے اوسے حوالہ کر دیا۔ اور اوسنی لبنت گڈہ
کو بہی لے لیا۔ اور بہت سی قلعے اوسکے ہاتہہ لگ گئے ؛

علی عادل شاہ کی ایک اور فوج کشی

بعد اس قضیہ کے علی عادل خان نے ایک اور فوج رستم خان کے ماتحت روانہ کی۔
مگر اوسکو بہی پرنالہ کے قریب شکست ہوئی۔ ان فتوحات سی سیواجی کا دل بڑہا اور ایسا
بیباک ہوگیا کہ وہ ملک کو تاخت و تاراج کرتا ہوا بیجاپور کے دروازہ تک پہونچا۔ اور اوسکے
پاس سے ہوکر گہاٹون مین چلا گیا۔ لوگون کو یہہ یقین تہا کہ وہ زمین مرتفع پر جب جا
بیٹہا رہے گا۔ مگر اوسنے وابل اور اور مقامات پر قبضہ کر لیا۔ راج پور سے بڑا بہاری
خزانہ لیا۔ اور راج گڈہ کو اپنے سارے لوٹ کے اسباب ور دولت سی زینت دی۔ اور
اوسیکو دار الریاست بنایا۔

دوبارہ علی عادل شاہ کا فوج کا بہیجنا

جب ان باقاعدہ لڑائیون مین شکست پر شکست ہوئی تو پہر عادل شاہ سیواجی سے
خوف کہانے لگا۔ اور دل ہی دل مین جلنے لگا۔ اور سوچ بچار مین پڑ گیا۔ پہر سنہ ۱۶۶۱ع
مین اوسنے نئی فوج جتنی افضل خان کے ساتہہ بہیجی گئی تہی جمع کی۔ اور نامور
افسر صلابت خان کی سپرد کی گئی۔ اور سیدی جوہر اور رواری کے ساونت
اوسکے مددگار مقرر ہوئے۔ غرض یہہ سب ملکر ملک کانکن پر حملہ کرنیکے لئے
روانہ ہوئے۔ سیواجی نے ہر مقام پر اس لشکر سے مقابلہ کرنے کی تیاریان کین

اور قلعہ پنالہ کی حفاظت مین وہ خود مصروف ہوا۔ مگر اوسکو یہہ بات دیر کر معلوم ہوئی
کہ اس قلعہ کی حفاظت مین ناحق تضیع اوقات اوسنے کی۔ وہ یہان چار مہینہ تک
گہرا رہا۔ اور اس سبب سے اپنی فوج سے کچہہ کام نہ لے سکا۔ اب قلعہ کا تہامنا اور خود
نکل جانا ہی ناممکن معلوم ہوتا تہا۔ اسلئے یہہ چال چلا کہ صلابت خان سی پیغام
بہیجا کہ مین خود حاضر ہو کر اس قلعہ کو سپرد کرتا ہون۔ کل دروازے کہول دونگا
۔ یہہ مژدہ سنکر محاصرین بڑے خوش ہوئے۔ اور سمجہے خدا نے ہماری محنت کا اجر دیا
۔ اور رات کو بے خبر سو رہے۔ صبح کیا دیکہتے ہین کہ سیواجی اپنے منتخب سپاہیون کے
ساتہہ اونکے درمیان ہو کر قلعہ سے نکل گیا۔ اور رنگنا مین پہنچا۔ پادشاہی
فوج نے بڑی سرگرمی سے اوسکا تعاقب کیا۔ اور جس منزل پر سیواجی نے اوترنا چاہا تہا
اوسے چہہ میل ورے جا لیا۔ مگر وہ ایک درۂ تنگ کی حفاظت باجی پرو دو کو سپرد کر کے
آگے بڑہ گیا۔ یہہ باجی پہلے سیواجی کا جانی دشمن تہا مگر اب اوسکے لئی جان دینے کو
حاضر تہا۔ اس درہ پر تہوڑے آدمیون سے ایسا لڑا کہ تین دفعہ دشمنون کا منہہ پہیر دیا
اور اولٹا ہٹا دیا۔ چوتہی مرتبہ افضل خان کے بیٹے فاضل خان نے جو سیواجی کے خون کا
پیاسا تہا بڑے زور شور سے اس درہ پر حملہ کیا۔ ایک سخت لڑائی کے بعد اوس جگہ کو
لے لیا۔ درہ مین جو سپاہی چہپے چہپائے باقی تہے مارے گئے۔ اور سیواجی کے بہادر نائب
بہی نیچے گرے۔ جسوقت اس بہادر کی آنکہون پر موت کی تاریکی چہا رہی تہی۔
اوسوقت پنالہ سے ایک توپ چہوٹی۔ جسنے سیواجی کے زندہ سلامت رہنے کی بشارت اس
مردہ کو سنائی۔ اس آواز سے جو زندہ باقی رہے تہے وہ اس بہادر کی لاش کو دشمنون کے
حلق مین سے نکال کر لیگئے۔ اب ۱۶۶۱ء مین علی عادل شاہ خود فوج لیکر سیواجی سے

لڑنے آیا۔ اور پنالا اور لون گڈھ اور بہت سا ملک جو سیواجی نے حال مین فتح کیا تہا
اوسسے چہین لیا۔ غرض سیواجی اوسکے مقابل نہو سکا۔ مگر راج پور پر حملہ کیا اور اوسکو
لوٹا اور سرنگار پور جو ایک مرہٹے راجہ کی راجدہانی تہی اوسے تباہ کیا۔ یہہ راجہ بہی
اس جہگڑے مین مارا گیا۔ اس ناشائستہ حرکت سی ہندو سیواجی سے ناراض ہوئے
غرض اس سال کی اندر کوئی کام اوسنے معقول نہین کیا۔ اب وہ پوجا پاٹ اور
دہرم کرم مین زیادہ مصروف رہنے لگا۔ اور اپنے تئین جتی ستی جتانے لگا۔ اور پرتاب گڈہ
مین بہوانی کا مندر تعمیر کرایا۔ تاکہ ساری باتون کا کفارہ ہوجائے۔ اور اس اثنا مین
شیدی جوہر سے بہی کئی معرکون مین میدان جیتا۔ تم کو یاد ہوگا کہ گہوڑپوری نے
ساہوجی کو گرفتار کرکے والی بیجاپور کے حوالہ کیا تہا۔ اور اسوقت وہ سیواجی سے
لڑنیکے لئے سامان کئے ہوئی آیا تہا۔ سیواجی کو اوسی باپ کا عوض لینا تہا اسلئے
وہ بے خبر اوسکے گہر مین چلا گیا۔ اور اوسکو مار ڈالا۔ اوسکے گہر والون نے مکان
مین آگ لگادی اور خود بغیر مقابلہ و مقاتلہ کے بہاگ گئے +

اب کرناٹک مین فساد برپا ہوا۔ اسلئے بادشاہ بیجاپور کو ضرورت ہوئی کہ سیواجی سے
جو فوج لڑنے گئی تہی اوسے بلاکر کرناٹک کی مہم مین مصروف کرے۔ اسلئے سیواجی کو
فرصت ملی کہ اوسنے واری کے ساونتون کو مغلوب کرلیا۔ اور گہاٹون پر جو اوسکے
نقصان ہوگئے تہی اونکو پورا کیا۔

والی بیجاپور سے صلح سیواجی کی

اب بہت سے بندرگاہون پر اوسکا قبضہ تہا۔ اوسنے جہازون کا بیڑا بنایا۔ اور گوا سے
توپخانہ منگایا۔ آخرکار ساہوجی نے بیٹے کی صلح والی بیجاپور سے ۱۶۶۲ء مین کرادی۔

ساہوجی اپنے اس نونہال کے پہولنے پہلنے سے پہولا نہ سماتا تہا - بیٹے کی اس حرکت کہ اوسنے کہور ولپوری کو مارا - فریفتہ اور عاشق تہا - اور بیٹے سے ملاقات کرنے آیا - بیٹا بہی اوسنے نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آیا - مرہٹون کے مورخ کہتے ہین کہ اسوقت جزیرہ نما کونکن اوس پاس کلیان سے گوانک تہا - عرض بلدکے چار درجون کے برابر اوسکے پاس ساحل مالابار تہا - اور کونکن گہاٹ مہتا بما سے وارنا تک جنمین فاصلہ ۱۶۰ میل کی قریب تہا - اوسکے قبضہ مین تہا - اور سپاہ اوس پاس پچاس ہزار پیادے اور سات ہزار سوار تہے - اب اپنی دارالحکومت مستقل کے رہبری مین لگ گیا - اور اوسکا نام رائے گڈہ رکہا - اور اوسکو سامان اور اسباب سے خوب مستحکم اور درست کیا - ایک اوسکے سردار نے شمال مین دور دور بہت سے قلعے تسخیر کئے - دوسرے افسر نے اورنگ آباد کی قریب تک تاخت وتاراج کی - اور تمام ملک مین تہلکہ ڈالدیا۔

سیواجی اور پادشاہ کی لڑائیان

جب عالمگیر کو یہہ حال معلوم ہوا کہ سیواجی چارون طرف یون لوٹ مار اور مار دہاڑ کرتا پہرتا ہے تو اوسنے اپنی ماموں امیر الامرا شائستہ خان صوبہ دار دکن کو لکہا کہ اس مفسد کا علاج کرے - چہبیسوین جمادی الاول سنہ ۲ جلوس کو شائستہ خان لشکر لیکر اورنگ آباد سے چلا - اور پرگنات سوپہ اور پونہ مین ہوتا ہوا - اور قلعون کو بناتا اور بگاڑتا ہوا اور دشمنون کو مارتا پیٹتا آگے بڑہا - ۲۲ شوال کو قلعہ چاکنہ کو جاکر محاصرہ کیا - چہپن ۵۶ دن تک محاصرہ رہا - مرہٹے اوسمین ایسے اڑے کہ مر کر ہٹے - آخر کو اس قلعہ کے برج نیچے نقب لگائی - اور اوسکو باروت بہرکر اوڑا دیا - اور حملہ کرکے برج کے نیچے گئے - مگر آگے اوسکے ایک پشتہ گلے نکلا - اس سبب سے لشکر شاہی

آگے نہ بڑہ سکا۔ مگر آخر بعد کشت و خون کے یہہ قلعہ محصورین نے امیر الامرا کو سپرد کر دیا
۔ مگر سیواجی کے جان نثار ملازمون نے بادشاہ کی نوکری سے انکار کیا۔ اور اپنے آقا کی
ملازمت کو نہ چہوڑا۔ اب شائستہ خان نے پونہ مین مقام کیا۔ اور اتفاق سے اوس
محل مین سکونت اختیار کی جہان سیواجی اور اوسکے ماں رہتی ہتی اوسنی ساری شہر
مین ادہر اودہر پہرے بٹہادئی اور ایسا بندوبست کر دیا کہ اکیلا دوکیلا آدمی بہی بے خبر
نہ جا سکتا تہا۔ مگر سیواجی شائستہ خان کی ساری تدبیرین جانتا تہا۔ وہ اس سارے
شہر گلی کوچون اور گہرون سے واقف تہا۔ سنگ گڈہ جہان وہ تہا اوسے بلند برج
سے یہہ بے فصیل شہر سارا نظر آتا تہا۔ اب اوسنے سوچ بچار کر وہ ایک جسنتی و چالا کی
سے کام کیا کہ جسپر اوسکی سب ہم قومون نے واہ واہ کی اور شاباش دی۔ اور آئندہ
اوسکے بڑے بڑے کام اوسے نکلے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ وہ سنگ گڈہ سے
بہت سی فوج کی ٹولیان لیکر اندہیری رات مین اوترا۔ اور پونہ کی سڑک پر کچہہ کچہہ
فاصلے سی اون ٹولیون کو بٹہاتا گیا۔ تاکہ وہ وقت پر کام آئین۔ شائستہ خان کی
فوج مین سے ایک سپاہی کو گانٹہہ لیا۔ اور اوسکی صلاح سے ایک برات بناکر شہر کو
لے چلا۔ اور بادشاہی لشکر کے پہرون سے بچ کر شہر مین داخل ہوا۔ اور محل کے نیچے کچہہ
جانبازون کے ساتہہ جا پہنچا۔ اور پچہواڑے کے دروازے سی محل کے اندر داخل ہوا
۔ اور بہت سی اپنے دوستونکو ساتہہ لے لیا۔ شائستہ خان اوسے یکایک دیکہہ کر حیران
رہ گیا۔ اور اس گہبراہٹ سی بہاگا کہ ایک کہڑکی سے کود کر بہاگتا تہا کہ اوسکی دو انگلیان
تلوار کے صدمہ سے اوڑ گئین۔ اگرچہ شائستہ خان کی اس ناشائستگی کے ساتہہ جان بچ گئی
۔ مگر اوسکا جوان بیٹا اور اوسکے ساتہہ بہت سے رفیق بارے گئے۔ اب اس سیواجی کی

چالاکی کو تو دیکہئے کہ جس تیزی سے آیا تہا اوسی تندی سے اپنی سپاہ کی ٹولیون کو لیتا ہوا پہاڑ پر چڑہ گیا۔ اور اس فتح کی خوشی مین ایسی روشنی کی کہ بارہ کوس تک دشمنون کی آنکہین اوسکی چکاچوندی سے بند ہوتی تہین۔ حقیقت مین یہہ معرکہ کل قوم کے لئی فخر اور عزت کا باعث ہوا۔ ابتک مرہٹے اس کارنامہ کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہین۔ یہہ واقعہ ۱۶۶۳ء کا ہے۔

دوسرے روز صبح کو بادشاہ کے سوارون کا دستہ پہاڑ کے نیچے آیا۔ مرہٹون کے سوارون نے اونکو مار بہگایا۔ یہہ پہلی دفعہ تہی کہ بادشاہی سوارون نے مرہٹون کے سوارون سے ہزیمت اوٹہائی۔

سورت کا لوٹنا

اب شائستہ خان نے بالکل ہمت ہار دی۔ اوسکو بادشاہ نے بنگال کو بدل دیا۔ پہلے اسکے کہ کوئی شخص اوسکا جانشین مقرر ہو کر آئے۔ اور کوئی کام اپنا دکہائے سیواجی نے چار ہزار سوار لیجاکر سورت کو جا مارا۔ اور چہہ روز تک خاطر خواہ لوٹا۔ یہان بہت دولت اوسکے ہاتہہ آئی۔ انگریزون نے اور ہالنڈ والون نے بہی اس غارتگری کی مزاحمت کی مگر کچہہ نہ ہو سکا۔

یہہ واقعہ ۲۵ جنوری ۱۶۶۴ء ۵ جمادی الاول ۱۰۷۴ھ کا ہے۔

ساہوجی کا مرنا

اس مہم پر تہوڑے دن گذرے تہے کہ ساہوجی کی سناونی آئی۔ وہ شکار کہیلنے گیا تہا گہوڑے سے گر کر مر گیا۔ اوسنے اپنی زندگی مین اپنی جاگیر واقع ضلع مندراس کا انتظام خوب کیا تہا۔ اور بادشاہ بیجاپور کی سلطنت کو جنوب مین بڑی وسعت دی تہی۔ اور تانجور کی ریاست کو فتح کرکے اوسمین دخل کر لیا تہا۔ باپ کی مرنے پر سیواجی اور بہی کہل کہیلا

اپنے نام پر راجگی کا طرہ لگایا۔ اور روپیہ اشرفی پر اپنا سکہ جمایا+

سمندری مہمات

سیواجی اسوقت مغلون کی ساتھہ مقابلہ مین مصروف تہا۔ بیجاپور والون کو یہہ موقع ہاتھہ آیا کہ ملک کانکن کو فتح کرین۔ اونکے دو سپہ سالارون نے حملہ کیا۔ مگر سیواجی نے اونکو شکست دی۔ اور اونکی سپاہ کا خوب کچومر بنایا۔ اور پہر مغلون سے مقابلہ کرنیکے لئے آگیا۔ اور یہہ یقین تہا کہ وہ مغلون کی لشکرگاہ پر خشکی مین حملہ کریگا۔ مگر اوسنے ایک جہازون کا بیڑا تیار کر سمندر مین دوڑا دیا۔ اور مغلون کی جہازون کو چہین لیا۔ اور ستاسی جہازون مین چار ہزار آدمیون کو بٹہا کر مار سیلور کو کہ گوا سے جنوب مین ایک سو بیس میل پر بیجاپور والو نکا بڑا دولت مند شہر تہا اور اور مقامات کو لوٹ لیا۔ پہر فوج کو اوتار کر خشکی مین اولٹا بہیجدیا اور جب دوبارہ جہاز مین سوار ہوا تو سمندر کے بیماریون اور طوفانون سے بڑا نقصان اوٹہایا۔ اور اپنی دار الخلافہ رائے گڈہ مین مشکل سے آیا۔ اسپر اسکو یہہ وہم پیدا ہوا کہ سمندر مین ہندوٗن کو سوار ہونا مذہبا منع ہے۔ یہہ آفت اوسپر ہوائی کے گروہ سے آئی ہے۔ اسلئے پہر وہ جہاز پر نہ چڑہا۔ غرض جب بخوبی لوٹ مار سے فرصت ہوئی تو فروری ۱۶۶۵ء مین بری تاخت وتاراج بیجاپور کے ضلاع پر شروع کی۔ عالمگیر نامہ مین تو فقط یہہ لکہا ہے کہ ایک جہاز مین طوائف تجار بہت مال اسباب لئے چلی آتی تہی اوسکو اوسنے پکڑ لیا۔ اور تمام مال اسباب چہین لیا۔ اور اونمین سے دولتمند مسلمانون کو قید کرکے یہانتک تنگ کیا کہ بیچارون نے گہر سے اپنا سارا مال اسباب منگا کر اوسکے حوالہ کیا۔ جب جان بچی۔ مگر الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ اگرچہ اورنگزیب کا نقصان اوسکی لوٹ مار سے بہت سا ہوا تہا۔ مگر وہ اوسپر ایسا غیظ وغضب مین نہین آیا جسقدر کہ حاجی لوگون کی کشتیون کے

لوٹنے اور بندر سورت کی تباہ کرنے سی جو حاجیون کی منزل گاہ تہا وہ آپے سے باہر ہوا۔ شائستہ خان کی جگہ شاہزادہ محمد معظم اور راجہ جسونت سنگہ کو بہیجا تہا۔ مگر اونہون نے گو چند قلعون کو محصور کیا۔ مگر کچہہ کامیابی اور فتحیابی کی صورت نظر نہ آئی +

سیواجی اور پادشاہ کی صلح

اورنگ زیب کی عادت نہ تہی کہ اپنے ملازمون کا اعتبار کرے۔ اور سیواجی کو وہ ہتہارنا موش کو ہی کہا کرتا تہا جب اس چوہی کے پکڑنے مین یہہ امتداد ہوا تو اوسکو اپنی افسرون پر شبہہ پیدا ہوا۔ اور خود اوسنے دکن مین جانا چاہا۔ مگر اور ترکی مہمات نے اوسکو روک لیا اسلئے اوسنے اپکی دفعہ ایک سپاہ کثیر اپنی دو سپہ سالارون کی سپرد کی۔ ان دونون کو وہ پسند نہین کرتا تہا۔ اور اونمین آپسمین رقابت بہی تہی۔ اسلئے وہ جانتا تہا کہ وہ آپسمین ایک دوسرے کے اور دونون ملکر سیواجی کے مزاحم اور مانع رہینگے۔ ان سپہ سالارونمین سے ایک رجپوت راجہ جی سنگہ تہا۔ دوسرا افغان دلیر خان تہا۔

۱۹۔ ربیع الاول ۱۰۷۵ھ کو یہہ لشکر چلا۔ اور ۲۴ شعبان کو اورنگ آباد مین پہونچکر شاہزادہ محمد معظم سے ملا۔ وہان سے رخصت ہوکر ۲۰ کو قصبہ پونہ مین پہنچا۔ یہان مہاراجہ جسونت سنگہ مقیم تہے۔ وہ فرمان شاہی کے موافق پادشاہ کی خدمت مین روانہ ہوئے اب راجہ جے سنگہ نے فوج شاہی کو چارون طرف پہیلا دیا۔ اور جابجا قلعون پر محاصرہ ڈالدیا۔ قلعہ سورندہ اور رودرمال بڑی قلعے تہی اونکو اول فتح کرنا چاہا۔ ۷۔ رمضان کو شاپور مین لشکر شاہی آیا۔ یہان سے یہہ دونو قلعے پہاڑ پر قریب واقع تہے۔ اس قلعہ پر مرہٹے راجہ سے خوب لڑے۔ مگر پادشاہی لشکر نے بہی جوانمردی کی۔ پہاڑون پر چڑہ گیا اور بہت سی دیہات جلادئے۔ غرض سیواجی چارونطرف ستی تنگ ہوا۔ اور سوچا کہ مین اس

عالی خاندان رجپوت راجہ سے نہین لڑسکتا۔ اوسکے خاندان کی ہیبت اوسکے لشکر کی کثرت اور اوسکے ہمراہیون کی جرات نے اوسکا دل ٹہادیا۔ گو قلعہ پورندہر پر بہت سے کٹ کٹ مرے مگر آخر کار اونمین لڑنیکی جان باقی نرہی۔ اور قریب تہا کہ بادشاہی فوج اوسے فتح کرلے۔ ایک برج اوڑا کر اوسکے اندر داخل ہوگئے تہے۔ اسلئے سیواجی نے راجہ جی سنگہ سے پیغام سلام شروع کیا۔ اور اپنے معتبر پنڈت کو راجہ پاس بہیجا۔ راجہ نے وعدہ کیا کہ اگر وہ اطاعت اختیار کریگا تو اوسکو جان اور مال سے امان دیجائیگی۔ پنڈت نے یہہ پیغام سیواجی سے کہا۔ وہ بے تکلف چند ہمراہیون کے ساتہہ راجہ پاس چلا آیا۔ راجہ نے دلیرخان کو کہلا بہیجا کہ اسطرح سیواجی آگیا ہے۔ کل محصورون کو امان دی گئی ہے۔ اونکو بے مزاحمت قلعہ سے نکل آنے دے۔ اور سیواجی نے بہی اونکو خبر بہیجدی کہ اسطرح صلح ہوگئی۔ رات کی انہون نے اجازت مانگی۔ صبح کو سات ہزار مرد وزن جنمین چار ہزار سپاہی تہے قلعہ سے باہر نکل گئے۔ اور بادشاہی فوج نے قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ سیواجی نے ملاقات کا پیغام دلیرخان پاس بہیجا۔ اور پہر خود جاکر اوسکو قلعہ کی کنجیان حوالہ کین۔ غرض ان دونون بادشاہی سپہ سالارون نے اوسکی کمال عزت اور توقیر کی۔ اور ان شرائط پر صلح ہوگئی کہ اس ملک مین جو پینتیس قلعے نظام الملکیہ زمانہ سے تہے اور اونپر اب سیواجی قابض تہا۔ اونمین سے تیئیس قلعے جنمین پورندہر اور دربال تہے داخل ہون اور اونکے مضافات کا ملک دس لاکہہ ہون کا بادشاہی ملازمون کے سپرد کیا جائے۔ اور بارہ قلعے اور ایک لاکہہ ہون کا ملک جو سیواجی پاس پہلے سے تہا وہ اوسپر قابض رہے۔ اور اپنے مسکن مین چلا جائے۔ اور اپنے بیٹے سنبہاجی کو کہ جسکی عمر آٹہہ برس کی تہی راجہ پاس بہیجدے۔ پنجہزاری منصب درگاہ کے سلک مین منتظم ہوگا۔ اور جسوقت کوئی لڑائی ان حدود مین ہو

توسیواجی بہی آدمیون کمر بستہ ہوکر خدمت گزاری کیواسطی شریک ہو۔ اور ملک بیجاپور کی ممالک مقبوضہ سی جو تہہ اور سردیس مکہی پایا کرے یہہ آخر شرط تو پادشاہ نے منظور نہین کی۔ لیکن باقی شرائط کی منظوریکا فرمان سیواجی پاس بہیجدیا۔ یہہ آخر شرط جو تہی کی وہ ہی جسکے سبب سے مرہٹون نے کل ملک سی اوسکے لینی کا دعوے کیا اور اوسیکو ملک کی لوٹ مار کے لئے بہانہ بنایا۔ اس مہم مین جو قلعے پادشاہ کی ہاتہہ آئے اونکی تفصیل یہہ ہے۔ پورندہر۔ رودرمال کندانہ۔ کہندا کلہ۔ لوہ گڈہ۔ ایسا گڈہ۔ تنکی۔ نکونہ۔ روہیرہ۔ مارورک۔ ماہولی۔ بہدارورک۔ ملکس کہول۔ روپ گڈہ۔ کمب گڈہ۔ موہنجن۔ مانک گڈہ۔ سروپ گڈہ۔ ساگر گڈہ۔ مرک گڈہ۔ انکولہ۔ سون گڈہ۔ مان گڈہ۔ غرض اب سیواجی راجہ جے سنگہ کے رفیق اور پادشاہ کی جاگیردار ہوئے۔ اور بیجاپور کے تخریب مین پادشاہی فوج کے ساتہہ شریک ہوئے۔

بیجاپور والون سی پادشاہ کی لڑائیان

اورنگ زیب اور علی عادل شاہ کی درمیان جو معاملہ شاہجہان کی عدالت کی وقت ہوا وہ یاد ہوگا جب سیواجی نے ملک بیجاپور کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا۔ تو اوسنے پادشاہ سی استعانت چاہی۔ اور اوسکی اعانت کیواسطے لشکر جرار سیواجی کے تباہ اور غارت کرنیکے لئی بہیجا۔ مگر پہر والی بیجاپور نے کچہہ اعانت اس لشکر کی سیواجی کے مقابلہ مین نہ کی۔ بلکہ برخلاف اسکے اوسنے اور والی گول کنڈہ نے طرفداری سیوجی کی کی۔ باوجودیکہ پادشاہ کے برابر احکام اوسکے نام صادر ہوئی کہ جب لشکر شاہی ایکطرف سے اوسکے بیخ کنی مین کوشش کرتا ہے دوسری طرف لشکر بیجاپور اسکے استیصال مین ساعی ہو۔ مگر والی بیجاپور نے ایسے کان بند کئے کہ کچہہ نہ سنا۔ اسلئے راجہ جےسنگہ

جب سیواجی کے مہم سے فارغ ہوا تو اوسکے نام فرمان شاہی صادر ہوا کہ سیواجی سے
جو ملک ہاتھہ لگا ہے اوسکا بندوبست کرکے بیجاپور کے ملک پر حملہ کرے اور دارالسلطنت کو
محاصرہ کرے۔ وہ اس حکم کے موافق ۲۲ جمادی الاول ۷۶ھ کو قلعہ پورندہر سے دلیر خان
اور داؤد خان اور سیواجی کو ساتھہ لیکر بیجاپور کے قصد سے روانہ ہوا۔ سیواجی کے ساتھہ
پندرہ سو سوار اور سات ہزار پیادے تھے۔ راجہ جی سنگہ کے ساتھہ بارہ ہزار سوار۔ اور
دلیر خان کے ساتھہ ساتھہ سات ہزار سوار اور پانچ سو برق انداز اور داؤد خان کے ساتھہ
چھہ ہزار سوار۔ غرض یہہ لشکر راستہ مین قلعون کو فتح کرتا اور لڑتا بھڑتا مارتا پیٹتا ۲ رجب کو
بیجاپور سے پانچ کوس پر جاکر مقیم ہوا۔ اور سات روز تک یہان مقیم رہا۔ عادل شاہ نے
قلعہ بیجاپور کو آلات اور ادوات قلعہ داری سے استحکام دیا۔ اور تیس ہزار پیادی کرناٹکی اس
قلعہ کے اندر جمع کئے۔ اور وہی پرانا طریق اپنے بچاؤ کا برتا کہ کنوؤن اور باولیون کو مٹی سے
بھر دیا۔ اور نورس پور۔ اور شاہ پور کی تالابون کو خالی کر دیا۔ اور تمام مکانات کو قلعہ کے
گرد گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ غرض دشمن کیا ملک کو برباد کرتے جو خود اوسنے ویران کر دیا
۔ اور خود حصن حصین مین ہو بیٹھا۔ اور لٹیری فوجون کو دشمنون کی رسد لوٹ مارنی کے لئے
چارون طرف پھیلا دیا۔ اسوقت والی گولکنڈہ نے بھی اوسکی امداد کی۔ کبھی ایک لڑائیان
ہوئین مگر معاملہ یکسو نہ ہوا جب راجہ جی سنگہ نے دیکھا کہ کوئی صورت کامیابی کی نہ ہوئی۔ اور
نہ آئندہ فتحیابی کی جلد امید ہے۔ اور رسد اور ذوقہ کی تنگی ہے۔ اور رسد دشمنون کی ہاتھہ
سے بچکر بہم پہنچنی مشکل ہے۔ اسلئے نوین رجب کو حوالی بیجاپور سے لشکر لیکر اورنگ آباد کی
طرف راہی ہوا۔ سیواجی کو قلعہ پنالہ کی فتح کو بھیجا تھا۔ وہ وہان خوب لڑکر ناکامیاب
پھرا۔ اوسکا سپہ سالار نیتوان دشمنون سے جا ملا۔ قلعہ پرینڈہ کا قلعہ دار بیجاپور کی فوج کی ہاتھہ سے

اور قلعہ اونکے ہاتھہ آگیا۔ غرض اورنگ زیب کی اقبال مندی کے خلاف یہہ امر تہا کہ اس مہم مین فتحیابی نہ حاصل ہوئی۔ اور بیجاپور والون نے بہت سی قلعے پادشاہی ملک مین سے فتح کر لیئے اور چہوٹے چہوٹے قلعون پر پادشاہی فوجون سے بہت سی لڑائیان واقع ہوئین غرض ان میدانون مین سیواجی کی فوج نے ایسی ایسی جان نثاریان دکہائین کہ پادشاہ نے دو دفعہ فرمان خوشنودی کی اوس پاس بہیجے۔ ایک نامہ مین اوسکی بڑی تعریف لکہی دوسرے مین بہت سے وعدے کئی۔ اور لکہا کہ دلی مین آؤ۔ ملاقات کی بعد دکن کی اجازت دیجائیگی۔ سیواجی کو راجہ جیسنگہ کی رفاقت اور پادشاہ کے ان وعدون نے بڑا دہوکہ دیا۔ وہ اپنی ریاست کو اپنے تین معتبر سردارونکو سپرد کر کے۔ اور اپنے بیٹے سمبہاجی اور پانچ سو چنے ہوئے سوار اور ایک ہزار پیدلون کو ہمراہ لیکر دلی کو روانہ ہوا۔ اب وسنے اپنی قسمت ازمائی کے لیئے اوس دیس مین قدم رکہا جو اوسکے دیس سے بالکل مختلف تہا +

سیواجی کا دلی مین آنا اور بہاگنا

جب وہ دلی کے قریب آیا تو پادشاہ نی راجہ جی سنگہ کی بیٹے رام کنور رام سنگہ اور مخلص خان ایک بے حقیقت سردار کو اوسکے استقبال کے لئے بہیجا۔ یہہ امر سیواجی کو ناگوار تو گذرا۔ مگر پہر بہی دربار مین اوسنے اپنے تئین بہت روکا۔ اور پادشاہ کو نذرانہ گران بہا نہایت ادب سے پیش کیا۔ مگر جب پادشاہ کی آدمیون نے پنج ہزاری درجہ کے امیرون مین بٹہا دیا۔ یہی منصب اوسکو شاہجہان نے اور بادشاہ نے اوسکے بیٹے کو دیا تہا۔ اس بیٹہنے پر بعض لکہتے ہین کہ اوسکو ایسا طیش آیا کہ بیہوش ہو گیا۔ اور جب ہوش آیا تو راجہ جیسنگہ کو برا بہلا اوسکے بیٹے کی سامنے کہنے لگا۔ بعض لکہتے ہین کہ وہ شاہانہ دربار کی شان وشوکت اور درباریون کی زیب وزینت دیکہہ کر حواس باختہ ہو گیا۔ اوسے افسوس تہا کہ صورت دیکہہ کر

بادشاہ نے میری قدر و منزلت نہ کی۔ اسلئے اوسنے ایک عرضی بادشاہ کی خدمت مین پیش
کی اور اوسمین وہ سارا حال لکہا جسکے سبب سے وہ دہلی مین آیا تہا۔ مگر اورنگ زیب تو سب
اگلی پچہلی باتین اوسکی دل مین سینتے بیٹہا تہا۔ وہ اوسکی کم ذاتی اور بدذاتی کو خوب
جانتا تہا۔ اس عرضی پر بہی ملتفت نہوا۔ اور اوسکے ناروا گلون اور بیجا خواہشون سے
افروختہ خاطر ہوا۔ اور حکم دیدیا کہ وہ دربار مین حاضر ہو۔ اور اپنی منزل گاہ مین چلا جائے
۔ اور فولاد خان شحنۂ شہر کو اشارہ کردیا کہ اوسکی فرودگاہ کے گرد اپنے سپاہی اور
توپخانہ لگادے۔ اور راجہ جے سنگہ کو جو بیجاپور کی لڑائی مین مصروف تہا لکہا جائے
کہ وہ سیواجی کی سارے معاملات کی کیفیت پیش کرے۔ اور جو کچہہ اوسنے قول و عہد اوسکے
اوسکے موافق جو صلاح مناسب ہو اوسے عرض کرے۔ اب سیواجی سمجہے کہ قید ہو گئے۔
کچہہ اس پہندے سے نکلنے کی تدبیر سوچنی چاہیے۔ اسلئے اوسنے بادشاہ کے امیرون اور
اہلکارون کی خوشامد شروع کی۔ اور انسے کام نکالنا چاہا۔ اتنے مین راجہ جی سنگہ کی عرضداشت
فرمان مذکور کے جواب مین آئی کہ مین نے اوسسے جو اقرار اور عہد کئے ہین۔ اونکے موافق
حضور اوسکے جرم کو معاف کردین۔ غرض بادشاہ نے فولاد خان کے نام حکم جاری کیا کہ
پہرہ اور توپخانہ اوسکی فرودگاہ سے اوٹہا لیا جائے۔ سنبہاجی بدستور بادشاہ کی ملازمت
مین روز آتا تہا۔ شاید سیواجی کو بہی بادشاہ اجازت دیتا۔ مگر ۲۷ صفر ۱۰۷۶ھ مین
وہ بہیس بدل اور بیٹے کو ہمراہ لیکر بہاگ گیا۔ اسپر بادشاہ نے خفا ہو کر رام سنگہ کو منصب
سے معزول کیا۔ اور راجہ جی سنگہ کو لکہا کہ سیواجی کے سپہ سالار نتو کو جسکو پنجہزاری
کا خطاب ملا تہا قید کرکے بہیجدے۔ لفنسٹن صاحب نے اس بہاگنے کا ایک فسانہ لکہا ہے
۔ اگرچہ وہ تاریخی واقعہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر کہانی اچہی ہے اسلئے اوسکو ہم بہی تحریر کرتے ہین

کہ جسوقت سیواجی تیسرے درجہ کے امیرون مین بٹھایا گیا تو اوسکو ایسا رنج ہوا کہ چہرہ کا
رنگ بدل گیا اور صف امرا سے پیچھے ہٹا اور غش کہا کر پڑا جب ہوش مین آیا تو رام سنگہ
کو سرہانے کہڑا دیکہکر - اوسکے روبرو کہنے لگا کہ تیرے باپ جی سنگہ کی بدولت یہہ خواری
اور ذلت نصیب ہوئی خیر جب بادشاہ نے میری آبرو کو خاک مین ملایا ہے تو میری جان
کو بہی خاک مین ملائے غرض ایسی جلی کٹی باتین کرکے دربار سے جل بہن کر بے اجازت
اور بغیر خلعت اور رخصت اپنی فرودگاہ مین چلا آیا - اوسکی ان حرکات گستاخانہ کی تدارک
کے درپے بادشاہ نہ ہوا - فقط اوسنے یہہ حکم دیدیا کہ اوسکی حرکات کی نگرانی کیجائی
- اور اوسے یہہ کہدیا کہ ہم اون وعدون کی رپورٹ کی منتظر ہین جو راجہ جے سنگہ نے
ہم سے کئی ہین - اسوقت سی سیواجی نے اپنی ساری ہمت اور ذہانت اس بات مین
مصروف کی کہ کسی طرح دشمنون کے پہندے سے نکل جاؤن - اب یہہ کام اس سبب سے
اور بہی مشکل ہو گیا تہا کہ بادشاہی پہرے اوسکی منزل گاہ کے گرد بیٹہے تہے - وہ کیونکر
نکلنے دیتے - اسکی یہہ راہ نکالی - کہ اپنے ساتہیونکو بیمار بنایا - اور دلی کی آب وہوا کی
ناموافقت کا بہانہ کہڑا - اور بادشاہ سے عرض کیا کہ ان مریضون کو وطن جانے کی
اجازت ہو - بادشاہ نے اس درخواست کو خوشی خوشی منظور کرلیا - کیونکہ اس جمعیت کے
گہٹنے سے اوسکا بادشاہ کے بس مین رہنا اور زیادہ آسان ہوتا تہا - بعد اسکے سیواجی خود
بیمار بنکر صاحب فراش بنا کچہہ بید اوسکے علاج کے لئے بادشاہ نے مقرر کئے سیواجی
اونسے گٹہہ گیا - اور اونکی معرفت اپنے دوستون سے جو باہر تہے بات چیت کرنی شروع کی سوا
اوسکے اوسنے روز ٹوکرون مین مٹہائیان منگا کر ہندو مسلمان فقیرون مین تقسیم کرنی
- اور مسجدون اور مندرون مین بہجوانی شروع کین اول اول پہرہ والون نے ان

نوکرون کی تلاشی لی۔ جب دیکہا کہ سوا مٹہائی کے کچہہ اور نہین ہوتا تو اونہون نے بہی روک ٹوک موقوف کردی۔ ایک رات اوسنے اپنی بہاگنے کی ٹہرائی۔ اور اپنی باہر کے رازدارون کو اطلاع دی۔ سرشام منہ لپیٹ کر پلنگ پر لیٹ رہا کچہہ رات گئے اپنے بستر پر ایک نوکر کو لٹا دیا۔ اور ایک ٹوکری مین بیٹہا اور دوسرے مین بیٹے کو بٹہایا نمک حلال نوکرون نے سرون پر ان ٹوکرون کو دہر لیا۔ اور پہرہ والون کی آنکہون کی سامنے سے لئے چلے گئے۔ کسیکو خبر نہ ہوئی۔ وہ ایک مخفی جگہ مین پہونچا۔ یہان گہوڑا کسا کسایا موجود تہا۔ اپہر سوار ہو وہ جا وہ جا بین متہرا مین جا کر دم لیا۔ یہان اوسکے بعض جان نثار دوست بہیس بدلے ہوئے موجود تہے۔ اب اوسنے داڑہی مونچہین منڈوائین۔ اور سادہون کی صورت بنائی۔ اور دہونی رمائی اور سارے بدن پر بہبوت لگائی۔ اور الہ آباد بنارس گیا۔ کٹک حیدر آباد ہوتا ہوا دکن مین پہونچا۔ اور بیٹے کو متہرا مین ایک برہمن کے سپرد کر گیا اور کہہ گیا کہ اس پاس دکن مین پہنچا دے +

جسوقت سیواجی بہاگا تہا اوسے کچہہ دیر کو پہرہ والون کو معلوم ہوا۔ بادشاہ کو خبر ہوئی حکم احکام اوسکے تعاقب کرنیکے لئے جاری ہوئے۔ مگر سیواجی اپنی حکمتون سے صاف نکل گیا۔ اور راے گڈہ مین وہ دسمبر ۱۶۶۶ء مین نو مہینہ بعد پہنچ گیا۔ اور اس نو مہینہ مین وہ بادشاہ کے دربار کا خوب مشاہدہ کر آیا۔ انگریزی مورخین کی یہہ رائے ہے کہ اورنگ زیب نے یہہ کام عقلمندی کا نہین کیا اگر سیواجی سے ایسا برتاؤ کرتا کہ وہ دل و جان سے بندۂ احسان ہو جاتا۔ اگر اوسکے باپ دادا مین سے کوئی تخت سلطنت پر ہوتا تو وہ ایسا نہین کرتا۔ مگر مین اونکے کہنے کا اوسوقت قائل ہون کہ وہ اورنگ زیب کی جگہہ زیب اورنگ ہوتے۔ اور امنکے سامنے سیواجی جیسا نوجوان لٹیرا اپنے سب لوٹ کے

کا نمونہ کامیاب سامنے ہو اوسوقت وہ اخلاق برتین جو وہ کہتے ہین۔ اوس کے باپ دادا ؤن کے سامنے کوئی شخص اس قماش کا نہین پیش ہوا جسسے اونہون نے اخلاق برتا ہو فقط

شاہجہان کی وفات

دسمبر ۱۶۶۶ء ۱۲ رجب ۱۰۷۶ھ کو شاہجہان حبس بول کے مرض مین مبتلا ہوا۔ اور روز بروز عوارض متضادہ مین مبتلا ہوتا گیا۔ ایک مرض کا علاج دوسرے مرض کے ازدیاد کا سبب ہوتا۔ غرض ۲۶۔ رجب کو انتقال کیا۔ تاریخ وفات اوسکی شاہ جہان کرد وفات ہے۔ اکتیس برس کی سلطنت کے بعد وہ اس گوشۂ عزلت مین بیٹھا تھا۔ مگر تعظیم اور تکریم اوسکی ہمیشہ عالمگیر کرتا رہا۔ اور بہت سے خدمتگار اوسکے پاس تہے۔ قلعہ مین اوسیکی حکومت تہی۔ عالمگیر نے داراشکوہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کی شادی کرنی چاہی تہی۔ مگر شاہجہان نے اوسکو قلعہ سے باہر نہ جانے دیا۔ اور بعض جواہرات بیش بہا شاہجہان پاس ایسے تہے کہ عالمگیر نے کئی دفعہ مانگے۔ مگر اوسنے نہین دئے۔ غرض ان باپ بیٹون کی خط وکتابت مکتوبات عالمگیری کے دیکہنے سے معلوم ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کس تعظیم و تکریم اور عقل و فطرت کی ساتہہ معاملات باپ بیٹون مین ہوئے۔ شاہجہان کی عمر چہتر برس تین ماہ کی تہی۔ اکتیس برس دو ماہ سلطنت کی۔ اور سات برس عزلت نشینی کی۔ روضۂ ممتاز محل مین دفن ہوا۔

واقعات متفرقہ

چونکہ ہم نے ہر مہم کو تمام اور کمال ایک ہی جگہ لکہا ہے اسلئے بیچ مین واقعات چہوٹ گئے ہین اب ہم اونکو لکہتے ہین +

قلعہ پالامئو (پلاون) متعلقہ صوبہ بہار

یہان کے مرزبان نے بادشاہی سرکشی اختیار کی - اور نذرانہ معمولی نہ بہیجا - واسطے سنہ ۱۰۷۱ھ مین جب داود خان مہم بنگالہ سے واپس آتا تہا بادشاہ کا حکم ہوا کہ راہ مین اس مرزبان سرکش کا بہی علاج کرتا آئے - یہہ ملک جنگل اور پہاڑ مین واقع تہا - اور تین بڑے مستحکم قلعے تہے - دو قلعے تو بادشاہی فوج کے پہونچتے ہی خالی ہو گئے - مگر تیسرے قلعہ پر معرکہ آرائی ہوئی اور مرزبان نے صلح کا پیغام بہیجا - مگر بادشاہ نے اوسے لکہا کہ اگر مسلمان ہو تو قصور معاف ہوتا ہے - اور ملک وسکا برقرار رہتا ہے - مگر اوسنے اس بات کو منظور نہین کیا - اسلئے یہہ قلعہ بہی کئی لڑائیون کے بعد فتح ہو گیا -

زمین دار جام سی لڑائی

اس ملک کا زمیندار رتل ہمیشہ بادشاہ کا تابعدار رہا - مگر اب وہ مر گیا تہا - اوسکی زمینداری بادشاہ کی طرف سے ستر سال کو مرحمت ہوئی - مگر رتل کا بہائی رائے سنگہ تہا - اوس نے بہتیجے کو قید کر لیا - اور خود زمیندار بن بیٹہا - کسی حکمت سی ستر سال قید سے نکل کر قطب الدین خان حاکم جوناگڈہ پاس آیا اور اپنا حال سنایا - بادشاہ کو جب اوسکی خبر ہوئی تو اوسنے گجرات کی تمام اہلکارون اور قطب الدین خان کے نام احکام جاری کیئے کہ ستر سال کو زمینداری وہان کی رائے سنگہ سی چہین کر دلا دین - اس رائے سنگہ کے ساتہہ مناجی زمیندار کچہہ بہی ہو گیا - غرض ایک معرکہ ان زمیندارون سے جام سے چار کوس ورے ہوا - جمین رائے سنگہ مع عزیز اور اقربا اور سولہ سو آدمیونکے مارا گیا - اور بادشاہی سپاہی ایک سو ستر مارے گئے - اور چار سو زخمی ہوئے - یہہ واقعہ رجب سنہ ۱۰۷۴ھ کا ہے +

تبت بزرگ کی زمیندار کی تابعداری اور وہان آثار اسلام کا فروغ

تبت بزرگ مین بت پرستی بہت ہوتی تہی۔ خدا پرستی بہت تہوڑی تہی۔ اسلئے بادشاہ
سیف خان حاکم کشمیر کے نام ۱۰۷۵ھ مین فرمان جاری کیا کہ وہ زمیندار مذکور پاس کسی
معتبر ملازم کے ہاتہہ بہیجے۔ اگر زمیندار تابعدار ہوجاتو اوسے کچہہ تعرض نکرے۔ اور اگر اطاعت
نہ اختیار کرے تو لشکر لیکر اوسپر چڑہ جائے۔ سیف خان نے اس فرمان کو محمد شفیع کی ہاتہہ
زمیندار دلدل نمجل کے پاس بہیجا۔ اوسنے تین کوس سے اوسکا استقبال کیا۔ اور نذرانہ معقول
بہجوایا۔ اور جمعہ کو بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑہوایا۔ اور خطیب پر زر و گوہر نثار کئے۔ اور ایک
مسجد دار السلطنت مین تعمیر کرائی۔ بادشاہ کا سکہ جاری کیا۔ اور بادشاہ کی اطاعت
اختیار کی +

چاٹگام کی فتح

یہہ ملک ملک رخنگ سے متعلق تہا۔ وہان کے باشندون کو مگہہ کہتے تہے۔ وہ ہمیشہ جنگی کشتیون
مین بیٹہہ بادشاہی ملک اور تہانون کو لوٹتے رہتے۔ اور ہندو مسلمانون کو اسیر کرکے
لے جاتے۔ اسواسطے امیر الامرا صوبہ دار بنگالہ کے نام حکم صادر ہوا کہ ایسی جگہ تہانے
بٹہائے کہ پہر اوسکا حوصلہ نہ ہو کہ وہ ملک شاہی کو لوٹ سکے۔ اور ایسے تہانون پر توپخانہ
اور سپاہ زیادہ متعین کرے۔ چنانچہ امیر الامرا نے یہہ تہانے بٹہائے۔ اور چونکہ یہہ خیال
تہا کہ قلعہ چاٹگام کو فتح کیجے۔ اسلئے بنگالہ کے بندر گاہون مین جو فرنگی رہتے تہے اونکو
بہی امداد کے لئے لکہا گیا۔ اور اونمین سے پچاس فرنگی بادشاہی ملازم ہوگئے۔ غرض
تری اور خشکی مین کئی لڑائیان ہوکر چاٹگام سلخ رجب ۱۰۷۶ھ مین فتح ہوگیا۔ اور مہدی
بہان کا مع عزیز اور اقارب کی گرفتار ہوگیا۔ اور ایک سو دو جنگی کشتیان اور ایک سو اکتیس
جنمین توپین برنجی اور آہنی اور تفنگ و رزنبورک اور بہت سا مصالح بارود نکا ہاتہہ لگا
بہت سی خلقت بنگال کی جو اونکے خوف سے اوراطراف مین بہاگ گئی تہی اب اپنے

گہرون مین آباد ہوئے - امیرالامرا نے اس ملک مین تہانے بٹھا کر خوب انتظام کر دیا -
اور ملک راکان کی فتح کا ارادہ ہوا - برسات کے سبب سے اوسمین توقف ہو گیا ؛

عالمگیر کی سلطنت کا عروج

عالمگیر کے زمانون مین یہہ زمانہ بڑا عروج سلطنت کا تہا - ستارۂ اقبال اوسکا چمک رہا تہا -
اوسکی قلمرو مین بہت جگہ امن تہا - رعایا چین چان اور آرام سے زندگی بسر کرتی تہی کشمیر
کے حاکم نے تبت کی حاکم کو مطیع کر لیا - بنگال کے حاکم نے چاٹگام کو جو خلیج بنگال کے مشرقی
کنارہ پر تہا قبضہ کر لیا - اور قطب الدین خان فوجدار جوناگڈہ نے جام کو فتح کر لیا یہہ
سب فتوحات کیسی انتہا پر سلطنت کی تہین - عبدالعزیز خان والی بخارا کا ایلچی خواجہ احمد
اور سبحان قلی خان والی توران کا سفیر ابراہیم بیگ اور شاہ عباس والی ایران کا ایلچی
بوداق بیگ دوستانہ خطوط لئے ہوئے بادشاہ کے آستانہ پر موجود تھے -

شاہ ایران سی بی لطفی

تربیت خان نامہ والی ایران کا جواب لیکر ایران گیا - اور شاہ ایران سے فرح آباد مین ملا
مگر وہ اوس سے ملتفت نہوا - بلکہ یہہ ارادہ اوسکا معلوم ہوا کہ خراسان مین سپہ کشی اور
رزم آرائی کے ارادہ سے آتا ہے جب بادشاہ کو یہہ حال معلوم ہوا تو بادشاہزادہ محمد معظم کو
راجہ جسونت سنگہ کے ساتہہ ۱۴ ربیع الاول ۱۰۷۷ھ؁ مین کابل مین صوبہ دار مقرر کیا - اور
اور بیس ہزار لشکر ساتہہ بہیجا - اور خود بہی پنجاب کا ارادہ کیا - مگر شاہ عباس خناق کے
مرض مین مر گیا - اس موت نے مہم کو سرد کر دیا - اور شاہزادہ کے نام حکم گیا کہ وہ لاہور سے
آگے نہ جائے اور اولٹا چلا آئے ؛

بادشاہ کی والی بیجاپور کے ساتہہ معاملات

تم پہلے پڑہ آئے ہو کہ عالمگیر کی اقبالمندی کے یہی امر خلاف تہا کہ راجہ جے سنگہ بیجاپور کے مقابل مین فتحیابی نہ حاصل ہوئی۔ اور اورنگ آباد مین ناکامیابی کے ساتہ آنا پڑا۔ پادشاہ نے اوسے بلا لیا۔ اور اوسکی جگہ شاہزادہ معظم مقرر کیا۔ راجہ جسونت سنگہ اوسکے ہمراہ بہیجا گیا۔ اور دلیر خان جسکو یہہ دونو ناپسند کرتے کہ فوج کا سردار اسلیے مقرر کیا گیا کہ وہ دونو کی نگرانی کرتا رہے۔ راجہ جے سنگہ پادشاہ پاس آتا ہی تہا کہ راہ ہی مین موت آگئی۔

سیواجی کی ترقی

جے سنگہ کی ناکامی سیواجی کے حق مین مفید ہوگئی۔ ۱۰۷۶؁ھ کے درمیان راجہ جی سنگہ نے اپنی جنگ اور بازگشت کی درمیان مین گہاٹون اور قرب وجوار کے ملکون سے تمام فوج اپنے پاس بلالی۔ اور سب قلعون کو خالی چہوڑ دیا۔ انہین سے بہت سے قلعون پر سیواجی کے دکن مین آنے سے پہلے مرہٹے قابض ہوگئے۔ اور جب وہ خود دکن مین آیا تو بہت سے اضلاع زیر وزبر کرکے قبضہ مین کر لیے +

سیواجی اور پادشاہ کی صلح

جو کام سازشون کے پردہ مین ہوتے ہین اونکی اصل حقیقت نہین کہلتی کیونکہ جو اوسکے کرنے والے ہین وہ صحیح نہین بیان کرتے اور سچ بہی کہتے ہین تو اونکی دغابازی اور مکاری کے سبب اونکا اعتبار نہین ہوتا۔ محققین جو اپنی عقل دوڑا کر رائے لگاتی ہین اونمین اختلاف ہوتا ہے۔ کوئی کچہہ لکہتا ہے کوئی کچہہ کہتا ہے۔ اسیقبیل کا معاملہ اورنگزیب اور سیواجی کی صلح کا ہے۔ یہہ دونو شخص ملکی جوڑ توڑ مین ایک دوسرے کے اوستاد تہے۔ اس صلح کا حال بعض مورخ یون بیان کرتے ہین کہ پادشاہ نے راجہ جسونت سنگہ اور شاہزادہ

محمد معظم کو بہت تاکید سی لکہا کہ سیواجی سے ملا رہنا عین مصلحت ہے - مگر جسوقت قابو چلے اوسوقت
گرفتار یا قتل کرنا واجب ہے - بلکہ یہانتک ہدایت کی کہ میری حکومت سے بغاوت اور نفرت جتانا اور خفیہ خفیہ
مرہٹون سے ملنا چاہیا - غرض یہہ صلح اوسکی پہنسانیکا جال تہا - مگر سیواجی سیانا کوا اوسمین
کب پہنستا تہا - بعض یہہ بیان کرتے ہین کہ سیواجی دلی مین راجہ جسونت سے ملا تہا - اوسکے مزاج سے
خوب واقف تہا اور وہ اوسوقت شاہزادہ محمد معظم پر بالکل حاوی تہا - ہندوؤن کو بہ نسبت بادشاہی
گورنمنٹ کی زیادہ عزیز رکہتا اوسکو رشوت دیکر یہہ صلح ہوئی - سبب کچہہ ہی ہوا ہو ۱۶۶۷ء مین
ان شرائط پر صلح ہوگئی کہ بادشاہ نے اوسے راجگی کا خطاب دیا - اور اوسکے بیٹے سنبہاجی کو پنج ہزار
پنجہزاری کا خطاب دیا - پونہ - چاکنہ - سوپہ اوسکی جاگیر کے ضلع واپس دئے گئے - مگر سنگ گڈہ
اور پورندہر کے قلعون مین بادشاہی فوج رہی گویا یہہ ایک روک اوسپر رکہی گئی - اور ملک
برار مین ایک نئی جاگیر عنایت کی غرض ۱۶۶۷ء سے دو برس تک یہہ صلح قایم رہی - اور
سیواجی ملکی اور مالی اور جنگی انتظامون مین مصروف ہوا جسکا حال ہم آگے لکہینگے +

صلح کا ٹوٹنا اور سیواجی کا قلعون اور ملک کا فتح کرنا

عالمگیر ایسا نادان نہ تہا کہ وہ اپنی تدابیر کی ناکامیابی کو وقت پر نہ سمجہتا - چنانچہ جسوقت
اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اس صلح سے سیواجی پہندے مین نہ پہنسا تو اوسنے کہلم کہلا
اوسکی گرفتاری کا حکم دیا - اس سبب سے صلح کا عہد ٹوٹ گیا - اور سیواجی نے پہر اپنی پرانے
طریقہ کو اختیار کیا - سنگ گڈہ کا قلعہ پونہ کے پاس تہا - اوسکی عظمت کا خیال ورنگ زیب اور
سیواجی دونو کو تہا - بادشاہ کی رجپوتون کی فوج نہایت عمدہ ایک تجربہ کار افسر کے ماتحت اس
قلعہ کی حراست کرتی تہی - رات کے وقت اس قلعہ پر تناجی مالوسری ماولیون کو لیکر
چڑہ گیا - اور پہاڑون کی بلندیون کو رسون پر چڑہ چڑہ کر گہیر لیا - راجپوتون کی سپاہ

نے بڑا دل کیا - اور تناجی کو مارکر نیچے گرا دیا - اور دشمنون کی تہائی فوج کو ٹہکانے لگایا - مگر مرہٹے عمر کرہی نہ ہٹے - اور آخر کو اس قلعہ کو بڑی بہادری اور شجاعت سے لیکر اوٹہی - سیواجی نے اس فتح نمایان کی خوشی مین سپاہیون کو چاندی کے کڑے عنایت کیے - سنہ ۱۶۷۰ء مین قلعہ پورندہر کو بہی لے لیا - اب ان قلعون کے فتح ہونیسے اوسکے شمالی اور جنوبی ملکون مین گہاٹون پر راستہ جاری ہوگیا - اور چارون طرف اوسکو فتح ہی فتح حاصل ہوئی - مگر وہ جنجیری کو جسکو اوسنے بادشاہ کو دیدیا تہا نہ لے سکا - پندرہ ہزار سپاہیون کو لیکر سورت کو پہر لوٹا - اور یہان یہان والون سے کہا کہ اگر بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ نذر دیا کرینگے - تو اس لوٹ مار سے بچینگے - ورنہ ہرسال اسی آفت مین پہنسینگے - جب یہانسے وہ مراجعت کرتا تہا تو وندہ ناسک کے پاس دو مغلون کی فوجون نے اوسے روکا - مگر اوسنے اپنی فوج کے دو حصے کیے - ایک کو غنیمت دیکر چلتا کیا - اور دوسرے سے لڑتا رہا - اور مغلون کو شکست دی - ایک مرہٹن مرہٹون کی ساتہہ بادشاہ کی طرف سے ان معرکون مین لڑتی تہی اور حق نمک ادا کرتے تہے - وہ گرفتار ہوگئے مگر سیواجی نے اوسکے ساتہہ یہہ آدمیت برتی کہ اوسے چہوڑ کر گہر اوسکو بہجوایا - عورت کے خون سے ہاتہون کو مہندی نہین لگائی -

اور دسمبر سنہ ۱۶۷۱ء مین اوسنے بادشاہی ملک خاندیس سے چوتہہ وصول کیا - اس چوتہہ کی حقیقت یہہ ہے کہ وہ کل محاصل کی چوتہائی ہوتی تہی - جن ملکون نے یہہ چوتہہ مرہٹون کو ادا کردی - وہ اونکی لوٹ مار سے محفوظ ہوگئے - اور جنہون نے نہ ادا کی کچہہ دینے مین تامل کیا تو پہر اونکو مرہٹون نے لوٹ مار کر برابر کیا ؂

بادشاہی فوج کی شکست

سیواجی کو جو یہہ فتوحات حاصل ہوئین اونکے اسباب بہی مہیا ہوگئے تہے - اول یہہ کہ بادشاہ خود

شمال و مشرقی قوموں کے ساتھہ لڑنے مین مصروف تہا۔ دکن کی طرف کئی برس تک وہ اچھی طرح متوجہ نہین ہوا۔ دوم شاہزادہ معظم کی سپاہ مرہٹون سے مقابلہ کرنے کے لیئے کافی نہ تہی اور باپ کو بیٹے کا بڑا اعتبار نہ تہا۔ اسلیئے بیٹے کی کمک کے بہیجنے مین بادشاہ مدت تک انکار کرتا رہا۔ جب اوسکو اس امر کا یقین ہوگیا کہ دکن مین فوج کشی کی ضرورت شدید ہی تو اوسنے ۱۰۸۱ھ ۱۶۷۱ع مین چالیس ہزار سپاہ مہابت خان کے ماتحت روانہ کی۔ اس فوج کو کچھہ تعلق شاہزادہ معظم سے نہ تہا۔ مگر جب یہہ سپہ سالار ہی دلی سے روانہ ہوا تو کسی حرکت ناشائستہ کا مرتکب ہوا بادشاہ اوسسے خفا ہوگیا اور ایک امیر کی معرفت اوسکو خفیہ فہمائش کرائی۔ غرض یہہ فوج دکن پہنچی۔ مگر کوئی کارنمایان اوسسے ظہور مین نہ آیا۔ اورنگ آباد مین شاہزادہ معظم پڑا رہا۔ اور ۱۰۸۲ھ ۱۶۷۲ع مین مرہٹون نے ایسی فتح اس فوج پر پائی کہ سیواجی کو کبہی عمر بہر مین حاصل ہوئی نہی۔ اسپر بادشاہ نے مہابت خان اور شاہزادہ کو بلا لیا۔ اور خان جہان خان حاکم گجرات کو اوسکی جگہ بہیجا۔

شمالی و مشرقی پٹھانون سے لڑائیان

ان قومون کا حال جو ہم پہلے لکھہ چکے ہین اوسکو اب پہر دیکھہ لو۔ اب فاعنہ یوسف زئی نے ایک فقیر محمد شاہ کو اپنا سردار۔ اور بہاکو کو رئیس اور ملا چالاک کو ملا بنا کر سارے ملک مین فساد مچایا۔ اور دریاے اٹک سے اوتر کر بادشاہی ملک کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا بادشاہ نے یہہ خبر سنکر کامل خان فوجدار اٹک اور امیر خان حاکم کانگڑا اور اوس نواح کے زمینداروں اور فوجدارون اور صوبہ دارون کے نام احکام جاری کئے کہ فوجین جمع کرکے ان قومون کی سرزنش کرین۔ اب یہہ لشکر اٹک سے پار اوترکر ان قومون کے ملک مین گیا۔ اور وہ ہی لڑائی کے واسطے آمادہ ہوئے۔ اور محمد امین خان بہی ۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۶۶۷ع کو

نوہزار آدمیون کے ساتہہ روانہ ہوا- اوسکے پہونچنے سی پہلے کئی لڑائیان شمشیرخان
سے ہوئین- اور تین سو رئیس ان قومون کے پادشاہی لشکر نے اسیر کئے- محمد امین خان
۳ محرم کو کوتل جنیر سے عبور کیا تہا کہ قوم یوسف زئی نے اوسکے لشکر کو شکست دیکر
تباہ کیا- اور اوسکے جورو بچون کو گرفتار کرلیا- غرض اس بخشی نے اپنی اہل عیال کو
روپیہ دیکر اوسکے ہاتہہ سی چہڑایا- پادشاہ خود اس مہم کے انصرام کے لئے حسن ابدال تک گیا
اور اپنے بیٹے محمد سلطان کو جو ابہی قید سے رہا ہوا تہا بہیجا- جنوری سنہ ۱۶۷۴ع سنہ ۱۰۸۴ سے اکتوبر سنہ ۱۶۷۵ع شعبان ۱۰۸۶
تک وہ ان لڑائیون مین مصروف رہا- اور پندرہوین شوال سنہ ۱۰۸۶ کو پادشاہ حسن ابدال سے
مراجعت کرکے دہلی مین آیا- ان لڑائیون کا بیان کچہہ بہت دلچسپ نہین ہے اسلئے کاغذ سیاہ نہین کیا*

ست نارامی فرقہ کا بیان

پادشاہ اس مہم سے ناکام واپس ہوکر آیا ہے کہ سنہ ۱۶۷۶ع ۱۰۸۷ مین ایک عجیب ہنگامہ دارالسلطنت کے
قرب وجوار مین برپا ہوا- ست نارامی ایک فرقہ ہنود میوات مین رہتا تہا- اس ملک
کی تجارت اور زراعت سی گزارہ کرتا تہا- مگر ضرورت کیوقت اپنی حفاظت کیواسطے
ہتیار باندہتا تہا- اتفاقاً ایک شخص نے ایک بہگت جی کی خوب خدمت کی- وہ شخص
پولس کے سپاہیون کا دوست تہا- بہگت جی نے پکہنڈ پہیلائے- بہائی بندون کو جمع کرکے
فریاد کی- اور اونکو لیکر پولس والون پر چڑہ گئے- طرفین سے جانین تلف ہوئین- اور رفتہ
رفتہ انکو وہ ترقی ہوگئی کہ پانچہزار آدمی اس فرقے کی نارنول مین جمع ہوگئے- طاہر خان
فوجدار نارنول کو اونہون نے شکست دیدی- جب اسکی خبر پادشاہ کو ہوئی تو ۲۶ ذیقعد کو
تین فوجین پادشاہ نے روانہ کین- اور شاہزادہ محمد اکبر کو بہی سپہ سالار بناکر بہیجا- غرض
اس فرقہ نے باوجودیکہ فن سپہ گری سے ناآشنا تہا مگر داد شجاعت دی- پادشاہی فوج کو ان سے

خوب مقابلہ کیا۔ اور کئی دفعہ شکست دی۔ یہہ لوگ اپنی ست مین جبتی ستی گنے جاتے تہے
۔ ان فتوحات سے اونکے عوام الناس کو یہہ یقین ہوا کہ اونکو منتر ایسے آتے ہین۔ کہ اون کے
بدن پر بندوق اور تلوار کچہہ اثر نہین کر سکتے۔ اور وہ اپنی بندوق و تلوار سے جو
دشمنونکا چاہین کر سکتے ہین۔ یہہ یقین وبا کی طرح پہیل گیا ۔۔ اب بادشاہی سپاہ اونکے
سامنے آنیسے جہجکتی تہی۔ اور یہان چارونطرف سے اس اعتقاد پر زمینداروں کا ہجوم ہو گیا
۔ وہ لوٹتے مارتے اور جے پکارتے دہلی کے قریب آ پہونچے۔ مگر اورنگ زیب کے سامنے یہہ منتر کب
چلتے تہے۔ اوسنے شہر سے باہر خیمے کہڑے کر دئے۔ خود لڑنے گیا اور اپنے ہاتہہ سے قرآن شریف
کی وہ آیتین علمون پر لکہین جنکی تاثیر جادو کو بے تاثیر کرتی تہین۔ اس حکمت سے بادشاہی
فوج کو تقویت ہوئی۔ اور دشمنون کے سارے منتر دہرے رہے۔ شکست کہا کر ادہر اودہر
تتر بتر ہوئے ۔۔ مگر اس سبب سے ایک گونہ بدنظمی آگرہ اور اجمیر کے صوبون مین
ہوگئی جسکے انتظام کے واسطے عالمگیر کو خود جانا پڑا۔ اب تک ہم نے عالمگیر کی مہمات جنگ
کا بیان لکہا ہے۔ اب ہم اوسکے انتظام اور قوانین آئین بیان کرتے ہین جنکا اثر
رعایا اور سلطنت اسلامیہ پر ہوا۔

جزیہ

بادشاہ کچہہ پہلے ہی زمانہ یوسف زئی کی لڑائی سے خفا خفا بیٹہا تہا اب یہہ ستنامیون
نے فساد برپا کیا تو اور آشفتہ خاطر ہوا۔ اور اپنا غصہ یون نکالا کہ ہندوؤن پر جزیہ لگایا
۔ یاد ہوگا کہ وہ اکبر کے عہد سے موقوف ہو گیا تہا۔ اور اسی سبب سے ہندو مسلمانون کے
دلی خیرخواہ ہوگئے تہے۔ مگر اب وہ اس بادشاہ نے پہر جاری کیا۔ اور اس سبب سے پہر ہندوؤن
کے دلون کو دکہا کر اپنا دشمن بنایا۔

احتساب

بادشاہ نے ۹۹۶ھ۔ ۱۵۸۸ء مین اشاعت شرع اسلام کے واسطے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ کوئی فاضل محتسب مقرر ہو۔ کہ وہ تمام منہیات اور محرمات خصوصًا مے نوشی اور بنگ بوزہ کے کہانے پینے سی اور تمام مسکرات سی اور خواہشِ انسانی کی معاشرت سی منع کرتا رہے۔ اول اس عہدہ پر بلا عوض مقرر ہوئے۔ اور پندرہ ہزار روپیہ سال تنخواہ اور ہزاری صد سوار کا منصب اونکے واسطے تجویز ہوا۔ اور تمام ممالک محروسہ مین صوبہ دارون کو تمام احکام جاری ہوئے کہ وہ بہی ایک محتسب ایسا ہی اپنے اپنے علاقہ مین مقرر کرین۔ اور اونکے ساتہہ احدی اور سوار ساتہہ رہین کہ اگر کوئی احکام شرع کا پابند نہ ہو تو اوسکی تنبیہ و تاکید کے لئے وہ کام آئین۔ بعض مورخون نے اس احتساب مین یہہ بہی داخل کیا ہے کہ بتون کی پرستش ہنود اور نمائش سے نہ ہونے دین۔

ایام اور وضع جشن کا بدلنا

آئین کسروی کے موافق مسلمان بادشاہون کے ہان بہی غرہ فروردین کو جشن نوروز ہوتا۔ اور اس سبب سے مسلمان اس دنکو بہی مثل عیدین مقدس اور متبرک گننے لگے۔ اس بادشاہ نے یہہ مجوسیون کا طریقہ موقوف کیا۔ اور یہہ مقرر کیا کہ جشن نوروزی ہر سال عید فطر کے بعد ہوا کرے۔ اور سال نو غرہ رمضان سے جو جلوس ثانی کی تاریخ تہی شمار کیا جائے۔ اگرچہ اسپر اہلکارون نے اعتراض کیا کہ فروردی مین موسم بہار کا ہوتا ہے۔ اور اور رمضان مین موسم ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ اسلئے جشن کی بہار بہار ہی مین اچہی ہے مگر بادشاہ نے اونکے کہنے پر کان نہ دہرا۔

راہداری کے محصولونکا معاف کرنا

تمام ممالک محروسہ مین پادشاہ نی راہ داری کا محصول جو رسد غلہ اور اشیا ء پراحناس کے
لگتا تہا موقوف کر دیا - اور بڑے بڑے شہرونمین جو چنگی کا محصول غلہ پر لیا جاتا تہا وہ
بہی موقوف کر دیا پچیس لاکھہ روپیہ سالیانہ اس صیغہ سے خزانہ شاہی مین داخل ہوتا تہا
- اوسکی کچھہ پرواہ نہ کی - امیر محمد ہاشم خانی خان جو پہلے مرزا مراد کا نوکر تہا اور بعد اوسکے
پادشاہ کا ملازم ہوا - وہ دکن کی اکثر مہمات مین شریک تہا - اوسنے جو تاریخ مخفی اس
پادشاہ کی لکہی تہی اور اوسکو ظاہر نہ کیا تہا - وہ لکہتا ہی کہ اون اشیا ونکا محصول بہی
چہوڑ دیا جو ہندؤن کے بڑے بڑے میلونمین جاکر بکتی تہین - اسلئے کہ وہ اس مال کو شرعًا
حرام جانتا تہا +

پادشاہ کا تشرع

پادشاہ نے لباس زردوزی اور رنگین اور جواہر نگار خود بہی چہوڑ دیا - اور امیرون کو
بہی منع کر دیا - کہ یہہ زنانہ لباس چہوڑ دین - مطربان خوش آواز اور سازندگان دلنواز
بہی دربار سے نکالی گئے - اور ناچ رنگ کی مجلسونکی ممانعت کا حکم جاری ہوا - دوم ڈہاڑی گویون
گویون بہانڈون کی سخت ممانعت کی - ایک دن ارباب نغمہ نے آپسمین اتفاق کرکے
ایک جنازہ بنایا - اور اوسپر بہت سی پہولون کی چادرین ڈالین - اور ایک ازدحام ساتہہ لیا
- اور پادشاہ کے روبرو اوسے لیچلے جب پادشاہ نے پوچہا کہ کیا ہے تو عرض کیا کہ حضور نغمہ اور
سرود مر گیا ہے - یہہ اوسکا جنازہ کلاوت دفن کرنے لیجاتے ہین - اوسکے جوابمین پادشاہ نے
فرمایا کہ اوسکو ایسا دفن کرین کہ خلاف عادت الہی اوس مردہ مین سے پہر آواز نہ نکلے -
پہر سارے میلے ٹہیلے بند کر دئے - بڑے بڑے شہرون مین لنگرخانے جاری ہوئے کہ وہان
مسافر اور سالکین آکر کہانا کہایا کرین - جہروکہ درشن کے لئے

جہروکہ مین بیٹہنا بہی موقوف کیا۔ جب پادشاہ یہان بیٹہتا تہا تو ہزارون ہندو مسلمان حاضر ہوتے اور پادشاہ کی دیدار سے بہرہ ور ہوتے۔ اور ایک فرقہ ہندونکا درشنی پیدا ہو گیا تہا۔ وہ جب تک پادشاہ کا درشن نہ کرتے تہی زبان پر کسی چیز کو نہ رکہتے تہے۔ پادشاہ ایسی اطاعت کو بیہودہ سمجہا اور اس بدعت کو بہی غلط کیا۔ یہہ باتین پہلی پادشاہون نے رعایا کے دل خوش کرنیکے لئے بڑی سوچ بچار کر نکالی تہین جنکو اس پادشاہ نے اسطرح موقوف کیا کہ لوگون کا دل اوسسے پہر گیا۔ بہلا کوئی پوچہے کہ اگر ہندونکا یہہ اعتقاد تہا تو اوسکا کیا حرج تہا جو اوسنے موقوف کیا۔ نجومیون کی بہی بری ساعت آئی۔ رمالون کے لئے بہی برا اپنسا پڑا۔ سب نجومی رمال دربار سے نکل گئے۔ ملک الشعرا کا عہدہ بہی تخفیف مین آگیا۔ غرض شاعرونکا بہی قافیہ تنگ ہوا۔ مگر دربار موزون طبع اور عالی دماغ شاعرون سے خالی نہ تہا۔ بعض دفعہ ایسی قصیدے اور شعر کہکر لاتے کہ پادشاہ سلامت بہی سنکر سر دہنتے۔ مگر جب وہ پڑہ چکتے تو زبان سے بہی ارشاد فرماتے کہ آئندہ ایسی بے سود کام مین اوقات ضایع نکرنا۔ جن مورخون نے یہہ لکہا ہے کہ اوسنے شعر کہنے اور پڑہنے کی ممانعت کی وہ مبالغہ ہے۔ رقعات عالمگیری مین خود اوسنے اوستادونکے شعر لکہے ہین۔ اور وہ بعض وقات خود شعر کہتا تہا چنانچہ اوسکا یہہ شعر مشہور ہے کہ شعر

غم عالم فراوان است و من یک غنچہ دل دارم۔ چسان در شیشہ ساعت کنم خاک بیابان را

دفترون سے تقاویم کو پہکوا دیا۔ پہلی دستور یہہ تہا کہ مورخ پادشاہون کی تاریخین اور روزنامچے لکہا کرتے تہی چنانچہ عالمگیرنامہ منشی محمد کاظم بن محمد امین نے لکہا ہے۔ اوسمین دس سال کا حال سلطنت کا بیان کیا ہی۔ مگر پادشاہ نے اب اس تاریخ لکہنے کی باقی ممانعت کر دی کہ کوئی نہ لکہی جاوے۔ مورخ اوسکا سبب بیان کرتے ہین کہ عالمگیر ایک معجون مرکب شجاعت و فطنت اور عناد اور عصبیت کی تہی۔ شجاعت اور فطنت کی سبب سے تو وہ کام اوسسے صادر ہوتے تہے جو

جو پادشاہان عالی مقدار کو شایان ہین۔ مگر عناد و عصبیت سی وہ افعال ظہور مین آتی تہے
جو عظیم الشان پادشاہون پر زیبا نہین ہین۔ اسلئے اوسنے اپنی عقلمندی سے تاریخ لکھنے
کا حکم بند کر دیا کہ اوسکے بُری کام زمانہ مین یادگار نہ رہین۔ مگر باوجود اس ممانعت کے چند تاریخین
اوسکے حال مین لکھی گئین۔ جنمین سے ایک خافی خان کی تاریخ ہے جو مہمات دکن مین
خود شریک تہا۔ جناب الفنسٹن صاحب نے اسی تاریخ کو زیادہ تر معتبر گنا ہے۔ مگر مصنف
اوسکا شیعہ ہی اسلئے وہ تعصب سے بہت جگہ ایسی باتین لکہہ جاتا ہے جسمین طعن و تشنیع
ایک سنّی پادشاہ پر ہو چنانچہ وہ ایک جگہ لکہتا ہی کہ ایران کے وہ صفوی خاندان کے پادشاہ
جو دائم الخمر رہتے تہی اونہون نے بہی دشمنون سے وہ سلوک نہین کیا جو اس پادشاہ
دین دار نے اپنے بہائیون اور بیٹون سے سلوک کیا +
زمین کے محصول مین کچہہ تغیر و تبدل نہین ہوا۔ صرف وہ محصولات جو خلاف شرع تہے
اور جنکا اوپر بیان ہوا موقوف کر دئے۔ قاضیون کو بڑا دہی اختیار اوسنے کر دیا
صوبہ دار اور عمال و حکام اور فوجدارون کے اختیارات مین اس سبب فرق آگیا۔
اور سارا عملہ فعلہ اونکا آزردہ خاطر ہوگیا۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی نیا دستور اور قانون
جاری ہوتا ہے۔ تو پرانے اہلکار اوسپر غل و روا ویلا مچایا کرتے ہین۔ اور اپنے پہلے
دستورون کی مدح سرائی کیا کرتے ہین۔ اوسنے یہہ حکم منصفانہ جاری کیا کہ ساری
عدالتون مین پادشاہ پر نالش کیجائی۔ اور شریعت کے موافق اوسکی تحقیقات کیجائی۔ اسی
زمانہ مین اوسنے ایک حکم گشتی تمام حکام پاس بہیجا کہ ہندو اہل قلم یک قلم آئندہ نوکر
نہ رکہے جائین۔ اور حکام کے ماتحت جو عہدے خالی ہون تو اونپر مسلمان بہرتی کئے جائین۔ مگر اس
حکم پر عمل نہ ہوسکا۔ اور وہ فقط ہندؤن کے دل ناراض کرنیکے لئے کام آیا +

غرض جو تغیر و تبدل قدیمی بندوبست مین کئی اوس سببسے ہندو مسلمانون مین تمیز پیدا ہوئی۔ اور اس سببسے اونمین آپسمین تنفر پیدا ہوا۔ اور حسد کا باب کہل گیا۔ جسکو پہلے پادشاہون نے بڑی عمدہ تدبیرون سے مسدود کیا تہا۔ اور وہ اس امتیاز کے مٹانے ہی کو اپنی حکومت کا جز اعظم سمجہتے تہے۔ اورنگ زیب کو خود ہی ہندونسے تنفر نہ تہا۔ بلکہ وہ ہر مسلمان کو چاہتا تہا کہ جو چیز اسلام کی نہ ہو اوسسے دلی نفرت اوسکو ہو۔

ایسے حکم کی تعمیل مین وہ سختی نہ ہوئی جو جزیہ کے لینے مین کم بختی ہوئی۔ جن ہندوؤن نے اسلام کی اطاعت اختیار کی اونہون نے یہہ نیا جزیہ دینا اول اول مسلمانون کو اختیار کیا۔ گویا یہہ جزیہ اسلام کے تسلط کی نشانی تہی۔ اور جو ہندو جزیہ نہین دیتے تہے وہ اسلام کے مطیع نہ تہے۔ مگر اکبر نے مصلحت سمجہہ کر اس جزیہ کو موقوف کردیا تہا۔ اب وہ اوسکا دینا ہندوون کو سخت ناگوار تہا۔ چنانچہ لاکہون ہندو اوسکی معافی کیواسطے دلی کے قلعہ کے گرد جمع ہوئے۔ اور اس محصول کی معافی کے واسطے پادشاہ کی بڑی منت سماجت کی۔ مگر پادشاہ نے کچہہ نہ سنا۔ جب جمعہ آیا اور پادشاہ سوار ہوکر جامع مسجد کو جانے لگا تو رستہ مین اوسکے گرد کہڑے ہوئے۔ اور اس محصول کے لئے واویلا کی۔ مگر اوسنے اونکی فریاد سننے کیلئے اپنی کان بہرے کر لئے۔ اور بہیڑ کے سببسے جب راہ نہ ملی تو بسطرح پہاڑ چیر کر رستہ نکالا کہ بہت سے غریب گہوڑون اور ہاتہیون کے پیرونکے تلے کچل کر پس گئے۔ اب لاچار ہو ہندو اپنے اپنے گہرونکو چلے گئے۔ پہر اوسکے واسطے دم نہ مارا۔

پادشاہ سے ہندوُون کی مخالفت

ہندوُون کے ساتہہ جو منازعت کا تخم بویا گیا۔ اوسکا یہہ ثمرہ ہوا کہ مسلمانون سے ہندوُون کا دل پہر گیا۔ اس پادشاہ کی ابتداء سلطنت مین ہندو

اوسکی ملازمت مین جان باز اور نمک حلال مسلمانون سے کم تہے۔ اور یہہ خیال ونکا تہا کہ اگر وہ ہندؤن کی مقابلہ مین پادشاہ کی طرف سے کہڑے ہوتی تو بادشاہ کی وفاداری ظہور مین آتی۔ اور اپنے ہم قوم ہون اور ہم مذہبون کا خیال نہ کرتے مگر جب یہہ ہتظام حد ہندو اور مسلمانون کی باہم تمیز کا دخل ہونا۔ تو ہندؤنکا دل بہی مسلمانون کے ساتہہ وابستگی سے جدا ہوا - اول اول ہندوستان خاص مین رجپوتون نے اپنی ناراضی ظاہر کی۔ اور دکن مین ہر ایک ہندو مرہٹون کا دم بہرنے لگا۔ غرض ۱۰۸۸ھ مین ہندون سے بالکل بگاڑ ہوگیا۔

راجپوتون سے بگاڑ

جزیہ نے مذہبی عداوتون کی آگ کو پہلے ہی سے بہڑکا رکہا تہا۔ اب چہہ مہینہ بعد اس واقعہ نے اور اشتعال دی۔ کہ راجہ جسونت جسکا حال بہت جگہ پڑہ چکے ہو وہ کابل میں صوبہ دار تہا۔ یہان وہ اس دار ناپائدار سے کنارہ کش ہوا۔ اوسکے بہائی بند رجپوت اوسکی رانی اور ننہے ننہے دو بیٹون کو ساتہہ لیے اذن اور دستک اہ داری صوبہ دار کابل کے وطن جانیکے لئے چل کہڑے ہوئی۔ سعد اٹک پر میر بحر او نکا مزاحم ہوا۔ رجپوتون نے خانہ جنگی کی۔ اور غالب ہوکر دریا سے کسی پایاب راہ سے اوتر آئے۔ شاہجہان آباد قریب برسر راہ تہا۔ ناچار یہان وارد ہوئے۔ عالمگیر نے یہہ اونکی حرکات سنکر اور اپنی کینہ دیرینہ کو کار فرما کر کوتوال کے نام حکم صادر کیا کہ اونکی فرودگاہ پر پہرے بٹہادئے جائین۔ بعد چند روز کے راجپوتون نے اپنی ذاتی شجاعت کے سوا یہان فند وفریب کی قدرت اپنی دکہائی کہ درگاداس اور چند سرداروں نے بادشاہ سے جانیکی رخصت مانگی۔ بادشاہ نے اس سبب سے کہ آدمیون کے کم ہوجانے سی رانی اور لڑکون کو بس مین رکہنا زیادہ آسان ہوجائیگا

اونکی رخصت منظور کرلی - اونہون نے راجہ کی لڑکون کو غلامون کی صورت بنایا - اور رانی صاحبہ
کو مردانہ لباس پہنایا - اور بڑے بہادر سورما راجپوتون کو خیمہ کی اندر بٹھایا - اور لونڈیون کو
رانیون کا زیور اور لباس پہنایا - اور غلامون کو راجہ کا لڑکا بنایا - یہان عورتون کی پردہ نشینی
کام کرگئی - نہین اس کام کا ہونا مشکل تھا - غرض اب اونہون نے راجپوتون سے کہا کہ ہم رانی اور
کنورون کو لیکر چلتے ہین - اگر یہہ راز کہل جائے تو تم ان جعلی لڑکون اور رانی کی حراست
مین ہقدر کوشش کرنا کہ پانچ چہہ گہنٹے اوسمین لگ جائین - شاید وہ کچہہ تہوڑی دور گئے تہے
کہ پادشاہ کو یہہ خبر پہونچی - غرض جب تک استفسار اور کشف اسرار ہوئی گہنٹے گذر گئے پادشاہ
نے جانیوالون کے پیچہے آدمی دوڑائے - اور ان رانی اور لڑکون کو اپنے پاس طلب کیا -
اسپر راجپوتون نے کہا کہ ہم رانی نہین دینگے - جان دینگے - اسپر پادشاہ نے فوج بہیجی - راجپوت
اونسے بمقابلہ پیش آئے - اور ایک دفعہ فوج شاہی کو مغلوب بہی کر دیا - مگر جب اونمین سے بہت
قتل ہوگئے - تو جعلی رانی اور لڑکے گرفتار ہوئے - پادشاہ نے اونکو حرم سرا مین بہیجدیا -
لڑکون کو مسلمان کرلیا - اور لونڈیان اونکی خدمت کے واسطے مقرر کردین - اور رانیون کو
حرم سرا کی بیگمون کا پرستار بنایا - اب پادشاہ اور اراکین سلطنت کو یہہ یقین ہوگیا کہ اصلی
لڑکے اور رانی یہی ہین - درگا داس اور راجپوت جو اس معرکے سے زندہ بچے وہ منتشر ہوگئے
- مگر پہر ایک جگہہ جمع ہو کر وطن کو چلے - اس لڑائی سے رانی کو اتنی فرصت ملگئی کہ وہ جودہپور
مین صحیح سلامت داخل ہوئی - اور اوسکے بڑے بیٹے اجیت سنگہہ نے مارواڑ پر مدت تک سلطنت
کی - پادشاہ کو مدت تک یہہ یقین رہا کہ وہ راجہ کا اصلی بیٹا نہین ہے - فقط رانی نے مہاراجہ کے
نام باقی رہنے کیواسطے اوسکو بیٹا بنایا - اور اصلی اولاد اوسکی میری قید مین ہے - غرض
ان جعلی اولاد کی توقیر و توفیر مین کوشش کرتا رہا - اور آخر کو اوسکے استحقاق کے حیلہ سے

جودہ پور پر چڑہ گیا۔ جب راجپوت راجاؤن نے ایک اپنی ہم قوم راجہ کا یہہ ڈہنگ دیکہا۔
اور جزیہ نے پہلی ہی دلونکو بگاڑ رکہا تہا۔ اسلیے سارے راجپوت راجہ آپسمین متفق ہوگئے۔ مگر راجہ
رام سنگہ مہاراجہ جے پور جسکے ناتے رشتے بادشاہ سی بہت تہے اس معاملہ مین شریک نہوا۔
راج سنگہ رانا اودے پور نے مہاراجہ جسونت سنگہ کی رانی اور لڑکون کی اعانت مین کمر چست کی
اور جزیہ دینے سی انکار کیا۔ غرض اب سارا مغربی راجپوتانہ پادشاہ کا مخالف ہوگیا۔ جنوری ۱۶۷۹ ذی الحجہ ۱۰۸۹
اسلئے فوج کو جمع کرکے پادشاہ اجمیر گیا۔ وہانسی اوسنی رانا اودیپور کو فرمان لکہا کہ راجہ جسونت سنگہ کی
رانی اور لڑکون کو اپنی حدود سے باہر نکالو۔ اور ملک کا جزیہ ادا کرو۔ رانا اس حکم کو سنکر
ڈر گیا۔ اور فرمان کو قبول کیا۔ اور وکیلون کو بہیجکر پادشاہ کو خوش کیا۔ پادشاہ نے
خان جہان کو اودے پور روانہ کیا کہ زر معہود وصول کرکے چلا آئے۔ اور خود دلی چلا آیا
یہان آتے ہی چند روز بعد یہہ خبر آئی کہ رانا نے پہر تمرد اختیار کیا۔ غرض پہر پادشاہ
جولائی ۱۶۷۹ رجب ۱۰۹۰ مین دوبارہ اجمیر کو روانہ ہوا۔ اور اس دفعہ اپنی ساری ذہانت اور
فراست کو راجپوتون کے مغلوب کرنے مین کام مین لایا۔ شاہزادہ معظم بہادر شاہ کو دکن سے
اور اعظم شاہ کو بنگالہ سے بہت جلد بلایا۔ شاہزادہ محمد اکبر کو کہ ساتہہ تہا رانا کی تنبیہ اور
تاکید کے لئی روانہ کیا۔ شاہ قلی خان کو تہور خان کا لقب دیا۔ اور شاہزادہ کا اتالیق مقرر
کیا۔ اس شاہزادہ نے رانا اودے پور کو شکست دی۔ اور وہ خوف کہا کر اروَلی کی پہاڑون
مین فرار ہوا۔ اور شاہزادہ اکبر نے اوسکا تعاقب کیا۔ اور ایک فوج کے حصہ کو اوسکے کشادہ
ملک کے تاخت و تاراج کے لئی چہوڑا۔ شاہزادہ محمد معظم دکن سے اجین مین آگیا۔ اور راناسا
کے تالاب پر اسی کوس پر پادشاہ کے لشکر سے فروکش ہوا۔ اوسکو حکم ہوا کہ وہ اسیطرح
چلا آئے۔ اور شاہزادہ اعظم شاہ کو نام حکم ہوا کہ وہ خاص جودہ پور کے علاقہ کو جائے۔

اور اودے پور کا جو علاقہ اوس پاس ہے۔ وہ ویران کرتا جائے۔ اور سب کو یہہ حکم تہا کہ اپنی اپنی فوجون کا ایک ایک ٹکڑا اون رسدون کے لوٹنے کیواسطے متعین کرین۔ جنکو بہگوڑے راجپوت پہاڑون مین لیجاتے ہین۔ اور باقی فوجون کو شہر اور قصبات اور دیہات کے جلانے اور پہل دار درختون کے کاٹنے اور جورو بچون کے غلام بنانیمین مصروف کرین۔ غرض دشمنون کا سب طرح سے قافیہ تنگ کرین۔ اور کوئی مصیبت باقی نہ رہی جو دشمن پر نہ پڑے۔ سخت احکام سے راجپوتون اور مسلمانون مین جو علاقہ بہائی بندی اور محبت اور موانست کا تہا وہ منقطع ہوگیا۔ پہر اونہون نے مسلمانون کی خدمت گزاری دل و جان سے نہین کی۔ اگر کبہی وہ خدمت گزاری پر آمادہ بہی ہوئے تو بیدلی سے +

شاہزادہ اکبر کا راجپوتون سے ملنا

جبتک یہہ ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ راجپوتون پاس پچیس ہزار سوار میدان جنگ مین قائم رہے اکثر اونمین راٹہور راجپوت جودہ پور کے تہے۔ اور پیادون مین اکثر پہاڑی آدمی تہے۔ وہ خوب کام ان پہاڑون مین دیتے تہے۔ اونکی حمایت سے سوار بادشاہی فوجونپر خوب شبخون مارتے تہے۔ اور اپنے دشمنون کو بڑا نقصان پہنچاتے تہے۔ اونکی رسدون کی باربرداریان کاٹکر لیجاتے تہے۔ اور جن مقامات کو اپنی حفاظت اور حمایت کے لئے مستحکم جانتے تہے اونکی حراست کیا کرتے تہے۔ درگاداس جو راجپوتون کی سوقت بڑی سربراہی کر رہا تہا۔ اوسنے اپنے ملک اور قوم کی نجات کی ایک اور راہ نکالی کہ تہور خان اور شاہزادہ محمد اکبر سے خط و کتابت جاری کی۔ اور اوسکو لکہا کہ اگر تو ہمارا طرفدار ہوگا تو ہم تیری تخت نشینی مین اعانت کرینگے۔ یہہ نوجوان سب سے چہوٹا بیٹا بادشاہ کا بیس برس کا دم مین آگیا۔ اوسنے باپ سے بغاوت اختیار کی۔ یہہ سبق باپ سے بغاوت کرنیکا تو باپ ہی سے پڑہا تہا

ایک ہزار سوار راٹہوڑ اوسکے لشکر مین شریک ہوگئے بہادر شاہ نے بہائی کو نصیحت کے
دو کلمے لکہے - اور باپ کو بہی لکہا کہ آپ اکبر کی طرف سے غافل نہ ہوجئے - اسنا تجربہ کار نو عمر کو
رجپوت پٹیان پڑہا رہے ہین - مگر باپ کو بیٹے کی صغر سنی کے سبب ایسا بہروسا تہا - کہ اوسنے
شاہزادہ بہادر شاہ کو لکہا کہ بندا بہتان عظیم خدا تم کو ہمیشہ صراط مستقیم پر رہبری کرے -
اور بدخواہون کی سخن شنوی سے محفوظ رکہے - مگر جب اوسکو یہہ خبر ملی کہ محمد اکبر نے تخت
سلطنت پر جلوس کیا - اور اپنا خطبہ و سکہ جاری کیا - اور تہور خان کو ہفت ہزاری کا
خطاب دیا - اور وزیر بنایا - اور دوسرا سردار مجاہد خان بڑے عہدہ پر ممتاز ہوا - تو بادشاہ
نہایت مضطر ہوا - اسوقت ساری فوج اوسکی ادہر اودہر چلی گئی تہی - اور آٹہہ سو سوار و سے
زیادہ نہ تہے - بہادر شاہ کو بتاکید تمام لکہا کہ وہ اوسکے پاس بطریق ایلغار پہنچے - جب یہہ
بیچارہ کمال استعجال کے ساتہہ دس ہزار سوارون سے پہونچا تو بادشاہ دین پناہ نے اپنے اوپر
قیاس کرکے کہ باپ کی ساتہہ کیا سلوک کیا تہا - اپنی توپون کا رخ اوسکے لشکر کے طرف
کردیا اور حکم دیا کہ فوج کو چہوڑ کر تنہا دونون بیٹون کو لیکر حاضر ہو - جب وہ اسطرح تنہا
بے پناہ آیا تو حضرت کو اعتبار آیا - مگر اب بہی دونو باپ بیٹون کی فوجین ملکر شاہزادہ
محمد اکبر کے لشکر سے کہ ستر ہزار آدمیون کا تہا مقابلہ نہین کرسکتے تہے - یہہ وقت بڑا
نازک عالمگیر کیواسطے تہا - مگر اوسکی عقل سلیم باقی تہی وہ یہہ سوچا کہ شاہزادہ محمد اکبر کا
لشکر جو باغی ہوا ہے وہ فقط رجپوتون کے بہکانے اور سکہلانے سے بہک گیا ہے - کوئی
اوسکو میرے ساتہہ عناد دلی اور بغض قلبی نہین ہے - اوسکا راہ پر آنا مشکل نہین ہے - تہا
اسلئے اوسنے مجاہد خان کی بہائی کو کچہہ لشکر دیکر بہیجا - کہ وہ جاکر اکبر کے رفقا اور اپنے
بہائی سے خط و کتابت کرے - مجاہد خان اکبر کے ساتہہ اس کام مین دل سے شریک نہین تہا

اسلئے وہ اپنے بہائی سے آن ملا۔ اور پہر اور وعدہ وعید پر سردار اوسکے اکبر بادشاہ سے مل گئے۔ اسطرح شاہزادہ محمد اکبر کی جمعیت پریشان ہوگئی۔ اور دربار لوٹ گیا۔ اور راجپوت بہی یہہ دیکہہ کر کہ سارا مقابلہ ہماری سر پرہی آن پڑیگا۔ پادشاہ سے جا ملے اور اپنے اپنے گہرون کو چلتے بنے۔ اب اکبر کی خدمت مین فقط درگا داس تہا یا اوسکے ہزار سوار باقی جیر سنگہ۔ اب اوسنے سوچا کہ کوئی مسلمان سردار باقی نہین رہا۔ رجپوت جو پاس ہین غایت اونکی انسانیت اور مروت یہہ ہے کہ میرے ساتہہ شریک درد ہو تکالیف اور مصیبتین اوٹہائین مگر ان سے کوئی کام نہین چل سکتا اسلئے وہ دشمنون کے ساتہہ سے بہاگتا گجرات کی پہاڑون سے گذرتا ہوا ۱۶۸۱ء مین ملک کانکن مین سیواجی کے بیٹے سنبہاجی کے پاس پہنچا۔ درگا داس اب بہی پانچ سو آدمیون کے ساتہہ اوسکے ہمراہ تہا۔

امتداد جنگ راجپوتان

پادشاہ کی لڑائی راجپوتون سے بدستور ہی رہی۔ جو حال اوسکا شاہزادہ اکبر کی بغاوت سے پہلے تہا وہی اب رہا۔ پادشاہی فوج راجپوتانہ کو لوٹتی رہی۔ راجپوت مالوہ کے ملک کو خراب اور ویران کرتے رہے۔ پادشاہ مندرون کو توڑ توڑ کر مسجدین بناتا تہا۔ راجپوت مسجدونکو ڈہا ڈہا کر مندر بناتے تہے اور قرآنون کو جلاتے تہے۔ اور ملاؤن کی خوب گت بناتے تہے۔ اس لڑائی مین رانا اور دیگر کا زیادہ نقصان تہا۔ اسلئے اوسکے ملک کا زرخیز حصہ مغلون کے زیر سایہ تہا۔ اور وہی اونکے تاخت وتاراج سے پامال وویران ہوتا تہا۔ اودہر یہہ حال اونکا تہا۔ اودہر پادشاہ کے بہی بڑے بڑے کامون کا ہرج اس لڑائی نے کر رکہا تہا۔ وہ بہی خدا سے چاہتا تہا کہ کہین وہ ختم ہو۔ اسلئے وہ کوئی چال ایسی چلا کہ رانا اودے پور نے درخوست صلح کی۔ اور پادشاہ نے ان شرائط پر صلح کرلی کہ رانا جزیہ کے

عوض مین کچہہ ملک دیدیے۔ اور راجہ اجیت سنگہ بالغ ہونے پر گدی پر بیٹہے۔ پادشاہ کو
اسوقت خود لشکر سمیت دکن جانیکی ضرورت تہی۔ اسلیئے ان شرائط پر صلح کرلینا غنیمت
جانا۔ مگر اس آشتی سی فساد و عناد کی جڑ نکٹی ہمیشہ رجپوتون سے کھٹاپٹی رہی اور شرقی جانب
کی چہوٹی چہوٹی ریاستین تو پادشاہ کی مطیع رہین۔ اور باقی تمام ریاستین پادشاہ سے
منحرف رہین۔ گو اونکی دار السلطنتین پادشاہ کی قبضہ مین رہین۔ مگر اونکے ادہر اودہر آفت ہی
برپا رہی۔ راجپوت اپنے باہمی نزاع کے سبب سے بڑے بڑی فتوحات سی فائدہ نہ اوٹہا سکے
مگر پہر بہی پادشاہی فوج والون کو نہایت تنگ کیا۔ اور گجرات اور مالوہ کی صوبون کو لوٹا
کہسوٹا۔ اب ہم دکن کے معاملات کی طرف پہر رجوع کرتے ہین +

معاملات دکن

اس عرصہ مین کہ پادشاہ خود سرحد کی قومون کے دبانیکے لئی گیا۔ اور رجپوتون کی لڑائی
مین مصروف رہا۔ وہ دکن کی مہمات سی بہی غافل رہا۔ بلکہ جو وسائل وسکے اختیار
مین تہے اونکو دکن کی مہمات مین بہی مصروف کرتا رہا۔ چنانچہ ہم پہلے لکہ آئے ہین
کہ جسوقت پادشاہ کی فوج سنہ ١٦٧٢ مین پنجاب کو افغانون کے معاملہ کے لئی روانہ ہوئے۔
تو خانجہان حاکم گجرات مہمات دکن مین سپہ سالار مہابت خان کی جگہ مقرر ہوا۔ اوسنے
مرہٹون پر دو بڑی فتحین اورنگ آباد کے متصل حاصل کین۔ اور ہزارون مرہٹون
کی گردنین اوڑائین مگر آخر کو وہ ایسا کمزور ہوگیا کہ خود حملہ کرنا بالائے طاق غنیم کے
حملہ کو روک بہی نہ سکتا تہا۔ اس زمانہ مین دکن کی اندر انقلاب عظیم واقع ہوئے +

سیواجی کا راجہ بننا

سنہ ١٦٧٢ مین علی عادل شاہ والی بیجاپور کا انتقال ہوا۔ اور سکندر عادل شاہ پانچ برس کا لڑکا

اوسکا جانشین ہوا۔ اب سیواجی نے سوچا کہ مغلون سے لڑنے مین وہ فائدہ نہین ہے جو اس ملک کی تاخت وتاراج مین نفع ہے۔ اسلیئے وہ بالکل اس ریاست پر جہک پڑا۔ اور ۱۶۷۳ء و ۱۶۷۴ء مین یعنے دو برس کے اندر اوسنے بعد بہت سی لڑائیون اور محاصرون کے اس ریاست کا وہ ملک جو سمندر کے جانب گہاٹون سی متصل تہا۔ فتح کر لیا۔ اور کونکن کا جنوبی حصہ سارا فتح کر لیا۔ ستارہ اور اور مقامات مشہور اوسکے قبضہ مین آ گئے۔ اگرچہ سیواجی راجہ مدت سی بنا ہوا تہا۔ مگر اب اور ہوا مین اڑنے لگا۔ اور دل مین یہہ ہوا آئی کہ مسلمان بادشاہون کی طرح اپنی شاہانہ شان وکہائی۔ چنانچہ اوسنے ۶ جون ۱۶۷۴ء کو اپنی راجدہانی رائے گڈہ مین راج گدی پر بیٹہہ کر اپنے راج تلک کا جشن کیا۔ اور تمام شاہانہ رسمین جو بادشاہون مین ہوتی ہین برتین۔ اور وہ زرق برق سے دربار کیا کہ کبہی پہلے مرہٹون نے خواب مین بہی نہ دیکہا تہا۔ ترازو مین بیٹہہ کر تلا اور سونے کا تلادان دیا۔ سونا روپا جواہرات نچہاور ہوئے سرداروں کو خلعت او منصب بڑے بڑے انعام اور جاگیرین عطا کین۔ افسرون کے خطاب فارسی سے سنسکرت مین بدلے۔ اگرچہ ان شاہانہ رسمون کے برتاؤ مین مسلمانون کا طریقہ اختیار کیا۔ مگر دہرم کرم مین وہ پہلے سے بہی زیادہ کٹا ہندو ہو گیا۔ کہانے پینے کی پابندی تو ہندوؤن کے موافق تہی۔ اب اوسکے سوا مذہبی جوش اور قومی دہوے اوسنے ہندوؤن اور زیادہ کر دیے۔ اور اپنی ذاتی سادگی کو جو ابتدا سے اوسمین تہی اوسکو نہ چہوڑا۔

سیواجی کا حملہ مغلون کی ملک پر

ان فتوحات مین جب سیواجی کو زیادہ عرصہ لگا۔ تو اوسکے جشن شاہانہ سے تہوڑے دنون بعد اوسکے ملک پر حملہ کرنیکا حوصلہ بادشاہی سپاہ کو پیدا ہوا۔ مگر اس حرکت سے اون کو

ندامت حاصل ہوئی۔ سیواجی آپ لڑنے تو نہ آیا مگر اپنے سرداروں کے ماتحت فوجیں روانہ
کیں۔ اونہوں نے دو قلعے مار لئے۔ اور خاندیس اور برار کے ملک کے وسط تک خوب
لوٹ مار کی۔ اور گجرات میں بڑوچ تک پہونچیں۔ اور یہاں انگریزوں سے پہلی دفعہ وہ
اتر کر آگے گئیں۔ یہہ سب لوٹ مار سنہ ۱۶۷۵ع میں ہوئی۔ اب سیواجی کو یہہ امید قوی ہوئی
کہ بادشاہی فوج کی دانت اونسی ایسے کھٹے کئے ہیں کہ وہ مدت تک اوسکے پیچھے نہ پڑین
مدت سے اوسکو یہہ لو لگی ہوئی تہی کہ باپ کی جاگیر جو کرناٹک اور میسور میں ہے اوسپر
قبضہ کسیطرح کیجے۔ پہلی جاگیر پر اوسکا سوتیلا بہائی ونکاجی قابض تہا۔ اور حقیقت میں
وہی اوسکا مالک تہا۔ مگر برائے نام والی بیجاپور کی ماتحت تہا۔ اب سیواجی کو یہہ اختیار تہا
کہ اس جاگیر کا دعوی وارثانہ کرے۔ یا بطور غنیم کے فتح کر لے۔ اوسکے باپ کی وقت میں اس
جاگیر کا انتظام پنڈت رگہوناتہہ نارائن کرتا تہا۔ اور اب وہ اوسکی بہائی ونکاجی کا منتری تہا
۔مگر کسی بات پر اوس سے خفا ہوکر سیواجی کے پاس چلا آیا۔ اسلئے اوسکو اور بہی زیادہ اس
تمنا بر آنی کا خیال ہوا۔ یہہ پنڈت جاگیر کا تمام کچا پکا حال جانتا تہا اسلئے اوسکا آجانا سیواجی
کے حق میں نعمت غیر مترقبہ تہا۔ سیواجی دور اندیش بڑا تہا۔ بات برسوں پہلے سوچا کرتا تہا
۔اب اسوقت والی گول کنڈہ کو مغلوں کا بہی خوف لگ رہا تہا۔ اور والی بیجاپور سے بہی
چشمک رہی تہی۔ اسلئے سیواجی نے سوچا کہ والی گول کنڈہ سے رفاقت پیدا ہونی آسان ہے
چنانچہ پیغام سلام ہوکر اونمیں اتفاق ہو گیا۔ سنہ ۱۶۷۶ع میں بیس ہزار سوار اور چالیس ہزار
پیادے لیکر گول کنڈہ کی جانب روانہ ہوا۔ اور وہان کچہہ دنوں ٹہرا۔ اور والی گولکنڈہ
کو الو بنایا۔ اور آپسمین یہہ قرار ٹہرایا کہ اگر مین اپنے باپ کی فتوحات سے آگے اور فتح حاصل
کروں تو اوسمین سے بادشاہ کو حصہ دوں۔ اور اس فتح کرنیکے لئے بادشاہ کسیقدر روپیہ

اور توپخانہ عنایت کرے - باقی فوج اپنی بیجاپور اور مغلونکی روک ٹوک کیواسطے اپنی پاس رہنے دی - یہہ سیواجی کی عقلمندی اور دانشمندی تہی کہ جب وہ ایسی دور دراز مہم پر گیا تو اپنے پیچہے وہ ملک چہوڑا جنہین اوسکا کوئی بدخواہ نہ تہا - مارچ ۱۶۷۷ء کو مقام کرنول سے کشنا پار اوترا - اور گداپاسی گذر کر ماہ مئی سنہ مذکور کو مدراس کے پاس پہونچا - اور جنجی کے سامنے موجود ہوا - جو اوسکے ملک سے چہہ سو میل کے فاصلہ پر واقع تہا - بیجاپور کی ریاست مین یہہ پہاڑی قلعہ نہایت استوار تہا - وہان کے حاکم سے کچہہ پہلی ایسا معاملہ ہو گیا تہا کہ وہ بغیر لڑی بہڑے اوسکے ہاتہہ آگیا - اور اوسنے جو فوج کا بڑا حصہ پیچہے چہوڑا تہا اوسنے ویلور کا محاصرہ کرکے فتح کرلیا - اور اب سیواجی بہائی سے ملا - اور اوسسے کہا کہ باپ کی جاگیر مین سے کچہہ ہمکو بہی دلواؤ - جب بہائی نے سو کہا جواب دیا تو اوسنے ارنی کے قلعہ کو اور بعض اور قلعون کو زبردستی چہین لیا - اور میسور مین باپ کی ساری جاگیر پر قابض ہو گیا - یہان یہہ کام کر رہی رہا تہا کہ اوسکے کان مین آواز آئی کہ مغلون نے والی گولکنڈہ کو دبا رکہا ہے - یہہ سنکر وہ شمال کیجانب چلا - اور نیا ملک مقبوضہ اوسنے اپنی سوتیلے بہائی سنتاجی کو جو اوسکے پاس پہلے سی آگیا تہا سپرد کردیا - جب سیواجی ورنکل گیا تو ونکاجی نے اپنی باپ کی جاگیر پہ قبضہ کرنا چاہا - آخر کو یہہ مقدمہ یون فیصل ہو گیا کہ ونکا باپ کی جاگیر کا مالک رہے - مگر محاصل کا نصف سیواجی کو دیا کرے - اور جو ملک بیجاپور کے سیواجی نے فتح کئے ہین وہ اوسی پاس رہین اس اثنا مین والی گولکنڈہ کی مغلون سی صلح ہو گئی - اور سیواجی بلاری اور ادونی کو فتح کرکے رائی گڈہ اپنی دارالسلطنت مین اٹہارہ مہینہ کے بعد ۱۶۷۸ء کے وسط مین داخل ہوا +

گول کنڈہ پر دلیر خان کا حملہ

اورنگ زیب کے سرداروں مین دلیر خان سب سے زیادہ دلیر اور شجاع و چست و چالاک تہا۔ فن سپاہ گری مین خوب ماہر تہا۔ اوس پاس اگرچہ فوج زیادہ نہ تہی۔ مگر جتنے تہی اوسمین اوسکے ہم قوم افغان ہی چلی۔ اور بڑی دل گردیکے جوانمرد تہے۔ کہ ایسی فوج ایسے افسر کے ماتحت بڑی فوجون سے بہی بڑہ کر کام دیتے تہی وہ اسوقت خانجہان خان کی جگہ مہمات دکن مین سپہ سالار مقرر ہوا تہا۔ کسی ناعاقبت اندیشی کے سبب سے بادشاہ نے والی گول کنڈہ سے لڑائی شروع کی۔ اور دلیر خان کو اوسپر چڑہنے کا حکم دیا۔ اسوقت بیجاپور کا بادشاہ کم عمر تہا۔ وزرا کے ہاتہہ مین سارا اختیار تہا۔ دلیر خان نے ایک وزیر بیجاپور سے اتحاد پیدا کر کے اوسے ایک کام مین شریک کرلیا۔ اور دونون نے ملکر گول کنڈہ پر چڑہائی کی۔ مگر اتفاق سے چند روز بعد یہہ وزیر مرگیا۔ دلیر خان نے مسعود نامی حبشی کے استحقاق وزارت کے لئے تائید کی۔ اور اس سبب سے وہ بیجاپور کی سلطنت کا مشیر اعظم بن گیا۔ مگر اورنگ زیب ان فائدون سے راضی نہ ہوا۔ اور ولیعہد محمد معظم کو دکن بہیجا کہ بیجاپور کی مسند نشین سے زیادہ اس ملک و مال کا مطالبہ کرے۔ اور دلیر خان اس مہم مین سپہ سالاری کا کام کرے۔ اس سبب سے اب بیجاپور والون سے دوبارہ لڑائی شروع ہوئی۔ بادشاہی فوج نے خود دار السلطنت کو گہیر لیا۔ جب بیجاپور والے مایوس ہوئے تو وہان کے وزیر نے گہبرا کر سیواجی سے مدد مانگی۔ مگر اس پرانے گہاگ نے دیکہا کہ اوسکے بازوؤن مین عالمگیری لشکر کے صدمہ اوٹہانیکی سکت نہین ہے۔ اسلئے محاصرہ کی فوج سے بچکر بادشاہی علاقون پر آن گرا۔ اور جہان گیا تمام ملک کو ستیاناس ملادیا۔ عالمگیری فوج نے بہی اوسے ہیر پہیر کر ایک جگہ نرغہ کرلیا۔ اور قریب تہا کہ اوسکو مار لیا ہوتا۔ مگر

بقول عالمگیر وہ پہاڑی چوہا تھا۔ ایسا دبکر کسی بل مین جا بیٹھتا کہ کسی کو خبر نہ ہوئی۔ اور پہر جو نکلا تو اچھے اچھے شیرون کے کان کترے۔ اور اورنگ زیب بھی دیکھتا ہی رہ گیا کہ اس چوہے نے کیا کیا کام کئے۔ بادشاہی فوج سے قلعے کے قلعے خالی کرالئے۔

دلیر خان بیجاپور کے محاصرہ مین مصروف تہا جب بیجاپور والون کا قافیہ نہایت تنگ ہوا تو اونہون نے پہر اوسکی منت سماجت کی۔ اور لکھا کہ اب ہمارا وقت قریب آگیا ہے اسوقت آؤ تو کام آؤ نہین پہر پیچھے کیا کام تمسے نکلے گا۔ سیواجی نے درخواست اونکی منظور کی۔ اور بڑے ٹھاٹھ سے فوج لیکر چلا۔ ہزارون برچھیت مرہٹے بھالے برچھی اوسکے ساتھ لئے ایسے چلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ کوئی نیستان اڑا جاتا ہے۔ مگر ابھی یہہ لشکر بیجاپور تک پہنچا نہ تھا کہ یکایک یہہ خبر اوس پاس آئی کہ سنبھاجی اوسکا بیٹا عالمگیر سے جا ملا +

سنبھاجی کا بادشاہ سے ملنا اور پہر باپ پاس آنا

اس نوجوان مین باپ کی خصائل اور اطوار مین سے دلیری اور شجاعت کے سوا کچھہ اور نہ تہا۔ خوش اطوار ایسے تھے کہ کسی بات سے بھی نہین۔ ایک برہمن کی جورو سے زنا کرنا چاہا سیواجی اس حرکت ناشائستہ پر ایسا خفا ہوا کہ اوسکو ایک پہاڑی قلعہ مین قید کر دیا یہہ قید ایسی گران نہ تھی کہ اوسکو روک سکتی۔ وہ نکل سیدھا دلیر خان سپہ سالار کے پاس چلا آیا۔ یہان تو بڑی آؤ بھگت سے اوسکا استقبال ہوا۔ خیمہ گاہ مین پہونچا تو سپہ سالار سرو قد تعظیم کو اوٹھا۔ نہایت تپاک سے ہاتھہ کہول کر بغل گیر ہوا۔ نہایت اعزاز اور احترام سے خیمون مین اوتارا۔ دلیر خان کا یہہ منصوبہ تہا کہ اس بیٹے کے ہاتھہ سے باپ کی گت بنوائے۔ گوشت خر دندان سگ پر عمل کرے۔ بیٹا باپ کے ہت کہنڈون سے خوب واقف تہا

مرہٹون کو جوڑ توڑ کرکے اپنی طرف ملا لیگا۔ اور باپ کی جمعیت کو پریشان کر دیگا۔
مگر سیواجی کا اقبال یاور تہا یہہ منصوبہ کب چل سکتا تہا۔ خیال کرنے کی بات ہی کہ
ایسے وقت مین باپ سے بیٹے کا جدا ہونا کیسا خطر اور تردد کا مقام ہے۔ مگر یہان کچہہ
اور ہی گل کہلا۔ کہ سپہ سالار نے جب بادشاہ سے یہہ عرض حال کیا۔ تو اوس نے
اس تجویز کو ناپسند کیا۔ اور حکم صادر فرمایا کہ سنبہاجی کو پابزنجیر ہمارے پاس بہیجدو۔
مگر اس وفادار جوانمرد سپہ سالار نے عہد شکنی کرکے اپنی عزت کو بٹہ نہ لگایا سنبہاجی کو
بادشاہ پاس نہ بہجوایا۔ اور اوسکو چہوڑ دیا۔ وہ چہوٹتے ہی سیدہا باپ پاس آیا۔ جب
سیواجی کی جان مین جان آئی۔

بیجاپور کا محاصرہ

بیجاپور والون نے بادشاہی لشکر کا ایسا مقابلہ کیا کہ ایک عرصہ طول طویل اوسمین لگ گیا
کسی کو یہہ امید نہ تہی کہ وہ ایسا سامنا کرینگے۔ اب سیواجی کو بہی اپنی پریشانی سے
نجات ہوئی۔ وہ بہی دل و جان سے رات دن بیجاپور والون کی اعانت پر کمر باندہ کر
مستعد ہوا۔ دلیر خان کی رسدون پر جابجا چہاپے مارے۔ اور ایسا اوسکا ناک مین دم کیا
کہ آخر کو لاچار ہو کر اوسے سوا محاصرہ اوٹہا لینے کی کچہہ اور نہ بن پڑا۔ بیجاپور والون نے
سیواجی کو اس رفاقت کی بدلہ مین کشنا اور تنگ بہدرہ کے درمیان کا ملک دیدیا۔ اور
اوسکے باپ کی جاگیر پر جو اونکو استحقاق حاصل تہے وہ بہی سیواجی کی نذر کئے۔ اس
سبب سے اوسکو اپنے بہائی ونکاجی کے عزل و نصب کا زیادہ اختیار حاصل ہوا۔ اور پہلے
سے بہی اوسکو کچہہ اختیار حاصل تہا۔ اسلئے ونکاجی نے تارک الدنیا ہونیکا ارادہ کیا

سیواجی کی موت اور اوسکی خصلت اور انتظام سپاہ و ملک

معلوم نہین کہ سیواجی کے دل مین کیا کیا ارمان ہونگے وہ سبکے سب اسطرح خاک مین مل گئے کہ اوسکو بخار چڑہا۔ اور یکایک ایسی طبیعت بگڑی کہ ترپن ۵۳ برس کی عمر مین سنہ ۱۶۸۰ مین اس دنیا سے انتقال کیا۔ مشکل ہے کہ ہم بتلائین کہ سیواجی کیسا آدمی تہا۔ مگر جو اوسنے کام کئے وہ ہم لکھہ چکے ہین جو جو اوسکے انتظام و قانون تہے وہ لکھتے ہین۔ اوسسے سمجہہ جاؤ کہ اوسکے مزاج مین کیا برائیان اور کیا نیکیان نہین۔ کس سببسے وہ اپنے سب کامون مین کامیاب ہوا۔ اور کیونکر اور کسواسطے ادنی درجہ سے بتدریج اعلے درجہ پر پہنچ گیا۔ کن باتون نے اوسکو مرہٹون کا دیوتا بنایا۔ کیون آج تک اوسکے نام کا وظیفہ مرہٹون مین پڑہا جاتا ہے۔ اور وہ بت کی طرح پوجا جاتا ہے۔ یہہ عجیب و غریب آدمی تہا۔ سلطنت کی قابلیت سپہ سالاری کی لیاقت رکہتا تہا۔ اپنی قوم کا ہمدرد اور خیر خواہ تہا۔ چہوٹا قد مگر ایسا تیز دست اور چالاک تہا کہ کوئی کاہے کو ہوتا ہے۔ اگرچہ اس انگریزی گورنمنٹ مین خیال مین ہی نہین آتا اور عقل کے نزدیک یہہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سیواجی جیسا دوسرا پیدا ہو۔ مگر جسوقت نانا راؤ اور کانپور یاد آتا ہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹون کی دغابازی اور مکاری غارتگری اور غیر قومون سے نفرت اونکی بالکل غارت نہین ہوئی۔ بلکہ جو نفرت اونکو مسلمانون کے ساتہہ تہی اب وہی انگریزونکے ساتہہ ہے۔ سیواجی کے حال مین ان باتون پر طالب علمون کو چاہئے کہ خوب غور کرین۔ قاعدہ ہے کہ جس برائی کو ہم وطن اور ہم قوم برا نہین کہتے اور اوسکے کہنے والے کو ملامت نہین کرتے اوسکے کرنیسے متوسطین درجہ کے آدمی اپنے تئین برا نہین جانتے۔ جو سیواجی نے مہمات جنگی اور ملکی مین دغا اور فریب اور جو برائیان کین اونکو اوسکے ہم وطنون اور ہم قومون نے برا نہین جانا بلکہ اونکو اپنا فخر سمجہا۔ بہت سی کام دغابازی اور

بے ایمانی اور مکاری اور فریب کے جو امورات خانگی مین سخت لعنت ملامت کے قابل ہوتے
ہین وہ معاملات جنگی اور ملکی مین قابل تعریف کی ہوتے ہین۔ سیواجی نے ایک مسلمان
سپہ سالار افضل خان کو قتل کیا اوسکو ساری قوم نے پسند کیا۔ اور جب وسنے ایک ہندو
راجہ کو مارا تو سب نے اوسکو ملامت کی۔ ایک اور بات یہہ نکلتی ہے کہ جو لوگ سیواجی کے
ساتھہ تھے وہ نرے لٹیرے اور قزاق اور راہ زن ہی نہ تھے بلکہ اونکے دل حب الوطنی مین
کے جوش سے اور قومی محبت کی خروش سی اور مذہبی حرارت سی اور شجاعت کی جوددت سے
بہرے ہوئی تھے۔ اور انہین باتون کی سبب سے وہ سیواجی کے سب معاملات مین شریک ہوے
اور اوسکو دیوتاؤن کا دوت سمجھے۔ بیجاپور اور گول کنڈہ مین جو مسلمان رہتے تھے
اونسے یہہ مرہٹے جدا ہی ایک ڈہنگ اپنا اس سبب سے رکہتے تہی کہ نہ اونکا خاندان نہ اونکا
مذہب نہ اونکی سرزمین اونسے ملتی تہی۔ جب ان مسلمانون کے ساتھہ یہہ اختلاف ہو تو
مغلون اور اورنگ زیب سی تو وہ کچھہ مناسبت ہی نہین رکہتے تھے۔ پہاڑون کے
دیوتا میدانون کے دیوتاؤن سے ملنے چلتے نہ تھے۔ اونکا جھگڑا مسلمانون سے ناحق تھا
اسلئے ہر مرہٹہ خواہ وہ رجپوت ہو یا برہمن یا شدر ہو یا اصلی قدیمی باشندہ یہان کا ہو
وہ اپنے دل مین اس بات کو یقین کرتا تھا کہ پہلے زمانہ مین مسلمانون نے دغا اور فریب
سے اوسکو بہی اپنی جگہ سے ہلایا ہے۔ اور اب جو اونکا لشکر بڑہتا اور دباتا چلا آتا ہے
اوس سے وہ اور بہی خائف اور پریشان تہا۔ غرض سیواجی اور اوسکے ہمراہی جو مسلمانون
سے لڑی اوسمین اونہون نے اپنی دیوتاؤن اور اہل وطن کی خدمت کی۔ اور
عزت اور شان و شوکت حاصل کی۔ اور بہت سی غنیمت اور دولت حاصل کی
گبن صاحب نے جو ایک بڑے مشہور مورخ ہین اونہون نے جو تیمور کی عادات بیان کی ہین

اوسکے مشابہ ہم سیواجی کے خصائل دیکہتے ہین - وہ لکہتے ہین کہ تیمور تمام ایشیا
کا بے چراغ اور ویران کرنے والا تہا - مگر گہر کے ملک تاتار مین وہ نہایت عمدہ قانون بنانیوالا
اور اپنے ہم وطنون اور ہم قومون کو نہایت فائدہ پہنچانے والا تہا - یہی حال سیواجی کا
تہا کہ وہ نہایت دغاباز مکار غدار سنگدل مسلمانون کے ساتہہ تہا - مگر اپنی قوم کے ساتہہ
رحم دل منصف متحمل ایماندار تہا - جو اضلاع اوسکی اطاعت اختیار کرتے اونکے ساتہہ
نہایت نرمی سے پیش آتا تہا اور کوئی سختی نکرتا - مسلمانون کی ہر ایک چیز کا غارت کرنیوالا
مگر اپنی قوم اپنے دہرم اپنے وطن کی عزت اور شان کا بڑہانے والا تہا - یہی سبب تہا کہ
کہ سارے اوسکے اہل وطن اوسکو دل و جان سے عزیز رکہتے تہے - اور اوسکی خدمت گزاری
جان نثاری کے ساتہہ کرتے تہے جب وہ مسلمانون سے لڑتا تہا تو ہندو جوش مذہبی سے
اوسکے ساتہہ ہوکر اپنی جانین دیتے تہے جیسے کہ مسلمان جہادی اپنے امام کے ساتہہ دیتے
تہے - مگر کاغذ کی ناؤ ہمیشہ نہین چلا کرتی - کاٹہہ کی ہانڈی چولہہ پر ہمیشہ نہین چڑہا کرتی
- جن کامون کی بنیاد دغا اور فریب پر رکہی جاتی ہے وہ چند روز اپنا فروغ دکہا کر
صبح کاذب کی طرح غائب ہو جاتی ہین - سیواجی کی دغا اور فریب کا درخت سرسبز اور
شاداب ہوا - مگر اوسکے کڑوے پہل اوسکی اولاد کو کہانے پڑے - جو سلطنت کے کام بے
قانون اور دستور العمل کے ہوتے ہین اونکا انجام یہہ ہوتا ہے کہ سارے کام ایسی بے قاعدہ
اور بے ٹہکانے ہونے لگتے ہین کہ پہر اوس سلطنت کا ٹہکانا نہین رہتا - اگرچہ سیواجی
نے وزیر اور عہدہ دار سب قسم کے مقرر کئے - مگر اونکے تقرر مین کوئی قانون اور قاعدہ سوا
اوسکی اپنی رائے اور مرضی کے نہ تہا - اسلئے وہ سارا کارخانہ تہوڑے دنون مین بہنگ
ہو گیا - اوسکے انتظامات کی تفصیل یہہ ہے کہ اوسنے جاگیرین دینے کی قاعدہ کو ناپسند کیا

اسمین دو خرابیان تہین اول یہہ کہ جب جاگیرین دیجائین تو وہ کسی سے چہنیی بہی جائین تو ضرور پہلے اونکی مالکون کی استیصال مین کوشش کرنی پڑیگی۔ دوم جب جاگیر دیدی جاتی تو پہر اوسمین راجہ کا اختیارات محدود و محصور ہوتا۔ موروثی دہات کی چودہریون اور اضلاع کے حاکمون کے حقوق وسنے تلف نہین کئے۔ مگر اپنے حقوق اپنے آدمیون کی معرفت اونسے وصول کئے۔ اوسکا حکم تہا کہ کسی گانون کی فصیل نہ بنائی جائے۔ کوئی گڈہی تعمیر نہ ہو۔ سوا اوسکے اپنے قلعون کے کسی زمیندار کو اجازت نہ تہی کہ وہ گڈہی اور قلعہ بنا سکے۔ وہ نئے سپاہیون کو جب تک بہرتی نہ کرتا تہا کہ پرانے سپاہی اوسکی وفاداری اور نیک کرداری کی شہادت اور فعل ضامنی نہ دیتے تہی۔ وہ اپنے سارے کارخانون پر آنکہین لگائے رکہتا تہا۔ جاسوس وسکے سارے مین دوڑے رہتے۔ سوا اسکے وہ ہر کارخانہ مین ایک جماعت اور خاندان اور ایک پیشہ کے آدمی جو مقرر کرتا تو اوسکے مقابل کے آدمی بہی جو پہلی جماعت کی مخالف ہون ضرور اوسمین مقرر کرتا تاکہ وہ ایک دوسرے کی روک ٹوک کی کام آئین۔ دغا اور فریب وہ کسی کی نہ چلنے دیتا کیونکہ وہ خود اس فن مین استاد تہا۔ سپاہ کا یہہ انتظام کیا تہا کہ اول اول وسنے پیادے جنمین نرے ہندو تہے بہرتی کئے۔ اور ہندو بہی وہ تہے جو اصلی باشندے ملک کے تہے۔ بعد ازان اوسنے مسلمانون مین سے پٹہانون کو پیادون مین بہرتی کیا۔ اور جب سوارون کی ضرورت پڑی تو سوار بہی نوکر رکہے۔ توپخانون کو سوار کرنا ملک کی لڑائی کے وہ کبہی کام مین نہین لایا۔ صرف اسی لڑائی مین اوسنے والی گول کنڈہ سے ایک توپخانہ کسی قلعہ کی تسخیر کے لئے مستعار مانگا۔ دونو پیادی اور سوار ہلکا ہلکا لباس پہنتے تہی۔ ایک پیچ کی پگڑی سر پر اور چست جانگیا ٹانگون مین اور ایک بند اگر کا گلے مین ہوتا

اوسکے مشابہ ہم سیواجی کے خصائل دیکہتے ہین - وہ لکہتے ہین کہ تیمور تمام ایشیا
کا بے چراغ اور ویران کرنے والا تہا - مگر کہرکے ملک تاتارین وہ نہایت عمدہ قانون بنانیوالا
اور اپنے ہم وطنون اور ہم قومون کو نہایت فائدہ پہنچانے والا تہا - یہی حال سیواجی کا
تہا کہ وہ نہایت دغاباز مکار غدار سنگدل مسلمانون کے ساتہہ تہا - مگر اپنی قوم کی ساتہہ
رحم دل منصف متحمل ایماندار تہا - جو اضلاع اوسکی اطاعت اختیار کرتے اونکے ساتہہ
نہایت نرمی سے پیش آتا اور کوئی سختی نکرتا - مسلمانون کی ہر ایک چیز کا غارت کرنیوالا تہا
مگر اپنی قوم اپنے دہرم اپنے وطن کی عزت اور شان کا بڑہانے والا تہا - یہی سبب تہا کہ
کہ سارے اوسکے اہل وطن اوسکو دل و جان سے عزیز رکہتے تہے - اور اوسکی خدمت گزاری
جان نثاری کے ساتہہ کرتے تہے جب وہ مسلمانون سے لڑتا تہا تو ہندو جوش مذہبی سے
اوسکے ساتہہ ہوکر اپنی جانین دیتے تہے جیسے کہ مسلمان جہادی اپنے امام کے ساتہہ دیتے
تہے - مگر کاغذ کی ناؤ ہمیشہ نہین چلا کرتی - کاٹہہ کی ہانڈی چولہہ پر ہمیشہ نہین چڑہا کرتی
جن کامون کی بنیاد دغا اور فریب پر رکہی جاتی ہے وہ چندروزہ اپنا فروغ دکہا کر
صبح کاذب کی طرح غائب ہوجاتی ہین - سیواجی کی دغا اور فریب کا درخت سرسبز اور
شاداب ہوا - مگر اوسکے کڑوے پہل اوسکی اولاد کو کہانے پڑے - جو سلطنت کے کام بے
قانون اور دستور العمل کے ہوتے ہین اونکا انجام یہہ ہوتا ہے کہ سارے کام ایسی بے قاعدہ
اور بے ٹہکانے ہونے لگتے ہین کہ پہر اوس سلطنت کا ٹہکانا نہین رہتا - اگرچہ سیواجی
نے وزیر اور عہدہ دار سب قسم کے مقرر کئے - مگر اونکے تقررمین کوئی قانون اور قاعدہ سوا ار
اوسکی اپنی رائے اور مرضی کے نہ تہا - اسلئے وہ سارا کارخانہ تہوڑے دنون مین بہنگ
ہوگیا - اوسکے انتظامات کی تفصیل یہہ ہے کہ اوسنے جاگیرین دینے کی قاعدہ کو ناپسند کیا

اسمین دو خرابیان تہین اول یہہ کہ جب جاگیرین دیجاتین تو وہ کسی سے چہینی بہی جائین تو ضرور پہلے اونکی مالکون کی استیصال مین کوشش کرنی پڑی۔ دوم جب جاگیر دیدی جاتی تو بہراوسمین راجہ کا اختیارات محدود و محصور ہوتا۔ موروثی دہات کی چودہریون اور اضلاع کے حاکمون کے حقوق وسنے تلف نہین کئے۔ مگر اپنے حقوق اپنے آدمیون کی معرفت اونسے وصول کئے۔ اوسکا حکم تہا کہ کسی گانون کی فصیل نہ بنائی جائے۔ کوئی گدہی تعمیر نہ ہو۔ سوا اوسکے اپنے قلعون کے کسی زمیندار کو اجازت نہ تہی کہ وہ گدہی اور قلعہ بنا سکے۔ وہ نئے سپاہیون کو جب تک بہرتی نہ کرتا تہا کہ پرانے سپاہی اوسکی وفاداری اور نیک کرداری کی شہادت اور فعل ضامنی نہ دیتے تہی۔ وہ اپنے سارے کارخانون پر آنکہین لگائے رکہتا تہا۔ جاسوس وسکے سارے مین دوڑے رہتے۔ سوا اسکے وہ ہر کارخانہ مین ایک جماعت اور خاندان اور ایک پیشہ کے آدمی جو مقرر کرتا تو اوسکے مقابل کے آدمی بہی جو پہلی جماعت کی مخالف ہون ضرور اوسمین مقرر کرتا تا کہ وہ ایک دوسرے کی روک ٹوک کی کام آئین۔ دغا اور فریب وہ کسی کی نہ چلنے دیتا کیونکہ وہ خود اس فن مین استاد تہا۔ سپاہ کا یہہ انتظام کیا تہا کہ اول اول وسنے پیادے جنہین نرے ہندو تہے بہرتی کئے۔ اور ہندو بہی وہ تہے جو اصلی باشندے ملک کے تہے۔ بعد ازان اوسنے مسلمانون مین سے پٹہانون کو پیادون مین بہرتی کیا۔ اور جب سوارون کی ضرورت پڑی تو سوار بہی نوکر رکہے۔ توپخانون کو سوار کرنا ملک کی لڑائی کے وہ کبہی کام مین نہین لایا۔ صرف اسی لڑائی مین اوسنے والی گول کنڈہ سے ایک توپخانہ کسی قلعہ کی تسخیر کے لئے مستعار مانگا۔ دونو پیادی اور سوار ہلکا پہلکا لباس پہنتے تہی۔ ایک پیچ کی پگڑی سر پر اور چست جانگیا تا گہٹنون مین اور ایک بند اگرتا گلے مین ہوتا

ہلکے ہلکے ہتیار رکہتے تہے سپر ین اونکے پاس ہوتی نہین - اور شاید اسوقت تک کوئی
اور ہتیار دشمن کے روکنے کیواسطے سوا سپر کے اور نہ تہا - پیادون کے دو فریق تہے
ایک باولی اور دوسرے ہیت کوڑی - سوارون کے بہی دو فریق تہے ایک بارگیر اور دوسرا
سلحدار کہلاتا تہا -

پیادون پاس ڈہال تلوار اور توڑہ دار بندوق ہوتی تہی - اور دشمنون پر شبخون
اور چہاپے مارنے اور قلعہ کو فتح کرنے جاتے تو ایک دسوان حصہ سپاہیونکا تیر کمان بہی لیجاتا
- ہیت کوڑی نشانہ خوب مارتی تہی - باولی تلوار خوب چلاتے تہے - سوار تلوار اور برچہے
رکہتے تہے - مگر اونکا بڑا ہتیار نیزہ چودہ فٹ کا بہالا ہوتا تہا - یہہ ہتیار مخصوص اس قوم کے
ساتہہ ہے - وہ اوسکو عجیب عجیب طرح سے دشمنون پر چلانا جانتے تہے - سیواجی کو پیادون کی
وفاداری اور ثابت القدمی پر پورا بہروسا تہا - اور وہ بارگیرون کو بہی بیوفا نہین جانتا
تہا - مگر سلحدارون پر وہ چندان اعتبار نہ کرتا تہا - اسلئے وہ ہمیشہ اونہین اپنے سوار خانہ بیعد
شامل کیا کرتا تہا -

پیادون مین افسر اوسکے ہان دس سپاہیونپر اور پچاس سپاہیونپر اور ایک سو آدمیونپر
اور ہزار آدمیون پر اور پانچ ہزار آدمیون پر ہوتا تہا - اور اس آخر افسر کو سنیاپت یعنے
سپہ سالار یا کمانڈر انچیف کہتے تہے پچیس ۲۵ سوارونپر حولدار اور ایک سو پچیس سوارونپر
ایک جماعہ دار اور چہہ سو پچیس سوارون پر ایک صوبہ دار اور چہہ ہزار دو سو پچاس
سوارون پر ایک سنیاپت ہوتا تہا اور یہہ پیادون کی سنیاپت سے جدا ہوتا تہا - گہوڑے
ان سوارون کے میانہ قد ہوتے تہے - اور اٹہون گانٹہہ پورے - اور بڑی چالاک و چست و
اور جفاکش ورنالیون کو خوب پہلانگتے تہے اور زمین خوب اوڑتے تہے - باگ کے

اشارے سے موڑ جاتے تہے خیمے ڈیرے سواء افسر فوج کے کسی پاس نہوتے تہے۔ لڑائی کے دنون مین سپاہی زمین پر سوتے تہے۔ اور بہالے کو زمین پر اپنے پاس گاڑ دیتے تہے۔ اور گہوڑون کی لگامون کو اپنے بازو سے باندہتے تہے کہ جسوقت دشمن کا زور شور ہو تو فوراً ایک کر گہوڑے پر سوار ہو جائین۔ غذا ہی اونکی اکثر جوار کی روٹی اور پیاز ہوتی تہی پیادے کی تنخواہ ماہوار ساڑہے تین روپیہ یا چار روپیہ۔ بارگیر کی تنخواہ اوسے دو چند سلحدار کی تنخواہ اکیس روپیہ سے بیالیس روپیہ۔ جب یہہ فوج لڑائی مین جاتی تو اونکی ملاشی خوب اچہی طرح سے لیجاتی۔ اگر اونکی کوئی چیز لڑائی مین کہوئی جاتی تو سرکار سے ملجاتی۔ اور اگر کوئی چیز سپاہی لوٹ کے بڑہا لیتے تو وہ چہین لیجاتی۔ کیونکہ لڑائی کی غنیمت کی مالک بالکل سرکار تہی۔ جو لوٹ کا مال لاتا تو اوسکو کچہہ انعام ملجاتا۔ یا وعدہ ترقی ہو جاتا۔ سال بہر کے بعد سپاہیون کا بقایا کا حساب چکا دیا جاتا۔ وہ سپاہیونکی تنخواہ کے لئے کبہی دہات پر چٹہی نہین کرتا تہا۔ اسلئے کہ اوسے کاشتکارون پر بڑا ظلم ہوتا تہا کبہی اوسنے گانؤن اور عورتون اور کاشتکارونکو تکلیف نہین دی۔ فقط اوسنے دولتمند مسلمانون اور ہندؤن کو قید مین رکہہ کر سخت تکلیفین دیکے اون سے روپیہ وصول کیا۔ اکثر نامی قیدیون کو وہ اپنی دریا دلی کہانے کیواسطے چہوڑ دیا کرتا تہا۔ سزا اور انعام انصاف سے دیا کرتا تہا۔ معافی استمراری وہ نہایت مستحق سپاہیون اور مندرون اور شوالون کے مصارف کیواسطے اور قلعہ دارون کو دیا کرتا تہا۔ موقف کو اوسنے کبہی ضبط نہین کیا۔ یہانتک کہ مسلمانون کے موقف کو اوسنے ہاتہہ نہ لگایا۔ قوانین سپاہ مین قلعون کا انتظام اوسکے ذات سے مخصوص تہا۔ اوسکی قوت کا سارا مدار ان قلعون پر موقوف تہا۔ قلعون مین مرہٹون کی فوج رہتی۔ مگر سواء اوسکے

وہان کے باشندون کو بہی اونکی حفاظت سپرد ہوتی - اونکو قواعد سکہائی جاتی اور
تنخواہ ملتی - یہہ لوگ ان قلعون کی حفاظت نہایت تندہی سے کرتے تہے - مرہٹون سے
تلوار کا کام اور برہمنون سے قلم کا کام اور کہانے پینے رسد وغیرہ کا انتظام سپرد تہا - اور
راموسری اور اور اصلی باشندون سے یہہ کام متعلق تہا کہ دشمن کو پاس آنے دین
- اور جبتک وہ حملون سے رفع دفع ہون وہ چوری چوری دشمنون کو حیران اور پریشان
کیا کرین - ان خدمات کے عوض مین قلعون کے پاس کی ساری زمین اون کو بطور معافی
استمراری کے دیدی گئی - ہر قلعہ مین ایک قلعہ دار ہوتا تہا - اور موافق حیثیت قلعہ
کے اور افسر اوسکے ماتحت ہوتے تہے - برہمن اناج اور غلہ کے ذخیرہ لڑائی کے وقت جمع
رکہا کرتے تہے - سیواجی کے سب کام انتظام کے ساتہہ تہے - ملک کی آمد وخرچ کا حساب
نہایت احتیاط سے کیا جاتا - ہر کارخانہ کا افسر ایک دستور العمل اور ہدایت نامہ اپنے
فرائض کا اپنے پاس رکہتا تہا - غرض اوسکا وہ انتظام تہا کہ لٹیرون کی سرداری سے وہ ایک
عمدہ سپہ سالار لائق فائق منتظم ہوگیا - اور وہ باتین اپنی یادگار چہوڑ گیا کہ آج تک کسی
اور مرہٹے کو میسر نہین ہوئین +

سنبہاجی کا قید ہونا اور اوسکا راجہ ہونا اور اوسکے ظلم کرنا اور سلطنت کا انتظام نہ کرنا

یکایک سیواجی کا مرنا مرہٹون کے حق مین نہایت زبون ہوا - اوسنے ان وحشیون کو
آدمی بنایا تہا - اونکو دلون مین قومی ہمدردی قومی محبت کا جوش پیدا کیا - ضوابط اور قانون آئین بہی
بنا گیا تہا - خزانہ کثیر عمدہ سپاہ بے شمار چہوڑ گیا تہا - ایک سلسلہ قلعون کا وہ قائم کر گیا تہا
کہ دشمنون کا حوصلہ نہوتا تہا کہ اوس سلسلہ کو کہین سے توڑے - ہمیشہ وسمین اپنے

پہنچ جانے کا اونکو اندیشہ رہتا تہا۔ سب سامان سلطنت مہیا تہا۔ مگر مشرقی ملکونکا دستور ہے
کہ جب کوئی فرمانروا مرتا ہے۔ تو سب سے اول بے نظامی اوسکی سپاہ مین واقع ہوتی ہے
۔ سیواجی کے سپاہ مین تفرقہ کیون نہ پڑتا۔ وہ تو ابہی حالت طفلی مین تہے دانشمند منتظم
باپ کے مرنیسے یہہ لڑکا کیون نہ ابتر ہوتا۔ سیواجی کے دو بیٹے تہے ایک سنبہاجی جو
ابہی دلیر خان کے پاس سے آنکر پنالہ مین قید تہا۔ دوسرا راجہ رام وہ ابہی دس برس کا
لڑکا ہی تہا۔ اوسکی ما نہایت عقلمند اور ہوشیار تہی۔ اوسنے اور سردارون اور برہمنون
سے سازش کرکے اپنے بیٹے کو راجہ بنایا۔ مگر سنبہاجی بہی پنالہ سے بہاگ کر آیا۔ اور اس
فطرت اور دانشمندی اور چالاکی سے کام کیا کہ بعض سردارون کو جو اوسکے مخالف تہے
موافق بنایا۔ اور بعض مخالفون کو قید خانہ بہجوایا غرض بغیر لڑے بہڑے سنہ ۱۶۸۰ء مین
راج گدی پر بیٹہہ گیا۔ اوسوقت تو اوسنے ایسا ہی کام کیا جیسا کہ سیواجی کے بیٹے کو
لائق تہا۔ بہت سی اوسکے دشمن دوست بن گئے۔ اور اوسکے دل و جان سے حامی ہو گئے
مغلون نے جو اوسکے ملک پر حملہ کیا اونکو بہی ذلیل کیا۔ اور شکست دیکر پرے ہٹایا۔
یہہ بات پہلے سی معلوم ہوتی تہی کہ سنبہاجی کو باپ کی سلطنت سنبہالنے کی لیاقت
نہین ہے۔ اور اوسکی بد نظمیون اور مزاج سے بہت جلد خرابیان اور لڑائیان پیدا
ہو گئین۔ وہ عیاش تماش بین فضول خرچ تلون مزاج سنگدل بے رحم تہا۔ اوسنے
اون لوگون کو جنہون نے اوسکے خلاف سازش کی تہی ایسی سخت سزائین دین کہ مطیعونکو
اوس سے نفرت ہو گئی۔ اور بہت سے سردار اوسکے نوکری چہوڑ کر دشمنون سے جا ملے۔ اوسنے
اپنے بہائی راجہ رام کو قید کیا۔ اور اوسکی ما کو بڑی بیرحمی سے مار ڈالا۔ اور ایک بڑا
پرانا رفیق برہمن اوسکے باپ کا تہا اوسکو فقط سازش کے شبہہ پر پرلوک کو رخصت کیا۔

بہت سے برہمنون کو جیلخانہ دکہایا۔ غرض جو پرانے نمک حلال لائق سپہ سالار اور
اہلکار برسون مین باپ نے جمع کئے تہے۔ اون سب سے وہ سنگدلی و سرد مہری سے پیش آیا۔
اور پنڈت کلوشا غلام بن گیا۔ یہہ برہمن شمالی ہندوستان سے اوس پاس آیا تہا
اوسنے اپنی علم و فضل سے اوسکو اَلّو بنا لیا۔ جو وہ کہتا سو کرتا +
غرض سنبہاجی کے ان سب کامون کا یہہ نتیجہ تہا کہ سیواجی کا سارا انتظام کیا ہوا بگڑ گیا
اول۔ سپاہ جو قواعد اور آئین کی پابند تہی اوسمین خلل آیا۔ جب سوار میدان جنگ
مین جاتے تو اونکے ساتہہ آوارہ گرد لوگ بہی ہو جاتے۔ جس سپاہ کا پہلے یہہ قاعدہ تہا
کہ جو شخص عورت کو ساتہہ لیجائے تو گردن مارا جائے۔ اب اوسمین یہہ دستور اور آئین
ہو گیا کہ وہ دشمنون کے خیمون مین سے عورتون کو پکڑ لاتے۔ اور اونسے ہم بستر ہوتے یا
بیچ ڈالتے۔ گویا عورتین بہی منجملہ اور اسباب غنیمت کی شمار ہونے لگین۔ غنیمت کی مال کو
چہپاتے۔ جس سپاہ کو تنخواہ ایک دستور کے موافق ہمیشہ ملا کرتی تہی۔ اب اوسکی تنخواہ کا
مدار لوٹ پر تہا۔ جب تنخواہ سپاہ کی لوٹ سے پوری نہ تقسیم ہو سکتی تو افسر اس حکم کے
منتظر رہتے کہ اونکو اور لوٹ سے تنخواہ پورا کرنے کا حکم ملجائے۔ غرض جیسی یہہ فوج
با قاعدہ تہی ویسی ہی اب حریص اور خونخوار اور غارت گر ہو گئی۔ سنبہاجی ایسا فضول
خرچ تہا کہ باپ کی دولت کثیر کو تہوڑے دنونمین اوڑا کر برابر کیا۔ رگہونا تہہ کے مرنیکے
بعد کرناٹک کی جاگیر سے بہی خراج نہ وصول ہوا۔ وہ خود اپنے آپ حکمرانی کرنے لگے۔
پنڈت کلوشا نے جب خزانہ خالی دیکہا تو اوسکے معمور کرنے کے لئے زمین اور رعایا پر
اور نئے محصول لگائے۔ اسسے خزانہ تو خاک بہی نہ بہرا مگر رعایا کا دل ناراضی سے
بہر گیا۔ غرض جب ان نئے محصولون کو وصول کیا اور حساب کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ جو زر

سیواجی کے عہد مین بغیر ان نئے خراجون کے وصول ہوتا تہاوہ اب نہین وصول ہوتا۔
جب وصول محصول مین رعایا پر سختی ہونے لگی تو وہ گہرون کو چہوڑ چہوڑ کر بہاگ گئے۔
اور ملک برباد اور بے چراغ ہونے لگا۔ روز بروز رعایا کی ناراضی پر ناراضی بڑہ گئی
۔ سیواجی نے جو عمارت سلطنت کہڑی کی تہی وہ اب خود بخود مسمار ہوتی جاتی تہی۔
مگر اب اسپر اور صدمے زلزلون کے پہنچنے لگے۔ سنبہاجی اپنی ہمت اور شجاعت کی گہمنڈ مین
ایسا آیا کہ اوسنے کچہہ خیال نہین کیا کہ میرے دشمن بہی ہین اور ایک دنین عالمگیر بادشاہ
بہی ہے۔ پرانے دشمنون کو چہوڑ کر نئے دشمن پیدا کئے کہ اپنے وزیر کلوشا کی صلاح
اور مشورہ سے نہایت شوق سے ۱۶۸۲ء مین جنجرہ والون سے لڑائی شروع کر دی
اور کشتیون مین بیٹہہ کر اونپر حملہ کیا۔ مگر ساری محنت اور کوشش اوسکی ضائع گئی
اور سوا اسکے کچہہ بن نہ پڑا کہ محاصرہ کو اوٹہائے۔ اب یہہ ایک اور کم بختی پیچہے لگی
کہ حبشیون نے جزیرہ سے نکل کر اوسکے دہات کو لوٹنا شروع کیا۔ اور پہر ایک نقصان
عظیم اوسکو یہہ پہونچایا کہ اوسکے جہازون کے بیڑہ کو سمندر مین شکست دی۔ اس بحری
شکست سے سنبہاجی کا جی نہایت شکستہ ہوا۔ اور اوسنے یہہ جانا کہ یورپ والونے
جو ساحل سمندر پر رہتے ہین ان حبشیون کی امداد کرکے اوسکو یہہ نقصان پہنچایا ہے
اس بہانہ سے پرتگال والون سے لڑنا شروع کر دیا۔ اور انگریزون کی جو رفاقت
قدیم سے چلی آتی تہی اوسے چہوڑ دیا۔ اور اونسے بہی مخالفت شروع کی۔ غرض
وہ اس بے سود کامون مین مصروف رہا۔ اور نہ اورنگ زیب کی خبر اوسنے رکہی۔
نہ والی بیجاپور اور گولکنڈہ سے باپ کی طرح رفاقت پیدا کی۔ نہ شاہزادہ اکبر
جو باپ سے بغاوت اختیار کرکے اوس پاس آیا تہا نہ یار اور مددگار بنایا کہ وہ بادشاہ

ستانیکے لئی کام آتا۔ اور اوسکے ساتھہ راجپوت اور ساری ناراض رعایا ہمرہ ہوتی

بادشاہ کی مہمات دکن

اب بادشاہ کو راجپوتانہ کی مہمات سے انفراغ ہوا۔ اودے پور کے رانا سے صلح ہوئی جودہ پور کے تاخت اور تاراج کے واسطے سپاہ روانہ ہوئی۔ ۱۰۹۴ ہجری ۱۶۸۳ء مین بادشاہ سلامت ساری فوج لیکر دکن کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور برہان پور مین رونق افروز ہوئے۔ اور انتظام ملکی اور مالی مین مصروف ہوئے۔ جزیہ کے وصول کرنے مین ساری ہمت صرف کی۔ اب یہان ساری آخری عمر ملک دکن کی مہمات مین بسر ہوئی۔ مرکر ہی اوس سے فرصت ہوئی۔

مرہٹون سی اول اول لڑائیان

بادشاہ خود میدان جنگ مین نہین گیا۔ شاہزادہ محمد اعظم کو شہر اور پہاڑی قلعون کے فتح کرنیکے واسطے اور شاہزادہ معظم کو کانکن کی متصل رام درہ کی تسخیر کے لئے مقرر کیا۔ ہر ایک شاہزادہ کے ساتھہ بڑی بڑی سپاہین ساتھہ کین۔ یہہ کام جیسا ظاہر مین آسان اور سہل معلوم ہوتا تہا ویسا ہی وہ دشوار اور مشکل نکلا۔ سلہر کا مضبوط قلعہ تو وہان کے حاکم سے سازش کرکے شاہزادہ اعظم کو نیک نام خان نے دلوا دیا۔ شہاب الدین خان جسکا لقب غازی الدین خان تہا اور وہی نظام الملک کا باپ تہا۔ اس لشکر مین بڑی چلتی تلوار تہا۔ وہ قلعہ رامسیج کی تسخیر کے واسطے متعین کیا گیا تہا۔ یہہ سپہ سالار سمجہا یہہ تہا کہ جاتے ہی سرسواری اس قلعہ کو فتح کرلونگا مگر اوس سے وہ نہ فتح ہوسکا۔ قاسم خان اوسکی جگہ بہیجے گئے۔ اونہون نے بڑی کوشش سے یورش کی مگر بے نیل مرام واپس آئے۔ خانجہان کوکلتاش کو یہہ کام سپرد ہوا

انہون نے وہان اپنی عقلمندی یہہ خرچ کی کہ قلعہ کے ایک سمت مین عوام اور نکمے
سپاہ کو غل غپاڑہ کرنیکے لئے بہیجا۔ اور دوسری طرف سی قلعہ پر زینے اور کمند لگاکر
چڑہنے کا ارادہ کیا۔ قلعہ دار انکا بہی اوستاد تہا اوسنے بہی اپنی آخور سپاہ کو جدہر
غل ہو رہا تہا بہیجدیا۔ اور دوسری طرف جوانمرد ہتیار لگائے اور ہاتہون پر بلکہ بلکہ
یعنے پنجہ آہنی چڑہائے کہڑے کئے۔ جون ہی چڑہنے والون نے سر فصیل سے باہر نکالا
اول ہی وار مین سرون سے پگڑیان اوتار لین۔ اور پہر اپنے آہنی پنجہ سے اونکے
سر اور منہ کو ایسا نوچا کہسوٹا کہ صورت بگاڑ دی۔ اور پہر اونکو ایسا دہکیلا کہ پشت دیوار
کو ساتہہ لے زمین پر سرخ رو اور شکستہ دست و بازو ہوئے۔ چند روز بعد ایک مکار آیا۔ اور اوسکو
تسخیر جن کا دعوے تہا۔ اوسنے ایک سو تولہ سونیکا ایک سانپ بنوایا۔ اور چمڑے کا
لباس روئی سے بہرا ہوا پہنا اور ہار طلائی ہاتہہ مین لیا۔ اور ایک دمدمہ کی
پر ہو بیٹہا۔ اور سپاہ کو یورش کا حکم دیا۔ اور پہر سانپ کو ہلانا اور منتر پڑہنا شروع کیا
خدا کی قدرت یہہ کہ یہان منتر پڑہی رہی تہی۔ کہ وہان دشمنون کے لشکر سے پتہر یا
سر گولہ ایسا اوسکے سر مین لگا کہ وہین سرد ہو گیا۔ یہہ دیکہہ کر لشکر کا دل بہی افسردہ ہوا
اور تسخیر قلعہ سے مایوس ہو کر محاصرہ سے ہاتہہ اوٹہایا۔ سارا اسباب جو تسخیر کے لئے
جمع کیا تہا اوسکو آگ لگا دی۔ اور سردار تبدیل لباس کر چلنے لگے۔ تو قلعہ والون نے
چلا کر کہا کہ اس کہنگر کو تو جل لینے دو۔ اوسکی راکہہ منہ پر مل کر جانا کہ کوئی نہ پہچانے۔
سنبہاجی نے جب اپنے قلعہ دار کا حال سنا تو اوسکو سونیکے کڑے بہجوائے۔ اس
اثناء مین شاہزادہ محمد معظم کانکن کے سارے طول مین بغیر کسی مزاحمت کیے چلا گیا۔ مگر یہہ
عقل کی کوتاہی کہ کوہستانی اور رخشانی ملک مین وہ سوارون کو ساتہہ لے گیا۔

ان ملکون کی راہون نے سوارون کو بیدل بنا دیا۔ اور گھوڑون اور باربرداری کے جانورون کو ٹھکانے لگا یا۔ اب مرہٹون کی چال مین شاہزادہ ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا۔ سنبھاجی نے ساری راہون کو بند کر دیا۔ سامان رسد جو سمندر کے راہ سے بادشاہی لشکر مین پہنچتا تہا وہ اوسکے جنگی جہازون نے چھین لیا۔ اب ہندون کو سمندر مین سوار ہونے سی تعصب رہا تہا۔ اور اپنے دستور کے موافق جنگ بگر بڑا اور ستیزہ فرا آمیز شروع کی۔ مگر غازی الدین خان نے ایک شکست ادسکو دی اور شاہزادہ محمد معظم کو مصیبت اور آفت کی بندیسے چہٹایا۔ مگر اسپر بہی سپاہ کونکن کا زمانہ مصیبت کا ختم نہ ہوا۔ اور جب وہ بالا گہاٹ پر بعض مقامات کو فتح کر چکے تو وبا اور قحط کی سخت آفت رونما ہوئی۔ وبائی بخار نے بہی ہزارون کی ہڈیان وہین خاک بنائین۔ غرض جسوقت یہہ فوج احمدنگر مین پہونچی تو کچہہ اوسمین دم نہ تہا۔ مرہٹون نے فقط زمین کی حفاظت مین کوشش نہ کی بلکہ سنبھاجی نے اس حملہ کا انتظام اسطرح کیا کہ ایک فوج روانہ کی جو آندہی و بجلی کیطرح برہان پور کو خاک مین ملاکے اور سارے ملک کو بے چراغ کرتی ہوئی بڑوچ تک پہونچے۔ اور اوسے برباد کر کے چلی آئی۔ بادشاہ کے افسرون نے تعاقب اوسکا عبث کیا وہ ہوا پر سوار تہے۔ کب اونکے ہاتھہ آتے تہے۔ اب اورنگ زیب سپاہ کو لیکر شولاپور جسکو شاہزادہ اعظم نے فتح کیا تہا پہنچا۔ تعداد اوسکی فوج کی اگرچہ صحیح صحیح نہین معلوم۔ مگر شان و شوکت اس سپاہ کی ایسی تہی کہ اوسے صفحے کے صفحے تاریخ کے سیاہ ہوئے ہین۔ ہزارون پرے سوارونکے تہے۔ اونمین غیر ملکون کے نوجوانون کے سواء بادشاہ کی خود سلطنت وسیع کے کابلی قندہاری ملتانی لاہوری راجپوت بہرتی تہے۔ اور یہی سوار فوج کے گلدستہ مین

گل سر بلند تہے - وہ سر سے پیر تک لوہے مین ڈوبے ہوئے تہے - اونکی صورت سی بہادری
اور شجاعت ایسی برستی تہی کہ دکن کے سپاہی نازک اور ہلکے پہلکے ہتیار باندہنے والے
اونکا مقابلہ نہ کر سکتے تہی - پیادے بہی بیشمار تہے - اونمین سے کسی پلٹن پاس توڑیدار بندوق
اور کسی پلٹن پاس تپنچے کسی پلٹن پاس تیر کمان - سوا ان کے بندیلون اور میواتیون
کے پلٹین بہی تہین - وہ پہاڑون مین اوترنا چڑہنا اور لڑنا بہڑنا خوب جانتے تہے -
یا ولی مرہٹون کا مقابلہ اونسے خوب ہوتا تہا - پہر ان پیادون مین ہزارون کرناٹک کے
سپاہی تازہ بہرتی ہوئے تہے - پہر ہلکی توپون کے توپخانے پادشاہی خیمون کے ساتہہ تہے
سیکڑون توپین تہین - توپچی اونکے ہندوستانی تہے - مگر افسر اونکے اہل یورپ تہے
اور سیکڑون بیلدار اور لوہار اور کاریگر ساتہہ ان توپخانون کے تہے - جنگی ہاتہیون
کی قطارین تہین - بعد اونکے خاصے کی ہزارون ہاتہی تہے - ہودج اور عماری سے سجے ہوئے
اونمین سے بعض مین بیگمات سوار - اور بعض ہاتہیون پر وہ پادشاہی خیمے لدے ہوئے
جو اونٹون سے نہ چل سکتے تہی - ایک اصطبل پادشاہ کی خاصی گہوڑون کا ساتہہ تہا - اونمین
عربی ترکی عراقی یمنی کاٹہیاوار گہوڑے بہاری بہاری ساز پڑے ہوئے - جڑاؤ زین دہرے تہے
قوش بیگی ساتہہ وہ عمدہ عمدہ جانور دنیا کے منتخب پادشاہ کی دربرد کرتا جاتا تہا - جُرّہ بازّہ
بہری شکرہ شکاری کتے شکاری چیتے سیکڑون ساتہہ تہی - اونسے بہی عجب رونق لشکرگاہ کو
تہی - پادشاہی خیمون کی آرائش و زیبائش زربفت اور کمخواب سے ہوتی تہی - اوسکا
احاطہ بارہ سو گز کا تہا - قصر شاہانہ مین جو مکان ہوتے مین ... ان خیمون مین ہوتے تہے
دربار اور خلوتخانہ کے - اور سب کارخانون کے جدا جدا خیمے تہے - اوسکے بیچ مین ایک تختگاہ
یا کرسی پادشاہ کے بیٹہنے کی لئیے بیچ مین رکہی ہوئی ہوتی - اور حمام غسلخانہ مسجد چاندباری

اور کشتی اور راوروں رشون کے لئے جدا جدا خیمے - اور مخمل فرنگی اور زربفت گجراتی قاقم وسمور وسنجاب ایرانی ومشقی قالین چینی ریشمی کپڑے - غرض سارے دنیا کے عمدہ عمدہ کپڑے سے یہہ خیمہ آراستہ ہوتے تہے - روپہلی اور سنہری ستونون پر وہ ایستادہ ہوتے تہے - بادشاہی خیمون پر سونی چاندی کے کلس لگائے جاتی تہے - اور رنگین قناتین خیمون کے گرد کہڑی ہوتی تہین - بورچی خانے اور ابدار خانے کا سامان سیکڑون طرح کا ہوتا تہا - ایک نمک خانہ دوسرا شیرین خانہ تیسرا اچار خانہ برف خانہ شورہ خانہ غرض سیکڑون خانے اسی قسم کے ہوتے تہے - اور پہران سب پر اور یہہ تکلف تہا کہ سارا سامان دوہرا ہوتا تہا ایک آگے منزل پر جاتا تہا - جسوقت بادشاہ اپنے خیمے مین داخل ہوتا تو پچاس ساٹہہ توپین سلامی کی چہوٹتین - غرض اس عیش وعشرت کی سامان فی فوج کا رنگ ڈہنگ بدلدیا تہا - اسکا حال ہم مرہٹون کی سپاہ کی بیان مین آئندہ لکہینگے -

بیجاپور کی فتح

بادشاہ نے اول یہہ ارادہ کیا کہ بیجاپور اور گولکنڈہ دونون مسلمانون کی ریاست کو فتح کرلون - وہ اونہین کو اپنا بڑا دشمن جانتا تہا - اور یہہ سمجہتا تہا کہ بعد اونکی فتح کے سنبہاجی کا مغلوب ہونا میرے آگی ایک کہیل ہے - مگر یہہ اوسکی بڑی غلط فہمی تہی اگر وہ اسکے بالعکس عمل کرتا تو بہتر ہوتا - یعنی ان دونون مسلمان رئیسون سے اتحاد کرکے سنبہاجی کا فیصلہ کرتا - غرض اب اوسنے شاہزادہ سلطان اعظم کو بیجاپور پر حملہ کرنیکے لئے بہیجا - وہ قلعہ بیجاپور کے محاصرہ مین سکندر عادل شاہ سے ایسا تنگ ہوا کہ غازی الدین خان فیروز جنگ سامان رسد نہ پہنچاتا - تو اوسکے لشکر کا نام بہی باقی نہ رہتا - یہانتک نوبت پہنچ گئی تہی کہ درختون کی چہال ور املی کے چیون کا آٹا کہاتے تہے مردونکی

ہڈیاں تک نہ چھوڑتے تھے۔ اس کھانے پینے کی ہاتھوں سیکڑوں آدمی مر رہے تھے۔ اور جب دکھنیوں کی فوج کا غلبہ ہوتا۔ تو جانی بیگم ۔ داراشکوہ کی بیٹی اور شاہزادہ اعظم کی بی بی عماری مین پردہ سے باہر ہو کر تیر چلاتی اور سپاہیوں کو لڑنیکے لئے آمادہ کرتی غرض سردار مذکور کے سامان رسد پہنچانے سے اس لشکر کی مصیبت کم ہوئی۔ بادشاہ نے جسوقت شہاب الدین کے یہہ کارگزاری سنی تو اوسکو غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کا خطاب عطا کیا۔ اب بادشاہ نے خود بیجاپور کا محاصرہ کیا۔ اور دیواروں مین شگاف ڈالدیا۔ پورے محاصرہ کے ہونیسے شہر مین غلہ کی رسد بند ہوئی۔ اور سارا شہر قحط کے مارے بہوکا مرنے لگا۔ آخر کار شرزہ خان نے جو سکندر عادل کا عمدہ سردار تہا بادشاہ سے امان مانگی۔ اور قلعہ کی کنجیاں حوالہ کین۔ پندرہوین اکتوبر ۱۶۸۶ء کو قلعہ پر بادشاہ کا تصرف ہوگیا۔ اور سد سکندر گرفت اس فتح کی تاریخ ہوئی۔ اور صغیرسن والی بیجاپور کو قید کرکے دولت آباد کے قلعہ مین بہیجدیا۔ بعض کہتے ہین اوسنے زہر دیکر مار ڈالا۔ اس شہر اور قلعہ کی ویرانی آجتک اورنگ زیب کے اس محاصرہ کی یاد دلارہی ہے۔ اس ریاست کو بالکل تباہ کرکے بادشاہ نے اپنی مملکت کا ایک صوبہ بنایا۔ اور وہان کے جو امرا تہے سب بادشاہ کے خدمت مین حاضر ہوکر ملازم ہوئے ؛

حیدر آباد گول کنڈہ پر شاہزادہ معظم کا حملہ

بیجاپور کے فتح کرنے کے بعد وہ خود حیدر آباد کی تسخیر کی طرف متوجہ ہوا۔ بیجاپور کے تسخیر ہونے سے پہلے افواج اوسنے حیدر آباد کے ویرانی اور خرابی کے لئے متعین کرکہی۔ اب ہم بادشاہ کے کوچ کرنیسے پہلے فوج کا حال بیان کرتے ہین۔ جسوقت اعظم شاہ کو بیجاپور کی تسخیر کیواسطے متعین کیا تہا۔ اوسوقت خانجہان بہادر اور بڑے بڑے

سرداروں کو حیدرآباد کے کوچ میں بعض قلعوں کی فتح کرنے کی لئے حکم دیا تھا۔ یہاں
حیدرآباد میں ابوالحسن تاناشاہ پادشاہ تھا۔ وہ نہایت عیش دوست اور کاہل تھا۔ مگر
اوسکے اعزاز میں کچھہ فرق نہ آیا تھا۔ اور اوسکی حکومت کا انتظام اور ملک و محاصل کا
اہتمام ایک برہمن مدنا پنتھہ کی سعی اور ہمت سی بخوبی چلا جاتا تہا۔ اور لئیق برہمن پر
اعتماد کرنا تاناشاہ کی دانائی کا کام تھا۔ مگر اس برہمن کا یہہ اختیار و اقتدار مسلمانون کے
دلون مین کہٹکتا تہا۔ ابراہیم خان جو سپہ سالار ریاست تھا اوسکو نہایت ناگوار تھا۔
وہ یہہ سمجھتا کہ اگر وہ نہ ہو تو مین ہی سب کچھہ ہون۔ جب تاناشاہ کو خبر پہونچی کہ خانجہان
ملکہیر مین پہونچا تو اوسنے خلیل خان معروف ابراہیم بیگ کو لڑنیکے لئے بہیجا۔ ان
دونون مین سخت لڑائیان ہوئین اور دکہنی اس شجاعت سی لڑے کہ اورنگ زیبی
سپاہ کے منہ پہیر پہیر دیتے۔ مگر آخر کو میدان پادشاہی فوج کے ہاتہہ رہتا تہا جب
خانجہان کی سپاہ لڑتے لڑتے کم ہوگئی تو پادشاہ نے شاہزادہ معظم خان کو اور اور امرا
کے ساتہہ اوسکی کمک کیواسطے بہیجا۔ غرض ان دونون سے کئی معرکے دکہنیون سے
ہوئی۔ اور لشکر عالمگیری کو فتح رہی جب اس لڑائی مین اس قدر عرصہ گذر گیا
تو پادشاہ کو بیٹے کی طرف سی شبہہ پیدا ہوا۔ اور خان جہان کو پادشاہ نے لکھا کہ۔
مصرع اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست ✤ غرض اس پر شاہزادہ نے سب امرا
کو بلاکر مشورہ کیا۔ اونمین اختلاف آراے ہوا کسی نے کہا کہ لڑنا مصلحت نہین ہے۔
کسی نے کہا کہ لڑکر ایک ہی دفعہ مین فیصلہ کرنا چاہئے غرض اسپر شاہزادہ معظم نے
سپہ سالار تاناشاہ کو لکہا کہ مین توقف جنگ کے سبب پادشاہی عتاب مین معتوب ہوا ہون
اب ہماری اور تمہاری آبرو اسمین ہے کہ ابتک جو ملک پادشاہی تصرف مین آگیا ہے

اوسّے آپ ہمیشہ کی لئے دست بردار ہو جئے۔ تو آپ کی عفو تقصیرات کے لیے بادشاہ سے
عرض کیا جائی۔ ابراہیم بیگ اس مصالحہ پر راضی ہوا۔ اور اوسنے اور امرا سے مشورہ کیا
اون سب نے کہا کہ جو ملک اب بادشاہی لشکر کے قبضہ مین آگیا ہے۔ وہ ہماری نوک سنان
اور دم شمشیر سے وابستہ ہی۔ یہہ کہکر اونہون نے ایک دند مچادی۔ اور سقدر بان مارے
کہ شاہزادہ کی خاص بردار کے سر پر سے طعام کا خوان اڑ گیا۔ اور توپین خوب چھوڑین
جب بادشاہزادہ نے یہہ دیکھا تو وہ بہی لشکر کو تیار کرکے آمادہ پیکار ہوا۔ اور طرفین سے
خوب بہادرانہ حملے اور دلاورانہ مقابلے ہوئے۔ اور سردارون کا یہہ حال تہا کہ وہ
زخمون سے سرخرو ہوتے تہے مگر میدان سے منہ نہ موڑتے تہے۔ شام تک دونی میدان
مین جمع رہے۔ رات کو حیدرآباد مین چلے گئے صبح کو شاہزادہ پہر اونکے پیچھے پڑا۔ مدنا پنتھ
جو مدار المہام ابو الحسن تانا شاہ کا تہا۔ اوسنے اپنی بادشاہ کو ابراہیم بیگ کی طرف سے
لگایا کہ وہ شاہزادہ محمد معظم سے ملا ہوا ہے۔ اسپر بادشاہ کا قصد ہوا کہ محمد ابراہیم کو
قید و قتل کرے۔ مگر اوسکو خبر ہوگئی وہ شہزادہ پاس چلا گیا۔ شہزادہ اوسے بعنایت
پیش آیا۔ جو امردی کے پاس ہو کر کبہی تانا شاہ نہین نکلا تہا۔ جسوقت اوسنے اپنی سپہ سالار
کا یہہ حال سنا تو اوسان باختہ ہو کر قلعہ گولکنڈہ مین کہ حیدرآباد سے بہت قریب تہا
چلا گیا۔ اسوقت کی ہل چل نہ پوچھو کہ کیا تہی۔ ہزارون اشراف بی بیو نکا ہاتہہ پکڑے
ہوئے بے سروپا اور بے خانمان ہو کر ادہر ادہر آوارہ ہوئے۔ اور شاہزادہ معظم خان کا
حیدرآباد پر تسلط ہوا۔ پانچ چہہ کروڑ روپیہ لوٹ کا اوسکے ہاتہہ آیا۔ تمام بہلے مانسو نکے
گہرون اور بادشاہی کارخانون کو لوٹ کر تباہ کر دیا۔ اب ابو الحسن نے اپنی ایلچی
شاہزادہ پاس بہیجے۔ اور اپنی عجز و نیاز کا اظہار کیا۔ اور اپنی جرمون کی معافی چاہی

شاہزادہ نے غارتگرون کا انتظام کیا۔ کچھہ فتنہ کم ہوا۔ اس عرصہ مین خلق خدا پر جو گذرنا
تہا گذر گیا۔ اور شاہزادہ نے رحم کرکے یہہ شرائط صلح کی باپ پاس منظوری کے لئے
پیش کین کہ ایک کروڑ بیس لاکہہ روپیہ علاوہ نذرانہ معمولی کے ابوالحسن ادا کرے۔
اور مدنا پنتہہ اور اوسکی اکنا دونو بہائیون کو وزارت اور امارت کے عہدون سے معزول کرے
اور قلعہ سرم اور کہیر جو پادشاہ کے قبضہ مین آئے تہی پادشاہ کی ممالک
محروسہ مین داخل کرے۔ تو پادشاہ تاناشاہ کی جرمون کو معاف کرے۔ مدنا کے
اختیارات کم کرنے مین گفتگو ہو رہی تہی کہ اور عمائد اور ارکان ریاست نے ان دونو
بہائیون کو قتل کر ڈالا۔ اور اونکے سر شاہزادہ پاس بہیجدئے۔ اس صلح کا کرانا شاہزادہ
معظم کے رحم اور آدمیت کا کام کیا۔ وہان باپ یہہ سمجہا کہ بیٹے نے جو کام خود
پادشاہ نے ایک دفعہ کیا تہا کیا ہے کہ اپنے بلند نظریون کی غرض سے بہت سی غنیمت
کو تغلب کرکے رکہہ چہوڑا ہے۔ گو باپ کو بیٹے پر یہہ بدگمانی ہوئی مگر جب شاہزادہ کی
عرضی اور دونو سر مدنا اور اوسکے بہائی کے پادشاہ پاس آئے تو اوسنے بظاہر صلح
منظور کرلی۔ اور سعادت خان کو جو خانجہان خان کی دیوانی پر مامور تہا نذرانہ کے
وصول کرنیکے واسطے متعین کیا۔ اور خفیہ بہادر شاہ اور خانجہان کو مطعون اور
اور مغضوب فرمایا۔ شاہزادہ نے جب تک اس صلح اور جنگ کا فیصلہ نہو گرانی غلہ
کا اشتہار دیکر حیدر آباد سے کوچ کردیا۔ اور بکہیر مین آنکر قیام کیا+

گول کنڈہ اور حیدر آباد کی فتح کے لئے پادشاہ کا خود جانا

جب بیجاپور فتح ہوچکا تو پادشاہ گلبرگہ مین سید محمد گیسو دراز کے مزار کے لئے گیا
یہہ زیارت شاید اس نظر سے تہی کہ حیدر آباد سے تقرب اس بہانہ سے ہوجائے۔

اور سعادت خان کو جسے تاناشاہ سے پیشکش کا روپیہ وصول کرنیکے لئے بہیجا تہا تاکید ہوئے
کہ بہت جلد نذرانہ وصول کرے۔ تاناشاہ پر جب اس نذرانہ کا تقاضا ہوا تو اوسنے زر نقد
کے عوض سارے جواہرات اپنی جواہر خانہ کے نکال کر نو جوانون مین لگائے۔ اور اونکو
سر بمہر کرکے سعادت خان پاس بطور امانت بہیجدیا۔ سعادت خان بہی مکار اور فریب کا پتلا تہا
اوسنے ان جواہرات کو پادشاہ پاس میوی کے خوانون کے ساتہہ روانہ کیا۔ اور جب تاناشاہ
نے سنا کہ پادشاہ گول کنڈہ پر چڑہا آتا ہے تو اوسنے جواہرات کا مطالبہ کیا۔ اوس پر
سعادت خان نے وہ تقریر دلفریب کی کہ پادشاہ اوسپر پہلے سی بہی زیادہ عنایت کرنے لگا
۔ اور جواہرات کا خیال چہوڑ دیا۔ اب پادشاہ کا خیمہ گلبرگہ سے حیدر آباد کی طرف روانہ ہوا
تو سلطان ابو الحسن گہبرایا۔ اور پادشاہ کو عرضی اپنی تقصیرات کے عذر مین روانہ کی
۔ اوسپر فرمان عالمگیری یہہ صادر ہوا کہ تمہاری تقصیرات کی گنتی نہین ہوسکتی اول
یہہ کہ کافر کو اقتدار دیا۔ فضلا کو بے اختیار کیا۔ علانیہ بادہ خواری سے اسلام کی خواری
کی۔ نہ اسلام سے کام رکہا نہ عدل و ظلم مین فرق سمجہا۔ نہ فسق وعبادت سے واقف ہوا۔
کافر حربی کی اعانت کی۔ سیوہا نے پر بہی ایک لاکہہ ہون سنبہا جی کے حوالہ کئے۔ ان
تقصیرات پر امید لطف و کرم دنیا مین تو کیا عقبیٰ مین بہی نہین ہوسکتی۔ جب ابو الحسن
یون مایوس ہوا تو اسوقت اوسنے اپنا زنانہ پن چہوڑ دیا۔ باوجودیکہ اسوقت فوج اوسے
چہوڑ کر بہاگ گئی تہی۔ مگر پہر بہی اوسنے اوسکی ایسی اصلاح کی کہ سات مہینہ تک قلعہ
گول کنڈہ پر دشمنون کا ہاتہہ نہ پڑنے دیا۔ اور کئی دفعہ پادشاہی فوج کو زک دی۔
عالمگیر کے یہہ چال مزے کام آئی کہ اوسنے رفقاء ابو الحسن کو تالیف قلوب اور وعدہ ترقی
کرکے اپنی طرف توڑ لیا۔ اور آخر کار عبد اللہ خان افغان نے جو آخر وقت تک ابو الحسن کے ساتہہ تہا

رہا تہا بڑی دغا کی کہ ایک دروازہ کہول دیا جسکے سبب سے بادشاہی فوج کا تسلط ۱۶۸۷ء میں قلعہ پر ہو گیا - بعد اسکے جو آفتین تاناشاہ پر نازل ہوئین اونکو اس صبر و استقلال اور متانت سے اوسنے اوٹہایا کہ جنکی بدولت آج تک اوسکی رعایا اوسکو یاد کرتی ہے - اور اوسکی اولاد کی عزت اور تعظیم کرتی ہے - اسی فتح کے وقائع نعمت خان عالی نے لکہی ہین - وہ حقیقت مین یاران جلسہ کے تفنن طبع کے واسطے لکہی گئی تہے - اسلیئے اونمین ضلع جگت پہبتی پہکڑ کے سوا کہہ نہین ہے - کہتے ہین کہ جب عالمگیر کو اسکی خبر ہوئی کہ اسطرح وقائع لکہے جاتے ہین تو اوسکے خیمہ کو گہیر لیا - اور ان وقایعون کا صندوق دریا مین پہکوا دیا - اب جو یہہ چند وقایعے باقی ہین تو وہ ہین جو یاران جلسہ نقل کرکے لے گئے تہے - خافی خان نے بہی اس لڑائی کو بڑی آب و تاب سے لکہا ہے - اور ابوالحسن کے قابلیتین اور لیاقتین خوب بگہاری ہین - کہین لکہا ہے کہ تاناشاہ نے بادشاہ سے کہلا بہجوایا کہ پچاس ہزار تہیلے غلے کی مجہسے لیجیے اور فوج کو بہوکا نہ مرنے دیجے - ایسے مضمون خوشامد آمیز یون ہی مشہور ہو جاتے ہین جیسے یہہ مشہور ہے کہ جب سلطان ٹیپو انگریزون سے لڑتا تہا اور اون پاس گولہ بارود ہو چکتا - تو اونکو گولہ بارود بہجوا دیتا تہا اور کہلا بہیجتا تہا کہ اب آنکر لڑو -

شاہزادہ محمد معظم بہادر شاہ کا قید ہونا

ابوالحسن تاناشاہ جانتا تہا کہ اس شاہزادہ کو اوسکے حال پر ایک التفات ہے - اسلیئے بہت سی تحفہ تحائف بہیجکر اوسسے التجا کی کہ بادشاہ سے اوسکی تقصیرات معاف کرا دے اوسنے بیچ مین واسطہ بنکر باپ سے اوسکی شفاعت چاہی - جسسے اوسپر ایک قیامت آئی - یہہ بادشاہ کا بیٹا بہت سیدہا سادہ تہا - اور باپ کی وہ اطاعت کرتا تہا کہ غلام آقا کی

کیا تابعداری کریگا کبہی کوئی بات بلند نظری زبان سی نہین نکالتا۔ اور باپ کا کہا ساری باتونمین
مانتا۔ مگر اورنگ زیب کا خود حال بہی نوجوانی کا ایسا تہا۔ اور وہ بالکل اولوالعزمی کے ارادے خالی تہا
اسلئے وہ اس سادگی کو اپنی سی سادگی سمجھتا۔ اور یہ اندیشہ کرتا کہ جو باپ سے مین نے سلوک کیا وہ
اولاد میرے ساتھ نہ کرے۔ غرض سن لے گناہ بیٹی کی طرف سے پہلے ہی کدورت کا سامان جمع ہو رہا تہا
اب اس معاملہ نے اور بہی اوسکو بڑہا دیا۔ اور غازی الدین خان فیروز جنگ اور محمد اعظم نے اور
بہی بادشاہ کو افروختہ کردیا۔ اور آخر کار اوسکو اور اوسکی بی بی نور النسا کو قید خانہ مین ڈلوادیا۔ وہ سات
برس تک قید رہا۔

ان فتوحات کا اثر اور دکن کی بی نظامی

اورنگ زیب کی دلی تمنائین پوری ہوئین اور سارے ارمان نکلے۔ مگر جو چمن اوسنے لگایا اوسکی
بہار خزان تہی۔ بیجاپور اور گولکنڈہ کی ریاستون کو یون خاک مین ملانا اور اوسکو اپنی ملک مین
شامل کرنا عقل و اندیش کا کام نہ تہا۔ کیونکہ ان سلطنتون کے سبب سے مسلمانون کی حکومت دکن
مین قائم تہی۔ اور اونکے سبب سے امن امان بہی رہتا تہا۔ اور خاصہ انتظام کیا۔ مرہٹون پر رعب داب
اسلام کا تہا۔ جب وہ برباد ہوگئین تو اوسکی متعلقین خواہ خواص خواہ عوام پراگندہ اور منتشر ہو گئے۔
پٹہانون اور بیگانیکون کی سپاہ نے تو بادشاہ کی ملازمت اختیار کی۔ اور جو افسر اونمین سے اپنی آقاؤن
سے بیوفائی کر بیکار رہکر بادشاہ کی خدمت اور ملازمت مین آئے۔ اونکے دل بڑہائی اور درجے
چڑہانے کی بادشاہ کو اپنی موروثی کاربردار موقوف کرنے پڑے۔ اور باقی سپاہ اور افسر کیا تو سنبہاجی سے
جاکر مل گئی یا بجائے خود قزاقی اور راہزنی کا پیشہ اختیار کیا۔ اسطرح فساد اور نزاعون کا دکن گہر بن گیا
اور دور کے زمیندار اپنی خودمختاری کی لئے موقع تکتے رہتی۔ اور جو لڑائیان اور قزاقیان
مرہٹون نے کین اونمین وہ مرہٹون کے رفیق بننے کو تیار تہے۔ کیونکہ وہ مرہٹون ہی کو اپنے ان ممالک

حامی اور مددگار جانتے تہی۔ اونہین کی فرات کو سرکشی کا پالنے والا سمجہتے تہی۔ اب یہہ کیفیت تو دور ہو گئی زمینداروں کی تہی۔ اور جو زمیندار کہ زیر طناب ہی بستے تہی وہ پادشاہ کی حکومت سے ناراض تہے۔ اس سبب سے اور کچہہ اس سبب سے کہ پادشاہ کے تعصب مذہبی نے ہندوؤن مین ہی ایک جوش مذہبی پیدا کر دیا غرض کوکن کی فتح کا سہرا کیا اوسکے سر پر چڑہا تہا ایک کٹا رونکا ہار اوسکے گلے مین پڑا تہا۔ جسنے آخر اپنے زخمون سے گور مین اوسکو پہنچایا۔

ان فتوحات سی جو فائدہ پادشاہ کو ہوا

جو حال مین پادشاہ کو فتوحات نصیب ہوئین اونسے پادشاہ نے یہہ فائدہ اوٹہایا کہ ۱۶۸۵ء مین بیجاپور اور گول کنڈہ کی ساری قلمرو بلکہ اون ریاستون پر بہی جو جنوب مین اوٹہون نے فتح کین قبضہ کیا۔ اور ساہوجی کی جاگیر واقع میسور کو بہی دبالیا۔ اور ونکاجی کی علاقہ کو تنجور تک محدود رکہا۔ اور سیواجی نے جو اپنے آخر وقت مین ملک فتح کی تہے۔ اونمین سے سب مرہٹون کو مجبور کرکے نکال دیا۔ وہ اپنی پہاڑی قلعون مین جا بیٹہے۔ اگرچہ پادشاہ نے سپاہیانہ اس ملک کو فتح کر لیا۔ مگر اوسکی بندوبست و انتظام کا نقشہ خوب نہ جما۔ چنانچہ اضلاع مین محاصل کا ٹہیکہ دیسی مکہیون اور زمینداروں کو دیا جاتا۔ اور اونکی حکومت افسران جنگی کی سپرد ہوتی۔ اور اونکو جو یہہ محاصل خرچ تحصیل کے لئی دیجاتی جو روپیہ وصول ہوتا اوسمین سے یہہ افسر اپنی فوج کی تنخواہ منہا دیکر باقی روپیہ پادشاہ پاس بہیجتی تہے۔ اور اگر یہہ اضلاع بعض ورافسرون کی تنخواہ مین کسی میعاد مقررہ تک جاگیر مین دیدی گئی ہوتی۔ تو وہ روپیہ بہی پادشاہ پاس نہ بہیجا جاتا۔ یہہ افسر لے لیتے۔ اور اکثر یہی ہوتا+

سنبہاجی کی نالائقی اور شاہزادہ اکبر کا کابل جانا اور سنبہاجی کا گرفتار ہونا

سیواجی کے کپوت سنبہاجی اپنے محلون مین پڑا اینڈا کئے۔ اور اورنگ زیب کی ان فتوحات کو دیکہا کئے

مرہٹے تو اوسکی کاہلی اور سستی کا سبب یہہ بتلاتے ہین کہ اوسکے وزیر پنڈت کلوشانے اوسپر سحر کر دیا تہا
مگر اصل حقیقت یہہ ہے کہ وہ مغربی ساحل کے چہوٹی چہوٹی ریاستون کی حسد اور سازشون اور فسادون
سے نہایت عاجز اور پریشان تہا۔ عیاشی اور مے نوشی کی کثرت سے اوسکے قوا جسمانی ضعیف ہو گئے
تہے۔ ایک نامرد اور بیہودہ وزیر کے ارادون کا ایسا غلام بن رہا تہا کہ اوسے اوسکی اور اوسکی تمام
قوم کی چستی اور چالاکی تیزی پہرتی سب ٹہنڈی ہو گئی تہین۔ اگر ایسی وقت مین سیواجی زندہ
ہوتا تو وہ دس بارہ گہنٹے مین سارے دکن کو مغلون کے مقابل مین کہڑا کر دیتا۔ کیا وہ بیجاپور اور گولکنڈہ
کی ریاستون کے ساتہہ ہو جاتا۔ کیا وہ انگریزاور پرتگیزون سے مدد نہ لیتا۔ کیا وہ سیدی کو اپنا رفیق نہ بناتا
کیا وہ میسور کے ہندو راجہ جگدیو جسکا آجکل اقبال چمکتی کو تہا اس کام مین شریک کرتا۔ کیا وہ جابجا آزاد
باشندون کو لڑائی کے لئے نہ کہڑا کرتا۔ یہہ سب کام وہ ضرور کرتا۔ مگر سنبہاجی نالائق کیا کرتا۔ اوسکے تو
خیال مین یہہ ایک بات بہی نہ آئی۔ اوسنے دکن کی سلطنت گہر آئی اور اپنی جان بوجہہ کر گنوائی۔
شاہزادہ اکبر اوسکے گہر آئے۔ اور بار بار اپنے باپ کی مغلوب کرنیکی تدبیرین بتلائے۔ اور اوسکے ساتہہ
سنبہاجی وہ طرز طریقہ برتے کہ جسکی سبب وہ شہزادہ اوسے چہوڑ کر ۱۶۸۸ء مین ایران کو چلا گیا۔ اسنے دیکہا
کیا نالائقی اور کاہلی سنبہاجی کی ہو سکتی ہے۔ (کہتے ہین یہہ شہزادہ ایران مین ۱۷۰۶ء مین مر گیا
شاہ ایران نے اوسکی بڑی آؤ بہگت کی) +

سیواجی نے جو جنگی اور ملکی انتظامون کی کل بنائی تہی اب اوسکے سب پرزے ٹوٹ پہوٹ کر برابر ہو گئے تہے
ایک قلعون کا پرزہ باقی تہا۔ وہ بیکار نہ ہوا تہا۔ مرہٹون کے پاس جو میدانی ملک تہا اوسپر بادشاہ کا
قبضہ ہو گیا تہا۔ اور قلعون پر محاصرے پڑے تہے۔ اور بعض ونہین سے چہین بہی لئے تہے۔ اگر سب قلعے
چہن جاتے تو مرہٹون کی سلطنت کا نام بہی نہین رہتا۔ اون سبکے نہ چہننے کا یہہ سبب تہا کہ
باوجود سنبہاجی کی کاہلی اور سستی کے بعض اوسکے سردار ہاتہہ پیر ہلائے جاتے تہے۔ اور

پادشاہی لشکرون کے مقابل مین تلوار چلانے جاتے تہے +

یہہ بات بڑی تعجب کی ہے کہ اِس اولوالعزم اور اکثر قوم مرہٹون نے اپنی بہبود اور فلاح کے لئے سنبہاجی کو باوجود ان حرکات او سکنات کے مار کیون نہ ڈالا - اور ایک آدمی کی نہ مارنے سے اپنی قومی ترقی کو کیون روکا - مگر جو کام اونکو خود کرنا چاہئیے تہا وہ مرہٹون کی خوش نصیبی سے بادشاہ کے ہاتہہ سے ہوا - اور یہہ راجہ کہ مرہٹون کے دیوتا کا پُتر کہلاتا تہا مسلمان پادشاہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا تو ہندؤن کا تعصب اور جوش مذہبی بڑے جوش مین آیا - اور اوسنے مسلمانون کو مزہ چکہایا - اب اوسکی ماری جانے کی یہہ کیفیت ہے کہ شیخ نظام حیدرآبادی مخاطب بہ مقرب خان پادشاہ کا سردار مغربی بالاگہاٹ پر کولاپور مین رہتا تہا - وہ نہایت دلاور اور چست و چالاک اور فنون سپہ گری اور جگر داری سے ماہر تہا - اوسنے سنبہاجی کا غنیمت کدہ تحقیق کیا - اور ساہلی و سکی پیدا کرکو ہستانی راہون سے آگاہ ہوا - اور دفعتہً جانباز سپاہیون کا گروہ لیکر چپ چاپ سنگمنیر کے باغ مین کہ پچاس کوس اوسکی دارالقرار سے تہا جا پہنچا - یہان راجہ صاحب مع اپنے مصاحبون کے باغ کی گلگشت فرما رہے تہے - اور شراب کی نشہ مین چور بیٹہے تہے جب ملازمون نے دیکہا کہ یہہ آفت سر آگئی تو راجہ صاحب سے عرض کیا - وہ نشہ کی عالم مین مست تہا - ایسی کب سنتا تہا - اولٹا آدمیون ہی کو للکارا کہ اگر ہماری جناب مین ایسی گستاخی کروگے - تو سر کو اپنے تن پر نہ دیکہوگے - منتری صاحب نے ہاتہہ ہلائے - مگر زخمی ہوکر پکڑے آئے - غرض مقرب خان راجہ اور منتری دونون کو اونٹون کی پیٹ پر کس کر گاجی باجے سے بادشاہی لشکر مین لایا - چار طرف تماشائیون کا ازدحام تہا - اور لعنت ملامت کا غل شعور تہا - غرض راجہ پادشاہ کے سامنے آیا - اور قید خانہ مین بہجوایا گیا - پادشاہ اوسکو جب تک زندہ رکہنا چاہتا تہا کہ اوسکے ذریعہ سے تمام کوہستانی قلعون پر قبضہ ہوجائے - مگر جب پادشاہ نے مسلمان ہونے کا پیغام بہیجا - تو سنبہاجی بہی آخر سیواجی کا بیٹا تہا - باپ کے قدیمی دشمن کے ہاتہہ سے یہہ نوبت ذلت اور خواری کی جب پہونچی - جسنے مرنا بہتر سے

تو وہ جوش مین بہر آیا۔ اور یہہ جواب لیر نہ دیا کہ بادشاہ سی کہدو کہ اگر وہ اپنی بیٹی بیاہے تو مین مسلمان ہو جاونگا۔ اور ایسی پر بس نہین کی بلکہ دو چار صلواتین خدا اور رسول کو سناوین۔ یہہ جواب تلخ جب بادشاہ کی کانون مین پہونچا تو اوسنے مصلحت ملکی کو سلام بہیجا۔ اور حرارت اسلامی مین آنکر سنبہاجی کو ایسی بری گت سے مارا کہ اول اوسکو آنکہون مین گرم لوہے کی سلائیان پہر وائین پہر زبان کٹوائی۔ اور گردن اوڑائی۔

کلوشا جی کا بہی کام تمام کیا۔ اگرچہ مرہٹون کا دل سنبہاجی سے نفرت کرنی لگا تہا مگر اپنی دیوتا کی بیٹے کا اس بری گت سے مارا جانا وہ نہ دیکہہ سکے۔ اور اونکے غیظ و غضب اور عزت و حمیت کی جوش کی کوئی حد باقی نہین رہی۔ غرض اس جان کے جانیسے اونکے عزم مردہ مین پہر جان آئی۔ اور جوش و خروش و مذہبی ولولے اونکے دل مین ایسی پیدا ہوئی کہ پہلے کبہی نہین پیدا ہوئی تہی۔ مگر اب اونمین جان باقی نہین رہی تہی۔ سپاہ کا انتظام بگڑ گیا تہا۔ وہ فقط لوٹنا جانتے تہی قواعد سے نا آشنا ہو گئے تہی۔ میدانی ملک سارا چہن گیا تہا۔ قلعے جو باقی تہے وہ سامان قلعہ داری سے خالی تہے نہ بارود نہ گولہ نہ غلہ نہ گہاس۔ قلعہ دار نالائق۔ سوا اسکے بادشاہ کی شجاعت اور اوسکی کثرت سپاہ اور تدابیر و عقل کی شہرت نے اونکے دلمین ایسی ہیبت بٹہادی تہی۔ کہ مغلون کی فوج کے سامنے میدان جنگ مین آتے بدن لرزتا تہا۔ بعد وفات سنبہاجی کے بڑے بڑے افسر رائے گدہ مین جمع ہوئے۔ اونمین سنبہاجی کی بی بی جسیو بائی اور اوسکا بہائی راجہ رام جو بجرم قیدی بہائی کی مخالفت سے ہوا تہا موجود تہے۔ سبنے بالاتفاق سنبہاجی کے پسر شیر خوار سیوا جی کو راج گدی پر بٹہایا۔ اور راجا رام کو اوسکا نائب بنایا۔ اب مرہٹون نے اپنی سب کاخانون کو درست کرنا شروع کیا۔ قلعون مین کہانی پینے کی ذخیرے بہر قلعہ دار لائق مقرر کیئے سیوا جی کا انتظام تہا سپاہ مین پہر جاری ہوا۔ اگرچہ اسوقت خزانہ کا حال ایسا ابتر تہا کہ لٹیری سپاہ کو

تنخواہ دار سپاہ بنانا مشکل تہا۔ رفتہ رفتہ ایسی تدبیرین کی گئین کہ یہہ مشکل رفع ہوگئی۔ ایک افسر سنحداروں کو سارے ملک مین پہیلا دیا۔ اور پہر ایسا انتظام کر دیا کہ جسوقت ضرورت ہو جمع ہو جائین غرض ایک عزت قومی کا جوش جو بعض افسرون مین پیدا ہوا تہا وہ وبا کی طرح سارے اونکے پیرون مین پہیل گیا+

رائے گڈہ کا فتح ہونا

سنبہا جی کی بی بی اور بیٹے نے رائے گڈہ مین اقامت اختیار کی اور اوسکو خوب مستحکم کیا۔ اور غلہ و کاہ اور اور سامان سب جمع کیا۔ اعتقاد خان نے جسکا اب لقب ذوالفقار خان ہوگیا تہا اس قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اور ایک ماولی سردار نے اوسکو قلعہ کی راہ ایسی بتلا دی کہ قلعہ فتح ہوگیا۔ اور ۱۵ محرم سنہ ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء کو شیر خوار راجہ پکڑا گیا۔ اور ماں بہی اوسکے ساتہہ گرفتار ہوئی۔ مگر اس گرفتاری سے کچہہ مرہٹون کی دل افسردہ نہ ہوئی۔ ان قیدیون کی بادشاہ کی بیٹے نے بڑی خاطر کی۔ اور سوا اسکے کوئی اور اونپر قید نہ رکہی کہ وہ مرہٹون سے ملنے پاوین۔ قلعے پنالہ اور میرچ بہی ذوالفقار خان نے فتح کر لئے+

راجا رام کا بہاگنا اور اور معاملات

اب راجا رام پہلے ہی سے چارونطرف ایسی مقامات مستحکم اور استوار کی تلاش مین پڑا پہرتا تہا کہ جہان سے دشمنون کا مقابلہ ہو سکے۔ اوسنے خیال کیا کہ اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ کرناٹک کے پائین گہاٹ مین چلا جائے چنانچہ اوسنے مہاراشٹر مین جو ضلاع ابتک باقی تہے اونمین دورہ کیا۔ اور وہان کے حاکمون کی تسلی اور تشفی کی۔ اور ملک کی حفاظت اور حراست کا اچہی طرح انتظام کیا اور کنارہ کنارہ بہاگ کر اور دشمنون کے تعاقب سے نہایت چالاکی سے جان بچا کر جنجی مین داخل ہوا۔ اوسکے ساتہہ ایک وہ جو انمرد صاحب ہمت اولوالعزم مرہٹون کا بہی تہا۔ یہان

داخل ہوئے تھے موافق دستور اور رسم کے لچ گدی پر بیٹھا - اور امرا کا دربار مقرر کیا - اور جاہ و منصب اور جاگیر امیرون کو عطا کئے - اور جاگیرون کے بانٹنے مین یہانتک فضولی اختیار کی کہ جو بادشاہی ملک کبھی مرہٹون کے ہاتھہ نہین آئے تھے وہ بھی تقسیم کر دئے - یہہ اوسکے نصیبون کی یاوری تھی کہ اوسکو ایک صلاح کار اور خیر خواہ پنڈت پہلاد ہاتھہ لگ گیا - اوسکی بڑی لیاقت یہہ تھی کہ وہ اون کامون کو اختیار کرتا تھا کہ جنکے انصرام کرنے مین سارے اور افسر دل و جان سے متفق ہوکر مصروف ہو جاتے تھے -

سچ یہہ ہے کہ اگر سیوا جی نہ پیدا ہوتا تو مرہٹون کا نام بھی کبھی تاریخ مین نہین سنا جاتا - اوسنے طبیعت مین اپنی قوم کے ایک ایسا جوش پیدا کر دیا کہ گویا ساری اپنی قوم کو از سر نو ایک ہی طبیعت کا بنا دیا - فقط اس بات کی ضرورت تھی کہ خاص آدمی ایسے پیدا ہون کہ اس قومی طبیعت سے کام لین - اون کا اخلاق و عادات اور لڑائی کا طور طریق ایسا ہو گیا تھا کہ وہ اپنی مصلحت کے کامون مین متفق و متحد ہو جاتے تھے - چنانچہ اسوقت اپنی مصلحت انہین دیکھی کہ اپنے زبردست دشمن کے سامنے کان نہ ہلائین - اور سامان بھی اپنے پاس ایسے نہ رکھین کہ جسکے دشمن کا دل اوسپر حملہ کرنیکے لئے چاہے - اور تاک مین بیٹھے رہین جب کوئی موقع ہاتھہ آئے تو دشمنون پر حملہ کرنے مین بھی نہ چوکین - جن سردارون پاس ریاستین تھین اونسے ظاہر مین بادشاہ کی اطاعت اختیار کرلی - اور اوسپر یہہ اور طرہ تھا کہ وہ خدمت گزاری اور جان نثاری کے اظہار مین اور سب سے سبقت لیگئے تھے مگر در پردہ باغیون سے ملے ہوئے تھے - اونسے آمد و رفت رکھتے تھے - اونکی لوٹ مار کی مہمون مین اپنے نوکرون کو بھی اونکے ساتھہ شامل ہونے دیتے تھے - اپنے رشتہ دارون کے ساتھہ گروہ کے گروہ آدمیون داخل ہونیکے لئے بھیجتے تھے - غرض اونکے اس نفاق اور جاسوسانہ حکمتون نے جو نقصان دشمنون کو پہنچایا وہ علانیہ دشمنی سے نہ پہنچ سکتا تھا - جبکہ اونکے سپاہیون نے دیکھا

کہ کوئی خزانہ ایسا معمور ہے کہ جس سے اونکو تنخواہ باقاعدہ ملے۔ نہ کوئی حکومت ایسی ہے کہ جسکا کچھ لحاظ ہو
تو اونہوں نے اپنی نفع رسانی کے لئے راہ اور ہی نکالی۔ لوٹنا کھسوٹنا قزاقی رہ زنی ابتدا ہی سے اس قوم کو
پسند تھی۔ اونکے ہاں فتح کے یہی معنی تھے کہ دشمن کو لوٹ لینا۔ سیواجی کی ابتدائی قزاقی سے آخر
اس قوم کی عروج تک اوسکا یہی وتیرہ اور پیشہ رہا۔ اس قوم میں ہر متنفس کو اپنی لوٹ کا لالچ ایسا
تھا کہ وہ جب کسی اپنی مطلب براری کے لئے متفق ہوتے تھے تو گورنمنٹ کی طرف سے ایک ادنی تحریک
اور ترغیب پر وہ ایک سپاہ جرار باقواعد اور شائستہ سے زیادہ خوفناک اور پر خطر ہو جاتے تھے۔

جنجی کے محاصرہ کا بیان

جب اورنگ زیب ان چوٹوں اور شیڈاروں کو اونکے کوہستانی وطن میں تلاش کر رہا تھا تو وہ کہیں
اونکو مجتمع نہ ہونے دیتا تھا۔ اسلئے اپنے سردار ذوالفقار خان کو اس قلعہ کے فتح کرنیکے لئے بھیجا کہ
نام و نشان مرہٹوں کا باقی نہ رہے۔ مگر جب وہ سنہ ۱۶۹۱ میں اس قلعہ کے پاس پہنچا۔ تو اوسے
معلوم ہوا کہ یہہ قلعہ ایسا مستحکم ہے کہ اوسکا فتح کرنا تو درکنار اوسکا محاصرہ بھی نہیں ہو سکتا
اسلئے بادشاہ سے کمک مانگی۔ اور اضلاع سیراب اور شاداب ترچنا پلی اور تنجور کی طرف سامان
ضروری کے بہم پہنچانے کی واسطے چلا گیا۔ اس کمک کا مانگنا آسان تھا۔ مگر ملنا مشکل تھا۔ اب
مرہٹوں نے ایک طوفان برپا کر دیا۔ اب اونہوں نے جو طور یاد سنو اپنی لڑائی کا اور دشمنوں سے
مقابلہ کا نکالا وہ سیواجی کے طریقہ سے بھی زیادہ کامیابی کا سبب ہوا۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے مرزا
کام بخش کو قلعہ واکن کھیڑ کی فتح کے لئے بھیجا تھا۔ یہہ قلعہ بیجاپور کے پاس ہے۔ اوسمیں کوئی سردار
ان لٹیرے مرہٹوں میں سے تھا۔ وہ ایسا مضبوط قلعہ تھا کہ مرزا کام بخش کی سعی اور محنت سے کچھ
کام نہ نکلا۔ تو اب بادشاہی فوج کی چاروں طرف ضرورت یوں پڑی کہ مرہٹے میدان میں لڑنے
بھڑنے کے لئے ہر تیار ہوئے۔ جب اجارام جنجی میں رہا ہوا۔ تو اوسنے سنتاجی گھوڑپوری اور

اور دہناجی دو چالاک سرداروں کو تفریح طبع کے لئے اپنے ملک میں بھیجا تھا کہ اثنا راہ میں اوسے بیجاپور کی فوج ملی - یہہ فوج ریاست کے برباد ہونے سے معزول ہوگئی تھی - اوسکے گروہ کے گروہ ملک کو لوٹتے مارتے پھرتے تھے - جب اونھوں نے ان ناموروں اور سرداروں کو دیکھا تو تمام دیہات سے نکلے - اور اونکے نشانوں کی نیچے بیشمار جمع ہوگئے - مرہٹوں کا جو رہا سہا ملک تھا - اوسکے انتظام کے واسطے راجہ راجارام نے مقرر کیا تھا - اوسنے ہی لوٹ مار کی ترغیب و تحریص سے ایک لشکر کا لشکر اپنی جھنڈے کے نیچے ۱۶۹۲ سنہ میں جمع کرلیا - اور یہہ اوسنے تدبیر اور تجویز کی کہ جو سپاہیوں میں سرگروہ ہے اونکو یہہ اختیار دیا کہ جو ملک مرہٹوں کی سلطنت سے خارج ہیں اونسے چوتھہ وصول کریں - اور سوا اسکے اور حقوق مرہٹوں کے جتلاتے رہیں - اور جو ملک اس حق چوتھہ کو نہ ادا کرے اونکو خوب لوٹیں اور ماریں اور اس محاصل سے فوج کی تنخواہ ادا کریں - اور جو لوٹ ہاتھہ لگے وہ لوٹنے والوں پاس ہی رہے - اور اسکے ہر سرگروہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنے فائدہ کی واسطے ایک اور خراج دانہ گھاس کے نام سے وصول کیا کریں - یہہ ترغیبیں ایسی نہیں کہ جتنی مرہٹے سوار تھے وہ سب کے سب باہر نکل پڑے - ان لوٹنے والوں گروہوں کے مختلف سرگروہ مشہور اور نامور ہوئے - کبھی وہ علیحدہ علیحدہ ملکوں پر ہاتھہ پھیکتے تھے اور پادشاہی رعایا کا مال اور دولت سے اپنی دامن پُر کرتے تھے - کبھی سب شریک ہوکر صلاح اور مشورہ کرتے - پھر یورش و غارتگری پر قدم بڑھاتے - سنتاجی اور دہناجی بڑی شہسوار گنے جاتے تھے - اور ان لٹیروں میں بڑے نامور ہوئے - غرض سارا دکن اس لوٹ مار سے برباد اور تباہ ہوگیا -

مرہٹوں اور مغلوں کی فوجوں کا طرز اور انداز

ہم پہلے بیان کرآئے ہیں کہ پادشاہ کی لشکر کی کیا شان اور شوکت تھی - اس شان اور شوکت کے سبب سے فوج کا بھی رنگ ڈہنگ عجیب و غریب ہوگیا تھا - اکبر کے شائستہ اور نرم آئینوں نے اور ملک کی مدت کی امن چین نے ہندو مسلمانوں کے میل جول نے مغلوں کی سپاہ کو نرم اور آرام طلب بنا دیا

زمانہ مین انقلاب ضرور ہے۔ ادنی سے اعلی اور اعلے سے ادنے بنتے رہتے ہین جب مفلسون اور دشمنون کو
حوصلہ ہوتا ہے تو بڑے بہادر بنجاتے ہین۔ اور جو جانتے سو کر ڈالتے ہین۔ جب انکو فراغت اور
عشرت نصیب ہوتی ہے تو کاہل اور آرام طلب ہوجاتے ہین۔ پہر اونکی جان کے لئے ویسے ہی دشمن
کہڑے ہوجاتے ہین جیسے وہ خود اورونکے لئے ہوئے تہے۔ اب مسلمانون مین سے فن سپہ گری مٹ
گیا تہا۔ فوج مین نہ شان تیموری اور نہ بابری کا کوئی نشان باقی رہا تہا۔ کیا وہ سوارون
کے بکتٹ ایلغار ہوتے تہے۔ یا اب ایک سالدار جو اپنا رسالہ لئے جاتے تو یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ کسی برات کو ساتہہ لئے جاتے ہین سوار اسکی سردارونکے گہوڑون کو دیکہو تو چاندی سونے کے
بہاری بہاری ساز۔ کسی پر چڑاؤ زین دہرا۔ کسی پر زردوزی چارجامہ کسا۔ قیچیان اور پاکہریان
ٹہون پر پڑین جنمین تاقم اور سنبور کی جہالر کلابتون کے پہندنے۔ دم اور ایال تمام رنگین۔
گلے مین سرگاؤ کی چوہریان لٹکین۔ سر پر کلغیان دہرین۔ ہر پانون مین پازیبین پڑین
ریشمی باگ ڈورین سائیس ہاتہہ مین لئے۔ یہہ تو گہوڑونکی کیفیت تہی۔ اب ان گہوڑون کے
سوارون کا حال یہہ تہا کہ اونکے بدن پر پشمینہ اور ریشم کے دگلے روئی کی گالون سے بہرے اور اون پر زرہ
بکتر پہنے چار آئینہ لگائے۔ غرض یہہ سوار نہ یہہ گہوڑے لڑائی کے کام کے ہوتے تہے۔ موٹے تازے
خوب ہوتے تہے۔ مگر دشمنون پر حملہ کرنے اور مہینون کے سفر کرنے مین اونکا دم آخر ہوجاتا تہا۔ یہہ
تکلفات بیجا کی وبا گو ساری سپاہ مین پہیلی ہوئی تہی۔ مگر ایک آفت اور سب سے زیادہ یہہ تہی کہ انتظام
سپاہ مین کوئی نظم و آئین نہ تہا۔ باوجودیکہ عالمگیر خود ذرا ذرا کام دیکہتا۔ اور سب کارخانون کو
تفتیش کرتا۔ مگر منصبدارون نے اوسے یہہ دہوکا دیا کہ آدہی سپاہ تو سپاہ رکہی۔ اور باقی آخور کی
بہرتی اپنے خدمتگارون اور چوبدارون سے پوری کی جنکی بری صحبت سے بہلے مانسون کا
ستیاناس کیا۔ غرض فوج نہ اورون کی نگہبانی کرتی اور نہ اپنا پہرہ چوکی دیتی۔ اپنے اور اپنے

اپنی گھوڑون کی کنگھی چوٹی مین وقت ضائع کرتے - ایک فرانسیس اس فوج کا بیان لکھتا ہے کہ
اس فوج کی تنخواہین بڑی بڑی ہین - مگر جسکا کام کاج نہین نہ پہرہ کوئی دیتا ہے نہ چوکی - نہ دشمنون
سے مقابلہ کرتا ہے - غرض یہہ سب تحریر مورخون کے مبالغہ آمیز ہین - مگر اسمین شک نہین کہ اس بادشاہ کے عہد مین
سپاہ مین وہ چستی اور چالاکی باقی نہ رہی جو بابر اور اکبر کے عہد مین تہی - عیش دوست اور آرام طلب
سب سردار ہوگئے - قاعدہ ہی کہ ادنی اعلی کی تقلید کرتے ہین - افسرون کے ساتہہ سپاہی بہی
آرام جو ہوگئے - اب اونکے سامنے دشمن (مرہٹے) آئے تو وہ آئی جنہون نے کبہی عیش کی صورت
بہی نہ دیکہی تہی - فقط ایک انگرکہا جانگیا پہنتے ایک پیچی پگڑی باندہتے کمر کسی ہاتہہ مین تلوار بہالا
لئے گہوڑون پر سوار بیس بیس کوس ہوا کہاتے جائین - اور ضرورت پیش آئے تو سو کوس اودہر جا
اور باجرہ پیاز جو ملتی جوش کہاتے نہ خیمہ لگائین نہ بچہونا بچہائین - زمین پر لیٹ جائین - گہوڑے
کے باندہنے کی کہوٹی بازو کو بنائین - اونکا طریقہ لڑنے کا یہہ تہا کہ بادشاہی فوج کے بہاری
حملون کے سامنے اونکے پیر جمتے نہی اور ایک ایک ہوکر تتر بتر ہو جاتے - اور قریب کے پہاڑون
مین یا ادہر ادہر گذہون مین گہس بیٹہتے تہے - اور جب مخالف اپنی صف بندی کو چہوڑ کر اونکے پیچہے
جاتے تو اکیلے دکیلے کو انکو الپنے پاس کی کوہ کی اوٹ آڑ مین یا کسی ایسے مقام مین جہان چہوٹی
چہوٹی گروہون پر حملہ کرنا جان جوکہون سے خالی نہ ہوتا چہپ کر اکہٹے ہوتے تہے - اور جب کہ
تعاقب کرنیوالے دل شکستہ ہوکر اپنی ہارے تہکے گہوڑون کو لیکر واپس لوٹتے تہے تو آناً فاناً وہ
ادہر ادہر سے اکہٹے ہوکر اون پر گرتے - اور اگر اونکی صفین ٹوٹی ہوئی دیکہتے تہے تو بے ساختہ
حملہ کرتے تہے غرض اونکا یہہ کام تہا کہ دشمن کی پشت اور بازون پر متفق ہوکر جہومتے پہرتے تہے
گاہ گاہ ایک ایک کرکے تعاقب کرنیوالون مین گرتے تہے - ساری غرض اونکی یہہ ہوتی کہ دشمن
کے غول پر توڑے دار بندوقین مارین یا متفرق سپاہیون کو بہالے کی انی پر رکہکر ہلاک کرین

رسدون کے لوٹنے اور بار برداریون کے تباہ کرنے کا اونکو بڑا شوق تہا۔ وہ بادشاہی فوج کی رسد کی خبر رکہا کرتے تہے۔ اور اونکے لوٹنے مین آنکہون مین گہر کرتے تہے۔ بادشاہی سپاہ کو خبر بہی نہ ہوتی تہی کہ وہ یہان چہپی ہوئی اونکی رسدون کی تاک مین بیٹہی ہین۔ دفعتہً وہ رسد پر گرے۔ اور ساری بیل اونٹ جو خوب حرص سے آئی تہے پکڑ لیگئے۔ اور اگر خزانہ شاہی کا پتا لگا تو پہر جہگٹ کے جہگٹ اکٹہے ہوتے اور خوب دانون گہات لگاتے اور جان توڑ کر اوس پر ٹوٹتے تہے۔ مغلون کی سپاہ منزل بمنزل چلتی تہی تو وہ اونکے خطوط کی ڈاک اور کبہی کبہی پانی کی رسد کو بند کر دیتی تہی۔ اور جب مغل لاچار ہوکر اونکی اطاعت اختیار کرتے تہے تو سوارون کے گہوڑے اور بہاری بہاری چیزین چہینتے اور سردارون سے بہت سا روپیہ لیکر فدیہ میں لیا کرتے۔ بادشاہ پاس تازی کمک سپاہ کی اور خزانہ ہندوستان سے آیا کرتا تہا۔ اسلیے سنتاجی اور دہناجی بادشاہی فوج اور ہندوستان کے درمیان مین ۱۶۹۳ء مین آن پڑے۔ کئی دفعہ اونہون نے بادشاہی سپاہ کو شکست دیکر خزانہ چہین لیا۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ مغل ان مرہٹون کی کچہہ اصل نہ سمجہتے تہے۔ پر اب اونسے خائف رہنے لگے۔

جنجی کا محاصرہ اور مرزا کام بخش

دکن کو ایک قلعہ بیجاپور کے پاس تہا۔ اوسکے محاصرہ مین مرزا کام بخش بادشاہ کا بیٹا اور بخشی الملک بہرہ مند خان دو نو مدت سے مصروف تہے۔ مگر کوئی نتیجہ اونکی کوشش کا نمایان ہوا تہا۔ بادشاہ نے بخشی الملک روح اللہ خان کو وہان بہیجا۔ اور شاہزادہ کو حکم دیا کہ وہ جملۃ الملک اسد خان جو ایک اور قلعہ کی تسخیر مین سرحد کرناٹک پر مصروف تہا جاکے۔ جب وہ یہان آیا تو بادشاہ نے حکم اپنی عادت کے موافق دیا کہ وہ اور جملۃ الملک دونو جنجی جاکر ذوالفقار خان کی کمک کرین۔ وہان دشمنون کی کثرت اور سامان رسد اور ازوقہ کی قلت سے بادشاہی فوج پر بری بن رہی ہے۔ اب شاہزادہ

منزل بمنزل جنجی کی طرف چلا۔ بہرہ مند خان نے جب ایسی شاہزادہ کی خود سری دیکھی تو چرب نرم باتین
بناکر اوس سے اجازت حاصل کی اور بادشاہ پاس چلا گیا جمدۃ الملک پیرانہ سالی مین شاہزادہ کی
رفاقت سے گھوڑے پر سوار ہونے سے رنجیدہ تہا۔ غرض راہ مین رنجش کا آغاز ہوا۔ اب بعض مورخ لکھتے ہین کہ
ذوالفقار خان کو بسقدر اس مہم مین کام بخش کا مقرر ہونا ناگوار ہوا کہ اوسنے دشمنون کو خبرین بہیج
محاصرہ کے کام کو ایسا دشوار کردیا کہ تین برس تک کچہہ نہو سکا۔ اور محصورین بخوبی مقابلہ کرتے
رہے (جمدۃ الملک و ذوالفقار خان کا باپ تہا) جنجی کے محاصرہ پر پانچ برس گذر گئے اور وہ نہ فتح ہوا۔
بلکہ ایک آفت عظیم اوسکی دیوارون کے نیچے بادشاہی لشکر کے سر پر یہہ آئی کہ سنتاجی کہوربوری
جو ایک عالی حوصلہ اور اولوالعزم مرہٹون کا سردار دکن مین تہا سنہ ۱۶۹۶ء مین وہ جنجی کے محاصرہ
اوٹہانے کے واسطے چلا۔ اور ایک اور مرہٹون کا سردار دہناجی تہا وہ بہی آفت روزگار تہا۔
اور دور دور کی باتین سوچتا تہا۔ بادشاہی لشکر پر جو محاصرہ کے ارادہ سے متفرق مقامات پر پڑا تہا
بے خبر آنکر اونپر حملہ آور ہوا۔ اور اونکو نقصان عظیم پہونچایا۔ سنتاجی نے یہہ ایک فتح راہ مین پائی
کہ ضلع کوریاک مین علی مردانخان حاکم تہا۔ اوسپر اوسنے حملہ کیا۔ اور تمام خیمے اور اسباب
چہین لیا۔ اور پہر اس حاکم کو بہی گرفتار کر لیا۔
یہہ فتوحات حاصل کرتا ہوا وہ محاصرین کے قریب گیا اور یہہ سیاہ بیانیچ کہیلا کہ مرزا کام بخش کو
خفیہ پیغام بہیجا کہ اب بادشاہ مرگیا ہے۔ مین آپ کی تخت نشینی کے واسطے ہر طرح کی کوشش اور
سعی کرنیکے لئے موجود ہون۔ یون ان دونون مین خط و کتابت شروع ہوئی۔ ذوالفقار خان
چارون طرف کان لگائے رکہتا تہا۔ اوسنے ایک ہزار روپیہ جاسوسون کو دیکر سارا حال اس سازش کا
دریافت کرلیا۔ اور بادشاہ کو لکہہ کر بالکل اوسکے انتظام کا اختیار حاصل کیا۔ اور مرزا کام بخش کے
خیمے پر خفیہ پہرہ بٹہا دیا۔ مگر جب جاسوسون کی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ آج کی رات کو شاہزادہ دشمنون سے ملجائیگا

توسب امرا مین باہم مشورہ ہوکر یہہ امر قرار پایا کہ علانیہ شاہزادہ کی خیمے کی گرد چوکیدار اور پہرے بٹہادی جائین غرض اوسکو بالکل قید کرلیا۔ اور قلعہ کی گرد سے تمام تہانہ دارون کو بلالیا۔ جب دشمنون کو پادشاہی لشکر مین اس نا اتفاقی کی خبر پہونچی تو اس حال مین اونہون نے شادان فرمان نازان نازان بیس ہزار سوارون سے پادشاہی لشکر پر حملہ کیا۔ اوسوقت کیا بُرا حال پادشاہی لشکر کا تہا۔ عمدۃ الملک تو لشکرگاہ مین فقط مرزا کام بخش کی حراست کر رہا تہا۔ ذوالفقار خان باہر اپنے مورچون کو بنا رہا تہا۔ اور بہاری توپون کو جب ساتہہ نہ لیجا سکا تو اونمین میخین ٹہوک کر بیکار کر گیا۔ اور دوسری جگہ جاکر مورچے جمائے۔ اور گرد اونکے خندقین کہودین۔ یون کیا محاصرین سے یا محصورین ہوگئے۔ اگرچہ ذوالفقار خان میدان مین نکلا اور دو ہزار آدمیون سے ایسا مقابلہ کیا کہ دشمنون کو شکست دی اور بہت سی غنیمت ہاتہہ لگی۔ مگر بعد چند لڑائیون کے اس بات پر صلح ہوئی کہ وہ بیس میل کے قریب وندیا واش مین جاکر مقیم ہو اور وہان پادشاہی حکم کا منتظر رہے۔ پادشاہ کا یہہ حکم آیا کہ عمدۃ الملک اور شاہزادہ چلے آئین۔ ذوالفقار خان وہان رہے اور اوسی کو بالکل اختیار اس مہم کا رہے۔ اب ذوالفقار خان نے یہہ محاصرہ نکیا بلکہ وہ جنوب کی طرف چلا گیا۔ بعض مورخ اس بات پر حمل کرتے ہین کہ وہ دشمنون سے سازش رکہتا تہا۔ اور دیدہ و دانستہ لڑائی کو طول دیتا تہا اور اس مین اوسکا مقصود یہہ تہا کہ سپاہ عظیم کی سپہ سالاری اور مدار المہامی پادشاہ کے مرتے دم تک حاصل رہے۔ کہ نیا پادشاہ کو اوسکو سمجہے۔ پادشاہ اب چند روز کا مہمان معلوم ہوتا تہا۔ (سب سازشون کا حال جو لکہا گیا ہے وہ فقط مورخون کے خیالات اور قیاسات مین قابل اعتبار نہین) اب اس فرصت دہی کا نتیجہ یہہ تہا کہ قاسم خان جو ایک ممتاز افسر پادشاہ کا تہا جب وہ سنتاجی کے روکنے کی لئی ایک بڑا حصہ سپاہ کا لایا۔ تو اوسنے جتیل درک واقع میسور مین بہاری شکستین پائین۔ اور جب وہ مجبور ہوکر ایک قصبہ کیطرف بہاگا تو وہان کے

باشندون نے اوسے پناہ نہ دی - غرض ایک قلعہ مین وہ محصور ہوا - اور یہانتک اوسکا حال تنگ ہوا کہ زہر کہا کر اس دنیا کے ندامت سی چہوٹا - اور ساری سپاہ جو ایک چوتہائی سے بہی کم باقی رہی تہی اپنے تئین دشمنون کے حوالہ کیا - دشمنون نے اونکو روٹی اور پانی دیا - پہر ایک اور فوج شاہی کو سنتہاجی نے شکست دی اگرچہ ذوالفقارخان اپنی حکمتین کیا کیا - مگر اورنگزیب جیسے بادشاہ دانشمند کی روبرو ان حکمتون کا مدت تک چلنا دشوار تہا - اوسنے سوچا کہ اگر جنجی نہ فتح ہوگی تو بڑی ندامت سی بادشاہ پاس جانا پڑیگا - اسلئے اوسنے شعبان ۱۱۰۹ھ ۱۶۹۸ء مین جنجی کو حملہ کر کے فتح کر لیا +

مگر پہر بہی راجارام کو مع اہل و عیال خیر و عافیت سے نکلنے دیا - وہ چار رانیان اور تین بیٹے اور دو لڑکیان اور اپنے دوست آشناؤن کو کشتی مین بٹہا کر لے گیا - اس فتح پر عالمگیر نے حیدر علیخان بخشی کو لکہا ہے کہ جنجی فتح شد و از حربی گر بخت گرفتنش چندان کارے نبود اما از اعماض کہنہ عملان از دست رفت - اس فتح سے سوا و قلعے جو عتبار ملک کرناٹک سے ہے اور کئی بنادر فرنگ ممالک محروسہ مین پڑے ہے - اسی سال مین شاہزادہ محمد معظم کو قید خانہ سے رہائی ہوئی - اور وہ کابل کی صوبہ داری پر گیا

مرہٹون کی آپسکی نااتفاقی

سوا اس قلعے کی چہن جانیکے دو اور باتین ایسی پیش آئین کہ مرہٹون کی پیش قدمی کی وہ مانع ہوئین - یعنے سنتاجی اور اوسکے نائب دہناجی مین قضئے فضائے شروع ہوئے - اور انجام اوسکا یہہ ہوا کہ سنتاجی جسنے سات برس سے مغلون کو ڈرا رکہا تہا - اور کیسے بڑے بڑے کام کئے تہے کسئے نے اوسکو مار ڈالا - راجارام نو اوسکے کمالات اور کامیابیون کو دیکہہ کر جلتا تہا - دو فوج اس سبب سے ناراض تہی کہ وہ اونکی آزادی کا مانع تہا - اور آئین قوانین کا پابند اونکو کرتا تہا اس بات پر اوسکے تمام خاندان نے راجارام کی نوکری چہوڑ دی - اور بطور خود مسلمانون سے

لڑنا شروع کیا - دوم یہہ کہ بادشاہ نے سپاہ کا ایسا انتظام کیا کہ اگر وہ پہلی سے کرتا تو ان پنڈاروں کے
ہاتہوں سے یہہ تکلیفیں نہ اوٹہاتا - یعنے اوسنے سپاہ دو قسم کی مقرر کی - ایک فوج رواں اوسکا
کام یہہ تہا کہ جہاں مرہٹے کہیلے میدانوں میں آئیں اونسے لڑنے جائیں - اس فوج کا سپہ سالار ذوالفقار خان
کو مقرر کیا - دوسری فوج محاصرہ اوسکا کام یہہ کہ وہ قلعوں کو محاصرہ کرکے فتح کرے - اس سپاہ
کی افسری خود بادشاہ نے اختیار کی - گو ساری فوج یوں کام میں لگی - اور بادشاہ نے پیرانہ سالی
میں جفاکشی اور محنت کا بوجہہ لیا - مگر اب فساد و بگاڑ دریا ایسی طغیانی پر پہونچ گیا تہا کہ صرف
جنگی انتظاموں کے ذریعہ سے روک تہام اوسکی ممکن نہ تہی - اگرچہ ذوالفقار خان نے راجا رام
کو بہگا کر اور بعد اسکے مرہٹوں کو شکستوں پر شکستیں دیکر مسلمانوں کی دلیری اور دلاوری
پر آمادہ کیا - مگر آخر کار اوسنے اپنا مآل پہلے حال سے بہی بدتر دیکہا - وہ سمجہہ گیا کہ مرہٹوں کو
شکست کا صدمہ پہنچانا گویا پر لاٹہیوں کا مارنا ہے - یعنے جیسا لاٹہی کا اثر پانی پر نقش بر آب
ہے ایسا ہی مرہٹوں پر اوسکی شکست کا اثر بے اثر ہے - مرہٹوں کی فوجیں شکست کہا کر
ایک دن منتشر ہوتی ہیں اور دوسرے روز پہر ویسی ہی جمع ہو جاتی ہیں - اور بادشاہی فوج کی
یہہ صورت تہی کہ شکست کی صورت میں نقصان زیادہ تہا اور فتح کی حالت میں خزانہ کا خرچ ہوتا محاصل ملک میں فرق آتا
یہہ کیفیت تو ذوالفقار خان کے سپاہ کی تہی - اور جس سپاہ کو لیکر بادشاہ خود لڑائی میں مصروف ہوا تہا - البتہ اوسسے
فائدوں کی زیادہ توقع تہی - بادشاہ اپنی اقامت گاہ سے روانہ ہوا - امرا کو افسوس تہا کہ وہ اس
بڑہاپے میں ایسے سخت کاموں کے واسطے جاتا ہے - اور جو مکان اونہوں نے اوسکی آسائش اور آرام کے
واسطے بنایا ہے اور ایک شہر کی بنیاد ڈالی ہے اوسے چہوڑتا ہے - غرض یہہ بادشاہ والا ہمت
چند قلعوں کو فتح کرکے ستارہ کی روبرو کہڑا ہوا جسکو راجا رام نے اپنا دار السلطنت بنایا تہا
اور ایسے وقت میں ایسی حکمت سے بہت جلد اوسکو فتح کیا کہ محصور اوسکے مقابلہ کے لیے با سامان تیار نہ تہے

مگر اسپر بہی محصورین نے مقابلہ کیا۔ اور وہ کئی مہینہ مین سنہ۱۷۰۰ مین فتح ہوا۔

راجا رام کا حال

راجا رام جنجی سے بہاگ کر دکن مین آیا۔ اور ایک ایسی سپاہ کثیر جمع کی کہ پہلے کسی مرہٹے سردار کے پاس نہ جمع ہوئی تہی۔ اور اس سپاہ کے ذریعہ سے چوتہہ لینے کا بہی خوب انتظام کیا جہان سے وہ نہ وصول ہوتی تو مسکن اور ساقرار نامے لکھا لیتا۔ یہہ تحریرین آئندہ زمانہ مین بہت کام آئین۔ مگر جب وہ دریاے نربدا کے پاس سے گذرتا تہا تو ذوالفقار خان نے اوسکو ایک سخت شکست دی۔ اور اوسکے تعاقب مین بڑہ کر اسقدر حیران اور دق کیا کہ وہ بیمار ہو گیا۔ اور ایک مہینہ کے اندر سنہ۱۷۰۰ مین مر گیا۔ راجا رام نے اپنے خاندان کے نام کو روشن کیا۔ سنتاجی کے مارنے کا الزام اوسکے ذمے لگاتے ہین مگر ثابت نہین ہوتا۔

اوسکے مرنیسے مغلون کو بڑی خوشی ہوئی مگر کوئی فائدہ حاصل نہوا۔ اوسکی جگہہ سیواجی اوسکا بیٹا گدی پر بیٹہا اور تارا بائی اوسکے نائب مقرر ہوئی۔ یہہ عورت بہی ہمت و شجاعت اور لیاقت اور فتوحات مین جوانمردون سے کم نہ تہی۔ وہ ایک مقام سے دوسرے مقام مین دشمنون کے تعاقب سے بچتی پڑی پہری اور دشمنونکو خوب گہٹاتی رہی۔ اور دوستون کی ہمت بڑہاتی رہی۔

قلعون کی فتوحات کی لئے پادشاہ جانا

قلعون کی فتوحات کا حال پادشاہ کا نہایت طول طویل ہے (ماثر عالمگیری مین پڑہ لو) خلاصہ یہہ ہے کہ پادشاہ چار سال سے برہم پوری جسکا نام اسلام پوری رکہا تہا قیام پذیر تہا۔ وہان سے قلعون کی فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ جس ترتیب سے اونکو فتح کیا اوسی ترتیب سے ہم نے نام لکھے ہین۔

برلیپ گدہ۔ سنت گدہ۔ ستارا۔ پرلی۔ پوسان گدہ۔ صادق گدہ۔ کہیلنا۔ بہادر گدہ۔ راج گدہ۔ واکن کرا۔ انمین سے بعض قلعون کے محاصرے مدت دراز تک رہے۔ اور بہت خونریزیان ہوئین۔ اور اونکی فتح مین رنگارنگ کی تدبیرین اور انواع اقسام کی تجویزین کام آئین۔ قلعہ کہیلنا کی

فتح مین بادشاہ جان پر کہیل گیا۔ اور جو مصائب اوسنے اس قلعہ کی فتح مین اوٹہائین وہ بادشاہ
کے رقعہ سے جو اوسنے اپنے بیٹے کے نام لکہا ہے معلوم ہوتی ہین۔ تفصیل مصائب سفر علیل کہلینا وزنوشتن
وکیل چہ اطلاع جو بیس شنیدہ باشند کہ حالت نادیدنی و محنت ناشنیدنی برسپاہیان گذشت ۔ ان
قلعون کی فتوحات کا تفصیلوار بیان نہایت دشوار اور مشکل ہے۔ ان سب فتوحات کا انجام یہہ تہا
کہ بادشاہ ادہر قلعے فتح کرتا ادہر دشمنون نے بہلے لیے۔ مگر بادشاہ نے جو ہمت اور استقلال ومین
ظاہر کیا اوسکے بیان نیچے لکہتے ہین +

بادشاہ کی استقلال وہمت کا بیان

جب کہ بادشاہ اول اول اس لڑائی کے غرض سے نربدا پار اوترا تہا تو سن شریف
تو پینسٹہہ ۶۵ کا تہا۔ اور اب جو برہم پوری یعنی اسلام پوری سے وہ ان قلعون کی فتح کرنی کے لئی
چلا تو اکیاسی ۸۱ برس کا تہا۔ اس پیرانہ سالی مین یہہ بلند ارادے اور استقلال وہمت۔ یہہ دشمنون
کے شکار کرنیکا شوق اون پہاڑونمین جنکی راہین کاٹنا پہاڑ کاٹنے سے زیادہ مشکل ہے اونمین
خیمون کے اندر گرمی اور برسات کے دنون کا کاٹنا۔ اور کبہی فقط آسمان ہی کے شامیانے کے
نیچے رات دن لبسر کرنا۔ اور اپنے شاہانہ مکانون اور آرام گاہون کو چہوڑنا۔ اور پہر دشمنون سے
سینہ بسینہ لڑنا۔ اور چالین چلنا اور روز فوج کشی کرنا۔ یہہ سے صاحب کمال بادشاہ کا کام تہا
معلوم نہین خدا نے اوسکو کیا استقلال دیا تہا کہ کبہی اپنی جگہ سے نہ ہلا اور ارادہ سے نہ ٹلا۔
ان کوہون اور مہمون مین جو اس پیرانہ سالی مین اوسنے بے تکان تکالیف اوٹہائین وہ اچہی
جوان اور تنومند سپاہیون سے نہین اوٹہہ سکتین۔ اب اوسوقت اوسکے استقلال وجفاکشی کا ذکر
جو آگیا تو ہم کو اوسکی ساری حکایتین ملبند ارادون اور عالی ہمتی کی یاد آگئین۔ دو ایک
اور اونمین سے لکہتے ہین۔ جب اوسکی چودہ برس کی عمر تہی اور ہاتہیون کی کشتی مین گہوڑے پر سوار کہڑا تہا

اتفاقاً ایک ہاتھی اوسکی طرف بھاگ کر آیا۔ سب بھاگ گئی مگر یہہ وہین اکیلا کھڑا رہا۔ اور جب ہاتھی نے
اوسپر حملہ کیا تو اوسکے کان مین ایک برچھا ایسا مارا کہ وہین غرق ہو گیا۔ ہاتھی نے چاہا کہ گھوڑے
کو سونڈ مین لپیٹ کر دے مارے تو گھوڑا چراغ پا ہوا۔ اور وہ گھوڑے سی نیچے گرا۔ وہ زمین سے
کھڑا ہوا اور تلوار سونت ایک ہاتھ سونڈ پر چلایا کہ اتنے مین نوکر چاکر آ گئے اور ہاتھی کو پرے
ہٹا دیا۔ اسپر شاہجہان نے کہا کہ بیٹا ایسی جگہہ اڑا نہین کرتے ہٹ جایا کرتے ہین۔ اوس وقت بیٹی نے ہاتھ جوڑ کر
عرض کیا کہ غلام کو خدا نے ہٹنے کے لئے نہین پیدا کیا۔ یہہ تو لڑکپن کی داستان تھی اب اوسکے
بڑھاپے کی کہانی سنو کہ برہمپوری یعنی اسلام پوری مین وہ مقیم تھا کہ اندھیری رات مین دریا
بھیما طغیانی پر آیا۔ بارش کی کثرت سی ایک بہ والسی حیرت افزا جان فرسا جگر کاہ ہوش ربا آئی
کہ اپنی روا روی مین ساری چھاونی کو بہا لے گئی۔ کوسون تک پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔
بڑے بڑے امیرون کے مکان عالیشان دریا مین مثل خس و خاشاک بہتے تھے۔ ہزارون
انسان اور حیوان دریا پر روان اور دوان تھے۔ بلی چوہے کتی خرگوش شیر بکری ایک دوسرے
کے نگران اور بحال خود پریشان تھے۔ ایک نئے معنے شاعرانہ اس مثل کی کہ شیر بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہین سمجھ مین آتی تھے۔ ایک پشتہ کوہ پر اس بادشاہ عالیجاہ کا خیمہ لگا ہوا تھا۔ اور اوسکے
پاس اور شاہزادون کے خیمے چالیس گز اونچے کھڑی تھے۔ تین روز برابر بارش سی صرف چار گز ڈوبنے
سے خالی رہی تھی۔ اس حالت خطرناک مین یہہ بادشاہ خداوند ذوالجلال کے آگے گڑگڑا رہا تھا
خدا نے اوسکی آبرو رکھی کہ بحر رحمت کا جوش کم ہوا۔ اور خلائق کو قیدُ الماءِ شدّھمنِ الحدید
کے زندان سے رہائی ہوئی۔ جسوقت قلعہ ستارہ کو فتح کر کے وہ قلعہ پربی کے محاصرہ پر گیا تو ایک
سخت سیلاب ایسا ہی آیا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ظاہر ہے کہ جن برساتون مین وہ ان گرم
ملکون مین رہا۔ اون مین طوفانون نے کیا کیا تکلیفین اوسکو پہنچائی ہونگی۔ جب برسات مین وہ

کوچ کرتا ہوگا تو دشوار گذار ندیون اور عرق آب وادیون اور دلدلی زمینون اور تنگ تاریک
راہون مین گذرنے سے کیا دشواریان پیش آتی ہونگی۔ اور ایسے مقامون مین اقامت کرنی پڑتی
ہوگی جہان کہانے پینے کو بہی مشکل سے پیدا ہوتا ہوگا۔ اکثر حادثات ایسے واقع ہوئے کہ بار برداری
کے سارے جانور ان مشکلات کے بہیٹ ہو جاتی تہے۔ اور اونکے سبب سے فوج لنگڑی ہو جاتی تہی
گرمی کی شدت مین کوچ اور مقامون مین خیمون کے اندر نہایت تکلیف ہوتی تہی۔ اور پانی کی
کم یابی اور گرمی کا موسم۔ پیاس کی شدت اور پانی کی قلت سے سمجہہ لو کہ کیا مصیبت پڑتی ہوگی
ان سب آفتون پر بہیہ اور سب سے زیادہ مصیبت تہی کہ بعض اوقات وبا لشکر مین پہیلتی تہی دشمنونکا
ایسا مقدور نہ تہا کہ وہ بادشاہی سپاہ پر ایسی دست اندازی کرتے جو قحط اور وبا نے ادبیر سفاکی
کی۔ اور دشمنونکا بال بیکا نکیا۔ اوپہان ہزارون جانونکا کہلیان کیا۔ مگر واہ عالمگیر تیری اس بات کے
قربان جائیے کہ آب وہوا قحط وبا سب نے تجہہ پر وار کئے۔ مگر تیری ہمت اور استقلال نے اون سب کو
ٹال دیا۔ کوئی محنت تجہکو تہکا نہ سکی۔ کوئی مصیبت اور بلا بہی تجہکو افسردہ نہ کر سکی۔ ترس و بیم و
خوف و ہراس کبہی تیرے آس پاس ہوکر نہ گذرے۔ یہہ تو اوسکے استقلال کی تفصیل ہے اب
مصیبت کے وقت مین بہی کوئی کارخانہ ایسا نہ تہا کہ جسپر اوسکی توجہ نہ تہی۔ کوئی سپاہ کا حصہ
بغیر اوسکے حکم قدم نہ اوٹہا سکتا تہا۔ جسوقت کسی فوج کو حکم کوچ کا دیتا تو ضرور اوسکی منزلین
اور سفر کی ہدایتین بہی خود لکہا کرتا اور وزیرون سے لکہوا کر بہیجتا۔ قلعون کے نقشے اپنی افسرون سے
منگاتا۔ اور اونکے وہ مقامات بتلاتا جہان وہ حملہ کرکے اونکو فتح کرتے۔ دکن مین بیٹہا تہا مگر
شرق غرب شمال سب طرف کی خبر رکہتا تہا۔ وہان کے حاکمون کے نام خطوط لکہتا اور فرمان جاری
کرتا۔ پٹہانون کے ہموار ملکون مین سڑکون کے نقشے بتلاتا تہا اور ملتان اور آگرہ کے فسادونکے
مٹانے اور قندہار کے دوبارہ تسخیر کرنے کی تدابیر سوچ سوچ کر بتلاتا تہا+

پادشاہ کی جزئیات پر نظر

کوئی سرکار اور صوبہ نتہا جسمین روزنامچہ نہ تہا - کوئی روزنامچہ نہ تہا جو بادشاہ کی نظر سے نہ گذرتا تہا سوانح نگار جابجا مقرر تہے - وہ جزئیات اور کلیات اور طور طریقہ صوبہ دارون اور حکام اور عمال کا ادنے سے اعلے تک بالکل حضور مین بہیجتے اور عدالت اور نصفت کی موافق لوگ پاداش حسن عمل اور کیفر سوء کردار پاتے - ان واقعہ نویسون کے سوا خفیہ نویس بہی مقرر تہے - اونکے سبب سے بدوضعی اور بدکرداری کسی اہلکار کی چہپ نہین سکتی تہی - شاید کوئی خیال کرے کہ بادشاہ کو ایسی جزئیات کی طرف متوجہ ہونا اوسکو کلیات پر نظر کرنیسے محروم کرتا ہوگا - مگر اس بادشاہ کی یہہ بات ہمیشہ زمانہ کو تعجب مین ڈالتی ہے - کہ اوسکی جیسی نظر جزئیات پر تہی - ایسی ہی اعاظم امور ملکی اور کلیات مہمات پر توجہ تہی - وہ جزئیات کو ایسا جہٹ پٹ سمجہتا تہا کہ اوسکو کچہہ توجہ ہی نہ کرنی پڑتی تہی - ہر سرکار اور صوبہ سے واقعات سوانح نگار لکہہ کر بہیجتے تہے - اور بے تکلف ہدایتین لکہتا تا چلا جاتا تہا - اور امرا اور بادشاہون اور سردارون کو جو معاملات ملکی لکہے جاتے تہے - اور وہ دبیران سلطنت پیش کرتے تہے اونکو اصلاح دیدیتا اور اپنی قلم سے کسی فقرہ کو لکہہ دینا کچہہ بات اوس کے نزدیک نہ تہی -

اورنگ زیب کے حزم و احتیاط و سخاوت اور عزیز و اقارب کے ساتہہ سلوک

حزم سے مراد ہماری اوس صفت سے ہے جسکے سبب سے آدمی بیجا اعتبار اور آدمیون پر نہین کرتا - اورنگ زیب نے جو گستاخی اور سلوک باپ سے کیا تہا اوسکو وہ ایک لحظہ بہی اپنی زندگی بہر مین نہین بہولا - اوسکو علیہ حزم و احتیاط کے سبب سے یہہ اندیشہ ہا کہ کہین میری اولاد بہی میرا حال میرے باپ کا سا نہ کرے - اسلئے اوسنے سارا اختیار سلطنت کا اپنے ہاتہہ مین رکہا - اپنے افسرون کو ہمیشہ ایک مقام سے دوسرے مقام مین بدلتا رہتا کہ وہ ایک جگہ اپنی اقامت سے

سبب سے اپنا تعلق الیسا نہ پیدا کرین کہ پہر اوسکا توڑنا مشکل ہو۔ سب سے زیادہ وہ احتیاط اپنے بیٹون کی چال حول چال ڈہال کی کرتا تہا۔ خفیہ نویس اور جاسوس آٹہون پہر اونکے پیچہے لگائے رکہتا تہا۔ جب فوج کے ساتہہ روانہ کرتا تو اور افسرون کے ماتحت اونکو کرتا۔ اور اونکے سب کامون کو اپنی قابو مین رکہتا۔ مگر اوسکے ساتہہ ہی اپنی رقعات نصیحت آمیز اور شفقت انگیز تحفون کے ساتہہ بہیجتا۔ اپنی افسرون کے ساتہہ نہایت بی تکلف ملتا۔ اونکی شادی اور غمی مین شریک ہوتا۔ اور اونکو انعام اور اکرام بہت دیتا۔ ایک دفعہ جتنا روپیہ کا مطالبہ منصبدارون کے ذمہ تہا سب معاف کر دیا۔ اگر کسی کو زجر اور ملامت کی کلمے لکہتا تو اوسکے ساتہہ لطف آمیز اور عنایت خیز فقرے بہی تحریر کرتا۔ اکثر اپنی افسرون کو قصور معاف کر دیتا۔ سزا دینے مین نہایت متحمل اور متامل ہوتا۔ بیٹون مین سے مرزا معظم کو قید کیا۔ اور قید سے چہوڑا تو کابل کی صوبہ داری پر اپنی سے بہت دور بہیجا۔ کبہی پہر اوسکو پیار کی نظر سے نہین دیکہا۔ ذوالفقار خان کے لکہنے سی مرزا کام بخش سے آشفتہ خاطر ہوا۔ مگر اوسسے بہت جلد اوس کا دل صاف ہو گیا۔ اپنے لاڈلے بیٹی مرزا اعظم شاہ کا اوسنے سطرح امتحان کیا کہ اوسکو شکار مین ساتہہ لگیا۔ اور جب اوسکے ساتہہ آدمی نہ رہی تو اپنی بہری بندوق اوسسے کو دی۔ اور پہر خیمہ مین لیجا کر ایک تلوار عجیب و غریب جو خاندان مین چلی آتی تہی دکہائی۔ اور ننگی کر کے اوسکے جوہر دکہائے۔ اور خود گرمی کا بہانہ کر کے ننگا ہو گیا۔ غرض خوب اوس کا امتحان کر لیا تو اوسکو رخصت کیا۔ مورخ بیان کرتے ہین کہ بعد اس معاملہ کے یہہ شاہزادہ باپ سے الیسا ڈرتا تہا کہ جب اوسکا خط آتا تو رنگ زرد ہو جاتا تہا۔

آخر وقت مین اورنگزیب کی سلطنت کی بے انتظامی کا بیان

اس سلطنت کا آخر وقت بُرا آیا۔ پادشاہ کا ضعف بڑھ گیا۔ اور دشمنون اور سرکشون کا زور قوی ہوگیا۔ راجپوتانہ راجپوتون کی بغاوت سے خالی نہ تہا۔ اگرہ کی آس پاس کا ملک جاٹون کی لوٹ مار سے محفوظ نہ تہا۔ ملتان مین اس قوم نے سر اوٹہا رکہا تہا۔ راجا رام جاٹ کا سر بہت مہنگا مول لیا گیا۔ جب بہت روپیہ خرچ ہوا تو پادشاہ کے قدمون کے نیچے آیا۔ مرہٹون کے قلعے پادشاہ اس محنت اور جانکاہی سے فتح کرتا تہا اور ادہر اونکو دشمن پہر لے لیتے تہے یہہ بڑی غلطی تہی کہ مرہٹون کی گہرون مین اونسے لڑنا شروع کیا تہا۔ کوہستانی ملکون مین حملہ آورون نے اپنی ناتجربہ کاری سے بڑی مصیبتین اوٹہائین۔ اور برسات اور گرمی کے موسمون مین اسباب بہم نہ پہنچنے اور خوفناک خطرون مین پڑے۔ حقیقت مین مرہٹون سے ان پہاڑون مین لڑنا ایسا تہا جیسا کہ شہد کے گہر مین اوسکے موچہین دیکہنا۔ اس لڑائی پر جتنے برس گذرتے گئے اوتنے ہی وہ پرورش پا کر روز بروز جوان ہوتے گئے۔ اور پادشاہ بوڑہا ہوتا گیا۔ اگرچہ پادشاہ نے اپنی پیرانہ سالی مین وہ محنت اور جفاکشی کی کہ اچہے جوان سپاہی سے نہین ہوسکتی۔ مگر نتیجہ اوسکا کچہہ نہ ہوا۔ یہہ کوہستانی ملک کے قلعے ادہر ہاتہ آتے ادہر نکل جاتے۔ اب میدانی ملک مین سرکشون کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم تہا۔ پادشاہی فوج لڑتے لڑتے اور کٹتے کٹتے مرہٹون سے ڈرنے لگی تہی۔ اب نامردی اور سپاہیانہ بدچلنی پر دغابازی اور مکاری اور زیادہ ہوگئی تہی۔ پادشاہی لشکر کے افسر اور ملک کے حاکم خود مرہٹون سے سازشین رکہتے تہے۔ اور غنیمت کا مال خفیہ چپکے چپکے منگا لیتے تہے۔ اور یہہ اپنا فائدہ دیکہہ کر لڑائی کو جہانتک وہ بس چلتا تہا طول دیتے تہے۔ مرہٹے جو پادشاہ کے ملازم تہے کیا وہ اپنی ہم قومون سے جا ملے۔ کیا پادشاہی لشکر مین رہ کر خفیہ امداد اونکی کرنے لگے۔ پادشاہ کی سپاہ ایسی شکستہ خاطر ہوگئی تہی کہ پہلے کبہی نہ ہوئی تہی

سختیون کے مارے ساری مویشی مرگئے - ملک کے اوجڑ جانے سے پہر مویشی میسر نہ ہوسکے - اب
ہندوستان ہی اس دکن کی فوج کی احتیاجون کو پورا کرنے سے محتاج ہوگیا +
ہندوستان خاص کا محاصل باوجودیکہ بڑے انقلابون اور پریشانیون مین پڑا تہا - مگر دکن
کا پیٹ اپنا پیٹ کاٹکر روپئے سی بہری گیا - مگر آخر کو خود اوسکی جان پر آن بنی - محاصل کی
صورت بگڑ گئی - سپاہیون کی تنخواہ کو پورا نہ کرسکا تو بادشاہ پر تقاضا ہونا شروع ہوا -
اسکا انتظام اور اہتمام اوس سے نہ ہوسکا - بلکہ چڑچڑانے لگا - اور بہت جہنجلا کر یہہ جواب دیا کہ
اب فوج کی ضرورت نہین ہی جو شخص ملازمت سے خوش نہ ہو وہ گہر بیٹھے - بلکہ کچھہ سوارون کے
گروہون کو موقوف ہی کردیا - کہ روپیہ کی بچت ہو - مگر حقیقت یہہ تہی کہ ایسے اڑی وقت مین
ایسی فوج کا تنخواہ دینا ضروری تہا - اور جب تنخواہین مدتون سی بادشاہ پر چڑہ گئین اور
سپاہی بہوکے مرنے لگے - تو اوسکی فوج علانیہ بادشاہ سی بددل ہوگئی -

۱۷۰۵ء مین مرزا کام بخش کے سمجہانے سے بادشاہ مرہٹون سی صلح اور آشتی کرنے کا خواہان ہوا
- غالبًا وہ سیواجی پسر سنبہاجی کو رہا کرتا - اور بعض بادشاہی صوبون کا خرچ بہی اونکو دینا
جسسے اوسکے نام کو بٹا لگتا - مگر یہہ صلح اس سبب سے نہ ہوئی کہ ایک اشتہار سیواجی قیدی کی نام
سے مرہٹون کی نام جاری ہوا کہ وہ ہتیار رکہدین - اس سے ہندو اور افروختہ خاطر ہوگئے -
اور بیدر کے ایک چہوٹے سی سردار نے قلعہ واکن کرا کو مستحکم کیا - اور بہت دنون تک بادشاہ اور
اوسکی سپاہ کو دق کیا - اور ایک دفعہ ایسی نوبت پہنچی کہ بوڑہے بادشاہ کو دشمنون نے
گرفتار کرلیا ہوتا - مگر بچ گیا - اب ایک کام جو آخر اوسکا احمدانگر کی مراجعت کا تہا اوسنے اوسکے
جسم و روح دونو کو صدمہ پہونچایا - ایک قرن گذرنے کی بعد عالمگیر کو معلوم ہوا کہ سیواجی
ایسا پہاڑی چوہا تہا کہ شیرون کے کان کترتا تہا - ہزارون میدانون کی خاک چہانی -

پہاڑوں مین تہوڑے ہوئے مگر کہین اوسکا سراغ نہ لگا - اور اوسی جوہے نے ساری سلطنت کا حال
کترکرکے گوڈر بنادیا - اکیس برس کا عرصہ گذرا کہ وہ احمد نگر سے جس شان اور شوکت سے گیا تہا اوس کا بیان
ہوچکا ہے - اب وہی احمد نگر تہا جسمین وہ اسطرح آیا کہ سپاہ شکستہ خاطر پریشان صورت - مویشی مارے
تہکے انتشار اور بدنظمی کے ساتہہ بہرے آتی تہے - دشمنون کی بندوقون کی آوازون سے کان بہرے ہوئے
جاتے تہے نیزہ برداروں کے غل شور سے سہمے جاتے تہے - ہر وقت یہہ خوف و ہراس تہا کہ دشمن
ابہی پاس آتا ہے - اور بالکل برباد اور تباہ کرتا ہے - خدا پرست مورخوان نے تو اسی کا شکر ادا کیا ہے
کہ برے بہلے احوال سے بادشاہ سلامت اون دشمنون کے ہاتہہ سے بچکے سلامت پہونچے +

بادشاہ کی وفات

۱۶ - شوال سنہ ۵۰ جلوس کو بادشاہ احمد نگر مین آیا - اور ایک سال تک مقیم رہا - اس آخر سال مین
اوسکے مزاج کی قوت مین بہت ضعف آگیا - اور ایک دفعہ ایسا سخت بیمار ہوا کہ امید زیست کی
منقطع ہوگئی - پہر سنبہل گیا - مگر اس ضعف و بیماری پر دربار عام کرتا - اور مہمات ملکی و مالی
مین برابر مصروف رہتا - آخر کار افکار اور دل کی بیماری نے مایوسی کے کلمے زبان سے نکلوائے جب
احمد نگر مین پہونچا تو یہہ کہا کہ اب یہہ ہماری آخر منزل ہے - اوسکے آخر خطوط دیکہنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات کیا تہے - اور جسمانی تکالیف کیا کیا اوسکو مرے دکہا رہی نہین
اپنی طمع خام کے بخیہ تہو نیسے اوسکو کیا کیا پشیمانیان نہین - عاقبت کا خوف کیا کیا دامنگیر تہا
اس حالت مین باپ کی حالت ہر وقت پیش نظر رہتی تہی - اس بات کا بڑا کہٹکا رہتا تہا کہ میرا
کہا میرے آگے نہ آئے - میری اولاد میری طرح باپ کو قید مین نہ ٹہائے - اور میری ساری دولت
سلطنت کو مرے سے مجہی دکہا دکہا کر اوڑائے - مگر کہین اوسنے اپنی باپ کی گستاخی کا عذر اور سا
پشیمانی نہین ظاہر کی - ایسے نازک وقت مین شاہزادہ معظم نے ایسی دور اندیشی اور مصلحت

جو انتظام ملکی کے چند مقدمات باپ کو لکہکر بہیجے۔ تو اوسسے وہ یہہ سمجہا کہ میرے جیتے جی وہ حکومت کے
ڈہانے کا ارادہ رکہتا ہے۔ اور جب شاہزادہ اعظم کی عرضداشت آئی کہ مجہے گجرات کی آب وہوا ناموافق
ہے۔ اگر اجازت ہو تو احمد نگر میں حاضر ہوں۔ تو اوسپر بے ساختہ اوسنے یہہ کہا کہ یہہ ہی چال ہے
جو میں اپنے باپ کے ساتہہ چلا تہا۔ اور اوسکو جواب میں یہہ لکہا کہ کوئی ہوا اولوالعزمی کی ہوا سے
زیادہ بری نہیں۔ مگر ملازمت کی اجازت اوسکو دیدی +

جب آلام جسمانی کا ہجوم اوسکے مزاج پر محیط ہوا۔ اور زندگی سے مایوس ہوا تو اپنے سب سے چہوٹے
بیٹے شاہزادہ کام بخش کو ۱۰ ذیقعد ۱۱۱۸ھ کو صوبہ بیجاپور کو تزک شاہانہ سے رخصت کیا۔ اوسکے
پاس رہنے میں یہہ اندیشہ تہا کہ وہ شاہزادہ اعظم کے ہاتہہ میں فوراً نہ گرفتار ہوجائے۔ اور پہر ۲ کو
شاہزادہ اعظم کو صوبہ مالوہ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ پانچ پانچ کوس کی منزل طے کرے۔ اور
ہر منزل میں دو روز قیام کرکے تیسرے روز سفر کرے۔ اسکی غرض یہہ تہی کہ شاہزادہ اوسکے پاس سے دور
نہ چلا جائے کہ لشکر میں غدر نہ مچ جائے۔ اور پاس رہنے میں یہہ اندیشہ تہا کہ کہیں شاہجہان
کا معاملہ نہ پیش آئے۔ غرض اس بیماری سے ۲۸ ذیقعد ۱۱۱۸ھ / ۲۱ فروری ۱۷۰۷ء کو جمعہ کے دن یہہ عالمگیر
بادشاہ اس عالم فانی سے رخصت ہوا۔ نواسی سال کی عمر تہی۔ اور پچاس برس سلطنت کی
اپنے آخر وقت میں محمد اعظم شاہ کو یہہ تحریر کیا کہ سلام علیکم پیری رسید ضعف قوی شد
وقوت از اعضا رفت یگانہ آمدم بیگانہ میروم خبر از خود نیست کیستم چکارہ ام نفسی کہ در ریاضت
رفت افسوس باقی ماندہ ملک داری و پاسبانی خلائق ہیچ از من نیامد عمر عزیز مفت رفت حیات
ناپائدار نیست و از نفس رفتہ نشانی پیدا نیست و از استقبال ہم توقعی مفقود قوت مفارقت کرد
فرزند کام بخش اگرچہ بہ بیجاپور رفت اما نزدیک است و آن عالیجاہ از ان ہم نزدیک تر و عزیز القدر
شاہ عالم از ہمہ دور و فرزند زادہ نزدیک ہندوستان رسید لشکر و لشکریان ہمہ بیدست و پا

وسر ہمہ وحشی ہن مضطرب کہ از خداوند خود تنہائی گزیدہ نعمت داریم ہیچ نیاوردیم جز وبال
مردم چیزے نخواہیم برد از سنگاری اندیشہ داریم کہ در عقوبتہا گرفتار خواہیم شد ہر چند از
رحمت والطاف وامید قویست امانظر بر اعمال بفکر نمیگذارد۔ **مصرعہ** ہر چہ باد اباد ما کشتی
در آب انداختیم۔ اگرچہ از خود رفتہ را فکر ہمے ماند چون عالم دوبستگی ست ہمہ را بخدا می سپاریم
فرزندزادہ را دعاے نصرت بگویند وقت رخصت ندیدم اشتیاق باقیماندہ بیگم اگرچہ
در ظاہر ملول است لیکن مالک دلہا خداست۔ کوتہ اندیشی مونثان جز ہمیشہ ناکامی نمی برند
الوداع الوداع الوداع فرزندان کامگار نامدار را باید کہ تامقدور بمخالفت نکوشند و
رحم بر خلق خدا نمایند کہ ناحق کشتہ نشوند +

مرزا کام بخش کے نام جو خط لکھا ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ایک بات حزم کی
مزاج میں تہی وہ آخر وقت تک قائم رہی وہ اس خط میں لکھتا ہے کہ در نواح گجرات اہل
روزگار گندم نما جو فروش اند بر اعتماد آنہا کار نباید کرد بر مزاج ما کار باید نمود۔ ایک عرضی ہاتہی
پیش ہوئی تو اوسپر صاد لکھکر یہہ فقرہ لکھا کہ این خاکسار بمنزلہ اول نرود رسانید۔ اس بادشاہ
کے ہزارون مقولے عقل و دانش سے بہرے مشہور ہین جسکو شوق ہو اوسکی تحریرات مین دیکہے
ایک وصیت نامہ اوسکے تکیہ کے نیچے سے نکلا جسکا مضمون یہہ تہا کہ معظم شاہ شمالی و مشرقی
صوبون پر قبضہ کرے۔ اور دلی کو دار السلطنت بنائے۔ اور اعظم شاہ آگرہ جنوب و مغرب مین
کے ملکون پر سارے دکن سمیت قابض ہو۔ اور آگرہ دار السلطنت ٹہرائے۔ مگر گولکنڈہ اور
بیجاپور کی دو ریاستین مرزا کام بخش کے قبضہ مین رہین۔
اسکے سوا ایک اور وصیت نامہ تہا کہ جسمین اوسنے اپنی تجہیز و تکفین کی نسبت یہہ لکھا تہا
کہ ساڑہے چار روپیہ جو میرا نہہ کی محنت کی ٹوپیون کی سلائی سے بچے ہین اوسمین تجہیز و تکفین ہو

اور آٹھہ سو پانچ روپیہ جو قرآن نویسی کی اجرت سے حاصل ہوئے تہین مساکین مین تقسیم ہون +

عہد عالمگیر کی تصنیفات اور تعمیرات

خود اوسکی تصنیفات جو پیچھے لوگون نے جمع کی - اونکے نام یہہ ہین رقعات عالمگیری - کلمات طیبات اور رقائم کرائم اور دستور العمل آگہانے - اور مکتوبات عالمگیری - اوسکے عہد کی سب سے زیادہ عمدہ اور بکار آمد تصنیفات فتاوی عالمگیری ہی جسکا حال مشہور ہے سب سے زیادہ عمدہ عمارت اس بادشاہ کی بنائی ہوئی دہلی کے قلعہ مین موتی مسجد ہے +

اس بادشاہ کی سلطنت کا خلاصہ حال اور اوسکا مآل

وہ باپ کو قید خانہ مین ڈالکر اور بہائیون کا خون گردن پر لیکر تخت سلطنت پر بیٹھا - ہندوستان مین جتنے بادشاہ گذری اون سب مین وہ زیادہ صاحب قدرت اور قوت تہا - اوسکی سلطنت کو وہ وسعت تہی جو دنیا مین بڑی بڑی سلطنتونکو وسعت ہوئی ہی - اوسکی برابر کوئی بادشاہ مدبر اور منتظم ہندوستان مین نہ ہوا - اوسکے عہد مین خاندان تیموریہ کی سلطنت معراج پر پہونچی - کابل اور قندہار کی پٹھان بہی کچھہ عرصہ کیلئے بخچلے بیٹھے اور تابعدار رہے - شاہ ایران بہی اوسکے ساتھہ اتحاد رکھنے کا خواستگار ہوا - قدیمی مسلمانون کی سلطنتین اور ریاستین گولکنڈہ اور بیجاپور کی تباہ کرکے اونکے ملکون کو اپنی مملکت و سلطنت مین شامل کیا - اور توسیع ملک کو درجہ کمال پر پہونچایا - راجپوت بگڑی مگر پہر اوسنے اپنی عہد مین مطیع رکہا - مرہٹون کی گہٹا کا ٹکڑا ساحل مالابار سے اوٹہا تہا کہاٹون پر دیر تک چہا رہا - امید تہی کہ عالمگیر کی ہوا اوسے یونہین اوڑا کر بے نشان کردیگی - مگر امید کے خلاف اوس سے وہ طوفان برپا ہوا کہ سلطنت اسلامیہ کو آخر لے ڈوبا - جب اس بادشاہ نے دنیا سے انتقال کیا تو سلطنت اسلامیہ جیتی جی مر گئی - آنکہین اندہی کان بہرے دانت ٹوٹے ٹانگین لنگڑی کمر کبڑی ہاتہون سے اپاہج - غرض کوئی کل سیدہی نہ رہی - اوسکا یہہ حال ہو گیا

جیسا کوئی مردہ زمین سے دبا نکل آئی کہ وہ زیور پہنے اور ہتیار لگائی ہو - مگر حال اوسکا یہہ ہے کہ منہ سے پہونک
مارو تو اوسکی خاک اڑنے لگے - یا یون سمجہو کہ سلطنت اسلامیہ کا وہ کاخ بلند جسکے مینار اور برج آسمان سے
باتین کرتے تہے - اور اوسپر سونے چاندی کے رپہلے سنہرے کلس چمکتے تہے جسکے ستون سارے دنیا کے
جواہرات سے مرصع تہے - اوسکی بنیاد کی ریختین تعصب عالمگیری نے اندر ہی اندر ہلا دین اور اسکے سبب سے
وہ دہڑام دینی سے گری - اور اوسکے جواہرات اور کلس اس خاک مین ملنے پر بہی کہین کہین اپنی
چمک دمک دکہاتی رہے - عالمگیر کا تعصب مذہبی بہی عجب ہندونکا دل دکہانیوالا تہا - گو کبہی اوسنے
کسی ہندو کو تلوار اس سبب سے نہین لگائی کہ وہ ہندو تہا - کبہی اوسنے زبردستی اونکو مسلمان
نہین کیا - اونکی جو مذہبی عبادات اور رسومات قدیم سے چلی آتی تہین اونکو نہین روکا - مگر باتین وہ
کین کہ جنسے اونکا دل ناراض ہوگیا - بنارس مین بشیشور اور بندومادہو کے مندر ویران کو خاک مین
ملایا - متہرا مین گوبند دیو کا مندر توڑ پہوڑ برابر کیا - جزیہ جاری کیا - تو ان باتون نے
بہی قافیہ اوسکا تنگ کیا - مسلمانون مین اختلاف ہے بعض اوسکو ساری مسلمان بادشاہون مین
بڑا سمجہتے ہین - اور اکبر سے بہی بزرگ جانتے ہین - بعض اوسکو بدنیت اس سبب سے بتاتے ہین کہ
اوسکا کوئی کام سرسبز نہین ہوا یہانتک کہ جو مسجدین اوسنے بنائین وہ بہی آباد نہ ہوئین - خاص ہون سے
رائے کچہہ بہی ہو - مگر عام رائے یہہ ہے کہ وہ انصاف رسانی اور جفاکشی مین اکبر کے برابر تہا - اکبر کو
تعصب مذہبی نہ تہا - وہ سب انسانون پر یکسان مہربان تہا - دشمنون کے ساتہہ سلوک کرنے مین بڑا
فیاض تہا - اورنگزیب کو مذہبی تعصب تہا - کسی پر وہ اعتبار پورا نہ رکہتا تہا - سب سے کہٹکتا رہتا
مغلوب دشمنون کے لئے دل اوسکا پتہر تہا کبہی پگلتا ہی نہ تہا - ہندوون کی ساتہہ اوسکا سلوک اکبر کے
سلوک سے بالکل مختلف تہا - اکبر نے ہندون پر جزیہ موقوف کیا عالمگیر نے جاری کیا - اکبر نے ہندو مسلمانونکو
برابر سمجہہ دیکر اپنی سلطنت کو مستحکم کیا - عالمگیر نے ملازم ہندوون کے موقوف کرنیکا ارادہ کیا - اکبر نے

راجپوتون سے ناتہ رشتہ پیدا کرکے اونسے وہ محبت اور موانست پیدا کی کہ وہ جان ومال اور اولاد
پادشاہون پر قربان کرنے لگے - عالمگیر نے اونسے وہ عداوت پیدا کی کہ وہ پادشاہ کے دشمنون کے مددگار
اور معاون ہونے لگے - غرض وسنے ہندؤن کے دلون کو ایسی کچہہ رنجش ہوگئی کہ وہ سارے کے سارے
مرہٹون کے دوست ہوگئے - وہ اپنے باپ دادا کی طرح عیش اور کامرانی کے ساتہہ زندگانی بسر کرتا اگر
وہ یہہ چاہتا کہ میرے ہی نام کا خطبہ ساری عبادت خانون مین پڑہا جائے - اور ساری بازارون مین
اوسیکے نام کا سکہ چلایا جائے - اور ساری امیرون کے قصر اور محل اوسیکے قبضہ مین ہون - ہر ایک
آدمی اوسکا غلام اور دل سے تابعدار ہو - غرض دہر یہہ شوق توسیع سلطنت اور وسعت ختیار
ہو - اودہر تعصب مذہبی کا یہہ شوق ہو - ان دونون باتون نے ہندو رعایا کا دل اوس سے
ناراض کردیا تعجب ہے کہ اورنگ زیب اون پادشاہون کے گہر مین پیدا ہو کہ جنکے گہرون مین
رانیان بہری پڑی ہون اور بعض وہمین سی ہندنین کی پیٹ سے پیدا ہوئی ہون -
اور مذہب مین بہی وسیع المشرب ہون - ان پادشاہ کی تدابیر سے تو تحقیق نہین کہ سلطنت
مین خلل آیا یا نہین آیا - مگر اس خاندان کا یہہ دستور ہوگیا تہا کہ جب پادشاہ مرتا تو ساری وارث
اوسکے آپسمین لڑنا شروع کرتے - اگرچہ اس سے یہہ تو فائدہ تہا کہ اون سب مین لڑ لڑا کر وہی
غالب ہوتا جو زیادہ عاقل اور جوانمرد ہوتا - مگر جب تک کہ ان لڑائیون کا فیصلہ ہو ملک مین
جہگڑے اور فساد برپا ہوجاتے غرض اصلی سبب تنزل سلطنت اسلامیہ کا یہی ہے کہ اونکے ہان کوئی
جانشین مقرر کرنے کا دستور آئین نہتا - نہ اورنگ زیب جیسے دانشمند نے کوئی نیا قائم مقام مقرر کیا
جسوقت عصا سلطنت دہلی اس بوڑہے پادشاہ کے ہاتہہ سے گرا اوسکا سنبہالنا اوسی پادشاہ کا
کام تہا جو اورنگ زیب کی طرح شجاع مدبر منتظم عاقل ہوتا - جس ملک کی خوتیس کروڑ روپیہ
کی آمدنی ہو - اور پانچ لاکہہ فوج ہو - اوسپر سلطنت کرنا اپنے قبضہ مین رکہنا ظاہر ہے

کیسے ہوشمند اور زبردست آدمی کا کام تہا*

سلطنت بہادر شاہ یعنی شاہ عالم اول

شاہزادہ اعظم اور معظم کی لڑائی

جسوقت عالمگیر کا انتقال ہوا تو زیب النسا بیگم نے قاصد کو دوڑا کر شہزادہ اعظم شاہ کو بادشاہ کے انتقال سے اطلاع دی - شاہزادہ یہہ خبر سنتے ہی راتون رات احمد نگر مین آگیا - اور چودہ روز تک باپ کا ماتم رکہا - اور پہر باپ کی وصیت پر خاک ڈال کر تخت سلطنت پر قدم رکہا - اور غازالدین خان بہادر فیروز جنگ کو بلایا - مگر یہہ دور اندیش دور کی سوچا - اور یہہ سمجہا معلوم نہین زمانہ کیا رنگ دکہائے - اوس پاس نہ گیا - بہانہ کچہہ بتلا دیا - اب اعظم شاہ بڑے ساز اور سامان سے آگرہ کیطرف چلا اور گوالیار مین جاکر مقیم ہوا - جب عالمگیر کی بیماری کی خبر عالمگیر ہوئی تو کابل مین بہی اوسکی خبر پہونچی - شاہزادہ محمد معظم جو سب بہائیون مین بڑا تہا وہ بہی کابل سے چلا - اور اوسکا بیٹا عظیم الشان کہ بنگالہ کا ناظم تہا بنگالہ سے روانہ ہوا - اور جب اثنا راہ مین شاہزادہ معظم کو باپ کے مرنے کی خبر پہونچی - تو محرم الحرام ۱۱۱۹ھ کو تاج شاہی سر پر دہرنے رکہا - اور بہادر شاہ اپنا لقب ٹہرایا - اور بہائی محمد اعظم شاہ کو یہہ خط لکہا - ہم تم ایک دریا کے موتی اور ایک ہی شاخ کی پتے ہین - ایک ہی گہر مین پلے ہین - ایک ہی جگہ کہیلے ہین - اگرچہ تم میرے بہائی ہو مگر مین تم کو بیٹون سے زیادہ عزیز جانتا ہون - گو تم میرے ہمسر ہو مگر مین تم کو لخت جگر سمجہتا ہون - اب عقل اور خردمندی کا یہی اقتضا ہے کہ جسطرح باپ نے ملک تقسیم کر دیا ہے اوسی پر ہم تم راضی ہون - ملک دکن کی فرمان روائی آپ لیجے - اور اجمیر اور گجرات کے صوبے مطلوب ہون تو وہ بہی لیلیجے - جب یہہ خط اعظم شاہ کی نظرون سے گذرا تو

اوسنے ٹھنڈی سانس بھر کر اور گرم آہین نکال کر کہا کہ قسمت ملک کیا چیز ہوتی ہے - پادشاہی کیا
کسی کی وراثت ہوتی ہے - **بیت** عروس ملک کسے در کنار گیرد تنگ +
کہ بوسہ برلب شمشیر آبدار زند + آپکی کیا انصاف کیا ہے چودہ صوبون مین خود پادشاہی
کرین - اور دکن کی چار صوبون مین مین - دو پادشاہی در اقلیمے نگنجند - جب یہہ پیغام بہادر شاہ
پاس پہنچا تو وہ آگے بڑہا - اور لاہور مین آیا - وہان معزالدین اوسکا بڑا بیٹا کہ صوبہ دار ملتان
کا تہا قدمبوس ہوا - اور اوسکا بڑا بیٹا عظیم الشان ایک کروڑ روپیہ ساتہہ لیکر بنگالہ سے
اکبر آباد مین پہونچا - اور مختار خان ناظم صوبہ آگرہ کو قید خانہ مین بہجوا دیا - تمام کارخانون پر
قبضہ کر لیا - اور قلعہ دار سے قلعہ کی کنجیان مانگین - قلعہ دار نے عرض کیا کہ جب آپکی چچا اور
والد مین سلطنت کا فیصلہ ہوگا تو مین کنجیان دونگا - اب باپ ہی آگرہ مین آگیا - یہہ خزانہ
اوسکے لشکر کے بہت کام آیا - اب بہادر شاہ کی خبر آگرہ مین آئی کہ اعظم شاہ نے لشکر بڑی بڑے
کوچ شروع کئے - جسکے سبب سے بہاری توپخانے ساتہہ نہ چل سکے اور سپاہ بہی کچھہ پیچہے رہ گئی
۱۱ - ربیع الاول سنہ ۱۱۱۹ کو وہ گوالیار کے نواح مین آیا - ۱۸ کو جاجو کہ اکبر آباد کے قریب ہی بہائی
سے جا لڑا +

معظم شاہ کی فتح

ہنگامہ کارزار گرم ہوا - مگر بہادر شاہ کی قسمت مین پادشاہی تہی - ایسی ہوا تند اعظم شاہ کے
لشکر کے منہ پر چلنی شروع ہوئی کہ ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ نے عرض کیا کہ اب دو پہر ہو گئی
ہے اور ہوا بہی تند چل رہی ہے - اور آصف الدولہ اسد خان بہی سلحخانہ اور توپخانہ لئے گوالیار
مین ہے آج لڑنا صلاح وقت نہین ہے - کل سب اسباب آجائیگا وسوقت میدان نہین جائے گا - اسکا
جواب ایسی خشونت سے اعظم شاہ نے دیا کہ سپہ سالار ناراض ہو کر اپنے باپ پاس چلا گیا -

اس شاہزادہ کی ایسی مغرورا ور نخوت کی باتون سے بہت سے اورامیر بھی ناراض ہوکر چلے گئی۔ غرض ان
دونون بہائیون مین ایک معرکہ عظیم ہوا۔ اعظم شاہ اور اوسکی دو جوان بیٹے بیدار بخت اور والا جاہ مارے گئے
اور ربیع الاول جون ۱۱۱۹ھ ۱۷۰۷ء مین لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ ایک بہائی کو تخت سلطنت اور دوسرے بہائی کو تختہ تابوت
نصیب ہوا۔ اور آصف الدولہ اور بیٹا اوسکا دونون رومال سے دست بستہ بہادر شاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
بادشاہ نے ہاتہہ کہلواکر اونکی نہایت عزت و تعظیم کی۔ اور آصف الدولہ کو وکالت سلطنت کا عہدہ اور
ذوالفقار خان کو میر بخشی کا عہدہ عنایت کیا۔ منعم خان بادشاہ کی ایام شاہزادگی سے
ساتہہ تہا۔ اور نہایت عقلمند دانشمند اور نیک نیت اور پاک طینت امیر تہا۔ اوسکو عہدہ وزارت عنایت ہوا
۔ دونون بہائیون سید عبداللہ خان اور سید حسین علیخان نے اس لڑائی مین بڑی جان لڑائی تہی
اسکے صلہ مین عبداللہ خان کو الٰہ آباد کی اور سید حسین علیخان کو بہار کی صوبہ داری مرحمت ہوئی۔

مرزا کام بخش کی سرکشی دکن مین اور اوسکی شکست اور وفات

اگرچہ مرزا کام بخش درشت مزاج اور خود پرست اور بدمزاج تہا۔ مگر اوسنے اعظم شاہ کی بادشاہی
تسلیم کرلی تہی۔ جب اوسکے مارے جانیکی خبر آئی تو کمر اوسکی ٹوٹ گئی۔ لیکن وہ بہائی کا تابعدار
نہ ہوا۔ اور باوجود بی استعدادی کے امادہ پیکار ہوا۔ بہادر شاہ سلیم الطبع اور کریم النفس تہا۔ اوسنے چھوٹے
بہائی کو بہت نصیحتین کین۔ مگر فائدہ مند نہ ہوئین جب مہربانی کا خط لکہا اوسکا جواب نامہربانی کا سنا
۔ آخر کار مجبور ہوکر غرہ شعبان ۱۱۱۹ھ ۱۷۰۷ء کو وہ فتح پور کی راہ سے بیجاپور کو روانہ ہوا۔ اور محمد کام بخش بہی
فوج لیکر بیجاپور سے گلبرگہ مین آیا۔ ۳ ذیقعدہ ۱۱۲۰ھ فروری ۱۷۰۸ء کو لڑائی ہوئی۔ اور مرزا کام بخش نے شکست فاحش
کہائی۔ اور خود زخمی ہوا۔ بہادر شاہ کی آدمی اوسکو اوٹہا کر لائے۔ اور ایک خیمہ مین بادشاہ کے
پاس اوتارا۔ اور مرہم پٹی کا حکم بادشاہ نے دیا۔ اور جہان شاہ بہادر اپنے بیٹے کو اوسکی عیادت کے
واسطے بہیجا جب اس بہتیجے نے چچا سے کہا کہ ابا جان کا دل نہ چاہتا تہا کہ جناب ایسی زخمی ہون تو آپ

مرزا نے شگفتہ خاطر ہو کر کہا کہ تم کو باپ کے مرنے کے بعد یہی معاملہ پیش ہونیوالا ہے تم اپنی فکر کرو۔ پہر
بادشاہ خود بہائی کو دیکہنے آیا۔ اور اوس نے جب یہہ کہا کہ میخواستم باین حالت شما را بہ بینم اما مقدر
چنین بود۔ تو اوسی حالت بیطاقتی مین اوس نے کہا کہ ان قبلہ بکدام صورت مرا میخواہند کہ بہ بینند یا را
تخت ست یا تختہ۔ یہہ کہکر ایسا غصہ مین آیا کہ تمام زخمون کا بخیہ کہل گیا۔ اور اوسی تکلیف مین
جان آفرین کو جان سپرد کی ؛

مرہٹون کا حال اور اون سے کے ساتہہ معاملات بادشاہ کے

اگرچہ عالمگیر کے مرنے سے ساری ہی سلطنت کی کامون مین انقلاب ہوگیا تہا اور تمام تعلقات
کی صورت بدل گئی تہی۔ مگر مرہٹون ہی جو تعلقات سلطنت اسلامیہ سے تہی اونہون نے بالکل ایک نئی صورت
مستقل پیدا کی۔ جب بادشاہ اس بیجاپور کی سلطنت کو فتح کر رہا تہا اوسوقت مرہٹی اوسکے جان نثار
خدمت گزار اور دوست تہے۔ بعد اسکے وہ ہمسایہ بد بادشاہی اضلاع کی ہوگئے۔ پہر اپنے مذہب اور قوم کے
آزاد کرنیوالے اور مسلمانون کی پیش قدمی کے پیچہے ہٹانیوالے۔ آخر کو اوس سلطنت اسلامیہ کے مالک
ہوگئے۔ جو نہایت کمزور ہو کر قریب المرگ تہی مگر مرتے دم تک اوسنے اپنی نخوت اور تکبر سے ہاتہہ نہ اوٹہایا
پہر عالمگیر کے مرنیکے بعد اہل اسلام نے اس قوم کی مطیع کرنیکا ارادہ نہین کیا۔ وہ اپنے دشمنون کی اولاد کو
آپسمین لڑا لڑا کر اپنی قوت اور سلطنت کو بڑہاتے رہے۔ اور بادشاہی فوجون کے سامنے اپنی بہادری نہ
گوشہ نشین کہاتے رہے۔ مرہٹون کو خواہ لٹیرے سمجہو خواہ قزاق جو چاہو اور کوئی برا نام رکہو
مگر جو اونہون نے اپنی قوم اور مذہب کے آزاد کرنے مین بہادرانہ اور مردانہ کوشش اور سعی کی۔ اور جو دلکولے
اور جوش قومی ہمدردی کی اونہون نے ہندوؤن مین پیدا کئی وہ ایک کارنامہ تاریخ مین قابل ستائش
رہیگا۔ اب بہادر شاہ دکن مین موجود تہا۔ وہ اس سوچ بچار مین تہا کہ مرہٹون سے کیا معاملہ کرنا چاہیے
تم کو یاد ہوگا کہ شاہو بیٹا سنبہاجی کا ستو برس سے بادشاہ کی ہان قید تہا۔ اور عالمگیر کے بیٹے نے اوسے

جب اوسنے بادشاہی محلون کی ناز و نعمت مین پرورش پائی ہو تو گو وہ سیواجی کا پوتا ہو مگر اوسمین
وہ سپاہیانہ چالاکی اور مردانہ ہمت کہان پیدا ہوسکتی ہی - وہ بالکل عیش کا بندہ اور نرا شاہزادہ تہا
- اوسکو بہادرشاہ نے قید سے چہوڑ دیا - وہ یہہ سمجہا کہ اوسکے چہوٹنے سے مرہٹون مین انقلاب عظیم پیدا ہوگا
اور اونکے آپسمین لڑائی شروع ہو جاویگی - راجا رام کا بیٹا صغر سن راجہ تہا - اور اوسکی ماں تارا بائی نائب
سلطنت تہی - اور ساری حکومت کرتی تہی - اوسنے ساہوجی کو کہدیا کہ وہ سمبہاجی کا بیٹا نہین ہے
- اسلئے اوسکا حق راج کا نہین ہی - مگر مرہٹے ساہو کے استحقاق موروثی کو بہولے نہین تہے غرض
دو گروہ مرہٹون مین ہوگئے - اور آپسمین خوب لڑائیان ہوئین - سنہ ۱۷۰۸ء مین ستارہ پر ساہو نے
قبضہ کیا - اور اپنی دار السلطنت بنایا - کولاپور کو تارا بائی نے راجدہانی بنایا - طرفین سے بڑی فوجین
جمع ہوئین - اور بڑے بڑے سردار مرہٹون کے کبہی ادہر کبہی ادہر ہوتے رہے - اور میدانون مین
لڑ لڑ کر کٹتے مرتے رہے - بادشاہ سلامت اونکی سیر خوشی خوشی دیکہا کئے - اونکے آپس کی لڑائی
مین بادشاہی ملک اونکی لوٹ مار سے محفوظ رہا - اب ساہوجی کو غلبہ معلوم ہوتا تہا - اس واسطے
ذو الفقار خان تو یہہ چاہتا تہا کہ بادشاہ اوس سے آشتی کرے - مگر منعم خان وزیر کی یہہ مرضی
تہی کہ تارا بائی سے صلح ہو - اس اختلاف سے جو خط و کتابت صلح کے باب مین ہو وہ ضائع گئے
- بادشاہ دکن سے چلا آیا - اور ذو الفقار خان کو اپنا نائب دکن مین مقرر کر آیا - مگر یہہ سردار
ایسا لائق تہا کہ اوسکے بغیر بادشاہ کو چین نہ تہا - اسلئے اوسکو اپنے پاس بلا لیا - ذو الفقار خان
نے داود خان پنی کو نائب مقرر کیا - اوس نے عہد عالمگیر مین دکن کی لڑائیون مین
بڑا نام پیدا کیا تہا - اور کسی سردار نے اوسکی برابر بہادری اور مردانگی اپنی نہین دکہائی تہی -
وہ اس بات مین بہی مشہور ہے کہ اوسکو انگریزون کے ساتہہ کہانے پینے مین کچہہ پرہیز نہ تہا - وہ اکثر
مندراس مین جاکر انگریزون کے ہان دعوتین کہاتا - بواقعی وہ نہایت لائق امیر تہا - اوسنے

اپنی ساری تدابیر مین اتباع اپنی افسر اعلے کا کیا - اور ساہوان شرائط پر صلح کر لی کہ وہ بادشاہ کی طرف سے مرہٹون کی ریاست مین راجہ رہے - اوسکو دکن کی چھہ بادشاہی صوبون مین سے بادشاہی اہلکار محصول وصول کر کے چوتہہ دیا کرینگے - مگر اس وصول کرنے مین اوسکو دخل نہ ہوگا - یہہ انتظام نہایت معقول تہا کہ اوسکی بدولت بادشاہی صوبے مرہٹون کی لوٹ مار سے محفوظ رہے - مگر لاکہون مرہٹون کی گذر اوقات اس لوٹ مار ہی پر تہی - یہہ چوتہہ کب اونکو اکتفا کرتی تہی - اسلیئے گو بادشاہی صوبے اونسے محفوظ ہوگئے مگر مرہٹون کا خود ملک اس انتظام سے ایک آفت مین آگیا - اور سارا بوجہہ اونکا اوسی پر آن پڑا - غرض بادشاہ یون مرہٹون سے فارغ ہوکر اب اور طرف متوجہ ہوا +

راجپوتون کی ساتہہ معاملات

جسوقت بادشاہ کام بخش سے لڑنیکے لئی جانی لگا تو اوسنے تین راجپوت راجاؤن سی صلح کر لی تہی - رانا اودے پور کے ساتہہ شرائط صلح یہہ تہین کہ جو ملک اوسی پہلے چہین لیا گیا تہا وہ واپس دیا جائے اور ساری مذہبی رسوم اوسکے راج مین اوسی طرح جاری رہین جیسی کہ اکبر کے عہد مین تہین - اور دکن کی لڑائیون مین جو فوج اوسی امداد کے لئی لیجاتی تہی وہ بہی موقوف رہی - مارواڑ کے راجہ اجیت سنگہ سی بہی انہین شرطون پر صلح ہوگئی - مگر امداد شاہی کی لئے فوج دینی کی شرط قائم رہی - مگر راجہ جی سنگہ کی ساتہہ بڑی کڑی کڑی شرطین لگائی گئین - اور وجہ اوسکی یہہ تہی کہ اوس راجہ نے اگرچہ خود مختاری کا دعوی نہ کیا تہا - مگر وہ حال کی لڑائی مین بادشاہ کی بہائی اعظم شاہ کا رفیق ہوگیا تہا - اسلئے اوسکی دار الریاست مین بادشاہ نی اپنی فوج متعین کی - ضرورت کے وقت بادشاہ کی امداد فوج کرنی بہی اوسپر واجب تہی - غرض جب بادشاہ دریا نربدا پر دکن جانیکے لئے پہونچا - تو وہان راجہ جی سنگہ کچہوانہ اور اجیت سنگہ پسر جسونت سنگہ اوسکے ساتہہ تہے - مگر بے رخصت اور اجازت بادشاہ سی ناراض ہوکر اپنے گہر چلے گئی - اور وہان اپنی شوخیان دکہانے لگے

اور بادشاہی آدمیون کو اپنی قلعون سے نکال باہر کیا او تین سید بارہ کی جو بادشاہی افسر تہے اونکو بہی
قتل کر ڈالا - جب بادشاہ کو دکن کی مہمات سے انفراغ ہوا تو وہ ماہ شوال مین دریاء نربدا سے اوتر کر ان
دونون راجاؤن کی گوشمالی کیواسطے اجمیر کیطرف روانہ ہوا - لیکن اتنی مین یہہ خبر آئی کہ سکہون نے
سرہند مین سر اوٹہا رکہا ہے - وزیر خان وہان کی حکمدار کو مار ڈالا ہے - اونکے گورو گوبند کا تسلط بڑہتا
جاتا ہے - اس سبب سے بادشاہ نے رجپوتون سے صلح چاہی - یہہ راجہ بہی بادشاہ کی خبر سنکر
اپنے ملک سے چلے گئے تہے - بادشاہ رجپوتون کے قریب جا لون کے ڈر سے خود تو نہین گیا - مگر اپنے بیٹے عظیم الشان
کو دونون راجاؤن کی ملاقات کی لیئے بہیجا - اور رستہ مین ملاقات ہوئی - اور جو شرائط صلح اونہون
نے پیش کین وہ منظور کین غرض یہہ صلحین ۱۷۰۹ع ۱۱۲۱ھ مین ہوئین - اور راجپوتانہ اسی تاریخ
سے بادشاہی اطاعت سے آزاد ہو گیا +

بہادر شاہ بہادر اور دانشمند تہا - مگر وہ مدت تک زندہ نہین رہا جس سے معلوم ہوتا کہ وہ استحکام سلطنت کے
لئے کیا کیا تدبیرین کرتا - مگر اوسکی تہوڑے عرصہ کی سلطنت مین وہ جدید سلطنتین اور خاندان
پیدا ہوئے جنہون نے سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے آپس مین تقسیم کیا - اور بارہ کے سید - جنوب مغرب کے
مرہٹے جنکو کچہہ دنون کے لئے بادشاہ نے مول لے لیا تہا - راجپوت جنسے کہ ایک صلح برسر سواری رواروی
مین ہو گئی تہی - برٹن کے اولوالعزم سوداگر یعنے انگریز جو اپنی فورٹ ولیم کی پریسیڈنسی چپ چاپ
بنیاد جمارہے تہے چین قلیچ خان جو نظام کی سلطنت کا بانی دکن مین ہوا سعادت علیخان
ایرانی تاجر جسکے خاندان نے لکہنو مین بادشاہی کا ڈنکا بجایا - خیر یہہ سب تو ایک طرف تہی کچہہ زور
اور قوت اونکو نہ حاصل ہوا تہا کہ بادشاہ اونکی طرف متوجہ ہوتا - مگر سب سے زیادہ قوی دشمن
سکہ تہے جنکے مغلوب کرنے پر بادشاہ اور اوسکی ساری سپاہ کو توجہ کرنی پڑی - اجمال
کچہہ سکہون کا لکہتے ہین +

سکھون کا حال

سکھون کے فرقہ کا آغاز پندرہوین صدی سے عہد بابری مین ہوا۔ مگر وہ ایک مذہبی فرقہ تہا۔
بڑہتے بڑہتے ایک قوم بن گئی — انگریزی سلطنت تک ونکی جاہ وجلال نے اپنا کمال
دکہایا۔ بانی مبانی اس فرقہ کا گرو نانک شاہ تہا۔ وہ پندرہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوا۔ وہ
سائین کبیر کے چیلون مین تہا۔ اوسکی مذہب کا خاص مطلب صلح کل تہا۔ وہ ہندو مسلمانون کو ایک کرنا
چاہتا تہا۔ وہ توحید الہی کا ہندؤن کی طرح بغیر پیغمبرون کے توسط کے مانتا تہا۔ اور کسی مذہب سے
پرخاش نہ رکہتا وہ عین صورت جانتا تہا۔ اوسکا یہہ قول تہا کہ خدا کی پرستش انسان پر واجب
اور فرض ہے۔ مگر صورت پرستش کی پابندی چندان ضرور نہین۔ غرض یہہ فرقہ مدت تک
مرنج و مرنجان رہا۔ اور صلح کل کی صورت مین ایک صدی تک پرورش پاتا رہا۔ مگر ایک گرو
اوسکا اکبر کی سلطنت کے آخر سال مین ١٦٠٦ء مین مسلمانون کے ہاتہہ سے مارا گیا تو پہر وہ بہی ہاتہہ پیر
نکالنے لگا — اور تلوار چمکانے لگا ١٦٧٥ء مین تو اوسکا دسوان گرو گوبند سنگہ گدی پر بیٹہا۔
اس بلند ہمت نے مذہبی فرقہ کو سپاہیانہ جمہوری سلطنت بنا دیا۔ اوسنے اپنے گروہ کی تعداد کو
بڑہانے کے لیے ذات کی قید کو اوٹہا دیا۔ مسلمانون اور برہمنون اور بہنگیون سب کو برابر کر دیا۔
اور آپس مین کے اتحاد اور اتفاق کے لئے سب کا ایک لباس اور وضع اور انداز مقرر کیا۔ تاکہ
اونکی امتیاز اور آدمیون سے ہون۔ اور اونکا فرقہ تمام انسانون مین جدا معلوم ہو۔ اوسنے یہہ قاعدے
مقرر کئے تہے کہ ہر شخص روز ولادت یا روز ارادت سے اپنے پاس لوہا رکہے گویا یہہ اوسکے سپاہی ہونے کا
ایک تمغہ تہا۔ نیلے کپڑے پہنے۔ ڈاڑہی اور سر کے بالون کو بڑہنے دے۔ اور سارے بدن کی بالون مین
سے ایک بال کو نہ کترے نہ اوکہیڑے۔ ہندؤن کی دیوتاؤن کی تعظیم اور برہمنون کی تکریم
قائم رکہی۔ گائے کو بہی وہ آتا اور ماتا ہندوستان کی سمجہا اور اوسکے گلا کاٹنے کی سخت ممانعت کی

مگر کہانے پینے اور شراب خواری کی قید کو اوٹھا دیا - اور بیراتا طریقہ ہندؤن کی پرستش کا جو تھا
اوسے بھی چھوڑ دیا - اور ایک نیا دستور عبادت کا نکالا - سلام کرنیکی طرز ایک نئی نکالی -
غرض اونہوں نے اس فرقہ کی صورت کو ایسا بدل دیا کہ آج تک وہ سب اور قوموں سے نرالی قوم
معلوم ہوتی ہے - اور یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ وہ سب پہلی قوموں سے ایک قوم بن گئی ہے
بلکہ اصلی قوم بجائے خود معلوم ہوتی ہے - گرو گوبند کے وقت ہی اس فرقہ نے ایک نیا رنگ
ڈھنگ پیدا کیا - وہ لوگ اپنی دین کی حرارت مین بہرکہ اپنے مخالف مذہب والون سے نفرت
کرنے لگے - اور اپنی مطلب برآری کی لیئے جان دینے کو مستعد ہوئے - غرض اس گرو کے عہد مین
اس فرقہ کا اقتدار بڑہ گیا - سکہون کی فوج پیادہ اور سوار گرو جی کے رکاب مین رہنے لگی
اور بادشاہ کی لشکر سے بہی مقابلے ہونے لگے - مگر اونکی جمعیت اسقدر نہ بڑہی کہ وہ بادشاہی
لشکرون کے سامنے ٹہہرتے - آخر گروجی کی ساری گڈہیان چہن گئین - اور اونکی سگی مادر
جورو بچے قتل ہوئے کچہہ بہاگ گئے کچہہ زخمی ہوئے کچہہ ہمت ہار کے بیٹہہ رہے - اور یہانتک
اوسکی نوبت تنزل کی پہونچی کہ مغلون کی سلطنت مین بلا تکلف داخل ہوا - اور اپنی آخر وقت
مین ایک دشمن کے ہاتہہ سے ناندیر مین مارا گیا - بعد اوسکے گورو بندا جانشین ہوا - اوسنے گرو گوبند
اور گرو تیغ بہادر کے خیالات کو توسیع دی - مسلمانون کو اس فرقہ کا پیدا ہونا نہایت ناگوار تہا
اونسے لڑائیان لڑکر اور اونکو حیران اور دق کرکے آخر سپاہی بنا دیا - اور وہ مسلمانون کو
ملانے کی عوض اونسے لڑنے پر مستعد ہوگئے - جسقدر وہ مسلمانون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے اوتنا
ہی اونکا زور بڑہتا گیا - اور وہ مسلمانون کی بیخ کنی کے درپے ہوتے گئے - مسلمانون کی
سلطنت نہایت ضعیف ہوگئی تہی - اسلیئے سکہون کو بادشاہی صوبون کے تنگ کرنیکا
بڑا قابو ملا - گورو بندا نے تو یہانتک سفاکی اور بیرحمی پر کمر باندہی - اور انتقام کا ارادہ کیا

کہ مسجدون کو مسمار کیا۔ ملّانون کو ذبح کر ڈالا۔ عورت بچے اور بوڑہے تک نہ چہوڑے۔ بلکہ وحشیانہ عوض مردون کی لاشون سے یہانتک لیا کہ اونکی بوٹیون کو کتّے چیلون کو کہلایا۔ اور حاملہ عورتون کے بچون کو پیٹ سے نکال کر قتل کیا۔ اب یہہ فرقہ سپاہی اور ملک گیر ہو گیا۔ سرہند کے حاکم دار وزیر خان کو اونہون نے ایک لڑائی مین مار کر اس ملک پر قبضہ کر لیا+ اس فرقہ کا سارا زور شور ملک سرہند مین تہا۔ ستلج اور جمنا کے درمیان جو ملک بادشاہی واقع ہا وہ اونکی لوٹ مار کا گہر تہا۔ اس ملک مین ایک آفت اونکے ہاتہ سے برپا تہی۔ سارے شہرون کو لوٹا مارا۔ اور تین ہزارون آدمیون کا خون کیا۔ اونکا یہہ دستور رہا کہ خاص خاص مقامون کے حاکمون نے اونکا مقابلہ کیا۔ تو لدہیانہ اور پہاڑون کے درمیان بہاگ کر چلے گئے۔ اور پہر جب اونکو قابو ملا۔ ان پہاڑون سے اوتر پہر لوٹ مار کرنے چلے آئے+ غرض جب اس فرقہ کی غارتگری کی یہہ نوبت پہونچی تو بادشاہ کو خود اونکے مقابلہ کے واسطے جانا پڑا۔ چنانچہ اوسنے بہت جلد اونکو ایسا مجبور کیا کہ وہ پہاڑون مین جا چہپے۔ مگر وہ مطیع اور محکوم نہ ہوئے۔ اور بندا ایک قلعہ مین پناہ گیر ہوا۔ یہہ قلعہ شجاعت اور مردانگی سے تو نہ فتح ہوا۔ مگر قحط نے سکہون کو بہت ستایا اور بہوکہ پیاسا مارا۔ اسکر باوجود ان تکالیف کے وہ قلعہ کی حفاظت کئے گئے۔ اور جب مقابلہ سے مایوس ہوئے۔ تو اوس سے باہر نکلے۔ اور جان توڑ کر لڑے بہت سے سکہ کام مین آئے۔ اور مسلمانون کا قبضہ قلعہ پر ہو گیا۔ ایک چیلی نے اس لڑائی مین کام کیا جب وہ گرفتار ہوا۔ تو اوسنے اپنی تئین گرو بندا بتایا جسکو مسلمان پکڑ کر بڑی دہوم دہام سے لے گئے اس اثنا مین گرو بندا بہاگ گیا۔ اس چیلی کی شجاعت پر بادشاہ نے تعجب کیا۔ اور اوسکو لوہے کے پنجرے مین بند کرکے دہلی بہیجدیا+

بادشاہ کی وفات

پادشاہ نے یہہ چاہا کہ اس فرقہ کی جڑ کو بالکل کاٹ دے۔ اس نظر سے وہ لاہور مین آیا۔ ۲۴ ماہ محرم الحرام کو
مزاج مین پادشاہ کی خلل واقع ہوا حکم ہوا کہ ساری شہر کی کتون کو باہر نکال دین۔ یہہ حکم صادر ہوا کہ
ہندوون کی ڈاڑہیان منڈادو اور آئندہ اونسی کہدو کہ کوئی ہندو داڑہی نہ رکہی۔ اور پہر یہہ
حکم ہوا کہ مولوی اور عالم قید کیے جائین غرض اس دیوانگی کے مرض مین فروری ۱۷۱۲ع محرم ۱۱۲۴ مین
جہان فانی سے گذر گیا۔ پانچ چہہ برس سلطنت کی۔ اکہتر برس کی عمر تہی۔ یہہ پادشاہ حافظ
قرآن شریف اور مفسر اور محدث وفقیہہ وسخی وشجاع تہا۔ فن سپہ گری سے بہی وقف تہا
۔ اب اوسکے چار بیٹے تہے شاہزادہ محمد معزالدین۔ شاہزادہ محمد عظیم الشان۔ خجستہ اختر جہان شاہ
شاہزادہ رفیع الشان۔ اب وے ہاتہون سے میدان کارزار خون سے لال ہوئے۔

بہادر شاہ کے بیٹون کی لڑائیان

یہہ تو خاندان تیموریہ کا دستور قدیم سے چلا آتا تہا کہ پادشاہ مرے تو وارثون مین تلوار چلے۔ میراث کے
جہگڑے جدا جدا ہوون۔ چنانچہ اب ان چارون بہائیون مین خلافت کے لئے اختلاف ہوا محمد عظیم الشان
تو دادا کے وقت سے بنگال مین نظامت کا عہدہ رکہتے تہے۔ اور باپ کے وقت مین مدار المہام اور صاحب
دستخط پادشاہ سلامت کے تہے۔ اور تمام اسباب سلطنت پر اونکا تسلط تہا۔ باقی تین بہائی عدم
استطاعت اور قلت مقدور کے سبب آپس مین متفق ہوئے۔ ذوالفقار خان اون تینون کا استاد تہا
۔ اس سردار کو اب تک سازشون اور جوڑ توڑ سے برابر شوق چلا جاتا تہا۔ اوسنے اونمین یہہ عہد و
پیمان کرادیا کہ عظیم الشان پر فتح حاصل کرکے ملک کو برابر تقسیم کرلین غرض یہہ عہد کرکے تینون
بہائیون نے عظیم الشان سے میدان کارزار گرم کیا۔ اور پہلی ہی لڑائی مین فتح پائی۔ اور عظیم الشان
دریاے راوی مین گرداب فنا مین غرق ہوا۔ اور محمد کریم اوسکا بیٹا زندہ گرفتار ہوا۔ اور جہاندار شاہ
کے ہاتہہ سے مارا گیا جب اس مہم سے فراغ ہوا تو بہائیون مین نقض عہد ہوا۔ اور سب علحدہ ہو گئے

ایک سو اسی ارابہ خزانہ کی جنمین سی اسی ارابہ اشرفیون کے اور سو ارابہ روپیہ سے بہرے ہوئے تہے جہاندار شاہ کو ہاتہہ لگے - بہائی چاہتے تہی کہ تینون کے برابر حصے تقسیم ہون - مگر ذوالفقار خان نے ثالث بنکر یہہ فیصلہ کیا کہ پانچ حصو مین سے تین حصے معزالدین کو اور دو حصے دونو بہائیون کو دئے جائین - اسی پر اتفاق آپسمین ہوا - اول معزالدین جہاندارشاہ اور شاہزادہ خجستہ اختر جہانشاہ مین جنگ واقع ہوئی - اور رفیع الشان علحدہ رہا - اور ان دونون بہائیون کی لڑائیون کا تماشا دیکہتا رہا - ذوالفقار خان کی حکمت سے معزالدین کو فتح حاصل ہوئی - اور خجستہ اختر مارا گیا - رفیع الشان نے اپنی محلی کو واسطے تہنیت کے معزالدین جہاندار شاہ کی خدمت مین بہیجا - وہ ظالم نشہ مین بات کو مست پڑا تہا خواجہ سرا اونے محلی سے ہنسی سے کہا کہ دیکہا عظیم الشان اور جہانشاہ کی کیا نوبت ہوئی - تمہاری آقا کو کیا امید ہے - غرض یہہ حالت دیکہہ کر رفیع الشان بہی لڑائی کے لئے مستعد ہوا - اور مردانہ لڑائی لڑکر جان بحق تسلیم ہوا - اور معزالدین مستقل بادشاہ ہوا - اور جہاندار شاہ اپنا لقب کہا +

جہاندار شاہ

جہاندار شاہ باون برس کی عمر مین ۱۱۲۴ھ مین تخت سلطنت پر بیٹہا - اور جو شاہزادہ اوس کو اپنی نسل کے ہاتہہ آئے اون سب کو قتل کیا - اور صف الدولہ اسد خان بہادر کو وکالت کے عہدہ پر اور اوسکے بیٹے ذوالفقار خان کو وزارت کے عہدہ پر سرافراز کیا - اور وجہ اسکی یہہ تہی کہ ذوالفقار خان دانشمند اور فطرتی اول سے اس شاہزادہ کی ساتہہ ساری مہمات مین اسلئے شریک ہوا تہا کہ وہ سب سے زیادہ بیوقوف اور احمق تہا - اور قابلیت سلطنت کی نہین رکہتا تہا - وہ یہی کو جانتا تہا کہ میرے ہاتہہ مین کٹ پتلی کیطرح رہیگی جو ناچ نچاؤن گا ناچیگا - چنانچہ سارا اعتبار سلطنت اوسیکے ہاتہہ مین تہا - اور بادشاہ کی کچہہ حقیقت نہ سمجہتا تہا - اب بادشاہ لاہور سے دہلی مین آگیا -

اگروہ ذوالفقار خان کی رائے پر چلا چلتا تو یہہ مصیبت نہ دیکہتا جو اوسکو پیش آئی - ایک کسبی لال کنور تہی بادشاہ اوسکے عشق مین مرتا تہا - اب اوسکو خطاب امتیاز محل کا عنایت ہوا - اور اوسکو سبہی بادشاہی سواری کا سامان عنایت ہوا - اور کوکلتاش خان کو امیر الامرائی کا خطاب عنایت ہوا - یہہ امر ذوالفقار خان کو ناگوار گذرا - اب بادشاہ پر لال کنور کا عشق ایسا محیط ہوا کہ اوسکے حقیقی بہائی خوشحال خان کو ہفت ہزاری کا خطاب عنایت ہوا - اور اوسکے چہوٹے بہائی نعمت خان کو پنجہزاری منصب مرحمت ہوا - ذوالفقار خان ان خطابون کے سند نہ لکہی اور ہنسی سے حق التحریر مین ہزار تنبورا اور ڈہول مانگے - اس مسخرے پن کی شکایت اوسکی بہن نے بادشاہ سے کی - بادشاہ نے ذوالفقار خان سے اسکی سفارش کی - اور فرمایا کہ یہہ تنبور ڈہول تم نے ہنسی سے مانگے ہونگے - اس پر وزیر نے جواب دیا کہ یہہ ہنسی نہین ہی بلکہ حقیقت یون ہے کہ بندوبست صوبہ داری اور امور مہمات کا انجام موروثی خانہ زادون کا کام ہے - ڈوم ڈہاڑیون کو اوس سے کیا سروکار ہے - اور قوال صوبہ داری کا کام کرین تو ہم خانہ زاد بیٹہے کیا کرین تنبور اور ڈہول ہی بجایا کرین - اس جواب کو سنکر معز الدین منفعل ہوا اور چپ ہو رہا - اب ایک اور کنجڑن کا اقبال چمکا - وہ لال کنور کی دوگانہ مشہور تہی - زہرہ اوسکا نام تہا - اوسکی سواری مین بہی سوار اور پیادے چلنے لگے - غرض ان پاجیون کے عروج سے شریفون کا دل بادشاہ سے برگشتہ ہوگیا - پاجیون کا وہ مغز چلا کہ اشرافون کے سر پر چڑہنے لگے - ایک دن کا اتفاق ہے کہ زہرہ اور چین قلیچ خان کی سواری آمنے سامنے آئی - چین قلیچ خان نے اپنے آدمیون سے کہا کہ سواری کو موڑ کر اور طرف سے لے چلو - مگر زہرہ کے آدمیون نے اوسکے ہمراہیون کو ایسا گہیر لیا - کہ وہ کسی اور طرف نہ جا سکے - پہر یہہ اور طرہ ہوا کہ جب ہر چین قلیچ خان کے برابر آئی تو یہہ وہ اوٹہا کر کہنے لگی کہ چین قلیچ خان پسر کور توئی - اسکے کہنے پر اوسکو بہی غصہ آگیا - اور زہرہ اور اوسکے ساتہیون کو پکڑ کر خوب زدوکوب کی - بعد اسکے یہہ خیال ہوا کہ بادشاہ خفیف العقل ہے کہین اس عورت کے بہکانے مین آکر

مجھسے زیادہ نہ بالان پیدا کرے - اور انتقام کے درپئے نہ ہوجائے - اس خیال سے وہ ذوالفقار خان کے
پاس بھی گیا - اونسے چین قلیج خان کے آنسو پونچھے - اور اوسکا مدد و معاون ہوا - اوسکے ملنے ہو
اور ہر ایک بھلی التماس نے خوشحال خان پر نالش کی - ذوالفقار خان نے اوسی بند ہوا کر خوب پٹوایا
اور سلیم گڈھ کی قلعہ مین قید کردیا -

شاہزادہ فرخ سیر کی سرکشی بنگال مین اور بادشاہی لڑائیان

اگرچہ جہاندارشاہ نے سب اپنے خاندان کی شاہزادون کا خون گردن پر لیا تہا - مگر عظیم الشان کا
بیٹا فرخ سیر بنگال مین بچ رہا تہا - جہاندارشاہ نے جعفرخان کو لکہا کہ اس شاہزادہ کو گرفتار کرکے
بہیجدے - جب فرخ سیر کو اسکی خبر ہوئی - تو اوسنے سید حسین علیخان صوبہ دار بہار کا دامن پکڑا
اور بڑی منت اور سماجت خود کی اور اپنی ماسے کرائی - یہہ سید اوسکے حال پر مہربان ہوا -
اور اپنے بہائی سید عبداللہ صوبہ دار الہ آباد کو بہی بعد بہت سے مباحثہ کے شریک کرلیا - غرض سید حسین علیخان
نے عظیم آباد مین فرخ سیر کو تخت سلطنت پر بٹہایا - اور اس مفلس شاہزادہ کو یہان کی مہاجنون اور
دولتمندون سے روپیہ قرض دلوادیا - اور ایک سامان لشکر الہ آباد مین جمع کرادیا - بادشاہ نے
سید عبدالغفار خان کو دس بارہ ہزار کی جمعیت سے الہ آباد روانہ کیا - اور سید عبداللہ کی جگہ اوسکو
یہان کا صوبہ دار مقرر کیا - سید عبداللہ بہی ساتہہ ہی تین ہزار فوج اپنے چہوٹے بہائی
سراج الدین خان کے ساتہہ مقابلہ کو روانہ کی - کرہ مانک پور مین خوب لڑائی ہوئی - اگرچہ
سراج الدین علیخان اس لڑائی مین مارا گیا - مگر سید عبدالغفار خان کو شکست فاحش ہوئی
اور تمام لشکر اوسکا پریشان اور پراگندہ ہوگیا - پہر بادشاہ نے اپنے بیٹے اعزالدین کو پچاس ہزار
سوارون کے ساتہہ سید عبداللہ سے لڑنیکے لیئے بہیجا - اور چین قلیج خان کو بہی روانہ کیا - آگرہ تک
یہہ لشکر آیا تہا کہ فرخ سیر کے خبر نزدیک آجانے کی پہونچی - اسپر یہہ لشکر کہجوہ مین ٹہہر گیا -

ایکدن توپ اندازی کی لڑائی رہی - کہ شاہزادہ کو فرخ سیر کے لشکر سے ایسا ہراس ہوا کہ وہ سوار روپیہ کے اور سامان چھوڑ کر رات کو بھاگ گیا - اسپر لشکر کو بڑا ملال ہوا - پھر خود جہاندار شاہ ۱۲ ذی قعدہ ۱۱۲۴ھ کو فرخ سیر سے لڑنیکے لئے شاہجہان آباد سے ذوالفقار خان کو ہمراہ لیکر چلا - ستر ہزار لشکر اوسکے ہمراہ تہا - ۱۵ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ یکم جنوری ۱۷۱۳ء کو اکبر آباد کی متصل سموگر مین دونون لشکرون مین سخت لڑائی ہوئی - دونون طرف سے سوارون نے اپنے جوہر مردانگی دکہائی - اور خوب جان توڑ کر لڑے - سید حسین علیخان اس معرکہ آرائی مین زخمون سے چور چور ہوگیا مگر انجام یہہ ہوا کہ جہاندار شاہ کے لشکر کو شکست ہوئی - اور وہ بہیس بدل کر زنانی عماریون مین لال کنور کی ساتھ بیٹھکر شاہجہان آباد کو بھاگ گیا - ذوالفقار خان پہر رات گئی تک لشکر کو لڑاتا رہا - اور جہاندار شاہ اور اوسکے بیٹے اعزالدین کی تلاش مین آدمی دوڑاتا رہا - مگر اوسکا پتا کہان تہا - فرخ سیر نے ذوالفقار خان کا استقلال جب یہہ دیکہا تو وہ گھبرایا - اور اوسکو پیغام بھیجا کہ دعویدار سلطنت تو بھاگ گیا - اب تم کو کیا دعویٰ ہے - اگر سلطنت کا دعویٰ رکہتے ہو تو یہہ جدا مضمون ہے - لیکن اگر کسی بادشاہ کو چاہتے تو جہاندار شاہ نہ ہوا نہ ہوا - ذوالفقار خان نے جب یہہ پیغام سنا - اور بادشاہ اور اوسکے بیٹے کا کہین پتا نہ لگا - تو مایوس ہوکر میدان کارزار سے فرار ہوکر شاہجہان آباد مین پہنچا - فرخ سیر کے لشکر مین فتح کے شادیانے بجنے لگے - اور سید عبداللہ نے اپنے بہائی کی لاش کو تلاش کرا کے منگایا تو دیکہا کہ ابہائی زندہ ہی فتح کے مژدہ سے اس مردہ مین جان آگئی - اب جہاندار شاہ آصف الدولہ اسد خان کے گہر مین بے تکلف چلا گیا - اس بوڑہے نے اوسے قید کرلیا - ذوالفقار خان باپ پاس پہنچا - اور اوس نے باپ سے کہا کہ پہر جہاندار شاہ کو میدان کارزار مین لیجائیے - اور فرخ سیر سے لڑیے - باپ نے کہا کہ بیٹا یہہ ارادہ نہ کرو - پہر بیٹے نے کہا کہ مین اپنے صوبہ دکن کو جاتا ہون - یہہ بہی باپ نے منظور نہین کیا اوسکو اپنی حقوق خدمت پر ایسا اعتماد تہا کہ وہ یہہ جانتا تہا کہ عالمگیر کے خاندان کا کوئی بادشاہ

اوسے بد سلوکی نہین کریگا۔ جبکہ فرخ سیر دلی قریب پہونچا۔ تو یہہ دونون باپ بیٹے یارہ پلہ پاد شاہ کی ملازمت کو ارادہ سے آئے۔ میر جملہ مجید اللہ خانخانان کہ فرخ سیر کے مزاج پر حاوی تہا۔ اوسنے ان دونون باپ بیٹون کو دم دلاسے دیکر بادشاہ کی ملازمت کے لئے لے گیا۔ فرخ سیر نے دونون کی بڑی تعظیم اور تکریم کی۔ آصف الدولہ کو حکم دیا کہ آپ خیمہ مین تشریف رکہئے۔ وہان کچہہ صلاح اور مشورہ کرنا ہے۔ یون باپ کو خیمہ مین بہیجا۔ اور بیٹے کو باپ سے جدا کرکے اس جہان سے رخصت کیا۔ ۱۲ فروری ۱۷۱۳ع ۱۷ محرم ۱۱۲۵ھ فرخ سیر کے آدمیون نے جہاندار شاہ کو قلعہ کے اندر جا کر مار ڈالا۔ اب ان لاشون کی بہی یون تشہیر کی گئی کہ ہاتہی پر جہاندار شاہ کی لاش کہی اور اوسکی خواصی مین ذوالفقار خان کی لاش دم مین لٹکائی۔ اور دلی مین آصف الدولہ پالکی مین سوار سانہہ گیا۔ اپنے بیٹے کی لاشون کا تماشا دیکہا۔ اونکو دروازہ کے آگے ڈالدیا۔ اور آصف الدولہ کو حویلی خانجہان مین قید کر دیا۔ اور تمام مال اسباب ضبط کر لیا۔ غرض جہاندار شاہ ایک سال بہی جہاندار نہ رہی۔ اور اپنی کم بختی سے مارے گئے۔ نہ کنچنیو کے پہندے مین پہنستے اور اونکے کہنے مین آکر ڈوم ڈہاریون کو جاہ و منصب دیتے نہ اس بری گت سے مارے جاتے۔

فرخ سیر کی سلطنت کا بیان

رجب ۱۱۲۳ھ مین اٹہائیس برس کی عمر مین عظیم آباد مین اول فرخ سیر تخت سلطنت پر بیٹہا۔ آن دلی مین بادشاہ ہوا۔ محمد امین خان اور چین قلیچ خان اور اور سرداران توران کو عبد اللہ خان نے بادشاہ کی روبرو پیش کیا۔ اونکو جاہ و منصب عطا ہوئے۔ عبد اللہ خان کو قطب الملک کا خطاب اور وزارت کا عہدہ ملا۔ اور حسین علیخان امیر الامرا کے منصب پر مقرر ہوا۔ فرخ سیر نے اوس وقت کہ بیدست و پا تہا۔ اپنی دون ہمتی سے ان سیدونکے پیرون پڑا تہا۔ اور اپنے اہل و عیال سے نہایت منت اور سماجت اونکی کرائی تہی۔ جب اونکی بدولت یہہ سلطنت کی دولت ہاتہہ آئی تو اوس کی

[illegible]

دنیا کی معاملات عجیب و غریب ہوتے ہین سیدون کو اپنی اس حسن خدمات پر یہان یہہ گہمنڈ تہا
کہ سلطنت کے ساری اختیارات ہمارے مٹہی مین رہینگے - بادشاہ اپنی عیش عشرت سی اور ہم حکومت سے
مزے اوڑائینگے - اوسکو ہی دو آنی دینگے کہ وہ اپنی دوستون اور عزیزون سے سلوک کرے
اور باقی دولت کے ہم مختار ہونگے - فرخ سیر کو وہان یہہ خیال تہا کہ جنکی تقویت سے سر پر تاج رکہا گیا
ہے اونہین کا سر اول قلم کیجے - قاضی عبید اللہ تورانی جہانگیر نگر بنگالہ مین عہدہ قضا پر تہا -
اوسکو بادشاہ نی میر جملہ کا خطاب اور ہفت ہزاری سوار کا منصب عطا کیا - ظاہر مین وہ داروغہ
خواجیان اور خدمت ڈاک پر مقرر تہا - مگر باطن مین وہی دستخط خاص کا مالک اور بالکل بادشاہ
پر حاوی تہا اور کل خلائق کا مرجع تہا - شاہجہان آباد مین جسوقت سید عبداللہ آیا - تو
اوسنے بعض عہدہ دارون کو مقرر کیا - مگر بادشاہ نی شہر مین آکر میر جملہ کی صلاح سے ان عہدہ دارون
کو معزول کردیا - اور اور آدمی اونکی جگہ مقرر کردئی - یہہ امر سید عبداللہ کو ناگوار معلوم ہوا -
اور وہ سوچا کہ اگر اول ہی اوسکے اختیارات مسلم نہ ہوئے - تو پہر وزارت کا کیا اعتبار اور میرا
کیا اقتدار رہیگا - جس کام کا آغاز ہی برا ہو انجام کیا ہوگا - اسلئے بادشاہ سی اوسنی اصرار کیا
میر جملہ نے بادشاہ کو اس شعر کا مضمون سمجہایا کہ شعر خواجہ گر لطف بے عدد را نازد
بندہ باید کہ حد خود داند ٭ اگرچہ ہوا وہی جو سید عبداللہ چاہتا تہا - مگر دلون مین گرہین
ایسی پڑ گئین جو پہر نہ سلجہین - فرخ سیر مین سلطنت کی عقل نہ تہی - اور فراست اور کیاست
سے کوسون دور تہا - نہ ایسا دانشمند تہا کہ ان سیدونکو خیر خواہ بنائے رکہتا - نہ ایسا مرد
میدان تہا کہ اونکو نکال کر باہر کرتا - قاضی صاحب عقل مین یکہتا کے باوا تہے - مگر طمع اور
حسد و عناد و فساد مین سب کے دادا تہے - نظم و نسق کی قابلیت و استعداد نہ رکہتے تہی - مگر سب
امرا پر برتری چاہتے تہی - سیدخان کی ڈیڑہ سو برس کی دولت کو ملیا میٹ کر چکے تہے -

اب سادات کی آبرو خاک مین ملانا چاہتے تہے سید بہی اوسکی ہر حرج خلائق اور معتمد السلطنت ہونے کے
روادار نہ تہے قطب الملک بہی عورتون کی صحبت اور عیش و عشرت سے آرام کے بندہ تہے۔
اور سارا اختیار اپنا اور اپنے کامون کا راجہ رتن چند کو سپرد کردیا تہا۔ یہہ راجہ قوم کا بنیا
بارہ کا رہنے والا تہا۔ اور اپنے مذہب کا بڑا متعصب لکہا تہا۔ غرض جو تہا سب گنون پورا تہا۔

فرخ سیر کی سازش اور سید حسین علی خان کا راجہ اجیت سنگہ سے لڑنے جانا

بادشاہ اور پہر حملہ اور بعض ورہنوا خواہون نے ملکر دونو بہائیون کے جدا کرنے کے اور اونکی اقتدار
کم کرنیکے لئے یہہ راہ نکالی کہ یہان سید حسین علیخان کو راجہ اجیت سنگہ سے لڑنیکے لئے مارواڑ
روانہ کیا۔ اور وہان راجہ اجیت سنگہ کو بہی کہلا بہیجا کہ بادولت کی اس سے زیادہ کوئی خوشی اور مرضی
نہین ہے کہ تم سید حسین علیخان سے سخت مقابلہ کرو۔ اور اوسکے استیصال مین کوشش کرو مگر
راجہ اجیت سنگہ کے دل پر سید حسین علیخان اور اوسکی سپاہ کا ایسا خوف غالب ہوا کہ اوسنے اپنے
عیال و عیال کو پہاڑون مین بہیجدیا۔ اور ملک خالی کردیا۔ اور وکیلون کے ہاتہہ مخفی تحائف امیرالامرا
پاس بہیجکر عفو تقصیر کا خواستگار ہوا۔ ایک بہائی کو یون لڑائی مین پہنسایا۔ اور دوسرے بہائی
کے اسیر کرنے کی تدبیر مین بادشاہ کو لگایا۔ جب سید عبد اللہ قطب الملک نے یہہ دیکہا تو اوسنے بہائی کو
خط متواتر بہیجے کہ جسقدر جلد ممکن ہو یہان آؤ۔ بہت دنون تک دربار سے جدا رہنے مین اندیشہ ہے
اسلئے جو راجہ نے شرائط صلح پیش کین اونکی قبول کرنے مین کچہہ حجت نہ کی۔ اور لڑائی کو
طول دیا۔ جب راجہ نے اپنی مراد بہر پائی۔ تو بادشاہ کی منفعت کے لئے اوسنے اپنا نقصان گوارا کیا
اور لڑائی کی آنچ مین نہ پڑا جن شرطون پر بادشاہ سے صلح ہوئی وہ یہہ تہین کہ بیٹے کو ملازمت کے لئے
بہیجے۔ بیٹی کو بادشاہ کی ڈولی مین دی۔ اور پیشکش بادشاہ کی خدمت مین بہیجے۔

فرخ سیر اور سادات کی درمیان افزائش منازعات

اب بادشاہ میر جملہ کا دم ایسا بہرنے لگا کہ بار بار ا سنے یہہ کہا کہ میری زبان میر جملہ کی زبان اور میرے
دستخط میر جملہ کے دستخط ہین - اسلیئے غرض مند میر جملہ پاس اپنی اغراض لیجاتے - اور وہ او
سرانجام بے غرض نیک نام ہونیکے لئی کر دیتا - کم بختی کی ماری جو غرض مند لچہ رتن چند کی خدمت
مین چلے جاتے تو اونسے وہ لیتا اور اپنے آقا کا نذرانہ وصول کرتا جب وہکی سنتا یون سید بدنام
اور میر جملہ نیک نام ہوتے - بادشاہ جب اجہ کی زیادہ روی کی سیدونسے شکایت کرتا تو قطب الملک کو
ناگوار ہوتا - سید حسین علیخان دلی مین واپس آیا - تو دربار مین اور بُرے آثار ظاہر ہوئے - بادشاہ
جیسا استقلال مہتا اور کمال عقل سے معرا تہا - ویسا ہی ایمان اور عہد سی بہی مبرا تہا - اسلیئے اوسنے
کئی دفعہ دغا سے سید عبد اللہ خان کو مارنا چاہا جبن وحماقت فطری سے یہہ کام بہی سر انجام نہ ہوا -
اور کوئی فائدہ عداوت اور نفاق بڑہانیکے سوا نہ حاصل ہوا - گو فرخ سیر بے ایمان تہا - مگر اوسکے ما
قول کے پورے اور عہد کے سچے تہی - اور وہ وقت اوسکو ہر وقت یاد رہتا تہا کہ ان سیدونکی سپرون
وہ اپنے بیٹی کے لئے بڑی تہے - اور کلام اللہ کو بیچ مین ضامن دیا تہا - وہ اپنی بیٹے کو سب فسادات اون
سے ان دونون بہائیون کو اطلاع کر دیتے -

بادشاہ کے سادات کے ساتہہ تجدید عہود

اب ان بہائیون نے خوب سمجہہ لیا تہا کہ بادشاہ کی ہاتہہ سے ہماری جان اور مال کی خیر نہین - امیر الامرا
نے صوبہ داری دکن کی درخواست کی اور یہہ چاہا کہ داود خان پنی کو مین بدستور ذوالفقار خان
کی طرح نائب کہون - اور اوس سے روپیہ پیدا کیا کرون - اور خود دکن نہ جاؤن اور دربار مین حاضر
رہون - مگر بادشاہ اور میر جملہ کی یہہ مرضی تہی کہ وہ دکن جائے - مگر امیر الامرا اپنے بہائی قطب الملک
کو اکیلا دربار مین چہوڑنا مصلحت نہ جانتا تہا - ایسی ایسی گفتگو مین باہم سخت ہوئین کہ دونون

بہائیون لے دربار مین جانا چہوڑ دیا۔ اور اپنی حفاظت کیواسطی سپاہ جمع کرنی شروع کی۔ اور اپنی حویلیون کی گرد مورچے لگا دئی۔ اب بادشاہ کی چہکے چہوٹے۔ خیر خواہون سے خلوت مین مشورے ہونی لگے تلون مزاجی اور نامردی کی سبب سے روز نئی نئی تدبیرین تجویز ہوتین۔ اور کوئی امر قرار نہ پاتا۔ اور ان خبرون کی اشتہار اور انتشار سی سب چیزین گران ہوگئین۔ مسافر اور مقیم دونون کو تکلیف ہونے لگی۔ وزیر اور بادشاہ کی درمیان خط و کتابت جاری تہی مگر کوئی فیصلہ نہ ہوتا تہا۔ آخر کار فرخ سیر قطب الملک کے گہر گیا اور ان بہائیونکی تسلی خاطر کی اور یہہ امر قرار پایا کہ اول قلعہ مین سپاہ ان کی با نسبت زیادہ نکلے۔ اور پہر دونون بہائی بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہون۔ اسی امر پر قول و قسم ہوا۔ اول فرخ سیر کے گرد سیدون کی پہرے بیٹھے۔ پہر یہہ دونو بہائی بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئی۔ اور تلوار کمر سی کہول کر بادشاہ کی سامنی رکہدی اور ہاتہہ جوڑ کر عرض کیا کہ اگر ہم تقصیر وار ہین تو یہہ تلوار ہی اور یہہ سر حاضر ہے۔ اور اگر قتل کرنا حقوق خدمت کے سبب سے ناگوار ہو تو ہم کو منصب سے معزول فرمائے کہ ہم حج کرنے اور اپنے آبا و کرام کی زیارت کی لئیے روانہ ہون۔ اگر یہہ بہی منظور نہ ہو تو پہر کسی امر کی غمازی کو سنئیے نہین۔ غرض آخر کو یون فیصلہ ہوا کہ میر جملہ بہار کی صوبہ داری پر جائیے۔ اور دربار مین رہنی نہ پائی۔ اور امیر الامرا دکن کی صوبہ داری پر جائے۔ اور قطب الملک وزارت کا کام بجا لائے۔ اس تجدید عہود مین سید حسین علیخان نے وہ شقی شاہی بہی جو راجہ اجیت سنگہ کو اوسکے مارنی کے لئی لکہی گئی تہی۔ اور راجہ نے اوسی دیدی تہی۔ بادشاہ کی حوالہ کر دئی۔ ظاہر یون معلوم ہوتا تہا کہ سارے قضئیے پاک ہوئی مگر حقیقت مین اوسی اور مواد فساد کا ازدیاد ہوا۔

فرخ سیر کی شادی راجہ اجیت سنگہ کی بیٹی سی

اس رانی سے بادشاہ کی شادی جس دہوم دہام سے ہوئی ایسی کسی بادشاہ کی شادی پہلے نہ کسی نے دیکہی نہ سنی۔ ۲۲ ذی الحجہ ۱۱۲۷ھ کو اس رانی کو بادشاہ بیاہنے آیا۔

اور اپنی دلہن کو بڑی تزک و احتشام سے لے گیا - کیا زمانہ کا انقلاب ہے کہ وہ راجہ اجیت سنگہ جو عالمگیر کے ہاتھون سے اس در اسلطنت جان بچا کر غلام کے لباس مین بہاگا تہا - آج اوسنے پادشاہ کو بیٹی دیکر اپنے گہر بیٹہے بیٹہے دار السلطنت مین اپنا تسلط اور اختیار پیدا کیا - پادشاہ ہن شادی کرنے سے پہلے ایسی مرض مین مبتلا تہا کہ وہ اس شادی کا مزہ نہ اوٹہا سکتا تہا - وہان سے پریسیڈنٹ کلکتہ نے دو ایلچی سرکار کمپنی کی طرف سے مع تحفہ و تحائف کے دلی کے پادشاہ پاس بہیجے تہے - وہ ۸ جولائی ۱۷۱۵ع کو دلی مین پہونچے تہے - اوسکے ساتہہ ڈاکٹر گبرائیل ہملٹن صاحب بہی ہمراہ تہے - وہ پادشاہ کی مرض کے معالج ہوے - اوسکے ہاتہہ سے اوسکو بہت جلد شفا ہو گئی - مرض جاتا رہا - پادشاہ شادی کرنیکے قابل ہو گیا - پادشاہ نے اس محسن سے یہہ کہا کہ انعام جو چاہو سو مانگو - اس فیاض دریا دل حکیم نے اپنی ذاتی نفع کا اسوقت کچہہ خیال نہین کیا - وہ چیز مانگی جو اوسکی قوم کی سلطنت و حکومت کے قیام کا باعث ہوئی (اس واقعہ کا پورا بیان انگریزی عہد مین بیان ہوگا)

امیر الامرا حسین علیخان بہادر کا سفر دکن مین اور داؤد خان پر فتح پانی

جب میر جملہ بہار کو روانہ ہو چکا تو امیر الامرا نے دکن کی روانگی کا ارادہ مصمم کیا - اور سب سامان مہیا کرکے پادشاہ کی خدمت مین گیا - اور یہہ عرض کیا کہ حضور نے جو عہد کئے ہین اگر اونکے خلاف بڑے بہائی قطب الملک کے ساتہہ فساد برپا کرنیکا ارادہ کیا تو بندہ کو بہی حضور بیس روز کے اندر اپنی خدمت مین حاضر سمجہین - تمکو یاد ہوگا کہ داؤد خان پہلے ذوالفقار خان کا نائب دکہن مین تہا - اب اس پادشاہ کی سلطنت مین وہ گجرات مین تبدیل ہو گیا تہا - یہہ افغان نہایت شجاع سارے دکن مین مشہور تہا - مرہٹون کے سرداروں کے ساتہہ نہایت ربط ضبط رکہتا تہا - غرض دکہن مین یہہ ایک ہی شخص تہا - آجتک اوسکی کہانیان اور کہاوتین دکن مین خلائق کی زبان پر ہین - چونکہ

اوسکا آقا ذوالفقار خان ان سیدون کی ہاتہہ سے ہلاک ہوا تہا - بادشاہ کو یقین تہا کہ کوئی مخالف اوسے زیادہ بہروسہ کا امیر الامرا کے خلاف نہین مل سکتا - اسلیے امیر الامرا کی روانگی کی وقت ظاہر مین یہہ احکام جاری کیے کہ داؤد خان حاکم گجرات اوسکی خدمت مین برہان پور مین آئے - اوسکی بالکل اطاعت کرے - مگر مخفی احکام اوسکے پاس یہہ بہیجے کہ برہان پور مین اگر امیر الامرا کی وہ اطاعت نہ کرے - اور اوسکے استیصال مین کوشش کرے - اور سب امراء دکن کو اوسکی مخالفت پر آمادہ کرے - اس کام کے سر انجام کر نہین وہ ساری دکن کا صوبہ دار کیا جائیگا - داؤد خان برہان پور مین آیا - اور اپنی مستقل صوبہ داری کا مدعی ہوا - امیر الامرا نے اوسے کہا کہ کیون خلل اندازیان اور فساد برپا کرتے ہو - کل صوبی دکن کے بادشاہ نے میرے سپرد کیے ہین - کیا میری اطاعت اختیار کرو نہین بادشاہ پاس چلے جاؤ - خانصاحب نے دونون باتین نہ مانین - اور اپنی عادت کی موافق علانیہ امیر الامرا سے بگاڑی - اور اورنگ آباد کے جاگیر دار کو اسپنے اعانت کی لیئے بلایا غرض بہت تیزی اور تندی سے لڑائی سیدون اور افغان مین شروع ہوئی - خانصاحب کی ہراول سے ابراہیم نے میر صاحب کے توپخانہ پر گر کر لشکر مین ایک محشر برپا کر دیا تہا - مگر سیدون نے اوسے مار لیا - پہر داؤد خان اپنی ہاتہی کو پیل کر حسین علیخان کے ہاتہی کے پاس لے گیا - امیر الامرا کے لشکر مین ایسی ہراس ہوا - مگر اس حال مین ناگاہ ایک گولی جانستان داؤد خان کی سر پر لگی - اور اوسی نے کام تمام کر دیا - اور اسی سے لڑائی کا پاسا پلٹ گیا - اور اوسکے لشکر نے ناچار فرار اختیار کیا - امیر الامرا کے ہان فتح کے نقارہ پر چوٹ پڑی - داؤد خان کی لاش ہاتہی کی دم مین لٹکے لٹکے سارے لشکر مین پہری - یہہ واقعہ ۱۶ ۱۱۲۹ کا ہے +

کہتے ہین کہ داؤد خان نے احمد آباد کی صوبہ داری مین کسی ہندو زمیندار کی بیٹی سے شادی کی تہی - اور وہ مسلمان ہوگئی تہی - ان دنون مین اوسے سات مہینہ کا حمل تہا جب حسین علیخان سے لڑنے گیا - تو اوسنے داؤد خان سے جمدہر لیکر اپنے پاس رکہہ لیا جسوقت خاوند کی سناونی آئی تو اوسنے اوس

جد سے اپنا پیٹ چاک کرکے بچے کو امانت نکال لیا۔ اور خود مر گئی۔ جسوقت اس شکست کی خبر فرخ
کو پہونچی تو کمال حزن و ملال ہوا۔ اور قطب الملک سے فرمایا کہ تمہارے بہائی نے کیسے جوانمرد اور
شجاع سردار کا ناحق خون کیا۔ اوسوقت قطب الملک نے جواب مین کہا کہ اگر میرا بہائی اوس
افغان کی ہاتہہ سے مارا جاتا تو حضور کی مرضی کے موافق کام ہوتا۔

عبد الصمد خان کا فتح پانا سکہون کے گرو بندا پر

گرو بندا کے بہاگ جانیکا حال بہادر شاہ کی سلطنت مین بیان ہو چکا ہے۔ بعد بہادر شاہ کی مرنیکے
سلطنت کے وارثون مین خود تلوار چلنے لگی۔ اسلئے کوئی اوسکی خبر نہوا۔ اس عرصہ مین سکہون کے
فرقہ نے بڑا زور پکڑ لیا۔ بندا افواج شاہی کے مقابل کم تر ہوتا مگر یون قطاع الطریقی اور راہزنی
کرتا رہتا۔ جب فرخ سیر کا عہد ہوا اسلم خان صوبہ دار لاہور کو حکم ہوا کہ وہ بندا کی تنبیہہ کرے
مگر اونسے گورو بندا سے لڑکر شکست پائی۔ اور لاہور کو اوٹتا چلا آیا۔ اسپر گرو جی کا اور دماغ
آسمان کو چڑہا۔ اور بیشتر بیشتر دست تعدی مسلمانون پر دراز کیا۔ بایزید خان فوجدار سرہند
اوس سے لڑنیکے لئے گیا۔ ایک خیمہ مین نماز پڑہتا تہا۔ کہ ایک سکہ نے عین نماز مین اوسکو قتل کیا۔ اور
صاف نکل کر اپنے دوستون میں جا ملا۔ بایزید خان کا خطاب دشمنون نے اوسکو دیا جب اسکی خبر بادشاہ کو
ہوئی تو اوسنے عبد الصمد خان صوبہ دار کشمیر کو لڑنیکے واسطے حکم بہیجا۔ یہہ سردار بڑے ساز اور سامان
سے اوسسے لڑنے گیا۔ اوسنے کئی لڑائیون مین سکہون کا منہ موڑا۔ اگرچہ بعض دفعہ مغلون کی لشکر
مین بہی سکہ کہلبلی ڈال دیتے تہی مگر آخر کو فتح لشکر شاہی کو حاصل ہوتی تہی۔ اب سکہون کی
یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ بہاگ کر قلعہ گورداس پور مین جا کر محصور ہو۔ عبد الصمد خان نے اوسکا
محاصرہ کیا کہ ایک دانہ غلہ کا اور ایک تنکہ گہاس کا قلعہ کے اندر نہ جانے دیا جب غلہ اور ذخیرہ جو تھے
سکے پاس ہو چکا۔ اور کسی طرح سامان کہانے کا بہم نہ پہونچ سکا۔ تو یہانتک نوبت پہنچی کہ گا

گدہے اور گہوڑے کہانی شروع کئی - اور ہزارون بہوکہ سے مرنے لگے - آخر کار ناچار ہوکر عبد الصمد خان سے
امان کی درخواست کی - اونہی ایک علم میدان مین نصب کیا - اور حکم دیا کہ سب ہتہیار اور اسباب جنگ
اس علم کے نیچے وہ آنکر رکہدین - غرض عجز و اضطرار کا وقت ایسا ہوتا ہی حسب الحکم عمل کیا - جب وہ
یون سب جمع ہوئی تو بادشاہی فوج نے اونکو قید کر لیا - اور بہت سے قیدیون کو مقام جنگ ہی
مین قتل کیا - اور سات سو چالیس آدمی اور بندا کو اس حیثیت سے لاہور روانہ کیا کہ اونٹون
اور گدہون کی ننگی پیٹہون پر سوار اور کاغذ کی ٹوپی سر پر اور بیڑیان پیرون مین اور دست کڑیان
ہاتہون مین - اس ٹہور سے یہہ جماعت بغرور لاہور مین داخل ہوئی - بایزید خان کی ماکو
جب یہہ خبر آئی تو وہ بہی کوٹہے کی چہت پر اپنے بیٹے کی قاتل بازسنگہ کی تاک مین کہڑی رہی - جون ہی
لوگون نے اوسی بتلایا وہین پتہر کہینچکر ایسا مارا کہ پہر اوسنے پانی نہین مانگا - جب عبد الصمد خان
کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے سکہون کو گہوڑون اور گدہون کی جہولون مین چہپایا کہ لوگ اونہین
مار نہ ڈالین - اور وہ زندہ سلامت بادشاہ کی خدمت مین پہنچین - قمر الدین خان پسر محمد امین خان
اور زکریا خان پسر عبد الصمد خان ان قیدیون کو دلی مین لائی - تو بادشاہ کی حکم سے شہر کے گلی
کوچون مین اونکی یون تشہیر ہوئی کہ بندا کا منہ کالا کیا گیا - اور ہاتہی پر بٹہایا گیا - اوسکی اردلی
کے لئے قیدیون کو بہیڑ کی کہال پہاڑکر جہبر کتے کی شکل بنایا - اور اونٹون اور گدہون پر
سوار کیا - اور سرون کو نیزون پر چڑہایا - غرض یون شہر مین پہرایا - اور پہر حکم دیا کہ بندا اور اوسکے
دو پسر اور دو تین اور معتبر قید مین رہین - اور باقی قیدیون مین سے ہر روز سو سو کو توالی کے
آگے قتل کئے جائین - یہہ سکہہ ایسے جوش مذہبی مین بہرے ہوئے تہے کہ ہر قیدی جلاد کے تئین
کہتا کہ پہلے مجہکو قتل کر - غرض وہ بڑی جوانمردی سے مرے اور اپنے مذہب سے نہ پہرے - تبدیل
مذہب کی جب اونسے درخواست کی تو اونہون نے بہت بری طرح جواب دیا - یہہ ہزار بہی حیرتیا

معلوم ہوتی ہے لیکن اگر سکہون کے ظلم وستم کو دیکہو تو وہ اس سزا کے سزاوار نہی۔ جب بلن کا سب
قتل ہو چکا تو بندا کی نوبت آئی۔ اوسکو تماشی کا لباس پہنایا۔ اور لال پگڑی بندہوائی۔
لوہے کی پنجرے مین بند کیا۔ اور یون تماشائیونکو تماشا دکہلایا۔ اور گرد اوسکے رفیقون کے سر
نیزون پر کہڑے کئی۔ ایک بلی اوسکی پلی ہوئی تہی اوسکو بہی ایک نیزہ پر لٹکایا تا کہ بندا کو معلوم
ہو جائے کہ کوئی چیز اوسکی باقی نہین رہی۔ جلاد ننگی تلوار لئے سامنے کہڑا تہا۔ بندا جی کی گود
مین اوسکا چہوٹا بیٹا الٹایا گیا۔ اور تیغہ اوسکے ہاتہہ مین دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ بیٹے کو ذبح کر۔ اب
کوئی کہتا ہی کہ اوسنے ذبح کرڈالا۔ کوئی لکہتا ہی کہ جب وسنے انکار کیا تو جلاد نے اوسکے بیٹی کو
مار کر لخت جگر کا کلیجا اوسکے منہہ پر مارا۔ پہر گرم دست پناہون سے اوسکی بوٹیان نوچ نوچ کر
پہینکدی گئین۔ مگر اوسکا استقلال یہہ تہا کہ منہ سے اف نہ نکالی۔ جب یہہ جوانمردی اوسکی
دیکہی تو محمد امین خان نے اوس سے پوچہا کہ تم نے ایسی بری کام کیون کئی ہی جسکے انتقام مین یہہ مصیبت
دیکہی۔ تو اوسنے یہہ جواب دیا کہ سب مذہبون مین اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ جب خلائق مین
عصیان اور تمرد حد سے گذر جاتا ہے تو منتقم حقیقی انکی بداعمالی کی سزا کی واسطے مجہہ جیسے ظالم کو
پیدا کرتا ہے۔ اور پہر اس ظالم کی سزا کو دار تم جیسے صاحب اقتدارون کے ہاتہہ سے کرا دیتا ہے
۔ بعض یہہ کہتے ہین کہ وہ اس بات پر فخر کرتا ہوا مر گیا۔ کہ خدا نے اس زمانہ کی شرارت اور ظلم کی اصلاح
اور درستی کے لئے پیدا کیا تہا۔ یون تو یہہ سزا بڑی بیرحمی اور ظلم کی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن
اگر بندا کے ظلمون کو کوئی دیکہے تو وہ بہی اسے کچہہ کم نہ تہی۔ جو شخص حاملہ عورت کے بچے کو پیٹ سے
نکلوا کر ذبح کرے اگر اوسکے بچے کا کلیجہ اوسکے منہ پر پہینکا جائے تو کیا ظلم ہے۔ وحشیانہ حرکتونکا وحشیانہ
انتقام ہے۔ باقی سکہ جہان تہان پہیلے ہوئے تہے وہ بہی جنگلی جانورون کی طرح شکار کئے گئے
غرض اس وقت انکا علاج ایسا کیا گیا کہ پہر وہ مدت کے بعد پنپے اور اونکو یہہ حوصلہ ہوا کہ وہ

ملکون کو تاخت و تاراج کرین ۔

مرہٹون کی ترقی

مسلمانون کے سلطنت کے ایسی قوی دشمن نہی جیسے کہ دکن مین مرہٹے تہے ۔ سکہون کی کبہی تعداد نہ زیادہ ہوئی
اور نہ وہ وسیع ملک مین پہیلے ۔ داؤد خان ہے جو پہلی عہود ۱۷۱۳ء مین ہوئی تہی وہ تمکو یاد ہون گے
اب وہ قائم نہ رہے ۔ داؤد خان گجرات کو بدل گیا ۔ اوسکی جگہ چین قلیچ خان صوبہ دار مقرر ہوا ۔
اور کل ایکسال پانچ مہینہ اس عہدہ پر مامور رہا نظام الملک اور آصف جاہ القاب ہے اوسکا نام بڑا
مشہور ہے یہہ نظام الملک الائق اور ہوشیار تہا ۔ وہ دکن کے معاملات ملکی سب سمجھتا وہ واقف ہوا
اوسکی یہہ نہایت عمدہ تجویز تہی کہ مرہٹون کی ضعیف گروہ کو تقویت دیکر اوسکی قوی گروہ کی بیخ کنی
کرنی چاہئے ۔ اسیلئے وہ کولاپور کے راجہ کا حامی ہوکر ستارہ کے راجہ کی بیخ کنی کرنے لگا ۔ ساہو کے
افسر جو بند و بست ملک کا کر رہے تہے اونسے مقابلہ کرنیکے لئے سپاہ بہیجی ۔ اور اونکو شکست دی اور
بعض اضلاع اونکے دبا لئے ۔ مگر پہر صلح ہو گئی ۔ اور راجہ کو لقب دہ ہزاری سوار کا بادشاہ کی
طرف سے عنایت ہوا ۔ غرض وہ یہہ اپنی تدبیرین کر رہا تہا کہ یکایک وہ یہان سے منتقل ہوا ۔ اور سید
حسین علیخان اوسکی جگہہ مقرر ہوکر آپہنچا ۔ اسلئے اوسکی تدبیرون سے بڑا فائدہ نہ ہوا ۔ اور مرہٹون
نے پہر سر اوٹہایا ۔ اور بادشاہی ملک کو لوٹنا کہسوٹنا شروع کیا ۔ کہنڈو دابہاریہ سپہ سالار
ساہو نے تحصیل جمع تہہ مین بڑے ظلم برپا کرنی شروع کئے ۔ اور خاندیس کے صوبہ پر تصرف کرلیا ۔ او
بندر سورت کی راہون مین گلی قلعے بنا لئے ۔ اور اپنے تہانے جما دئے ۔ جو قافلہ جاتا اگر اپنی مال
کی چوتہائی دیدیتا تو سلامت بچتا نہین سارا مال لٹ جاتا ۔ اور قافلہ کے آدمی قید ہو جاتے ۔
اور پہر روپیہ دیکر چہوٹتے ۔ امیر الامرا نے ذوالفقار بیگ بخشی کو تین چار ہزار سوار اور بہت قدر
برقندازون کو اوسکی تنبیہہ کے واسطے روانہ کیا ۔ ذوالفقار بیگ تو اورنگ آباد اور خاندیس کے درمیان

کوئل سے گذرا تہا کہ کہنڈو دادہارے آ- اوسکی خبر سنکر سرحد بگلانہ اور کالنہ مین نمایان ہوا- ذوالفقار بیگ نے
اوسپر حملہ کرنا چاہا کہ وہ فرار ہوا- اور جنگلون کی طرف چلا- اور جون جون بادشاہی سپاہ آگے بڑہتی گئی
وہ ہات خالی کرکے پیچہے ہٹ چلا گیا- اور آخرکو بہت بادشاہی سپاہ کو اپنے پیچہے لگائے لئے آیا- اور اوس مقام پر
لاڈالا جو نہایت مستحکم تہا- ہرچند سرکاروالون نے ذوالفقار بیگ کو منع کیا کہ وہ اس جال مین نہ پہنسے مگر سادات
بارہ کی شجاعت اور جہالت ایسی بات کو کب سنتے تہے- پیچہے چلے گئے- کہنڈو کی سپاہ چہوٹے چہوٹے گروہون
مین منقسم ہوکر اونچی ٹیکرون اور پہاڑون کی کہوون مین چہپ گئے- بادشاہی فوج اس فرار کو
اپنی فتح سمجہی- اور خوشی کی ماری پہولی نہ سمائی- اور ان بہگوڑون کے پیچہے پڑکر اپنی صف بندی کو توڑا
- مرہٹون نے یہہ ہوشیاری کی کہ جب تک چہپے بیٹہے رہے کہ بادشاہی سپاہ بالکل اونکے پیچہے متفرق
ہوگئی- اور پہر امید اونکے اجتماع کی نہ رہی- جب یہہ کچہہ ہوچکا تو پہر اونہون نے تلوار سنبہالی- اور
بادشاہی فوج اور اونکے سپہ سالار ذوالفقار بیگ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے- اور بہت سے زندہ اسیر کئے- اور
ہتیار اور کپڑے اور گہوڑے سب کہولئے- اور ایک آدمی کو بہی زندہ نہ چہوڑا- جب اس ماجرے کی خبر
امیر الامرا کو ہوئی- تو اونہون نے راجہ محکم سنگہ اپنے دیوان کو شائستہ فوج کے ساتہ بہیجا- اور سیف علیخان
اپنے بہائی صوبہ دار برہانپور کو بہی اسی کام کے لئے روانہ کیا- مگر اس فوج کشی کا انجام بہی وہی ہوا جو پہلے
ہوا تہا- امیر الامرا اور فرخ سیر مین باہم نفاق ہونیکی خبر مشہور ہوگئی ہی- بلکہ یہہ مشہور ہوگیا تہا
کہ فرامین اور احکام راجہ ساہو اور تمام دکن کے دیوانون اور زمیندارون کے نام آگئے ہین کہ امیر الامرا
کی اطاعت نکرنا- اور اوسکے استیصال مین جہانتک بنے کوشش کرنا- غرض جب حسین علیخان نے یہہ
دیکہا کہ یہان دکن اور ملک کرناٹک مین انتظام نہین ہوسکتا- اور فرخ سیر اور اوسکے بیوقوف ہواخواہون
کی طرف سے روز راجہ ساہو اور سرکشون کے پاس نوشتے آتے ہین کہ سرکشی اور تمرد کو رونق دو- ایسی
صورت مین بندوبست کا ہونا دشوار ہے- اور اپنے بہائی کی سلامتی کا بہی اطمینان نہین اس لئے

دہلی جانیکا ارادہ مصمم سب کاموں سے مقدم سمجہا۔ اور راجہ ساہو سے اس بات پر عہد نامہ کیا کہ وہ سارا ملک جو پہلے سیوا جی پاس تہا۔ اور وہ ملک جو بعد اوسکے مرہٹون نے فتح کیا۔ یہہ دونون ساہو جی کو دئیے جائینگے۔ اور ان ضلاع میں جو تمام قلعے ہیں وہ بہی اوسکے تصرف مین دلائے جائینگے۔ اور تمام دکن سے چوتہہ دی جائیگی۔ اور علاوہ اسکے تمام ملک کے خراج میں سے وہ بکہی جسکو سردیس مکہی کہتے ہین دی جائیگی۔ اور اسکے عوض مین ساہو دس لاکہہ روپیہ دیگا اور پندرہ ہزار سوارون کی سپاہ سے امداد کرے۔ اور تمام ملک کی امن امان کا ذمہ دار ہو۔ اور جو کچہہ مرہٹون کی لوٹ مار سے ملک کا نقصان ہوا اوسکا عوضانہ دے۔ یہہ عہد نامہ ۱۷۱۸ء میں ہو گیا۔

گو ہر وقت ساہو جی مرہٹون مین سب سے بڑا راجہ نظر آتا تہا۔ مگر حقیقت مین وہ اوس سارے ملک پر جو اوسکو بادشاہ کی طرف دیا گیا۔ قبضہ نہین رکہتا تہا اور اوسکے اختیار مین بہی یہہ امر نہ تہا کہ وہ مرہٹون کی لوٹ مار سے ملک کا انتظام کر سکتا۔ وہ اپنی سپاہیون کو البتہ اس کام سے باز رکہہ سکتا تہا۔ اس صلح سے امیر الامرا کا تو یہہ مقصد نکل آیا کہ اپنے لشکر کو دکن سے لے گیا۔ اور بالاجی وشوناتہہ دس ہزار سوار مرہٹون کو ساتہہ لیکر دہلی روانہ ہوا۔ جب بادشاہ پاس یہہ عہد نامہ امیر الامرا کی عرضداشت کی ساتہہ گیا تو وہ اوسسے اور آزردہ اس سبب سے ہوا کہ اوسنے اول بادشاہ سے اس صلح کے لئے صلاح نہین کی دوم بادشاہی ملک مین مرہٹون کو دخل دیدیا۔ اسلئے اس عہد نامہ پر دستخط کرنے کو وہ بے غیرتی سمجہا۔

بادشاہ کی دربار کی کیفیت اور سید عبد اللہ خان قطب الملک

قطب الملک تو عیش کے بندہ تہے کچہہ اونسے نہو سکتا تہا۔ اونکے سارے کامون کا دار مدار راجہ رتن چند کی رسائی پر تہا۔ راجہ صاحب کا ہندوانہ تعصب اور سخت تدبیری اور خود مختاری عام پسند نہ تہی۔ غرض نائب کی بدکرداری اور منیب کی غفلت شعاری سے بادشاہ کو یہہ جرأت اور حوصلہ ہوا

کہ وہ قطب الملک کے کام تمام کرنیکی پوری تدبیرین کرنے لگا ہر روز ایک نئی خبر وزیر کی گرفتاری کی
شہر مین اوڑنے لگی۔ ان دنون مین یہہ ایک اور اتفاق ہوا کہ جسسے لوگون کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ
وزیر کی گرفتاری کا ارادہ رکہتا ہی۔ میر جملہ جو عظیم اباد کی صوبہ داری پر گئے تہے وہان جب پہنچے
تو انتظام اچہی طرح نہ کر سکے۔ بادشاہ کی اٹہہ ہزار سوار اس صوبہ مین تہے اور بارہ مہینہ کی تنخواہ
اونکی چڑہی ہوئی تہی۔ اور وہ منتظر بیٹہے تہے کہ جاگیر سے جب روپیہ آئیگا تو اونکو ملے گا کہ یکایک
اونکی موقوفی کا حکم آیا۔ اور صوبہ داری پر میر جملہ آیا۔ اوسنے تنخواہ کا انتظام نہ ہو سکا۔ اسلیئے
سپاہ نے شہر مین غدر مچا دیا۔ میر جملہ خوف کے مارے پالکی مین بیٹہہ بادشاہ کی ڈیوڑہی پر حاضر ہوا
۔ لوگون نے یہہ جانا کہ بادشاہ نے وزیر کے پہنسانیکے لئے بلایا ہے۔ جب بادشاہ میر جملہ کی اس
نامردی اور نالائقی سے خفا ہوا تو سید عبد اللہ قطب الملک کی خدمت مین حاضر ہو کر عجز و
انکسار اپنا ظاہر کرنے لگی۔ اور اس امر کی امیدوار ہوئے کہ وہ بادشاہ سی تقصیرات معاف کرا دے
۔ وزیر صاحب ان امور کو مکر اور تزویر اور اپنی اسیری کی تدبیر سمجہے۔ اٹہہ ہزار سوار موقوف
شدہ نے اپنی تنخواہ کے لئے محمد امین خان بخشی اور خاندوران خان نائب امیر الامرا اور میر جملہ
کے مکانون پر دہنا دیا۔ اہل بہی لوگ یہہ سمجہے کہ یہہ فتنہ انگیزی صرف وزیر کے قتل کرنیکے لئے
کی ہے۔ قطب الملک نے جب یہہ دیکہا تو اوسنے بہی سامان حفاظت کا خوب کیا۔ بادشاہ
نامرد یہہ دیکہہ کر ڈر گیا۔ فساد رفع کرنیکے لئے اور اپنے اتہام کے دور کرنیکے واسطے میر جملہ کو ملتان
بہیج دیا۔ اور سربلند خان کو عظیم آباد مین صوبہ دار بنا کر بہیج دیا۔ باطنون مین کدورت تہی۔
اس لئے کوئی تدبیر نہ تہی جسپر سازش و تزویر کا گمان ہو۔ جیسا تدبیر نہ کرتے تہے یہانتک نوبت
پہنچ گئی تہی کہ اگر بادشاہ سیر و شکار کو جاتا تو وزیر کی گرفتاری کا شور مچ جاتا۔ قطب الملک
بہی سپاہ ہمیشہ اپنے پاس رکہتا۔ بادشاہ کو یہانتک بلکہ اسی عداوت ہو گئی تہی کہ اپنی حماقت

اور سفاہت سے سنہ ۶ جلوس مین جب سدن خان آصف الدولہ قریب المرگ ہوا تو اوسکی عیادت کے لئے ایک ملازم کو بھیجا اور بہت افسوس ظاہر کیا کہ ہم نے تمہاری قدر نجانی۔ اب کوئی تدبیر سادات کے تبلانا تمہارے اشفاق اور اخلاق سے بعید نہین ہے۔ اوس پیر اس جوانمرد نے جواب دیا کہ تم غلطی عظیم مین پڑ گئے جسطرح ہمارا خاندان تم نے برباد کیا ہے۔ اوسکا عوض اپنی آنکھون سے دیکہہ رہے ہو۔ ہمارا خاندان تباہ ہوگیا۔ تمہارا تباہ ہونیکو ہے۔ میری نزدیک یہی مصلحت ہے کہ سادات کی استرضا مین کوشش کرو اور اونسے نہ بگاڑو۔ زیادہ بگاڑ مین تمہارا بہت بگاڑ ہے۔ اپنے بیٹے کے قاتل کو یہہ نیک صلاح دینی اسی امیر کا کام تہا۔ چوانوے برس کی عمر مین اس امیر الامرا کا کیا انتقال ہوا گویا امیر الامرا کا

رکن الدولہ اعتقاد خان کا اقتدار اور امراء اعظام کا اجتماع

محمد مراد ایک شخص کشمیری تہا۔ سب گنون پورا تہا۔ کوئی عیب نہ چہوٹا تہا۔ فرخ سیر کی ماں کشمیرن تہی۔ اوسکی توسل سے بادشاہ سے ہم کلامی کی نوبت خلوت مین پہونچی۔ اوسنے بادشاہ کو سمجہایا۔ کہ مین سادات کا قلع قمع جدال اور قتال بغیر کر سکتا ہون۔ فرخ سیر کو ایسی جبن اور بزدلی کی باتین بہاتی تہین۔ اس کشمیری نے اپنی چکنی چپڑی باتون مین بادشاہ کو ایسا پہسلایا کہ وہ تہوڑے دنون مین اوسکا غلام ہوگیا۔ اور رکن الدولہ اعتقاد خان کا خطاب اوسکو دیا۔ اب اوسنے یہہ صلاح دی کہ سربلند خان کو پٹنہ عظیم آباد سے چین قلیچ خان نظام الملک فتح جنگ کو مراد آباد سے اور راجہ اجیت سنگہ کو احمد آباد سے طلب فرمائیے۔ اور ہر ایک کو عمدہ خدمات کے لئے امیدوار کیجے۔ اور اونکے ہاتہون سے دولت سادات کو ملیامیٹ کیجے۔ بادشاہ نے یہی کیا یہہ سب امرا جمع ہوئے۔ اجیت سنگہ کو مہاراجگی کے القاب سے اعزاز دیا۔ اور قتل سادات کا کام تفویض ہوا۔ مگر یہہ راجہ بادشاہ کی نامردی اور تلون مزاجی اور سفلہ پن سے خوب واقف تہا۔ وہ قطب الملک کا ہمدم اور ہمداستان ہوا۔ اور نظام الملک اور سربلند خان جو اپنے پہلے عہدونکو چہوڑ کر یہان وزارت اور میر بخشی کے عہدون کی امید مین

آئے تہے وہ بہی معطل اور معزول بیٹہے تہے جب اونہوں نے قلمدان وزارت کی درخواست کی۔ کہ جسکو حضور لائق دیکہیں اوسکو مرحمت فرمائیں۔ تو اوسوقت بادشاہ سلامت نے کیا رنگین فقرہ یہہ سنایا کہ حضور اعتقاد خان سے زیادہ کسی کو لائق وزارت نہیں دیکہتے۔ یہہ سنکر وہ اجل کر خاک ہوگئے۔ بہلا اونسے اس سفلہ بدنہاد اور ہیچ ناچیز کی کب طاعت ہوتی۔ نظام الملک کو کوئی نیا عہدہ نہ ملا۔ بلکہ مرادآباد کی فوجداری جو اوسکو دکن کی صوبہ داری سے معزول ہونیکے بعد ملی تہی معزول ہوا۔ اور مرادآباد کا نام بدل کر بادشاہ نے رکن آباد رکہا۔ اور اعتقاد خان کو بطریق التمغا دیدیا۔ اسی اثنا میں عید الفطر آئے۔ بادشاہ کی سواری میں ستر اسی ہزار آدمی تہے۔ قطب الملک کے ساتہہ پانچ چار ہزار سوار ساتہہ تہے۔ لوگوں کو یقین تہا کہ وزیر صاحب آج عید کی قربانی بنینگے۔ مگر اس نامرد بادشاہ کا کوئی ارادہ استقلال سے نہوتا تہا۔ اسلئے وہ پورا نہوتا تہا۔ جب حسین علیخان کو دکہن میں یہہ خبریں متواتر پہونچیں۔ تو وہان سے اسطرح جسطرح ہم بیان کر آئے دہلی کی طرف چلا۔ راجہ ساہو نے کسی شخص مجہول النسب معین الدین کو اس شبہ سے گرفتار کیا تہا کہ وہ شاہزادہ اکبر کا بیٹا ہے۔ اوسکو بہی سید حسین علیخان نے اپنے پاس بلا لیا۔ اوسکا حال اپنی عرضی میں لکہا۔ اور دکن کی آب و ہوا کی ناسازی اور ملازمت کا شوق ظاہر کیا۔ ایہان قطب الملک نے بہی سپاہ کو بڑہانا شروع کر دیا تہا جب بادشاہ نے یہہ حال دیکہا تو وہ اپنے وزیر سے صلح کا خواہان ہوا۔ راجہ اجیت سنگہہ بیچ میں واسطہ ہوا۔ اور بادشاہ وزیر کے گہر گیا۔ اور وزیر سے عدم مخالفت پر تادم واپسین قسم کہائی۔ طرفین سے عذر ہوئے آخر بادشاہ اپنے گہر چلا آیا۔ مگر بادشاہ کی رائے اور عزم کو کوئی قرار نہ تہا۔ کبہی سیدوں سے صلح کا مدارا تہا۔ کبہی اونکے قلع اور قمع کی تدبیریں اور منصوبے ہوتے تہے۔ سبکہ نامرد اور احمق مصاحب بسرعت زیادہ ہوتے جاتی تہے۔ راجہ جے سنگہہ سوائی اور مبارز الملک بلند خان نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب ہمت بلند کر اس وزیر کو

معطل کیجے۔ اسوقت ایسا ضمحل ہو گیا کہ سوا اطاعت کے کچھہ اور نہ کریگا۔ مگر بادشاہ نے ایک نہ سنی
نظام الملک کا تو یہہ حال ہوا کہ وہ اپنی مرادآباد کی فوجداری سے بھی گیا۔ اسلئے اوسنے گوشہ نشینی اختیار
کی۔ سربلندخان کی سیرحاصل جاگیر عظیم آباد بہر نامرد میر جملہ کو ملی۔ اوسکی سپاہ کی تنخواہ بہت
چڑہ گئی تہی۔ اسلئے اوسنے اپنا سارا اسباب تقاضائیون کو دیکر فقیری اختیار کی۔ قطب الملک نے
جب یہہ حال دیکہا تو ان دونون سردارون کے پاس گیا۔ اور انکو اپنے گہر لے آیا۔ اور سربلندخان کو
جو کچھہ لوگون کا دینا تہا وہ اپنے پاس سے دیدیا۔ اور کابل کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور نظام الملک کو
بہی مالوہ کی صوبہ داری دینے کا وعدہ کیا۔ محمد امین خان اعتماد الملک کو اوہر بادشاہ کی طرف سے
سند صوبہ داری مالوہ کی نہ پہنچی۔ اور امیر الامرا کی خبر دکن سے آنیکی سنی۔ اسلئے وہ بہی بغیر اجازت
فرخ سیر کے خدمت مین حاضر ہوا۔ اور جب معتوب شاہی ہوئے تو وزیر کی ہوا خواہی کے لئے مستعد ہوئے
غرض یون امرا بادشاہ سے پہرنے لگے۔ اور وزیر کے ساتہہ ہوگئے۔ راجہ جی سنگہ کے سوا
سب وزیر کا کلمہ پہرنے لگے۔ حسین علیخان کو جب یہہ خبر پہونچی کہ بادشاہ قطب الملک کے گہر گیا۔ اور
دونون مین صفائی ہو گئی۔ تو اوسنے کچھہ توقف اپنے چلنے مین کیا۔ مگر قطب الملک نے بہر تاکیداً
بہائی کو لکہا کہ جلد آؤ۔ بادشاہ کا جواب اوسکی عرض کا یہہ پہونچا کہ اگر دکن کی آب وہوا ناموافق
ہے تو گجرات مین تبدیل آب وہوا کیلئے چلے جاؤ۔ اور اگر یہہ منظور نہ ہو تو ہم بہی تمہاری ملاقات
کے مشتاق ہین۔ اور معین الدین اپسر شاہزادہ اکبر کو حضور مین بہیجدو +

امیر الامرا کا شاہجہان آباد مین آنا۔ بادشاہ کا قید ہونا۔ اور اوسکا مارا جانا

امیر الامرا حسین علیخان نے اول اپنے بہائی سیف الدین علی خان کو برہانپور مین توپخانہ
اور سپاہ کی تیاری کیلئے روانہ کیا۔ اور دلی کی خبر کا منتظر رہا۔ جب اوس نے برہانپور کو فساد کی خبر پہنچی

تو وہ اوائل محرم مین روانہ ہوا - اور بڑی بڑے سردار اوسکے ہمراہ ہوئے - اوسنے ساری سپاہ کا
دل اپنی ہشیاری سی ہاتھہ مین لے رکھا تھا - راہ مین جو چلا یہانتک احتیاط اوسکو تھی کہ جو
دہات راہ مین پڑے اونکا کسی طرح کا نقصان نہونے دیا - ایک حکایت اوسکے لشکر کی مشہور ہے
کہ کوئی محتاج نوجوان عورت ہریونگر اوسکے کسی سوار کے ساتھہ اپنی خوشی سے ہولی جب
اوسنے امیر الامرا سے فریاد کی - تو اوسی وقت لشکر کو قیام کا حکم دیا - اور تلاش کرکے اوسکے
حوالہ کی - اور کچھہ اشرفیان بہی دین - اور خدا کا شکر بہیجا کہ اوسکی عصمت و عفت مین
فرق نہ آیا تہا - اخلاص خان کو بادشاہ نے دوڑایا تہا کہ وہ امیر الامرا کو اولٹا دکن روانہ کرے
وہ امیر الامرا سے مانڈو مین ملا - اور دلی کا سارا حال سنایا - ۱۴ - صفر کو اجین مین لشکر آیا
یہان بادشاہ اور وزیر کی صفائی کی خبر پہونچی - اسپر امیر الامرا نے دربار عام کیا - اور سارے
لشکر کو سنایا کہ بادشاہ کو ہم سے عداوت نہین رہی - اور ہم کو بہی سوا اطاعت کے
کچھہ اور خیال نہین - تہوڑی دنون مین بادشاہ سی ملکر ہم پہر دکن کو چلے آئینگے - مگر خلوت مین
اپنے رفیقون سے یہہ کہا کہ اب ہم مین اور بادشاہ مین دلون کی صفائی ناممکن ہے -
اگر ہم اوسکے ہاتہہ آگئے - تو وہ ہم کو زندہ نہین چہوڑتا - اگر وہ ہمارے ہاتہہ آگیا تو ہم
اوسکو نہین سلامت رکہتے - راہ مین رانا کے ملک پر دست درازی شروع کی تہی مگر وکیل
نے نذر آنکر دیدی اسلئے خیر گذری - پہر راجہ جیسنگہ کے ملک پر تو لشکر نے خوب ہاتہہ پہینکے
جب شاہجہان آباد چار منزل رہا تو بڑے بڑے امیر واقعہ طلب امیر الامرا کی خدمت مین گئے -
اور بادشاہ کی طرف سے ایک ایک کی چار چار لگائین - راجہ رتن چند نے تو اپنی بدذاتی مین کسر
باقی نہین رکہی - بادشاہ کی تلون مزاجی کی وہ ہی کیفیت تہی کبہی اظہار قدرت اور شوکت
سلطانی کے لئے سیدون کی تنبیہ اور تاکید کا عزم کرتا - کبہی نامردی سے اونکی دوستی

اور اتحاد کا طالب ہوتا۔ راجہ جی سنگھ نے ہر چند بادشاہ کو سمجھایا کہ اب وقت ہی حضور باہر چلکر
ان سیدوں سے معرکہ آرائی کیجئے۔ سارا لشکر حضور کے قدموں پر سر جھکا دیگا۔ اور ان سیدوں
کو کوئی نہیں پوچھیگا۔ اور سب امرا عقیدت کیش اور عاقبت اندیش حضور کے طرفدار ہو جاینگے
مگر بادشاہ میں کچھہ حوصلہ ہی نہ تھا۔ اسپر امرا مقتدر رو دا نشور خون جگر کھا کھا امیر الامرا اور
وزیر سے ساز باز کرتے جاتے تھے۔ امیر الامرا کا لشکر اواخر ربیع الاول میں شاہجہان آباد
میں آگیا۔ اور دریا کے کنارہ پر فیروز شاہ کی مینارہ پاس قیام پذیر ہوا۔ فرخ سیر کے اصل
فطرت ہی میں مطلق جرأت نہ تھی سیدوں کی عداوت کا جو کام کیا بے سلیقگی سے آغاز کیا
اور نامردی سے انجام میں چھوڑ دیا۔ غرض جب میدان کارزار میں معرکہ آرائی نہ کر سکا

سید حسین علیخان نے اس درخواست کو پیش کیا کہ حضور راجہ جیسنگھ کو جو ہمارا مخالف
ہے نکال دیں۔ اور تمام خدمات ہماری سپرد کریں۔ بادشاہ نے سب درخواستیں منظور کر لیں۔
صرف یہہ کہا کہ بالفعل اعتقاد خان نائب رہے۔ جشن کے دن نیابت بھی سیدوں کے سپرد ہو جایگی
راجہ جیسنگھ کو ایک دن کی بھی فرصت دی۔ اوسی دن شاہجہان آباد سے جی پور کو روانہ کیا
پانچویں ربیع الثانی کو جیت سنگھ اور قطب الملک نے جاکر سارا قلعہ میں اپنا بندوبست کر لیا۔ امیر الامرا
کی سپاہ نے سارا قلعہ گھیر لیا۔ قطب الملک فرخ سیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ہم نے حضور کی
اور حضور کے باپ دادا کی کیا کیا خدمات کیں۔ مگر حضور سے سوا بدگمانی اور آزار رسانی کے کچھہ
ظہور میں نہ آیا۔ اور اسکی صداقت اور شہادت اس فرمان سے ظاہر ہوتی ہے جو حضور نے حسین علیخان
کے قتل کے واسطے داؤد خان پنی کو لکھا۔ اسے پڑہ لیجے غرض قطب الملک نے بیجا درخواستیں
کرنی شروع کیں۔ بادشاہ نے اس حالت میں بھی اپنی حماقت سے درشت جواب دینے شروع کئے
پھر قطب الملک گرم ہوا۔ اور اعتقاد خان رکن الدولہ کو نکل جانے کے لئے کہا۔ وہ ہوش باختہ

اس جان کے بچ جانے ہی کو غنیمت سمجھا - اور پالکی مین بیٹھ چل دیا - اتنے مین ارت ہو گئی - قلعہ کے
دروازہ بند ہو گئے - بادشاہ کی خیر خواہ اور راجہ جیت سنگھ باہر تھے - اور بدخواہ سب اندر - بادشاہ
جان چھپا کر محل مین جا لگا - صبح کو غدر سارے شہر مین مچ گیا - سید ون سے جو سپاہ مغلیہ ناراض تھے
اونسے اور بعض امرای فدویت کیش نے اپنی حق خدمت ادا کرنیکے لئے لڑائی شروع کی - اول مرہٹون کو
قتل کرنا شروع کیا - مرہٹی میدان کے لڑنے والی شہر کی گلیون مین لڑنا کیا جانین - بہت سے لاٹہی
پونگون سے ماری گئے - کچھ بہاگ گئی - اتنے مین خبر مشہور ہو گئی کہ قطب الملک مارا گیا - اسنے اور بھی
پریشانی سادات کی لشکر مین آئی - غرض چاندنی چوک اور سعد اللہ خان چوک مین اور کئی جگہہ
لڑائیان ہو رہی تہین کہ سید حسین علیخان سپاہ سمیت شہر مین آیا - اور اوس پر قبضہ کر لیا - آخر
سیدون نے جان لیا کہ ہماری سلامتی فرخ سیر کے زندہ رکہنے مین نہین ہے - اسلئے نجم الدینخان
برادر قطب الملک محل سرا مین گہس گیا - اور عورتون کو خوب مار پیٹ کر بادشاہ کا پتا لگایا -
اور فرخ سیر کو کمال بے حرمتی سے پکڑ کر باہر لایا - جسوقت بادشاہ کو پکڑا تو بیگمون اور سہیلیون
نے اوسکو گہیر لیا - اور رونا پیٹنا شروع کیا - اور گرفتار کرنے والون کے پیرون مین سر رکہدیا
ہاتہہ جوڑے خدا کے واسطے دئی - مگر ایسی وقت مین کون ایسی باتین سنتا ہے - بادشاہ کی اول
آنکھون مین سلائی پہروائی - اور پہر تر پولیہ مین ایک تنگ تاریک مکان مین قید کر دیا - آخر
اوسکے مارے جانے مین مورخون کا اختلاف ہے - کوئی کہتا ہے کہ وہ اس قید خانہ مین زندہ در گور رہنے
سے گہبرایا - اور بہاگنے کی قصد سے زندان سے نکلا - کہ ایک پٹہان نے دیکہہ لیا اور ایک تپانچہ منہ پر
لگا دیا - پہر اوسکو ایسی غیرت آئی کہ دیوار سے سر پھوڑ کر مر گیا - کوئی کہتا ہے کہ اس قید خانہ مین
بہی اوسکے مزاج کا یہہ حال تہا کہ کبہی سیدون کو گالیان دیتا - کبہی اپنی رہائی کے لئے
منت اور سماجت کرتا کبہی یہہ سازش کرتا کہ کوئی اوسی راجہ جی سنگہ پاس پہونچا دے

غرض جب سیدون نے دیکھا کہ یہہ بچلا نہین بیٹھتا۔ تو اونہون نی ربیع الثانی ۱۱۳۱ فروری ۱۷۱۹ء کو اوسکے گلی مین تسمہ لگایا۔ اور بڑی اذیتون سی مارا۔ اور لاش کو ہمایون کی مقبرہ مین دفن کرا دیا۔ غرض فرخ سیر ہاتہون سے جو اورون نے ظلم اوٹہائی تہے وہ اوسنے سیدون کے ہاتہہ سے اوٹہائے۔

مختلف حالات

فرخ سیر چہہ سال چار ماہ تک تخت سلطنت پر بیٹھہ کر سلطنت کو خراب کرتا رہا۔ اوسکے عہد مین چارون طرف سے سلطنت کے شیش محل پر پتہر پڑنے لگی۔ عنایت اللہ خان جو منشی عالمگیر کے اور اس بادشاہ کی دفتر محاصل کے افسر اعلی جو ہتے تو اس زمانہ مین محصول جزیہ کی وصول کرنے مین عمل عمل مین لائی جو عہد اورنگزیب کے مین ہوتا تہا۔ مگر لوگون کے شور و فساد اور نزاع پرخاش کے سبب سے وہ اپنی اس حرکت سے باز رہے۔

سنہ جلوس مین ہندو مسلمانون مین احمد آباد گجرات مین فساد عظیم برپا ہوگیا۔ مسلمانون کی مرضی کے خلاف ہندوون نے ایک جگہہ ہولی جلائی۔ وہان مسلمانون نے محلہ مین انکی گائی ذبح کرائی۔ پہر ہندوون نے چودہ برس کے نوجوان کی قصاب گلے پر وہان چہری پہروائی غرض یون اونمین لڑائی جہگڑا بڑہتا گیا۔ اور ہزارون کا خون ہوگیا۔ اسمین داؤد خان نے ہندوون کی طرفداری کی۔ جب مسلمان بادشاہ کے ہان فریادی گئی تو وہان راجہ رتن چند نے اون کو قید کرایا۔ خواجہ محمد درویش نے ان مسلمانون کو بڑی مشکل سے ہا کرایا۔ خاص دار السلطنت مین شیعہ سنیون مین بہی ایک فساد عظیم برپا ہوگیا۔

سلطنت شمس الدین رفیع الدرجات و محمد رفیع الدولہ

جب فرخ سیر کے قید سی ایک ہنگامہ برپا ہوا۔ قطب الملک و امیر الامرا نے اوسکی قدر کرنیکے لئے چاہا

کہ کسی شاہزادہ کو بادشاہ کرنا چاہیئے۔ مگر بہادر شاہ اور فرخ سیر اسقدر شاہزادہ چن چن کر
قتل کرائے تھی کہ جو اب زندہ تھے وہ زندان میں تھے یا محلوں میں تھے جیسے دہیائی عورتوں میں
لڑکیوں کی طرح پرورش پا رہی تھے۔ ان سیدوں کو بھی ایسا ہی شاہزادہ بھولا بھالا اخفل کا
پتلا چاہیئے تھا کہ کٹ پتلی کی طرح اونکے اشارہ پر چلے۔ ۹ ربیع الثانی ۱۱۳۱ فروری ۱۷۱۹ء شمس الدین
ابوالبرکات رفیع الدرجات کو چھوٹے بیٹے رفیع القدر نبیرہ بہادر شاہ کو قید خانہ سے نکال کر
تخت پر بٹھایا۔ اوسکی عمر بیس برس کی تھی۔ اس بادشاہ کے عہد میں جزیہ موقوف ہوا اور
نظام الملک مالوہ کا صوبہ دار مقرر رہا۔ مگر یہہ نوجوان شاہزادہ مسلول تھا تین مہینہ سلطنت
کی تھی کہ چوتھے مہینہ میں ۱۲ رجب کو دنیا سے رحلت کی۔ اور ناحق سلطنت کی تہمت اپنے
ذمہ لی۔ پھر سیدوں نے اوسکے چھوٹے بھائی رفیع الدولہ کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔ مگر اوسکی
عمر نے بھی وفا نہ کی۔ تین مہینہ سے کم عرصہ میں وہ بھی اسہال کے مرض میں مبتلا ہو کر اجل کے
پنجے میں گرفتار ہوا۔ یہہ دونو شاہزادہ محلوں میں لڑکیوں کی طرح پلے ہوئے تھے تخت پر
بیٹھنا تو اونکے سان گمان میں بھی نہ تھا۔ ساری عادتیں اونکی ایسی تھیں جیسی کہ عورتوں کی
ہوتی ہیں۔ جسوقت سیدوں کو رفیع الدولہ کی زندگی سے مایوسی ہوئی اوسیوقت اونہوں نے
اپنے بھائی نجم الدین علیخان اپنے چھوٹے بھائی یا غلام علیخان اپنے بھتیجے کو روشن اختر
پاس بھیجا۔ وہ خجستہ اختر جہان شاہ کا بیٹا تھا اٹھارہ برس کا سن تھا۔ خوبصورت جوان تھا
ذہن اچھا نہ تھا۔ مگر فہم و فراست سے بالکل خالی تھا قلعہ سلیم گڈہ میں قید تھا۔ نواب قدسیہ بیگم
اوسکی ماں اس قید خانہ میں شریک تھی۔ اور معز الدین کے عہد سے اپنے بیٹے کو اسی زندان میں
پالتی تھی۔ یہہ بیگم نہایت عاقل اور ہوشیار تھی۔ اور زمانہ دیکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ روشن اختر ۱
چند دفعہ امیروں نے اونکو عرض کیا کہ تخت حاضر ہے چلکر اپنے قدموں سے اوسکو مشرف کیجیے

تو اس عاقل عورت نے یہہ سمجہہ کر کہ جو پادشاہ ہوتا ہے وہی تخت کی قربانی بنتا ہی - امیرون کے
سامنے ہاتہہ جوڑے - اور کہا کہ براے خدا مجہے اس یتیم کے لئے تاج نہین چاہیئے - اوسکا
سر سلامت رہنے دو - امیرون نے بہت سے عہد و پیمان کرکے اوسکی تشفی اور تسلی کی - غرض
پندرہوین ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ ستمبر ۱۷۱۹ کو روشن اختر نے تخت سلطنت پر قدم رکہا - اور ابو الفتح ناصر الدین
محمد شاہ اپنا لقب رکہا - اس محل پر کیا خوب شعر ایک شخص نے کہا ہی کہ **شعر**
روشن اختر بود اکنون ماہ شد * یوسف از زندان بر آمد شاہ شد * تاریخ جلوس یہہ ہے کہ
چو خواہد کہ ویران کند عالمے * نہد ملک در پنجہ ظالمے -

محمد شاہ کی سلطنت کا بیان

جس وقت فرخ سیر کا جنازہ ہمایون کے مقبرہ کو روانہ ہوا ہے - اوس وقت خوب سیدون پر
تبرا ہوا - اور لوگون نے دنگہ اور فساد پر اپنی آمادگی دکہائی - گو فرخ سیر بد سیرت اور ظالم تہا
اور سارے ملکون مین پادشاہون کا قتل ہونا کچہہ نئی بات بہی نہ تہی - مگر رعایا نے اوسکے
ساتہہ ہمدردی ایسی دکہائی کہ اوسکی ہیبت خلائق کے دل مین بیٹہہ گئی - اسپر یہہ اور ہوا
کہ یہہ دو پادشاہ منوا نے چہہ سات مہینے مین مر گئے تو سیدون کی طرف سے لوگون کو اور بہی اور
شبہہ پیدا ہونے لگے - اور اونکی بات مین فرق آگیا - ہوا بگڑ گئی - کچہہ باہم مین نا اتفاقی ہوئی
کچہہ اور ہمسرون سے بگاڑ ہوا - غرض ان امیرون کے نفاق اور خود غرضی اور ہوا پرستی نے
سلطنت کو سب طرح سے ضعیف کر دیا - اور سلطنت کا خاتمہ اس سادات کے ہاتہہ پر ہو گیا -
یہہ شاہزادہ گو قید خانہ کی کوٹہری سے نکل کر ہندوستان کی تخت سلطنت پر بیٹہا -
مگر سیدون کی قید سے رہائی نہ ہوئی - اونہون نے اوسکے گرد اپنا پہرہ جما رکہا - اونہین
کی حوالات مین کبہی باغ کی سیر کر آیا - کبہی چڑیا کے شکار کو چلا گیا - محل سے نکلا تخت پر بیٹہا

تخت سے اوٹھا اندر چلا گیا - وہ دل مین حیران تھا کہ مین ہندوستان کا بادشاہ ہون -
یا شطرنج کا بادشاہ ہون سکہ سید اوسکو جس خانہ مین چاہتے ہین بٹھا دیتے ہین غرض تخت
پر بیٹھتے ہوے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ برخلاف سیدون کے امید کی اوسنے اپنا اقتدار
اور اونکے ہاتھون سے نکل جانیکا اظہار کیا - یہہ آغاز سلطنت مین اس بادشاہ نے اپنی فراست
اور عقل و کہائی - مگر کچھہ عرصہ بعد ایسا شراب کے نشہ مین مست ہوا کہ تاج کو سر پر نہ سنبھال سکا
اس بادشاہ کی سلطنت کا آغاز فرخ سیر کی تاریخ وفات سے شمار ہوتا ہے - اور بیچ مین دو
بادشاہون کی سلطنت کالعدم سمجھی جاتی ہے -

فسادات

چھبیلہ رام صوبہ دار الہ آباد ان دونون بہائیون کو جنپر سلطنت کا مدار تھا کچھہ نہ سمجھتا تھا -
اور نہ اونکی اطاعت کرتا تھا - اسلئے امیر الامرا نے اوسکی تنبیہہ کا ارادہ کیا - اور روانگی کیلئے
تیاری کی کہ اتنے مین چھبیلہ رام کے مرنیکی خبر آئی - اس مرنے پر امیر الامرا نے فرمایا کہ
افسوس ہے کہ اس کا سر مینے اپنی سنان کی نوک پر نہ دیکھا - بعد اسکے یہہ خبر ملی کہ متوفی
کا بھتیجا گردہر بہادر چچا کا جانشین ہوا - اور قلعہ الہ آباد پر لڑائی کی تیاری کر رہا ہے - ابہہ
امیر الامرا محمد شاہ کو فتح پور سے اکبرآباد مین لائے - اور یہہ مشہور کیا کہ بادشاہ قلعہ الہ آباد کی
تسخیر کو جاتا ہے - اس شہرت نے اپنا کام کیا کہ گردہر بہادر عرضی بہیجکر عفو تقصیر کا امیدوار
اور صوبہ داری الہ آباد کا خواستگار ہوا - اور یہہ بہی لکھا کہ اگر الہ آباد نہ ہو تو صوبہ اودہ عنایت ہو
اسپر بادشاہ نے اوسکو خطاب سے سرفراز اور صوبہ داری اودہ پر ممتاز فرمایا - مگر سید حسین علیخان
کو گردہر بہادر کے قول و قرار کا اعتبار نہ تھا - اسلئے حیدر قلی خان کو بہی لشکر کے ساتھہ الہ آباد
روانہ کیا - اوسنے ہر چند اپنی عقل خرچ کی مگر گردہر بہادر اوسکے بس مین نہ آیا - اسپر امیر الامرا نے

دریاے جمن سے پار ہوکر اپنا ارادہ الہ آباد کے جانیکا مشہور کیا - اسیر گردہر بہادر نے اوس قلعہ کو مستحکم کیا - اور پیغام سلام بہی شروع کیا - اب امیرالامرا نے سوچا کہ قلعہ الہ آباد کا فتح کرنا آسان نہین ہے - معلوم نہین کتنا عرصہ لگے - اسی بہتر ہے کہ صلح ہوجائے - غرض اسلیے راجہ رتن چند - جو سیدون کی عقل کل تہی الہ آباد مین گیے - اور آپسمین عہد و پیمان ہوے - اور لڑائی کی آگ بجہ گئی - اور سنہ جلوس مین یہہ قلعہ بادشاہ کی آدمیون کے حوالہ ہوا - گردہر اودہ کی صوبہ داری پر گیا -

بوندی کے باج گزار ریاست راجہ بدہ سنگہ اور راجہ بہیم سنگہ آپسمین لڑرہے تہی - آخر کار راجہ بدہ سنگہ کو فتح ہوئی - راجہ بہیم سنگہ پست ہاہوکر سید حسین علیخان کی پشت پناہ مین آئے اونہون نے سید دلاور علیخان کو چہہ ہزار سوارون کے ساتہہ روانہ کیا - اور حکم دیا کہ بدہ سنگہ تنبیہہ کی بعد وہ مالوہ جاکر حکم جدید کے منتظر رہین - اسے حکم جدید کے انتظار سے ایک فساد عظیم کہڑا ہوگیا جسکا حال آئندہ لکہین گے +

قصور صوبہ لاہور کی سرکشی

حسین خان افغان خوشگی قصبہ قصور کا رئیس تہا - کئی برس سے اوسنے تمرد اختیار کیا - لاہور اور قصور کی نواح مین پرگنون پر اپنا قبضہ کرلیا - اور یہان سے بادشاہی آدمیون کو نکال دیا - قطب الملک خان عامل کو بہی لڑکر بہگادیا - اور خزانہ چہین لیا - اور آٹہہ نو ہزار سوار لیکر پرگنون کو لوٹنا شروع کیا - عبدالصمد خان دلیر جنگ صوبہ دار لاہور سات آٹہہ ہزار سوار جمع کرکہ اوسکے مقابلہ مین گیا - اوسنے ایک دفعہ اس لشکر کو بہی شکست فاش دی عبدالصمد خان نے خفا ہوکر اپنی ڈاڑہی نوچ لی - اتفاق سے ایک گولی حسین خان کے سینہ مین جالگی - اور وہ مرگیا - اسطرح بعد بہت سی کشمکش کے یہہ ہنگامہ بغاوت فرو ہوا +

کشمیر کی بغاوت

ملا عبد النبی کشمیری مخاطب بخطاب محتوی خان مدت دراز سے اپنی حماقت سے ہندوون کے
ساتھہ عداوت اور تعصب کہتا تہا۔ جب یہہ القاب مانا اوسنے دیکہا تو اوباش احمق مفسد
مسلمانون کو اپنے ساتھہ متفق کر میر احمد خان نائب صوبہ کشمیر و قاضی کشمیر کے پاس گیا
اور اوسنے حضرت سے یہہ فرمایا کہ آپ یہہ احکام جاری کیجے کہ ہندو گہوڑون پر سوار نہ ہون۔
اور جامہ نہ پہنین۔ سر پر پگڑی نہ باندہین۔ اور باغ اور سبزہ زار کی سیر نہ کرین۔ اور نہان کے
دنون مین نہانے نہ جائین۔ اونہون نے کہا کہ جو کچہہ پادشاہ اور ارباب شرع سارے ملک
محروسہ مین حکم جاری فرمائینگے اوسپر ہم بہی عمل کرینگے۔ محتوی خان یہہ سنکر فتنہ پردازی
پر آمادہ ہوا۔ اور ہندوؤن کو اپنی شرارت سے ستانے لگا۔ ایک معزز ہندو وصاحب رام باغ مین
برہمنون کو کہانا کہلا رہا تہا۔ وہان محتوی خان جا پہنچا۔ ہندوون پر لے دے شروع کی
۔ مار پیٹ کر تتر بتر کر دیا۔ صاحب رام دوڑے ہوئے میر احمد خان پاس آئے۔ وہان محتوی خان
صاحب اوسکے محلہ پر چڑہ گئے۔ سارا مال لوٹ لیا۔ محلہ کو آگ لگا دی۔ اور پہر میر احمد خان کے
گہر کو گہیر لیا۔ اور وہان ایک آفت برپا کی۔ کوئی اینٹ مارتا ہے کوئی پتہر پہینکتا ہے۔
کوئی گولی چلاتا ہے۔ جو کوئی ہاتہہ آتا ہے ایک کمبختی مین پڑتا ہے۔ اور بڑا بی عزت و
بے حرمت ہوتا ہے۔ میر احمد خان جان چہپا کر رات دن چہپے بیٹہے رہے۔ دوسرے روز و
سپاہ اور افسران شاہی کو ہمراہ لے لڑنیکے لئے گئے۔ محتوی خان نے اپنے بڑے
مفسد جمع کئے۔ اور یہہ حکمت کی کہ جس پل پر سے میر احمد خان اوتر گیا تہا۔ اوسے توڑ ڈالا
۔ اور تمام بازار کے کوٹہون اور دیوارون پر سے عورت مردنے پتہر برسانے اور گولیان
چلانی شروع کین۔ کئی عزیز میر احمد خان کے جان سے مارے گئے۔ اور اوسنے خود بڑی

مشقت اور خواری اور خفت و دشواری سے نجات پائی۔ پہر محتوی خان دوبارہ اوسکے
گہر پر چڑہ گیا۔ اور وہان جسقدر صناع اور معزز ہنود کو گرفتار کرکے خوب مار پیٹا۔ کسی کو لنگڑا کیا
کسیکو بوچا بنایا کسی کا ختنہ کر ڈالا۔ کسی کو بالکل خواجہ سرا کر ڈالا۔ پہر جامع مسجد مین آکر
میر احمد خان کو نیابت سے معزول کرکے اپنے تئین مسلمانون کا حاکم مقرر کیا۔ اور دیندار خان
لقب رکہا۔ اور یہہ حکم دیا کہ جبتک کوئی نایب بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوکر آئے۔ سارے
جہگڑے اور قضایا ہماری سامنے پیش ہوا کرین۔ جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو مومن خان
نجم الثانی کو عنایت اللہ خان صوبدار کشمیر کا نایب بناکر بہیجا۔ جب یہہ سنا تو دیندار خان کے
کان کہڑے ہوئے۔ بادشاہی امیرن نے اوسکو اور اوسکے دو بیٹون کو گرفتار کرلیا۔ اور بیٹون کو
بیٹا باپ کے سامنے چیر   ۔ اور پہر باپ کو بری گت سے مار ڈالا۔ اسپر مفسدون نے
بڑا ہنگامہ شہر مین مچایا۔ ہزارون کی جانون کا اور لاکہون روپیہ کے مال کا نقصان ہوا
آخر کو کچہہ آپسمین دار و مدار ہوکر امن ہوگیا۔

نظام الملک آصف جاہ اور سادات کی منازعات

چین قلیج خان کا خطاب نظام الملک آصف جاہ تہا۔ اب آئندہ ہم آصف جاہ ہی لکہینگے
اسکا حال بہت کچہہ پڑہ چکے ہو جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ یہہ تورانی سردار بڑا خاندانی اور
غازی الدین خان کا بیٹا تہا جو اورنگزیب کے سردارون مین گنتی کا سردار تہا۔ اس
جوانمرد دلاور نے اورنگزیب کے عہد مین خود بہی اعزاز اور اقتدار پیدا کیا تہا۔ دکن مین
کچہہ دنون ناظم رہا۔ پہر وہان سے مراداباد کا فوجدار مقرر ہوا۔ مگر جب انقلاب زمانہ ہوا
امیرون کو گدائی اور ذلیلون کو امرائی ہونے لگی۔ اور اوسکا جہگڑا الال کنور کی سہیلی
سے سواری پر ہوا جسکا بیان پڑہ چکے ہو تو وہ عزلت نشین ہوا۔ سیدون نے اوسکی بڑی خاطر داری کی

مالوہ کی حکومت پر متعین کیا - یہان اونسے نہایت عمدہ انتظام کیا - اور شور
اور فساد کے مٹانیکے واسطے اونسے سپاہ کو بڑہایا - امیر الامرا جب دکن سے مالوہ مین آیا تہا تو مرحمت خان
قلعہ دار مانڈو اوسکی ملاقات کیواسطے نہ گیا تہا - اب امیر الامرا نے اختیار سلطنت پاکر
اُسکو معطل کیا - اور اوسکی جگہ خواجم قلیخان تورانی کو بہیجا - مرحمت خان نے قلعہ کے دینے مین تامل
اور تعلل کیا - خواجم قلیخان نے امیر الامرا کو لکہا - وہان سے نظام الملک کے نام حکم آیا - اوسنے مرحمت خان کو
سمجہا کر قلعہ دلوادیا - مگر وہ اس سردار کو شجاع اور جوانمرد جانتا تہا - اوسکو اپنے پاس رکہا -
اور قلعہ اسیرگڈہ کو جسپر چترسال نے قبضہ پایا تہا بہیجا اور اوسنی بڑی جوانمردی سے اوسی فتح کرلیا -
اور چندیری کے دیہات پر قبضہ کرلیا - محمد امین خان اور اعتماد الدولہ کے ایما سے جو بادشاہ سے ترکی
زبان مین باتین کرتا تہا - نظام الملک پاس بہت سپاہ بادشاہی روانہ کردی - جب اس جمعیت اور
فتوحات کی خبر سید عبد اللہ کو پہنچی - تو اوسنے نظام الملک آصف جاہ کو لکہہ بہیجا کہ ہمارا ارادہ ہے
کہ دکہن کے صوبون کے انتظام کیواسطے مالوہ کو اپنا دار القرار مقرر کرین ان چار صوبون اکبر آباد
اور الہ آباد برہانپور اور ملتان مین سے جس صوبہ کی حکومت منظور ہو لکہہ بہیجو - انہین دنون مین
وہ سپاہ جو سید دلاور علیخان بوندی کی ریاست پر لیگیا تہا - اور جسکو حکم تہا کہ مالوہ مین ٹہیر کر
حکم کی منتظر رہی وہ ہی سرحد مالوہ پر راجہ بدہ سنگہ اور راجہ بہیم سنگہ کے ساتہہ پہنچ گئی تہی - غرض
یہہ سامان دیکہہ کر آصف جاہ نے بڑا سخت جواب سیدان کو لکہا اور خط کے عنوان مین یہہ شعر تحریر کیا کہ

بیت من بیوفا نیم بوفا میخورم قسم * من چو شما نیم بشما میخورم قسم * قطب الملک

اور امیر الامرا اس مضمون کو پڑہ کر افروختہ خاطر ہوئے - نظام الملک کے وکیل معتبر کو بلاکر کلمات غیر مناسب
اور تلخ نظام الملک کی نسبت ارشاد کئے - اب نظام الملک نے سوچا کہ حیلہ سازی کا اب وقت نہین رہا
دار السلطنت مین مستقل اختیار پیدا ہونا دشوار ہے - اوسنے اپنی اقتدار اور اختیار کی بنیاد دکن

مستحکم کرنا چاہا۔ ادہر سیدون سے یہہ گفتگو ہوئی۔ اور بادشاہ کی طرف سے محمد امین کی معرفت خفیہ تحریک ہوئی۔ امیر الامرا اور قطب الملک اور راجہ رتن چند اور راجہ اجیت سنگہہ سے دل تنگ ہوا۔ غرض یہہ سب باتین جب جمع ہوئین تو وہ اپنی جانثار اور ہمراز رفیقون کو لیکر جمادی الثانی ۱۱۳۲ھ اپریل ۱۷۲۰ء مین سرونج سے ملک دکن کو روانہ ہوا۔ دکن مین پہلے سے اوسکا اتحاد اور وداد مرہٹون اور مسلمانون کی ساتہہ تہا۔ یہہ خبر جب سادات کو پہونچی تو اونہون نے وہی فوج جو سید دلاور علیخان کی ماتحت مالوہ کے سرحد پر پڑے تہی اوسکو حکم نظام الملک کے تعاقب کا دیا +

نظام الملک کا دریاء نربدا سے پار ہونا

دریاء نربدا کے گذر اکبر پور سے جب نظام الملک پار اوترا۔ اسیر کا قلعہ اوسکو یون ہاتہہ آگیا کہ وہان کے قلعدار کو دو سال کی تنخواہ اور کچہہ انعام اور دیدیا۔ اسیطرح قلعہ اور ک برہانپور پر تصرف ہوا۔ برار کا صوبہ دار عوض نظام الملک کے ساتہہ قریب کا رشتہ رکہتا تہا وہ شائستہ فوج کے ساتہہ آکے اوسے آن ملا۔ انہا کے ایک سردار مرہٹون کا کہ راجہ ساہو سے مخالف تہا دو ہزار سوارون کے ساتہہ آگیا۔ انور خان صوبہ دار برہانپور بہی سیدون کی احسان بہول کر نظام الملک کے رفیق بنے۔ مرہٹے جو جا بجا چوتہہ وصول کرنیکے لئی بیٹہے تہے وہ بہی بہاگ کر اپنے اپنی سردارون پاس چلے گئے۔ اسی اثناء مین سیف الدین علیخان کی والدہ اپنی چہوٹے بچون کو لئے برہانپور کو اپنے بیٹے پاس جاتی تہی۔ اوسنے نظام الملک پاس اپنی حفظ آبرو کے لئے پیغام بہیجا کہ اسباب اور جواہرات سب آپکی نذر ہین۔ مگر نظام الملک نے یہہ جوانمردی کی کہ کچہہ اسباب اور مال پر نظر نہ کی اور اونکو اپنی آدمیون کے ساتہہ سید دلاور علیخان کے لشکر تک پہنچا دیا۔ اب یہان دونون بہائیون مین اختلاف رائے تہا۔ قطب الملک اور راجہ رتن چند کی یہہ مرضی تہی کہ نظام الملک کو صوبہ داری دکن دیدینی مناسب ہے۔ مگر امیر الامرا اس مصالحت پر راضی نہ تہا۔

سیدون کی سپاہ کا شکست پانا

سید دلاور علیخان میر بخشی امیر الامرا برہانپور سے چودہ کوس پر جب لشکر کو لیکر پہنچے۔ تو نظام الملک
نے اپنی لشکر کے سردارونکو اونسے مقابلہ کرنیکے لئی بہیجا۔ دلاور علیخان اپنی دلاوری کا دم
بہرے آگے آگ برساتے ہوئی چلے آتی تہے کہ یہان ایک کمین گاہ مین سپاہ بیٹہی تہی۔ وہ جوانپر
گری تو اونکا اور اونکی سپاہ کا کام تمام کیا۔ اور بڑے بڑے سردارونکو خاک مین ملایا۔ یہہ لڑائی
جون ۱۱۳۲[?] مین ہوئی۔ نظام الملک کے لشکر مین فتح کا نقارہ بجا۔ اور بادشاہ اور تورانی امرا
خوش ہوئے۔ سیدونکو نہایت ملال ہوا۔ مختلف تدبیرین سوچنے لگے کبہی یہہ سوچتے کہ بادشاہ دونو
بہائی ساتہہ نظام الملک کی سرکوبی کے لئے لے چلین کبہی یہہ ٹہہرتے کہ ایک بہائی یہان رہے
اور ایک دکن جائے۔ محمد امین خان کی بہی فکرین ہوئی۔ امیر الامرا کا ارادہ تہا کہ اوسے مار ڈالے۔
قطب الملک کہتا تہا کہ اگر اوسکو مار ڈالوگے تو مین خود مر جاؤنگا۔ اوسے میر[?] عہد و پیمان ہوچکا ہے
نظام الملک سے لڑنیکے لئی ایک فوج اورنگ آباد مین عالم علیخان کی تیار تہی۔ یہہ دلاور علی خان کی جہالت
تہی کہ وہ اس سپاہ سے[?] ملکر دشمن سے نہ لڑا۔ اور یہہ نظام الملک کی دانائی تہی کہ ان دونون
کو ملنے نہ دیا۔

عالم علی خان اور نظام الملک کی لڑائی

عالم علیخان پانچوین شوال کو نظام الملک کے مقابل بڑی ساز و سامان سے ہوا۔ مگر ناتجربہ کار
نوجوان تہا۔ نظام الملک کے سامنے کب ٹہہر سکتا تہا۔ باوجودیکہ دلاور علیخان کی شکست کا حال
سن چکا تہا۔ مگر پہر بہی دشمنون کے اوسی جال مین پہنسا جسمین وہ پہلے پہنسا تہا۔ اس لڑائی مین
نظام الملک خود شریک تہا۔ غرض ایک عجیب ایک[?] ستیز و آویز ہوئی۔ اور طرفین سے بڑی بہادری
اور مردانگی جوانمردون نے ظاہر کی۔ نظام الملک نے اپنی چالون سے بعض سردارون کو اپنی طرف ملا ہی لیا

مگر یہہ بہی سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ آخر کار اس کارزار کا انجام آخر جولائی ۱۷۲۰ء مین یہہ ہوا کہ عالم علیخان
کمال لاوری سے لڑا اور بہادری سے مارا گیا۔ جب ان واقعات کی خبر سیدونکو پہنچی تو اونکے ہاتہہ پیر
پہول گئے۔ رنگ چہرون کے اوڑ گئے۔ اگرچہ بادشاہ اور اکثر امرا ان واقعون کے وقوع مین خوش ہوئے
مگر جو زمانہ کو دیکہے ہوئی بیٹہے تہے وہ کچہہ اور ہی سوچ رہے تہے۔ اونکو یقین تہا کہ سلطنت کے برباد
ہونے مین کچہہ شک نہین رہا۔ اس خیال کے تائید پہلی ایک زلزلہ سی ہوئی۔ رمضان ۱۱۳۲ھ کو
دہلی مین ایسا زلزلہ عظیم آیا کہ بہت سے مکانات گر پڑے۔ اور بہت آدمی مکانون کے تلے دبکر مر گئے
جو لوگ توہمات باطلہ مین مبتلا تہی وہ اس زلزلہ ہی کو سبب اللہ سلطنت کے تنزل ہونیکی سمجہے +

محمد شاہ کی ہوشیاری

اسوقت محمد شاہ نے بڑی دانشمندی اور فطرت اپنی ظاہر کی۔ اوسکی ماں عقل کی پتلی تہی۔
وہ سمجہی کہ سیدون کے پنجہ سے رہائی ممکن نہین بیٹے کو سمجہاتی رہی کہ سیدون سے مت بگاڑو۔
بیٹا بہی ماں کی بات سمجہتا تہا۔ بڑی تحمل اور صبر سے کام کرتا تہا۔ دربار کے امرا کی دو فریق تہے ایک سید
ترک گو بڑے بڑی حوصلے والی تہے۔ مگر اتفاق وقت سے دب گئے تہے۔ اپنے تئین ولایتی سمجہتے
بادشاہ کو اپنا بہائی جانتے تہی۔ ان سیدون کو ہندوستانی سمجہہ کر ذلیل اور حقیر جانتے تہے۔
ذلت اور خواری گویا ہندوستان ہی کے حصہ مین آئی تہے۔ کہ ایک ہندوستانی سید کو تورانی
غلام ذلیل سمجہے۔ سوا اسکے مذہب کا اختلاف بہی باعث فسا تہا۔ ترک اہل سنت وجماعت تہے
سید شیعہ تہی۔ شاید ایک ہی مذہب کے دو مختلف فرقے کے آدمی جیسے باہم عداوت اور دشمنی رکہتے
ہین ایسے دو مختلف مذہب کے آدمی باہم خصومت نہین رکہتے۔ مسلمانون کا خون جیسا اس
منازعت سے ہوا کبہی غیر مذہب دشمنون کی ہاتہہ سے نہین ہوا۔ محمد شاہ تحمل سے ایسی صورتون کا
منتظر بیٹہا رہا کہ جو اوسکے آزادی سلطنت کے لئے مفید ہون۔ اور چپکے چپکے ترکون سے جوڑ توڑ لگا کر

سیدون کو توڑتا رہا۔ اگرچہ سیدون کے معتبر آدمی بادشاہ کو ہر وقت گھیرے رہتے تھے۔ مگر کاروبار مین بادشاہ سی گفتگو کرنے کی لئے اورامراکو بھی موقع ملجاتا تھا۔ بڑی بات یہہ تھی کہ محمد شاہ ترکی زبان جانتا تھا۔ ترک جتنے آتے اوسی زبان مین باتین کرتے تھے۔ اور اس پردہ مین رمز و کنایہ مین بھی مطلب ادا ہوتے۔ رقیبون کے آدمی کھڑے منہ تکا کرتے۔ نہ کچھہ سمجھتے نہ کچھہ کہتے۔ اس ترکی گفتگو کی بدولت محمد امین خان نے ترک امیرون کے سب کام بنائی اور سیدون کے کام بگاڑے۔ یہہ وہی محمد امین خان ہے جسنے فرخ سیر سے کنارہ کشی اس سبب سے کی تھی کہ وہ زبان کا کچا اور پیٹ کا ہلکا ہے۔ وہ زمانہ ساز سیدون کے ساتھہ بھی ملا رہتا۔ مگر دل مین ہمیشہ اونکی فکر مین رہتا۔ اور اوسی کی بدولت خط وکتابت کا رستہ کھلا۔ اور آخر کو رفتہ رفتہ بادشاہ کی حمایت سے ترکون نے زور پایا۔ اور اون کے زور سے بادشاہ کی سلطنت مین زور آیا۔ اس گروہ مین ایک اور بڑا زبردست ایرانی سعادت خان شریک ہوگیا جسکی اصل نسل کا حال نیچے لکھا ہے۔ نظام الملک کے بعد اوس کا درجہ تھا۔

سعادت خان

مرزا نصیر سید شمس الدین نیشاپوری حسینی موسوی یعنی اولاد جناب امام موسی کاظم سے تھا۔ اوسکے دو بیٹے تھے۔ ایک میر محمد باقر اور دوسرا میر محمد امین۔ وہ ۱۱۱۸ھ مین بنگالہ مین آیا۔ اور میر محمد باقر کو ساتھہ لایا۔ عظیم آباد مین اقامت اختیار کی۔ شجاع الدولہ ناظم بنگالہ نے اوسکی خبر گیری کی۔ پھر ۱۱۲۰ھ مین میر محمد امین بھی ہندوستان مین باپ کی زیارت کے لئے عظیم آباد مین آیا۔ اور بڑے بہائی کے ساتھہ شاہجہان آباد مین گیا۔ اور یہان چھوٹے چھوٹے عہدون سے بڑہتا گیا۔ اور سید عبد اللہ قطب الملک کی عنایت اور توجہ سے ۲۹ سنہ امین ہنڈون اور بیانہ کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ اور پھر اوسکو سعادت خان کا خطاب محمد شاہ نے دیا۔

یہی مورث اعلے پادشاہان اودہ کا ہے یہی ایک شیعہ مذہب کا سردار سنت جماعت سرداروں کے
ساتھہ تہا جنہے اپنی ہم مذہب سیدون کا خون گردن پرلیا +

امیر الامرا کا دکن جانا۔ اور قطب الملک کا شاہجہان آباد جانا

آخر کو آپسمین صلاح اور مشورہ یہہ ٹہرا کہ امیر الامرا بادشاہ کو ساتھہ لیکر دکن جائے اور قطب الملک
شاہجہان آباد مین رہے۔ جب یہہ ارادہ مستحکم ہوگیا۔ بڑی سپاہ تیار ہوئی۔ پچاس ہزار
سوار قدیم اور جدید لڑائی کے لئے تیار ہوئے۔ بادشاہ کو امیر الامرا نے ساتھہ لیا۔ ۱۹ ذیقعد
سنہ ۱۱۳۲ کو پہلی منزل کی۔ پندرہوین کو روز جشن تہا۔ قطب الملک نے چاہا کہ بعد جشن رخصت ہون
مگر امیر الامرا نے نہ مانا۔ بہائی کو دلی رخصت کرایا۔ اور چودہوین کو بادشاہ سمیت سید حسین علے
خان نے فتحپور سیکری کے نزدیک منزل کی۔ اور تین چار روز جشن کے لئے توقف کیا۔ اور
اور پہر دکہن کو روانہ ہوا۔ جب یہہ دونو بہائی جدا جدا ہوگئے تو سازش کرنے والون کو
خوب ہی موقع ملا +

امیر الامرا سید حسین علیخان کا مارا جانا

جب بادشاہ کو کچہہ اختیار نہ رہا۔ اور سادات کی قبضہ مین بالکل آگیا۔ تو امرائے قدیم نظام الملک
اور محمد امین خان اعتماد الملک کو رشک ہوا۔ اور اونکے برباد کرنے کی فکر کرنے لگے۔ محمد امین خان
نے بادشاہ سے دو تین کلمے ترکی زبان مین کہکر اجازت اوسکی حاصل کرلی۔ جب حسین علیخان
نظام الملک سے لڑنے چلا تو محمد امین خان کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر امیر الامرا نے نظام الملک کو
مغلوب کرلیا۔ تو ترکون کی ترکی تمام ہوجائیگی پہر کون تورانی ایرانی رہے گا اسلئے
کہین موقع بنے تو سید حسین علیخان کو غافل پاکر زمین کا پیوند کرنا چاہئے۔ مگر اس کام مین
کوئی دوسرا رفیق شفیق نہ تہا۔ سوا اوسکو اب محمد امین مخاطب بہ سعادت خان جسکا اوپر

بیان ہوا ل گئے - وہ بہی اس سفر مین بادشاہ کی ہمرکاب تہے اب یہہ دونو مغل ایک ہو گئے - اور تیسرے میر حیدر خان کاشغری کو شریک کیا اب ان تینون نے تو عہد ڈالا کہ کون امیر الامرا کا خون کرے - سو وہ میر حیدر کے نام پڑا - اور ۶ ذی الحجہ ۱۱۳۲ھ ۸ اکتوبر ۱۷۲۰ کو میر حیدر نے ایک عرضی محمد امین خان کی شکایت مین لکہکر دور سے بلند کرکے امیر الامرا کو جو پالکی مین سوار جاتا تہا دکہائی اور آگے بڑہا - سپاہی مانع ہوئی - مگر سید نے اس فرشتہ اجل کے آنے کی اجازت دی اوسنے پالکی کا پایہ پکڑ لیا - اور اپنا حال عرض کرنا شروع کیا - جب امیر الامرا عرضی پڑہنے مین مصروف ہوا تو اوسنے ایک پیش قبض کمر سے کہول کر اوسکے مارا - اوسنے اسکے لات ایسے زور سے ماری کہ وہ خود دوسری طرف پالکی کے جا پڑا - اور مرتے مرتے یہہ کہا کہ بادشاہ کو مارو پہر امیر الامرا کے آدمیون نے میر حیدر کے بہی ٹکڑے ٹکڑے اوڑا دئے - پہر مغلون نے ہجوم کرکے بعض اوسکے رفیقون کو مارا - اور حسین علیخان کا سر کاٹ کر لیگئے - اس قتل کی شکایت کچہہ سادات کو نہین ہونی چاہئے کیونکہ یہہ تو وہی قتل تہا جسکو اونہون نے خود انتظام ملکی مین داخل کیا تہا جو راہ اونہون نے اورون کیلئے نکالی تہی اوسی راہ پر خود چلنا پڑا - جو کنوان اونہون نے اورون کیلئے کہودا تہا اوسمین خود گرنا پڑا -

عزت خان کا بادشاہ پر چڑہنا

جسوقت امیر الامرا کا قتل ہوا اوسوقت ایک ہنگامہ سارے لشکر مین برپا ہو گیا عزت خان امیر الامرا کے بہانجے نے جسوقت یہہ خبر سنی تو نہ لشکر کی تیاری کی نہ توپخانہ کا انتظار کیا جو دو تین ہزار سوار اوسکے ساتہہ تہے اونکو ساتہہ لیکر بجلی کی طرح بادشاہ کی لشکر کی طرف جا پڑا - محمد امین خان اور حیدر قلیخان کے کہنے سے سعادت خان نے جو سید حرم سرا کے گرد ہجوم کئے ہوئے تہے اونکو جدا کر دیا - اور بادشاہ کو محل سے بڑی مشکلون سے باہر نکال کر ہاتہی پر بٹہایا - اور

حیدر قلیخان

اعتماد الدولہ خواصی مین بیٹہا تہا۔ سوقت بادشاہ پاس بہی تہوڑی فوج تہی۔ مگر حیدر قلیخان
نے کام کیا کہ تہوڑے عرصہ مین سارا لشکر سمیٹ لیا۔ عزت خان ایسا جوش مین بہرا ہوا تہا کہ
اوسکو کچہہ نہین سجہائی دیتا تہا۔ گویا وہ یہہ سمجہکر آیا تہا کہ مین لڑنے نہین جاتا ہون مرنے
جاتا ہون۔ اس لڑائی کو حیدر قلیخان اس سلیقہ سے لڑا کہ چارون طرف سے واہ واہ ہوتی تہی۔
آخرکار عزت خان زخمی ہوکر بڑی دلاوری دکہاکر مارا گیا۔ اور بادشاہ کو بہی اس لڑائی مین مرد
بنایا کہ اوسکے ہاتہہ سے تیر پہنکوائی۔ پہر سیدون کے خیمون مین آگ لگا دی۔ اور سارا مال اسباب
کہ ہزارون روپیہ کا تہا برباد کردیا۔ خزانہ بہت سا لٹ گیا۔ کچہہ بادشاہ کی [illegible] بہی آیا۔
بعد اس فتح و نصرت کی حیدر قلیخان نے محکم سنگہ کو جان کی امان دی۔ اور شش ہزاری کا منصب
دیا۔ راجہ رتن چند کو بہی کئی دفعہ پیغام اطاعت کرنیکا دیا۔ مگر اوسنے اپنی جان کی سلامتی ملازمت
مین نہ دیکہی۔ ایک شقہ سارے حال کا لکہہ کر شتر سوار کے ہاتہہ قطب الملک کے پاس بہیجا۔ ملعون نے
اس راجہ کو بہی پالکی مین جا لیا۔ لات مکہ سے خوب خبر لی۔ اور محمد امین خان پاس ننگا کرکے لے آئے
اوسنے اوسکو کپڑے پہننے کو دئے۔ اور طوق اور زنجیر کا زیور اوسکا زیادہ کیا۔ غرض سیدون
کے رفیق کچہہ عبد اللہ خان پاس بہاگ گئے کچہہ بادشاہ سے آملے۔ سپاہ جو کسی طرف نہ ہولی تہی بادشاہ
کی مطیع ہوگئی۔ اب محمد امین خان نے اسلئے کہ عوام الناس اوسکو برا نکہین کہ سیدون کو قتل
کر ڈالا عزت خان اور امیر الامرا کا جنازہ زرباف تیار کیا۔ اور نماز پڑہی اور یہہ پکار کر کہا کہ
اے یارو یہہ شیر تہے سو لے ہین۔ اور جنازونکو اجمیر شریف روانہ کردیا۔ اور اس زرباف
کرنے مین شرارت یہہ تہی کہ راہ مین قطاع الطریق اوسکو لوٹ لین تو ان لاشون کی بہی اہانت ہو۔
مگر آخر وہ سید تہے۔ لوگون نے نہایت تعظیم سے اجمیر تک جنازونکو پہنچا دیا۔ غرض امیر الامرا کو بہی وہ
صورت پیش آئی جو فرخ سیر کو پیش آئی تہی۔ دنیا مین یہہ انتقام کی ایک عمدہ مثال ہے۔

کہ جو فرخ سیر سے ظلم اور رو بہ ہوا - وہ سیدونکے ہاتہہ اوسپر ہوا - اور جو سیدونے اوسپر ظلم کیا وہ اورون
کے ہاتہہ سے سیدون پر ہوا - کیا خوب سود القدر ہے اس ہاتہہ دے اس ہاتہہ لے

قطب الملک کو بہائی کی مرنیکی خبر پہنچنا

شاہجہان آباد سے قطب الملک چالیس کوس پر تہا کہ شتر سوار رتن چند کا شقہ لیکر پہنچا - اس
بہائی کی سناونی سنکر اوسکو نہایت غم اور رنج ہوا - روتا پیٹتا شاہجہان آباد مین آیا - راہ مین
بعض رفیقون نے صلاح یہہ دی کہ اب تک سید حسین علیخان کا لشکر بادشاہ سے نہ ملا ہوگا -
بہتر ہوگا کہ اس حیص بیص مین اب وہان جا پہونچے - یہہ مصلحت اوسنے پسند نہین کی اور کہا کہ
اب بادشاہ مستقل - امرا اوسکے ساتہہ یکدل - ہماری فوج شکستہ خاطر - اب بادشاہ سے لڑنیکے لئے
کوئی وجہ سوا اسکے نہین ہو سکتی کہ عالمگیر کے نسل مین سے کسی شاہزادہ کو بادشاہ بنائے -
اور اوسکے استحقاق سے سامان بہم پہنچائے - اور امیرون کو اپنا حامی بنائے - غرض اس غم رسیدہ سید کو
جسقدر غم پر غم اور رنج پر رنج بڑہتے گئے اوتنی ہی اوسکی عقل و ہمت زیادہ ہوتی گئی - اوسنے
اپنے آدمی اول معز الدین کے بیٹون پاس بہیجے کہ وہ سلطنت قبول کر لین - مگر اونہون نے انکار کیا -
اور شاہزادہ نیکو سیر نے بہی یہی کہا - مگر سلطان ابراہیم خلف رفیع القدر بن شاہ بہادر شاہ راضی
ہوگیا - پندرہوین ذی الحجہ ۱۱۳۲ کو وہ تخت پر بیٹہا - اور ابو الفتح ظہیر الدین محمد ابراہیم لقب
اوسکا رکہا گیا - عبد اللہ خان شاہجہان آباد مین دوسرے روز حاضر ہوا - اور اوسکی طرف سے لوگونکو
مراتب و مناصب حسب ہمت ہر دیئے - اور فوج اور افسران فوج کی خدمتون کو اپنے لئے حاصل کیا - اوسنے
نوے ہزار سوار بہرتی کر لئے - مگر اونمین شریف کم تہے - تنخواہ ہر سوار کی بڑہا دی تہی کہ تہوڑے
عرصہ مین فوج جمع ہو گئی - ایک کروڑ روپیہ خرچ کر دیا -

سلطان ابراہیم کا کوچ کرنا اور محمد شاہ سے لڑنا

عبد اللہ ۱۰ ذی الحجہ کو یعنی اپنے بہائی کی مرنے سی دو ہفتہ بعد یہہ لشکر کثیر لیکر آگرہ کی طرف روانہ ہوا تہی۔ جاٹون کا راجہ چوڑا من جو آگرہ اور متہرا کا صوبہ دار تہا۔ اوسی آ کر ملا۔ اوسکے ساتہہ سپاہ کی بہیڑ بہاڑ تہی اور بہت سی ٹوٹے پہوٹے سید بہی بارہ سی لشکر مین آ کر ملے۔ نوین محرم الحرام کو محمد شاہ بہی شاہ پور سے آگی بڑہ کر مقیم ہوا۔ محمد شاہ عبد الصمد خان سیف الدولہ بہادر دلیر جنگ اور راجہ دہرم جی سنگہ کا انتظار رہا۔ شاید بعد مسافت کے سبب سے نہ آیا۔ محمد خان بنگش تین ہزار سوار ونکے ساتہہ اور عزیز خان رہیلا اور بایزید خان میواتی اپنے ہمراہیون کی جماعت لیے پادشاہ کی ساتہہ ہوئے اور راجہ جی سنگہ کی طرف سے بہی چار ہزار سوار آ کر لشکر شاہی مین شریک ہوئی۔ ان دونون لشکرون مین بہت کم فاصلہ رہا۔ ہر لشکر نے اپنی ترتیب کی۔ مگر عبد اللہ خان کے لشکر مین بارہ کے سید کسی کی نہ سنتے تہی اپنی جہالت سے جو چاہتے تہی سو کرتے تہی۔ لڑائی مین ۱۳ محرم ۱۱۳۳ھ ۱۴ نوامبر ۱۷۲۰ء کو عبد اللہ خان کو شکست ہوئی۔ اور بادشاہی آدمیون نے سید عبد اللہ خان کو گرفتار کر لیا۔ شاید آل نبی سمجہہ کر اوسکی جان چہوڑ دی اور قید خانہ مین بہیجدیا۔ غرض بادشاہی لشکر نے فتح کی عید منائی۔ سیدون کے ہان محرم کا ماتم پڑا۔ بیچارے سید انیان ادہر او دہر ماری پہرین۔ جو کچہہ اونپر گذر گیا نا گفتہ بہ ہی۔

محمد شاہ کی اقتدار کا آغاز

اب بادشاہ سیدون کے ہاتہہ سی یون خلاص ہو کر ۱۶ محرم کو شاہجہان آباد کی طرف چلا۔ اور ۲۲ محرم ۱۱۳۳ھ کو تیموری اور بابری شان سے ہاتہی پر سوار ہو کر شاہجہان آباد مین داخل ہوا۔ اور بڑا جشن کیا۔ نواب قدسیہ بیگم نے اپنی بیٹے پر سے بہت سونا اور چاندی نچہاور کیا۔ بادشاہ نے جو امرا اس لڑائی مین رفیق رہی اونکو انعام و اکرام دیا۔ اور بلند مراتب اور مناصب عطا کیے حیدر قلیخان کو ناصر جنگ کا خطاب مع ہفت ہزاری ہشت ہزار سوار منصب ہوا۔ سعادتخان برہان الملک کے خطاب

بہادر جنگ کا اور اضافہ ہوا۔ اعتماد الدولہ محمد امین خان کو وزارت کا قلمدان مرحمت ہوا۔ ابھی اوس وزیر نے اپنا کام تین مہینے بھی نہیں کیا تھا کہ ربیع الاول ۱۱۳۳ (جنوری ۱۷۲۱) بسمہ کو بقضائے الٰہی مر گیا۔

میر محمد حسین کا مذہب جدید

اس بادشاہ کی سلطنت کو بھی کوئی نہ کوئی روگ لگا ہی رہا۔ اور عجیب و غریب واقعات اور حادثات وقوع میں آئے۔ میر محمد حسین قوم کا سید مشہد مقدس کا رہنے والا کابل میں آیا۔ اور عمدۃ الممالک امیر خان صوبہ دار کابل کے ہاں رسوخ پایا اور اوسکی کسی رشتہ دار عورت سے اپنا نکاح کیا جب یہ رشتہ تعلق پیدا ہوا تو عالمگیر بادشاہ کیواسطے بہت سے تحفہ تحائف اور عطر وغیرہ لیکر کابل سے روانہ ہوا۔ لاہور میں پہنچا تھا کہ بادشاہ کی مرنیکی خبر اوسکو پہنچی۔ اوسنے وہ سب تحفہ تحائف ستر اسی ہزار روپیہ کو بیچ ڈالے۔ اور اس سرمایہ کو بغل میں دبایا اور توکل اور فقر کا جامہ پہنا۔ علم سے بے بہرہ تھا۔ دو چار طالب العلموں کو شاگرد بنایا۔ ایک نئی زبان کا یوں رنگ جمایا۔ کہ وہ قدیمی فارسی کے الفاظ جنسے لوگوں کے کان ناآشنا تھے اونمیں بالہ اور شملے اور قواعد عربیہ خرچ کیے اور اوسکو اپنی شاگردوں کو تعلیم کیا۔ اور اوسی میں بات چیت کرنی شروع کی۔ پہر ایک نیا مذہب اختراع کیا۔ امامت اور پیغمبری کی بیچ میں ایک درجہ بیگوکیت کا ایجاد کیا۔ اور خود بیگوک ہونیکا دعویٰ کیا۔ اور ایک کتاب تالیف کی اوسکا نام اجورہ مقدسہ کہا۔ وہ اوسکی زبان مخترع میں گویا قرآن تھا۔ جو اوسپر خدا کی بہولی بہٹیاروں کے محل پر نازل کیا تھا۔ یہہ پہاڑی اوسکے واسطے گویا کوہ طور تھی۔ اوسپر جاتا اور کوئی انکو نہ دیکھ سکتا آرہا وہ بیان کرتا تھا کہ ہر پیغمبر کے بعد تو بیگوک ہوتے ہیں خاتم الانبیا کی اول بیگوک حضرت علی مرتضیٰ اور آٹھویں حضرت امام رضا تھے۔ نوان بیگوک اپنے تئین بتاتا تھا اور یہہ کہتا تھا کہ میں حضرت فاطمہ زہرا کا وہ بیٹا محسن ہوں جو اسقاط حمل میں ضائع ہوا تھا۔ اب فقط بیگوکیت میری ذات سے مخصوص ہے امامت اونسے جدا ہو گئی ہے پہلی امامت

اور ہنگو کیت دونو ایک ہی شخص کی ذات مین مجتمع ہوتی نہین - پانچ وقت کی نماز کے سوا
تین بار زدید صبح شام دوپہر کو مقرر کین - اوسیہ بار زدید یون پڑہی جاتی کہ مربع کی شکل ہو چار صفین
ایک دوسرے کی طرف منہ کئی ہوئی کہڑی ہوتین - اور نئی زبان مین کچہہ بڑبڑاہٹ پڑہی جاتی -
غرض ایسی کفر کی باتین کرتا - جو شخص مرید ہوتا اوسکا نام وہ ایک نیا عجیب وغریب کہتا - نمود لہد
نمود وامنود اور شاگرد کا نام فرلود رکہا - غرض وہ ایسی اقوال کاذبہ اور افعال باطلہ کو شائع کرتا رہا -
اور دنیا کو اپنی جال مین پہنساتا رہا - یہانتک نوبت پہنچی کہ خود فرخ سیر چہپ چہپ کر اوسکی ملاقات کو گیا
تو اوس کا ایسا دماغ چلا کہ اپنی حجرہ کا دروازہ نہ کہولا - جب بادشاہ بہت گڑگڑایا تو اوسکو اندر
بلایا - جب بادشاہ نے نذر پیش کی تو اوسنے نظر نہ کی - مگر اپنا مصحف تصنیف کیا ہوا بادشاہ کی
نذر مین دیا - اور ستر روپیہ لکہائی کا لے لیا - نذر کی لئے جب بادشاہ نے بہت کہا سنا تو فرمایا کہ اچہا
غریبون بیکسون کو بانٹ دو - یہہ کیفیت اوسکی فرخ سیر کے عہد مین رہی - جب محمد شاہ کا عہد ہوا
تو اس فرقہ نے اور بہی زور پکڑا - محمد امین خان وزیر نے اونکے استیصال کا ارادہ کیا - سپاہیونکو
نمود لہد کی گرفتاری کی لئے بہیجا - اوسنے اونکو یون پرچایا کہ اپنی ایک خوب صورت بیٹی کے ہاتہہ روٹیان
بہیجین اور سپاہیون سے کہا کہ فقیر کے گہر کا ناشتا اتنی کرو مین بہی آتا ہون - کہ اتنی مین یہہ خبر
آئی کہ محمد امین خان کا درد قولنج سے برا حال ہے - یہہ سنکر یہہ سپاہی اولٹے چلے آگئے - اور
جو لوگ اوہام باطلہ مین گرفتار تہے وہ یہہ سمجہے کہ ان حضرت کی گستاخی سے درد قولنج اٹہا - یہانتک
اس وہم نے لوگون کو گہیرا کہ محمد امین خان کے بیٹے قمرالدینخان نے اوسکی بہیٹ کیواسطے پانچ ہزار
روپئے بہیجے - اب ان حضرت کے پاس دم بدم یہہ خبر آتی ہی کہ وزیر کا دم لبون پر ہے بہلا ایسے وقت مین کیون
نذر قبول کرکے اپنی ہنگو کیت مین بٹا لگاتا - جبکہ روپیہ پیش نظر ہوئی تو فرمایا جاو کیہدو - ہم نے اوس کافر کے
جگر پر ایسا تیر مارا ہی کہ کبہی زندہ نہین بچیگا - مین مسجد مین شہید ہونیکے لئے آبیٹہا ہون میرا باپ بہی

مسجد مین شہید ہوا تہا۔ اگرچہ مین خود ایک دفعہ شہید ہو چکا ہون۔ اب دوبارہ شہید نہین ہونگا قمر الدینخان
کے آدمیون نے گڑگڑا کر عرض کیا کہ کچہ جواب لکہدیجے تو یہہ لکہدیا کہ تیر از کمان جستہ و آب از جو رفتہ
باز نمی آید۔ اور پہر ایک قرآن کی آیت لکہکر دی اور یہہ کہا کہ لیجاو لیکن جب وہان پہنچے گئے تو بیمار کو زندہ
نہ دیکہو گے۔ یہی ہوا کہ ان آدمیون کے آنیسے پہلی ہی تیر اجل کا نشانہ ہوا قاعدہ ہے کہ وزیرون کی ایسی
مرگ مفاجات مین زہر کہلا نیکا گمان ہوا کرتا ہے۔ مگر یہان ایک اور ہی نیا زہریلا سانپ نکلا جسکا کاٹا
لوگون کے نزدیک نہ جیا۔ دو تین برس کے یہہ نمود والمود بے بود ہوئے۔ پہر اونکی اولاد مین بہی سلسلہ مدت تک
جاری رہا۔ تہوڑی دنون تک کوئی وزیر نہین مقرر ہوا۔ عنایت اللہ خان کو خلعت نیابت وزارت
کا مرحمت ہوا ++

راجہ اجیت سنگہ سے منازعت کا ہونا

اس زمانہ مین کوئی نہ کوئی زوال سلطنت کی علامت ظاہر ہوتی رہتی تہے۔ راجہ
اجیت سنگہ کو گجرات کی سلطنت اوس جلدو رفاقت مین عنایت ہوئی تہی جو سیدونکے
ساتہہ اونکی تہی۔ اور اجمیر کی حکومت خود محمد شاہ نے اس شرط پر دی تہی کہ بادشاہ اور سیدونکی
لڑائی مین ہنگامہ برپا ہوا و سمین وہ کسی طرف کے طرفداری نہ کرے۔ غرض یہہ دونون حکومتین اسکی
حین حیات تک بادشاہ کی طرف سے عنایت ہوئی تہین۔ اب اجمیر اور گجرات کے رہنے والے راجہ
اجیت سنگہ کے ہاتہون سے تنگ ہوکر بادشاہ کی سامنے مستغیث ہوئے۔ یہان اس شکایت کی تمنا مین
اہل دربار بیٹہے تہی کیونکہ راجہ کو سید عبداللہ اور سید حسین علیخان کا رفیق بڑے درجہ کا گنتے تہے۔ اور
اس سبب سے ابتک لوگون کا دل اوس سے صاف نہ تہا۔ اور کینہ چلا جاتا تہا۔ اور راجہ بہی بسبب تعصب مذہبی
کے مسلمانون کے ساتہہ ناحق کا دشمن کرتا تہا۔ غرض بادشاہ نے دونون صوبون سے اس راجہ کو خارج کیا
۔ تو گجرات کی صوبہ داری معز الدولہ حیدر قلیخان کو اور نائب صوبہ داری شجاعت خان کو اور اجمیر کی
صوبہ داری مظفر علی خان کو کہ راجہ جی سنگہ سوائی کی متوسلین مین تہا مرحمت کی۔ گجرات کو

راجہ کی نائب نے زور اور قوت کی ذریعہ سی کہنا چاہا مگر مہر علیخان بخشی معزول اور صفدر علیخان نے حیدر قلیخان کی خوش کرنے کیلئے اس نائب کو اوسکی حویلی مین گہیر لیا - اور وہ بڑی مصیبتین اوٹہا کر اپنے وطن جودہ پور مین جان بچا کر چلا گیا - مظفر علیخان صوبہ داری اجمیر کیلئے بسبب عسرت اور بے سرانجامی کے رواڑی سی آگے نہ بڑہ سکے - کہ اتنی مین یہہ خبر آئی کہ راجہ اجیت سنگہ بیس ہزار سوار آس پاس کی زمیندار راجپوت لیکر اجمیر کی طرف روانہ ہوا ہے - اس سبب سے بہی اوسنے چند روز رواڑی مین توقف کیا - کہ راجہ اجمیر مین داخل ہو گیا - اوسنے جاتی ہی منادی پہروائی کہ قصاب اور اور سب دوکاندار بے اندیشہ اور خرسند اپنے اپنے کامون مین مصروف ہون - اور مسجدون کے موذنون اور خادمون کو بلا کر کہدیا کہ وہ بیخوف و خطر قواعد اسلام کی اشاعت کرین - اور مسجدین تعمیر کرین - اور تمام ارکان بادشاہی کو بلا کر اونسے وہ فرمان محمد شاہ کا دکہایا جسمین قول و قسم لکہے ہوئے تہے کہ صوبہ داری گجرات اور اجمیر کی محمد شاہ کی بقاء عمر اور دولت تک رہیگی - اب ایک عرضی بادشاہ کی خدمت مین اس فرمان کی نقل کے ساتہہ بہیجی اور اوسمین لکہا کہ اگرچہ ان دونون صوبون سے میرا خارج کرنا عہد و پیمان کے خلاف ہے - لیکن صوبہ داری احمدآباد کی تو حضور کی پیش نذر کرتا ہون - مگر اجمیر کی صوبہ داری کا امیدوار اور خواستگار ہون - اوسکی جانے سے میری چشم پوشی آبروجائیگی اور آبرو گئی تو جان لیکر کیا کرونگا - اسلئے امیدوار ہون کہ دونو صوبون سے کوئی ایک صوبہ عنایت ہو - جب یہہ عرض آئی تو امرا کی رائے مین اختلاف ہوا - صمصام الدولہ نے یہہ رائے دی کہ روپیہ کا انصرام اور لڑائی کا سامان دشوار ہے - اسلئے صلح کر لینی مناسب ہے - اجمیر دارالسلطنت کے قریب ہی اسلئے گجرات کا دینا مصلحت ہے مگر بادشاہ اور بعض اور ارکان سلطنت کا ارادہ یہہ ہوا کہ اوسکی تنبیہ و تاکید کرنی ضرور ہے - حیدر قلیخان نے سعادت خان بہادر جنگ کو جو اسوقت اکبرآباد کی صوبہ داری پر سرفراز کیا گیا تہا بلایا - وہ فوراً آیا سامان کارزار درست ہوا مگر اور امرا اوسکے ساتہہ متفق نہ ہوئے - پہر

حضور نے بھی اعانت مین قصور کیا غرض اتنے مین یہہ خبر آئی کہ مظفر علیخان کا توسارا اسباب سپاہ اپنی تنخواہ مین لے لیا- اور اوسنے فرمان اور خلعت صوبہ داری کا پادشاہ کی خدمت مین بہیجدیا- اور خود جی پور چلا گیا- اور اوسکے تعاقب مین بعض زمیندار اور مفسدون نے پادشاہی ملک کو تاخت و تاراج کیا- اور راجہ اجیت سنگہ نے نارنول کو لوٹ لیا- بایزید خان یہان کے فوجدار سے راجہ کا مقابلہ نہو سکا صمصام الدولہ نے اوسے لڑنیکا ارادہ کیا- افواج مغلیہ نے اوسے اتفاق نہ کیا - حیدر قلیخان اوسکے ساتہہ متفق ہوا- اور خیمہ سے باہر نکلا صمصام الدولہ نے پادشاہ سے خلوت مین کہا کہ لڑنا مصلحت نہین ہے اگر راجہ کو فتح ہوئی تو پادشاہ کا کیا ٹہکانا ہے- اور اگر اوسکو شکست ہوئی تو وہ پہاڑون مین جا چہپا تو روپیہ اور لشکر کہان ہے جو اوسکا علاج کریگا- پہر قمر الدین خان نے بیڑا اس کام کا اوٹہایا- اور سید عبداللہ کی رہائی کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی غرض اس نفاق اور عدم اتفاق سے سارے عزم اور ارادے بے فائدہ ہوئے- اجیت سنگہ بڑہتا ہوا ٹوڈہ تک دارالسلطنت سے پچاس میل آ پہونچا- سب میر اور امرا شہر سے باہر نکلے- تو اوسکو سوا اسکے کچہہ نہ بن پڑا کہ راجہ ان شرطونکو جو اوسنے پیش کین قبول کرے کہ صوبہ اجمیر اوسکو دیدیا جائیگا تو وہ گجرات سے دست بردار ہوگا*

آصف جاہ کی وزارت اور پادشاہ کی حالت

ملک کرناٹک اور دکہن کے انتظام سے فارغ ہوکر ربیع الثانی ۱۱۳۴ جنوری ۲۲ء کو آصف جاہ شاہجہان آباد مین آیا- اور وزارت کے عہدہ پر ممتاز ہوا- اگرچہ اوسکو یہہ پہلے سے معلوم ہوگیا تہا کہ وزارت کا عہدہ اوسکے لئے خالی ہے- مگر اس وزارت سے دکن کی خود مختار حکومت کو سب سے اچہا اور زیادہ معظم جانتا تہا- وہان اوسکو جو معاملات پیش آئی اونکا بیان پیچہے ہوگا غرض وہ سب جہگڑونکا تصفیہ کرکے یہان آیا- تو دربار کا عجیب غریب تماشا دیکہا- پادشاہ کی رنگین طبیعت اپنا اصلی رنگ

دکہا رہی تہی۔ عیش کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تہا کہ کسی بات کی خبر نہ تہی۔ اور اس بادشاہ کا رنگیلا پن
اپنا رنگ سب علماء اور شعرا اور اہل کمال مین دکہا رہا تہا۔ کسی کو سوا لطیفہ سنجی کے کوئی کام نہ تہا
نوجوان تو مصاحبت مین خراب تہے ہی مگر بوڑہے بہی خضاب لگا کر نوجوان مسخرے بن گئی تہے۔ بعض امرا
جو یہان حاضر تہے بخصوص حیدر قلیخان مقدمات مالی و ملکی مین آصف جاہ کے خلاف بہت دخل
دیتے تہے۔ اسلئے بادشاہ نے وزیر کی خاطر سے حیدر قلیخان کو گجرات کی صوبہ داری پر بہیجدیا۔
حیدر قلیخان نے یہان ایک نہایت عمدہ انتظام کیا۔ آصف جاہ نے عالمگیر کے دربار کا عالم دیکہا تہا مزاج
اوسکا جاہ طلب و اقتدار جو تہا۔ بہلا یہہ دربار اوسکی نظر مین کب آتا تہا۔ وہ یہان کا حال دیکہکر
بہت گہبرایا۔ اوسنے چاہا کہ بادشاہ خلق کے معاملا کو فیصل کرے۔ اور اپنا انتظام اوقات کرے۔ مزاج
مین وقار اور تہذیب اخلاق پیدا کرے غرض خالق اور مخلوق دونو کو راضی رکہے۔ مگر بادشاہ
کی نوجوانی دیوانی کب اس پیر کہن سال کی باتون کو سننے دیتی تہی۔ اور اوسکی مصاحب رنگین مزاج
کب اس قابل عاقل کو جمنے دیتے تہے آخر کو اونہون نے یہہ تجویز نکالی۔ کہ حیدر قلیخان سے اوسکو ٹہرا دیا
حیدر قلیخان نے گجرات مین جاکر بہت کچہہ سرمایہ جمع کیا۔ اور عبد الغفور کے گہر کو ضبط کر کے کروڑون
روپیہ کی دولت اکہٹی کی۔ اب وہ اپنے تئین دوسرا امیر الامرا حسین علیخان سمجہنے لگا۔ اور آصف جاہ
کے درپے تخریب ہوا۔ دربار کے امیر اوسکے شریک ہوئی سب یہہ چاہتے تہے کہ کسی طرح آصف جاہ
یہان سے ٹلے۔ اسلئے بادشاہ اور دربار بہی اوسسے مستدعی ہوئے کہ حیدر قلیخان کو گجرات سے معزول کرے۔
آصف جاہ کو دولت جمع کرنی اور ملک بڑہانی کا شوق تہا۔ وہ بادشاہ کی حکم کے موافق گجرات کی
صوبہ داری پر روانہ ہوا۔ اور رستے ہی مین اوسنے حیدر قلی کی سپاہ کے لئے توڑ جوڑ شروع کئے۔
اور بہت سے امرا اور افسران سپاہ تو اپنا اور مغلیہ کو اپنا رفیق بنا لیا جب جہالوہ مین گجرات
کے وہ پہنچا۔ تو معز الدولہ حیدر قلیخان نے اپنے مین تاب و توان اوسسے مقابلہ کی نہ دیکہی اسلئے

مالیخولیا کا بہانہ بنا محافہ مین بیٹھہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آصف جاہ نے گجرات کا انتظام
کرکے اپنے چچا حامد خان کو اوسکے حکومت تفویض کر دی۔ اور صوبہ مالوہ جو اوسکو تفویض ہوا تھا اوسکا
بھی انتظام کرکے اپنی چچازاد بھائی عظیم اللہ خان کو سونپ دیا۔ حیدر قلیخان بادشاہ پاس آیا۔
تو اوسنے اپنی مہربانی سے اوسکو اجمیر کی صوبہ داری راجہ اجیت سنگہ کی تنبیہہ کے لئے سپرد کر دی۔
اور وہ اجمیر گیا۔ اور راجہ کو بہگا دیا۔ اور آصف جاہ بھی اول جمادی الاول مین دار الخلافہ شاہجہان آباد
مین آگیا۔

بہرت پور کی جاٹون سے لڑائی

اس وزیر کی واپسی کے بعد کوئی بڑا معرکہ سوا اسکے نہین واقع ہوا۔ کہ برہان الملک سعادتخان
بہادر کو علاوہ صوبہ اکبر آباد کے صوبہ اودہ بھی مرحمت ہوا۔ برہان الملک اس صوبہ جدید کے انتظام
کے واسطے گیا۔ راجہ نیل کنٹھ کو یہان اکبر آباد مین نائب مقرر کر گیا۔ وہ ہاتھی پر سوار جاتا تہا۔
کہ ایک جاٹ نے درخت کی پہلنگ پر بیٹھہ کر نشانہ تفنگ اوسکو بنایا۔ برہان الملک کا قصد تہا
کہ آنکر انتقام لے کہ صمصام الدولہ نے موقع پاکر راجہ جی سنگہ سوائی کو جو جاٹون کا پرانا دشمن تہا۔
انتظام اور انتقام کی نظر سے آگرہ کا حاکم مقرر کرادیا۔ اور برہان الملک فقط اودہ ہی کا صوبہ دار
رہ گیا۔ راجہ جی سنگہ نے چورامن جو جاٹون کا پرانا راجہ تہا اوس سے لڑنا شروع کیا۔ اور اوسکے قلعہ
تہون کو گہیر لیا۔ اور اوسکے بہتیجے بدن سنگہ کو اپنی ساتہہ متفق کر لیا۔ اور اوسکے استحقاق
کے دعوی کی تائید کرکے جاٹون مین پہوٹ ڈال دی۔ چورامن کے بیٹے محکم سنگہ نے باپ سے کچھہ ایسی
گستاخی کی کہ وہ باپ بیٹون کی شان کے لئے سزاوار نہ تہی اسلئے چورامن زہر کہا کر مر گیا۔
محکم سنگہ اوسکی جگہ بیٹہا۔ وہ احمق تہا۔ راجہ جی سنگہ نے اوسکی رفیقون کو توڑ کر بدن سنگہ
کا ساتہی بنا دیا۔ محکم سنگہ بہاگ گیا۔ صفر ۱۱۳۵ھ مین تہون کا قلعہ فتح ہوا۔ اور بدن سنگہ راجہ اس تشرط سے

کہ وہ خراج بادشاہ کو دیا کرے۔

آصف جاہ کا آزردہ ہونا اور دکہن مین جانا اور دربار اور امرا کا حال

جو ارکان سلطنت اسوقت بڑے بڑے کامون پر معمور تہے یہہ تہے۔ اعتماد الدولہ معز الدین خان بخشی دوم صمصام الدولہ امیر الامرا بخشی اول روشن الدولہ بخشی سوم سید صلابت خان بخشی چہارم عزۃ الدولہ شیر افگن اور لطف اللہ خان صادق صدر الصدور۔ بادشاہ کے مزاج پر روشن الدولہ بڑا حاوی تہا۔ عمدۃ الملک نواب امیر خان ایک قدیم الخدمت اور خاندانی امیر زادہ تہا۔ دلیرانہ ہمت اور امیرانہ دماغ رکہتا۔ مگر اوسکی ظرافت اور لطیفہ سنجی ایسی تہی کہ سارے دربار کو آفات اور مصائب مین بہی لٹا لٹا دیتے تہے۔ شاہ جہان محمد درویش کی صاحبزادی رحیم النسا جو بادشاہ کی کوکی تہی اوسکو بادشاہ سے وہ تقرب حاصل تہا کہ کہ بادشاہ کا قلمدان اوسکے سپرد تہا۔ اور وہی صاحب دستخط تہی۔ عرائض پر احکام اوسیکے جاری ہوتے تہے۔ عقل حیران تہی کہ یہہ کیا زمانہ ہے۔ — رباعی

نوبت زکیان بناکسان افتادہ ست ✤ بازوے شکرفے بمیان افتادہ ست

شاید کہ سپہر سفلہ قصد زنشاط ✤ شمشیر زدن بدفنہ زنان افتادہ است

غرض بادشاہی اختیارات کی کل کوکتی بالکل بے کوکی کے اختیار مین تہی۔ اب بادشاہ کی کچہہ عزت نہ رہی تہی۔ وہ خاص و عام کی نظر مین ذلیل تہا۔ آصف جاہ ایک رتبہ کا شخص تہا اوسکو ایسا سفلہ دربار کب اچہا لگتا تہا۔ اول اوسنے کوشش کی کہ بادشاہ کی مزاج کو صلاح لائے لیکن وہ عیش و طرب کا بندہ کب سنتا تہا۔ اوسکو یہہ صحبت عذاب الیم تہی اور اوسکی صحبت اوروں کو ناگوار تہی اب اپنی کم ہمتی و نامردی کے سبب سے امیر اوسکے مقابلہ کرنیکے

قابل تو نہ تہے - مگر اس پیرکہن سال کی اور طرح سے ہنسی اوڑانی شروع کی - ایکدن بادشاہ نے آصف جاہ کو ملبوس خاص دیا - اہل دربار کو اس بات کا داغ ہوا - دوسرے روز وزیر کے جلانیکے واسطے ناچ کے جلسہ مین بہاندلکو ملبوس خاص دلوادیا - اس استہزا پر بہی اونسے بادشاہ کو کار سلطنت کی طرف راغب کرنا چاہا - اور اوسکے سامنے کام پیش کیا - مگر بادشاہ کو یہہ خود وبال معلوم ہوتا تہا - اسپر امیر جلے جاتی تہے - اور ایسے گستاخ ہو گئے تہے کہ ایک امیر صاحب فرمانے لگے کہ وہ کیسا بندر کی طرح بادشاہ کی سامنے دہملتا پہرتا ہے - آصف جاہ ہر دم کی خبر رکہتا تہا اونسے یہہ سنکر کہا کہ اگر یہی حال ہے تو دیکہو کے کہ اس فصیل قلعہ کے ایک ایک کنگرہ پر بندر ناچے گا - بادشاہ اور امرا اگرچہ چاہتے تہی کہ وہ پاس نہ رہے - مگر سب اوسے ڈرتے تہے - اوس کے آزردہ کرنیکی بہی ہمت نہ رکہتے تہی - یہہ آرزو رکہتے کہ وہ اپنی خوشی یہانسے چلاجائے - اب آصف جاہ بہی اس مسخرے دربار مین رہنا نہ چاہتا تہا - وہ بادشاہ اور امیرونکے باتون اشارون کو سمجہہ گیا - شاہجہان آباد کی ناموافقت آب وہوا کا عذر پیش کیا - مراد آباد کو تبدیل آب و ہوا کے لئے قصد کیا - بادشاہنے بہی یہہ عذر سن لیا - اور بہت سی بے اصل مہربانیان اور اشفاق دکہا کر اوسکا دل خوش کیا - وہ ۲۳ صفر ۱۱۳۶ھ اکتوبر ۱۷۲۳ع کو رخصت ہوا - اور کچہہ دور مراد آباد کی طرف چلا - پہر سیدہا حیدرآباد دکن چلا گیا - اور وزارت کے عہدہ سے مستعفی ہوا

آصف جاہ اور مبارزخان صوبہ دار برہان پور کی لڑائی

آصف جاہ کے آزردہ خاطر ہونیکی جب امیرون کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے بادشاہ کا شقہ خاص مخفی چہپا کر مبارزخان ناظم صوبہ برہان پور کو بہیجا - کہ وہ سارے ملک کو آصف جاہ کے گماشتون سے چہین لے - اس خدمت کے صلہ مین اوسکو دکہن کی صوبہ داری عنایت کیجائیگی - اس لالچ مین مبارزخان اگر بلا مین گرفتار ہوا - سواؤدخان کے بہائی

ابراہیم خان کو ساتھہ لے لڑائی کے لئے تیار ہوا۔ اودہر آصف جاہ بہی سپاہ کو آراستہ کر کے آموجود ہوا

۲۴ محرم الحرام ۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۴ع کو مقابلہ عظیم ہوا۔ چار ہزار آدمی اور چار ہاتہی میدان مین مارے گئے۔

آصف جاہ کو فتح ہوئی۔ مبارز خان کی جان گئی۔ گو اس مہم کا در پردہ سبب بادشاہ ہی تہا۔

مگر کوئی اوسکا علانیہ حکم نہ دیا گیا تہا اسلئے اکتوبر ۱۷۲۴ع محرم ۱۱۳۷ھ کو مبارز خان کا سر بڑی دہوم دہام سے

اور کچہہ مال مقتول کا حسب معمول اوس پاس روانہ کیا۔ بعد اسکے فارغ البال

ہوکر حیدرآباد کو دارالسلطنت بنایا۔ اوقات معمولی پر تحفہ تحائف نذر پیشکش بادشاہ کی خدمت

مین بہیجتا رہا۔ اگرچہ آصف جاہ اپنے بادشاہ محمد شاہ کی قابو سے نکل کر یون دور دراز ہو گیا۔ مگر

اپنے ہمسایہ کے مرہٹون سے محفوظ و مصئون نہ تہا۔ اسوقت مرہٹون کی حکومت بڑے لائق فائق

سردارون کے ہاتہہ مین تہی۔ آصف جاہ کا مقدور نہ تہا کہ اونکے مقابل کہڑا ہوتا۔ اسواسطے

اوسنے ایسی حکمتین کین اور پیچ پر پیچ ڈالی۔ کہ مرہٹون کا زور اوسکی طرف سے ہٹ کر

دلی مین اوسکے دشمنون پر پڑا +

مرہٹون کی سلطنت کی حالت

تمکو یاد ہوگا کہ ستارا دار الخلافت شاہو کی تہی جسکو فرخ سیر نے قید سے رہا کیا تہا سیوجی تارابائی

کا بیٹا جب مر گیا تو اوسکی جگہ سنبہاجی جو راجہ رام کی دوسری رانی سے بیٹا تہا وہ کولاپور مین

راج گدی پر بیٹہا۔ یہہ دو خاندان مرہٹون مین ایک دوسرے کے رقیب تہے۔ جب آصف جاہ نے

۱۳۰ھ سے ۱۷۱۶ع تک دکن مین انتظام کیواسطے قیام کیا۔ تو اوسنے بہی عمدہ مصلحت اپنی

عقل دور اندیش سے سوچی کہ ضعیف گروہ کو تقویت دیکر اونکی قوی گروہ کو زیر و زبر کرنا چاہئے

چنانچہ اسیلئے وہ سنبہاجی ثانی کا جو کمزور اور ضعیف تہا حامی اور مددگار رہا۔ اور اس سبب سے

شاہو کا گروہ کچہہ زور اور قوت اپنی نہ کہا سکا۔ اور یہہ دونون گروہ آپسمین لڑتے رہے

آصف جاہ کا صوبہ دکن پر مقرر ہونا

اور بادشاہی ملک ونکی لوٹ مار سے محفوظ رہے - مگر ساہو کو ایک وزیر بالاجی بشوانتہہ راؤ
ایسا مل گیا کہ اوس نے اس راجہ کے سب کام ایسے بنا دیے کہ سیواجی کا وقت معلوم ہونے لگا -

بالاجی بشواناتہہ راؤ کا حال و انتظام

سیواجی کے وقت سے عہدہ پیشوا کا چلا آتا تہا - کئی پیشوا لائق مقرر ہو چکے تہے - مگر بالاجی بشوناتہہ راؤ
ایسا پیشوا ہوا کہ اوسنے پیشواؤن کی خاندان کی بنیاد ہی جما دی - یہہ پیشوا قوم کا برہمن تہا
کانکن کا رہنے والا - موروثی پٹواری کسی گانوں کا تہا - اوسمین علاوہ برہمنون کے فطرتی
عادتون کی ہمت اور جرات ایسی تہی کہ برہمنون مین شاذ و نادر ہوتی ہے - گو وہ خود بڑا
سپاہی نہ تہا بلکہ گہوڑے پر سقدر کم چڑہنا آتا تہا کہ جب دشمنون کے خوف سے گہوڑا دوڑانا پڑتا
تو دو آدمی اوسکو گہوڑے کے ادہر اودہر تہامے رہتے تہے - مگر وہ پہاڑی آدمی تہا - گہوڑے پر
چڑہنے کی نہ مشق ہو تو تعجب نہین - غرض وہ خود بہی لائق تہا - اور اوسکی اولاد اوس سے بہی
زیادہ لائق ہوئی - اول وہ کسی جدونسی راجہ کا ملازم ہوا - اور وہان سے راجہ ساہو کی
ملازمت مین پہنچا - اوسنے وہان اپنی لیاقت اور ذہانت سے راجہ کی نظرون مین وقار اور
ہم نظرون سے زیادہ اعتبار پیدا کیا - اور راجہ اوسکو پیشوا اپنا مقرر کیا - اور سوا اسکے اسکو
قلعہ مستحکم پورندہر اور اوسکے گرد کا ملک بہی عنایت کیا - اور مال گزاری کا انتظام اوسکی سپرد ہوا
جسکا بند و بست اوسنے ایک نئی طرح سے کر دیا - جس سے اوسکی کمال ذہانت اور لیاقت معلوم
ہوتی ہے - اور واقعی اس انتظام سے مرہٹون کی خوب ترقی ہوئی - اور وہی سبب
پیشواؤن کی ترقی کا ہوا - اول کام اوسنے یہہ کیا کہ مہاراشٹر کے ملک مین جو درہمی برہمی
ہو رہی تہی اور مغربی ساحل پر جو قزاق دریائی ہو رہے تہے اون سب کو مٹا دیا - پہر اوسنے ایسی
تدبیرین کین کہ جتنے اوسکے اپنے اضلاع ترقی پائین - اور شہر پونہ جو اوسکے جانشینون کا

دارالسلطنت ہوا ترقی پائی - اس ملک مین جو رہزنون اور قزاقون کے گروہ لوٹ مار کرتے پہرتے تہے اونکا انتظام کیا - اوسنے دہات کی آباد کرنے پر بہت توجہ کی - اور زراعت کی ترقی کیواسطے اوسنے بہت تہوڑی جمع مقرر کی - اور بتدریج اوسکو بڑہایا -

تمکو یاد ہوگا کہ اس بالاجی کی بدولت یہہ کام بہی ہوا تہا کہ ۱۷۱۸ء مین سید حسین علیخان کے ساتہہ وہ دلی گیا تہا - تو ان شرائط پر بادشاہ سے صلح ہو گئی تہی کہ جتنا ملک سیواجی کی وفات کے وقت مرہٹون کے پاس تہا وہ اوسکے جانشین ساہوجی کو دیا جاوے - اور دکن کے چہہ بادشاہی صوبون اور خراج گزار ریاستون ترچناپلی اور تنجور اور میسور سے چوتہہ اور سردیس مکہی دیجائے - اور اوسکے عوض مین ساہو بادشاہ کا مطیع رہے - اور دس لاکہہ روپیہ سالانہ خراج دیا کرے - اور تمام ملک کے امن امان اور رعایا کی حفظ جان کا ضامن رہے - یہہ فائدے بالاجی کو سید حسین علیخان کی خدمت گزاری سے حاصل ہوئے تہے - مگر جب وہ مر بہی گیا اور اوس کے خاندان کا سارا کارخانہ خاک مین مل گیا تو بہی محمد شاہ نے اس صلحنامہ پر ۱۷۲۰ء مین دستخط کر دئے - اور دہ ہزاری کا خطاب راجہ ساہو کو عنایت کیا - غرض اس عہدنامہ سے جو سلطنت اور دولت مرہٹون کو حاصل ہوئی اوسکے سبب سے اس دانشمند پیشوا نے وہ پرانا رنگ ڈہنگ مرہٹون کا جو قزاقون اور رہزنون کا تہا بدل دیا - اس عہدنامہ پر بہی مرہٹونکو اختیار تہا کہ وہ اپنے حقوق کی تحصیل خود کرین - اور اس تحصیل مین وہ نہایت سختی و زبردستی کرتے تہے - اب بالاجی نے چاہا کہ اس مشکل کام کو آسان کرے - اسلئے اوسنے چوتہہ کے وصول کے لئے وہ مستقل محصول مین مقرر کیا جو ملک عنبر اور راجہ ٹوڈرمل نے قائم کیا تہا - یہہ محصول ویران اور مفلس اضلاع مین کچہہ بہی نہ تہا - غرض چوتہہ جو پہلے اٹکل پچو لی جاتی تہی اب وہ حساب کے موافق لیجانے لگی - مگر اسپر بہی مرہٹون کو تحصیل باقی کے سبب سے جبر اور تعدی کرنے کا موقع مل جاتا تہا - اوسنے

خاص اضلاع مین توسیع صوبجات کی لیئے سردارونکی واسطے انکے حقوق مخصص المقام مقرر کیئے - مگر اسسے یہہ بہی اندیشہ تہا
کہ کہین سب جدا جدا نہ ہوجائین - اسلیئے باہمی اتفاق کے لیئے اصل محاصل کو جدا جدا بالتفصیل
تقسیم کیا - اور اس تقسیم کی بہی مختلف تقسیمین مقرر کین - اور ہر ایک سردار کے واسطے ایک خاص
حصہ محاصل کا تجویز کیا - اسلیئے ایک ضلع پر کئی سردارون کی اور اونکے ملازمون کی توجہ
رہنی لگی - راجہ کے رشتہ دارون کی بسر اوقات کیواسطے جدا جدا دیہات یا بعض اضلاع
انعام اور جاگیر مین دیدیئے تہے - وہ سب ایک سردار کے احاطہ اضلاع مین واقع تہی - اور
آئندہ بہی چہوٹی چہوٹی جاگیرین خاص خاص لوگون کو مرحمت ہوتی تہین - غرض اس تقسیم
در تقسیم تعین حقوق کا بڑا نتیجہ جو بالاجی کے ہمیشہ مدنظر رہتا تہا یہہ تہا
کہ برہمنون کا اختیار اور اقتدار بڑہے - سو اس طرح حاصل ہوگیا کہ ان مرہٹون کے پیچہے
حساب کتاب کا عذاب لگا دیا گیا - جتنے جاگیردار اور سردار تہے سب جاہل تہے وہ اپنی جاگیرات کے
محاصل اور تقسیم در تقسیم کا حساب بغیر برہمنون کے کیونکر سمجہہ سکتے تہے - اسلیئے برہمنون کے
محتاج ہوگئے - اور اس اپنے قوم کی عزت بڑہنی سے پیشوا کی قوت کو بڑی تقویت حاصل ہوئی

باجے راؤ

جب بالاجی کا انتقال ہوا تو اوسکا بیٹا باجے راؤ باپ کا جانشین ہوا - یہہ اور برہمنون کے
سارے خاندان مین اور مرہٹون کی ساری قوم مین سیواجی کے سوا قابلیت اور لیاقت
مین زیادہ تہا - مگر بالفعل وہ تمام اختیارات اوسکو نہ حاصل ہوئے جو اوسکے باپ کو حاصل تہے -
اسلیئے کہ اوسکا بڑا مخالف راجہ کے دربار مین سری پت راؤ تہا - وہ بہی برہمن تہا - اور ستارہ
اودہر کے ملکونکا رہنے والا تہا - وہ یہہ چاہتا تہا کہ راجہ کی سلطنت و حکومت کو مہاراشٹر مین
استحکام دے اور کولاپور کے راجہ کو مغلوب کرے - اور جو کرناٹک کا میدانی ملک سیواجی کے وقت کا

فتح کیا ہوا مغلون اور سیواجی کے بہائی کی اولاد نے دبا لیا ہے او سپر قبضہ کرے مگر باجی راؤ کی
رائے یہہ تہی کہ راجہ کا لشکر ایسا ہی کہ اوسکو بغیر لوٹ مار کے چین نہین آئیگا۔ اور وہ ملک مین امن
امان کبہی نہین رہنے دینے کا۔ اسلیئے اونکو وہان لیجانا چاہیئے جہان ابتک وہ نہین گئے۔ اور
وہین سے اونکا پیٹ بہرنا چاہئیے۔ اسی اونکے حوصلے اور اونکے سردارون کے عزم بڑہینگے۔ یہان
رہینگے تو اپنی ملک کو کہا ئینگے۔ وہ ہمیشیہ یہہ چاہتا تہا کہ لشکر دور دور کی مہمات مین مصروف رہے۔
جسسے راجہ کی سلطنت کو وسعت بر آنام حاصل ہو۔ اور ضلاع سی جو روپیہ محاصل کا آئے اوسے
خزانہ معمور ہو۔ اور سپاہ کا دل بہی لوٹ مار سے خوش رہے۔ اور اپنی ملک مین امن رہے۔ دشمنو نسے
جنہون نے اونکو پہلے پامال کیا تہا عوض لیا جاے۔ اوسنے اپنی دشمنون یعنے مسلمانون کی سلطنت کا
یہہ حال بیان کیا کہ وہ بالکل ٹیا پہوڑ کی ہو کہوکہلی ہو رہی ہے۔ اوسمین کچہہ دم باقی نہین ہے۔ سارا
اوسکا خون خشک ہو گیا ہی ایک پنڈا باقی ہی اوسپر جہان ہمارا ہاتہہ لگا وہ گرا۔ اینکا اور تقریر
اوسنے فصاحت اور بلاغت سے راجہ کے سامنے یہہ کی کہ اب ہمارا وہ زمانہ آگیا ہے کہ ہندؤون کی زمین سے
غیرون کو نکال باہر کرین۔ اور اونکی سلطنت کو اپنی پیرون کے تلے مل ڈالین۔ اور یون قیامت
تک نیک نامی حاصل کرین۔ اپنی کوشش سے ای راجہ تیری سلطنت کو یہان سے ہمالیہ تک پہیلا ؤنگا۔
اسپر راجہ بے اختیار ہو کر بولا کہ تو ایسا ہی لائق باپ کا بیٹا ہے۔ مجہے یقین ہے کہ میرے
جہنڈے کو ہمالیہ پہاڑ پر تو گاڑے گا +

شاہو کی خصلت اور پیشوا کی لیاقت

اس راجہ کے دربار مین جو یہہ مباحثے پیش ہوئے اونمین باجے راؤ کی رائے کو غلبہ رہا۔ اور اوسکا
اختیار اور اقتدار روز بروز بڑہتا گیا۔ اور راجہ اوسکا محتاج ہو گیا۔ اگرچہ یہہ راجہ قابلیت سے
خالی نہ تہا مگر آخر بادشاہی محلون کا ناز پروردہ تہا۔ اس سبب سے جسم مین چستی اور چالاکی ور

مضبوطی نہ تہی۔ برخلاف اسکی باجی راؤ لشکر مین پیدا ہوا۔ وہین رہا سہا۔ مدبرون اور تجربہ کارون مین
تربیت پائی مرہٹون کی سپاہیانہ خصلتین اوسمین تہین۔ سوا اوسکے فہم اور فراست اوسمین
خداداد تہی۔ تجربہ کار ہوشیار تہا۔ اور اپنی بہائی بند برہمنون کی طرح روکہا سوکہا بودا اٹہنڈا نہ تہا
بلکہ خوش مزاج صاحب تدبیر سلیقہ مند اور سادہ سپاہی تہا۔ یہانتک سادگی نے مزاج کو گہیر لیا تہا کہ
سفر کی ماندگی اور محنت کی کامون کی کچہہ اصل گنتا تہا۔ گہوڑے پر سوار ہی رہ مین باجرہ کا کہیت آگیا
دس پانچ بالین توڑلین۔ اونکو چبا کر پیٹ بہر لیا۔

آصف جاہ کا اپنے چچا حامد خان کو فساد پر برانگیختہ کرنا اور سربلند خان کا صوبہ دار ہونا

جب آصف جاہ کو مبارز خان پر فتح حاصل ہوئی تو اوسنے اپنا چچا حامد خان نائب صوبہ دار
گجرات کو لکہا کہ وہ فساد برپا کری۔ اوسنے پیلاجی اور سنتاجی مرہٹون کے سردارون کو اپنا طرفدار
کیا۔ اور اونکی امداد سے بادشاہی فوجدارون اور جاگیرداروں کی گماشتون کو ملک سی باہر
کر دیا۔ اور خود مختاری کا مدعی ہوا جب بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی تو اوسنے ان تورانی امیرونکے
توڑنے کے واسطے قطب الملک پاس جو قید خانہ مین پڑا تہا ایک معتمد آدمی بہیجا اور پیغام دیا
کہ اب بہی کچہہ تم سے ہوسکتا ہے۔ اوسیر اس بیچارے سید نے جواب دیا کہ اگر حضور کا ہاتہہ
میرے سر پر ہو تو سب کچہہ ہوسکتا ہی پانچ چہہ ہزار سوار میرے قابو مین ابتک ہین
اونسے جو کچہہ حکم ہو اوسکو بجا لاسکتا ہون جب مخالفون کو اسکی خبر ہوئی تو اونہون نے
اس سید کو زہر دیکر قید ہستی سے رہا کیا۔ پہر حامد خان کے تادیب و تنبیہ کے واسطے مبارز الملک
سربلند خان کو گجرات کا صوبہ مقرر کیا۔ اور نظام الملک سے یہہ صوبہ لے لیا گیا۔ ایک کروڑ روپیہ
اوسکو سامان درست کرنیکے واسطے دیا گیا۔ اوسکی سفارش سے سید نجم الدین علیخان جی

قید سے رہا ہوا۔ اور سادات بارہ کو جمع کرنے لگا۔ سربلند خان سپاہ دوست آدمی تہا۔ وہ صوبہ مین کچہہ کچہہ
دنون رہ چکا تہا۔ اوسکے کچہہ کچہہ پرانے آدمی موجود تہی۔ تہوڑی دنون مین ایک لشکر شائستہ اوس پاس
جمع ہوگیا۔ اوسنے نیابت کی سند شجاعت خان گجراتی کو بہیجی۔ اسپر حامد خان غصہ ہوکر اپنی بیقدری
کے سبب سے گجرات سی چلا آیا۔ اور موضع دہد مین مقیم ہوا۔ اور کنتاجی کو اپنی اعانت کی لئے طلب کیا
اور ایک جمعیت بہم پہنچائی۔ اور اس غنیم کو ساتہہ لی گجرات پر چڑہا۔ شجاعت خان بہی گجرات سے نکلا۔
اور حامد خان سی لڑا۔ اور جان کو کہو بیٹہا۔ مقتول کا بہائی رستم علیخان بندر سورت مین حاکم تہا
جب بہائی کے مرنیکی خبر سنی تو فوراً سامان جنگ تیار کیا۔ اور پیلاجی گائکوار کو کہ وہ اس نواح
مین تاخت تاراج کر رہا تہا۔ اپنے ساتہہ متفق کیا۔ اور بندر سورت سے چلا۔ حامد خان اور کنتاجی
بیس ہزار سوار لیکر احمد آباد سے چلے۔ اور بیچ مین لڑائی ہوئی۔ ظاہر مین پیلاجی رستم کی ساتہہ تہا۔ مگر باطن
مین وہ کنتاجی سے ملا ہوا تہا۔ اس دغا سی اپنے ساتہی کو لڑائی مین قتل کرایا۔ اور حامد خان کو جتلایا
جسنے اس کمک کے عوض مین چوتہہ اور سردیسمکہی اپنی ممالک مفوضہ سی مرہٹون کے لئے مقرر کی۔
سربلند خان وزارت کی امیدواری مین اکبر آباد اور اجمیر کے دوراہہ مین ٹہرا ہوا تہا کہ اوسکو حکم بادشاہ
کا پہنچا کہ گجرات روانہ ہو۔ اسوقت بادشاہ تورانی امیرون سے ایسا ناراض ہوا کہ آصف جاہ نظام الملک
سے مالوہ کی صوبہ داری کے لئے اور راجہ گردہر کو اوسکی جگہہ مقرر کر دیا۔ نجم الدین علیخان کو اجمیر کی
صوبہ داری عنایت ہوئی اور سربلند خان کی اعانت کی واسطے اوسکو حکم ہوا۔ سو وہ بہی اپنا سامان درست
کر کے اوس سے جا ملا۔ حامد خان بہی کنتاجی اور پیلاجی کو ساتہہ لیے میدان جنگ مین دشمن سے مقابل ہوا۔
مگر شکست پائی۔ اور سربلند خان اور سرداروں نے ایک ور راہ سی جاکر احمد آباد پر قبضہ کر لیا۔ اور حامد خان
آصف جاہ پاس چلا گیا۔ یہہ واقعہ ۱۱۳۸ ھ کا ہے۔ اب دوسری سال مین آصف جاہنے مرہٹون کے ساتہہ
حامد خان کو پہر لڑنیکے واسطے بہیجا۔ اور حدود گجرات مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین۔ پہر کہنباج

ایک سخت لڑائی ہوئی - نجم الدین علیخان نے اپنی مردانگی سے ساری مرہٹون کو گجرات کی حد سے دور مار کر باہر نکال دیا - سربلند خان پاس سپاہ بہت سی تہی - پانچ لاکہہ روپیہ برابر بادشاہ کی ہان معرفت روشن الدولہ بخشی سوم کے چلا آتا تہا - اور یہہ امر بہی قرار پاچکا تہا کہ جب تک گجرات کا انتظام کلی نہو - وہان کا محاصل سپاہ ہی مین خرچ ہو - مگر جب بادشاہ کو اس فتح کی خبر پہنچی - تو صمصام الدولہ کی صلاح سے بادشاہ نے یہہ حکم سربلند خان پاس بہیجدیا کہ سپاہ کی کچہہ ضرورت اب نہین ہی - اوسے برطرف کردو -

دربار کی کیفیت اور راجہ ابہی سنگہ کا صوبہ داری گجرات پر مقرر ہونا

ان دنون مین بادشاہ کی دربار مین اور ہی گل کہلا - بادشاہ کی مزاج مین روشن الدولہ کو بڑا دخل ہو گیا تہا - اوسنے رشوت کی لئے ایسا منہ کہولا - کہ کروڑون روپئے عین المال ہضم کرنے لگا - سب امرا نے جہگڑا شروع کیا - بادشاہ نے جب محاسبہ لیا تو دو کروڑ روپیہ اوسکے ذمہ نکلے - اسی رشوت کی بلا مین عبد الغفور بہی گرفتار ہوا - اور بادشاہ کی عزیز کوکی رحیم النسا بہی ان دونون مختارون کی ہمراز تہین - وہ بہی محل سے خارج ہوئین - اب سربلند خان متوسل روشن الدولہ کے تہی جب اسپر آفت آئی تو انپر بہی آئی غرض اب بادشاہ کی مزاج مین صمصام الدولہ نے بڑا دخل پیدا کیا - اوس نے سربلند خان کی جگہ راجہ ابہی سنگہ کو مقرر کیا - اور سربلند خان کو بادشاہ پاس بلایا - راجہ نے اپنی نائب کو گجرات کو روانہ کیا - سربلند خان اوسکو شکست دیکر نکال دیا - دوسرا نائب بہیجا گیا اوسکا حال بہی پہلے نائب کا سا ہوا غرض راجہ صاحب خود پچاس ساٹہہ ہزار سپاہ لیکر گجرات روانہ ہوئے - سربلند خان اونسے لڑنے کو کہڑا ہوا - اگرچہ اوس پاس سامان جنگ کم تہا - مگر ایک دفعہ راجہ کی فوج کو اوسنے شکست دیدی - اور اسی کو فتوح غنیمی سمجہا - اور جان گیا کہ راجہ سی مین نہین لڑسکتا - اسلئے اوسنے راجہ سے صلح کرلی اور پگڑی بدل بہائی بن گیا - اور اوس سے روپیہ اور سامان لیکر شاہجہان آباد کی طرف چلا - جب بادشاہ کو اس لڑائی کی خبر پہونچی - تو اوسنے سربلند خان کے قید کرنے کے واسطے دو سو گرز بردار مقرر کئے - جنہون نے

اوسکو اکبرآباد مین قید کرلیا۔

آصف جاہ کا مرہٹون مین فساد ڈلوانا اور اپنی سلطنت جمانا

جب آصف جاہ وزارت کی عہدہ سی مستعفی ہوکر ۱۷۲۳ء مین تیسری مرتبہ دکہن مین آیا تو اوسنے اب ارادہ یہہ کرلیا کہ وہ ایک خودمختار ریاست قائم کرے ۔ چنانچہ تم پڑہ چکے ہو کہ وہ مبارز الملک کو مار کر دکہن مین مستقل حاکم ہوگیا۔ اگر اوسکے پاس سے مالوہ اور گجرات کی صوبے نہ نکل جاتے تو دو تہائی ہندوستان کا بادشاہ ہوچکا تہا۔ اب دکہن مین اوسکی سلطنت ایسی شان اور شوکت سی جم گئی تہی کہ اوسنے ارادہ کیا کہ مرہٹون سے جو اوسکے ہمسایہ مین بڑی اندیشناک دشمن تہے اونسے اپنے معاملات کو درست کرے وہ مرہٹون کی خصلت سے خوب واقف تہا۔ جو اونکے آپسمین فساد اور عناد تہے اونکو خوب سمجہتا تہا اونکے بڑے بڑے سرداروں سے اوسکا اتحاد تہا۔ اوسکو جو امید فتحیابی اور کامیابی کی مرہٹون کے آپکے فساد اور نفاق سے تہی وہ اپنی حسن لیاقت سی نہ تہی۔ اب اوسنے یہہ جہیڑ نکالی کہ باجےراؤ کو شمالی ملک کی مہمات مین مصروف دیکہکر سری پت سے جو پیشوا کا مخالف تہا رسم اور راہ پیدا کرکے یہہ عہدنامہ حاصل کرنا چاہا کہ حیدرآباد کے گرد کی اضلاع سی جو نہہ اور سردیس مکہی نے لیجائے سان دونون چیزون کے لینے کا فیصلہ پہلے مرہٹون کے حق مین بادشاہی حکم سے ہوچکا تہا۔ اور اوسکی عوض مین ملک یا نقد روپیہ ٹہرجائی۔ غرض اس سے یہہ تہی کہ اوسکی دارالسلطنت کے گرد ملک بالکل مرہٹون کے مداخلت سے جو بار بار ان محصولون کے سبب سے ہوتی تہے جاتی رہی۔ اور ایک ملک جسطرح مرہٹون کے جہگڑون سے پاک ہو اوسکو حاصل ہوجائے۔ اسپر راجہ اور سری پت کو اوسنے راضی کرلیا۔ مگر پیشوا جو آیا تو اوسنے اس انتظام کو ناپسند کیا۔ خیر یہان اس امر پر گفتگو ہو رہی تہی کہ نظام الملک اپنی قدیمی چال چلا جسمین اوسکو پہلے کامیابی حاصل ہوچکی تہی۔ وہ یہہ تہی کہ کولاپور کا راجہ سنبہاجی باقی مرہٹون کی ریاست کا دوسرا دعویدار ان دنون مین شاہو کی اقبال مندی کے مقابل مین

پہسکا پڑا تہا۔ اپنی خاندان کے ملک کی طرف جنوبی حصہ پر اوسکا قبضہ تہا۔ اور باقی ملک کا وہ دعویدار تہا۔
اب اس دعویدار کی حمایت پر آصف جاہ نے کمر باندہی۔ اور بادشاہ کا اپنی تئین قائم مقام سمجہہ کر اوسنے
یہہ حاکمانہ حکم دیا کہ ہم کو یہہ بڑا شبہ واقع ہوتا ہے کہ چوتہہ اور سردیسمکہی وغیرہ حقوق کا روپیہ جو ہر
ملک سی مرہٹون کا حق مقرر ہے وہ سنبہاجی کا حق ہے یا ساہو راجہ کو پہنچتا ہے۔ غرض فریقین اپنے
دعوی کو بدلائل پیش کرین۔ اور تمام راجہ ساہو کے کلکٹرون کو اوٹہا دیا۔ اور چوتہہ کا روپیہ ادا نکیا۔
راجہ ساہو اس امر کو سنکر آپے سی باہر ہوا۔ اور اوسکا ارادہ ہوا کہ اسیوقت لشکر کو خود چڑہا کر
لیجائے۔ مگر پیشوا نے اوسکو ٹہنڈا کر کے اس مہم کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ اور تہوڑے دنون مین اپنی
دانشمندی سے سپاہ اور سامان سپاہ کو جمع کیا۔ اور اس خوبصورتی سے اس کام کا انجام دیا کہ اپنی راجہ
کی سلطنت کی بنیاد پختہ کر دی۔ نظام الملک نے اس اپنی عمدہ تدبیر کے پورا ہونیکے واسطے پہلے اپنی
ساہو کے مقابلہ مین میدان جنگ مین آکے اوس سے مصالحت کی باتین کرنی شروع کین۔ اور یہہ اوس سے
کہا کہ مین نے یہہ تجویز فقط تمہاری ہی فائدہ کی لئے پیشوا کی ہاتہہ سی رہائی دلانے کی لئے سوچی تہی
۔ پس راجہ کو چاہیے کہ جن لوگون کو موقوف کیا ہی اونکو بحال کرے۔ وہ ہمیشہ اوسکی وفادار تابعدار
رہینگے۔ مگر اسوقت ایسی چالاکی کی باتین بنانا نظام الملک کی غلطی اور دون ہمتی تہی۔ شاید یہہ باتین
اور وقت راجہ کو اپنے وزیر پر رشک دلاتین۔ مگر اسوقت تو سارا غصہ راجہ کا اسطرف جہکا ہوا تہا۔
پیشوا کی شیوا بیانی و خوش زبانی کب ایسی باتون کی طرف متوجہ ہونے دیتی تہی۔ غرض برسات کے
موسم مین دونو طرف لشکرون کے سامان ہوتے رہے۔ اور ۲۷ سنہ ۱۱۴۰ کو نظام الملک کے ہراول کی فوج کو
پیشوا صدمہ پہنچا کر پہر گیا۔ اور دشمن کو دق کرنیکے واسطے اورنگ آباد کو جا دہمکایا۔ اور یہہ مشہور کر دیا
کہ میرا ارادہ برہانپور کے غارت کرنیکا ہے۔ اس سبب سے دشمن شمال کو چلا۔ کچہہ فوج اوسنے دشمن کے
سامنے کی۔ باقی فوج سے بڑی تیزی اور تندی چالاکی سے گجرات پر یورش کی۔ اب آصف جاہ

یہہ سوچا کہ دشمن کا تعاقب کرنا بے سود ہے۔ اسلئے وہ جنوب کی طرف چلا اور پونہ پر حملہ کیا۔ لیکن پیشوا جلدی سے گجرات کے باشندونکو قتل کر خون کی ندی نالی بہا اور سیکڑون گہرونکو بے چراغ کرکے اپنے ملک کی حفاظت کی واسطے بہت جلد آگیا۔ اب یہان آصف جاہ کی فوج نے کچہہ کام نکیا۔ اسلئے اوسکے بڑے دوست اس کام کے کرنے مین مرہٹے تہے۔ اونکی دوستی پر چندان اعتبار نہ تہا۔ سوا اس کے آپسمین نااتفاقی تہی۔ غرض اسوقت نظام الملک بڑی مصیبت مین پہنسا۔ اور اوس سرزمین مین گہر گیا جسمین پانی ملنا بہی دشوار تہا۔ آخر کولاچار ہوکر اوسنے کولاپور کے راجہ سنبہاجی کا بہی ساتہہ چہوڑا۔ اور ۱۷۲۹ء مین راجہ شاہو سے اس قرار پر صلح ہوگئی۔ کہ جو تہہ اور سردیسمکہی کی تمام باقیات کا روپیہ ادا کرونگا۔ اور چند مضبوط قلعے اپنے ملک کے آئندہ محصول ادا کرنیکے لئے ضمانت مین سپرد کرونگا۔ یہہ پہلا ہی وقت تہا کہ یہہ دونون رقیب میدان جنگ مین آمنے سامنے آئے۔ کیا خدا کی قدرت ہے کہ وہ اورنگ زیب کے زمانہ کا بوڑہا تجربہ کار امیر جسنے سیکڑون میدان مارے ہون وہ یون عاجز ہوکر ایک نوجوان برہمن سے ایسی شرائط پر صلح کرے۔ جب کہ باجےراو اس کام مین مصروف تہا۔ سری پت نے سنبہاجی کولاپور کے راجہ کو گہیر کر شکست دی اور اوسے مجبور کرکے یہہ ستاویز ۱۷۳۱ء مین لکہالی کہ شاہو راجہ تمام مرہٹون کا سردار مسلم اور ہماری ریاست کا متبوع ہے۔ وہ راجہ فقط حوالی کولاپور پر جسکی مغربی حد سمندر سے محدود ہے قابض رہیگا۔ اس کام سے سری پت راو کی بہی عزت ہوئی۔ مگر یہہ کام اوس تبہ اور شان کا نہ تہا جو باجی راو نے کیا تہا۔ گو آصف جاہ کو یہہ خفت اپنے رقیب کے سامنے پیش ہوئی مگر پہر بہی وہ مرہٹون کی حکومت کے توڑنے کی حکمتین سوچتا رہا۔ اور آخر کو اوسنے ایک بڑا زبردست دشمن پیشوا کے لئے کہڑا کیا۔

ترمبک راو

ترمبک راو دہابری ایک بڑا مرہٹون کا سردار تہا۔ اور وہ گجرات مین لڑا تہا۔ اور اوسکی بدولت مرہٹون کی حکومت کی صورت گجرات مین جمی تہی۔ مگر پیشوا نے جو عہدنامہ گجرات کی حاکم سے لیا اوسکے کچہہ ثمرہ

اوسکو اپنی جانفشانی کا نہین حاصل ہوا - بلکہ وہ اوسکے باجے راؤ کو حاصل ہوا - اس سبب سے اوسکا دل پیشوا سے پہٹنے اور جلنے لگا - اور اوسنے آصف جاہ کو اپنے ساتہہ متفق کیا - اور پینتیس ۳۵ ہزار آدمی دکہن کی طرف لیجاکر یہہ ارادہ مصمم کیا کہ راجہ کو پیشوا اور برہمنون کے پہندے سے نکالے +

باجے راؤنے بہت جستی اور چالاکی سے یہہ چاہا کہ یہہ دونو اوسکے قوی دشمن متفق نہ ہون - اسلئے گو اوسکی فوج تربک راؤ سے آدہی تہی مگر اوسمین جتنے سوار اور خانہ برور سپاہی پکے تہے - اس سپاہ کو وہ جلدی سے گجرات مین لے گیا - شہر کی موبہٹو اوسکے غار مین اکہیجنے کا قصد کیا - تربک راو کے ہراول کو نربدا کے قریب شکست دی - اور پہر اوسکی بہاری فوج پر جا پڑا - تربک راؤنے یہہ ارادہ کیا کہ کیا فتح حاصل کیجے یا جان دیجے - اسلئے اوسنے اپنے ہاتہی کے پیرون مین زنجیرین ڈلوادین - اوسکے اس ارادہ سے سپاہ نے بڑا سخت مقابلہ کیا - اور باجی راؤ بہی گہوڑی پر سوار ہوکر اپنے لشکر کا دل بڑہاتا تہا - آخرکار تربک راؤ کے ایک گولی اتفاق سے لگی جسسے وہ مرگیا - اور اسطرح ۱۷۳۱ع مطابق ۱۱۴۴ھ مین اس قوی دشمن کا خاتمہ ہوا - اب یہہ وسواس بہی نظام الملک کا خالی پڑا - اب اوسکو فقط اپنی ذات ہی سے رقیب سے سمجہنا پڑا - اس فتح سے پیشوا کو بالکل بکرے آرام غلبہ مرہٹون کی بادشاہت پر ہوگیا - دشمن کے ساتہہ اوسنے بڑی نرمی برتی - دشمنون کو بہت تنگ نہ کیا - بلکہ تربک راؤ کے بیٹے کو گدی پر بٹہا یا - اور وہ حقوق و رموافق مرہٹون کے جو گجرات مین متعین تہے باین شرط عطا فرمائے کہ نصف آمدنی اوسکی معرفت سرکار شاہو جی مین داخل ہو اکرے - یہہ راجہ لڑکا تہا اسلئے اوسکی ماکو اوسکا محافظ مقرر کیا - اور گجرات کا انتظام اوسکی طرف سے پیلاجی گائکوار کو سونپا - یہہ خاندان وہی ہے جسکے راجہ آجکل بڑودہ مین حکومت کرتے ہین پہلی اور کوئی قومون کی اعانت سے اس خاندان کا عروج ہوا تہا - وہ ان چہوٹی قومونکے سردار اور افسر تہے - یون اس دانشمند پیشوا نے اپنی ملک کے جہگڑون کو تمام کیا -

سربلند خان اور مرہٹون کی شرائط صلح اور اوسکا نتیجہ

سربلند خان مرہٹون کی خصلت اور عادت سے خوب واقف تہا۔ اب اوسنے دیکہا کہ نظام الملک بازی لے گیا۔ تو اول اوسنے بادشاہ سے منواتر امداد طلب کی۔ مگر وہان نقار خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا تہا پہر اوسنے مرہٹون سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ وہ اپنے ملک کی محاصل مین اور سائر کی چوتہہ اور سردیس مکہی دیگا۔ یہہ دونون محصول ملکر پینتیس فیصد سیکڑہ کل محاصل ملک پر ہوتی تہی۔ اور اسکے عوض مین راجہ کو ڈہائی ہزار سوار ہر وقت کمک کے واسطے تیار رکہنے پڑینگے۔ اور چوتہہ کے تحصیل کیواسطے دو ایک کلکٹر اوسکی طرف سے رہینگے۔ سوا اسکے کچہہ اور رعایا سے نہ مطالبہ کیا جائے اور بادشاہی سلطنت کے قیام اور استحکام مین ہر طرح کی کوشش کیجائے۔ ایک بڑی بیہودہ شرط یہہ تہی جو باجی راؤ نے راجا کی طرف سے کی تہی کہ جو زمیندار اور سردار کسی طرح کا خلل انداز ملک کے امن مین ہوگا اوسکا انتظام کرنا ہمارا کام ہوگا۔ یہہ شرط گاملوار کے مرضی کے خلاف تہی کیونکہ وہ سردار پہیلون اور کولیون کا تہا۔ اور ان دونون قومون کی گذر اوقات لوٹ مار پر تہی اور اوسکے رزق کا دروازہ اس شرط سے بند ہوگیا۔ گاملوار اسوقت ترمبک راؤ ڈہابری کا نائب تہا۔ وہ اس شرط سے یون جل گیا کہ گویا اسی باجی راؤ کو اختیار ہوا کہ اگر ترمبک راؤ اور اوسکے دوستون میسے کوئی ملک مین دست اندازی کرے تو اوسمین بہی وہ دخیل ہو۔ اس سبب سے اوسنے نظام الملک سے اتفاق پیدا کیا۔ اور پونہ کا قصد اس نیت سے کیا کہ راجہ کو پیشوا کے ہاتہہ سے چہٹائے مگر پیشوا کی پیش قدمی اور دانشمندی فرزانگی کے آگے ترمبک راؤ ٹین کر کے رہ گئے۔

آصف جاہ اور باجی راؤ کی مصالحت

جب آصف جاہ کی کوئی چال ٹہیک نہ بیٹہی اور پیشوا اوسپر غالب ہوا۔ اور اوسکو یہانتک اقتدار حاصل ہوگیا کہ جو چاہتا تو آصف جاہ کو اوسکی تدابیر تیز و تیر کا مزہ چکہا دیتا۔ مگر یہہ دونون آدمی عقلمند تہے اور ایک خوف دونو طرف تہا باجی راؤ یون ڈرتا تہا کہ مہمات دور دراز پر جاتا ہے۔

اور ہمسایہ مین آصف جاہ جیسے دشمن کو چہوڑنا عقل و دوراندیشی کا کام نہین ہے۔ اسمین بڑا خوف یہی کہ کہین
عزت اور آبرو جو گہر کی سلطنت مین حاصل ہوئی ہے برباد نجائے۔ آصف جاہ کو یہہ خوف تہا کہ مین نے بادشاہ
کا مقابلہ کیا ہے کہین میری جگہ باجی راؤ کو بادشاہ مقرر کر دے۔ غرض یہہ دونون عاقل صاحب اوسوقت
اپنی مصلحت اسی مین سمجہے کہ چپکے چپکے دونون نے آپسمین صلح کر لی۔ اور اونمین قول و قسم ہو گیا
دونون ایک دوسرے کے مدد و معاون رہین ؛

ہولکر اور سیندہیا

اسوقت مین مرہٹون کی اور بڑی بڑی خاندانون کی نیو پڑی۔ جب باجی راو نے مالوہ پر دہاوہ کیا تو
اونے اپنی سپاہ کی حصون مین بڑے افسر مقرر کئے۔ اوداجی پوار۔ ملہار راو ہلکر۔ رانوجی سیندہیا۔
اوداجی تو پہلے سی ہی ایک چہوٹا سا سردار تہا جسنے اوسی ملک دہار پر جو گجرات اور مالوہ کی سرحدون
پر واقع ہے قبضہ کیا تہا۔ مگر اوسکو اور نہ اوسکی اولاد کو وہ عروج اور رتبہ حاصل ہوا جو سیندہیا
اور ہلکر کے گہرانے کو حاصل ہوا ملہار راؤ ہلکر ایک چرواہے کا لڑکا تہا۔ دریا نیرا پر پونہ کی جنوب
مین وہ بہیڑ بکریان چراتا تہا۔ رانوجی سیندہیا کا خاندان ستارہ کے قریب معزز شمار ہوتا تہا مگر
تنگ دستی کے سبب سے وہ باجی راؤ کے ادنی خدمتگارون مین نوکر ہوا۔ یہہ تینون سردار بعض اور خود مختار
سردار نہ تہے۔ بلکہ باجی راؤ کے محکوم تہے۔ اوسکی طرف سے مہمات عظیم کا سرانجام دیتے تہے

راجہ ابہی سنگہ کا حال اور اوسکی صوبہ داری گجرات

سربلند خان کی معزولی کا حال پڑہ چکے ہو کہ اوسکی جگہ راجہ ابہی سنگہ جودہ پور والا مقرر ہوا تہا گو
ایک خود مختار راجہ کو کسی صوبہ مین حاکم مقرر کرنا سب وقتون قابل اعتراض اور مصلحت کے خلاف ہے
اور خصوصًا ابہی سنگہ جیسے راجہ آوارہ مزاج کو تو اس کام پر مقرر کرنا سراسر حماقت تہا۔ اسنے اپنے باپ
اجیت سنگہ کو قتل کیا تہا۔ اس قتل کا سبب مورخون نے

جداجدا بیان کیا ہے - راجہ جیت سنگہ نے بادشاہ سے مخالفت اختیار کی تہی - اسلئے قمرالدینخان نے
اوس سے وعدہ کیا کہ باپ کو مار ڈالے تو اوسکو جودہ پور کی ریاست ملجائیگی - اسلئے اوسنے باپ کے خون سے
ہاتہہ لال کئے - کوئی لکہتا ہے کہ رجپوت کی لڑکی سے ابہی سنگہ کی نسبت ٹہری تہی - مگر راجہ جیت سنگہ نے
خود اوس سے شادی کرنی چاہی - اسلئے بیٹے نے غیرت مین آکر باپ کو مار ڈالا - اور یہہ عورت راجہ کے
ساتہہ ستی ہوگئی - غرض جس بیوفا راجہ نے باپ کو دغا سے قتل کیا ہو اوس سے وفاداری اور جان نثاری کی امید
کرنی آگ سے پانی کی امید رکہنی ہے - مگر بات اسمین یہہ تہی کہ ابہی سنگہ کو ایسے قوی ذریعے حاصل تہے
کہ مغلون کی حکومت کو حاصل نہ تہے اور وہ اپنے ذریعون کی بدولت اس بات کے قابل سمجہا گیا کہ
سربلندخان کے قبضہ سے گجرات نکال لے گا - اور مرہٹون کی لوٹ مار سے بچا دیگا - پہلا مطلب تو
حاصل ہوا کہ سربلندخان کو ایک سال مین فوجکشی کرکے سنہ ۴۳ھ مین گجرات سے باہر کردیا - مگر دوسرا مقصد
حاصل ہونا سہج نہ تہا - پیلاجی کائیکوار اگرچہ سنہ ۴۳ھ مین بڑودہ سے خارج ہوگیا تہا - اگر اسکا وسمین
اسقدر دم باقی تہا کہ جب راجہ ابہی سنگہ نے اپنی حکومت کا استحکام اسمین سمجہا کہ کسی طرح اوسکو ٹہکانے
لگائے - چنانچہ سنہ ۴۵ھ مین اوسکو دغا سے مار ڈالا - پہر اوسکے بہائی بندونکو ایسی آگ لگی کہ وہ گجرات
پر چڑہ گئے - اور اوسکو برباد کردیا - اور اس پاس کی قزاق قومون بہیل اور کولیون کو ایسا برانگیختہ
کیا کہ وہ کبہی مسلمانون کی مطیع نہ ہوئین - غرض ان جنگلی قومون اور گائکواڑ کے خاندان نے ملکر
ملک گجرات کو آپسمین تقسیم کرلیا - بلکہ اونہون نے جودہ پور پر جا کے ہاتہہ پہیکا - جسکے سبب سے راجہ
ابہی سنگہ گجرات کو چہوڑ کر اپنی ریاست کی حفاظت کی واسطے یہان نائب چہوڑ کر بہاگ گیا -
اور اس نائب سے کچہہ نہ ہوسکا +

مالوہ کی صوبہ داری پر باجے راؤ کا مقرر ہونا

پہلے لکہہ چکے ہین کہ مالوہ مین راجہ گردہر صوبہ دار تہا - یہہ راجہ جوانمردی سے خالی نہ تہا - اوسنے

باجے راؤ سے لڑنا شروع کیا۔ اور بادشاہ سے بار بار بسبب قلت سپاہ کے امداد مانگی۔ مگر وہان سے کچھہ جواب نہ آیا۔ آخرکار اس لڑائی مین وہ مارا گیا۔ اور اوسکی جگہ اوسکا بھتیجا دیارام مقرر ہوا وہ بھی لڑتا رہا۔ اور بادشاہ کو لکھتا رہا کہ جب تک مین زندہ ہون ہندوستان سے مرہٹون کو روک رہا ہون میرے مرنیکے بعد وہ سارے ملک مین پھیل جائینگے غرض وہ بھی مرگیا۔ سنہ ۱۱۴۳ھ مین محمد خان بنگش اوسکی جگہ مقرر ہوا۔ مگر اوسکو بندیلون سے ایسا معرکا آن پڑا کہ وہ اوسمین مصروف ہوا۔ راجہ جے سنگہ والی جے پور کو یہہ صوبہ عنایت ہوا۔ یہہ راجہ خود بڑی مہارت علم نجوم رکھتا تھا۔ اور علم و ہنر کا بڑا قدرشناس تھا۔ دہلی مین جیسنگہ پورا اور جنتر منتر اوسکی آجتک نام کو یاد دلا رہے ہین۔ اسوقت وہ بڑا معزز راجہ تھا۔ مگر مستقل مزاج اور عالی ہمت نہ تھا۔ مرہٹون سے اوسکو موروثی تعلق تھا۔ مگر یہہ تعلق ایسا نہ تھا کہ دغابازی سے وہ مالوہ مرہٹون کو دیدیتا۔ جب اوسنے دیکھا کہ مرہٹون سے مقابلہ کرنے مین کچھہ فائدہ نہین ہے تو بادشاہ کے اشارہ سے اوسنے یہہ صوبہ باجے راؤ کو ۱۱۴۷ھ مین دیدیا

اب اس مالوہ کی مہم مین مرہٹون کو بندیل کھنڈ مین بھی جانیکا اتفاق ہوا۔ جسکا ذکر پیچھے دس پانچ سطرون کے بعد لکھا جاتا ہے۔ گجرات اور مالوہ کے صوبون کے نکل جانیسے سلطنت کو بہت ضعف ہوگیا۔ ایسی وقت مین افسوس ہے کہ مسلمانون کے ننگ و نام کے رکھنے والے جوانمرد اور جنگ آور موجود نہ تھے۔ نامردون سے کیا کام ہوتا ہے۔ جہان شیر کا کام ہو وہان لومڑی سے کیا کام نکلتا ہے جہان لوہے کی تلوار کا کام ہو وہان لکڑی کی تلوار سے کیا سرانجام ہوتا ہے۔ پانی سے آگ کا کب کام نکلتا ہے۔ خاک سی ہوا کا کیا خاک کام ہوتا ہے۔ قاعدہ ہے جہان جبن و نامردی گھر بناتی ہے۔ وہان مکاری دغابازی بیوفائی بے ایمانی ضرور اوسکے ہمسایہ مین آباد ہوتی ہین صمصام الدولہ نے تمام باغیون کی تنبیہ و سلطنت کے انتظام کو مکاری اور عیاری پر موقوف رکھا تھا اور یہہ چاہتا تھا کہ حیلون اور شعبدون سے سارے فتنہ اور آشوب کو دور کردون۔ اور اصف جاہ

اور باجی راؤ جیسے دشمنون کو ٹال مٹول ہی مین ٹالدون - بہلا آگ پانی مین کیونکر لگتی ہے بہادر او دہ
اوسکا کیونکر پورا ہوتا - ایسی تدبیرون سے تو اوس سلطنت کی قوت گہٹتی - اور باغیون کی تقویت بڑہتی
روز بروز نفاق کا دروازہ کشادہ ہوتا تہا - اور حوادث اور فتنونکا مادہ زیادہ - ایسے وقت
مین تو ایسا کوئی بادشاہ ذی شوکت صاحب سطوت عالمگیر جیسا ہوتا کہ متمرد سرکشون اور باغی گردن کشون
کے نخل نخوت اور بغاوت کو اپنے صدمون اور حملون سے جڑ پیڑ سے اوکہیڑ کر پہینکتا -

محمد خان بنگش اور بندیلون کی لڑائی اور مرہٹون کا دخل

جب مالوہ اور گجرات پر مرہٹون کا تسلط ہوگیا تو اونکا اور آگے حوصلہ بڑہا - اور صوبہ الہ آباد
اور اکبر آباد پر اونکا دانت ہوا جسوقت باجی راؤ مالوہ مین آیا ہے - اوسوقت محمد خان بنگش جو
مالوہ کا صوبہ دار تہا - بندیل کہنڈ کی راجہ سے لڑ جہگڑ رہا تہا - اس راجہ کی ریاست مالوہ اور الہ آباد کے
درمیان واقع تہی - محمد خان بنگش اپنی قوم کے بہت سے سپاہیون کو ساتھہ لیکر بندیل کہنڈ پر
چڑہ گیا - اور اکثر مقامات پر قبضہ کرلیا - وہان کے دار الملک مین اس جدید ملک کے انتظام کے لئے
اقامت اختیار کی - راجہ ایسا اوسکے ہاتھہ سے تنگ آیا کہ اوسنے مرہٹون سے درخواست استعانت
کی - باجی راؤ نے اوسکی درخواست منظور کی - اور سپارا روانہ کی - جو بجلی کی طرح محمد خان بنگش پر
جا پڑی وہ گہبرا کر قلعہ جیت گڈہ مین محصور ہوا - اس قلعہ کو مرہٹون نے ایسا محاصرہ کیا کہ گہاس کا
پتا نہین پہنچنے دیا - اور یہانتک قلعہ والون کو کہانے پینے کی تنگی ہوئی کہ گائے گہوڑے گدہے
کتے تک چہوڑے - دلی کی سلطنت مین ایسی قوت کہان تہی کہ اوسکی مدد کرتی - اگر محمد خان کے
بہائی بند اوسکی امداد نکرتے تو وہ بہی مرہٹون کا مطیع ہوجاتا - مگر اوسکی بی بی نے اپنی چادر بندیل کہنڈ
کے پٹہانون پاس بہیجی - اور استمداد اور استخلاص کی درخواست کی - غرض اوسکا بیٹا قائم جنگ
پٹہانون کو ہمراہ لایا - اور باپ کی جان بچا کر الہ آباد مین لے گیا - مگر اس بچنے سے بندیل کہنڈ بہی

مسلمانون کے ہاتھہ سے جاتا رہا - اب بندیل کھنڈ کی راجہ نے پیشوا کو متبنی کر لیا - اور جب مرا تو تہائی ملک پیشوا کو - اور باقی دو تہائی مین آدہا آدہا ایک ایک بیٹے کو دے گیا - یون وسط ہندوستان مین بہی مرہٹون کا قدم جم گیا +

باجی راؤ کا دہلی جانا اور آصف جاہ کا دکن سے آنا - اور سعادتخان کا مرہٹون کو شکست دینا

اب سلطنت تیموریہ کے زوال کا وقت قریب آتا جاتا تہا - حالت نزع طاری ہوتی جاتی تہی - باجیراو نے سوقت جوش مین آکر زبان سے یہہ کہا کہ مرجہائے ہوئے درخت کے تہنہ پر کلہاڑی لگی ساری شاخین آپ ہی گر پڑینگی - اس تدبیر کے لئے پیشوا کو فرصت سوقت حاصل تہی کیونکہ کولا پور کے راجہ سے پہلے ہی صلح ہو چکی تہی - نظام الملک سے کچھہ خوف و خطر باقی نہ رہا تہا - اوسنے تو خود اوسکو رستہ شمال کی طرف بتلایا تہا - وہ بیٹہا ہوا اپنی جدا ہی سلطنت قائم کر رہا تہا - گوادہر اطراف سے بالکل غافل نہ تہا - مغربی ساحل پر جو دشمن پیشوا کے راجہ کے تہے اونکو بہی ان دور دراز مہمات کی زمانہ مین مغلوب کر لیا تہا - گجرات مالوہ بندیل کہنڈ مین بادشاہی اہلکار نام کو نہ تہا - اور اونکے محصول سے اوسکی سپاہ کثیر کا کام بہی خوب چل رہا تہا - اجمیر اور بندیل کہنڈ کے راجپوت اوسکے دوست تہے - ہان ملک برار مین نئی شاخ مرہٹون کی سلطنت کی خاندان بہوسلا نے قائم کی تہی جسنے ناگپور کی ریاست کی بنیاد ڈالی - اگرچہ یہہ ریاست پیشوا کی مخالف ہوئی مگر اوسنے مغلون کے ساتہہ لڑنے مین کچھہ خلل نہین ڈالا - ہولکر اور سیندہیا بڑے سے بڑی جوانمرد افسر اوسکے زیر حکومت تہے جب یہہ سب باتین جمع ہو گئین تو باجے راؤ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اپنی قوت کو بادشاہ پر آزمائے -

اول سنہ ۱۷۳۶ء مین ملکر نے صوبہ آگرہ پر تنگ دتا نکی راہ بازکی اور دربت طلب ادا کیا۔ آہستہ آہستہ
ایک ایک دو دو محال شاہی پر قبضہ کرتے کرتے گوالیار لے لیا۔ اور آپ وہسے آگی بڑھکر اکبر آباد تک
ہاتھہ دوڑایا۔ تو بادشاہ کی ارکان دولت بھی خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ اور مظفر خان اور بعض اور
امیرون کو سپاہ دیکر مرہٹون کے مقابلہ کے لئی بہیجا۔ سرونج تک مظفر خان گیا۔ اور یہان اوسکو
مرہٹون نے نرغہ مین کرکے اجناس اور غلہ کو مسدود کر دیا۔ آخرکار ناچار بادشاہ کا حکم معاودت کا
صادر ہوا۔ مرہٹون نے سانبہر پر بہی قبضہ کرلیا۔ اور تین لاکھہ روپیہ لوٹ لیا غرض ارکان شاہی سے
کچھہ نہوسکا سوا اسکے کہ نظام الملک کے منت سماجت کرین۔ اور اوسکو اپنی حمایت کی لیئے بلائین
ملکر کو کہین بادشاہی فوج سے لڑنا نہین پڑا۔ ایک بڑی لشکر شاہی کو چند بار مارنیسے بہگا دیا۔
غرض اس لشکرکشی سے بادشاہ کی آبرو عزت مرہٹون کی نظر مین گہٹ گئی۔ تہوڑی مدت گذرنے
کے بعد بلاجے راو نے عہدنامہ کی بابت خط وکتابت شروع کی۔ مالوہ اور گجرات دیدینے کی تجویز
دربار شاہی مین ہوئی۔ پوشیدہ پوشیدہ ان ملکون دیدینی کا عہدنامہ لکھا گیا۔
مگر اسپر سب کا اتفاق نہوا۔ مرہٹون کے ایک سردار کو یہہ سب حال معلوم ہوگیا۔ اونسے یہان کے
نفاق کا حال بلاجے راو کو لکہا تو اوسنے اپنی درخواستون کو بڑہا دیا۔ اور سوا مالوہ اور گجرات کے
متہرا اور الہ آباد اور بنارس کے مقدس شہرون کو بہی مانگا۔ اگرچہ بادشاہ مین یہہ قدرت نہ رہی
تہی کہ وہ علانیہ مرہٹون کا مقابلہ کرتا۔ مگر ایسا ذلیل بہی نہین ہوگیا تہا کہ وہ اس درخواست کو
منظور کرتا۔ اب اوسنے کچھہ تہوڑا سا نقصان اوٹہاکر مرہٹون کو ٹہنڈا کرنا چاہا۔ مرہٹون نے بہی
اپنا مقصود عظیم ہاتہہ سے نہین دیا۔ بلکہ اسپر عمل کیا کہ پکے۔ انگیر و دیگرے را دعوی کن۔ بادشاہ
نے جو اور عنایتین کی نہین منجملہ اونکے یہہ بہی تہی کہ راجپوتون کے ملک سے خراج وصول
کرین۔ اور آصف جاہ کے ملک مین سے جو حقوق اونکو حاصل ہین اونپر اضافہ کرین۔ اور وجہ ان

حقوق کے عنایت کرنیکی یہہ تہی کہ مرہٹے آصف جاہ اور راجپوتون کی لڑائی مین مصروف ہوجائین
اور یہہ مقصد کسیقدر اوسی حاصل ہی ہوا - اب آصف جاہ بہی چوکنا ہوا - اور اوسنے سوچا کہ مین نے
اپنے منصوبے کو حد سی زیادہ بڑہا دیا - اور اب اوسکو بادشاہ کی ضعیف ہونیسے ایسا ہی اندیشہ تہا
جیسا کہ پہلے اوسکے دشمن ہونیسے خوف تہا سوا اسکے دربار دہلی اوسے امداد اور استعانت کے
لئے التجا کر رہا تہا - اور اسی سے وقت مین اوسیکو اپنا بیڑا پار کرنے والا سمجہتا تہا - اور اوسکی
سرکشی اور بغاوت کی باتون کو سب بہول گیا تہا - اوسیکو اپنی بلا اوسکا ٹالنے والا جانتا تہا - آصف جاہ
نے بہی یہہ سوچ سمجہہ کے بادشاہ کی اعانت کا ارادہ مصمم کر لیا - باجی راو نے بہی آگے قدم بڑہانا شروع کیا
جب آگرہ چالیس میل رہا تو اوسکی فوج ملہار راو ہلکر کے زیر حکم دوآبہ مین غدر مچا رہی تہی - قصبہ
سعد آباد اور جالیسر کو غارت کر رہی تہی - کہ اتنے مین سعادتخان برہان الملک وزیر الممالک لشکر
لیکر ادہر سی آن پہنچا - اور اپنی مردانگی اور شجاعت سے ان سب مرہٹون کی فوج کو مار کر ملک سی نکالدیا
- اب اس فتح کی یہہ ہوائیان اوڑین کہ ساری مرہٹے دکہن کو بہاگ گئی جب باجی راو کے کان مین
یہہ خبر پہنچی تو وہ اپنی بدنامی کا دہبا مٹانیکے واسطے اور زیادہ لڑائی پر آمادہ ہوا - اور اوسنی یہہ کہا
کہ اب مین بادشاہ کو جتلاتا ہون کہ ہندوستان خاص مین ہون - اور اوسکی دار السلطنت
مین اپنے مرہٹون کو اور اپنی لڑائی کے شعلون کو دکہلاتا ہون - سعادت خان بطور ایلغار کے
باجی راو سے لڑنیکے لئے ہول بع پہنچا - مگر وہان اوسکے لشکر کا پتا نہ تہا ناچار اپنے خیمون مین واپس آیا
- اور لشکر کو حکم دیا کہ چار روز کا سارا سامان کہانے پینی کا ساتہہ رکہو - کہ دریائے چنبل سے ہم پار
اوتر دشمنون سے لڑینگے - یہان یہہ تیاریان ہو رہی تہین کہ خاندوران خان کا رقعہ آیا کہ تمکو
قسم ہے جو ہمارے بغیر آگے قدم بڑہاؤ - ہم تم ساتہہ دشمنون سے لڑنے چلینگے - اس سبب سے وہ متوقف ہوا
اس اثنا مین امیر الامرا خاندوران خان تشریف لائے دو تین روز تواضع تعظیم دعوت ضیافت مین

باجی راؤ اس اثنا میں بڑے بڑے منزلیں کرکے ۱۱۴۹ھ میں دہلی کے قریب کالکا میں جا پہنچا
یہان اوسدن میلا تہا۔ اوسکو خوب لوٹا۔ پادشاہ کی حکم سے ٹوٹی پہوٹی سپاہ دس پانچ امیر لیکر
شہر سے باہر نکلے۔ اور تال کٹورہ پر کہ شاہجہان آباد سے بہت قریب ہے لڑائی شروع ہوئی۔ دو چار غیرتمند
امیر مارے گئے باقی بے حیا اپنا سا منہ لیکر شہر میں چلے آئے +

باجے راؤ کے آنیسے دہلی والون کے دلون پر جو صدمہ ہوگا وہ وہی خوب جانتے ہونگے۔ مگر اسکا یہان
آنے سے فقط پادشاہ کو اپنی ہیبت دکہانی اور ڈرانا منظور تہا۔ اوسکو غصہ دلانا منظور نہ تہا۔
اسلئے اوسنے شہر پر اپنی فوج کی دست درازی نہ ہونے دی۔ مگر دو ایک کام ایسے دکہادئے جنسے
معلوم ہوجائے کہ ہاں کیا اوسمین قدرت غارتگری اور نقصان پہنچانیکی ہے۔ نہایت آدمیت
کے ساتہہ پادشاہ سے خط وکتابت شروع کی۔ مگر اوسکا نتیجہ کچہہ نہ ہوا۔ پہر وہ شہر سے تہوڑی دور
چلا گیا۔ اور اوسنے پادشاہ کو کہلا بہیجا۔ کہ شہر کے پاس رہنے مین مجہے یہہ اندیشہ تہا کہ کہین فوج
اوسکو لوٹ نہ لے۔ اسلئے پرے ہٹ گیا ہون جب وہ شہر سے پیچہے ہٹا۔ تو شہر کی خلقت اوسے کچہہ اور
یہہ سمجہی۔ اور لڑنیکے لئے آمادہ ہوئی۔ مگر پہر شکست کہاکر آفت اوٹہاکر شہر میں چلی آئی۔ جب
قمرالدین سعادتخان کو ساتہہ لے دارالسلطنت کے امداد کے لئے بہیجا تو باجے راؤ نے اولٹے جانیکا
قصد کیا۔ اسطرح واپس جانا مرہٹون کی آئین جنگ کے موافق کچہہ بیعزتی کی بات نہ تہی۔ پادشاہ
نے اوسکو مالوہ جاگیر میں اور تیرہ لاکہہ روپیہ عنایت کئے۔ یہہ کامیابی اوسکو ایسی ہوئی
کہ ابتک اوسکے کسی قوم کے سردار کو نہین حاصل ہوئی تہی۔ اوسکا ارادہ تہا کہ جمنا کے
نیچے ہے پار اوترے۔ اور جمنا گنگا کی دوآبہ کو لوٹتا ہوا جائے۔ مگر برسات کی قریب آنے اور آصف جاہ
کے دلی کے جانب بڑہتے آنی سے یہہ قصد کیا کہ دکن کو جلد چلا جائیے۔ وہان اوسکو بعض اور
کامون کی بہی ضرورت تہی۔ اگرچہ باجے راؤ دکن کو چلا گیا۔ مگر آصف جاہ دلی کی طرف بڑہتا ہوا چلا آیا تہا

کیا خدا کی قدرت ہے کہ وہ آصف جاہ جسکا بادشاہ دشمن تہا۔ اور رات دن اوسکی بیخکنی کی فکر مین رہتا
تہا۔ اب اوسنے کس منت اور سماجت سے اوسے اپنی حمایت کے لیے بلایا۔ اور بالکل اختیار اپنا اوسکو دیدیا
اور کہدیا کہ جو کچھہ وہ میری سلطنت سے لڑائی کا سامان جمع کرسکے اکٹھا کرے۔ غرض آصف جاہ دہلی
مین ربیع الاول سنہ ۱۱۵۰ھ مین پہنچا۔ اور اپنے بیٹے غازی الدین خان کو دکن مین نائب کرایا تہا۔
اب بادشاہ نے آصف جاہ کو مرہٹون سے لڑنے کے لیے روانہ کیا۔ اور مالوہ کی صوبہ داری بجائے باجی راؤ
کے غازی الدینخان کو مرحمت ہوئی۔ اب وہ اکبر آباد مین آیا ساری سلطنت ایسی ضعیف ہوگئی
تہی کہ کہین سے سامان جنگ عمدہ مہیا نہوا۔ اوس پاس فقط پینتیس ہزار سپاہ تہی۔ اور اوسمین
بعض راجپوت راجہ بہی ہمراہ تہے۔ وہ ابتک محمد شاہ کا ساتہہ دئے جاتے تہے۔ توپخانہ کا سامان اوسکے
ساتہہ نہایت عمدہ تہا۔ اب سعادت خان کا بہانجا صفدر جنگ بہی لشکر کے ساتہہ اوسکی تائید
کرنیکے لئے آیا۔ پیشوا اسنے دو چند فوج لیکر دریاے نربدا سے پار اوترا۔ اگرچہ اوسنے اپنی فوج کا تخمینہ
بہت کیا تہا مگر بعض سپاہ آنہ مل سکی۔ اب اوسکو اپنے دشمن کے مقابل آنا پڑا جسکو وہ پہلے شکست
دے چکا تہا۔ مگر اوسنے اوسکی شہرت مین کچھہ فرق نہین آیا تہا۔ اوسکے ساتہہ وہ ہندو راجا تہے
جو شجاعت اور مردانگی ماکے پیٹ سے لیکر نکلے تہے۔ بادشاہ کا نام بہی ابتک لوگون کے دلون مین ہیبت
اور خوف پیدا کرتا تہا۔ ان سب باتون کے سوا آصف جاہ کے بہاری توپخانہ کے سامنے ہلکے
مرہٹے سپاہیونکا ٹہرنا مشکل تہا۔ گو یہہ سب باتین تہین۔ مگر پہر پیشوا اپنی سپاہ کو سوچ بچار کرکے
آگے بڑہائے لایا۔ اسوقت نظام الملک اس بڑی لڑائی کی جوابدہی کے ذمہ مین مستقل ہوا جاتا تہا۔ دو
پیرانہ سالی نے بہی ضعیف کردیا تہا۔ اوسنے خود حملہ نکیا۔ اور نہ اوسکی پرانی حکمت چل سکی کہ مرہٹونکو آنے سے
ساتہہ لیکر مرہٹون سے لڑتا۔ لوہی کو لوہی سے کاٹتا۔ غرض اوسنے جو حزم اور احتیاط سے بہوپال کے قلعہ کے
قریب اقامت اختیار کی اوس سے کچھہ فائدہ نہوا۔ بلکہ اوس سے پیشوا کو خوف بہی جاتا رہا۔ اور وہ یہہ سمجھا کہ

دشمن نے خود اپنے تئین ایک مستحکم مقام مین قید کر رکہا ہی غرض اس حصار نے اگرچہ حملون کا اثر نہ ہونے دیا مگر دشمن کا
حوصلہ بڑہایا۔ اور اوسنے سارا ملک گرد نواح کا تاخت و تاراج کیا۔ اور سپاہ جو آصف جاہ کی امداد کیواسطے
آئی تہی اوسکو ملنے ندیا۔ اور راہ آمد و شد کی بالکل مسدود کردی۔ اس سبب سے سپاہ کی شکستہ دلی روز
بروز بڑہتی چلی گئی۔ اور دشمنون کی فوج سکے دل دن بدن بڑہتے چلے گئے۔ جب اودہ کا صوبہ دلہ
لشکر لیکر نہ آیا تو نظام کی سپاہ کا رہا سہا دل اور بہی بجہ گیا۔ پیشوا سی جہانتک ہو سکا مغلون کی سپاہ
کو گہیرے پڑا رہا۔ اور اونکی مصیبت کو اس سبب سے زیادہ کردیا کہ کسی مفرور سپاہی کو جو اوسکی لشکر میں
آئے سی خوش تہا اپنی طرف نہین آنی دیا۔ اب یہہ دونو رقیب ایسے ان جنگ مین ترازو کی تول تہے۔
ہر ایک اپنے پہرے کو اوروں کی امداد سی بہاری کرنیکی آرزو رکہتا تہا۔ مگر یہہ آرزو کسی کی پوری نہ
ہوئی۔ نہ باجی راو کی فتوحات بڑہانیکے لئی بہوسلانے امداد کرنے کو ارادہ کی۔ نہ باجی راو کا بہائی حقیقی
استعانت کے لئے آسکا۔ کیونکہ سوقت اوسنی پرتگیزون کو اونکی آبادی بسائن پر گہیر رکہا تہا۔ اور
قریب دیر فتح پانے کو تہا۔ اس یکی یکائی ہانڈی کو چہوڑ کر کہان جاتا۔ اب دوسری طرف آصف جاہ
کا یہی حال تہا کہ اوسکا دوسرا بیٹا ناصر جنگ بادشاہ کی دربار مین تہا۔ وہان وہ سپاہ لیکر دکہن کی فوج کو
محنت و مشقت سی نہ چہڑا سکا۔ جب بہوپال کے شہر پر بہت ہجوم ہو گیا تو آصف جاہ نے بڑی مشکل اور
آفت سی اپنے تئین اس پہندے سے نکالا۔ اور توپون کی امداد سی بہت بہج بہج سفر تین تین میل
کا ایک ایک دن کرنا شروع کیا۔ مگر پہر اوسکو وہی وقت پیشوا کا آگی پیش آیا جو پہلے آچکا تہا۔ اور
مجبور ہو کر یہہ عہدنامہ اپنی ہاتہہ سی لکہہ کر باجے راؤ کو دیا کہ سارا مالوہ اوسکو دیا جائی اور وہ ملک
جو نربدا اور چنبل ندی کے درمیان واقع ہی اوسکو بالکل اختیار حکومت دیا جائے۔ اور خرچ لڑائی کا
پچاس لاکہہ روپیہ سے کم نہ تہا بادشاہی خزانہ سی ادا کیا جائے غرض یہہ عہدنامہ بادشاہ کی دستخط کیواسطے
لیکر آصف جاہ دلی کی طرف چلا۔ اور پیشوا اپنے ملک کو گیا۔ پہر یہہ دونون رقیب کبہی آمنے سامنے نہ ہوئے

لیکن پیشوا کے سامنے اس بیرکہن سال کا بیٹا کہڑا ہوا۔ اور اوسنے باپ کا عوض لے لیا۔ اب مرہٹون کا دماغ اسمان پر ہوگیا تہا اونہون نے نظام کی حکومت اور سلطنت کو بالکل دکہن سے اوکہیڑنا چاہا مگر وہ اس کام مین خود ذلیل ہوئی پیشوا کی اس محنت کا مدعا ابہی کی ایسی ہوم سارے ملک مین ہوئی کہ اور شور فساد ملک مین دبلے رہے۔ عہدنامہ پر بونا پادشاہ دستخط بہی مرتب نہین ہوا تہا کہ ۱۷۳۹ء مین نادرشاہی بلا آئی جسسے لوگ ایسے بدحواس ہو گئے کہ سب کچہہ بہول گئے۔ ایک مدت کی بعد ہوش حواس درست ہوئے +

نادرشاہ کا دور

اس میری مختصر تاریخ مین گنجائش ایسی کہان ہے کہ مین نادرشاہ کا مفصل نادرنامہ لکہون یا درہ نادرہ بنا دُن اسلئے مختصر حال وسکا لکہتا ہون۔ اسوقت ہندوستان کی سلطنت کی وہی کیفیت تہی جو تیمور اور بابر کے عہد مین ہورہی تہی۔ اسلئے ضرور تہا کہ کوئی سعرب سے اس ملک کا خبر لینے والا آدے۔ سوا اسکے ایران کے ملک کا بہی حال ایساہی ہورہا تہا جسی ہندوستان پر حملہ ہونا ضرور تہا۔ اب ہم اول کچہہ ایران کا حال لکہتے ہین +

ایران پر افغانونکا قبضہ

ایشیا کی ملکون کا یہہ دستور ہوگیا ہی کہ کسی خاندان کا عروج دوسو برس سے زیادہ نہین رہتا۔ اس امر کو ہم نے کئی جگہ اپنی تاریخ مین بالتفصیل بیان کیا ہے۔ اب ایران مین خاندان صفوی کی سلطنت پر دوسو برس کا عرصہ گذر چکا تہا اسلئے اب اوسکا ایسا پتلا حال ہوگیا تہا کہ مغربی افغانون نے ایران پر حملہ کیا۔ اونکا سردار بڑا عالی حوصلہ اور صاحب ہمت محمود تہا۔ اوسنے ۱۷۲۲ء مین اصفہان کو فتح کرلیا۔ اور حسین شاہ شاہ ایران کو گرفتار کرلیا۔ اور دارالخلافہ پر قبضہ کرلیا۔ اور خود بادشاہ ہوگیا۔ باقی ملک کے فتح کرنیکا بہی ارادہ کیا۔ اوسمین کبہی شکست کبہی فتح پاتا رہا۔ ان افغانون کی اسقدر تعداد نہ تہی کہ وہ سارے ملک پر تصرف کرسکتے۔ محمود جب تخت پر بیٹہا تو اوسنے سب اہل ایران کو اپنی عہدون پر

بحال کیا۔ مگر ایک ایک افغان اونکے ساتہہ شریک کر دیا۔ غرض ابتدا سلطنت مین اوسنے عمدہ تدبیرین
کین۔ لیکن آخر کو ایسا درشت مزاج ہو گیا کہ اوسکے خود بعض افسر اوس سے برگشتہ ہو گئے۔ اور اہل ایران کے
ساتہہ مراعات چہوڑ دی۔ اور تین سو ایرانیون کو دغا سے مار ڈالا۔ غرض تین برس سلطنت کر کے
۱۷۲۴ع مین مر گیا۔ اوسکا رشتہ دار اشرف جانشین ہوا۔ وہ نہایت جوانمرد اور صاحب تدبیر اور معظم تہا۔
مگر اسوقت یہہ آفت آنکر پڑی کہ ایران مین جو افغانون کے تسلط سے بدنظمی پہیلی تو روس کے بادشاہ پیطر اعظم
اور شاہ روم نے اوسکے شمالی اضلاع پر حملہ کیا۔ اور آخر کو جب صلح ہوئی تو ایران کی سلطنت سے بہت اضلاع
علیحدہ ہو گئے۔ شاہ ایران قید مین تہا۔ اوسکا بیٹا شاہزادہ طہماسپ نکل گیا تہا۔ اور شمالی مغربی اضلاع
مین جو افغانون نے ابتک فتح نہین کی تہی وہ بادشاہ بن بیٹہا تہا۔ اور اوسنے روس اور روم سے پیغام سلام
شروع کئے۔ اور یہہ اون سے اقرار کیا کہ اگر مجہے میری باپ دادا کی سلطنت افغانون سے دلادین تو مین
اونکو وہ اضلاع دیدونگا جو اونہون نے اب اپنی قبضہ مین کر لئے ہین۔ مگر پیطر تو مر گیا تہا۔ فقط شاہ روم
نے اوسکی درخواست منظور کیا۔ اور اشرف نے کچہہ تو اوسکو تلوار سے اور کچہہ اس لعنت ملامت سے
روکا کہ شیعون کے عوض مین سنیون کا گلا کاٹنا کونسا اسلام ہے۔ شاہزادہ طہماسپ خوش لیاقت کا آدمی
نہ تہا۔ اوسکے پاس سپاہ بہت کم تہا۔ رعایا اوسکی دوست نہ تہی۔ اوسکی کوششین بہی کچہہ ٹہکانے کی نہ
تہین۔ دشمن اوسکو ذلیل جانتے تہی کچہہ خوف اوسکا نہ رکہتے تہی مگر ۱۷۲۷ع مین قسمت سے اوسکو ایک
اولوالعزم اور مستقل مزاج آدمی ایسا مل گیا جسنے اوسکو باپ دادا کی تخت پر ایک دفعہ بٹہا دیا۔ اور وہ آدمی
کون تہا۔ نادر شاہ تہا۔

بادشاہ کی ترقی کا بیان

نادر شاہ کا اصلی نام نادر قلی تہا۔ اور اوسکے باپ کا نام امام قلی تہا۔ قوم اوسکی افشار تہی۔ وہ کچہہ رتبہ کا
آدمی نہ تہا۔ بعض اوسکو پوستین دوز بتاتے ہین۔ اس پستی خاندان کو میرزا مہدی ندیم میر منشی نادر شاہ

اس پیرایہ مین بیان کرتا ہی کہ اس شاہوار کو اپنی ذاتی آب و رنگ پر فخر ہے کچھہ معدن پر نازش
نہین ہے - نادر کی لڑکے کی شادی جب محمد شاہ کی بیٹی سی ہوئی ہے - اور دولہن والون کی طرف سے
آدمی پیغام لیکر آئے کہ ہماری ہان دستور ہی کہ دولہ اپنی سات پشت کا نام بتائی - اب اپنی باپ دادا
کا نام بتائے تو اونے یہہ کہا کہ بگو داماد شما پسر نادر شاہ ہست و نادر شاہ پسر شمشیر تا ہم چنین
تا ہفتاد بار بشمار - غرض نادر شاہ سنہ ۱۱۰۰ مین پیدا ہوا - اوسکے لڑکپن کا حال تو کسی نے کچھہ
لکھا نہین - مگر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آغاز عمری مین شجاعت و مردی و تہور و حذاقت کے
آثار اوس سے ظاہر ہونے لگے تہی سترہ برس کی عمر مین وہ ازبکون کے ہاتہہ مین جو خراسان کو لوٹنے
آتے تہی گرفتار ہوا اور ماں بہی اوسکی ساتہہ پکڑی گئی - چار سال وہ قید مین گرفتار رہا - اور ماں اوسکی اسی قید
ہی مین دنیا کی قید سی چہوٹ گئی - اب یہہ جو چہوٹ کر اپنے وطن مین آیا تب تک وہ شاہ طہماسپ
کی خدمت مین پہنچا حال اوسکا سوا اسکے نہین لکہا گیا کہ اس مرد عجیب کی طبیعت ہمیشہ ایک ہی
وتیرہ پر یکسان رہی - وہان اونے ملک کے ایک امیر بابل بیگ کا ملازم ہوا - اوسکو قتل کیا - اوسکی لڑکی
کو بہگا لے گیا - اوس سے نکاح کیا - رضا قلی مرزا اوس سے پیدا ہوا - پہر لٹیرون کو ساتہہ لیکر لوٹ مار سے اوقات
بسر کرتا رہا - اسوقت سے اوسکی بہادری کا شہرہ ہونا شروع ہوا - والی خراسان نے اوسکو نوکر رکہہ کر
ازبکون سے لڑایا - اس جنگ مین اوسنے اپنی شجاعت و مردانگی دکہائی - کہ سپاہی افسرون مین
اوسکی ترقی ہوئی - مگر یہان کچھہ ایسی حرکات نامناسب کین کہ والی خراسان نے اوسکو لکڑیان
مار کر نکال دیا - وہ اس سبب سے ایسا غضب مین آیا کہ مشہد سے چلا گیا - اوسکا چچا کلات مین ایک چہوٹی
قبیلہ افشار کا سردار طائفہ تہا اوسکے پاس چلا گیا - مگر چچا بہی بہتیجے کی حرکتون سے تنگ آ گیا - اوسکو نکال دیا
پہر اوسنے اپنی لوٹ مار شروع کی - اب اسوقت مین دولت صفویہ پر زوال آ رہا تہا - سارے ملک مین
شور و غوغا مچ رہا تہا - تین ہزار فتنہ برپا کرنے والے نادر کے جہنڈے کے نیچے جمع ہو گئے - اوسکو لٹیرا امیر بنایا

اوسنے خراسان پر سخت خراج لگایا۔ جب چچا نے دیکھا کہ بھتیجے کا اختیار اور اقتدار یون روز افزون ہے
تو اوسنے خط لکھا کہ تم شاہ طہماسپ کی نوکری کرکے افغانون سے لڑنے جاؤ۔ اور اپنے بدبخت بادشاہ
کی امداد کرو۔ نادر نے جواب لکھا کہ اگر بادشاہ میرے پہلے جرمون کو معاف کردے تو مین خدمت گذاری
کے واسطے حاضر ہون۔ پرانے قصور جو بادشاہ کی جانب سے معاف ہو گئے تھے اونپر یہہ ایک نیا قصور اور
بڑہایا کہ اپنے چچا کو مار ڈالا۔ اور یہہ سمجہا کہ وہ اوسکی ترقی کا حارج ہے۔ اور خراسان مین افاغنہ سے لڑنے پر
تیار ہوا۔ جو کہ ان افغانون کو خراسان سے نکالنا منظور تہا۔ اور وہ نادر کی قوت بازو سے بن پڑا۔
اسلئے شاہ طہماسپ نے اوسکے پہلے قصورون کا ذرا خیال نہ کیا۔ اب فتوحات نادری سے بادشاہی مہمون
کو رونق حاصل ہونے لگی۔ مگر بادشاہ کو اول ہی سے نادر پر رشک و حسد تہا۔ ایک مہم مین نادر مصروف تہا۔
جب بادشاہ نے اوسکی طلبی کے واسطے حکم لکھا تو اوسنے آنے سے انکار کیا۔ اسلئے بادشاہ نے اوسے باغی کہا۔ اس لفظ کو
سنکر وہ ایسا افروختہ ہوا کہ پادشاہ پر فوج لے کر جہک پڑا۔ اور اوسکو ایسا مغلوب کیا کہ جو اوسنے کہا
وہ بادشاہ کو کرنا پڑا۔ اور اسوقت سے اوسکا کچھہ اختیار باقی نہین رہا۔ اب اس اولو العزم نے اپنے ملک کے
آدمیون کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔ اور اونکو اپنی ہمت مردانہ دکہا کر مرد بنایا۔ اور تہوڑے دنون
بجلی اور آندہی کی طرح سے سارے ملک پر پہر گیا۔ اوسکی شجاعت و جلادت اور سرعت کے کام دیکھکر
عقل دنگ ہوتی ہے کہ ملک کے ملک و صوبے کے صوبے فتح کرتا چلا گیا۔ سب سے عظیم الشان کام اوسکا یہہ تہا
کہ اوسنے ایران کو سنہ ۱۷۳۰ء مین بالکل پٹہانون سے پاک صاف کردیا۔ اور اوسکے عوض مین بادشاہ نے
چار ملک عظیم خراسان اور مازندران و سیستان و کرمان یعنی اپنا آدہا ملک اوسکو مرحمت کیا۔
جس شخص نے ظالم دشمنون کے پنجون سے ملک نکالا ہو اوسکے لئے یہہ بڑا انعام نہ تہا۔ بادشاہ نے اوسکو یہہ بہی
اجازت دیدی کہ وہ اپنے سر پر تاج رکہے۔ اور اپنے نام پر سلطان کا لفظ بڑہا دے۔ مگر اوسنے انکار کیا۔
سنہ ۱۷۳۲ء مین اوسنے روسیونکو بحر خزر پر بدوک کسی صلح نہایت استحکام کے ساتہہ کرلی۔ اہل عرب کو مغرب مین

آگے نہ بڑہنے دیا۔ سلطان روم کو شمال سے خارج کر دیا۔ اور جو صوبے سلطنت ایران کے دشمنون کے قبضون مین
چلے گئے تہے اون سب کو دوبارہ لے لیا۔ یہہ سب کام سنہ ۱۷۳۲ تک ہوئی۔ سنہ ۱۷۳۶ مین ایران کی سلطنت کو وہ وسعت دی
کہ اوسکی حدود اپنی قدیمی صورت پر قائم ہوگئین۔ پہر سنہ ۱۷۳۶ تک مین خاندان صفوی کا خاتمہ کیا۔
اور دفعۃً اپنی مذہب کو بدل ڈالا کیا تو شیعہ تہا یا سنی ہوگیا۔ حقیقت مین نادر کا کوئی مذہب نہ تہا اور خود پرستی
کے نہ تہا جب وہ سنی اپنا کام شیعہ ہونے سے مین بنتے دیکہا شیعہ ہا جب اور ملکون کی فتح کرنے مین دیکہا
کہ سنی ہونا کام آئیگا سنی ہوگیا۔ اب وہ مستقل بادشاہ ہوا۔ اور یہہ سکہ اوسکا چلا جسکے ایک طرف
نادر ایران زمین و خسرو گیتی ستان۔ دوسری طرف۔ الخیر فیما وقع منقش تہا۔ جسکے بدلہ سنج
لاخیر فیما وقع پڑہتے ہین۔ سنہ ۱۷۳۸ مین اوسنے اپنے استحکام سلطنت کے لیے افغانونکو اپنا رفیق بنایا۔ اور سنہ ۱۷۳۹ مین
وہ ہندوستان پر آندہی کی طرح چڑہ آیا۔ اب اسکا مفصل حال ہم لکہتے ہین۔

نادر شاہ کا حملہ ہندوستان پر

نادر شاہ نے جب خلجیون کا ملک فتح کیا تو اوسکی سلطنت ملک ڈانڈا مینڈا خاندان تیمور کی سلطنت سے مل گیا۔
وہ ہندوستان کی سلطنت کے ضعف و ناتوانی سے خوب واقف ہوگیا۔ ہندوستان سونے کی چڑیا ہمیشہ سے
مشہور ہے۔ اوسنے یہہ ارادہ کیا کہ کسی طرح اس چڑیا کو پکڑنا چاہئے۔ اور اوسکی چونچ سے جواہرات اگلوا کے
اور مہمات کی نقصانون کو پورا کرنا چاہئے۔ سوا اسکے یہہ خیال بہی اوسکو تہا کہ یہہ جنگجو فوج
جو اوسکے زیر حکم ہے اگر نئی نئی فتوحات مین مصروف نہ کیجائیگی تو خود آپس مین دنگہ دنساد کرینگے اور لڑکر کٹ
مرینگے۔ غرض اوسکا حملہ ہندوستان پر صداقت اور دانشمندی سے خالی نہ تہا۔ اور لڑائی کیواسطے یہہ
سبب بہی پیدا ہوگیا کہ قندہاری افغان وہان سے نکل کر تمام کوہستان کابل مین پہیل گئے تہے چونکہ
کابل مین بادشاہ کی طرف سے صوبہ دار رہتا تہا۔ اسلیئے نادر شاہ نے محمد شاہ پاس نامہ محمد خان کے ہاتہہ بہیجا
کہ جسمین اتحاد اور وداد قدیم کی باتین بیان کین جو ایران اور ہندوستان کے بادشاہون کے درمیان ہمیشہ سے چلی آتی ہین

اور پہر یہہ لکہا کہ تم ہی اپنی صوبۂ کابل کے نام حکم بہیجدو کہ وہ افغانون کو نکال دے۔ تاکہ دونو طرف سے دبا کر اس فرقہ کی قرار واقعی گوشمالی ہو جاوئے۔ یہان اندنون مین عیش و عشرت کی عمل شور رہتے تہے محمد شاہ بہادر کے صاحب بہیر تہے تن آسانی کی سوا کسی کام ہی کام نہ تہا۔ ہر وقت ہاتہہ مین جام اور بغل مین دلارام تہا۔ کسکو دماغ تہا کہ نامہ کا جواب لکہتا۔ سوا اسکے نادرشاہ کی نادرشاہی کون مانتا تہا۔ ابتک وسکو نادرقلی سمجہے بیٹہے تہے اب تردد یہہ پڑا اصل جواب کیا لکہین۔ اور جواب لکہین تو القاب کیا لکہین۔ خیر یہہ تو بہانہ ہی تہا مگر اصل حقیقت یہہ تہی کہ ہندوستان کی سپاہ مین سکت کہان تہی کہ وہ افغانون کو نکالتے اور روکتے مصلحتاً یہہ توقف تہا۔ اور یہہ سمجہا تہا کہ حسین افغان نادرشاہ کو مار کر قندہار سے پرے بہگا دیگا۔ جب محمد خان ایلچی نہ آیا تو اوس نادر نے اپنی آدمی دوڑائے۔ اور اصل حال پوچہا جب اسکا جواب ہی نہ آیا۔ اس عرصہ مین ایکسال کے اندر قندہار فتح ہو گیا حسین افغان قید ہو گیا۔ اب دلی سے جواب آیا۔ تو نادر کو ہی غصہ آیا۔ اور کابل پر وہ اونڈکر چڑہ آیا۔ ناصر خان نے کچہہ مقابلہ کیا مگر آخر کو شکست پائی۔ نادر کا کابل پر ہی تسلط ہو گیا۔ یہان کابل و قندہار دونون فتح ہوے۔ وہان دلی مین جو کوئی امرالامرا خاندوران خان سے یہہ خبر کہتا تو وہ ہنس کر یہہ کہتا کہ تمہارے گہر بہت بلند ہین اس سبب سے تم کو نادرشاہ قزلباشون اور مغلون کے ساتہہ دوستی کہلائی دیتا ہے۔ اور ساری پادشاہ کی رفیقون و مصاحب یہہ کہتے تہی کہ یہہ ساری افترا پردازیان اعتماد الدولہ اور آصف جاہ اور اور تورانی امیرون کی ہین۔ نادرشاہ کی ایلچیون کو ہی بتلاتے ہے کہ وہ زکریا خان تورانی حاکم لاہور نے بنا کر بہیجے ہین۔ بعض یہہ خیال کرتے ہین کہ آصف جاہ جب دکن کو گیا تو نادرشاہ کو خفیہ ایلچی بہیجکر سمجہا گیا کہ آپ بے تکلف چلے آئین۔ یہان دلی تک میدان صاف ہے۔ مگر یہہ کب عقل باور کر سکتی ہے کہ وہ امیر جو کسی ملک مین درجہ اول رکہے وہ دشمنون کو اپنے گہر بلائے۔ اب یہان نادرشاہ نے کابل مین مقیم ہو کر ایک خط اپنی ایلچی کے ہاتہہ پہر پادشاہ کو صفر ۱۱۵۱ھ مین لکہا اور اوسمین پہلی حرکات

اوسکی بعنت ملامت یہہ لکہا کہ باوجودان سب باتون کے ہماری اور تمہاری اتحاد مین فرق نہین آیا ہے امید ہی کہ آئندہ اوسکو ہم برقرار رکہوگی یہہ ایلچی مع آدمیون کے ہمراہ جلال آباد مین آیا تو والی عباس ہار کے افغان حاکم نے اوسے مارڈالا۔ نادر کو اس واقعہ پر علم ہوا۔ وہ پہاڑی سے محمد خان ایلچی کے انتظار مین مضطر رہتا تھا۔

اب یہہ خبر سنکر اوسکا بیقرار ہوا اور اوسنے دہلی کا قصد کیا اکتوبر ۱۷۳۸ء شعبان ۱۱۵۱ھ مین کوچ کر دیا۔ دلی کا دربار ابتک اس غفلت مین بیٹہا تہا کہ کابل و پشاور کے درمیانی پٹہان نادر کو آگے نہ بڑہنے دینگے۔ مگر اسوقت صوبہ کابل کا انتظام مرہٹون کی لڑائی کے سبب سے بالکل بگڑ رہا تہا۔ اور افغانون کو جو روپیہ راستون کے انتظام کے واسطے دیا جاتا تہا وہ بہی نہین پہنچایا تہا۔ غرض سارے درے اور رستے غیر محفوظ دشمنون کے آنیکے لئے کہلے پڑے تہے۔ نادر شاہ نے اول جلال آباد مین آکر قتل عام کیا۔ پشاور مین آیا۔ دریاے اٹک سے پار اوترکر پنجاب مین نوامبر ۱۷۳۸ء رمضان ۱۱۵۱ھ مین پہنچا۔ اور یہان ایک قیامت برپا ہوئی ہزارون لٹیرے ملک کو لوٹنے لگے۔ زکریا خان صوبہ دار لاہور اپنی سپاہ کی انبوہ کو نادر شاہ کی سامنے اڑنیکے لئے دریاے راوی کے کنارہ پر لیگیا لیکن احمقون کی صلح اور جنگ عجیب و غریب ہوتی ہے۔ نادر گہوڑا دریا مین ڈال کر اوتر گیا اور چند قزلباش سوارونے زکریا خان کا لشکر تتر بتر کر دیا تو وہ خود بہی جا کر نادر کا مطیع اور تابعدار بن گیا۔ اب آگے نادر شاہ بیروک ٹوک دلی سے سو میل پر جا پہنچا۔ اوسکی آمد آمد کی خبر سنکر محمد شاہ نے بہی تہوڑی بہت فوج اکہٹی کی۔ آصف جاہ بہی جنگی دانائی اور مردانگی کے سبب نزدیک مسلم تہی آن پہنچے۔ راجہ جی سنگہ اور راجاؤن اسوقت امداد مین لیت و لعل کیا غرض دو مہینے مین چلتے چلتے چار منزلین طی ہوئین۔ کرنال مین ڈیرے خیمے پہنچے۔ سب علی مردان خان کی نہر کے گرد توپون کا زنجیرہ باندہ کر پڑے۔ برہان الملک سعادت خان صوبہ دار اودہ کا بڑا انتظار ہو رہا تہا اوس پاس توپخانہ نہایت عمدہ تہا۔ ۸ ذیقعدہ ۱۱۵۱ھ کو وہ بہی آن پہونچا۔ خاندوران خان اوسکے استقبال کے واسطے گیا اور اوسکو بادشاہ کے پاس لایا۔ اوسکو حکم ہوا کہ امیر الامرا کے پاس لشکر اوتارے

مگر ایرانیون نے یہہ چاہا کہ اوسکے لشکر کو بادشاہی لشکر سے ملنے نہ دین۔ چنانچہ باہم مقابلہ ہوا۔ اور یہہ حقیقت
مقابلہ لڑائی کی صورت پکڑ گیا۔ جب بادشاہ نے آصف جاہ کو کہا کہ برہان الملک کے لشکر کی کمک پر جاؤ
تو اونسنے یہہ کہا کہ پہر دن باقی ہے برہان الملک کا لشکر منزلین مارکر تہکا آیا ہے۔ بہتر ہے کہ آج کے دن
آرام کرے۔ برہان الملک جلدی نکرے۔ کل توپخانہ کو آگے رکھہ کر اور کل لشکر کو ترتیب دیکر انتظام سے
لڑینگے ہم سکو خاندوران خان آصف جاہ کی سہل انگاری سمجہا اونسنے بادشاہ سے کہا کہ برہان الملک دور نکل گیا ہے
وہ دشمن سے لڑ رہا ہوگا حیف کی بات ہے کہ ایسا جوانمرد جان فشان مرنیکے لئی جائے۔ اور ہم اوسکا
تماشا دیکہا کرین۔ میری غیرت اور مروت کا یہہ اقتضا نہین ہے کہ مین اوسکے پہلو مین جاکر نہ کہڑا ہون
اور ونکو اختیار ہے یہہ کہکر وہ کہڑا ہوگیا۔ اور ہاتہی پر سوار ہو لشکر ساتہہ لی برہان الملک کے لشکر سے
آدہ کوس پر جا کہڑا ہوا۔ نادرشاہ کی لشکر نے حملہ پر حملے کئے۔ اور دو گہنٹہ لڑائی کا ہنگامہ گرم رہا۔ ایران
کے آزمودہ کار سپاہ کی رد برابر اس سپاہ کی کیا حقیقت تہی۔ اونسنے تہوڑی دیر مین مار کر دہوئین اوڑا دئے
بہت بڑے بڑے سردار میدان مین کام آئے۔ امیرالامرا خاندوران خان زخمی ہوکر میدان سے یہہ
یہان بادشاہی انتظام کی یہہ خوبی تہی کہ امیرالامرا پہنچا نہ تہا کہ سب خیمے ڈیرے لٹ گئے۔ اور سارے
کارخانون کی خاک اوڑ گئی۔ کہین یہہ بہی نہین معلوم ہوتا تہا کہ امیرالامرا خاندوران خان صمصام الدولہ
بہادر کہان فروکش تہی۔ اس بیچارے زخمی کو خیمہ کا بہی کہین سایہ ملا۔ ایک بچونہ کہین پڑا تہا
اوسمین اوتارا۔ اعتماد الدولہ و آصف جاہ اور خواجہ سرایان بادشاہی عیادت کے لئے آئے۔ وہ یہہ نہین کہین
جب ہوش آیا تو یہہ زبان پر لایا کہ ہم نے تو اپنا کام تمام کیا اب تم جانو اور تمہارا کام جانے مگر
اتنا ہم کہے جاتے ہین کہ بادشاہ کو نادرشاہ کی ملاقات کی لئے اور نادرشاہ کو دلی مین مت لیجانا
جسطرح ہوسکے اس بلا کو اسی جگہہ سے ٹالنا۔ ۹ تاریخ خاندوران خان کا نو انتقال ہوا۔ اب
برہان الملک اور اونکے رفیق میدان مین لڑ رہے تہے۔ اونکو چارون طرف سے قزلباشون نے گہیر لیا ہے

ایک نوجوان ہم وطن برہان الملک کا گھوڑا دوڑا کر اوس کے ہاتھی کے سامنے گیا - برہان الملک
نے تیر اوس پر چلانا چاہا - اوس نوجوان نے یہہ کہا کہ محمد امین دیوانہ شدۂ باکہ میجنگی - اور یہہ کہکر نیزہ
زمین مین گاڑا اور گھوڑی کو اوس سے باندھا - اور خود رسہ پکڑ کر ہاتھی مین عماری کے اندر برہان الملک
پاس جا بیٹھا - برہان الملک اوس کے دشمنوں سے واقف تہا - اوسنے اطاعت اختیار کی - اور پنجہ
تقدیر کا اسیر ہوا - لشکر قزلباش کے ہمراہ لشکر گاہ مین پہنچا - صرف ایک گہنٹہ دن باقی تہا کہ نادر شاہ
اپنے خیمون مین اولٹا چلا آیا - پادشاہی مورچے مستحکم بہت تہے اوس پر حملہ نہین کیا - برہان الملک کی
تقصیرات معاف کردین - اور اوسکو اپنے ساتہہ دسترخوان پر بٹہایا - برہان الملک پاس یہہ خبر
پہنچی کہ امیر الامرا مرگیا - اوسکو ایک مدت سے امیر الامرائی کی لو لگی ہوئی تہی - اسلئے اوسنے پادشاہ سے
مصلحت آمیز باتین عجابی شروع کین - اور نادر شاہ کو اس بات پر راضی کرلیا کہ حضور دو کروڑ روپیہ
لے لین - اور یہین سے واپس تشریف لیجائین - نادرشاہ اس بات پر راضی ہوگیا - برہان الملک نے
یہہ بشارت اپنے بادشاہ کو لکہی - یہان پادشاہ اور آصف جاہ سرگریبان حیران پریشان انگشت
بدندان بیٹھے تہے کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے - آئندہ کیا کرین - اس مژدہ کو سنکر شادمان ہوے - پادشاہ
نے فوراً آصف جاہ کو روانہ کیا - اوسنے برہان الملک کی وساطت سے نادر کی ملازمت حاصل کی - اور دو
کروڑ روپیہ بہیجنے کا وعدہ کرکے وہان سے رخصت ہوا - محمد شاہ کی خدمت مین آیا - اور اپنی کاردانی
اور دولت خواہی ظاہر کی - برہان الملک کی حسن خدمات کو اوڑا دیا - بادشاہ اوس سے خوش ہوکر
امیر الامرائی کا خلعت بیش بہا مرحمت کیا - دوسرے روز ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۵۱ھ - ۱۴ فروری ۱۷۳۸ع کو نادرشاہ کے بلانے
سے محمد شاہ اوسکی ملاقات کے لئے گیا - جب لشکر کے قریب پہنچا - تو نصر اللہ مرزا کو استقبال کے لئے بہیجا
جب وہ رستہ مین ملا تو پادشاہ نے تخت روان کو زمین پر رکہوا کر اوسکو گلے لگایا - اور اوسکو فرزندان
کی طرح ساتہہ لیکر نادرشاہ کی خیمہ پہ پہنچا - وہان نادر ہی خیمہ کے باہر استقبال کے لئے آیا - اور اپنی

مسند پر اوسکو نہایت تعظیم سے بٹھایا بعد اسکے درد مندی اور بہائی بندی کی باتین ہونے لگین
نادر شاہ نے شکایت کی کہ اتنے خط مین نے بہیجا آپنے اوسکا جواب نہ دیا۔ اس سبب سے مجھے یہان آنا پڑا
پادشاہون کو ایسا تغافل مناسب نہین ہے۔ محمد شاہ نے اسکا یہہ جواب دیا کہ اگر یہہ تغافل نہ ہوتا
تو آج یہہ ملازمت کی سعادت کیونکر حاصل ہوتی۔ اس جواب کو نادر شاہ سنکر بڑا خوش ہوا۔ اور بولا کہ
حق تعالی ہندوستان کی سلطنت آپکو مبارک کرے۔ یہان کی فرمان روائی آپ ہی کا حق ہے جو شخص
آپ کی حکم سے سرتابی کرے اوسکی گوشمالی کے لئے مین حاضر ہون غرض پادشاہ ہنسی خوشی اپنی خیمہ مین
آیا۔ اب یہان سے مورخون کی یہہ کثرت شروع ہوتی ہے۔ برہان الملک امیر الامرائی کی تمنا مین بیٹہا تہا
جب اوسنے سنا کہ آصف جاہ اوسے لے اوڑا تو وہ بہت دل ہی دل مین گہٹا غیض و غضب مین آکر نادر شاہ
سے عرض کیا کہ بجز آصف جاہ احدے مقتدر امری نے توان شد۔ آپنے کیا غضب کیا کہ دو کروڑ
روپیہ پر قناعت اختیار کی۔ اور ہندوستان کے خزانون اور دفینون اور فلان فلان جواہرات لاکہون
روپیہ کی قیمت کی چہوڑ دئے۔ یہہ دو کروڑ روپیہ تو یہہ فقیر اپنے گہر سے نکال کر دے سکتا ہے۔
پادشاہی خزانون اور امرا اور تجار اور مہاجنون کی دولت کا کیا ٹہکانا ہے۔ آپ شاہجہان آباد
چلئے۔ اور ان قارونی خزانون کو نہ چہوڑئے۔ نادر یہہ سنکر بڑا خوش ہوا۔ اور اوسنے آصف جاہ کو
سوال و جواب کے واسطے طلب کر کے نظر بند کر لیا۔ اور اوسے کہا کہ پادشاہ کو بلا دو۔ اوسنے کہا کہ آپ
سے یہہ عہد نہین ٹہرا تہا۔ نادر نے کہا کہ اپنا عہد نہین توڑتے ہین پادشاہ کی عزت آبرو اور سلطنت
و دولت سے کچہہ کام نہین رکہتے ہین۔ صرف ملاقات منظور ہے غرض آصف جاہ نے عرضی پادشاہ کو لکہی
پادشاہ تنہا آیا۔ نادر نے اوسکو عزت حرمت کے ساتہہ خیمہ مین اوترو ادیا۔ اور کہا کہ اسباب تجمل سلطنت
اور مستورات حرم سرا کو مع اپنے عملہ فعلہ کے یہان بلا لو۔ اور خاطر جمع سے یہان استراحت کرو۔ اور
اوسکے لشکر مین حکم ہوا دیا کہ جسکا جی چاہے یہان آجائے جسکا جی چاہے وہان چلا جائے۔ پادشاہ نے

مجبور وہی کیا جو اوسنے کہا۔ بعد اسکے برہان الملک و طہماسپ خان جلائر کے ہاتھہ اپنا فرمان اور بادشاہ
کا شقہ لطف اللہ خان صادق قلعہ دار شاہجہان آباد کے نام بھیجا کہ وہ سارے کارخانے شاہی اونکے حوالہ کرنے
غرض ونہون نے یہان آکر قلعہ دار سے کنجیان لے لین۔ اور ساری کارخانون پر قبضہ کر لیا۔ جب یہہ حال گذرا تو
محمد شاہ کا لشکر پریشان ہوا۔ اکثر راہ مین قزلباشون کے ہاتھہ سے جو تاخت و تاراج کرتے پھرتے تھے مارے گئے
۔ اور جو اوسکے ہاتھہ سے بچا اونکو ہندوستانیون نے زندہ نہ چھوڑا۔ اور اگر زندہ چھوڑا تو کپڑا بدن پر نہ چھوڑا
القصہ محمد شاہ اور نادر شاہ غرہ ذی الحجہ اول مارچ ۱۱۵۱ھ ۱۷۳۹ مین شاہجہان آباد کے اندر داخل ہوئے۔ اور
نادر شاہ بادشاہی محلون مین قلعہ کے اندر اوترا۔ اور اپنے سپاہیونکو محلون مین جا بجا حفاظت کے لئے بھیجدیا
۔ اور حکم دیدیا کہ کوئی سپاہی رعایا پر دست درازی نکرے۔ اور اگر کوئی خلاف حکم کرے تو اوسکے گوش و
دماغ کو کاٹ ڈالو۔ باوصف اسکے نادر شاہ نے یہہ دور اندیشیان کین۔ مگر ہندوستانی سے خونخوار فوج
راضی نہ ہوئی۔ اتفاق سے عید اور نوروز دونو ایک روز ہوئے۔ اسلئے بڑی دھوم دھام سے جشن ہوا
عید کے دن خطبہ مین نادر شاہ کا نام جامع مسجد مین پڑہا گیا۔ چوتھے روز عصر کے وقت مشہور ہے کہ بھنگیر خانہ
مین بیٹھے بیٹھے ایک بھنگڑ بولا کہ واہ محمد شاہ رنگیلے تیر کیا کہنا ہے مغل کو ایک قلماقنی کے
ہاتھہ سے مروا ہی دیا۔ یہہ ہوائی سارے شہر مین ہوا کی طرح پھیل گئی۔ دلی کی خلقت اون قزلباشون
پر پل پڑی جو محلون مین محافظت کیواسطے مقرر تھے۔ اور مختلف جگہ مین متفرق تھے اونکو بے خبر جا کر قتل
کر ڈالا۔ اسوقت ہندوستانی امرا کا باجی پن یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جن ایرانی سپاہیون کو اپنی حفاظت
کے واسطے نادر سے مانگ لیگئے تھے اونکی بھی حفاظت نہ کی۔ بعضون نے عوام الناس کے حوالہ قتل کے لئے کر دیا
اور بعضون نے خود مورچے جما کر اونپر حملہ کیا۔ نادر کو جب اس قضیہ کی خبر ہوئی تو اوسنے چند آدمی بھیجے کہ
وہ آدمیونکو سمجھا دین کہ یہہ خبر بے اصل ہے۔ مگر ان آدمیونکو بھی لوگون نے مار ڈالا۔ رات بھر نادر نے صبر کیا
اور سارے اپنے آدمیونکو جو اوسکے پاس تھے حکم دیا کہ وہ چپ چاپ بیٹھے رہین جو حملہ کرے اوسکا جواب دین

خود کسی پر حملہ نہ کرین۔ جب صبح ہوئی تو نادر شاہ خود گھوڑی پر اس نظر سی سوار ہوا کہ اس شورش کو
مٹا دے۔ مگر اوسکے سوار ہونیسے اور فتنہ برپا ہوا۔ اسمین سب خون کا اتفاق ہی کہ نادر کی ہرگز نیت
نہ تھی کہ وہ دلی والونکو تکلیف دیتا اور نسی تکلیف پہنچائی۔ مگر وہ شہر مین سوار ہوا تو اوسپر پتھرون کی بوچھار
شروع ہوئی۔ بلکہ ایک شخص نے تفنگ اوسپر چلایا جسسے ایک پیک اوسکا پہلو مین گر کر مارا گیا۔ اپنی آنکھون کے
سامنے اوسنے دیکھا کہ جا بجا قزلباش مردہ پڑے ہین۔ اور لشکر بہی اوسکا لشکرگاہ سے شہر مین آن پہنچا
تو اوسنے قتل عام کا حکم دیدیا۔ اور کہدیا کہ جہان ایک ایرانی مردہ دیکھو وہان ایک ہندوستانی زندہ نہ چھوڑو
جسوقت اوسکے لشکر کا ہاتھہ تلوار پر تہا شہر والون کا ہاتھہ یون کا یون ہی رہگیا۔ پہر لا صبح سی دوپہر تک
کشتون کی پشتے لگ گئی۔ ادہر تلوار کی آنچ سی آدمیونکا کام تمام ہو رہا تہا۔ ادہر آگ کی آنچ سی مال اسباب
مکان خاک ہو رہے تہی۔ اسوقت نادر شاہ ننگی تلوار کہیچے ہوئی وسط شہر مین روشن الدولہ کی مسجد مین بیٹھا
ہوا تہا۔ اور اوسکی آنکھون مین خون اوتر رہا تہا۔ کسی کا یارا نہ تہا کہ شفاعت کیلئے زبان ہلا سکی۔ اوسکا غضب
قہر خدا تہا۔ سب امیر دیکھتے تہی اور دم نہ مارتے تہی۔ ایک خواجہ سرا بادشاہ پاس روتا ہوا گیا کہ حضور کی
رعایا سب قتل ہو گئی۔ بادشاہ بہی آبدیدہ ہوا اور آصفجاہ اور قمرالدینخان کو لیکر
نادر شاہ پاس پہنچا اور اوسی اپنی رعایا کی قصور معاف کرنیکے لئے کہا۔ نادر نے کہا کہ بادشاہ ہند کی
کوئی درخواست ایسی نہین ہوئی جسمین خونریزی ہو۔ اسلئے تلوار اپنی نیام مین کہیچی۔ سارے
شہر مین ایرانی نقیب امان امان کہتے ہوئی بہاگے۔ پل کی پل مین امان ہو گیا۔ اسی معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکی سپاہ کا کیا عمدہ انتظام تہا کہ ادہر اوسنے اپنی تلوار کو نیام مین ڈالا ادہر سارے لشکر کی تلوار
نیام مین پڑ گئی۔ اگر کسی کی تلوار گردن پر رکھی ہوئی تہی تو وہین رہی۔ اب اسمین ہو خون کا اختلاف
ہے کہ کتنے آدمی مرے۔ آٹھ ہزار سی ڈیڑہ لاکھ تک تخمینہ کیا ہی۔ مگر سچ یہہ ہے کہ جن لوگون کا خانہ حیات
تاراج ہوا اونکی خانہ شماری اور مردم شماری کون کرتا ہے۔ نادر شاہ کی آدمیونکو جو ہندوستانیون نے

ہاتھہ سی قتل ہوئی کوئی سات سو بتاتا ہی کوئی ہزار کہتا ہی۔ پانی پت کی لڑائی مین تین آدمی مرے تہے
اور بیس زخمی ہوئی تہے۔ ہندوستانی بیس ہزار مری تہے غرض ایرانی و ہندوستانی دونون کے
لیئے یہہ ہنگامہ پانی پت کی لڑائی سی بڑہکر تہا۔ جو امرا بہاگ کر دلی سی کچہہ فاصلہ پر کسی قلعہ مین محصور تہے
اون سب کو نادر نی مار ڈالا جس شخص پر اوسکو گمان اس معرکہ مین شریک ہونے کا ہوا اوسکی جان نہ چہوڑی
اسکے بعد اپنے پسر دوم نصر اللہ مرزا کی شادی محمد شاہ کی بیٹی سی کی۔ جو محفلین سوگ و سوز کی تہین اب وہ
رقص و سرود کی مجلسون سے بدل گئین۔ معلوم ہوتا ہے کہ دلی کے آدمی کیسی لہو و لعب کو پسند کرتے تہی اور امرا
دہلی کس درجہ نالائق ہو گئے تہے کہ ہنوز ایرانی دلی سے گئے نہ تہے کہ اونکی مجلسون مین یہہ نقلین ہونی شروع
ہو گئین کہ ایرانیون کے چہرے خونخوار بنائی جاتے اور ہندوستانی گڑگڑاتے ہوئی اونکے پاؤن گرتے۔
اسپر یہہ اہل مجلس خوش ہوتے اور قہقہے مارتے۔ غرض نادر شاہ دلی مین اٹہاون دن رہا محمد شاہ سے
خلوت مین ملاقاتین رہین۔ اور اوسنے نظام سلطنت اور دوام دولت کے قیام و استحکام کے واسطے بہت نصیحتین
کین۔ پہر اوسنے امرا اور اعیان سلطنت کو بلاکر بادشاہ کی خیر خواہی کے لئے تاکید اور تنبیہ کی۔ اور اطراف
کے حاکمون کے نام یہہ حکم گشتی بہیجا کہ محمد شاہ کی اطاعت کرو آخر فقرہ اس تحریر کا یہہ تہا کہ من و محمد شاہ یک
روحیم و دو بدن اگر خدای نخواستہ خبر طغیانی شما نسبتہ بپادشاہ گوش زد من شود نام شمارا از صفحہ
خلقت محو خواہم کرد۔ جو اوسنے کہا اگرچہ اوسکے کرنے کی فرصت تو اوسی نصیب نہین ہوئی۔ مگر جنکو
اوسنے دہمکا دیا تہا اونہون نے اوسکی تقلید کرکے بہت جلد اس خاندان کو خاک مین ملا دیا۔ گویا نادر اس
خاندان کو ذلیل و خوار کرنیکا خود سبق لوگون کو سکہا گیا اور اوسکی ہیبت کو لوگون کے دلون سے اوٹہا گیا
اگرچہ وہ امرا کی بڑی خاطرداری کرتا تہا۔ مگر اونکو خوب پہچانتا تہا۔ ایکدن قمر الدین خان سے پوچہا کہ آپکی
کسقدر بیبیان ہین اوسنے عرض کیا کہ ساڑہے آٹہہ سو۔ نادر نے اپنے نوکرون سے کہا کہ ڈیڑہ سو اور قندہاری
عورتون مین سے بہیجدو کہ وزیر صاحب کو منصب مین باشیگری کا (یعنے افسری ہزار آدمیون کی)

حاصل ہوجائے۔ اس قتل عام ہی پر بس نہ ہوئی۔ نادر شاہ کا بڑا مطلب اس ہندوستان کی چڑھائی
سے یہہ تہا کہ یہان کے مال سے اپنی تئین مالامال کرے۔ جب سے اوسنے فتح کی تہی دولت کے لوٹنے پر
فریفتہ تہا۔ اول اس روپیہ دلانے والی سعادتمند سعادتخان تہے جنہوں نے اپنے بہتیجے شیر جنگ کی معرفت
دو کروڑ روپیہ گہر سے منگاکر خزانہ نادری مین داخل کئے تہے جب سعادت خان مرگئے تو اونکی جگہہ
سربلند خان ہندوستانی اور طہماسپ خان ایرانی کہڑے ہوے۔ اول انہون نے بادشاہی خزانون
اور جواہرات پر تصرف کیا۔ بیگمات تک کا زیور اوتروالیا۔ تخت طاؤس لی لیا۔ بعد اوسکے بڑے
امیرون کے گہر ضبط کئے بعض امیرون پر جبر و تعدی کرکے بہت سا مال چہین لیا۔ پہر چہوٹے چہوٹے
ملازمون اور عام رعایا کی کم بختی آئی۔ سارے شہر کے دروازون پر پہرہ بندی تہی کہ کوئی شہر سے
مال لیکر نہ نکل جائے غرض ہر دولتمند کی گلے پر چہری مال کے تبلانے کے لئے رکہے ہوئے تہے
بہت سے عزت مند زہر کہاکر مرگئے۔ بہت سے لوگ بیچارے پکڑے گئے باندہے گئے۔ نادر کی طرف سے جو ظلم
تہا سو تہا بیچ کے بیٹہہ لٹکا اپنا گہر دولت سے بہرنے کے لئے اور غریبونکی جان کہائی جاتے تہے۔
دس وصول کرتے تو پانچ آپ کہاتے غرض جان اور مال و عزت اور آبرو کے لئے گہر گہر رونا تہا
۔ پہر اہل صوبہ سے برسون کی باقی کا روپیہ وصول کیا گیا جب نادر کو خوب معلوم ہوگیا کہ اب
کوئی ٹہکانا روپیہ ہاتہہ لگنے کا باقی نہین رہا تو اوسنے ارادہ مراجعت کا کیا۔ اور اوسنی محمد شاہ کو
خود تخت سلطنت پر بٹہایا اور سارا زیور پہنایا۔ اور عہدنامہ لکہا یا جسمین دریاے سندہ کی مغرب طرف کا ملک
سارا اوسکی قلمرو مین داخل ہوا۔ اب جو لوٹ وہ ہندوستان سے لے گیا اوسکے تخمینہ مین خلاف زمین
سے آسمان کا ہے کوئی ستر کروڑ بتلاتا ہے کوئی پندرہ کروڑ لکہتا ہے۔ اور بہت سے جواہرات بتلاتا ہے
جنکی قیمت کا تخمینہ نہین ہوسکتا۔ اس نادر شاہ کے آنیکی ہزارون حکایتین اور روایتین مشہور ہین
سیکڑون نقلین اوسکی نہایت نقل مجلس ہوتی ہین مگر صحیح صحیح حال وہ سیقدر سمجہنا چاہئے جو نادر شاہ نے خود اپنے

اپنے بیٹے ضیا علی کو خط مین لکھا ہے اور اوسمین وہ سارا حال لکھا ہے جو لاہور سے محمد شاہ کے دوبارہ تخت پر بیٹھا تے تک گذرا ہے۔ اوسکا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اول خبرے از جنگ فوج از سپاہ ایران با مقدمہ لشکر ہند و غلبہ ایرانیان مید ہد و بعد از کوششے کہ براے منع ملحق شدن لشکر سعادتخان بہ لشکر محمد شاہ نمود و فائدہ بران مترتب نشدہ بود منویسد بعد ازان میگوید بدین مضمون کہ چون این مرد محمد شاہ رسید مستظہر گشت و سنگر خود را ہا نمودہ در میدان صف محاربت آراست دشمن و ما کہ در آرزوی چنین بودیم قرار اول بجہت صیانت اردو گذاشتہ و از قادر متعال استعانت جستہ بر حملہ بردیم تا دو ساعت تمام تنور حرب گرم بود و آتش توپ و تفنگ خرمن سوز عمر بعد ازان بعون الہی بہادران شیر شکار صف خصم را برہم زدہ ایشان را متفرق کردند درین مقام تفصیل نامہاے اعاظم امرا کہ کشتہ و زخمی و اسیر شدند مینویسد از جملہ مقتولین خاندوران و از ماسورین سعادتخان را ذکر میکند و بعد میگوید کہ این جنگ دو ساعت طول کشید و دو ساعت و نیم عساکر ما غنیم را تعاقب کردند هنوز یکساعت از روز باقی بود کہ معرکہ حرب بکلی از دشمن پاک شد چون استحکامات اردوے ایشان مستحکم و مضبوط بود فرمان دادیم کہ از یورش دست بدارند خزانہ بسیار و چند فیل و قدرے از توپخانہ پادشاہ ہندوستان و نفائس غنائم از ہر قسم بسبب این فتح بدست افتاد و از بست ہزار متجاوز از دشمن بر خاک ہلاک افتادند و خیلی بیش ازین نیز در قید اسار در آمد بعد ازین جنگ فی الفور لشکر محمد شاہ را احاطہ کردہ راہ مراودت با اطراف و حوالی را بر ایشان مسدود ساختیم و توپہا و خمپارہا را بجہت با خاک یکسان کردن استحکامات مہیا نمودیم چون اختلال و اغتشاش عظیمی در اردوی ہندیان راہ یافتہ بہیچ وجہ آوارہ پذیر نبودند محمد شاہ از روے اضطرار لابد شدہ بعد از یکروز در پنجشنبہ ہفتدہم ذوالقعدہ نظام الملک را براے ما فرستادہ روز دیگر خود با اعیان ملک حضور رسید در وقتی کہ محمد شاہ روبارو دو می آمد بملاحظہ اینکہ ما ترکانیم و او نیز از سلسلہ ترکانیہ و خانوادہ گورکانیہ است فرزند عزیز نصر اللہ میرزا را تا بیرون اردو باستقبال فرستادیم

وارد خیمهٔ پادشاهی ما گشت نظر بملاحظه قرابت اهلی آنچه لازمهٔ احترام پادشاهی وی بود معمول داشتیم و مهر سلطنت
خود را بما سپرده و ما حکم کردیم که کسی متعرض سراپردهٔ شاهی و متعلقان سرای سلطنت و امرا و اعیان مملکت نشود در بیوتات
پادشاه و حرم پادشاهی و جمیع اکابر اعاظم هندوستان از اراده و حرکت کرده هند به ملتی رسیده اند و ما نیز در بیست و نهم ذی القعده
بجانب دهلی حرکت و تقسیم کرد ارادهٔ این است که نظر بملاحظه نسب محمد شاه و قرابت اهلی که فیما بین است او را دوباره بر
پادشاهی هندوستان مقرر نمود و تاج سلطنت بر سرش نهیم حمد خدا را که بانجام چنین کار ما را قدرت داد —
باقی ہم ان باتون کو ٹل جاتے ہین کہ آصف الدولہ اور سعادتخان دونوں یا انمین سی ایک نے نادرشاہ کو
بلایا تہا یا یہہ سعادتخان نادرشاہ کو بہکا کر دلی مین لایا تہا - اب ان دونو کہانیون کے سوا ایک
کہانی اس سے بڑہ کے اور غضب کی سنو جسکو آجکل فرنگستانی مورخ اور محقق بہی یقین کرتے ہین - اور
ہم اوسکی نقل آگے کرتے ہین - اس ملک مین ایک وہ یاوہ گوئی اور حماقت پیشیون کا ہی کہ وہ اپنے تئین
عاملون سی بہتر اور حکیمون سے برتر سمجہتے ہین - اور بازاری آدمیون مین اپنی عقل فروشی کے لئے دماغ سے
گہڑ گہڑ کر کہانیان کہا کرتے ہین افسوس ہے کہ بعض اوقات ایسی باتون کو عقلمند بہی یقین کرنے لگتے ہین
اوسکو اپنی عقل کے زور سی ایسی پیرایہ مین لے آتے ہین کہ وہ کچہہ ہی کچہہ نظر آنے لگتا ہی اور بے اصل بات
اصلی واقعہ معلوم ہوتا ہے - اب وہ نقل یون ہے کہ نادرشاہ نے آصف جاہ کو بلایا اور کہا کہ او بڈہے تو نے ہم کو
قندہار مین کیا لکہہ کر بہیجا تہا کہ اگر بندگان حضور یہان تشریف لائین تو پچاس کروڑ روپیہ غلام حاضر کر[یگا]
بادشاہ اور امرا کے خزانے اور دفینی علاوہ اسکے ہین - اب وہ روپیہ کہان ہے - جا - آج کل کی اور مہلت ہے -
اگر روپیہ لایا تو خیر ہے نہین پہر تو ہی نہین - آصف جاہ یہہ سنکر سید برہان الملک کے پاس گیا اور کہا بہائی
آج یہہ مجہپر آفت آئی ہی کل تم پر آنے والی ہی - مین ہی آصف جاہ ہون کہ ملک دکن کو کئی دفعہ خا[ک مین]
ملایا - اٹہتر لڑائیون مین نام پایا - آج یہہ قزلباش بچہ بے نام و نشان مجہے یون لعنت ملامت کرتا ہے -
اس جینے سے تو ڈوب مرنا بہتر ہے - میرا ارادہ ہی کہ زہر کا پیالہ پی کر مر رہون - خدا کے ہان نادر سے

میرا سوال و جواب ہو رہے گا۔ برہان الملک نے بھی کہا اچھا۔ مین بھی یہی کرتا ہون اس بڑہاپے مین کون
بے عزتی اوٹھائے۔ غرض برہان الملک نے جا کر اپنے گھر مین زہر کا پیالہ پی لیا۔ اور خدا کو جان سونپ دی
اور آصف جاہ گھر مین آرام سے سو رہا۔ صبح اوٹھ کر جو سنا کہ برہان الملک فوت ہوا تو ظاہر مین رنجیدہ و باطن مین
خوش ہوا۔ بعض نے آپس مین اور نمک مرچ یہہ لگایا کہ دونو آصف جاہ و برہان الملک کو نادر نے بلایا۔ اور اونکی
دغابازی و بیوفائی پر لعنت ملامت کی اور ڈاڑہی مین تہوک دیا۔ اسلئے دونون نے آپسمین یہہ ٹہرایا
کہ زہر کا پیالہ پیکر جان آفرین کو جان دیدین۔ آصف جاہ جہوٹ موٹ مر کر پڑ رہا۔ برہان الملک نے آدمی
کو خبر کے لئے بہیجا۔ اوسنے جا کر کہا کہ آصف جاہ کا دم لبون پر ہے۔ تو وہ اس کام مین بہی رقیب سے کم رہنے کو بے عزتی
سمجہا۔ اور سچ مچ زہر کا پیالہ پی گیا۔ اور مر گیا۔ آصف جاہ بہلا چنگا صبح اوٹھا۔ اور اوسنے فخر یہہ دوستون
سے کہا کہ کیا دشمن کو مارا ہے۔ فقط اصل حال یہہ ہے کہ سب معتبر مورخ لکہتے ہین کہ نادر شاہ دلی مین تہا کہ برہان الملک
سرطان کے پہوڑے سے مر گیا

محمد علی وردی خان اور شجاع الدولہ داماد جعفر خان کا بیان

جب نادر شاہ یہان سے چلا گیا۔ تو اول اوسکا اثر یہہ ہوا کہ تین زرخیز صوبے بنگال بہار اڑیسہ سلطنت دہلی سے
علیحدہ ہو گئے ـــ اور اون مین علی وردی خان کی ایک جدا ہی ریاست قائم ہو گئی۔
شجاع الدولہ قوم افشار سے تہا۔ اور جعفر خان کا داماد تہا۔ جب جعفر خان کو صوبہ بنگالہ کی نظامت
اور دیوانی مرحمت ہوئی۔ تو اوسکی سفارش سے شجاع الدولہ اڑیسہ کا صوبہ دار ہوا۔ مگر ان داماد اور خسر مین
ایسا مزاجون کا اختلاف تہا کہ وہ پاس پاس رہنا پسند نہین کرتے تہے۔ اور شجاع الدولہ کی بی بی زیب النسا
اپنے باپ کے گہر خاوند کی بے پروائی کے سبب سے رہتی تہی۔ اور اوسکا بیٹا سرفراز خان بہی اپنی ماں کے ساتھ
رہتا تہا۔ اور نانا نواسے کو بہت چاہتا تہا۔ جعفر خان کا اصلی نام مرشد قلی تہا۔ اسلئے جو شہر اوسنے بنا گیا
اوسکا نام مرشد آباد رکہا۔ اوسی مین وہ رہتا تہا۔ شاہزادہ عظیم شاہ کی رفیقون مین ایک شخص

مرزا محمد تہا - اوسکے دو بیٹے مرزا محمد علی اور حاجی احمد لائق فائق تہے جب شاہزادہ اعظم مارا گیا تو مرزا محمد زمانہ کے ہاتہہ سے تنگ ہوکر شجاع الدولہ صوبہ دار اڑیسہ کے پاس چلا گیا - اوسکی بی بی بہی تو قوم افشار سے تہی اور شجاع الدولہ کی رشتہ مند تہی - کوئی کہتا ہے کہ اوسکی نانی تہی - پہر مرزا محمد علی بہی باپ پاس گیا - اور اس سرکار مین نوکر ہو گیا - اور روز بروز اپنی حسن لیاقت کے سبب سے ترقی پاتا گیا - اور شجاع الدولہ کے مزاج پر حاوی ہوتا گیا - اونسے پہر اپنے بہائی حاجی احمد کو بہی یہان دہلی سے مع اہل و عیال کے بلوا لیا - وہ بہی شجاع الدولہ کے رفیقون مین شریک ہو گیا - ان دونون بہائیون کی حسن تدبیر سے ملک اڑیسہ کا خوب بند و بست ہو گیا - اور ریاست کو خوب استحکام ہو گیا - اوسکی آمدنی بہی بڑہ گئی شجاع الدولہ نے بادشاہ کی خدمت مین آدمی بہیجکر مرزا محمد علی کو مرزا محمد علی وردی خان کا خطاب دلادیا جعفر خان کو تو داماد سے رنجش تہی - مگر اوسکے بیٹے علاء الدولہ سرفراز خان یعنے نواسے سے کمال محبت تہی جب اپنا وقت مرگ قریب دیکہا تو نواسہ کو اپنی جانشین مقرر کرنا چاہا - شجاع الدولہ کو اوس محمد علی وردیخان اور حاجی احمد سے مشورہ کیا تو ان بہائیون نے اونکی طرف سے عرائض لکہکر بادشاہ دہلی کی خدمت مین اس درخواست سے بہیجین کہ ملک اڑیسہ و بنگالہ کی نظامت و دیوانی اوس کو مرحمت ہو - اور اپنی سپاہ کے معتمد آدمیون کو ظاہر مین موقوف کیا - اور اونسے کہدیا کہ تم مرشد آباد مین مختلف مقامات پر جاکر جمع ہو - اور اس خبر کے منتظر رہو کہ کب شجاع الدولہ جعفر خان کے گہر مین آتا ہے - برسات کا موسم بہی قریب تہا اسلئے کشتی وغیرہ سب سامان درست کر لیا - اور جعفر خان کی ڈیوڑہی تک برابر ڈاک لگا دی کہ جس وقت قاصد چل آئے تو فوراً خبر پہنچ جائے - جب یہہ یقین ہو گیا کہ جعفر خان پانچ چہہ روز کا مہمان ہے تو شجاع الدولہ مع محمد علی وردیخان اور اور رفقا کے کٹک سے چل دیا - اور اپنے بیٹے محمد تقی خان کو جو دوسری بی بی سے تہا اڑیسہ مین اپنا قائم مقام کیا - راہ ہی مین جعفر خان کے انتقال کی اوسکو خبر پہونچی - ادہر بادشاہ کی طرف سے سند بہی آگئی - وہ بہت جلد مرشد آباد مین پہونچا -

اور چہل ستون مین جعفرخان کا جانشین ہوگیا - اور شادیانے مسند نشینی کے بجوا دئیے - اب سرفراز خان
دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا کہ کیا تھا کیا ہوگیا - ناچار سوا اسکے چارہ نہ دیکھا کہ باپ کی خدمت مین حاضر ہوا -
اور نذر اور مبارک بادی دی - شجاع الدولہ نے نہایت عدالت سے کام کیا - سرفراز خان کو بدستور
دیوان صوبہ رکہا - دوسرے بیٹے محمد تقی خان کو اڑیسہ کا نائب صوبہ اور مرشد قلی خان اپنے داماد کو
جہانگیر پور ڈہاکہ کا حاکم اور محمد علی وردی خان کو عظیم آباد مین اپنا نائب مقرر کیا - اور بادشاہ کے
ہان سے اوسکو مہابت جنگ کا خطاب پنجہزاری کا منصب دلادیا -

شجاع الدولہ کا مرنا اور محمد علی وردی خان کی لڑائی سرفراز خان سے اور اوسکا انجام

جب نادرشاہ دہلی مین آیا تو شجاع الدولہ اپنی اجل سے مرگیا - علاء الدولہ سرفراز خان باپ کا
جانشین ہوا - حاجی احمد اور محمد علی وردی خان کے تمام رشتہ دار ریاست مین دخیل تھے - اونسے سرفراز خان سے
بگڑی - اور ادہر بادشاہ کی دربار سے نادرشاہ کو دینے کے لئے زر کثیر کا مطالبہ آیا - خرچ کم کرنیکے واسطے محمد علی وردی
خان نے لشکر کے موقوف کرنیکی صلاح سرفراز خان کو بتائی - اسی اور شبہ اوسکے دلمین پیدا ہوا - حاجی احمد
اور اسکے بہائی سے دیوانی لی لی - پہر اوسنے چل کر اپنے بہائی کو ایک ایک سو سو لکہکر بہیجنے شروع کئین - جب
محمد علی وردی خان نے دیکہا کہ سرفراز خان سے کسی طرح نہین نبہے گی - تو اوسنے اپنے پیر اور دوست مؤتمن الدولہ
محمد اسحٰق خان بہادر کی سعی سے ایک کروڑ روپیہ نذرانہ دینے کے وعدہ پر یہہ حکم منگا لیا کہ سرفراز خان کا
گہر ضبط کر دیا اور اوسکے ہاتہہ تلے سے تینون صوبے نکال لو - غرض سنہ ۱۷۳۹ء مین وہ ان تینون صوبون کا
مالک ہوگیا - اور سرفراز خان کا گہربار ضبط کرکے اوسنے بادشاہ کا نذرانہ بہی بہیجدیا - اب یہہ ایک طول طویل قصہ
ہے جسکے پڑہنے سے دل گہبرا آتا ہے کہ اوسنے کس طرح سے مرشد آباد پر قبضہ پایا - اور سرفراز خان کو کیونکہ نکالا
اسکا فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہے کہ آیا سرفراز خان نے محمد علی وردی خان سے بدسلوکیان کین یا اوسنے

نمک حرامی کی - اور فریب و دغا و مکاری سے ان تینون صوبون پر قبضہ پایا - اڑیسہ مین سرفراز خان
کا بہنوئی مرشد قلی خان صوبہ تہا - اوسکو محمد علی وردی خان مہابت جنگ نے لکہا کہ تمہارا پانی الضمیر کیا ہے
اوسکا ارادہ صلح کا تہا - مگر اپنے داماد باقر علیخان کے کہنے سے اوسنے مصالحت سے انکار کر دیا - اور مہابت جنگ
دس بارہ ہزار سوار لیکر اڑیسہ کیطرف روانہ ہوا - سخت لڑائی کے بعد مرشد علیخان کو شکست ہوئی - اور وہ
جان بچا کر بہاگ گیا - اور پہر آیندہ لڑنیکی قسم کہائی - مگر کٹک مین یہہ معاملہ پیش آیا کہ مہابت جنگ نے
اپنے بہتیجے صولت جنگ کو وہان صوبہ دار مقرر کیا تہا - اوسنے سپاہ کی تنخواہ مین تخفیف کرنی چاہی - اس سپاہ نے
قبول نہین کیا - کیونکہ یہہ بیچارے غریب الوطن مرشد آباد سے گئے تہے مگر کٹک کے آدمیون نے گہر کی نوکری سمجہکر
تہوڑی تنخواہ قبول کر لی - غرض اسطرح قدیم الخدمت موقوف ہو گئے - اور نئی فوج بہرتی ہوئی
اس نوجوان نے جوانی کے مستی مین آکر ایسے برے کام کرنے شروع کئے کہ ایک قیامت کٹک مین برپا ہو گئی
اسپر لوگون نے باقر علیخان داماد مرشد قلیخان کی تحریک و ترغیب سے ایک ہنگامہ برپا کر کے صولت جنگ
کو گرفتار کر لیا - اور باقر علیخان کے حوالہ کر دیا - ہر چند صولت جنگ کی ماں باپ نے مہابت جنگ سے کہا کہ
کہ باقر علی خان کو اڑیسہ دیکر صلح کر لے - اور صولت جنگ کی جان بچا لی - مگر اوسنے کسی کا کہنا نہ مانا -
اور فوج کو چڑہا کر کٹک اڑیسہ مین لیگیا - اور باقر علیخان کو شکست دی - اور بہتیجے کو اجل کے حلق مین سے
نکال کر لے آیا - اور وہان صوبہ اڑیسہ کا انتظام کر کے مرشد آباد ۱۱۵۴ھ مین آیا تو کیا سنتا ہے کہ ملک کو
مرہٹے تاخت تاراج کر رہے ہین -

مرہٹون کا ملک بنگال مین غدر مچانا

یہہ پہلی ہی دفعہ تہی کہ برار کے راجہ رگہوجی بہوسلا نے اپنے سپہ سالار بہاسکر پنڈت کو چالیس ہزار
سپاہ دیکر یہہ ارادہ کیا کہ ہندوستان مین اپنی فتوحات کو توسیع دے - علی وردی خان ہنوز
بردوان مین نہین پہنچا تہا - اور یہان آیا اور اپنا سامان جنگ نہین رکہا تہا کہ مرہٹون نے

اوسکی ملک کے گرد نواح مین غدر مچادیا۔ کچھہ لڑائیون کی چھیڑ چھاڑ ہوئی۔ مرہٹون نے یہہ کہا کہ اگر دس لاکہہ روپیہ دو تو اولٹے چلے جائین۔ مگر علی وردی خان نے اوسسے انکار کیا۔ اور اوسنے مرشد آباد جانیکا قصد کیا اوسکے ساتھہ پانچہزار سپاہ تہی۔ مگر پہیر بہیگاہ اوسکے ساتھہ ایسی ہوئی۔ کہ جسسے نظم سپاہ مین خلل پڑا۔ اور اس سببسے اوسکا بڑا نقصان ہوا۔ تمام توپین اور خیمے اور سب اسباب باربرداری وغیرہ اوسکا مرہٹون کے ہاتہہ لگا۔ مگر اوسنے مرہٹون کی شرائط کو جو بسبب فتحیابی کے سخت کرتے جاتی تہے انکار کیا۔ چار روز مین وہ کٹوا مین پہنچا۔ اور اوسکا بہتیجا صولت جنگ بہی کمک کے لئے آگیا۔ میر حبیب ایک سردار جو مہابت جنگ کی نوکری چہوڑکر مرہٹون سے جاملا تہا۔ اوسکے ماتحت مرہٹون نے مرشد آباد پر حملہ کیا۔ لیکن علی وردان کو بطور ایلغار کی اس شہر مین آپہنچا۔ اور اوسکو مرہٹون کی لوٹ مار سے بچالیا۔ مگر اپنے دوست جگت سیٹھہ کو نہ بچاسکا۔ تئیس لاکہہ روپیہ اوسکے گہر سے مرہٹے نکال کر لیگئے۔ اب مرہٹے ساری دکن مین ایسے پہیل گئے کہ گنگا کے مغرب مین سوا مرشد آباد اور اوسکی نواح کے کوئی جگہ اونسے خالی نہ تہی۔ یہہ موسم برسات کا تہا۔ اس اثنا مین محمد علی وردی خان نے اپنا سارا سامان نہایت درست کرکے ایک سپاہ جرار لیکر دریاؤن کے پایاب ہونے سے پہلے کشتیونکا پل باندہکر ہاجی سے پار اوتر گیا۔ اور دفعتہً مرہٹون کو جادبایا۔ اور اونکو پسپا بہگایا کہ سارے خیمے اور اسباب ہاتہہ آیا۔ اور جنگلون مین گہیر گہیرکر اونکا خوب شکار کیا۔ پہر کچھہ دنون بعد مرہٹون نے کٹک سے حملہ کیا۔ یہان بہی علی وردی خان نے اونکو شکست دیدی۔ اور وہ سب کے سب بنگال سے چلے گئے۔ محمد شاہ نے اس حسن خدمات کے عوض مین علی وردی خان اور اوسکے خاندان کو بڑے بڑے خطاب عنایت اور خلعت مرحمت کئے۔ اور صفدر جنگ صوبہ دار اودہ کو حکم دیا کہ اوسکی اعانت کو جائے۔ مگر علی وردی خان نے فتح حاصل کی کہ اس دوست کی دوستی سے جو حقیقت مین دشمن کی دشمنی سے زیادہ مخوف تہی نجات پائی۔ اور صفدر جنگ کو یہہ شبہ ہوا کہ کہین وہی ان صوبون کو نہ دبالے۔ ایک مرہٹون سے لڑائی ہورہی ہے دوسرا اوسسے شروع ہوجائے تو پہر مشکل پڑے۔

اسلئے صفدر جنگ جب عظیم آباد مین آیا۔ تو بالکین منتا اوسکو لکھہ بھیجا کہ آپکی ضرورت مرشدآباد مین نہین ہے اب اوٹہی اودہ کو تشریف لیجایئے۔ دس لاکھہ روپئے بہی سفر خرچ کے لئے بھیجدیئے۔ تکلیف اوٹہانے کی کی اجرت دیدی۔ اور بادشاہ کو بہی لکھہ بھیجا کہ مجھے صفدر جنگ جیسے آدمیون کی استعانت کی ضرورت نہین ہے۔ سب سے زیادہ عمدہ تدبیر بنگال بچانیکی بادشاہ کو سوجہی۔ وہ یہہ تہی کہ بالاجی راو کو علی وردیخان کی امداد کیلئے بہیجا۔ راگہوجی بہاسکر پنڈت کی شکست پانے سے بڑی طیش مین آیا۔ وہ خود سپاہ کثیر بڑی سامان سے لیکر بنگال پر چڑہ آیا۔ یہان بالاجی مرشدآباد مین اپنے ہم وطنون کے نکالنے کیلئے آپہنچا تہا۔ اسکا سبب کہ یہہ کام کیون اوسنے اختیار کیا آگے بیان کیا جائیگا۔ اور اوسنے راگہوجی کو بالکل اضلاع بنگال سے ۱۷۴۳ء مین شکستین دیکر خارج کردیا۔ دوسرے برس بہاسکر پنڈت بہت سی سپاہ لیکر بنگال پر چڑہا۔ اور دشمن سے بہت کچہہ روپیہ مانگا مگر ابکی دفعہ وہ اور ہی پاسا نیچ کہیلا۔ مصطفے خان اور راجہ جانکی رام نے تمہید مصالحہ مین کوشش کی۔ کچہہ ایسے افسانون کے فسون بنائے کہ بہاسکر پنڈت اور اوسکے بڑے بڑے سردار اس بات پر راضی ہوئے کہ میدان گنگرا مین ایک خیمہ کے اندر ملاقات آپسمین ہو اور زبانی شرائط صلح کا فیصلہ ہو۔ اس ملاقات مین آخر صفر یا شروع ربیع الاول ۱۱۵۷ھ؁ ۱۷۴۴ء مین بہاسکر پنڈت اور اوسکے سب رفیقون کو بلا کر اوسنے قتل کرڈالا۔ اور پہر مرہٹون کی سپاہ پر حملہ کرکے شکست دیدی۔ فقط ایک گانکوار کا سردار بچکر گیا۔ مگر اس دغا بازی اور فتح دونو سے کچہہ فائدہ نہ ہوا۔

مصطفے خان سے علی وردی خان کا بگاڑ اور اوسکا انجام

علی وردی خان اپنے دشمنون کو حقارت سے تو جانور سمجہتا تہا۔ مگر یہہ کام اوسنے اوسکے ساتہہ بڑی دغا کا کیا۔ وہ کیا کرے مقتضائے زمانہ یہی تہا۔ آجکل دغابازی کا بازار گرم تہا۔ سب کو بے ایمانی کا آشوب تہا۔ مگر جنگ دل کا سخی ہاتہہ کا فیاض تہا۔ اور اپنے رفیقون کے ساتہہ بڑے اچہے سلوک کرتا تہا۔

اور جو اوسنے وعدہ کرتا اوسی پورا کرتا - اب اس آخر مہم مین جب وہی مشکل پڑی تو طبیعت کی فیاضی سے
رفیقون سی بڑی بڑی وعدی کر لئی - مگر اونکا پورا کرنا اندیشے سی خالی نہ تہا غرض کیوقت وعدہ کرنا سہل ہوتا ہے
مگر بعد غرض نکلنے کی اوسکا ایفا مشکل ہوتا ہی - اوسی وقت مین مصطفے خان سے بہار کی صوبہ داری دینے کا وعدہ
کر بیٹھے جب وقت نکل گیا تو یہہ سوجہی کہ کہین اپنی طرح سے بہار کی صوبہ داری سے وہ بہی بنگال کی
صوبہ داری کا ڈنکہ نہ بجائے - کیونکہ یہہ مصطفے خان ہی اوسکا سپہ سالار تہا جسنے اوسکو اس رتبہ پر پہنچایا تہا
اوسکی لیاقت کا نقش دل پر تہا غرض اس بات پر دونون مین رنجش شروع ہوئی - اتنے مین یہہ
معاملہ درپیش آیا کہ مصطفے خان کے دو رفیق علی وردی خان کے دربار مین آئی - اور اونہون نے کہا کہ مصطفے خان
بہی آتا ہے - خواجہ سرانے مہابت جنگ سی آکر کہا کہ محل سرا مین تشریف لیچلیئے حضور کے گہر مین نواب بیگم
کو ہیضہ ہوا ہے - مہابت جنگ بیتاب ہو کر اور ان دونون آدمیون سے یہہ کہکر کہ تم بیٹہو مین آتا ہون
محل مین چلا گیا - ان دونون کو شبہہ ہوا کہ شاید آج مصطفے خان کے قتل کا ارادہ ہی جو یہہ خود بہانہ کر کے
محل مین چلا گیا ہے - یہہ سمجہہ کر وہ وہان سے چلے راہ مین مصطفے خان ملا - اوسے اونہون نے یہہ کہا کہ آج
آپ کہان جاتی ہین وہان تو یہہ تجویز ہوئی ہی سو وہ یہہ سنکر اولٹا اپنی گہر آیا - اور اپنی ثبت کے نو ہزار
سوارون کو لیکر بگڑ بیٹہا - ادہر بہی سپاہ کی کمربندی ہوئی - ہر وقت نہ پوچہو کہ مہابت جنگ کی
جان پر کیا بنی ہوئی تہی - آخر کو دونون مین یہہ فیصلہ ہو گیا کہ مصطفے خان نے استعفا دیدیا - اور
مہابت جنگ نے اوسکو سترہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کا اس شرط سی دیدیا کہ وہ اوسکی عملداری مین نہ رہی مصطفے خان
آٹہہ نو ہزار اپنی آدمیون کی ساتہہ مرشد آباد سے چلدیا - اور اپنی چہاونی مین آگ لگا گیا - جب شہر والون
کی جان مین جان آئی - اب وہ راج محل مین گیا - وہان سے ہاتہی اور توپخانہ لیا - پہر بہار کے لینے کا
ارادہ مصمم کر لیا ۔

ہیبت جنگ اور مصطفے خان کی لڑائی اور اوسکا انجام

اسوقت مہابت جنگ کا بہتیجا ہیبت جنگ بہار مین فرمانروا تہا۔ چچا کا خط آگیا تہا کہ جب مین نہ اون
مصطفے خان سے نہ لڑنا۔ مگر اوسنے اسکا خیال نہ کیا۔ ترہت سے کوچ کیا۔ اور اس پرانے تجربہ کار سپہ سالار
اور اوسکی سپاہ آزمودہ کار پر حملہ کردیا۔ قریب تہا کہ اوسکو بالکل شکست ہو اور خود گرفتار ہو۔ مگر عجب
اتفاق ہوا کہ ہیبت جنگ کی سپاہ بہاگی جاتی تہی کہ مصطفے خان کا فیلبان گولی کی ضرب سے
ہاتہی سے نیچے گرا۔ اس سبب سے ہاتہی بگڑا۔ ناچار مصطفے خان ہاودے پر اس نظر سے کودا کہ ہیبت جنگ کو
گرفتار کرلے سکر اوسکی سپاہ نے یہہ سمجہا کہ وہ بہی فیلبان کی طرح ہاتہی سے گرا ہے۔ اسلئے سپاہ متفرق اور
منتشر ہوگئی۔ اور اس پرانے سپاہی کو سوا اسکے کچہہ نہ بن آیا۔ کہ میدان سے بہاگ کر اپنی سپاہ مین جائے
غرض یہہ لڑائی بڑی لطف کی ہوئی کہ دونو لشکر آپسمین ایک دوسرے سے بہاگے۔ ایک ہفتہ کے بعد مصطفے خان
نے پہر ہیبت جنگ کے لشکر پر حملہ کیا۔ مگر ہیبت جنگ کو فتح ہوئی۔ اور مصطفے خان کی آنکہہ مین زخم
لگا۔ اور دو اوسکے بڑے رفیق مارے گئے۔ اب اس شکست کے بعد اوسنے یہہ سنا کہ علی وردی خان بہی
آتا ہے اسلئے وہ بہاگ گیا۔ چچا بہتیجون کی فوجنے اوسکا سخت تعاقب کیا۔ اور اودہ کی سرحد تک اوسکا
پیچہا نہ چہوڑا۔ پہر ایک مدت کی بعد وہ ہیبت جنگ سے لڑا۔ مگر شکست کہا کر مارا گیا +

علی وردی خان کی پہر مرہٹون سے لڑائی

اس عرصہ مین علی وردی پر ایک اور حملہ مرہٹون کا ہوا۔ رگہوجی کو جب اپنے سپہ سالار بہاسکر اور
اوسکے ساتہہ اور بیس افسرون کا دغا سے قتل ہونا معلوم ہوا تو اوسکو نہایت غصہ آیا۔ اور اوسنے یہہ بہی
دیکہا کہ یہان یہہ فساد اور عناد ہو رہے ہین اور اوسکے سبب بے انتظامی اپنے پاؤن پہیلا رہی ہے۔
اسلئے وہ بہی یہان لشکر لیکر اپنے پاؤن پہیلانے آیا۔ اور علی وردی سے بہت کچہہ روپیہ اور ملک مانگا
علی وردی خان نے دو مہینے تک تو لیت و لعل مین ٹالا کبہی کچہہ کچہہ شرط صلح پیش ہوتین کبہی کچہہ
غرض جب موسم لڑائی کے واسطے آگیا تو اوسنے رگہوجی بہوسلا کے لشکر پر حملہ کیا۔ اور کئی دفعہ شکست دی

اور ایک دفعہ یہانتک نوبت پہنچی کہ راگہوجی گرفتار ہی ہو گئے ہوتے بچ گئے۔ پہر ایک دفعہ مرہٹون نے
مرشدآباد پر حملہ کیا۔ مگر علی وردی خان نے اپنی شجاعت اور دلاوری سے شہر کو محفوظ رکہا۔ یہہ مرشدآباد
ہی مرہٹون کا مرشد تہا جو انکے ہاتہہ سے بچا۔ نہیں تو انہون نے کسی متمول شہر پر ہاتہہ نہین ڈالا جسکو
لوٹ لاٹ کر برباد نہین کیا۔ کٹوا کے قریب راگہوجی کو بڑی شکست ہوئی۔ اور ساری اوسکی سپاہ
مین بدانتظامی پہیل گئی اسلئے وہ ۱۷۴۵ء مین اولٹا چلا گیا۔ اب ان کی لڑائیان موقوف ہوئین
علی وردی خان نے اپنے نواسے سراج الدولہ کی شادی بڑی دہوم دہام سے کی۔ کچہہ دنون امن امان رہا
مگر پہر جو جہگڑے شروع ہوئے تو علی وردی خان کے مرنے پر ختم ہوئے۔ کٹک میر حبیب کی قبضہ مین مرہٹون
کی طرف سے تہا۔ راگہوجی بہوسلا جو گرفتاری سے بچکر نکل گیا۔ اوسکے دو افغان سردارون شمشیرخان
اور سردار خان کی دغا تہی ان دونون سردارون کو موقوف کیا۔ مگر اوسنے یہہ بد احتیاطی کی کہ
اونکو چہہ ہزار سپاہ کے ساتہہ بہار مین رہنے دیا جسکا انجام برا ہوا۔

علی وردی خان کے برخلاف سرکشیان

غرض اوسکے پچہلے سن زمانہ مین بہی کوئی نہ کوئی کہٹکا لگا رہا۔ اوسنے کٹک کی فتح کا ارادہ کیا۔
اس کام مین کامیابی کی صورت نمودار ہوئی تہی کہ اوسکے دو بڑے سردار میر جعفر اور عطاء اللہ بگڑ بیٹہے
اونکو مرشدآباد مین لاکر موقوف کیا۔ مرہٹون کے سپہ سالار جانوجی نے پہر مرشدآباد پر حملہ کیا۔ مگر اوسکو اپنی
بہادری سے اوسنے ہٹا دیا۔ غرض ابہی جمع [illegible] بلاؤن کا دریا امنڈ آیا۔ نمک حرام بیغیرت بیوفا
افسر سردار خان اور شمشیرخان جو بہار مین مقیم تہے۔ اونہون نے بہت سے اوباش اور بدمعاش اپنے پاس
جمع کئے۔ بہار مین اسوقت ہیبت جنگ صوبہ دار تہا۔ اوسنے چاہا کہ ان دونون بدمعاشون کی معافی
تقصیرات کی درخواست کی اور بہت منت و سماجت سے یہہ التجا کی کہ اونکو پہر ملازم رکہہ لیجے۔ ابتک اسکا
سبب نہین معلوم ہوا کہ وہ اس بات کو کیون چاہتا تہا۔ اگرچہ ہیبت جنگ کا دل اس درخواست کے

منظور کرنے سے راضی نہ تہا۔ مگر بہتیجے کی دل شکنی بہی منظور نہی۔ اسلیئے اوسنے درخواست منظور کرلی۔
اول ہی ملاقات مین یہہ گل کہلا کہ ہیبت جنگ نے اس نظر سے کہ ان دونون بیوفا بے ایمان سردارونکا
دل صاف ہو اپنے نوکرون اور پہرہ دار سپاہیونکو علحدہ کردیا۔ اور تنہائی مین ملاقات کی لیئے بلایا۔
جب شمشیر خان آیا۔ اور وہان اوسنے یہہ تنہائی دیکہی تو ہیبت جنگ کو اپنے ہاتہہ سے مار ڈالا۔ اور
اپنے ہمراہیونکو ساتہہ لیکے جہٹ پٹ پٹنہ پر قبضہ کرلیا۔ ایک غل مچادیا۔ ہیبت جنگ کا باپ حاجی احمد بعد
سرفراز خان کے برباد کرنے کی بہائی سے ناراض ہوکر گوشہ نشین ہو رہا تہا۔ اوسکو باغیون نے گرفتار کرلیا۔ اور
دولت بتلانیکی نہایت تکلیف دی۔ یہانتک کہ وہ مرگیا۔ گو اوسنے اپنی دولت بتائی۔ مگر باغیون نے
قسمت سے اپنی پائی۔ اور اوسکو سپاہ کے بہرتی کرنے مین خرچ کرنا شروع کیا۔ اور بیچارے غریب باشندون سے
نہایت جبر اور قہر سے روپیہ وصول کیا۔ اور ہیبت جنگ کی بی بی کو بہی جو مہابت جنگ کی بیٹی تہی
باغی لے اوڑے۔ غرض یہہ سارا حال ۱۱۶۰ھ مین گذرا۔ اب اسوقت اس جوانمرد کی مصیبتون کو دیکہا چاہیئے
کہ ادہر ان باغیونکا زور اودہر مرہٹون کا شور بہتیجے اور بہائی کا قتل ہونا بیٹی کا باغیون کے ہاتہہ
مین پڑنا جو افسر اپنے پاس تہے ان اونکا قابل اعتبار نہ ہونا۔ ایسی وقت مین اس دانشمند شجاع نے اپنے
منتخب افسرون کو جمع کیا۔ اور اونکی نہایت تشفی و تسکین کی۔ اور بڑی بڑی انعام اکرام کی وعدے کیئے
اور یہہ بہی کہدیا کہ جو مجہسے ناراض ہو وہ خوشی سے چلا جا میرے پاس نہ رہے۔ غرض اس حکمت سے سارے
اوسکے افسر خیرخواہ اور سپاہ دلسے ہواخواہ ہو گئی۔ سب پہلی باتون سے چشم پوشی کرکے اونے میر جعفر کو
کٹک کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور مرشدآباد عطاءاللہ اور ایک اپنے بہتیجے کو سپرد کیا۔ اور بڑی تیاری اوسنے
باغیون کے سرکوبی کے لئی کی۔ اور اوسکے کہنے سے تمام دولتمند شہر کے جنکو لڑنا نہین آتا تہا گنگا
پار چلے گئے۔ اور اوسنے یہہ اشتہار دیدیا کہ سارا شہر مرہٹون سے لڑنیکے لئی تیار رہے۔ اب وہ چالیس ہزار
سپاہ اور بہت سا ذخیرہ اور سامان لیکر ایک نواڑہ مین بیٹہہ دریا پار اوسنگہر کے دشمنونکو مارنیکے لئی چلا۔

اور وہ جتنا آگے بڑہتا گیا اوسکا لشکر بہی بڑہتا گیا۔ اور باغیون کا سردار اپنی ایک ورد غابازی کے سبب سے اوسکے ہاتھہ مین پڑگیا جسکا بیان آگے آتا ہی۔ ادہر سے شمشیر خان بہی پچاس ہزار سپاہ لیکر روانہ ہوا اس اثنا مین رگہوجی بہوسلا کا بیٹا جانوجی اور حبیب بہی لشکر لیکر آپہونچے۔ یہہ سارا کام شمشیر خان لے ان مرہٹون اور حبیب کی اغواسی کیا تہا۔ اب یہہ افغان اس لشکر مین گئے۔ وہان اونکو خلعت مرحمت ہوئے اور بہار کی صوبہ داری عنایت ہوئی۔ پہر وہان چلے آئی۔ اب ان افغانون کا ارادہ ہوا کہ اپنے تنخواہ کا دعوی اوپر ثابت کیجے اسلئے اونہون نے حبیب کی ضیافت کی۔ اور ایک خیمہ مین اوسکو اوتارا۔ اور اوسکے گرد پہرہ چوکی بٹہادیا جب وہ چلنے لگا تو افغانون نے کہا کہ یہہ ساری کام ہم نے آپکے حکم کے بموجب کئے ہین۔ اب ہماری تنخواہ کا چالیس لاکہہ روپیہ عنایت کیجے۔ بعد بہت گفتگو کے دو لاکہہ روپیہ دیکر حبیب نے خلاصی پائی۔ غرض اسطرح ان افغان اور مرہٹون مین اتفاق کی جگہہ نفاق ہوا۔ علی وردی خان نے دوسرے روز آنکر باغیون پر حملہ کیا۔ اور اونکو شکست عظیم دی شمشیر خان مارا گیا۔ اور اوسکے سارے مال اسباب پر قبضہ ہوا۔ اوسکے خیمہ مین مہابت جنگ نے اپنے بیٹے کو ہی جسوقت دیکہا تو خوشی کے ماری پہولا نسمایا۔ مرہٹے جیسے آئی تہے ویسی ہی ناکام چلے۔ اور اس ملک کو بالکل خالی کر گئے۔ کچھہ کٹک مین باقی تہے۔ اوسنے خدا کا نہایت شکر بہیجا۔ غربا و مساکین مین بہت روپیہ تقسیم کیا۔ اور رفیقون کو مالامال کر دیا۔ جو باغیون کے اہل و عیال گرفتار ہو کر آئے تہی اونکی ساتہہ نہایت مروت اور محبت سے پیش آیا۔ غرض جو زخم اوسکے دل پر اپنے دوستون کی ہاتہون سے پہلے پہنچے تہے اونکا اندمال یون ہو گیا۔ اوسنے بہت چاہا کہ حبیب سے صلح ہو جاے مگر اس کام مین کامیاب نہ ہوا۔

اب آئندہ موسم مین کیا دیکہتا ہی کہ مرہٹون کے گروہ کی گروہ ادہر ادہر سرحد پر تاک جہانک کر رہے ہین۔ خیر ان سب تکلیف کی سوا ادسپر یہہ ایک بہاری آفت آئی کہ سراج الدولا اوسکا نواسہ جسکو وہ بیٹے سی زیادہ چاہتا تہا اوسی باغی ہو گیا۔ اور سبب سے سنا نا ہی اپنے حق مین کہا

مرہٹون سی بہت سی لڑائیون کے بعد اوسنے ان شرائط پر ۱۱۶۵ھ مین صلح کرلی کہ کٹک اونکے حوالے کیا
اور بنگال کی چوتھ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا۔ علی وردی خان کے حالات بھی آصف جاہ کے حالات سی
بہت مشابہ ہین۔ بعد بہت سی فتوحات کے اوسکو مرہٹون کے آگے گردن نیچی کرنی پڑی اور اونکے لئے تسلی کا
منہ کھولنا پڑا۔ کچھ دن اب امن سے کاٹے۔ مگر یہ کھٹکا ہمیشہ لگا رہا کہ دیکھئے اب آگی کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے
نواسے سراج الدولہ کی نالائقی اور بیہودہ مزاجی کو خوب سمجھتا تھا۔

خصلت و وفات محمد علی وردی خان

جمادی الاولی ۱۱۶۹ھ مین اسّی برس کی عمر مین استسقا کی مرض سے وفات پائی۔ ابتدائے جوانی سے
اوسکو شراب و رقص و سرود اور ممنوعات کے ساتھ رغبت نہ تھی۔ وہ صوم صلوٰۃ اور تلاوت قرآن اور اوراد
وظائف کا پابند تھا۔ بہت سویرے اوٹھ کر اول وقت صبح کی نماز پڑھتا۔ اور پھر چند مصاحبون کے ساتھ
قہوہ پیتا۔ خود حقہ نہین پیتا تھا۔ مگر اپنے اور رفقا کو پلاتا تھا۔ دو گھڑی دن چڑھے دربار عام کرتا۔ سب
سردار اور اہالی و موالی و ملازم اور ارباب حاجت حاضر ہوتے۔ ہر شخص اپنا احوال عرض کرتا۔ مقصد حاصل کرتا
پھر وہ خلوت مین جاتا۔ وہان خلص رشتہ دار اور بعض مصاحب جمع ہوتے۔ شعر خوانی اور نقل و حکایات بیان
ہوتے۔ کھانے کا اوسکو نہایت شوق تھا۔ عمدہ عمدہ کھانے روز یہ سب ملکر کھاتے۔ بعد کھانا کھانے کے سب
رخصت ہوجاتے۔ پھر وہ سوتا۔ کچھ سو کر ظہر کی نماز پڑھتا۔ اور پھر تلاوت قرآن کرکے عصر کی نماز پڑھتا۔ رات
دن مین ایک ہی دفعہ پانی شورہ یا برف کا بعد عصر پیتا۔ بعد اوسکے فاضل عالم جمع ہوتے۔ حدیث و قرآن کا
ذکر رہتا۔ دو گھنٹہ یہ صحبت رہتی بعد اوسکی جگت سیٹھ اور عمائد آتے اونسے معاملات ملکی مین گفتگو ہوتی
۔ اخبار شہر و دیار کا استفسار ہوتا۔ پھر کچھ تھوڑی دیر مزاح کا ایک شغل رہتا۔ پھر وہ محل مین جاتا۔ رات کو
وہ کھانا نہ کھاتا۔ مگر کچھ میوہ وغیرہ بشوق کرتا۔ جب تہائی شب گذر جاتی تو وہ آرام کرتا۔ دو گھڑی رات
رہتی تو پھر وہی صبح کی نماز مین مصروف ہوتا۔ پہلے فغان امیر بھی مصاحب تھے۔ بلا وجہ وہ نامرد دلیر تھا۔ اگرچہ زمانہ مین

وہ عجیب و غریب تہا۔ اب ہم پہر دلی کی حال پر متوجہ ہوتے ہین۔

نادرشاہ کے جانیکے بعد شاہجہان آباد کا حال

نادرشاہ کی جانیکے بعد شہر مردون سے آباد تہا۔ اور زندون سے خالی تہا۔ مکانون پر ویرانی برستی تہی۔ محلے کی محلے جلے پڑے تہے۔ مردون کی ٹہٹریان زندہ ہی ہیجا نکلا جاتا تہا۔ نہ کوئی کسیکو کفن دینے والا تہا نہ گور مین دفن کرنیوالا تہا۔ مگر ہندو مسلمان ایک ہوگئے۔ ڈہیرون مین لاکہ کے خاکستر ہوگئے۔ یہہ تو شہر کی کیفیت تہی۔ دربار کا حال یہہ تہا کہ محمد شاہ تو وہ ہماری نیند مین سوتا رہا اور جب اوٹہا تو اوسکی آنکہوں مین اسقدر چہپر لگا ہوا تہا کہ دیکہنے سے گہن آتی تہی۔ خزانہ مین پہوٹا بادام نہ تہا۔ محاصل اور خراج کا کہین پتا نہ تہا۔ سپاہ تباہ خستہ حال تہی۔ اسپر مرہٹون کا بہی خوف بالکل نہین گیا تہا۔ جو صوبے اونکے قبضہ مین چلے گئے تہے وہ اونکے ہاتہہ سے تباہ ہوئے تہے۔ ان سب مصیبتون اور آفتون پر درباریون کا آپس کا جہگڑا نہ چہکا۔ وہی ایک فریق تورانی امیرون کا تہا جنکے سرتاج آصف جاہ اور قمرالدین خان وزیر تہے۔ دوسرا گروہ اون امیرونکا تہا جو انکو خارج کرنا چاہتا تہا۔ اور اونمین بادشاہ بہی شمار ہوتے۔ اگر بیچ مین مرہٹونکا جہگڑا نہ آن پڑتا تو ان امیرون نے سلطنت کے ٹکڑے کرکے کبہی کے آپسمین تقسیم کر لئے ہوتے۔ اور خاندان تیمور کو بے نام و نشان کردیا ہوتا۔

مرہٹونکے معاملات

جسوقت یہان نادرشاہی ہورہی تہی۔ اوسوقت باجی راؤ سہما بیٹہا تہا۔ اوسنے یہہ کہا کہ نادرشاہ کا ایسا دشمن ہے کہ اسوقت سب آپسکے جہگڑون کو سمیٹ کر لپیٹ رکہنا اور دشمن کے ہندو مسلمان دونون ملکر اپنے دشمن ہی سمجہہ لین۔ مگر اتفاق کہان تہا۔ خیر جب نادرشاہ چلا گیا تو باجی راؤ مین پہر آیا۔ اور اوسنے وہی اپنا دعوی پیش کیا کہ آصف جاہ نے جو عہدنامہ لکہا ہے اوسپر بادشاہ مہر و دستخط کرے (اس عہدنامہ کا حال وہان لکہا ہے جہان سے نادر کا ذکر شروع ہوتا ہے) اب اس

کام کے لئے اوسکو دلی جانا چاہئے تھا مگر اوسنے دکہن کو اپنی مہمات کے لئے پسند کیا کہ یہان پیشواؤن کے
خاندان کو مرہٹے بڑی نظرون سے دیکھتے تھے اور اوسکی بہت سے رقیب و حریف پیدا ہوگئے تھے۔ او
اوسکے ہاتھ سے راجہ کو چہپانا چاہتے تھے پسند ہیا اور ہولکر تو البتہ خیر خواہ اس خاندان کے تھے
کیونکہ اونکی نمود اور شان اونہین کے سبب سے تھے۔ ترمبک داہا بہی کا جہگڑا اب تک فیصلہ نہوا تہا۔
سہری پت راؤ اوسکا پرانا رقیب موجود تہا جتنے قدیمی خاندان مرہٹون کے تھے وہ اس پیشوا کے انتظام
سے خاک مین ملجاتے تھے۔ اسلئے اوسکو آگ سی جلانا چاہتے تھے۔ گائکواڑ کے خاندان کے حقوق مین گجرات
کے اندر اس پیشوا کے انتظام سے خلل پڑ رہا تہا۔ سب قبیلون مین طرار صاحب قوت شوکت رگہوجی تہا
وہ کئی دفعہ پیشوا سے انتظام سلطنت ستارا کے بابمین جہگڑا اوٹہا چکا تہا۔

آصف جاہ کی ملک پر باجی راؤ کا حملہ کرنا اور شکست کہانا اور اوسکے مصائب

باجی راؤ نے آصف جاہ کے ملک پر حملہ کیا۔ اسوقت آصف جاہ تو دلی کے دربار مین تہا مگر اوسکا بیٹا
ناصر جنگ باپ کا قائم مقام تہا۔ وہ دس ہزار سپاہ کے برہانپور مین پڑا تہا۔ باجی راؤ نے اول شہر کا محاصرہ کیا
اوسکو یہ خیال تہا کہ مین اس تدبیر سے اوسی طرح کامیاب ہونگا جیسا کہ اوسکے باپ سے فتحیاب ہوا تہا۔
مگر اس نوجوان عالی ہمت نے اپنی ایسی قدرت دکہائی کہ اوسکو شکست دی۔ اور جب اوسکو امداد پہنچ گئی
تو اور دشمنون کو شکست دیکر احمدنگر پر پہنچ گیا۔ اور پونہ کا قصد کیا اسوقت پیشوا نے صلح کرنے کو
مصلحت جانا۔ ۱۱۵۲ھ ۱۷۴۰ء مین اوسنے آشتی کرلی۔ اسوقت وہ بڑی بڑی پریشانیون مین گرفتار تہا
کہا ہے گرو کو یہ مایوسی کا خط لکہا ہے کہ مجھے بڑی بڑی مشکلات پیش ہین۔ قرضون سیاہ سے سب
طرف سے مایوسی نے گہیر لیا ہے۔ میرا حال اسوقت ایسا ہی جیسا کوئی شخص زہر کہانے کو بیٹھا ہو۔ اب
مین دار السلطنت ستارا کو جاتا ہون۔ وہان ہر کسی بہت دشمن ہین۔ تمہیری چھاتی کو اپنے پیرون سے

دینگے۔ اسوقت موت آجاتی تو مین بڑا اوسکا ممنون منت ہوتا معلوم نہین ہے اسوقت اوسکو کیا سوجھی
تہی کہ وہ ہندوستان خاص کو جاتا تہا کہ اپریل سنہ ۱۷۴۰ مین صفحے ۱۵۳ دریاے نربدا پر موت نے دامن پکڑ لیا۔ سارے
منصوبے خاک مین مل گئے۔ اوسکو تین بیٹے تہی بالاجی راو۔ وہ اپنے باپ کے عہدہ پر پیشوا مقرر ہوا۔ دوسرا
رگہناتہہ۔ تیسرا شمشیر بہادر جو ایک مسلمان عورت کے پیٹ سے تہا۔ مگر اوسکے زیر حکومت سارا بندیل کہنڈ
تہا (باندے کے نواب اوسی کی اولاد مین سے تہے)

کانکن کی لڑائیان

موت کی آنے سی پہلے باجی راو کے آخر زمانہ مین اوسکا بہائی چمناجی کانکن مین لڑائیان لڑتا رہا۔
جن دشمنون سے وہ لڑتا تہا اون پاس ایسے قلعے اور جزیرے تہے کہ ایک طرف اونکے سمندر دوسری طرف
پہاڑ اور جنگل تہا۔ اونکے فتح کرنیکے واسطے بہت کچھہ سامان کی ضرورت تہی۔ اسلئے چمناجی کو اوتنی
فتح نہین حاصل ہوئی۔ اب ان دشمنون کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک کولابہ کا مشہور قزاق انگریا تہا
وہ برے نام سہاہوجی کا مطیع تہا۔ وہ اس سرزمین کو اپنی بحری جو تہہ کہا کرتا تہا۔ انگریزون نے بہی پرتگیزون
کی مدد لیکر اوسپر وار کئے۔ مگر کچھہ نہ کرسکے۔ ہالنڈ والون نے بہی اوسے سمجہانا چاہا مگر کوئی اوسے نہ
سمجھہ سکا۔ اوسکے خاندان مین دو بہائیون مین فساد ہوا جنمین سے ایک بہائی کی طرف سے داری پیشوا کے
دو قلعے اوسکے جو گہاٹون کے نیچے تہے لے لئے۔ مگر اسسے یہہ جہگڑا ختم نہ ہوا۔ ایکدفعہ پیشوا نے انگریزی
بیڑے کی امداد سے بہی اوسپر حملہ کیا مگر کوئی فیصلہ پیشوا کی زندگی مین اسکا نہ ہوا۔ دوسرے
دشمن اونکے سیاہ رنگ کے مسلمان جنجرہ کی حبشی تہی۔ وہ خشکی مین بہی حبشی مرہٹون کو نہین لینے دیتی تہے
اونکے ملکون کو اپنا ہمرنگ بنا دیتے تہی۔ بہت سے قلعون پر اونہون نے قبضہ کرلیا۔ پیشوا کی سعی و کوشش
کا غایت یہہ نتیجہ تہا کہ ۱۷۳۶ء مین اونکو اس بات پر راضی کرلیا کہ وہ اونکی لوٹ کہسوٹ سے باز آوین
تیسرے فرنگستانی دشمن برتگال والے یعنی پرتگیز تہے۔ اون سے یون لڑائی کی ٹہنی کہ وہ انگریا کے

خاندان کے دو بھائیون کی لڑائی مین ایک بھائی کی طرفدار تہے۔ ۱۷۳۷ء مین یہہ لڑائی شروع ہوئی
۱۷۳۹ء مین یون ختم ہوئی کہ سالسٹی و بسائن اور کوکن کے دو چار شہر جو اونکے قبضہ مین تہے
چہین لئیے۔ بسائن کے محاصرہ مین پانچ ہزار آدمی مقتول ہوئے۔ پس اسسے پر قیاس کرنا چاہئیے کہ
اوسکا کسقدر نقصان ان لڑائیون مین ہوا ہوگا۔ باجی راؤ کو یہہ خیال تہا کہ جو اوسکا جانشین ہوگا
اوسکو ان مشکلات کا ہجوم ضرور اوسکو مغلوب کریگا۔ مگر اوسکا بیٹا بالاجی جو جانشین ہوا وہ ایسا
ہوشیار اور عاقل تہا کہ اوسنے باپ کی مصیبتونکا بوجہہ بہار لیا۔ اور اپنے تئین اوسنے نہایت
استقلال اور ہمت سے ساری مشکلون کے دلدل سے نکال لیا

باجے راؤ کی دشمن

دشمنون کا ذکر ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین ان سب مین بہوسلا خاندان کا بانی غضب تہا
وہ ستارہ کے آس پاس ملک کا رہنے والا تہا۔ پہلے وہ سوارون مین نوکری کرتا رہا مگر جب راجہ شاہو
دلی کی قید سے رہا ہوکر آیا تو یہہ اوسکا دلسے رفیق ہوا۔ راجہ نے اوسکو برار اور اوسکے آگے جو جنگلی ملک
تہا حاکم مقرر کردیا جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا جانشین نہ ہوا۔ بلکہ راگہوجی بہوسلا اوسکا چچیرا بہائی
جانشین ہوا۔ وہ راجہ کا رفیق بہی تہا اور ہم زلف بہی۔ اب اوسنے ملک برار مین اپنی حد سے پرے اوس
علاقہ پر جو خاص باجے راؤ سے علاقہ رکہتا تہا دست درازی شروع کی ہے اور محصول اور خراج وصول کیا
اوس سبب سے پیشوا کو اندیشہ پیدا ہوا۔ اور یہہ بہی خطرہ ہوا کہ کہین راجہ اوسیکو متبنی نہ کرے اور
راج اوسی خاندان مین قائم ہوجاوے

بالاجی کی جانشینی کے خلاف سازش

جسوقت باجی راؤ مرا تو راگہوجی بہوسلا جو کرناٹک مین سپہسالاری کر رہا تہا۔ ستارہ مین دوڑا آیا۔
اور بابو جی نائک کو پیشوا بنانے کے لئے ساتہہ لایا۔ یہہ نائک بڑا دولتمند اور معزز تہا۔ اور

بلجے راؤ پیشوا پر اوسکا روپیہ لینا تہا - اوسکو یہہ بڑی پڑ پائی کہ اپنا روپیہ بالاجی سے لیکر اوٹہے - قرض کا
بہہ سبب ہوگیا تہا کہ ملک تو ویران پڑا تہا اور ایسا محال حاصل نہ ہوا تہا کہ بڑی بڑی مہمات کے خرچ کے لیئے
کافی ہوتا - ناچار اوسکا خرچ قرض سے ہوتا تہا - اب بالاجی کو یہہ دقت پیش آئی - کہ ہندؤن کے ہان ایسی
وقت مین باپ کا قرض چکانا بڑی بیغیرتی کی بات سمجہی جاتی نہی - سوا اسکے نانک نے راجہ کو بہی نذرانہ
اس نظر سے پیش کیا کہ اوسکو عہدہ پیشوا ملجائے - مگر بالاجی کا پایہ بالا تہا - اسلیئے کہ پہری پت راؤ
جیسا بالاجی راؤ کا مخالف تہا - ایسا ہی اگہوجی سے ناموافق تہا - باجی راؤ کا نہایت لائق بہائی
چمناجی آپا سدل و جان اپنی ہتیجے کا پیشوا ہونا چاہتا تہا - بالاجی کا دیوان ایسا ہوشیار تہا کہ
تہوڑی دنون مین روپیہ کے تو کروڑ کا ڈہیر لگا دیا - ان سب باتون کے سوا خود بالاجی کی لیاقت اور
شہرت دوسرے اوسکے باپ دادا کی عزت تیسری اس عہدہ کا موروثی استحقاق - ان سب باتون کے
سبب سے اوسے روپیہ کا کیا توڑا تہا - سارا قرض فورًا ادا کیا - نانک جی اپنا سا منہ لیکر رہ گیا -
راگہوجی پہلی ہی دفعہ کا اوٹہا کر چلا گیا - بالاجی نے اپنے قوی دشمن کو یون زیر کیا - پہر جو اور دشمن
مقابلہ کے لئے کہڑے ہوئے اونکو بہی ہمیشہ جیت کیا -

متفرقات

نظام الملک سے اوسکی کمال دوستی تہی اسواسطے کہ جب ناصر جنگ اوسکا بیٹا باپ سے باغی ہوا - اور وہ
دلی سے آیا تو بالاجی اوسکی کمک کو گیا - اور اوسکے بیٹے کو ۱۷۴۱ء مین مغلوب کیا - اس سبب سے
نظام الملک نے اس امر مین کوشش کی کہ بالاجی کو مالوہ ملجائے - انہین دنون مین اتفاق سے
چمناجی آپا پیشوا کا چچا مر گیا - اور ایک بیٹا سداسیو راؤ دس برس کا چہوڑ گیا - باپ کے مرنے سے یہہ
لڑکا اناتہہ ہوگیا اور ایسا جنگلی بہینسا بن گیا کہ کوئی اوسکی نکیل پکڑ کر کسی طرف کہسیٹ نہ سکا
آئندہ اوسکا حال بیان ہوگا کہ اوسے کیا آفت اس قوم کے سر پر آئی -

بالاجی کا مالوہ پر قبضہ ہونا اور بعض اور معاملات

برس ونتک بالاجی نے ملکی انتظام مین مصروف رہا۔ پہر ہندوستان خاص کی طرف متوجہ ہوا۔ ان دنون راگہوجی بہوسلا نے بنگال پر حملہ کیا تہا جسکا حال پہلے بیان کرچکے ہین کہ بالاجی پیشوا نے بادشاہ کی طرف ہوکر محمد علی وردی خان کی ایسی اعانت کی کہ راگہوجی کی وہان چلنے نہ دی ۔اس حسن خدمت کے صلہ مین بادشاہ کی طرف سے صوبہ مالوہ ملا جسکی مدت سے تمنا تہی اور سنہ ۱۷۴۳ء مین وہ نائب صوبہ شاہزادہ احمد شاہ کا اس صوبہ مین مقرر ہوا۔ اور شرائط اس صوبہ کے عطا کرنے کی یہہ تہین کہ وہ اس صوبہ مین اہل امان رہے موقف کرنے کے واسطے جو جاگیرین اور اراضی مقرر ہین انکے اندر دست اندازی نکرے۔ ندا کے یا کسی اور مرافسہ کو اٹہنے نہ دے - اور بادشاہ کی اعانت اور کمک مین ہزار سپاہ سے کیا کرے۔ بالاجی نے ان شرائط مین سے بعض کے پورا کرنے کے لئے دہار کے راجہ پوار سے اتحاد پیدا کیا۔ اس راجہ نے باجی راؤ پیشوا کے مقابلہ مین ڈہبک کی اعانت کی تہی - اس اتحاد سے یہہ فائدہ تہا کہ وہ کسیقدر مغرب مین گائکواڑ کی اور مشرق مین راگہوجی کی روک ہوگا+

مرہٹون کا ملکی انتظام

سنہ ۱۷۴۲ء مین مغلون کے دربار سے مرہٹون کو ان صوبون مین سے جو تہہ وصول کرنے کی اجازت ہوگئی جسمین کبہی کبہی ونکی لوٹ کہسوٹ ہوتی تہی - مگر اسکی کوئی سند بادشاہ کیطرف سے مرحمت نہین ہوئی - اسوقت مرہٹون کا راجہ بہی معاملات ملکی مین مداخلت نہین کرتا تہا - مگر سیواجی کے نسل مین سے تہا - مرہٹے وسیکو اپنا داتا مانتے تہے - جو بادشاہی صوبون کے محصولات کا انتظام تہا وسکا فیصلہ بہی کرتا تہا - پیشوا ہر ایک مہم کے بعد وسکی آمد و خرچ کا بند حساب راجہ کے سامنے پیش کرتا - کوڑی کوڑی کا حساب اوسمین لکہا ہوا ہوتا - مگر بعض اوقات اس حساب کتاب کے معاملات ایسے پیچ در پیچ آجاتے تہے کہ اونکا فیصلہ ہونا مشکل ہوتا تہا جب راگہوجی نے بنگال پر حملہ کیا -

اسکے برخلاف پیشوا نے بادشاہ کی طرفداری کی۔ اور اپنا احسان بادشاہ پر کیا۔ اور محمد علی (روپیہ)
سے جلد روپیہ وصول کیا۔ مگر جب راگھوجی نے ایک سازش ستارے مین اوسکے برخلاف قائم کی۔ تو
اوسکے چہوٹے اوسنے اپنی تمام حقوق جو دریاء نربدا اور مہاندی کے پار ملکون مین تہے راگھوجی
کو ۱۷۴۴ء مین دیدئے۔ اور اوسکو ان اضلاع مین مطلق العنان کردیا +

آصف جاہ کی موت

ناصر جنگ جو باپ کا قائم مقام دکہن مین تہا ۱۷۴۱ء مین باغی ہوگیا۔ اور اسلئے وہ دلی سے دکہن آیا
۔ اور بیٹے کو مغلوب کیا۔ بعد اوسکے وہ ارکاٹ کے فساد مین مبتلا رہا۔ اسکا حال تیسرے حصے مین
بیان کرینگے۔ آخر کو جمادی الثانی جون ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء مین ستتر برس کی عمر مین اس دنیا سے رخصت ہوا
پہر اوسکے بیٹون مین فساد برپا ہوا۔ جسکا حال انگریز اور فرانسیس کے حال مین لکہینگے +

آصف جاہ اور باجی راو پیشوا

آصف جاہ کے مرنے پر پہلا اوسکا رقیب باجی راو جو اوس سے آٹھ برس پہلے مرگیا تہا یاد آگیا۔ یہہ دو آدمی
اس زمانہ مین بڑے لائق دکہن مین گذرے ہین۔ اونکی حالت مین مماثلت و مشابہت بہت
تہی گو بعض باتون مین مخالفت ہو۔ ایک تورانی امیرزادہ دوسرا ہندوستان کا برہمن۔ دونو
بڑے باپ کے بیٹے۔ دونون کے دل اس تمنا سے بہرے ہوئے کہ کوئی اپنی خاندان مین بعد سلطنت جما دین
۔ دونو صاحب تیغ و شمشیر۔ منتظم عاقل۔ آصف جاہ کا مزاج بالکل شیر کا سا کہ جسوقت کوئی اوسے
چہیڑ دے تو غصہ مین آکر آپے سے باہر ہو جائے۔ مگر اس شیر مزاجی پر روباہ بازی کرنا اوسی کا کام تہا
باجی راو کا مزاج غصیلا تہا مگر مکر و فریب نہین۔ آصف جاہ سے کم نہ تہا۔ ایک راجہ کے دربار کا رکن تہا۔
اور بہت سے رقیب رکہتا۔ مگر کوئی اوس سے زیادہ لائق نہ تہا۔ راجہ مستقل مزاج نہ تہا۔ دوسرا
بادشاہ کے دربار کا رکن تہا۔ اور وہان بہت سے رقیب رکہتا تہا جنمین سے بعض اوسکے ہمسر اور بعض بر تر تہے

اور بادشاہ تلون مزاج تہا۔ آصف جاہ کی پیچہے بلائین بہ نسبت باجی راو کے زیادہ لگی ہوئی تہین۔
باجے راو کا راجہ کبہی اوسکا دشمن نہوا۔ اوسکی بیخ کنی کے درپے نہ ہوا۔ برخلاف اسکی آصف جاہ کے
برباد کرنے پر بادشاہ کا بہت دفعہ ارادہ ہوا۔ آصف جاہ ایک طرف پانی رہتا تہا (یعنے بادشاہ)
کہ جسکے اندر ڈراجو کو ڈوب جاے۔ دوسری طرف آگ سی تہی (یعنے بیٹے) جسمین ہروقت جلنے کا اندیشہ
رہتا تہا۔ باجی راو کو اپنی جدا امارت اور سلطنت کی عمارت قائم کرنیکے واسطے مصالح موجود تہا فقط
تعمیر کرتا تہا۔ برخلاف اسکے آصف جاہ کو مصالح بہم پہنچانا اور پہر عمارت بنانا دونو کام کرنے تہے۔

راجہ ساہو کا مرنا اور جانشین کے واسطے جہگڑا ہونا

آصف جاہ کے انتقال کے برس ورز بعد دسمبر ۱۷۴۹ع مین راجہ ساہو کا انتقال ہوا۔ اس راجہ نے مدت تک
راج کیا۔ وہ سیوا جی کا پوتا تہا۔ اور اورنگ زیب کا قیدی تہا۔ پیشوا کے تین پشتون کا مربی تہا
مرہٹونکا بڑا راجہ تہا۔ غرض یہہ وقت بہی ہندوستان مین عجب گذرا ہے جہان دیکہو وہان ایک جہگڑا
کہڑا ہے۔ اب اس راجہ کے کوئی اولاد نہ تہی۔ اوسکی نیت مین تہا کہ وہ اپنے رشتہ دار پر اپنے دشمن
کولا پور کے راجہ کو متبنے کری۔ مگر اوسکے بہی اولاد نہ تہی۔ اسلیئے مرہٹونکا یہہ ارادہ ہوا کہ راجہ سی کہہ کر
سیوا جی کے بڑے چچا وتوجی کی اولاد مین سے کسی کو متبنی کرائین۔ اس دور رشتہ مند
خاندان مین کوئی شخص منتخب ہو کر ابہی راجہ نے متبنے نہین کیا تہا کہ اوسکی رانی سکوار بائی جو
راجہ کی مالک تہی وہ اس تمنا مین تہی کہ کوئی چہوٹا لڑکا متبنے کیا جائے کہ اوسکی صغیر سنی کے
سبب سے وہ فقط نام کا راجہ ہو۔ اور وہ خود راج کی مالک ہو۔ مگر یہان پردہ غیب سے کچہہ اور ہی گل کہلا
اور سلطنت کے اندر ایک اور ہی راز سربستہ نمایان ہوا۔ رام راجہ کی بیوہ رانی تارا بائی ابتک زندہ
تہی۔ گو عمر مین بوڑہی تہی مگر عالی ہمتی اور اولو العزمی مین جوان تہی۔ اوسنے یہہ کہا کہ سیوا جی دوم
کے مرنیکے بعد اوسکے ہان بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اوسکو مینے چہپا رکہا ہے۔ راج کا حق اس میرے پوتیکا ہے

وہ مرہٹوں کا مہاراجہ بنایا جاے۔ اوسکا نام رام راجا دوم رکہا جائے۔ ابتک اسمین شبہ ہی کہ تارابائی کا یہہ بیان صحیح تہا یا غلط تہا۔ اس لڑکی کے جانشین ہونیسے اوسکے خود ہاتہہ مین سلطنت آتی تہی۔ سکوارابائی جو اپنی سلطنت چاہتی تہی اس بات کو سنکر آگ بگولا ہوئی کہ یہہ دوسری آواز کدہر سے آئی۔ اسلئے اوسنے اپنی طرح کا ایک متبنی راجا بنانا چاہا۔ بالاجی جب بہت سی فوج لیکر ستارے مین آیا تو یہان اوسکی جان عذاب مین پہنسی کہ دونو عورتون اپنے اپنے منصوبے کا سامان درست کر رہی ہین کہا عورتون کی ہٹ مشہور ہے۔ دونوں اوسکی خود حکومت کے مخالف ہین۔ مگر وہ یہہ چاہتا تہا کہ سیواجی کے خاندان پر تو مہٹے مٹے ہوئے ہین اور برہمن پیشواؤن سے پہلے ہی وہ خار کہائے ہوئے بیٹہے ہین اسلئے یہہ وقت ایسا نہین ہے کہ مین اپنے اس ارادہ کو ظاہر کردن کہ راجگی کو موقوف کرکے خود سب مرہٹوں کا راجہ بنجاؤن۔ تارابائی سے بالاجی تو ڈر گیا۔ مگر سکوارابائی نے اوسکی کچہہ حقیقت نہ سمجہی۔ اب دونوں کی مخالف تدبیرین کرنی شروع کین۔ اور اس اپنی ارادہ کی چہپانیکے لئے یہہ مشہور کیا کہ مین راجہ کی ساتہہ ستی ہون گی۔ بالاجی غضب کا پتلا تہا۔ اپنے مقصد کے حاصل کرنے مین کسی بری سے بری کام کے کرنے مین پرہیز نہ تہا۔ اب وہ اپنی چال نہایت فطرت اور سلیقہ کے ساتہہ چلا۔ وہ یہہ چاہتا تہا کہ سکوارابائی پاس بہت عمدہ موجود ہین بڑے بڑے آدمی اوسکے طرفدار ہین وہ منتظر بیٹہے ہین کہ ادہر راجہ کا دم نکلے ادہر بالاجی پر تلوار چلے۔ اسلئے اول اوسنے ایسی تدبیرین کین کہ ساری فوج بس مین آجائے۔ اور جتنے رانی کے رفیق ورفقا اوسکے مخالف تہی اوسکے دوست ہو جائین تاکہ جسوقت راجہ مرے تو رانی کچہہ نہ کر سکے۔ اسکے سوا ایک اور تدبیر یہہ کی کہ اسنے تارابائی کے غصہ وغضب کو افروختہ نہ ہونے دیا اور اوسنے جو اپنے پوتے کی کہانی بنائی تہی اوسی یقین کرلیا اس مین اوسکو دو فائدے حاصل تہے۔ اول یہہ کہ تارابائی اوسکے ساتہہ سکوارابائی کی مخالفت کے لئے تیار ہو گئے۔ دوم اس بہانہ سے کسی وقت موقع پاکر راجہ سے یہہ سند لکہوالی کہ اوسکو

تمام مرہٹون کی سلطنت کا اختیار اس شرط پر دیا جائی کہ وہ سیواجی کے خاندان کا نام تارا بائی کے
پوتے رام راجا کی نام سی قائم رکہے غرض یہہ یک دستاویز بالاجی کے کام ہزارون لشکر سی زیادہ
کام آئے۔ جب راجا رام تو بطور طنز کے اوسکی رانی کو یہہ کہلا بہجوایا کہ آپ ستی ہونیکی کیا تکلیف
نہ اوٹہائین۔ اسی وہ یہہ جانتا تہا کہ اس عورت کو غیرت اور اپنی قول کا پاس ہوگا۔ تو وہ ضرور راجہ
کے ساتہہ ستی ہوگی۔

غرض جب راجا رام تو دنسے رام راجا راج گدی پر بٹہایا۔ کسی سردار نے شمشیر کے خوف سی کسی نے
تدبیر کی ور کسی کسی نے تدبیر سی کسی نے جاہ و منصب کے لالچ سی اس راجہ کو راجہ مان لیا۔ اور بالاجی نے
سب طرح کی مناسب تدبیرون سے اس راجہ کو سارے مرہٹون کا راجہ بنا دیا۔ راگہوجی کو تمام پہلے حقوق
عنایت ہوئے۔ اور سری پت کی جائداد منضبطہ سی بہی کچہہ حصہ دیا گیا۔ ملکار ور سیندہیا کو سارا مالوہ
دیدیا گیا۔ مگر وہ حصہ مستثنے رہا جو پہلے اور ونکو جاگیر مین دیدیا تہا۔

تارابائی کا فساد

بالاجی کی حکومت بغیر لڑائی بہڑے قائم نہ ہوئی۔ تہوڑی دنون اوسکی حکومت مین بڑے خطرے اوسکے زیادہ
چچیرے بہائی سداشیو راؤ اور عرب بہاؤ کی جہگڑون سی پیدا ہوئے۔ مگر انجام سب کا بالاجی کے حق مین بخیر ہوا
راجا رام نے سارا سلطنت کا اختیار پیشوا کو بعض شرائط پر کر دیا تہا۔ مگر وہ شرائط پوری نہ
ہوئین۔ جب بالاجی اورنگ آباد کو حیدرآباد کے جہگڑون مین دخل دینے کی واسطے روانہ ہوا تو
تارابائی نے راجہ رام سے ملکر یہہ کہا کہ تو اپنا سارا اختیار راجا کی کالے۔ اور یہہ جو تو نے پیشوا سے
اقرار کر لیا ہے اوسی توڑ۔ مگر جب راجہ کو ونسے دیکہا کہ وہ اوسکا کہا نہین مانتا۔ تو اوسکو ایک قلعہ
کے اندر قید کر دیا۔ اور یہ اوسکو مشہور کر دیا کہ وہ جہوٹا اور فریبی ہے۔ اور اس قلعہ کی حفاظت
ان مرہٹون کے سپرد کی جو بہت قدیمی نوکر اس گہرانے کے تہے۔ اور وہ سب پہلے باتونکو دیکہہ نہیں

اور پیشوا کی اختیارات برداشت جیاجی تہے - اور اوسی راجہ نے ان آدمیون پر توپین لگا دین جو پہرون بے
بے خبر پڑے تہی - اور پیشوا کی ساری سپاہیون پر جو جابجا پڑے ہوئے تہے گولے برسانی شروع کئے -
اور دمناجی گائکوار کو جو پیشوا سے خار کہائی بیٹہا تہا - اور بہت سے بخار لئے دم بخت ہو رہا تہا ملا لیا -
دتاجی اپنے ذہن بہاگ سمجہا کہ آج یہہ دن نصیب ہوا کہ پیشوا کو بالکل دار السلطنت سے
نکالنے کی واسطی بلا لیا - پندرہ ہزار سوار دونون سن اٹہے - پیشوا کے طرفدار اوسے لڑنے گئی - اور انکو شکست ہوئی
غرض گائکوار اور تارابائی جی دونو نے ملکر بہت سے قلعے فتح کر لئے - اور سری پت کے کسی رشتہ دار کو انہون نے
پرتہی ندہی یعنی وزیر اعظم مقرر کیا - بالاجی بہت شتابی کے ستارہ مین آگیا - اور دمناجی کو اوسنے دغا سے
۱۷۵۱ء مین قید کر لیا - مگر تارابائی وہ عجب ایک عورت تہی کہ اوسکو وہ مطیع نہ کر سکا - باقی حال
مفصل تیسرے حصہ مین دیکہو - ان مرہٹون کے ذکر نے ہماری تاریخ کے سلسلہ کو توڑ دیا - اور جن بادشاہون
کی سلطنت کا ذکر کرتے تہی اوسے آگے کے زمانہ مین چلے گئے - مگر اسکے بغیر ہمکو کوئی اور چارہ بہی نہ تہا -
ہندوستان کی سلطنت کے جب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو اوسکا جدا جدا بیان کرنا چاہیے - اب ہم پہر دلی کی
تاریخ کی طرف متوجہ ہوتے ہین ؛

دلی کا حال

۱۷۴۷ء ۱۱۶۰ھ تک ہم دلی کی سلطنت کا بیان کر چکے ہین - اب ۱۷۴۸ء ۱۱۶۱ھ سے پہر شروع کرتے ہین - اس
سال مین یہہ واقعہ پیش آیا کہ قمر الدینخان وزیر کا بیٹا بدر الدینخان نادرشاہی مین مارا گیا - یا مفقود الخبر
ہو گیا - ایک دستاویز اوسکی جائداد کی اولاد کی نام لکہا کر وزیر عمدۃ الملک امیر خان کو دی کہ بادشاہ سے
دستخط کرا دے - اوسنے اسکا کچہہ خیال نہ کیا جس سبب سے وزیر اور آصف جاہ دونون رنجیدہ خاطر
ہوئے - پہر عمدۃ الملک نے ایک دن علانیہ بادشاہ سی ان تورانی امیرون کی نسبت کچہہ کہا تہا
تو ان دونون نے سپاہ جمع کر کے بادشاہ سی کہا کہ ہمکو حج کو جانے کی اجازت دیجے - یا امیر خان کو

الہ آباد کی صوبہ داری پر بہجوائے - اور یہہ کہکر شہر سے باہر اپنے خیمے روانگی کے واسطی جماد ئے - مگر بادشاہ نے اوسکی خاطر سے امیر خان کو الہ آباد کی صوبہ داری پر بہجوادیا - اور موتمن الدولہ اسحق خان شوستری پایہ کا امیر تہا وہ اس سال مین مرگیا - اوسکی بیٹی کی شادی ابو المنصور خان صفدر جنگ سے کردی - اسی سال مین آصف جاہ دلی سے دکن کو گیا - اور اپنے بڑے بیٹے غازی الدینخان کو یہان بادشاہ پاس چہوڑ گیا - اوسکی شادی قمر الدینخان کی بیٹی سے ہوگئی - اس ناتے رشتے کے سبب سے ان دونون تورانی امیرون مین اتحاد پیدا ہوا - اور اس اتفاق سے اونکے مخالفین کی سازشون کا بازار سرد ہوا +

رہیلون کا عروج

یہی زمانہ رہیلون کی سرکشی کا ہے یہہ قوم افغانستان سے آکر ہندوستان مین بسے تہے - اور اس ملک کی پچہلی لڑائیون مین اونہون نے نام پیدا کیا تہا - اور آخر کو گنگا کے مشرقی ملکون مین اودہ سے لیکر پہاڑون تک اونکا تسلط ہوگیا تہا - اصل اوسکی یہہ ہے کہ شہاب الدینخان رہیلے کے دو بیٹے حسن خان اور شاہ عالم خان تہے حسن خان کا بیٹا داؤد خان تہا - عالم خان کا بیٹا حافظ الملک رحمت خان تہا - شہاب الدینخان کا ایک متبنی داؤد خان تہا - وہ ہندوستان مین آیا جب اوسکو نوکری نملی تو اوسنے قزاقی کا پیشہ اختیار کیا - اور عالمگیر کے عہد مین اطرح کچہہ اسباب امارت جمع کیا - اوسکے کچہہ اولاد نہ تہی - ایکدن راہ مین ڈیڑہ برس کا لڑکا پڑا پایا - معلوم نہین وہ ہندو تہا یا مسلمان تہا اوسکو لیکر پالا - اور علی محمد خان اوسکا نام رکہا جب وہ چودہ برس کا ہوا تو داؤد خان مرگیا - اور یہ سبکو اپنے مال اسباب کا وارث کر گیا - غرض چند روز بعد اس علی محمد خان کا غلغلہ شروع ہوا - اور پہار سنگہ فوجدار بریلی کا ملازم ہوا - اوسکے سبب سے اوسکا عروج شروع ہوا - پہر وہ جنگلون مین چلا گیا - بنی گڈہ مین جاکر اوسنے اپنا مسکن بنایا - توپخانہ دلوڑہی پر بہجوایا - اپنے تئین نواب

مشہور کرایا۔ جب کسی نے کہا کہ یہہ باتین کرنی بغیر حکم شاہی کے زیبا نہین۔ تو اوسنے یہہ جواب دیا کہ بادشاہ کے حکم کی ضرورت ملازمون اور نوکرون کو ہے۔ جو شخص خود بشمشیر زنی سے ملک حاصل کرے اوسے ان حکمون کی احتیاج نہین۔ غرض یہانتک اوسکا عروج ہوا کہ اوسکے آقازادے حافظ الملک رحمت خان اور دوندی خان اوسکے ہان ملازم ہوئے۔ جب اوسکی ان حرکات کی خبر محمد شاہ کو ہوئی۔ تو نواب وزیر الممالک قمر الدینخان کی طرف سے ہرنند فوجدار مراد آباد کے نام حکم آیا کہ علی محمد خان کی تنبیہ کرے۔ ان دونون مین لڑائی ہوئی۔ ہرنند لڑائی مین مارا گیا۔ رہیلون کو فتح حاصل ہوئی۔ اور بہت مال اسباب اونکے ہاتھہ آیا۔ بادشاہ کا مدت سے ارادہ تہا کہ دریائے گنگا کے پار کے ملک کی سیر کرے۔ اسلئے وہ خود اس کشتی کے فرو کرنے کے بہانہ سے چلا۔ بہت سا لشکر اور توپخانہ ساتھہ لیا۔ علی محمد خان اول تو بادشاہ کی خبر سنکر ڈرا۔ مگر پہر اپنا ارادہ مصمم کرکے لڑائی کے لئے مستعد ہوا۔ کئی مہینہ تک بادشاہی لشکر کو جنگل مین حیران رکہا۔ آخر کو قمر الدینخان وزیر کے ذریعہ عرضی عفو تقصیر کے لئے لکہی۔ اوسپر بادشاہ نے اس شرط سے قصور معاف کیا کہ وہ شاہجہان آباد تک لشکر کے ساتھہ قیدیون کی طرح جائے۔ یہہ اوسنے قبول کرلیا۔ اور قیدیون کیطرح دلی مین گیا۔ وہان سے رہا ہوکر سرہند مین صوبہ مقرر ہوا۔ یہان حافظ الملک رحمت خان بہی اوس سے آن ملے۔ یہہ مہم ۱۱۵۶ھ مین واقع ہوئی۔ رہیلون اور قمر الدینخان کی ملی بہگت تہی۔

احمد شاہ درانی کا حملہ ہندوستان پر

جمادی الثانی ۱۱۶۰ھ [جون ۱۷۴۷ء] مین نادر شاہ اپنے ملازمون کے ہاتہہ سے مارا گیا۔ احمد خان پہلے نادر شاہ کے ہان یساول تہا پہر یکباشی کے عہدہ پر سرافراز ہوا۔ غرض رفتہ رفتہ اوسکے ہان ایک بڑے پایہ کا افسر ہوگیا۔ جب وہ مرگیا تو خود غزنین اور قندہار پر مستسلط ہوا۔ اور وہان اپنا خطبہ اور سکّہ جاری کیا۔ نادر کے عہد سے ناصر خان صوبہ دار کابل تہا۔ شاہ ابدالی نے اوسکو بدستور اپنے عہدہ پر قائم رکہا۔ مگر پانچ ہزار سوار درانی اوسکے ساتہہ کئے کہ پانچ لاکہہ روپیہ ابہی بہیجدے۔ ناصر خان جب کابل مین آیا تو اپنے وعدہ سے پہر گیا۔

جب وہ اسطرح سلطنت ہندوستان کی سرحد پر آیا تو اوسنے پنجاب کا برا حال دیکہا۔ یہان لاہور کے صوبہ دار
عز الدولہ زکریا خان کی مرنیکے بعد ۱۱۵۷ سنہ مین اوسکا بیٹا یحییٰ خان معین السلطنت لاہور مین پہنچا۔ اور
اوسپر متصرف ہوا۔ بعد اوسکے شاہنواز خان دوسرا بیٹا لاہور مین پہنچا۔ اور باپکے ورثہ کا بہائی
سے طالب ہوا۔ تو دونون بہائیون مین لڑائی شروع ہوئی۔ انجام یہہ ہوا کہ یحییٰ خان اور اوسکا بیٹا
قید ہوئی۔ مگر وہ قید سے چہوٹ کر بادشاہ پاس چلے آئے۔ اور شاہنواز خان لاہور کا مالک ہوا۔ مرزا ادینہ بیگ
نے جو بڑا شیطان تہا شاہنواز خان کو یہہ سمجہایا کہ تم فقط قمر الدینخان کے بہانجے ہو۔ اور تمہارا بہائی
یحییٰ خان اوسکا داماد بہی ہے۔ اب وہ بادشاہ پاس گیا ہے۔ ضرور بادشاہ اور وزیر لکو تم سے چہینینگے۔ بہتر ہے کہ
اسوقت شاہ ابدالی سے جو سرحد ہند پر موجود ہے آپ اتحاد و رفاقت پیدا کیجے۔ وہ بہی کہنے مین آگیا اور اوسنے
شاہ ابدالی کو لکہا کہ آپ بادشاہ اور مین وزیر۔ شاہ ابدالی یہہ خدا سے چاہتا تہا اوسنے کہا بہت اچہا
اب ادینہ بیگ نے کیا کام کیا کہ قمر الدینخان کو لکہہ بہیجا کہ آپ کا بہانجا شاہ ابدالی سے سازباز رکہتا ہے
اوسپر قمر الدینخان نے بہانجے کو لکہا کہ بیٹا آجتک ہمارے ہان نمک حرامی نہین ہوئی۔ خبردار اس افغان
بادشاہ سے سازش نہ رکہنا۔ پانچون صوبے کشمیر لاہور ٹہٹہ ملتان کابل اوس نور چشم کے عمل مین
رہینگے۔ اب شاہنواز خان کو تقویت ہوئی۔ اور احمد شاہ سے نقض عہد کیا۔ اسی اثنا مین ناصر خان
بہی شکست پا کر شاہنواز خان پاس آگیا تہا۔ اب احمد شاہ نے ایفاء وعدہ کیلئے شاہنواز خان کو خط لکہا
تو اوسکا جواب اولٹا ملا۔ تو وہ پشاور سے لاہور پر چڑہ آیا۔ جب وہ لاہور کے قریب آیا تو اس نظر سے
کہ زکریا خان کو نادر شاہ نے لاہور کا صوبہ مقرر کیا تہا۔ اور شاہنواز خان اوسکا بیٹا تہا۔ اپنا چہوٹا
بیٹا شیخ عمر اوسکے پاس بہیجا اور پیغام دیا کہ اطاعت اختیار کرو۔ مگر اوسنے اوس کے بیٹے کو قید کر لیا
اور لڑنیکے لئے سامنے آیا۔ مگر تہوڑے مقابلہ کے بعد اوس لشکر سے جو دلی سے محمد شاہ نے بہیجا تہا جا ملا۔
یہہ لشکر بڑی کر و فر سے دلی سے چلا۔ مرزا احمد ولیعہد اوسکے سپہ سالار تہے۔ قمر الدینخان وزیر اور صفدر جنگ

اور بڑے رتبہ کے امیر اوسکے ہمراہ تہے۔ غرض احمد شاہ لاہور پر تصرف کرتا ہوا اور تمام دیہات اور
قصبات پر قبضہ کرتا ہوا ستلج کے کنارہ پر پہنچا۔ تو اوسنے ستلج کی پایاب راہون کو دیکہا کہ وہ بادشاہی
سپاہ کے قبضہ مین ہین۔ اس درانی بادشاہ پاس بارہ ہزار سے زیادہ سپاہ نہ تہی۔ وہ یہہ سمجہتا تہا
کہ سپاہ کی قوت اور قدرت کام مین آتی ہے اوسکی قلت اور کثرت کام نہین آتی۔ اسلئے وہ یہہ
دیکہکر کہ وہ اس قلیل لشکر کے ساتہہ دریاے ستلج سے لدہیانا کی طرف سے ایسی جگہ سے اوترا کہ جہان
دریا پایاب نہ تہا۔ تیرہوین ربیع الاول ۱۱۶۱ھ کو سرہند مین قبضہ کرلیا۔ یہان پہلے علی محمد خان روہیلہ
صوبہ دار تہا۔ اسکو اس نظر سے کہ وہ اپنی ہم قومون سے نہ ملجائے اوسکی جگہ بدلدیا تہا۔ وزیر قمر الدین خان نے
یہان بہت کچہہ اپنے لشکر کا اسباب چہوڑا تہا۔ اور اوسکا لشکر آگے بڑہہ گیا تہا۔ اس سارے اسباب پر وہ
قابض ہوا۔ اور کئی توپین اوسکے ہاتہہ لگین جو اوس پاس پہلے نہ تہین۔ غرض جب یہہ خبر بادشاہی لشکر
کو پہنچی تو وہ لڑنیکے لئے اولٹا پہرا۔ اسلئے شرقی فوج غربی اور غربی فوج شرقی بن گئی۔ درانی لشکر کی
اس تیز دستی سے بادشاہی فوج ڈری ہوئی تہی۔ جب وہ اسکے پاس آئی تو اوسنے گرد خندق کہودی
اس سبب سے سوارون کے تہوڑے تہوڑے گروہون سے کچہہ کام نہین نکل سکتا تہا۔ اگرچہ وزیر
قمر الدین خان کی جان نماز پڑہنے مین ایک گولہ کے لگنے سے گئی۔ مگر دس روز تک اوسکا لشکر درانیون
کے دہرے اوڑاتا رہا۔ جب پچیسوان دن ہوا تو درانیون کے سوارون نے سخت حملہ کیا
اور خندق کو دکر اندر گہس گئے۔ مگر شکست کہاکر بہاگے اور ربیع الاول کی آخر تاریخ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ع کو وہ اپنے
بہاگ گئے۔ اس لڑائی مین راجہ ایسری سنگہ جے پور کا راجہ بہی تہا۔ مگر وہ بغیر لڑائی کے اپنے ملک کو بہاگ گیا
مرہٹون نے اوسکے ملک پر حملہ کیا تہا۔ ابو المنصور صفدر جنگ نے توپخانہ سے خوب کام لیا۔ میر منو
پسر قمر الدین خان نے بڑی داد شجاعت دی۔ بادشاہ نے اسکو باپ کی وصیت کے موافق معین الملک کا
خطاب دیکر لاہور اور ملتان کی صوبہ داری پر روانہ کیا۔ اب شاہزادہ دہلی کو پہرا چلا آتا تہا کہ

اوسکو باپ کے مرنیکی خبر پہونچی - بہہ بادشاہ مرض سہال مین مبتلا ہوا - ۲۶ ربیع الثانی ۱۱۶۱ ھ اپریل ۱۷۴۸ء کو عالم بقا کو رخصت ہوا - اکتیس ۳۱ سال سلطنت کر کے خاندان تیموریہ ہی کو تباہی کے کنارہ پر پہنچا دیا - اور عیش و عشرت کے وہ سامان جدید ایجاد کر گیا کہ جنکی پیروی سے آج تک امیرون کا ستیاناس ہوتا ہے - جن فحش باتون کی تاریخ کی تلاش کیجائے وہ اسی بادشاہ پر ختم ہو جاتی ہین لکھنؤ کا میلا ندہ ایجاد کرتا نہ واجد علی شاہ کو جوگی جوگن کا میلا سوجہتا - اگر کوئی پوری خصلت اس زمانہ مین محمد شاہ کی سمجھی جائے تو واجد علی شاہ کو دیکھ لے ✦

احمد شاہ کی سلطنت

احمد شاہ غرہ ربیع الثانی ۱۱۶۱ ھ ۱۷۴۸ء مین تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا - اوسکی سلطنت کا آغاز مبارک معلوم ہوتا تھا - اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر یہہ سلطنت بڑے دن دیکھے - وہ خود جوان بیس برس کا تھا - اوسکے دربار مین بڑے بڑے لائق اہلکار تھے - آصف جاہ مرہٹون کو دکہن مین روکے ہوئے تھا - شمالی حملون کا جو طوفان ہی آیا تھا وہ ہی رفع دفع ہو گیا تھا - مگر تمام کام اور انتظام جو شخصی اور شخصی سلطنتون کے ہوتے ہین اونمین سخت عیب ہی ہوتا ہے - کہ اونکا اعتبار نہین ہوتا ایک مصیبت اس سلطنت پر یہہ پڑی کہ آصف جاہ اول ہی سال جلوس مین مر گیا - اول اوسے وزارت کی درخواست کی گئی - مگر جب اوسکے مرنیکی خبر آئی تو ابو المنصور خان کو وزارت کا منصب ملا - عمدۃ الملک مدار المہام کو برہان الملک کا خطاب عنایت ہوا - آصف جاہ کے چھہ بیٹے تھے - اول بیٹا میر محمد شاہ تھا جسکو لقب غازی الدینخان خان فیروز جنگ تھا - دوسرا بیٹا میر احمد جسکو لقب ناصر جنگ تھا وہ باپ کی جگہ قائم مقامی کرتا تھا - تیسرا میر محمد جسکا لقب صلابت جنگ تھا - چوتھا میر محمد شریف جسکا خطاب برہان الملک تھا - پانچوان نظام علی خان - چھٹا میر مغل ناصر الملک اوسکا لقب تھا - اول بیٹے کو بادشاہ نے شرف دیوان خاص اور بخشیگری رسالہ الاشاہی کی مرحمت کی

احمد شاہ درانی اونکے حملے سے ڈر ابیٹھا تہا اسلیئے اوسنے ناصر جنگ کو سپاہ سمیت دکن سے اوبلایا
مگر جب یہہ معلوم ہو گیا کہ احمد شاہ درانی اپنی شمالی مہمات مین مصروف ہے تو اس امداد کی کچھہ ضرورت
نہ رہی اسلیئے اوسکو برہانپور سے اولٹے جانیکا حکم بہیجدیا۔ غرض سب اہلکارون اور سلطنت کا انتظام کرکے
بادشاہ عیش و عشرت شاہانہ مین مصروف ہوا۔ گویا اب بادشاہی کے یہی معنی ہو گئے تہے کہ سارے دن ہیجڑون لونڈیون
اور عورتون سے صحبت ہو۔ رات دن طبلہ سارنگی کہڑکا کرے۔ ڈوم ڈہاریون اور گویون نچویون کی
دہوم مچا کرے۔ اور دنیا کی خبر نہ ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔ ان دنون بادشاہ کی سلطنت کو بڑی ہنگامے
یہی ہین کہ دو صوبے پنجاب و رہیل کہنڈ کے لڑائیون کے جہگڑون ہی مین ہو رہے تہے۔

رہیلون کی لڑائیان

وزیر الملک صفدر جنگ کے ہمسایہ مین رہیلے لگے ہوئے تہے۔ اس ہمسائیگی کے سبب سے اوسکے دل مین
اونکی طرف سے خار اور غبار تہا۔ جب علی محمد خان مرگیا تو اوسنے قائم خان پسر محمد خان بنگش کو
لکہا کہ اوسکے بیٹون سے ملک چہین لے۔ ان دونونکی لڑائی مین خواہ کوئی مارا جاے وزیر اپنی جیت جانتا
تہا۔ قائم خان ملک کی طمع مین آکر سعد اللہ خان پسر علی محمد خان پر لشکر چڑہا کر لیگیا۔ اور اوسکو
بدایون کے قلعہ مین جاکر گہیر لیا۔ ہر چند اوسنے عاجزی کی مگر اوسنے ایک نہ سنی۔ آخر کو مرتا کیا نکرتا۔ قلعہ سے
لشکر لیکر نکلا۔ اور اوسنے قائم خان کو شکست دی اور اوسکی جان لی۔ جب یہہ واقعہ وقوع مین آیا تو
وزیر بادشاہ کو لڑائی پر آمادہ کرکے کوئل مین لایا۔ اور خود فرخ آباد مین پہنچا۔ اور بیچاری قائم خان
مرحوم کی بیوہ اور بال بچون سے سارا ملک چہین کر اپنے قبضہ مین کرلیا۔ فقط فرخ آباد اور چند موضعات
اوسکی ماں اور بی بی کو دیدئے۔ باقی سب کچہہ ضبط کرلیا۔ بادشاہ اولٹا ۱۱۶۳ ہ مین دلی مین چلا آیا۔ اور
وزیر یہان چند روز تک مقیم رہا۔ اور نول راے اپنے نائب کو جو ملک اودہ مین تہا یہہ سارا اپنا ملک لیا ہوا
اوسکے سپرد کیا۔ اس نائب نے قنوج کو اپنا صدر مقام بنایا۔ قائم خان کا بہائی احمد خان صفدر جنگ کی

خدمت مین رہتا تہا جب اوسنی دیکہا کہ اونکے بہائی اور باپ کا ملک چہین گیا تو اوسنے وزیر کی رفاقت سی
جدائی اختیار کرکے اپنی ملک پر قبضہ کرنے چلا گیا - اور رہیلون کو اپنی مداد کے لئی بلا لیا - اور اسی زمانہ
مین رحمت خان اور دوندی خان نے بہی ایک فتح حملہ مرادآباد مین حاصل کی تہی - اور ۱۱۶۳ھ ۱۷۵۰ء مین نول رای
پر لشکر کشی کی - اور اسکو شکست دی اور جان سے مار ڈالا - جب یہان یہہ حال گذرا تو صفدر جنگ سورج مل جاٹ
کو ساتھہ لیکر ان پٹہانون سی لڑنے آیا - مارہرہ پر دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا صفدر جنگ زخمی ہوا
اور شکست پائی - یہہ شکست پاکر جو دلی مین گیا تو وزارت مین خلل پڑا - مگر اہلکارون کو رشوت
دیکر دلاکر پہر وزارت کی بنیاد کو پختہ کر لیا - بعد ان فتوحات کے احمد خان نے اودہ اور الہ آباد کو نائب صوبون سے
خالی پایا تو اونکے لینی کا ارادہ کیا - اور بحساب فوج لیکر الہ آباد پر حملہ کیا - یہان صفدر جنگ کے رفقا
بقاء اللہ خان اور علی قلی نے قلعہ مین پناہ لی - اوسنے قلعہ کا محاصرہ کیا - خلد آباد سے لیکر قلعہ تک
سارے شہر مین آگ لگا دی اور اوسے لوٹ لیا - صرف دریاباد کو جسمین افغان رہتے تہے چہوڑ دیا -
شیخ افضل الہ آباد کے دائرہ کو بہی مقدس سمجہکر ہاتہہ نہین لگایا - پہر ۱۱۶۳ھ ۱۷۵۰ء مین بلگرام کے لوٹنے کا
ارادہ کیا - مگر چند آدمیون پر خیر گذری کہ وہان کچہہ روشناس احمد خان کے نکل آئے - غرض یہہ لوٹ مار
ہو رہی تہی - احمد خان کی حکومت اچہی طرح ان صوبون مین نہین بیٹہی تہی کہ اب وزیر الممالک نے
دیکہا کہ اوسکی پریشانی اور خرابی کی کوئی حد باقی نہین رہی ہے - اور وہ رہیلون کے مقابلہ مین
ضعیف و ناتوان ہے تو اوسنی اس بدنامی دہبہ کو کسطرح دہویا کہ وہ اور ہیل گیا یعنے اوس نے
مرہٹون کو اپنی امداد پر مستعد کیا - ملہار راو ہلکر و جی آپا سیندہیا سے جنکو بالاجی نے ابہی مالوہ کو
بہیجا تہا اعانت کی درخواست کی اور سورج مل جاٹ کو اپنی ہمراہ لیا - اور ان ہندوون کو بہت ملک
اور دولت دینے کا وعدہ کیا - یہہ تیر اوسکی درست بیٹہی - اول جمادی الثانی ۱۱۶۴ھ کو اوسنی کوچ کیا -
اول جالیسر اور سعد آباد مین احمد خان کی طرف سے شادل خان حاکم تہا - اوسکو شکست دی جب احمد خان نے

اس شکست کا حال سنا تو الہ آباد کی محاصرہ کو چھوڑ کر فرخ آباد مین آیا - اور دریا کے کنارہ چھپرمین اوپر پہنچا
- یہان سعد اللہ خان سہیلہ بھی امداد کو آ گیا - سنہ ۱۱۶۴ھ مین یہان لڑائی ہوئی - افغان بیچارے اکیلے اپنی
دم سے تھی جانب مخالف مین - مرہٹے جاٹ وزیر کی فوج قدیم جدید - اسلئے دس بارہ ہزار افغان مارے گئے
اور اونکو شکست ہوئی - مگر احمد خان اور سعد اللہ خان زندہ نکل گئے - اور کوہ کماون مین جا کر پناہ لی
اب سرحد کول اور جالیسر سے لیکر کوہ ہمالیہ تک پہاڑیون تک مرہٹون کا قبضہ ہو گیا - اور اونکو اجازت
ہو گئی کہ وہ چوتھ وصول کرین - یہہ مرہٹے وہ سنبر قدم تھے جس باغ مین قدم رکھتے تھے اوسکو جنگل بناتی تھے -
جس آبادی مین بیٹھے تھے اوسکو ویرانہ کر دیتا تھے - غرض یہہ دا دیے سرسبز ملک مرہٹون کی پامالی اور
وزیر الملک کا نامہ اعمال اعمال سے سیاہ ہوا - افغان بھی ان مرہٹون کے ہاتھہ سے تنگ آ گئی - اور اونکی توسط
سے وزیر سے صلح کی درخواست کی - مرہٹونکی علوت تھی کہ وہ کسی طرف کو بالکل غارت نکیا کرتے تھے -
دونون فریق کو قائم رکھکر اپنا مطلب حاصل کیا کرتے تھے غرض ان مرہٹون نے رہیلون کے وزیر
سے صلح کرا دی +

حاکم اجمیر کا شکست پانا

یہان یہہ فتح حاصل ہوئی وہان اجمیر کے صوبہ دار کو شکست ہوئی - فتح شکست سلطنت کا فائدہ ونقصان
کو برابر ہوا - اجمیر کی شکست کی تفصیل یہہ ہے کہ سید صلابت خان ذوالفقار جنگ اجمیر اور اکبر آباد کا صوبہ دار
مقرر ہوا - اسوقت جودہ پور کی ریاست کے لئے تخت سنگہ اور مہاراجہ سنگہ چچا بھتیجے لڑ رہے تھے کہ تخت سنگہ
پادشاہ پاس آیا - اور ذوالفقار جنگ سے ملا - صلاح یہہ ٹھہری کہ اکبر آباد اور اجمیر کے صوبون کے انتظام کے واسطے
تخت سنگہ فوج لائے - اور ذوالفقار جنگ اوسکو جودہ پور کی ریاست دلا دے تخت سنگہ تو ناگور مین
لشکر لیکر گیا اور ذوالفقار جنگ جاٹون کے ملک پر متوجہ ہوا - نیم رانا پر حملہ کر کے اوسے فتح کر لیا - آگے نارنول مین
گیا - اور اول یہہ ارادہ کیا کہ اکبر آباد کا بند و بست جاٹون کو شکست دیکر کرون - چنانچہ اوسنے اوس کو شکست دیکر

اوسسے صلح کرلی تخت سنگہ جب سترہ اٹہارہ ہزار سپاہ لیکر آیا تو اوسنے جاٹون کو ذوالفقار جنگ کے خیمے مین
بیٹہا پایا - اتنے مین مہاراجہ سنگہ بہت سے راجپوت راجاؤن کو ساتہہ لیے اوسکی مدد کیلیے آیا - لڑائی ہوئی تخت سنگہ
کے برخلاف مرضی کے ذوالفقار جنگ نے کام کئے - اسلئے شکست فاحش پائی - اور نادم اور پشیمان دلی
مین آیا - یہان اونکی میرالامرائی و صوبہ داری چہین گئی - اسپر وہ بڑا افروختہ ہوکر بادشاہ کی جان کے
درپے ہوئے تہے - کہ بادشاہ نے اون کو قیدخانہ مین بہیجدیا +

احمد شاہ درانی کا حملہ

بہاڑیون کی سلطنت بگڑ رہی تہی - کہ یکایک یہ خبر آئی کہ احمد شاہ درانی ہندوستان مین لاہور کے قریب
آن پہونچا ہے - معین الملک ناظم صوبہ نے شہر سے نکل کر اوسکا مقابلہ کیا - چار مہینہ تک برابر لڑائیان
ہوتی رہین - آخر ایکدن سخت لڑائی ہوئی - ادینہ بیگ اور کوڑا مل نے اعانت معین الملک کی نکی -
اسلئے اوسکو شکست ہوئی - اسوقت اوسکو یہہ خوب تدبیر سوجہی کہ وہ احمد شاہ درانی کی خدمت مین چلا گیا
- اوسنے نہایت اعزاز و اکرام کیا - اتنے بہالسی بادشاہ کی خطوط متواتر صفدر جنگ کے بلانیکے لئے جاتی تہے -
اوسنے بلہار راؤ سے زر خطیر کا وعدہ کیا - اور اپنے ساتہہ لیکر دلی کی طرف چلا - اور یہہ ارادہ کیا کہ شاہ
درانی کو شکست دیکر لاہور اور ملتان کا خود انتظام کرلے - ابہی یہہ دلی تک پہنچے نہ تھے کہ وہان جاوید
خواجہ سرانے جو بادشاہ کی منہ بہت لگا تہا - اور نواب بہادر کا خطاب بہی حاصل ہوگیا تہا - شاہ درانی
کو صلح کا پیغام دیا - یہان بادشاہ نادر شاہ کا زمانہ دیکہے ہوئے بیٹہا ہوا تہا - ملتان اور لاہور کے
دونو صوبے دیکر صلح کرلی - اور غنیمت جانا کہ یہہ بلا ٹلی - احمد شاہ درانی یہہ دونو صوبے معین الملک کو
دیکر چلا گیا

صفدر جنگ کی ناراضی

جب صفدر جنگ دلی مین آیا تو بہت ناشگفتہ خاطر ہوا - اوسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین ملہار راؤ کو جو زر خطیر کا

وعدہ کرکے یہان لایا ہون - اوسکو کس گہر سے روپیہ دون - اسیر امیر الامرا فیروز جنگ خلف صفدر جنگ
جو ناصر جنگ کے مرنے کی بعد دکہن کی چہہ صوبون کیلئے بادشاہ سے درخواست کرتا تہا - اور بادشاہ اون سے
بہاری نذرانہ مانگتا تہا - اوسنے کہا کہ اگر یہہ صوبے مجہے عنایت ہون تو مین ملہار راو کو اپنی ساتہہ
لیجاتا ہون - اور جو روپیہ ٹہرا ہے وہ دلادیتا ہون - یہہ درخواست منظور ہوگئی - اور ملہار راو دکہن کو
فیروز جنگ کے ساتہہ رخصت ہوا - اب وزیر الملک کو اس خواجہ سرا کا بڑہنا بہی ناگوار خاطر تہا - اور اوسکے
سبب سے اوسکے رعب داب مین بہی فرق آگیا تہا - اوسنے ایکدن جاوید نواب بہادر کو دوستانہ اپنے
گہر ضیافت مین بلاکر مار ڈالا - اس خواجہ سرا کو بادشاہ دل و جان سے عزیز رکہتا تہا - صفدر جنگ کے اس
حرکت سے ظاہر و باطن مین ناراض ہوگیا - اور اوسکے انتقام کے درپے ہوگیا +

صفدر جنگ اور غازی الدینخان عماد الملک کا حال اور خاص دار الخلافہ کے فساد

جب فیروز جنگ ملہار راو کو لیکر دکن مین گیا تو وہ اپنے بیٹے شہاب الدین محمد خان کو نیابت میر بخشیگری
پر چہوڑ گیا - فیروز جنگ جب اورنگ آباد مین پہنچا - تو یہان اوس سے لڑنیکے لیئے آیا - مگر ہنوز لڑائی نہ ہوئی
تہی کہ اجل کا حکمنامہ اوس پاس آپہونچا - شہاب الدین محمد خان کو باپ کا سارا مال ہاتہہ لگا - اگرچہ وہ
عمر مین سولہ برس کا تہا - مگر آفت روزگار تہا - وہ عیش و عشرت کی لذت سے ناآشنا تہا - ایام طفلی مین
لہو و لعب سے نفرت تہی - ارادہ بلند ہمت عالی رکہتا تہا - اپنے ارادون کے پورا کرنے مین کسی برے
کام کے کرنے مین پرہیز نہ کرتا تہا - اور عجیب حکمت سے اونکو پردہ خفا مین چہپا رکہتا - قتل کرنا اور دغا
دینا اوسکی عادت مین داخل تہا - برے کامون کے نتیجون کی پرواہ نہ وہ اپنے لیئے کرتا نہ اوروں کے لیئے سوچتا
منتقمی ایسا تہا کہ صفدر جنگ کو روز سلام کرنے جاتا - جس روز اوسکا باپ فیروز جنگ دلی سے گیا ہے
تو صفدر جنگ بڑا خوش تہا - مگر یہہ نہین جانتا کہ وہ اپنا لڑکا اوسکی جان کے لیئے عذاب چہوڑ جاتا ہے

یہانتک اوسنے وزیر کو بیچا یالا اور اوسنے پادشاہ کے ہان سے غازی الدینخان عماد الملک کا خطاب اوسکو
دلا دیا۔ اور بیٹے سی زیادہ چاہنے لگا۔ اوسکی محل سرا تک مین وہ جانی لگا۔ صفدر جنگ پہلی جاوید خواجہ سرا
کو تو شہید کر چکے تہی۔ اب اوسکو یہہ ہوگئی کہ کسیطرح انتظام الدولہ خانخانان کو جو قمر الدینخان وزیر کا
داماد تہا۔ اور غازی الدینخان اوسکا بہانجا تہا ٹہکانی لگائے۔ اول اونسے منافقانہ اتفاق
پیدا کرنا چاہا مگر وہ اوسکے دم مین نہ آیا۔ ایک خواجہ سرا کے ہاتہہ صفدر جنگ نے بے قاعدہ عرضی بادشاہ
کے محل مین بہیجی تہی۔ اس گستاخی پر پادشاہ ایسا خفا ہوا کہ اوسکے حکم سے پادشاہی آدمیون نے
قلعہ دار کو جو صفدر جنگ کی طرف سے تہا اور اوسکے آدمیونکو قلعہ سی باہر کر دیا۔ غرض اسی عین شہر کے اندر
ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ ہزارون آدمی قلعہ کے گرد جمع ہوگئے۔ صفدر جنگ نے جب دیکہا کہ بات
بگڑ گئی تو اونسے عرضی بہیجی کہ مجہے صوبہ اودہ جانیکی لئے رخصت ملجائے۔ یہہ درخواست منظور ہوئی
۔ وہ پادشاہ سی رخصت ہوکر دو تین مہینے تک شہر کے ادہر ادہر اس امید پر پہرتا رہا کہ شاید اب بہی پادشاہ
بلالے۔ مگر پادشاہ اوسسے دل سے ناراض تہا۔ اب ساری شہر کے اندر انتظام الدولہ اور غازی الدینخان
کا انتظام ہوگیا۔ اوسکے برجون پر مورچے لگ گئے۔ اور پیرامادونسے نوکر جمع ہونے شروع ہوئے۔ صفدر جنگ
نے جانا کہ دشمن میرا کام تمام کرینگے کوئی کسر باقی نہین رکہینگے اسلئے وہ بہی لڑائی کے لئی مستعد ہوا
اور سورجمل جاٹ اور اندر گسائین فوجدار راہنی محال سہارنپور کو بلالیا۔ اطرفین سے مورچے
قائم ہوگئے۔ لڑائی شروع ہوئی۔ غازی الدینخان نوجوان فتنہ انگیز نے ایران اور توران کا
جہگڑا اور شیعہ اور سنیون کی عداوت کا معاملہ بیچ مین ڈالدیا۔ اور راجہ دیبی دت کو صفدر جنگ کے
لشکر مین بہیجا کہ وہ رہیلون کے امرا عظام سے ملکر اونکو اوسسے بلالے۔ غرض یہہ چرچہ گیاہی تہا کہ نجیب خان
جو صفدر جنگ کے جماعہ دارون مین تہا۔ اور دوندی خان رہیلہ کا داماد تہا۔ گہوڑے پر سوار ہوا
اور اونسے کہا کہ جس کسیکو اہل سنت وجماعت کا پاس ہو وہ میرے ساتہہ ہولے اور جو میرے ساتہہ

متفق نہو وہ چلا جائے - یہہ کہتا تہا کہ ایک لشکر افغانون کا اوسکے ساتہہ ہو لیا - اور وہ بادشاہ کی خدمت مین چلا آیا - غازی الدینخان نے ہولکر کو اپنی امداد کے لئی بلایا - اوہون نے اپنے ہم مذہب جاٹون اور پرانے دوست صفدر جنگ پر حملہ کرنے مین کچھہ تامل نہ کیا غرض چہہ مہینہ تک یہہ نہین جوتی پیزار چہری کٹار توپ بندوق دار الخلافہ کے اندر باہر ہوتی رہی - آخر کو مہاراجہ مادہو سنگہہ کچہواہے نے بیچ مین پڑکر صلح کرائی - صفدر جنگ مغلوب ہو گیا تہا - اوسنے فقط اس بات پر قناعت کی کہ اودہ اور الہ آباد کی صوبہداری اوس پاس رہے -

غازی الدینخان کی لڑائی جاٹون سے

جب صفدر جنگ چلا گیا تو خانخانان وزیر اور غازی الدین خان امیر الامرا مدار المہام سلطنت ہوے ہر ایک کو حب جاہ تہا - ہر ایک ملکی اور مالی معاملا کو اپنی طرف کہینچا چاہتا تہا - باوجود قرابت اور اتفاق کے اونمین نفاق پیدا ہوا - ہر ایک نے اپنی رای اور مدعا کے موافق کام کیا - جاٹون نے صفدر جنگ کا ساتہہ دیا تہا - اسپر عماد الملک خار کہائے بیٹہا ہوا تہا - اسوقت ملہار راو سات ہزار لشکر سے اوسکے ساتہہ تہا - اسلئے اوسنے جاٹون سے لڑنیکا ارادہ کیا - خانخانان یہہ چاہتا تہا کہ سورجمل بالفعل پچاس لاکہہ روپیہ عفو تقصیر کے عوض پیشکش دیتا ہے اوسے لینا چاہئے - یہہ روپیہ لیکر سپاہ کی درستی مین صرف کرنا چاہئے جب استقلال خوب ہو جائے تو سال آئندہ مین جاٹونکا استیصال کرنا چاہئے - عیش آرام کے سبب سے بادشاہ کو لیاقت ایسے امور مین انفصال کی نہ تہی - عماد الملک نے جوانی کے گہمنڈ مین اور مرہٹون کی امداد اور بہروسہ پر سورجمل پر حملہ کیا - اور اوسکو قلعہ کمبہیر مین گہیر لیا اوسکے ملک پر قبضہ کر لیا - تین مہینہ محاصرہ گذر گیا - قلعہ نہ فتح ہوا - اور ملہار راو کا بیٹا کہانڈی راو مارا گیا قلعہ کا بدون توپونکے تسخیر ہونا مشکل تہا - اسلئے عماد الملک نے عاقبت محمود خان کشمیری کو رسالہ سمین وانع کے ساتہہ شاہجہان آباد مین توپخانہ لینے کے لئے بہیجا - اور کہدیا کہ اگر یہہ کام آسانی سے ہو جا

تو فہما اور نہ جسطرح ہوسکے عماد الملک کے التماس عاقبت محمود خان نے بادشاہ کی خدمت مین عرض کی
اور بہت اصرار کیا - خانخانان یہہ سوچا کہ اگر توپخانہ گیا تو پہر واپس نہ آئیگا - جاٹون کو شکست ہو جائیگی
پہر معلوم نہین اعتماد الملک سنگدل بیرحم مرہٹون کی ساتہہ ہوکر کیا کیا خرابیان پہیلائیگا - اسلئے اوسنے
توپخانہ کی بہیجنے مین توقف کیا - عاقبت محمود خان اسپر بگڑ بیٹہا - اوسنے بادشاہ سے سالہا سین
کی تنخواہ کا دعوی کیا - اور خود اوس سالہ مین قیدیون کی طرح ہو بیٹہا - اور سارے دن شہر مین ایک
غدر مچا دیا - بادشاہ کی دربار مین بہی کسی کو نہین جانے دیا - اور پانچ ہزار گلہ وزیر کے گہر سے اپنی حفاظت
کے واسطے لاتا تہا کہ راہ مین وزیر کے آدمیون نے چہین لئے - غرض جامع مسجد کے نیچے لاٹہی پونگا توپ بندوق
ہونے لگی - آخر کو عاقبت محمود خان یہان سے ڈاسنہ چلا گیا - اور وزیر کی جاگیر اور خالصہ سے جو کچہہ وصول
کر سکا وصول کیا - انہین دنون مین عماد الملک نے نجیب خان کو محال سہارنپور مین بہیجا تہا - اوسنے
تمام محالات پر قبضہ کر لیا - وزیر کے سب عمال کو باہر کر دیا - اسپر وزیر خفا ہوا - اور بادشاہ کو لونی مین لایا
اور نجیب خان کی تنبیہ کیواسطے اوسکا ارادہ مصمم کرایا - اسی اثنا مین نجیب خان نے اپنی عفو تقصیرات
کی عرایض بہیجین - اوسکا قصور معاف ہوا - بادشاہ نے باونی محال سہارنپور اپنی طرف سے
اوسکو عنایت کیا - گجرات اور مالوہ جب سے مرہٹون کے قبضہ مین آگیا تہا تو وہ ہر سال آتی سپاہین
اپنے ساتہہ لیکر ہندوستان کے ملک کو تاخت و تاراج کرتے تہے - اور تمام راجپوتانہ کو لوٹ کر اونہون نے
برباد کر رکہا تہا - اسلئے خانخانان کا ارادہ ہوا کہ مرہٹون کی ترقی کو روکے - راجپوتانہ کی راجاؤن اور وزیر
نے ایک محضر بنایا - اور سب نے دستخط کئے - اور اوسکو سورجمل و صفدر جنگ کے پاس بہیجا - اور لکہا کہ جب
بادشاہ کول مین پہنچے تو صفدر جنگ اوسسے آکر ملے - اور وہان سب متفق ہوکر آگرہ مین آئین تو سارے
راجپوت و جاٹ جمع ہون - غرض یہہ محضر سورجمل پاس روانہ کیا - اودہر عماد الملک کو لکہا کہ ہم
تیری امداد کے واسطے آتی ہین - جو نوشتہ جاٹون کو لکہا تہا وہ عماد الملک کے ہاتہہ پڑ گیا - اوسنے وہ خط

پادشاہ کو بہت لعنت ملامت کر کے بہیجدیا - اور خود تو محاصرہ مین مصروف رہا - اور ملہار راؤ کو شاہزادہ
سے لڑنیکے لئی بہیجدیا -

پادشاہ کا قید ہونا

اوسنے آتی ہی پادشاہی خیمہ پر گولے برسانے شروع کئے - سارا لشکر پادشاہ کا بہاگ گیا صرف
تین سو آدمی ساتہہ رہ گئی - پادشاہ اور وزیر بڑی مصیبت سے دلی مین پہنچے - پادشاہ قلعہ کے اندر گیا
وزیر باہر خیمہ مین اوترا - سارا مال اسباب پادشاہی مرہٹون کے ہاتہہ آیا - دوسرے روز عماد الملک بہی محاصرہ کو
چہوڑکر چلا آیا - جو پادشاہ کا لشکر تباہ راہ مین ملا اوسکی تشفی اور تسلی کی - اور مہد علیا بیگم کا خیمہ جو پیچہے
رہگیا تہا اوسکے ساتہہ وہ ملہار راؤ دلی مین پہنچی - انتظام خانخانان اور اور امرا سے پادشاہ نے عماد الملک
کے باب مین مشورہ کیا - سب نے عرض کیا کہ عماد الملک مرہٹون کا مطیع ہو گیا ہے - اب وسے خانہ زادگی
کی توقع عبث ہی صلاح وقت تو یہی ہے کہ حکم صادر فرمایا جائے کہ خانہ زاد جسقدر ہین وہ اپنا حق نمک ادا کرین
- صفدر جنگ کو امداد کے واسطے لکہے اور سورجمل کو اعانت کے لئے بلائے - جاٹ رجپوت صفدر جنگ سبب یہہ
ملکر ضرور کمک کرینگے - لیکن غازی الدین خان تو راہ ہی مین لشکر کے آدمیون کو دم دلاسا دیتا آتا تہا -
سارے منصبداران اور فوجدارن ای لڑنے سے انکار کر دیا - پہر پادشاہ نے وزیر سے کہا کہ غازی الدین خان
نمک پروردہ ہی وہ میرے ساتہہ دغا نہین کریگا - اب تم چند روز جب تک مرہٹے ملک مین گہر بیٹہو - باہر نہ نکلو
اگرچہ وزیر نے تین دفعہ پادشاہ سے کہا کہ حضور کی یہہ رای خطا ہے - مگر پادشاہ نے وزیر کو تسلی آمیز
جواب دئے - اب ناچار وزیر اپنے گہر گیا - اور اپنی حفاظت کا سامان خوب جمع کیا - عماد الملک کی خاطر سے
عاقبت محمود خان پادشاہ کی وزیر بنے - اب وسنے تمام امرا کو اپنی پاس جمع کیا - اور یہہ تقریر
اوسکے سامنے بیان کی کہ ای امیر سنو کہ یہہ احمد شاہ ہمارا پادشاہ کیسا نالائق ہے - اوسکے
سبب سے سلطنت برباد ہوئی جاتی ہے - قیام سلطنت کا اسباب نظر نہین آتا - اور مین

ایسی جرات اور ہمت تہی کہ وہ اپنے دشمنون سے یعنے مرہٹون سے لڑتا - نہ اوسمین راست بازی تہی کہ وہ
اپنے دوستون کے ساتہہ سچا ہوتا - اور وعدہ خلاف نہ ہوتا - غرض وہ نامرد کم ہمت جہوٹا تلون
مزاج ہے - اسلئے بہتر ہی کہ کسی اور شاہزادہ کو بادشاہ بنائین - عماد الملک کے خوف کے مارے
کس مین دم تہا کہ چون و چرا کرتا - سب نے تسلیم کیا - علماء بلائے اونہون نے فتوے لکہکر
پہنچانے پر حدیث اور آیتین قرآن کی لکہین - آگرا وسے یہہ تحریر کیا کہ بادشاہ سے ایسی افعال قبیح
سرزد ہوئی ہین کہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق اوسکا معزول ہونا چاہیئے - حاشیہ پر سبکی
مہرین ہو گئین غرض دہم شعبان ۱۱۶۷ھ / جولائی ۱۷۵۴ کو تخت سے اوسے اوتار کر قیدخانہ مین بٹہا دیا -
اور آنکہون مین سلائی پہروادی - اور سلطان عزیزالدین محمد عزالدین بن جہاندار شاہ کو تخت پر بٹہایا -
اور اوسکا لقب عالمگیر ثانی رکہا - احمد شاہ نے چہہ سال دس مہینے سلطنت کی - افسوس ہے کہ اس بادشاہ
کے عہد مین اکبر اور اورنگ زیب کی سلطنت قابل رحم ہو گئی - اگرچہ بادشاہ کے نام کی عزت سارے
ہندوستان مین اب تک چلی جاتی تہی - مگر اوسکے قبضہ مین چند ضلعے دوآبہ کے اور کوئی ایک ضلعے ستلج کے
جنوب مین رہ گئے تہے - گجرات مرہٹون کی پامالی مین تہا - بنگال بہار اڑیسہ علی وردی خان کے
جانشینون کے تصرف مین تہا - اودہ مین صفدر جنگ کا ڈنکہ بجتا تہا - وسط دوآبہ مین بنگش حکمرانی کرتے
تہے - اور وہ اضلاع جنکو اب رہیل کہنڈ کہتے ہین رہیلون پاس تہا - پنجاب احمد شاہ درانی کو حوالہ
ہوا تہا - باقی سارے ہندوستان مین ہندو مسلط تہے - صرف ذرا سا کرناٹک اور دکہن کا اونکے ہاتہون سے
بچا ہوا تہا جنمین نظام کی اولاد لڑ جہگڑ رہی تہی - میدان سلطنت مین کچہہ کچہہ انگریزی سوداگر بہی
پہر جاتے جاتے تہے - بادشاہ کا حال ایسا ہو گیا تہا جیسا ٹہاکر کے بتون کا ہوتا ہے خواہ انہین جگہہ
پر رکہکر اونکی پرستش کی - خواہ توڑ پہوڑ کر پیرون کے تلے ملا +

عالمگیر ثانی کی سلطنت کا بیان

عالمگیر ثانی نیا بادشاہ ہوا۔ غازی الدینخان اوسکا نیا وزیر ہوا۔ احمد شاہ کی طرف سے عاقبت محمود خان نے
یہہ جعلی رقعہ خانخانان انتظام الدولہ کے نام لکہا۔ کہ مجھے اس قید سے چھڑاؤ۔ اور راجپوتانہ مین پہنچاؤ۔ اسی
رقعہ کو پکڑکر بادشاہ کو بڑی بے عزتی کے ساتہہ اندہا کیا۔ اور جب صاحب زمانی اپنی بیٹے کی رہائی کے
در پے ہوئی تو اوسکی آنکہون کو بہی بے نور کرکے نور چشم کے ساتہہ قید کیا۔ خانخانان کو بہی جو خیر خواہ
ملازم وزیر کا تہا اوسکو بہی ٹہکانے لگایا۔ سنہ ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۴ء مین صفدر جنگ نے بہی انتقال کیا۔ شجاع الدولہ اپنے
باپ کا جانشین ہوا۔ یہہ کہٹکا بہی وزیر کے سر سے گیا۔ اب اوسنے دل کہول کر اپنی اختیار اور اقتدار
کو بڑہایا۔ بادشاہ کسی بات مین کچہہ دخل نہ دیتا تہا۔ نام کا بادشاہ تہا۔ پہلے تمکو یاد ہوگا کہ رسالہ بےداغ
کو کیسا گستاخ اور با اقتدار صفدر جنگ اور جاٹون سے لڑنیکے لئے خود وزیر نے کیا تہا۔ اب اونہون نے بہی
اپنے وزیر صاحب سے مطالبہ تنخواہ کا کیا۔ اونکو وزیر نے تمام محالات خالصہ پرگنہ پانی پت اور
رہتک وغیرہ سیما اونکی تنخواہ مین دیدئے۔ وہ تین چار مہینہ تک یہان کی رعایا سے روپیہ وصول کرکے
مزہ اوڑاتے رہے۔ مگر وزیر نے بہی محالات قطب شاہ رہیلہ کو دیدئے۔ اب ان دونون مین لڑائیان
شروع ہوئین۔ قطب شاہ کو آخر فتح حاصل ہوئی۔ اب وزیر نے لاہور لینے کی قصد سے کوچ کیا تہا
پانی پت مین پہنچا تہا کہ ان بےداغ کے سوارون نے وزیر کو گرفتار کرلیا۔ اور اوسکو پیادہ پا
پانی پت کے کوچون مین سے گہسیٹتے ہوئی اپنے گہر مین لے گئے۔ وزیر صاحب کی دستار کہین تہی اور
ازار کہین۔ اس بدحال پر بہی زبان گالیان دینیسے بند نہین کی۔ وہ کہتا تہا کہ اے
قرمساقو اگر تمکو مجہے مارنا ہے تو مار ڈالو نہین تم سب مارے جاؤگے۔ اونکا اگر مارنا منظور نہین ہے تو
یہہ بدنہادی کیا ہے۔ غرض زندگی باقی تہی کہ بادشاہ کا پیغام اون پاس آیا کہ وزیر کو چہوڑ دو
اور اپنی تنخواہ آکر لیجاؤ۔ اسوقت بادشاہ کی گرد رسالہ دار اس نیت سے اکہٹا تہا کہ وزیر کہین ٹہکانے
لگے مگر جسکو خدا رکہے اوسی کون چکہے۔ باغیون کے افسرون نے وزیر کو ہاتہی پر بٹہایا اور

دستار اور لباس درست کرکے چھوڑ دیا - جون ہی وہ اپنے خیمہ مین پہنچا اوسنے اپنی سپاہیونکو حکم دیا کہ رسالہ سین داغ کے سوارون کو جہان پاؤ وہان قتل کرو - تہوڑے سے عرصہ مین سب اسباب اور جان و مال دنکا برباد گیا - بادشاہ دلگیر ہوکر دلی مین چلا آیا - اور گوشہ نشینی اور عزلت گزینی جو بادشاہ کی لئے سب گناہون سے بدتر ہی اختیار کی -

غازی الدینخان کی مہم لاہور پر

تمکو یہہ یاد ہوگا کہ جسوقت ملتان اور لاہور کے صوبے شاہ ابدالی کی ہاتہہ آئے تہی تو اوسنے اوسکے پہلے صوبہ دار معین الملک پسر قمر الدینخان کو دیدئے تہی - اب یہہ خیال کرنیکی بات ہے کہ لوگون کے دلو نمین اس بادشاہی ملازم کا کیا ادب اور لحاظ ہوگا کہ اوسکو اسنے بادشاہ نے یہہ صوبے دیدیے اور اسپر مزید یہہ ہے کہ جب وہ اتفاقاً گہوڑی پر سے گرکر مرگیا - تو اوسکے کم عمر بیٹے میر مومن کو صوبہ داری عنایت کی - اور مہمات ملکی کا اختیار اوسکے ماکی سپرد کردیا - مومن خان کا بہی انتقال ہوگیا - تو خواجہ سے جوارداماد معین الملک کو صوبہ دار مقرر کیا بہکاری خان رستم جنگ کو مدار المہام مقرر کیا - مگر اوسکو ایکدن معین الملک کی بیگم نے بلاکر لونڈیون ہاتہہ سولی دیدی - خفیہ خفیہ مرزا ادینہ بیگ نے اپنے نام نائب صوبہ داری کی سند شاہ ابدالی سے منگالی - مرزا ادینہ بیگ جو انمردا و فطرتی تہا - اور اس ملک کی حکومت مین اوسکو بڑا تجربہ حاصل تہا - عماد الملک کی گردوبے مین شرارت کوٹ کوٹ کر بہری تہی - اوسنے ایک فساد کہڑا کیا کہ شاہ کو اور شاہزادہ عالی گوہر ولیعہد کو لیکر لاہور کی طرف روانہ ہوا - اور ہانسی حصار کی راہ سے لدہیانہ مین پہنچا - اور مرزا ادینہ بیگ کو اپنے ساتہہ ملالیا - اور یہان سے سید جمیل الدینخان کے ساتہہ سپاہ روانہ کی - اور معین الملک کی بی بی نے اپنی معافی کو خط لکہا کہ وہ اپنی لڑکی کو جسسے اوسکی نسبت ٹہری تہی بہیجدے - اس بیچاری نے مع جہیز کے اپنی لڑکی کو بہیجدیا - بعد اوسکے مرزا ادینہ بیگ بورانپی دار و نکی

فوج بھیجکر لاہور سے اپنی ساس کو جو بیچاری بیخبر پڑی سوتی تہی پکڑ بلایا - اور جب وہ لدھیانہ
مین آئی تو عذر معذرت پیش کی - اور لاہور اور ملتان کی صوبہ داری تیس لاکھ روپیہ پیشکش لیکر
مرزا دینہ بیگ کو دیدی - اور دلی کو واپس چلا آیا - سارے رستہ اوسکی ساس یہہ کہتی چلی آئی کہ یہہ کام
اچھا نہین کیا - اوسکا برا انجام دیکھو کیا ہوتا ہی - شاہ ابدالی جسکا نام ہی وہ جب یہہ سنیگا تو دلی
کی اینٹ سے اینٹ بجا دیگا ✦

احمد شاہ ابدالی کا شاہجہان آباد مین آنا

جب عماد الملک کی اس حرکت کو شاہ ابدالی نے سنا تو ظاہر تہا کہ وہ اوس ملک مین جسکو وہ اپنا
سمجھتا تہا کب ایسی مداخلت بیجا کی برداشت کر سکتا تہا - بیقرار ہوکر پاشنہ کوب قندہار سے لاہور
پہونچا - مرزا دینہ بیگ اوسکے مقابلہ مین نہ ٹہر سکا - ہانسی حصار مین جہان پانی کم ملتا ہی چلا گیا
یہہ بادشاہ کوچ بکوچ سنپت مین پہنچا - اب وزیر نجیب خان کو ساتہہ لیکر لڑنیکے لئے دلی سے چلا -
مگر اوسکو اپنا اصل حال معلوم نہ تہا - کہ اوسکے درشت مزاجی اور بیباکی اور سفاکی نے لوگون کے
دلون کو اوسکی طرف سے کیسا برگشتہ کر رکہا ہے - جب اوسنے دیکہا کہ نجیب خان کے ساتہہ بہت سپاہ
دشمن کے لشکر مین چلی گئی - اور وہان اوسکی مدارات مہمانون کی سی ہو رہی ہے تو اوسکو اپنی
حقیقت کہلی - اوسنے اپنی تئین بڑی لیاقت سے بچایا - اب کوئی چارہ سوا تابعداری کے اوسکو نہ تہا درآمد
- اول اسباطلی مین دوڑا گیا - اور اوسی سفارش کرائی - اور پہر شاہ ابدالی کے وزیر ولی خان کو خوشامد
سے اپنی ساتہہ ملا لیا - غرض ان حکمتون سے اپنی قصور معاف کرائی اور اپنی وزارت بہی قائم رکہی - اور اس
سیدہ سادہ سپاہی بادشاہ کو پہر جاکر اپنا اختیار اور اقتدار پہلے سی بہی بڑہا لیا - اب احمد شاہ نے سنہ ۱۱۷۰
مین شاہجہان آباد مین آیا - اور بادشاہ سے ملاقات کی اور بادشاہانہ اختیارات اپنے ہاتہہ مین لیکے
اب اپنی مہم کا خرچ یون وصول کرنا شروع کیا کہ عماد الملک وزیر کو حکم دیا کہ دوآبہ سے خراج وصول کرے

اور اپنے ایک بڑے سردار خان جہان کو بہیجا کہ وہ جاٹون سے جاکر خراج تحصیل کرے - اور شہر سے
خود ارادہ روپیہ وصول کرنیکا کیا - ان تینون کامون مین سے کام عماد الملک نے خوب انجام دیا - اوس نے
جان نثار خان درانی کو انکے ایک سردار کو اور شاہزادہ ہدایت بخش بن عالمگیر ثانی اور مرزا بابر
کو ہمراہ لیا - اور دریاے جمن سے پار اوترا - اور سیدہا فرخ آباد پہنچا - یہان احمد خان بنگش نے مال
اسباب بہت کچہہ شاہزادون اور وزیر کے پیشکش کیا - اور لشکر جمع کر کے ونکے ہمراہ گیا - اب وہ دریاے
گنگ سے پار اوترا - اور شجاع الدولہ سے نذرانہ طلب کیا - وہ لڑنیکے لئے مستعد ہوا - ساڑہی مالے پر لشکر
لیکر لڑنے آیا - اور کچہہ لڑائی ہوئی - مگر سعد اللہ خان روہیلہ کی سعی پر فقط پانچ لاکہہ روپیہ پر فیصلہ ہو گیا
اور شوال ۱۱۷۰ھ مین عماد الملک یہہ نذرانہ لیکر فرخ آباد مین آگیا - اور شاہ ابدالی کی حرکت کا منتظر رہا
- اب دوسرا کام جاٹون سے خراج لینا آسان نہ تہا - اونہون نے قلعون مین پناہ پکڑ افغانون سے لڑنا شروع کیا
اور افغانون کی رسد و بار برداری کو بہی کئی دفعہ لوٹ لیا - آگرہ کے بادشاہی قلعدار مرزا سیف اللہ
نے بہی قلعہ سے ایسی گولی برسائی کہ خانجہان اوسکے پاس پہٹکنے نپائی - آخر کو اونہون نے کئی لاکہہ روپیہ نقد
نذرانہ کی دیکر اس بلا کو بہی ٹالا - جب ابدالی جاٹون پر کامیاب نہوئی اور آگرہ کے قلعہ کو لے نہ سکی تو اس
اپنی جلن کو یون ٹہنڈا کیا - کہ بیچارے غریب شہر متہرا پر جہان ایک میلا تہا دفعتاً آن پڑی - سارے
شہر کو خوب لوٹا - اور عورت بچون تک پر ہاتہہ ڈالا گیا - اب تیسرا کام دلی کے لوٹنے کا تہا جسکو بادشاہ
خاص اپنی ذات کیلئے رکہا تہا - ایسا لوٹا کہ نادرگردی کو بہی بہلا دیا - گو احمد شاہ اپنے مزاج اور طبیعت
سے نادر شاہ کی مانند سفاک اور بیرحم نہ تہا - مگر اوسکے ساتہہ سپاہ نادر کی سپاہ سے زیادہ اجڈ اور وحشی
تہی - وہ اوسکے کہنے مین نہ تہی - ۱۱ ستمبر ۱۷۵۷ء کو وہ داخل ہوا اور دو مہینہ تک برابر لوٹتا رہا -
بڑے بڑے امیرون کے گہر مین جہاڑو کا تنکا نہ چہوڑا - اتفاق کی بات ہے کہ سو برس بعد اسی مہینہ مین
انگریزی سپاہ نے کسطرح اپنا انتقام اس شہر سے لیا - یہہ کام سب تمام کر کے شاہ درانی نے شہر کی لوٹ مین چہپا لیا

اور وہان سلطنت کے حصے کرکے اپنی مرضی کے موافق امراءین تقسیم کئے - اتنے مین گرمی ایسی پڑنے
لگی کہ اوسکے لشکر مین سے ہزارون نفر مر گئے - اور اوسکے وطن سے بھی کوئی بری خبر آئی - اور اب لوٹنے کے لئے
بھی کچھہ یہان نہ بچا تہا - غرض شوال ۱۱۷۰؁ھ جون ۱۷۵۷؁ء اپنی ملک کو چلا گیا - اور نجیب خان رہیلہ کو بادشاہ
کا امیر الامرا مقرر کر گیا - (اس امیر کا نام نجیب الدولہ لکہا جائیگا) اور جانیسے پیشتر اوسنے اپنی شادی
محمد شاہ کی بیٹی سے جو نہایت خوبصورت تہی کی - پہلی اس شاہزادی سے شادی کرنیکا ارادہ خود عالمگیر
ثانی کا تہا - اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کی بھی شادی بادشاہ کی بھتیجی سے کی - اور اسی شاہزادہ کو
لاہور ملتان ٹہٹہ کا ناظم مقرر کیا - اور جہانخان کو اوسکا سپہ سالار مقرر کیا - اور خود اپنی سپاہ عظیم لیکر
قندہار چلا گیا -

وزیر کا دلی آنا اور مرہٹونکو ساتہہ لانا

جسوقت احمد شاہ ابدالی دلی سے روانہ ہوا تو غازی الدینخان فرخ آباد مین تہا اوسنے نجیب الدولہ کی
مخالفت کے سبب سے احمد بنگش کو امیر الامرا مقرر کیا - اور شاہجہان آباد کی طرف چلا - مگر وہ جانتا تہا
کہ نجیب الدولہ کو معطل کرنا کچہہ اکیلے کا کام نہین ہے - آجکل مرہٹون کے اقبال کا ستارہ چمک رہا تہا -
اسلئے اوسنے رگہناتہہ راؤ اور ملہار راؤ ہلکر کو دکہن سے بلایا - اور شاہجہان آباد کا محاصرہ کیا - عالمگیر
ثانی اور نجیب الدولہ محصور ہو گئے - ستائیس دن تک روز لڑائی توپ جلے ہوتی رہی - آخر ہلکر کو
بہت سی رشوت بادشاہ نے دی - جب محاصرہ سے نجات ہوئی - عماد الملک نے بہت آسانی سے نجیب الدولہ کو
شہر سے نکالدیا - وہ اپنی جاگیر مین جو سہارنپور چاندپور نگینہ وغیرہ مین تہی چلا گیا - اور اوسنے باقی
افسرون کو بھی جو بادشاہ کی طرفداری سے نظربند رکہا - اور ولیعہد کو بھی اپنے قابو مین لانا چاہا

شاہزادہ عالی گوہر ولیعہد کا حال

عالی گوہر عالمگیر ثانی کا بڑا بیٹا تہا - اور وہی ولیعہد تہا - احمد شاہ ابدالی کی بعد عماد الملک دلی مین

نہین آیاتہا کہ اوسکے خوف کے مارے ولیعہد کو محالات جہجر و ہانسی و چرمی و دادری وغیرہ جاگیر مین
دیکر بادشاہ نے رخصت کردیا تہا۔ اور فوج دیکر اوسے کہدیا تہا کہ جتنے ملک تم سے قبضہ ہوسکے قبضہ کرو
جب عماد الملک دلی مین آیا تو اوسنے بادشاہ کو مجبور کیا کہ ولیعہد کو بلائے سیف الدین محمد خان کشمیری کو
دس ہزار سوارونکے ساتہہ بہیجا کہ جسطرح ہوسکے شہزادہ کو لے آئے۔ ناچار شاہزادہ دلی مین آیا۔ اور
عماد الملک نے چاہا کہ وہ قلعہ مین جائے۔ مگر وہ نہ گیا۔ علی مردانخان کی حویلی مین جو جمنا کے کنارہ پر تہی
فروکش ہوا۔ اب اس شہزادہ کی عمر سینتیس برس کی تہی۔ ابہی محل کے مزے نہین اوڑائے تہے۔ اسلئے
اوسمین ساری صفتین فیاضی کی موجود تہین جو اس خاندان کے ساتہہ مخصوص ہین۔ اب
وزیر نے اس شاہزادہ کو حکم دیا کہ اپنے آدمیونکو موقوف کردے۔ اونکو اپنی جاگیر پر بہیجو۔ خزانہ مین
روپیہ اونکی تنخواہ دینے کے واسطے نہین ہے۔ اسطرح سے اوسکی سپاہ اور آدمیون کو پراگندہ کیا۔ پہر ایکدن
اوسکی حویلی کا محاصرہ کرلیا۔ اور یہہ ارادہ کہ اوس کو سلیم گڈہ کے قلعہ مین قید کرے۔ شہزادہ
نے یہہ ارادہ دیکہہ کر اپنے رفقا راجہ رام ناتہہ اور میر جعفر اور سید علی اعظم خان سے مشورہ کیا۔ سب نے
بالاتفاق یہہ کہا کہ جسطرح سے ہوسکے دشمنونکو چیر پہاڑ کر اس محاصرہ سے نکلجائے۔ دوسرے روز بہت سے
وہ گہوڑون پر چپ چاپ سوار ہوئے۔ اب کچہہ اور مہلت نہین ملی جو سپاہ محاصرہ کئے پڑے تہی
اوسنے دیوارون کو توڑ گہوڑون پر چڑہ بندوقین مارنی شروع کین۔ اور دروازہ کا خوب بندوبست
کرلیا۔ مگر اتفاق سے دریا کی طرف ایک دیوار ٹوٹی ہوئی تہی اوسپر سے شاہزادہ اور اوسکے چند
رفیقون نے گہوڑے کودا کر دریا مین ڈالدئے۔ اور فقط تن تنہا جوانمرد سید علی اعظم خان دشمنون کے
روکنے کے لئے کہڑا ہوگیا۔ اور دشمنون سے لڑتا رہا جب تک کے شاہزادہ دور نہ نکل گیا۔ اس وفادار
جانثار کی جان گئی۔ مگر شاہزادہ مجنون کے ٹیلہ تک پہنچ گیا۔ یہان ایک مرہٹہ راجہ کا لشکر اوترا ہوا
تہا۔ اوسنے شاہزادہ کو دیکہکر بڑی آؤبہگت کی۔ اور ایک خیمہ مین اوتارا۔ اور فرخ نگر پہنچا دیا۔

یہان موسی خان بلوچ لیکر سنگار خان نے کئی ہزار روپیہ پیشکش کیئے۔ یہہ مرہٹہ سردار تو علیحدہ ہوگیا
اور شاہزادہ سہارنپور مین نجیب الدولہ کے پاس پہنچ گیا۔ آٹھہ مہینہ تک وہ یہان رہا۔ اس زمانہ مین ملک
بنگالہ مین انقلاب عظیم برپا تہا۔ اور میر جعفر انگریزون کی حمایت سے اوسپر مسلط ہوگیا تہا۔ اسلئے
نجیب الدولہ نے شاہزادہ کو سمجہایا کہ آپ بنگالہ جائیے (اب آگے حال پہر لکہا جائیگا)۔

رگہوناتہہ کا قبضہ ملک پنجاب پر

ابہی ہم لکہہ چکے ہین کہ سنہ ۱۱۷۰ ۱۷۵۷ مین احمد شاہ متہرا اور دہلی کو لوٹ کر اپنے ملک کو گیا۔ تیمور شاہ ناظم
اور خان جہان کو نائب مقرر کیا۔ خان جہان نے ادینہ بیگ کو جسکی دغابازی مکاری اور
بیوفائی اور بے ایمانی کا حال پڑہہ چکے ہو۔ اپنا نائب کرکے دوآبہ جلندہر مین اوسے مقرر کیا۔ تہوڑے
دنون کے بعد جو ادینہ بیگ کو بلایا تو وہ نہ آیا۔ اور پہاڑون مین بہاگ گیا۔ جہان خان نے مراد خان
کو دوآبہ مین اوسکی جگہ مقرر کیا۔ ادینہ بیگ نے سکہون کو سکہا پڑہا کر اپنی طرف کرلیا۔ اور
مراد خان سے لڑنیکے لئے دوآبہ مین بہیجا۔ وہ اونکے مقابلہ مین نہ ٹہر سکا۔ لاہور مین جہان خان کے پاس
چلا آیا۔ سکہون نے دوآبہ کو خوب لوٹا مارا۔ مگر ادینہ بیگ کو جب یہہ معلوم ہوا کہ نرے سکہون کی اعانت
سے کام نہین بنیگا۔ تو اوسنے رگہناتہہ اور شمشیر بہادر کو متواتر خط بہیجکر بلایا۔ مرہٹے ایسی تقریب
کی راہ تکا ہی کرتے تہے شعبان سنہ ۱۱۷۱ مئی ۱۷۵۸ مین دونون پنجاب کی طرف روانہ ہوئے۔ اول
سرہند مین عبد الصمد خان جو درانیون کی طرف سے حاکم تہا۔ لڑکر بارا۔ اور لاہور اور ساری پنجاب
پر قبضہ کرلیا۔ درانیون پاس جماعت کم تہی۔ وہ مرہٹون کے آگے سے پیچہے ہٹتے ہٹتے اٹک پار اوتر گئے
۔ اتنے مین برسات آگئی۔ مرہٹون نے لاہور کا صوبہ ادینہ بیگ کو دلایا۔ اور پچہتر لاکہہ روپیہ نذرانہ سالانہ
ٹہرالیا۔ اور رگہناتہہ او شمشیر بہادر دکن کو چلے گئے۔ اور جنکوجی کو یہان راجپوت راجاؤن سے
لڑنیکے لئے دلی مین چہوڑ گئے۔ ادینہ بیگ سنہ ۱۱۷۲ ۱۷۵۹ مین مرگیا۔ جنکوجی نے سرہند کی فوجداری

ادینہ بیگ کی دوست صدیق بیگ خان کو اور دوآبہ مین اوسکی بی بی کو اور لاہور کی صوبداری پر سابا مرہٹہ کو مقرر کیا۔

مرہٹون کا ارادہ کل ہندوستان فتح کرنے کا مسلمانون کا متفق ہو کر اونکا مقابلہ کرنا

صفدر جنگ نے پہلے مرہٹون کو بلاکر دوآبہ مین دخل دلادیا تہا۔ اب دتاجی سیندہیا نے ۱۷۵۸ء مین دکن سی آکر یہہ ارادہ کیا کہ سارا ہندوستان خاص فتح کرلے۔ غازی الدینخان اوسکے ساتہہ اس کام کا محرک ہوا۔ اور شریک ہا۔ پنجاب پر قبضہ ہو ہی گیا تہا۔ رہیل کہنڈ اور اودہ باقی تہا۔ ایک سال تو ممالک قلعہ کے انتظام مین اوسنی صرف کیا۔ اور پہر رہیل کہنڈ کی فتح کرنیکے ارادہ سی وہ جمنا پار اترا۔ اور نجیب الدولہ پر حملہ کیا۔ وہ مرہٹون کے سامنے نہ ٹہر سکا۔ گنگا کی کنارہ پر سکرتال مین مقیم ہوا۔ یہان برسات کی چار مہینو نمین برابر توپ گولہ مرہٹون سے چلتا رہا۔ سعد اللہ خان و حافظ الملک رحمت خان اور دوندی خان سب نے نجیب الدولہ کی اعانت کا قصد کر لیا تہا۔ ان سب نے ملکر شجاع الدولہ کو لکہا کہ مرہٹے دوآبہ مین موجود ہین۔ برسات کے منتظر ہین جسوقت دریا کا پانی اوتر گیا تو اوہ ہماری ملک مین اوترینگے۔ اور ہم کو خون سے تر بتر کرینگے۔ پہر ملک اودہ پر پانی پہیرینگے اسلئے سد کی تدبیر کچہہ پہلے سی کرنی چاہئے۔ شجاع الدولہ پہلے ہی سمجہہ گیا تہا کہ نجیب الدولہ کی اعانت مین سستی و تساہل کرنا اپنا نقصان کرنا ہی۔ اوسنے پہلی سب دشمنون کو بہلا دیا۔ لکہنوسی شدت کی برسات مین لشکر لیکر شاہ آباد مین شوال ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۹ء مین پہنچا۔ اور گنگا کی طغیانی کے سبب سکرتال مین نہ پہنچ سکا جسوقت دریاؤن کے پانی اونرے۔ دتاجی سیندہیا نے گوبند رام بندیلہ کو بیس ہزار لشکر کے ساتہہ دریا کے پار رہیل کہنڈ مین غدر مچانیکے واسطے بہیجدیا۔ اوسنے تمام چاندپور نہٹور اور پرگنونکو خراب کیا۔ اور رام گنگا سے پار اوتر کر امروہہ تک ملک کو لوٹ لیا۔

پٹھان اوسکا مقابلہ نکر سکے اسلیئے پہاڑونکی طرف بہاگ گئے شجاع الدولہ اس خبر کو سنتے ہی سکرتال
مین جہان نجیب الدولہ محصور تہا پہنچا۔ یہان چارونطرف سے گوبندرام نے ایسا سامان رسد
نجیب الدولہ کا بند کر رکہا تہا کہ سارا لشکر اوسکا حالت نزع مین تہا جسوقت شجاع الدولہ مدد مین
پہنچا۔ اور اوسنے دیکہا کہ مرہٹے کچہہ رستہ وغیرہ لوٹ رہے ہین تو اوسنے انوپ گر گسائین اور امراؤ گر
گسائین اور مرزا نجف خان کو حکم لڑنیکا دیا۔ اونہون نے مرہٹون کو مار گنگا پار اوتار دیا اور بہت کچہہ
مال اسباب اونکا چہین لیا اب پٹہانون کی جان مین جان آئی۔ وہ پہاڑون سے اپنی ملک مین آئے
۔ اب اسکو بندرام بندیلہ کی سپاہ غارت ہونیسے دتاجی سیندہیہ کی فوج بہت ضعیف ہوگئی تہی
اودہر احمد شاہ ابدالی کے آنیکا کہٹکا لگا ہوا تہا اسلئے جمادی الاول نومبر ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء مین مرہٹون نے
شجاع الدولہ اور اوسکے رفیقون سے صلح کرلی۔

احمد شاہ درانی کا ہندوستان مین آنا

۱۱۷۳ھ ۱۷۵۸ء مین تیمور شاہ پنجاب کی حکومت سے خارج ہوا تہا۔ اسوقت احمد شاہ ابدالی اپنے ملک کے
شمال مغرب مین لڑائی مین مصروف تہا۔ اور جب وہ پنجاب کو دوبارہ قبضہ مین لانیکے غرض سے روانہ
ہوا۔ تو ناصر خان بلوچون کے حاکم نے اوسکی مزحمت کی اور خود مختار ہونیکا ارادہ کیا۔ اسسبب سے
بلوچون کے جہگڑے مین پہنس گیا۔ اور خاطر خواہ انتظام کرنے مین اوسکو توقف ہوا۔ بعد اسکے وہ شکارپور
کی جنوبی سڑک کی راہ سے اٹک کو روانہ ہوا۔ اور پشاور تک اٹک کے کنارے کنارے کوچ و مقام کو
کرتا ہوا ماہ ستمبر ۱۷۵۹ء محرم ۱۱۷۳ھ مین پار اوترا۔ مرہٹون نے اوسسے خفیف مقابلہ کیا۔ سامنا ہی ہوا سے
بہاگا۔ مرزا صدیق بیگ اور آدینہ بیگ کی بی بی ہی کونون مین چہپ رہی۔ شاہ درانی ویران
ملک اور دریاؤن سی بچکر شمالی پہاڑونکی راہ سی آیا۔ اور سہارنپور مین دریائے جمن سے اوتر کر دوآبہ
مین آگیا۔ فقط

عالمگیر ثانی کا قتل

ممالک ایشیا مین فقیری بہی عجیب چیز ہی۔ اوسکی لباس مین ہزارون برے کام اچہی طرح سرانجام ہو سکتے ہین۔ اس ٹٹی کی آڑ وجہل مین سیکڑون شکار ہو سکتے ہین۔ عالمگیر ثانی کی بہی جان اس فقیری کے ہاتہون سے کہوئی گئی۔ فی الحقیقت یہہ اعتقاد فقیری ہی انسان کیلئے وبائ عظیم اور عذاب الیم ہی۔ عالمگیر ثانی اور نجیب الدولہ کو جو تعلق وارتباط احمد شاہ کی ساتہہ تہا۔ اوسکو عماد الملک اپنی حق مین زہر سمجہتا تہا۔ اور یہہ جانتا تہا کہ جسے بادشاہ نے اوس بادشاہ کو بلایا ہے ضرور وہ میری تمام بدکرداریون کا انتقام اس بادشاہ کی ہاتہون سے لیگا۔ اور نجیب الدولہ کو معلوم نہین کہ کس نتیجہ کو پہنچائیگا۔ غرض اس خیال سے اوسنی اپنی خالو انتظام الدولہ کو جو قید مین تہا قتل کیا۔ اوسکے دوسرے روز مہدی علیخان کشمیری کو سکہا پڑہا کر بادشاہ کی خدمت مین بہیجا۔ بیچارہ بیکس بادشاہ سلطنت کے کامون سے ہاتہہ اوٹہا کر خلوت نشینی مین اوقات بسر کرتا تہا۔ فقرا پر اعتقاد رکہتا تہا۔ مہدی علیخان نے بادشاہ سی آکر عرض کیا کہ ایک درویش کامل فیروز شاہ کے کوٹلہ مین قابل زیارت آکر وارد ہوئی ہین اونکی کشف و کرامات کی تعریف نہین کرسکتا۔ یہہ بہولا بادشاہ اس شیطان کی افتراپردازی کو کیا جانتا تہا۔ تنہا فقیر باکرامت کی زیارت کو روانہ ہوا۔ جب پہلے دروازہ پر پہنچا۔ تو اوس کشمیری بد نے تلوار ہاتہہ سی لے لی۔ اور اوسکو پردہ اوٹہا کر اندر لیگیا۔ دروازہ اندر سے بند کیا۔ مرزا بابر بادشاہ کا داماد ہمراہ تہا اوسنے تلوار کہینچ کر ایک آدمی کو زخمی کیا۔ اسکو اور آدمیون نے زخمی کرکے بادشاہ کی محافہ مین بیٹہا سلیم گڈہ کی قلعہ مین بہیجدیا۔ بادشاہ نے پردہ اوٹہا کر دیکہا تو فرشتے موت کے کہڑے ہوئی تہے۔ دو چار ازبک ننگی تلوارین لیکر اوسپر پل پڑے۔ اور سر کو تن سی جدا کیا۔ اور بے سر دہڑ کو جمنا کے ریت پر پہینکدیا۔ بدمعاشون نے لاش پر یہہ ظلم کیا کہ اوسکے کپڑے اوتار کر لیگئے۔ یہہ واقعہ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ نوامبر ۱۷۵۹ء کا ہے۔

کئی روز بعد اس کشمیری کے حکم سے لاش ہمایون کے مقبرہ مین دفن ہوئی - اور اوسی روز کام بخش کو تخت پر
بٹہا کر شاہجہان ثانی کا خطاب دیا - مگر اس بادشاہ کو کسی نے بادشاہ نہ مانا - شہزادہ عالی گوہر
جو ولیعہد تہا (جسکا حال پڑہ چکے ہو) وہ دہلی مین نہ تہا بنگال مین اپنی سلطنت کے جمانے کی
تدبیرین کر رہا تہا - اسکا شہزادون نے متفق ہو کر بغیر بادشاہ کے لڑائی کے کامون کو جاری رکہا -

ہندوستان خاص مین مرہٹون کی فوج کا احمد شاہ کے ہاتہ سے پراگندہ ہونا

جب احمد شاہ انتربید یعنی گنگا جمنا کے دوآبہ مین آگیا - تو سعد اللہ خان و نجیب الدولہ احمد خان بنگش
حافظ رحمت خان دوندی خان سب کے سب اوسکی خدمت مین گئے - اسوقت تک مرہٹون کے جاٹ مدد
مددگار نہ تہے تو بہی مرہٹون کا لشکر تیس ہزار کے قریب اس ملک مین تہا - مگر اوسکے دو گروہ ہو گئے تہے
ایک تتاجی سیندہیا کے ماتحت تہا دوسرا ملہر راو ہلکر کے پاس تہا - اور اونمین آپسمین فرق تہا - باشندے
اس ملک کے اونکی لوٹ مار سے تنگ آئے ہوئے تہے - اونہون نے احمد شاہ کو اونکی خبر بہی نہین کی - غرض احمد شاہ
درانی نے اوس گروہ پر جو تتاجی سیندہیا کے ماتحت تہا حملہ کیا - اور شاہجہان آباد کے پاس بالی دلی پر
ایک سخت لڑائی ہوئی - جسمین سیندہیا اور دو تہائی فوج اوسکی ماری گئی - جنکو جی کچہہ آدمیون
سمیت دکن ہی اس خبر کے سنانیکے واسطے چلا گیا - کہ احمد شاہ ابدالی اوسکے تعاقب مین نازل ہو گیا
ملہر راو ہلکر اسوقت سکندرہ مین تہا - یہہ خبر سنکر چنبل کی طرف گیا - اور سورجمل جاٹ سے اعانت کی التجا
کی - اوسنے انکار کر دیا کہ مین درانیون سے نہین لڑ سکتا - اگر وہ میرے ملک مین آئینگے تو مستحکم قلعون
کی پناہ مین جو کچہہ مجہسے ہو سکے گا کرونگا - افغان اپنے ملک سے رسد کا سامان لیکر شاہ ابدالی کے
لشکر کو جاتے تہے - ہلکر نے اونکے لوٹنے کا ارادہ کیا - افغانون نے یہہ چالاکی کی کہ جو کچہہ نقد و
جنس تہا وہ گنگا پار بہیجدیا - اور جسطرح صید کے بہنسانے کیلیے دانہ بچہاتے ہین اسطرح کچہہ تہوڑا سا بہیجا

ہلکر کے ہاتھہ لٹوادیا۔ جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اوسنی شاہ پسند خان اور شاہ قلندر خان کو حکم دیا کہ ہلکر
کے لشکرون پر حملہ کرین۔ وہ نارنول سے بڑی کڑی منزلین کرکے سکندرہ مین پہنچے۔ اور ہلکر کے
لشکر مین ایسا ہلڑ مچادیا کہ وہ صرف تین سو سوارونکو جو گھوڑونکی ننگی پیٹہ پر سوار تھے ساتھہ لیکر بھاگ گیا
باقی اوسکا لشکر مارا گیا۔ یا قید ہوا۔ اور تمام اسباب ابدالیون کے ہاتھہ لگا +

احمد شاہ اور شجاع الدولہ کا ملنا

اب ہم بیان کر آئے کہا گیا تھا شاہجہان آباد پر مرہٹون کے حملہ کا کچھہ اندیشہ تھا۔ اوسکی حفاظت کے واسطے احمد شاہ نے
تھوڑے سے درانی مقرر کرکے انوپ شہر مین شجاع الدولہ سے ملنے کے لئے چھاونی ڈالی نجیب الدولہ کو اوسکے پاس بھیجا
کہ وہ اوسکو رفاقت پر راضی کرے۔ اور اوسکو لے آئے۔ نجیب الدولہ اوسکے پاس گیا۔ اسمین عہود و مواثیق ہوئے
اپنے بیٹے مرزا مانی کو نائب صوبہ دار اور راجہ بینی بہادر کو مدار المہام مقرر کرکے شجاع الدولہ احمد شاہ پاس دس ہزار سوار لیکر
۱۳ ذی الحجہ ۱۱۷۳ کو ان پہنچا۔ یہان اسمین تعظیم و تکریم کے ساتھہ ملاقات ہوئی۔ اور سب مسلمان اسسے پہلے
بادشاہ کے ساتھہ متفق ہوگئے تھے۔ شجاع الدولہ کی خط و کتابت مرہٹون کے ساتھہ بھی جاری رہی تھی اور اسی سبب سے
وہ مرہٹون اور ابدالیون کے معاملہ مین ایک واسطہ بنا رہا +

مرہٹون کا حال

ان شکستون سے پہلے رگھناتھہ دکن مین پہنچا تھا۔ اوسکی فتوحات سے مرہٹون کو خوشی حاصل ہوئی۔ مگر وہ جیسے جیسے
عاشق ہین وہ اوسکا بن تھی یعنی لوٹ کا مال جسکے لئے مرہٹے منہ پسارے بیٹھے تہی بلکہ ان مہمات کے خرچ کا
قرض ایک کروڑ روپیہ گھر سے دینا پڑا۔ انہی زمانہ مین سداشیو راو نے احمد نگر پر قبضہ کرلیا تھا۔ اور اودہ گیر کی لڑائی
مین ایک ایسا عہدنامہ حاصل کیا کہ جس سے بہت ملک اور دولت ہاتھہ لگی غرض جو کام اوسنے دکن مین کئے تھے وہ اوسکی مقابلہ
مین رگھناتھہ جی کے کام پھیکے تھے۔ اسلئے دونو بھائیون مین رقابت پیدا ہوئی۔ سداشیو راو نے بھائی کو
فضول کہا۔ اور رگھناتھہ جی نے کہا کہ اب کی دفعہ آپ تشریف ہندوستان خاص کی مہم پر لیجائیے

ساری حقیقت کہل جائیگی - اور معلوم ہوجائیگا کہ دکن اور ہندوستان خاص کی مہمات مین کیا فرق ہی سلطنی
ان دونوں کی کام ادا ہوگئی جو دکن مین تہا وہ ہندوستان خاص کو چلا - جو ہندوستان خاص مین تہا وہ
دکن مین ہا اسوقت مرہٹونکی عملداری کو جو وسعت وحاصل تہی وہ کبہی پہلی ہوی - اور نہ آئندہ حاصل ہوئی
شمالی سرحد اوسکی اٹک اور ہمالیہ پہاڑ تہی اور جنوب مین جزیرہ نما دکن کے پچہلے سر تک یعنی سمندر تک جو
جو ملک ان سرحدونکے درمیان خارج از حکومت تہی وہ باج گزار تہی - اب صرف لٹیری ہی نہین تہی
بلکہ اونمین شان پادشاہانہ پائی جاتی تہی - بڑی بڑی عمدہ تنخواہ کی سپاہ ملازم نوکر تہی - دس ہزار
سپاہ فرنگستانی قواعد دان اون پاس تہی - غرض وہ آدہی پادشاہ اور آدہی راہ زن تہی -

سداشیو راؤ معروف بہاؤ اور بسواس راؤ کا لشکر لیکر دکہن سے آنا اور شاہ ابدالی سی شکست پانا

جب دکہن مین قتاجی سیندہیہ کے قتل اور ملہر کی سپاہ کی بربادی کی خبر پہنچی سداشیو راؤ عرف بہاؤ
چچازاد بہائی بالاجی راؤ کا بڑی کروفر سے دکن سے چلا - اوسکے ساتہہ لشکر نہایت آراستہ وہ کار توپخانہ فرنگستانی
طرز پر قواعد دان ساتہہ تہا - اور توپخانہ کا افسر ابراہیم گاردی شاگرد رشید بسی فرانسیسی جرنیل کا تہا
بسواس راؤ پسر بالاجی راؤ بہی اس سبب سے ساتہہ ہوا تہا کہ ہندوستان کے تخت سلطنت پر بیٹہے - اور خاندان
بابریہ کا خاتمہ کرے - اور ابدالیون سے انتقام لے - جب لشکر اس کروفر کے ساتہہ اکبرآباد مین پہونچا -
سورجمل جاٹ بہی ملہر کی وساطت سے ملاقات کو آیا - اور بیس ہزار سوار ساتہہ لیگیا - اور راہ مین فوج
رجپوتون کی بہی اونکے لشکر مین شامل ہوگئی - عماد الملک بہی متہرا مین بہاؤ سے آکر ملا - بہاؤ نے
یہہ سوچا کہ جمنا پار ہوکر ابدالی سے تو برسات مین لڑنا مشکل ہے سلئی بہتر ہے کہ حملہ کر شاہجہان آباد لیلیجے
چنانچہ وہ ۹ ذی الحجہ ۱۱۷۳ھ کو شاہجہان آباد مین داخل ہوا - اور سعد اللہ خان کی حویلی مین اوترا -
اور اوسنے سپاہ کو قلعہ پر حملہ کرنیکا حکم دیا - احمد شاہ کی طرف سے یعقوب علیخان بہمن زئی قلعہ دار تہا -

اوسنے مقابلہ کیا کچھہ مرہٹے حضوری دروازہ توڑکر قلعہ مین داخل ہوگئے تہے اونکو درانیون نے مار کر نکالدیا۔ ابراہیم بیگ
گاردی نے چہرد کی طرف سے توپ لگاکر دیوان خاص اور رنگ محل کو کئی جگہہ سے توڑ پہوڑ دیا۔ غرض آخر کو
یعقوبعلیخان نے اپنی جان بچاکر مرہٹون کو قلعہ حوالہ کیا۔ اور خود شاہ درانی کی پاس چلا گیا۔ بہاؤ نے
قلعہ کی قلعہ داری شنکر راؤ کو سپرد کی مرہٹونکو اوسکی حفاظت کے لئے متعین کیا۔ اس اثناء مین بہاؤ نے
کئی دفعہ شجاع الدولہ کی معرفت چاہا کہ شاہ ابدالی سے صلح ہوجائے۔ مگر شجاع الدولہ نے صاف کہدیا کہ دکن
کے برہمن ہندوستان پر مدت سے متسلط ہین۔ یہہ بلا شاہ درانی کی اونکے سر پر خود طمع و حرص و عہدی
و بدقولی کے سبب سے آئی۔ ایسون کی ساتہہ کیا کوئی صلح کرے جو کسی کی آبرو اور آسائش کے روادار نہ ہوان
سب یہان نہین آئے اور اپنی قوم کے لئے چاہتے ہون۔ آخر سب اونکی ہاتہون سے ایسے عاجز ہوئے کہ اونہون نے اپنے
پاس ناموس در حفظ آبرو اور رفاہ خلائق کے لئی شاہ ابدالی کو متین کے ولایت سے بلایا ہے۔ اور اوسکے
صدمات کو مرہٹونکی ایذائی سے ہیچ سمجہا ہے۔ بالفعل صلح کا ہونا ناممکن ہے۔ اب مرہٹون کی یہانتک نوبت
دنائت اور تنگ چشمی پر پہنچی کہ دیوان خاص کی چہت کہ نقرہ مینا کاری کی تہی وتارلیا۔ اور ٹکسال مین
بہیجدیا۔ قدم شریف اور حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ مین اسباب [illegible] چاندی کا تہا وہ بہی لے لیا۔
اور اوسکے بنگلے بناڈالی۔ دانہ گہاس کی قلت سے بہاؤ بہت تنگ ہو رہا تہا۔ آخر ایام برسات مین اوسنے شاہجہان آباد
کے چہوڑنیکا ارادہ مصمم کیا۔ ۲۶ صفر ۱۱۷۴ھ مین اوسنے شاہجہان ثانی کو کہ نام کا بادشاہ تہا معزول کرکے
مقید کیا۔ اور مرزا جوان بخت خلف شاہ عالم عالی گوہر کو تخت پر بٹہایا۔ اور شجاع الدولہ کو غائبانہ وزیر
مقرر کیا تاکہ شاہ ابدالی اوس سے بدگمان ہوجائے۔ اور شنکر راؤ کو بدستور اپنی عہدہ قلعہ داری پر بحال رکہا۔ ارادہ تو
اوسکا یہہ ہوا تہا کہ بسواس راؤ کو تخت سلطنت پر بٹہائے۔ مگر لوگون نے صلاح دی کہ شاہ درانی کی مخمصے کو
مٹ جانے دو جب یہہ کام کرنا۔ ان حرکات کو سورجمل دیکہکر بہت گہبرایا۔ وہ کچھہ پہلے سے بہی ناراض تہا کیونکہ
اوسنے بہاؤ کو یہہ صلاح دی تہی کہ آپ اپنی بہاری بہاری توپون اور اسباب کو بہاری قلعہ مین چہوڑ جائے۔

اور پیادون کو ساتهه نه لیجائے - صرف سوارون سے اوس طریق سے جو آپ کی باپ دادا کی رہتی تہی کا طور لٹیرے - اور احمد شاه
ابدالی کے لشکر کو ستائے کچهه دنون وه یہان کے موسم کی شدت سے آپ گهبرا کر چلا جائیگا - اور مرہٹون نے بهی
اوسکی تائید کی - مگر بهاؤ اپنی نخوت مین مست تہا اس نیک صلاح پر مطلق خیال نه کیا - اور یہه کہا که سورج مل
چهوٹا سا زمیندار ہے وه ان باتون کو کیا جانے - یہه سنکر سورج مل بہی دلی سے علحده ہوکر اپنے قلعه بلبگڈه مین
تماشا دیکہنے جا بیٹہا - اب بهاؤ دلی سے کنج پوره کی طرف گیا - وہان عبد الصمد خان ابدالی اور بعض اور سردار
رسد بہم پہنچا کر احمد شاه کی لشکر مین بہیجتے تہے - ۴ ربیع الاول کو بهاؤ وہان پہنچا - اور قلعه کنج پوره کو فتح کر لیا
- اور سب درانی سردارون کو مار ڈالا - اور قلعه کو لوٹ لیا - یہه سنکر شاه درانی بہی غصه مین بهر آیا - اور وه
انوپ شہر سے ۱۷ ربیع الاول کو چلا - اور باگ پت کی گهاٹ جمنا سے پار اوترا - یہان کہین جمنا پایاب تہی
کہین غرقاب تہی - سا اگرچه اسطرح آدمی اسکے ہمراہی بحر فنا مین غرق ہوئے - مگر دشمنون پر
اس دلیرانه کام کا ایسا رعب بیٹہا - اور بهاؤ کو خوف ہوا که وه سرہند جاتا تہا اولٹا پانی پت کو آیا -
اور اوسکے سوا شمالی مین برخلاف اپنی دستور کے توپون کا حصار لشکر کے گرد باندہا - اوسکے مقابل
شاه ابدالی کا لشکر بہی تیسری نومبر ۱۲ کو آن پہنچا - تفصیل ان دونو لشکرون کی یہه ہے که بهاؤ پاس پچپن ہزار
سوار جرار قواعد دان تنخواه دار اور پندره ہزار پیادے تہے جنمین سے نو ہزار فرانسیسی قواعد جانتے تہے -
اور اونکا سردار ابراہیم بیگ خان گردی تہا - فرانسیسی جرنیل بسی کا شاگرد رشید تہا - اور دو سو توپین
سوا قلعه شکن توپون کے اوسکے ساتهه تہین - راه مین جو اور لشکر اور جمعیت کی سپاه اوسکی ساتهه ہو گئی
تہی - وه سب ملکر تین لاکهه آدمی لڑنے والے تہے - احمد شاه کی فوج مین پچاس ہزار سوار اور چالیس ہزار -
ہندوستانی پیادے اور تیس توپین تہین - احمد شاه اس قلت سپاه کے سبب سے مرہٹون پر حمله نه کر سکتا تہا
اوسنے بهی اپنے لشکر کا حصار باندہا - روز چہیر چہاڑ لڑائیون کی ہونی شروع ہوئی - چار دن طرف سے مرہٹون
کے رسد پہنچنے کا سامان کیا گیا - سرہند کی طرف سے آلا جاٹ زمیندار رسد کی مدد کرتا تہا - اسلئے درانیون نے

اوسپر بہی حملہ کیا جب احمد شاہ ابدالی نے دیکہا کہ مرہٹہ باوجود تنگ ہونیکے بہی توپخانہ کی زنجیر سے نہین نکلتی تو اوسنے ۲۸ ربیع الاول کو توپخانہ پر یورش کی مرہٹے بہی مستعد ہوکر سامنے آئے دوپہر سے شام تک لڑائی رہی - بہاو کا سلسلہ بلونت راو مارا گیا - اور رات کی ہوجانیسے کچہہ لڑائی کا فیصلہ نہوا - لشکر اپنے اپنے خیمونکو چلے گئی - نجیب الدولہ اور رہیلون نے اپنی شجاعت اور بہادری دکہائی - اسی اثنا مین خبر پہنچی کہ گوبندراے بندیلہ ضلع اٹاوہ سی دس ہزار سپاہ اور خزانہ اور بہت سا سامان رسد کا لئے چلا آتا ہے - اور شاہدرہ مین شاہجہان آباد کی قریب آپہنچا ہی - اور اوسکا ارادہ ہے کہ میرٹہہ وغیرہ کو لوٹتا ہوا کنجپورہ کی راہ سی پانی پت مین بہاو سے ملے - شاہ ابدالی نے عطائی خان درانی کو پانچ ہزار سوار دنکے ساتہہ اوس سے لڑنیکے لئی روانہ کیا - اس لشکر نے اول شاہدرہ مین شنکر راو قلعہ دار شاہجہان آباد کو قتل کیا - پہر غازی آباد مین اور مرہٹون کا خون بہایا - اور جلال آباد مین پہنچا - یہان گوبندراے بندیلہ ٹہرا ہوا تہا - اوسی لڑائی شروع ہوئی - اور وہ مارا گیا - سارا سامان رسد اور خزانہ سپاہ درانیون کے ہاتہہ لگا -

احمد شاہ اور بہاو کی لڑائی کا خاتمہ

دونون لشکر دشمن پر چہیڑ چہاڑ رہتی - کبہی کبہی بہاری بہاری دہاوے ہوجاتی - اور آدہ کے مرہٹے ابتدا جنگ سے ہی تنگ تہے - اودہر احمد شاہ درانی کی لشکر مین ہندوستانی امیر اس امتداد جنگ سے عاجز تہے - انہون نے منت سماجت شروع کی کہ آپ معاملہ کرکے اس لڑائی کا فیصلہ کر دیجئے - اسپر احمد شاہ سب ہندوستانیون کو جواب یہی دیتا تہا کہ آپ لڑائی کی نشیب فراز سی واقف نہین اور معاملونکا آپ کو اختیار حاصل ہے مگر اس معاملہ کو میری مرضی پر چہوڑ دیجئے - خندق کے سامنی ایک سرخ خیمہ اوسنی کہڑا کرایا تہا - اوسمین اشراق کی نماز پڑہتا تہا - اور شام کو کہانا کہاتا تہا - دن بہر گہوڑے پر سوار ہوکر فوج کے پہرون کو مختلف مقامات پر دیکہتا بہالتا تہا - ہر روز پچاس ساٹہہ میل سے کم نہ چلتا تہا -

دن بہر کا یہہ کام تہا۔ رات کو پانچہزار سوارونکا بلٹ دشمن کی جانب کو جہانتک قریب اوسکا ممکن تہا لگاتا۔ اور
لشکر کے گرد وہ سارے مین گشت کرتا پہرتا تہا وہ ہندوستانی میرون سے کہدیتا کہ آپ چین سے آرام کرین مین
آپ کی خبرگیری کرتا ہون کوئی آفت آپ پر نہین آنے دونگا۔ اوسکا حکم قضا و قدر سے کم نتہا۔ کسی آدمی کا
مقدور نہ تہا کہ اوسکی حکم کی تعمیل مین ذرا بہی توقف کرے +

اب بہاؤ کا قافیہ یہانتک تنگ ہوگیا تہا کہ اوسنی کاشی راو کی معرفت شجاع الدولہ پاس پیغام بہیجا کہ وہ
بیچ مین واسطہ ہوکر احمد شاہ سے صلح کرادی۔ جب یہہ درخواست صلح احمد شاہ کو سنائی گئی تو اوسنے یہہ کہا کہ مین
آپ سب صاحبون کا مددگار ہون۔ اور بجز سوار لڑائی کے اور معاملون سے کچہہ سروکار نہین۔ اونکا فیصلہ
جسطرح چاہئے فیصل کیجے۔ سب ہندوستانی میر صلح پر راضی ہوگئے مگر نجیب الدولہ ہمیشہ صلح کی مخالفت
کرتا رہا۔ اور یہہ کہتا رہا کہ اگر بادشاہ چلا گیا اور مرہٹونکی قوت باقی رہی تو وہ ہم کو برباد کردینگے ۔

ہماری لشکر بہاؤ کا جب ایک حصار مین محصور ہوا۔ تو غلات اور نجاست کے سبب سے اوسمین رہنا مشکل ہوا
اسپر اسباب رسد کی تنگی ہوئی۔ سیکڑون بہوکے مرنے لگے آخرکار سب سردارونے متفق ہوکر بہاؤ کو
جا گہیرا اور یہہ کہا کہ آخر گرسنگی کے ہاتہون سے آدمی اور جانور ہلاک ہوتی ہین۔ سو بہتر ہے کہ سب ملکے ایکدفعہ
مخالف پر دشمنون پر جا پڑین جو کچہہ قسمت مین ہونا ہو ہو جائے۔ غرض سب نے پان کا بیڑا کہایا۔ اور لڑنے مرنے
پر قسم کہائی سارے لشکر مین حکم سنایا گیا کہ کل صبح کو لڑائی ہے۔ بہاؤ نے عین تہنت کے وقت شجاع الدولہ
کے کارندہ کاشی راے کو خاص اپنے ہاتہہ سے یہہ لکہکر بہیجا کہ اب پیالہ لبالب ہے ایک بوند کی اوسمین سمائی
نہین اگر ہو سکے تو آپ کچہہ کیجے ورنہ صاف جواب دیجے۔ پہر لکہنے پڑہنے کے لئے وقت نہین ملیگا +

رات کی تین بجے یہہ کاغذ شجاع الدولہ کو وہ سنا رہی تہا کہ جاسوس خبر لائے کہ مرہٹے مسلح ہو رہے ہین
شجاع الدولہ احمد شاہ کی خیمہ مین گیا وہان وہ ہتیار لگائے تیار بیٹہا تہا۔ گہوڑی پر چڑہ اوسکے خیمہ کے آگے
کسا کسایا تیار رہتا تہا سوار ہو دشمن کی طرف چلا۔ لشکر اوسکے پیچہے ہوا +

۶ جمادی الاخرے ۱۱۷۴ھ کو مرہٹون نے ابراہیم خان گردی کے لشکر کو آگے رکہا اور توپ گولہ کی مار شروع کی مسلمانون نے توپون سے کچہہ کام نہ لیا۔ مرہٹون کی توپین بہت قریب آ گئین تو ابراہیم خان گردی نے اپنے سپاہیونکو گولیون کے مارنے سے منع کیا۔ اور سنگینون سے لڑنیکا حکم دیا۔ وہ سپاہیونپر گرے چونکہ وہ قواعددان نہ تہے اسلئے بہت سے اونمین مارے گئے۔ اور اونکی پہلی صفین ٹوٹ گئین اور اس شکست سے شاہ ولی خان وزیر کی سپاہ قلب کا داہان بازو کہل گیا۔ اور اوسپر بہاؤ اور وسواس راؤ نے اپنی نہایت عمدہ فوج سے حملہ کیا۔ اس حملہ مین وزیر کا بہتیجا عطائی خان اوسکے پہلو مین مارا گیا۔ اور اوسکی سپاہ درانی بہی پیچہے ہٹی۔ وہ گہوڑے سے اوترا۔ اور اوسنے چند رفیقون کے ساتہہ لڑکر مرنیکا قصد کیا شجاع الدولہ کا لشکر وزیر کے لشکر کے عقب مین تہا۔ مگر خاک اوڑنیکے سبب سے کچہہ نظر نآتا تہا کہ کیا ہو رہا ہے۔ جب اوسنے دیکہا کہ آدمیون اور گہوڑونکی آواز نہین آتی تو اوسنے کاشی رائے کو دریافت کرنیکے لئے بہیجا۔ تو اوسنے آنکر یہہ دیکہا کہ وزیر گہوڑے سے نیچے کہڑا ہے اور اپنے آدمیونکو لعنت ملامت بہاگنے پر کر رہا ہے۔ اور سپاہ کو جمع کرتا ہے۔ اوسنے یہہ کہا کہ شجاع الدولہ پاس جلد جاکر خبر دو کہ وہ میری مدد کو آئے نہین مین مارا گیا۔ مگر شجاع الدولہ اپنی جگہہ پر قائم رہا اوسکی مدد پر جرات نہ کر سکا۔ احمد شاہ اس معاملہ سے بے خبر نہ تہا اوسنے فوراً لشکر وزیر کی کمک کے لئے بہیجدیا۔ اور عین وقت پر آن پہنچا۔ لڑائی مین بڑا گہمسان ہو گیا۔ مگر اب بہی مرہٹون کا پلہ بہاری تہا۔ احمد شاہ نے اپنے بہگوڑون سپاہیون کو گہیر کر قتل کرنیکا حکم سنایا۔ اور یہہ کہدیا کہ جو بہاگے گا وہ مارا جائیگا۔ بعد اوسکے اوسنے اپنی صفنکو آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ ایک سپاہ کو اپنے بائین طرف دشمن کے بازو پر حملہ کا حکم دیا۔ اس تدبیر کا تیر ٹہیک نشانہ پر بیٹہا۔ قلب سپاہ مین بہاؤ اور بسواس راؤ گہوڑون پر سوار لشکر کو لڑا رہے تہے۔ خنجر اور کہانڈے بازی ہو رہی تہی کہ یکایک خدا معلوم کیا ہوا کہ مرہٹون کے لشکر کا قدم میدان جنگ سے اوٹہہ گیا۔ قدم کا اوٹہنا تہا کہ میدان جنگ کا اونکے مردون سے بہرنا تہا

لشکر اسلامیہ نے اونکا تعاقب بڑی جوش خروش سے ہر جانب مین پندرہ پندرہ بیس بیس میل تک کیا اور
مرہٹونکو مار مار کر ڈھیر لگا دیا جو مرہٹے ان دشمنون کے ہاتھہ سے بچ گئے اونکو گنوارون نے مار ڈالا انہون
اور بہاؤ مارے گئے جنکو جی سیندہیا کو کسی درانی نے چہپا رکہا تہا۔ وہ بہی تلاش کرکے پکڑا گیا
اور مارا گیا۔ ابراہیم خان گردی بہی قید ہوا۔ ایک ہفتہ کے بعد موت نے اوسکے زخمون پر مرہم رکہا۔ شمشیر بہادر
بہی بہاگتے ہوئے مارے گئے۔ مالوہ مین ملہار راؤ جان بچا کر نکل گیا۔ جے پاجی سیندہیا بہی لنگڑا
ہوکر وہان جا پہنچا۔ ان دو سرداروں کے سوا کوئی اور نامور سردار نہین بچا۔ مرہٹون کو ایسی
شکست کبہی نہین ہوئی تہی نہ ایسی مصیبت اٹہائی تہی اسے ساری قوم کا دل ٹوٹ گیا۔ مردہ اور افسردہ ہو
اس صدمہ سے بالاجی بہی تہوڑے دنون بعد مر گیا۔ جب سے شکست کی خبر سنی تہی ایک مندر مین
بیٹہہ کر سنسکرت پڑہنا اختیار کر لیا تہا +

احمد شاہ درانی کا واپس جانا

بعد اس فتح کے احمد شاہ پانی پت سے نواح دہلی مین آیا۔ اور چند روز متوقف ہوا۔ ہندوستان کا
بادشاہ شاہزادہ عالی گوہر یعنی شاہ عالم کو مقرر کیا۔ اور شجاع الدولہ کو وزیر ہونے اور نجیب الدولہ کے
امیر الامراء ہونیکی سفارش بادشاہ سے کی۔ شاہ عالم اسوقت دہلی مین نہ تہا اسلئے اوسکے بیٹے جوان بخت
کو بادشاہ کا نائب دہلی مین مقرر کیا۔ اور نجیب الدولہ کو دلی کا منتظم مقرر کیا۔ اور شجاع الدولہ کو
خلعت دیکر اودہ اور الہ آباد کے صوبون پر بہیجدیا۔ اور خود قندہار کو چلا گیا +

عماد الملک کا حال

اس بڑی لڑائی کا سبب تو عماد الملک تہا۔ مگر کہین اوسکا نام نہین آیا۔ شاید اسسے یہہ خیال انکو
ہوگا کہ وہ مر گیا۔ حقیقت مین یہہ فتنہ انگیزی اوسکی آخر بازی تہی جسکے جیت مین اوسکے
واسطے سب کچہہ تہا۔ اوسکی ہار مین کچہہ بہی پاس نہ تہا۔ جب شاہ ابدالی آگیا۔ اور اوسنے مرہٹون کا حال دیکہا

تو وہ میدان سے کھسک گیا کچھ نون سوڑ جل بھر ہو کر ٹھا کر باس رہا اور پہر وہ ناچار ہو کر آہستہ آہستہ دکن مین چلا گیا۔ بہین بس تک بیہین پڑا پہرا کیا کوئی کام اوسنے ایسا نہین کیا کہ جسکا بیان تاریخ مین کیا جائے۔ ۱۷۸۹ء انگریزی پولس کے ہاتہ لگ گیا۔ گورنر جنرل کے حکم سے وہ مکہ معظمہ بہیجا گیا آخر عمر مین وہ ہندوستان مین آیا۔ اور احمد شاہ ابدالی کے جانشین تیمور شاہ سے اخلاص پیدا کیا۔ اور ملتان کی صوبہ داری پائی۔ جو ٹرا یہان اگر موت کا وارنٹ نہ آجاتا تو ضرور کوئی نہ کوئی فساد کہڑا کرتا۔

شاہ عالم کی سلطنت کا بیان

شاہزادہ عالی گوہر کا نام بادشاہ ہو کر شاہ عالم ہوا۔ ہم نے اوسکا حال یہانتک لکہا ہے کہ وہ دہلی سے باہر نکل آیا۔ جب وہ نجیب الدولہ پاس گیا تو عماد الملک وزیر کا سب کو خوف ایسا پیچھے لگا ہوا تھا کہ اوسنے اس شاہزادہ کو صلاح دی کہ ممالک شرقیہ مین چلا جائے۔ انہی عرضیان محمد قلی خان صوبہ الہ آباد کے بلاوے مین آئین۔ وہ شجاع الدولہ کا چچازاد بہائی تھا۔ اور بڑا صاحب ہمت صلاح کار عالی تہا۔ اوسکا ارادہ تہا کہ ملک بنگال اوڑیسہ و بہار پر جہان انگریز اور علی وردی خان کا نواسہ سراج الدولہ تہے قابض و متصرف ہو۔ شاہزادہ خدا سے یہی چاہتا تھا وہ الہ آباد کا عازم ہوا۔ اور اول انہین مین و جمادی الاول ۱۱۷۱ھ مین آیا۔ شجاع الدولہ صفدر جنگ کا بیٹا یہان موجود تھا۔ باپ کی ساری لیاقتین اوسمین موجود تہین فن سپہ گری سے خوب واقف تہا۔ انتظام ملکی سے بہی ناآشنا نہ تہا۔ میدان جنگ مین بڑا جوانمرد تہا۔ سوا اسکے وہ پیچ پیچ کی باتین اور مکر و فریب کی گہاتین جنکا آجکل چرچا ساری ملک مین پہیل رہا تھا خوب جانتا تہا۔ ملکی جوڑ توڑ خوب لگانے جانتے تہا۔ اوسنے سوچا کہ سوقت ایسے شاہزادہ کا ساتہہ دینا جو ایسے بادشاہ کا بیٹا ہو جسکی سلطنت بر سر زوال ہو مناسب اور مصلحت نہین ہے۔ مگر اوسنے شاہزادہ کی بہت خاطر کی و نذر پیش کی مگر اوسنے کہا کہ آپ محمد قلی خان پاس تشریف لیجائے

وہ میرا عزیز ہی اور مین اوسکی کاموں مین دل و جان سے شریک ہون۔ اور اوسنی جو ارادہ کیا ہی وہ مین پسند کرتا
ہون۔ غرض یہہ ہم وکیر شاہزادہ کو الہ آباد روانہ کیا۔ یہان محمد قلی خان نے اوسکا نہایت اعزاز کیا۔ اوسنے
اپنی طرف سے صوبہ بنگال و بہار اور اڑیسہ کی صوبہ داری کی سند محمد قلی خان کو لکہہ دی۔ اور اوسی کہا
کہ بادشاہی جہنڈا کہڑا کرو اور سراج الدولہ اور انگریز دونوسی سمجہہ لے۔ غرض نومبر ۱۷۵۹ء مین وہ کرم ناسا ہی
پار اوترا۔ اسی زمانہ مین اوسکا باپ عالمگیر قتل ہوا۔ جسکا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ مگر ڈاک تو پہلے تہی نہین
کہ آدہ آنہ مین دوسرے روز خبر ہوتی۔ یہہ ایسی بڑی خبر ہی اوس پاس ایک مہینہ کے بعد بہار ایک گانو
کوتونی مین پہونچی۔ شاہزادہ نے اوسی وقت تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ اور اپنا نام شاہ عالم رکہا۔ اور
اوسنے حکم دیا کہ باپ کی تاریخ انتقال سے میری تاریخ جلوس شمار ہو۔ چنانچہ فرمانو مین یہی تاریخ لکہی گئی

بادشاہ کی خصلت و لیاقت

وہ اپنے باپ دادا کی طرح متحمل رحم دل صاحب حلم تہا۔ مگر اوسمین عیب بہی ایسے تہے کہ وہ ان خوبیونکو بہی
لے ڈوبی تہی۔ اوسکی دلیری تہی تو وہ یہہ تہی کہ مصیبت کے وقت گہبراتا نہ تہا۔ مگر وہ جوانمردی اور
شجاعت جو اسوقت مین اوسکی حالت کے لئے ضرور تہی وہ اوسمین نہ تہی۔ تحمل اور رحم نے اوسکو درخاک مین
ملایا تہا۔ وہ اسدرجہ پر تہا کہ کسی شخص نے خواہ اوسنے کیسی ہی بیوفائی اور کج ادائی کی ہو۔ مگر جب اوسنے
تقصیر معاف کردی تو پہر اوسکو خیال ہی نہوا کہ اوسنے میری ساتہ کچہہ کیا بہی تہا۔ آنکہون کی مروت نے
اوسے اندہا کر دیا تہا جو امیر اوسکے پاس ہوا۔ اسکے خلاف مرضی کے کوئی کام نکریگا۔ صبر نے اور اوسنے
ہی ذلیل کر دیا تہا۔ جو کچہہ اوسکے آگے پیش آتا تہا وہ اوسے راضی تہا۔ اپنی مصیبتونکو ہمت بلند کرکے اور حوصلہ
کو بڑہا کر نہین ہٹاتا تہا۔ وہ شاعر بہی تہا۔ آفتاب تخلص تہا۔ چار جلدون مین ایک قصہ لکہا ہے۔ جسسے طرز
معاشرت دنی اعلی کی معلوم ہوتی ہے۔ زبان اوسکی فصاحت اور سلاست مین امن کے چار درویش سے
کم نہین ہے۔ اوسکا یہہ شعر مشہور ہے۔ شعر۔ عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے +

اسی پر اوسکا عمل تہا۔ وہ ایسا نا عاقبت اندیش تہا کہ کل کی کچہہ نہ سوچتا۔

بہار کی لڑائی

انگریزوں نے جسوقت میر جعفر کو شرقی صوبوں کا نواب بنایا تہا۔ بہار میں اوسکا نائب راجہ رام نرائن
ایک ہندو تہا۔ اوسنے مرشدآباد اور کلکتہ کمک کے لئے آدمی بہیجے۔ مگر وہ نہ آئے کہ بادشاہی فوج نے اوسکو
شکست دیدی۔ وہ زخمی ہوکر پٹنہ میں چلا گیا۔ اوسپر حملہ کرنا بادشاہ نے مناسب نہیں جانا۔ اتنے عرصہ میں
نواب کی فوج کو انگریزی کنٹنجنٹ کی امداد پہنچی۔ اوسنے ۱۸ فروری سنہ ۱۷۶۰ کو بادشاہ کو شکست دیدی
۔ اب بادشاہ نے یہہ بڑا ارادہ کیا کہ جسوقت مرشدآباد سپاہ سے خالی ہوا۔ تو اوسنے بہار کو نکلی راہ سے یہہ ارادہ کیا کہ او
لشکر اور مرشدآباد کے بیچ میں پڑکر اوس دارالسلطنت کو لے لے۔ مگر پہلے اسکے کہ وہ مرشدآباد پہنچے۔ انگریزوں نے
اوسکو ۷ اپریل کو شکست دیدی۔ اسی زمانہ میں بادشاہ سے موسیو لالا (موسیو فرانسیسی میں نام کے ساتھ
تعظیم کیواسطے لگاتے ہیں) اوس پاس سے فرانسیسی تہے۔ اونسے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور اپنے دلی ارادہ کو
مجہسے فرمائیں۔ بادشاہ نے اوس سے سچی سچی بات کہدی کہ محمد قلی کی اعانت سے جو مصارف ضروریہ ہیں وہ
بہم پہنچ سکتے ہیں۔ اور کچہہ سامان میرے پاس نہیں ہے۔ کہ ممالک مشرق کی فتح کرنیکا سامان کروں۔
اسلئے چہتر پور کو جاتا ہوں۔ غرض یہہ فرانسیسی افسر اوسکے سفر میں شریک ہوا۔ لیکن ہمیشہ بادشاہ سے
آگے جایا کرتا۔ صاحب سیر المتاخرین لکہتا ہے کہ ایکدن میری اوس سے سہسرام میں ملاقات ہوئی۔ تو وہ
کہنے لگا کہ میں پٹنہ سے شاہجہان آباد تک پہر گیا کہیں سلطنت کا نام نہ پایا۔ سوا غریب آزاری اور مسافرون
کی غارتگری کے کچہہ اور نہ دیکہا۔ ہر چند میں نے ان بڑے بڑے سردار شجاع الدولہ اور عماد الملک سے کہا کہ
ملک بنگال کا انتظام کریں انگریزوں سے لڑیں۔ مگر کسی احمق نے اس درخواست پر التفات نکیا۔ اور اوسکی
حسن خوبی کو کوئی نہ سمجہا۔ اسوقت اس فرانسیسی افسر کا بہی ملجا بادشاہ کے حق میں ہوا۔ ہزاروں
ہندوستانی سپاہ سے بہتر تہا جسکا کوئی ہندوستانی افسر غماز ہوتا۔ ان فرانسیسیوں کی اعانت بادشاہی

پٹنہ کو گہیر لیا۔ تو کپتان نوکس بردوان سے سپاہ لیکر چلا۔ اوسمین دو سو گورہ تہے۔ باقی ہندوستانی
سپاہ تہی۔ تین سو میل کا سفر تیرہ دن مین طے کیا۔ اور یہان پٹنہ مین آنکر بادشاہ کو شکست دیدی۔ اور
جنوب کی طرف گیا مین بہگا دیا۔ اب اسوقت بادشاہی سپاہ کا سپہ سالار کامگار خان تہا۔ کیونکہ
احمد قلی خان الہ آباد کو چلا گیا تہا۔ اور وہان شجاع الدولہ نے الہ آباد کے صوبہ اور قلعہ پر تصرف کیا تہا۔
اور راجہ بینی بہادر کو وہان متعین کر رکہا تہا کہ جسوقت احمد قلی خان وہان آئے تو اوسکے ہاتہہ پیر باندہ کر
اوسکے پاس بہیجدے۔ اور جسطرح ہو سکے اوسی گرفتار کر لے۔ اس راجہ نے اوسکو بنارس پر روکا وہ خود اس راجہ
کی معرفت شجاع الدولہ پاس گیا اور مارا گیا۔ اب بادشاہ جنوب کی طرف کوچ کر رہا تہا۔ اوسکو یہہ خیال تہا کہ ملک
اوسکا ساتہہ دیگا۔ مگر سوا خادم حسین خان کے کوئی اور اوسکے کمک پر نہ کہڑا ہوا۔ یہہ کمک پاکر بادشاہ نے
پٹنہ پر پہر حملہ کیا۔ مگر کپتان نوکس نے راجہ شتاب رائے کو اپنی طرف کر کے بادشاہ کو پہر شکست دیدی۔ اب
بادشاہ کو اس لڑائی سے بڑا اضطراب ہوا۔ اور وہ شمال کیطرف چلا۔ انگریزی اور نواب کی سپاہ نے
تعاقب کیا۔ مگر اتفاق سے نواب کی سپاہ کا سپہ سالار اوسکا بیٹا میرن تہا۔ اور پہر جولائی کے مہینہ مین
بجلی گر پڑی۔ وہ اوسی مر گیا۔ نواب کی سپاہ اپنی چہاونی مین پٹنہ چلی گئی۔ پہر بادشاہی لشکر اپنی پرانی
اقامت گاہ گیا مین گیا۔ اور آغاز سنہ ۱۷۶۱ء مین بنگالہ کی سپاہ نے جسنے قواعد سیکہی تہی بادشاہی فوج کو
شکست دی۔ اور اسمین موسیو لا بہی گرفتار ہوا۔ وہ آخر تک لڑتا رہا اور اپنے تئین دشمنون کے حوالہ
نہین کیا۔ جب تک اوس سے یہہ وعدہ نہین کیا گیا کہ تلوار اوس سے نہین لی جائیگی۔ دوسرے روز انگریزی
افسر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اب بادشاہ تنگ آگیا تہا۔ دو برس سے برابر لڑائی جہگڑون مین
مصروف تہا۔ جنسے کچہہ فائدہ نہ حاصل ہوا۔ اب اوسکو سب طرف سے مایوسی تہی مگر اوسکو وہ سارا حال معلوم
تہا جو شاہ ابدالی نے بعد فتح پانی پت کے اوسکے لئے تجویز کیا تہا۔ انگریزون نے انہین دنون مین میر جعفر کی
جگہہ میر قاسم کو بنگال مین نواب بنایا تہا۔ اور اوسکی منظوری بادشاہ سے منگائی۔ اور چوبیس لاکہہ روپیہ

سالانہ خراج کا بادشاہ کی واسطے مقرر کرا دیا تہا۔ اب بادشاہ کا ارادہ تہا کہ انگریزون کی ستعانت سے دلی مین جا کر تخت سلطنت پر بیٹھے۔ مگر بیچ مین ایک جہگڑا کہڑا ہو گیا۔ جسکے سبب سے اس کام مین بہت دیر لگ گئی اس جہگڑے کو آگے بیان کرتے ہین +

شجاع الدولہ وزیر کا دلی سے آنا اور بادشاہ سے ملنا

شجاع الدولہ دلی سے اودہ مین آیا۔ اور یہان سے چلکر سرائے سید رجی مین شاہ عالم سے ملا اور اسکے ساتہہ الہ آباد مین آیا۔ اب مرہٹون کا تسلط بالکل ہوا سے اوڑہ گیا۔ سب جگہ بادشاہی پہرہ چوکی بیٹہہ گئے کالپی مین کچہہ ہی تہے سو وزیر نے بادشاہ کو سمجہا کر جب شتہ الین اونکو بہی نکال دیا۔ اور بندیل کہنڈ کا بہی انتظام کر لیا۔ بادشاہ نے اوسکو خلعت وزارت بہی مرحمت کیا جہانسی کے قلعہ کو فتح کر کے وہ پہر الہ آباد مین آگیا۔ اب میر محمد قاسم خان عالی جاہ انگریزون سے شکست پا کر بادشاہ پاس آیا۔ اور شجاع الدولہ سے استعانت کا خواستگار ہوا۔ شجاع الدولہ بادشاہ کو ساتہہ لیکر بنارس کی طرف انگریزون سے لڑنیکے لئے چلا۔ بکسر مین ۲۳ اکتوبر ۱۷۶۴ء کو دونو نوابون کو انگریزی سپاہ نے شکست دی۔ اس لڑائی کا حال تیسرے حصہ مین مفصل بیان کرینگے۔ دو برس تک بادشاہ کو شجاع الدولہ ساتہہ ساتہہ لئے پہرا۔ کبہی بنارس لے گیا کبہی الہ آباد کبہی لکہنو۔ ظاہر مین بادشاہ بادشاہ معلوم ہوتا تہا مگر درحقیقت وہ قیدی اعزاز کے ساتہہ تہا اس سبب سے انگریزون کا بڑا نقصان ہوا۔ بادشاہ اونکی ہاتہہ سے جاتا رہا اگر یہہ معاملات بیچ مین حارج نہ ہوتے تو بادشاہ انگریزون کی استعانت وحمایت سے دلی مین پہنچ کر ملک کا مالک ہو گیا ہوتا +

بادشاہ اور انگریزون کی صلح

بادشاہ بکسر کی لڑائی مین کچہہ نہین بولا۔ بعد لڑائی کے دوسرے دن شام کو وہ انگریزی لشکر مین خود آیا۔ اور انگریزون کے ساتہہ یہہ عہد وپیمان اوسنے کیا کہ شروع سال بنگال ۱۱۷۱ سے بنگال بہار اڑیسہ تینون صوبون کی دیوانی بلا شرکت غیری بطور التمغا کے سرکار کمپنی کو دے گئے اور خراج دیوانی جو ابتک

لیا جاتا تہا معاف کیا گیا۔ اور چہبیس لاکہہ روپیہ جو پہلے نواب دیتا تہا اوسکا ادا کرنا سرکار کمپنی کے ذمہ کیا گیا۔ اور ضلع بنارس اور غازی پور بطور جاگیر کے سرکار کمپنی کو دی گئی صوبہ الہ آباد بادشاہ کے پاس رہا۔ انگریزون نے بادشاہ کی سالانہ کچہہ نقدی بہی مقرر کردی۔ اور نواب بنگال صوبہ دار رہا سرکار کمپنی اوسکی شریک نظامت اور مال کے کامون مین رہی۔ نواب کی نظامت کا خرچ اوٹہایا اور بادشاہ کا نذرانہ سالانہ ادا کرنا سرکار کمپنی کا کام تہا۔ شجاع الدولہ دل فیض آباد مین اپنے ملک مین بہاگ گیا۔ اور جب اوسنے سنا کہ الہ آباد بہی انگریزون کے ہاتہہ پڑ گیا تو وہ لکہنو بہاگا۔ اور رہیل کہنڈ کے افغانون سے مدد مانگی۔ اونہون نے اس نواب کے خاندان کو بڑی عزت سے بریلی مین رکہا۔ اور تین ہزار آدمیون سے امداد بہی کی۔ اور ملہار راو ملکر سے مدد لیکر انگریزونسے لڑنا شروع کیا۔ مگر کان پور کے قریب اوسکو شکست ہوئی اسلیئے وہ اپنے ملک کو چلا گیا۔ اور بادشاہ الہ آباد مین انگریزون کا ایک پنشندار ہوگیا۔

بادشاہ کا الہ آباد مین رہنا

اب خاندان تیمور کے بادشاہ پاس ملک مین صرف صوبہ الہ آباد تہا۔ اور آمدنی مین وہ روپیہ تہا جو انگریز اوسکو دیتے تہے۔ دربار کی یہہ کیفیت تہی کہ پرانی پرانے سردار اس امید مین حاضر ہوتے تہے کہ شاید بادشاہ کے پہلے دن آوین۔ بادشاہ بہی اونکی خاطر بہت کرتا تہا۔ انگریزی جرنیل کرنیل بہی موجود رہتے تہے اور ملکی معاملات مین صلاح اور مشورہ دیتے تہے۔ اوسوقت مین مرزا نجف خان بادشاہ کا بڑا رفیق تہا۔ اور وہی دربار مین آفتاب تہا۔ شجاع الدولہ کی لڑائی مین اوسنے سرکار انگریزی کے ساتہہ رفاقت کی تہی۔ اسلیئے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کی جاگیر انگریزون نے کوڑہ جہان آباد مین دیدی تہی۔ اوسنے فوجداری کا خوب انتظام کیا تہا۔ منیر الدولہ کو خان سامانی کی خدمت تہی۔ وہ ساری گہر کا مدار المہام تہا۔ اور سب نفقون کا گروہ اور ساری نوکرون چاکرون کی موقوفی بحالی کا اوسے اختیار تہا۔ اور انگریزون سے جو معاملات ملکی مین سوال جواب ہوتے تہے وہ اوسکی معرفت ہوتے تہے۔ اسکے سوا باقی سفلے ملازم تہے جیسے کہ حسام الدین خان

اور راجہ رام ناتھہ اور بہادر خان محلی - وہ پادشاہ کی طبیعت سے بہت مناسبت رکہتی تہی ان سب مین
سربرآوردہ حسام الدینخان تہا وہ پادشاہ سی اس سبب سے بہت تقرب رکہتا تہا کہ نکہ ہائی نوکہانہ کو
رقص و سرود سکہا کر پادشاہ کا دل خوش کیا کرتا تہا - اور اس کام سے بہت سا نفع اور فائدہ اوٹہاتا تہا
وہی معتمد السلطنہ تہا - شجاع الدولہ کا بیٹا مرزا سعادت علی جو اپنے باپکا آخر کو قائمقام ہوا نائب وزیر تہا

نجیب الدولہ کی معاملات دہلی مین

ہم لکھہ آئی ہین کہ سنہ ۱۷۶۱ء مین نجیب الدولہ کو امیر الامرا اور جوان بخت کو نائب پادشاہ دہلی میں شاہ ابدالی
مقرر کر گیا تہا - نجیب الدولہ سی کوئی شخص بہتر اس کام کے واسطے نہین مقرر ہو سکتا تہا - شاہزادہ نوجوان
ہوشیار نیک بخت ایسا ہی تہا جیسے کہ اوسکے خاندان مین نوجوانی مین ہوا کرتے ہین - نجیب الدولہ
ایسا عاقل ہوشیار دانشمند تہا کہ کمتر ہوتے ہین - امانتداری اور ایمانداری تو اوسوقت مین اوسپر ختم تہی
وہ اپنے پرانے آقاؤن نواب دوندخان رسیلہ اور نواب وزیر شجاع الدولہ کی فرمانبرداری کیے جاتا تہا
ملہر راؤ ہلکر سے بہی اوسکا ساز باز چلا جاتا تہا - یاد ہوگا یہہ مرہٹہ پانی پت کی لڑائی سی اپنی ہم وطنون
کو چہوڑکر بہاگ گیا تہا غرض یہہ جوانمرد اس ٹوٹی ہوئی سلطنت کو تہام رہا تہا - وہ آپ ہی اوس نے
مرہٹون کے حاکمون کو نکال دیا تہا - آگرہ کی قلعہ مین جاٹون کا تصرف تہا پانی پت مین جو ہزیمت مرہٹون کو
ہو چکی تہی اوسکے سبب سے آٹھہ برس تک اونکا منہ نہوا جو ہندوستان کی طرف رخ کرتے - مگر ملہر راؤ
اسکے مستثنی تہا اب یہہ نجیب الدولہ کی عملداری اور انتظام دلی کے اردگرد تہوڑی دیر تہا سوئی اس کے
جاٹون کا عمل دخل تہا - اور اسوقت اونسے کچھہ لڑائی نہ تہی +

نجیب الدولہ کی جاٹون کی ساتہہ لڑائی

جاٹون کا اگر مفصل حال لکہا جائی تو ایک کتاب بنجائے - اسلئے ہم اونکا حال جہان سکہون کی عملداری کا
ذکر کرینگے وہان لکہینگے - مگر بالفعل تو راجہ سورجمل کا ذکر کرتے ہین - یہہ راجہ بڑا ہوشیار اور لائق تہا -

سپہداری کا سلیقہ صف آرائی مین مہارت ملک ستانی مین کاردانی بدرجہ کمال تہا۔ وہ بہاؤ کی ساتہہ
پانی پت کی لڑائی مین ہوا تہا۔ اگر بہاؤ غرور مین آنکر اس شوخ راجہ کو چہوٹا راجہ گنتا اور پوری اوسکی
امداد لیتا تو یقینی پانی پت کی لڑائی کی کچہہ اور ہی صورت ہوجاتی۔ اور سارے ہندوستان کی تاریخ کچہہ
سے کچہہ ہوجاتی جب وہ مرہٹون سے جدا ہوا تو اوسنے آگرہ سے جسمین ایک مرہٹہ سردار تہا نکال دیا۔ اور
میوات مین اوسنے قبضہ کیا چار قلعے نہایت مستحکم بنائے۔ غازی الدینخان عماد الملک اوسکے پاس پناہ
لیکر آیا تہا مگر اوسکو تو نکالدیا اب وہان ایک اور بدمعاش فرانسیسی سمرو آگیا تہا سمرو جو فرانسیسی
سمر تہا۔ اور اوسی نے شجاع الدولہ کو لڑایا تہا۔ اوسکی نوکری چہوڑ کر سورجمل پاس ایک پلٹن سپاہ انگریزی
اور ایک توپخانہ اور تین سو یورپ کے لچے بدمعاش لیکر آیا جب راجہ کو یہہ امداد ملگئی تو اوسنے
دلی کی سلطنت سے ایسی درخواستین کرنی شروع کین جیسے سلطنت کا نام ہی نہ رہے اسوقت نجیب الدولہ نے
اس عقلمندی اور دانشمندی سے کام کیا کہ کچہہ دنون سلطنت کو تہام لیا۔ اور جاٹون کو بڑا صدمہ
پہنچایا۔ اور سب مسلمانون کو خواب غفلت سے جہنجہوڑ کر اوٹہایا۔ اس لڑائی مین بلوچون نے بڑی امداد نجیب الدولہ
کی کی اور اونہین کی بدولت جاٹون پر فتح نصیب ہوئی +

مدت سے بلوچ فرخ نگر مین رہتے تہے۔ اونمین سے کامگار خان عہد محمد شاہ مین ایسا بخت بیدار
صاحب اقتدار ہوا کہ وہ اکثر اوقات فوجداری کا کام کرتا۔ اور کبہی کبہی پانی پت اور حصار کی
حکومت بہی اوسکے سپرد ہوجاتی۔ پہر اوسکے ملازمون مین سے بہادر خان نے عروج پایا۔ اور وہ سہارنپور
مین فوجدار ہوا۔ اوسنے عماد الملک اور نجیب الدولہ سے موافقت بہم پہنچا کر ایک قلعہ بارہ کوس پر
دہلی سے بنایا اور اوسکا نام بہادرگڈہ رکہا جب کامگار خان مرگیا تو اوسکی اولاد مین جہگڑا ہوا۔
تو سورجمل نے بلوچون کو مار دہاڑ سرداری اور فرخ نگر پر قبضہ کرلیا۔ اور نجیب الدولہ سے یہہ درخواست
کی کہ بہادرگڈہ بہی اوسکے حوالہ کیا جائے بہادر خان نے نجیب الدولہ سے استعانت چاہی۔ اور بڑی

مگر نجیب الدولہ کچھہ نہ بولا۔ جب سورجمل نے یہہ دیکہا کہ میری خوف سے اوسنے بلوچون کا ساتہہ دیا تو درخواست
اوسسے فوجداری کی۔ نجیب الدولہ نے یعقوب علیخان کو کہ شاہ ابدالی کے وزیر کا بہائی تہا۔ اور شاہجہان آباد
کی بہی قلعہ داری کر چکا تہا۔ سورجمل پاس بہیجا۔ متانے جہینیٹ کی تہان بہی بطور تحفہ کے اوس پاس بہیجے
اوسنے بغیر صلح باتین کرنی شروع کین۔ اور جہینیٹ کی تہان بہی پیش کیے۔ وہ سورجمل کو بہی پسند آئے۔ وزیر کو بلا کر
اوسسے کہا کہ ہمارے لئے ایک جوڑا بہی اسکا تیار کرا دو۔ اب اس جوڑی مین ایسا لگا کہ وکیل سے کچھہ
بات بہی نہین کی۔ جب وکیل نے اوسکو اس کام مین مصروف دیکہا تو وہ رخصت ہوا۔ اور اوسسے کہا
کہ ٹہاکر صاحب جلدی اور جہالت سے کام کرنا نہین چاہئیے۔ اب مین رخصت ہوتا ہون۔ کل پہر آؤنگا
اوسپر سورجمل نے کہا کہ اگر آپ کل صلح کے لیے آئین تو کبہی نہین آئے گا۔ غرض یعقوب علیخان نے
آنکر نجیب الدولہ سے یہہ کہا۔ اوسی بہی غیرت آئی۔ اوسنے کہا کہ اب اس کافر پر انشاء اللہ جہاد کرونگا
اوسنے چارون طرف سے مسلمانونکو جمع کیا۔ کہ اتنے مین سورجمل سپاہ لیکر شاہدرہ کے قریب ہنڈن پر
آیا۔ ہمیشہ اوسکا لڑائیون مین یہہ دستور رہا کہ وہ فوج کا انتظام کرتا اور خود جوکہون کے مقامون سے جدا
رہتا۔ قاعدہ کے موافق اوسکو دلی کا محاصرہ کرنا چاہئیے تہا۔ مگر وہ تہوڑے آدمیون کے ساتہہ وہان
آیا جہان بادشاہ کی پرانی شکارگاہ تہی۔ اپنے گنوارپنے سے اوسکو بڑی شان سمجہا کہ مین بادشاہ کی
شکارگاہ مین شکار کہیل آیا۔ سید محمد خان پچاس سوارون کا رسالہ لئے جاتا تہا۔ ایک شخص نے بتلایا
کہ خانصاحب آپ کدہر جاتے ہین دیکہئے سورجمل اکیلا کہڑا ہے خانصاحب اوسپر لپکے اور شکارگاہ مین
شکار مار کر نجیب الدولہ کے پاس لے آئے۔ نجیب الدولہ کو دو روز تک یقین نہ آیا کہ سورجمل مارا گیا۔ جب یعقوب علیخان
نے اوسکا وہ ہاتہہ جانا کہ جسمین باسور تہا اور اوسکی آستین کو دیکہا کہ وہ اوسی جہینیٹ کی تہی جو
اوسنے دی تہی تو اوسکو یقین ہوا۔ اوسکا بیٹا جواہر سنگہ سکندرآباد سے سپاہ لئے چلا آتا تہا۔ کہ
دفعتہً ملعون نے اوسپر حملہ کیا۔ اور اوسکے لشکر کے ساتہہ ایک نیزہ پر سورجمل کا سر بہی نعش کو

دیکھہ کروہ ایسے گہبرائے کہ شکست کہا کر اپنے ملک کو بہاگے۔ جواہرمل اپنے باپ کی گدی پر بیٹہا اور اوسنے یہہ بڑی غلطی کی کہ وکیلونکو بہیجکر ملہر راؤکو اپنی امداد کے واسطے بلایا۔ اومین نو وہ کامیاب ہوا۔ شاہجہان آباد کا محاصرہ کرلیا۔ اور دو تین مہینہ تک نجیب الدولہ کو ستایا گیا۔ مگر ملہر راؤ ملکر ہمیشہ مسلمانون کا رفیق دل سے تہا۔ وہ جاٹون کو چہوڑکر بہاگ گیا۔ اس سبب سے صلح ہوگئی۔ اور حضور آباد مین نجیب الدولہ کی جواہر سنگہ سے ملاقات ہوئی۔ پہر اپنے ملک کو چلے گئے اب اس نوجوان کے ہمراہ وہ شمرو فرانسیس پر رہا۔ یہہ بہی عجب مرد آدمی تہا۔ پہلے وہ میر قاسم عالی جاہ کا نوکر ہوا۔ اوسکو نمک حرامی سے پکڑوا کر شجاع الدولہ کے حوالہ کیا۔ اور پہر شجاع الدولہ کا نوکر ہوا۔ اوسکو خراب کیا۔ پہر جواہرمل کا نوکر ہوا۔ اور اوسکو چڑہا کر راجہ مادہو سنگہ جیپور والے سے لڑنیکے لئے لے گیا۔ اجمیر کے قریب کہرکے تالاب پر جیپوتون سے شکست پائی۔ تو پہر وہ راجہ جےپور کا نوکر ہوگیا۔ اب جواہر سنگہ پہر الور مین آیا۔ پہر یہان سے بہرتپور مین گیا۔ وہانسے آگرہ مین پہنچا۔ اور تہوڑے دنو مین مارا گیا۔ بعض کہتے ہین کہ جےپور کے راجہ نے قتل کرادیا۔ اسکے بعد جاٹون کی ریاست مین بہت سے جہگڑے برپا ہوے۔ اور سورجمل کے دو بیٹے اور مارے گئے۔ باقی تدبیر سے رنجیت سنگہ راجہ ہوا۔ اوسکے عہد مین جاٹون کی ریاست کا بڑا عروج ہوا۔ جس ملک پر وہ فرمانروائی کرتے تہے اوسکے شمال مغرب مین الور اور جنوب مغرب مین آگرہ تہا۔ اوسکی آمدنی دو کروڑ روپیہ کی تہی۔ ساٹھہ ہزار فوج اون پاس تہی۔

شاہ ابدالی کا آنا اور سکہونکو شکست دینا

اسوقت دکہن مین مرہٹے اپنے جہگڑون مین آپ پہنسے ہوئے تہے اوںہون نے ہندوستان پر بالکل توجہہ نہین کی اور ۱۷۶۶ء مین جو الہ آباد مین اونسے بادشاہ سے معاملے ہوئے اونکا بہی کچہہ لحاظ نہین کیا۔ مگر اوس ملک مین دنگہ مچایا جہان وہ یہہ جانتے تہے کہ بادشاہ انگریزون کی اعانت سے قابض ہوگا۔

نجیب الدولہ نے گو اپنی پاک طینتی اور حسن نیتی سے شاہجہان آباد کا انتظام کیا۔ اور سب کو خوش
راضی کیا۔ مگر وہ دہلی کی سلطنت کو مستحکم نکر سکا۔ اور نہ وہ ملک دوبارہ لے سکا جس سے بادشاہ چین آرام
سے اپنے باپ دادا کے قلعہ مین بسر کرتا۔ ابہی مشرق مین جاٹون سے اوسنے اپنی دلیری اور جوانمردی سے
پیچہا چہٹایا ابہی تہا کہ مغرب سے سکہون نے دہلی پر آفت لانیکا ارادہ کیا۔ مگر اسوقت شاہ ابدالی نے
پہر اوسکی امداد کی۔ سکہون نے اس بادشاہ کی نائب کو نکالدیا تہا۔ اور سارے ملک مین غدر مچا رکہا تہا۔
اپریل سنہ ۱۷۶۷ء مین وہ لاہور مین آیا۔ سکہ بہاگ کر پہاڑون مین چلے گیے۔ الا جاٹ نے سرہند مین دو لاکہہ کے
قریب سپاہ جمع کی۔ شاہ ابدالی نے نوہ کوس دو روز مین طے کر کے اوسپر حملہ کیا۔ اور شکست دی۔ اور بیس ہزار
آدمیون کو قتل کیا۔ اور پانی پت کی نواح مین پچاس ہزار سپاہ لیکر آیا۔ لیکن نور الدینخان کو لاہور
مین اپنا نائب مقرر کر کے چلا گیا۔ پہر کبہی ہندوستان مین نہین آیا۔ شجاع الدولہ کو ایک لعنت ملامت
کا خط لکہکر بہیجا کہ ہم نے تجہسے کیا کہا تہا اور تو نے بادشاہ کے ساتہہ کیا سلوک کیا۔ مگر یہہ بیوفا
کب اوسکی روانگی کے بعد اوسکی بات کو مانتا تہا +

مرہٹون کا بہرتپور اور دوآبہ کا لینا

اب مرہٹون نے سنہ ۱۷۶۸ء مین تمام اپنی آپس کے جہگڑونسے فرصت پائی۔ اور جنیل یار اونسے اور
اوراس سنہ کے آخر مین وہ جی پور پر گرے۔ اور پہلی سنہ ۱۷۶۹ء مین بہرتپور مین پہنچے وہان سے محصول لیا
اور دہلی پر حملہ کا ارادہ کیا۔ اونکے سردار تہے دو۔ ایک مادہوجی سیندہیا پٹیل۔ وہ رانوجی سیندہیا کا
بیٹا تہا۔ وہ روہیلون اور پٹہانون کا جانی دشمن تہا۔ دوسرا توکاجی ہلکر تہا وہ ملہار راو ہلکر کا رفیق
تہا۔ وہ اپنے آقا کی طرح پٹہانون کو دوست رکہتا تہا۔ غرض ان دو سردارون مین ہمیشہ اختلاف رہا چلا آتا
تہا۔ اسی سبب سے مرہٹون کے معاملات سر نہوئی اور اس اختلاف سے اونکی دیر بڑی بڑی فوجین آئین۔
اب دہلی مین نجیب الدولہ نے ہلکر کے ساتہہ اتفاق کر کے حملہ کرنیوالون سے مصالحہ کرلی۔ اسمین جاٹون کو

نقصان ہوا - مگر رہیلون نے جو نجیب الدولہ کے کہنے سے صلح کی اوسکے سبب سے وسط دوآبہ کی اضلاع مرہٹون کے حوالہ کرنے پڑی جو بادشاہی اضلاع دہلی اور الہ آباد کے درمیان تہے - تہوڑی دنون کے بعد یہہ وزیر نیک مدبر ساٹھہ برس کی عمر مین مرگیا - کچھہ ضرور نہین کہ ہم اس شریف نجیب وزیر کی خوبیون کا زبان قلم سے اشتہار دین - خود اوسکے کام اوسکا اظہار کر رہے ہین کہ پچاس سوارونکی سرداری سے اوسنے میدان جنگ مین دلاورانہ کام کرکے اپنی تئین اس رتبہ پر پہنچایا - اور خوش اخلاقی اور نیک نیتی سے اپنی ان پڑہ ہونے اور عالی خاندان نہونے کی عیبونکو مٹایا - سلطنت کی کل جو بالکل بند پڑی تہی اوسکو اپنی جوانمردی کے ہاتہون سے چلایا - ضابطہ خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا - اگر اس بیٹے مین بہی باپ کی سی لیاقتین ہوتین اور شاہ عالم بہی عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہوتا تو سلطنت تیموریہ کے سوکہے کہیت کو یون ہرا کرلیتا کہ پہر رہیلونکو اپنا رفیق بناتا - سیندہیا اور ہلکر کو آپسمین لڑاتا بہڑاتا - انگریزون کے ساتہہ دوستی رکہتا +

ضابطہ خان کا دلی سی مرہٹونسے نکلنا

جب مرہٹے دوآبہ کی اکثر حصون مین پہیلے - اور تمام رہیل کہنڈ مین فرخ آباد کے سوا پہیل گیے - تو ضابطہ خان نے کوئی لڑائیکا سامان نہین کیا - یہانتک کہ سنہ ۱۷۷۱ء مین مرہٹے دار السلطنت پر بہی قابض ہوگئے قلعہ مین جو انہون نے جوان بخت کو بدستور قائم رکہا - اور خود اوسکی طرف سے انتظام کرنا شروع کیا - ضابطہ خان نے مرہٹون کا مقابلہ نہین کیا - بلکہ وہ اپنی ریاست سہارنپور اور نجیب گڈہ کو چلا گیا +

— بادشاہ کا دلی مین آنا

شاہ عالم اپنے پست فطرتی اور کم عقلی سے ہمیشہ محکوم کسی اپنے ملازم کا ہوجاتا - آج کل وہ امیر الدولہ اور انگریزون کے کہنے مین چلتا تہا - اب یہان الہ آباد مین رہتے رہتے ایسا تنگ ہوگیا تہا - کہ اوسنے شاہجہان آباد کا ارادہ کیا - مگر اوسکا وہ محتاج تہا کہ کوئی اوسکو وہانتک پہنچائے - اس کام کے واسطے مرہٹے مقرر ہوئی - اور سیف الدین خان سفیر بنکر مرہٹونکے سردارون پاس دکن مین گیے - اور

۱۷۷۱ء کے آغاز مین بادشاہ نے کلکتہ مین انگریزی حاکمون سے اس امر مین مشورہ لو چہا۔ اونہون نے
نہایت اپنی مرضی کے خلاف یہہ ارادہ بتایا۔ شجاع الدولہ نے اپنے اغراض نفسانی کی سبب سے در پردہ
بادشاہ کی اس ارادہ کی تائید کی۔ مئی ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے بادشاہ دلی کو چلا۔ اوسکے ساتہہ اسوقت
فوج تہوڑی تہی۔ مگر آراستہ تہی۔ ایک پلٹن انگریزی وردی پہنے ہوئے تہی میڈک فرانسیسی اوسکا افسر تہا
اگرچہ انپڑہ تہا مگر سپاہی اچہا تہا۔ سپہ سالار مرزا نجف خان تہا۔ اور میجر جرنیل سر روبرٹ بارکر صاحب کچہہ فوج
لیکر کڑہ تک بادشاہ کے ساتہہ گئے۔ یہان ان جرنیل صاحب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ دلی نہ جائے۔ مگر
بادشاہ نے نہ مانا جن اضلاع مین بادشاہ ہوکر چلا گیا پہر وہان اوسکی حکومت کا کوئی نشان اونمین نمودار
نہ ہوا۔ اب اس بادشاہ کی سلطنت مین دو مخالف گروہ تہے ایک مسلمان جو یہہ چاہتے تہے کہ شاہ ابدالی
جسقدر ملک ہمارے لئے چہوڑ گیا ہے اوسکو اپنے قبضہ مین رکہین۔ دوسرے مرہٹے تہے جو یہہ چاہتے تہے
کہ پانی پت کی لڑائی مین جو نقصان ہمارا ہوا ہے اوسے پورا کرین۔ انکے سوا شجاع الدولہ تہا جو
اس تاک مین رہتا تہا کہ جو گروہ ضعیف ہو اوس سے کچہہ لے مرے۔ انگریز بہی اپنی دانشمندی سے اعتدال کے
ساتہہ اپنے منصوبون کے در پے تہے۔ اب بادشاہ فتح گڈہ مین پہنچا۔ یہان احمد خان بنگش انہین دنون مین
مرا تہا۔ اوسکے بیٹے مظفر الدولہ نے پانچ لاکہہ روپیہ نذرانہ کا پیش کیا۔ بادشاہ نے یہان برسات کے
سبب مقام کیا۔ اسوقت بیس ہزار مرہٹون کی سپاہ دلی مین تہی۔ مہادہو جی سیندہیا پہلے فرخ آباد
مین بادشاہ پاس آیا۔ اور اپنے عہد و پیمان بادشاہ سے ٹہرا گیا۔ اور ۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ء کو بادشاہ
قلعہ مین داخل ہوا۔ عبدالاحد خان کشمیری بادشاہ کا مقرب ہوا مجد الدولہ کا اوسکو خطاب ملا
وہ مدار المہام بادشاہ کے گہر کا ہو۔ یہہ ایک آدمی بڑا مکار اور فریبیا تہا۔ اوسکے کامون سے آگے
حال معلوم ہوگا۔ مرزا نجف خان نے سپاہیون اور بہادرون کو تلاش کرکے اپنی پلٹنین لائق سپہ سالار بنایا
۔ اب یہان بادشاہ کو اوسکے دوستون یعنے مرہٹون نے چین نہین لینے دیا+

مرزا نجف خان کا حملہ ضابطہ خان پر

ابہی ہم نی لکہا ہی کہ ضابطہ خان کو ایک برس گذر گیا تہا کہ وہ اپنی علاقہ باونی محال یعنے ضلاع سہارنپور اور مظفر نگر کو چلا گیا تہا۔ اوسکے پاس تین بڑی مضبوط قلعے تہی۔ یعنی پتہر گڈہ و سکرتال دریا گنگ کے بائین طرف تہی۔ یہہ اوسکے باپ کے بنائی ہوئے تہی۔ تیسرا قلعہ غوث گڈہ مظفر نگر کی قریب اوسنے خود بنایا تہا۔ جسکی عالیشان مسجد اجتک وسکا نشان بتاتی ہے۔ ان قلعون پر بادشاہی لشکر نے حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ اوسنے اول سکرتال کا محاصرہ کیا۔ اور مدت تک لڑائی ہوتی رہی۔ اور ضابطہ خان محاصرہ سے تنگ ہوا تو اوسنے اپنی بہائی ہندو مرہٹون کو لکہا کہ جہان جہان گنگا پایاب ہو گئی ہی اون مقامات کی حفاظت کرو۔ اگر دشمن گنگا پار اوتر آئینگے تو نہ مجہے چہوڑینگے نہ تمہین۔ اس لکہنے پر ان فغانون نے معابر کا انتظام کیا۔ اس انتظام سے مرہٹون اور نجف خان کو بہی معلوم ہوا کہ گنگا پایاب ہے۔ اسلئے وہ چند معابر سامنے سے گذر جسمی محافظین تہی یہہ جا کر اوتر کر حملہ آور ہوا۔ ضابطہ خان نے مقابلہ اوسکا اچہی طرح کیا۔ مگر شکست کہا کر شجاع الدولہ پاس بہاگ گیا۔ گہر بار اہل و عیال اور خزانہ اوسکا دشمنون کے ہاتہہ لگا۔ ان اہل و عیال مین غلام قادر خان اوسکا بڑا بیٹا بہی تہا۔ وہ ایسا خوبصورت تہا کہ جب بادشاہ پاس بہیجا گیا تو اوسنے محل کی بیگم بنایا۔ شاید اسی کا عوض آخر اوس نے لیا۔

مرزا نجف خان کا حال

اگرچہ یہہ لڑائی مرہٹون کی ضابطہ خان کے ساتہہ تہی مگر اسمین مرزا نجف خان نے بڑا نام پایا۔ واقعی وہ ناموری کے لائق بہی تہا۔ اصل مین وہ ایران کا شاہزادہ تہا۔ وہ اپنی بہن کے ساتہہ ہندوستان مین آیا تہا۔ اور اوسکی بہن آصف الدولہ کی بہائی اعز الدولہ کو بیاہی گئی تہی۔ اوسنے لیاقت و شجاعت سے اپنا عالی خاندان ہونا اور ہندوستان کے امیرون سے برتر ہونا دکہا دیا۔ اول اپنے بہنوئی کے بیٹے محمد قلی خان پاس الہ آباد مین رہتا تہا جب شجاع الدولہ نے دغا سے اپنی بہتیجے کو مار ڈالا تو وہ پہر شاہ عالم کی رفاقت مین شامل

اوسکے ساتھہ جو رفاقت اور لیاقت کی کام کئے اونہین اگی پڑہ لینا +

رہیلون اور شجاع الدولہ کی صلح

بادشاہ نی ۱۱۷۲ کو برسات تو دہلی مین بسر کی۔ مرہٹے اگرہ کی اردگرد پڑے رہی۔ رہیلون نی شجاع الدولہ کے ساتھہ اتفاق کرکے اہل اسلام کو متفق کرنا چاہا۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپسمین صلحنامہ لکہا گیا۔ اور اسمین سرآربار کر صاحب بہی شریک تہی اور اونہین کی صلاح اور مشورے سے یہہ صلح ہوئی کہ حافظ رحمت خان شجاع الدولہ کے ساتھہ اون سب معاملون مین اطاعت کرے جو ضابطہ خان کی معاونت سے متعلق ہون اور چالیس لاکہہ روپیہ چار قسطون مین اس کام کے واسطے ادا کرے کہ مرہٹے رہیلکھنڈ سے خارج کی جائین غرض یہہ صلح جو مرہٹون کی حق مین زہر ہوئی ۱۱ جولائی ۱۷۷۳ کو لکہی گئی۔ یہہ ان افغانون مین آپسمین ایسی تلوار چلی کہ بہائی بہائی کے خون کا پیاسا تہا۔ بیٹا باپ کے لئے تلوار سونتے پہرتا تہا۔ باپ بیٹے کو ذبح کرنیکے لئے ڈہونڈہتا تہا۔ شجاع الدولہ کی تحریک سے ضابطہ خان نے مرہٹون سے سازش پیدا کی۔ مرہٹون نے اسسے وعدہ کیا کہ بادشاہ سی تیرے مقبوضہ معاف کرادی جائینگے۔ اور باپ کا عہدہ امیر الامرائی کا دلا دینگے۔

دلی کی قریب لڑائی اور ضابطہ خانکا امیر الامرا ہونا

مرہٹون نے نجیب سنگہ کو اکسایا کہ وہ اپنی کسی بہائی سی ریاست بلبگڈہ کی چہین لے جب اسکی ارادہ کی خبر رئیس بلبگڈہ کو ہوئی تو اوسنے بادشاہ سی استعانت چاہی۔ ۱۷۷۳ کی آخر مین مرزا نجف خان نے جسکا اب خطاب ذوالفقار الدولہ ہو گیا تہا ایک لشکر اوسکی استعانت کے واسطے ایک بلوچ سردار کے ماتحت بہیجا۔ مرہٹون نے اپنا لشکر بہرت سنگہ کے جاٹون کی کمک کے لئے بہیجا۔ اوسنے بہرپور کی لشکر کے ساتھہ ملکر بادشاہی لشکر کو دلی کی طرف شکست دیکر نکالا۔ سیندہیا نی اس لڑائی کو اسلئے نہین پسند کیا کہ دشمن ضابطہ خان پیرپہین تہا۔ اوسکو رہیلونسی نفرت تہی اسلئے وہ توجی پور ٹوٹ ہا گیا۔ توکاجی ہلکر اور مرہٹے آگے دلی کی طرف بڑہے۔ بدرپور پر نجف خان نے اوسکا مقابلہ کیا۔ اگرچہ سپاہ اچہی تہی اور اونکی سپاہ

مسٹر میڈوک تہا۔ مگر تعداد اوسکی قلیل تہی۔ دشمنون کے کثیر لشکر کے سامنے نہ ٹہر سکے۔ اور پست پا
ہوکر ہمایون کے مقبرہ کے پاس آئے۔ چار روز یہان بہی لڑائی کا ہنگامہ برپا رہا۔ اور مرزا کا بہانجا مرزا خان
لڑائی مین مارا گیا۔ مرزا بہی پست پا ہوکر دریا گنج کی راہ سے شہر مین داخل ہوا۔ دشمن بہی اوسکے پیچھے
آئے قلعہ کی حفاظت مرزا نے اچہی طرح کی مگر حسام الدولہ مرہٹون کے لشکر مین پیغام صلح لیکر چلا گیا
اسوقت بادشاہ کی ضعیفی اور نالائقی سے مرزا کی ساری بہادری خاک مین مل گئی۔ مرہٹون کو
اسوقت دکہن جانیکی ضرورت تہی اسلیے بادشاہ سے فقط یہہ شرائط ٹہر گئین کہ ضابطہ خان امیر الامرا
۔ اور وہ اضلاع دوآب جو بادشاہ پاس انگریزونکی حمایت کے سبب سے تہے وہ اونکو دے جائین۔ یہہ شرائط
منظور ہوگئین۔ اب مرہٹون نے سکرتال کی لڑائی کی تنخواہ کا دعوی مرزا سے شروع کیا۔ اور اوسکے دربار
مین آنیکا حکم بادشاہ سے دلا دیا۔ یہہ ذکر دسمبر ۱۷۷۲ء یعنی بادشاہ آنے سے گیارہ مہینہ بعد کا ہے۔ اب آنے
۱۷۷۳ء کی سنو

مرہٹون اور مرزا نجف خان کا ملاپ

اسوقت مرزا نجف خان کے ساتہہ تہوڑے سے
آدمی مرنے لڑنے والے جوانمرد تہے۔ سہارنپور سے آ دسنے اپنی متبنےٰ افراسیاب خان کو بہی بلا لیا۔ اور نلہر دروازہ
کی طرف اسمعیل خان کابلی کی مستحکم حویلی مین ہو بیٹہا۔ مرہٹون کسی طرح نہ دبا۔ برابر جواب دیتا رہا
۔ اور انسے کہدیا کہ مین تمہاری تنخواہ نہین دے سکتا۔ ایکدن نجف خان ہتیا لگا اور سنبر کمر باندہ کر اپنے
لشکر کو لیکر مرہٹون سے لڑنیکو نکلا۔ اور جب اونکے لشکر کے قریب پہنچا تو گوجی نے مرزا کا استقبال کیا۔
اور بڑی خاطرداری اور عزت سے اپنے خیمہ مین لیگیا +

رہیلون سے لڑائیان

اب مرزا نجف خان سے اتحاد پیدا کرکے مرہٹون نے رہیلون پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ اور رام گہاٹ سے وہ رہیلکنڈ
مین آن پڑے۔ بادشاہ نے جو صوبے اپنے دوآبہ زیرین مین چہوڑے تہے اور اونکا انتظام نکر سکتا تہا

وہ انگریزون نی بچاس لاکہہ روپیہ کو شجاع الدولہ کے ہاتہہ بیچدیا تہی- اب انگریزی سپاہ شجاع الدولہ کے ساتہہ مرہٹون سے لڑنیکے لئے روہیل کہنڈ مین مستعد ہوئی- حافظ رحمت خان کو چالیس لاکہہ روپیہ کی ضرورت پڑی- اوسنے مرہٹون سے دوستی کرلی- جب شجاع الدولہ اور انگریزون کی فوج اوسکو نظر پڑی تو وہ پہر مرہٹونکو چہوڑکر ان ملا- مرہٹے اسلئے اٹاوہ کو چلے گئی پیشوا کے مرنیکے سبب سے اونکو ضرورت دکن مین جانیکی تہی وہ وہان چلی گئی؛

مرزا نجف خان کا دلی مین بحال ہونا

مرزا نجف خان شجاع الدولہ کا رشتہ مند تہا- اوسکے پاس چلا آیا- نواب وزیر شجاع الدولہ نے اوسکو اپنا نائب مقرر کرکے بادشاہ پاس بہیجا اور انگریزون نے اوسکے بہت سفارش بادشاہ سے کی کیونکہ وہ ایک ایسا سردار تہا جو انگریزون کے دشمنون کا یعنے مرہٹون اور روہیلون دونون کا دشمن تہا اسلئے وہ بہی اوسکا بادشاہ پاس رہنا چاہتے تہی غرض ان سفارشون کے زور اور کچہہ اپنی سپاہ اور جوانمردی کے بل سے وہ اپنی عہدہ پر بحال ہوا- ضابطہ خان جاٹون پاس چلا گیا- حسام الدولہ قید ہوا- اور سارا روپیہ جو ناجائز طور سے کہایا گیا وہ پندرہ لاکہہ روپیہ کے قریب اگلوایا گیا- اسے شاہ عالم کا انتظام سمجہنا چاہئے کہ ایک نوکر جو دو برس سے نوکر تہا- پندرہ لاکہہ کہا گیا- اوسکی جگہہ عبدالاحد خان مدار المہام مقرر ہوا منظور علیخان ناصر ہوا- عبدالاحد خان کشمیری کا حال پہلے لکہہ چکے ہین منظور علیخان بہی سنگدل دغاباز نمک حرام تہا؛

مرزا نجف خان کی جاٹون سی لڑائیان

مرزا کا مدت سے ارادہ جاٹون سے لڑنیکا تہا- مگر وہ عرصہ تک اہل روہیل کہنڈ کی مہمات مین مصروف رہا- اوسنے اکبرآباد کا قلعہ جاٹون سی لیکر محمد بیگ ہمدانی کے سپرد کردیا- جاٹون کے راجہ رنجیت سنگہ کو اسکا بڑا داغ تہا- اوسنے دار السلطنت پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا- اور دس ہزار سوار لیکر سکندرآباد مین پہنچا-

دلی مین اسوقت سپاہ پانچہزار سوار اور دو پلٹنین سپاہیونکی تہین وہ ان جاٹون کے نکال دینے کی
واسطے کافی ہوئین - مگر پہر رنجیت سنگہ شمرو کو ساتہہ لیکر آیا - اسوقت مرزا رسیل کہنڈ سے آگیا تہا -
۱۷۷۳ع کی برسات کے بعد وہ اونسے لڑنیکے لئی روانہ ہوا - ایک سردار ایرانی نسی نجف قلی خان دس ہزار سپاہ
لیکر آگیا تہا - یہہ سردار بڑا عمدہ سپاہی تہا - اور وہ بڑا وفادار اور خیرخواہ اپنے آقا کا تہا وہ ذات کا
راٹہور رجپوت بیکانیر کا رہنے والا تہا - پہلی محمد قلیخان کے باپ کے پاس رہتا تہا - مرزا کے کہنے سی مسلمان
ہوگیا تہا - اب اس زمانہ مین سیف الدولہ خطاب مل گیا تہا - اور چوبیس لاکہہ روپیہ کی ملک پر صوبہ تہا -
جب مرزا اس بڑی لڑائی کے لئی روانہ ہوا تو عبدالاحد خان مجدالدولہ کی بن آئی - جہانتک ہوسکا بادشاہ
کے کان مرزا کی طرف سے بہرے اور بہت سے منصوبے اوسکے بگاڑنیکے سوچے - اور یقینی وہ بڑا فساد کہڑا کرتا
مگر اسوقت صفدر الدولہ نیا وزیر اپنے باپ کی جگہہ ہوا تہا - اوسکا وکیل لطافت خان پانچہزار سپاہ لیکے
بادشاہ کی خدمت گزاری کے لئی حاضر تہا - اس لشکر نے عبدالاحد خان کی بدذاتیون سے دلی کو بچا لیا
اب جاٹ ہوڈل مین تہے - یہان سے اونکو مرزا نے نکالدیا - تو وہ کوٹ بن مین چلے گئے - یہان دو ہفتہ تک
چہیڑ چہاڑ لڑائی کی رہی - پہر وہ ڈیگ مین چلے گئے - اب مرزا نے یہہ دیکہکر کہ جاٹون کے حملے موقوف
ہوئے - وہ اونکے لشکر کو اپنے پیچہے چہوڑکر برسانہ مین چلا گیا - یہان بڑی لڑائی ہوئی - بادشاہی
فوج کا ہراول نجف قلی خان تہا - قلب سپاہ مین مرزا خود رہتا تہا - اوسکے بازون مین پلٹنین سپاہیون
کی تہین جنکے افسرون نی بنگال مین انگریزی قواعد سیکہی تہی - پشت سپاہ پر مغلون کے سوار تہے -
دشمنون کی سپاہ مین پانچہزار پیادی قواعد دان تہے - شمرو انکا افسر تہا - اونسے حملہ کیا - اور اپنی توپ
بندوق کی آتشبازی شروع کی - اوسکا جواب دوسری طرف سے بہی توپون سے دیا گیا - مگر اسمین مرزا
کی سپاہ کی عمدہ عمدہ افسر مارے گئے - اور خود اوسکے بازو مین زخم آیا جسکو اونسے ایک کپڑے سے بٹہہ کر
باندہا - پہر اونسے تکبیر کا نعرہ مارکر اپنے مغل سوارون سے دشمنون پر حملہ کیا - اور نجف قلی خان پیادونکی

پلٹنون سے جاٹون پر گرا-شمرو نی اپنی پلٹنون سی اوسکا سخت مقابلہ کیا-مگر تہوڑی دیر بعد وہ پسپا ہوا-اور سیدہے ڈیگ کی طرف چلا گیا-فتح پانیوالون کے ہاتہہ بہت غنیمت ہاتہہ آئی-اور اونہونے جاکر قلعہ ڈیگ کا محاصرہ کر لیا-برس دن کے بعد محاصرہ مین وہ ۱۷۷۶ء مین ہاتہہ آیا-چہہ لاکہہ روپیہ نقد سوا اسباب کے ملا-جاٹ ہاتہہ پر ہاتہہ رکہے بیٹہے رہے-اپنا سب اسباب لیکے کمہیر کے قلعہ مین چلے گئے-جب مرزا یہہ فتوحات عظیم حاصل کرکے ملک کا انتظام کر رہا تہا-تو اوسکو دربار شاہی سے یہہ خبر آئی کہ عبدالاحد خان مجد الدولہ دیوان کی شرارت سے ضابطہ خان نے بہت سے سکہون کی فوج بہرتی کر لی ہے-اور اوسکا ارادہ شاہجہان آباد مین آ نیکا ہے-یہہ خبر پاکر مرزا دہلی مین فوراً چلا آیا-یہان لوگون نے اوسکی بڑی تعظیم کی-برسانہ کی لڑائی مین شمرو بہی اوسکے ساتہہ شریک تہا-اوسکا یہہ قاعدہ تہا کہ جس کسی کو زبردست اور چلتا ہوا دیکہتا اوسکے ساتہہ اپنی پلٹنون سمیت ہو لیتا-اب مرزا کی سبب سے مردہ سلطنت مین دم آتا جاتا تہا-اس طرف ہندوستان مین سوا انگریزون کے بنگال مین کوئی صاحب اقتدار اور حشم مرزا سے زیادہ نہ تہا-جاٹون پاس صرف تین قلعے رہ گئی تہے-آگرہ مین جو صوبہ مقرر کیا تہا اوس پاس ایرانی اور مغلون کے سوار اور بہت گیند پیادون کے تہے-جنکے افسر شمرو اور مدد تہے-مرزا کی دلی فوج ہندوستانیون مین نجف قلی اور محمد بیگ ہمدانی تہے-مرزا شفیع بہی ایک رتبہ کا امیر اوسکا بڑا رفیق تہا-بادشاہ اسوقت قلعہ معلیٰ مین عیش و عشرت مین مصروف تہا-نجف خان کے اقتدار پر کسی کو حسد تہا تو عبدالاحد خان کشمیری اور اور نامرد امیرون کو تہا-قاعدہ ہی کہ نامردون مین محبت نہین ہو سکتی-رہیلون کی ریاستین برباد ہو گئی تہین-اسلئے مرزا کے گرد رہیلون کا بہی جہگڑا کا جہگڑا رہتا تہا-مگر عبدالاحد خان نے مخفی مخفی ضابطہ خان کو بہکا کر باغی کر دیا-مرزا نے بہی اوسکی گوشمالی دہب جانی-اور اوسکے لشکر کو تباہ کر دیا-ضابطہ خان کو کچہہ رشتون اور جاٹون سے اعانت کی امید رہی نہ تہی-اسلئے ایکدفعہ اوسنے سکہون کا دامن پکڑا-ان دنون مین ہند کی اندر پٹیالہ اور جیند مین سکہون کا بڑا زور شور ہو رہا تہا-ضابطہ خان سکہون سے ایسا مل گیا کہ اوسکی سکہ ہونیکا شہرہ ہو گیا۔

بہہ ساری سپاہ اوسنے غوث گڈہ کی قلعہ مین جمع کئی نجف خان امیر الامرا بہادر نے جاکر خود قلعہ کا محاصرہ کیا پٹہانون نے بہی مورچے باندہے غرض ایک مہینہ تک بڑی بڑی لڑائیان ہین - ایکدفعہ ضابطہ خان خود پیغام صلح لیکر مرزا پاس آیا - مگر صلح اپنی مرضی کی موافق نہین دیکہی اسلیئے اوٹہا چلا گیا پہر سکہون اور رہیلون کے ساتہہ لیکر سخت لڑائی لڑا - ابدالی اور مرہٹون کی لڑائی جو پانی پت مین ہوئی تہی اوسکے بعد یہہ سخت لڑائی ہوئی - سارے دن ہنگامہ کارزار گرم رہا - دونون طرف کے مردون نے مردانگی اور مردی دکہائی جب شام ہوئی تو سکہ اپنے گہرونکو چلے گئے - ضابطہ خان اپنے قلعہ غوث گڈہ مین چلا آیا - دوسرے روز صلح کا امیدوار اور عفو تقصیرات کا خواستگار ہوا - مرزا نے قصور معاف کردیئے - تہوڑے دنون وہ اونکی خدمت مین رہا اور رشتہ مندی اونمین آپسمین ہوگئی کہ ضابطہ خان کی بہن خود امیر الامرا سے اور اوسکی بیٹی نجف قلی خان سے بیاہی گئین - اور اوسکو سہارنپور کی فوجداری پہر اوسکو مل گئی - بعد اس لڑائی کے ہندوستان مین امن ہوگیا امیر الامرا دوبارہ آگرہ مین گیا - اور ملک کا انتظام شروع کیا - انگریزون نے بہی اوسے عہد وپیمان کرنا چاہے مگر اوسنے شمرو کے حوالہ کرنے سے انکار کیا - اسلیئے آپسمین عہد وپیمان نہوئے - اسوقت اودہ مین آصف الدولہ پادشاہ کا وزیر صوبہ تہا - سرہند مین ملا احمد داد فوجدار مقرر ہوا - نجف قلی خان بہی اوس ملک کا صوبہ تہا جو سرہند کی سرحد سے راجپوتانہ تک پہیلتا تہا - شمرو کو وہ ملک دیا گیا جو ضابطہ خان کے ملک کے پاس تہا - اسلیئے اوسکا صدر مقام سردہنہ مقرر ہوا - یہہ ملک چہہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا اوسکو لشکر کی تنخواہ مین دیا گیا - اس بد معاش کو بہی اپنی بدکاریون کا پورا انعام مل گیا - اور وہ اوسکی آمدنی ہوگئی جو اوسکے ملک کی اچہے اچہے میرون کے تہی +

عبد الاحد خان کی سازشین اور سکہون سے لڑائی

اب مرزا نجف خان کو پہر دلی مین لڑائیان لڑنیکے لیئے آنا پڑا - سکہون نے سرہند کے فوجدار احمد داد خان کو

۱۷۸۶ع مین شکست دیکر بارڈالا۔ جب یہہ خبر پادشاہ پاس آئی تو عبدالاحد خان نے یہہ سمجھہ کر کہ مین سکہون کو
شکست دیکر اور پہر اونکو بلاکر مرزا نجف خان کا ہم پلہ ہوجاؤنگا اس مہم کا بیڑا اوٹھایا۔ اور مرزا
جوان بخت ولیعہد یا مرزا فرخندہ بخت کو یا مرزا اکبر کو ان تینون مین سے کسی شاہزادہ کو ساتھہ لیکر خیمہ باہر کہڑا کیا
اور صلاے عام خلائق کے واسطے نوکر رکھنے کی لئے کی چونکہ اوسمین شاہزادہ کا بہی حکم تہا۔ اسلئے
اوسکے ساتھہ لشکر کا ہجوم ہوگیا۔ اور پرانے سپاہی اور افسر بہی جمع ہوگئے۔ اپنے زمانہ مین نوکری کہان
ملتی تہی۔ اور مرزا نجف خان کے لشکر کا بہی ایک حصہ اوسکے ہمراہ گیا۔ غرض جب عبدالاحد خان پاس
بیس ہزار آدمیونکا لشکر ہوگیا۔ اور ایک توپخانہ ساتھہ تہا۔ کرنال مین سکہون کے قریب پہنچا لڑائی سے
پہلے صلح چاہی اور سکہون سے کہا کہ تم مین لاکہہ روپیہ بالفعل دو۔ اور آئندہ سالانہ خراج دینے کا وعدہ کرو
غرض سکہون کے لشکر کو اپنے ساتھہ ملاکر وہ شمال کی طرف چلا۔ مگر امیر سنگہ جاٹ نے پٹیالہ مین اوسے
روکا۔ عبدالاحد خان نے پہر صلح کا پیغام دیا۔ ابکیا تو وہ اس پیغام سے اس کشمیری کی جرات اور ہمت کو
سمجھہ گیا۔ یا وہ کشمیریون کے قول و فعل کو معتبر نہ سمجھتا تہا کیونکہ اس کے وفا ملک مین بہی کشمیری بیوفا
مشہور ہین۔ (نوعی وفا ہین یہہ ملک بے وفا اور اوسمین کشمیری بیوفا تر ہین مگر شخصے مخلص محبت
مین دو نوالہ اپنا جو آتہین کہتے) جب یہہ کشمیری پیچ نہ چلا تو لڑائی کی تیاریان ہوئین۔ سکہون کا لشکر جو پادشاہی
لشکر سے ملا تہا وہ بہاگ گیا۔ امیر سنگہ کے پاس لاہور سے ایک اور لشکر امداد کو آگیا۔ غرض پادشاہ
کے لشکر کا سردار عبدالاحد خان نامرد تہا۔ شاہزادہ ناتجربہ کار تہا۔ خفیف سی لڑائی ہوئی تہی کہ
عبدالاحد خان تو ایسا بہاگا کہ پیچھے پہر کے بہی نہین دیکہا۔ بیچارے لشکری مارے اور تباہ ہوئے۔ غرض پادشاہی
لشکر پر بڑی آفت آئی بہت سے راہ مین مارے گئے۔ یہہ واقعہ ۱۷۷۹ع اگست کی موسم برسات کا ہے۔ اب یہہ فتح
پاکر پنجابیون کا یہہ حوصلہ ہوا کہ دو آبہ مین لوٹ مار کرنے لگے۔ اور عبدالاحد خان کے درخت امید مین
کوئی پہل نہین لگا۔ ساری کلیان جہڑ گئین۔

نجف خان کا دلی آنا اور سکھوں کا شکست دینا

۱۷۷۹ء مین نجف خان آگرہ مین آیا کچھہ لڑائیاں اون چھوٹوں سے ہوتی رہین جنہون نے عبد الاحد خان کے بہکانے سے سرکشی اختیار کی تہی - ابکے بادشاہ نے اوسکو تاکید کرکے بلایا - وہ وہان سے آیا جب شاہجہان آباد کے قریب عبد الاحد خان اور شاہزادہ سے ملا تو اوسنے فوراً اس کشمیری کو پکڑ لیا - اوسکی فرودگاہ مین قید کر دیا اور دلی مین جاکر اوسکا سارا گہر ضبط کر لیا - بیس لاکھہ روپیہ کا سرمایہ کل نکلا - وہ خزانہ شاہی مین داخل ہوا - یہہ اس مرزا ہی کی ایمانداری تہی کہ اوسکے اسباب منضبطہ مین سے سوا چند کتابون اور دو ایک صندوق کے کچھہ اپنے پاس نہین رکہا - عبد الاحد خان کی حرکات عجیب و غریب نہین - اوسکو کہانے اور دوالون کا بڑا شوق تہا - ہمیشہ وہ کشمیر کے چانول کہاتا تہا - اور چانول کو منہ پر رکہہ کر بتا دیتا تہا کہ وہ کشمیر کے ہین یا نہین - مرزا نے اس کام کو تمام کرکے مرزا شفیع کی ماتحت لشکر سکہون کی تنبیہ کے واسطے روانہ کیا - میرٹہہ کے قریب ایک لڑائی ہوئی - مغلون کی بہادری اور قواعد کے سامنے سکہون کی کچھہ نہ چلی - اونکا سردار مارا گیا - پانچ ہزار سکہہ قتل ہوئے اور اس ملک سے بالکل نکل گئے -

شمرو کا مرنا اور اوسکی بیگم کو ریاست کا ملنا

۴ مئی ۱۷۷۸ء کو آگرہ مین شمرو مرگیا - اوسکی قبر پر انگریزی مین یہی تاریخ لکھی ہے - یہہ بڑا سفاک بے رحم بے وفا بے ایمان تہا - جو لشکر اوسکا تہا اوسکی مختار اوسکی بیگم ہوئی - یہہ بیگم ایک عرب کی بیٹی کسبی کے پیٹ سے تہی - وہ کوتانہ مین رہتی تہی ۱۷۵۳ء مین پیدا ہوئی تہی - جب باپ مر گیا تو سوتیلے بہائی کے ہاتہہ سے عاجز ہوکر وہ اور اوسکی ماں ۱۷۶۰ء مین دلی مین جا رہی - کچھہ دنون اوسکی شمرو سے آشنائی رہی - پہر اس سے شادی ہوگئی - شمرو کے بیٹا ایک مسلمان عورت کے پیٹ سے تہا - مگر مرزا نجف نے شمرو کی بیگم ہی کو لائق سمجھہ کے ریاست عنایت کی - ۱۷۸۱ء مین اس بیگم نے معلوم نہین کس سبب سے عیسائی مذہب اختیار کر لیا جوہانا اوسکا عیسائی نام رکہا گیا +

مرزا نجف کی وفات اور مرزا شفیع و افراسیاب خانکا آپسمین لڑنا

۲۶ اپریل ۱۷۸۲ء کو مرزا نجف نے بہی انتقال کیا - بیالیس برس وہ ہندوستان مین رہا - اٹھارہ برس کی عمر
مین یہان آیا تہا - ساٹھہ برس کے قریب اوسکی عمر تہی - ماں کی طرف سے سید تہا - باپ کی طرف سے صفوی تہا - جہانتک
بن سکا اوسنے اپنی نیک نیتی و راستبازی سے سلطنت کے بچانے کی کوشش کی جو اوسکا نتیجہ ہوا وہ
تم نے پڑہ ہی لیا ہے - اب اوسکے جاہ و منصب کے دو مدعی کہڑے ہوئے ایک افراسیاب خان جسکو اوسنے اور
اوسکی بہن نے بیٹے کیطرح پالا پوسا تہا - دوسرے مرزا شفیع اوسکا قریب کا رشتہ دار تہا - اوسکی پاس سپاہ بہت
ان دونو سببون سے اوسکا دعوی قوی معلوم ہوتا تہا - مگر مرزا نجف خان کی بہن کی ہٹ سے آخر
امیر الامرائی کا خلعت افراسیاب خان کو بادشاہ سے بوساطت مرزا جوان بخت کے دلا دیا - مگر اوسکی سپاہ
ہی نایک جنہ مخفی مرزا شفیع کو بہی بہیجا گیا کہ جلدی آؤ - اب افراسیاب خان نے اول کام یہہ کیا کہ نواب
عبد الاحد خان کو قیدخانہ سے رہا کرایا - پہر وہ بادشاہ کے منہ چڑہا - اب مرزا شفیع دہلی مین آیا - اور
نجف خان کے گہر مین اوترا - اوسکی بہن نے اپنی بیٹی کی شادی کرنیکا وعدہ اوس سے کیا غرض کچھہ معاملہ
ایسا ہوا کہ افراسیاب خان استعفا دیکر باہر چلا گیا - اور اس معاملہ کا فیصلہ عبد الاحد خان اور نجف قلی خان
کو سونپ گیا - مرزا محمد شفیع ان دونوں کے گہر جا کے گرد پہرا - اور عبد الاحد خان کو قید کیا - اور
نجف قلی خان کو اپنی خالہ کے گہر مین گہیرا اپنی آنکہوں کے سامنے رکہا - شاہزادہ جوان بخت پاس
بادشاہ کا حکم آیا کہ مرزا سے عہد و پیمان کر لو غرض وہ امیر الامرا مقرر ہوگیا - اس عہدہ کی تمام مدت سے
تہی مگر حریف اوسکا اس وقت یہان سے غائب تہا - ایک مسٹر پولی جو شمرو کی بیگم کے لشکر کا افسر تہا - دوسرا
لطیف خان جو نواب وزیر کا نایب لشکر کے ساتہہ دہلی مین بادشاہ کی خدمت گذاری کے لئے رہتا تہا - دونو
اب اوسکی حمایت کے لئے کہڑے ہوئے چند روز مین مرزا شفیع کے پاس سے لشکر بہاگ گیا - بادشاہ خود لشکر
لیکر جامع مسجد تک گیا کہ مرزا شفیع کو بہی ضلع متہرا مین بہاگ گیا - پہر عبد الاحد خان قیدخانہ سے رہا ہوا

قسمت یہہ سارے سامان سلطنت کے بگڑنیکے دلی مین ہو رہے تہے مرہٹی بہی چیل کیطرح تاک لگائی بیٹہے تہے
جب انگریزونکو یہہ حال معلوم ہوا تو انہون نے بہی اس خوف سے کہ کہین مرہٹے بازی نہ لیجائین پادشاہ
کے پاس اپنی دو فسلر پلوئی نام کے بہیجے پہلے سے کچہہ ایلچی دار السلطنت مین بہیجے تہے وہان اور ہی گل کہلا ۔ مرزا
شفیع مرزا محمد بیگ ہمدانی کو جو آگرہ مین صوبہ تہا ساتہہ لیکر آیا ۔ اور اوسنے پادشاہ کی خدمت مین یہہ درخواست
بہیجی کہ ہمارے پدر نے متوسل لطف خان اور مسٹر بولی کو ہمارے پاس صلح کی تمام شرائط ٹہرانے کا اختیار
دیکر بہیجا ہے ۔ یہہ درخواست منظور ہوئی ۔ اور یہہ دونو گئے ۔ ہر چند مرزا جوان بخت سر مارتا رہا کہ کمبختون
کیا کرتے ہو ان سرکشون پر لشکر کشی کرنی چاہئے مگر اس وقت سب کے عقل کے کان بہرے ہوگئے تہے یہہ دونو
ایلچی بن کر وہان گئے تہے اور دونو مارے گئے پہر محمد بیگ اور مرزا شفیع مین باہم جہگڑا شروع ہوا ۔ اب ہر وقت
پادشاہ بہی بڑا لوق تہا مگر مرزا جوان بخت نے افراسیاب خان کو بلا کر اوسکو بہی راضی کر دیا ۔ اور مرزا
شفیع کو امیر الامرا کا خطاب دلا دیا اور عبد الاحد خان کو مدار المہام مقرر کیا ۔ اوسوقت شاہ عالم پر غم
الم کی گہٹا چہائی ہوئی تہی ۔ کچہہ نہ سوجہتا تہا کہ کیا کرے ۔ اوسکے ساری نمک حلال ان کر دل مین حیران
اور پریشان تہے کہ دیکہئے آگے کیا ہوتا ہے ۔ شاہ عالم کو اس تباہ بندی سب فضا مین انگریزون کے سوا کوئی دستگیر
نظر نہ آتا تہا ۔ سب خیرخواہ اوسکی کہتے تہے کہ ہماری ان مصیبتونکو خدا ٹالیگا انگریز ۔ اب ۱۲ ستمبر سنہ ۱۷۸۲ کو
مرزا شفیع جو آگرہ سے آیا تو اوسکو قلعہ کے اندر جانیکی ممانعت ہوگئی ۔ شاید افراسیاب خان کو بہی تمنا
امیر الامرائی کی ہوئی ہوگی اوسنے یہہ تحریک کی ہوگی ۔ اسوقت پہر مرزا محمد بیگ جاسوس کے طور پر اوسکے
پاس صلح کے لئی بہیجا ۔ ملاقات کی کہلی میدان مین ٹہری ۔ جب دونون ہاتہیون پر سوار برابر آگئے
تو مرزا نے بغل گیر ہونیکے لئی ہاتہہ بڑہائے کہ محمد بیگ نے طپنچہ چلا کر موت کا ہم آغوش کیا ۔
بعض کہتے ہین کہ اوسکے بہتیجے اسمعیل بیگ نے جو آگے ہاتہی پر بیٹہا تہا یہہ کام تمام کیا ۔ گو یہہ کام افراسیاب
کی تحریک سے ہوا ۔ اور وہ اب امیر الامرا ہوگیا ۔ مگر مرزا جوان بخت کا دل دلی سے بیزار ہوگیا انگریز د

جانیکا ارادہ کیا۔ جب اوسنے سنا کہ ۲ مارچ سنہ ۱۷۸۴ع کو انگریزی گورنر لکہنؤ مین آگیا ہے۔ تو یہہ ارادہ کیا
کہ کسی طرح سی مین دلی سے بہاگ کر اس گورنر کے پاس جاؤن۔ اور سارا حال دلی کا سناؤن +

مرزا جوان بخت کا دلی سے بہاگ کر انگریزون پاس جانا

شاہزادہ نے اپنے ارادہ بہاگنے کا سوا اپنی حقیقی ماموں کے کسی اور کے آگے نہ بیان کیا۔ ماموں نے
اوسکے لیے اوڑنے کیواسطے جمنا کی کنارہ پر گہوڑے ٹہہرا دیے ۱۴۔ اپریل بہاگنے کی تاریخ ٹہری۔ جب یہہ دن
آیا تو اوسنے کہدیا کہ آج مین بیمار ہون کوئی میرے پاس نہ آئے۔ اپنی مکان مین جا کر رات کو یہیں بیٹہا۔ اگرچہ رات تمام
آندہی چل رہی تہی۔ اور اوسکو بخار چڑہا ہوا تہا۔ مگر وہ ارادہ کا ایسا پکا تہا کہ اپنی محل سے چہتون سے
کودتا پہلانگتا فیض نہر کے اندر سی ہوتا ہوا اوسکی سی موری سے سلیم گڈہ کی فصیل پر پہنچا۔ اور فصیل پر سے
رسی پر اوترا۔ جس شخص نے اوسکو ستے دریا مین پایاب بتایا وہان ڈوبا اور پانی نکلا۔ اسپر شاہزادہ کو
غصہ تو ایسا آیا تہا کہ گولی سے اوڑا دیتا۔ مگر اس خاندان کی رحم دلی ایسے موقعون پر مشہور ہے
۔ وہ غصہ پیکر چپکا ہو رہا۔ اور اپنی تئین خدا کی حوالہ کیا۔ مگر وہ آدمی اس غصہ کی نگاہ کو پہچان گیا۔
فوراً پہرہ والی سے جا کر اوسکا حال کہدیا۔ پہرہ والا اوسکے پیچہے آئے۔ مگر وہ اونکی ہاتہ کب آتا تہا۔ یہہ دریا سے
نکلتے ہی ہوا ہوا۔ اور لکہنؤ مین پہنچا۔ سب سے بڑی اخلاق و تپاک سی ملا۔ اور جو کام کیا اوس سے عاقل
ہونا اوسکا ظاہر ہوا +

مادہوجی سیندہیا کا دلی پر قابض ہونا

اب محمد بیگ نے اپنی وزیر افراسیاب خان کو بہی تکلیف پہنچانی شروع کی۔ اسلئے وزیر نے بہی مادہوجی
سیندہیا کی طرف رخ کیا۔ بادشاہ بہی ایسا اپنی اہلکارون کے ہاتہوں سے تنگ آ گیا تہا کہ اوسنے بہی چاہا
کہ مین اپنی تئین بالکل سیندہیا کی حوالہ کرون۔ چنانچہ بادشاہ دلی سے آگرہ کی طرف چلا۔ اور سیندہیا
آگرہ کی طرف اس نظر سے آیا کہ دونو ملکر آگرہ سے محمد بیگ کو نکالین۔ محمد الدولہ نے بادشاہ کو آگرہ جانی سے منع کیا

اسپر بادشاہ ایسا خفا ہوا کہ اوسکا گھربار ضبط ہو گیا۔ اور قید خانہ مین بہیجدیا۔ جہان وہ ۱۷۸۸ء مین مر گیا
۔اب سیندہیا کی افراسیاب خان سی ملاقات ہوئی۔ دونو نی ملکر ارادہ کیا کہ محمد بیگ پر حملہ کرین۔ مگر تیسرے روز
۲۔نوامبر ۱۷۸۴ء کو مرزا محمد شفیع کے بہائی زین العابدین نے افراسیاب خان کو مار ڈالا۔ لوگ کہتی ہین کہ یہ
قتل سیندہیا کی شرارت سی ہوا اسلئے کہ قاتل مارنے سے ہی اوسکے پاس چلا گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ اوسنی اپنے
بہائی کے قتل کا عوض لیا۔ راجہ ہمت بہادر ساری مطلبیہ امیرون کو سیندہیا کی خیمہ مین لیگئے۔ وہان
باہم مبارکبادی دی گئی۔ اقبالی وردہ تو وزیر تہا۔ پیشوا امیر الامرا مقرر ہوا۔ اور مادہوجی سیندہیا
نائب امیر الامرا۔ آگرہ اور دہلی کی صوبے اوسکے سپرد ہوئے۔ ساری فوج کا وہ سپہ سالار مقرر ہوا۔ پینسٹہہ ہزار
روپیہ ماہوار بادشاہ کی خاص اخراجات کیواسطے اوسنے مقرر کر دیا۔ انگریزون سے جو شرقی صوبون کا
خراج لیا جاتا تہا وہ بہی بادشاہ نے معاف کر دیا۔ ۱۷۸۵ء مین ضابطہ خان مر گیا۔ محمد بیگ کے پاس سے سپاہ
بہاگ گئی وہ بہی سیندہیا کی پاس چلا آیا۔ آگرہ کا قلعہ ۲۷ مارچ ۱۷۸۵ء کو سیندہیا کی حوالہ کیا گیا۔ اب
مغلون کے پاس سوا علی گڈہ کی قلعہ کے کچہہ نہ رہا۔ افراسیاب خان کی بی بی بالنجون پاس وہ تہا جب سیندہیا
نے اونکو بندوق توپ کا خوف دکہایا تو اونہون نے خوف کے مارے قلعہ و مال اسباب اوسکی حوالہ کیا۔
سیندہیا نے ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سال اوسکے بڑے بیٹے کا مقرر کر کے قلعہ بہی لے لیا۔ اور اوسکا اسباب بہی کرڑ
روپیہ کا ضبط کر لیا۔ ترکون کی ترکی تمام ہوئی۔ سب سردار سیندہیا کی مطیع تہی۔ اور بادشاہ لال قلعہ
مین ایک عاجز قیدی تہا۔ معلوم نہین کہ ان لڑائی جہگڑون سی رعایا پر کیا گذری ہوگی اوسکو کسی
مورخ نے لکہا نہین مگر سب مصائب مین ایسا قحط غضب تہا۔ روپیہ کا آٹہہ سیر اناج بکا۔ وہ ۱۸۴۲ سنبت مین
یعنے ۱۷۸۳ء مین واقع ہوا تہا۔

غلام قادر کا باپ کی جگہہ بیٹہنا

جب ضابطہ خان کا انتقال ہوا تو اوسکا بیٹا غلام قادر باپ کا جانشین باون محال مین ہوا۔ اور اوسکو

نجیب الدولہ کو ہوشیار جنگ کا خطاب ملا۔ یہہ افغانون لیکن محمد بیگ ہمدانی مغلون مین بڑے سردار تہے محمد بیگ کو
سیندہیانی راگہوگدہ کی فتح کرنیکے لئی مالوہ مین بہیجا تہا۔ یہہ قلعہ نہایت مضبوط کچہواہہ رہپوتون

کے پاس تہا۔ مرزا جوان بخت کا لکہنو چہوڑنا اور انگریزون کا اپنا اختیار جتلانا

سارے دوآبہ مین سیندہیا کا عمل دخل ہوگیا تہا۔ اوسنے مرزا جوان بخت سے پیغام سلام شروع کیے
اور اوسکو دلی مین بلایا مگر نواب اودہ نے انگریزون کی صلاح سے اوسے جانے نہ دیا کیونکہ اگر شاہزادہ وہان
چلا جاتا تو مرہٹونکا پہر پورا جم جاتا۔ اور پہر نواب اودہ اور سرکار کمپنی کے حق مین اچہا نہ ہوتا۔ ۱۷۸۴ء مین
گورنر جنرل نے دوآبہ مین اپنی چہاونی قائم کی۔ ۸ مارچ ۱۷۸۴ء مین کلکتہ گزٹ مین مشتہر کیا گیا کہ
مسلمانون کی سلطنت تو نہایت حقیر و ذلیل ہوگئی ہے ہندون سے ہم کو کچہہ خوف نہین ہے۔ اگرچہ بہت
آدمیون نے یہہ صلاح دی کہ مسلمانونکو تقویت دیکر ہندؤنکی قوت کو مغلوب کرنا چاہئے مگر یہہ تدبیر درست
انتظام چاہتی نہین ہے۔ کچہہ ضرور نہین ہے کہ ہم ایسی کام کرین جس سے ہندوستانیون کو ناگوار خاطر ہون۔ اور سلطنت
جو برسر زوال ہے اور وہ حقیقت مین ہمارے مخفی دشمن و رقیب ہے اوسکے حامی مددگار رہین۔ گورنر نے
سیندہیا کو یون بہی دہمکا دیا کہ ایک اپنا وکیل پیشوا کی دربار مین بہجوا دیا۔

ملکی و جنگی انتظام سیندہیا

اب سیندہیا نے اپنی استقلال حکومت کے لئے اول یہہ کام کیا کہ سپاہ کو قواعددان بنایا اور خوب آراستہ کیا
اوسکی سپاہ کے نہایت عمدہ فرنگستانی افسر تہے ڈی بوائن تہا۔ اور سپہ سالار اوسکا آپو کہانڈی راؤ تہا۔
انتظام ملکی اوسنے یہہ کیا کہ مسلمان امیرزادون کی جاگیرین ضبط کرنی شروع کین جس سے بڑا خوف و خطر
اونہین پیدا ہوا۔ مگر یہہ کام بیجا نہ تہا اسلئے کہ یہہ جاگیرین سپاہ کے عوض مین دی گئی تہین جب سپاہ کی
ضرورت نہ رہی تو پہر ان جاگیرون کا ضبط ہی ہونا چاہئے تہا۔ اوسنے محمد بیگ ہمدانی کو بہی راگہوگڈہ سے
بلا لیا۔ اور اوسی کہا کہ اپنی سپاہ کو موقوف کرے یہہ باتین سیندہیا کی عام پسند تہین۔ اور ایک حرکت

بیہودہ یہہ کی کہ راجہ نرائن داس کو جسے پاس خراج کی آمدنی کا حساب رہتا تہا موقوف کیا اور اوسکی جگہ شاہ نظام الدین عرف شاہ جی کو مقرر کیا۔ اور راجہ بہمت بہادر جب محاسبہ اوسکی جاگیر کا طلب ہوا تو اوسنے علانیہ سرکشی اختیار کی۔

رجپوتون کا اتفاق اور لالسوت کی لڑائی

جب محمد بیگ راگہوگڈہ کو فتح نکر سکا تو راجپوتون کو حوصلہ ہوا۔ اور اون سبنے آپسمین اتفاق کیا۔ جسکے سبب سے سیندہیا کی دولت اور قوت دونو مین فرق آگیا۔ اور پونہ کی خط و کتابت کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ جیپور راجنے جودہ پور راجہ بجی سنگہ کو بلایا۔ اور بہران دونو نے راناا اودیپور سے اتفاق کیا اور چہوٹے چہوٹے رجپوت راجاؤنکو جمع کیا۔ یون ایک لاکہہ فوج اور چار سو توپین لالسوت مین جمع ہوئین جو جیپور سے ۴۰ میل مشرق کو ہی اور یہان وہ منتظر تہی کہ بادشاہی فوج اوپر حملہ کریگی۔ اور یہہ بہی جانتی تہی کہ مرہٹون سے مغل سردار ناراض ہین ضرور اونسے کچہہ کام نکلیگا۔ اب یہان سنہ ۱۷۸۶ کی آخر مین سیندہیا خود سپاہ کو لیکر گیا۔ امباجی انگلیا۔ اپوکہانڈے راؤ۔ مسٹر ڈی بوائن اور بعضے اور مرہٹے سردار ہمراہ تہے محمد بیگ کا بہتیجا مرزا اسمعیل بیگ بڑا دل چلا تہا۔ اوسی نے تین سو سوار و سے راجپوتون پر حملہ کیا۔ بہت سے رجپوت اوسکی آگے سے بہاگ گئی مگر مرہٹون نے اوسکی استعانت نکی اسلئے اوسکی آدہی سوار مارے گئے۔ وہ اولٹا پہر کر چلا آیا۔ دوسرے روز چچا بہی ہاتہی پر بیٹہہ کر ساتہہ لڑائی مین گیا۔ اور رجپوتون سے خوب لڑائی ہوئی۔ اونہون نے مرہٹون پر خوب تلوار چلائی۔ اتنے مین آندہی چلنے لگی۔ رات بہی قریب آئی تو نکی لڑائی شروع ہوئی۔ اتفاق سے ایک گولہ مرزا محمد بیگ کے دائین بازو مین آلگا۔ وہ ہاتہی پر سے گرا۔ ہاتہی کی آگے چارہ کی جو سوکہی درختون کی ٹہنیان پڑی تہین۔ اوسکی کنپٹی مین ایسی ضرب آئی کہ فوراً مر گیا۔ اوسوقت اسمعیل بیگ نے پکار کر کہا کہ اب چچا کی جگہ مین سپاہ کا سردار ہون۔ اور اجین کو تیسری مرتبہ لڑائی شروع ہوئی۔ اور

شام تک جاری رہی۔ کہ اتنے مین چودہ ہزار مغلون کی سپاہ نے سیندہیا کے خیمہ کو گھیر لیا کہ تنخواہ عنایت کیجیے
اور راجہ جی پور پاس پیغام بہیجا کہ اگر دو لاکھہ روپیہ دیدو تو ہم تمہارے ساتھ ہین۔ اس راجہ نے روپیہ کا وعدہ
کر لیا۔ یہہ سپاہ اونسے جا ملی۔ اور اپنے خیمہ کی تلی روپیہ لے لیا۔ اسوقت اس بیگانہ ملک مین مرہٹون کے لشکر مین
بڑی مصیبت پڑی۔ گیہون ہر روپیہ کی چار سیر بکتے تہے۔ روز بروز قحط زیادہ ہوتا جاتا۔ راجپوت چارون طرف
سے رسدونکو لوٹ لیتے تہے۔ ہاتہیون اور مویشیونکو چرا کر لیجاتے تہے۔ غرض اسوقت سیندہیا نے یہان سے
خیمہ اوٹہایا۔ اور الور چلا گیا۔ اسمعیل بیگ ہزار سوار اور چار پلٹنین اور چہ توپین لیکر آگرہ کو روانہ ہوا
۔ اب جب سیندہیا نے یہہ حال دیکہا تو اوسنے نجیب سنگہ جاٹ سے بہت سی خوشامد کرکے استعانت چاہی
اور اوسے کمک لیکر پہر آگرہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور قلعہ آگرہ مین سپاہ کو متعین کیا۔ اور لکہو دادا کو
قلعہ دار بنایا۔ اور پونہ کو بہی کمک کے لئے بتاکید لکہا۔ محمد بیگ بہی خالی نہ بیٹہا۔ اوسنے راجپوتون کو
بلانا چاہا۔ اگرچہ ان دونو کا اتفاق ہوجاتا تو مرہٹونکا عمل پہر اوٹہہ جاتا۔ اور نجف خان کا سا زمانہ
اقبال آجاتا۔ مگر اس مغرور قوم نے اپنی کاہلی سے اوسکا ساتہہ نہ دیا۔ ابہی یہہ کچہہ سبب ہوئی رہا تہا کہ ایک تازہ
گل یہہ کہلا کہ غلام قادر غوث گڈہ سے آیا۔ اور اوسنے مسلمانون کے معاملات مین تازہ جان ڈالنے کا آپ
فائدہ اوٹہانیکا قصد کیا۔ شاہ عالم کی بغلیم سالار اجپوتون سے چپکے چپکے ہو رہی تہے۔ اونہون نے ایک
اور شکست مہاجی کو دیدی تہی۔ سیندہیا آخر لاچار ہوکر اس لڑائی سے ہاتہہ اوٹہایا اور گوالیار
چلا گیا۔ اور اسمعیل بیگ نے آگرہ کا محاصرہ بڑی گرمی سے شروع کیا۔

غلام قادر کا دلی مین آنا اور اوسکا امیر الامرا ہونا

۱۷۸۷ء مین جب برسات ختم ہونیکو آئی تو غلام قادر دلی کے قریب شاہدرہ مین خیمہ زن ہوا اس سبب سے ڈالکر کہ اپنے باپ کا
جاہ و منصب حاصل کرے۔ اوسکا بڑا رفیق و شفیق ہمدم و کار صلاح کا منظور علیخان ناظر تہا۔ اسناظر کو یہہ منظور
نظر تہا کہ نوجوان پٹہان کو دربار مین داخل کرکے انتظام ملکی مین ایسا دخل دلادے کہ کچہہ مسلمان برتین

کچھہ ہندو بھی سیندھیا کا داماد اسوقت دیس مکھی دلی کا تھا۔ اور شاہ نظام الدین یعنے شاہ ناظم جی بھی
ان دو نو سردار دلنے دریا کی طرف غلام قادر کے لشکر پر گولون کی بوچھار شروع کی۔ اوسنے بھی گولون کو
چھینٹے مارنے شروع کئے۔ اور کئی مکان قلعہ کے گولون سے توڑ ڈالے پھر یہہ سپاہ پیچ کھیلا کہ شہر مغلونکی
سپاہ سے سازش کی۔ اور اونکی وسیلہ سے شہر کے اندر داخل ہوا۔ اور بادشاہی فوج اور سب بھاگ کر بلبہ گڈھ
کے قلعہ مین چلے گئے۔ ہنا پسار اگھر بار سب دشمن کے بس مین ہو گئے۔ اب منظور علیخان کی صلاح سے
دیوان خاص مین جاکر اوسنے پانچ اشرفیان بادشاہ کی نذر کین۔ اور اپنے باپ دادا کی حسن خدمات کا اظہار
کر کے امیر الامرائی کی درخواست کی۔ اور آئندہ جانثاری و خدمت گزاری کا وعدہ کیا جب دو تین
روز اس گفتگو مین گذر گئے تو ایسا مضطر و بیتاب ہوا کہ وہ بادشاہ کی حکم کا منتظر نہ رہا۔ کچھہ سوارون کو
ساتھہ لیکر قلعہ کے اندر وہان مقیم ہوا جہان امیر الامرا رہا کرتے تھے۔ اس اثنا مین شمرو کی بیگم جو سکھون
سے لڑنے گئی ہوئی تھی پانی پت سے جلدی کر کے قلعہ مین آ گئے۔ اب غلام قادر اس خیر خواہ بیگم اور
اوسکے فرنگستانی افسرون کی سپاہ سے ڈرا۔ اور کوئی اور مغل افسر اوسکے ساتھہ بھی نہ ہوا۔ اسلئے وہ
حیران و پریشان ہو کر پھر شاہدرہ مین اپنی سپاہ پاس چلا گیا۔ نواب بابی کرہی مین وہان آیا۔
بادشاہ کو بھی حرارت شاہانہ آگئی۔ اوسنے نجف قلیخان کو دہلی حمایت کیلئے بلایا۔ اور چھہ ہزار سپاہ
اپنی ذات خاص کے نوکر رکھے۔ اور اپنے اسونی چاندی کے برتن گلا کر سپاہ کی تنخواہ مین تقسیم کر دئی نجف قلیخان
نے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کی اور وہ ۱۲ نومبر سنہ ۷۸ کو قلعہ کے بڑی دروازہ کے سامنے شمرو کی بیگم
پاس خیمہ زن ہوا۔ ان دونو لشکرونکا سپہ سالار مرزا اکبر مقرر ہوا جبسے جوان بخت چلا گیا تھا
یہی شاہزادہ ولیعہد گنا جاتا تھا اوسکو سات پارچہ کا خلعت ملا۔ اور رام رتن مودی اوسکا نائب مقرر ہوا
اور غلام قادر کے لشکر پر گولہ زنی شروع ہوئی۔ اب اسوقت سیندھیا کا منصوبہ سمجھہ مین نہین آتا
کہ کیا تھا۔ وہ خود گوالیار مین تھا اوسکا ایک سردار لکھوا دادا آگرہ مین اسمعیل بیگ کو گھیر رہا تھا۔

امباجی کچہہ سپاہ جو لیکر دلی مین آیا۔ توسب مخالفون مین مصالحت ہوگئی۔ اور غلام قادر امیر الامرا ہوگیا۔ اور اوسکے سر پر خود بادشاہ نے اپنی ہاتہہ سے گوشوارہ باندہا۔ اس خلعت کے پانیکی بعد اوسنی علیگڈہ کے قلعہ پر جو سیندہیا نی چہین لیا تہا حملہ کیا۔ اور لے لیا۔ اور اب وہ آگرے اسمعیل بیگ کے لشکر سے جاملا۔ اور کئی مہینے تک قلعہ کا محاصرہ کرتا رہا۔ مگر جب مرہٹون پاس دکہن اور جاٹون کی کمک پہنچ گئی تو دونون نے محاصرے سے ہاتہہ اوٹہایا۔ فتحپور سیکری مین ۲۴ اپریل ۱۷۸۷؁ کو لڑائی ہوئی۔ مرہٹون کا سردار راناخان تہا۔ وہ پانی پت کی لڑائی تو پانی بہرتا تہا لیکن یہ اسی سیندہیا کو بچا کر لے گیا تہا اسلئے وہ اس درجے پر پہنچ گیا تہا غرض مسلمان اسوقت خوب لڑے۔ راناخان ارتسکو بہرتپور چلا گیا۔ اسمعیل بیگ نے پہر آگرہ کا محاصرہ شروع کیا۔ غلام قادر اپنی جاگیر مین یون دوڑا آیا کہ سکہون نے اوسپر حملہ کر دیا تہا۔

راجپوتون کی امداد کے لئی بادشاہ کا جانا

۱۷۸۷؁ کی آخر مین ایک ایلچی والی جودہ پور کا آیا۔ اور ایک معقول نذرانہ اور سونے کی کنجی لایا۔ اور اوسنے یہہ عرض حال کیا کہ بجے سنگہ نے یہہ کنجی بہیجی ہے کہ حضور سپاہ لیکر تشریف لائین۔ اور اجمیر کے ملک پر قابض ہو جائین پرتاب سنگہ راجہ جی پور کے بہی یہی تمنا ہے۔ بادشاہ نی برخلاف عقل کے یہہ کام کیا کہ وہ ۵ جنوری ۱۷۸۸؁ کو بہت شاہزادہ اور شاہزادیون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا۔ شاہ نے سیندہیا سے طوطی کی طرح آنکہین پہیرین۔ اوسکی خدمات کا کچہہ خیال نہ کیا۔ اسوقت جو بادشاہ کے ساتہہ لشکر تہا اوسکی تفصیل یہہ ہے۔ نجیبونکی پلٹن لال کرتی قواعد فرنگستانی جاننے والی مغلون کی دستے سوارون کے دو سو فرنگستانی گولہ انداز۔ تین پلٹنین شمرو کی قواعد سکہائی ہوئی اس سپاہ کے افسر شمرو کی بیگم تہی۔ اب راہ مین ہیلی مٹ ہیر نجف قلی خان سے ہوئی۔ باغی اسلئے ہوگیا کہ اوسکے علاقہ مین مرزا بیگ کو کسی سمت پر مقرر کیا تہا۔ وہ اسی ناراض ہوا۔ اور آ

روانڈی مین قید کرلیا۔ غرض وہ اوسوقت گوکل گڈھ مین محصور کیا گیا۔ اپریل ۱۷۸۷ء اونسنی سخت
مقابلہ کیا۔ اور بادشاہ کی خیمون تک حملہ کرتا ہوا آیا۔ مگر یہان سمرو کی بیگم نی اور طامس صاحب نے ایسی
سرگرمی سے اوسپر حملہ کیا۔ کہ لشکر شاہی کی عزت رہ گئی۔ پہر منظور علیخان کی سفارش و سمرو کی
بیگم کی شفاعت سے اوسکے قصور معاف ہوگئی۔ غرض یہین یہہ مہم ختم ہوئی۔ سیندہیا کی خوف سے اور انہونکے
قول و فعل کے معتبر ہونیکے سبب سے ۱۵ اپریل ۱۷۸۸ء کو بادشاہ اولٹا دلی مین چلا آیا۔ سمرو کی بیگم
سرد ہنتی گئی۔ اوسکو بادشاہ نی زیب النساء کا خطاب دیا۔

مرزا جوان بخت کا دلی مین آنا اور بنارس مین مرنا

اس شہزادہ کی چلے جانیکے بعد اکبر شاہ ولیعہد شمار ہوتا تہا۔ اب یہہ اپنے ولیعہدی کیواسطے یہہ آخر کوشش کی
کچہہ سپاہ نواب اودہ سے لیکر دلی مین آیا۔ اونسی ایک خط جارج سوم شاہ انگلستان کو اس مضمون کا لکہا
تہا کہ آپ خاندان تیمور کی اعانت کیجیے۔ اور اوسکو اپنی اصل حالت پر بحال کیجیے۔ سرکشون اور متمردون کو
خاک مین ملا کے اسطرح خلق خدا کو آرام پہنچائیے۔ اور اپنا نام نیک دنیا مین پہیلائیے۔ اس شاہزادہ نے اسمعیل بیگ
کی اعانت سے ہرچند چاہا کہ قلعہ آگرہ کو فتح کرون مگر اس کام مین کامیاب نہ ہوا۔ اس لیئے پہر انگریزون پاس
بنارس مین چلا گیا۔ اور وہین ۱۷۸۸ء مین مر گیا۔ اس شاہزادہ کا نام جہاندار شاہ مشہور ہے +

رانا خان اور اسمعیل بیگ کی لڑائی

رجپوتون ادہر مرہٹون مین لڑائیان ہوتی رہین۔ پہر لکہوا دادا کی حمایت کیواسطے سیندہیا آگرہ کے
قلعہ مین گیا۔ یہان اسمعیل بیگ نے مقابلہ کیا۔ اور غلام قادر بہی اپنی جاگیر سے اوسکی کمک کیواسطے آیا
مگر اوسے نہ مل سکا۔ لڑائی مین اسمعیل بیگ زخمی ہوا۔ پہر ایک فیروزآباد مین مرہٹون سے لڑائی ہوئی جسمین
آگرہ کا قلعہ مسلمانون کے ہاتہہ لگ گیا۔ اب غلام قادر پہر دلی مین آیا۔ اور شاہدرہ مین اوترا۔ اور منظور علیخان
کی معرفت اپنی خیرخواہی کا اظہار شروع کیا + اوسکا اور اسمعیل بیگ کا یہہ مطلب تہا کہ کسی طرح سے

سلطنت کو مرہٹون کے ہاتھہ سے بچانے مین پہلے مسلمانون نے آپسمین اتفاق کرنا شروع کیا۔ اور یہان لشکر کا جماؤ ہوا۔ مگر جولائی کا مہینہ تہا۔ کہانے پینے کی تنگی کچھہ ایسی ہوئی کہ یہہ مسلمانون کی جمعیت پریشان ہو گئی سیندہیا کا لشکر قلعہ مین بدستور جما رہا۔ اب بہادر غلام قادر کے لشکر نے قلعہ پر گولہ زنی شروع کی۔ شاہ عالم نے سیندہیا کو اپنی اعانت کے لئے بلایا۔ اسوقت اسکا نائب امیر الامرا کا کام تہا کہ بادشاہ کی اعانت کرتا۔ وہ متہرا مین موجود تہا۔ جہان سے ایک دو دن مین دلی مین پہنچ سکتا تہا۔ مگر وہ بادشاہ کی تلون مزاجی سے کچھہ خفا تہا۔ دوسرے وہ مسلمانون کی لڑائیون کے مزے بہی بہت چکہہ چکا تہا۔ اسلئے وہ خود تو نہین آیا مگر شمرو کی بیگم کو لکہا کہ آپ بادشاہ کی امداد کو جائے۔ یہہ ہوشیار بیگم سمجہہ گئی کہ دال مین کچھہ کالا ہے جو سیندہیا خود اس مہم مین شریک نہین ہوا۔ سیندہیا نے ہمباجی کو دو ہزار سوارون کے ساتھہ بادشاہ کی امداد کے لئے بہیجدیا۔ بلبہ گڈہہ کے جاٹ بہی کمک کو آگئے۔

مغلون کی سرکشی اور ہندو فوج کا بہاگنا اور غلام قادر کا دلی پر تسلط

جب غلام قادر نے یہہ سامان دیکہا تو اوسنے اپنے سب رفیقون کو غوث گڈہہ سے بلا لیا۔ اسمعیل بیگ نے ساری مغل سپاہ کو بادشاہ کی طرف سے توڑ لیا۔ اب بادشاہ کا حامی کوئی مسلمان نہ تہا۔ یہہ حال دیکہہ کر ہندو بہی چلتے بنے صرف ہمت بہادر گسائین بادشاہ کے ساتھہ رہ گیا۔ اسکو بہی مسلمانون نے دہمکیان دیکر علحدہ کر دیا۔ اب بادشاہ کو بڑا فکر و تردد ہوا۔ اوسنے منظور علیخان سے کہا کہ غلام قادر اور اسمعیل بیگ کو میرے پاس لاؤ مین اونسے زبانی سب باتون کا فیصلہ کر دونگا۔ یہہ دونو بادشاہ کے روبرو گئے۔ اور ہاتہہ جوڑ کر عرض کیا کہ ہم جو کام کرتے ہین وہ صرف حضور کی خیر خواہی کے لئے کرتے ہین۔ بادشاہ نے اسمعیل بیگ و غلام قادر کو خلعت دئے اسکا حاصل غلام قادر پہر امیر الامرا ہوا۔ ملہوجی سیندہیا اپنے عہدہ سے موقوف ہوا۔ اسمعیل بیگ ساری سپاہ کا سپہ سالار ہوا۔ غلام قادر نے بادشاہ سے ملکر عرض کیا کہ سپاہ کا ارادہ ہے کہ متہرا مین جاکر مرہٹون کا نام و نشان ہندوستان سے مٹا دین۔ اور اہلکاران شاہی نے بہی اس مقصد کی تائید کی مگر [illegible] خزانہ مین

کہا کہ بادشاہی خزانہ مین روپیہ اس خرچ کے لئی نہین ہے۔

شاہ عالم کی آنکھون کا نکلنا

خزانچی کی یہہ بات سنکر غلام قادر غصے کے مارے آگ ہوگیا۔ اور جہاگ منہ سی نکلنے لگی کہین بادشاہنے ایک خط سیندھیا کو لکھا تہا کہ امداد کے واسطے آو۔ وہ غلام قادر کے ہاتہہ لگ گیا تہا سو وقت اوسنے یہہ خط بادشاہ کے آگے ڈالا۔ اور اوسکو اوس کے سپاہیونکو حکم دیا کہ ہتہیار ڈالدو۔ اونہوں نے حکم کی اطاعت کی۔ اس کم بخت موذی نے بادشاہ کو قید مین ڈالدیا۔ اور سلیم گڈہ مین سے کسی مرزا تقی مرزا کو بلا کر بادشاہ کی تخت پر بٹہادیا اور بیدار بخت اوسکا لقب کہا۔ اور ایک بیس برس سے اوسکو بادشاہ منوایا۔ تین روز بادشاہ بے دانہ و پانی گذرے۔ اب غلام قادر نے قلعہ کے لوٹنے کا ارادہ انتظام کے ساتہہ کیا۔ برابر کا دعویدار اوسکا مرزا اسمعیل بیگ تہا۔ اوسے یہہ کہکر ٹالدیا کہ اپنے لشکر مین چلے جاؤ۔ وہ چلا تو گیا مگر بہت جلد اوسکو اپنی حماقت یہہ معلوم ہوئی کہ بغیر لئے دئے چلا آیا۔ ایک آدمی غلام قادر پاس بہیجکر کہلا بہیجا کہ یا یہ ونکا حصہ یاد رہے ساری شہر کے دولت مند و معززلوگ ہا سو انکو بلا کر کہدیا کہ ہوشیار رہو۔ اور اپنی حفاظت کا بندوبست کرو۔ اور اپنی سپاہیون اور نائبون کو حکم دیدیا کہ اگر سپاہی لوٹین تو تم بہی لوٹو۔ غلام قادر نے اول پہلی نئے بادشاہ کی معرفت تمام بیگمات سی جواہرات لئے۔ اوسنے لئے جب اس سے بہی پیٹ نہ بہرا تو شاہ عالم پر دولت بتلانیکے لئی غضب توڑنا شروع کیا۔ اوسی یقین تہا کہ سارا خزانے دفینے اس بوڑہنے کو معلوم ہونگے۔ اب کوئی ظلم و ستم باقی نہ رہا جو اس ظالم نے اس ضعیف پیرانہ سال بادشاہ اور اسکی اولاد پر نہین کیا۔ اوسکو بیدار بخت کی ہاتہون سے پٹوایا۔ اور طرح طرح کی جسمانی تکلیفین دین۔ ۳۰ جولائی کو بیگمونکو بدن سے مار مار کر نیل ڈالدئیے۔ اونکی گلابی گال ماری تہپیڑون کے لال کر دی۔ اونکی درد ناک وزاری سے سارا محل تہرا تا تہا مگر اس کم بخت کے دل مین ذرا رحم نہ آتا تہا۔ اسمعیل بیگ سے ذرا کنی دیتی تہی اور اس پاس اس ۳۱ جولائی کو پانچ لاکہہ روپیہ بہیجدیا۔ اور پہر کئی روز بعد سات لاکہہ روپیہ بہیجا مہاجنون سے بہی انسانیت کے ساتہہ

روپیہ لیا گیا۔ پہلی اگست کو پہر بادشاہ کو خزانہ بتانیکے لئے آڑی ہاتہوں لیا۔ پہر بوڑہا بادشاہ چلایا کہ ارے کمبخت
خزانہ کہاں دہرا ہے میرے پیٹ میں رکہا ہے اوسی چیر کر نکال لے۔ اب بوڑہی بوڑہی بیگموں کی کم بختی آئی جنکی
اونکی تعظیم وتکریم ہوتی تہی کہ اونسے ساری دولت کا پتا لگ جائیگا۔ جب اونسے بہی کام چلا تو اون پر غضب
ڈہایا۔ ان سب عورتوں میں ممتاز محل سب سے زیادہ ممتاز تہین۔ اونہین کی سب سے زیادہ فضیحتی کی۔ سب مال
اسباب چہین لیا اونکو قلعہ سے باہر نکال دیا۔ جس کو بادشاہ بنایا تہا اوسکی تعظیم وتکریم کو بہی
سلام کیا تہی کے دم اوسکی سامنے اور اوسنے دیوان خاص مین تخت پر بادشاہ کی برابر جا بیٹہا۔ تاریخ
تخت کو بہی آگ لگا کر سارا چاندی سونا اوس مین سے نکال لیا۔ تین روز کی اندر سارا فرش اوکہیڑ ڈالا کہ کہین اوسکے
نیچے سے دفینہ ہاتہ لگی۔ اب ۱۰ اگست ۱۷۸۸ء آئی۔ یہہ تاریخ ہے کہ جسکو ہمیشہ خاندان تیموریہ کی تاریخ مین
یاد رکہنا چاہیے۔ غلام قادر یعقوب علی اور تین چار پٹہانوں کو ساتہ لیا۔ اور شاہ عالم کو دیوان خاص
مین بلایا۔ اور پہر خزانہ کو پوچہا اوسنے کہا کہ اگر خزانہ مجہے معلوم ہوتا تو مین کیون اپنے ظروف نقرہ وطلا کو
بیچکر تنخواہ اپنی نوکروں کی تقسیم کرتا۔ اگر کوئی دفینہ گڑا ہوا ہوگا تو مجہے کیا اوسکا علم ہے۔ اسپر غلام قادر
نے کہا کہ اب تو کسی کام کا نہین۔ تیرا دنیا مین رہنا بیکار ہے۔ آنکہین تیری نکال لینی چاہئین۔ اسپر آہ سرد
بہر کر بادشاہ نے کہا کہ یہہ وہ آنکہین ہین جو ساٹہہ برس تک کلام اللہ پڑہتی رہی ہین۔ اونپر رحم کرو یہہ سنکر
ظالم نے بادشاہ کے بیٹوں کو جو اس عالم مین بہی اوسکے ہمراہ تہے لیکر بے تحاشا مارنا دہاڑنا شروع کیا۔ اور پہر
بادشاہ نے کہا کہ ان آنکہوں کے رہنے کے لئے مین اس عذاب و مصیبت دیکہنے کیواسطے نہین کہتا تہا تو ابہی انہین
نکال لے۔ غرض وہ سفاک تخت سے کود پڑا۔ اور بادشاہ کو لٹا چہاتی پر چڑہ ایک آنکہہ اپنی خنجر سے نکالی
دوسری آنکہہ نکالنے کو یعقوب علی سے کہا۔ اوسنے انکار کیا تو فوراً اوسکا سر اوڑا دیا۔ اس خوف سے
اور پٹہانوں نے دوسری آنکہہ نکال لی۔ اور پہر بادشاہ کو سلیم گڈہ مین لیگئے۔ اوسوقت جو قلعہ کی کیفیت
تہی قلم سے بیان نہین ہو سکتی۔ کوئی شاہزادہ بیکس غم کی تصویر بنا کہڑا تہا کوئی شاہزادی

سکنہ کے عالم مین بیہوش تہی - کوئی ہائے شاہ عالم ہائی شاہ عالم کہکر سر پیٹ رہی تہی - کوئی آنکہہ تہی
جو آنسوؤن سے پر نہ تہی - کوئی دل نہ تہا جو اس غم سے خالی تہا - ۱۲ ارکو اسمعیل بیگ پانسو سوار و پیادہ
اوسنے بہیجا - شہر والونکو وہ ل خبر نہ ہوئی کہ لال دیوار کے اندر کیا ہو رہا ہے جب معلوم ہوا تو اونہون نے
شہر چہوڑکر بہاگنا شروع کیا - کہ اتنی مین ۱۴ ارکو مرہٹی آگئی اونہون نے کچہہ شہر والون کو تشفی کی
- اور ۱۹ ارکو جمنا کی بائین کنارے پر بہت فوج مرہٹون کی آگئی اور اونہون نے غوث گڈہہ کی راہ بند کر دی
اور کتنے روہیلونکو مار ڈالا - اسمعیل بیگ پہلی ہی سے غلام قادر کے مزاج سے واقف تہا - وہ بہی مرہٹون
کے سردار رانا خان سے مل گیا - اب قلعہ مین سامان رسد کی قلت شروع ہوئی - اور سپاہ لوٹ کا حصہ مانگنے لگا - یون
ماہ اگست دلی پر گذرا - اب غلام قادر گہبرایا - اوسنے سلیم گڈہ مین بارود کی میگزین کو اوڑایا - اور
او بہاگ کر میرٹہہ کے قلعہ مین چلا گیا -

مرہٹونکا غلام قادر سے لڑنا اور اوسکو پکڑ کر مارنا

اب پونہ کے دربار نے سیندہیا کی حمایت کرنی مین فائدہ سمجہا - اسلئے تکوجی ہلکر کو بہت سی سپاہ کے ساتہہ روانہ کیا
جب یہہ لشکر آیا تو شہر والون اور رانا خان کو بڑی تقویت ہوئی - اس لشکر نے میرٹہہ کے قلعہ مین
غلام قادر خان کو گہیرا - ۲۱ دسمبر ۱۷۸۸ء کو رانا خان اور مسٹر ڈی بواین نے سخت حملہ اوسپر کیا - دنکو
اوسنے اچہی طرح مقابلہ کیا - اوسکے نوکر تہک گئے تہے - اور یہہ جانتے تہے کہ اب ذات شریف کی
پوری کم بختی آگئی ہے - اسلئے رات کو چہوڑ کر بہاگ گئے - جب اوسنے یہہ دیکہا تو وہ خود بہی گہوڑی پر سوار
ہوکر اور اپنے ساتہہ وہ سارے جواہرات بیش بہا لیکر چلا گیا جو قلعہ سے ہاتہہ آئے تہے - اور ہر دم اونکو کسی وقت
کی ضرورت کیلئے ساتہہ رکہتا تہا - اس حالت مین کہ رات مین بارہ میل رہ چلا - اور اوسکا ارادہ تہا کہ جمنا پار ہو کر
سکہون سے جا ملون - مگر صبح کو کہر پڑ رہی تہی - گہوڑا ایک گنوئی کے بیچ مین جا پڑا - چاہ کن را چاہ در پیش
کا مضمون پیش آیا گہوڑا تو وہیں کہڑا رہا - اوپہ ہڑان پر چڑہ کر باہر نکل آیا - مگر سوار نہ ہو سکا -

اور وہین پڑا رہا جب دہوپ نکلی تو برہمن اپنی بیلونکی جوڑی اوکنوے پر چرس کہینچنے کے لئی آیا۔ تو کیا
دیکہتا ہی کہ ایک خوبصورت آدمی متکلف لباس پہنی پڑا ہے۔ وہ دیکہتے ہی پہچان گیا کہ یہہ وہی حضرت ہین
جنکے پاس مین یہہ فریاد لیکر گیا تہا کہ پٹہانون نے مجہے لوٹ لیا ہی اور اونہون نے کچہہ نہ سنا تہا۔ برہمن نے کہا
کہ نواب صاحب سلام۔ غلام قادر نے جواب دیا کہ مجہے نواب صاحب کیون کہتے ہو۔ مین غریب سپاہی ہون۔ زخمی
ہو گیا ہون گہر اپنا ڈہونڈہتا ہون۔ جو کچہہ میرے پاس تہا وہ سب لٹ گیا۔ اب یہہ گلے کا ہار باقی ہے یہہ
مین تجہی دیتا ہون تو مجہے غوث گڈہہ کا رستہ بتادے۔ اوسنی کہا بہت اچہا میرے ساتہہ چلیے۔ اوسکو اپنے
گہر مین لے آیا اور بند کر دیا۔ اور رانا خان پاس دوڑا گیا۔ وہ یہان لڑائی کی سبب سے قریب ہی فروکش تہا
اوسنے یہہ سنتی ہی آدمی دوڑائی۔ اور غلام قادر کو اپنے لشکر مین پکڑ لیگئے۔ اور سیندہیا کے پاس اوسکو
متہرا مین بہیجدیا۔ مرہٹہ کے قلعہ کو پٹہانون نے خالی کر دیا۔ اودہر اودہر چلے گئے۔ بدبخت پکڑ کر دلی بہیجا گیا
وہان وہ قتل ہوا۔ اور منظور علیخان بہی ہاتہی کے پیر سے باندہی گئے۔ اور شہر کی بازارون مین گہسٹ
گہسٹ کر مر گئے جب غلام قادر متہرا مین پہنچا۔ تو سیندہیا نی اوسکی بڑی فضیحتی کی۔ ایک گدہی پہ
اولٹا سوار کیا۔ اور ایک پہرا ساتہہ کیا۔ اور پہر ایک دوکان سے ایک ایک کوڑی نواب باون محال کے
نام کی منگوائی۔ پہر اوسکی زبان کاٹ لی۔ پہر اوسکی آنکہین پہوڑ ڈالین۔ پہر ناک کان ہاتہہ پیر کاٹ لیے۔
اسطرح لوتہڑا بنا کر بادشاہ کی خدمت مین دلی بہیجا۔ مگر راہ مین موت نے بڑی رفاقت کی۔ کہتے ہین اوسکو
ایک درخت مین لٹکا پہانسی ۳ مارچ ۱۷۸۹ء کو دیدی۔ یہہ لاش قیمہ قیمہ اندہے بادشاہ کی روبرو
دیوان خاص مین پیش ہوئی۔ لوگ شاہ عالم کی استقلال و صبر و تحمل کی بڑی تعریف کرتے ہین کہ جس وقت
آنکہین اوسکی نکالی گئین تو اوسنی اُف نکی اور خدا کو یاد کرتا رہا۔ اور اس صدمہ کے بعد بہی اتنی دنون تک
زندہ رہا۔ کاش یہ استقلال و عالی ہمتی کا سوان حصہ میدان جنگ مین کہلاتا تو اسوقت
اپنی سلطنت کو بحال کر لیتا۔ اب سیندہیا نی شاہ عالم کو تخت پر بٹہایا۔ اگرچہ اب تک کوئی اندہا بادشاہ

تخت پر نہیں بیٹھا تھا - اور یہہ بہی مشہور ہے کہ بادشاہ اندھا نہ ہونا چاہیئے - تو لاکہہ روپیہ سالانہ اوسکے خرچ اخراجات کی لئے مرہٹوں نے مقرر کردیا - اور بہت سی جہگڑوں اور لڑائیوں کے بعد ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک صاحب اپنی انگریزی فوج لیکر دلی میں داخل ہوئے اور مرہٹونکو مار کر نکال دیا - اور بادشاہ کی پنشن ایک لاکہہ روپیہ سال مقرر کردی - اسکا مفصل حال انگریزی زمانہ کی تاریخ میں لکھینگے - یہہ بادشاہ پینتالیس برس تک تخت نشین رہا - اور ۱۸۰۶ء میں مرگیا ٭

ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ثانی

مرزا جوان بخت جب مرگیا تو یہی شاہزادہ شاہ عالم کا ولیعہد ہوا - ۱۷۵۹ء میں پیدا ہوا - اور بعد شاہ عالم کے مرنیکے ۱۸۰۶ء میں تخت نشین ہوا - اکتیس برس تو یہہ تخت پر بیٹھا - ۱۸۳۷ء میں اسی برس کی عمر میں مرگیا - شاہ عالم جب بوڑہا ہو گیا تہا تو اوسکے خرچ بہی بہت تہوڑے ہو گئے تہے کچھہ اوسکے مزاج میں خست بہی آگئی تہی - غرض کئی لاکہہ روپیہ اوسکی خزانہ میں جمع ہو گیا - جب وہ مرگیا تو اکبر شاہ بادشاہ ہوا - وہ آنکہوں سے اندہا تہا - نہ ہاتہہ تنگ تہا - اوسنے یہہ فریاد کرنی شروع کی - کہ ایک لاکہہ روپیہ مہینہ اوسکی خرچ کے لئے کافی نہیں ہے - پہلی بادشاہوں کی اولاد اور بہت سے شاہزادے جنکی پرورش بادشاہ کی ذمہ تہی ایک لشکر تہا شاہ عالم کی اولاد کی بڑے بیرے وظیفے تہے - غرض اس درخواست پر بادشاہ کی لارڈ منٹو نے التفات کیا - پہلے انگریزی گورنمنٹ نے وعدہ بہی کیا تہا کہ جب انتظام مالی ہماری گورنمنٹ کا درست ہو جائیگا تو اضافہ بادشاہ کی پنشن میں کیا جائیگا - ۱۸۰۹ء میں گورنر جنرل نے اضافہ کا ارادہ کیا - جب تک شاہ عالم کا روپیہ جمع کیا ہوا باقی رہا اکبر شاہ چپکا بیٹہا رہا - جب یہہ روپیہ خرچ ہو گیا تو وہ اپنی اضافہ پنشن کے لئے کہ جسکو وہ اپنی ملک کا خراج جانتا تہا بیقرار ہوا - اور اوسنے اپنے بیٹے کو جو لکہنؤ میں نواب وزیر کے پاس تہا اس مضمون کا خط لکہا کہ ٭

نور چشم راحت جان طول عمرہ

بعد دعا درازی عمر معلوم ہو کہ جو روپیہ خزانہ میں شاہ عالم کا جمع کیا ہوا تہا وہ سب خرچ ہو گیا -

انگریزی گورنمنٹ نے جو خراج ملک کا مقرر کیا ہی وہ اخراجات کے واسطے کافی نہین ہے - تم ایسی تدبیر کرو کہ نواب وزیر
میرے مدعا کی حاصل کرنیمین کوشش کرے - اتفاق سے یہہ خط بیلی صاحب ریذیڈنٹ لکھنؤ کی ہاتھہ پڑ گیا
- غرض اسپر شاہزادہ کو مطلق العنانی سے روکا - اور بادشاہ کو بھی ریذیڈنٹ دہلی نے سمجھایا کہ آپکو ایسی حرکات
سے کچھہ فایدہ نہین حاصل ہوگا - بلکہ اولٹا نقصان ہوگا - دلی کے آدمی مدت سے بادشاہ اور شاہزادون کو کاٹھہ کا
الو سمجھتے تہی - کئی ایک بدمعاشون نے ایک اور سازش شروع کی - ایک ہندو ایک مسلمان دو بدمعاش جمع ہوئے
- ایک مولوی صاحب اونکی معاون ہوئے - چیف جسٹس رسل صاحب کا خط بادشاہ کی سامنے پیش کیا - اور عرض کیا
کہ ہم کلکتہ جاتے ہین اور مرزا جہانگیر کو ولیعہد مقرر کراتے ہین - اور جناب ممدوح کی عنایت سے حضور کے سارے
مطالب کو حاصل کراتے ہین - بادشاہ سلامت راضی ہوگئے - دونو کو وکیل مقرر کرکے کلکتہ بھیجدیا - مولوی صاحب
پہلے بادشاہ پاس سمجھانے بجھانیکے لئے رہے - غرض مدت تک اس بہولے بادشاہ کو بہلاتے رہے - خطوط بادشاہ کے
نام بھیجتے رہے - ایک خط مین لکھا کہ جب ہمنے حضور کی پریشانیونکا حال لارڈ رسل صاحب کے سامنے بیان کیا
تو افسوس کر کے ہاتھہ ملنے لگے - اور جب حضور کا خط پڑھا تو رنج کی مارے ہونٹھہ چبانے لگے - اونھون نے وعدہ فرمایا ہے
کہ نظام الملک یعنے مٹکاف صاحب ریذیڈنٹ دہلی کو گورنر جنرل کی طرف سے حکم بھیجتے ہین - کہ ہمنے
تمکو بادشاہ کی آرام اور آسائش اور اعزاز اور اکرام کے لئے مقرر کیا تھا یا تکلیف اور رنج پہنچانیکے واسطے -
اگر آئندہ کوئی ایسی حرکت سننے مین آئیگی تو موقوف کر دی جاؤگے - اسکے بعد پہر بادشاہ کو عرضی لکھی کہ
اب ہم مسٹر سیٹن صاحب اور گورنر جنرل کے ساتھہ لنڈن جاتے ہین - خرچ بھجوا دیجے اور ہمارا درماہہ باہ بگہر
بھجواتے رہے - غرض مدتون یہہ بدمعاش روپیہ مارتے رہے - جبتک کہ انگریزونکو اصلی سازش کا حال
معلوم ہوا - بعد اوسکی لارڈ مٹکاف صاحب نے بادشاہ کو سمجھا دیا کہ آپ ایسی دہوکہ بازونکی فریب مین آئندہ نہ آئے
- مرزا جہانگیر نے مسٹر سیٹن صاحب کو لو کہنکر تمنچہ مار دیا - وہ اونکی ٹوپی پر لگے - اس سبب سے یہہ شاہزادہ
الہ آباد مین عزت کی ساتھہ قید کیا گیا - یہان بھی نچلا نہ بیٹھا - شادیکی تقریب سے نواب وزیر پاس لکھنؤ مین گیا

وہان بہی اونہنی انگریزونکی خلاف سازش کرنی چاہی - مگر یہہ راز کہل گیا - قلعہ مین بادشاہ کو کل اختیار تہا
- وہان انگریزی حکومت کو مداخلت نہ تہی - اسلئی اوسکی عجیب کیفیت تہی - سارے شہر کے بدمعاش وہمین گہسے رہتے
تہے - شہر سے مال چرا کر لیجاتی قلعہ مین کہلے بازار بیچکر کہا جاتی - لاوارث لڑکیون اور لڑکون کو پکڑ کر لیجاتے اور وہان
دام کہرے کر لیتے - ڈگریدار اپنی بارے بہر قرضدار وہان مرا اور ڈانی شہزادہ عجیب حرکتین کرتے - کبہی مال
چراتی کبہی کسیکو قتل کرتے کسیکو مارتی کسیکو پیٹتے - آپس مین لڑتے - اسی بادشاہ سی لارڈ میرا کی ملاقات دیوان
خاص مین ہوئی تہی - اوسکی زمانہ مین سلوک خفیف خفیف بدمعاشونکی سازشونکی کوئی اور بات
نہین واقع ہوئی تعظیم و تکریم اوسکی و نام بادشاہت کا اور قلعہ کی حکومت قائم رہی +

محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ

یہہ بادشاہ ۱۱۸۹ھ مین پیدا ہوا - تاریخ تولد اوسکی ابوظفر ہے - ۱۲۵۴ھ ۱۸۳۷ع مین باپ کی مرنیکے بعد تخت پر بیٹہا
- اور ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ع مین نوہ برس کی عمر مین مرگیا - آغاز عمر مین اوسکی تعلیم اچہی ہوئی تہی - طبلہ سارنگی
کے کام کو خوب جانتا تہا - گانی کو گویون سے زیادہ سمجہتا تہا - اچہی ٹہمریان ہوریان بناتا تہا - اور اپنی
گائنونکو سکہا کر گواتا تہا - خوش نویس تہا خط طغرا خوب لکہتا تہا - اور کہا کرتا تہا کہ عین کا سر لکہنا
حضرت علی مرتضی نے سکہایا ہے - معلوم نہین خیکا سر خدائی اور میم کا پیر رسول خدا نے اوسی سکہایا تہا یا نہین
شعر خوب کہتا تہا - اوسکی غزلونکا شور سارے شہر مین کینا دور دور رہتا تہا - چار مجلد دیوان اوسکے
یادگار مین - مرزا اسد اللہ خان غالب جو فارسی زبان مین دوسرے نہ رکہتے تہی اوسکے ہان متعلق تہی - اوستاد
ابراہیم ذوق طوطی سند جو ریختہ گوئی مین دوسری میر تہی وہ اوسکے اوستاد تہی - بادشاہ علم تصوف مین بہی
دم مارتا تہا - پہلی کوئی عقلمند گذرا ہی جسنے کافیہ کی شرح علم تصوف مین رقم کی ہی - دوسرے یہہ دانشمند تہے
جنہونے ساری گلستان کی شرح علم تصوف مین لکہی ہی خاندان چشتیہ مین مرید تہا - اور خود بہی پیر مرشد
تہا اور لوگونکو مرید کرتا تہا - خاص مریدونکو دو دو روپیہ مہینہ بہی دیتا تہا - کثیر الازدواج اور کثیر الاولاد تہا

کوئی عدد مع کسر عشاریہ کے میری سمجہہ مین نہین آتا ہے کہ جسسے اوسکے اولاد اور ازواج کی تعداد بتاؤن - دو ولیعہد تو
اوسکے سامنے مرچکے تہے - مرزا قویاش مستحق ولیعہدی تہا - پادشاہ مرزا جوان بخت کی لیئے ولیعہدی چاہتا تہا
غریب پروری کی صفت اوسکی قابل یاد رکہنے کی ہے - لنگڑے لولے اندہے بہرے اپاہج جتنے اوسکی ملازم تہے
سب کی تنخواہ گہر بیٹہے پہنچتی تہی - فقط اونکی مہر قلعہ مین جاتی تہی - وہی تنخواہ لے آتی تہی - ساری عمر مین
شاید کسی نوکر کو موقوف کیا ہو - ہمیشہ نوکرونسے محبت کی باتین کرتا - اور کبہی سخت کلامی نہ کرتا - سوا ایک دفعہ
کے کہ اوسنے دو ایک بدکار باندیونکا سر منڈوا دیا اور ایک لونڈی کی ناک کاٹنی کا ارادہ کیا - کوئی اور ظلم و ستم کرنا اوسکا
سننے مین نہین آئی - اوسکے خیالات پر خیال کرنیسے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی تئین بادشاہ سمجہتا تہا -
اور دنیا کے کسی بادشاہ کو اپنی سے برتر نہ جانتا تہا - انگریزون سے اوسکو اختلاط اور ارتباط نہ تہا - لفٹنٹ گورنر
کو وہ اپنی برابر بٹہانا گوارا نہ تہا - گورنر جنرل سے ملاقات کا خواستگار نہ تہا - اپنی لاکہہ روپیہ ماہوار
کو ملک کا خراج جانتا تہا - سرکار کمپنی کو اپنا باجگزار سمجہتا تہا - فی الحال یہہ خیال اوسکا کافر نعمتی سے
خالی نہ تہا کہ سرکار کمپنی جو اپنی ملک کا صدقہ اوسکو محتاج فقیر سمجہکر بطور خیرات کی دیتی تہی اوسکو وہ اپنے
ملک کا خراج سمجہتا تہا - اب انگریزونے بہی اوسکی غرور ڈہانی کے لئی اوسکی تعظیم و تکریم کرنی کم کردی تہی
رزیڈنٹ دہلی کو اب پرواہ پادشاہ کی فرزند ارجمند بنے کی نہین رہی تہی - قلعہ کے معاملات مین بہی
انگریزون کی طرف سے بہت دست اندازی ہوتی تہی - اور صرف اس لال حویلی کا پاس و لحاظ اتنا باقی
رہا تہا جتنا کہ دردولت مند شریفون کے مکانون کا ہوتا ہے - نذر بہی لارڈ ایلنبرا نے بند کر دی - اور دہلی کے
جو راجہ اور نواب تہے اونکی جمع کی تہی اونکو بہی پادشاہ سی نہین ملنے دیا - قلعہ اب شہر کے اوباشون اور
بدمعاشون کی کمین گاہ اور امن گاہ نہ رہا تہا - نہ اوسمین بردہ فروشی ہوسکتی تہی - نہ کوئی مجرم سنگین بغیر
تحقیقات کی رہا ہوسکتا تہا - نہ چوری کا مال غائب ہوسکتا تہا - نہ کوئی قرضدار عدالت کی ڈگری کی
گرفتاری سے محفوظ ہوسکتا تہا - گو ان برائیون سے قلعہ پاک ہوگیا تہا مگر اخلاق کی برائیان اسی طرح

پھیل گئی تھین کہ حال پرست مسلمان کہتے تھے کہ عنقریب یہہ کشتی ڈوبنے والی ہے ۔ بھلی مانس کسی شاہزادہ
یا شاہزادی کی اپنے محلہ مین آباد ہونیکے روادار نہ تھے کسی شاہزادی کو اپنے گھر مین نہ آنے دیتے تھے جس
عورت کو کچھہ بھی تعلق قلعہ سے ہوگیا وہ عورتونکی مجلس مین نظر دلسے گرجاتی تھی ۔ کیونکہ یہہ حال ہو
جب بادشاہ خود اپنی بہو بیٹیون مین بیٹھہ کر ایسی باتین بنائے کہ اری بی امان مین مچھر بنکر رات کو تمہارے
سرہانے آیا تھا تم اوسکے ساتھہ پلنگ پر سوتی تھین ۔ اور مین ایکدن کتا بنکر گلے مین بھنور کلی ڈالکر
اور زردوزی جھول پہنکر آیا تھا تم اوسکے ساتھہ بیٹھی ہوئی دسترخوان پر کھارہی تھین ۔ قلعہ کی
بیحیائی کی باتون کو بیان کرکے ہم کیون بیحیا بنین ۔ اور مطلب لکھتے ہین ۔ قاعدہ ہے کہ جب چراغ
بجھنے کو ہوتا ہے تو لو اوٹھتی ہے جبکہ وہ مریض مرنیکو ہوتا ہے تو سنبھالا لیتا ہے سیطرح جب سلطنت تیموریہ
کا چراغ گل ہونیکو ہوا اور آخر وقت آیا تو وہ اونسی اپنی روشنی چمکائی اور ایسا سنبھالا لیا کہ اوسکی
نظیر کہین مشکل سے تاریخ مین ملیگی ۔ سنہ ۱۸۵۷ء مئی کا مہینہ آیا ۔ اور ہنگامہ بغاوت بنگالی انگریزی سپاہ کا
برپا ہوا جسکا مفصل حال ہم انگریزی عہد کی تاریخ مین لکھینگے ۔ مگر جسقدر حال اس بادشاہ کی ذات
سے متعلق ہے اوسکو لکھتے ہین ۔ اوسکی کیا شان کبریائی نظر آتی ہے خدا اوس بادشاہ پاس جسکے
خزانہ مین پھوٹا بادام نہو ۔ پندرہ بیس فرکے عرصہ مین لاکھون روپیہ کے طلب جمع کرادے ۔ اوس بادشاہ
پاس جسکے ہان چار سپاہی ایسے ہون کہ بندوق کو بھر سکین ہزارون وہ سپاہ بلائی اکٹھی کردی
کہ جسکے ہاتھہ سے سارا ہندوستان فتح ہوا ہو جسکے گلی مین لڑائیون کے تمغون کے ہار پڑے ہوئے ۔ اوس
بادشاہ پاس جسکی ہان ٹوٹی پھوٹی ایک توپ نہو گھوڑونکی توپخانے اور ہزارون لشکر شکن مین ہم پہنچا دینے
اوس بادشاہ پاس جسکے میگزین مین سیر بھر بارود اور ایک پٹاخہ نہو ۔ اوسکے قبضہ مین دلی جیسے میگزین
کا لال پٹارہ ساری کا سارا دیدیا ۔ جس فقیر بادشاہ کی نذر مین کوئی پھوٹی کوڑی پیشکش نہ کرتا ہو اوسکے سامنے
آج ۔ شاہ اودہ کی ورکیل والی رامپور کی پیشکش کھوادے ۔ جس ساقط الاختیار اور بے اعتبار بادشاہ کو

کوئی خط بہی نہ لکہتا ہو وہ بن چاہے رو تا پیٹے سب طرف سے عماید ملک کی عرضیان بہجوا دیں کیا خدا کی قدرت ہے اور ان کی آن مین کیا سے کیا کر دکہایا - کوئی بڑا راجہ نواب ہندوستان مین نہ ہوگا جسکا کوئی وکیل یا کوئی آدمی شہر کے گلی کوچون مین چہپا ہوا نہ پڑا ہوگا - اور اوسنے اگلی پچہلی کتابونکو دیکہہ بہال کے اپنے پرانے ناتے رشتے اور واسطون کا مسودہ نہ گہڑا ہو اور وقت کا منتظر نہ بیٹہا ہو - اسوقت دلی کے دیکہنے سے یہہ حقیقت کہلتی تہی کہ اس دہ سلطنت کی ذلیل بادشاہ کو کتنے ہندوستانی دل مین بادشاہ مانے ہوئے اور اس شہر کو اپنے ملک کا دارالسلطنت جانے ہوئے بیٹہے تہے - مئی ۵۷ء سے ستمبر تک ہنگامہ کا رزار برپا رہا - بہت سی لڑائیاں ہوئین - سب مین باغیونکو شکست ہوئی - آخر کو دلی فتح ہوئی - باغیون کے جدہر سینگ سمائے اودہر چلے گئے - بادشاہ نے ہمایون کے مقبرہ مین اپنے تئین انگریزون کے حوالہ کیا - اب تک اسکو یہہ پندار چلا جاتا تہا - کہ جسوقت مجہے انگریز دیکہینگے ہوادار پر بٹہا کر دلی لیجاینگے اور تخت پر بٹہا دینگے اگر اسطرح سے خود غلط نہ ہوتا تو کیون انگریزون کو اپنے تئین حوالہ کرتا - اور رنگون کی ہوا کہاتا - اور اپنے جوان بیٹون اور پوتون کو اپنی آنکہون کے سامنے قتل ہوتے ہوئے دیکہتا - اس خاندان کے ختم ہونے پر ہماری تاریخ بہی ختم ہوئی خاتمہ بالخیر پر اپنی تاریخ کا لکہتے ہین +

خاتمہ

اے طالب علمو اب تم تمام خاندان تیمور کی ترقی تنزل کا حال پڑہ چکے - اوس دانشمند دور اندیش صاحبقران تیمور کا قول یاد کرو جسنے یہہ کہا تہا کہ خدا وہ دن نہ کرے کہ ہماری اولاد ہندوستان مین رہے اور اپنی جلاوت شہامت شان و شوکت سطوت اولوالعزمی عالی حوصلگی بلند ہمتی کو خاک مین ملائے - اس عالی دماغ کے خیال مین یہہ بات ضرور تہی کہ غزنین اور غور کی جوانمرد زبردست قومین ہندوستان مین جب بسی ہین تو کیسی ذلیل و خوار ہوگئین - اس عالی خیال مآل اندیش نے جو بات کئی سو برس پہلے کہی تہی وہ اب تم نے اپنی آنکہون سے دیکہہ لی کہ اس خاندان تیمور کا کیا حال ہوا - امیر

کسی کو انکار نہین کہ ملک کی آب و ہوا انسان کی عادات اور اخلاق و جسمانی اور روحانی قوائے پر
بڑا اثر کرتی ہے۔ جب ایک ملک کے باشندے دوسرے ملک مین جا کر بسنے ہین تو دو چار پشت کے بعد اوسی ملک
کے باشندون کی مثل ہو جاتی ہین۔ ہندوستان کی قدیم تاریخ دیکہو کہ جو قومین یہان آ کر بسین
وہ دو چار پیڑہی کے بعد عیش و آرام کی دل غلام ہوئین۔ پہر کاہلی و سستی کی تابع ہوئین
اور آخر کو غیر قومون کی مطیع ہوئین۔ ہماری پہلے حصہ پڑہ کر سمجہہ لو کہ انگریزون اور ہندوستانیون
کے باپ دادا ایک تہی۔ اب جو اون مین فرق ہے وہ انگلستان اور ہندوستان کی آب و ہوا کی تاثیر کا
اثر ہے۔ ہندوستان کی حرارت یہان کے باشندونکو محنت سے منع کرتی ہے۔ اوسکی شادابی اور سرسبزی
عیش و آرام کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ ساری دنیا کی نعمتین اوسمین موجود ہین۔ وہ تہوڑی محنت
سے ہاتہہ لگتی ہین۔ پہر کسلئے کوئی محنت و جفاکشی اپنی اوپر اختیار کری۔ اور اس گرم ملک مین موتکو
جلدی اپنی پاس بلائے۔ اس ملک کی آب و ہوا کی تاثیر ہی کا اثر یہہ تہا۔ کہ سلطنت تیموریہ کے
آخری وقت مین اگر کسے مسلمان نے اپنی لیاقت دکہائی۔ اور ملک کے کسی حصہ مین اپنی حکومت
جمائی وہ وہی مسلمان تہا جسکو ہندوستان سے تعلق بہت دنون سے نہ تہا۔ سمجہہ لو کہ محمد علی وردی خان اور
سعادت خان اور حشمت خان اور غازی الدینخان مرزا نجف خان نجیب اللہ وغیرہ کون تہے۔ پانی پت
مین جنہون نے مرہٹونکو مار مار کر خون کی ندیان نالے بہائے وہ کون تہے۔ خلاصہ یہہ کہ اس ملک سے
جس قوم کا تعلق ہوا اوسکا تہوڑے دنون مین خدا حافظ ہی۔ اب انگریزون کی عملداری ہے۔
اس قوم کے ایسے عاقل روشن دل آزاد منش فرزانہ خو قوم نے مسلمانون کی بربادی سے یہہ سبق خوب
یاد کر لیا ہے کہ وہ اس ملک مین آباد ہونیکا قصد نہین کرتے۔ جو انگریز مدت تک ہندوستان مین
رہتے ہین وہ ہندوستانیون سے کچہہ اختلاط اور ارتباط نہین کرتے بقدر ضرورت ملتے جلتے ہین۔ امور
سلطنت اور انتظام ملکی مین ہندوستانیون کی مداخلت ہرگز نہین ہونے دیتے۔ فقط اونسے وہی کام

لیتے ہین جو خود نہین کر سکتے - اونکی حکومت او سلطنت کو ابہی تہوڑا عرصہ گذرا ہے یہہ تحقیق نہین
معلوم ہو سکتا کہ اونکا اثر ہندوستان پر کیا ہوا اور ہندوستان کا اثر اونپر کیا ہوا - اور کون اثر غالب
ہے - کیا تعجب ہے کہ یہہ اس ملک کی ہوا کا اثر ہو کہ ایام غدر مین گہنٹون مین وہ سلطنت کہو دی جو
باپ دادا نے برسون کی محنت مین جمائی تہی - مگر یہہ ہوشیار ہو کر کہا کہ وہ پہر اپنے سے سنبہالے کہ آٹہہ نو مہینہ مین
بڑی جانفشانی اور جنگ کا ہے سے پہر سلطنت کو حاصل کر لیا - اور آئندہ کو سیکڑون احتیاطین ہونے لگین
جن انگریزون کے باپ دادا اون کے کارنامون سے تاریخ کی صفحے کے صفحے بہری جاتی ہین اونکی اولاد نے
یہان اپنے باپ دادا کے سے کام کر کے نہین دکہائے - ایک عالی خاندان جسکے کارنامون سے سیکڑون صفحے
تاریخ مین لکہے جاتی ہین اونکی اولاد مین سے ایک انگریز دہلی کے ہنگامہ غدر مین تہا - وہ بندگان
خدا کی جان لینے مین خدا سے نڈر تہا ایسا کوئی درحاکم نہ تہا - وہ اسی ملک کے وحشیانہ طریقہ کے
موافق سزا دیتا کہ جس گہر مین ایک مجرم ہوتا - اوسکے سارے گہر کو پہانسی کے پہندے مین پہانستا -
عورتون بچون کو بہیجا نکر چہوڑ دیتا کہ وہ آپ ہی بہوکے بیابان مرگ ہو جائینگے - انصاف دوست
انگریزون نے بہت جلد اوسکو ساقط الاختیار کر دیا - ورنہ معلوم نہین کیا کچہہ ہو جاتا - جو انگریز
یہان تازہ وارد ہوتے ہین وہ محبت و مروت اور فیاضی ہمدردی کی باتین جو ہندوستانیون کے
ساتہہ کرتے ہین پہر وہ دیر تک اس ملک مین رہنے کے بعد نہین کرتے - دیکہو لارڈ لارنس جنکی ساری عمر
ہندوستان مین بسر ہوئی - اور اونکی اعزاز کا سرچشمہ یہی ملک تہا - اوسوقت اونہون نے جشن شاہانہ کی مد مین
آگرہ مین لوٹے تہے - کہ ملک اڑیسہ مین لاکہون بہوکے پیاسون کے گوشت پوست کو چیل کوے کہا رہے تہے
اور لاشون کو کتے چچوڑ رہے تہے - ایک لارڈ نارتہہ بروک ہین جنپر ابہی اس ملک کی آب و ہوا نے
تاثیر نہین کی سال بنگال کی قحط سالی کی خاطر آگرہ کے دربار شاہانہ کو موقوف کیا - شملہ جو
موسم گرما مین انگریزون کا بہشت ہے نہ گئے - بنگالہ کی برسات جس سے خدا پناہ مین رکہے بہیر اوسکی